خطیب العصر حضرت مولانا عبد الشکور دین پوری

اول

خطباتِ دین پوری

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

احمد بک ڈپو سہارنپور (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

خطباتِ دین پوری

جلد اول

خطیب العصر حضرت علامہ عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تالیف

قاری جمیل الرحمٰن اختر

ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ قادریہ باغبان پورہ (لاہور)

ناشر

مکتبہ یادگارِ شیخ مبارک شاہ سہارنپور

تفصیلات

نام کتاب ---------------- خطبات دین پوری

تالیف ---------------- حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ

ترتیب ---------------- قاری جمیل الرحمن اختر

جلد ---------------- اول

کمپیوٹر کتابت ---------------- الفضل کمپیوٹر سہارنپور 9359209995

طباعت ----------------

قیمت ----------------

سن اشاعت ---------------- نومبر ۲۰۰۹ء

ناشر

مکتبہ یادگار شیخ محلہ مبارک شاہ سہارنپور

فہرست تقاریر

انتساب

اپنے مرحوم والد و مربی و شیخ، مفسر قرآن، پیر طریقت

حضرت مولانا محمد اسحاق قادری نور اللہ مرقدہ کے نام

جنہوں نے اپنی پوری زندگی خدمت قرآن کے لئے وقف کی اور تادم حیات اس پر قائم رہے۔

کئی بار دورہ تفسیر قرآن مجید شیرانوالہ جامعہ قاسم العلوم اور باغبانپورہ میں جامعہ حنفیہ قادریہ میں پڑھایا کئی بار مسجد احسن باغبانپورہ میں درس قرآن مکمل فرمایا اور علاوہ ازیں کئی مقامات پر درس قرآن کا سلسلہ جاری فرمانے کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس کے لئے مجالس ذکر کا قیام فرمایا۔

نیز اپنی پیاری والدہ مرحومہ کے نام جنہوں نے قرآن کریم کو حرز جان بنانے کے ساتھ میری تربیت میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی میرے زمانہ طالب علمی میں میری ہر ضرورت کا خیال رکھا اور تعلیم کی تکمیل کے لئے دعا گو رہیں۔

اور جن کی دعاؤں سے آج میں اس قابل ہوا۔

مرتب

قاری جمیل الرحمٰن اختر

ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ قادریہ باغبانپورہ لاہور

سخن گفتنی

خطبات حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ جلد اول کا دوسرا ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم اور آپ حضرات کے تعاون کا نتیجہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی توجہات کا بھی دخل ہے اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد اس کی افادیت کے پیش نظر حضرات خطبائے عظام اور عوام الناس نے خوب دلچسپی کا اظہار کیا اور پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اور اس کے دوسرے ایڈیشن کے شائع کرنے میں ہماری ذاتی مصروفیات حائل رہیں اور نیز اس کے دوسرے حصہ کی تیاری بھی پہلے حصہ کے دوسرے ایڈیشن میں رکاوٹ رہی کیوں کہ دوسرے حصہ کے بعض مضامین کی کیسٹوں کے حصول کے لئے دور دراز کا سفر درپیش رہا مثلاً صرف معراج النبیؐ کے موضوع کے لئے مجھے دوبار راولپنڈی کا سفر اختیار کرنا پڑا۔

بہر حال میں ان تمام حضرات کا شکر گزار ہوں جنہوں نے کتاب پڑھ کر میری حوصلہ افزائی کے خطوط لکھے اور ان حضرات کا بھی جنہوں نے اس کتاب میں کمپیوٹر کی غلطیوں سے آگاہ فرمایا اس ایڈیشن میں حتی المقدور ان غلطیوں سے ازالہ کی کوشش کی گئی ہے تاہم پھر بھی اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو میں امید کرتا ہوں کہ آپ حضرات پہلے کی طرح اس سے آگاہ کریں گے۔ نیز حضرت دین پوریؒ کے ساتھ عقیدت اور تعلق کی بناء پر جن حضرات نے دوسرے حصے کے بارے میں جلد ترتیب دے کر شائع کرنے کو ہمیں لکھا میں ان حضرات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے حضرت کے ساتھ تعلق کو ذریعہ نجات بنائے اور اس کتاب کو مزید مفید خلائق بنائے نیز قارئین حضرات سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ کو مزید بڑھانے کے لئے خصوصی دعا بھی فرمائیں اور اگر کسی ساتھی کے پاس ان موضوعات کے علاوہ حضرت کی کسی تقریر کی کیسٹ موجود ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں۔

مرتب خطبات دین پوریؒ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبات دین پوریؒ حصہ اول ایک عرصہ کی محنت اور جدو جہد کے بعد مرتب ہو کر بسیار سعی سے کمپیوٹر کتابت اور اعلیٰ طباعت کے مراحل سے بخیر و خوبی گزر کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ حضرت دین پوریؒ جنہوں نے اپنی خطابت کی زندگی کا آغاز ان ہستیوں کی موجودگی میں کیا جن کی خطابت کا زمانہ میں طوطی بولتا تھا میری مراد ایشیا کے عظیم خطیب امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، حضرت علامہ دوست محمد قریشیؒ ہیں۔ پھر ملک اور بیرون ملک میں جس اخلاص اور سادگی سے اپنے بچے تلے جملوں سے لوگوں کو اندھیرے قلوب میں توحید و رسالت کی شمع روشن کی۔ عقائد و اعمال کی اصلاح کا فریضہ انجام دیا، اللہ کی رحمت سے مجھے سو فیصد یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت الفردوس میں علمائے دیو بند کے لیے جو ممتاز مقام متعین کیا ہے اس میں رکھا ہوگا کیونکہ ع پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔

دین پور شریف میں اولیاء، اتقیاء، صلحاء کے قبرستان میں حضرت کو جگہ ملی ہے ان شاء اللہ جنت میں بھی ان کے ساتھ ہوں گے۔

رحمة اللّٰه واسعة اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اور میری دعا ہے کہ اللہ قیامت میں میرا حشر بھی ان حضرات کے ساتھ فرمادے آمین۔ میرا تعلق حضرت دین پوریؒ سے اگر چہ جسمانی نہیں لیکن روحانی ضرور ہے اور جب کسی اللہ والے سے روحانی تعلق قائم ہو جائے تو بعض اوقات وہ جسمانی سے بڑھ جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ سلمان منا اهل البيت تو بہر حال حضرت دین پوریؒ کا نام تو بچپن سے سنتے چلے آرہے ہیں اور بچپن سے ہی ان سے ایک قلبی لگاؤ ہو چکا تھا غالباً پہلی بار جب میں نے ان کی زیارت کی اور بیان سنا اس وقت میری عمر تقریباً آٹھ یا نو برس کی تھی۔ جامعہ مدنیہ لاہور کے سالانہ اجتماع میں آپ کا خطاب تھا میں نے اپنے بڑے بھائی حافظ حبیب الرحمٰن صاحب کے ساتھ حضرت کا بیان سننے گیا، پیارے پیارے جملے آج بھی کانوں میں گونج رہے ہیں، کلہاڑی کی چمک آج بھی نظر کے سامنے ہے۔

پھر زمانہ طالب علمی میں مختلف اجتماعات میں آپ کے بیان سنتا رہا۔ ۱۹۷۸ء میں پہلی بار

بالمشافہ ملاقات ہوئی میرے دوست مسعود الحسن صاحب آف قصور کے ذریعہ تعارف ہوا۔حضرت نے پیار سے دست شفقت،سر پر پھیرا، میں نے لاہور جامعہ حنفیہ قادریہ کے سالانہ جلسہ کے لیے تاریخ مانگی تو آپ نے ازراہ مزاح فرمایا کہ ہوائی جہاز کا ٹکٹ دے دو تو میں آ جاؤں گا۔ پھر جب حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی ملاقات ہوئی سالانہ جلسہ کے موقع پر تو حضرت دین پوریؒ کہنے لگے کہ مجھے یہاں آ کر سکون قلب نصیب ہوا ہے۔حضرت دین پوریؒ بار ہا اپنے بیان میں فرمایا کرتے تھے کہ دو آدمیوں کو میں پاکستان میں ملا ہوں معانقہ کے وقت ان کے دل سے اللہ اللہ کی آواز آتی ہے ایک مولانا محمد اسحاق قادریؒ دوسرے سندھ میں تھے پھر حضرت نے اس جگہ کو اپنا مرکز بنالیا جو آج تک آپ کی جماعت عالمی مجلس علمائے اہل سنت کا مرکز ہے،حضرت دین پوریؒ کی جگہ حضرت عبد الکریم ندیم مدظلہ ہمارے یہاں آ کر خدمت کا موقع عطا فرماتے ہیں۔بہر حال حضرت کے ساتھ گزرے ہوئے اوقات بھولتے نہیں،مجھ سے زیادہ پیار اور تعلق میرے بھائی حافظ قاری انیس الرحمٰن اطہر صاحب سے تھا جو آج کل مدینہ منورہ ہوتے ہیں۔حضرت کی وفات کے بعد خیال تھا کہ حضرت کی تقاریر کو کوئی عالم وخطیب ان کے انداز میں مرتب کرے گا اور آنے والے وقت میں طلباء وعلماء سے داد تحسین وصول کرے گا لیکن اللہ تعالیٰ جب کام لینے پہ آتا ہے تو مکڑی اور کبوتر سے لے لیتا ہے میں نہ عالم ہونے کا دعوے دار ہوں نہ خطیب ہونے کا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے والد بزرگوار حضرت مولانا محمد اسحاق قادری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر شفقت کا نتیجہ ہے کہ مجھ حقیر فقیر سے اللہ نے یہ کام لیا ہے بے شک اس کتاب میں بہت ساری خامیاں رہ گئی ہوں گی جو آپ حضرات کی نشاندہی پر دور کی جائیں گی ان کو میری طرف منسوب کرتے ہوئے مجھے ضرور مطلع فرمائیں کیونکہ ان میں حضرت دین پوریؒ کا قصور نہیں۔آخر میں ان حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کسی بھی صورت میں میرے ساتھ تعاون فرمایا خصوصاً علامۃ العصر خطیب اہل سنت حضرت مولانا عبد الکریم ندیم مدظلہ،مولانا حافظ ظفر اللہ شفیق صاحب ،مولانا حافظ ذکاء الرحمٰن صاحب اختر فاضل ومدرس جامعہ حنفیہ قادریہ۔آپ حضرات سے امید ہے کہ آپ اس حقیری خدمت کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے جہاں دین پوریؒ کے لیے دعائیں فرماویں گے وہاں مجھ ناچیز کو ضرور یاد رکھیں۔

مرتب

قاری جمیل الرحمٰن اختر

ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ قادریہ باغبانپورہ لاہور

مختصر سوانح امام اہل سنت، خطیب العصر

حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ

بانی وامیر اول عالمی مجلس علمائے اہل سنت، پاکستان

تحریر: ابومحمد عبدالکریم ندیم

مرکزی ناظم عالمی مجلس مجلس علمائے اہل سنت

آپ کی ولادت ۱۹۳۱ء میں تاریخ سازی بستی دین پور شریف، تحصیل خانپور، ضلع رحیم یار خان میں مولانا محمد عبداللہ کے گھر ہوئی۔ مولانا محمد عبداللہ حضرت مولانا عبدالقادر صاحب کے فرزند ارجمند تھے۔ مولانا عبدالقادر مرحوم حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری کے داماد اور متبحر عالم تھے۔

ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں حاصل کی پھر سندھ کے اہم تاریخی مقامات جو علم وعمل کے مراکز تھے جن میں دادلغاری، میر پور ماتھیلو، بائی جی شریف، ہنوعاقل اور جامعہ قاسم العلوم گھوٹکی میں تعلیم حاصل کی۔ مدرسہ شمس العلوم بستی مولویاں میں بھی زیر تعلیم رہے۔ سند فراغت ۱۹۵۲ء میں مدرسہ قاسم العلوم گھوٹکی سے حاصل کی۔ ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت میں سنٹرل جیل میں سکھر میں اڑھائی ماہ قید رہے۔ مولانا غلام حسین فاضل دیو بند حاصل پوری آپ کے قید کی ساتھی تھے۔

۱۹۵۴ء میں حضرت درخواستی سے دورہ تفسیر القرآن پڑھا، پھر چار سال تک اسی جامعہ مخزن العلوم خان پور میں مدرس رہے، اسی سال حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی مولانا عبد الرحیم درخواستی کی لڑکی سے نکاح ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے پانچ لڑکے اور سات لڑکیاں عطا فرمائیں، بوقت وصال پر ملال تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں بقید حیات ہیں۔

۱۹۵۸ء میں میدان تبلیغ میں قدم رکھا ظریف الطبع، خوش مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ حسین ترین مبلغ اور اپنے فن خطابت کے خود مجدد تھے، جمعیت علمائے اسلام کے ضلعی امیر رہے، کچھ عرصہ سکھر جامع مسجد والی میں خطیب رہے۔

۱۹۶۳ء تا مارچ ۱۹۶۸ء تک جامع مسجد گول چوک اوکاڑہ میں خطابت کے موتی بکھیرے۔

آپ کی آمد پر باقاعدہ اعلان ہوتا اور سائرن بجتا۔

۱۹۶۵ء میں جنگ کے موقع پر جہاد میں حصہ لیا، تین ٹرک سامان اور بارہ صد قرآن حکیم کے نسخے تقسیم کیے، چالیس تقریر مختلف مقامات پر فرمائیں، حکومت آزاد کشمیر نے حسن کارکردگی کا سرٹیفکٹ بھی دیا۔

۱۹۶۵ء میں پہلی بار حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے، مسجد حرام، مکہ میں چالیس اور حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پچیس تقریریں کیں۔

۱۹۶۶ء میں تنظیم اہل سنت میں شامل ہوئے، مرکزی نائب صدر رہے اور مرکزی جامع مسجد دفتر تنظیم کے خطیب رہے۔ موجودہ دفتر تنظیم کی عمارت اور حسین مسجد آپ ہی کے تعاون کی مرہون منت اور سعی تبلیغ کا ثمرہ جمیل ہے۔

۱۹۷۰ء میں ملتان میں جمعیت علمائے اسلام کے پلیٹ فارم پر انتخابات میں نواب صادق حسین قریشی کے بالمقابل حصہ لیا۔

۱۰ر جون ۱۹۷۳ء کو والد بزرگوار مولانا محمد عبداللہ مرحوم کا انتقال ہوا۔

۱۹۷۴ء میں مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان کا قیام عمل میں آیا، آپ اس کے صدر منتخب ہوئے۔

۱۹۸۵ء فروری میں عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

۱۹۸۶ء میں نئی دہلی میں ہونے والے شیخ الہند سیمینار میں شرکت کی۔ دارالعلوم دیوبند کے درالحدیث میں علمائے پاکستان کو استقبالیہ دیا گیا جس میں پاکستانی علماء نے خطاب کیا، عجب بات یہ تھی کہ آپ کی طبیعت علیل تھی اس لئے ٹیک لگا کر خطاب کیا اور اسی جگہ ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے جہاں شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ نے مالٹا کی اسیری سے رہائی پر بوجہ علالت ٹیک لگا کر خطاب کیا تھا، واضح رہے کہ یہ استقبالیہ تقریباً تین گھنٹے کا پروگرام تھا جس میں ایک سے ایک اعلیٰ خطابات ہوئے۔ آخری دعا حضرت اقدس دین پوری قدس سرہ نے فرمائی۔

۱۹۸۶ء میں جامعہ اسلامیہ مشن بہاولپور کا انتظام و اہتمام سنبھالا اور پھر اسلامی مشن کی جامعہ مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تھے۔

۱۷ر جنوری ۱۹۸۷ء بروز ہفتہ کو اسلامی مشن میں ملک بھر کے علماء کا ایک اجلاس طلب فرمایا

جس میں عالمی مجلس علمائے اہل سنت کا قیام عمل میں آیا اور آپ نے خود ہی اس کی قیادت سنبھالی۔

آپ تقریباً دس سال سے شوگر کے مریض تھے، قدرت کا فیصلہ تھا، مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ ایام علالت تبلیغی مشن میں رکاوٹ پیدا نہ کر سکے، کوئٹہ ملتان اور مختلف مقامات پر زیر علاج رہے۔

۱۹۸۷ء میں وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں (داخل ہوئے) آپریشن ہوا۔

آخری سفر، آخری عید

عید قربان کے موقع پر مولانا حق نواز جھنگویؒ کی گرفتاری کی وجہ سے انجمن سپاہ صحابہ جھنگ کے جیالوں کے اصرار پر عید کے لیے تشریف لے گئے، آخرت کی فکر دنیا کے مقابلہ میں زیادہ تھی، واپسی پر سخت بیمار ہوئے۔ پھر بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں داخل ہوئے۔

بروز جمعۃ المبارک ۱۸ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۸۷ء میں بعد نماز جمعۃ المبارک قبل از نماز عصر عین اس وقت جب کہ آپ کو آپریشن روم میں لے جایا گیا اچانک حرکت قلب بند ہوئی۔ یہ علم وفضل کا آفتاب، زہد وتقویٰ کا ماہتاب، امام المبلغین، رئیس المقررین، مجدد خطابت، داعی اجل کو لبیک کہہ کر سوئے آخرت روانہ ہوا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون میت بہاولپور سے خان پور لائی گئی۔ آخری غسل آپ کے بھائی مولانا عبدالصبور صاحب زادہ، عبدالجلیل، الحاج مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی، آپ کے پیارے بھتیجے مولانا محمد یوسف شاد مقیم حال جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی، داماد محمد عمر چچا غلام نبی خاکسار مرحوم، مولانا فضل الرحمٰن، حافظ عبدالحق اور قاری عبدالعزیز نے کرایا، زمزم سے دھلی چادروں میں کفن دیا گیا، گورنمنٹ ہائی اسکول کے گراؤنڈ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ دین پور شریف کے قبرستان کے احاطہ خاص جہاں اکابر دفن ہیں سپرد خاک کیا گیا۔

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

آمین ثم آمین

تقریظات علمائے کرام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الاسلام پاکستان حافظ الحدیث والقرآن

حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ امیر جماعت علمائے پاکستان

رحمت پروردگار عالم کا ابر رحمت وکرم ہمیشہ ہمیشہ برستا رہے میرے اس جگر پارہ کی لحد پر جس نے رات دن ایک کر کے تبلیغ اسلام کے ذریعہ امت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خیر خواہی میں پوری زندگی صرف کر دی، پاکستان کا گوشہ گوشہ اس بات کا شاہد ہے کہ اس نے کتنی سادگی اور جانفشانی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین حنیف کی اشاعت کا فریضہ سرانجام دینے کا حق ادا کر دیا جیسا کہ مثل مشہور ہے کہ بچہ ماں کی گود سے پہچانا جاتا ہے بچپن میں یہ تلمیذ رشید جب فقیر کے ہاں تعلیم وتربیت کے لیے حاضر رہتا تھا، اس کی ذہانت، حافظہ، لفظی معنوی ادب، قوت گویائی، آنکھوں میں حیاء، طبیعت میں شرافت جیسے اوصاف حمیدہ جو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت میں ودیعت فرمائے تھے۔ ان خدا داد اوصاف وصلاحیتوں کو دیکھ کر فقیر کو ہر وقت احساس رہتا تھا کہ یقیناً اللہ جل شانہ نے اس کو اپنے دین متین کی نمایاں اور عظیم خدمت کے لیے قبول فرمالیا ہے اور فقیر ہر وقت دل سے دعا کرتا رہتا تھا کہ میرے اس فرزند جلیل کو اللہ تعالیٰ خدمت دین کا عظیم سپاہی، مجاہد، مبلغ وداعی اسلام بنائے اور فقیر کی خوش نصیبی ہے کہ فقیر نے اپنی زندگی میں دیکھ لیا کہ واقعی اللہ کریم نے اس کو اپنے دین کا عظیم داعی اور خطیب اسلام بنایا جس کو آج بھی دنیا خطیب اہل سنت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے یاد کرتی ہے کچھ شاگرد اور لڑکے عظمت ورفعت کا وہ مینار ہوتے ہیں کہ اساتذہ ووالدین کے لیے باعث افتخار ہوتے ہیں ان باکمال سپوتوں میں مولانا عبدالشکور دین پوری کا نام سرفہرست ہے جن کا بچپن، جوانی، بڑھاپا سب فقیر کے سامنے گذرا جو نہایت ہی پاکیزہ ہے۔ آپ نے اپنی زندگی دعوت توحید، عشق رسالت، محبت صحابہ واہل بیت، علوم نبویہ سے وابستگی، اساتذہ، اہل اللہ ومشائخ اور قافلہ ولی اللٰہی علماء حقہ سے غیر متزلزل تعلق، اور اپنے مشن سے والہانہ عقیدت سے بسر کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ

ان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمادے اور ان کی دینی خدمات کو مقبول و منظور فرمادے۔عزیزی مفتی حبیب الرحمٰن صاحب درخواستی استاذ حدیث جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور اور عزیز مولانا عبدالکریم ندیم مبلغ مجلس علمائے اہل سنت پاکستان نے آج ذکر کیا کہ عزیز القدر مولانا جمیل الرحمٰن صاحب نے مولانا دین پوری مرحوم کی تقاریر کو شائع کرنے کا عزم کیا ہے تو ان کے لیے فقیر نے چند الفاظ تحریر کرائے ہیں فقیر دعا گو ہے کہ اللہ کریم ان کو مزید اخلاص استقامت کے ساتھ اشاعت دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمادے اور ان کے اس کار خیر کو آخرت میں باعث فلاح دارین بنائے اس دور میں بیان وخطابت کے ذریعہ کام کرنے کی اشد ضرورت ہے، آسمان خطابت سے درخشاں ستارے غروب ہوتے جارہے ہیں اس طرف توجہ وقت کا اہم تقاضا ہے اور اس میدان میں رہنمائی کے لیے راسخ العقیدہ علماء وخطباء کی تقاریر کو سامنے رکھنا نہایت ضروری ہے، عزیزم مولانا جمیل الرحمٰن نے اس ضرورت کو احسن طریقہ سے پورا کیا اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت سے نوازیں اور نوجوان علماء کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائیں۔(آمین)

دستخط: حضرت درخواستی

خطیب اسلام بقیۃ السلف مجاہد اسلام

حضرت مولانا محمد اجمل خان مدظلہ امیر جمعیت علماء پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد:

فن خطابت اللہ تعالیٰ کا ایک عطیہ ہے جس کو چاہتے ہیں اس سے حصہ وافر عطا فرمادیتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت اور اشاعت کے لیے ہر دور میں علماء خطباء پیدا فرماتے رہتے ہیں، ماضی قریب میں حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی تھی، حضرت مولانا مرحوم ومغفور نے تقریباً ربع صدی اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ فرمائی، آپ خطباء معاصرین میں فن خطابت میں ایک منفرد انداز کے مالک تھے، آپ کا بیان اور وعظ نہایت مؤثر اور دل چسپ ہوتا تھا، عوام بڑی توجہ سے سنتے تھے، مزید برآں اپنی تقریر کو مسجع اور مقفی الفاظ سے چار چاند لگادیتے تھے۔ اس میں بھی ان کو ملکہ حاصل تھا، ان سب خوبیوں کے باوجود بڑی خوبی اور کمال یہ تھا کہ وہ نہایت متقی، متدین اور متواضع ہنس مکھ بزرگ تھے اور کبر وغرور سے دور کا واسطہ نہ تھا، یہ وہ صفات ہیں جو عام طور پر مفقود ہوتی ہیں اور حضرت مولانا مرحوم میں بدرجہ اتم موجود تھیں اسی میں ان کی مقبولیت کا راز یہ تھا یہ باتیں احقر علی وجہ البصیرت تحریر کررہا ہے، سالہا سال تبلیغی جلسوں میں جانا اور عوام سے اکٹھے خطاب کرنے کا موقع ملا اور قریب سے ان کو دیکھنے کا اتفاق ہوا آج ان کے وصال کے بعد یہ صفات شمار کررہا ہوں وہ میرے مخلص دینی بھائی تھے ہم دونوں ایک دوسرے کا بے حد احترام کرتے تھے۔ آخری دور میں شب وروز کے تبلیغی اسفار سے مرحوم ذیابیطس جیسے موذی مرض کا شکار ہوگئے تھے اسی مرض میں مرحوم ومغفور نے اپنی جان شیریں جان آفریں کے سپرد کی رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس دینی جدوجہد کا صلہ یوں دیا کہ دین پور شریف کے خطہ صالحین میں اولیاء کرام کے جوار میں قبر کے لیے جگہ مل گئی۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

میری مراد خطہ صالحین کے اولیاء کرام اور علماء عظام سے درج حضرات ہیں: خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ مرشد حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ، حضرت مولانا عبد الہادیؒ، حضرت مولانا حافظ محمد صدیقؒ، اور مولانا لال حسین اختر مبلغ ختم نبوت۔ حضرت مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری مرحوم کے لیے یہ جوار رحمت باعث سعادت ہے، حضرت مرحوم کی رحلت کے بعد ان کے علمی جواہر پارے جو بکھرے ہوئے تھے ان کو کتابی شکل میں پیش کرنے کی سعادت عزیزم مولانا جمیل الرحمٰن اختر سلمہٗ کے حصہ میں آئی، انہوں نے بڑی محنت سے ان موتیوں کو اکٹھا کیا اور خطبات دین پوری کے نام سے موسوم کر کے پہلا حصہ شائع کرنے کا اہتمام کیا۔

اللہ تعالیٰ مولانا جمیل الرحمٰن اختر کی مساعی جمیلہ کو شرف وقبولیت سے نوازے اور ان خطبات کو مفید خلائق بناتے ہوئے حضرت مرحوم ومغفور کے ترقی درجات کا باعث بنائے۔ آمین ثم آمین

راقم السطور احقر الانام

محمد اجمل غفرلہٗ

خطیب جامع مسجد رحمانیہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی

صدر عالمی مجلس علمائے اہل سنت

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً: دینی واسلامی تعلیمات کی نشرواشاعت کے لیے متعددوسائل ہیں۔جن میں درس وتدریس خطابت وتقریر،تحریر وتصنیف بہترین ذرائع ہیں اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے علماء سے لیا ہے۔کیوں کہ علماء ہی انبیاء علیہم السلام کے صحیح جانشین اور علمی وارث ہیں۔نبوت کا سلسلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرختم ہے لیکن نبوت کا مشن قیامت تک جاری رہے گا اور داعی حق ہمیشہ دعوت کا کام کرتے رہیں گے اور دعوت حق کا کامیاب طریقہ وعظ حسنہ ہے یعنی ایسا وعظ جو مؤثر دل نشیں ہو۔جس میں وعدہ وعید،خوف ورجاء کے واقعات کا ایسا ذخیرہ ہو جس سے صحیح عقائد اور اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ کا دل میں شوق پیدا ہو۔

اس کے لیے ہمارے محترم جمیل الرحمٰن اختر ابن مفسر قرآن حضرت مولانا محمد اسحاق قادری رحمۃ اللہ علیہ نے خطبات دین پوری کے نام سے علمی جواہر کا خزینہ مرتب فرمایا ہے۔جو خطیب العصر،تاج الخطباء ابوالبیان عظیم اسلامی اسکالرحضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ بانی مجلس علماء اہل سنت پاکستان کی تقاریر وخطبات کا مجموعہ ہے۔مولانا مرحوم کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔جنہوں نے نصف صدی کے قریب قریب دین اسلام کی بے لوث خدمت کی ہے،جن کا خطاب قرآن وحدیث کے جواہرات سے لبریز ہوتا،دلائل وبراہین عقلیہ ونقلیہ سے مزین ہوتا تھا۔انہوں نے دشمن سے بھی اپنی خطابت کا جوہر منوایا۔جوں جوں رات ڈھلتی تھی ان کی خطابت ابھرتی تھی،آپ کی خطابت کے چمنستان میں توحید،ارکان اسلام،اتباع قرآن وسنت،فضائل اہل بیت،سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحیح سیاست کے رنگ کی جھلک نظر آتی تھی۔آپ کی تقریروں میں محدثانہ،مفسرانہ،خطیبانہ اسلوب جلوہ گر ہوتا تھا۔آپ علم وعمل واخلاق میں اپنے اسلاف کا سچا نمونہ تھے،محترم مولانا جمیل الرحمٰن اختر کو اللہ تعالیٰ نے عظیم خطیب کے عظیم خطبات جمع کرنے کی عظیم سعادت نصیب فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اس کتاب کو قبولیت سے نوازے اور مرتب کے لیے آخرت کی نجات کا ذریعہ بنائے اور مسلمانوں کو عموماً اور خطباء کو خصوصاً اس کتاب سے فائدہ اٹھانے کی توفیق فرمائے اور حضرت دین پوریؒ کی جماعت عالمی مجلس علمائے اہل سنت کو مزید عروج وترقی نصیب فرمائے اور جماعت کے مبلغین کو اخلاص واستقلال سے دین کی خدمت کا جذبہ عطا فرمائے۔

کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہوگا
ہم کیا ہیں جو کچھ ہم سے ہوگا
جو کچھ کہ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

احقر الی الرحمٰن
شفیق الرحمٰن درخواستی صدر عالمی مجلس علمائے اہل سنت
مدیر اعلیٰ جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خان پور

مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی مدظلہ

سرپرست اعلیٰ سپاہِ صحابہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم !

خطیب اسلام حضرت علامہ عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کا سحر تا حال مردہ قلوب کو طمانیت عطا کر رہا ہے۔ آپ کی خطابت کی رعنائی اور طرز تکلم کا حسن ایسا دل آویز تھا کہ ہر سننے والا سر دھنتا تھا، ہر دیکھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔ علامہ دین پوریؒ نے ۳۰ سال تک خطابت کے جواہر پاروں سے ایک عالم کو مسحور کیا۔ آپ کے اعلیٰ اخلاق اور عمدہ صفات کے باعث تمام مکاتب فکر کے علمائے ولی کا احترام کرتے تھے۔

ہر تحریک ہر دینی موضوع پر آپ کا دل تڑپتا، آپ کے مسام جان ہر لحہ اسلامی افکار سے معطر رہتے۔ یوں تو اسلامی افکار کے ہر موضوع پر آپ کی نادر تقاریر صفحہ تاریخ پر ثبت ہیں، لیکن سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شان صحابہ رضی اللہ عنہم کے خصوصی موضوعات تھے۔ آپ نے پاکستان میں ایک انوکھا اور نہایت عجیب النوع انداز خطابت جنم دیا۔ آپ کی خطابت سے ہر عام وخاص متاثر ہوتا۔ علامہ دین پوریؒ کی پوری زندگی اسلامی خدمات کے فروغ میں گذری، سپاہ صحابہ سے آپ کے تعلق کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۹۸۷ء میں جب قائد شہید حق نواز رحمۃ اللہ علیہ میانوالی جیل میں تھے اس موقع پر آپ نے عیدالاضحیٰ کے لیے بہاولپور سے علالت کی حالت میں طویل سفر کر کے احرار پاک جھنگ میں عید پڑھائی، حضرت دین پوریؒ کا نام تاریخ پر تابدار چمکتا رہے گا، آپ کے نغمے قلب وجان کو منور کرتے ہیں۔

فاضل بھائی مولانا جمیل الرحمٰن اختر نے خطابت کی تسبیح کے بکھرے ہوئے دانوں کو ایک جگہ جمع کر کے نئی نسل پر احسان عظیم کیا ہے، خدا کرے زور قلم اور زیادہ۔

آپ کا گلشن فیض مجلس علمائے اہل سنت کے نام سے پورے ملک میں موجود ہے، خدا شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی مولانا عبدالغفور حقانی، واعظ جادو بیان، خطیب اہل سنت مولانا عبد الکریم ندیم، خطیب عوام مولانا عبید الرحمٰن ضیاء اور دیگر اکابرین مجلس کی مساعی کو قبول کر کے حضرت دین پوریؒ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے آمین۔

ضیاالرحمٰن فاروقی

خطیب لاثانی عبدالغفور حقانی

مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس علمائے اہل سنت

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم :اما بعد

خطیب العصر امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری مرحوم ومغفور کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، جہاں علم وخطابت ہے وہاں دین پوری ہے۔ پوری زندگی خدمت دین میں گزاری۔ صبح وشام تبلیغ اسلام کے لئے سفر کیا، گاؤں گاؤں وعظ ونصیحت کا کام کیا ہے۔

ایک ایسا منفرد الانداز خطیب جس کا چہرہ نورانی، خندہ پیشانی، ادائیں نرالی، آنکھوں میں رعب لباس میں سادگی، دوستوں سے نبھاؤ، اسلوب خطابت میں بے تکلفی، اکابر سے تعلق، اصاغر سے انس، اغیار سے ایسا سلوک اور محبت کہ دشمن بھی معترف ہے، صدیوں میں ایسی شخصیات پیدا ہوتی ہیں۔ بقول

بڑی مدت میں ساقی بھیجا ہے ایسا مستانہ
بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستور ے خانہ

دین پوری مرحوم کے تشخص کا اندازہ اس سے کریں کہ امام انقلاب عبیداللہ سندھیؒ شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ سے شرف تلمذ تھا۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا درخواستی کے خصوصی منظور نظر تھے امام العصر سید بنوریؒ نے انہیں خطیب العصر کہا۔ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان جن کے استقبال کے لئے ''وہ میرا دین پوری آیا'' کہہ کر کھڑے ہوتے۔ حضرت سے ہالی جوی سے بیعت تھا۔

حضرت میاں عبدالہادی دین پوریؒ اپنے ساتھ بٹھاتے۔ بڑے بڑے محدث ان کی خطابت میں محو خود اور چشم پرنم ہوتے۔ ان کی توصیف میں قلم ساکت۔ دماغ حیران، زبان خاموش، قلب پر جوش۔ ہے کئی صفات کے حامل، کمالات میں کامل، ایک عظیم عامل تھے۔ آج مجھے اس عالم میں ان سا عالم نظر نہیں آتا۔

سویا پڑا ہے میکدہ خم و ساغر اداس ہیں
تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

حضرت دین پوریؒ مرحوم نے اپنی پوری زندگی میں علماء و مبلغین کی ایک کھیپ مجلس علماء اہل سنت کے نام سے تیار کی اس کی خدمت کے لئے منتخب کیا جو میری زندگی کا بڑا اعزاز ہے۔

بحمد للہ آج ملک بھر میں سب سے زیادہ کامیاب مبلغین اس مجلس کی زینت ہیں۔ جو شیخ مرحوم کا صدقہ جاریہ ہے۔

برادر محترم مولانا جمیل الرحمان اختر جو زبدۃ الاولیاء حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب قادری مرحوم و مغفور کے جانشین ہیں نے حضرت دین پوریؒ کے خطبات کو کتابی شکل دے کر امت مسلمہ پر بالعموم اور علماء اسلام مبلغین عظام پر بالخصوص احسان عظیم کیا ہے رب العزت ان کی اس کاوش کو قبول کرے۔ اللھم زد فزد

محتاج دعاء!

فقیر ابوطلحہ عبدالغفور حقانی شجاع آبادی

ناظم اعلی عالمی مجلس علماء اہل سنت

قاطع شرک بدعت حضرت مولانا عبید الرحمٰن ضیاء

نائب صدر عالمی مجلس علمائے اہل سنت

اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

یوں تو کائنات میں ہزاروں انسان آئے، آ کر چلے گئے، یہ سلسلہ زمانہ آدم علیہ السلام سے تا قیامت جاری رہے گا! لیکن کچھ انسان آ کر اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے، جن کی یادیں دلوں میں انمٹ نقوش چھوڑ گئیں۔ انہی مقدس ہستیوں میں حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو نہ صرف بلند پایہ عالم دین تھے بلکہ عمل کے میدان میں وقت کے اولیاء عظام کی صف اول میں شمار ہوتے تھے، مولانا مرحوم سنت نبوی کے مطابق کھڑے ہو کر خطاب فرماتے، یوں محسوس ہوتا کہ علم کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے، فصاحت و بلاغت کے موتی یوں بکھیرتے کہ سامعین اختتام جلسہ کہ اپنی جھولیاں بھر کر جاتے، وقت کی قلت اگر کبھی رکاوٹ بنی تو چند منٹوں میں دریا کو کوزے میں بند کر دیا، جب قرآن کا بیان ہوتا محسوس یہ ہوتا کہ مولانا عبید اللہ سندھیؒ کا شاگرد امیروں غریبوں کے معاشی نظام پہ دلائل دے رہا ہے، جب تصوف کا ذکر چھڑتا تو یوں محسوس ہوتا کہ دین پور کے اولیاء کے قدموں میں بیٹھنے والا صوفی، معرفت کے نکات پیش کر رہا ہے، جب فقہی مسائل پر بحث چھڑ جاتی تو محسوس ہوتا کہ مفتی کفایت اللہؒ کی روح بول رہی ہے، جب حدیث نبوی بیان کرتے تو پتہ چلتا کہ حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی کے حافظہ سے وافر حصہ ملا ہے۔ جب ایک ہی موضوع پر چالیس احادیث پڑھتے تو سامعین بلا مبالغہ جھوم اٹھتے، دل سے آواز آتی ہوئی محسوس ہوتی تھی کہ تقریر ساقی کوثر کی ہے۔ اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق عشق کی ریڈیائی لہروں پر اُردو زبان میں براڈ کاسٹ کر کے عالم اسلام کو بیدار کرنے کی کوشش کر رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ سینکڑوں غیر مسلم آپ کے ہاتھوں پر اسلام قبول کر لیتے، یہی عمل حضرت دین پوری کی بخشش کا ذریعہ بنے گا، انشاء اللہ۔ ایسے درویش صفت علماء جو باعمل ہوں آج کہیں نظر آ رہے ہیں الا ماشاء اللہ۔

کچھ ایسے بھی اس محفل سے اٹھ جائیں گے
جنہیں تم ڈھونڈنا چاہو گے مگر پا نہ سکو گے

خطیب تو اور بھی بہت ہیں، آتے رہیں گے لیکن ؎

ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور

قریب تھا کہ حضرت دین پوریؒ کے معتقدین مایوسی کا شکار ہو جاتے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے علم تقریر، لہجہ، فصیح، بلیغ انداز بیاں، ان کی طرز خطابت پر بولنے والا شخصیت کو منظر عام پر لا کھڑا کر دیا۔ میں نہیں کہتا دنیا کہتی ہے کہ مولانا عبدالکریم ندیم صاحب جب خطابت کرتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ دین پوری علمی موتی بکھیرنے والے موجود ہیں۔ یہ سرمایہ اور لطف خطابت ہمیشہ جاری وساری رہے گا انہیں کی طرح کا لباس، انہیں جیسا اخلاق، جس سے گفتگو کی اسے اپنا گرویدہ بنالیا۔ الحمد للہ مولانا عبدالکریم ندیم کا تعلق بھی اسی جماعت (عالمی مجلس علمائے اہل سنت) سے ہے، جس کے بانی حضرت دین پوری تھے۔ جس کے سرپرست اعلیٰ بر رہبر شریعت حضرت میاں مسعود احمد سجادہ نشین خانقاہ عالیہ دین پور شریف ہیں، جس جماعت کے سربراہ شیخ الحدیث شفیق الرحمٰن درخواستی ہیں، جس کے ناظم اعلیٰ لحن داؤدی کے مالک مولانا عبدالغفور حقانی ہیں۔ اسی گلشن دین پوری کے مہکتے پھول علامہ عبدالحق مجاہد، سید منظور احمد شاہ حجازی، علامہ یار محمد عابد، مولانا عبدالقادر ملکانی، قاری محمد صادق، مولانا اللہ بخش انور، مولانا خدا بخش، مولانا محمد یعقوب جالندھری، مولانا یوسف الرحمانی اور دیگر بیسیوں مشہور ومعروف مبلغین ہیں۔

لیکن مولانا عبدالکریم ندیم کی زبان میں دین پوری کی خطابت کی جھلکیاں پائی جاتی ہیں۔ ؎

یوں مسکرائے کہ جاں سی کلیوں میں پڑ گئی
یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنا دیا

ضرورت تھی کہ ایسی نادر روزگار شخصیت یعنی حضرت دین پوری موصوف کی تقریریں تحریری شکل میں جمع ہو جائیں تا کہ آنے والی نسل اس عظیم ہستی سے بھی متعارف رہے اور ان کے علمی ذخیرہ سے بھی فیض یاب ہوتی رہے۔ اس کام کے لئے مولانا عبدالکریم ندیم نے زندہ دلان لاہور سے حضرت اقدس مولانا جمیل الرحمٰن اختر جیسے علمی ہیرے کو تلاش کر لیا۔ جن کے قلم کی جنبش نے دین پوری کی زبان سے نکلنے والے موتیوں کو ایک لڑی میں پرو کر قارئین کے سامنے کتابی شکل میں رکھ دیا۔ مولانا کی دن رات

کی محنت اور لگن نے ہزاروں معتقدین کے دلوں کو موہ لیا اور مرتب موصوف کے حق میں لاکھوں زبانیں نماز تہجد کے بعد دعا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے والد گرامی مفسر قرآن حضرت اقدس مولانا محمد اسحاق صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے مولانا موصوف کے دل میں درد ہے اللہ ان کو اپنے والد گرامی جیسا سوز بھی عطا فرمائے۔ جن کے دل کی دھڑکن کو ہر معانقہ کرنے والا محسوس کر لیتا تھا، بلکہ معلوم ہوتا تھا کہ دل اللہ اللہ کر رہا ہے اور صدا دے رہا ہے: انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

خداوند قدوس سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تمام عالم میں مقبولیت سے ہم کنار کرے۔

آمین ثم آمین

عبید الرحمٰن ضیاء

مہتمم جامعہ عبیدیہ خالد کالونی کمالیہ

نائب صدر عالمی مجلس علمائے اہل سنت

اظہار تشکر

۱۵ راگست ۱۹۸۷ء نماز فجر کے بعد میں حرم کعبہ میں مصروف ذکر تھا بیت اللہ پر تجلیات الٰہی کی بارش دل کو سرور اور آنکھوں کو نور بخش رہی تھی، کہ اچانک حضرت مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب نے آکر کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت خطیب العصر مولانا عبدالشکور دین پوریؒ بانی مجلس علمائے اہل سنت پاکستان فوت ہوگئے ہیں۔ خبر سنتے ہی جو کیفیت دل پر گذری وہ دیدنی تھی تحریر اس کا احاطہ نہیں کر سکتی وطن سے دور نہایت ہی مجبور تھا سوائے دعائے بلند درجات کے اور کیا ہو سکتی تھی۔

طواف کیا، مقام ملتزم (جسے اللہ کے دروازے کی چوکھٹ بھی کہتے ہیں) پر سر رکھ کر کافی دیر دعا کرتا رہا۔ بے ساختہ زبان پہ کلمات آئے کہ اے کریم اپنے لطف وکرم سے ایسے اسباب پیدا کر کہ خطیب العصر حضرت دین پوری مرحوم ومغفور کے خطبات جو کیسٹوں میں موجود ہیں تحریری شکل میں آجائیں، مجھے اپنی بے بضاعتی، کم ہمتی، کم علمی، فن تقریر وتحریر میں آشنائی کے باوجود در کرم لپٹ کر مانگی گئی، دعا کی قبولیت پر کامل یقین تھا۔ دینی حلقہ، مذہبی احباب، علمی رفقاء کی طرف سے بھی خطبات دین پوری مرحوم کی فرمائش شروع ہوگئی، مگر مجھ میں ہمت نہ ہوئی، آخر وہ ساعت سعید قریب آن پہنچی کہ جس وقت دعا کی قبولیت کے ثمرات مرتب ہونا شروع ہوئے۔ لاہور کے ایک پروگرام میں حضرت اقدس مولانا جمیل الرحمٰن اختر سے ملاقات ہوئی، ان کی خندہ پیشانی، مہربانی، قدردانی سے از حد متاثر ہوا، تعلقات کی کڑیاں جڑیں، جامعہ حنفیہ قادریہ مسجد میں ان کے والد بزرگوار حضرت اقدس مفسر قرآن مولانا محمد اسحاق قادری مرحوم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا جو حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کے صرف تربیت وصحبت یافتہ ہی نہ تھے، بلکہ شیخ لاہوریؒ کے وصال پُر ملال کے بعد کئی سال مسند تفسیر پر فرائض تدریس انجام دیتے رہے۔ بڑے ہی صاحب نسبت بزرگ تھے، پہلی ملاقات میں سینہ سے سینہ ملا تو قلب جاری تھا، سینہ رحمت ربانی کا خزینہ تھا۔ حضرت مولانا جمیل الرحمٰن اختر الـولـد سـر لابیـہ کا مصداق اور کامل نمونہ ہیں۔ نیک دل بلند اخلاق، خوش مزاج، عالی ہمت، بزرگوں کے قدردان، جو صفات ایک اچھے عالم صالح میں ہوتی ہیں رب العزت نے ان کو ودیعت فرمائی ہیں۔

حضرت مولانا جمیل الرحمٰن اختر کو حضرت دین پوری مرحوم سے عشق کے درجہ تک محبت ہے۔ لاہور کی تمام تقاریر ان کے پاس ہیں، حضرت دین پوری مرحوم جب بھی لاہور آتے انہیں کے ہاں قیام فرماتے، حضرت مولانا محمد اسحاق صاحبؒ سے ازحد عقیدت رکھتے تھے۔

ایک روز میں نے مولانا جمیل الرحمٰن اختر سے بھی حضرت دین پوری مرحوم کے خطبات کی ترتیب کا ذکر کیا تو حضرت مولانا جمیل الرحمٰن اختر نے فرمایا کہ آپ دعا کریں میں یہ کام آپ کے اظہار سے پہلے شروع کر چکا ہوں، فوراً میرے دل میں خیال آیا کہ رب العزت سے جو مانگا جائے ملتا ہے، میری دعا کی قبولیت کے ثمرات ظاہر ہو رہے ہیں کیونکہ اس چوکھٹ کو پکڑ کر دعا مانگی تھی جسے خلیل نے تعمیر کر کے لپٹ کر رب جلیل سے حبیب کو مانگا تھا اور ایک وقت آیا کہ اسی چوکھٹ پر سر رکھکر حبیب نے فاروق کو مانگا تھا خلیل خدا اور حبیب کبریاء کے صدقے رب العلی نے مجھ جیسے عاصی وخاطی کی دعا کا ثمرہ جمیل بشکل مولانا جمیل الرحمٰن اختر دیا۔ خطبات دین پوری۔ ایک عظیم شخصیت کے عظیم خطبات تھے، اس کے لیے قلم اٹھانا ندیم کی جرأت نہ تھی، رب العزت نے علمی خانوادہ کے عظیم سپوت مولانا جمیل الرحمٰن کا انتخاب کیا۔ اللہ رب العزت ان کی کاوش کو شرف قبولیت بخشے۔ علماء، طلباء، وکلاء، زعماء، اتقیاء، اصفیاء، ہر طبقہ، ہر فکر کے لوگوں کے لیے برابر نافع بنائے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ "من لم یشکر الناس لم یشکر الله" جو مخلوق کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا کہ تحت رب کریم کی ذات اقدس کے شکر کے ساتھ صرف میں ہی نہیں میری مجلس علماء اہل سنت کا ہر مبلغ حضرت اقدس مولانا جمیل الرحمٰن اختر کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے اپنی مساعی جمیلہ، کاوش عظیمہ سے خطبات دین پوری مرحوم کی پہلی جلد مکمل کی ہے اور پوری مجلس کی طرف سے فرض کفایہ انجام دیا ہے۔ نیز بندہ برادر عزیز مولانا ذکاء الرحمٰن اختر کے لیے بھی صمیم قلب سے دعا گو ہے جنہوں نے حضرت اقدس مولانا جمیل الرحمٰن اختر کی اس جدوجہد میں پوری معاونت کی ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ابو محمد عبدالکریم ندیم

مرکزی ناظم مجلس علمائے اہل سنت

تعارف حضرت دین پوری

جناب پروفیسر حافظ ظفر اللہ شفیق کے قلم سے

الحمد للرحمان، الذی خلق الانسان وعلمه البیان والصلوٰة والسلام علی افصح الانس والجان الذی اوتی القرآن ونصر بالرعب والفرقان وعلی آله واصحابه الذین آمنوا بالجنان وفازوا بالرضوان اما بعد:

میانہ قامت، معتدل جسامت، چہرے پر طلاقت، رنگ میں ملاحت، زبان میں فصاحت، گفتگو میں بلاغت، الفاظ میں لطافت، معانی میں نزاکت، افکار میں جزالت، اداؤں میں قیامت، شرگیں اور سرگیں آنکھیں، دلآویز باتیں، سر پر عمامۂ رنگیں، ہاتھ میں عصائے زریں، کھلا گریبان، کشادہ دل وجان، بالکل سادہ انسان، اہل سنت کی برہان۔ یہ تھے حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری، خطیب پاکستان، بحر البیان مدت ہوئی انہیں ہم سے بچھڑے ہوئے لیکن ان کی یاد غم کدۂ دل میں ہنوز آباد ہے۔ ؎

کتنے حسین لوگ تھے جو مل کے ایک بار
آنکھوں میں بس گئے دل وجاں میں سما گئے

میں نے عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا احمد سعید دہلوی اور قاضی احسان احمد شجاع آبادی کا زمانہ نہیں پایا، لیکن للہ الحمد میں حضرت دین پوری جیسے عظیم خطیب وواعظ کی بہار آفرین خطابت وموعظت سے محروم نہیں رہا۔ جو عزیز یہ شرف نہیں پا سکے، ان کے لیے حضرت دین پوریؒ کی تقریر کی کیا نقشہ کشی کروں، آپ کے خطاب کی آب وتاب، شراب ناب اور چنگ ورباب سے بڑھ کر سحر انگیز تھی، آپ کی آواز نغمۂ بلبل، صدائے قلقل اور نوائے صلصل کی بازگشت ہوتی تھی، آپ کا انداز بجلی کی چمک، کوندے کی لپک، ستاروں کی دمک اور پھولوں کی مہک کا عکاس تھا، آپ کی بات دل سے اٹھتی تھی اور دلوں پر گرتی تھی، آپ بولتے تھے تو موتی رولتے تھے، سامعین جھومتے تھے اور آپ کے ساتھ گھومتے تھے، آپ کی تقریر مرصع، مسجع اور مقفی ہوتی تھی، ندرت تکلم کے ساتھ سرائیگی لہجے کی حلاوت سے آپ کی خطابت کا لطف دوآتشہ ہو جاتا تھا۔ صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت آپ کے رگ وریشہ میں بسی

ہوئی تھی، اگر میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ آپ کی تقریر کا سارا حسن اس حسین محبت کا مرہون منت تھا، شان صحابہ اور حضرت دین پوریؒ بس، بقول غالب، کیفیت یہ ہوتی تھی۔ ؎

پھر دیکھئے انداز گل افشانی گفتار
رکھ دے کوئی ساغر ومینا مرے آگے

عصر حاضر میں جب ہم دیکھتے ہیں کہ "آبروشیوۂ اہل نظر" رخصت ہو رہی ہے اور ہر "بوالہوس" حسن پرستی شعار کیے ہوئے ہے، تو اس مخلص وباوفا خطیب کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ ؎

یوں بسر کی زندگی اس نے اسیری میں جگر
ہر طریقہ داخل آداب زنداں ہوگیا

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے برادر محترم حضرت مولانا جمیل الرحمٰن اختر مدظلہ العالی کو، آپ نے حضرت دین پوریؒ کے چند خطبات قلمبند کر کے ان سے استفادہ آسان کر دیا، ان کی تقاریر میں آپ کا مخصوص رنگ جھلکتا ہے، لیکن تقریر کا حسن تحریر میں آنا ممکن نہیں، تاہم مالایدرک کلہ لایترک کلہ۔ آخر میں ایک اہم بات کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں، مبالغہ شعر کا حسن ہے تو رنگ آمیزی واعظ کا کمال۔ واعظین کرام متقدمین ہوں یا متاخرین ترغیب وترہیب اور فضائل ومناقب کے باب میں عام طور پر تسامح اور تساہل سے کام لیتے ہیں، حضرت دین پوری کے مواعظ بھی اس سے مبرا نہیں، آپ کو اُردو کے ساتھ عربی پر بھی خاصی دسترس حاصل تھی، چنانچہ آپ دوران گفتگو میں مفہوم حدیث واعظانہ رنگ میں عربی یا اُردو میں بڑی روانی سے بیان کر جاتے تھے، اس لیے ان مواعظ وخطبات میں درج احادیث کو الفاظ حدیث نہیں، بلکہ واعظانہ مفہوم حدیث سمجھا جائے۔ اللہ تعالیٰ حضرت دین پوری کی خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

ظفر اللہ شفیق
ایچی سن کالج۔ لاہور
۱۶/اکتوبر ۱۹۹۳ء مطابق ۲۸/ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ

دارالعلوم دیوبند اور خدمت اسلام

ایک یادگار تحریر خطیب العصر امام اہل سنت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ بانی عالمی مجلس علمائے اہل سنت بشکریہ "الرشید" دارالعلوم دیوبند نمبر۔

پورے ایشیاء میں دارالعلوم دیوبند کی دینی، مذہبی، تالیفی، تصنیفی، تعلیمی، قومی، ملکی، ملی، اصلاحی اور فنی خدمات ہر شہر، ہر قصبہ، ہر دیہات میں دن رات مسلم ہے۔

جب ہندوستان میں کفر کا طوفان تھا، شرک براجمان تھا، بدعات، رسومات، رواجات میں مبتلا انسان تھا۔ خرافات، ہزلیات، اغلوطات کا شکار مسلمان تھا، اسلام برائے نام تھا، مذہب بدنام تھا، ہر کام غلط تھا، عقیدہ خام تھا۔

جہالت کا اندھیرا تھا، ظلم کا بسیرا تھا، گمراہی کا ڈیرہ تھا، انگریز کی حکمرانی تھی، حکومت شیطانی تھی، ہر ایک طرف حیرانی پریشانی تھی، ہر سو ویرانی تھی۔

جب علماء کو پھانسی پر لٹکایا گیا، دار ورسن پر چڑھایا گیا، دریائے شور عبور کرایا گیا، حق گو لوگوں کا سر اڑایا گیا الکفر ملۃ واحدۃ کا سماں تھا، نفسا الحفیظ والامان تھا۔ بڑے بڑے جاگیردار سرمایہ دار اور زمیندار حکومت کے وفادار تھے، ملک کے غدار تھے، مذہب سے بیزار تھے، اعلیٰ عہدوں کے طلب گار تھے، اکثر عیار، مکار اور بے کار تھے، مناصب کے نشے میں سرشار تھے، مسلمان ذلیل وخوار تھے، قرآن کے نسخے جلائے گئے، اسلام کے نقشے مٹائے گئے، مجاہدوں پر مقدمے چلائے گئے، درختوں پر لٹکائے گئے، کالجوں کی تعلیم تھی، مسلمانوں میں نہ تنظیم تھی، نہ اسلامی تعلیم تھی۔

حق پرستوں کا گروہ برسرپیکار تھا، ہندوستان میدان کارزار تھا، سب سے بڑا دشمن انگریز تھا، جو بڑا شر انگیز تھا، چالاک تھا، تیز تھا، پھر بھی مقابلہ مقاتلہ کا معاملہ کیا گیا، مسلمانوں کی دینی تنزلی دیکھ کر غیور جاگ اٹھے، بالآخر انگریز اس ملک سے بھاگ اٹھے۔

دارالعلوم دیوبند نے ہزاروں مفسر، محدث، مفتی، متکلم، محقق، مدقق، مناظر، معلم، مبلغ، مؤرخ، مدبر، مفکر، سیاست دان، صحافی، شاعر ماہر تیار کئے اور ہزاروں فقہاء علماء، فضلا فصحاء، بلغاء صلحاء، اتقیاء ازکیاء، اصفیاء اکابر، شیوخ پیدا کیے۔

ویسے تو دارالعلوم دیوبند نے ہزار ہا فرزند، ارجمند، سعادت مند سپوت پیدا کیے، مگر چند قدر بلند فاضل دیوبند، دل پسند اکابرین، بہترین، بزرگ ترین کا تذکرہ ضروری ہے۔

شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ ذوالمنن، استاذ العلماء، مفسر، محدث، سیاست دان تھے محمود کی ہر صفت محمود تھی، جو ان میں موجود تھی، ان کا ہر شاگرد رشید تھا، قابل دید تھا، لائق تقلید تھا۔

حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ انقلابی مدبر، مفکر سیاست دان مرد میدان تھے۔

حضرت مولانا سید انور شاہ صاحبؒ محدث، فقیہ، مناظر اسلام، باعمل، کامل، اکمل، فاضل اجل تھے۔

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ مفسر خطیب، ادیب، سیاست دان، کامل انسان تھے۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ متصوف، مصنف، فقیہ، مبلغ، ولی اللہ، اہل اللہ تھے۔

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ مجاہد، محدث، سیاست دان، عامل قرآن اور عاشق رسول تھے۔

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب مفتی اعظم ہند، فقیہ، مصنف مجاہد فی سبیل اللہ، خلیق، لئیق، شفیق آدمی تھے۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب عثمانیؒ مفتی، فقیہ، لائق فائق تھے۔

درالعلوم دیوبند نے تین ہزار عربی مدارس ہند میں اور ایک ہزار مکاتب پاکستان میں نئے قائم کیے جو تعلیمی، تبلیغی، تدریسی کام برسرعام، صبح وشام ہر قدم، ہر گام کررہے ہیں، عرب وعجم میں تبلیغ کا کام کیا، ہزاروں عیسائی ہندو اور مرزائی مسلمان کیے۔ فتنہ مرزائیت، فتنہ بہائیت، فتنہ عیسائیت، فتنہ رضاخانیت، فتنہ غیر مقلدیت، فتنہ خارجیت، فتنہ رافضیت کا مقابلہ کیا۔

انشاء اللہ قیامت تک یہ سلسلہ فیوضات بابرکات دن رات جاری وساری رہے گا، ان کی شاخیں لاکھوں در لاکھوں ہیں۔

ماشاء اللہ لیل ونہار معروف کار مشغول حسب معمول ومقبول ہیں۔ اللّٰھم زد فزد

☆☆☆

دین پوریؒ کے موتی

مولانا عبدالشکور دین پوریؒ (متوفی ۱۴راگست ۱۹۸۷ء) کی تقریر اور تحریر فصاحت اور بلاغت کا شاہکار اور ہم وزن قافیوں اور مترادفات سے مزین ہوتی تھی، حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے بارے میں آپ کے تأثرات ملاحظہ فرمائیں۔

احسان پر اللہ کا احسان تھا، کیا عجب انسان تھا، بہادر تھا، مرد میدان تھا، خادم قرآن تھا، ذی شان تھا، علماء کا قدردان تھا، عاشق نبی آخر الزماں تھا۔ مرحوم کئی صفات کا حامل تھا، علماء کے زمرہ میں شامل تھا، دشمنوں کا حبیب تھا، خوش بخت تھا، خوش نصیب تھا، فصیح تھا، ادیب تھا، پاکستان کا خطیب تھا، قاضی غازی تھا، اللہ اس سے راضی تھا، قاضی کے دست میں سخا تھی، چشم میں حیا تھی، طبیعت میں وفا تھی، پیاری ادا تھی، قاضی مہمان نواز تھا، کامیاب تھا، سرفراز تھا طمع سے بے نیاز تھا، اسلام کا شہباز تھا، پابند صوم وصلوٰۃ تھا، جلسے ہورہے ہیں واعظ نہیں۔ منبر ہے زینت منبر نہیں، مسجد ہے خطیب نہیں، بچیاں ہیں ابا نہیں رہا، بیوی ہی سہاگ اجڑ گیا، چمن ہے مالی نہیں، خزانہ ہے محافظ نہیں، مکان ہے مکین نہیں، اب بھی موت پر یقین نہیں۔

یا اللہ قاضی مرحوم کو محروم نہ کرنا: الا تخافوا والا تحزنوا کا مژدہ سنانا، ایک مسافر غریب کفن بردوش خاموش پر رحم کی نگاہ ہو۔

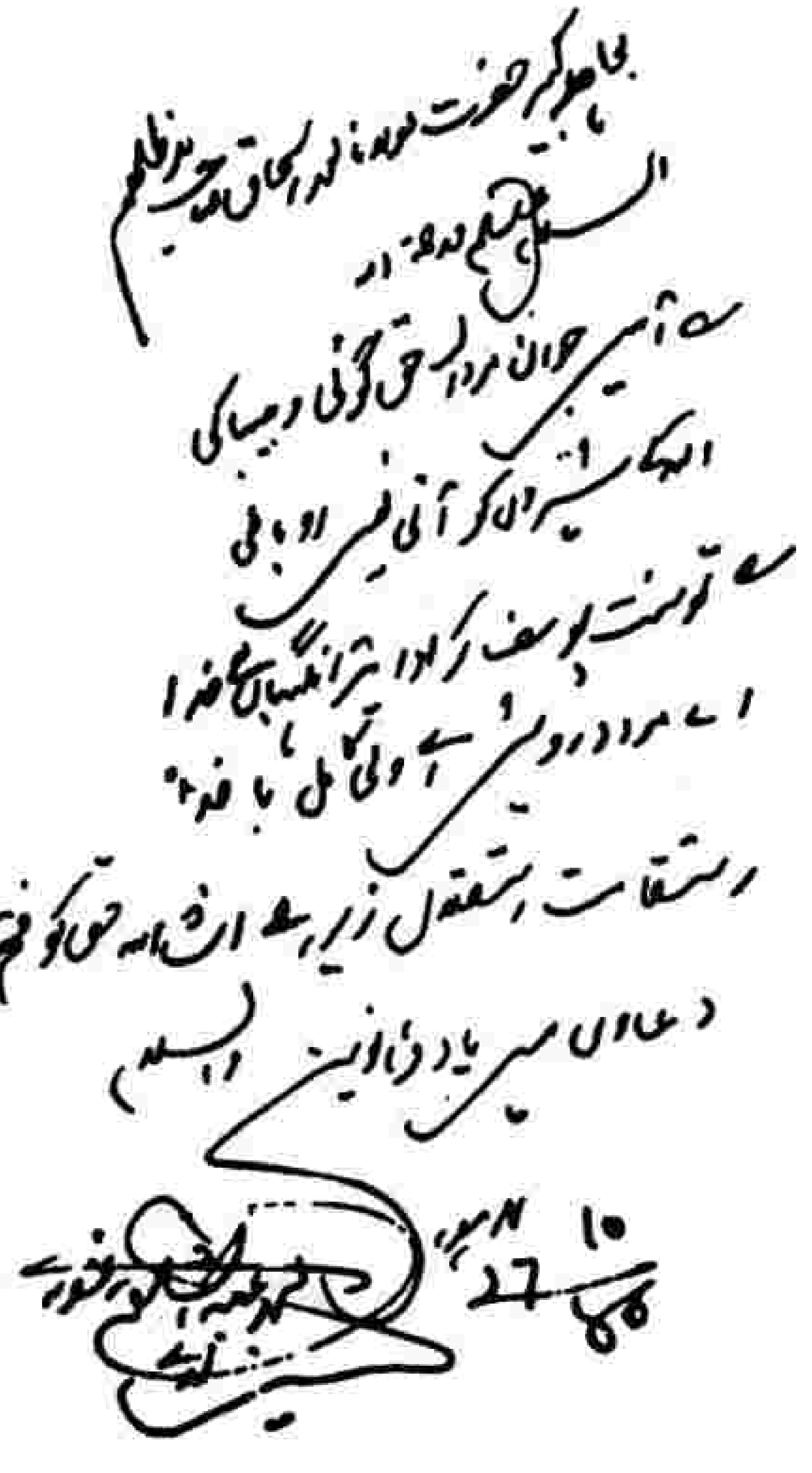
آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

بحوالہ سوانح قاضی احسان صفحہ آخرت کی کہانی مؤلفہ حضرت دین پوری مرحوم ص ۲۳ خزینہ مؤلفہ مولانا اسلم شیخ پوری ص ۳۳۳

حضرت مولانا محمد اسحاق قادری جن کی خواہش پر یہ کتاب ترتیب دی گئی کے بارے میں حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری کی تحریر کا عکس ہے۔

۱۹۸۶ء میں حضرت مولانا محمد اسحاق قادریؒ کو لاہور میں شیعہ سنی فسادات کے بعد گرفتار کیا گیا تو حضرت دین پوریؒ لاہور تشریف لائے اور یہ تحریر لکھ کر جیل میں پیغام بھیجا تھا۔

مرتب



بسم اللہ الرحمن الرحیم

توحید باری تعالیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ،اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَعَلٰی حَبِیْبِہٖ وَخَلِیْلِہٖ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی خُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماً کَثِیْراً کَثِیْراً اما بعد:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ،بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ ، وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ ،وَلَاتَمْنُنْ تَسْتَکْثِرُ ،وَلِرَبِّکَ فَاصْبِرْ

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَیْنٍ بَاکِیَۃٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا عَیْنٌ ثَلَاثٌ، عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَعَیْنٌ بَاتَتْ حَرَسَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ،وَعَیْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ.

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی یَعُوْدُ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ الشَّھْرِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ کُلُّھَا طَھُوْراً وَّمَسْجِداً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ اَوْکَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خُطْبَۃِ حِجَّۃِ الْوَدَاعِ اَیُّھَا النَّاسُ اَنَّہٗ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ وَاَنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَنَبِیَّکُمْ وَاحِدٌ وَقِبْلَتَکُمْ وَاحِدٌ وَدِیْنَکُمْ وَاحِدٌ وَاَبَاکُمْ وَاحِدٌ .

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِذَاقُلْتُ آمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ.

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ یَامُعَاذُ لَاتُشْرِکْ بِاللّٰہِ وَاِنْ قُتِلْتَ اَوْحُرِقْتَ اَوْصُلِّبْتَ وَاِیَّاکُمْ وَالْفِرْقَۃَ فَاِنَّمَا ھِیَ الْھَالِکَۃُ اَوْکَمَاقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمُ اقْتَدَیْتُمُ اھْتَدَیْتُمْ
صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم

موحد کہ درپائے ریزی زرش ☆ چہ شمشیر ہندی نہی بر سرش
امید و ہراسش نباشد زکس ☆ ہمیں است بنیاد توحید وبس
توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے ☆ آساں نہیں مٹانا نام ونشاں ہمارا
باطل سے ڈرنے والے اوآسماں نہیں ہیں ہم ☆ سوبار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا
خاتم الانبیاء کی ذات ہے وہم وگمان سے بلند ☆ خدا کا حسن انتخاب انتخاب لاجواب
فیوض درِ مصطفیٰؐ کا کیا کہنا ☆ اسد! بشرکو جوسعادت ملی یہیں سے ملی
ما ان مدحت محمداً بمقالتی ☆ ولکن مدحت مقالتی بمحمد

درودشریف پڑھیں:

مکرم حاضرین،محترم سامعین،امت بہترین،جماعت مومنین۔سید محترم برادرمکرم خطیب اعظم نے اپنی ادیبانہ،محققانہ،مفکرانہ،مورخانہ،تاریخانہ،تقریر سے ہمیں نوازا اللہ تعالیٰ ان کے کلام میں ان کی عمر میں عمل میں ان کی زندگی میں ان کے اس خطابت کے انداز میں خدا مزید ترقی وکامیابی عطا فرمائے۔دل خوش ہورہا تھا کہ مولانا کابیان اور ہوتا اور ہم محظوظ ہوتے بہت کچھ مسائل محفوظ ہوتے۔میں حقیقتاً دعا کے لیے کھڑا ہوتا ہوں الحمدللہ حق اور اسلام جاگ رہا ہے مجھے یقین ہے کہ اب باطل بھاگ رہا ہے،حقائق سمجھ آرہے ہیں،آپ کا والہانہ جوش وخروش یہ آج کا جم غفیر،مجمع کثیر یہ آپ کا ذوق وشوق جہاں بھی کہیں جلسہ ہے دور دور سے جس انداز سے محبت سے آپ پہنچتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے ہر لمحے کو منظور فرمائے۔

میں نے تیاری تو کی تھی میں شہید مظلوم،خلیفہ سوم،داماد رسول مقبول،ذی الہجرتین،ذی البیعتین،ذی البشارتیں،ذی النورین،حضرت عثمانؓ کا تذکرہ کروں پھر مجھے جلسہ والوں نے کہا کہ آپ عدل پر تقریر کریں۔مگر جب یہاں میں بیٹھا تو اللہ کی طرف سے دل میں یہی بات آئی کہ ان آیات کی تھوڑی سی تشریح بیان کروں۔ان شا اللہ ہماری تقریر جو بھی ہوگی اللہ کا قرآن ہوگا،کملی والے کا فرمان ہوگا۔جو نہ مانے وہ بیچارہ نادان ہوگا۔جو مان لے انشاء اللہ پکا مسلمان ہوگا۔اللہ ہمیں دونوں نعمتیں

عطا فرمائے (آمین) ٹھیک ہے ہمارے بزرگ چلے گئے ہم یتیم ہو گئے، مگر بے غیرت نہیں ہوئے، ہم اپنے بزرگوں کے مشن کو ان کے نام کو ان کے کام کو بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام کو اجاگر کریں گے۔ کہو ان شاء اللہ۔ ہماری لپٹی لپٹائی باتیں، گھسی پٹی نہیں ہوں گی۔ دلائل ہوں گے، فضائل ہوں گے، شمائل ہوں گے، بینات قرآن کی آیات، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پیغمبر کے فرمودات انشاء اللہ جو بھی ہوگی سچی بات، اللہ مجھے اور آپ کو تعصب اور ضد سے بچائے۔

ہماری زبان میں ہے کہ بات تو سیدھی ہے مگر قوم ضدی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو سعادت مند بھی بنائے، ھل منکم رجل رشید بھی بنائے، خدا ہمیں راہ ہدایت عطا فرمائے۔ قرآن نے انداز تبلیغ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا قرآن تبلیغ ہے۔ قد جاء تکم موعظة من ربکم، ھذابلغ للناس یہ قرآن کی تبلیغ ہے۔ تبلیغ وہی ہے جو پیغمبر نے، دلبر نے، شافع محشر نے، ساقی کوثر نے ۲۳ برس میں فرمائی۔ آپ نے کوہ فاران سے لے کر، طائف سے لے کر مدینہ کی وادیوں تک جس کتاب کی تبلیغ کی اس کا نام قرآن ہے کہو۔ اس کا نام (قرآن ہے)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کتاب سے تبلیغ کا آغاز فرمایا۔ یاایھا الناس اعبدوا ربکم، یاایھا الناس، یاایھاالذین آمنوا آمنوا اسی کتاب کو لے کر آپ کھڑے ہوئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تبلیغ شروع فرمائی تو اکیلے تھے، دنیا سے روانہ ہوئے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار مطہر اور پاکیزہ جماعت تیار کر کے گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں قوالی شریف نہیں ہوتی تھی میں کھل کر کہہ رہا ہوں یہ تلے؟ (نہیں) یہ سرنگی؟ (نہیں) یہ ڈھیکے ڈھول؟ (نہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں قرآن کی تلاوت ہوتی تھی۔

خدا کی قسم حدیث میں ہے کہ ابی بن کعب قاری ہے رضی اللہ عنہ، میرے محبوب فرماتے ہیں یا ابی اقرا علی القرآن ابی قرآن سنایئے۔ اس نے سر جھکا کر کہا: کیف اقراء و علیک انزل صاحب قرآن! تو ہم نے آپ سے سیکھا، آپ پر نازل ہوا اللہ نے آپ کو منتخب فرمایا میں کیسے سناؤ میرے محبوب نے فرمایا: انی احب ان نسمع میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے یار سے اپنے صحابی سے قرآن سنوں۔ جب صحابی نے قرآن مجید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں، اداؤں میں، وفاؤں

میں، پیغمبر کی تمناؤں میں قرآن شروع کیا: اذا عینا رسول اللہ تذرفان صحابی قرآن پڑھتا جاتا تھا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہتے جاتے تھے ایک صحابی نے کہا میاں بس کر محبوب رو رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہتے جاتے تھے اور فرمایا پڑھتے رہو مصطفیٰ کا دل خوش ہو رہا ہے، میں تمہیں دعائیں دے رہا ہوں، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں قرآن کی تلاوت ہوتی تھی۔ میری اماں صدیقہ کہتی ہیں کہ میں نے اکثر قرآن کی آیات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن سن کر یاد کی ہیں۔ صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم آقا کو تہجد میں قرآن پڑھتے ہوئے دیکھ کر اکثر قرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کر لیا کرتے تھے۔ دعا کرو اللہ ہمیں بھی اس کتاب کا ذوق عطا فرمائے۔

میں صرف ایک آیت کی تھوڑی سی تشریح کرتا ہوں پھر ان شاء اللہ اگر زندہ رہا تو شان اولیاء کے موضوع کو لے آگے چلوں گا دعا کرو اللہ ہمیں اولیاء سے پیار نصیب فرمائے کبھی ان شاء اللہ ہم کراچی کے درودیوار سے حق کی بات ٹکرائیں گے، بتائیں گے، سنائیں گے، سمجھائیں گے، کہ ولی کون ہوتا ہے یہ ایک موضوع ہے تو آج کی تقریب میں خوف خدا پر آقا کی تبلیغی انداز کو پیش کروں گا اللہ نے فرمایا: یا ایھا المدثر قم فانذر رائے کملی والے کھڑے ہو جاؤ۔ حضور کھڑے ہو کر تبلیغ فرمایا کرتے تھے، اور نبی کریمؐ کے چہرے پر مسکراہٹ ہوتی، صحابہ کہتے ہیں جب بھی ہم نے حضور کو دیکھا۔ کان رسول اللہ متبسما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر تبسم ہوتا تھا۔ اور ہم ایک دوسرے کو اس طرح دیکھتے تھے کہ اللہ معاف کرے جیسے تین دن کی بھوک لگی ہو اور سوکھی روٹی کو دیکھ رہے ہوں۔ اللہ ہمیں نگاہوں میں بھی اسلام عطا کر دے۔ یہ مجھے یاد ہے فی وجہ اخی علامۃ المومن میرے محبوب مرغوب نے فرمایا کسی مسلمان کو دیکھ کر چہرے پر مسکراہٹ خندہ پیشانی سے نگاہ اٹھانا یہ بھی مومن کی علامت ہے اور جو کوئی یوں دیکھے جیسے کہ بے چارہ گھبرایا ہوا ہو۔ ٹمپریچر تیز ہو۔ آج یہاں شور ہے یہاں آج سینما ہوتا، کنجری کا گانا ہوتا تو مقابلے میں کچھ نہ ہوتا وہ تو میں نے قرآن میں پڑھا تھا کہ وقال الذین الکفروا لاتسمعوا لھذا القرآن والغوا فیہ کافر کہتے تھے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو شور کرو پتہ نہیں یہ کون ہیں کہ جب قرآن پڑھا جا رہا ہو تو شور کرتے ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں وہ پاٹ ادا کرنے کی توفیق نہ بخشے۔ (آمین)

علی الاعلان سنو، برسر میدان سنو، اور دنیا کے مسلمانوں سنو، سنو تو قرآن سنو، مصطفیٰ کا فرمان

سنو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دو چیزیں دے کر گنبد خضری میں صدیقہ کے حجرے میں آرام فرمانے چلے گئے۔ فرمایا میں دو چیزیں دے کر جا رہا ہوں ترکت فیکم امرین ترکت فیکم شیئین ترکت فیکم ثقلین ان تضلوا ما تمسکتم بھما دو تحفے دو چیزیں دو ہدیے دے کر جا رہا ہوں، مسلمانوں جب تک تم میں دو چیزیں رہیں گی گمراہ نہیں ہو گے۔

کتاب اللہ وسنتی ایک اللہ کا قرآن ہے، ایک کملی والے کی زبان کا فرمان ہے، جو مان لے مسلمان ہے، جو چھوڑ دے بے ایمان ہے، اللہ ہمیں دونوں چیزیں عطا فرمائے۔ کتاب اللہ بھی سنت رسول اللہ بھی۔ قرآن کہتا ہے کہ فان تنازعتم فی شئی مسجدوں پر جھگڑنے والو، بگڑنے والو، لڑنے والو، فساد، عناد کے متوالو! فرمایا جب کسی مسئلہ میں بحث ہو لاٹھیاں نہ اٹھاؤ، ایک دوسرے کو کافر نہ کہو، مسجدوں میں جھگڑے نہ کرو، ایک دوسرے کی مسجدیں اور عیدگاہ جدا نہ کرو۔ فردوہ الی اللّٰہ اللہ کے رسول کے قرآن سے پوچھو، مصطفیٰ کے فرمان سے پوچھو، ہمارے پاس کتاب وسنت موجود ہے دعا کرو اللہ ہمیں کتاب وسنت پر ہر مسئلہ کو پرکھنے کی توفیق دے، سونے کی کسوٹی پر کھرا کرو اپنے عقیدہ کی ہر بات کو قرآن وحدیث پر کھرا کرو۔ جاگ رہے ہو؟

یا ایھاالمدثر قم فانذر فرمایا محبوب مکرم ذرا کھڑے ہو جائیے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر تقریر فرماتے تھے، ایک انگلی کھڑی فرماتے تھے، پیغمبر کے چہرے پر مسکراہٹ ہوتی تھی، میں بات کروں تو تھوکیں نکلتی ہیں مصطفیٰ گفتگو فرماتے تو نور کی کرنیں نکلتیں تھیں۔ اذاتکلم رؤی النور بین ثنایاہ اور اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معجزہ دیا آج لاؤڈ سپیکر کے ذریعے اس دس پندرہ ہزار آدمی تک آواز پہنچ رہی ہے، میرے محبوب کی حجۃ الوداع کے موقع پر بغیر سپیکر کے ستر ہزار (۷۰۰۰) انسانوں تک آواز پہنچتی تھی۔

قیامت کے دن بھی خطیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے فرمایا: انا خطیبکم اذاانصتوک لمبی حدیث ہے حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں فرمایا: انا سیدولد آدم، انا اول الناس اذابعثوا وانا قاصدھم اذاوفدوا وانا خطیبکم اذاانصتوا خدا خود انا ؤنس منٹ کریں گے کہ انبیاء رسل، فرشتوں تمام کائنات، تمام حشر کی مخلوق اللہ فرمائیں گے اب خاموش رہو میرا محبوب اب خطبہ دیتے ہیں۔ قیامت کے دن بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیں گے، سب کہو سبحان اللہ۔

ہمارا چیلنج ہے کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ رکھو، میرے ملک کے ان نادان اور ناراض گالی دینے والے بھائیوں کو بلاؤ ہمیں بھی بلاؤ اور موضوع بھی اسی وقت دو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پیش کرو اور پورے مجمع کو جج بناؤ ہم ان شاء اللہ آپ کو کوئی گھنٹے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین کے ذروں کے جو انوار و برکات ہیں ہم کئی گھنٹے آپ کو بتائیں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے کی مٹی میں کتنے انوار ہیں کتنی رحمت کی برکات ہیں جو بیان نہیں ہو سکتے اس لیے کہ اماں صدیقہ نے فرمادیا کان خلقه القرآن سارا قرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے، کہو سارا قرآن (حضور کی سیرت ہے)

سارا قرآن کوئی بیان نہیں کرسکتا ہمارے عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ۲۳ ربرس میں تو اللہ نے قرآن نازل کیا جب سارا قرآن سیرت ہے تو تئیس برس میں تو رب بیان کررہا ہے، تو مخلوق کتنی مدت میں بیان کر سکے گی، عمر نوح بھی گذر جائے گی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان نہیں ہو سکتی۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ وسلم تقریر اسی انداز میں تو یاایھا المدثر قم فانذر اے محبوب کھڑے ہو کر ان کو خدا کے قہر سے ڈرائیے، اللہ کے عذاب سے ڈرائیے۔ دعا کرو اللہ ہمیں اپنا خوف عطا کرے اسی کا ڈر اسی کا خوف رکھو جو آباد بھی کر سکے برباد بھی۔ وہ کون ہے؟ (اللہ) زندگی بھی دے موت بھی وہ کون ہے؟ (اللہ) دولت دیکر در در کا بھکاری بنانے والا کون ہے؟ (اللہ) نفع دے اور نقصان بھی دے ہنسادے اور رلادے بولو کون؟ (اللہ) گھر دے اور بے گھر کردے۔ در دے اور بے در کردے اولاد دے اور جنازے اٹھادے۔ تندرستی دے اور چار پائی پر گرادے وہ کون ہے؟ (اللہ) ڈر اسی کا ہے۔ آپ کو سمجھایا گیا کہ قبرستان کی کچھ مٹی یا قبرستان کے درخت کی کوئی لکڑی توڑ دی تو مردہ اٹھ کر تمہاری گردن توڑ دے گا۔ طبیعت بے تاب ہے تمہارا دماغ خراب ہے، ہمارا ایسے عقیدے سے جواب ہے۔

ڈر اسی کا رکھو، ہمیں بتایا گیا کہ اگر ہم نے گیارہویں شریف کا دودھ نہ دیا تو پیران پیر بغداد سے آکر بھینس ختم کردیں گے اللہ والے رحمت ہوتے ہیں یا بھینس مارتے ہیں؟۔ (رحمت ہوتے ہیں) بندہ کسی کی بھینس کو مارے تو مقدمہ ہو جاتا ہے۔ نہیں سمجھے، اسی سے ڈرو کہو کس سے (اللہ سے) اولیاء برحق کا یہ کام نہیں کہ بھینس ماریں اولیاء کا یہ کام نہیں کہ چریٹ کر کے کسی لڑکی کو لڑکا بنادیں۔

پتہ نہیں یہ کس کتاب میں ہے کہتے ہیں کہ پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آدمی آیا کہ

حضرت میری سات لڑکیاں ہیں۔ میں تنگ ہوں حضرت نے یوں دیکھا، اور پتہ نہیں کیا کیا فوری سات کی سات لڑکیاں لڑکے بن کر دوڑ گئیں۔ میں نے کہا یہ کہاں ہے؟ کہتا ہے، ہے میں نے کہا کہاں ہے؟ کہنے لگا بس کراچی میں ہے ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے بیٹی بیٹا بنانا یہ کس کا کام ہے یَهَبُ لِمَنْ یَّشَاءُ اِنَاثًا جس کو چاہوں بیٹیاں دوں وَیَهَبُ لِمَنْ یَّشَاءُ الذُّکُوْرَا کس کا؟ (اللہ کا) یہاں میں نے سنا ہے کہ لوگ آ کر تقریر کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مختار کل ہیں۔ ساری کائنات کا اختیار کس کو ہے؟ (اللہ کو) اب رات ہے سارے ولی کھڑے کر دیئے جائیں کہ کہیں کہ دن ہوگا۔ دن ہوگا ہو جائے گا؟ بولو بھائی (نہیں ہوگا) ابھی ٹھنڈی ہوا ہے کہیں بند ہو جا بند ہو جائے گی؟ (نہیں) اگر گرمی ہو کہے سردی ہے۔ ہو جائے گی؟ (نہیں) اگر سردی ہو کہے گرمی ہو ہو جائے گی؟ (نہیں) یہ ہمیں اختیار نہیں اختیار کس کو ہے؟ (اللہ کو) سب اسی کے محتاج ہیں یَخْلُقُ مَایَشَاءُ وَیَخْتَارُ مَاکَانَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ ساری چیز کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے؟ (اللہ کے) بیٹا یا بیٹی دے کس کو اختیار ہے؟ (اللہ کو) چھوڑ دے یا پکڑ لے کس کو اختیار ہے؟ (اللہ کو) خوبصورت بنا دے یا بدصورت بنا دے کس کو اختیار ہے؟ (اللہ کو) تم سارے لکس، سن لائیٹ اور سارے صابن لگا کر سارے پوڈر ختم کرو۔ ان شاء اللہ بفضل حق تعالیٰ کالے کا کالا۔ یہ اختیار کس کو ہے بولو بھائی؟ (اللہ کو)

یہ میں بول رہا ہوں کس کے اختیار میں ہے؟ (اللہ کے) پیغمبر تو اپنے اختیار سے بات نہیں کرتے۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی نبی اپنی طرف سے بات نہیں کرتا، اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بات خدا کے اختیار میں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی بھی کس کے اختیار میں ہے زوجنکها میں نے شادی کا انتظام کیا پیغمبر ہو یا کوئی ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں کہ بچہ ذبح ہو جائے، آستین یوں چڑھائی ہوئی ہے، نبوت کی طاقت ہے، بیٹا اوندھا ہے سجدہ میں ہے اس کے کندھے پر گھٹنا ہے اور چھری تیز ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خیال ہے ارادہ ہے مصمم کہ بچہ ذبح ہو جائے اسماعیل فرماتے ہیں یَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ابا دیر نہ کر جلدی کر۔ وہ بی بی ہاجرہ کھڑی ہے، کہتی ہے عرش والا آپ ایک بیٹا عطا کیا ستر ہوتے تو تیرے نام پر قربان کر دوں۔ خدارا بتاؤ اسماعیل ذبح ہو جائے، گردن پر چھری چلی؟ بال بیکا ہوا؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری سے پوچھا چلتی کیوں نہیں؟ کہنے لگی امرنی خلیلی نہانی جلیلی

کیف ارد جلیلا کیف اجح الخلیل علی الجلیل خلیل تو چلاتا ہے وہ روکتا ہے، خلیل میں کیا کروں مٹھی تیرے قبضے میں ہے دھار اس کے قبضہ میں ہے یہ اختیار کس کو ہے؟ (اللہ کو)۔

حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا سامنے کھڑا ہے اَنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ مَسْــــــوْلاً ! یہ میرا بیٹا ہے اس کو آج پانی میں غرق نہ کرنا حضرت نوح علیہ السلام کہتے ہیں بیٹا غرق نہ ہو، رو رہے ہیں اور خدا کا ارادہ ہے کہ نوح کے سامنے غرق ہو جائے۔ غرق ہو گیا یا بچ گیا۔ ارادہ کس کا پورا ہوا؟ (اللہ کا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہد کو حرام کر دیا فرمایا لا اشرب العسل میں آئندہ شہد میں پانی ڈال کر بی بی زینب کے گھر نہیں پیوں گا اللہ نے فرمایا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک پیغمبر جو میں نے حلال کیا وہ حرام کیوں کر رہے ہو؟ شہد بھی پیا کرو، پینا پڑے گا حلال حرام کرنا آپ کا کام نہیں حرام کرنا میرا کام ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ ہے کہ جنازہ پڑھوں کیا پڑھوں (جنازہ) عبداللہ بن ابی کا۔ جنازے پہ آ گئے، اللہ نے فرمایا لاتصل علی احد منھم مات ابدا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جنازہ نہ پڑھو۔ نبی کا ارادہ ہے کہ اس کی قبر پر جاؤں اللہ نے فرمایا لاتقم علی قبرہ اس کی قبر پر مت جانا۔ نبی کا ارادہ ہے یہاں معافی مانگ لوں۔ اللہ نے فرمایا استغفر لھم او لا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم آپ اگر ستر دفعہ بھی اس کے لئے معافی مانگیں گے، معاف نہیں کروں گا، اب کسی کو اختیار نہیں کس کو ہے؟ (اللہ کو) میں چار جملے بولتا ہوں پوری دنیا کو پیار سے چیلنج کرتا ہوں دلائل سے جواب دے، لڑانے نہیں آیا جو لوگ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں، وہ وحی کے منکر ہیں، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز جانتے ہیں تو جبرائیل کی کیا ضرورت ہے، اٹھارہ دن انتظار کیوں ہے آسمان کی طرف بار بار کیوں دیکھتے ہیں؟ خدا کیوں کہتا ہے تلک من انباء الغیب نوحیھا اللہ فرماتے ہیں علمک مالم تکن تعلم پیغمبر تجھے علم نہیں تھا یہ میں نے عطا کیا ہے سارے کہو سبحان اللہ۔

بڑے پیارے سنئے اور ناراض نہ ہوں آپ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہتے ہیں سارے قرآن میں عالم الغیب کا لفظ کسی نبی ولی کے لیے نہیں کس کے لئے ہے؟ (اللہ کے لیے) قُلْ لَایَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ زمین و آسمان کی تمام چھپی ہوئی چیزوں کو کون جانتا ہے؟ (اللہ) قرآن میں ہے عِنْدَہٗ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ غیب کی چابیاں اسی کے پاس ہیں۔

اے میرے محبوب اعلان کرو قل لا اقول لکم عندی خزائن الله و لا اعلم الغیب زور سے کہو۔(ولا اعلم الغیب)مدنی اعلان کریں عالم الغیب میں نہیں، میرے آقا سے پوچھو حضرت اس کا ترجمہ کرو۔ فرمایا میں عالم الغیب نہیں عالم الغیب تو اللہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں یا یہ صاحب فتور سچے ہیں؟ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں) میں صرف علمی چار موتی دیتا ہوں۔ لڑانے نہیں آیا۔ ہمارا دماغ خراب نہیں ہم پیغمبر کے سینے کو کستوری مانتے ہیں کہوان شاء اللہ میں صرف محبوب کو امام نہیں امام الانبیاء میں اللہ کی قسم زور سے کہتا ہوں واللّٰہ العظیم رب ذو الجلال کی قسم ہے ہر نبی کو امت کا نبی مانتا ہوں، محمد عربی کو نبیوں کا بھی نبی مانتا ہوں۔ سارے کہو نبیوں کا بھی (نبی مانتا ہوں) نبی الانبیاء افضل الانبیاء سید الانبیاء میرا نبی تاج الانبیاء امام الانبیاء کہو سبحان اللہ۔

جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین کی توہین کرے وہ بھی اسلام سے نکل جاتا ہے، آپ مہربانی کریں سوچیں۔ آپ کو دھوکا دیا جا رہا ہے۔

عزیزان مکرم! اگر نبی عالم الغیب ہے تو وحی کیوں آئی؟ نبی ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو معراج کیا ہے؟ جاگ رہے ہو یہ براق کیوں ہے؟ یہ کیوں نماز پڑھ رہے ہیں؟ یہ دودھ پلایا جا رہا ہے یہ ستر ہزار فرشتے کیوں آئے؟ پہلے آسمان پہ ہیں تو دوسرے انتظار میں کیوں ہیں جاگ رہے ہو؟

اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ ہیں تو ہجرت کیا ہے؟ یہ کعبہ سے رو رو کر جدا ہو رہے ہیں یہ غلاف پر منہ مبارک رخسار مبارک رکھ کر کہہ رہے ہیں ما احسن بیت ربی بیت اللہ کتنا خوبصورت ہے آج قوم تلواریں لے کر کھڑی ہیں میں محمد تجھ سے جدا ہو رہا ہوں۔ سارے کہو سبحان اللہ۔

صحابہ کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے۔ یہ بلال اذان پوری کیوں نہیں کر رہا ہے؟ یہ عمر تلوار لے کر کیوں کھڑے ہیں؟ یہ عثمان اوندھے کیوں گر گئے؟ یہ حضرت علی کی زبان بند کیوں؟ فرطِ غم سے بول کیوں نہیں رہے۔ یہ صحابہ پہاڑوں میں کیوں جا رہے ہیں؟ روتے ہوئے جا رہے ہیں کہ لوگو! آج مدینہ خالی ہو گیا محمد ہم سے جدا ہو گیا سارے کہو سبحان اللہ۔

یہ بتول کیا کہہ رہی ہے یاابتا الی جنۃ الفردوس ما واہ وقت نہیں میں آپ کو تڑپا دوں، سمجھا دوں بتا دوں، تو بھائیو! غلط عقیدوں میں نہ پڑو۔ عقیدہ یہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو ترپن سال مکہ سے مدینہ نہ جانے دے، خدا چاہے تو ایک رات میں ساتوں آسمانوں کی سیر کرا دے۔ علم غیب یوں

مانو کہ خدانہ چاہے تو بی بی کا ہار گم ہے۔ بی بی عائشہؓ پر تہمت ہے۔ چالیس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی رو رہے ہیں عائشہؓ بھی رو رہی ہے۔ ایک ایک سے پوچھ رہے ہیں بی بی کا کردار کے متعلق بتانے پر آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی بتائے کہ جنت میں پہلا آدمی داخل کون ہوگا۔ سارے کہو سبحان اللہ۔ پیغمبر کا علم محتاج ہے، واسطے محتاج ہے، خدا عالم الغیب ہے۔ جھگڑے چھوڑ دو، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ذاتی نور بناؤ گے تو نبی کے خاندان کا انکار، جبرئیل علیہ السلام کے بیٹے ہیں؟ جبرائیل نوری ہیں یا نہیں؟ یہاں تو مولانا نورانی ہیں اور شادی بھی ہے پان بھی کھاتے ہیں کپڑے بھی پہنتے ہیں۔ حضرت جبرائیل کا ماں باپ ہے؟ دادا چاچے ہیں؟ یہ کبھی سنا ہے کہ جبرائیل کا نکاح ہو رہا ہے اور ولیمہ ہوگا۔ صدر صاحب شامل ہونے آئیں گے پتہ ہے کہ جبرئیل کا بیٹا فوت ہوگیا چلو تعزیت کرآئیں یہ سنا ہے؟ (نہیں) حضرات جو نوری مخلوق ہوتی ہے وہ کھانے پینے سے نظر آنے سے پاک ہے۔ مخلوق چار قسم کی ہے دین پوری ہوں دلائل سے بولتا ہوں پوچھتا ہوں جن ناری ہے۔ ناری مخلوق ہے، ناریوں کو نبوت ملی؟ (نہیں) باقی بچیں تین مخلوقیں ایک نوری، ایک آبی، ایک خاکی۔ جو پانی میں رہتے ہیں مینڈک سانپ، کچھوے انہیں ملی؟ (نہیں) یہ بھی کنڈم ہے۔ ناری بھی کنڈم اور آبی بھی کنڈم۔ باقی دو بچیں خاکی اور نوری۔ نوری جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، حورائیل، دردائیل، ہمیائیل یہ نام ہیں فرشتوں کے۔ جبرائیل نبی ہیں؟ (نہیں) نوریوں کو نبوت ملی بولو؟ (نہیں) جبرائیل پر قرآن یا کوئی کتاب یا ان پر نبوت آئی؟ جبرائیل نبی ہیں؟ (نہیں) جبرائل پر نبوت ہے؟ (نہیں) نوری کو بھی نبوت نہیں ملی اور خاکی کو مانتے نہیں تو بتاؤ نبی کون ہوتا ہے؟ تمہارا باپ ہوتا ہے؟

مخلوق چار قسم کی ہے ایک تھی ناری سمجھ آرہی ہے پاندان۔ کراچی کا پور خاندان۔ میرے عزیز بھائیو! ناری کو نبوت نہیں ملی اور آبی کو بھی نہیں ملی، نوری فرشتے تو غلام ہیں ستر ہزار فرشتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پر روز درود پڑھتے ہیں۔ ستر ہزار تو نبی کے قدموں میں اس کام میں کھڑے ہیں نبیؐ نے فرمایا ستر ہزار فرشتہ روزانہ میری مزار پر درود پڑھے گا قیامت تک پہلے ٹولے کو پھر باری نہیں ملے گی۔ جاگ رہے ہو؟

علمی بات کرو، گڑبڑ نہ کرو۔ کبھی یہ کہ حاضر ناظر ہیں میں نے کہا کیسے کہنے لگا گڑ رکھتے ہیں چیونٹی پہنچ جاتی ہے نبی نہیں پہنچتا؟ دماغ خراب ہے اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو ہنسنے سے بچائے۔ پھنسنے کی

توفیق دے۔

میں چار موتی دیتا ہو پیغمبر عالم الغیب ہے تو وحی کا انکار کر رہے ہو اگر ذاتی خدا کا نور خدا کا حصہ ہے تو نبی کا خاندان ختم۔ میں پوچھتا ہوں کہ مصطفیٰ کریم خود تو نوری ہے اور نبی کا ابا عبد اللہ کون ہے؟ انسان نہیں؟ اماں کون ہے؟ عبد المطلب کون ہے؟ نبی کے دس چچے کون ہیں؟ یا چھ پھوپھیاں کون ہیں؟ نبی کی چار بیٹیاں کون ہیں؟ گیارہ حرم کون ہیں؟ حضور نوری ہیں تو عائشہ صدیقہ خاکی ہے۔ نوری کا خاکی سے نکاح ہو سکتا ہے؟ تم تو سارا خاندان ہی خراب کر رہے ہو۔ اللہ مجھے آپ کو بے ادبی سے بچائے۔

بس میں دلائل سے بات کر رہا ہوں ان شاء اللہ عقیدہ صحیح ہوگا۔ کہوان شاء اللہ (عقیدہ صحیح ہوگا) حضور نور نبوت ہیں۔ نبی نور علی نور ہیں۔ جس کو جبرائیل کہتے ہیں وہ پر جل رہا ہے۔

پہاڑ پر نور پڑا پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ موسیٰ علیہ السلام گرے بے ہوش ہو گئے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے کروڑواں حصہ کا نور ہوتے تو ساری دنیا مصطفیٰ کو دیکھ نہ سکتی ساری دنیا جل جاتی۔ سمجھ میں آ رہی ہے؟ (جی ہاں)

اب میں کہہ رہا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور مخلوق ہیں نور نبوت ہیں نور رسالت ہیں۔ یہ جو کہتے ہو الصلوٰۃ والسلام علیک یانور من نور اللہ یہ غلط کہتے ہیں۔ بھائی سمجھ میں آ رہی ہے؟ اللہ مجھے آپ کو ہدایت عطا فرمائے۔ حاضر ناظر مانو گے تو دوستو معراج اور ہجرت کا انکار۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینے رات کو تشریف لے گئے یا پہلے بھی موجود تھے؟ اور مکے سے گئے یا پہلے سے تھے؟ ذرا زور سے بولو (گئے) یہ انتظار کس کا ہو رہا ہے؟ یہ تین دن سے کس کے لیے کھڑے ہیں؟ جو ہر وقت ہوتا ہے اس کے لیے انتظار ہے؟ (نہیں) بہر حال یہ علمی بحث تھی میں ان مسائل میں نہ جاتا چار لفظ سن لیجئے۔ عالم الغیب بناؤ گے تو وحی کا انکار۔ ذاتی نور بناؤ گے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا انکار۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر مختار کل مانو گے تو شفاعت کا انکار کہو کس چیز کا؟ (شفاعت کا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت برحق ہے۔ مانگنا مصطفیٰ کا کام ہے دینا کس کا کام ہے؟ (اللہ کا)۔

یا ایھا المدثر قم فانذر اب میں تھوڑی سی تشریح تھوڑی سی توضیح کر دوں اللہ تعالیٰ میرے

اس سارے محلے کو ہدایت عطا فرمائے۔ہم غلط ہیں تو آؤ سمجھاؤ ایک دوسرے کا فساد نہ پھیلاؤ اور مجھے پتہ چلا کہ لوگ بڑے ناراض ہیں کہ دین پوری ہماری نیت بری اور مولانا عبد المجید لڑنے کی تاکید۔ایسا نہیں ہوگا ہم لڑانے نہیں آئے،الجھانے نہیں آئے،سلجھانے آئے ہیں،لڑانے نہیں آئے سمجھانے آئے ہیں۔سوتوں کو جگانے آئے۔قرآن وحدیث پہنچانے آئے ہیں،ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے کا راستہ دکھانے آئے۔اللہ ہمیں ہدایت بخشے۔(آمین)۔

خدا اس مولوی کو برباد کرے جس نے ابتداء سے گڑبڑ کی،پتہ نہیں وہ کون بلا تھا ہاتھ میں حقہ اور مذہب سارا مکا(ختم) اس نے ابتداء کی ہے چند رسالے لکھ دئے،اور قوم بگڑ گئی اللہ ہماری قوم کو کتاب وسنت پر یقین عطا فرمائے۔

سنئے بھائی! یا ایہا المدثر قم فانذر:

اے کمبل اوڑھنے والے،اللہ نے اس چادر کا بھی ذکر کیا جو چادر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تھی،ناراض نہ ہونا بڑے پیار سے پوچھوں گا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر مبارک اماں حلیمہ کے قدموں میں بچھائی تھی یا قبر پر چڑھائی؟ مجھے جواب دو۔حضرت صدیق اکبرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر چادر چڑھائی؟(نہیں) بولو بھائی؟ میری بتول نے؟(نہیں) زوجہ رسول نے؟(نہیں) ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ نے؟(نہیں) تو بھائیو یہ چادر مزار کے لیے نہیں یہ چادر ناداروں کے لیے ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر یتیم کے کام آئی۔اللہ تمہیں رسول اللہ کی سنت عطا کرے،ایک یتیم کو عید کے دن دیکھا تو فرمایا میری صدیقہ! جی محبوب،فرمایا اگر کپڑا نہ ہو تو اسے میری چادر دے دینا اماں حلیمہ ملنے آئیں تو میرے محبوب کھڑے ہوگئے آؤ نہ نیا کام کرو دور سے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کندھا مبارک دیا میری اماں بوڑھی نے کندھے پر ہاتھ رکھا جب اتر کر اونٹنی سے بیٹھنے لگی تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اتار کے اس کے قدموں میں بچھائی۔

نبی کی بہن ملنے آئی ان کا نام بی بی شیماء تھا،بی بی خدیجہؓ،بی بی انیسہ،مجھے وقت نہیں صرف میں بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کروں تو رات گزر جائے مجھے معلوم ہے کہ ان کی عمر کیا تھی اس کی قبر کہاں ہے اس کا خاندان کہاں ہے کہو سبحان اللہ۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک کے سترہ بال سفید تھے،ہمیں یہ

بھی معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے کتنے دروازے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے ستون کتنے ہیں۔ کہہ دو سبحان اللہ۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن میں ۶۶۶۶ آیتیں ہیں، تین لاکھ تین ہزار دو سو چھیتر (۳۰۳۲۷۶) حروف ہیں، ۵۴۰ رکوع ہیں ۱۱۴ سورتیں ہیں، ۹۳ مکی، ۲۱ مدنی ہیں اس قرآن مجید میں خدا کی قسم ۳۰۰ دفعہ لفظ رب آیا ہے۔ اسی قرآن میں تقریباً ۲۵۸۰ دفعہ لفظ اللہ کا ہے۔ سارے کہہ دو سبحان اللہ۔ ہمیں تعلق ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام قصوی عزوئی تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کا نام لئیف تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کا نام دلدل تھا۔ نبی کریم کے گدھے کا نام عفیر تھا، ہمیں یہ بھی معلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح تعلق عطا فرمائے۔

یا ایہا المدثر قم فانذر:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کمان لے کر تقریر فرماتے تھے۔ یا عصا لے کر۔ نبی کریم تلوار لے کر تقریر نہیں فرماتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر پندرہ منٹ زیادہ سے زیادہ بیس منٹ۔ حجۃ الوداع میں بیس منٹ ہوگی میں سمجھتا ہوں اتنے سمندر قیامت تک موتی نہیں دے سکتا جتنے محبوب نے پندرہ منٹ میں پوری امت کو لـئـو لـئـو مکنون عطا کر دئے، ہر جملہ میں دین، حضور صلی اللہ علیہ وسلم والی تقریر کرو۔ آج کل تو پتہ نہیں کبھی ٹوپی گر پڑتی ہے کبھی کہیں ہوتے ہیں کبھی سنا ہے کہ دم مست قلندر۔ حضرت کرسی کے اندر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر تقریر فرماتے ایک انگلی کھڑی فرماتے تھے کہو سبحان اللہ۔

اور نبی کا ہر لفظ دین ہوتا تھا پیغمبر کا ہر جملہ دین ہے۔ تو محبوب ان کو جگائیے، لاتشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا یہ ظلم ہے کہو یہ (ظلم ہے) ان کو ڈراؤ ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ محبوب جس نے میرے ساتھ ذات اور صفات میں شرک کیا خدا کی ذات وحدہ ہے خدا خالق ہے کوئی اور خالق ہے؟ (نہیں) توجہ کیجئے خدا ساری کائنات کا مالک ہے کوئی اور مالک ہے؟ خدا رازق ہے کوئی اور رازق ہے؟ تم کہتے ہو پیراں بوٹی لائی احمد رضا فرماتے ہیں میں تو مالک ہی کہوں گا۔ محمد تمہیں تو میں مالک کہوں گا۔ یہ بھی غلطی کر رہا ہے، زور سے کہو (غلطی کر رہا ہے)۔

حدائق بخشش میں کہتا ہے میں تو مالک ہی کہوں گا نہ میرے بھائی مالک کون ہے؟ (اللہ) مالک یوم الدین کون ہے؟ (اللہ) مالک الملک کون ہے؟ (اللہ) آنکھوں کے تم مالک ہو؟ قل ان اخذ اللہ سمعکم و ابصارکم فرمایا میں مالک ہوں چاہوں تو کانوں کو بہرا کردو آنکھوں کو اندھا کردوں مالک کون ہے؟ یہ جو تیرے بچے بیٹے ہیں ان کا تو مالک ہے؟ یہ جو اندر سانس چل رہا ہے تو مالک ہے بولو میاں؟ تو اپنی جان کا مالک ہے؟ اپنی بیوی کا پتہ نہیں چلے گا وہ رو رہی ہے حضرت جا رہے ہیں۔ مالک کون ہے؟ بولو ہم اپنی جان کے بھی مالک نہیں سارے کہو بے شک تو فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ محبوب ان کو ڈراؤ مشرک کی بخشش نہیں ہوگی۔ ویغفر مادون ذالک لمن یشاء مشرک کے سوا جس کو چاہوں گا بخش دوں گا۔ شرک اس کو کہتے ہیں کہ خدا کا حق مخلوق کو دے دینا بیٹا بیٹی دینا کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) اور تم نام رکھتے ہو داتا بخش، پیران بخش، فقیر بخش، علی بخش، قلندر بخش، قلندر نہیں بخشا۔ کون بخشا ہے؟ (اللہ) بھائی عقیدہ سنئے شرک یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا حق مخلوق کو دینا خالق کے حق میں مخلوق کو شریک کرنا نفع نقصان کس کا حق ہے؟ (اولاد دے کر موت دینا کس کا حق ہے؟ رزق دے کر در در کا بھکاری کرنا کس کا حق ہے؟ عزت دے کر ذلیل کرنا کس کا حق ہے؟ بولو بھائی (اللہ کا) سجدہ کس کا حق ہے؟ تم عبد الغفور ہو یا عبد القبور ہو؟ عبد الشکور ہو یا عبد القبور؟ قبر پرستی ہے یا حق پرستی؟ قبر کا سجدہ جائز ہے؟ (نہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی طرف میں نماز پڑھوں نیت کرتا ہوں نماز دو رکعت کی نماز منہ طرف روضہ رسول پاک کے طرف مدینے کے اللہ تو دیکھ رہا ہے اللہ اکبر۔ یہ جائز ہے؟ (نہیں) کھل کر بات کرو۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہوا وہاں طواف ہے؟ (نہیں) یہاں تو کہتا ہے روضے دی جالی چم لین دے او پہرے دارا۔ اچھا چومنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جالی ہے یا حجرہ اسود؟ بولو (حجرے اسود) صحابہ نے جالی چومی تھی؟ (نہیں) ہم تو بات ان کی کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما انا علیہ و اصحابی میرے کراچی کے درود یوارو، مصطفیٰ کے پیارو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ میری قبر پر میلہ نہ لگانا میری قبر کی پوجا نہ کروانا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے مزار کی زیارت کرنا۔ بیت اللہ والے کی عبادت کرنا بیت اللہ والے کی؟ (عبادت کرنا)۔

فلیعبدوا رب ھذہ البیت من زار قبری تو چومنا حجر اسود کا حق ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جالی مبارک کا؟ میں گیا ہوں ہر مزار میں دیکھنے گیا ہوں ہم اولیاء کو مانتے ہیں میرا عقیدہ ہے اس مجمع

پر اتنی رحمت نہیں برس رہی جتنی ولی کی قبر پر برس رہی ہے اولیاء برحق ہیں۔

میں پاکپتن بھی گیا پاکپتن میری قمیض بغیر بٹن۔ وہاں لوگ مجھے یوں دیکھ رہے تھے گھور گھور کر کیوں کہ میں نے وہاں نہ سجدہ کیا نہ طواف نہ چوکھٹ کو چوما کھڑا رہا وہ بڑے بڑے مونچھوں والے۔ بڑے بڑے کالے کلوٹے نہایت موٹے، اور کچھ قوال بیٹھے تھے اللہ کی قسم! باضو کھڑا ہوں، قبلہ رو کھڑا ہوں، ہو بہو کھڑا ہوں، میں نے دیکھا ادھر قوالی نہ داڑھی نہ مونچھ، کچ نہ پوچھ۔ گول گول شلغم سنت سے بے غم۔ اور بجاتے تھے یکدم، خواجہ نہ دیں گے بابا نہ دیں گے تو کون دیں گے بابا نا۔ پھر وہ بجاتے تھے، میں نے کہا پتہ نہیں بابا کیا دیں گے ان بے وقوفوں کو کیا دیں گے لوگ کچھ پیسے دے رہے تھے اور ان کی جب میں نے شکل دیکھی، اللہ اکبر داڑھی نہ مونچھ شکل نہ پوچھ پلیٹ فارم۔ میں نے کہا یہ بابے کے عاشق بابا ان کو پیار کرتا ہے؟ اللہ ہمیں اولیاء کے مزار پر ادب سے لے جائے (آمین) اللہ سے ڈرو کہو کس سے (اللہ سے)۔

چار لفظ سن لو آج قرآن کے ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ مشرک کی مغفرت نہیں ہوگی میں بتادوں۔ جس طرح کسی کی بیوی ہو تو اس کا نعوذ باللہ بھائی، اس کے خاوند کا چچا اس کی بیوی کو شہوت سے ہاتھ لگائے تو غیرت مند بندہ اس کو گولی ماردے گا۔ فرمایا جس طرح تو اپنے حق میں اپنے باپ کو برداشت نہیں کرتا میں اپنی توحید میں کسی نبی ولی کو برداشت نہیں کرتا یہ میرا حق ہے سجدہ کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) آنکھوں سے دیکھو کانوں سے سنو۔ زبان سے بولو ہاتھوں سے لین دین کرو۔ پاؤں سے چلو فرمایا یہ جو ٹکڑا ہے (ارشارہ پیشانی) میرا در ہو تو تیرا سر ہو۔ تیرا دل ہو میرا گھر ہو، پھر حشر ہو گیا ڈر ہو۔ کراچی تجھے بھی خبر ہو یہ ٹکڑا کہاں جھکے؟ (اللہ کے سامنے) نبی کے روضے پر؟ (نہیں)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا اللھم لاتجعل قبری عبداً اللھم لاتجعل قبری وثنا یعبد مولا قیامت تک میرے مزار کی عبادت اور سجدہ نہ کروانا۔ زیارت میری ہو عبادت تیری ہو وہاں پولیس کھڑی ہے۔ ایک آدمی نے مجھ سے کہا میں سجدہ کر رہا تھا پولیس والے نے یہاں سے (گردن سے) پکڑا یا مشرک اخرج الی باکستان میں نے کہا یہ پولیس نہیں کھڑی یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کھڑی ہے۔ مشرک کی مغفرت نہیں ہوگی یہ سیرت ہے۔ الحمد للہ ہم سب توحید کا حق ادا کریں گے چوں کہ اس کی مہربانی ہے۔ اس پانی کے نطفے کو بولنا کس نے

سکھایا؟ (اللہ نے) اس نطفے کو نقشہ کس نے بنایا جہاں عاجز تھے وہاں کاری گری کس نے کی؟ (اللہ نے) یہ جو پرزے ہیں یہ آنکھیں یہ کان یہ زبان یہ کہیں ملتے ہیں تم کہتے ہو چر بٹ کر کے بیٹا نکالتا ہے میں کہتا ہوں پرزے نہیں ملتے۔ ایک بال ٹوٹ جائے کوئی بال مل جائے گا؟ ایک انگلی کاٹ دو ایک ناخن اتار دو ایسا ناخن کوئی سول سرجن فزیشن بنا دے گا؟ بولو۔ (نہیں) یہ پرزے بھی وہاں ملتے ہیں۔

ابوجہل سے جھگڑا کیا تھا، دو آنکھیں تھیں ناک بڑا تھا قد بڑا تھا بڑی ڈیل ڈول ایک بلا تھا مگر جھگڑا یہی تھا کہ عقیدہ خراب ہے۔ یہ ہندو کیا ہیں ان کی بھی دو آنکھیں ہیں ان کے کان ہیں لالہ چوہڑمل، لالہ فلانا رام نیل حرام یہ رام تب ہے کہ اس کا عقیدہ غلط ہے اللہ ہم سب کو عقیدہ صحیح عطا فرمائے۔ (آمین) آج یہ حدیث سن لو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعت اس آدمی کی کروں گا جو شرک نہیں کرے گا خدا کی قسم غلط کہوں خدا میرا منہ کالا کر دے فرمایا: نبی پاک نے وھی نائلة ان شاء الله ان لایشرک بالله میں مصطفیٰ اس کی سفارش کروں گا جو خدا کے ساتھ شرک نہیں کرے گا۔ اللہ فرماتے ہیں ما کان للنبی ان یستغفر واللمشرکین پیغمبر یہ آپ کو وارا نہیں کھاتا، آپ کو جائز نہیں، یہ زیب ہی نہیں دیتا کہ آپ مشرکین کے لیے میرے دربار میں معافی مانگو۔ ولو کانوا اولی قربی تیرے رشتہ دار کیوں نہ ہوں تجھے معافی مانگنے کی اجازت نہیں سارے کہو سبحان اللہ۔

خدا کی قسم حدیث میں آتا ہے بالکل صحیح حدیث ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا: ماشاء الله وماشاء محمد ایک صحابی نے کہا حضرت جو اللہ چاہے جو آپ چاہیں، میری طرف دیکھیں میرے محبوب کا چہرہ سرخ ہو گیا آنکھیں مبارک شیر کی طرح چمکنے لگیں فرمایا اجعلتنی اللّٰہ ندا مجھے خدا کا شریک بناتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار جو مولوی میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے اس مولوی کو کہو جہنم میں جگہ تلاش کر لے۔

یہ اسٹیج محمدی ہے۔ یہاں تو بے چارے جو صابن بیچتے تھے خطیب پاکستان بن گئے، یہ بدقسمتی ہے، میں وہاں خطیب رہا ہوں اڑھائی سال جہاں یہ پیدا ہوا مجھے وہاں بہت فائدہ ہوا یہ وہاں ریڑی صابن بیچتا تھا۔ اللہ ان کو ہدایت دے خدا تعالیٰ ان کو بھی توبہ کی توفیق دے۔ (حضرت دین پوری اوکاڑہ میں خطیب رہے)

یہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ پتھر بھی برس رہے ہوں تو اللّٰھم اھد قومی کہیں۔ اللہ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے۔

بھائی! ہم آپ کے بھائی ہیں ہم غلط نہیں کہتے۔ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صابی کہتے تھے مجھے وہابی کہتے ہیں۔ میں تمہارے دماغ کی خرابی کہتا ہوں۔ اس میں کیا بات ہے ہمارے مفتی محمود فرماتے تھے تم میرے پیروں کو نہیں مانتے تم میرے وہابی میں تمہارے کانواں والی سرکار کو نہیں مانتا میں تمہارا وہابی، تم میرے وہابی میں تمہارا وہابی۔ تم بھی تو حسین احمد کو نہیں مانتے دعا کرو اللہ ہمیں اولیاء اللہ اور علماء سے محبت عطا کرے۔ آمین۔

یاایھا المدثر مائی وقت Only Ten Minute باقی ہیں دس منٹ۔ پھر میری تقریر بس۔ دس منٹ موتی لے لو (مجمع ہنستا ہے تو فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں خوش رہو خدا کرے موت بھی ہنستے ہوئے آئے۔

خدا یہاں کے مسلمانوں کو آباد کرے دیکھو بھئی دعا کر رہا ہوں یا اللہ ان کو شرک سے آزاد کر۔ یا اللہ ناشاد کو شاد کر۔ ان کے ہر گھر کو کتاب وسنت سے مصطفیٰ کی محبت و درود سے ذکر سے آباد کر۔ کہتے ہیں دین پوری درود نہیں پڑھتا۔ کیا صحابہ کرام درود یوں پڑھتے تھے جس طرح تم پڑھتے ہو؟ اللہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم والا درود عطا فرمائے۔ (آمین) جب پیغمبر کا نام سنو تو درود پڑھو اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لاکھ دفعہ نام لونگا یہ چپ گڑوپ۔ جب تقریر ختم ہوگی پھر یہ شروع ہو جائیں گے۔ صحابہ ایسے کرتے تھے؟ اور یہ تمہارا عقیدہ اپنا برباد ہو رہا ہے پہلے کہتے ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اب کہتے ہو آگئے شان والے۔ آگئے راج والے، معراج والے اب پڑھتے ہیں ایسا نہ کیا کریں اللہ مجھے آپ کو صحیح ہدایت عطا فرمائے۔

خدا کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اتری ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی صحابہ نے کہا: کیف نصلی علیک یا رسول اللہ ہم درود کیسے پڑھیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی درود سکھایا اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت آخر تک جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ ہم فرضی نماز میں پڑھیں یا نبی سلام علیک یا رسول اللہ یا حبیب اور پھر التحیات پڑھ کر کہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ نماز ہوگئی؟ (نہیں) جاگ رہے ہو؟

میں ایک بڑا پیارا جملہ بولتا ہوں کہ اللہ مجھے ہدایت دے (قبر پر چادر کا مسئلہ کسی نے پوچھا

فرمایا میں جواب دیتا ہوں تشریف رکھیں۔قبر عبرت کی جگہ ہے جنہوں نے حج کیا ہے ذرا ہاتھ کھڑا کریں۔ذرا بیٹھ جاؤ، جانا نہ خدا تمہیں سلامت رکھے،میرے بھائی ہولڑاؤں گا نہیں ڈریں نہیں۔ میرے پاس نہ چاقو ہے نہ خنجر)۔

عزیزان مکرم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین وہ ہے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر صحابی احد میں شہید ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر کا جنازہ مبارک پڑھا حضرت حمزہ کی خود قبر مبارک آپ نے بنائی آپ نے چادر چڑھائی ؟ (نہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین وہ ہے جس راستے پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **من کسی مسلمان علی عرا** سنو بھائی حدیث جو ننگے کو کپڑا پہنائے ننگے کو نہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **من اطعم مسلما علی جوع اطعمه اللّٰه تعالیٰ من ثمار الجنة من سقی مسلما علی ظمأ سقی اللّٰه تعالیٰ یوم القیامة من رحیق المختوم** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **من کسی مسلما علی عرا** یہ نہیں کہ بندہ کو ننگا کرو، ولی بنادو جو ننگے کو کپڑا پہنائے گا خدا اس کو جنت کا لباس عطا کرے گا۔کس کو کپڑا پہناؤ (ننگے کو)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آج حدیث سنا کے آپ کو تڑپا دوں کہا حضرت کیا کروں میرا گھر دور ہے یہ مدینے کی بات ہے،حدیث دین پوری کو یاد ہے،میرے بھائی قبر عبرت کی جگہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر پر پکی انیٹ نہ لگاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **لا یبنی علی القبور** قبر پر قبے نہ بناؤ قبر عبرت کی جگہ ہے میں نے کہا جنہوں نے حج کیا ہاتھ کھڑا کرو حاجیو! ہاتھ کھڑا کرو جنہوں نے حج کیا ہے۔کراچی کے حاجی نہ مدینے کے آپ نے جنت البقیع دیکھا ہے؟ بی بی بتول ؓ کی قبر مبارک دیکھی؟ بی بی عائشہ ؓ کی قبر دیکھی؟ کوئی چادر ہے کوئی غلاف ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح سانپ پر حملہ کرو سوراخ کو جاتا ہے ساری دنیا سے اسلام نکل کر میرے مدینے کو آئے گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینے میں دین رہے گا،اس لیے ہم کہتے ہیں کہ اذان بھی مدینے والی کلمہ بھی مدینے والا قرآن بھی مدینے والا۔چالیس سپارے والا نہ،درود بھی مدینے والا۔ہم

کہتے ہیں کہ قبر کا نقشہ بھی مدینے والا۔کیوں کہ ہم دین وہاں سے سیکھ کر آئے ہیں جب بی بی بتولؓ کے مزار پر حضرت علیؓ نے حضرت حسینؓ نے چادر نہیں چڑھائی تم کون ہو چادر چڑھانے والے۔(نعرہ تکبیر۔اللہ اکبر) جب ابوبکرؓ نے حسنؓ و حسینؓ نے نانے کے مزار پر چادر نہیں چڑھائی تو ہمیں بھی حق نہیں۔

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں مجھے تین چیزوں سے پیار ہے اشباع الجیعان و کسوۃ العریان فرمایا بھوکوں کو کھانا کھلاؤں۔ننگوں کو دیکھوں تو کپڑے پہناؤں۔ننگوں کو کپڑے پہناؤ یا قبر کو؟(ننگوں کو)اور جو مردہ ہے اس کے لیے تین کپڑے ہیں ایک کفنی ہے اور دو چادریں ہیں اور یہ وہ ہیں جو پہلے ہم نے کپڑے پہنا دیئے اور جن کپڑوں میں قیامت کے دن اٹھے گا اللہ نے فرمایا میرے دربار میں قیامت کے دن شاندار ٹوپیاں تر کی ٹوپیاں اور بہترین جبے پہن کر نہ آنا میرے دربار میں نکلیں تو فقیر اور ایک اجڑا ہوا بن کے نکلنا (سب کہو سبحان اللہ) بھائی تسلی ہوگئی او میرا بھائی۔بھائی سمجھ آئی؟ ناراض ہو؟ایھاالاحباب ایھا المسلمون اسمعوا انی قرات عند کم کتاب اللّٰہ و من سنت رسول اللّٰہ انا ابین من ایتہ من کتب اللّٰہ ان شاء اللّٰہ اسمعوا و اجیبوا جاگ رہے ہو دعا کرو اللہ ہمیں عربی زبان سے پیار عطا کرے(آمین) میرا نبی بھی عربی ہے قرآن بھی عربی ہے حدیث بھی عربی ہے کلمہ بھی عربی ہے اذان بھی عربی ہے درود بھی عربی ہے اور نماز کی دعائیں بھی عربی ہیں قبر کا سوال جواب بھی عربی ہے بہشتیوں کی زبان بھی عربی ہوگی۔گیارہویں شریف عربی ہے؟(نہیں) یا علی مشکل کشا۔امام باڑہ یہ عربی ہے(نہیں) یہ دین یہاں بنا ہے۔کراچی یہاں چاچانہ چاچی۔اللہ ہمیں عربی دین عطا کرے ایک ہے اُردو درود۔مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام یہ حدیث ہے؟تم لاکھوں سلام پڑھو مصطفیٰ کے درود کا مقابلہ نہیں ہو سکتا،نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:من صلی علی واحدۃ صلی اللّٰہ علیہ عشرا جو میرا سکھایا ہوا درود ایک دفعہ پڑھے گا ایک حدیث میں دس ایک حدیث میں سو رحمتیں نازل ہوں گی سب کہو سبحان اللہ درود پڑھو۔

یا ایھا المدثر قم فانذر:

ایمان والو اٹھو! اے مصطفیٰ کریم آپ تبلیغ کیجئے اللہ سے ڈرایئے جو جھوٹا ہے اس کو ڈرایئے جھوٹوں پر لعنت۔مصطفیٰ ان کو ڈراؤ الراشی والمرتشی کلاھما فی النار الراشی والمرتشی کلاھما ملعونان رشوت دینے لینے والا دونوں پر خدا کی لعنت۔اب میں تقریر کر رہا ہوں اس کی ضرورت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل بدعۃ ضلالۃ جو دین میں نئی چیز

پیدا کرے وہ گمراہی ہے۔ ما اتکم الرسول فخذوہ جو تمہیں رسول اللہ دے دیں کہو قبول ہے۔

میں ایک بڑا پیارا جملہ کہتا ہوں دین وہ نہیں جس کو دین پوری اچھا سمجھے، دین وہ ہے جس کو محبوب اچھا سمجھے۔اب مغرب کی تین رکعتیں ہیں کوئی کہے تین کیوں ہیں میں چوتھی بھی ملاؤں گا۔ چار پڑھوں گا ثواب کے لیے نماز ہو جائے گی؟(نہیں) ایک آدمی اذان دیتا ہے اللّٰہ اکبر لا الہ الا اللّٰہ زور سے کہتا ہے محمد رسول اللہ جائز ہے؟ نہیں) اذان وہیں ختم ہوگی جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔اب میں بڑے پیار سے کہتا ہوں ایک آدمی نماز پڑھتا ہے اللہ اکبر الحمد للہ نہیں پڑھتا: اللھم صلی علی سیدنا مولانا محمد وعلی آل سیدنا مولانا محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم الله اکبر نماز ہوگئی؟(نہیں)۔

میں مرغی ذبح کی، یا آپ کی بکری، میں نے بسم اللہ اللہ اکبر نہیں کہا اللھم صلی علی محمد ومولانا محمد حلال ہے؟(نہیں) وہی جملے کہنے پڑیں گے جو مصطفیٰ نے کہے، جاگ رہے ہو؟ عید۔کے دن روزہ رکھنا جائز ہے؟(نہیں) سورج نکل رہا ہے سورج کے درمیان نماز پڑھنی جائز ہے؟(نہیں)۔

میں نے کہا ادھر نماز پڑھ کے تھک گیا (قبلہ کی طرف) اب ادھر پڑھوں گا اللہ اکبر جائز ہے؟(نہیں) سمجھ آرہی ہے میری تقریر میں نے قرآن میں پڑھا محمد رسول اللّٰہ والذین معہ میں نے پڑھا اللہ اکبر میں نے کہا یہ ادھورا کلمہ میں نہیں پڑھتا اللہ اکبر کہہ کر الحمد للہ پڑھ کر میں نے کہا لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار نماز ہوگئی؟(نہیں)۔

میں لا الہ الا اللّٰہ نہیں کہہ سکتا جب تک خدا رسول کی اجازت نہ: وہم یہی کہتے ہیں تمہاری اذان بھی غلط ہے تمہاری اذان قبول نہیں جب تک مدینے سے نہ ملے۔

حضرت بلالؓ نے دس سال اذان دی اور کعبے کی چھت پر دی ہر جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذان دی وہ صلوٰۃ والسلام پڑھتے تھے؟(نہیں) بلال وہابی تھے عاشق تو ہے؟ آپ کو بلال جیسا عشق ہے؟ حضرت بلالؓ نے دس سال اذان دی۔اذان وہ صحیح ہے یا پاکستان کی صحیح ہے؟ یہ تو میرا خیال ہے کہ تقسیم کے بعد شروع ہوئی بلکہ اگر مولانا آپ مجھے اجازت دیں یہ جو اذان پاکستان میں نکلی یہ سنت سپیکر ہے لاؤڈ اسپیکر ہو تو شروع ہو جاتی ہے نہ ہو تو نہیں ہوتی میں یہ بات سچ کہہ رہا ہوں

سنت پیغمبر نہیں سنت سپیکر ہے۔

ہمارے علاقہ میں ایک تھانیدار تھا اس نے مولوی صاحب کو بلایا خدا کی قسم میں نے سنا اس نے کہا اس اذان دینے کا مدینے سے ثبوت پیش کرو ورنہ جیل میں ڈال دوں گا جب تک وہ تھانیدار رہا وہ ختم ہوگئی (صلوٰۃ وسلام) میں نے کہا کیا ہے؟ کہنے لگا جیل کون جائے۔ تھانیدار وہاں سے ٹرانسفر ہو گیا پھر وہ اذان بھی شروع ہوگئی۔ اگر ڈنڈا دکھاؤ تو بند ہو جاتی ہے اللہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت عطا فرمائے (آمین)۔

تقریر بہر حال ختم ہو نہیں سکتی اللہ ہمیں اپنا شوق نصیب فرمائے اللہ سے ڈرو۔ دین میں مداخلت نہ کرو۔

الیوم الکملت لکم دینکم یہ آخری پیغمبر، آخری حج، یوم عرفہ، نو ذوالحج خدا کی قسم منیٰ میں یہ آیت اتری کہ مدنی دین پورا ہو گیا دین کامل ہو گیا اب قرآن تیس پارے ہے یا چالیس پارے؟ (تیس پارے)۔

اذان اللہ اکبر سے شروع ہو کر لا الہ الا اللّٰہ پر ختم ہے یا درود سے شروع ہوتی ہے؟ (اللہ اکبر سے) مجھے ایک دوست ملا یہی ہمارے اذان بڑھانے والے میں نے پوچھا بھائی بتاؤ کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسو اللّٰہ کہنا اذان سے پہلے سنت ہے یا بعد میں، کہنے لگا (ہیں۔ ہیں۔ ہیں۔) (پنجابی میں) میں نے کہا مجھے دلیل سمجھ میں آ گئی بس کر۔ اللہ ہدایت دے۔ اللہ ہم سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا کرے۔

﴿و آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى آلِهِ الْمُجْتَبٰى وَاَصْحَابِهِ الْاَصْفِيَاءِ خُصُوْصًا عَلٰى خُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَعَلٰى مَنْ تَبِعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ،بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَاناً ،سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ.

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمْ اِقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ، اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُ اُمَّتِيْ.

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ الْمُرْتَضٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا عَلِيُّ
.........اَنْتَ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَانَبِيَّ بَعْدِيْ.

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ الْمُرْتَضٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْتَ اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَابِضُ عَلَى الدِّيْنِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرَةِ
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا.

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ اَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذِبُ الْحَدِیْثِ وَلَاتَحَسَّسُوْا ،وَلَاتَجَسَّسُوْاوَلَاتَبَاغَضُوْا ،وَلَاتَفَاسَقُوْا،وَلَاتَحَاسَدُوْا،وَلَاتَدَابَرُوْا وَلَاتَکَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا،یَدُاللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ.

صدق الله مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذلک لمن الشاهدین والشاکرین والحمد لله رب العلمین.

کتاب فطرت کے سرورق پر جونام احمد رقم نہ ہوتا ☆ تو یہ نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح وقلم نہ ہوتا

یہ محفل کون ومکان نہ ہوتی جووہ امام رسل نہ ہوتا ☆ زمین نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

خاتم الانبیاء کی ذات ہے وہم گمان سے بلند ☆ خدا کا حسن انتخاب، انتخاب لاجواب

نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہوگا میسر ☆ شریک خدا اورجواب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یارب صل وسلم دائما ابداً علی حبیبک خیرالخلق کلهم هوالحبیب الذی ترجی شفاعته لکل هول من الاهوال مقتحم

درود شریف محبت سے پڑھ لیں!

مکرم حاضرین، محترم سامعین، برادران دین، امت بہترین! کافی عرصہ کے بعد لاہور میں حاضری ہوئی۔خوشی ہوئی ہے کہ نوجوانوں نے، پروانوں نے، دیوانوں نے مستانوں نے حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم دوجہاں کے پیغمبر، نبیوں کے افسر، محبوب رب انور، شافع محشر، ساقی کوثر، ہمارے پیغمبر، ذات والاصفات کی تقریب سعید مقدسہ مطہرہ کا جلسہ انعقاد کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں سیرت سننے والوں کو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت سے بھی تعلق عطافرمائے (آمین)۔

ہم لوگ میلاد مناتے ہیں پر سیرت کو اپناتے نہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں سیرت کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا باب اتنا وسیع ہے کہ اماں صدیقہ رضی اللہ عنہا پیغمبر کی رفیقہ، ازواج لئیقہ، امت پہ شفیقہ، اخلاق میں خلیقہ، کائنات میں باسلیقہ، شان عجیبہ، نہایت خوش نصیبہ، حبیب خدا کی حبیبہ، باغ نبوت کی عندلیبہ، وہ فرماتی ہیں کان خلقه القرآن سارا قرآن مصطفیٰ کی سیرت ہے اور ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ قرآن صورت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیرت ہیں

یہ قرآن علم ہے اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم عمل ہیں، یہ قرآن خاموش ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بولتا قرآن ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار، جانثار، وفادار، حب دار فرماتے ہیں کہ جب آخری دفعہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوا تو آپ کے حجرے کا دروازہ کھلا تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو دیکھا کانہ ورقة مصحف معلوم ہوتا تھا کہ اللہ کا قرآن ہمارے سامنے ہے۔ شاہ ولی اللہ ازالة الخفاء میں لکھتے ہیں۔ جب عاشق صادق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم غار میں آرام کر رہے تھے، یوں معلوم ہوتا تھا، جس طرح رحل پر قرآن کھلا ہوا ہے۔ تو یہ دلائل مل گئے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت چلتا پھرتا قرآن ہے اور پورے قرآن پر عمل کیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نے کیا۔ ہم الحمد للہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد بھی مناتے ہیں، ہم اس طرح نہیں کرتے کہ جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا اور تقریر ہوئی کہ نبی پیدا ہی نہیں ہوا۔ ان کو فائدہ ہی نہ ہوا۔

ادھر تو اعلان کرتے ہیں ''نور من نور اللہ'' پھر کہتے ہیں کہ پیدا بھی ہوا تو بہر حال ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ابا کو بھی مانتے ہیں حضورؐ کے دس چچے ہیں چھ پھوپھیاں ہیں۔ چار بیٹیاں ہیں۔ گیارہ حرم پاک ہیں۔ ہم بالکل یہ خاندان مانتے ہیں کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن عبد مناف بن ہاشم بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب۔ پوری طرح ہم مانتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام سے لے کر ابا عبداللہ تک جن جن پشتوں میں میں آیا اور میری اماں حوا پاک سے لے کر اماں آمنہ تک۔ جس خاندان میں میری ذات آئی خدا نے اس خاندان کو زنا اور برائی سے پاک رکھا۔

پیغمبر کی زبان، فیض ترجمان، گوہر فشاں کا، اعلان پیغمبر کا بیان جس پر میرا ایمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ نے ساری دنیا سے انسان کو چنا۔ انسان سے آدم کو۔ آدم سے خلیل علیہ السلام کو خلیل علیہ السلام سے اسماعیل علیہ السلام کو، اسماعیل علیہ السلام سے کنانہ کو، کنانہ سے فہر کو، فہر سے قریش کو، قریش سے بنو ہاشم کو، بنو ہاشم کو عرب سے چنا۔ سارے عرب سے اللہ نے تمہارے مصطفیٰ کو چنا۔

آدم علیہ السلام کہتے ہیں مرحبا بالابن الصالح خوش آمدید میرا بیٹا آیا اور آدم علیہ السلام کی

جب پیدائش ہوئی مواہب الدنیہ، خصائص کبریٰ تاریخ کی کتابیں گواہ ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی، تو آسمان پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ لکھا ہوا تھا اور کلمہ یہی تھا لاالٰہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ وہ کلمہ نہیں کہ آپ اسٹیشن سے واپس آجائیں اور ابھی تک کلمہ شروع ہے چوں کہ کلمہ کے دو جز ہیں۔ اللہ کی ربوبیت، مصطفیٰ کی رسالت۔ کبھی میں اس کلمہ پر علمی بحث کروں گا۔ اب میں سیرت کی دو جھلکیاں دوں گا، ساتھ ساتھ پیغمبر کے غلام، خادم اسلام، واجب احترام، صحابہ کرام، رضی اللہ عنہم ان کا احترام، ان کا اکرام، ان کا اسلام، اوران کا نام، ان کا کام، برسرعام پہنچاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پیغمبر کے مدینے کی گلیوں کے کتوں کے پاؤں کی مٹی سے بھی عقیدت عطا فرمائے (آمین)۔

ہم تو اس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جن کو آپ اگر تلاش کریں تو کوئی حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے قدموں میں سو رہا ہے، مولانا احمد علی لاہوریؒ کے فرزند بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے سرہانے سو رہا ہے۔ مولانا بدر عالمؒ انور شاہ کشمیری کے شاگرد ان کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں مزار کی جگہ ملی ہے۔ عبدالغفور مدنیؒ مسکین پوری نقشبندی ان کو جگہ ملی ہے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف، مولانا خلیل احمد انبہٹوی بہت بڑے عالم تھے، ان کو جگہ ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارجمند، سعادت مند قدر بلند، نبی کو پسند حضرت ابراہیمؑ کے قدموں میں۔ قاری شیر محمد شاہ ضلع سکھر کے مولانا تھانوی کے خلیفہ ان کو مزار کی جگہ ملتی ہے تو بتول پاک رضی اللہ عنہا کے قدموں میں۔

کسی نے کوئی سوال کرنا ہو تو کھلی اجازت ہے مجھے چھیڑو جو مرضی پوچھیں۔ اس وقت میں فقط سیرت کی چمک جھلک دوں گا۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ بتاؤں گا کہ ہمیں بھی سیرت سے تعلق ہے۔ سب سے پہلے قرآن کی خدمت میرے علماء نے کی ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے فارسی میں قرآن کا ترجمہ اور پھر شاہ عبدالعزیزؒ، شاہ عبدالقادرؒ یہ بڑی لمبی تمہید ہے۔

ہمارے انور شاہ کشمیریؒ فرماتے تھے، قرآن عرب میں نازل ہوا، استنبول میں لکھا گیا، مصر میں پڑھا گیا پاک و ہند میں سمجھا گیا۔ ہم نے قرآن کو سمجھا بھی ہے الحمد للہ ابھی تک وہ میانی شریف قبرستان میں سو رہے ہیں جنہوں نے پینتالیس برس چٹائی پر بیٹھ کر لوگوں کو قرآن پڑھایا (حضرت مولانا احمد علی

لاہوریؒ) دو آدمی ہیں جن کی قبر سے اللہ نے دنیا میں خوشبو ظاہر کر دی، محمد بن اسماعیل بخاریؒ یا مولانا احمد علی لاہوریؒ جن کی قبر کی مٹی سے جنت کی خوشبو آئی۔ بالکل صحیح کہہ رہا ہوں میں عام تقریر کروں گا تا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خادم اسلام کرے پیغمبر کا غلام کرے۔(آمین) کسی کی تردید، کسی پر تنقید میرا مقصد نہیں، مقصد صرف تبلیغ و تحقیق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس دروازے کا غلام بنائے۔ اور ہم غلام ہیں ہمارے علماء کو دیکھو۔

حضرت امام مالکؒ ستر سال کے بوڑھے سترہ سال تک مسجد نبویؐ میں گنبد خضریٰ کے سائے میں درس دیتے رہے، ایک مولانا حسین احمد مدنیؒ ہیں جو سترہ سال تک گنبد خضریٰ کے سائے میں درس دیتے رہے، یہ دو شخص ہیں جن کو یہ سعادت ملی ہے۔ ایک دو دن نہیں سترہ سال تک مسجد نبویؐ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **من صلی اربعین صلوٰۃ فی مسجدی ھذا کتبت لہ براءۃ من النار وبراءۃ من النفاق وبراءۃ من العذاب.**

جو آج بھی نماز نہیں پڑھتے ان بے چاروں کی حالت خراب ہے۔ میں کچھ نہیں کہتا تھوڑا تھوڑا سمجھاتا جاؤں گا۔ میرا مقصد کسی کی تردید نہیں یہ سمجھانا ہے کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر تعلق ہے۔ ہم نے اس وقت کام کیا ہے، جب انگریز نے ہر جگہ کالج، یونیورسٹیاں، مڈل، میٹرک، ایف-اے کی ڈگریاں شروع کیں تو مولانا قاسم نانوتویؒ نے انار کے درخت کے نیچے ایک مدرسہ کھولا۔ جس نے سو سال میں ۷۵ ہزار علماء تیار کیے ہیں اب تشریح کا وقت نہیں۔ جب انگریزوں نے یہاں خود کاشتہ نبی بنایا۔ بروزی، موذی یا شیخ چلی جو بھی تھا۔ انگریزوں کی بلی تو اس وقت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ختم نبوت کا جھنڈا اٹھایا۔ مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ میرے استاد ہیں۔ فرماتے ہیں مسجد نبویؐ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا عبداللہ جب واپس جاؤ تو میرے بیٹے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو میرا اسلام کہہ دینا۔ مولانا درخواستی زندہ ہیں جھوٹ نہیں کہوں گا۔ میرا ابھی تبلیغ کا بیس سالہ تجربہ ہے۔ اب میں آپ کے سامنے بچہ کھڑا نہیں۔ میں نے بخاری کے ساتھ کام شروع کیا تھا۔ فرمایا عبداللہ میرے بیٹے عطاء اللہ کو میرا اسلام کہنا اور مبارک باد دینا اور کہہ دینا تو نے میری عزت کے لیے اس جھوٹے نبی کے خلاف جھنڈا اٹھایا۔ نانا تجھ سے راضی ہے اور تیرے لیے دعا کر رہا ہے۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ حضرت سلام آئے ہیں جاتے کیوں نہیں

بخاریؒ نے رو کر فرمایا کام کچھ نہیں کیا۔ روسیاہ ہے نانے کو دکھانے کے قابل نہیں مولانا درخواستی کہتے ہیں کہ جب میں نے عطاء اللہ کو سلام کیا تو بخاری کی ٹوپی اتر گئی۔ رومال گر پڑا اور بچوں کی طرح کمرے میں لوٹنے لگے کہا مولانا اتنا بتایئے نانا نے میرا نام بھی لیا تھا الحمد للہ ہمارے پاس وہ ہستیاں ہیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام آئے۔ وقت نہیں ورنہ میں بتاتا کہ تم تو تمام کے عاشق رسول ہو۔ ہم نے عاشق تیار کیے ہیں۔

بھی علم الدین غازیؒ جس نے راج پال کو واصل جہنم کیا۔ وہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تقریر سن کر ہی تو آیا تھا۔ فرمایا بھونکنے والی زبان نہ رہے گی یا سننے والا کان نہ رہے گا، میں تاریخ کو نہیں دہراتا۔ صرف اتنا بتا رہا ہوں کہ ہم نے کچھ کام کیا ہے کہو! الحمد للہ۔

عزیزو! نہ دیوبند مذہب ہے نہ بریلوی مذہب ہے دیوبند بھی شہر ہے۔ بریلی بھی شہر ہے پاکستان سے باہر ہے۔ میں لڑانے نہیں آیا، میں بتانے آیا ہو، کہ ہمیں بھی تعلق ہے، میں اپنی تعریف نہیں کرتا، میں بھی چیلنج کرتا ہوں کہ میرے ساتھ آ کر کوئی سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرے۔ الحمد للہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے پورا تعلق ہے اور پوری غلامی ہے کہو انشاء اللہ۔

حضرت نانوتویؒ نے ایک مدرسہ کھولا اس مدرسہ کی ہزاروں شاخیں ہیں۔ دیوبند کے فارغ چین میں بھی قرآن کی تفسیر پڑھا رہے ہیں، حضرت نانوتویؒ نے جہاں تک میری معلومات ہیں۔ آج بھی دیوبند مدرسہ کے فیض یافتہ مسجد نبوی میں درس دے رہے ہیں۔ اللہ کا فضل ہے ختم نبوت کا جھنڈہ بھی انہوں نے اٹھایا۔ انگریز نے جب یہاں قدم رکھا تو ہمارے علماء نے مقابلہ کیا دس ہزار علماء پھانسی کے تختہ پر سؤر کی کھالوں میں سیئے گئے۔ درختوں پر لٹکایا گیا، ننگا کیا گیا مگر انہوں نے کہا ؎

ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں
دبی ہے آگ جگر کی مگر بجھی تو نہیں
جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے بر سر میدان مگر جھکی تو نہیں

انگریز جب عطاء اللہ شاہ کی کلہاڑی دیکھتا ہے تو اس کی پتلون ڈھیلی ہو جاتی تھی۔ چوں کہ یہ احرار کی نشانی تھی۔ اور وہ سمجھتا تھا ہماری شکل دیکھ وہ گھبرا جاتا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو میرے دشمن ہیں

اور ابھی تک بخاری کا نعرہ فضا میں گونج رہا ہے ''لعنت بر پدر فرنگ''۔

فرماتے تھے میرے تین مشن ہیں، خدا کو معبود سمجھتا ہوں، مصطفیٰ کو محبوب سمجھتا ہوں، انگریز کو مغضوب سمجھتا ہوں۔

عزیزو! ہم نے کچھ کام کیا ہے ختم نبوت کے لیے بھی ہم نے کام کیا ہے۔ آج بھی مال روڈ گواہ ہے جب ختم نبوت تحریک چلی تو اس وقت آٹھ برس کا بچہ تھا تو میں سکھر سنٹرل جیل میں اڑھائی مہینہ رہا۔

الحمدللہ ہماری تبلیغی جماعت کو دیکھو جب آپ کو کلمہ نہ آیا غسل کے فرائض نہ آئے سنت رسول کیا ہے تو خدا نے مولانا الیاس کو دین کا درد عطا کیا میں نے وہاں دیکھا بہت سے غیر ملکی حضرات تشریف لائے ہوئے ہیں مجھے الجزائر کے عرب ملنے لگے۔ انا ترکنا الوطن، ترکنا التجارة ونحن فی سبیل الله لیلا ونهارا ان شاء الله، نموت فی سبیل الله زواراً فی قریة قریة۔

کہنے لگے ہم بستی بستی پھر رہے ہیں۔ ہماری موت بھی اسی راستے میں آئے گی بارک الله یا باکستانی تم کو مبارک ہو تم نے ہمیں آکر جگایا۔ مولانا الیاسؒ کو خدا نے دین کا درد عطا کیا۔ تقریبا نوے ملکوں میں خدا کا پیغام اور صحیح کلمہ پہنچ رہا ہے۔ (1978ء کی بات ہے) یہ کام ہم سے خدا نے لیا لوگ کہتے ہیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے ہم جھوٹے نبی کو نہیں مانتے، اور سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نہیں مانتے یہ ہمارا شعر نہیں۔

جو عرش پہ مستوی تھا خدا ہوکر
وہ مدینے میں اتر پڑا مصطفیٰ ہوکر
درود و سلام است بے انتہا
کہ ظاہر بشر بود باطن خدا
شریعت کا ڈر ہے وگرنہ صاف کہہ دوں
حبیب خدا خود خدا بن کے آیا

ہم خدا کو خدا مانتے ہیں اور محمد کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مانتے ہیں، وہ ذوالجلال ہے یہ آمنہ کا لال ہے، وہ ہمارا رب ہے یہ شاہ عرب ہے، ان کی ربوبیت ہے ان کی نبوت ہے، ان کی عبادت ہے

ان کی اطاعت ہے، ان کی مغفرت ہے، ان کی شفاعت ہے، ان کی خلقت ہے، ان کی امت ہے۔ میں نبی کو سائل مانتا ہوں میں نے نبی کو اللہ سے مانگتے ہوئے دیکھا تاریخ نے پوچھا کہ اس کو یتیم کیوں بنایا؟ فرمایا اس کے سہارے توڑ کر اس کا سہارا میں خود بن گیا ہوں۔ مولیٰ ان کا ابا، ان کی اماں، دادا کیوں لے لیا؟ فرمایا ان کی تربیت ماں باپ نہیں کریں گے۔ ان کی تربیت میں آپ کروں گا، مولیٰ ان کو یتیم کیوں بنایا/ فرمایا میری غیرت گوارہ نہیں کرتی کہ یہ کہیں اماں روٹی پکا دے بابا لڈو کھلا دے۔ دادا مجھے چادر لا دے۔ فرمایا پیغمبر جو کچھ مانگے مجھ سے مانگے۔

یہ جمعہ کے دن ہاتھ اٹھائے میں بارش برساؤں گا۔ یہ بوڑھی بکری پر ہاتھ پھیرے میں دودھ بڑھاؤں گا یہ جلابیب کے منہ پر ہاتھ رکھے میں چہرہ چمکاؤں گا۔ یہ جابر رضی اللہ عنہ کی کھجوروں پر ہاتھ رکھے میں قرضے اتاروں گا۔ یہ ابوہریرہؓ کی اماں کے لیے دعا کرے میں کلمہ پڑھاؤں گا یہ بدر میں سجدہ کرے۔ میں فتح ونصرت کے جھنڈے لہراؤں گا، یہ کعبہ کا غلاف پکڑے میں عمر فاروق کو کلمہ پڑھاؤں گا دیکھ لینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کا سجدہ کرے۔ میں جنت کے در کھول دوں گا یہ مانگتا رہے گا میں دیتا رہوں گا۔

اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد ہمیں سمجھ آئی کہ ساری کائنات کا مددگار کون ہے؟ اللہ۔ یہ سیرت ہے تم پتہ نہیں کیا سیرت بیان کرتے ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرفات میں کس کو بلایا؟ ''اللہ کو'' نوح علیہ السلام نے کشتی میں کس کو پکارا؟ ''اللہ کو'' خلیل اللہ کے کپڑے اتارے گئے آگ میں جاتے ہوئے حسبی اللہ ونعم الوکیل کس کو پکارا؟ ''اللہ کو'' حضرت اسماعیل علیہ السلام نے چھری کے نیچے کس کو پکارا؟ ''اللہ کو'' بی بی ہاجرہ نے سنسان، ریگستان، بیابان، ویران، بے سروسامان، اکیلی جان پریشان، اس پریشانی، حیرانی میں کس کو بلایا؟ ''اللہ کو'' حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں کس کو پکارا؟ ''اللہ کو'' ایوب علیہ السلام نے کیڑوں میں کس کو بلایا؟ ''اللہ کو'' یوسف پر زلیخا کا حملہ ہوا تو ساتویں کوٹھری میں کس کو پکارا؟ ''اللہ کو'' عیسیٰ علیہ السلام کو یہودی تختہ دار پر پہنچانے لگے تو کس کو پکارا؟ ''اللہ کو'' مجھے بتایئے موسیٰ علیہ السلام نے دریا کے کنارے پر کس کو پکارا؟ ''اللہ کو) ہمارے دلبر نے سرور نے تلوار ننگی کے نیچے کس کو پکارا؟ ''اللہ کو'' تم کہتے ہو بہاء الحق بیڑا دھک۔

یا علی مدد، یا فرید، یا بھٹائی، کرسائی، بہرحال سیرت یہ ہے کہ:

فادعوا اللہ مخلصین له الدین ابھی میں حدیث پڑھ رہا تھا جس کا میلا د منار ہے ہو وہ

فرماتے ہیں اذا سئلت فاسئل من اللہ سوال کرو تو کس سے کرو؟ "اللہ سے" یہ قرآن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے وہ بھی اللہ سے مانگو۔ جہاں نہ نہیں خود حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کس سے دعا مانگتے تھے؟ "اللہ سے" مجھے پیارے بتاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں یہ نہیں پڑھتے تھے اللھم انا نستعینک مولی ہم سب مدد تجھ سے مانگتے ہیں۔ کیا حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑھتے تھے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین عبادت بھی تیری کرتے ہیں کرتے رہیں گے مدد تجھ سے مانگتے ہیں۔ مانگتے رہیں گے۔

اور ذرا آپ کو جگادوں، سنادوں، بتادوں، نقشہ دکھادوں، قرآن میں آتا ہے لقد نصرکم اللہ ببدر اس کے تحت حدیث میں ہے کہ میدان بدر تمہارا پیغمبر انبیاء کا افسر، پیغمبر کا سر، چشم تر، نیچے پتھر، دعا میں اثر، سننے والا رب اکبر حدیث کی خبر اور ابوبکر بنا رہے ہیں چادر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے آپ کی چادر گر پڑی۔ زلفیں آپ کی چمکنے لگیں۔ اور آپ کی بغلیں مبارک نظر آنے لگیں۔ فرمایا اللھم ان تھلک ھذہ العصابۃ من المسلمین فلن تعبد ابداً مولی یہ تین سو تیرہ پیٹ میں روٹی نہیں۔ پاؤں میں جوتی نہیں آٹھ زرق ہیں چھ گھوڑے ہیں۔ دیکھ خدایا یہ نوے میل پیدل آئے ہیں روزہ رکھے ہوئے ان کے پاس ظاہری اسباب کوئی نہیں۔ عرش والے! کفر کو سامان پے ناز ہے تیرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمان پے ناز ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یوں کندھا پکڑا۔ خدا کی قسم حدیث ہے۔ فرمایا بس بس یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لن یضیق اللہ ابدا مصطفیٰ زیادہ نہ رو میرا جگر پھٹتا ہے خدا تیری دعا کو ضائع نہیں کرتا۔ آپ روتے ہیں میں برداشت نہیں کرسکتا۔ فرمایا! ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے رونے دے۔ بچے روئے تو اماں کو ترس آتا ہے۔ نبی روئے تو خدا کی رحمت آتی ہے آواز آئی لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ کملی والے ظاہری اسباب تھوڑے تھے ہم نے تمہاری مدد کا فیصلہ کرلیا تھا۔ یہ قرآن ہے ہم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سرت وصورت سنو! میرے پاس تو دو موضوع ہیں۔ پیغمبر پاک کی صورت میں جمال ہے۔ نبی کی سرت میں کمال ہے۔

تو عزیز من! چلتے ہوئے عقیدہ بھی آپ کو بتادوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے کعبہ کا ننگا طواف ہوتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حیا سکھلائی۔ بی بی صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ عرب کی کنواری لڑکی میں اتنی حیا نہیں تھی جتنی مصطفیٰ کی آنکھ میں حیا تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الحیاء شعبۃ من الایمان فرمایا الحیاء حسن ولکن من النساء احسن حیا اچھی چیز ہے

عورت حیاء دار ہو تو بہت بہترین ہے۔ دعا کرو خدا حیاء عطا فرمائے۔ (آمین)۔

سیرت سنو! یہ بات بتاؤں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کیا تھا۔ پیغمبر آئے تو کیا ہوا۔ انقلاب آ گیا اسلام بے شباب آ گیا۔ خدا کا انتخاب آ گیا۔ انتخاب لا جواب آ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے کعبہ کا ننگا طواب ہو رہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورة الرجل من السرة الی الرکبة حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کاسیات عاریات یوم القیامة جو میری کلمہ خواں لڑکی یا کوئی عورت پتلے کپڑے پہنتی ہے جس سے اس کے بال اور وجود ظاہر ہوتا ہے خدا اس کو ننگا کر کے جہنم میں داخل کرے گا۔ سیرت سن لو!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر عورتوں کو مقام دیا۔ کل بیٹا ماں کو کہتا تھا بھونک نہ کُتّی جوتے مارتا تھا صاحب سیرت آیا تو فرمایا الا ان الجنة تحت اقدام الامھات کل بیٹی کو باپ گڑھا کھود کر دفن کرتا تھا۔ آج بیچتے ہیں۔ آج بیٹی کو صحیح ورثہ نہیں دیتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بی بی بتولؓ آئی جب بی بی زینبؓ آئی تو کھڑے ہو کر ماتھا چوما فرمایا لوگو! بیٹی دفن کرنے کے قابل نہیں۔ بیٹی پیشانی چومنے کے قابل ہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد تھی۔

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ آئے تو بزدل بہادر بن گئے، رذیل شریف ہو گئے، راہزن راہبر ہو گئے کیوں نہ کہوں کوئی مسجد کو نکلا نمازی بن گیا۔ کوئی جھنڈے کے نیچے تلوار لے کر آیا تو غازی بن گیا۔ قرآن اچھا پڑھا تو قاری بن گیا، کعبے کو دیکھا تو حاجی بن گیا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جس نے تیرے چہرے کو دیکھا صحابی بن گیا۔ مکہ مکرمہ بن گیا مدینہ منورہ بن گیا۔ عرب شریف بن گیا کالا بلال بکتا ہوا غلام سید الحبش جوتی سمیت جنت کا وارث بن گیا۔

قدم قدم پے برکتیں نفس نفس پے رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گزر گیا
بات کیا تھی نہ روم ایران سے دبے
چند بے تربیت یہ اونٹوں کے چرانے والے
دیکھنے کو نکل آئی جو خدائی ساری
گھر سے نکلے جو محمدؐ کے گھرانے والے

مسٹر میورولیم ''Life Of Mohammad'' لائف آف محمد میں لکھتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نبی کے غلام جارہے تھے انگریز لکھتا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین گزر رہے تھے تو کئی سولڑکیاں باریک کپڑے پہنے ہوئے ڈانس کررہی تھیں، ان کا خیال تھا کہ عربوں کو پھنسائیں گی، عربوں کو ورغلائیں گی، گیت گائیں گی، اپنی طرف بلائیں گی، برائی کرائیں گی، انہیں پتہ نہیں تھا کہ یہ آنکھیں وہ ہیں جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھ چکی ہیں یہ لوگ صاف تھے۔ ایک صحابیؓ کہتا ہے کہ میں نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا تو رات کو وہی لڑکی آئی جس سے جاہلیت میں پیار تھا۔ میں نے اس کو دیکھا کہ تو اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا اور اوندھا لیٹ گیا۔ اس نے کہا میں وہی ہوں جس کے لیے گلیوں میں پھرتا تھا۔ اوندھے ہو گئے کہنے لگے جب سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھا تجھ کو دیکھنا حرام سمجھتا ہوں چلی جا ورنہ تلوار سے دوٹکڑے کردوں گا اب دل میں تو نہیں دل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ گیا ہے نقشہ بدل گیا ہے۔ آپ کو سیرت کیا سنائیں روز اخباروں میں دیکھ رہے ہو کیا ہو رہا ہے کہیں اغوا ہو رہا ہے کہیں قتل ہو رہا ہے پھر سیرت بھی سنتے ہو۔

دوستو! واقعہ بتا رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے انقلاب آ گیا وہی کعبہ جس میں لات وعزیٰ کے نعرے تھے وہاں اللہ اکبر کے نعرے گونجنے لگے جو لوگ لڑکیوں کو دفن کرتے تھے وہ لڑکیوں کو ورثہ دینے لگے۔ لوگو! عرب کا عجیب حال تھا، زندہ جانوروں کا گوشت کاٹ کر کھا جاتے تھے۔ نکاح بھی اس طرح نہیں ہوتا تھا، یہ جو کچھ تمہیں ملا ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے ملا ہے۔ مہربانی کر کے مجھ سے کچھ سیرت سنو، انگریز لکھتا ہے کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام گزرتے تھے عورتوں نے ورغلایا، پھسلایا، بہکایا، گیت گیا، ناچ دکھایا، کئی قسم کے ڈھنگ دکھائے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانوں، جس آنکھ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اس طرف آنکھ نہ اٹھے، تربیت تھی آج تو پاکستانی لیبیا میں اور سعودیہ میں سنگسار کیے جارہے ہیں۔ ساری دنیا میں اپنے آپ کو بدنام کررہے ہیں دعا کرو خدا ہمیں صحیح مسلمان بنائے'' آمین'' ہماری شکل میں، عقل میں، تمہاری میری رفتار میں، گفتار میں، کردار میں، افکار میں، اللہ کرے عادات میں، حالات میں، تاثرات میں، جذبات میں، خیالات میں، واقعات میں، افعال میں، اقوال میں، چال میں، خیال میں، ہر بات میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی غلامی ہو جہاں بھی جاؤں دنیا دیکھ کر کہے یہ خادم اسلام ہے وہ دیکھو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے۔ میں تمہیں کیا تقریر سناؤں بیس سال ہو گئے تقریریں کرتے ہوئے ہمارے بخاری صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میری داڑھی سفید ہو گئی ہے قوم کا اندر اسی طرح سیاہ ہے دعاء کرو خدا تنی تقریر سنوائے جس پر عمل کروائے (آمین) میں انشاء اللہ سیرت کی ایک جھلک بتلاؤں گا۔

عزیزو! میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ ہے چوں کہ ہم سارا سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت برحق ہے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لاہور میں تلاش کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عجم میں پیدا نہیں ہوئے عرب میں پیدا ہوئے یہ علمی بات سنتے جائیں۔ عرب کی سات کروڑ آبادی تھی۔ سارے عرب میں پیدا نہیں ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوئے، سارے مکے میں پیدا نہیں ہوئے عبدالمطلب کی حویلی میں۔ ساری حویلی میں نہیں پیدا ہوئے عبداللہ کے گھر۔ سارے گھر میں پیدا نہیں ہوئے، آمنہ کے بستر پر اب جبرائیل یہاں آئے گا۔ ستارے جھک کر یہاں آئے، عبدالمطلب زیارت کرنے یہاں آیا، بی بی حلیمہ سعدیہ سعد قبیلہ سے نکل کر وہ بھی یہیں آئی۔ آج بھی صفا مروہ کے اوپر وہ مکان کھڑا ہے میں نے دیکھا ہے اس پر تختی لگی ہوئی ہے لکھا ہوا ہے ھذا مولد النبی یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ وہاں لائبریری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے تو مکی ہیں، مدینے میں تھے تو مدنی ہیں عرب میں پیدا ہوئے تو عربی ہیں اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المدینة مھاجری وفیھا مضجعی وفیھا مبعثی مدینہ میری ہجرت کی جگہ ہے مدینے میں ڈیرہ لگاؤں گا۔ مدینے سے اٹھوں گا۔ حقیق علی امتی ان یکرم جیرانی میری امت پر لازم ہے کہ مدینے والوں کا احترام کریں یہ سنتے جائیں کچھ لوگ عرب کے دشمن ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حب العرب من الایمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احبوا العرب لثلاث عرب سے محبت کرو تین وجہ سے لانی عربی وکلام اللہ عربی ولسان اھل الجنة فی الجنة عربی میں عربی ہوں، قرآن بھی عربی ہے، جنتیوں کی زبان بھی عربی ہے، قبر میں سوال وجواب بھی عربی میں، کلمہ بھی عربی ہے، اذان بھی عربی، درود بھی عربی ہے، حتیٰ کہ نبی کی احادیث بھی عربی ہیں، تمام حج کی دعائیں بھی عربی ہیں، اللہ تمہیں بھی عربی سے پیار عطا فرمائے (آمین)۔

لاہوری یوں سن لو! میں نے مدینے میں کافی حدیثیں یاد کی ہیں ہمیں مدینے سے پیار ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من اذی اھل المدینۃ جو مدینے والے کو ستائیگا، ایذا دیگا، ان کی مخالفت کریگا یذوب کما یذاب الملح فی الماء جس طرح نمک کو پانی میں ڈالو پگھل جاتا ہے میرے مدینے والوں کا دشمن بھی جہنم میں پگھل جائے گا۔ یہ حدیث ہے۔ مولانا سعدیؒ سے میں نے پوچھا کہ تمہیں کتنا پیار ہے؟ فرمایا ؎

یک جاں چہ کند سعدی مسکین کہ صد جان
سعدیم فدائے سگ دربان محمدؐ

سو سعدی خدا مجھ جیسے پیدا کرے مدینے کی گلیوں میں جو کتا دوڑ گیا ہے۔ سو سعدی کہتے ہیں کہ اس کتے کے پاؤں کی مٹی پر بھی قربان ہو جاؤں گا یہ پیار ہے، میں نے مولانا جامی سے پوچھا کہنے لگے ؎

کے بود یا رب کہ رو در طیبہ اور بطحا کنم
گر بہ مکہ منزل وگہ گر مدینہ جاہ کنم
آرزوئے جنت الماوی برو کردن ز دل
جنت مسکین ہر خاک در آسمان کنی

مولانا! مجھے جنت کی ضرورت نہیں جنت یہی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر ہوں اور مجھے موت آجائے۔ میں نے امام مالکؒ سے پوچھا تجھے کیا پسند ہے کہنے لگا المجاورۃ بروضۃ رسول اللّٰہ والمدارسۃ بحدیث رسول اللّٰہ والدفن فی بلدۃ رسول اللّٰہ کہو: صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

میں نے قاسم نانوتویؒ سے پوچھا لوگ کہتے ہیں کہ تو عاشق رسول نہیں۔ وہ مولانا نانوتویؒ جو بیئر علی سے جوتی اتار کر سواری سے بھی اتر پڑے تھے۔ مولانا قاسم نانوتوی نے یہاں کہا تھا ؎

اڑا کے باد میری مشت خاک کو پس مرگ
کرے حضورؐ کے روضہ کے آس پاس نثار
و لے یہ رتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا
کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار
جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب مرے
کہ میں ہوں اور سگان حرم کی تیرے قطار

یہ عشق ہے دعا کرو خدا ہم سب کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوانہ بنائے۔ (آمین) میں کوئی فساد کرنے نہیں آیا تمہارا ذہن صاف کرنے آیا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وایا کم والظن بدگمانی سے بچو، ایک صحابی نے تلوار اٹھائی مقابل کافر کو قتل کرنے کے لیے تو اس نے فوراً کہا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صحابی نے تلوار ماری اور اس کو قتل کردیا واپسی پر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ھلا شققت قلبه کیا تم نے اس کا دل چیرا تھا؟ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا تمہیں تلوار نہیں اٹھانی چاہئے تھی کلمہ پڑھنے کے بعد حصن دمانه وماله اس کا خون اور مال محفوظ ہوگیا۔

بدگمانی سے بچو، ہندوستان والے ہمیں مسلمان سمجھتے ہیں ہم ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہیں دعا کرو خدا ہم سب کو مسلمان بنائے (آمین)۔

میں یہ نہیں کہتا کہ میں ٹھیکیدار ہوں خدا ہم سب کو، ہماری ماؤں کو، بچوں کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار عطا فرمائے (آمین)۔

بچوں کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار تھا، جب حضورؐ مدینے آئے ننھی ننھی بچیاں، نہایت ہی اچھیاں، عمر کی کچیاں، بہت ہی سچیاں لکھا ہے کہ سولہ سترہ تھیں پاؤں سے ننگیاں کپڑے میلے کہہ رہی تھیں۔

نحن جوار من بنی نجار

یاحبذا محمد من جاری

ہم بنی نجار قبیلہ کی لڑکیاں ہیں۔ مدینہ والو! ہمیں مبارک باد دو مصطفیٰؐ ہمارے محلے میں آگئے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایحبنی مجھ سے پیار ہے؟ تو دھوپ میں کیوں بھاگ رہی ہو؟ کہنے لگی جی ہاں! اماں اور ابا نے کہا تھا کہ محبوب آرہا ہے فرمایا آؤ میری اونٹنی پر بیٹھ جاؤ۔ تمہاری تکلیف مصطفیٰ برداشت نہیں کرسکتا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بچوں کو بھی پیار تھا۔

بدعتی لوگ کہتے ہیں کہ علماء دیوبند نبی کو نہیں مانتے۔ میں کہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ بھی مانتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہاڑ بھی محبت رکھتے تھے۔ جب حضورؐ پہاڑ پر کھڑے تھے تو پہاڑ ہلنے لگا۔ تم کہتے ہو فلاں محبت رسول سے خالی ہے۔ ایسا نہ کہو بھائی! حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر کھڑے تو پہاڑ ہلنے لگا۔ تو آپ نے قدم مبارک مارا، فرمایا اسکن وفی روایة اثبت

او پہاڑ رک جا۔ انما علیک نبی وصدیق وشھیدان تجھ پر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے۔ دو شہید ہیں۔ حضرت عمرؓ اور عثمانؓ ساتھ تھے، وقت نہیں کہ ان شہیدوں پر تقریر کروں ورنہ ساری رات گذر جائے۔

حضرت عمرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سن کر اتنا کہا: فذت ورب الکعبة انی شھید علی لسان رسول اللہ رب کعبہ کی قسم عمر کامیاب ہو گیا۔ مجھے شہادت ملے گی، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اعلان کر چکی ہے۔

صحابہ نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ پہاڑ خوشی سے جھوم رہا ہے اور کہہ رہا ہے او پہاڑو تم پر پتھر ہیں، مجھ پر پیغمبرؐ ہے، تم پر درخت ہیں مجھ پر دو جہاں کا بخت ہے، تم پر مکان ہیں مجھ پر نبی آخر الزماں ہے۔

پتھروں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار تھا، حدیث میں آتا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گذرتے تھے تو پتھروں سے درود کی آواز آتی تھی، حدیث میں آتا ہے کہ آپؐ ابھی دور ہوتے خدا کی قسم درخت کی شاخیں جھک کر مصطفیٰؐ پر سایہ کرتی تھیں، حدیث میں آتا ہے کہ آپ درخت کو اشارہ فرماتے اتنا انسان نہیں دوڑ سکتا جتنی تیز دوڑ کر درخت آپ کے قدموں میں پہنچ جاتا تھا۔

ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پہچانا ہے۔ الحمد للہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان ہے، انہوں نے نہیں پہچانا بدعتی کہتے ہیں یہاں نبی تھا، اوپر ملک تھا، اوپر گیا تو آپ تھا کیا بے وقوف بنے بیٹھے ہو۔

سنو! سبحن الذی اسری بعبده وہاں پہنچا تو فاوحی الی عبده واپس آیا تو اشھدان محمداً عبده یہ نبی کی شان ہے۔

میں یہ جانتا ہوں کہ نبی انسان ایسا ہے کہ کلیم اور خلیل مقابلہ نہیں کر سکے، نبی کا نور نبوت ایسا ہے کہ سورج اور چاند بھی حتی کہ جبرائیل بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تم کن جھگڑوں میں پڑ گئے ہو، جب میں آقا کا نام نامی، اسم گرامی، فیض عظامی زبان پر لاؤں تو بلا جھجک، بلا اٹک، بلا دھڑک یہ سبق یاد رکھیں جو مجمع موجود ہو زبان پر درود ہو۔ ہمارے مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں کہ مجلس میں ایک دفعہ درود پڑھنا واجب ہے۔ بار بار پڑھنا مستحب ہے دعا کرو خدا مستحب بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

صحابہ کا نام آئے تو کہنا رضی اللہ عنہم دنیا ناراض ہے، مگر اللہ راضی ہے، صحابہ سے کون راضی ہے؟ (اللہ)۔

صدیق سے کون راضی ہے؟ (اللہ)، فاروق سے کون راضی ہے؟ (اللہ) عثمان وعلی سے کون راضی ہے؟ (اللہ) جن سے خدا راضی ہے ان سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی راضی ہے اس خدا کی رضا پر تقریر کروں تو کئی گھنٹے چاہئیں۔

بہر حال اتنا کہتا ہوں کہ آج حضرات علی ہجویریؒ آج جلال الدین بخاریؒ، آج خواجہ معین الدین چشتیؒ، آج فرید الدین گنج شکرؒ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ہم سے خدا راضی ہے، نبی کا ادنیٰ صحابی اعلان کر سکتا ہے۔ کہ قرآن پڑھ کر دیکھ لو ہم سے خدا راضی ہے۔ (سبحان اللہ) علمی بات ہے رضا کا ٹکٹ صحابہ کو ملا ہے۔ رضوان اللہ اکبر سب سے بڑی چیز اللہ کی رضا ہے۔

خدا راضی ہے تو مصطفیٰ راضی ہے تو، مصطفیٰ راضی ہے تو خلق خدا راضی ہے جب خدا راضی ہے تو پھر فیاضی ہے سرفرازی ہے۔

خدا ناراض ہے تو خدا کی قسم انسان مارا گیا، خدا راضی ہے تو تارا گیا، تر گیا دعا کرو خدا راضی ہو جائے۔ (آمین)۔

آج مجھ سے سیرت سنو، مجھے کچھ ولادت بیان کرنی ہے۔ آپ نے نہ جانے کیا قصے سنے ہوں گے؟ آپ کو صحیح بات بتاؤں گا۔

حضور پاک سب کہو صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے کچھ ایسے حالات تھے بی بی آمنہ فرماتی ہیں کہ جب آپ میرے بطن میں تھے تو آواز آتی تھی بُشْریٰ لَکِ یَا آمنہ آمنہ تجھے مبارک ہو فانک حملت بسید العالم انک حملت بسید ھذہ الامۃ انک حملت بسید الاولین والآخرین پہلے اور پچھلوں کا تیرے بدن میں سردار آرہا ہے، یہ نبوت تھی، نبوت کا انتخاب کون کرتا ہے؟ (اللہ) یہاں تو کمشنر انتخاب کرتا ہے نبی بن جاتا ہے (غلام احمد) چریٹ کرتا ہے تو نبی بن جاتا ہے۔

میں آپ کو تھوڑا سا سمجھا دوں تا کہ آپ آئندہ گمراہ نہ ہوں۔ تباہ نہ ہوں، دوستو! نبی حسین ہوتا ہے، یوں نہیں ہوتا کہ تذکرہ میں فوٹو دیکھو تو کھایا ہوا کھانا بھی باہر نکل آئے، ایک آنکھ بھی مردار کی ختم ہے۔ نبی اس طرح کا نہیں ہوتا۔

مجھے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ یاد آ گئے ۔وہ فرماتے تھے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو سنوارتے ہیں خدا اپنے نبی کو خود سنوارتا ہے۔ نبی کو سرمہ کون لگاتا ہے؟ (اللہ) نبی کے پسینے میں خوشبو کون بساتا ہے؟ (اللہ) نبی کی زلفوں کو کون گھنگھریلا بناتا ہے؟ (اللہ) نبی فرش پر ہو تو حفاظت کا ذمہ کون لیتا ہے؟ (اللہ) نبی کا استاد کون ہوتا ہے؟ (اللہ)۔

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرمایا کرتے تھے کہ باپ اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر چلاتا ہے خدا نبی کا ہاتھ خود پکڑ کر چلاتا ہے۔ (سبحان اللہ) یہ بڑی اونچی باتیں ہیں آپ کا دماغ تھوڑا ہے۔

فرماتے ہیں اللہ فرماتا ہے یہ مسجد ضرار ہے یہاں نہ جانا یہ مسجد نبوی ہے اس میں چلے جانا یہ نہیں کہ نبی جاتا نہیں بلکہ خدا جانے نہیں دیتا۔

میں مشکوٰۃ اور بخاری آپ کو سنا رہا ہوں علماء بیٹھے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دیا گیا، جب گوشت کا ٹکڑا قریب کیا گیا تو آواز آئی **یا محمد لا تاکل انا مسموم** محمد مجھے نہ کھانا مجھ میں زہر ہے۔ یہ حفاظت کون کر رہا ہے؟ (اللہ) جب نو سو ننگی تلواریں تھیں تو کس نے بچایا؟ (اللہ نے) **شاهت الوجوه فاغشینهم فهم لا یبصرون** جب ننگی تلوار لے کر یہودی نے کہا **من یحفظکم ؟** کون بچائے گا حضورؐ نے فرمایا (اللہ)۔

تم ہوتے تو کہتے بہاء الحق بچائے گا۔ آپ تو تماشہ ہیں۔

آپ کو سیرت کیا سناؤں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت یہ ہے کہ مسجد میں ایک شخص نے پیشاب کرنا شروع کر دیا، بدو تھا، سادہ تھا، جٹ تھا، ان پڑھ تھا، جنگلی تھا، صحابہ نے کہا اوے اوے میاں کیا کر رہے ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا؟ صحابہ نے عرض کی حضرت یہ مسجد کو خراب کر رہا ہے، وہ دیکھیں پیشاب کر رہا ہے، فرمایا **لا تنظروا** مت دیکھو، دیکھنا نا جائز ہے، اس سے فرمایا تم پیشاب کر لو۔ ہم ہوتے ڈنڈے سے مار مار کر اس کا پاخانہ بھی نکال دیتے، یوں پوچھتے کہ کون ہے کہاں سے آیا ہے، سر نیچے کر دیتے اور پاؤں اوپر کر دیتے، میں آپ کو سیرت سنا رہا ہوں۔

میرا ایک جملہ یاد رکھو، دین تلوار سے نہیں آیا، دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار سے آیا ہے، تلوار سے جو کام کیا ہے وہ بھی آپ دیکھ لیں ہم ریل، میں ہیں وہ جیل میں ہے (بھٹو) میں کچھ نہیں کہتا میرے پاس لفظ بہت ہیں، بہر حال اتنا کہتا ہوں کہ جو ذوالفقار ہے سنا ہے وہ پس دیوار ہے، بالکل

بیکار ہے، کل تک تو لوگ کہتے تھے بھواب کہتے ہیں حضرت پھٹو، بشرطیکہ تم بھی اٹھو، اللہ تعالیٰ تمہیں بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام بنائے (آمین) ہم کسی کو کچھ نہیں کہتے۔

ولادت اور سیرت سنو! ہنسو نہیں مسجد میں ہنسنا خلاف ادب ہے ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ کچھ صحابہ ہنس رہے ہیں فرمایا اتنا ہنسو جتنا روسکو آگے بہت منزلیں ہیں، پہلی منزل سکرات کی ہے، پھر قبر کی منزل ہے، پھر حشر کی منزل ہے، پھر حساب کی منزل ہے۔

دوستو! پھر میزان کی منزل ہے، پھر پل صراط کی منزل ہے، دعا کرو خدا یہ منازل طے کروائے۔ ہنسو نہیں! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں: من اطاع وھو یبکی جو نیکی کر کے روتا ہے ادخلہ اللہ الجنۃ یضحک اللہ اس کو ہنستا ہوا جنت میں داخل کریگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذنب فھو یضحک جو گناہ کر کے ہنستا ہے یوں جوا کھیلا، قتل یوں کیا، دھوکا یوں دیا، رشوت یوں لی، سود یوں کمایا۔ فلاں کو قتل یوں کرادیا، فلاں کو یوں ذلیل کیا، غلط مقدمہ یوں جیتا فرمایا جو گناہ کر کے ہنستا ہے اس کو کہہ دو جہنم میں روتا ہوا داخل ہوگا، دعا کرو خدا آخرت کی ذلت سے بچائے (آمین)۔

ہر اچھی چیز پیغمبر کی سیرت ہے، کوئی سچ بول رہا ہے، کوئی بڑے کا ادب کر رہا ہے، کوئی خیرات کر رہا ہے، کوئی درود پڑھ رہا ہے، کوئی ذکر کر رہا ہے، کوئی قرآن پڑھ رہا ہے، کوئی کسی غریب کی ہمدردی کر رہا ہے، یہ سب سیرت ہے، تمام اچھی چیزیں میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفہ ہیں، دعا کرو اللہ ہمیں آقا کی سیرت کا غلام بنائے (آمین)۔

میں سیرت کا ایک باب پڑھ رہا تھا کہ دین تلوار سے نہیں آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں فتحت المدینۃ بالاخلاق میں نے مدینے کو اخلاق سے فتح کیا ہے۔ کس سے فتح کیا؟ (اخلاق سے)
لفظ اَخلاق ہوتا ہے اِخلاق نہیں ہوتا۔

آپ تو خاندان کو تانخان کہتے ہیں، ڈپٹی کمشنر کو، ڈپٹی مکشنر، لفافے کو فلافہ، آرام کو ارمان کہتے ہو، قابل بڑے ہو۔

ایک دفعہ سیالکوٹ میں ایک نوجوان کا لجیٹ کو پرچہ دیا گیا کہ مدینہ اور مکہ کی تعریف کرو، اس نے لکھا مکہ بادشاہ تھا مدینہ اس کا وزیر وہ میٹرک کا طالب علم تھا۔

پرچے میں سوال آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کہاں ہوئی، تو جواب میں لکھا سیالکوٹ

میں علامہ اقبال کے محلے میں، معلومات دیکھیں اپنی جہالت کا اندازہ لگائیں۔

دین اخلاق سے آیا، میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کو صرف اخلاق پر تقریر سناؤں۔

یہ قتل ہو رہے ہیں، یہ ڈاکے پڑ رہے ہیں، یہ ناک کاٹے جا رہے ہیں، گولی چل رہی ہیں، یہ لاٹھیاں اور کلہاڑیاں چل رہی ہیں، یہ جیلوں کی جیلیں بھری ہوئی ہیں یہ سب بداخلاق کی وجہ سے ہے۔ اخلاق باقی نہیں رہا۔ دعا کرو اللہ اخلاق نصیب فرمائے (آمین)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق سکھایا قرآن نے کہا: اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَکْمَلُکُم اِیْمَانًا احسنکم اَخْلَاقًا سب سے زیادہ کامل ایمان اس کا ہے جس میں اخلاق ہو، آج ہمارے اندر سے اخلاق ختم ہے، آج بڑے کا ادب نہیں ہے، میں یہی دین اسلام سمجھانے آیا ہوں، مہربانی کرو، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنو اور سمجھو اور اس پر عمل کرو کہو: انشاء الله .

اس بدو نے جب پیشاب کرنا شروع کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ پیشاب نہ کر فرمایا لاتنظروا تم نہ دیکھو، اب اس نے پیشاب شروع کر دیا اب تم نہ دیکھو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے الناظر والمنظور کلاھما ملعونان جو ننگا ہو یا ننگے کو دیکھے دونوں لعنتی ہیں۔

اب دین سنو! عورة الرجل من السرة الی الرکبة مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے، اتنے حصے سے کوئی چیز ظاہر ہوئی تو یہ سمجھو کہ یہ ننگا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری کلمہ خوان عورتوں کو کہہ دو کہ سر میں کنگھا کریں تو بالوں کو دفن کر دیں، ان کو کہو بالوں کو جلا دیں تا کہ کسی غیر مرد کی نگاہ تمہارے بالوں پر بھی نہ پڑے، نعرے تو لگاتے ہیں نظام مصطفیٰ، پتہ نہیں کون ہوگا باوفا، دعا کرو نظام مصطفیٰ آئے (آمین)۔

لوگو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں القابض علی الدین کالقابض علی الجمرہ فرمایا دین پہ قائم رہنا ایسے مشکل ہوگا جس طرح ہاتھ میں انگارہ رکھنا، دین پر چلنا بہت مشکل ہے، نظام مصطفیٰ آئے گا تو امن ہوگا پھر ان شاء اللہ یہاں (لاہور) سے اکیلی ہماری بہن کراچی کا اگر سفر کرے تو کسی غنڈے کو جرأت نہیں ہوگی کہ بری نگاہ سے دیکھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مجھے یاد ہیں فرمایا ایکم مثلی کون ہے جو میرا مقابلہ کرے؟ کہو کوئی نہیں کرسکتا۔ مجھے دیکھو تو ٹکے کا فائدہ نہیں ہوگا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھو تو جنت واجب اور جہنم حرام ہو جائے گی۔

میں بات کروں تو تھوک اور لعاب نکلتا ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے تھے تو منہ سے مبارک نور نکلتا تھا۔

میں مسکراؤں تو کہتے ہیں کہ مسکرا رہا ہے نبی مسکراتے تو صحابہ کہتے ہیں کہ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جنت کے آٹھوں دروازے کھل چکے ہیں۔

ہمارے ہاں ولادت ہوتی ہے کسی کو پتہ بھی نہیں چلتا، میرے محبوب پیدا ہوئے تو مکے کی گلیوں میں خوشبو پھیل گئی، مکہ کا قحط ختم ہوگیا، خدا کی قسم شام کی پہاڑیاں بی بی آمنہ کو نظر آنے لگیں، کعبے میں بت اوندھے گرنے لگے، فارس کی آگ بجھ گئی، بحیرہ کبیرہ ختم ہوگیا، ایران کے بادشاہ کی حویلی کے کنگرے گرنے لگے، آقا کی ولادت ہوئی تو ستارے جھک کر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے آگئے (سبحان اللہ)۔

حضرت انسؓ جس نے دس سال محبوب کی خدمت کی تھی فرماتے ہیں کان رسول اللّٰہ احسن الناس اورع الناس ازھد الناس اعبد الناس اشجع الناس اسخی الناس.

میں نے بی بی صدیقہؓ سے پوچھا تیرا شوہر، تیرا گوہر، تیرا جوہر کیسا ہے؟ فرمانے لگیں: لنا شمس وللآفاق شمس ایک سورج آسمان پر ایک میرے حجرے میں ہے۔ آسمان والے سورج کو دیکھو تو آنکھیں اندھی ہو جائیں گی، میرے سورج کو دیکھو تو جنت کے دروازے کھل جائیں گے۔ آسمان والے سورج کے قریب جاؤ تو گرمی سے پگھل جاؤ گے، میرے سورج کے قریب جاؤ تو جنت کا دروازہ کھل جائے گا۔ آسمان والا سورج رات کو غروب ہو جاتا ہے، میرے حجرے کا سورج روشن رہتا ہے۔ آسمان والا سورج زمین کو روشن کرتا ہے، میرے حجرے کا سورج اندھیرے دل کو بھی روشن کرتا ہے۔ آسمان کا سورج قیامت کے دن بے نور ہو جائے گا، میرے حجرے کا سورج قیامت کے دن بھی چمکتا ہوگا۔ آسمان کا سورج بادلوں میں چھپ جاتا ہے اس کو گرہن لگ جاتا ہے۔ میرے حجرے کے سورج کو گرہن کبھی نہیں لگتا یہ صحیح تعریف ہے۔

آپ صلی اللہ نے فرمایا ایکم مثلی اللّٰہ یطعمنی ویسقینی اذا مرضت فھو یشفینی

فرمایا میرا مقابلہ کون کرسکتا ہے، کہو کوئی نہیں کرسکتا۔

میں تھوک ڈالوں تو سارے نفرت کریں گے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تھوک مبارک ڈالے تو آج تک بیر رومہ میٹھا ہے، یہ صحیح تعریف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہی لعاب حضرت علیؓ کی آنکھوں پر لگائیں تو آنکھ روشن ہو جائے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جبرائیل بھول گئے تھے کہ آنا حضرت علیؓ کے پاس تھا۔ اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے تو ان کو نبوت مل گئی ورنہ نبوت حضرت علیؓ کو ملنی تھی، نعوذ باللہ ہمارا یہ اعلان ہے کہ یہ سراسر غلط تصور ہے۔ کروڑوں ولی جمع کرو نبی کا مقابلہ نہیں ہوسکتا۔ میرا عقیدہ ہے کہ سارے کافر اکٹھا کرو تو ایک مسلمان کا درجہ زیادہ مسلمانوں میں مومن کا درجہ زیادہ ہے۔ مؤمنین میں اولیاء کا درجہ زیادہ ہے، اولیاء میں قطب وابدال زیادہ درجے والے ہیں، سارے ولی قطب ابدال اکھٹے کرو تو ایک صحابی کا درجہ زیادہ ہے، سارے صحابہ جمع کرو تو صدیق کا درجہ زیادہ ہے۔

میں کچھ سیرت پر عرض کرتا ہوں، توجہ کیجئے، سنئے اور اس پر عمل کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

ہمارے اندر صرف یہی کمی ہے کہ ہمارے اندر عمل نہیں۔ آپ کو علم ہے کہ نماز فرض ہے عمل نہیں، علم ہے کہ داڑھی سنت ہے عمل نہیں۔ علم ہے کہ شراب حرام ہے، عمل نہیں، علم ہے کہ رشوت حرام ہے، عمل نہیں۔ علم ہے کہ جوا حرام ہے عمل نہیں۔ عملی زندگی کا فقدان ہے۔

آج میرے ساتھ عہد کریں کہ عمل کریں گے، آج اگر حضرت لاہوریؒ کے خاندان کی عزت ہے تو صرف عمل کی وجہ سے ہے، علماء بھی آپ کے جوتے اٹھاتے تھے، حضرت درخواستی مدظلہ نے عمل کیا تو آج دنیا امیر جمعیت اور حافظ الحدیث کہتی ہے یہ تمام عمل کی برکتیں ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ انسان علم پڑھے تو عالم ہے، عمل کرے تو ولی اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

ہم کو ولادت بیان کرنا بھی آتی ہے۔ میں آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے قبل کا پانچ سوسالہ دور بتا سکتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کیا تھا، اور یہ قدرت کا قانون ہے، فطرت کا یہ تقاضہ ہے کہ جب اندھیرا ہو تو روشنی آتی ہے۔

دوستو! جب موسم خزاں ہو تو موسم بہار آتا ہے، اس لیے ربیع الاول کہا جاتا ہے کہ موسم

بہار آیا، آقائے نامدار آیا، مدینے کا تاجدار آیا، دو جہاں کا سردار آیا، محبوب رب غفار آیا، امت کا غمخوار آیا، یتیموں کا وفادار آیا۔

یتیمو! آؤ تمہیں سیرت سناؤں، یتیموں، لاوارثوں! نہ روؤ تمہیں گلے سے لگا کر تمہارے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیر کر تمہیں کندھوں پر اٹھا کر عید پڑھانے والا نبی آگیا ہے۔ یہ ساری سیرت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا و کافل الیتیم لکنه من مس علی راس الیتیم فله بکل شعـرة حسنة جو یتیم کے سر پہ شفقت سے ہاتھ پھیرے ایک ایک بال کے بدلے اس کو خدا نیکی عطا کرے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر شاندار ہے جس میں یتیم ہنس رہا ہو، آپؐ نے فرمایا کہ اگر تمہارا بچہ تمہارے ساتھ جا رہا ہے، حسین ہے، دلنشین ہے، ماہ جبین ہیں، نازنین ہیں، بہترین ہے ہاتھ میں لڈو ہے اور اچھلتا، کودتا، کھیلتا جا رہا ہے، سامنے ایک بچہ آتا ہے سر میں تیل نہیں، کپڑے میلے پہنے ہوئے ہیں۔ پسینہ پسینہ ہے۔ اس کا ابا نہیں کہ اس کی انگلی پکڑ لے، اس کی اماں نہیں کہ اس کا منہ دھوئے میرے محبوب نے فرمایا خدا کی غیرت سے ڈرنا اس یتیم کے سامنے اپنے بیٹے کو پیار نہ کرنا، اپنے بیٹے کو لڈو نہ دینا، اپنے بیٹے کو بوسہ نہ دینا، ایسا نہ ہو کہ یتیم کو اپنے ابا کا پیار یاد آجائے، یہ نہ کہے مولی کبھی مجھے بھی ابا بوسے دیتا تھا، میری اماں بوسے دیتی تھی۔ فرمایا خیال کرنا خدا کے غضب کو نہ للکارنا ایسا نہ ہو کہ غریب کے دل سے آہ نکلے اور خدا تیرے آباد گھر کو برباد کر دے۔

آج میں امیروں کی تردید نہیں کرتا، میں اتنا کہتا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ابا اور اماں بھی غریب تھے، نبی جس جھونپڑی میں آئے وہ بھی غریب تھی، جس دائی نے نبی کو اٹھایا وہ بھی غریب تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے پہنچے تو جس گھر میں ٹھہرے وہ گھر بھی غریب کا تھا۔ (ابوایوب انصاریؓ کا گھر)

آگے چلتا ہوں یہ سلطان عبدالحمید نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک بنوایا ہے اندر جہاں میرے مصطفیؐ کا ڈیرہ ہے وہ صدیقہ کا حجرہ ہے اس پر چھڑیوں کی چھت ہے، آج بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جھونپڑی میں سو رہے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کفن دیا گیا وہ تین کپڑے دھلے ہوئے تھے تم دنیا پہ ناز کرتے ہو میں اتنا

کہتا ہوں یا اللہ ہمیں دنیا دے جو صدیق کو دی تھی (آمین)۔

نہ مے گویم کہ از دنیا جدا باش

بہر کار کہ باشی با خدا باش

دنیا ہو صدیق والی، دنیا ہو عثمان غنی والی، قارون والی دنیا نہ ہو (آمین)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی آپ نے فرمایا: **انما ولدت مطهرا** میں پاک پیدا ہوا مجھے نہلانے کی ضرورت نہیں تھی۔ آلائش نہیں تھی اللہ نے خود انتظام کر دیا تھا، اور سیرت کی تمام کتابوں میں لکھا ہے **انما ولد مختونا** نائی کی ضرورت نہیں تھی، اللہ نے سارا انتظام خود ہی کر دیا (سبحان اللہ)۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو اس وقت تھی اب بھی ہے، جو لوگ ہمیں کہتے ہیں اٹھو اٹھو نبی آگئے ہیں، یا نبی **سلام علیک** ، یا **رسول سلام علیک** کیا ہے؟ کہتے ہیں نبی آگئے ہیں کہاں ہیں کہتے ہیں چلے گئے ہیں قوم کو بدھو بنا رکھا ہے۔ ان سے کہو آج بھی نبوت کی خوشبو ہے۔

امام مالکؒ کہتے ہیں مجھے سات میل تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو آتی ہے۔

آج میں علماء کے سامنے حدیث پڑھ رہا ہوں۔ **وفا الوفاء مع دار الهجرة آثار المدينة** میں موجود ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مدينة انت طاب طيبه ،طيبه مطابه لطيب راحتك الى يوم القيامة** مدینہ تیرا نام، طابہ، تیرا نام طیبہ، تیرا نام مطابہ، قیامت تک میری وجہ سے تیری ہواؤں میں جنت کی خوشبو رہے گی (سبحان اللہ)۔ میں حیران ہوں کہ لوگ کیا کرتے ہیں دعا کرو اللہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر جانے کی توفیق بخشے (آمین)۔

میں نے اتنا دیکھا ہے کہ ہر چیز نبی کے در پر جا رہی ہے۔ بلالؓ حبشہ چھوڑ کر نبی کے در پر گیا، سلمان فارسیؓ فارس چھوڑ کر نبی کے در پر گیا، صہیبؓ روم چھوڑ کر نبی کے در پر گیا، ابوہریرہؓ یمن سے نکل کر نبی کے در پر گیا، عمرو بن طفیلؓ دوسی دوس سے نکل کر نبی کے در پر گیا، مکہ سے ایک سو پندرہ صحابہ نکل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر گئے، آج بھی ستر ہزار فرشتے حضورؐ کے در پر جاتے ہیں جبرئیل آسمان سے وحی لے کر حضورؐ کے در پر گئے قرآن لوح محفوظ سے نکل کر نبی کے در پر گیا، ساری دنیا نبی کے در پر جاتی ہے اور یہ نبی کو یہاں بلا رہے ہیں، دعا کرو اللہ ہمیں بھی وہاں لے جائے (آمین)۔

مسجد نبوی میں نماز پڑھو تو پچاس ہزار کا ثواب ہے؟ (ہے) کیا میں صحیح حدیث پڑھ رہا ہوں

من زار قبری وجبت له شفاعتی جو میرے مزار کو دیکھے اس کی سفارش کروں گا کیا یہ حدیث نہیں ما بین منبری وبیتی روضة من ریاض الجنة یہ روضہ لاہور میں ہے یا مدینہ میں ہے؟ (مدینہ میں) میں آپ کے مسائل حل کر رہا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مجھے یاد آ گیا دفن فی مدینتی فھو من جواری فرمایا جو مدینے میں آ کر دفن ہو گیا قیامت تک میرا ہمسایہ رہے گا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ستر ہزار آدمی جنت البقیع سے اٹھیں گے جن کا چہرہ چودھویں کی چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔ اس لیے کہ انہوں نے گھر بار چھوڑ کر میرے مدینے میں وفات پائی میں کسی پر تنقید نہیں کر رہا۔ بلکہ سمجھا رہا ہوں، کہ آپ بھی کچھ سمجھیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر لے جائے (آمین)۔

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی تو ہجرت بھی ۱۲ ربیع الاول کو، رحلت بھی ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی ہے۔

سیرت سنو! فضائل کے ساتھ ساتھ کچھ مسائل بھی بتا رہا ہوں، تا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح تعلق ہو جائے (آمین)۔

آقا کی ولادت ہوئی تو قحط ختم ہو گیا، بی بی حلیمہ کہتی ہیں کہ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت ہے، ہم برکت کے قائل ہیں، علماء کے سامنے حدیث بتاتا ہوں، اہل حدیث علماء بھی بیٹھے ہیں، ان سے پوچھو کہ کیا یہ حدیث نہیں ہے۔ کہ بی بی عائشہ کہتی ہیں کہ میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتہ تھا، جس کو بخار آتا تھا بسم اللہ کر کے کرتے کی آستینیں پانی میں ڈبو دیتی اور کہتی مولیٰ یہ وہ کرتا ہے جو تیرے نبی کے وجود سے لگ چکا ہے۔ فرمایا جو بھی منہ پر پانی چھڑکتا خدا شفا عطا کر دیتا۔ یہ برکت ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے پانی تقسیم ہو جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجامت کرواتے، صحابہ ایک ایک بال تبرکاً لے جاتے۔

میں آج علماء کے سامنے حدیث پڑھتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللّٰھم ان ابراھیم خلیلک ونبیک دعا لمکة انا نبیک وحبیبک ادعوا للمدینة اللھم بارک فی المدینة ضعفاً من مکة فرمایا خلیل نے مکہ کے لیے دعا کی تھی میں مدینے کے لئے دعا

کرتا ہوں مولیٰ میرے مدینے میں مکہ سے دگنی برکت عطا فرما برکت ہے یا نہیں؟ (ہے) آپ بے شک سارے پاکستان کا خزانہ لے جائیں۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارے دس کروڑ ختم ہو جائیں گے میرے محبوب کے شہر کی کھجوریں ختم نہیں ہوں گی (سبحان اللہ) مبالغہ کر رہا ہوں یا صحیح کہہ رہا ہوں؟ (صحیح کہہ رہے ہو) یہ برکت ہے۔

آپ حجاج سے پوچھ لیں وہاں منڈی میں شلغم، خربوزے، تربوزے، مولیاں رب ذوالجلال کی قسم پوری دنیا میں جو سبزیاں اور میوہ نہیں ہوتا وہ مصطفیٰ کے شہر میں ہوتا ہے۔ میں بھی وہاں سے ہو آیا ہوں۔

غار تک پہنچا ہوں، وہ باتیں سناؤں تو آپ تڑپ جائیں، میں نے بھی وہاں جوتی نہیں پہنی تھی، دعا کرو خدا سب کو عشق رسول عطا فرمائے (آمین)۔

میں کوئی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا، میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے عاشق صادق بنائے (آمین)۔ **انما الاعمال بالخواتیم** خدا خاتمہ صحیح فرمائے (آمین)

اس حدیث نے مجھے تڑپا دیا **یعمل احدکم عمل اهل الجنة حتی لایکون بینه وبین الجنة الاشبراً واحداً فسبقت علیه الکتب ففی النار** ایک آدمی نیکی کرتے کرتے جنت کے کنارے ہوگا، ایسا عمل کرے گا کہ جہنم میں چلا جائے گا، ایک آدمی برائی کرتے کرتے جہنم کے کنارے ہوگا، تمہارے روضے والے فرماتے ہیں کہ اس سے ایسی نیکی ہوگی کہ سیدھا جنت میں چلا جائے گا، ناز نہ کرو، وہ بے نیاز ہے۔

او حافظو، او حاجیو! یہ نہ کہو کہ ہم یوں ہیں **انهم اناس یتطهرون** خدا بے نیاز ہے بخشش کرنے پے آئے تو کنجری کو بخش دیا، گنہگارہ، سیاہ کارہ، بدکارہ، فاسق فجارہ، بدکردارہ، بدافعالہ، بداعمالہ ایک کنجری چکلے سے نکلتی راستہ بدلتی ہے، دیکھتی ہے کہ کتا سسک رہا ہے، بلک رہا ہے، ایڑیاں رگڑ رہا ہے، مٹی چاٹ رہا ہے، جان دے رہا ہے، عورت کو رحم آیا۔ حدیث میں آتا ہے کہ کتے کو اٹھایا سارے میں بٹھایا، دوپٹے کو اتارا، اپنی جراب کو باندھ کر کنویں میں لٹکایا پانی نکالا، کتے کا منہ صاف کر کے پانی پلایا، کتے کو ہوش آیا، رحمت کو جوش آیا۔

فرمایا ایک عورت کو میں نے دیکھا جہنم میں پھر رہی تھی، فرمایا اس طرح **تدور کدور الحمار** جس طرح گدھا پھرتا ہے اس کی انتڑیاں باہر نکلی ہوئی تھیں، اردگرد پڑی ہوئی تھیں منہ کھلا ہوا تھا، آگ

لگی ہوئی، میں نے کہا کون ہے، فرمایا ستر سال سے عذاب میں مبتلا ہے میں نے کہا کون ہے فرمایا امراۃ صالحۃ ربطت هرة فلم تترک حتی یاکل من خشاش الارض اس عورت نے ایک بلی کو باندھا تھا، خود یہ نمازی تھی، قرآن پڑھتی تھی بلی نے کچھ نقصان کیا تھا، اس کو باندھ دیا، کھانا پینا نہ دیا، بلی کو لوہے کی سلاخ ماری کہ اس کا پیٹ پھٹ گیا، انتڑیاں نکل آئیں، بلی میاؤں کر کے مرگئی، محبوب دیکھو ستر سال ہو گئے ہیں، ابھی تک بلی کا حساب پورا نہیں ہوا۔

جس کو دیکھو وہی کہتا ہے میں جنت کا ٹھیکیدار ہوں، بھائیو! مہربانی کرو ایک دوسرے پر کفر کی مشین نہ چلاؤ، میں ایک جملہ کہتا ہوں، دین پوری کا یہ جملہ یاد کرلو، خوش رہو کہ غفار ہے، ڈرتے رہو کہ قہار ہے۔

آنجا کہ نظر مہر تست، ہر ذرہ گلستاں است

آنجا کہ نظر قہر تست، ہر ذرہ بیاباں است

جب تو رحمت کی نظر اٹھائے تو بیابان کو آباد کرتا ہے، کوئٹہ میں قہر کا تھوڑا سا نقشہ دکھایا تو پینتالیس ہزار آدمیوں کی لاشیں تڑپ رہی تھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی "کہو سبحان اللہ" یہاں کچھ موتی دیتا ہوں۔ میں نے موتی جمع کیے ہیں، صبح صادق تھی، نبی بھی صادق تھا، اور صبح صادق کے بعد سورج طلوع ہوتا ہے۔ اشارہ تھا کہ اب صبح کاذب نہیں آئے گی، اب صادق رہے گی اور حلیمہ سب سے آخری دائی تھی اور دائی بھی آخری تھی اور یہ بچہ ملنے والا بھی آخری تھا، نبی بھی آخری تھا، قرآن بھی آخری ہے، امت بھی آخری ہے، اور حلیمہ غریب تھی، معلوم ہوا کہ نبی جہاں جہاں جاتا ہے وہاں رنگ لگ جاتا ہے، دنیا کہتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آیا اور ہوا کچھ بھی نہیں! اسی طرح سینما کھلے ہوئے ہیں، شراب پی رہے ہیں، داڑھی منڈا رہے ہیں، اور نبی آیا ہوا ہے۔ نبی جہاں جاتا ہے، نقشہ بدل جاتا ہے، مکہ کا نقشہ بدل گیا یا نہیں؟ (بدل گیا) مدینے گئے خدا کی قسم صحابہ کے الفاظ ہیں فرمایا قد اضاء المدینۃ کلما دخل رسول اللہ المدینۃ اضاء المدینۃ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں قدم رکھا تو پورا مدینہ روشن ہو گیا۔ یہ صحابہ کے الفاظ ہیں، رنگ لگ گیا، بچوں کو پتہ چل گیا۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا مادعا للہ داع

ایها المبعوث فینا جئت بالامر المطاع

وہ دیکھو پہاڑوں سے چودھویں کا چاند چمکتا ہوا آ رہا ہے۔ میں آپ کو یہی سمجھانے آیا ہوں جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا وہاں رحمت ہی رحمت ہوگی ایک حدیث مجھے یاد ہے لایدخل المدینة الدجال والبواء الطاعون والزلازل والفتن

میرے مدینے میں دجال، زلزلے، فتنے اور وبائیں نہیں پھیلے گی۔ جہاں میرا بسیرا رہے گا دور اندھیرا رہے گا، رحمت کا ڈیرا رہے گا، مدینے میں زلزلہ آیا؟ (نہیں) قحط آیا؟ (نہیں) فرمایا: ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم جہاں آپ کا ڈیرا ہو وہاں عذاب ہی نہیں دیا کرتے۔ اب میں دور چلا گیا۔ ولادت پہ موتی دوں اور آپ کو تڑپا بھی دوں۔

بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میری ۳۵ برس کی عمر تھی، مکہ میں تین سودائیاں آئیں، کسی کا نام یاد ہے؟ ان کے خاوندوں کا ان کے قبیلوں کا؟ حلیمہ! تو جو مصطفیٰ کی بنی، تیرے قبیلہ کا پتہ ہے تیرے خاوند کا نام حارث ہے۔ تیرے بیٹے کا نام عبداللہ ہے۔ تیری بیٹی کا نام شیما انیسہ، جذیمہ تیرا نام حلیمہ ہے۔ تیرا قبیلہ سعدیہ ہے۔

میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مزار پر کھڑا تھا "آپ تھکے تو نہیں بیٹھئے، میں انشاء اللہ جلدی بریک لگاؤں گا پھر آرام سے آؤں گا"۔ فی الحال آج سیرت کی جھلک لے لو۔ حضور انور، دو جہاں کے پیغمبر، محبوب رب انور، شافع محشر، ساقی کوثر، رحمت للعالمین، شفیع المذنبین، امام المرسلین، راحت العاشقین، مراد المشتاقین، خاتم النبیین، سید الاولین، والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کائنات میں بہترین، جس پر ہمیں یقین، جس کا اشارہ بھی دین، پیغمبر کا ارشاد بھی؟ (دین ہے)۔

اگر اشارہ پر تقریر کروں تو گھنٹہ کھڑا رہوں، اشارہ کرتے تو چاند "دو ٹکڑے" اشارہ کرے تو بادل "برسنے لگ پڑیں" اشارہ کرے تو درخت دوڑتے ہوئے آ جائیں، اشارہ کرے تو بوڑھی بکری میں دودھ آ جائے، اشارہ کرے تو بادل دوڑتے ہوئے چھتری کی طرح نظر آئیں، اشارہ کرے تو علیؓ کا درد نکل جائے، اشارہ کرے تو ابوبکرؓ کی ایڑی کی زہر نکل جائے، یہ نبی کی انگلی ہے کہو سبحان اللہ خیر میں دور نہیں جاتا۔

میں حضرت عثمانؓ کی قبر پر کھڑا تھا، تو ایک مصری تھا، السلام علیک وعلیک السلام ما اسمک؟ عبد الشکور، من این؟ من الباکستان، من العجم، ماشاء اللہ ھل جئت من

قبل؟لاانی جئت اول مرة یاشیخ هل تعرف قبراً علی حشیش فی ناحیة وہ قبر جس پرگھاس اگا ہوا ہے جانتے ہو کس کی ہے؟ میں نے کہا: لا واللّٰہ انی جئت اول مرة علیکم ان تبین مااعلم ماادری کہنے لگا تعالیٰ اللّٰہ اکبر یا رفیق ھی مرضعة رسول اللّٰہ یہ وہی عورت ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں دودھ پلایا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ حلیمہ اس گود کو مبارک ہو جس نے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا۔ یہ عام تقریر کر رہا ہوں۔ پھر کسی دوسرے وقت میں آپ کو سیرت کی علمی جھلک دوں گا۔ جو حضرت انسؓ کی حدیث تھی۔ اب ولادت بیان کر رہا ہوں، حلیمہ کہتی ہے، میرے پستانوں میں دودھ نہیں تھا، میری اونٹنی کمزور قابل غور، لوگ کہتے تھے لا- ہور، کیوں کہ بالکل کمزور تھی، قابل غور تھی، نہ چال تھی نہ نور تھی، میرا خاوند بیمار تھا، لاچار تھا، بخار تھا، سر میں ازار تھا، بے کار تھا، نہ دکاندار تھا، نہ مالدار تھا بلکہ عیال دار تھا۔ الفاظ میرے صحیح ہوں گے، ایسے فضول نہیں ہوں گے اور میرا بچہ روتا تھا، نہ سوتا تھا، پریشان ہوتا تھا، فرمایا نبی پر سفید چادر تھی، توجہ کرنا نبی نبی ہوتا ہے۔ ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ جب مجھے بھوک ستاتی تھی تو اللہ کی قسم میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کھڑے ہو کر محبوب کا چہرہ دیکھتا تھا تو میری بھوک ختم ہو جاتی۔ صحابیؓ کہتے ہیں کہ ہم تھکے ہوئے ہوتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو دیکھنے کے بعد تھکاوٹ دور ہو جاتی تھی ''توجہ کرنا'' آپ تھکے بیٹھے ہیں یا پکے بیٹھے ہیں؟'' پکے بیٹھے ہیں'' جاگ رہے ہو یا آہستہ آہستہ بھاگ رہے ہو؟'' جاگ رہے ہیں'' خیر توجہ کیجئے میں کہتا ہوں کہ کچھ سیرت سن لو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور کریم بھی کہہ سکتے ہو روف الرحیم بھی کہہ سکتے ہو۔ یہ قرآن نے کہا: وبالمؤمنین روف الرحیم ایک اور موتی دے رہا ہوں۔ سارے نبی امت کے نبی ہیں، میرا نبی نبیوں کا نبی ہے سارے نبی اپنی امت کے امام ہیں میرا نبی انبیاء کا بھی امام تھے سارے نبی امت کے سردار ہیں میرا نبی سید المرسلین والآخرین، سید الاولین، رسولوں کا بھی سردار ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ آیا سب کے بعد اور کھڑا سب کے آگے ہے۔

مجھے کہنے لگے۔ مولانا کیا یوسف علیہ السلام حسین نہیں تھے، میں نے کہا نبی حسین ہوتا ہے مامن نبی الاحسن صوت وحسن الصورة نبی حسین ہوتا ہے میں نے کہا جس نے پیارے یوسف علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے انگلیاں کاٹیں، جنہوں نے کملی والے کو دیکھا انہوں نے اپنی اولاد تو کیا اپنی گردنیں بھی دے دیں۔

حضرت ابو بکرؓ نے بیٹے کو کہا کہ کیا ہے کہنے لگا ابا آپ دو دفعہ میری تلوار کے سامنے آئے خیال آیا ابا ہے حیا کر گیا، بدر کے میدان میں ابو بکر باپ عبد الرحمٰن بیٹا ہے، فرمایا! تجھے خیال آیا اگر تو میری تلوار کے نیچے آتا میں بیٹا نہ سمجھتا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن سمجھ کر دو ٹکڑے کر دیتا، یہ ہے عشق۔

عمرؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا مجھ سے کتنا پیار ہے کہنے لگا، بیوی سے بچوں سے اولاد سے زیادہ فرمایا: پھر سوچ لو کہنے لگا: الآن من نفسی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جان سے بھی زیادہ آپ پیارے ہیں۔ فرمایا اب ٹھیک ہے دعا کرو اللہ ہمیں اپنی جان سے بھی زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت عطا فرمائے (آمین)۔

عبد اللہ بن سلامؓ اب تو نام بھی بہت ہیں لیلیٰ مجنون، ہیر، رانجھا، سیف الملوک، سسی، پنوں، اور پتہ نہیں کیا کیا ہیں، تم میں ایسے بے وقوف ہیں کہ وہ بوٹا سنگھ جو ہماری مسلمان بہن زینب کو لے آیا اور گاڑی کے نیچے آ گیا اور مر گیا، تم نے کہہ دیا شہید عشق بے وقوف آدمی پھول چڑھاتے ہیں مجھے بہت افسوس ہوا، کبھی کبھی غلطی کر بیٹھتے ہو، دعا کرو خدا ہمیں معاف فرمائے (آمین) میں نے سب کو نہیں کہا، ان کو کہا جنہوں نے غلطی کی، میں آپ کا احترام کرتا ہوں۔ بڑے بڑے علماء بھی ہیں، میں بڑوں کا ادب بھی کرتا ہوں، ادب کرنا ضروری ہے، میں نے ادب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے۔

جب ابو بکرؓ اپنے اسی سالہ والد کو لائے، جو آنکھوں سے نابینا تھے، لڑکھڑاتا ہوا، لرزتا ہوا آ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق کیسے لائے ہو؟ کہنے لگا زندگی بھر دشمنی کی آج آپ کا کلمہ پڑھنے لا رہا ہوں، نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو جلدی سے اٹھے چادر مبارک بھی گر پڑی فرمایا صدیق! اس عمر میں ان کو کیوں تکلیف دی؟ مجھے کہتا میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چل کر اس کے دروازے پر جاتا خدا کی قسم حدیث میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کندھے پر رکھا اور فرمایا ابو قحافہ! جس کو ملنے آیا ہے وہ محمد میں ہوں، بڑوں کا ادب سکھایا، جب بی بی حلیمہؓ ملنے آئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر بچھائی، ہم تو حقیقی ماں کو معاف نہیں کرتے کہو نعوذ باللہ۔ ذرا آپ کو رلا دوں، تڑپا دوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بچپن میں جو بکریاں چراتی تھیں، بی بی شیما، بی بی انیسہ، بی بی جذامہ، بی بی حزیفہ یہ اس کے نام ہیں۔ بی بی شیما کہتی ہے میں بکریوں کے ساتھ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جانے لگی تو حلیمہ نے کہا بیٹی شیما! جی اماں! بیٹی یہ مکے کا امانت کتنا حسین ہے۔ اور تو اس کو دھوپ میں لے جا رہی ہے تو کہنے لگی اماں! جب میرا بھائی ساتھ ہوتا ہے تو معلوم ہوتا

ہے کہ سارا ریوڑ سائے میں ہے، دھوپ لگتی نہیں، اماں جی! جس دن یہ بھائی محمد ساتھ ہوتا ہے بکریاں چرتی تو نہیں اس کو دیکھتی رہتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بکریاں بھی پہنچانتی تھیں۔ اونٹ آپ کو پہنچانتے تھے، نہ پہنچانیں تو بندے نہ پہنچانیں۔ محمد کو درندے بھی پہنچانتے تھے، میرا دعویٰ ہے کہ شیر بھی پہنچانتے تھے۔ حضرت سفینہ صحابیؓ تھے، مشکوٰۃ کی حدیث ہے، علماء سے پوچھ لینا۔ جب افریقہ کے جنگل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوانہ، پروانہ، مستانہ، تابعدار، جانثار، وفادار، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یار آیا شیر ان کی طرف بھاگا صحابی نے کہا: یاابا الحارث انا مولیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شرم نہیں آتی شیر؟ اس پر حملہ کرتے ہو جس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آج تو لوگ صبح سویرے اٹھ کر کہتے ہیں ابوبکرؓ پر لعنت یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کی طرف لعنت بھیجتا ہے "نعوذ باللہ"

میرا مشن یہ ہے کہ صحابہ کو چھوڑ دو تو پیغمبر نہیں ملتا پیغمبر کو چھوڑ دو تو خدا نہیں ملتا ہمیں تو جو کچھ بتایا ہے صحابہؓ نے بتایا ہے۔ فقط بی بی صدیقہؓ کی جوتی میں جاؤں، پوچھوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آتے تو السلام علیکم کہتے تھے۔ میں نے پوچھا کیا کرتے تھے؟ فرمایا: گھر آتے میں دیکھتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں اتنی حیاء ہوتی کہ لڑکیوں میں اتنی حیا نہیں تھی۔ میں نے کہا حضور کیا کرتے تھے؟ فرمایا میں آٹا گوندھ رہی ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بکری کا دودھ نکال لیتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جھاڑو دے رہے ہیں، نبیؐ اپنی جوتی کو ٹانکہ لگا رہے ہوتے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم لکڑیاں لا رہے ہیں کبھی آپ کپڑے دھو رہے ہیں، بعض دفعہ یوں بھی دیکھا کہ بریرہ لونڈی سو رہی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پنکھا کر رہے ہیں، آج کون کرتا ہے۔

او سیٹھو! تم کیا کرو گے، تم تو نوکر کے گلاس میں پانی نہیں پیتے، تم تو کہتے ہو میرے پلنگ پہ نہ آنا، تم تو کہتے ہو کہ بچا ہوا پانی خراب ہے، اس میں جراثیم ہیں، میں نے آقا کو دیکھا کہ دودھ کا پیالہ ہے فرمایا جاؤ ابوہریرہ سب کو پلاؤ، پہلے میرے غلام پئیں گے ستر صحابہؓ نے پی لیا تو ان کا بچا ہوا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہوتے تھے تو فرماتے تم تو اونٹ ذبح کرو، تم گوشت بناؤ، تم پانی بھر لاؤ، تم اونٹوں کو چراؤ، تم سامان کی حفاظت کرو، خود کھڑے ہو کر فرماتے میں محمد جنگل سے لکڑیاں لاتا ہوں، یہ کون کر سکتا ہے، یہ محبوب کی سیرت ہے میں آقا کو دیکھ کر حیران ہوتا

ہوں کبھی دیکھتا ہوں تو مزدوروں کی صف میں پتھر اٹھا رہا ہے، کبھی دیکھتا ہوں کہ بکریاں چرا رہا ہے، کبھی دیکھتا ہوں کہ میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوتی کو ٹانکا لگا رہا ہے، کبھی محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہوں تو بوڑھی کی گٹھری اٹھا کر گھر پہنچا رہا ہے۔

ابوطالب سے میں نے پوچھا بتاؤ تیرا بھتیجا کیسا ہے کہنے لگا میرا بھتیجا اتنا خوبصورت ہے کہ جب مکہ میں بارش نہیں ہوتی تو بھتیجے کا چہرہ آسمان کی طرف اٹھاتا ہوں تو بارش شروع ہو جاتی ہے۔ابوطالب کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ یتیموں کو کھانا کھلا رہا ہے، اندھی اور بیواؤں کی انگلی پکڑ کر گھر پہنچا رہا ہے، اور ہمیں اگر کوئی اکیلی عورت مل جائے اور کانوں میں سونے کی بالیاں پہن رکھیں ہوں تو کان بھی کاٹ کر بھاگ جائیں (نعوذ باللہ) یہ کچھ یہاں ہو رہا ہے، یہ نہ سمجھنا ہمیں پتہ ہمیں آپ کی ریاست کا بھی پتہ ہے، ہمیں آپ کی سیاست کا بھی پتہ ہے، اور میں دین پور کی مٹی کا ہوں جہاں سیاست کا مرکز رہا ہے جہاں عبید اللہ سندھی دفن ہے۔میں نے عبید اللہ سندھیؒ کے پاس گلستان پڑھی ہے تو بات تو سیرت کی تھی۔

بی بی صدیقہؓ کی جوتی میں میں گیا، میں نے کہا اماں جان! بتاؤ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر پر کیا کرتے تھے؟ فرماتی ہیں کہ رات کو آپ جلدی سو جاتے تھے جب میں جاگتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہجد میں کھڑے ہوتے تھے، کبھی تو حضورؐ دس دس پارے ایک ایک رکعت میں پڑھ جاتے کبھی دیکھتی تو آپ سجدے میں ہیں مجھے تین تین دفعہ جاگ آتی محبوب کا سجدہ ختم نہ ہوتا۔

او مسلمانو! اللہ فرماتے ہیں **یاایھا المزمل قم الیل الاقلیلا** کملی والے کچھ آرام بھی کیا کرو، رات کو تھوڑی عبادت کیا کرو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ماعندناک حق عبادتک** آنکھوں اور پاؤں پر ورم ہے، مگر پھر بھی فرماتے ہیں خدایا! محمد تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکتا۔میں ایک اور موتی دے کر آپ کو تڑپا دوں، یہ کہتے ہیں کہ خدا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہے میں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حج کے لیے آتے ہوئے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حج کیا ہے دو عمرے کیے ہیں مجھے حضورؐ کی مسجد کے دروازے بھی یاد ہیں، رب ذوالجلال کی قسم مجھے ''ریاض الجنۃ'' کے ایک ایک ستون کا نام بھی یاد ہے۔اسطوانہ عائشہ، اسطواہ بی لبابہ، اسطوانہ حریس، اسطوانہ حنانہ، اسطوانہ

وفود یہ یہ ستونوں کے نام ہیں۔تم کہتے ہوانہیں پتہ نہیں۔یہ باب الرحمت ہے،باب السلام،باب السعود،باب ابوبکر صدیقؓ،باب عمر بن الخطابؓ،باب عثمانؓ،باب عبدالمجید،باب جبرئیل،باب النساء،باب بقیع،یہ مسجد کے دروازے ہیں۔کہتے ہیں ان کو پتہ نہیں۔ہمیں بہت کچھ پتہ ہے ہمیں تعلق ہے۔عزیزو!میں کوئی عالم نہیں ہوں،کچھ باتیں کررہا ہوں،اب تو باغ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں کھڑے ہوکر بہت سارے پھول سونگھ رہا ہوں تا کہ دماغ معطر ہوں،دل مطہر ہوجائیں(آمین)۔

بی بی فرماتی ہیں کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے،اتنا لمبا سجدہ ہوا کہ میں نے ایڑیوں کو ہاتھ لگایا،یہ سجدہ کس کے سامنے تھا؟''اللہ کے سامنے''لوگ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن نبی کہے گا،چھوڑ دے خدا کہے گا لے جاؤ۔تم عجیب تماشا کرتے ہو۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شفاعت کا سجدہ کروں۔سات دن سجدہ کروں گا،آنکھوں سے آنسو،داڑھی مبارک تر،محشر کے میدان میں آنسو،خدا فرمائیں گے کیوں رو رہے ہو؟کہوں گا جس کی امت پکڑی ہو وہ کیسے نہ روئے،سب نے دنیا میں دعا کی تھی میں اب دعا کرتا ہوں۔یا اللہ میری دعا سن اللہ فرمائے گا ارفع راسک،سل تعطہ،قل تسمع،اشفع تشفع،استجب تجب کہو سبحان اللہ ترجمہ کروں تو گھنٹہ چاہیے میں ایک موتی دے کر خدا اور رسول کا فرق بتاتا ہوں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم حج پر آئے صحابہ کہتے ہیں جب آپ بئر علی سے آگے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دستار اتار کر نائی کو بلا کر سر منڈا دیا۔ایک صحابیؓ نے کہا حضرت ایسی بہترین زلفیں کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زلفوں میں ایسے نظر آتے تھے۔جیسے بادلوں سے چودھویں کا چاند نکل آئے،آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تھے:کان رسول اللہ مدور الوجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بہت گول تھا صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم دیکھتے رہتے تھے ہماری آنکھیں سیر نہیں ہوتی تھیں،دل چاہتا تھا کہ دیکھتے ہی رہیں،اس لیے میں نے کہا یوسف علیہ السلام کو دیکھنے والوں نے انگلیاں کاٹیں اور محبوب کو دیکھنے والوں نے اولاد اور گردنیں دے دیں۔اس لیے میں نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا مارا تو پتھر سے پانی نکلا،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھا تو انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوگئے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قم باذن اللہ کہا تھوڑی دیر مردہ زندہ ہوکر پھر مرگیا،آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر جدا ہوگئے تو کھجور کی لکڑی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں زندہ ہوگئی۔حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت مجھے بادلوں تک نظر آیا۔محمد صلی اللہ علیہ

وسلم کی براق سات آسمانوں سے بھی گزر چکی ہے۔شان زیادہ ہے یا نہیں؟’’ہے‘‘

جس طرح تم کہتے ہو کہ ریڈیو پاکستان بول رہا ہے، یہ علماء اہل سنت بول رہے ہیں بعض لوگ ہمیں اس طرح دیکھتے ہیں، جس طرح کانی بھینس قصائی کو دیکھتی ہے۔ اللہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام بنائے (آمین)۔

سنو! سیرت رحمت اللعالمین سیرت المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علامہ شبلیؒ، سید سلیمان ندویؒ نے چھ جلدوں میں لکھی ہے۔ یہ ہم نے لکھا ہے ہر میدان میں ہم نے کام کیا ہے۔ احادیث کی شرح ہم نے لکھی ہے بذل المجہود، فیض الباری، تجرید البخاری العرف الشذی فتح الملہم، معارف السنن ہو یا معارف الحدیث ہو یہ سب ہم نے لکھی ہیں۔

علامہ رشد تفسیر منارے والے سے پوچھو، جو مصر سے جامعۃ الازہر کا پرنسپل شیخ الجامعہ جب دیوبند آیا۔ دل میں خیال تھا کہ دیوبند کا مدرسہ دیکھ کر آتا ہوں۔ وہاں پہنچے تو مولانا انور شاہ کشمیریؒ ترمذی پڑھا رہے تھے۔ کہنے لگا کیف العالم دیکھتا ہوں کیسے پڑھاتا ہے کیف یقرا، کیف یعلم؟ کیسی تعلیم دیتا ہے مولانا کشمیریؒ نے جب حدیث شروع کی فرمایا یہ حدیث میں یوں ہے، ترمذی میں یوں ہے، مسلم میں یوں ہے فلاں جگہ راوی یوں ہے، روایت یوں ہے، درایت یوں ہے۔

جرح وتعدیل میں یوں ہے، اسماء الرجال میں فلاں کا نام یوں ہے جب چار پانچ حدیثیں بیان کیں تو اٹھ کھڑا ہوا ولـلّٰه انی درت بلاد العرب والعجم لقیت مع العلماء کلهم واللّٰه ما رأیت مثلک عالماً متبحراً انت بحر العلوم مجتهد الوقت کہنے لگا سارے عالموں سے ملا ہوں تجھ جیسا عالم نہیں ملا۔ کہنے لگا آپ چلیں میرے ساتھ آپ کو وہاں دس ہزار روپے تنخواہ دیں گے۔ فرمایا مجھے دیوبند کے دوسو کافی ہیں یہیں چٹائی پر بیٹھ کر حدیث پڑھاتا رہوں گا۔ اس نے ہاتھ چومے مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی پیشانی چومی۔ کہنے لگا خدا کی قسم روئے زمین پر اتنا بڑا عالم میں نے نہیں دیکھا اور مخالف کہہ دیتے ہیں کہ ان کو آتا ہی کچھ نہیں۔ اب بھی میرے پاس عالم موجود ہے سینے کو کھولو تو دس ہزار حدیث یاد ہوں گی۔ اب بھی ہمارے پاس ایسی ہستی موجود ہے اس سے میں مل کر آیا ہوں، خدا کی قسم جن کو ہر رات حضورؐ کی زیارت ہورہی ہے۔ تم نے کیا سمجھا ہے۔ ہمیں تعلق ہے دعا کرو خداتعالیٰ تعلق برقرار رکھے ’’آمین‘‘۔

بھائیو! بات دور نکل گئی بی بی حلیمہ سعدیہ پر بات کر رہا تھا۔ دعا کرو خدا کوئی جملہ منظور کرے "آمین" تابع حضور کرے "آمین" رحمت سے بھرپور کرے "آمین" بلکہ ضرور کرے "آمین" دین و دنیا میں مسرور کرے "آمین" دعا عبدالشکور کرے قبول رب غفور کرے "آمین" بلکہ ضرور کرے "آمین" تو حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں میں نے چادر اٹھا کر چہرہ دیکھا تو اچانک میرے وجود میں ایک عجیب اثر پیدا ہوا۔ میں نے دیکھا کہ پستان دودھ سے بھر گئے میں نے دیکھا وجود میں خوشبو ہے۔ ادھر دیکھا تو میری اونٹنی رسے تڑوا رہی ہے۔ خاوند کو دیکھا چلا آ رہا ہے بچے کو دیکھا تو چپ کر کے سو گیا ہے، ایسے نصیبے والا بچہ تو میں نے نہیں دیکھا۔ ضرور اس کے لے کر چلیں گے۔ یہ ہمارے اجڑے گھر کو آباد ہی کر کے رہے گا۔ بہرحال پھر اونٹنی پر سوار ہوئے جس اونٹنی پر بیٹھے وہ سے آگے نکل رہی تھی، میں نے کہا جس اونٹنی پر بیٹھے وہ اونٹنی آگے نکل گئی، جس بندے کے کندھوں پر بیٹھے وہ بندہ سب بندوں سے آگے نکل گیا۔

شیما کی بات آپ کو سنادوں، شیما کیوں لے جا رہی ہے۔ کہنے لگی اماں آپ کہتی ہیں کہ جنگل میں کیوں لے جا رہی ہو؟ جب یہ بھائی ساتھ ہوتا ہے اس کو نیند آنے لگتی ہے تو میں اپنا دوپٹہ بچھا دیتی ہوں، جب میرا بھائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتا ہے تو میں پنکھا بھی کرتی ہوں، ایک آدمی دوڑتا ہوا آتا ہے حضرت! حضرت! فرمایا جی کہنے لگا ہم ایک قبیلہ میں لڑنے گئے، بڑی عجیب بات کر رہا ہوں۔ خطابت کے انداز میں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے وہاں محاصرہ کیا۔ ایک عورت نکلی سادہ کپڑے تھے۔ اس نے کہا تم ہمیں گرفتار کر رہے ہو۔ مردوں کو غلام اور عورتوں کو لونڈیاں بنا رہے ہو، جانتے ہو میں کون ہوں تمہارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہن ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر؟ کہنے لگا حضرت وہ آ تو رہی ہے اور رو رہی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک گر پڑی۔ بڑی تیزی سے باہر نکلے۔ بی بی شیما کو دیکھا تو فرمایا لوگو! یہ میری بہن ہے اس نے دوپٹے میرے نیچے بچھائے تھے۔ محمد اس کا احسان نہیں اتار سکتا۔ چھوڑ دو! چھوڑ دو! جس کی شیما سفارش کرے اس کو بھی چھوڑ دو۔ یہ تو میرا محسن گھرانہ ہے۔ ہم بھی سیرت کے مالک ہیں؟ جہاں مہمان ہوں اس کا بستر اٹھا لے جاتے ہیں، جس کے گھر نوکر ہوں اس کی بیٹی سے زنا کرتے ہیں، نعوذ باللہ۔

تمہیں سیرت سناؤں! کہتے ہیں جب شیما آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر بچھا دی اور فرمایا اسی چادر پر بیٹھو فرمایا شیما تیرے احسان مصطفیٰ کو آج بھی یاد ہیں۔ عائشہ کو (اطلاع بھیجی) روٹی پکاؤ میری بہن آئی ہے۔ دیکھو ایک میلے کپڑوں والی جس نے بچپن میں میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی تھی۔ آج تک میرے آقا کو اس کا احسان یاد ہے۔

مدنی صلی اللہ علیہ وسلم تیری رحمت پہ قربان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیری نبوت پر قربان اونٹنی پر بیٹھے تو گھر پہنچے تو حلیمہ کہتی ہیں کہ میرے گھر میں برکت، میرے پانی میں برکت لوگوں کی بکریاں شام کو آئیں تو دودھ سوکھے۔ میری بکری دوپہر کو آئے تو تھن بھر چکے ہوتے، آج بھی برکت ہے یہ برکت نہیں؟ کہ آپ نے لعاب ڈال دی جابرؓ کے آٹے میں اور اس کے سالن میں تو پھر ساڑھے نوسو آدمیوں کا پیٹ بھر گیا، یہ برکت ہے۔ غزوہ خندق میں انگلیاں رکھیں تو تین سو مشکیں بھر گئیں، تین سو اونٹ پانی بھی پی گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی جاری رہا۔ یہ برکت ہے ہم برکت کے قائل ہیں۔

آج ایک نیا راز علماء کو بتاؤں جو حضرت خالدؓ سے ملا ہے، خالدؓ کہتے ہیں میرے سر پر ٹوپی تھی، جب میں ٹوپی اوڑھ کر میدان میں نکلتا تھا، مجھے دس ہزار آدمی دس نظر آتے تھے، یہ میری ٹوپی کا کمال نہیں تھا، اس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال تھے، فرمایا: ساٹھ ہزار آدمی مجھے ساٹھ نظر آتے تھے دس تلواریں تو ٹوٹ جاتیں مگر میرے بازوؤں کی قوت میں فرق نہیں آتا تھا، نبی نبی ہوتا ہے۔

تو بھائیو! میں سمجھا رہا تھا ایکم مثلی کون ہے جو میرے مصطفیٰؐ کا مقابلہ کرے سارے انبیاء جمع کر دو تو میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اپنے گھروں میں سیرت پیدا کرو حضورؐ نے فرمایا گھر میں آؤ تو السلام علیکم کہو، آج تو سلام بھی کئی طرح کے بنا لیے ہیں، دعا کرو خدا ہمیں صحیح سلام عطا کرے آمین۔

ماں باپ اپنی اولاد کو اتنا نہیں سکھا سکتے، جتنا کملی والے نے امت کو سکھایا ہے۔ ہمیں کپڑا پہننا سکھایا، ہاتھ دھونا سکھایا، سونا سکھایا، جاگنا سکھایا، چلنا سکھایا، فرمایا راستے میں چلو تو تین کام کرو۔ غض البصر نگاہ نیچی رکھو، خواہ مخواہ نہ دیکھو، یا علی لاتتبع النظر علیؓ پہلی نگاہ اٹھ جائے تو خیر، دوسری نگاہ اٹھائی تو آنکھ پکڑی جائے گی، یہ حضرت علیؓ کو فرما کر حقیقت میں امت کو سبق ہے۔ ہم تو اسی ٹانگے کے

پیچھے اسی گرلز ہائی اسکول کے گیٹ پر ہیں خدا شرم دے ''آمین'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوپٹہ اتارا نہیں، جب حاتم طائی کی بیٹی آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ نیچے کر کے فرمایا بلال یہ لے میرا رومال اس لڑکی کا پردہ سنبھال، ابھی فی الحال میرے مجھے کر خوش حال، اس نے کہا حضرت حاتم طائی کافر کی بیٹی ہے۔ پردہ کہاں، فرمایا بلال بیٹی بیٹی ہے کسی کو ہو، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں آئے گی تو بیٹی بن کے آئے گی، یہ میری بھی بیٹی ہے، بلالؓ میں پردہ اتارنے نہیں آیا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پردہ سنبھالنے آیا ہے۔ حاتم طائی کی بیٹی کہتی ہے کہ نبوت کی چادر میرے اوپر آئی پورے وجود میں اسلام کا کرنٹ آ گیا، پسینہ آ گیا، میں نے کہا حضرت یہ آپ نے چادر نہیں دی مجھے جنت میں پہنچا دیا ہے اب میں کلمہ پڑھتی ہوں۔ اس کے قبیلہ کے تین سو آدمی تھے کہنے لگے قبیلے والو! اگر نبیؐ کی دشمنی اور انکار میں اکٹھے تھے تو آؤ اقرار بھی اکٹھے کریں۔ تین سو بندے اسی وقت نبیؐ کے غلام بن گئے۔ دین پیار سے آیا ہے، جو کانٹے بچھاتی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے گئے ہمیں کوئی گالی دے تو سوجوتے ماریں، ہر روز لڑائی ہے اور ام جمیل جو ہر روز کانٹے بچھاتی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ راستے میں کانٹے نہیں فرمایا، ابوبکر، عمر، بلال چلو فی الحال اس کے لئے دعا کریں۔ حضرت وہ تو کانٹے بچھاتی ہے، سنا ہے بیمار ہے لاچار ہے، فرمایا یہ رحمت کا سردار ہے مجھے ہمسایوں سے پیار ہے فرمایا مجھے محبت درکار ہے، یہ رحمت کا سردار ہے، یہ پہنچے تو اس کی لڑکی کہنے لگی یا ام قدجاء محمد واصحابی اماں جس کے پاؤں میں کانٹے بچھاتی تھی وہ جماعت لے کر آ رہا ہے، اس نے کہا شاید بدلہ لے گا اور مار دے گا، کونے میں چھپ گئی اور رو رہی ہے فرمایا: علیک السکینة ایتھا المسکینة لستُ انا جبار و غضبان مسکینہ آرام کرو میں بدلہ لینے نہیں آیا میں تیرے لیے دعا کرنے آیا ہوں تو جفا کر میں وفا کروں۔ تو دغا کر میں دعا کروں۔ تو کانٹے بچھا میں ہمسایہ کا حق ادا کروں۔ تو اس نے منہ پر ہاتھ دے کر کہا مدینے والو! مجھ جیسی بدبخت کمینی کوئی نہیں، مصطفیٰؐ جیسا صاحب اخلاق کوئی نہیں ہے، یہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اب اس نبی کی سیرت اس قوم کو پیش کریں جو روزانہ چھرے گھونپ رہی ہے۔ روزانہ لڑ رہی ہے دعا کرو خدا اخلاق عطا فرمائے آمین۔

دین کا دارومدار تین چیزوں پر ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر، مدنی کی بات پر، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت پر پیغمبر کی ہر بات صحیح ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعن اللّٰہ

الزائرات القبور حدیث چھپاؤں؟ یا بتاؤں فرمایا: جو عورتیں کسی کی قبر پر جاتی ہیں قبر کی زیارت کیلئے اس پر خدا کی لعنت ہو یہ میں کہہ رہا ہوں یا نبی نے فرمایا ہے۔ اور جو نبی پر جھوٹ کہے جہنمی ہے یا نہیں ہے؟ ''ہے'' من کذب علی متعمداً فلیبتوا مقعده فی النار جو مجھ پر جھوٹ کی نسبت کرے اس کو کہو جہنم کا دروازہ کھول کر آئے ممبر پر بیان کرنا مشکل ہے آپ نے تو ہر میراثی کو کھڑا کر دیا، جو صابن بیچتے تھے، وہ خطیب پاکستان بن گئے، قوم کا دماغ خراب کر دیا ہے، میں تو عالم نہیں ویسے علماء نے لکھا ہے کہ اسٹیج پر وہ تقریر کرے جس کو قرآن اور حدیث کا پتہ ہو اور جس کو علماء سے حدیث کی اجازت ہو جو حدیث کے مقام کو جانتا ہو، یہاں ہر کوئی خطیب بن گیا ہے، دعا کرو ہمیں اسٹیج کے لائق بنائے۔ (آمین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنو! آپ نے فرمایا لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیاء ھم وصلحاء ھم مساجد ا ان یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو جو نبی اور ولی کی قبر کو سجدہ کرتے ہیں، اس پر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ہو یہ کس نے فرمایا؟ نبی کی قبر کی زیارت کریں یا سجدہ کریں؟ زیارت کریں حدیث پڑھو؟ پڑھو زوروا القبور فانھا تذکر الآخرۃ قبر کی زیارت کرو، فرمایا تم قبر کی زیارت کرو تمہیں موت یاد آئے گی۔

لوگ ولیوں کے مزاروں پر جا کر نا جائز کام کرتے ہیں، دعا کرو خدا ہمیں اولیاء سے پیار عطا فرمائے ''آمین'' ہم اولیاء کے غلام ہیں۔ ایک خواجہ معین الدین چشتی نے نوئے لاکھ ہندوؤں کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھایا تھا۔ حضرت علی ہجویریؒ نے لاہور کو زندہ کیا اللہ اس کی قبر پر رحمت برسائے ''آمین''۔

ہم اولیاء کے غلام ہیں۔ میں نے پیران پیر سے پوچھا کہ قبرستان کیسے جائیں؟ خدا کی قسم غنیۃ الطالبین میں ہے اذازرت قبراً فلاتمسه ولاتلمسه ولاتقبله بل اتعدعنه موضع رفوقه ثم اقرأ احد عشره مرة قل ھو اللہ احد وشئی من القرآن ثم یھدی ثواب الروح اصحاب القبر ثم یسئل اللہ حاجته کہو سبحان اللہ یہ دین ہے باقی ڈالڈے کا خالی ٹین ہے۔ فرمایا قبرستان جاؤں جوتی اتار کر جاؤ، وضو کر کے جاؤ قبرستان جاؤ تو قرآن پڑھو۔ ایک طرف کھڑے ہو جاؤ، سجدہ نہ کرو، لتاڑو نہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قبر پر لات رکھتا ہے یوں سمجھے جہنم

کے انگارے پر کھڑا ہے لا یقعد و لا تعطی و لا بسر السرج یہ مشکوٰۃ ہے، پیران پیر کہتے ہیں قرآن پڑھو، قبر والے کی روح کو ثواب بخشو جو کچھ مانگو کس سے مانگو؟ ''اللہ سے'' بیٹا بیٹی کون دیگا؟ ''اللہ'' زندگی موت کون دے گا؟ ''اللہ'' اسی لیے ہم سے لڑتے ہو کہ ہم خدا سے مانگتے ہیں۔ دعا کرو خدا ہمیں صحیح عقیدہ دے ''آمین''۔

فی الحال سیرت کی جھلک دی ہے۔

اس نے مسجد میں پیشاب شروع کر دیا ہے۔ یاد ہے ''جی ہاں'' بڑے اخلاق سے سمجھا رہا ہوں۔ مہربانی کرو اور دین کو سمجھو۔ صفائی اسلام میں ضروری ہے۔ ہر نماز پر مسواک کرو حضورؐ نے فرمایا: جمعہ کے دن خوشبو لگاؤ۔ شادی میں خوشبو لگاؤ۔ عید پر خوشبو لگاؤ۔ اپنے مسلمانوں کو خوشبو والا اور معطر دیکھنا چاہتا ہوں۔ اللہ ہمیں صفائی عطا کرے (آمین)

ایک حدیث بڑی سخت ہے مجھے یاد آ رہی ہے فرمایا تطیبوا و تنظفوا خوشبو لگاؤ اور صفائی رکھو فان بنو اسرائیل لم یفعلوا کذلک فزنت نساء هم بنو اسرائیل میلے کچیلے رہتے تھے، ان کی عورتوں نے زنا کروانا شروع کر دیا۔ تم بن ٹھن کے رہو اسلام میں سب کچھ ہے، تمہاری سائنس میرے اسلام کی تائید کرتی ہے۔ تم چھری کانٹے سے کھاتے ہو، اسلام ہاتھ سے کھلاتا ہے تم بھی کہتے ہو پینے والے پانی میں پھونکیں نہ مارو، اسلام بھی روکتا ہے۔ تم کہتے ہو گرم کے اوپر ٹھنڈا نہ پیو، اسلام بھی روکتا ہے۔ تم کل تک کہتے تھے کہ کوئی آدمی اوپر کیسے جا سکتا ہے، اگر آج امریکہ اور روس خلا باز جا سکتے ہیں تو کیا خدا کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جا سکتا؟ ہم نے کہا تمہاری مشین میں اتنی طاقت نہیں، جتنی خدا کے دین میں طاقت ہے۔ اسلام نے کہا کہ کتا منہ مارے تو سات دفعہ برتن کو دھوؤ یہ بھی کہتے ہیں واقعی زہر کا اثر ہوتا ہے سات دفعہ دھوؤ ورنہ اثر رہتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سناؤں خوش ہو جاؤ گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات ہو جائے اغلقوا ابوابکم دروازے بند کر لیا کرو کہیں ایسے نہ ہو کہ ڈاکو اور دشمن تمہارے گھر میں آ کر تمہیں قتل کر دے کفوا صبیانکم رات کو اندھیرے میں بچوں کو روک کر رکھیں، اندھیرے میں گڑھے میں نہ گر جائیں کوئی اغوا نہ کر لے۔

واطفئوا سرجکم دیئے اور روشنی بجھا دو، ایسا نہ ہو کہ بجلی شاٹ ہو جائے یا کوئی موم بتی گر پڑے اور تمہارے گھر کو آگ لگ جائے۔ غطوا انیتکم برتن کو ڈھانپ کر رکھو کہیں کتا یا بلی تمہاری

پاک چیز کو پلید نہ کر جائیں، فرمایا جب صبح کو جوتی پہنو جھاڑ کر پہنو، کہیں بچھو نہ اندر بیٹھا ہو، بستر اندر رہو تو اس کو جھاڑ کر دیکھ لو کہیں سانپ نہ بیٹھا ہو، میری امت کو تکلیف نہ ہو جائے۔ اس لیے تو میں کہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماں باپ سے زیادہ شفیق ہیں، فرمایا ترازو اٹھانے والو ہوش کر کے ترازو اٹھاؤ۔ آج ترازو تمہارے ہاتھ میں ہے کل تمہارا عمل والا ترازو خدائے قہار کے ہاتھ میں ہوگا اور اعمال تولے جائیں گے۔

ججو، چیف جسٹسو! آج تم قوم کا فیصلہ کر رہے ہو، کل تمہارا فیصلہ خدائے قہار کرے گا سب سمجھا دیا، اسلام میں سب کچھ ہے، فرمایا راستے میں چلو تو تین کام کرو غض البصر نگاہ نیچے رکھو، اتنی نگاہ نیچی نہ ہو کہ ایکسیڈینٹ ہو جائے اور ہسپتال چلے جاؤ۔ صرف نگاہ نیچے رکھو اماطة الاذی عن الطریق راستے میں کوڑا ہو، کرکٹ ہو، گندگی ہو، گوبر ہو، اینٹ ہو، پتھر ہو، صفا کرو ہم کیا کرتے ہیں سارا کوڑا کرکٹ گلی میں ڈال دیتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آدمی جا رہا تھا ایک خاردار لکڑی کو دیکھ کر اس نے راستہ سے ہٹا دیا۔ خدا نے اس کو جنت بھیج دیا۔

والسلام علی من لم تعرف اولم تعرف جو بھی راستے میں ملے واقف ہو یا نہ ہو اس کو السلام علیکم کہو۔ اگر کوئی نبی کی ختم نبوت کا منکر ہو تو اس کو سلام نہ کہو۔ اگر وہ سلام کرے تو صرف علیکم کہو سلام یہی ہے۔ "Good, Morning , Good Evening" یا علی مدد مولا مدد یہ سلام نہیں ہیں۔ یہ کلام ہے دعا کرو خدا اسلام بھی سنت والا عطا کرے "آمین"۔

آج تو کسی بڑے آدمی کو سلام کرو تو وہ دیکھتا ہے کہ میرے ساتھ کوئی کام ہے؟ آج یہ مسئلہ بھی بتا دوں خاوند اپنی بیوی کو سلام کہے، اب خاموش ہو گئے ہو؟ میرا خیال ہے کہ تم کہو گے السلام علیکم وہ کہے گی کون ہو تم؟ وہ اندر اور تم گم ایسا نہ ہو جائے، باپ اپنی بیٹی کو السلام علیکم کہے۔ اسی طرح بیٹی اپنی ماں کو سلام کہے، اماں اپنے بیٹے کو سلام کہے، نانی دادی کو سلام کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بتولؓ کو سلام فرماتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بی بی عائشہؓ کو سلام فرماتے تھے۔ ہم تو جاتے ہی پوچھتے ہیں چائے پکائی ہے، روٹی پکائی، میرا سامان لائی، جاتے ہی السلام علیکم کیا کرو۔

اس نے پیشاب شروع کر دیا اب بات کو سمیٹتا ہوں تقریر تو نہیں ہو سکتی، صرف باتوں میں وقت گزارا ہے، چوں کہ سر میں درد تھا، سفر کا غبار و گرد تھا، لاہور بے درد تھا، تو عزیزو! نبی کریم کا شان بڑھتا

چلا جائے، میرے لاہوریوں کا ایمان بڑھتا چلا جائے۔ آمین اللہ کرے ہمارا ہاتھ ہو مصطفیٰؐ کا دامن ہو، ہماری آنکھ ہو روضہ کا نظارہ ہو، ہمارا دل ہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا نقشہ پیارا ہو۔ اللہ ہماری زبان ہو محمد مصطفیٰؐ پہ درود ہو، یا اللہ ہماری مجلس ہو مصطفیٰؐ کا ذکر خیر ہو، ہماری زندگی ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام ہو جب اس نے پیشاب کر لیا تو فرمایا ابعولی سجلا من الماء پانی کا ڈول لے آؤ، و القوا وہاں پانی ڈالو۔ اور اس جگہ کو دھو کر مٹی نکالو، اور فرمایا کہ اس کو میری طرف بلاؤ۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے تو آنے والا پوچھتا ایکم منکم محمد دین پوری سے موتی لے لو، پوچھنے والا آ کر پوچھتا تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے، سب کی داڑھیاں سب کے چہرے روشن پھر ابوبکر صدیقؓ کھڑے ہو کر کہتے ھذا رجل معلی ابیض الوجہ ھذا محمد رسول اللہ یہ چڑے کے گدیلے پر یہ سادی کملی والا، یہ حسین، سادہ جبین، بہترین، چمکتا ہوا، دمکتا ہوا چہرہ یہ میرا محبوب ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینے گئے تو لوگ آ کر صدیقؓ کے ہاتھ چومنے لگے کہ یہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اتنا صدیقؓ پے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر تھا، تو صدیق نے فوری اپنی چادر اٹھائی اور نبی کریمؐ پر سایہ کر دیا۔

حالانکہ دھوپ اتنی نہیں تھی، کھڑے ہو گئے تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ یہ خادم ہے اور یہ مخدوم ہے، یہ غلام ہے یہ آقا ہے، یہ وزیر ہے یہ بادشاہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اندازہ ہوتا تھا۔ آج کل ہمارا پیر بیٹھے گا تو گاؤ تکیے تھوک دان پانی کے لیے گلاس علیحدہ ہوتے ہیں، ہمارے تو کپڑوں میں امتیاز ہے، کپڑوں کا بڑا شوق ہے میں یہ نہیں کہتا کہ تمہارے کپڑے اچھے نہ ہوں سادگی ضروری ہے۔ فرمایا اس کو بلاؤ (پیشاب کرنے والے کو) میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے مرغوب نے رحمت اللعالمین کو دیکھا تو کانپنے لگا کہ مجھے سزا دیں گے، یہ پتہ نہیں تھا کہ مجھے جزا دیں گے، ڈر گیا کانپنے لگا فرمایا السکینۃ ایھا المسکین لفظ سنیں انا ابن امراۃ من قریش تاکل القدید کہو "سبحان اللہ" "سبحان اللہ" فرمایا تو ڈر گیا ہے، میں تو غریب قریشی عورت کا بچہ ہوں، جو گوشت خشک کر کے کوٹ کے کھاتی تھی، تم کیوں ڈر گئے ہو، ادھر آؤ حدیث میں آتا ہے کہ اس کو قریب بلایا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا، اسے سینے سے لگایا، ہم تو غریب سے سلام کریں تو ہاتھ دھوتے ہیں کہ ہاتھ پلید ہو گیا، مگر کملی والے نے اس کو گلے لگا لیا فرمایا انما المساجد بنیت لذکر اللہ مساجد اللہ کی عبادت اور ذکر کے لیے ہیں، پیشاب کے لیے نہیں، بیٹا ننگا ہونا حرام ہے، پیشاب دور کیا کریں۔ بیٹا جب

آپ پیشاب کریں تو کوئی آدمی آپ کو نہ دیکھے، بیٹا! یہ مسجد پاک ہے، پیشاب پلید ہے، بلال لبیک!
فرمایا لے جاؤ اس کو بیت المال دو کپڑے اور رومال اونٹنی بھی نال۔ (ساتھ) اور جاؤ اس کو کرو خوشحال،
اتنے دیدو کہ ہو جائے مالا مال آیا خیال صحابی کہتا ہے کہ جب اس بدو نے دیکھا تو حیران ہوا اور کھڑا
ہو کر کہتا ہے ایھا الناس ما رأیت احسن معلم من رسول اللہ لوگو! میں نے بہت سکھانے والے
استاد دیکھے پر اس جیسا شفیق نہیں دیکھا جیسے میں لوگوں سے سنتا تھا، ویسے ہی پایا آج پایا ہے میں نے کتنی
بڑی غلطی کی، مجھے گلے سے لگایا، میں آباد ہو گیا یہ واقعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اونٹنی پر بیٹھا اور روتا
ہوا چل دیا۔ حدیث میں آتا ہے کہ وہ مغرب کے وقت ایک پہاڑی پر پہنچا ایھا القوم
یا ابی، یا اخی، یا عمی، یا خالی، یا رفقاء ایھا الاحباب سب کو بلایا، سب نے کہا کیا ہوا کہنے لگا
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق نے مجھے دیوانہ بنا دیا ہے۔ جملے سنو! اور دل پر لکھ لو آمنوا بالنبی
الذی لا یرجع السئیۃ بالسئیۃ میری قوم آؤ! ایسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر ایمان لے آؤ
جو برائی کا بدلہ انعام دیتا ہے دیکھو کپڑے بھی دئے، دیکھو اونٹنی بھی دی اور میں نے نالائقی کر کے مسجد
میں پیشاب کیا، مسجد کو خراب کیا محمدؐ نے شاداب کیا ابا چاچا! آؤ تم نے ایسی ہستی نہیں دیکھی آؤ تمہیں
زیارت کراؤں لکھا ہے تین سو آدمی ساتھ آئے، اور دوڑ کر کہتا ہے کہ کملی والے تیرے اخلاق نے مجھے
دیوانہ بنایا۔ جس طرح مجھے شکار کیا، ان کو بھی شکار کرو۔

آپ کے لاہور میں کتاب "قول مقبول فی اثبات وحدت بنت رسول" جس کا
مصنف غلام حسین نجفی فاضل عراق ہے، جامعۃ المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن میں رہتا ہے، اس کے صفحہ
۳۴۰ پر لکھا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے رقیہؓ سے اس لیے شادی کی تھی کہ اس پر عاشق ہو گیا تھا اور اس کو دیکھ
کر مسلمان ہوا ورنہ مسلمان نہ ہوتا (نعوذ باللہ من ذالک)۔

بی بی عائشہؓ کے بارے میں غلیظ زبان استعمال کی ہے۔ حضرت عثمان کے بارے میں لکھا ہے
کہ منافق تھے (نعوذ باللہ) اور عشرہ مبشرہ کے بارے میں لکھا ہے کہ کوئی تیلی تھا کوئی میراثی تھا، کوئی ڈوم
تھا، یہ کوئی خاندان نہیں تھا (نعوذ باللہ) اتنی گندی کتاب میں نے آج تک نہیں پڑھی، ہم مطالبہ کرتے
ہیں کہ اس کے لکھنے والے کو گولی ماری جائے اور کتاب ملک سے ضبط کروائی جائے، ہم مصطفیٰ کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی لڑکیوں کی توہین برداشت نہیں کر سکتے، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی ہے اس میں
جو مواد ہے آپ پڑھ نہیں سکتے۔

انشاء اللہ جب تک ہم اہل سنت زندہ ہیں صحابہ واہل بیت کی توہین برداشت نہیں کریں گے۔اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو دینی غیرت عطا فرمائے'' آمین'' میں نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کی دعا کردیہ سینہ حدیث کا سفینہ بن جائے ،قرآن وحدیث کا گنجینہ بن جائے ،'' آمین'' مجھے خدا اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلائے۔

ملک میں مساجد جلائی جارہی ہیں ،قرآن جلایا جارہا ہے، یہاں خمینی ازم نہیں آئے گا،تو محمدی ازم آئے گا،ایسی حرکتوں سے باز آجائیں ،ہم یہ کبھی برداشت نہیں کریں گے،ملک کی بنیاد کلمہ پڑھو اور باتیں اور ہوں۔اس ملک میں کلمہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رہے گا۔ہم اہل بیت کے غلام ہیں،اہل بیت کی کوئی توہین کرے گا ہم وہ بھی برداشت نہیں کریں گے۔ان شاءاللہ میں دعا کرتا ہوں خدا میری اور آپ کی محنتوں کو قبول فرمائے (آمین)۔

واقول قولی هذا واستغفر اللّٰه العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل ومناقب

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِالرُّسُلِ وَاَفْضَلِ الرُّسُلِ وَاَكْمَلِ الرُّسُلِ وَاَجْمَلِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ، لَانَبِيَّ بَعْدَهُ وَلَانُبُوَّةَ بَعْدهُ وَلَارَسُوْلَ بَعْدَهُ وَلَا رِسَالَةَ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اما بعد

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ،بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

وَالَّذِىْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ.

وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ بَكْرِ نِ ا لصِّدِيْقِ اَنْتَ صَاحِبِىْ فِى الْغَارِ وَصَاحِبِىْ فِى الْمَزَارِ وَصَاحِبِىْ عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِىْ فِى الْجَنَّةِ.

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِىْ وَزِيْرَيْنِ فِى السَّمَاءِ وَوَزِيْرَيْنِ فِى الْاَرْضِ اَمَّا وَزِيْرَاىَ فِى السَّمَاءِ فَجِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَمَّا وَزِيْرَاىَ فِى الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍؓ وَعُمَرُؓ

وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِؓ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِىْ بِاُمَّتِىْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِىْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانَ وَاَقْضَاهُمْ عَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَسَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءِ وَسَيِّدَاشَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَاهُمْ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُبْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاِنَّھُمْ خِیَارُ اُمَّتِیْ

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِذَا ظَھَرَتِ الْبِدَعُ وَالْفِتَنُ وَسُبَّتْ اَصْحَابِیْ فَلْیُظْھِرِ الْعَالِمُ عِلْمَہٗ فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ.

وَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِاَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَدَّمَکَ رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنِ الَّذِیْ یُؤَخِّرُکَ.

وَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَنْ فَضَّلَنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ اَجْلَبْتُہٗ

یاالٰہی جسم میں جب تک کے ہماری جان ہے ☆ تجھ پہ صدقے تیرے محبوب پے قربان رہے
میں رہوں یا نہ رہوں مگر دعا ہے دل کی ☆ دین محمدؐ رہے اور عزت قرآن رہے
یا الٰہی آج تو صدیق سا ایمان پیدا کر ☆ عمر فاروق ساکوئی جری انسان پیدا کر
جہاں سے گم حیاہو وہاں عثمان پیدکر ☆ علی المرتضی شیر خدا کی آن پیدا کر
تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے ☆ دل مرتضی سوز صدیق دے
پروانے کو شمع بلبل کو پھول بس ☆ صدیق کے لیے خدا کا رسول بس
محمد را خدا دادست لشکر ☆ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ
یارب مجھ پہ کرم تو اگر کرے ☆ وہ بات دے زبان پہ جو دل پہ اثر کرے

معزز حاضرین، مکرم سامعین، امت بہترین، حاضرین مکرم، سامعین محترم! مسلسل بحمد للہ، بعون اللہ، بکرم اللہ، بفضل اللہ، ملک کے گوشے گوشے میں تبلیغی، اصلاحی، علمی، شرعی، دینی، جلسے ہو رہے ہیں اور آپ اللہ کا قرآن، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان، صحابہ اہل بیت کا بیان، تو حید رب رحمان بار بار رہے ہیں، موتی چن رہے ہیں، میں اس ماہ رجب کی وجہ سے آج معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کچھ موضوع تیار کر کے آیا مگر اشتہار نے کچھ ایسا اظہار کیا کہ یار غار نبوت وفادار نبوت، جاں نثار نبوت، جس کا لقب عتیق ہے، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جس پر شفیق ہے، صحابہ میں لئیق ہے، اخلاق میں خلیق ہے، جو مشہور ابوبکر صدیقؓ ہے۔

اس کے مناقب محاسن بیان کیے جائیں، جو حضرت حیدر کرار کا امام ہے، جو پیغمبر صلی اللہ علیہ

وسلم کا غلام ہے، خادم اسلام ہے۔ جو بیک وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خسر بھی ہے، رمز شناس نبوت بھی ہے، فنافی الرسول بھی ہے، عشرہ مبشرہ میں بھی داخل ہے، رفیق سفر بھی ہے، رفیق حضر بھی ہے، رفیق قبر بھی، رفیق حشر بھی، اس یار غار کی کچھ تھوڑی سی تعریف کی جائے۔

علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں جن کی ولادت پر ہاتف نے آسمان سے آواز دی یـا امۃ اللّٰـہ بـتـحـقِیـقِـیْ اَبشـرِیْ بِالْوَلَدِ الْعَتِیقِیْ اِسْمُہٗ فِیْ السَّمَاءِ صِدِّیْقِیْ وَبِالْخَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ فِیْ الـنَّـارِ رَفِیْـقِـیْ. آواز آئی کہ اللہ کی بندی یہی ابوبکر صدیق جن کا نام عبداللہ ہے ان کے والد کا نام ابوقحافہ عثمان ہے۔ اماں کا نام ام الخیر سلمیٰ ہے، کنیت ابوبکر لقب عتیق وصدیق ہے، مشہور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق ہے۔

جب ان کی ولادت ہوئی تو آسمان کے ذرہ ذرہ سے آواز آئی کہ اے اللہ کی بندی یہ بات یقینی سن، تجھے مبارک ہو یہ بچہ جہنم سے آزاد ہے تو اس کا نام عبدالرحمٰن رکھ عبداللہ، رکھ مگر اس کا لقب صدیق ہے، یہی وہ بچہ ہے جو آخری نبی کا قیامت تک رفیق ہے، یہی ابوبکر صدیق ہے جو وصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے توجہ کیجئے، لوگوں نے آپ کے ذہن پر شب خون مارا لوگوں نے عجیب قسم کے من گھڑت قصے پیدا کیے ورنہ پورے صحابہ میں افضل، اعلیٰ، بالا، سب سے پہلا نبی پاک کا رفیق۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وزیر، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشیر، مصطفیٰ کا محافظ ابوبکر صدیق ہے۔ زور سے کہو کون ہے؟ (صدیق ہے) اور پوری کائنات میں ہم نے مطالعہ کیا، شہید بہت ہیں، بہادر بہت ہیں، محدث بہت ہیں، مفسر بہت ہیں، عالم بہت ہیں، حجاج بہت ہیں، مفتی بہت ہیں، مگر صدیق ایک ہے۔

بہادر حضرت خالد بھی ہیں، حضرت طارق بھی فاروق بھی ہیں، مگر صدیق ایک ہے قرآن نے جس کو صدیق کہا مصطفیٰ کی زبان نے صدیق کہا وہ ابوبکر ہے۔

کوفے سے ایک سازش اٹھی جو حضرت عثمانؓ پر بھی حملہ کرنے آئے اور حضرت حسینؓ کو بھی کربلا میں شہید کیا، وہ سازش آج بھی ملک میں پھیل رہی ہے، کہ وصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حیدر کرار ہیں۔ نہیں نہیں۔ وصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صدیق ہیں، خلیفہ بلافصل بھی ابوبکر صدیق ہے، جس کو حضورؐ نے فرمایا: اِنْ یَـلِـیَ الْخَلَافَۃُ مِنْ بَعْدِیْ اَبَابَکْرِنِ الصِّدِّیْق میرے

بعد میری خلافت کا وراث جو ہوگا وہ صدیق ہوگا اور آپ نے فرمایا مُرُوْ اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ میرے مصلی پر ایک لاکھ چوبیس ہزار میں سے کوئی نہیں آ سکتا، میرے مصلی پے کھڑا ہو کر نماز پڑھا سکتا ہے تو وہ ابوبکر صدیقؓ ہے۔

بی بی صدیقہؓ نے فرمایا حضرت وہ نرم دل ہیں، رقیق القلب ہیں، مصلّٰی خالی دیکھا تو برداشت نہیں کر سکے گا۔۔ خدا کی قسم عربی دانوں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَایَابِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا اَبَابَکْرٍ صدیقہ اللہ بھی انکار کرتا ہے اللہ کا رسول بھی، صدیق کے سوا میرے مصلّٰی پر کوئی اور کھڑا نہیں ہو سکتا۔ عزیزان مکرم سب سے پہلے جو نبوت پر ایمان لایا۔ بلا جھجک بلا دھڑک جس نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر یقین کیا وہ ابوبکر صدیقؓ ہے۔

جب ان کا نام آئے تو (صحابہ کا) آپ کہا کریں رضی اللہ عنہ ملنگ ناراض ہیں، ڈاکٹر ناراض ہیں، مگر اللہ راضی ہے بڑی چیز اللہ کی رضا ہے۔ صحابہ وہ ہیں جن سے خدا راضی ہو چکا ہے۔ آج کوئی ولی، کوئی قطب، حضرت عبد القادر جیلانی، داتا گنج بخش رحمہ اللہ علیہ ہوں وہ بھی دعوے سے نہیں کہہ سکتے کہ ہم سے راضی ہے۔ کالا بلالؓ قرآن کی آیت پڑھ کر بتا سکتا ہے کہ ہم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا راضی ہو چکا ہے کیوں کہ ان کے لیے قرآن ہے لقد رضی اللّٰہ عن المؤمنین، رضی اللّٰہ عنھم و رضو عنہ توجہ کیجئے! آج ہم صدیق کی یاد منا رہے ہیں، اور ان شاء اللہ پورے ملک میں منائی جائے گی، ریڈیو پر منائی جائے گی، ٹی وی پر منائی جائے گی، گھر گھر میں منائی جائے گی، دنیا کو بتایا جائے گا کہ خلافت راشدہ کا پہلا تاجدار صحابہ کا سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار ابوبکر صدیقؓ ہے۔

ہم سب کے خادم ہیں، ہم سارے عرب کے خادم ہیں، ہم صحابہ کے خادم ہیں، ہم سب کو مانتے ہیں۔

ہم صدیقؓ کی صداقت مانتے ہیں فاروقؓ کی عدالت مانتے ہیں، عثمان غنیؓ کی سخاوت مانتے ہیں، حیدرؓ کی شجاعت مانتے ہیں، بتولؓ کی عزت مانتے ہیں، عائشہؓ کی عزت مانتے ہیں، حسنؓ و حسینؓ کی شہادت مانتے ہیں، ان کے قدموں میں جنت مانتے ہیں۔

ہم کانے نہیں کہ ایک آنکھ بند ہو۔ ہم سب کو مانتے ہیں۔

صحابہ برحق ہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان بھی برحق ہے، اگر حیدر کرارؓ داماد ہے تو

ابوبکر خسر ہے، اگر بتولؓ بیٹی ہے تو عائشہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے، ہم سب کو مانتے ہیں بولو (ہم سب کو مانتے ہیں)۔

ہم وہ نہیں ہیں کہ اک نعرہ لگائیں مگر آپ کو ذرا تھوڑا سا پردہ ہٹادوں، سنادوں، جگادوں، سنادوں، کیوں کہ آپ کو بات کا پتہ نہیں پروپیگنڈے کا آپ شکار ہیں بڑے غور سے سنیں، تو بہر حال عزیزان من! توجہ کیجئے (کوئی آدمی کھڑا ہوکر نعرہ لگاتا ہے مولانا اس کو بٹھاتے ہیں) بعض کو ہوش ہوتا ہے بعض کو جوش ہوتا ہے، اللہ کے بندے جوش بھی ہو خاموش بھی ہو (خود نعرہ لگایا)

میں نعرہ لگانا جانتا ہوں، پرانا کھلاڑی ہوں آپ بیٹھ جائیں، نعرہ تکبیر، اللہ اکبر، شان صحابہ، زندہ باد، شان اہل بیت، زندہ باد، شان اسلام، زندہ باد، شان قرآن، زندہ باد، خلافت راشدہ، حق چاریار، خلیفہ اول ابوبکر صدیقؓ زندہ باد۔ دیکھئے! بہترین نعرہ لگ رہا ہے، بیٹھیں وقت تھوڑا ہے، بعضوں کو ہوش ہوتا ہے، بعضوں کو جوش، ہر ایک کی اپنی طبیعت ہوتی ہے، ہم گھبراتے نہیں توجہ کیجئے میں چند موتی دینے آیا ہوں بڑے غور سے سنیں کوئی سوال کریں، کوئی چٹ لکھیں، کوئی مسئلہ پوچھیں، آپ کو کھلی اجازت ہے۔ دعا کرو اللہ ہم مسلمانوں کو اتفاق عطا فرمائے۔ عجیب ہمارا ملک ہے، کوئی کہتا ہے خدا کی ذات نہیں، کوئی کہتا ہے توحید نہیں، کوئی کہتا ہے ہم مومن ہیں، صحابہ مومن نہیں۔ وہ بھی غلطی پر ہیں کہو وہ بھی غلطی پر ہیں، گمراہ ہیں۔ سب سے اول مومن صحابہ ہیں، اول گواہ کون ہیں؟ (صحابہ) اول اول پیغمبر کے مصدق کون ہیں؟ (صحابہ) پیغمبر شمع ہے تو یہ پروانے ہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم چاند ہے، صحابہ ستارے ہیں، نبی آقا ہے یہ غلام ہیں، مصطفیٰؐ استاد ہیں یہ شاگرد ہیں، کملی والا سپہ سالار ہے یہ مصطفیٰؐ کے سپاہی ہیں، (نعرہ تکبیر، اللہ اکبر، تاج وتخت ختم نبوت، زندہ باد، شان صحابہ زندہ باد، صداقت صدیق، زندہ باد۔ یہ قصور کی مٹی ہے میرا قصور نہیں، پھر نعرہ لگتا ہے تاج وتخت ختم نبوت، زندہ باد، مدعیان نبوت، مردہ باد یہ بھی اس کے ایمان کی ایک نشانی ہے)۔

توجہ کیجئے! تھوڑے سے حقائق میرا پڑھا لکھا طبقہ، تعلیم یافتہ طبقہ، گریجویٹ، فوجیٹ، طبقہ غور سے سنے، چند آدمی مجھے چلارہے ہیں میرے مزاج کا مجمع نہیں پھر میں آپ کو چند موتی دے رہا ہوں، غور کیجئے، میں تو کراچی کا عادی ہوں، لاکھوں کا اجتماع ہوتا ہے لوگ بڑے غور سے سنتے ہیں، یہ لاہوری ہیں یہاں سے غوری ہے۔ تو بہر حال یہاں لاہور یہاں دعا کرو اللہ تعالیٰ اور آدمیوں کو بھی

جنت کی طرف لائے، آمین۔ اتنا اشتہار، اتنا اظہار، اتنا انتظام اور یہ چند ساتھی وہ بھی کچھ پڑے ہیں، کچھ کھڑے ہیں، انتظار میں ہیں کہ کوئی گڑ بڑ ہو تو ہم بھاگ جائیں۔ یہ سارے بزدل اکٹھے ہو گئے ہیں، دعا کرو اللہ تمہیں بہادر بنائے (آمین)۔ بھائی ہم صدیق کی یاد منا رہا ہیں، کیوں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ کو مانتے ہیں، اب وقت نہیں میرے پاس چند موتی لے لو۔

صحابی اس کو کہتے ہیں من صحب رسول اللہ جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ملی ہو، من رای وجہ رسول اللہ بعنیہ جس نے ایمان اور کلمہ پڑھ کر آنکھوں سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو ایک سیکنڈ دیکھا ہو، وہ صحابی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاتمس النار مسلما رانی جس نے ایک منٹ میرے چہرے کا دیدار کیا اس کو جہنم کی آگ کا سیک بھی نہیں آئے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ پیغمبر کا دریا رحمت نبوت جوش میں آیا فرمایا رای من رانی جس نے مجھے دیکھا اس کو بھی جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی، بلکہ جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا اس پر بھی جہنم حرام ہوگی، یہ آقا کے الفاظ ہیں، زور سے کہو کس کے؟ (آقا کے) دنیا پوچھتی ہے کہ ابوبکرؓ کون ہے؟ میں کہتا ہوں صدیق کو دیکھنے والا بھی جنتی ہے اور صدیق نے جو کام کیا وہ آپ کو بتاؤں گا۔ تھوڑا سا اب بھی بتا رہا ہوں جو تلوار لے کر نکلے اسے اسلامی اصطلاح میں مجاہد و غازی کہتے ہیں، جو مسجد میں پہونچے اسے نمازی کہتے ہیں، جو قرآن اچھا پڑھے اسے اسلامی اصطلاح میں قاری کہتے ہیں۔ جو کعبے کا دیدار کرے اسے حاجی کہتے ہیں، جو فیصلہ صحیح کرے اسے قاضی کہتے ہیں، جو آنکھوں سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھے اسے صحابی کہتے ہیں، جو اسٹیج پر حق کہے اس کو آپ وہابی کہتے ہیں اور ہم ان کے دماغ کی خرابی کہتے ہیں۔ (نعرہ تکبیر، اللہ اکبر، ختم نبوت زندہ باد، علماء دیوبند زندہ باد)

صحابی اس کو کہتے ہیں، جاگ رہے ہو؟ میں نے فقط صدیق اکبر کے کچھ محاسن مناقب ایک جھلک، ایک چمک، ایک دمک با کڑک، بلا دھڑک، سمجھانا ہیں آپ کو پہنچانا ہے، صدیق کے قدموں تک اور صدیق کے قدموں سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی تک پہنچانا ہے، پروانوں سے شمع تک، ستاروں سے چاند تک، شاگردوں سے استاد تک، صحابہ سے مصطفیٰ تک سب کہو صلی اللہ علیہ وسلم۔

پھر غور کیجئے! خود حضورؐ نے فرمایا ہمارا عقیدہ ہے کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل سکتا ہے، زمین و آسمان بدل سکتا ہے، درخت اپنی جگہ چھوڑ سکتا ہے، دریا دنیا کو غرق کرسکتا ہے، انقلابات صدارتیں، وزارتیں

بدل سکتی ہیں، قیامت تک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان غلط نہیں ہوسکتا۔

صحابی کہتے ہیں جو نبی کا ساتھی ہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست ہو، ہمارے ملک میں عادت ہے کہ اگر کوئی جوئے باز ہو تو دوست بھی جوئے باز ہوگا، ڈاکو ہے تو دوست بھی ڈاکو ہوگا، ایک والی بال کھیلنے والا ہے تو اس کے دوست بھی کھلاڑی ہوں گے، بیڈمنٹن کا کھلاڑی ہے تو اس کے دوست بھی کھلاڑی ہوں گے۔ خدا کی قسم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاک ہے تو دوست بھی پاک ہیں، محمد نیک ہے تو اس کے دوست بھی نیک ہیں، یہ قانون ہے۔ زور سے بولو (یہ قانون ہے) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم صحیح تو اس کا ماحول بھی صحیح ہے۔

صحابی اس کو کہتے ہیں من صحب رسول اللّٰہ ملک میں ایک فضا ہے کہ تین صحابہ مومن بچے باقی مرتد ہو گئے کوئی مرتد نہیں ہوا۔ کہو (کوئی مرتد نہیں ہوا) یہ قادیانی اور یہاں پاکستانی ہیں کہ گوری چھوکری دیکھ کر فروٹ کی ٹوکری دیکھ کر نوکری دیکھ کر مرتد ہو جائیں، صحابہ وہ ہیں ان جیسا کسی کا ایمان نہیں، کیوں کہ صحابہ بلاواسطہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد ہیں، بلاواسطہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ ہیں، بلاواسطہ نبیؐ کے صحبت یافتہ ہیں، چاند آیا ستارے بن گئے، شمع آئی پروانے بن گئے، آقا آیا غلام بن گئے، امام آیا مقتدی بن گئے، نبوت نے اعلان کیا لبیک کہہ دیا، یہ صحابہ ہیں۔

غور فرمائیں! ایک صحابی حضرت بلالؓ کو فقط دیکھیں سینے پر پتھر ہے، نیچے انگارے ہیں، ہاتھوں میں میخیں ہیں، گردن میں رسہ ہے، امیہ کی مار ہے، بر سر بازار ہے، بڑا بے قرار ہے، مار بار بار ہے پورا مکہ بے زار ہے، پھر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار ہے، نبوت کا اقرار ہے (سبحان اللہ)

عزیزان من! ایک صحابیہ عورت جس کا نام سمیہ ہے، ابوجہل نے پکڑ کر جکڑ لیا، جکڑ کر لٹکا دیا، اور دو کیلوں سے بی بی کو لٹکا دیا پاؤں کو اونٹوں سے باندھ دیا، برچھی لے کر کھڑا ہو گیا کہنے لگا اب بتا کیا ہوگا؟ کہنے لگی ابوجہل تجھے طاقت پے ناز ہے مجھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پے ناز ہے (سبحان اللہ) ابوجہل تجھے سرداری پے ناز ہے مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری پے ناز ہے چر کر دو ٹکڑے ہو گئی، پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن نہیں چھوڑا، یہ صحابیہ ہیں۔

میرے پاس وقت نہیں دلائل اتنے ہیں کہ میں پیش نہیں کر سکتا کبھی آپ صدیقؓ کی شان میں جلسہ رکھیں، برکت ہال یا انارکلی چوک میں، پھر پورے پاکستان کو چیلنج دیں، انشاء اللہ پھر کئی گھنٹے فقط لفظ

صدیق پے کچھ عرض کروں گا کہ یہ کون ہے۔

تو عزیزان من! صحابہ سب برحق ہیں، یہاں کچھ لوگ کہتے ہیں بیچارے صاحب بھنگ، صحابہ سے جنگ، یہ بیچارے ملنگ، ننگ دھڑنگ، کپڑے کالے رنگ، یہ فرماتے ہیں کہ تین مسلمان بچے باقی مرتد ہوگئے یہ غلط کہتے ہیں زور سے کہو (غلط کہتے ہیں) جب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کیا تو پانچ صحابہ تھے مجھے وقت نہیں کہ تشریح کروں، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زید بن ارقم کے گھر پہنچے تو پینتالیس صحابہ تھے جب شعب ابی طالب میں بائیکاٹ کیا گیا تو اس وقت بیاسی صحابہ تھے، جب مکہ سے بے وطن ہوئے تو ایک سو پندرہ مہاجر تھے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میدان بدر میں آئے تو تین سو تیرہ صحابہ تھے، جب احد میں آئے تو ایک ہزار صحابہ تھے، مقام حدیبیہ پے آئے تو چودہ سو صحابہ تھے، جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے وقت آئے تو دس ہزار صحابہ تھے، جب غزوہ حنین میں آئے تو بارہ ہزار صحابہ تھے، غزوہ تبوک میں آپ تشریف لے گئے تو سپہ سالار خود بنے تو اس وقت چالیس ہزار صحابہ تھے، حجۃ الوداع کے موقعہ پر جب اونٹنی قصویٰ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو ستر ہزار صحابہ تھے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو رہے تھے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں رو رہے تھے، یہ ایک جھلک ہے زور سے کہو یہ ایک جھلک ہے۔

پھر سنیں ابھی تقریر نہیں ہے، سب سے پہلے بلا جھجک جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین کیا، نبوت کی دعوت پر لبیک فرمایا وہ صدیقؓ ہے، صدیق کہتے ہی اس کو ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کی تصدیق کرے۔ خدا کی قسم او ایماندارو دکاندارو! خود حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے جس کے سامنے اسلام پیش کیا کسی نے کہا معجزہ دکھاؤ، کسی نے کہا بات نہیں سنتے، کسی نے پتھر مارے، کسی نے اوجھڑیاں ڈالیں، کسی نے مجنون کہا، کسی نے کذاب کہا، کسی نے میری آخر تک بات نہیں سنی، فرمایا جب میں نے ابوبکر کا ہاتھ پکڑا اور میں نے کہا خدا نے میرے سر پر نبوت کا تاج رکھا ہے، میں نبی اور ہادی بن کے آیا ہوں، فرمایا بلا جھجک جس نے گردن جھکا کر کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تیرا غلام بن چکا ہوں، جس نے فوری میری بات کی تائید وتصدیق کی وہ صدیق ہے۔

صدیق اس کو کہتے ہیں کہ جو بے دلیل کے مان لے۔ جب، حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے تشریف لائے تو ایک زندیق بن گیا ایک صدیق بن گیا۔ جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر

انکار کردیا، وہ زندیق ہوگیا، جس نے ابوجہل سے سن کر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر اقرار کرلیا وہ صدیق بن گیا، جاگ رہے رہو؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو جو عقل کی کسوٹی پر نہ تولے، کہے کہ ہماری عقل مانے یا نہ مانے نبی کی زبان سے ہر بات سچی نکلتی ہے، وہ صدیق ہوتا ہے۔

خدا کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی کی بڑی مشہور کتاب ہے، فرماتے ہیں کہ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات سات آسمانوں کے اوپر تشریف لے گئے تو جبرئیل علیہ السلام ساتھ تھے، آپ نے فرمایا کہ جبرائیل! تو مجھے سیر کے لیے لے جارہا ہے، سات آسمانوں پر مقام محمود اور اتنا اونچا سدرۃ المنتہیٰ ابولہب، عتبہ، عتیبہ، شیبہ، نضر بن حارث انکار کردیں گے، یہ کفار تو پہلے بیدار ہیں، پھر بھی انکار کردیں گے، یہ کیسے معراج کی تصدیق کریں گے۔ تو جبرائیل نے کہا اِنَّ قَوْمَکَ یُکَذِّبُکَ اَبُوْبَکْرٍ یُصَدِّقُکَ فَھُوَ صِدِّیْقٌ اس نے کہا حضرت سارے انکار کریں گے، وہ ایک دیوانہ ہے جو تیری معراج کا اقرار کرے گا، وہ صدیق ہے۔ صدیق کا لقب اس کو ملا بھی معراج کے بعد ہے جب ابوجہل نے کہا کہ تیرا یار کہتا ہے۔ لاہوریو! ابوجہل نے کہا کہ ابوبکر! تو تو کہتا ہے، مگر عقل نہیں مانتی کہ رات کو گیا ہو سیر پر، سات آسمانوں پر بغیر سیڑھی کے مگر تیرا یار کہتا ہے، ابوجہل کو یقین ہے کہ ابوبکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یار ہے، مگر لاہوریوں کو انکار ہے، خدا کی مار ہے، ان کو انکار ہے، اس نے کہا تیرا یار کہتا ہے تو ابوبکر نے گردن جھکا کر کہا کہ اگر وہ کہتا ہے تو سچ کہتا ہے ابوجہل تیری عقل غلط ہوسکتی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کبھی غلط نہیں ہوسکتی (اسے صدیق کہتے ہیں) السابقون الاولون سے ہوتا ہے ثابت۔ سب سے پہلے جس نے کلمہ پڑھا وہ صدیق ہے، سب سے پہلے جس نے نبوت کی عزت کے لیے مار کھائی دین کے لئے وہ صدیق ہے، سب سے پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مشیر بنا وہ کون ہے؟ بولتے جایئے (صدیق ہے) وقت تھوڑا ہے، ڈیڑھ گھنٹہ میں تو میری تمہید پوری نہیں ہوسکتی پھر حضرت کی دعا ہوگی (مولانا عبید اللہ انورؒ) آپ کی دعا ہوگی رحمت خدا ہوگی۔ بہر حال اس وقت میں فقط حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہی خلیفہ جو خلافت راشدہ میں پہلا تاجدار ہے، جس کا نام عبداللہ ہے۔ آپ کو تو اس کے نام کا ہی پتہ نہیں کنیت ان کی ابوبکر ہے لقب ان کا صدیق ہے اور مشہور عتیق ہے۔ حضورؐ نے فرمایا انت عتیق اللہ تو عزیزان من! میں عرض کررہا تھا کہ سب سے پہلے میں ایک فارمولا دے رہا ہوں۔ لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ دم مست قلندر حضرت علی کا پہلا نمبر۔ ان کا پہلا نمبر ہے مگر شجاعت میں، ابوبکر کا پہلا نمبر ہے

مگر خلافت میں اور اگر عبد الشکور سے علمی بات لو تو یہ ہے کہ خدا کی قسم علیؓ حضرت عثمانؓ کے خلیفہ ہیں۔ حضرت عثمان حضرت عمرؓ کے خلیفہ ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہے تو صرف ابو بکر صدیقؓ ہے۔ اور جس کا لقب خلیفہ رسول اللہ بنا ہے، وہ صدیق ہے، یہ کوئی معمولی آدمی نہیں، یہ بھی قریشی ہے، یہ بھی ساتویں پشت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان میں ملتا ہے۔ یہ وہ آدمی ہے جس کے بارے میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری دنیا پر میرا احسان ہے، مجھ پر صدیق کا احسان ہے میں کہتا ہوں کہ حضرت علی اور ابو بکرؓ میں بڑا فرق نہ سمجھیں تو بیڑا اغرق ہے۔ حضرت علیؓ پیغمبر کے گھر سے کھاتا رہا صدیق سب کچھ نبی کی جوتی میں لٹاتا رہا۔

حضرت علیؓ نے بیٹی لی ہے، صدیقؓ نے بیٹی دی ہے، علیؓ کے گھر کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے آباد کیا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کو صدیقؓ نے آباد کیا۔

سنو دین پوری سے کھل کے کہتا ہوں، خدا کرے ہدایت نصیب ہو۔ آمین کہو (نعرہ تکبیر، اللہ اکبر، تاجدار ختم نبوت، زندہ باد)۔

ختم نبوت مجلس عمل کا پہلا پہلا صدر بھی صدیقؓ ہے۔ مسیلمہ کذاب کا واصل جہنم اور قاتل حضرت صدیقؓ ہے۔ زور سے کہو کون ہے؟ (صدیق ہے) میرے پاس تصدیق ہے بالکل ٹھیک ہے، ذرا توجہ کیجئے میں ذرا دوسری طرف آ رہا ہوں ہم سب کو مانتے ہیں۔

ہم وہ نہیں کہ فقط علیؓ علیؓ ایک نعرہ لگائیں نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سچا تھا تو ابو بکر صدیقؓ بن گیا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عادل تھا تو عمرؓ عادل بن گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سخی تھا تو عثمانؓ سخاوت کا بادشاہ بن گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہادر تھا تو علیؓ حیدر کرار بن گیا۔ اگر گواہی کا موقع آئے تو صداقت اختیار کرو، اگر حکومت ملے تو عدالت اختیار کرو، پیسہ ہو تو سخاوت اختیار کرو، میدان ہو تو شجاعت اختیار کرو۔ یہ سب حضور کی جھلکیاں ہیں، یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی جھلک ہے، یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس ہے۔ کہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا؟ (عکس ہے) ہم سب کو مانتے ہیں، ہماری آنکھیں روشن ہیں، ہماری گود آباد ہے، ہمارا دامن آباد ہے، ہم صحابہ کو چھوڑیں تو رافضی بن جائیں گے، اہل بیت کو چھوڑیں تو خارجی بن جائیں گے، دونوں کا دامن پکڑیں تو پکے مسلمان بن جائیں گے، صاحب ایمان بن جائیں گے، خدا کی قسم عالی شان بن جائیں گے، یہ صحیح ہے یا نہیں؟ (صحیح ہے)۔

اب توجہ کیجئے! تھوڑا سا موازنہ کر دوں ہم سب کے غلام ہیں، حضرت علیؓ برحق ہیں، صدیق بھی برحق ہیں، مگر ہجرت کی رات دیکھئے ساری دنیا نبی کے دروازے پر آ رہی ہے، ہجرت کی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم صدیق کے دروازے پر جا رہا ہے۔ حضرت علیؓ بستر ے کے محافظ ہیں، صدیق بستر والے کا محافظ ہے، مجھے بولنے دو۔

ملنگو سنو! حضرت علیؓ کے پاس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت ہے، صدیق کے پاس خدا کی امانت ہے، بڑا فرق ہے۔ حضرت علی سو رہے ہیں، صدیق جاگ رہے ہیں، حضرت علی فقط کے میں رہے صدیق مدینہ میں قیامت تک ساتھ ہے۔ اب بھی ساتھ ہیں میں کہتا ہوں جبرئیل مقابلہ نہیں کر سکا صدیق کا کہو صحیح ہے (صحیح ہے)۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سفر کیے ہیں، ایک زمین کا سفر ہے۔ ایک آسمان کا سفر ہے۔ اسے سفر ہجرت کہتے ہیں، اسے سفر معراج کہتے ہیں، یہ بھی رات کو ہے، یہ بھی رات کو ہے، یہ بھی کے سے ہے یہ بھی کے سے ہے۔ ادھر روانہ ہوئے تو جبرئیل جگانے آیا۔ جب ادھر روانہ ہوئے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کنڈی کھٹکھٹانے آیا۔ ادھر براق سواری ہے، ادھر صدیقؓ کا کندھا سواری ہے۔ اس نے پیسہ خرچ نہیں کیا، اس نے گھر میں پیسہ نہیں رکھا، اس کو کانٹے نہیں لگے اس کے پاؤں میں زخم ہیں خدا کی قسم یہ سدرہ پے جا کر چھوڑ بیٹھا یہ ایسا ساتھ ہوا کہ قیامت تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوگا (نعرہ تکبیر، اللہ اکبر، تاج وتخت ختم نبوت، زندہ باد، شان صحابہ، زندہ باد) وقت تھوڑا ہے ذرا موتی مجھ سے لے لو۔

توجہ کیجئے! مجھے تو چھیڑ و سوالات لکھو میں آپ کو بتاؤں کہ صدیقؓ کون ہے، دعا کرتا ہوں خدا ہمیں صدیقؓ کا ادب نصیب فرمائے، یہ تو صدیق ہے ہمیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کی گلیوں کے کتوں کے پاؤں کی مٹی سے بھی عقیدت ہے، ہم تو اس مدنی کا چہرہ دیکھ چکے ہیں، (حسین احمد مدنیؒ) جو مدینہ سے واپس آئے تو ایک سفوف لائے کسی نے پوچھا کیا ہے فرمایا اس میں شفا ہے، حضرت کیا ہے فرمایا مدینے کی گلیوں کی کھجور کی گٹھلیاں لایا ہوں، خدا کی قسم تمہاری حریروں میں، تمہاری دواؤں میں، اتنی شفا نہیں جتنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گلیوں کی ان گٹھلیوں میں شفا رکھی ہے۔ ہمارا تو تعلق ان لوگوں سے ہیں کہو الحمد للہ (الحمد للہ)۔ جو سترہ سترہ برس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پر بیٹھے

رہے، گئے تو حسین احمد کہتے تھے واپس آئے تو مدنی بن کے آئے، ہمارا تعلق ان سے ہے کہو الحمد للہ ۔لوگ ہمیں غلط نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے، میں نے کہا ہم جھوٹے نبی کو نہیں مانتے، کذاب کو نہیں مانتے، سرکاری کو درباری کو نہیں مانتے، اس قادیانی شیطانی، بروزی، موذی، ظلی، شیخ چلی کو نہیں مانتے۔

توجہ کیجئے! میں بات کر رہا تھا، کہ سب برحق ہیں، تو حضرت علیؓ پاک ہمیشہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے کھاتا رہا، صدیق لٹاتا رہا، آیا تو اس کے پاس پینتالیس ہزار نقد کیش تھا، نوٹ کرلو، میرے تاریخ دانوں تمہیں تو ڈائریکٹر شمع فن کار، قلم کار، حور اوران رسالوں کے پڑھنے سے فرصت نہیں، جب دیکھو افسانے دیوانے اور ہاتھ میں ترانے دین سے بیگانے۔تو مجھے افسوس ہے کہ اس کا آپ بھی ذرا دین کو پڑھیں۔آپ چکر میں آگئے ہیں، آپ کو پتہ نہیں کہ حقیقت کیا ہے تو عزیزان من! برادران من! محبان وطن! سنو، موتی چنو۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت حیدر پاک وہ بھی برحق ہیں جو حضرت علیؓ کی توہین کرے، ہم برداشت نہیں کرتے، اس طرح جو کہتا ہے کہ یا علی! نہ رضی اللہ کہتا ہے نہ کرم اللہ وجہہ یہ حضرت علیؓ کا گستاخ ہے ان کی زبانوں کو بند ہونا چاہئے، حضرت علیؓ کا نام لو تو یوں کہو شیر جرار، حیدر کرار، اسد اللہ الغالب ابن ابی طالب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہمارا ایمان تازہ ہوتا ہے، اس طرح پنج نعرہ پنجتنی ایک نعرہ حیدری یہ کیا ہے یہ نعرہ اسلام کے خلاف ہے اور حضرت علیؓ کی توہین ہے، کہو رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

توجہ کیجئے! میں نے ابھی بہت دور پہنچنا ہے، تقریباً تین سو میل پہنچنا ہے، ڈیرہ اسماعیل پہنچنا ہے، دعا کریں اللہ قبول فرمائے۔میرا تو خیال تھا کہ لاہور کو جگاؤں گا لیکن ابھی لاہوری ذرا بے غوری ہے، دعا کرو خدا لاہور کرے دین کا یہاں زور کرے، یہ نہ ہو کہ کوئی شور کرے، شور کرو گے تو ہم ڈرنے والے نہیں، آپ جانتے ہیں۔افسوس کہ ہم ہیں بلوچ، بلوچ بہادر قوم ہے اللہ تمہیں بھی بہادر بنائے۔ ہم حضرت حیدر کے بھی غلام ہیں، ان کی توہین بھی برداشت نہیں کرتے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علی کی گردن میں رسہ ڈال کر گھسیٹا گیا، یہ حیدر پاک کی توہین ہے، جو اسد اللہ الغالب ہو وہ گھسیٹا نہیں جاسکتا جنگل کا شیر بھی کسی کے سامنے نہیں جھکتا خدا کا شیر بھی کسی کے سامنے نہیں جھک سکتا، تم فقط کہتے ہو یا علی، ہم کہتے ہیں حیدر ہے، صفدر ہے، شیر نر ہے، شیر ببر ہے، فاتح خیبر ہے، قاتل انصر ہے، ذی

قدر ہے، ابوطالب کا پسر ہے، خدا کی قسم حسن وحسین کا پدر ہے، بتول کا شوہر ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا برادر ہے، نڈر ہے، بہادر ہے، ذی قدر ہے۔

تم فقط کہتے ہو یا علی مدد، ہم کہتے ہیں حیدر کرار ہے، شیر جرار ہے، صاحب ذوالفقار ہے، ہاتھ میں تلوار ہے، لشکر کفار ہے، علی کا وار ہے، گرچہ کافروں کی قطار ہے، لاکھ یا ہزار ہے، جہاں سے نکلے علی کا بیڑا پار ہے، جانثار ہے، صحابہ کا وفادار ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار ہے، اس لیے ہمیں علی سے پیار ہے۔ جاگ رہے ہو یا نہیں؟

علیؓ کی داڑھی مبارک یہاں تک تھی (ناف تک) تمہاری طرح شلغم نہیں، جس طرح تم شلغم بن سے بے غم اس طرح حضرت علیؓ نہیں تھے، حضرت علیؓ کا نعرہ حیدری یہ نہیں تھا کہ تم لگا رہے ہو نعرہ حیدری، نعرہ حیدری اللہ اکبر، نعرہ حیدری کا معنی حیدر والا نعرہ، رضی اللہ عنہ۔

حضرت حیدرؓ نے جو خیبر کی فتح پر نعرہ لگایا تو فرمایا اللہ اکبر، تم بھی کہو نعرہ حیدری اللہ اکبر، حضرت علی نے اللہ کو پکارا، اسد اللہ الغالب۔ یہ خدا کا شیر ہے بلاتا بھی خدا کو ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ حضرت علی کو بھی بازوؤں میں جس نے قوت دی وہ کون ہے؟ (اللہ) میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر جس نے تاج نبوت رکھا وہ کون ہے؟ (اللہ) ایک رات میں محبوب کو جس نے سیر کروائی وہ کون ہے؟ (اللہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرے چاند دو ٹکڑے کرے وہ کون ہے؟ (اللہ) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھائے، فاروق پہنچ جائے، پہنچانے والا کون ہے؟ (اللہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرے اور امت بخشی جائے، بخشنے والا کون ہے؟ (اللہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم مانگتا رہے، خدا دیتا رہے یہ صحیح ہے، زور سے کہو یہ؟ (صحیح ہے)۔

سنو لاہوریو! تم کو غلط راستے پے ڈالا گیا، اس وقت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خلیفہ کو جو تاجدار خلافت کا پہلا بادشاہ ہے اس کا ذکر کر رہا ہوں، اب دین پوری ایک فارمولا پیش کرتا ہے، ذرا غور سے سنیں غلط ہو تو مجھے پکڑ لینا۔ جس نے سب سے پہلے کلمہ پڑھا صدیق ہے، جب حیدر پاک کی ساڑھے آٹھ سال کی عمر تھی بالکل، توہین کروں تو مجھے گلے سے پکڑ لینا، گستاخی نہیں ہوگی، صحیح بات ہوگی جب حیدر پاک مکے کی گلیوں میں بچے تھے کھیل رہے تھے، غیر بالغ تھے، صدیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ونبوت کے لئے مار کھا رہے تھے خدا کی قسم مار کھا رہے تھے، مشیر بن چکے تھے، سب کچھ لٹا

رہے تھے، جب کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا اس وقت ساتھ تھا۔ خدا کی قسم میں باوضو کھڑا ہوں قرآن کی آٹھ آیتیں پیش کر سکتا ہوں، جن میں صدیق کی شان ظاہر ہے۔ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ یہ صدیق ہے، وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی یہ صدیق ہے، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ یہ صدیق ہے، اِذْهُمَا فِی الْغَارِ غار میں کون ہے؟ (صدیق ہے) ثَانِیَ اثْنَیْنِ کون ہے؟ (صدیق ہے) اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ کون ہے؟ (صدیق ہے) یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ کون ہے؟ (صدیق ہے) مجھے وقت نہیں کبھی میں آپ کو ترتیب بتاؤں گا کہ صدیق قرآن میں، صدیق محبوب کی زبان میں، صدیق صحابہ کے بیان میں، صدیق اہل بیت کے اعلان میں۔

سارے عداوت کر رہے تھے، یہ محبت کر رہا تھا، کوئی زندیق بن رہا تھا، یہ صدیق بن رہا تھا، سب سے پہلے جس نے نبوت کی تصدیق کی وہ کون ہے؟ (صدیق ہے) ساری دنیا جب مخالف تھی اور جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا بن گیا وہ کون ہے؟ سب سے پہلے جس نے مکہ میں مسجد بنائی، صبح کو دکان کھول کر جس نے قرآن کی تبلیغ کی اور تیرہ آدمیوں نے قرآن سن کر اسلام قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بن گئے وہ کون ہے؟ (صدیق ہے) جس نے ساٹھ غلاموں کو خرید کر آزاد کر کے کلمہ پڑھایا وہ کون ہے؟ (صدیق ہے) جس نے تیرہ کو کلمہ پڑھایا وہ خود مومن نہیں؟ ہائے ہائے۔ ہمارے دین پور میں کہتے ہیں ہمارے خسر مومن ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر مومن بھی نہیں۔ یہ توہین ہے یا نہیں؟ (توہین ہے) یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خسر بھی مومن نہیں ملے تو قرآن سے پوچھتا ہوں، قرآن کہتا ہے: فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا سن لولا ہوریو! توبہ کرو اللہ فرماتے ہیں ایمان ایسا لاؤ جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ لائے تھے، دعا کرو اللہ ہمیں صدیق جیسا ایمان عطا کرے۔

ہمارے عطاء اللہ شاہ مرحوم فرماتے تھے کہ کفر ہو تو ابو جہل جیسا، ایمان ہو تو ابو بکر جیسا، منافقت نہ ہو، کفر ابو جہل جیسا وہ کفر میں پکا تھا، ابو بکر اسلام میں پکا تھا، صحیح ہے یا غلط ہے؟ (صحیح ہے)۔

تو عزیزان من! ایک فارمولا دین پوری سے لے لو تو پھر کچھ واقعات بیان کروں، سب سے پہلے جس نے نبوت کی تصدیق کی، اور پیغمبر پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا، ایمان لایا وہ کون ہے؟ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور نبوت و دین کے لیے مار کھائی وہ کون ہے؟ جس نے سارا

مال نبی کی جوتی میں لٹادیا وہ کون ہے؟ سب سے پہلے جس نے اپنی کنواری لڑکی دے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسکین و تسلی دی وہ کون ہے؟ سب سے پہلے ہجرت کی رات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جس دروازے پر پہنچا وہ کون ہے؟ سب سے پہلے حجۃ الوداع پر خطیب بن کے گیا وہ کون ہے؟ سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہو کر جس کے گھر سے کھانا پہنچا، اونٹنیاں پہنچیں، بکریوں کا دودھ پہنچا وہ کون ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو غار میں پہنچا وہ کون ہے؟ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ پہنچا، وہ کون ہے/ سب سے پہلے توجہ کیجئے جس نے معراج کی تصدیق کی وہ کون ہے؟ سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو صدیق کہا وہ کون ہے؟ سب سے پہلے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو مصلّی پر کھڑا کیا وہ کون ہے؟ سب سے پہلے حضرت عمر سے لے کر تمام صحابہ نے جس کے ہاتھ پر بیعت کی وہ کون ہے؟ سب سے پہلے منکرین زکوٰۃ کے خلاف جس نے تلوار اٹھائی وہ کون ہے؟ سب سے پہلے جس نے منکرین ختم نبوت کا قلع قمع کیا وہ کون ہے؟ سب سے پہلے جب صحابہ پریشان تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی چوم کر خطبہ دے کر صحابہ کو پریشانی سے محفوظ کیا وہ کون ہے؟ جس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ تقسیم نہیں ہوگا وہ کون ہے؟ جس نے کہا نبی کو کپڑوں میں غسل دیا جاتا ہے وہ کون ہے؟ جس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں دفن کیا جاتا ہے جہاں رخصت ہو۔ ان کو مکہ نہ لے جائیں یہ کہنے والا کون ہے؟ سب سے پہلے رخصت ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں پہنچا وہ کون ہے؟ سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قیامت کے دن اٹھے گا وہ کون ہے؟ ساری امت سے پہلے حوض کوثر پر پہنچے گا وہ کون ہے؟ خدا کی قسم سب سے پہلے نبی کے بعد سب سے پہلے جنت میں قدم رکھے گا وہ کون ہے؟ صدیق ہے، میرے پاس تصدیق ہے۔ کہو میرے پاس تصدیق ہے۔ حضرت علی مرتضیٰ سے میں نے پوچھا وہ فرماتے ہیں افضل الامة بعد الانبياء ابو بکرؓ پوری امت میں انبیاء کے بعد اگر افضل ہے تو ابو بکر صدیقؓ ہے، اگر علی پر جھوٹ کہوں تو میرا منہ کالا کر دے، یہ نہج البلاغہ میں ہے۔ یہ حضرت علی پاک کی کتاب ہے، خطبات امیر المؤمنین ہیں حیدر پاک کے۔

تو دوستو! خلیفہ بلا فصل کون ہے؟ (ابو بکر) غلط کہتے ہیں جو اذان میں کہہ رہا ہے اشهد ان امير المؤمنين وامام المتقين وقاتل المشركين میں نے کہا مشرک کوئی اور ہوگا، علی ولی اللہ وخلیفہ بلا فصل، خلیفہ بلا فصل صدیق ہے کہو کون ہے؟ (صدیق ہے) جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنی زندگی میں مصلّٰی دیا بلکہ مصلّٰی دے کر پھر سنئے پھر گھر کا پردہ اٹھایا، سبحان اللہ۔ غلط نہیں کہوں گا نیچے پر، علماء بیٹھے ہیں، آپ نے گھر کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو صدیقؓ مصلّٰی پر حضرت علی سے لے کر تمام صحابہ اقتداء میں ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چمک اٹھا، حدیث میں آتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے تھے تو جنت کا منظر پیش ہوتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ یوں نظر آیا جیسے خدا کا قرآن کھلا ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی کا اظہار فرمایا کہ جس طرح میرا دل چاہتا تھا اسی طرح میں امت کو دیکھ کے جارہا ہوں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے، جو نبوت پر جھوٹ کہے وہ جہنمی ہے، جہنمی ہے سن لیجئے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے تو صحابہ نے تو یق کی میری طرف دیکھے اس طرح (دائیں ہاتھ کا ظاہر کو بائیں ہاتھ کی پشت پر مار کے بتایا) اشارہ کیا کہ حضرت صدیقؓ، صدیق نماز پڑھا رہے تھے اور سارے صحابہ مقتدی اور قرآن سن رہے تھے تو صحابہ نے اس طرح تو یق کی ہاتھ میں ہاتھ مارا کہ صدیق! محبوب صلی اللہ علیہ وسلم خود باہر تشریف لائے ہیں تو ابو بکرؓ کو بھی نبوت کی خوشبو آگئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوں ہوں، میں مصلّٰی چھیننے نہیں آیا میں تیری اقتدار میں قرآن سننے آیا ہوں، مگر دیوانے نے مصلّٰی چھوڑ دیا اور آپ پیچھے ہٹ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم مصلّٰی پر آگئے، نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری فرمائی، نبوت نے نماز کے بعد فرمایا مَـا لَکَ یَـا اَبَـا بَکْرٍ اِذَا اَوْمَـاتُکَ اَنْ تَقُوْمَ مَقَامَکَ تجھے کیا ہوگیا تھا جب میں نے اشارہ کیا تو کھڑا رہتا میں تو تیرا قرآن سننے آیا تھا، مصلّٰی کیوں چھوڑ دیا، اس نے رو کر کہا مَا یَنْبَغِیْ لِاِبْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ اَنْ یَقَدِمَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُـوْلُ الـلّٰـہ ابوقحافہ کے بیٹے کو لائق نہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے مصلّٰی پر کھڑا ہو۔ میری ہزاروں امامتیں تیری ایک اقتدا پر قربان ہوں جاگ رہے ہو؟ یہ صدیق ہے۔

خدا کی قسم باوضو کھڑا ہوں جب آپ تقریر پے کھڑے ہوتے یہ دیوانہ سامنے بیٹھ جاتا تھا، لکھا ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے صدیق غار کا ساتھی بھی تو ہوگا، مزار کا ساتھی بھی تو ہوگا، حوض پر بھی میرے ساتھ تو ہوگا جنت میں بھی تو ہوگا، یہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں حضرت فاروقؓ سے پوچھا گیا کہ ابو بکر کون ہے؟ آپ نے فرمایا کَانَ اَعْلَمَنَا وَسَیِّدَنَا وَاَخْبَرَنَا اَبُوْبَکْر اور فرمایا کہ عمر کی تمام

عمر کی نیکیاں لے لو، ہجرت کی رات کی گود مجھے دے دو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حَسَنَاتُ الْعُمَرِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ عمر کی اتنی نیکیاں ہیں کہ جتنے آسمان کے ستارے ہیں، صدیقہ نے عرض کیا کہ میرے ابے کی نیکیاں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیاری صدیقہ! عمر کی ساری عمر کی نیکیاں ابوبکر کی ہجرت کی جھولی اور گود کا مقابلہ نہیں ہوسکتا جس نبی کو دیکھ کر ساری دنیا رحمت لوٹتی تھی، آج اکیلا صدیق لوٹ رہا ہے، صدیق اس وقت نبی کے ساتھ تھا، جب خدا کے سوا کوئی نہیں تھا یہ شان ہے اور آؤ عبدالشکور سے پوچھو میں حیدر کرار کے جوتوں کا غلام ہوں، میں جوتوں کو آنکھوں پر رکھتا ہوں، پر اللہ نے بستر ے کا ذکر نہیں کیا، قرآن نے قیامت تک حضرت صدیق کا اور اس غار کا تذکرہ کیا ہے، جب تک دنیا قرآن پڑھتی رہے گی یار غار کا قصہ ہوتا رہے گا، صحیح ہے جواب دو، زور سے کہو کون ہے؟ (صدیق ہے)۔

یہاں لاہوری غلط کہتے ہیں کہ ابوبکر و علی پاک کی آپس میں لڑائی تھی، غلط کہتے ہیں کہو غلط کہتے ہیں، قرآن کہتا ہے رحمـاء بينهم قرآن کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کا آپس میں پیار تھا پیار ہے کہو پیار ہے۔ حضرت علیؓ کا قاتل خارجی ہے، فاروق کا قاتل مجوسی ہے، عثمان کے قاتل بلوائی ہیں، خدا کی قسم ان کا پیار تھا، کہو ان کا پیار تھا۔

مجھے اب کھل کر کہنے دو، حضرت علیؓ کے بیٹوں کا نام ابوبکر بن علی، عمر بن علی، عثمان بن علی، یہ پیار ہے یا انکار ہے، یہ پیار ہے۔ حضرت علیؓ کی بھاوج (پرجائی) حضرت علی کے بھائی جعفر طیارؓ کی بیوی حضرت ابوبکرؓ کے نکاح میں خود حضرت علیؓ نے روانہ کی۔ یہ پیار ہے یا انکار ہے یہ پیار ہے، زور سے کہو کیا ہے؟ (پیار ہے) جب ابوبکرؓ فوت ہوئے تو اسماء بنت عمیس عدت پوری کر کے حضرت علیؓ کے نکاح میں رہی یہ پیار ہے یا دشمنی ہے؟ (جواب دیجئے ؟ پیار ہے)۔ حضرت علیؓ کے ہوتے ہوئے ابوبکرؓ نبی کے مزار میں گیا اگر ابوبکرؓ کو صحیح نہ سمجھتا تو علی کے ہوتے ہوئے صدیق مزار میں نہ جاتا، یہ پیار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو بتایا کہ آپ میرے بستر پر رہیں میں ابوبکرؓ کو لے کر جا رہا ہوں اگر علی کو یقین ہوتا کہ ابوبکر صحیح نہیں تو روک دیتا کہتا حضرت میں چلوں گا، حضرت علی کو بھی یقین ہے کہ میں بستر ے کا محافظ ہوں یہ بستر ے والے کا محافظ ہے۔ جاگ رہے ہو یا نہیں۔

اور ہجرت کی رات کے دو چار موتی دے دوں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے دروازے پر آئے تو ذرا آپ کو تڑپا دوں دو پہر کا وقت تھا سنو افسانہ نویسو! دو پہر کا وقت تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر اس طرح چادر تھی، گرمی تھی، آپ اندر آئے تو کنڈی کھٹکھٹائی تو پوچھا بی بی اسماءؓ نے کون ہو فرمایا وہی ہوں جس کے دروازے پر دنیا آتی ہے۔ آج میں اس کے دروازے پر آیا ہوں، میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، میں صدیق کا آقا ہوں، تو بی بی نے دوڑ کر دروازہ کھولا، صدیق اٹھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گلے سے لگایا، حضرت اس گرمی میں کیوں آئے فرمایا خود نہیں آیا انہوں نے بھیجا ہے (خدا نے) ابوبکر اب راز کی بات ہے اپنی بی بی عائشہ کو بی بی اسماء کو عبدالرحمٰن بیٹے کو غلام عامر کو روانہ کرو۔ میں کچھ راز کی بات کہنا چاہتا ہوں ابوبکر نے کہا حضرت ھو اھلی اھلک یہ میرا گھرانہ نہیں یہ آپ کا گھرانہ ہے۔ آپ راز بتا دیں میری ایک ایک بچی ٹکڑے ہو جائے گی آپ کا راز آؤٹ نہیں کر سکتی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللّٰہ امرنی خدا نے حکم دیا ہے کہ رات تجھ پر حملہ ہوگا مگر ایک یار تیرے ساتھ ہوگا، تیرا نام خود خدا نے انتخاب کیا ہے۔ صدیق کہنے لگے اس وقت میں پوچھ رہا تھا حضرت ساتھ میں جاؤں گا؟ فرمایا صدیق چپ کر تیرا خود خدا نے انتخاب کیا ہے، اس سفر میں تیرا ساتھی وہی رہے گا جب کوئی تیرے ساتھ نہیں ہوگا تو عرش پر تیرا ساتھی میں ہوں گا، فرش پر صدیق تیرا ساتھی ہوگا، تو میں آؤں گا رات کو کسی وقت، تیار رہنا کہنے لگا حضرت آج آرام نہیں ہوگا، ساری رات آپ کے انتظار میں رہوں گا۔

حضرت علیؓ کو بستر پر سلایا وہ بھی کمال ہے کہو وہ بھی (کمال) ہے اور آپ تشریف لائے اور یہ روانہ ہو گیا۔ تمام گھر کو پتہ تھا کہ میں غار ثور میں جا رہا ہے حضرت نے بیٹی کو کہا کہ تم کھانا پہنچانا، غلام کو کہا تم اونٹنیاں پہنچانا، بیٹے کو کہا تم بکری کا دودھ پہنچانا، سارا گھرانہ قربان زور سے کہو سارا گھرانہ (قربان) جب غار ثور کے دہانے پر گئے تو صدیق نے عرض کی کہ حضرت آپ ٹھہریں آپ قیمتی وجود ہیں آپ میری متاع ہیں (سامان) آپ میری ساری زندگی کا سامان ہیں، ساری زندگی کے آپ میرے محور ہیں، ساری زندگی کا آپ میرا سرمایہ ہیں، آپ تشریف رکھیں اندر اگر کوئی بھیڑیا ہے، کوئی سانپ بچھو ہے، مجھے کاٹے گا میں مر گیا تو ابوبکر پیدا ہو سکیں گے، آپ کو تکلیف پہنچی تو ایسا نازک چہرہ کہاں سے آئے گا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کہاں سے لاؤں گا، میں آپ تکلیف برداشت کر سکتا

ہوں، آپ کی تکلیف میرے لیے ناقابل برداشت ہے، خود میں سخت تکلیف اٹھا سکتا ہوں، اندر جا کر غار کو صفا کیا، اس نے اپنے کپڑے پھاڑے کیوں کہ اندر جھاڑو تو نہیں تھا، پگڑی جھاڑو تھی کرتا جھاڑو تھا صفا کیا پھر عرض کی کہ کملی والے غار صفا ہوگئی۔

تو دوستو! میرے لاہوریو! جب تک ابوبکر اندر نہ آئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم باہر کھڑے ہیں، ابوبکر صفا کرے تو نبی آئے گا، جب تک ابوبکر صفا نہ کرے ابوبکر اندر نہ جائے نبی نہیں آتا میرے ملنگو، جب تک ابوبکر کی محبت نہ آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے دلوں میں کبھی نہیں آسکتا، پہلے وہ آئے گا تیرے دل کو بغض سے صاف کرے گا پھر نبی آئے گا اگر تیرے دل میں صدیق نہیں آسکتا تو کملی والا بھی نہیں آسکتا۔

میں نے مدینے میں اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جو ابوبکر کے دشمن تھے وہ نبی کے دروازے پر نہیں جارہے تھے، جنہوں نے صدیق کو تکلیف دی انہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی، جس کو صدیق نہیں ملا ان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں ملا۔ سچ کہہ رہا ہوں یا غلط؟ (سچ کہہ رہے ہو) صدیق نے اپنی گود کو بستر اپنا لیا، ہمارا عقیدہ ہے کہ جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ جائے وہ جگہ سب سے افضل ہوجاتی ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں آج نبی کا روضہ خدا کی قسم ساری کائنات سے افضل ہے۔ حتی کہ کعبہ سے افضل ہے، اللہ کے عرش سے بھی افضل ہے اسی طرح صدیق کی گود ساری گودوں سے افضل ہے۔

اور صدیق یوں دیکھ رہا تھا نبوت نے کہا نیند نہیں آئی جب بھی دیکھتا ہوں دیکھ رہے ہو، کہنے لگا دنیا دولت پر چوکیدار ہے میں نبوت کا پہرہ دار ہوں، دل بھر کر اور مجھے اپنا چہرہ دیکھنے دو آپ کا چہرہ دیکھ دیکھ کر میرا دل بھرتا نہیں، دل چاہتا ہے دیکھتا ہی چلا جاؤں، نبوت نے مستی میں آکر خوشی میں آکر فرمایا ابوبکر اگر تو غار کا ساتھی ہے تو میں مزار کا ساتھی ہوں۔ آج تیری حفاظت ہے کل میری حفاظت ہوگی تو تین راتیں باری نبھا میں قیامت تک نبھاؤں گا۔ علامہ غزالیؒ لکھتے ہیں آج دشمن میرے ہیں حفاظت تو کر قیامت تک دشمن تیرے پیدا ہوں گے، حفاظت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود کرے گا (نعرہ تکبیر، اللہ اکبر، صداقت صدیق اکبر، زندہ باد عدالت فاروق اعظم، زندہ باد عثمان زندہ باد شجاعت علی المرتضیٰ، زندہ باد، نعرہ رسالت، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) وقت نہیں ورنہ نعرے سمجھا دیتا دعا کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بڑھے ہمارا ایمان بڑھے، نعرہ رسالت ہو نعرہ شرارت نہ ہو، آمین کہو، محبت سے ہو تو بار بار

ہو دعا کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن ہو ہمارا ہاتھ ہو، پیغمبر کا چہرہ ہو ہمارا نظارہ ہو، ہمارا دل ہو پیغمبر کا عشق ہو، نبیؐ کی گلیاں ہوں اور ہم گھوم رہے ہوں، مدینے کی ہوا ہو اور ہمیں پاک کر رہی ہوں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو ہماری زبان ہو، ہماری مجلس ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر ہو اور ہم غلام ہوں وہ آقا ہو، ہم قیامت کے دن پیاسے جائیں وہ حوض کوثر سے پلاتا جائے، ہم سایہ تلاش کریں وہ جھنڈے میں سایہ دے ہم قیامت کے دن نبی کو تلاش کریں وہ جنت میں پہنچادے۔ آمین کہو۔ ہم بھی اسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں ہمارا کوئی نیا نبی نہیں۔

توجہ کیجئے! اب میں ایک موضوع پر کھڑا ہوں دین پوری کو چلنے دو، خدا آپ کو سلامت رکھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس وقت ساتھ تھا جب کوئی ساتھ نہ تھا اور قرآن نے قیامت تک اس کا تذکرہ کیا ہے اسی ابو بکر سے پوچھا گیا تجھے کیا پسند ہے یہاں کسی سے پوچھو تو ٹی وی پسند ہے، کوئی کہتا ہے مجھے ریڈیو پسند ہے، کوئی کہتا ہے ہمیں شراب پسند ہے، جب صدیق سے پوچھا گیا تجھے کیا پسند ہے کہنے لگا :اَلنَّظَرُ اِلیٰ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ میری آنکھ ہو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھتا رہوں (صداقت صدیق اکبر زندہ باد) بھائی وقت تھوڑا ہے کوئی اور کام کرنے دو: النظر الی وجہ رسول اللّٰہ کہو سبحان اللہ لکھا ہے کہ ابو بکر بعض دفعہ آنکھوں کو یوں ملتے تھے کسی نے پوچھا آنکھیں سرخ ہو گئیں فرمایا محبوب کو دیکھنے میں آنکھیں جھپک پڑیں، ان کو سزا دے رہا ہوں۔ عمر فاروقؓ فرماتے ہیں مجھ سے موتی لے لو میں نے تو تھوڑا مطالعہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے صدیق کو دیکھا کہ یوں مسجد نبوی سے جھانک کر واپس جارہا ہے میں نے کہا کیا ہوا کہنے لگا گھر میں فاقہ ہے جو کچھ تھا سب کچھ ان کی جوتی میں لٹا چکا ہوں۔ عمر جب بھوک ستاتی ہے محبوب کا چہرہ دیکھتا ہوں میری بھوک ختم ہو جاتی ہے، یہ صدیق ہے خدا کی قسم واقعی یہ صدیق ہے کہتا ہے اَلنَّظَرُ اِلیٰ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنْ یَّکُوْنَ بِنْتِیْ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰہ مجھے ناز ہے کہ لوگوں کے داماد کوئی اور۔ ہے میرا داماد وہ ہے جو خدا کا محبوب بن چکا ہے، میری صدیقہ کو میرے محبوب نے قبول کر لیا، ابا صدیق ہے بیٹی صدیقہ ہے، غار میں ابا کی گود آباد ہے، حجرے میں صدیقہ کی گود آباد ہے، یہ گھرانہ ہی آباد ہے، خدا کی قسم ان کی شان کا مقابلہ کون کر سکتا ہے کوئی نہیں کر سکتا۔ خدا کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں لکھ لو مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ فرمایا ابو بکر تیرے مال نے جو اسلام کو نفع دیا کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں وہ کہتے ہیں باغ کھا گئے، آپ ہمارا دماغ کھا گئے، کبھی کچھ کہتے ہیں، کبھی کہتے ہیں خلافت چھین گیا یہ سب من گھڑت باتیں ہیں۔ در پردہ اسلام کے خلاف سازش ہے، کہ قرآن بکری کھا گئی، صحابہ مومن نہیں، حدیث پے اعتبار نہیں اور کلمہ بڑھا دیا، اذان بڑھا دی، مکہ مدینہ مرکز نہیں رہا، صحابہ مومن نہیں رہے تا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن فیل ہو جائے یہ سازش ہے زور سے کہو یہ سازش ہے، ہم اس سازش کو بے نقاب کریں گے یہ کہتے ہیں قرآن بکری کھا گئی، سترہ ہزار آیتیں تھیں میں کہتا ہوں قرآن کی ۶۶۶۶ آیات ہیں، ساری دنیا بھی مخالفت کرے قرآن کا ایک نقطہ بھی بدل نہیں سکتے صحیح ہے یا نہیں؟ (صحیح ہے)۔

قرآن یہی تھا یہی ہے اس کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھروں کی بارش میں سنایا اس کو ابوبکر نے مکان پر بیٹھ کر سنایا، اسی کو سن کر عمر فاورق اسلام لایا، اسی کے ورقوں پر عثمان کا خون چمکتا ہوا نظر آیا اسی کو حیدر کرار نے گھوڑے پر پڑھ کر سنایا، اسی قرآن کو بتول نے چکی پر پڑھا، اسی قرآن کو حسین نے کربلا میں تیروں کی بارش میں سنایا، یہی قرآن ہے۔ جن کا قرآن صحیح نہیں ان کا ایمان صحیح نہیں، قرآن کا محافظ کون ہے؟ (اللہ) اب میرے پاس وقت نہیں کہ قرآن پہ تقریر کروں، قرآن کہتا ہے مجھے دیکھو تو گناہ معاف کرا دوں گا، مجھے سنو تو رحمت برسا دوں گا، مجھے پڑھو تو حافظ بنا دوں گا، میرا ترجمہ پڑھو تو عالم بنا دوں گا، مجھ کو لہجے سے پڑھو تو قاری بنا دوں گا، قرآن کہتا ہے میری تفسیر پڑھاؤ تو مفسر بنا دوں گا، مجھ پے عمل کرو تو ولی اللہ بنا دوں گا۔ صحیح ہے یا غلط؟ (صحیح ہے) خیر وقت نہیں ورنہ میں قرآن پر بھی بات کرتا جو لوگ صحابہ کے منکر ہیں وہ قرآن کے بھی منکر ہیں، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بھی منکر ہیں، وہ نبی کے مدینہ کے بھی منکر ہیں، مجھے خوشی ہے کہ مدینہ پر قبضہ ہم اہل سنت کا ہے، مجھے خوشی ہے کعبہ کے غلاف کو چڑھانے والے اہل سنت ہیں، مجھے خوشی ہے کہ روضہ کے اندر سونے والے بھی اہل سنت ہیں صحیح ہے یا نہیں؟ (صحیح ہے) بہر حال آؤ جھگڑا چھوڑو۔ صحابہ کے سوا تمہیں کچھ نہیں ملے گا، خدا کی قسم صحابہ کو چھوڑ دو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ملتا، نبوت کو چھوڑ دو تو خدا نہیں ملتا، صحیح کہہ رہا ہوں، یا غلط؟ (صحیح) ماننا پڑے گا۔ میں تو چیلنج سے کہتا ہوں کہ اگر تمہیں ابوبکر سے غصہ ہے تو مسجد نبوی میں مت جاؤ، یہ ٹکڑا صدیق نے خریدا ہے، وہاں وہ جائے جو صدیق کو صدیق مانتا ہے اگر تمہیں عمر سے غصہ ہے تو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز مت پڑھو، کعبہ اپنا بناؤ، ہمارا کعبہ وہی ہے جس کا دروازہ فاروق نے کھولا، اگر تمہیں عثمان سے غصہ ہے تو قرآن کو ہاتھ مت لگاؤ، قرآن کا جامع اور قرآن کے ورقوں

پر جس کا بہتا خون نظر آئے گا وہ عثمان ہے۔ اگر تمہیں صدیقہ پے غصہ آئے تو منکرین صحابہ! روضہ رسول پر جانے کی کوشش مت کرو، روضہ پر وہی جائے گا جو عائشہ کو اماں مانے گا، صحیح کہہ رہا ہوں کہ غلط ہے؟ ملتا کیا ہے تمہیں، مہربانی کرو، میں آپ کو سمجھاؤں گا کہ یہ کیا ہے۔ علی کی محبت کی آڑ میں کہ علی برحق ہے اور قرآن بکری کھا گئی، علی برحق ہے اور احادیث سب غلط ہیں، علی برحق ہے اور صحابہ سب مرتد ہو گئے، دماغ خراب ہے؟ نہیں چلنے دی جائے گی یہ بات، سب صحابہ برحق ہیں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ برحق ہیں، بلکہ صحابہ معیار حق ہیں زور سے کہو صحابہ (معیار حق)۔

خدا کی قسم جس طرح آسمان پر ستارے بہت ہیں اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے بہت ہیں، جس طرح آسمان ستاروں سے خوبصورت نظر آتا ہے اسی طرح زمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاروں سے خوبصورت نظر آتی ہے۔ آؤ! میں ذرا صدیق پہ بات کرر ہا ہوں اس ابوبکر کے متعلق پوچھتے ہو کہ یہ کون ہے کہتا ہے اَلنَّظْرُ اِلیٰ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنْ یَّکُوْنَ بِنْتِیْ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰہ (کہو سبحان اللہ)

ابوبکر سے کسی نے پوچھا کہ نو برس کی بیٹی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں دے دی؟ کہنے لگا میں چاہتا ہوں کہ میری بیٹی کی تربیت ہو تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں ہو، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کی تربیت کرے۔

کسی نے پوچھا ابوبکر اس عمر میں کیوں دے دی فرمایا جب بیٹی بڑی ہوتی ہے تو محبت کی نگاہ سے خاوند کو دیکھتی ہے میں کہتا ہوں اس کی نگاہ محبت کی پہلی اٹھے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر اٹھے، یہ صدیقہ ہے، زور سے بولو کون ہے (صدیقہ ہے) اماں صدیقہ کی جوتیوں میں جاؤں خدا کی قسم مجھے اپنی ماں میں شبہ ہے کہ شاید ماں نہ ہو، عائشہ کے ماں ہونے میں شبہ نہیں کہ یہ فقط میری ماں ہمیں اللہ نے دی ہے۔ میری اماں اماں ہے عائشہ ساری مخلوق کی اماں، ساری امت کی اماں ہے اور اس کے اماں ہونے میں شبہ ہی نہیں اور جو بیٹا حلالی ہو اماں کو اماں سمجھتا ہے، جس کو اپنے نطفے کا پتہ نہ ہو وہ ماں کو ماں نہیں سمجھتا ہم ماں کو ماں سمجھتے ہیں جاگ رہے ہو یا نہیں (نعرہ تکبیر، اللہ اکبر، اماں عائشہ صدیقہ، زندہ باد)

بی بی عائشہ فقط دین پوری کی اماں نہیں حضرت حیدر کی بھی اماں ہیں، بتول کی بھی اماں ہیں،

میں بتول کو علی کے بستر پر دیکھتا ہوں بی بی عائشہ کو نبی کے بستر پر دیکھتا ہوں، بتول کو جتنا بڑھاؤں بیٹی نظر آتی ہے عائشہ کو جتنا گھٹاؤں اماں نظر آتی ہے، بتول اور ہر عورت اپنے خاوند کے ساتھ جنت میں ہوگی، بتول جنت میں حیدر کرار کے ساتھ ہوگی، عائشہ جنت میں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگی، صحیح ہے یا غلط (صحیح ہے)۔

میں بی بی پر تذکرہ نہیں کرتا یہ تو بڑا المباقصہ ہے، میں تو : بے کی بات کر رہا ہوں اب صدیق ہے، تھوڑے سے واقعات سنو، یہ عاشق رسول ہے، کہتا ہے اَلنَّظْرُ اِلیٰ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ میری آنکھ ہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ہو، ایک منٹ دیکھنے سے جہنم حرام ہو جاتی ہے۔ جو ہر وقت دیکھتا رہتا ہے پتہ نہیں اس کے لیے کتنی جنتیں ہیں یہ صدیق ہے۔

عبدالشکور ایک موتی اور دے دوستو! ہمارا پتہ نہیں کہ کون کون جنت میں جائے گا، ابوبکر و عمر اب بھی جنت میں ہیں، جنت والا بھی ساتھ ہے، جب ماں کے پاؤں میں جنت ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں نہیں؟ کیا جواب ہے یہ حدیث نہیں؟ اولوگو! سنو ان کو مابین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے روضے اور منبر کے درمیان جو ٹکڑا ہے وہ بہشت ہے، تمہارے بہشتی یا جہنمی ہونے کا فیصلہ خدا کرے گا، ابوبکر و عمر کا فیصلہ جنت کا ہو چکا ہے، دنیا کا پتہ نہیں فیصلے کے بعد کدھر جائے، صدیق و عمر اب بھی جنت میں ہیں، جنت والا اب بھی ساتھ ہے۔ صحیح کہہ رہا ہوں یا غلط؟ (صحیح) تمہیں ماننا پڑے گا، تو بھائیو! صدیق کے دو واقعہ سنا کر آپ کو تڑپادوں یہ تو ان کی پسندیدہ چیزیں بیان کر رہا تھا کہ اَلنَّظْرُ اِلیٰ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنْ یَّکُوْنَ بِنْتِیْ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنْ یَّکُوْنَ اِنْفَاقَ مَالِیَ عَلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ خدا مال دے تو نبی کی جوتی میں خرچ کرتا جاؤں۔

دین پوری بڑے پیار سے چند سوال کرتا ہے ابھی مناظرے میں نہیں آیا پوچھتا ہوں جب حضرت علی کا نکاح مبارک ہوا جس نے یہ مشورہ دیا کہ حیدر پاک کو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی بیٹی کا رشتہ مانگو یہ صدیق ہے۔ زور سے کہو کون ہے؟ (صدیق ہے) مجھ سے کہو غلط نہیں کہوں گا، قبلہ رو کھڑا ہوں باوضو کھڑا ہوں، ہو بہو کھڑا ہوں، بر سر میدان کھڑا ہوں، بر سر اعلان کھڑا ہوں، سنو بھائیو! اور جب نکاح قریب آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور جو گواہ بنے وہ صدیق و عمر ہیں،

زور سے کہو کون ہیں؟ (صدیق و عمر ہیں) میرے بھائیو! اگر گواہ بے ایمان ہو نعوذ باللہ میں لفظ کہنا بھی جرات نہیں کرتا۔ گواہ اگر غلط ہوں تو نکاح غلط ہے تو سادات کا خاندان غلط ہے، گواہ یہی ہیں، ولیمہ کا سامان جو مدینہ سے لے آیا وہ کون ہے (صدیق ہے) اور حق مہر کے پیسے ساڑھے سات سو درہم جس نے ادا کیے حضرت علی کی زرہ بھی واپس کر دی وہ حضرت عثمان ہے۔

دوستو! ان کے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈالو، کہیں سادات کے خاندان میں شبہ نہ پڑ جائے، خدا کی قسم یہ ابو بکر و عمر ہر وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ہیں۔

توجہ کیجئے! تو بھائی صدیق اکبر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار جس کو صدیق فرمایا یہ بات بھی یاد آ گئی ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر کھڑے تھے مشکوٰۃ، ترمذی، ابوداؤد حدیث کی کتابیں ہیں، جو بزرگوں نے ائمہ نے جمع فرمائیں ہیں یہ پہاڑ مسجد کے قریب منیٰ میں ہے، کہاں ہے (منیٰ میں) حضرت صدیق بھی کھڑے تھے، فاروق بھی کھڑے تھے، حضرت عثمان بھی میرا محبوب آقا بھی تو شمع پروانوں کے ساتھ چاند ستاروں کے ساتھ، محبوب کے پیاروں کے ساتھ، اپنے حب داروں کے ساتھ، تابعداروں کے ساتھ، جانثاروں کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وفاداروں کے ساتھ آپ کھڑے تھے تو پہاڑ ہلنے لگا، اللہ کی قسم پہاڑ ہلنے لگا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم اٹھا کر فرمایا: اُسْكُنْ اُثْبُتْ اِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ او پہاڑ کیوں ہل رہا ہے تجھ پر نبی ہے اور صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اچھل کر کود کر کہا فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّيْ شَهِيْدٌ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ لوگو! مبارک دو مجھے شہادت ملے گی کہ محبوب کی زبان اعلان کر رہی ہے۔

آپ نے صدیق فرمایا یہ جو میرے دوست کہتے ہیں دم مست قلندر علی کا پہلا نمبر، تم کہو دم مست قلندر صدیق کا پہلا نمبر محمد رسول اللہ والذین معہ کون ہے؟ (صدیق ہے) اب ذرا سنتے جائیے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارحم امتی بامتی ابوبکر سب سے پہلے کس کا نام ہے؟ (صدیق کا) ابوبکر فی الجنۃ عمر فی الجنۃ عثمان فی الجنۃ علی فی الجنۃ سب سے پہلے کس کا نام ہے؟ واللہ العظیم جھوٹ نہیں کہتا حضرت علی پاک سے روایت ہے رَحِمَ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا سب سے پہلے جس کا نام ہے وہ کون ہے؟ (صدیق ہے)۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ اَبُوْبَکْرٍ اَسَاسُهَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ عُمَرِ جِدَارُهَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ عُثْمَانُ سَقْفُهَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ عَلِیٌّ بَابُهَا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شہر ہوں علم کا بنیاد ابوبکر ہے، دیوار عمر ہے، چھت عثمان ہے، دروازہ علی حیدر ہے۔ سب سے پہلے بنیاد ہوتی یا دروازہ ہوتا ہے؟ عقل ہے؟ بنیاد نہ ہو تو دروازہ فقط گیٹ ہوگا تو کوئی عبادت نہیں ہوگی۔ جب شہر اور گھر بنے گا تو پہلے بنیاد ہوگی پہلے بنیاد تو مضبوط کرو زور سے کہو پہلے کیا ہوگی (بنیاد) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا انا مدینة العلم ابوبکر اساسها ابوبکر بنیاد ہے تو یہ صدیق ہے، زور سے کہو کون ہے؟ (صدیق ہے) صدیق اکبر سب کہو رضی اللہ عنہ۔

دوستو! نبی کا عاشق صادق ہے، تو صدیق ہے، خلیفہ بلا فصل ہے، وصی رسول اللہ ہے، تو صدیق ہے، اول نمبر پر ہے تو کون ہے؟ صدیق ہے قرآن کیا کہتا ہے: اولئک الذین انعم اللہ علیهم من النبیین آج ایک نقطہ بتادوں آپ حیران ہو جائیں ہمارے دوست جو صحابہ کے منکر ہیں وہ نماز میں جب کھڑے ہوتے ہیں سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں تو وہ پڑھتے ہیں: اهدنا الصراط المستقیم پڑھو صراط الذین انعمت علیهم مولا سیدھا راستہ دکھا ان کا راستہ جن پر انعام کیا قرآن کہتا ہے وہ کون ہیں اولئک مع الذین انعم اللہ علیهم من النبیین والصدیقین میرا یار، تیری نماز نہیں ہوتی جب تک صدیق کی غلامی نہ مانے، تو لاکھ انکار کرے مگر تجھے دست بستہ ہو کر صدیق کی غلامی ماننا پڑے گی، جاگ رہے ہو؟۔ قاضی احسان کا ایک واقعہ یاد آ گیا اور آپ کو تڑپا دوں قاضی احسان سب کہو رحمۃ اللہ علیہ قاضی احسان کے پاکستان پر احسان ہیں، جس نے انگریز سے ٹکر کھائی، احرار کا زمانہ تھا چھ سال جس نے جیل میں گزارے اور جیل میں بھی راتوں کو تہجد میں قرآن پڑھتے تھے اور دن کو خدا کی قسم انگریزوں کے خلاف منصوبے تیار ہوتے تھے وہ قاضی تھا اور رب اس پر راضی تھا۔ قاضی کہتا ہے کہ اماں کی دعا نے میرا بیڑا پار کیا، کہو سبحان اللہ، قاضی کہتا ہے میں مدینہ منورہ میں تھا ایک شخص کو دیکھا کہ بی بی بتول پاک کے حجرے سے کھڑے ہو کر واپس جاتا ہے میں نے پوچھا تیرا نام کیا ہے کہنے لگا میرا نام حبیب ہے، میں نے کہا تو کہاں سے ہے کہنے لگا میرا گاؤں ساہیوال کے قریب ہے، میں نے کہا تو تو بالکل عجیب ہے، کہ یہاں آ کر تو دنیا روضہ رسول پاک صلوٰۃ وسلام پڑھتی ہیں تو وہاں نہیں جاتا کہنے لگا میں -ش-ی-ع-ہ- ہوں، ویسے یہ -ش-ی-ع-ہ- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۳۵ برس بعد ظاہر ہوئے یہ مکہ مدینہ کی پیداوار نہیں یہ کوفے کی پیداوار ہے اور میں عبدالشکور بڑے پیار سے کہتا ہوں

دلائل سے موسیٰ علیہ السلام کی امت کو یہودی کہتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام کی امت کو نصرانی کہتے ہیں، مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو مسلمان کہتے ہیں، شیعہ نہیں کہتے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کیا کہتے ہیں؟ (مسلمان)۔

حضرت علی آٹھ سال میں کیا ہوئے؟ (مسلمان) حضرت عباس کیا ہوئے؟ (مسلمان) ایک عیسائی کلمہ پڑھ کر کیا ہوگیا؟ (مسلمان) دعا کرو اللہ ہمیں مسلمان بنائے، یہ تو ایک فرقہ ہے شیعہ پتہ نہیں کیا معنی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا نام امت مسلمہ ہے، محمد کی امت کا نام مسلمان ہے ولا تموتن الا وانتم مسلمون قرآن کہتا ہے کہ تمہیں موت آئے تو اس حالت میں آئے کہ تم مسلمان ہو، جاگ رہے ہو؟

اسلام میں ماتم ہے یا صبر ہے؟ اسلام میں صبر ہے، بولو اور گالی گلوچ ہے یا دعا ہے؟ (دعا ہے) اسلام میں جو گزر چکے ان کی تعریف ہے یا ان پے لعنت ہے؟ (تعریف ہے) تو دوستو! اسلام میں تعزیہ کوئی دین نہیں اسلام میں گھوڑا کوئی دین نہیں، دلدل میں آوند پیاں تو جل جل۔ عطاء اللہ شاہ بخاری فرماتے ہیں میں ملتان سے گزر رہا تھا ایک آدمی گھوڑا پکڑے ہوئے تھا اور ایک آدمی کہہ رہا تھا گھوڑا مجھے بیٹا دے، میں نے کہا نہ مانگ اگر مانگا تو پھر بچہ نہیں نکلے گا بچھیرہ نکلے گا گھوڑے کا، پھر بے چارہ بھاگ گیا، بڑا شرمندہ ہوا، بڑا گندہ ہوا، میں نے کہا گھوڑے سے مانگ رہا ہے تو پھر نکلے گا بھی گھوڑا با قاعدہ چار ٹانگیں، دو کان، دعا کرو اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ کہو آمین۔

بخاری تو بخاری تھا، اوئے بخاری (امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری زندہ باد) بخاری کہتا تھا کہ گھرانہ ہمارا قربان ہوا اور محبت میراثی کو زور پکڑ گئی، شہید سیّد ہوئے اور ماتم میراثی کرتا ہے، سینہ یہ پیٹ رہا ہے، بخاری کہتا ہے یہ نہ پیٹیں ہاتھ ہو میرا سینہ ہو ان کا، آئندہ سال ٹھیک ہو جائیں گے۔ تو اسلام میں صبر ہے۔

میں ذرا موتی دے رہا ہوں، حضرت صدیق پر تو قاضی احسان کا ایک واقعہ سنا کر آپ کو جگا دوں قاضی کہتا ہے یہ واقعہ صحیح ہے، کہو یہ واقعہ (صحیح ہے) (مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت دین پوری پوچھتے ہیں کہ حضرت آپ نے بھی سنا ہوگا تو جواب میں کہتے ہیں بالکل سنا ہے) قاضی فرماتے ہیں واقعہ یہ ہے جاگ رہے ہو بھائی۔

My Only Ten Mient I am going to the D.I.Khan

بہر حال آخری واقعہ پیش کر رہا ہوں یہ آپ کا قرضہ رہا، اللہ تعالیٰ مجھے حق کہنے کی توفیق بخشے، یہ واقعہ آپ سنیں جلسے کو درہم برہم نہ کرنا، مصافحے کی کوشش نہ کرنا، میری بشارت ہوگی، آپ کی زیارت ہوگی، پھر انشاء اللہ تقریر ہوگی، دل پذیر ہوگی، بڑی تاثیر ہوگی، بوقت کثیر ہوگی، ان شاء اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت روشن ضمیر ہوگی۔

اب توجہ کیجئے! قاضی احسان فرماتے ہیں کہ میں مدینۃ الرسول میں تھا دعا کرو اللہ ہم سب کو لے جائے، الحمد للہ مکہ مدینہ میں دین محفوظ ہے، دعا کرو خدا مدینہ سے ہمارا تعلق قائم رکھے۔ کچھ لوگ۔ تو اتنے ناراض ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ مدینہ کے امام بھی غلط ہیں، ان کے پیچھے بھی نماز حرام ہے، نمازیں لوٹاؤ، کئی پاکستان میں صدر آئے ان کی مخالفت نہ کی، مصطفیٰ کے مصلّی کا وارث آیا تو اس کو کافر بنا کر بھیجا، بہت افسوس ہوا مجھے، اللہ ان کو بھی توبہ کی توفیق بخشے، پتہ نہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کے کیا منہ دکھائیں گے۔

ہمیں تو مدینہ کی گلیوں سے پیار ہے، مدینہ کی ہواؤں سے پیار ہے، عبد الشکور کو اجازت دو تو میں علماء کے سامنے کہوں غبار المدینة شفاء من كل داءٍ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی دھول میں بھی شفا رکھی ہے (نعرہ تکبیر اللہ اکبر، نعرہ رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

قاضی احسان فرماتے ہیں جاگ رہے ہو یا بھاگ رہے ہو؟ قاضی فرماتے ہیں ایک شخص کو میں نے کہا کہ میاں تو مدینہ میں ہے تم ذاکروں پے اعتبار کر کے روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پے کیوں نہیں جاتے کہنے لگا کہ دشمن سو رہے ہیں، نعوذ باللہ، یعنی ذاکروں پر اتنا اعتبار آ گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یار بھی دشمن نظر آتے ہیں، میں نے کہا پتر عمر فاروق باہر ہوتا تو تمہیں ٹھیک کرتا، مگر وہ اندر ہے تو باہر ہے، جا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ والسلام پڑھ اور اللہ سے کہو یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر ہدایت عطا فرما دے اور یہ آیت پڑھ اھدنا الصراط تم بھی پڑھ لو اللہ ہدایت دے دے گا۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم قاضی کہتا ہے میں ریاض الجنۃ چلا گیا۔ خدا کی قسم یہ واقعہ خود قاضی نے اکوڑہ خٹک میں بیان کیا فرماتے ہیں میں چلا گیا ریاض الجنۃ اور قرآن کھول کر بیٹھ گیا اور کہا: مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تیرے محبوب کی گلی میں بیٹھا ہوں، بڑا اعلان

کر چکا ہوں، خالی نہ لوٹانا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے در پہ ہدایت عطا کر، بس میں نے رو کر دعا کی پندرہ منٹ گزرے تو وہ شخص دوڑتا ہوا آیا، ساہیوال کا تھا۔ پچھلے سالوں فوت ہو گیا، دیکھا تو اس کا کپڑا گردن میں ہے، اور روتے ہوئے قاضی، قاضی احسان، احسان بھائی، میں نے کہا کیا ہوا، آ کر گرا اور میری پیشانی چوم کر کہا کہنے لگا مبارک دے دنیا نے روضے کو دیکھا میں نے روضے والے کو دیکھا میں نے کہا کیا دیکھا کہنے لگا میں نے اھدنا الصراط المستقیم یہ آیت پڑھی اور درود پڑھا اور کہا اللہ مجھے ذاکروں نے کہا یہ دشمن ہیں ان کے دروازے پر نہ جانا عطاء اللہ شاہ فرماتے ہیں کہ تم چلو میرے ساتھ روضے پر، میں جالی پکڑ کے پوچھوں گا دشمن ہیں تو اندر کیوں سو رہے ہیں، یار ہیں تو بتاتے کیوں نہیں امت رل رہی ہے، فرمایا روضے سے جواب نہ آئے تو مجھے سید کا بیٹا نہ کہنا، جاگ رہے ہو، آہ! بخاری تیری قبر پر رحمتیں برسائے۔ (آمین)

کسی نے پوچھا بخاری بتاؤ خدیجہ پاکؓ افضل ہیں یا صدیقہ پاکؓ فرمایا خدیجہ کا نکاح محمد بن عبداللہ سے ہوا، عائشہ کا نکاح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا، جاگ رہے ہو۔

کسی نے پوچھا کہ حضرت علیؓ اور بی بی عائشہؓ کی لڑائی میں آپ کا کیا خیال ہے فرمایا تم پوچھتے ہو کہ عائشہ کیوں آئی میں پوچھتا ہوں کہ بیٹا ہو کر اماں کے سامنے کیوں آیا، اگر علی غلو کرے تو علی علی نہیں رہتا، کیوں کہ جنت ماں کے قدموں میں ہوتی ہے بیٹے کے قدموں میں نہیں، مسئلہ حل کر دیا، سمجھ آ گئی ساری؟ دماغ حاضر ہے؟۔

قاضی کہتا ہے میں نے پوچھا کیا دیکھا، خدا کی قسم اس واقعہ کی میں حقیقت بتاؤں گا، کیا دیکھا اس نے کہا میں نے اھدنا الصراط المستقیم پڑھا اور درود پڑھتا رہا روتا رہا اور دعا کرتا رہا۔ غشی آئی، نیند آ گئی، گر پڑا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگئی، دیکھا تو حضورؐ کا ایک ہاتھ صدیق کے ہاتھ میں ہے ایک ہاتھ فاروق کے ہاتھ میں ہے، دونوں ساتھ کھڑے ہیں، نبیؐ چاند تو وہ ستارے ہیں، اور بالکل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر چہرہ چمک رہا ہے تو ان کا، تو صدیق یوں کھڑا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے دروازے پے آ کر پھر ان کا گلہ یہاں آ کر ان سے دشمنی ، نالائق نکل جا تمہیں مدینے میں رہنے کی اجازت نہیں۔ ان کی دشمنی جن کو میں نے اپنایا؟ تم کون ہو، انہوں نے دین کی خدمت کی، تو جب نبی جوش میں تھے تو ابو بکر نے مسکرا کر کہا حضرت اب تو

دروازے پے کھڑا ہے گالیاں تو ہمیں دیتا ہے، ہم معاف کرتے ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو بھی معاف کردے، سفارش صدیق نے کی، بس اتنا کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ او پاگل، آئندہ ہوش سے اس دروازے پے آئے تو آورنہ مدینہ سے نکل جا اوران کی شکایت کرے تو پھر میری امت میں نہ رہنا، میں ابوبکرؓ وعمرؓ کے قدموں میں گرا میں نے کہا مجھے پتہ نہیں تھا۔ انہوں نے کہا حضرت ہم راضی ہوگئے آپ بھی راضی ہوجائیں، تھوڑی دیر بعد جاگ آگئی، اس نے اسی وقت بیوی کو خط لکھا کہ اگر تیرا عقیدہ وہی ہے جو تیرا بازوں کا تو پھر گھر چھوڑ دے، باپ کو لکھا کہ اگر تو مجھے عاق کردے، اگر تو مجھے ورثہ نہ دے تو قبول کرلوں گا مگر میرا عقیدہ بدل چکا ہے، میں آج صدیق وعمر کا غلام ہو چکا ہوں، ابا تو نے ذاکروں سے سن کر غلط عقیدہ اپنایا، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں دیکھ کے آیا ہوں، وہ الحمدللہ سنی رہا اور اسی پر اس کی موت آئی، دعا کرو اللہ ہمیں بھی صحابہ واہل بیت سے محبت عطا کرے، ہمیں تو تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ جس نبی کی بتول بیٹی ہے اس کی بی بی عائشہ عزت ہے، جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حیدر پاک داماد ہے، اسی محمد کا ابوبکر خسر ہے، ٹھیک ہے یا نہیں؟ (ٹھیک ہے) ہم سب کو مانتے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر کعبہ صفا کرے وہ بھی ٹھیک ہے، جو کندھے پر نبی کو اٹھا کر سفر کرے وہ بھی ٹھیک ہے، جو بستر ے کا محافظ بنے وہ بھی ٹھیک ہے، جو بستر والے کا محافظ بنے وہ بھی ٹھیک ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جس کو بیٹی دے دے وہ بھی ٹھیک ہے، محمدؐ جس سے بیٹی لے لے وہ بھی ٹھیک ہے، جو نبی کی امانتیں رکھے وہ بھی ٹھیک ہے، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو امانت سمجھ کر حفاظت کرے وہ بھی برحق ہے ٹھیک ہے یا نہیں؟

آپ سے رخصت ہو رہا ہوں۔

اقول قولی هذا واستغفر الله

سلام علیکم خوش رہو تم فقیر آپ سے گم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل ومناقب

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَرَسُوْلَنَا وَمَوْلَانَا وَاَوْلٰنَا وَاَفْضَلَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَحَبِیْبُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَحْبَابِہٖ وَسَلَّمَ کَثِیْراً کَثِیْراً اَمَّا بَعد:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ،بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی۔

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ جَھْراً عُمَرُ اَوَّلُ مَنْ فَتَحَ بَابَ الْکَعْبَۃِ عُمَرُ،اَوَّلُ مَنْ ھَاجَرَ عَلَانِیَۃً عُمَرُ۔

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْکَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ ۔

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَسَنَاتُ عُمَرَ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَاسَلَکَ عُمَرُ فَجًّا اِلَّا سَلَکَ الشَّیْطَانُ فَجًّا غَیْرَہٗ۔

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ۔

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ۔

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلَاثٌ اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالثَّوْبُ الْخَلِقُ۔

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہ بن مَسْعُوْدٌ فِیْ شَانِ عُمَرَ کَانَ اِسْلَامُ عُمَرَ فَتحاً ،وَکَانَ ھِجْرَتُہٗ نَصْراً، وَکَانَ خِلَافَتُہٗ رَحْماً

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَام بِاِحْدَی الْعُمَرَیْنِ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ اَوْبِعَمْرِوبْنِ ھِشَامَ.

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِسْلَامَ یَبْکِیْ عَلٰی مَوْتِکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یَاعُمَرُ اوکَانَ اِبْنُ الْخَطَّابِ یَدْعُوْا فِیْ اَکْثَرِ اَوْقَاتِ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَاشَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتَنَا فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہ النَّبِی الْکَرِیْم.

عمر قابل دعمر قبول دعمر مقبول ☆ عمر دعائے پیغمبر عمر مراد رسول
صدیق عکس حسن کمال محمد است ☆ فاروق ظل جاہ وجلال محمد است
عثمان شمع ضیائے جمال محمداست ☆ حیدرباغ وبہار خصال محمد است
اسلام ما اطاعت خلفاء راشدین ☆ ایمان ما محبت اہل بیت وآل محمد است
راہ ملتی ہے شب کو تاروں سے ☆ اورہدایت نبی کے یاروں سے
محمد را خدا داد ست لشکر ☆ ابوبکر و عمر و عثمان وحیدر

درودشریف محبت سے پڑھ لیں!!

بزرگو،نوجوانو،دین کے پروانو،قرآن کے مستانو،پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانو،عزیز مسلمانو! آپ علماء کرام سے حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم دوجہاں کے پیغمبر کی سیرت کے مختلف پہلو،فضائل، خصائل،شمائل،دلائل، براہین،بینات،قرآنی آیات،نبوی ارشادات،حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات، بزرگوں کے واقعات،دینی حالات،دن رات آپ سن رہے ہیں،اللہ تعالیٰ مجھے اورآپ کوعملی زندگی عطافرمائیں۔(آمین)۔

حضرت لاہوریؒ کے مشن کوزندہ رکھنے والے شیخ التفسیر مولانا محمد اسحاق صاحب قریشی قادری مجھےان سے محبت ہےاوران کی فقیرانہ اوردینی زندگی بہت محبوب ہےاللہ تعالیٰ ان کا سایہ دیرتک رکھے اوران کے فیوضات کوچہاردانگ عالم میں پھیلائے۔(آمین)

آج حضرت فاروقؓ پر کچھ موتی دیتے ہیں، عمر فاروقؓ یہی واحد شخص ہے، آیا تو قرآن سنتے ہوئے، روانہ ہوا تو قرآن پڑھتے ہوئے، اور یہی فاروقؓ جس نے تراویح کو باجماعت مقرر فرمایا۔

شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں:

''اما آں طائفہ مسلماناں کہ قرآن می خوانند در رمضان در تراویح در ہر مسجد فاروق اعظم در گردن آنہاست''

فرمایا جتنے حفاظ، جتنے مدرسے، جتنے قاری، جتنی رمضان کی رونق ہے، ساری امت پر عمر کے احسان ہیں، فاروق اعظمؓ کے دور میں پانچ ہزار چھوٹی مسجدیں اور نوسو جامع مسجد تعمیر ہوئیں، ہر مسجد میں قرآن کا قاری اور مدرس اور قرآن کا درس دینے والا مقرر ہوا، صرف دمشق میں فاروق اعظمؓ کے دور میں ابودرداء جب درس قرآن دیتے تھے، تو اٹھارہ ہزار آدمی روزانہ درس قرآن سنتے تھے، حضرت فاروقؓ کے دور میں تین سو فوجی قرآن کے حافظ ہوئے۔

فاروق اعظمؓ کے دور میں سترہ ہزار صحابہ واہل بیت کے بچے قرآن کے حافظ ہوئے اور فاروق نے اسلام کی بہت خدمت کی ہے، یہ ٹھیک ہے کہ قرآن پاک حضرت عثمانؓ نے جمع کیا مگر محرک فاروقؓ تھے۔

حضرت فاروقؓ کو قرآن سے شغف تھا، قرآن سنتے تو غشی آجاتی، بے ہوش ہوجاتے، بہن سے قرآن سنا تو انقلاب آگیا، عمر بن خطاب آگیا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا جواب آگیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ روشنی کے مینار ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا اقتدو ابالذین بعدی ابابکر وعمر میرے بعد ابوبکر وعمر کی اقتدا کرنا، ان کے نقش قدم اور ان کی راہ پر چلنا۔

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے بعد صدیقؓ ہوگا اور اس کے بعد فاروق ہوگا، واحد فاروقؓ ہے جس کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ فاروق کی زندگی میں ہمیں اسلام کے عجیب سبق ملتے ہیں، خلیل نے دعا کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میرے دلبر نے دعا کی تو فاروق تشریف لائے خلیل کا مدعا، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور پیغمبر کی دعا کا مقصود عمر فاروقؓ جس کو خلیل نے مانگا پانچ ہزار سال بعد آیا جس کو مصطفیٰ نے سویرے مانگا، وہ شام کو آگیا، جس کو خلیل نے مانگا

اس کے ساتھ ملاقات معراج کی رات ہوئی، جس کو میرے دلبر نے مانگا ایسی ملاقات ہوئی کی قیامت تک جدائی کا تصور نہیں ہوتا، جس کو خلیل نے مانگا، اس کو خلیل نہ دیکھ سکا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا کا نتیجہ اسی وقت دیکھ لیا اور آپؐ نے فرمایا اللھم اعز الاسلام اے اللہ انتخاب آپ کر، یا ابوجہل کو مسلمان کر یا عمر بن خطاب کو میں سمجھتا ہوں کہ حضورؐ نے عمر کو نہیں مانگا اسلام کی طاقت کو مانگا۔ دعا کرو اللہ اسلام کو قوت عطا فرمائے۔ (آمین)۔

آج جو چاہے کوئی لکھ دیتا ہے، جو چاہے بکواس کرتا ہے، کوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف ہے، کوئی قرآن کے خلاف ہے، کوئی صحابہ واہل بیت کے خلاف، کوئی قانون نہیں، کوئی لا نہیں، میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاروق کو نہیں مانگا، میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی طاقت کو مانگا اللھم اعز الاسلام عرش والے اسلام کو عزت عطا فرما، دعا بھی بہت کچھ کرتی ہے، یہ بدر فتح ہوا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے یہ کہ تمہیں رزق مل رہا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے یہ ہدایت کے دروازے کھل رہے ہیں، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے: اللھم اھدقومی فانھم لایعلمون۔

ہمارا آخرت میں فیصلہ دعا پر ہوگا، جب ہم پکڑے جائیں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دعا کریں گے، تو جنت کا دروازہ کھل جائے گا، دعا پر ہماری نجات ہوگی، یارب امتی، یارب امتی، اللھم اغفر لامتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہوگی، رحمت خدا ہوگی، امت رہا ہوگی، دعا کام آئے گی، اللہ ہمیں اپنے دروازے پر مانگنے کی توفیق دے۔ (آمین)

اللہ فرماتے ہیں: من لم یدعنی اغضب علیہ جو مجھ سے دعا نہ کرے میں ناراض ہوتا ہوں۔

اللہ یغضب حین لایسئل، والناس یغضبون حین یسئل ابھی میں آپ سے کہوں کہ مجھے کپڑے دو، یا فوری ہوائی جہاز کا ٹکٹ کراچی کا دو، تو آپ گھبرا جائیں گے کہ دین پوری کیسا واعظ ہے۔ آپ سے مانگیں تو ناراض ہوتے ہو، خدا سے نہ مانگو تو ناراض ہوتا ہے، فرماتے ہیں میرے پاس، رحمت ہے، برکت ہے، عنایت ہے، جنت ہے، فضیلت ہے، درجات ہے، رضا ہے، حیا ہے، وفا ہے، بخشش ہے، ترقی ہے، اولاد ہے، کامیابی ہے، مانگتے کیوں نہیں؟ اور اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھ سے

مانگنے پے آؤ مجھے حدیث یاد ہے: لوان اولکم وآخرکم وحیکم ومیتکم وصغیرکم وکبیرکم وذکرکم وانثاکم ورطبکم ویابسکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فیسئل کل انسان مسئلة فاعطیت انسان مسئلة ماینقص مما عندی الا کما ینقص مخیط اذا ادخل البحر تم پہلے پچھلے، چھوٹے بڑے، مرد عورت، امیر غریب، خوبصورت، بدصورت، عرب عجم، شمال جنوب، مغرب و مشرق والے مجھ سے مانگو حیا مانگو، وفا مانگو، رضا مانگو، شفا مانگو، جنت، بخشش، ترقی، کامیابی، اولاد مانگو میں سب کا مدعا پورا کروں، مجھے اپنی ذات کی قسم ہے کہ میرے خزانے میں اتنی کمی بھی نہیں آئے گی جتنی سوئی کے سرے کو دریا میں ڈبونے سے آتی ہے۔ سوئی کے سرے کو بھی کچھ پانی لگ جائے گا میرے خزانے میں اتنی کمی بھی نہیں آئے گی، اللہ ہمیں اپنے دروازے پر مانگنے کی توفیق دے۔ (آمین) ہم نے مانگنا ہی چھوڑ دیا۔

عزیزو! اسی سے مانگتے رہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اللہ سے مانگو، میں ذرا آگے چلتا ہوں میرے دلبر نے، سرور نے، شافع محشر نے، ساقی کوثر نے، برتر نے، انبیاء کے افسر نے، محبوب رب اکبر نے، ہمارے پیغمبر نے اللہ رب العزت کے دربار گوہر بار میں استدعاء دعا تمنا کی اللھم اعز الاسلام اے اللہ اسلام کو عزت عطا فرما۔ خدا وہ ہے جس کے دربار میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی مانگتے ہیں، اللہ ہمیں بھی مانگنے کی توفیق دے۔ (آمین) داتا وہ نہیں جو لاہور میں سو رہا ہے، داتے کا داتا بھی وہی ہے کون؟ (اللہ) ان کو بھی ولایت داتا نے دی کس نے دی؟ (اللہ نے) حضور کو حوض کوثر کس نے دیا؟ (اللہ نے) حضور کو نبوت کس نے دی؟ (اللہ نے) میرے نبی کی امت کی رہائی کون کریگا؟ (اللہ) قیامت تک: ولسوف یعطیک ربک فترضی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مانگتے رہیں گے خدا دیتا رہے گا، اللہ ہمیں عقیدہ صحیح عطا فرمائے۔ (آمین) سب کا داتا کون ہے؟ (اللہ) وہی اولاد دیتا ہے، وہی بیٹا بیٹی دیتا ہے، وہی نفع نقصان دیتا ہے، فرمایا تم مانگنے والے ہو: اذا سالک عبادی عنی فانی قریب تم سارے منگتے ہو میں سب کا داتا ہوں، اللہ ہمیں حقیقی داتا کی پہچان عطا فرمائے۔ (آمین)

فرمایا: اللھم اعز الاسلام کعبے کا غلاف پکڑ کر سحری کو میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا

فرمائی، عرش والے اسلام کو عزت عطا فرما، اس وقت ۴۵ر مسلمان ہو چکے تھے، حضرت علیؓ بھی کلمہ پڑھ چکے تھے، سولہ عورتیں کلمہ پڑھ چکی تھیں، مگر ابھی اسلام کو قوت ودبدبہ ضیاء وحشمت نہیں ملی تھی، ابھی کعبے میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں تھی تو میرے محبوب نے دعا کی کہ مولا! انتخاب تیرے ذمہ، جواب تیرے ذمہ اور مانگنا میرے ذمے، مولا! ابوجہل کو مسلمان کر یا عمر کو، اللہ نے فرمایا آپ کی دعا عرش چیر کر پہنچ گئی، اب میں انتخاب کروں گا، میں نے ابوجہل کے دل کو دیکھا وہ مردہ، افسردہ، زندیق، بے دین، بدترین، لعین ہے، وہ تیرا دشمن ہے، میں ابوجہل کو کتے کی موت مرواؤں گا، لڑکے سے قتل کرواؤں گا، اس کو قلیب بدر میں ڈلواؤں گا، اس کو پتھروں سے مرواؤں گا، اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھواؤں گا، اس کی قبر کا نام ونشان مٹاؤں گا، ابوجہل کو تیرا دشمن بناؤں گا، اس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالواؤں گا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری دعا پر عمر فاروقؓ کو تیرے دروازے پر لاؤں گا، استقبال کراؤں گا، نعرہ تکبیر لگواؤں گا، خوشی منواؤں گا، فاروق سے کلمہ پڑھواؤں گا، اس کی بیٹی تیرے گھر بساؤں گا، اس کو ساتھ بھیج کر کعبے کا در کھلواؤں گا، اسے فاروق بناؤں گا، اسے تیرا خلیفہ بناؤں گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بعد اس کے ہاتھ سے دین کا جھنڈا لہراؤں گا، دیکھ لینا قیامت تک روضے میں تیرے ساتھ سلواؤں گا، تیرے ساتھ قیامت کے دن اٹھا کر جنت میں لے جاؤں گا، یہ انتخاب اللہ کا ہے۔

تقدیر اور تدبیر کی بحث ہوئی، تدبیر نے کہا کہ فاروق تلوار لے کر مقابلے کے لیے آرہا ہے، تقدیر نے کہا آج عمر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بن کر آرہا ہے۔

دوستو! وقت نہیں کہ میں چند موتی آپ کو دوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں آئے، سارا مدینہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منتظر ہے، آج خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاروق کا منتظر ہے۔ میں کھل کر کہتا ہوں، میرے محبوب آئے تو مدینہ نے خوشی منائی، مکہ میں آئے تو مکہ نے خوشی منائی، عمر نبی کے در پر آیا تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی منائی، میں کھل کر کہتا ہوں سب کو اسلام کی ضرورت تھی اسلام کو عمر کی ضرورت تھی مسجد میں بیٹھا ہوں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب باپ فوت ہوگا تو بچہ روئے گا اور بچے کی موت پر باپ روئے گا، بہن کی موت پر بھائی روتا نظر آئے گا، بھائی کی موت پر بہن اور بیوی کی موت پر خاوند اور خاوند کی موت پر بیوی روتی نظر آئے گی، عمر جب تو رخصت ہوگا تو قیامت تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام روتا ہوا نظر آئے گا۔ (بیشک)

عمر ہے تو سب کچھ ہے، عمر نہیں تو کچھ بھی نہیں، یہ نکتہ بیان کر رہا ہوں، تیری عمر کتنی ہے اگر عمر نہیں تو قبر ہے، تیرے باپ کی عمر کتنی ہے، تیری عمر دراز ہو، دعا کرتے ہیں کہ خدا تیری عمر کو دراز فرمائے، عمر ہے تو زندگی ہے، عمر نہیں تو موت ہے، دعا کرو اللہ عمر عطا فرمائے (آمین)۔ عمر کے سوا کوئی نہیں جی سکتا۔

عمر کی عین میں علی ہے،، میم میں محمد ہے، ر میں رب ہے بزرگ لکھتے ہیں کہ آج بھی اگر برے خواب آتے ہوں یہ میں فتوی دے رہا ہوں ڈراؤنے خواب آتے ہوں، رات کو ڈر لگتا ہو تو تین دفعہ بسم اللہ کر کے عمر کا لفظ دل پے لکھو میں اللہ کے توکل پر دعوی سے کہتا ہوں نہ ڈراؤنے خواب آئیں گے نہ کپڑے خراب ہوں گے، نہ رات کو کوئی خوف طاری ہوگا، عمرؓ کے نام کا اثر آج بھی دل پر ہوتا ہے، تم اس نسخے کا تجربہ کرو انشاء اللہ سو فیصد صحیح پاؤ گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر! جس گلی سے تو گذرتا ہے، شیطان وہ گلی بھی چھوڑ دیتا ہے، عمر کو انسان برداشت کرتا ہے شیطان برداشت نہیں کرتا، شیطان عمرؓ کا نام سن کر چیں بجبیں ہوگا، وہ شیطان ہوگا جو عمر کا نام برداشت نہ کرے، وہ مسلمان ہوگا جو عمر سے پیار کرے۔

اللھم اعز الاسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سچے تھے تو ابو بکر کو صداقت ملی، محبوب عادل تھے تو عمر کو عدالت ملی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سخی تھے تو عثمان کو سخاوت ملی، میرا دلبر بہادر تھا تو حیدر کو شجاعت ملی، گواہی ہو تو صداقت اختیار کرو، حکومت ملے تو عدالت اختیار کرو، دولت ملے تو سخاوت اختیار کرو، میدان جنگ ہو تو حیدر کی شجاعت اختیار کرو، جب طاقت سے ٹکراؤ تو حسین کی شہادت اختیار کرو، اللہ ہمیں ان سب سے پیار عطا فرمائے (آمین)۔

لاہوریو! پھر سنو! اللھم اعز الاسلام ادھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا کر رہے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دعا یوں کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلیں چمکنے لگیں، کبھی نبی نے ہاتھ اٹھائے تو سر کے اوپر پہنچ گئے، کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کا غلاف پکڑ کر دعا کی، کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر بدل کر دعا کی، کبھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ میں رو رو کر دعا کی، یہ شفاعت بھی سجدہ میں ہوگی: اخر ساجداً میں سجدہ کروں گا اور روؤں گا: یارب امتی آواز آئے گی: ارفع راسک ،سل تعط ،استجب تجب ،قل اسمع اشفع ،تشفع ،وقت نہیں کہ میں تشریح کروں۔

اللھم اعز الاسلام دعا کرو اس ملک کو پھر کوئی عمر کا غلام مل جائے (آمین)۔صدر صاحب سے کہو کہ صدارت کرنی ہو تو فاروقؓ کی صدارت کو دیکھو، فاروقؓ صدر ایسا ہے کہ بائیس لاکھ مربع میل تک اس کے درے کا رعب ہے۔ اگر اسے تلاش کرو تو مسجد نبوی میں ہیں، سر کے نیچے پتھر رکھ کر سامنے درا ہے اور پسینے میں شرابور سو رہا ہے، دعا کرو اللہ تعالیٰ فاروق کی زندگی کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

حضرت عمرؓ کو نہیں مانتے تو بندے نہیں مانتے، عمر کو مانتے ہیں تو درندے بھی مانتے ہیں، میں تو جرأت سے کہتا ہوں کہ حضرت عمرؓ کو اربعہ عناصر مانتے ہیں، حضرت عمرؓ نے دریائے نیل کو خط لکھا تو چلنا شروع کر دیا، ہوا کو یا ساریۃ الجبل کہا تو آواز تین سو میل تک پہونچی یہ وائرلیس فون ابھی ایجاد نہیں ہوئے تھے، لیکن عمرؓ کی آواز پہنچ رہی تھی، حضرت عمرؓ نے زمین پر درا مارا تو زلزلہ ختم ہو گیا، عمرؓ کے خط کو پانی مان رہا ہے، عمرؓ کی آواز کو ہوا لے جا رہی ہے فاروق کے درے کو زمین اور پہاڑ مان رہے ہیں، عمر فاروقؓ کی چادر کو آگ مان رہی ہے، عمرؓ کی خلافت کو قیصر و کسریٰ مان رہے، چند آدمی نہ مانیں تو نہ مانیں عمر تجھے تو دریا بھی جانتے ہیں، اگر صرف اسی نیل کا واقعہ بیان کروں تو سارا دن گزر جائے: من عبد اللہ الی بحر النیل ان کنت تجری من امر اللہ فاجری الافلا حاجۃ لنا دریائے نیل! کیوں نہیں چلتا، ہر سال ایک نوجوان لڑکی کا خون چوستا ہے، چلتا ہے تو چل ورنہ چل نہیں سمجھتے، چلتا ہے تو چل ورنہ چل تیری کوئی ضرورت نہیں، یہ اللہ کا بندہ عمر لکھ رہا ہے، اے دریائے نیل! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام لکھ رہا ہے، خط کیا پہنچا۔ تاریخ لکھتی ہے کہ آج تک اس دریا سے پانی خشک نہیں ہوا، عمرؓ کے خط کی لاج آج بھی نظر آتی ہے۔ (بے شک) میں جو کچھ کہہ رہا دلائل سے کہہ رہا ہوں۔ آج خیال آیا کہ عمرؓ پر عرض کروں یہی فاروق ہے جس نے کعبے کا در کھولا، ادھر عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں آ رہا ہے ادھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بار بار دیکھ رہے ہیں، صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ آپؐ دروازے سے گلی کی طرف کیا دیکھتے ہو، فرمایا انتظار میں بیٹھا ہوں، کہ میری دعا قبول ہوئی ہے یا نہیں، عمر بہن کے دروازے پر پہنچے واقعہ بڑا لمبا ہے، آخر حضور صلی اللہ کے در پہ پہنچے میں مختصر کر رہا ہوں آگے میں کچھ موتی برساؤں گا، فاروق کے کچھ حقائق، واقعات بتاؤں گا، دعا کرو اللہ ہمیں تمام صحابہ سے پیار عطا فرمائے (آمین) ابوبکر میں جمال ہے، عمر میں جلال ہے، میں کہتا ہوں کعبہ جلال ہے، مدینہ جمال

ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام میں جلال ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں جمال ہے۔ صدیق میں جمال ہے عمر میں جلال ہے، یہ جو جہنم ہے خدا کا جلال ہے، یہ جو جنت ہے خدا کا جمال ہے یہی تو کمال ہے۔

عبدالشکور کون، لاہوری کون، مسٹر جیون متعصب انگریز مؤرخ لکھتا ہے کہ اگر عمرؓ دس سال اور خلافت وحکومت کرتا تو اس دھرتی پر اسلام کے سوا کوئی مذہب باقی نہ ہوتا۔

سر میور ولیم انگریز لکھتا ہے کہ اگر عمرؓ جیسا ایک اور مسلمان فرماں روا خلیفہ پیدا ہو جائے تو پوری دنیا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام آ جائے، سب کہو سبحان اللہ (سبحان اللہ) عمرؓ کو دشمن بھی مانتے ہیں، عمرؓ سے شیطان بھی ڈرتا ہے، عمرؓ کو تاریخ میں نہ دیکھو، عمرؓ کو قرآن میں دیکھو، میں نے قرآن کا مطالعہ کیا ہے، خدا کی قسم جو عمرؓ فرش پے کہتا ہے رب اکبر عرش پے کہتا ہے وقت نہیں کہ موتی دوں۔

یہ جو اذان مقرر ہوئی ہے یہ فاروق کا فیض ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جمع کیا کہ لوگوں کو نماز کے لیے کس طرح جمع کیا جائے؟ ایک صحابیؓ نے کہا حضرت لکڑی پر لکڑی ماریں، اس آواز سن کر آ جائیں گے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکڑی کی آواز کہاں تک جائے گی، اس آواز میں گھنٹی کی ملاوٹ ہے، میں یہ منظور نہیں کرتا۔ ایک نے کہا حضرت ناگ بجائیں (اوتڑ ورڑو) فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں یہ ناگ نہیں، یہ مجوسیوں کی نشانی ہے، کافروں کی نشانی ہے۔ ایک نے کہا حضرت آگ جلائیں لوگ آگ کو دیکھ کر سمجھیں گے کہ نماز کا وقت آ گیا، فرمایا جو بھی ہنڈیا رکھے گا جو بھی آگ جلائے گا لوگ نماز پے آ جائیں گے۔ ایک نے کہا حضرت ایک آدمی مقرر کریں وہ مدینے میں دوڑے اور یہ آواز لگائے: الصلوٰۃ جامعۃ، الصلوٰۃ جامعۃ، الصلوٰۃ، الصلوٰۃ نماز کا وقت ہو گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دوڑ رہا ہوگا، یہ تو نماز سے محروم ہو جائے گا، مصطفیٰ ﷺ کو یہ مشورے پسند نہ آئے، صبح ہوئی تو یہ عمرؓ آیا، محبوب رب اکبر آیا عاشق پیغمبر آیا کہنے لگا حضرت کل جو مشورہ ہوا رات میں سو رہا تھا کہ پہاڑ پر ایک نورانی فرشتہ کہہ رہا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر، فاروق وہ ہے جس نے فرشتے کو بھی دیکھا ہے، یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ عرش کی اذان بھی یہی ہے، فرش کی اذان بھی یہی ہے، بلالؓ کی اذان بھی یہی ہے، عمرؓ کی اذان بھی یہی ہے، صدر تو کہتا ہے دودھ میں ملاوٹ نہ کرو، یہاں تو اذان میں بھی ملاوٹ ہو رہی ہے، کلمہ میں ملاوٹ ہو رہی ہے، قرآن کے ترجمے میں ملاوٹ ہو رہی ہے، شکر ہے کہ عرب نے کنز الایمان ان قرآن کے ترجمہ کو بند کر دیا، جس میں ملاوٹ ہے، میری بات سمجھ میں

آرہی ہے؟ میں کسی کو گالی نہیں دیا کرتا، اللہ ہمیں ملاوٹی دین سے بچائے، کھرا دین، کھرا کلمہ، کھری اذان، کھرا قرآن، اللہ ہمیں کھرا مذہب عطا فرمائے (آمین)۔

ملاوٹی دین نہ ہو، حضرت عمرؓ صبح کو مسکراتے ہوئے آئے کہنے لگے محبوب مکرم، نبی معظم، نبی محترم، نبی محتشم، رات ایک فرشتہ اللہ کی مہربانی، چہرہ نورانی، اسکی آواز میں عجیب خوش الحانی کہہ رہا تھا: اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر عمرؓ اذان دے رہے تھے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا، جس چیز پر نبی مسکرا دے وہ جنت کا منظر بن جاتی ہے، فاروق نے پوری اذان سنائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال، جی آمنہ کے لال، ہو جاؤ خوشحال او بلال یہی اذان جو فاروق کہہ رہا ہے جاؤ میرے ممبر پر بھی یہی اذان دو، قیامت تک عمر کی اذان میرے ممبر پر گونجتی رہے گی۔ (سبحان اللہ)

اب نہ عمرؓ کی اذان اچھی لگتی ہے، نہ عمرؓ کی تراویح، فاروق بیس پڑھتا ہے لوگ آٹھ پے زور دے رہے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المھدیین لاہوریو! جو کام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کرے وہ بھی سنت ہے، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کریں وہ بھی سنت ہے، یہ بیس تراویح سنت ہے، یہ اذان سنت ہے، حضرت فاروق اعظمؓ نے اذان کا انتخاب کیا، حضرت فاروق کی برکت سے پوری امت کو پردہ ملا، پہلے ہماری مائیں بھی جنگل کو جاتی تھیں، گھروں میں لیٹرین نہیں ہوتی تھی، میرے نبی کی حرم محترم میری اماں سلام اللہ علیہا بی بی زینب جنگل کو جارہی تھی، کافر کہہ رہے تھے وہ محمد کی بیوی جارہی ہے، وہ بڑے قد والی فاروقؓ سامنے آ گئے کہنے لگے: پیاری اماں ارجع الی بیتک پیاری اماں یہ کافر کتے اشارے کر رہے ہیں، عمر بیٹے کی غیرت برداشت نہیں کرتی کہ محمدؐ کی عزت کو کافر اشارہ کریں، واپس جائیں، آپ ادھر نہ جائیں، بی بی زینب کہنے لگیں میں تو آپ کی اماں ہوں (فاروق کو) فرمایا غیرت کی بات ہے، اماں کو بیٹا عرض کر رہا ہے، آپ تشریف لے جائیں، رات کو نکلنا، دن کے وقت نہ آئیں، اس طرح باہر نہ آئیں کہ کافر اشارے کریں، عمر غیور کی غیرت برداشت نہیں کرتی، ابھی بی بی زینب گھر نہیں پہنچی کہ قرآن آیا جبرئیل آیا عرش والے کا پیغام آیا فرمایا:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَاتَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاھِلِیَّةِ الْاُوْلٰی، یَا اَیُّھَاالنَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنَاتِکَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ۔

مدنی اپنے حرم پاک کو بیٹیوں کو اور تمام مسلمان عورتوں کو کہہ دو، آئندہ بغیر برقعہ کے کوئی عورت گھر سے نہ نکلے، عمر کو فرش پے غیرت آئی، رب اکبر کو عرش پے غیرت آئی، یہ فاروق کی برکت ہے، سارے کہو سبحان اللہ (سبحان اللہ)۔

یہ اہل بیت کو جو پردہ ملا ہے یہ فاروق کی غیرت ہے۔

صحابہ کرام کے لیے لاہوریو! کہہ دیا کرو رضی اللہ ان سے کون راضی ہے؟ (اللہ) ملنگ ناراض ہے ضلع جھنگ ناراض ہے کچھ لوگ ناراض ہیں مگر اللہ راضی ہے۔ صحابہ سے کون راضی ہے؟ (اللہ) دین پوری کا عقیدہ ہے کہ جس سے خدا راضی ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہے، مصطفیٰ راضی ہے مرتضیٰ راضی ہے، مجتبیٰ راضی ہے، زہراء راضی ہے، خدا کی قسم یہ خلق خدا راضی ہے، صحابہ سے اللہ راضی ہے میں ایک موتی دیتا ہوں۔ آج حضرت عبدالقادر جیلانیؒ بایزید بسطامیؒ، جنید بغدادیؒ علی ہجویریؒ، نظام الدین اولیاءؒ، قطب الدین بختیار کاکیؒ، بہاء الحق زکریاؒ، معین الدین چشتیؒ، حضرت فرید الدینؒ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ہم سے اللہ راضی ہے۔ محمد کا انسؓ کالا بلالؓ، صہیبؓ، سلمان فارسیؓ گردن اونچی کر کے دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم سے خدا راضی ہے، کیوں کہ ان کے لیے قرآن ہے، میں بڑی اونچی بات کر رہا ہوں، سمجھ میں آرہی ہے؟۔

آج ولی دعویٰ سے نہیں کہہ سکتا مگر بلال کہہ سکتا ہے: **لقد رضی اللّٰہ عن المؤمنین رضی اللّٰہ عنہ** محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ان سے راضی ہوں، یہ مجھ سے راضی ہے۔

اولاہوریو! ورضوان اللہ اکبر سب سے بڑی چیز اللہ کی رضامندی ہے، مولوی صاحب داڑھی کیوں رکھی، میرے بھائیو! آپ جلسہ سننے کیوں آئے، بھائی تسبیح کیوں پڑھ رہے ہو، خیرات کیوں کر رہے ہو، قرآن کیوں پڑھ رہے ہو، اس لیے کہ اللہ راضی ہو جائے، جس خدا کی تم رضا تلاش کر رہے ہو، وہ خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت سے راضی ہو چکا ہے (سبحان اللہ) میں ذرا فاروقؓ کی جوتی میں آرہا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرما رہے ہیں، انتظار میں ہیں، عمرؓ کی بہن ساتھ ہے، بہن کا نام

فاطمہؓ بہنوئی کا نام سعیدؓ حضرت عمر فاروقؓ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتویں پشت میں دادا ایک ہے۔ پینتیس آدمیوں کے بعد یہ مسلمان ہوئے ،ان کی آمد پر نعرہ تکبیر لگا، اور کوئی دوسرا نعرہ نہیں لگا، جب تک نعرہ تکبیر بلند ہوتا رہے گا، عمر کا ایمان زندہ رہے گا، نعرہ تکبیر، اللہ اکبر، صحابہ کہتے ہیں کہ جب فاروق نے کلمہ پڑھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے، فاروق کا کرتہ پکڑا، فرمایا عمر!! ابھی محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سمجھ نہیں آئی، گھٹنوں کے بل گرا اور کلمہ پڑھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر صحابہ کہتے ہیں: قدرت المکہ عمرؓ کے ایمان پر مکے کے پہاڑ بھی ہل گئے، کافر جمع ہو گئے کیا ہوا ایک نے کہا پتہ نہیں کیا ہوا؟ عمر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہو گیا ہے، اس جیسا اسلام کوئی نہیں لایا کسی نے اندر بیٹھ کر اسلام قبول کیا کسی نے رات کو چھپ کر، کسی نے آہستہ کلمہ پڑھ لیا، حضرت عمرؓ نے سب کے سامنے کھڑے ہو کر کلمہ پڑھا اور سیدھا بیت اللہ گیا، کہنے لگا محبوب آؤ آج نماز کعبہ میں ہوگی۔

میں چار جملے کہتا ہوں علمی تحقیقی مناظرانہ اگر ابو بکرؓ سے کوئی ناراض ہے تو اس سے کہو کہ مسجد نبوی میں جانے کی کوشش نہ کرے، یہ زمین صدیق نے خریدی تھی، اگر عمرؓ کے دشمن ہیں تو ان سے کہو کہ اپنا بیت اللہ گاے شاہ، بنائیں یہ بیت اللہ عمرؓ نے فتح کیا تھا، اگر عثمانؓ کے دشمن ہیں تو ان کو کہو کہ قرآن سے ہٹ جائیں، یہ قرآن عثمانؓ نے جمع کیا تھا، اگر عائشہؓ سے دشمنی ہے اماں نہیں مانتے ان سے کہہ دو گنبد خضری پے جانے کی کوشش نہ کریں جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم آرام کر رہے ہیں، وہ حجرہ عائشہ صدیقہؓ کا ہے، دشمن کو نہیں جانا چاہئے ،صدیقؓ کے دشمن کو مسجد نبوی سے روک دو۔ میری یہ تحقیق ہے، میرے پاس تصدیق ہے جو کچھ کہتا ہوں بالکل ٹھیک ہے، اس دروازے کا نام آج بھی باب الصدیق ہے، وقت نہیں کہ میں آگے چلوں میں آپ کو ایک چمک، ایک دھمک، بلا دھڑک، سمجھانا، جگانا، بتانا چاہتا ہوں، دعا کرو اللہ ہمیں تمام صحابہ تمام اہل بیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے کی گلیوں کے کتوں کے پاؤں کے ذروں سے بھی عقیدے عطا فرمائے (آمین)۔ سعودیہ اور عرب امارات میں اب ایک آدمی کا ترجمہ بند ہو گیا ہے (احمد رضا خان کا) بیس ہزار آدمی مدینے گئے اور وہاں جا کر انہوں نے نعرے لگائے اللہ اکبر، خمینی رہبر، اللہ ہادی، خمینی مہدی، اور فوٹو دکھائی عرب والوں نے کہا فوٹو لے جاؤ، یہاں خمینی کی حکومت نہیں یہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ہے، یہاں مدنی پر درود ہوگا، یہاں آداب ہیں۔ مسجد نبوی میں کسی کا فوٹو اندر نہیں آسکتا، یہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن پڑھا جا سکتا ہے بڑا روکا گیا ٹوکا گیا۔ مگر وہ ضدی نہ مانے آخر لاٹھی چارج ہوئی، آنسو گیس پھینکی گئی، ان کے ویزے چھینے

گئے، تصویریں پھاڑیں گئیں، ان کو حج سے واپس کیا گیا کہ نکل جاؤ ایرانیو! یہاں محمدؐ کی ذات پر درود پڑھا جائے گا، ادب ملحوظ رکھا جائے گا ان شانئک ھو الابتر پیغمبر تیرے دشمنوں کو ذلیل کروں گا، پاکستان کے کچھ مولوی وہاں گئے وہ علیحدہ نماز پڑھ رہے تھے، باوضو کہہ رہا ہوں نام نہیں لونگا ،میری عادت گلے کی نہیں ان سے پوچھا گیا تم جماعت کے ساتھ مسجد نبوی کے امام کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے ،کہنے لگے ہماری ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے پر پلید ہیں، انہوں نے پکڑا اور ڈنڈا دکھایا اور پوچھا بتاؤ کیا خیال ہے؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلی پر پلید ہے یا پاک؟ کہنے لگا پاک ہے ہمارا دماغ خراب ہو گیا تھا، پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر مانتے ہو؟ کہنے لگے نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر نہیں، حضور تو یہاں اپنے روضے میں ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب مانتے ہو؟ کہنے لگے نہیں، پوچھا احمد رضا کو جانتے ہو؟ کہنے لگے نہیں بالکل نہیں۔ اللہ کی قسم وہ کیسٹ ہمارے پاس موجود ہے، واللہ نہیں جانتے، وہاں معافی مانگی اگر معافی نہ مانگتے تو حج بھی نہ کرنے دیتے وہاں پر ان کے نظریات نہیں چلتے ،وہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح شریعت چلتی ہے دعا کرو اللہ ہمیں وہاں کی ذلت سے بچائے (آمین)۔ یہ میں نے آپ کو صحیح واقعہ بتایا ہے، میں لڑانے نہیں آیا اور نہ ہی گالیاں دینے آیا ہوں، اللہ ہمیں آقا کی گلیوں کے ذروں سے بھی عقیدت عطا فرمائے (آمین)۔ ان کے لیے بھی دعا کرو اللہ ان کو بھی صحیح عقیدہ اور عقیدت عطا فرمائے (آمین)۔ فاروق پر کچھ عرض کر رہا تھا، فاروق اعظمؓ بڑے قد آور تھے، لمبی مونچھیں رکھتے تھے، چہرہ سرخ اور بڑا تھا، فاروقؓ کہتے ہیں میرا قد اونچا تھا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آتا تو آپؐ سے نیچے نظر آتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عمرؓ! تم کو مجھ سے کتنا پیار ہے، کہنے لگے حضرت اولاد سے اور تمام خاندان سے آپ پیارے ہیں، فرمایا پھر بھی سوچ لو، تو گردن جھکا کر کہا: الان من نفسی محمد اب معلوم ہوا مجھے آپ میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں۔

یہی فاروقؓ ہے بدر میں جب ان کا ماموں گرفتار ہوا، آج تو لوگ کہتے ہیں ماموں مرتد ہے تو کیا ہوا، میرا چچا اگر صحابہ پر برا کرتا ہے تو کیا ہوا، فاروقؓ نے ہمیں سبق سکھایا، تلوار اٹھا کر کہا، حضرت یہ میرا ماموں ابوالعاص بیٹھا ہے، یہ آپ کو بھونکتا ہے، آپ کا کلمہ نہیں پڑھتا، فاروقؓ نے اپنے ماموں کی گردن اڑا دی اور سر اٹھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دیا، اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم میں اپنے رشتے کو ختم کرسکتا ہوں، آپ کے دامن کو نہیں چھوڑ سکتا، وہ میرا ماموں ہی نہیں جو محمد کا دشمن ہے، فاروق نے سکھایا دعا کرو اللہ ہمیں یہ غیرت عطا فرمائے (آمین)۔

فاروق حجر اسود کے سامنے آئے ذرا عقیدہ بھی سنئے، چوں کہ صحابہ کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے، حجر اسود کے سامنے آئے فرمایا: یاحجر انی اعلم انک حجر لاتنفعنی و لاتضرنی و لاتمیتنی و لا تحیینی لو لا رایت رسول اللہ ان یقبلک ماقبلتک ابدا آج تو لوگ مدینے سے بھی بیری کے پتے لاتے ہیں، کہتے ہیں کہ یہ بچے پیدا ہوتے ہیں عزیزو! بیری کا تو اپنا ہی بچہ نہیں ہوتا، بے وقوفو بیری تو کانٹے لگاتی ہے، بچے کون دیتا ہے؟ (اللہ) خدا کی قسم باوضو مسجد میں بیٹھا ہوں، حضرت عمرؓ نے اس ببول کے درخت کو جڑ سے اکھاڑ دیا جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان لی تھی اور قرآن نے کہا ہے: لقد رضی اللّٰہ عن المؤمنین اذیبایعونک تحت الشجرۃ اس درخت کا ذکر اللہ نے بھی قرآن میں کیا ہے، فاروقؓ نے اس درخت کو کٹوا کر دفن کر دیا، لوگ وہاں جا کر اس کی چھال اٹھاتے تھے، ببول کے پتے پیتے تھے فرمایا لوگو! یہ شرک نہ کرو، ببول کے پتوں میں نفع نقصان نہیں، نفع نقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

یہ درخت کچھ نہیں کرتا، سب کچھ کرنے والا اللہ ہے، فاروقؓ نے عقیدہ سکھایا، فاروق نے حجر اسود کے سامنے کہا فرمایا حجر اسود ٹھیک ہے، تو جنت سے آیا ٹھیک ہے تو سفید تھا ٹھیک ہے کہ تو جبل ابوقبیس پہ تو چالیس ہزار سال رکھا رہا ٹھیک ہے کملی والے نے تجھے یہاں رکھا، یہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے چپا کیا پتھر! تو نفع، نقصان، زندگی، موت کا مالک نہیں۔ زندگی موت کا مالک کون؟ (اللہ)۔ نفع نقصان دینے والا کون؟ (اللہ)۔ فرمایا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ بوسہ دیتے تو حجر اسود میں تجھے نہ چومتا، میں تمہیں نفع نقصان کا مالک سمجھ کر نہیں چوم رہا ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرنے کے لیے چوم رہا ہوں، یہ فاروق نے سمجھایا۔

آج ایک نئی بات بتاؤں حضرت عمرؓ نے حج کے لئے مدینے روانہ ہوئے، یہ حدیث کھل کر سنا رہا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود روانہ کرنے آئے، عمر فاروقؓ کو اونٹنی پر بٹھایا اور ایک جملہ فرمایا، فاروقؓ کہتے ہیں کہ اگر ساری دنیا کے خزانے میری جوتی میں رکھ دیئے جائیں تو ان دو الفاظ کا مقابلہ نہیں کر سکتے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا

عمر، یا اخی لاتنسانا واشرکنا فی دعائک اے میرے بھائی حدیث کو نہیں چھپاؤں گا: یا عمر، یا اخی لاتنسانا جب بیت اللہ میں جائے تو مجھے نہ بھلانا محمد کو بھی دعاؤں میں شریک رکھنا، غلط کہوں تو خدا میرا منہ کالا کردے، یہ حدیث بخاری میں ہے، خدا کرے تمہارے بخار ختم ہوجائیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فاروق کو بیت اللہ کی عظمت بتاتے ہوئے فرمایا عمر مجھے نہ بھلانا، بیت اللہ میں مجھے بھی دعاؤں میں شریک رکھنا، کہہ دو سبحان اللہ (سبحان اللہ)۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہیں، ہمارا عقیدہ ہے اتنا جبرئیل بھی ملکیت میں پاک نہیں، جتنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نبوت میں پاک ہے، آپ اپنے غلام کو دعا کے لیے فرمارہے ہیں، حضرت عمرؓ کی زندگی عجیب ہے۔

چندہ کا موقع آیا تو آدھا مال دیا، ہر موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، جب میدان احد میں مدنی کے دندان مبارک شہید ہوئے، حضرت حمزہؓ کے گیارہ ٹکڑے ہوئے، شکست کے کچھ آثار نظر آئے، ستر صحابہ جام شہادت نوش کرگئے، تو ابوسفیان نے نعرہ لگایا: کہنے لگا این محمد؟ این ابوبکر؟ این عمر تین کا نام لیا، میرا عقیدہ ہے جس طرح حضرت حیدرؓ بہادر ہیں حضرت عمرؓ بھی بہادر ہیں، عزیزو! یہ بہادری نہیں؟ کہ اکیلے کعبے کا در کھولا، یہ بہادری نہیں؟ کہ بیت اللہ کے سامنے کھڑا ہو کر کہا او مشرکو! ابوجہل، ابولہب، عتبہ، عتیبہ، امیہ، شیبہ، ابن دغنہ! آؤ تمہیں پتہ ہو کہ آج عمر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بن چکا ہے، جس نے عورتوں کو بیوہ، جس نے بچوں کو یتیم، جس نے مولی گاجر کی طرح اپنے آپ کو ٹکڑے ہوتا ہوا دیکھنا ہو آج میرے مقابلے میں آئے، آج عمر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بن چکا ہے، یہ بہادری ہے یا نہیں؟ (بہادری ہے)۔

خدا کی قسم ایسی ہجرت کسی نے نہیں کی، جس دن عمرؓ مدینے جانے لگا تو تلوار اٹھائی کہنے لگا مکہ والو! میں مدنی کے پاس جارہا ہوں، مدینے جارہا ہوں، مکہ کے اس راستہ سے جارہا ہوں، جس کو جرأت ہو میرا راستہ روک کر دکھائے، مجھے کوئی طاقت نہیں روک سکتی، آج عمرؓ اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جارہا ہے، یہ بہادری ہے؟ (ہے) وقت نہیں ورنہ میں صرف بہادری پر تقریر کروں ابوبکرؓ بھی بہادر ہیں۔ میں یاد سو بیٹھا ہوں، حضرت حیدر کرارؓ نے ایک دفعہ محفل میں فرمایا: من اشجع الناس پورے عرب میں بہادر کون ہے؟ صحابہ نے کہا: انت تو حیدر ہے، صفدر ہے شیر نر ہے، شیر ببر ہے، فاتح خیبر ہے، قاتل الفر ہے، برتر ہے، بہتر ہے، جاںنثار ہے، بہادروں کا

سردار ہے، تیری تلوار ہے، تیرا وار ہے، حضرت علیؓ کے جملے سنئے موتی چنئے، حضرت علیؓ نے رو کر فرمایا بہادر میں نہیں، بہادر وہ ہے کہ جب نو سو تلواریں ننگی پھر رہی تھیں، دو لاکھ کا اعلان ہو رہا تھا، گھر گھر چھاپہ ڈال رہے تھے، گھر گھر جا کر محاصرہ کر رہے تھے، بہادر وہ تھا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلا کندھے پے اٹھا کر لے جا رہا تھا، حضرت عثمانؓ بھی بہادر ہیں، حضرت عثمانؓ حضرت معاویہؓ نے چار سو آدمی بھیجے، میں دوسری طرف آ گیا ہوں، میرا ارادہ ہے کہ میں اپنے موضوع میں کچھ باتیں، کچھ واقعات، کچھ حالات، کچھ حقائق کچھ مسائل سنا دوں۔

یہ فاروقؓ اس دن جب کعبے کا در کھولا، اور اعلان کیا کہ اے مکے والو! آج آؤ میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نماز بیت اللہ میں پڑھے گا، اکیلے نے اعلان کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انت الفاروق تو فاروق ہے، حق و باطل کو جدا کر کے دکھاتا ہے، جہاں عمر ہو وہاں حق و باطل کا، اسلام اور کفر کا امتیاز ہو جاتا ہے، آج آپ نے محمد علی جناح کو قائدہ اعظم کا لقب دیا ہے، ہم تو کہتے ہیں کہ قائد اعظم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضور فرماتے ہیں: ان قائدا اذا وفدوا جب ایک لاکھ چوبیس ہزار جھنڈے کے نیچے ہوں گے، میں سب کا قائد اعظم ہوں گا۔ یہ جو تم نے قائد اعظم مادر ملت کے القاب دیئے ہیں یہ پتہ نہیں صحیح ہے یا نہیں، تمہیں پتہ ہوگا اور میں کہتا ہوں کہ جس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق کہا صدیق رہے گا، جس کو فاروق کہا فاروق رہے گا، ذوالنورین کہا ذی النورین رہے گا، جس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حیدر کرار کہا ہے حیدر کرار رہے گا، یہ القاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیئے ہیں۔

فاروقؓ کے کچھ واقعات سنا کر آپ کے ایمان کو تازہ کرتا ہوں، دعا کرو اللہ ہمیں تمام صحابہ کرام سے پیار عطا فرمائے (آمین) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انت الفاروق ابوسفیان نے کہا: این محمد؟ سب کہو صلی اللہ علیہ وسلم، دکھلاوے کا درود نہ پڑھا کرو، مدینے سے آواز آ رہی ہے من سمع اسمی میرا نام سنو، تو درود پڑھو، اگر اذان ہو جائے تو اللھم رب ھذہ الدعوۃ پڑھو اگر اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم سنو تو تم صدقت وبررت کہو اگر قد قامت الصلوٰۃ سنو تو اقامھا اللہ و ادامھا کہو اگر انبیاء کا نام آئے تو علیہ السلام کہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے تو صلی اللہ علیہ وسلم پڑھو۔ صحابہ کا نام آئے تو رضی اللہ عنہم۔ بزرگوں کا نام آئے تو رحمۃ اللہ علیہ کہا کرو یہ

آداب میں۔ وقت نہیں میں کسی کی تردید، تنقید، وعید، تنقیص کرنے نہیں آیا، میں تحقیق، تبلیغ کرنے آیا ہوں، ابوسفیانؓ جو حضرت معاویہؓ کے والد تھے یہ بنوامیہ کا بہت بڑا سربراہ تھا اور یہی فتح مکہ کے بعد حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے عود نبوت کو دیکھ کر مان گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ نہیں، محمدؐ نبی ہے۔ اور کلمہ پڑھ لیا یہ ابوسفیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر ہے، اس کی بیٹی ہماری اماں ہے، بی بی ام حبیبہ حضرت ابوسفیان کی بیٹی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم ہے۔ ہماری اماں ہے، میں ایک موتی دے دوں، جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم آجائیں وہاں بیٹی باپ کو بھی نہیں بیٹھنے دیتی۔ یہاں تو کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں، پھر کرسی پر بھی آپ خود بیٹھ جاتے ہیں، دماغ خراب ہے، ان لوگوں کا۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوں وہاں کوئی نبی بھی مصلّی پر کھڑا نہیں ہوسکتا۔ آدم علیہ السلام بھی نہیں آسکتے۔ ابراہیم علیہ السلام بھی نہیں آسکتے، جہاں نبی آجائے ابوبکر بھی مصلّی چھوڑ دیتا ہے، مگر لاہوری نہیں چھوڑتے یہ ضدی ہیں۔ میں لڑانے نہیں آیا میں سمجھانے آیا ہوں، اور میں چیلنج کرتا ہوں میرا نبی لاہور میں نہیں میرا نبی مدینے میں ہے، تمہارا نبی یہاں ہوگا، ہم اس مدینے والے نبی کے غلام ہیں، کوئی قادیانی کو مانتے ہیں کوئی نبی پاکستان میں مانتے ہیں، میرا نبی لاہور کے ہر گھر میں نہیں میرا نبی قیامت تک عائشہؓ کے حجرے میں ہے۔ اللہ ہمیں وہاں لے جائے۔

نوٹ: کسی نے پرچی دی کہ علماء ایک دوسرے کے خلاف کیوں ہیں، تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کی ناراضگی کا امتحان آگیا ہے، دعا کرو اللہ علماء کو اتفاق عطا فرمادے (آمین)۔

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا ہے وہ آپ کو سنادوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں فرمائیں۔

(۱) **اللھم لاتھلک امتی بالغرق** یا اللہ میری امت کو غرق نہ کرنا، اللہ نے فرمایا قبول۔

(۲) **اللھم لاتھلک امتی**...... فرمایا تیری دعا عرش چیر کر پہنچ گئی قبول۔ جیسے بھی نالائق ہیں رزق دیتا رہوں گا۔

(۳) تیسری دعا آپ نے یہ کی کہ **اللھم لاتجعل بأسھم بینھم** مولیٰ! ان کو آپس میں لڑائی نہ ہو: **فمنعنی** اللہ نے فرمایا یہ دعا نہ کرو تیری امت کی تباہی آپس میں لڑلڑ کر ہوگی، یہ دعا ہی قبول نہیں ہوئی۔ یہ اس امت کی تباہی ہے کہ مسلمان آپس میں لڑ رہے ہیں، مولوی مولوی سے لڑ رہا ہے، دنیا

وارد نیادار سے لڑ رہا ہے، دعا کرو اللہ ہمیں اتفاق کی نعمتیں عطا فرمائے (آمین)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایا کم الفرقة فانما هی الهالکة تفرقہ بازی نہ کرنا، ورنہ برباد ہو جاؤ گے۔ اللہ ہم سب کو اتفاق عطا فرمائے۔ ہمارے بزرگوں کو بھی خدا اتفاق کی نعمت عطا فرمائے۔ (آمین)۔

بھائیو! کل مفتی محمودؒ نے آپ کو متحد کیا تھا، قومی اتحاد بنایا تھا، تم ایک دفعہ اکٹھے ہوئے پاکستان بن گیا، پھر ختم نبوت کا مسئلہ چلا تو قومی اسمبلی میں اتحاد ہوا تو ختم نبوت کا مسئلہ حل ہو گیا، پھر نظام مصطفیٰ کی تحریک چلی تو تم متحد ہوئے تو تم کامیاب ہوئے، جس کو ہٹانا چاہتے تھے وہ بھی ہٹ گیا، ایک بار پھر اتحاد ہو جائے تو اس ملک میں مکمل نظام اسلام آسکتا ہے، خدا ہم سب کو مل بیٹھ کر دین کا خادم بنائے (آمین)۔

تو بات کر رہا تھا ابوسفیانؓ نے نعرہ لگایا، یہی ابوسفیان اپنی بیٹی، مسلمانوں کی اماں، ام حبیبہؓ سے ملنے آیا، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم محترم ہیں ہماری اماں ہیں، حضرت معاویہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سالا، فضل حق تعالیٰ، کی بہن ہیں جب ابوسفیان آیا تو ایک سادہ بستر بچھا ہوا تھا، چمڑے کا بستر تھا، اندر کھجور کی چھال تھی، گدھیلا بنا ہوا تھا، ابوسفیان بیٹھنے لگا تو میری اماں حبیبہؓ نے جلدی سے کہا قم، قم، قم یا ابی ابا، ابا، ابا ڈر گیا کوئی سانپ یا بچھو ہے۔ کھڑا ہو گیا ام حبیبہ نے بستر ے کو لپیٹ کر رکھ دیا۔ ابوسفیان حیران ہوا کہ سادہ بستر تھا اور تو نے اٹھا دیا کہنے لگی ابا آپ کافر ہیں، اور یہ بستر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، ٹھیک ہے آپ باپ ہیں، میرا تعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ پاک ہے۔ کافر پلید ہوتا ہے میں پلید کافر کبھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک بستر ے پر نہیں بیٹھنے دوں گی، اس نے کہا اچھا میں جاتا ہوں، کہنے لگیں چلے جاؤ، لاکھ دفعہ نہ آؤ، مگر کفر پلید ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ابھی پاک ہے۔

ابوسفیانؓ نے اعلان کیا: این محمد؟ این ابو بکر؟ این عمر؟ اور کوئی نام نہیں لیا تھا، ابوسفیان بھی جانتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی ساتھی یہی ہیں، اور یہی بات بی بی عائشہؓ نے کہی جب عمر فاروقؓ نے کہا میرا جنازہ اٹھا کر بی بی عائشہؓ کے دروازے پر لے جانا اور کہنا کہ اماں جان آپ کا بیٹا اجازت مانگتا ہے کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضریٰ میں جگہ دی جائے، بی

بی عائشہؓ رو پڑی کہنے لگیں میں نے اپنے لیے جگہ رکھی تھی، کہ کملی والے اور میرے ابا اور میں ہوں گی پر عمر وہ ہے کہ اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: سالت انا ابوبکر و عمر ذہبت انا وابوبکر و عمر، رائت انا ابوبکر و عمر، قلت انا ابوبکر و عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ھکذا نبعث یوم القیامۃ دیکھو قیامت کے دن جب اٹھوں گا ادھر ابوبکر ادھر عمر درمیان میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں اس حدیث کو سچا کرتی ہوں، میں عام قبرستان میں چلی جاؤں گی، جاؤ عمر قیامت تک محمدؐ کے پہلو میں آرام کرو۔

ابوسفیان نے اعلان کیا حضرت عمرؓ نے کمال کیا۔ دعا کرو اللہ کوئی عمر جیسا صدر عطا کرے، آج صدر آرام کرتے ہیں، فوج حفاظت کرتی ہے، خدا کی قسم وہاں ساری رعیت آرام کرتی تھی صدر درہ لے کر پہرہ دیتا تھا۔

حضرت عمرؓ رات کو پہرہ دے رہے ہیں، ایک آدمی ادھر ادھر بھاگ رہا ہے، پریشان، حیران سرگردان حضرت عمرؓ نے کہا کیا ہے؟ کہنے لگا میری بیوی کو وضع حمل کی تکلیف ہے، وضع حمل ہونے والا ہے، دائی نہیں، بھلائی نہیں، کوئی دوائی نہیں، تمہیں سمجھ نہیں آئی، یہاں تو کوئی نہیں، میں مسافر ہوں، یہ پتہ نہ چلا کہ یہ صدر ہے اس نے کہا مدینے میں جانے والے میری بیوی کو تکلیف ہے میں وضع حمل کا کام نہیں جانتا، دائی نہیں گھی نہیں، آٹا نہیں، کوئی چیز نہیں، حضرت عمرؓ نے یہ نہیں کہا کہ: کہ میں صدر مدینہ ہوں، میں پچیس لاکھ مربع میل کا حکمراں ہوں، فرمایا بھائی انتظار کرو انتظام ہو جاتا ہے، بی بی ام کلثومؓ کو کہا او صاحبزادی شہزادی آج تک مخدومہ تھی، آج خادمہ بن کر دکھا، اس غریبہ کی دعائیں لے گھی بھی اپنا، سامان بھی اپنا، اٹھا کر خود جا کر اس بدوں کے پاس بیٹھ گئے، یہ صدر ہے، اس بدو سے پوچھا کہ عمر کیسا ہے؟ کہنے لگا، عمر مشہور ہے کہ اس کے ڈرے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، درہ بلا کا سخت ہے، ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اندر سے آواز آئی: بشری لک یا امیر المؤمنین فان لاخیک ولد امیر المؤمنین مبارک ہو آپ کو آپ کے بھائی کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے۔ امیر المؤمنین کے الفاظ سے تو وہ بدو بڑا پریشان ہوا اور کہنے لگا آپ ہیں امیر المؤمنین؟ فرمایا: سید القوم خادمھم مجھے مبارک نہیں دیتا کہ آج تیری خدمت کی وجہ سے میری نجات ہو جائے گی۔ یہ عمر ہے۔

رات کو گشت کر رہا ہے ایک جھونپڑی سے آواز آ رہی ہے: الق الماء فی اللبن کہ دودھ میں

پانی ملاؤ،اب تو سنا ہے کہ دودھ میں پانی نہیں ملاتے،پانی میں دودھ ملاتے ہیں،مینڈک نکلتے ہیں،مچھلیاں نکلتی ہیں،واہ اوے حلال خوردعاکرو اللہ ہمیں حرام خوری سے بچائے،میرے لاہوریو!سن لو:من غشنا فلیس منا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مال میں ملاوٹ کی میری امت سے نکل جائے اور جودین میں ملاوٹ کرے وہ جہنمی ہے،وہ کافر ہے،دعا کرو ہمیں ملاوٹی دین سے بچائے(آمین)۔میں تو کہوں گا خدا ہمیں کھرا خدا عطا کرے۔یہاں نمرود بھی خدا آیا،خدا ہمیں کھرا نبی عطا کرے،یہاں قادیانی بھی نبی ہے،کھوٹے خدا بھی آئے،آئے یا نہیں؟(آئے)نمرود،فرعون،شداد،ہامان یہ کھوٹے خدا آئے،کھوٹے نبی بھی آئے،مسیلمہ کذاب، طلیحہ،اسود عنسی،بہاء اللہ ایرانی،غلام احمد قادیانی،سارے شیطانی،اللہ ہمیں کھرا خدا،کھرا نبی قرآن کھرا مذہب عطا فرمائے(آمین)۔

ماں کہتی ہے القِ الماء فی اللبن بچی دودھ میں پانی ملاؤ عید کے کپڑے نہیں بن رہے،تیرا دوپٹہ نہیں بن رہا،لڑکی نے کہا ماں کیوں؟ کہنے لگی پیسے تھوڑے ہیں،دودھ میں پانی ملاؤ،دودھ بڑھ جائے گا،پیسے ملیں گے اس نے کہا اماں تیری عمر ستر سال ہے،اور یہ حال اور اس عمر میں یہ بتا رہی ہو تجھے پتہ نہیں عمرؓ کا درہ وضوتوڑ دیتا ہے،عمرؓ کے درے جب لگتے ہیں تو پتہ چل جاتا ہے اماں ایسی بات نہیں ہوگی،اس نے کہا آدھی رات کا وقت ہے جنگل میں ہماری یہ جھونپڑی ہے اس وقت عمرؓ یہاں کہاں؟لڑکی نے کہا اماں،عمرؓ تو نہیں دیکھ رہا،عمرؓ کا خدا تو دیکھ رہا ہے،میں دعا کرتا ہوں کہ خدا ہمیں بھی ای بچیاں عطا فرمائے(آمین)۔اللہ کی قسم یہ بچی مل جائے میں انکی جوتی کے ذروں کو سرمہ بناؤں،کہنے لگی اماں عمرؓ تو نہیں دیکھ رہا ہے عمرؓ کا خدا تو دیکھ رہا ہے،اس کا تو حیا چاہیے عمرؓ ساتھ کھڑے ہیں،اور جھوم رہے ہیں،مولانا عبد الشکور لکھنوی لکھتے ہیں کہ عمرؓ نے اسی وقت اپنا دامن پھیلایا اور کہا عرش والے مجھے ایک ایسی بچی عطا کر جو آدھی رات کو بھی تیرا خوف دل میں رکھے،صبح کو حضرت عمرؓ روتے ہوئے آئے دروازہ کھٹکھٹایا مائی نکلی فرمایا،اماں!مجھے اس بچی کی زیارت کروادے جو آدھی رات کو بھی خدا کا خوف کرتی ہے،مائی سمجھ گئی کانپنے لگی،عمرؓ نے فرمایا میں اس بچی کی برکت سے بدلہ نہیں لیتا۔جب بچی سامنے آئی تو عمر فاروقؓ نے کہا وہی جملہ دہراؤ جو رات کو کہا تھا،عمرؓ تو نہیں دیکھ رہا ہے عمرؓ کا خدا تو دیکھ رہا ہے۔رونا شروع ہو گئے،اور فرمایا اس بچی کا رشتہ میرے بیٹے عاصم کے لیے دے

دے، میں اس کو بہو بناؤں گا، میں اس بچی کا رشتہ لینا چاہتا ہوں، جو آدھی رات کو بھی خدا کا رشتہ رکھتی ہے، یہی بچی حضرت عمرؓ کے بیٹے حضرت عاصمؓ کے گھر آئی، اور لکھا ہے کہ جب عمرؓ صبح سویرے عدالت کو جاتے دارالحکومت کو جاتے تو فرماتے بہو بیٹی ادھر آؤ، وہی جملے کہہ دے جو جھونپڑی میں کہے تھے، وہ کھڑے ہو کر کہتی ہے، عمرؓ تو نہیں دیکھ رہا عمرؓ کا خدا تو دیکھ رہا ہے۔ رونا شروع کرتے، کہتے عمرؓ بچی نے سبق دیا ہے ہوش کر کے فیصلہ کرنا تیرا خدا تمہیں دیکھ رہا ہے، یہ عمرؓ تھے رات کو گشت کر رہے ہیں ایک گھر سے آواز آرہی تھی، ہمیں تو اکیلا گھر ملے تو اس کی عزت لوٹ لیں گے، اکیلی بوڑھی ملے تو اس کو گڑھے میں پھینک دیں گے، حضرت عمرؓ رات کو گشت کر رہے ہیں اور آواز آرہی ہے: یا امی الجوع، یا امی الجوع هلكنى الجوع، الطعام، یا امی الطعام، یا امی الطعام اماں روٹی دو، اماں بھوک نے مار ڈالا، اماں ہمیں بھوک نے ہلاک کر دیا، اماں روٹی پانی دو۔ حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے، دروازہ کھٹکھٹایا اور فرمایا: من فى البيت مايبكيك ان بچوں کو کیوں رُلا رہی ہے، اندر سے مائی نے جرأت سے جواب دیا کون ہے؟ تو دروازہ نہیں کھٹکھٹا رہا، بیوہ کے زخموں پر نمک پاشی کر رہا ہے، میں بیوہ ہوں، پردہ دار ہوں چار بچے یتیم ہیں اگر میں ہاتھ پھیلاؤں تو عرب کی غیرت کو چیلنج ہے گھر سے باہر نکلوں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے پردے کی بے پردگی ہوتی ہے۔ فرمایا: کیوں؟ کہنے لگی بیوہ ہوں، گھر میں کچھ نہیں، ٹھیکریاں ڈال کر بچوں کو بہلا رہی ہوں، حضرت عمرؓ نے کہا صدر موجود ہے، دارالحکومت موجود ہے، وہ نگراں موجود ہیں، عدالت موجود ہے، بیت المال موجود ہے درخواست دو، وظیفہ لو، کہنے لگی وہ چرواہا کس کام کا ہے، جس کو اپنے ریوڑ کا پتہ نہیں، وہ بکریاں ہی کیوں چراتا ہے جس کو اپنے ریوڑ کا پتہ ہی نہیں۔ مولانا عبدالشکور لکھنوی لکھتے ہیں: کہ مائی نے کہا کہ قیامت کا میدان ہوگا، خدائے قہار منصف ہوگا میرا دوپٹہ ہوگا، عمر مجرم ہوگا، عمر کی گردن ہوگی میرا دوپٹہ ہوگا، خدا کے سامنے اس کو جواب دینا ہوگا، میں کہوں گی اس کو صدر بنایا، جس کے ملک میں بچے رو رہے تھے۔ حضرت عمرؓ کانپ گئے اسی وقت بیت المال گئے، لوگو! جو عمرؓ ایک یتیم بچہ نہیں رُلا سکتا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کو کیسے رُلا سکتا ہے، یہ سب غلط باتیں کرتے ہیں، یہ اسلام کے دشمن ہیں، دعا کرو اللہ ہماری اس حکومت کو بھی فاروقؓ کا خادم بنائے (آمین)۔ بیت المال گئے اسلم! اسلم! بیت المال کی چابی بردار کا نام اسلم تھا، جلدی کرو، بیت المال کھولو۔ کھجوریں، چاول، گھی، گڑ، میٹھا، بوری میں ڈلنا

شروع کیا بوری بھرگئی فرمایا میرے کندھے پر رکھ دو اس نے کہا حضرت ہم خادم ہیں حکم دو، فرمایا آج تو تم بوجھ اٹھا لو گے کل عمر کے گناہوں کا بوجھ کون اٹھائے گا، میں نے جن کو روتے ہوئے دیکھا ہے ان کو جب تک ہنستے ہوئے نہیں دیکھوں گا چین نہیں آئے گا، خدا کی قسم باوضو بیٹھا ہوں، اسلم نے کہا حضرت کل شہد کی بوتل آئی تھی آپ کو شہد کا شربت پسند ہے، شربت کا گلاس بنا کر دوں؟ دیکھ کر رو دیئے اور فرمایا اس کو شہد پلاتے ہو جس کے ملک میں یتیم چیخیں مار رہے ہیں۔ اس وقت شہد پیوں گا جب روتے ہوؤں کو ہنستا دیکھوں گا، یہ عمرؓ ہے۔

رات کو گئے، دروازہ کھٹکھٹایا، گھر والو، دروازہ کھولو! کون؟ یہ نہیں بتایا کہ میں صدر ہوں، میں امیر المؤمنین ہوں، میں پریذیڈنٹ ہوں نہیں بلکہ میں ملک کا خادم ہوں، دروازہ کھولا، آگ جلائی لکڑیاں خشک نہ تھیں، دھواں نکلا، داڑھی کو پکڑ کر کہا عمر یہ دھواں قبول کر لے کل جہنم کا دھواں نہ پہنچے، لڑکے ڈر گئے کہ یہ کیا کہتا ہے۔ اس دور کا حلوا تیار کیا، ٹھنڈا کیا، چاروں بچوں کے منہ دھلائے، گود میں بٹھایا، کھانا کھلایا، بڑا لڑکا کہنے لگا تم کون ہو؟ قبر سے نکل کر ہمارے ابا تو نہیں آ گئے چار دن کے بعد آپ آئے آپ کون ہیں؟ کہنے لگے عرش والا جس نے اجڑوں کو آباد کیا اس کو تو آباد کر، فرمایا یہ جملے پھر کہو۔ مولانا عبد الشکور لکھنوی لکھتے ہیں بائیس لاکھ مربع میل کا صدر گردن میں پگڑی تھی ہاتھ میں تھالی، گردن میں پگڑی کو ڈال کر اس طرح باندھ دیا اور فرمایا: مائی پردہ کرو اور یہ میں کچھ انتظام کر کے لایا ہوں، یہ کچھ سالن اور روٹی وغیرہ ہے کہنے لگی تم کون ہو؟ چار دن کے بعد آدھی رات کو سوتے نہیں اور چیزیں تیار کر رہے ہو، فرمایا: مجھے خطرہ ہے کہ کل تیرا دوپٹہ اور میری گردن نہ ہو۔ اور تو پکڑ کر گھسیٹے اور کہے اے محمدؐ دیکھ لو۔ یہ مجرم تھا کہیں مجھے نبیؐ کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ دیکھو میں یہ کپڑا ڈال کر کھڑا ہوں، کہیں مجھے نبی کے شرمندہ نہ ہونا پڑے دیکھو میں یہ کپڑا ڈال کر کھڑا ہوں، روٹی بھی کھاؤ، اور اٹھو، مجھے مدینے میں گھسیٹو تا کہ دنیا کو پتہ چلے کہ عمرؓ اگر مجرم ہے تو صرف دنیا میں ہے۔ مائی رو رو کر بے حال ہو گئی بچوں کو کہنا شروع کر دیا اللہ جس نے ہمیں رات کو آباد کیا اس کے دونوں جہاں آباد کر۔ مائی کہتی ہے عمرؓ میں کل خدا کو کہوں گی خدایا عمر کو جہنم نہ بھیج یہ بیوہ اور اُجڑوں کو آباد کیا کرتا تھا یہ عمرؓ تھے۔

مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں، کہ جب عمرؓ زخمی ہوئے ابولولو ایرانی نے خنجر مارے لکھتے ہیں کہ عمرؓ زخمی نہیں ہوا معلوم ہوتا تھا مدینہ زخمی ہوگیا ہے۔ فرماتے تھے خلافت زخمی ہوگئی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام زخمی ہوگیا ہے۔ مولانا لکھتے ہیں کہ جب عمر فاروقؓ کی تین دن کے بعد شہادت کی خبر مشہور ہوئی تو تین سو یتیم بچے، لولے لنگڑے، بیوہ، اندھے، غریب، ضعیف، تین سو بچے گھسیٹ گھسیٹ کر عمرؓ کے دروازے پر پڑے تھے کہہ رہے تھے: اللّٰہ ما مات امیر المؤمنین مات ابونا مدینے والو! امیر المؤمنین کا جنازہ نہیں اٹھ رہا، ہم یتیموں کے ابا کا جنازہ اٹھ رہا ہے، آج ہم یتیم ہوگئے، مولانا آزاد لکھتے ہیں کہ سترہ بیوہ عورتوں کے ہاتھ جھونپڑیوں سے اٹھے ہوئے تھے، کہتی تھیں، عرش والے! ہماری زندگیاں عمر کو دے دینا، ہمارے اللہ آج اگر عمرؓ شہید ہوگیا تو ہم اندھی، اور بیواؤں کی حفاظت کون کرے گا، پہرہ کون دے گا، کون بکریوں کا دودھ نکالے گا؟ عرش والے! آج عمر کے جانے سے ہماری جھونپڑیاں ویران ہوگئی ہیں، یہ عمر ہے، عمر کی قدر بیوہ اور یتیموں سے پوچھو تمہیں کیا پتہ۔ ابوسفیان نے کہا: این محمد؟ این ابوبکر؟ این عمر؟ میرے محبوب نے فرمایا: لاتجیبون ان کو نعرے لگانے دو، تم جواب نہ دو، اس نے توحید پر حملہ کیا کہنے لگا: اعل ھبل، اعل ھبل اعل ھبل، یہ ابوسفیان کا نعرہ تھا، ہبل بڑے بت کا نام تھا لات اور عزی، یعوق، یغوث یہ چھوٹے تھے ہبل بڑا تھا۔

جب اس نے کہا: این محمد؟ این ابوبکر؟ این عمر؟ اما ھؤلاء قدقتلوا آج سب ختم ہوگئے، ہم کامیاب ہوگئے ہیں۔ یہ کامیابی ہبل بت کی طرف سے ہے اعل ھبل، اعل ھبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر اس کا جواب دو۔ پہلے ہمارے نام پوچھ رہا تھا کوئی بات نہیں تھی، اب میرے خدا کی توحید پر حملہ کر رہا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ برداشت نہیں کریگا، عمر جواب دو، حضرت عمر نے پوچھا کیا کہوں؟ فرمایا تم ہاتھ اونچا کر کے کہو اللہ عزوجل، یہ نعرہ رسالت ہے، رسول اللہ نے سکھایا اللہ عزوجل، عزت و بزرگی والی ذات اللہ کی ہے۔ ہبل نہیں، ابوسفیان نے کہا: لنا عزی و لاعزی لکم: ہمارا عزی ہے، عزی ایک عورت تھی، بڑے لمبے بالوں والی اس کی تصویر بنائی ہوئی تھی اس کی پوجا کرتے تھے، اس کو نفع نقصان کا مالک سمجھتے تھے، ابوسفیان نے کہا: لنا عزی و لاعزی لکم ہمارا عزی ہے، تمہاری عزی نہیں، عزی کی مدد سے ہمیں فتح ہوئی ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ میں کیا کہوں؟ فرمایا تم کہو: لنا المولی ولامولی لکم ابوسفیان تمہیں عزیٰ پہ ناز ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مولی پہ ناز ہے، تیری مددگار عزیٰ ہے میرا مددگار میرا مولا ہے۔ بخاری اور ترمذی میں ہے: لنا

المولیٰ ولا مولیٰ لکم حفیظ جالندھری کہتا ہے۔

دیا نعرہ فدایان عرب نے ہے ہبل بہتر ☆ صحابہ نے کہا اللہ اعلیٰ واجل برتر

ادھر لنا عزیٰ ولا عزیٰ لکم آیا جواب: لنا المولی ولا مولی لکم پایا۔ شاہنامہ میں کہتا ہے کہ ادھر عزیٰ کا نعرہ لگا، ادھر مولیٰ کا نعرہ لگا، یہ نعرہ رسالت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فاروق کو یہی نعرہ سکھایا: لنا المولیٰ ولا مولیٰ لکم ایک نعرہ رسالت مجھے غزوہ خندق سے ملا صحابہ نے کہا: نحن الذین بایعوا محمدا یہ میں نے عرفات میں کہا تھا، صحابہ نے غزوہ خندق میں کہا، ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے، جہاد پر بیعت کی ہے، جب تک زندہ رہیں گے، محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے رہیں گے، ہم اس طرح جھنڈا بلند کریں گے نحن الذین بایعوا محمدا ہمارا مقابلہ کون کرسکتا ہے، ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی ہے۔ فرمایا: نحن الذین بایعوا محمدا علی الجهاد مابقینا ابدا جب تک زندہ رہیں گے اسی بات پر قائم رہیں گے، جان تو دے دیں گے کفر کے سامنے سر نہیں جھکائیں گے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دیا۔

اللهم لا عيش إلا عيش الآخرة ☆ واغفر الانصار و المهاجرة

مولیٰ! دنیا کی زندگی کچھ نہیں آخرت کی زندگی اصل زندگی ہے، مہاجر میرے، انصار میرے، معافی میں مانگتا ہوں بخشتا تو جا۔

غزوۂ حنین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعرہ لگایا: انا ابن عبد المطلب انا النبی لا کذب میں عبد المطلب کا پوتا ہوں، میں محمد سچا ہوں۔

بہر حال میں نے فاروقؓ پر چند موتی دیئے، حضرت عمرؓ نے کہا شاید بی بی عائشہؓ نے میری زندگی کا حیا کیا ہو۔ فرمایا میرا جنازہ اماں عائشہؓ کے دروازے پر لے جانا دروازہ پر جنازہ لے آئے۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا امی بیٹا اجازت مانگتا ہے، یہ حجرہ تیرا ہے، بی بی نے فرمایا کہ ارادہ تو تھا کہ میں اور میرے ابا ابو بکر ہوتے، میں نے اپنے لیے جگہ رکھی تھی مگر عمر کے ساتھ آقا صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے تھے، جاؤ عمر میرے محبوب کو کہہ دینا کہ آپ تو روضے میں سو گئے آپ کی عائشہؓ نیند بے قرار ہوگئی۔ میرے آقا کو کہہ دینا میں آپ پر سلام بھیجتی ہوں، آپ نے راتوں کو رو رو کر امت کے لیے دعائیں کیں، آپ نے پیٹ

بھر کر کبھی کھانا نہیں کھایا۔ میرے عمرؓ میرے آقا کو کہہ دینا آپ روضے میں سو گئے، آپ کی عائشہؓ آپ کی جدائی میں ایک رات بھی آرام نہیں کر سکی۔ عمرؓ میرا اسلام کہہ دینا اور اسی طرح یہ صاحب عدالت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے میں سو گیا، میں کہتا ہوں عرش و کرسی پر اتنی رحمت نہیں برس رہی ہے جتنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پر برستی ہے، یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ ستر ہزار فرشتے وہاں درود پڑھ رہے ہیں، پوری کائنات کا درود وہاں پہنچ رہا ہے، اللہ کا پورا جمال و رحمت نبی کے روضے پر برس رہا ہے، مجدد الف ثانی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پر گیا نگاہ بصیرت ولایت سے میں نے آسمان کی طرف دیکھا جو رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برس رہی تھی، وہی صدیقؓ و عمرؓ پر برس رہی تھی، یہ میں بڑی اونچی بات کہہ گیا۔ یہ بات مولانا محمد اسحاقؒ سمجھیں یا حضرت لاہوریؒ سمجھیں۔ آپ کو کیا معلوم، فرمایا میں نے ولایت کی نگاہ سے دیکھا جو انوار حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر برس رہے تھے وہی صدیقؓ و عمرؓ پر برس رہے تھے، حضرت عمرؓ یہ چند موتی لے لو پھر اجازت چاہوں گا۔

اونٹوں کو چرانے والے فاروقؓ جب بیت المقدس جا رہے تھے تو ایک جنگل میں اتر گئے، اور اپنا کرتہ پکڑا۔ عمر، عمر! اس طرح کھینچا اور فرمایا عمر یاد ہے یہاں تو اونٹ چراتا تھا، یہاں اونٹوں کو تیل ملتا تھا، اونٹ دوڑا تو اس کی دم پکڑ کر کھینچ رہا تھا، مجھے خطاب نے یہاں رسوں سے مارا۔ عمر یہاں سے ایک قافلہ گزرا تو پیاسا تھا، ان سے پانی مانگا، اس نے پانی نہ دیا، اور کہا جا بدو کپڑے تو اپنے دیکھ پانی مانگ رہا ہے۔ تجھے پانی کوئی نہیں دیتا تھا، عمر تو سرہانے پتھر رکھ کر یہیں پہاڑوں کے دامن میں پسینے میں شرابور سو جاتا تھا، عمر وہ دور یاد ہے، جب تمہیں پیار سے عمر عمیر کہتے تھے اور اونٹوں کو چراتا تھا۔ عمر آج خدا کے سوا تجھ پر کسی کی حکومت نہیں، قیصر و کسریٰ تیرے نام سے لرز رہا ہے، پورا فلسطین تیرے انتظار میں کھڑا ہے، تیرے درے کو دشمن بھی مانتا ہے، تیرے رعب سے پہاڑ ہلنے سے رک جاتے ہیں، تیرے خطوں پر دریا چلتے ہیں، تیری چادر کو دیکھ کر آگ واپس چلی جاتی ہے، عمر آج پہاڑوں سے تجھے سلام آ رہے ہیں، عمر آج ہوا تیری بات کو مانتی ہے۔ گریبان کو پکڑ کر رو کر کہا عمر تکبر نہ کرنا یہ تیرا ذاتی کمال نہیں یہ نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللھم اعز الاسلام صحابی اس کو کہتے ہیں: من رای وجه رسول الله بعینه جو صحابہؓ کے دشمن ہیں وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں، اور جنہوں نے صحابہ کو چھوڑا خدا کی قسم انہوں نے قرآن کو

چھوڑ دیا، دامن نبی آخرالزماں کو چھوڑ دیا، رب ذوالجلال کی قسم مدینے کی اذان کو چھوڑ دیا، جو صحابہ کو نہیں مانتے ان کے پاس حدیث ہے؟ (نہیں) صبر ہے؟ (نہیں) مسجد ہے؟ (نہیں) قاری ہیں؟ (نہیں) اولیاء ہیں؟ (نہیں) جو صحابہ سے دورر ہے وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے دین سے دور ہیں، صحابہ کے جو دشمن ہیں وہ اسلام کے غدار ہیں، مجھے شوق نہیں کسی کو کافر بنانے کا، پر قرآن نے کہا ہے: محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعاسجدا آگے اللہ کا قرآن کہتا ہے جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ کافر ہے۔

اور ایک بات پوچھتا ہوں، قرآن کے زبروزیر کا منکر کافر ہے، ایک کلمے کا منکر (کافر) قرآن کی ایک آیت کا منکر (کافر) بی بی عائشہ کے لیے سترہ آیتیں برأت کائنات میں اتریں؟ (ہاں) بی بی صدیقہ پیغمبر کی رفیقہ ازواج میں لئیقہ، اخلاق میں خلیقہ، کائنات میں باسلیقہ، شان میں عجیبہ، نہایت خوش نصیبہ، باغ نبوت کی عندلیبہ، حبیب خدا کی حبیبہ، صدیقہ، طیبہ، طاہرہ کی شان میں سترہ آیتیں اتریں اور جو کہے سترہ آیتیں غلط ہیں اور عائشہ منافقہ تھی نعوذ باللہ وہ مسلمان ہے؟ (نہیں)۔

قرآن: ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ جو قرآن میں شک کرے، کہے قرآن بکری کھا گئی، قرآن کی سترہ ہزار آیتیں ہیں، قرآن غار میں، امام غار میں، جو قرآں کی زبروزیر میں، جو قرآن کے ایک لفظ میں فرق کرے وہ کافر ہے، اور جو قرآن کے دس سپارے اپنی طرف سے بنا کر لائے پورا قرآن غار میں پہنچادے اور اس قرآن پر ایمان نہ لائے وہ مسلمان ہے؟ (نہیں) کیا ہے؟ (کافر ہے)۔

جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمے کو تبدیل کرے وہ مسلمان ہے؟ (نہیں) آغا خانی ہوں، ذکری ہوں، یہ جتنے فرقے ہیں مسلمان نہیں ہیں، ہمیں ان سے کوئی تعلق نہیں، یہ اپنے خمینی کے پاس چلے جائیں، اس ملک میں رہے گا تو صحابہؓ کا عاشق رہے گا اور اس ملک میں بی بی عائشہؓ کے دوپٹے کی حفاظت کی جائے گی، اس میں عزت رہے گی، تو صدیقہؓ کی رہے گی، اس میں عدالت رہے گی تو فاروقؓ کی رہے گی: اقول قولی ھذا واستغفر اللّٰہ العظیم اللہ تعالیٰ ہمیں فتنوں سے بچا کر اس دور میں صراط مستقیم عطا کرے۔

ایک نہیں، بیس نہیں، سو نہیں، ہزار نہیں،
میرے درد جگر کا شمار نہیں

فضائل ومناقب

سیدنا حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ نَوَّرَقُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِنُوْرِالْاِیْمَانِ وَنَجَّانَا مِنْ سُوْءِ الضَّلَالَةِ وَالْمُحْدَثَاتِ ،وَنَجَّانَا مِنْ شُرُوْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰفَاتِ وَبَلَّغَنَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ وَوَفَّقَنَا اِتِّبَاعَ سُنَّةِ اَفْضَلِ الرُّسل اَفْضَلِ الْكَائِنَاتِ الَّذِیْ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ فِی الْاِنْجِيْلِ وَالتَّوْرَاةِ،نَاسِخُ الْمِلَلِ،وَالْاَدْيَانِ،قَاطِعُ الْمُشْرِكِيْنَ بِالسَّيْفِ وَالسِّنَانِ،اَرْسَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ بَشِيْراً وَّنَذِيراً،وَدَاعِياً اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجاً مُّنِيْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً كَثِيراً ،اما بعد

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ،بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْيُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَافِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحاًقَرِيْباً.

وَقَالَ النَّبِیُّ لِكُلِّ نَبِیٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِیْ فِی الْجَنَّةِ عُثْمَانُ.

قَالَ النَّبِیُّ اَمَّا اَسْتَحِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ ،وَقَالَ النَّبِیُّ مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَ هٰذَاالْيَوْمَ،وَقَالَ النَّبِیُّ اَبُوْبَكْرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ ،وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ اَوْكَمَا قَالَ النَّبِیُّ .وَقَالَ النَّبِیُّ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ .

وَقَالَ النَّبِیُّ لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوْعٍ تَسِيْرُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ يُهْرَاقُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ عُثْمَانُ،حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْيَا كُمْ ثَلاثٌ اِشْبَاعُ الْجِيْعَانِ وَكِسْوَةُ الْعُرْيَانِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ.

وَقَالَ النَّبِیُّ اِيَّاكُمْ وَالْفِرْقَةَ فَاِنَّمَا هِیَ الْهَالِكَةُ،يَدُاللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ مَنْ شَذَّشُذَّفِی النَّارِ ،وَقَالَ النَّبِیُّ لَاتُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَاِنْ قُتِلْتُمْ اَوْحُرِقْتُمْ ،اَوْصُلِبْتُمْ.

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہِ الْمُتَشَبِّهِیْنَ عَنِ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَلَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَهْلِیْ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشّٰکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

درود شریف پڑھ لیں: علماء کرام شرکاء عظام عالی مقام برادران اسلام، اب تک آپ علماء سے تقاریر، مسائل مودت اور دین کی باتیں سنتے رہے۔ ابھی تک آپ کے سامنے اکابرین علماء دیوبند کی تاریخ کا زریں باب پیش کیا جا رہا تھا، میں نے مناسب سمجھا کہ اس مہینے کی اٹھارہ تاریخ کو صاحب الحیاء والایمان والایقان جامع قرآن، امام مظلوم، ذی الیقین، ذی الہجرتین، ذی لبشارتین، ذی النورین، حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت اسی مہینے میں ہوتی ہے کہ جس کے متعلق عرض کرنا ہے اور ساتھ ساتھ توحید وعقیدے کا پیغام بھی دیتا چلا جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حاضری کو قبول فرمائے (آمین)

کافی دیر ہو چکی ہے مگر لاہور لاہور ہے اور مجمع انشاء اللہ قابل غور ہے اگرچہ سڑک کا شور ہے۔

تو حاضرین مکرم! اسی ذوالحج میں ہمارے اسلام کی تاریخ بغیر تمہید کے میں بیان کر رہا ہوں۔ چند موتی سن لیں ہماری اسلامی تاریخ جو ہے اس کی ابتداء بھی قربانی اس کی انتہا بھی قربانی۔

ذوالحج کا مہینہ بھی قربانی کا ہے محرم کا مہینہ بھی قربانی کا۔ ذوالحج کی دس کو ایک نبی کی قربانی ہے، محرم کی دس کو ایک ولی کی قربانی ہے، وہاں قربانی کا صرف اعلان ہوا۔ یہ چھری کے نیچے آ کر قربان ہو گیا وہاں ایک قربانی ہے یہاں پورا خاندان قربان ہے، مگر عید کی قربانی کی یادگار صحیح طور پر منائی جاتی ہے۔ پچھلے دفعہ جب ہم حج پر تھے تو لاکھ بکریاں تین لاکھ دنبے ستر ہزار اونٹ ایک دن میں منیٰ میں ذبح کئے تھے (سبحان اللہ) افسوس ہے کہ حضرت حسین کی یادگار صحیح نہیں منائی جاتی۔ انہوں نے صبر کیا تو یہاں ماتم ہوتا ہے وہ قرآن پڑھتے ہیں یہاں دو ہڑے اور پتہ نہیں کیا کیا مرثیے پڑھے جاتے ہیں، انہوں نے روزہ رکھا تو یہاں شربتیں پی جاتی ہیں۔ انہوں نے آخر تک پردہ گھر میں سنبھالا۔ یہاں بے پردہ عورتوں کو شامل کیا جاتا ہے انہوں نے نماز قضا نہیں کی یہاں نماز ادا نہیں ہوئی بالکل الٹ، اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت حسینؓ کی بھی صحیح یاد منانے کی توفیق بخشے۔ یہ سارا مہینہ عجیب ہے اس کی

دس کو حضرت اسماعیل کی قربانی اور اٹھارہ کو داماد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی۔تمام صحابہ برحق ہیں۔مگراس میں صلح حدیبیہ والے چودہ سوافضل ہیں،ان میں میدان بدر والے تین سوتیرہ۔ان میں سے شعب ابی طالب والے بیاسی ان میں سے عشرہ مبشرہ ان میں سے چار۔چار میں سے صدیق۔ صدیق سب سے افضل ہے،صدیق اکبراس وقت پیغمبر کے ساتھ تھے جب خدا کے سوا کوئی ساتھ نہیں تھا۔جب ساری دنیا پتھر مار رہی تھی تکذیب کر رہی تھی،تو یہ صدیق تصدیق کر رہا تھا،دنیا مار رہی تھی صدیق پیار کر رہا تھا۔اس پر میں مفصل بحث کروں گا دعا کرو خدا پاکستان میں آنکھوں سے وہ وقت دکھائے کہ خلفائے راشدین کے ایام بھی سرکاری سطح پر منائے جائیں ٹی وی پر ان کی مناقب پیش ہوں۔اوراس دن پورے ملک میں تعطیل ہواور دنیا کو پتہ چلے کہ آج کوئی عظیم ہستی دنیا سے رخصت ہوئی ہے۔

حضرت عثمانؓ پر میں مفصل تقریر کروں تو تھوڑا سا مطالعہ ہے کہ شاید ساری رات میں کھڑا رہوں۔میں چند گوشے چند حصے آپ کو پیش کرتا ہوں ساتھ ساتھ عقیدہ بھی کیونکہ آج کل عقیدے کی ضرورت ہے۔

دوستو!عقیدہ ایسے ہے جس طرح جڑ اعمال ایسے ہیں جس طرح ٹہنیاں،ٹہنیاں،کٹ جائیں،خشک ہو جائیں تو کوئی ڈر نہیں جڑ کٹ گئی تو سارا درخت تباہ ہو گیا۔اگر آپ کے اعمال کچھ غلط ہیں تو خیر ہے توبہ اور قیامت کے دن پھر بھی جنت میں جاؤ گے۔

عقیدہ غلط ہے تو جڑ ہی تباہ ہوگئی کوئی نماز روزہ قبول نہیں۔اللہ تعالیٰ میرا اور آپ کا عقیدہ صحیح فرمائے(آمین)۔

حاضرین مکرم!حضرت عثمانؓ اور تمام صحابہ آنکھوں پر ہیں۔پیغمبر کی تربیت کا عکس ہے آپ سچے تھے تو ابوبکر صدیق ہے۔آپ عادل تھے تو فاروق نے عدالت کا سبق لیا۔پیغمبر سخی تھا تو حضرت عثمان سخی تھے۔حضور بہادر تھے تو حیدر کرار شجاع تھے۔اگر گواہی دینی ہو تو صداقت اختیار کرو۔حکومت ملے تو عدالت اختیار کرو،پیسہ ہو تو سخاوت اختیار کرو،میدان جنگ ہو تو شجاعت اختیار کرو(سبحان اللہ)

یہ سب حضور کا عکس ہے۔پیغمبر کی تربیت ہے تو تمام صحابہ ان میں سے حضرت عثمانؓ کو یہ منفرد اللہ تعالیٰ نے مقام عطا کیا کہ آدم سے لے کر عیسیٰ کی امت تک کوئی بندہ ایسا نہیں آیا جس کے گھر نبی کی

دو بیٹیاں آئی ہوں یہ شان صرف حضرت عثمانؓ کو حاصل ہے۔

یہ اللہ کا وہ بندہ ہے کہ حضورؐ ایک دفعہ مجلس میں تشریف فرما ہیں تمام صحابہ آ رہے ہیں، کملی والے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب یہ حضورؐ کا یار وفادار تابعدار آیا۔ آپؐ نے چادر کو درست کیا۔ ویسے کـــــان رسول الله احیی من العذرا ۔ بی بی صدیقہ فرماتی ہیں کہ عرب کی کنواری لڑکی کی آنکھوں میں اتنی حیاء نہیں تھی جتنی مصطفیٰ عربی کی آنکھ میں حیاء تھی، لڑکیوں کی نگاہ نبی کے چہرے پہ اٹھ جاتی مگر پیغمبر کی نگاہ کبھی نہیں اٹھتی تھی۔ حیا بڑی چیز ہے دعا کرو خدا ہمیں بزرگوں کا حیاء عطا فرمائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ ہمیں غیرت و حیاء عطا فرمائے (آمین) اذالم تستحی فاصنع ما شئت جب حیا نہ ہو تو بندہ بے حیا ہو جاتا ہے۔ عورت حیادار ہو تو پردہ دار ہے بے حیا ہو تو چکلے میں کنجری ہے، اللہ ہمیں حیاء عطا فرمائے الحیاء شعبة من الایمان وقت نہیں ورنہ میں صرف حیاء پر تقریر کروں کہ حیا کیا ہے۔

حاضرین مکرم! نبی معظم نبی محترم نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ صحابہ آ رہے ہیں، آپ کی چادر مبارک صرف پنڈلی تک ہے۔ اس کو بھی سنبھال کر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئے۔ بن ٹھن کے ایک صحابی نے پوچھا حضرت ابوبکر صدیق آئے۔ فاروق آئے حیدر کرار عبداللہ بن مسعود سارے آئے آپ بے تکلف بیٹھے رہے۔ یہ عثمان غنیؓ آئے تو آپ کا انداز بدل گیا تو پیغمبر کی زبان فیض ترجمان ،گوہر فشاں سے ،اعلان و بیان بر سر میدان جاری ہوا فرمایا۔ اما استحیی من رجل تستحیی منه المــلـئـكة اس اللہ کے بندے سے مصطفیٰ حیا نہ کرے جس سے عرش کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں (سبحان اللہ) حضرت عثمان غنیؓ سے پوچھا گیا کہ آپ صاحب حیا کیسے ہیں؟ فرمایا جب سے میں نے حد بلوغ میں قدم رکھا ہے میں نے کسی کی لڑکی کو میلی نگاہ سے نہیں دیکھا۔ پوچھا گیا کہ صاحب حیا کیسے ہو فرمایا میں غسل خانے میں بھی نہاتا ہوں تو کپڑا باندھ کرتا کہ خدا کے فرشتے بھی مجھے ننگا نہ دیکھیں۔ (سبحان اللہ)

پوچھا گیا کہ آپ صاحب حیا کیسے ہیں؟ فرمایا جب سے اس ہاتھ کو پیغمبر کے ہاتھ پہ رکھا نہ اس سے کسی کو تھپڑ مارا نہ کسی کو ایذا دی۔ نہ کبھی اس ہاتھ سے مکروہ جگہ پر کھجلی کی۔ محمد کو دیئے ہوئے ہاتھ کی حیا اور لاج رکھی ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ میں یہ صفات تھیں۔ حضور پاک اسلئے فرماتے ہیں۔ لـکـل

نبی رفیق ورفیقی فی الجنة عثمانؓ ہر نبی کے ساتھ جنت میں ایک ساتھی جائے گا۔فرمایا ہجرت کی رات ابوبکر ساتھی تھا۔معراج کی رات جبرئیل ساتھی تھا جنت میں عثمانؓ ساتھی ہوگا۔

حضورؐ فرماتے ہیں جب عثمان غنیؓ غزوہ تبوک میں تشریح نہیں کر رہا ہوں صرف آپ کو سمجھا رہا ہوں۔میں تو یہ کہوں گا کہ حضرت حسینؓ کربلا میں مظلوم تھے۔عثمان غنیؓ آج تک مظلوم ہے۔آج تک دنیا کہتی ہے غاصب تھے۔خلافت کے لائق نہیں تھے۔دنیا آج بھی کہتی ہے کہ وہ صحیح نہیں تھے۔ان پر الزامات صحیح تھے۔نعوذباللہ دنیا منافق اور یہودیوں سے متاثر ہے۔دعا کرو اللہ تعالیٰ یارانِ مصطفیٰ کے لئے ہمارے دل کو صاف فرمادے۔لاہور کے درودیوار و میرے پیارو حضورؐ نے فرمایا: اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی لاتتخذوھم غرضا من بعدی خدا کے عذاب اور قہر سے ڈرنا میرے صحابہ کے حق میں کوئی بات زبان سے نہ نکلے میرے صحابہ کے حق میں کوئی نکتہ چینی نہ کرنا۔گلہ نہ کرنا۔اعتراض نہ کرنا۔اگر اعتراض کیا تو تمہارے اعمال کی خیر نہیں ہے۔اللہ ہمیں تمام صحابہ سے محبت عطا فرمائے (آمین) عبدالشکور کہتا ہے کہ آج قانون ہے اگر کوئی کرکٹ والے کھیل رہے ہیں تو دوست بھی کرکٹ کھیلنے والے ہوں گے۔ہاکی کھیلنے والے ہیں تو دوست بھی ہاکی کی ٹیم ہوگی۔والی بال کھیلتے ہیں تو ٹیم بھی والی بال کی ہوگی کبوتر باز ہیں تو یار بھی کبوتر باز ہوں گے چور ہیں تو یار بھی چور ہوں گے۔شرابی ہیں تو یار بھی شرابی ہوں گے۔جس طرح محمدؐ پاک ہے نبی کے دوست بھی پاک ہیں۔(جزاک اللہ) تو یہ حضرت عثمانؓ پانچویں پشت میں ان کا اور حضور کا دادا ایک ہے۔اماں کی طرف ان کی اماں اروئی بی بی بیضہ کی بیٹی ام بیضہ محمد کی پھوپھی ہے۔

عثمان غنیؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دعوت وتبلیغ پر مسلمان ہوئے ہیں۔صدیق اکبر نے جب دوکان صولی اور قرآن مجید شروع کیا تو تیرہ انسانوں نے صدیق کا قرآن سن کر محمدؐ کا اسلام قبول کرلیا ان میں حضرت عثمانؓ بھی ہے۔غالباً چھتیس سال یا اڑتیس سال عمر ہے اور جب شہید ہوئے ہیں تو بیاسی سال کی عمر ہے۔تو حضرت عثمان غنیؓ کے متعلق حضور نے فرمایا۔ایک دفعہ انہوں نے دس ہزار کی تھیلی پیش کی اور حضور پاک کو غزوہ تبوک میں تقریباً تہائی حصہ لشکر کا خرچہ اسی اللہ کے بندے نے عطا کیا ایک ہزار گھوڑا اور کئی اونٹ، حضور پاک نے تھیلی میں ڈال کر فرمایا: ماظھر عثمانؓ ماعمل بعدھذالیوم عثمانؓ آج تو نے جہاد کے لئے جو چندہ دیا اور جیش عسرہ کے لئے آپ نے تعاون کیا میں نبی اعلان کرتا

ہوں اب جنت کے داخلے تک کوئی چیز تیرے لئے رکاوٹ نہیں بن سکتی یہ آقا کے الفاظ ہیں (مصطفیٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرائیل)

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ایک دفعہ حضور رحمت کا دریا جوش میں آیا فرمایا۔ ابوبکر فی الجنة عمرؓ فی الجنة عثمان فی الجنة میرا عثمان جنتی ہے ایک دفعہ فرمایا عثمانؓ یصیبک البلوا امتحان آئے گا خیال کرنا۔ ایک دفعہ فرمایا تیری خلافت کی قمیض اتاریں گے۔ عثمان جان دے دینا محمد کے مصلیٰ کو نہ چھوڑنا، (نعرہ خلافت عثمان غنیؓ زندباد! توجہ کیجئے میں آرہا ہوں میدان میں۔

خدا آپ کو سلامت رکھے حضور انور ایک دفعہ احد پہاڑ پر کھڑے تھے۔ پہاڑ ہلنے لگا، آج دنیا کہتی ہے کہ علماء دیوبند والے نبی کی محبت سے خالی ہیں۔ میں کہتا ہوں میرا نبی اتنا محبوب ہے مرغوب ہے، حسین ہے دلنشین ہے، نازنین ہیں، بہترین ہے، بالیقین ہے کہ مصطفیٰ کی محبت سے پتھر خالی نہیں۔ نبی کی محبت سے انسان وحیوان خالی نہیں۔ زمین وآسمان خالی نہیں۔ محمد کی محبت سے واللہ العظیم درخت خالی نہیں۔ آپ درختوں کو بلاتے ہیں تو زمین چیر کے آجاتے ہیں، وہ کھجور کا تنا نبی کے عشق میں روتا ہے۔ پتھر۔ آپ پتھروں سے گزرتے ہیں کہتے ہیں، مولوی عبدالشکور والے درود نہیں پڑھتے۔ محمدؐ پہ تو پتھر بھی درود پڑھتے ہیں، میرے دین پور میں گٹھلیوں کی پوری تھیلی رکھی ہوئی ہے۔ پانچ ہزار درود روزانہ میرے دین پور سے مدینے کی طرف ڈاک روانہ ہوتی ہے۔

ہم تو ہر حدیث کے ساتھ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ہمارا درود وہی ہے جو نبوی ہے، خیالی درود نہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں مدینے والا درود عطا فرمائے (آمین) اس لئے بھائی پتہ نہیں یہ کیسے عاشق ہیں؟ عاشق وہ ہوتا ہے جو نبی کے در پے جائے یہ ایسے عاشق ہیں کہ نبی کو دروازے پر بلاتے ہیں کہتے ہیں تیرہ ہزار خرچ کون کرے تو آجا (آ گیا راج والا)

اگلے دن تقریر میں وہ بڑے فرمارہے تھے۔ پان والے، فرمارہے تھے کہ بس ہم یہاں ہیں نبی ہمیں دیکھ رہے ہیں، ہم نہیں دیکھ رہے ہیں، وہ دیکھ رہے کہ میں اسٹیج پر گالیاں دے رہا ہوں۔ دعا کرو خدا ہمیں ہدایت بخشے۔ میں نے حضرت بلالؓ کو دیکھا کہ عاشق ہے، حبشہ چھوڑ کر نبی کے در پر آیا ابوہریرہ یمن چھوڑ کر مصطفیٰ کے در پر آیا۔ حضرت سلمان فارس سے تلاش کرتا بکتا ماریں کھاتا، نبی کے

در پر آیا۔ صہیب روم سے نکل کر محبوب کے در پر آیا۔ اصحاب مہاجر ایک سو پندرہ مکہ چھوڑ کر دلبر کے در پر آئے۔ اللہ کی قسم ابوذر غفاری نکل کر مصطفیٰ کے در پر آیا۔ میں نے دیکھا جبرائیل آسمان سے اتر کر نبی کے در پر آیا، قرآن لوح محفوظ سے نکل کر محمد کے در پر آیا۔ ستر ہزار فرشتہ نبی کے در پر آیا۔

حضور فرماتے ہیں: من حج البیت ولم یزرنی جو حج کرے اور میری زیارت نہ کرے بڑا ظلم ہے، نبی کریم نے فرمایا: من شاء ان یموت بالمدینة فلیمت جس کا جی چاہتا ہے مدینے میں موت آئے میں محمد دعا کرتا ہوں خدا کرے آئے۔ آپ نے فرمایا: من دفن مدینتی فھو جاری لاہور نہ بلاؤ، جو مدینے میں دفن ہو گیا قیامت تک میرا ہمسایہ بن گیا۔

آپ نے فرمایا: صلوٰۃ فی مسجدی ھذامن خمسین الف وفی روایة الف من ثلاث فیما سواہ جو میری مسجد میں ایک نماز پڑھے پچاس ہزار نماز کا ثواب ہے۔ وہ ساری دنیا نبی کے در پر اور نبی لاہور آ گیا ہے۔ غلط خیال ہے اور کتنی توہین ہے کہ نبی آیا اور سینما کھلے ہوئے ہیں، نبی آیا اور چکلوں میں زنا ہو رہا ہے۔ نبی آیا اور شراب پی رہے ہیں۔ سگریٹ کا دھواں چل رہا ہے۔ حیا بھی نہیں نبی کی؟ دعا کرو اللہ ہمیں بے ادبی سے بچائے میں تو ان دوستوں پر حیران ہوں جو اپنے آپ کو عاشق رسول ہونے کا دعویٰ فرماتے ہیں کہتے ہیں مدینے کے کتے پیارے ہیں۔ بندے کافر ہیں۔ امام کافر ہے کیا؟ (نعوذ باللہ) دعا کرو اللہ مدینے کی گلیوں سے پیار عطا فرمائے (آمین)

ہم نے تو ان بزرگوں کو دیکھا قاری طیب صاحب فرماتے ہیں۔ قاری طیب صاحب سے بھی ملاقات کی مولانا مدنی کی بھی زیارت کی۔ اور سات دن ان کی جوتی سیدھی کی۔ قاری طیب صاحب فرماتے ہیں کہ مولانا مدنی مدینہ میں یوں چلتے تھے جس طرح سردی ہو یا بوڑھا ہو چکا ہو۔ میں نے کہا حضرت آپ یوں کیوں چلتے ہیں الحمدللہ قد سیدھا ہے اچھی خاصی صحت ہے فرمایا: طیب رسالت کی گلی ہے ڈرتا ہوں کہیں بے ادبی سے قدم نہ اٹھ جائے ادب سے چلتا ہوں۔

مولانا مدنی وہاں سترہ برس رہے دن کو حدیث پڑھاتے تھے تنخواہ کوئی نہیں رات کو مدینے کی گلی کے چھلکے اٹھاتے صاف کر کے کھاتے۔ (سبحان اللہ) فرمایا مجھے دیوبند کے پراٹھے اور بھونی ہوئی مرغی میں اتنا لطف نہیں آتا جتنا محبوب کی گلی کے چھلکوں میں آتا ہے۔ کام ہم نے کیا عاشق تم بن گئے۔ کیا وہ عطاء اللہ شاہ عاشق بھی نہیں، جو کہتا ہے میرا ہاتھ کاٹ دو نبی کا دامن نہیں چھوڑوں گا۔ انگریز مجھے گولی

مار کر امتحان لے۔ گولی سینے سے گزر جائے گی عشق محمدؐ دل سے نہیں نکل سکتا۔

دس ہزار حدیثیں ہمیں یاد ہیں عاشق تم ہو۔ واہ بھئی واہ۔ مکہ مدینہ میں ڈیرہ ہمارا ہے حضرت مولانا لاہوری کے فرزند حبیب اللہ ۳۰ رسال رہے۔ مولانا بدر عالم تیرہ سال رہے اور امداد اللہ مہاجر مکی بیس سال رہے، ابھی مولانا زکریا۔ میں رائے ونڈ گیا انہوں نے بتایا کہ زکریا نے لکھا ہے کہ گنبد خضریٰ کی جدائی برداشت نہیں ہوتی۔

میں تو نیت کر کے آیا ہوں کہ میرا جنازہ مسجد نبوی سے اٹھے گا جنت البقیع میں زکریا کی قبر ہے: (الحمدللہ مولانا کی قبر وہاں بن چکی ہے: مرتب)

اسی انتظار میں محبوب کے دروازے پر بیٹھا ہوں (سبحان اللہ) عاشق تم بنتے ہو تم تو چھپتے پھرتے ہو، میں نے دیکھا ہے تمہیں اور پھر کہتے ہیں سواد اعظم، میں تو حیران ہوں، سواد اعظم کیسے ہو تم؟ وہاں تم نماز نہیں پڑھتے۔ ہم نماز پڑھتے ہیں آپ استنجاء کرتے رہتے ہیں، سواد اعظم وہی ہیں جو مسجد نبوی میں نماز پڑھتے ہیں۔

میں نے مسجد حرام میں بیس بیس لاکھ دیکھے۔ تین تین منزلہ سواد اعظم وہی تھے۔ جب امام حرم یہاں آیا تم نے فتویٰ دیا کہ ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ مگر کراچی میں پندرہ لاکھ تھے اور ملتان میں دس لاکھ تھے۔ سواد اعظم کا تو اب پتہ چلا رائے ونڈ میں تم نے بیس لاکھ خرچ کیا۔ ڈیڑھ لاکھ بھی جمع نہ ہوئے (واضح رہے کہ بدعتی پارٹی نے رائے ونڈ کے اجتماع کے مقابلے میں اسی علاقہ میں ایک اجتماع رکھا تھا جس میں گاڑیاں مفت کھانا مفت رہائش مفت۔ مگر اس کے باوجود بے چارے ناکام رہے۔ کیونکہ کام ہمیشہ وہی ترقی کرتا ہے جس میں اخلاص ہو۔ (مرتب) یہاں بیس لاکھ بغیر اشتہار کے بغیر ریڈیو، ٹی وی کے جمع ہو گئے۔ جنگل میں یہاں نہ پانی صحیح تھا نہ کچھ تھا اور سب کے چہرے روشن تھے۔ خدا کی قسم یوں معلوم ہوتا تھا کہ روٹھے رب کو منانے آئے ہیں اور میں بھی گیا تھا دس دن بھی دے آیا۔

اور میں عرب کے مجمع میں بھی گیا تھا ستر ملکوں کے آدمی وہاں بیٹھے تھے۔ الجزائر کے مجھے دیکھ کر کہنے لگے۔ یارفیق بارک اللہ حیک اللہ عطاک اللہ جزاک اللہ نحن ترکنا الوطن ترکنا الولد ترکنا التجارۃ نحن دعاۃ فی سبیل اللہ لیلا ونہاراً۔

ہم نے ارادہ کرلیا ہے کہ ہماری موت آئے گی تو تبلیغ دین میں۔ تم عاشق ہو، بہر حال میں گالی نہیں دیتا۔ میں اس خاندان کا ہوں جہاں میں نے گالی نہیں سیکھی میں نے دعا ہی سیکھی ہے دعا کرتا ہوں خدا ہدایت عطا فرمائے (آمین) گالی میں نے کافی سنی۔ لاہور میں میں نے سنی کانفرنس دیکھی تھی۔ ماشاء اللہ گالیوں کے ڈبے کے ڈبے مکمل رہے تھے۔ پورا اسٹاک تھا۔ میں کہتا ہوں گالی دینا ابولہب کا طریقہ ہے گالیاں کھا کر دعا کرنا میرے محبوب کی سنت ہے۔ حضورؐ سے کسی نے ایک دفعہ کہا مذمم تو میرا نبی مسکراپڑا ایک صحابی نے جوش میں آکر کہا اوئے اوئے کیا کہا آپ نے فرمایا یہاں جوش نہیں۔ خاموش، ہوش انہ یسب مذمماً و انا محمدٌ میرے یار تم ناراض ہو گئے یہ تو مذمم کو گالیاں دے رہا ہے۔ میرا نام محمد ہے (اللہ اکبر) نبی فرماتے ہیں۔

سباب المسلم فسوق وقتاله كفر نبی فرماتے ہیں: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ کسی کو تکلیف پہنچے تو وہ مسلمان نہیں ہے ان سے کہو وہ مسلمان (نہیں ہے) اللہ ہمیں مسلمان بنائے (آمین)۔

ہم نے تو ان دوستوں کو چیلنج دیا کہ میں دیوبند کا ادنیٰ فرزند خادم میرے ساتھ اپنا شیخ التفسیر والحدیث لے آئیں دو گھنٹے وہ حدیث سنائے یا دو گھنٹے میں حدیث سناؤں گا ذرا مجھ سے بات کر دیہ سیرت کے کسی موضوع پر میرے ساتھ تقریر کرلیں۔ دھڑے نہیں پڑھنے دوں گا۔ یا خدا کا قرآن ہوگا یا مصطفیٰ کا فرمان ہوگا۔ گالی گلوچ ہمیں آتی نہیں دعا کرو ہمیں ہدایت بخشے۔ بہر حال میں سمجھانے آیا ہوں کہ خدا ہمارا عقیدہ صحیح بنائے۔ (آمین)

تو عزیزان مکرم یہ درمیان میں بات آگئی تو حضور پہاڑ پر تھے یاد ہے۔ میں آرہا ہوں حضرت عثمانؓ کی جوتی میں کچھ مسائل، کچھ فضائل، کچھ دلائل کچھ خصائل، کچھ شمائل، کچھ براہین، کچھ حقائق، کچھ دقائق، سمجھتے جایئے خدا آپ کو ہدایت بخشے (آمین)

تو حضور انور ہمارے حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں جس نے اٹھارہ سو کتابیں لکھیں۔ اس کی کتابوں کو کچھ بھی نہ سکے۔ قطب نما مولانا نانوتوی کی کتاب ہے۔ یہ سبقاً پڑھیں تو پھر بھی نہیں سمجھ سکیں گے۔ علم ہمارے پاس ہے، کہو الحمد للہ، آج بھی مولانا شمس الحق افغانی بیٹھے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ایک سال تک صرف سورت فاتحہ کی تشریح کر سکتے ہیں، اللہ کا فضل ہے ہمیں ناز ہے مگر پھر بھی آپ کے

سامنے نیاز ہے یہ بھی ایک راز ہے۔

مگر اللہ کا فضل ہے ہم نے کس میدان کو نہیں سنبھالا ہے۔ دیوبند نے دارالعلوم کھولا تو کم از کم اسی ہزار عالم تیار ہوئے۔ دیوبند کا ایک فرد ایک دیوبند کا بیٹا۔ فرزند الیاس اٹھا۔ بیس ہزار میواتیوں کو جگایا آج نوے ملکوں میں اس کی تبلیغ کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ اللہ کے بندے تم ہم سے مقابلہ کرو۔ ہمیں تکبر نہیں۔ میں کہتا ہوں ہمیں ایک عطاء اللہ شاہ دکھاؤ جس نے نو سال جیل میں گزارے ہوں۔ مجھے ایک انور شاہ دکھاؤ جن کو ساری حدیث محمد کی یاد ہو۔

میرے ساتھ نکلو۔ مجھے ایک حسین احمد مدنی دکھاؤ۔ چالیس ہزار جس کے شاگرد، چالیس ہزار علماء کو جس نے دستار بندی کروائی ہو۔ عزیزو تم عاشق رسول ہو؟ مکی ہم ہیں مدنی ہم ہیں امداد اللہ مہاجر مکی حسین احمد مدنی۔

مکہ سے تعلق ہمارا ہے مدینے سے بھی تعلق ہمارا ہے۔ تم تو ان کو بھی پتہ نہیں کیا کیا کہتے ہو مجھے تو سمجھ میں نہیں آتی۔ کہتے ہو مدینے کے بندے اچھے نہیں ہیں حکومت بھی کافر ہے۔ ہمیں مدینے کی گلیوں کے کتوں کے پاؤں کی مٹی سے بھی عقیدت ہے۔ میں نے یہ مدینے میں بھی تقریر کی تھی۔ مسجد نبوی میں عربی کھڑے تھے۔ یہ حدیث میں نے پڑھی تھی۔

حضورؐ نے فرمایا: **والذی نفسی بیدہ ان فی غبار المدینۃ شفاء من کل داء** آپؐ نے فرمایا مجھے رب ذوالجلال کی قسم ہے۔ لوگو! مدینے کی دھول میں بھی اللہ نے شفا رکھی ہے۔ یہ حدیث ہے، وفاالوفا میں ہے قاضی یا شفا میں ہے۔ آثار المدینہ میں ہے۔ الحمد للہ میرا حافظہ صحیح ہے میں درخواستی کا شاگرد ہوں۔ جب مولانا درخواستی حدیث سنانے وہاں آنکھیں بند کر کے بیٹھ گئے۔ ایک مصری نے کہا: **یا اھل المدینۃ ان کنتم ما رایتم ابوھریرہ فھذا ابوھریرہ** ابوہریرہ سنتے تھے یہ دیکھو اس کا خادم بیٹھا ہے اس کی جوتی میں۔ ابوہریرہ جس طرح آنکھیں بند کر کے حدیث پڑھتا تھا یہ بھی پڑھ رہا ہے۔ اب یقین ہوتا ہے کہ ابوہریرہ کے غلام آج بھی زندہ ہیں۔ نعرہ تکبیر اللہ اکبر۔ علماء دیوبند زندہ باد۔

حضرت عثمانؓ سب کہو رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مجھے حضرت عثمانؓ پر کچھ موتی دینے ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں تمام صحابہ سے محبت عطا فرمائے (آمین)

لوگوں نے سمجھا کہ صرف حضرت حسین شہید ہیں، حضرت عثمانؓ بھی شہید ہے۔ اگر یہ ماتم جائز ہوتا، ماتم اسلام میں ناجائز ہے۔ پیغمبر کی شریعت میں صبر ہے۔ حضرت آدم سے بی بی حوا جدا ہوئیں تو صبر فرمایا۔ چلتے آیئے پیغمبر کے سامنے بی بی خدیجہ کا جنازہ مبارک اٹھا۔ بی بی زینب کا اٹھا۔ بی بی ام کلثومؓ رقیہؓ کا حضرت حمزہؓ کے گیارہ ٹکڑے ہوئی حضور کی گردن مبارک پر اوجھڑی ڈالی گئی، دندان مبارک شہید کیے گئے۔ مذمم، شاعر، ساحر کہا گیا، پتھر برسائے گئے۔ پیغمبر کے سامنے بیر معونہ پر ستر قاری شہید ہوئے۔ احد میں ستر صحابہ شہید ہوئے حضورؐ نے صبر کیا۔

نبی کی گود میں بچہ ابراہیم فوت ہوا مگر آقا نے صبر کیا۔ آقا دنیا سے روانہ ہوئے تو اہل بیت وصحابہ نے (صبر کیا) حضرت علیؓ شہید ہوئے تو بچوں نے (صبر کیا) بتول رخصت ہوئی تو اولاد نے (صبر کیا) حسن رخصت ہوئے تو حسین پاک نے (صبر کیا) اصغرو اکبرو قاسم شہید ہوئے کربلا میں تو حسینؓ نے (صبر کیا) خود حسین شہید ہوئے تو اہل بردہ نے (صبر کیا) ہمیں صبر ملا ہے۔ اس پر میں اتنے دلائل دے سکتا ہوں: واستعینو بالصبر والصلوٰۃ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کی توفیق بخشے (آمین)

میں کہتا ہوں حضرت عثمانؓ بھی شہید ہیں۔ حضرت حسین بھی شہید ہیں۔ مگر فرق ہے حضرت حسینؓ نبی پاک کا نواسہ ہے۔ عثمانؓ پیغمبر پاک کا داماد ہے۔ حضرت حسینؓ نوجوان ہے پچاس سال کی عمر ہے۔ یہ بیاسی یا اسی سال کے بوڑھے ہیں، حضرت حسینؓ کا تین دن پانی بند ہوا، عثمانؓ کا چالیس دن پانی بند ہوا۔

حضرت حسینؓ کی داڑھی مبارک نہیں پکڑی گئی۔ اس کی داڑھی کا گچھا نوچا گیا اس کے گھر میں داخل نہیں ہوئے۔ اس کے گھر کی بے حرمتی کی گئی۔ حسین کی گھر والی کو کچھ نہیں کیا گیا۔ یہاں حضرت عثمانؓ کی اہلیہ کی انگلیاں کاٹی گئیں دوپٹہ اتارا گیا۔

حضرت حسینؓ کا صرف تین دن پانی بند ہوا۔ یہاں کھانا پانی مسجد میں آنا سب بند کردیا گیا۔ دوستو! یہ زیادہ مظلوم ہے حسینؓ کی لاش مبارک کو کچھ نہیں کیا گیا۔ مختلف روایتیں ہیں۔ یہاں ان کے وجود مبارک پر پتھر مارے گئے جنازہ تک پڑھنے نہیں دیا گیا۔ حسینؓ کا خون گرا تو کربلا کی مٹی پر۔ کربلا کی ریت پر۔ عثمان کا خون چمکا ہے تو قرآن کے ورقوں پر۔ (سبحان اللہ)

حضرت حسینؓ کی شہادت کی گواہی کربلا کا میدان دے گا۔ حضرت عثمانؓ کی گواہی اللہ کا قرآن

دیگا۔ یہ مظلوم ہے اگر جائز ہوتا ماتم تو میں بھی ایک تعزیہ بنالیتا اور کہتا یا عثمانؓ یا عثمانؓ ہائے عثمانؓ ہائے عثمانؓ مگر اسلام میں ہائے نہیں اسلام واہ ہے، ہم بزدل نہیں کہ ہائے ہائے کریں۔

ہم شہیدوں کو ہائے ہائے نہیں کرتے۔ ہم مبارک باد دیتے ہیں تم سے تو میجر عزیز بھٹی کی بیوی بھی زیادہ صابرہ تھی، اور بڑی مضبوط، اس کو اطلاع ملی کی سات دن تیرا خاوند بھوکا پیاسارہ کر شہید ہوگیا۔اس نے کہا مجھے مبارک دو میں شہید خاوند کی بیوی ہوں۔اس نے یہ نہیں کہاہائے عزیز۔ہائے عزیز۔ہائے عزیز۔

بہادر قومیں شہید کا ماتم نہیں کرتیں۔شہیدوں کوخراج عقیدت پیش کرتی ہیں۔تو حضرت عثمان غنیؓ پہاڑ پر کھڑے تھے تھوڑے سے فضائل بتا کر مختصراسی میں مسائل آجائیں گے پہاڑ پر آپ کھڑے تھے تو پہاڑ ہلنے لگا پہاڑ میں حرکت آگئی۔

نبی کریمؐ نے قدم مارا۔اسکن او پہاڑ انما علیکم نبی و صدیق شہیدان نبی کی پیشین گوئی، پیغمبر کی بات سچی ہوتی ہے وہ کہتے ہیں دیوبندی نبی کو نہیں مانتے اور ہم تمہارے باپ کو مانتے ہیں؟ نبی کو تم نہیں مانتے کبھی کہتے ہیں۔

جو عرش پر مستوی تھا خدا ہوکر وہ مدینے میں اتر پڑا مصطفیٰ ہوکر

کبھی کہتے ہو برائے چشم بینا ازمدینہ برسرملتان، بشکل صدردین خود رحمۃ للعالمین آمد یعنی خدا محمد بن گیا محمد صدردین بن گیا۔صدردین ملتان میں دفن ہوگیا گویا خدا گیا۔ناراض نہ ہونا بڑے پتے کی بات کررہا ہوں ہمارے دوست عاشق رسول کا ایک شعر ہے:

فرید با صفا ہستی محمد مصطفیٰ ہستی چہا گویم چہا ہستی، خدا ہستی خدا ہستی

خواجہ فرید بھی تو ہے محمد بھی تو ہے خدا بھی تو ہے

ان کو تو بنی کو نبی ماننا گوارا نہیں، کہتا ہے کہ یہاں نبی تھا اوپر جانے لگا تو ملک تھا اوپر گیا تو خدا تھا (نعوذ باللہ)

اگلے دن فیصل آباد میں نورانی میاں تقریر کرنے کیلئے آئے تو ایک نے اسٹیج سے کہا یہ عظیم باپ کا عظیم فرزند ہے، اس دور میں جس نے محمدؐ کا چہرہ نہیں دیکھا وہ نورانی کو دیکھ لے۔(مجمع لعنت لعنت) ایسا نہ کہو کہ لعنت بڑی گندی چیز ہے دعا کرتا ہوں اللہ انہیں توبہ کی توفیق بخشے (آمین) ہماری تقریر میں

اصلاح ہوگی تحقیق ہوگی تبلیغ ہوگی، تنقیص نہیں ہوگی۔ انشاء اللہ میں جھوٹ تو نہیں کہہ رہا اس سے پہلے بھی ملتان میں ایک صاحب کھڑے ہوئے مولانا قمر دین سیال شریف والے تشریف فرما تھے کہنے لگا آؤ ملتان والو! جس نے اس دور میں مصطفیٰ نہیں دیکھا یہ محمد بیٹھے ہیں ان کا چہرہ دیکھ لو۔ یہ توہین نہیں؟ (توہین ہے)

دعا کرا اللہ ہمیں توہین کرنے سے بچائے۔ آمین عزیزو! تم نے غلط خیالات استعمال کئے:

فرید باصفا ہستی محمد مصطفیٰ ہستی چہا گویم چہا ہستی، خدا ہستی خدا ہستی

کہتے ہیں:

عرش پر مستوی تھا خدا ہوکر مدینے میں اتر پڑا مصطفیٰ ہوکر

درود وسلام است بے انتہا کہ ظاہر بشر بود باطن خدا

شریعت کا ڈر ہے وگرنہ صاف کہہ دیتا کہ حبیب خدا خود خدا بن کے آیا

یہ ہمارا عقیدہ نہیں ہے۔ آپ اپنے عقیدے کو سنبھالیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ خدا۔ خدا ہے محمد مصطفیٰ ہے۔ وہ ذوالجلال ہے یہ آمنہ کا لال ہے۔ وہ رب ہے یہ شاہ عرب ہے۔ وہ خالق ہے یہ مخلوق ہے۔ وہ مالک ہے یہ مملوک ہے۔ یہ عابد ہے وہ معبود ہے۔ یہ ساجد ہے وہ مسجود ہے خالق کو جتنا گھٹاؤ مخلوق نہیں بن سکتا۔ مخلوق کو جتنا بڑھاؤ وہ خالق نہیں بن سکتا (بے شک)

وہ جلی ہے یہ نبی ہے۔ اس کی عبادت ہے ان کی اطاعت ہے اس کی خلقت ہے ان کی امت ہے۔ ان کی شفاعت ہے اس کی مغفرت ہے۔ اس کی ربوبیت ہے ان کی رسالت ہے۔ ربوبیت کے تخت پہ جا کوئی نہیں سکتا۔ نبوت کے تخت پر قیامت تک آ کوئی نہیں سکتا (بے شک) ہمارا عقیدہ یہ ہے ہمارا عقیدہ کیا اسلام بھی کہتا ہے۔ میں کون ہوں۔ سارا کفر اکٹھا ہو مسلمان کا شان زیادہ ہے۔ لوگوں کو سمجھاؤ قوم بے چاری کو کہا گیا ہے کہ عاشق رسول ہم ہیں، لوگ کہتے ہیں شاید صحیح ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ قوم کو شعور عطا فرمائے۔ (آمین)

سنو، عقیدہ سنو، سارا کفر اکٹھا ہو۔ مسلمان کا شان زیادہ ہے۔ مسلمانوں میں مومن مومنوں میں ولی۔ ہم اولیاء کو مانتے ہیں ہمارے اولیاء وہ ہیں جن کی قبر کی مٹی سے بھی خوشبو آتی ہے ہمارے ولی وہ ہیں جن سے کبھی تہجد بھی قضا نہیں ہوئی۔ ہمارے ولی وہ ہیں کہ رات کو سجدے میں روئیں گے۔ دن کو

قرآن کھلا ہوا ہے ابھی ہمارے حضرت دین پوری (مولانا عبد الہادی صاحب) رخصت ہوئے میں مسجد میں باوضو کھڑا ہوں۔ تیرہ دن انہوں نے روٹی نہیں کھائی۔ پانی نہیں پیا۔ مگر روزہ قضا نہیں ہوا۔ بیمار تھے ڈاکٹر کو کہا عبد الہادی کو موت تو آجائے گی مگر روزہ ضرور رکھوں گا خدا کی قسم اتنے ضعیف ہوگئے کہ ہاتھ نہیں اٹھتے تھے۔ غلام کو کہا کہ بھائی قرآن کو سامنے رکھو ورقے تم الٹتے جاؤ، تلاوت میں کرتا رہوں گا۔ ہم نے یوں ولی دیکھے ہیں ہم اس کو ولی نہیں مانتے کہ روٹی کھانے کے بعد کہا حضرت نماز پڑھو۔ تو جواب دیتا ہے کہ نماز مدینے میں۔

یہ چالاک ہے۔ بے باک ہے، خطرناک ہے۔ ہم اس کو ولی نہیں مانتے۔ ایک ہاتھ میں کتا دوسرے میں حقہ، داڑھی چٹ اور مونچھوں کا پاء پکا یہ ولی نہیں ہے۔ دعا کرو خدا تمہیں اولیاء سے پیار عطا فرمائے (آمین) اولیاء کی توہین تم کرتے ہو۔ ناراض نہ ہونا۔ تم جا کر اولیاء کے مزارات پر میلے کرتے ہو۔ عورتیں لے جاتے ہو۔ کیا نبی نے نہیں روکا۔ لعن اللّٰہ الزوآرات القبور یہ حدیث نہیں؟ (حدیث ہے)

آپ نے فرمایا ان عورتوں پر لعنت ہے جو قبرستان میں جاتی ہیں آپ نے فرمایا: ولا یقعد تم اس پر لات نہ رکھو جو قبر پر لات رکھتا ہے یوں سمجھے کہ جہنم کے انگارے پر بیٹھا ہے۔ آپ نے فرمایا: ولا یسرج السرج قبر پر دیا نہ جلا اگر اس کے عمل اچھے ہیں تو خدا اس کی قبر کو اندر سے روشن کردے گا۔ قبر اندر سے کہتی ہے: انا بیت الظلمۃ میں سچ کہہ رہا ہوں، میں رانی پور جا رہا تھا تو محمد شاہ کا ایک قبر پر میلہ ہو رہا تھا۔ تو وہاں لوگ جمع تھے خدا کی قسم میں نے دیکھا ایک بڑا شامیانہ میں نے کہا کیا ہے؟ کہنے لگا روس کی سرکس ہے۔ اور عورتیں کپڑے اتار کر ننگی ہو کر جھولا جھولتی ہیں اور لوگ پیسے دیتے ہیں۔ یہ ولی کے مزار پر میں نے کہا یہ کتے کیوں زیادہ بھونک رہے ہیں، کہنے لگا تازہ سور پکڑا ہے کل آج سور اور کتے کی لڑائی ہوگی۔ ولی کے مزار پر، میں نے کہا یہ شامیانے کیا ہیں؟ کہنے لگے یہ خیر پور میرس کی کنجریاں آئی ہوئی ہیں۔ دس روپے فی کنجری زنا کروا رہی ہے۔ یہ ولی کے مزار پر، یہ بھٹائی شاہ کے میلے پر اعلان ہوتا ہے، رسہ کشی بھی ہوگی۔ اونٹوں کا ناچ بھی ہوگا، کنجریوں کا مجرا بھی ہوگا۔ تو ولی کو ثواب ملتا ہے اور مولویو! مل جائے گا؟ (نہیں) کیوں نہیں تردید کرتے۔ کیوں یہ ولیوں کے مزاروں پر تم نے تماشا بنا رکھا ہے۔ اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا: اللھم لاتجعل قبری عیداً یا اللہ قیامت تک محمد کے مزار پر میلہ نہ لگانا۔ یہ آقا کی دعا ہے۔ توہین تم کر رہے ہو، ہم باوضو جاتے ہیں۔ میں

حضرت علی ہجویریؒ کے مزار پر گیا۔اللہ کی قسم فریدالدین گنج شکر کے مزار پر گیا۔میں حضرت خدابخش کے مزار پر گیا میں غلام فریدؒ کے مزار پر گیااسی طرح نبی نے فرمایا مزار پر جاؤ تو جوتی اتار کے جاؤ۔وضوکر کے جاؤ کچھ لو نہ کچھ دو قرآن پڑھ کے بخشو ہم قرآن پڑھتے ہیں تم وہاں قوالیاں،خواجہ نہ دیں گے تو کون دیں گے یہ قرآن پڑھ رہے ہیں۔جس کے اپنے بچے یتیم ہیں تجھے بچہ وہ دے گا جس کی اپنی بیوی بیوہ ہے وہ تیرا گھر آباد کرے گا جس کا خود اپنا ورثہ تقسیم ہے تجھے دولت کہاں دے گا،جو خود کفن پہن کر سو رہا ہے تجھے زندگی کیسے دے گا اس سے زندگی مانگو جو دنیا کو زندگی موت دیتا ہے اور خود زندہ ہے(بے شک)نعرہ تکبیر(اللہ اکبر)۔

تم اولیاء کی توہین کرر ہے ہو۔دعا کرو اللہ ہمیں اولیاء کا ادب نصیب فرمائے ہم ادب سے جاتے ہیں یہ جا کر کہتے ہیں کہ لے لکڑتے دے پتر،سودا کر۔بیٹا کون دیتا ہے؟(اللہ)اب بھی وہی دیتا ہے یا ریٹائر ہوگیا ہے؟(اب بھی دیتا ہے)میں نے تو اگلے دن چیلنج کیا۔میں نے کہا یہ سب اللہ کی مخلوق ہے کوئی کسی ولی نے کسی نبی نے پیدا کیا ہو تو دکھاؤ۔کوئی بھی نہ اٹھا،کیونکہ اللہ فرماتے ہیں: **هل من خالق غير الله** میرے سوا کوئی خالق ہے؟ خدا پوچھتا ہے: **هل من خالق غير الله هذخلق الله** یہ ساری مخلوق کس کی ہے(اللہ کی)اندر نقشہ کون بناتا ہے؟(اللہ)کسی پیر کو جائز ہے کہ کسی کی بیوی کے پیٹ کے ظاہر کو یا اس کے چہرے کو دیکھے؟(نہیں)پیر بھی پردہ کرے۔کسی غیر عورت کے چہرے کو نہیں دیکھ سکتا تو نقشہ کیسے بنا سکتا ہے۔یہ اس کی قدرت ہے کہ تین اندھیروں میں نقشہ بناتا ہے: **هو الذی یصورکم فی الارحام** تم نے لوگوں کا عقیدہ خراب کر دیا ہے۔

دیکھو بھائی میں گالی نہیں دیتا۔میں فقیر آدمی ہوں۔اللہ ہدایت بخشے(آمین)خدا کی قسم اسی بات پر تقریر کروں کئی گھنٹے چاہئیں اللہ ہمیں محبوب کے در پر لے جائے(آمین)اس مسجد میں نماز پڑھو تو ستائیس نمازوں کا ثواب جامع مسجد ہے تو پانچ سو نمازوں کا۔محبوب کی مسجد میں نماز پڑھو تو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملے گا۔کیونکہ وہ مسجد نبوی ہے نبی نے فرمایا میرے مدینے میں دجال نہیں آئے گا۔میرے مدینے میں قحط نہیں آئے گا۔میرے مدینے میں زلزلہ نہیں آئے گا۔میرے مدینے میں خدا کا عذاب نہیں آئے گا۔جہاں میرا ڈیرہ رہے گا قیامت تک رحمت کا بسیرا رہے گا۔(سبحان اللہ)دعا کرو اللہ ہمیں مدینے کی زندگی عطا فرمائے۔(آمین)بہر حال آپ سوچیں عقیدے غلط نہ پھیلائیں۔خدا ہمیں عقیدہ صحیح دے۔(آمین)پہاڑ ملنے لگا یاد ہے؟(یاد ہے)بس آپ کو موضوع ملنے

لگا۔دین پوری چلنے لگا۔بدلنے سنورنے لگا۔پہاڑ ہلنے لگا میں آخر میں کچھ موتی دوں گا میں تعصب نہیں پھیلاتا دعا کرتا ہوں خدا میرے لاہور کو صحیح عقیدہ عطا فرمائے۔(آمین) میرا عقیدہ غلط ہے تو مجھے سمجھاؤ میں ایک دفعہ گاڑی میں سفر کر رہا تھا تو ایک شخص سگریٹ پی رہا تھا اور مجھے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا کہنے لگا کہ آپ وہابی ہیں میں نے کہا کچھ بھی سمجھو کہنے لگا نبی کریمؐ یہاں حاضر و ناظر ہیں، میں نے کہا کہاں؟ کہنے لگا اس ڈبے میں میں نے کہا خدا کے لئے مجھے بھی دکھاؤ کہتا ہے تجھے نظر نہیں آئیں گے۔اچھا بھئی۔کیوں نبی آپ کی دعوت پر جا رہے ہیں، ہماری باتیں ہو رہی تھیں کہ ٹی ٹی آ گیا اس نے مجھ سے ٹکٹ مانگا میں نے کہا میں حضورؐ کے ساتھ ہوں۔میں نے کہا میں نبی کریمؐ کے ساتھ ہوں۔ٹی ٹی نے کہا کہاں ہیں ؟ کس کے ساتھ؟ میں نے کہا رسول اللہؐ کے ساتھ شاہ مدینہ کے ساتھ کہنے لگا کھاں ہیں؟ میں نے کہا ڈبے میں۔کون کہتا ہے؟ میں نے کہا یہ۔میں چپ ہو گیا اور کہنے لگا میں پندرہ سال سے ٹی ٹی ہوں کبھی نبی کا ٹکٹ چیک نہیں کیا۔میں اندھا ہوں؟ اور اس نے کہا فرسٹ کلاس میں! ائیر کنڈیشن میں بڑے بڑے پیٹوں والے پڑے ہیں نبی کو ائیر کنڈیشن بک نہیں ہوتی؟ پھر گاڑیاں چالیس بیالیس ہوتی ہیں نبی ادھر جاتا ہے جدھر جاتا ہے اس ڈبے میں بیٹھتا ہے جس میں تو ہے؟ میں سنتا رہا کہنے لگا شرم نہیں آتی بے حیا۔تو سگریٹ پئے نبی موجود ہوں منہ میں دھواں دے رہا ہے؟ وہ بے چارہ ایسا چپ ہوا۔اگلے اسٹیشن پر جانے لگا میں نے کہا آپ جا رہے ہیں یا نبی بھی ساتھ ہے؟ مڑا نہیں ٹی ٹی ٹھیک کر گیا اس نے کہا کیا نبی With Out Ticket وہ آؤٹکٹ چلتا ہے۔حقوق العباد کا خیال نہیں رکھتا۔استغفر اللہ اللہ اکبر ہنسنے کی بات نہیں مسئلہ سمجھ میں آیا؟ (آیا)

ہمارا عقیدہ ہے کہ خدا نہ چاہے تو تریپن سال مکے سے مدینے تک نہ جانے دے۔خدا کا ارادہ ہو جائے تو ایک ہی رات میں محمد کو سات آسمانوں پے لے جائے۔منگا وہ سکتا ہے براق، تمہارے پاس براق کہاں سے آئے۔زم زم کا پانی۔جنت کے تھال اور جبرئیل لے جانے والا۔اور جہاں نبی جاتا ہے خدا کی قسم عبدالشکور کا عقیدہ ہے لاہوریو جہاں نبی آتا ہے وہاں رحمت ہوتی ہے۔آپ مکہ میں آئے تو مکے کا قحط ختم ہو گیا۔صحیح ہے؟ (صحیح ہے) گلیوں میں خوشبو مہکنے لگی۔کسریٰ کے کنگرے گرنے لگے۔فارس کی آگ بجھنے لگی۔کعبے میں بت گرنے لگے۔حلیمہ کی قسمت جاگنے لگی۔عبدالمطلب کے گھر برکت آنے لگی۔عزیزو! جب حضور مدینے آئے تھے اللہ کی قسم صحابی کہتے ہیں: طلع البدر علینا من ثنیات الوداع معلوم ہوتا تھا پہاڑوں سے چودھویں کا چاند آ گیا ہے۔(سبحان اللہ)

نبی پاک مدینے میں آئے تو نبی کے یار کہتے ہیں کہ مدینے کی دیواریں بھی روشن ہوگئیں۔ نبی پاک مدینے آئے تو دنیا کو پتہ چلا۔ چھوٹی بچیوں کو پتہ چلا۔ یہاں ہمیں اندھا کرتے ہو۔ چھوٹی چھوٹی بچیاں بھاگ رہی ہیں کہتی ہیں: نحن جوار من بني نجار یاحبذا محمدٌ من جاری ہم بنی نجار کے قبیلے کی لڑکیاں ہیں۔ مبارک دو کہ محمدؐ ہمارے محلے میں آگئے ہیں سارے کہو (سبحان اللہ)

نبی آیا تو ایک یہودی نے کہا او مسلمانوں آؤ جس کا انتظار تھا وہ محمدؐ آگئے ہیں نعرہ تکبیر اللہ اکبر، تاجدار ختم نبوت زندہ باد۔ میں پیار سے پوچھتا ہوں حضور مکی مدنی عربی ہیں یا پاکستانی لاہوری ہیں؟ (مکی مدنی عربی ہیں)

عبدالشکور ایک ہی دلیل دے کے جا رہا ہے کوئی توڑے میں کہتا ہوں جو ہر جگہ ہو اس کی مسجد ہر جگہ ہے جو محمدؐ ایک جگہ ہے اس کا روضہ بھی ایک ہی جگہ ہے۔ (صحیح ہے) لاہور میں کتنی مسجدیں ہیں۔ پانچ سو کرلو چھوٹی بڑی (۱۹۷۸ء کی بات ہے) مسجدیں پانچ سو اور نبی کے روضے کتنے ہیں (ایک) کوئی ہے یہاں روضہ؟ (نہیں) اگر کوئی موتیوں اور سونے کا روضہ بنائے تو بی بی عائشہؓ کے اس چھپر کے چھت والے حجرے کا مقابلہ کرسکتا ہے؟ (نہیں) او لاہور یو، سوچو جو ہر جگہ ہو اس کا گھر ہر جگہ ہے جو ایک جگہ ہے قیامت تک اس کا روضہ ایک رہے گا۔ سمجھے ہو یا نہیں (سمجھے ہیں)

یہ بدھو بنا دیتے ہیں اٹھو، اٹھو تقریر کرتے رہتے ہیں نبی نہیں آتا جب جلسہ ختم ہوتا ہے یا نبی، کیا ہوا نبی آگیا پوچھا کہاں ہیں کہ چلا گیا بس بس گستاخی ہو جائے گی۔ دعا کرو اللہ سب کو گستاخی سے بچائے (آمین) عبدالشکور کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کو حاضر کہنا بھی توہین ہے حاضر نوکر ہوتا ہے۔ حاضر غلام ہوتا ہے۔ حاضر شاگرد ہوتا ہے۔ حاضری عدالت میں۔ میں حاضری دینے جا رہا ہوں۔ شرم نہیں آتی کہ نبی میرے در پے حاضر ہو۔

عبدالشکور آئے مولانا تشریف لائیں نکے کا بندہ۔ مولانا ہے تو قدم رنجا فرما رہے ہیں، فلاں تشریف لا رہے ہیں اور نبی آئے تو حاضر ہو رہا ہے۔ یہ کلمہ بے ادبی کا ہے۔ دعا کرو خدا ہم سب کو نبی کے در پر حاضر کرے (آمین)

حضورؐ فرماتے ہیں: من صبر علی لاوائها، وشدتها فله الجنة سو حدیث میں نے مدینے میں دو سو حدیثیں یاد کی ہیں۔ آپ نے فرمایا جو مدینے کی ہر تکلیف برداشت کر کے میرے شہر کو

نہ چھوڑے۔میں اس کے ایمان کی گواہی اور اپنے ہاتھ سے جنت کا ٹکٹ عطا کرتا ہوں۔اللہ ہمیں مدینے کی فضا نصیب فرمائے (آمین)

یہ بھی حدیث سن لولاہوریو۔کہیں برباد نہ ہوجانا۔حضورؐ فرماتے ہیں: من اذی اهل المدینة تم تو کہتے ہو عرب والے وہابی ہیں کافر ہیں۔پتہ نہیں کیا بلا ہیں۔نبی فرماتے ہیں جو مدینے کے رہنے والوں کو ایذا دیتا ہے کسی قسم کی مخالفت ودشمنی اور عداوت کرتا ہے: یذوب کما یذوب الملح فی الماء جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے مدینے کا دشمن جہنم میں پگھل جائے گا۔حب العرب من الایمان عرب کی محبت مومن کی پہلی ایمان کی نشانی ہے: احبو العرب لثلاث حدیث پڑھ رہا ہوں یا کیا کر رہا ہوں (حدیث پڑھ رہے ہو)

علماءکرام نوٹ کرو۔احبو العرب لثلاث عرب سے تین وجہ سے پیار کرو: لانی عربی، و کلام اللّٰه عربی، ولسانی اهل الجنة فی الجنة عربی. میں عربی ہوں، قرآن بھی عربی ہے، بہشتیوں کی زبان بھی عربی ہے۔فرمایا میری عربی زبان سے بھی پیار کرو، جو عربی بولتے ہوں ان سے بھی پیار کرو دعا کرو اللہ ہمیں عرب سے پیار عطا فرمائے (آمین)

ہم تو السلام علیکم نہیں کہتے: Good After Noon Good Evening,Good Morning آداب عرض، ہمیں کیا غرض، سلوٹ نمبرا، سلوٹ نمبر۲، یہ بھی سلام ہے دعا کرو اللہ ہمیں رسول کا سنت کا پاس عطا فرمائے (آمین) السلام علیکم ورحمة اللّٰه وعلیکم السلام ورحمة اللّٰه ہمارے ایک دوست ہیں وہ کہتے ہیں یا علی مدد مولا علی مدد یہ بھی سلام نہیں۔

بہرحال کئی قسم کے سلام نکلے ہیں۔لیکن سلام یہ ہے کہ۔السلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاته ومغفرته . سننے والا کہے وعلیکم السلام ورحمة اللّٰه وبرکاته. حضورؐ نے فرمایا جتنے الفاظ بڑھتے جائیں گے۔اتنی رحمت بڑھتی جائے گی۔وقت نہیں سلام پر تقریر کروں۔

نبی کریم فرماتے ہیں کہ راستے میں چلو تو تین کام کرو۔لاہوریوا تنا باپ اپنی اولاد کو ماں اپنے بچے کو نہیں سکھا سکتی اللہ کی قسم استاد اپنے شاگردوں کو نہیں سکھا سکتا۔جتنا کملی والا اپنی امت کو سکھا گیا ہے۔

فرمایا: راستے میں چلو تو تین کام کرو۔نگاہ نیچی رہے ہم تو جی ٹانگے والی نظر آئے۔اللہ بچائے ہمارے پاکستانیوں کو کہیں کوئی ہماری بہن نظر آئے تو میرا لال دوپٹہ ململ دا پتہ نہیں کیا کیا بکواس ہوتی

ہیں۔اللہ ہمیں بچائے۔(آمین)

مولانا غزالی کہتے ہیں کہ آنکھ ہوتو چار چیزیں دیکھو۔یا بیت اللہ کو دیکھو یا روضہ رسول اللہ کو دیکھو یا کلام اللہ کو دیکھو یا اہل اللہ کو دیکھو(اللہ اکبر) دعا کرو اللہ تمہیں غلط نگاہ اٹھانے سے بچائے (آمین) فرمایا راستے میں چلو تو تین کام کرو۔نگاہ نیچے۔ایسی آنکھ بند نہ کرو کہ کسی سے ایکسیڈنیٹ ہو جائے۔پھر ہسپتال میں داخل ہو جاؤ مطلب یہ ہے کہ نگاہ کی حفاظت کرو۔یاعلی لاتتبع النظر النظر میرا علی ایک نگاہ اٹھے تو خیر۔غور سے کسی کی لڑکی کو دیکھا تو آنکھ پکڑی جائے گی۔فرمایا نگاہ کی حفاظت کرو۔حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریمؐ یوں چلتے تھے جس طرح کوئی چیز گم ہے اور محمد کریمؐ تلاش کر رہے ہیں۔نبی کریمؐ یوں چلتے تھے جس طرح پہاڑ سے اتر رہے ہوں۔اترے تو انسان جھک کر اترتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو آپ اونٹنی پر تھے تو آپ کا سر مبارک پلان سے لگ رہا تھا جھکے ہوئے کسی نے کہا حضرت ایسا کیوں؟فرمایا ظالم ہو کر داخل نہیں ہو رہا خدا کا بندہ ہو کر داخل ہو رہا ہوں۔

میں آپ کو دین کی باتیں سمجھا رہا ہوں۔میری تقریر میں لڑائی نہیں ہوگی۔فرمایا راستے میں کوڑا ہو کرکٹ ہو گندگی ہو۔اینٹ ہو پتھر ہو۔ہٹاؤ۔ہم ساری گندگی کوڑا کرکٹ گلی میں ڈالتے ہیں۔بچوں کو کہتے ہیں جاؤ گلی میں پاخانہ کرآؤ۔ایسا نہیں چاہیے فرمایا کوڑا کرکٹ ہٹاتے جاؤ۔جو بھی ملے واقف ہو نہ ہو۔السلام علیکم ورحمة اللہ کہو۔آج کل تو لوگ جواب ہی نہیں دیتے۔خدا ہر گھر میں رسول اللہ کی سنت کو زندہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے(آمین)

پہاڑ ہل رہا تھا۔یاد ہے؟میں لمبی تقریر نہیں چاہتا میں آرہا ہوں حضرت عثمان غنیؓ کے قدموں میں۔پہاڑ ہلنے لگا تو آپؐ نے قدم مارا تو پہاڑ ہلنا بند ہو گیا۔آپ نے فرمایا:پہاڑ انما علیک نبی وصدیق وشھیدان پہاڑ کیوں ہل رہے ہو؟تجھ پر اللہ کا نبی ہے۔اپنے متعلق فرمایا۔کبھی وقت ہوا تو لاہور میں کسی چوک میں تقریر کروں گا کہ نبی کس کو کہتے ہیں۔نبی کا چہرہ دیکھو تو جنت کا ٹکٹ ملتا ہے عبد الشکور بولے تو تھوک نکلتی ہے۔نبی بولے تو لاٹ انوار کرنیں نکلتی ہیں۔نبی نبی ہوتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں دیوبندی نبی کو نہیں مانتے۔ہم نبی کو خدا نہیں مانتے۔نبی کو آپ جیسا نہیں مانتے

جو آپ جیسا شان میں مانیں وہ بھی اسلام سے خارج۔ جو خدا کہے وہ بھی مشرک۔ چونکہ وہ رب العالمین ہے یہ رحمت اللعالمین ہے وہ معبود ہے یہ عابد ہے یہ ساجد ہے وہ مسجود ہے وہ نہ ہوتا تو محمدؐ نہ آتے۔ محمدؐ نہ ہوتا تو جہان نہ ہوتا۔ جہاں کیوں آباد ہے محمدؐ بیٹھا ہے محمدؐ کیوں بیٹھا ہے خدا نے بھیجا ہے۔ خالق اور مخلوق کے درمیان نبی واسطہ ہوتا ہے۔ نبی کی آنکھ ہوتی ہے خدا دیکھنے والی۔ پسینہ ہوتا ہے خوشبو دینے والا۔ انگلی ہوتی ہے چاند کو دو ٹکڑے کرنے والی۔ نبی کا پیر ہوتا ہے آسمانوں پر سیر کرنے والا۔ نبی کی بیوی ہوتی ہے پر مومنوں کی اماں بن جاتی ہے۔ فرق یہ ہے کہ نہیں بولو (فرق ہے) لوگوں نے پتہ نہیں نبی کو کیا سمجھا۔ لوگ کہتے ہیں دیوبند والے نبی کو نہیں مانتے۔ ہم نے کہا ہم قادیانی کو نہیں مانتے گستاخ کو، دجال کو، جھوٹے کو، خود کاشتہ پودے کو نہیں مانتے۔ محمدؐ کے روضے کو کعبے اور جنت سے بھی افضل مانتے ہیں (بے شک) ہمارے یہ دوسرے عاشق رسول فرماتے ہیں۔ یہاں نبی تھا اوپر جانے لگا ملک تھا اوپر تو آپ تھا۔

ہم یوں نہیں مانتے۔ ہم کہتے ہیں نبی روانہ ہوا: **سبحان الذی اسری بعبدہ** اللہ کا بندہ تھا۔ وہاں پہنچا: **فاوحی الی عبدہ** وہاں بھی اللہ کا بندہ تھا۔ واپس آیا تو: **اشھد ان محمد اعبدہ** ناراض نہ ہونا عرب والے نبی کو عبد مانتے تھے۔ رسول نہیں مانتے تھے کہتے **مالھٰذا الرسول یا کل الطعام ولیمشی فی الاسواق** یہ کوئی رسول ہے روٹی کھاتا ہے اور بازار میں آتا ہے۔ مشرکین عرب عبد مانتے تھے اور رسولؐ (نہیں مانتے تھے) ہمارے لاہوری دوست رسول مانتے ہیں عبد نہیں مانتے۔ وہ نمبر دو کے چاہنے والے یہ نمبر ایک کے چاہنے والے ہیں۔ اللہ ہمیں ہدایت بخشے (آمین)

عبد بھی ہیں اور رسول بھی یہ صحیح عقیدہ ہے یا نہیں (صحیح ہے) عقیدہ میں فرق نہ لاؤ۔ پیغمبر خدا کا بندہ ہے۔ ہمارا نبی ہے۔ رسول ہے، مطہر ہے محبوب ہے۔ سرتاج ہے۔ سب کچھ ہے خدا کا عبد ہے۔ یہ ہاتھ باندھ کے کھڑا ہے۔ یہ عبد ہے۔ یہ رکوع میں ہے یہ عبد ہے یہ سجدے میں رو رہا ہے یہ عبد ہے۔ جو احرام باندھ کر سر ننگے طواف کر رہا ہے یہ عبد ہے۔ قیامت کے دن بھی حضورؐ پاک سجدہ کریں گے۔ مولیٰ اتنی دیر سر نہیں اٹھاؤں گا جب تک میری امت کو بخش نہیں دے گا۔ حضورؐ فرماتے ہیں: **اللھم انا عبدک وانا عبدک** مولیٰ میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے کا بیٹا ہوں۔

اللہ فرماتے ہیں: **اکان للناس عجبا** توجہ کرو کچھ علمی بات کر دوں شاید مرے

لاہور کو خدا ہدایت بخشے فرمایا: اکان للناس عجباً ان اوحینا الی رجل منھم. لوگوں کو اس بات پر تعجب آرہا ہے کہ میں نے ایک بندے پر وحی نازل کی ہے اللہ فرماتے ہیں: لو کان فی الارض ملائکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکا رسولا. اگر زمین میں فرشتے ہوتے تو رسول بھی فرشتہ ہوتا زمین پر بندے ہیں رسول بھی بندہ ہے۔

اب لوگ صبح صبح کہتے ہیں: الصلوٰۃ والسلام علیکم یانور من نور اللہ کتنا جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ بی بی آمنہ اماں ہیں اور بیٹا انسان نہیں ابا عبداللہ ہے بیٹا انسان نہیں؟ دادا عبدالمطلب ہے پوتا انسان نہیں؟ دس چچے ہیں بھتیجا انسان نہیں؟ بی بی عائشہ سے نکاح ہے خاوند انسان نہیں؟ ابوبکرؓ و عمرؓ خسر ہیں داماد انسان نہیں؟ عثمان غنیؓ و علیؓ داماد ہیں خسر انسان نہیں؟ قریشی انسان ہوتا ہے یا جبرئیل ہوتا ہے (انسان ہوتا ہے)

حضورؐ کا خاندان ہے: محمد بن عبد اللّٰہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبدامناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فھر یہ خاندان انسانوں کا ہے یا فرشتوں کا ہے؟ عبدالشکور علمی بات کہتا ہے شاید پھر لاہوری سمجھ جائے۔

لوگ ہمیں یوں دیکھتے ہیں گھور گھور کر کہ یہ نبی کے دشمن آرہے ہیں۔ دو ہزار حدیثیں تو مجھے یاد ہیں، یہ نبی کے دشمن ہیں۔ اللہ تمہیں سلامت رکھے یہ کیا کر رہے ہو میں عبدالشکور چیلنج کی تقریر کبھی کروں گا۔ قرآن میں آتا ہے: الیوم اکملت لکم دینکم محبوب دین کامل ہوگیا۔ میں دست بستہ بڑے پیارے پوچھتا ہوں۔ یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر آخری آیت اتری ہے کہ دین پورا ہوگیا۔ اس وقت سارے مدینے میں یہ حاضر و ناظر یہ علم الغیب کے جھگڑے تھے؟ (نہیں) یہ قوالی شریف تھی قبروں پر قبروں پر یہ قبے تھے؟ (نہیں) مزاروں پر گانا بجانا تھا؟ (نہیں) سارے مدینے میں کوئی گیارہویں دیتا تھا؟ (نہیں) یہ نعرہ غوثیہ نعرہ حیدری۔ یاعلی تھا؟ (نہیں) دین پورا ہوگیا۔ اگر دین پورا ہو چکا ہے تو یہ دین نہیں اگر یہ تمہارا دین ہے تو پھر محمدؐ کا دین پورا نہیں دین پورا ہو چکا ہے میرے حضرات جب یہ آیت اتری ہے جو کچھ تھا وہ دین ہے نمازیں پانچ تھیں پانچ رہیں گی۔ مغرب کی تین رکعتیں تھیں تین رہیں گی اذان وہی ہے جو بلال نے دی ہے۔ درود وہی رہے گا جو محمدؐ نے سکھایا ہے۔ دین پورا ہے جو تمہارے پاس ہے ادھورا ہے۔ دعا کرو خدا پورا دین ماننے کی توفیق عطا بخشے (آمین)

قرآن کے تیس پارے ہیں یا چالیس ہیں؟ (تیس ہیں) دین پورا ہے۔ کلمہ **لاالہ الا اللّٰہ محمدرسول اللّٰہ** ہے آج کل کچھ لوگ پڑھتے ہیں **لا الہ الا اللّٰہ محمد پاک رسول اللّٰہ** یہ کلمہ ہے (نہیں) تم نے دین کو جیسا چاہا بنا دیا کبھی درود بڑھا رہے ہو کبھی اذان بڑھا رہے ہو۔ **ما اتکم الرسول فخذوہ** جو کچھ رسول اللہ دیں وہی قبول کرلو۔

بس پہاڑ ہل رہا تھا۔ یاد ہے بس میں حضرت عثمانؓ کی جوتی میں آرہا ہوں تھوڑے موتی دیتا ہوں اس کے لئے تو کافی وقت چاہئے تو میں نے بہت سارے مسائل فضائل بتا دیئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ کا سچا غلام بنائے (آمین)

میں نہیں چاہتا کہ ملک کی فضا خراب ہو خدا تعالیٰ سب کو اتفاق عطا فرمائے (آمین) حنفی بنو! سنی بنو! میں کہتا ہوں ابوحنیفہؒ یہ کچھ کرتے تھے جو آج کل قبروں پے ہوتا ہے ابوحنیفہ کی فقہ میں یہی اذان ہے؟ نہیں (ابوحنفیہ بھی ہمارے ہیں)

خود پیران پیر بڑے موحد تھے خدا کی قسم پیرانِ پیر فرماتے ہیں: **اذا زرت قبـــرا** میں غنیۃ الطالبین کی عبارت پڑھ رہا ہوں۔ حافظہ میرا صحیح ہے۔ فرمایا جب قبر کی زیارت کرو: **و لا تـمسـه ولا تدرسه و لا تقبله** نہ قبر کو ہاتھ لگاؤ نہ قبر کو لتاڑو نہ قبر کو چوموں۔ ایک طرف کھڑے ہو جاؤ قرآن جتنا آئے قل ھو اللّٰہ آئے وہ پڑھو۔ قبر والے کی روح کو اس کا ثواب بخشو: **ثم یسئل اللّٰہ حاجة** اومیاں جو کچھ مانگے اللہ سے مانگ واللہ العظیم یہ پیران پیر کے الفاظ ہیں جس کو یہ گیارہویں والا فرماتے ہیں قیامت کے دن یہ حضرت علی ہجویری ڈانڈا لے کر آئیں گے کہیں گے کہ پیران پیر کو تو گیارہ پیالے دیے اور مجھے ایک پیالہ بھی نہ دیا۔ میں پیر نہیں تھا۔ سوالاکھ ملتان والے آجائیں گے پھر تو بڑے پریشان ہو جاؤ گے۔ اللہ کے بندے اللہ والوں کے جو کچھ بھی دو اللہ کیلئے دو یا اللہ یہ خیرات تیرے لے کر رہا ہوں اس کا ثواب اولیاء کی روح کو پہنچا دے۔ ادھر غریب کے پیٹ میں کھانا پہنچ جائے گا۔ ادھر ولی کی قبر پر رحمت کی بارش ہو جائے گی۔ یہ دین ہے۔ ہمارے دوستوں نے عجیب قسم کے نقشے بنا دیئے۔ گیارہویں والا پیر۔ میں نے کہا یہ گیارہویں والا ہے تو حسینؓ دسویں والے۔ حضورؐ بارہویں والے۔ کیونکہ بارہ کو رخصت ہوئے۔ بی بی بتول تین رمضان کو تیسر والی، حضرت عثمانؓ اٹھارہ کو۔ وہ اٹھارویں والا۔ حضرت حسن اٹھائیس صفر کو وہ اٹھائیس والا۔ حضرت حمزہ پندرہ شوال کو تو وہ پندرہویں والا ابوبکر

تیس جمادی الثانی تو وہ تیس والا۔ حضرت عمرؓ یکم محرم کو پہلی والا۔ تاریخیں میں بتاؤں دودھ تم جمع کرو ورنہ تم وہابی ہو یہ کیا تماشا ہے اللہ ہر ولی سے تمہیں پیار عطا فرمائے۔ (آمین)

پہاڑ ہل رہا تھا میں اختلافی مسائل نہیں چھیڑتا، کیونکہ میں نے سنا ہے کہ میرے ملک کی فضا خراب ہو رہی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ تبلیغی جماعت بہت جگہ گئی ہے تو دوستوں نے دھکے دیے ہیں ایک جگہ تبلیغی جماعت بتاتی ہے چک نمبر ۶۰ کہتے ہیں ہماری گٹھریوں میں قرآن تھے ہم نے کہا قرآن ہیں۔ انہوں نے قرآن کو بھی باہر پھینک دیا۔ نالی میں پھینک دیا۔ ہم نے کہا ہم تو اس نبی کے غلام ہیں کہ طائف میں پتھر مارنے والے آئے تو مصطفیٰ نے کھڑے ہو کر چادر بچھادی۔ صحابہؓ نے کہا وہی تو ہیں جنہوں نے تین میل تک پتھر برسائے۔ فرمایا انہوں نے میرا خیال نہیں کیا۔ محمدؐ ان کو مہمان سمجھتا ہے۔

یہ ہے آقا کا اخلاق۔ اولا ہوریو دین تلوار سے نہیں پھیلا دین محمدؐ کے پیار سے پھیلا ہے۔ (بیشک) دین نبی کے اخلاق سے پھیلا ہے۔ جو کھڑے ہو کر گالی دیتا ہے خدا کی قسم یہ رسول اللہ کی سنت ادا نہیں کرتا۔ یہ بد خلقی نبی کا شیوا نہیں **کان خلقه القرآن** سارا قرآن محمدؐ کا اخلاق سکھاتا ہے۔ آج لوگ کہتے ہیں کہ دین پوری صاحب وہ آیتیں بیان کرتا ہے جن میں نبی کی توہین ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ قرآن میں نبی کی توہین ہے؟ (نہیں) خدا نبی کی توہین کرتا ہے؟ بی بی عائشہ فرماتی ہیں **کان خلقه القرآن** سارا قرآن نبی کی سیرت ہے۔

نعرہ تکبیر، اللہ اکبر، تاجدار ختم نبوت، زندہ باد، شان صحابہ، زندہ باد، میں بزدل نہیں کسی کو کوئی سوال کوئی بات پوچھنی ہو تو شیر میدان میں ہے ہم ڈرتے نہیں۔ دعا کرو اللہ ہدایت بخشے (آمین)

یہ مجمع چھوٹا سا ہے ہم نے تو کراچی کے اچھے اچھے مجمعے دیکھے ہیں بیس سال سے آپ کا خطیب ہوں۔ اب تو آپ کے قریب ہوں۔ میں بات ختم کرنے لگا پہاڑ ہلنے لگا۔ میرے محبوب نے قدم مارا۔ دین پوری خادم کا یہ عقیدہ ہے کہ پیغمبر تو اتنا حسین ہے۔ دلنشین ہے۔ محبوب ہے۔ مرغوب ہے۔ رحمت کی طرف منسوب ہے۔ اتنا تیرا جمال ہے کمال ہے۔ جو آمنہ کا لال ہے اس کا اتنا جمال ہے۔ جمال میں اتنا کمال ہے۔ کہ پہاڑ بھی محمدؐ کی محبت میں مست ہے۔ پہاڑ ہلتا ہے تو نبی کریم جو قدم مارتے ہیں تو پہاڑ سے آواز آتی ہے کہ کملی والے زلزلہ نہیں تھا۔ میں آپ کو گرانا نہیں چاہتا تھا۔ مجھے آج خوشی ہے آج مسرور ہوں محبت سے بھرپور ہوں مجھے ناز ہے۔ عجیب انداز ہے۔ ان پہاڑوں پر درخت ہے مجھ پر جہان ہے کا بخت ہے ان پہاڑوں پر مکان ہیں، مجھے ناز ہے یہ کہ مجھ پر نبی آخر الزماں ہے۔ میری

نرالی شان ہے۔
عبد الشکور نتیجہ نکالتا ہے۔ اگر میں آقا کی تعریف وتوصیف کروں کسی کے دل میں جنبش اور سرور پیدا نہ ہو وہ بد بخت ہے پتھر سے بھی سخت ہے۔ جب پہاڑوں میں محمدؐ کی محبت ہے تو ہم میں کیوں نہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں حضورؐ کا سچا عاشق بنائے (آمین) تو آپ نے فرمایا پہاڑ چپ کر انما علیک نبی وصدیق وشھیدان اس حدیث میں بڑے موتی ہیں میں آگے حضرت عثمانؓ کو مدینے تک اور جنت البقیع تک لے جانا چاہتا ہوں مختصر چند موتی لے لو۔
آپؐ نے فرمایا پہاڑ چپ کر تجھ پر نبی ہے اور صدیق ہے۔ صدیق کون ہے؟ (ابوبکر صدیقؓ) آپ تو لاہوری ہیں۔ آج ہم عثمانؓ کو خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ اس مظلوم کی شہادت بیان کر رہے ہیں یہ بھی شہید ہے اور اس کی شہادت سب سے زیادہ دردناک بھی المناک بھی۔ تابناک بھی۔ سب سے اعلیٰ اور عجیب ہے تو آپ نے فرمایا پہاڑ کیوں ہلتا ہے تجھ پر نبی یعنی میں کھڑا ہوں۔ صدیق ہے فرمایا میرا غلام ہے فرمایا شہیدان۔ دو شہید ہیں۔ حدیث میں آتا ہے۔ عمر فاروقؓ خوشی سے اچھل پڑے۔ مستانہ بن گئے جوش میں آگئے جذبے میں آگئے۔ فاورق نے دیوانہ وار خوشی سے کود کر فرمایا: فزت ورب الکعبۃ انی شھید علی لسان رسول اللہ لوگو! رب ذوالجلال کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔ مجھے بستر ے کی موت نہیں آئے گی شہادت کی موت آئے گی۔ اور مجھے ناز ہے کہ مدنی سے خوشخبری مل چکی ہے۔ اس لئے حضرت عمرؓ دعا فرماتے تھے۔ اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد حبیبک یا اللہ مجھے شہادت عطا کر۔ خدا کی قسم میں نے تاریخ پڑھی ہے کہ حضرت خالد پر اسی زخم تھے۔ لوگ تو آج تک کہتے ہیں یا حسین یا حسین ہائے حسین، ہائے حسین یہ کیا ہوگیا۔ اللہ کا بندہ کن۔ حضرت خالد سیف من سیوف اللہ پر اسی زخم آئے اور بستر ے پر جب موت آرہی ہے تو رو رہا ہے پوچھا کہ اے محمدؐ کا پہلوان۔ اے بہادر اور پیغمبر کی دی ہوئی تلوار تو بزدل رو رہا ہے موت سے ڈر گیا۔ فرمایا او ہو رو رہا ہوں کہ مجھے میدان اور شہادت کی موت نہیں آئی۔ بستر ے کی موت آئی ہے۔ میرے جھنڈے کے نیچے ہزاروں شہید آئے۔ میرے ہاتھوں دس دس تلوار ٹوٹیں۔ دس دس گھوڑے تھک گئے محمدؐ کا پہلوان نہ تھکا۔ یہ اللہ نے مجھے جرأت دی اسی زخم ہیں اور موت بستر ے کی آرہی ہے کئی دن کے بعد۔ کاش کے مجھے میدان میں موت آتی میرا وجود ٹکڑے ہوتا میں محمدؐ کے سامنے اٹھتا تو میرا کفن خون آلود ہوتا سارے کہو سبحان اللہ۔ میں اپنی بہنوں کو بہادر بنا دوں۔ دعا کرو خدا ان کو

بہادر بنائے (آمین) بی بی خنساؓ تمہیں تو صبیحہ، ریحانہ، سلطانہ، پورا لاہور دیوانہ، لاہور ایک ریڈیو لاہور یعنی ٹی وی، اس کا معنی ہے جو کچھ ہے اور لاؤ یہاں بڑے اچھے ولی بھی سور ہے ہیں یہاں اسلامی حکومت بھی اورنگ زیب کی چلی ہے یہاں شاہی مسجد بھی ہے اس لاہور نے احمد علی کا جنازہ بھی دیکھا ہے یہاں انگریزوں کے خلاف کام بھی ہوا۔ یہاں مال روڈ پر ختم نبوت کے پروانوں نے گولیاں بھی کھائیں۔ یہاں موچی دروازے نے عطاء اللہ شاہ کا قرآن بھی سنا۔ عجیب تاریخ ہے۔

تو حاضرین مکرم میں لڑانے نہیں آیا۔ یہ تو انہوں نے کہا کہ جو بستر ے والے ہیں یہ تو ایمان کے ڈاکو ہیں (استغفر اللہ) ہمارے ایک مقرر نے سنی کانفرنس میں کہا کہ دیوبندی کہتے ہیں کہ مزار پہ جانا ایسے ہیں جیسے زنا کرنا ہے (استغفر اللہ) کتنا جھوٹ کہہ رہا ہے۔ میں سن رہا تھا اور حیران تھا کہ یہ عاشق رسول ہے یا فضول ہے یا نا معقول ہے دعا کرو خدا ہدایت عطا فرمائے (آمین) گالی تو میں نہیں دونگا۔

حضور انورؐ پہاڑ پر کھڑے تھے تو فرمایا تجھ پے دو شہید ہیں۔ بی بی خنسہؓ دعا کرو خدا ہماری بہنوں کو بھی نیک بنائے (آمین) یا اللہ ہمارے لاہور میں بہنیں وہ عطا کر جو فاروق کو ملی تھی جب عمرؓ فاروق بہن کے دروازے پر آیا تو اندر قرآن کی آواز تھی۔ یہاں جاؤ تو میرا لال دوپٹہ ململ دا۔ چھائی بہار ہے۔ جیا بے قرار ہے۔ انار کلی کو تیار ہے۔ ہنستے ہو چہنستے نہیں! روتے کیوں نہیں۔

آج کل جو میری بہن دو ٹیں لے کر نکلتی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ بی بی فاطمہؓ سے بغاوت کرتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ خدا کے قہر کو دعوت دیتی ہے ایک عورت غلط قدم اٹھائے تو پورے خاندان کا بیڑا غرق ہو جاتا ہے۔ یہ نیک بنے تو نبی کی اماں بنتی ہے۔ غلط قدم اٹھائے تو چکلے میں کنجری بنتی ہے۔

میری بہنوں سنو! میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں جب میں بہن کے در پر آیا تو اندر قرآن کا مدرسہ تھا۔ جب میں نے بہنوئی سعیدؓ کو پکڑا۔ بہن آڑے آئی تو پتھر مارا۔ بہن کہنے لگی کھل کر۔ عمرؓ جان تیرے حوالے ٹکڑے کر دے قرآن مجید محمدؐ کا پڑھایا ہوا ہے میری جان کے ٹکڑے ہو سکتے ہیں محمدؐ کے قرآن کو نہیں چھوڑ سکتی۔

میری بہنو! دین پوری سبق دیتا جائے۔ میرے نبی کے زمانے میں عورتیں لوریاں دیتی تھیں۔ یا اللہ اس بچے کو زندگی دے۔ غازی مجاہدوں، بہادروں والی میرے بچے کو موت آئے تو بستر پر نہ۔ میدان جنگ میں شہادت کی موت آئے یہ ماں کی دعا ہوتی تھی۔

ایک دن میں اسٹیشن پر بیٹھا تھا تو ایک عورت کہہ رہی تھی دودھ پی۔ پنجابن تھی۔ انا ہوئیں پی۔ لعنت ہوئے پی۔ منہ کالا ہوئے پی پیودی واڑی منڈائی پی۔ یہ پاکستانی شریف عورت ہے۔

وہاں لوری قرآن کی ہے۔ میں نے قطب الدین بختیار کاکی کا دور پڑھا ہے فرماتے ہیں میں بس سپارے اماں کی گود میں حفظ کر چکا تھا۔ یہ داتا علی ہجویری بھی کسی اماں کے بیٹے تھے۔ یہ عبدالقادر جیلانی بھی کسی اماں کے بیٹے تھے۔ میں کہتا ہوں اماں ہاجرہ ہو تو بیٹا اسماعیل پیدا ہوتا ہے اماں بتول ہو تو بیٹا حسین پیدا ہوتا ہے۔ اماں نور جہاں پتہ نہیں کہاں کہاں میری بہن سن دین پوری سے بس ایک واقعہ سنا کر تڑپا دوں بی بی خنساءؓ ایک عورت ہے اس کے چار بچے ہیں (لوری سن)

دھنی تلوار کے میدان کے غازی	☆	وہ مائیں پیدا کرتی تھیں نمازی
یوں بیٹے کو کرتی تھیں دعائیں	☆	وہ مائیں جب کہ لیتی تھیں بلائیں
شہادت میں ختم ہو زندگانی	☆	عبادت میں کٹے بیٹا جوانی
نہ یہ مائیں کہ بازاروں کی زینت	☆	وہ مائیں گھر کے در و دیوار کی زینت
نہ یہ مائیں کہ پوجیں خانقاہیں	☆	وہ مائیں مسجد میں بھی نہ جائیں
نہ یہ مائیں کہ بکتی ہیں ٹکے سیر	☆	وہ مائیں کہ جن کا دل آہن جگر شیر
جن کی نامعقول ہوں ایسی مائیں	☆	بھلا بیٹے وہ کب مسجد آئیں

میرے نبی نے فرمایا کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ حضرت رابعہ بصری کو حسن بصری کہنے لگے۔ رابعہ کیا کرتی ہو کہنے لگی دو رکعت میں پورا قرآن ختم کرتی ہوں۔ حسن بصری فرمانے لگے رابعہ جتنی عبادت کرے ریاضت کرے۔ اطاعت کرے، تلاوت کرے، جتنی چاہے کرے مردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ نبوت رسالت، امامت، اذان جہاد، اور شہادت مردوں کے حصے میں ہے۔ عورت کو نبوت، رسالت و امامت نہیں ملی۔ رابعہ کہنے لگی آپ فہرست نہ پڑھیں۔ مجھے گندہ نہ کریں عورت نبی بنتی نہیں نبی جنتی ہے (سبحان اللہ) عورت نبی کو دودھ دیتی ہے۔

میں بی بی حلیمہ سعدیہؓ کے مزار پر گیا تھا۔ جب عثمان غنیؓ کے مزار پر کھڑا تھا تو ایک عربی آیا شیخ السلام علیکم میں نے کہا وعلیکم السلام کہنے لگا: هل تعرف قبر مرضعة رسول الله میں نے کہا نہیں دیکھا، کہنے لگا تعال۔ ایک قبر پے آیا جس پر گھاس اگی ہوئی تھی کہنے لگا یہ قبر جس پر تو گھاس دیکھ رہا ہے: هی مرضعة رسول الله یہ وہی سو رہی ہے جس کی گود میں محمدؐ نے دودھ پیا ہے۔ یہ

حضرت عثمانؓ کے مزار کے بالکل سامنے ہے۔اللہ تمہیں بھی زیارت کروائے (آمین) تو حاضرین مکرم! بی بی خنساء کے چار بیٹے تھے۔خاوند فوت، بھائی نہیں چاروں کوتلوار دی۔آج کل تو بڑی بہادری ہے کرکٹ، پوری دنیاٹی وی دیکھ رہی ہے۔ہندوستان آیا ہوا ہے۔پاکستان زندہ باد کیا ہے جی؟ چھٹی کرو۔کیا ہے جی؟ کرکٹ ہے کیا یہ بہادری ہے۔

دعا کرو خدا وقت لائے کہ لال قلعے پر اسلام کا جھنڈا لہرائے شاہی مسجد میں نماز باجماعت ہو۔گنگا پے وضو کریں۔جمنا پے غسل کریں۔قطب مینار پہ اذان دیں۔مسجد میں نماز باجماعت ادا کریں پھر بہادری ہے۔

بہادری یہ ہے کہ روس اور امریکہ کو بھی محمدؐ کا اسلام پہنچائیں ہمارا کام تھا ان کو سمجھانا۔ہم خود خراب ہو رہے ہیں۔تمہارا مشن تو اونچا ہے۔پتہ نہیں کتنا خرچ ہو رہا ہے۔نہ دیکھنے والے نماز پڑھتے ہیں نہ کھیلنے والے اور بڑی بہادری ہے۔دعا کرو خدا ہمیں اصلی بہادری عطا کرے (آمین) بی بی خنساؓ کے چار بیٹے تھے چاروں کو بوسہ دیتی ہے چاروں کوتلوار دیتی ہے۔آج کل تو والی بال فٹ بال کرکٹ، ہاکی پتہ نہیں کیا کیا ہے۔چاروں کوتلوار دیتی ہے اور کھڑی ہو کر کہتی ہے بیٹا دیکھو میرے بال سفید ہو چکے ہیں۔بیٹا باوضو کھڑی ہوں میں نے کبھی بغیر وضو اور قرآن کی تلاوت کے آپ کو دودھ نہیں دیا۔بیٹو میں صبح کو رو رو کر دعا کی۔بیٹو۔سجدوں میں دعائیں کی ہیں۔بیٹو یہ دیکھو میرے بال سفید ہو چکے ہیں بیٹو! میں نے لوگوں کی چکی پیس کر تمہارے لئے تلواریں خریدیں ہیں، بیٹو۔آج میں دیکھنا چاہتی ہوں مجھے ناز ہے کہ آج میرے بیٹے میدان میں مجاہد ہیں۔بیٹو اگر کسی کی پیٹھ پر تیر یا تلوار لگے اور تم بھاگ گئے تو میں شرم سے مر جاؤں گی میرا دودھ ضائع ہو گیا میری ساری دعائیں ختم ہو گئیں دیکھنا سینہ چھلنی ہو جائے پیٹھ پھیر کے نہ جانا۔بے جگری سے لڑو اگر چاروں شہید ہو گئے تو میں خدا کو کہوں گی یا اللہ میری قربانی قبول کر لے۔یہ ماں ہے۔جاؤ بیٹا۔میں دیکھنا چاہتی ہوں تم مجاہد ہو۔میں تمہیں شہید دیکھنا چاہتی ہوں۔جاؤ تو غازی، لڑو تو مجاہد، آؤ تو فاتح، گرو تو شہید چاروں بیٹوں کے لئے دعا کرتی ہے کہتی ہے اللہ میری امانت تیرے حوالے اور تو انہیں شہادت کی موت دے۔پتہ چلا کہ میدان جنگ میں بہت سے آدمی شہید ہو گئے۔سیدھی گئی بہت مطمئن تھی روتی ہوئی نہیں۔بچے مختلف جگہ پر ٹکڑے ٹکڑے تھے دیکھ کر کہتی ہے الحمدللہ جو دعا کی تھی وہ قبول ہو گئی اور ہر ایک کی پیٹھ سے کپڑا اٹھایا کہ تیر تو نہیں دوڑے

تو نہیں دیکھا تو سینے چھلنی اور خون بہہ رہا تھا۔ کچھ زندہ بھی تھے فرمایا لوگو آؤ۔ خنساؓ کو مبارک باد دو کہ یہ شہیدوں کی اماں بیٹھی ہے مجھے ناز ہے کہ میرے بیٹے محمدؐ کے دین پر قربان ہو کر قبول ہو گئے دعا کرو خدا ایسی مائیں عطا فرمائے (آمین)

یہیں لاہور میں پچھلی تحریک میں شفیق تھے ان کی ماں کے متعلق میں نے سنا کہ جب جنازہ لایا گیا تو اٹھارہ انیس سال کا بیٹا۔ تو اماں نے باہر نکل کر کہا، رہبر و رہنما۔ مصطفیٰ مصطفیٰ، رہبر و رہنما۔ مصطفیٰ مصطفیٰ کہنے لگی لوگو مبارک دو کہ میرا بچہ نظام مصطفیٰ پر قربان ہو گیا ہے۔ یہ لوگ تو غداری کر رہے ہیں، اس بیٹے کو کیا جواب دیں گے گریبان پکڑ کر پوچھے گا کہ مولویو! تم نے تو نظام مصطفیٰ، کا نعرہ لگایا ہم نے تو جانیں دے دیں پھر کسی کے لئے کٹ گئے ہمارا خون بہا دیا اگر انہوں نے گریبان پکڑا تو چھڑانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

تو میں حضرت عثمانؓ کی بات کر رہا تھا باغیوں نے حملہ کیا۔ صحابہ نے کہا یا عثمانؓ آپ مدینے سے نکل چلیں شام یا کسی اور ملک میں۔ کہا: میں ٹکڑے تو ہو جاؤں گا۔ محبوب کے روضے کی جدائی برداشت نہیں۔"

صحابہ ساڑھے سات سو جمع ہو گئے۔ حضرت معاویہؓ کا خط بھی آیا فرماؤ تو میں شام سے فوج لے کر آؤں۔ فرمایا نہیں مدینے میں اپنی جان ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھ لونگا۔ تیر کھالوں گا محبوب کے حرم میں، حرم نبویؐ میں محمدؐ نے جس کو حرم محترم بنایا محمدؐ کے شہر میں خون کی ندیاں نہیں بہاؤں گا۔ یہ عثمانؓ ہے۔ سب کہو رضی اللہ عنہ۔

ایسا صابر اور ایسا بہادر کون ہے اور پانی بند ہے کوشش کی گئی پانی کے لئے۔ اما حبیبہؓ پانی لے کر گئیں تو ان کو بھی روک دیا گیا۔ بی بی ام سلمیٰ نے فرمایا پانی میں لے جاؤں گی۔ ان کو بھی روکا گیا حتی کہ حضرت عثمان غنیؓ کوٹھے پر چڑھے۔ نیچے سارے باغی یہودی یہ عبداللہ بن سبا جس کو حضرت علیؓ نے زندہ جلایا۔ آج میں کھلے بندو کہتا ہوں۔ جس نے حضرت عثمانؓ کی توہین کی تھی داڑھی پکڑی تھی یا حضرت عثمانؓ کو شہید کیا تھا کوئی کتے کی طرح بھونک بھونک کر مر گئے۔ کسی کو جنازہ نصیب نہیں ہوا خدا کی قسم کسی کے بازو اور ٹانگیں کاٹی گئیں۔ اور کوفے کے بازار میں پڑا ہوتا تھا۔ زبان نکلی ہوئی۔ جتنا پانی پلاتے سیر نہیں ہوتا تھا اور رو رو کر کہتا تھا کہ عثمانؓ کی بددعا نے میرے جہاں برباد کر دیئے۔

حضرت عثمانؓ کوٹھے پر چڑھے۔ آخری باتیں کر رہا ہوں فرمایا "او باغیوں! تلواریں لے کر محمدؐ

کے شہر میں آنے والو جانتے ہو میں کون ہوں؟ کس کا پانی بند کر رہے ہو؟ تمہیں پتہ ہے کہ حضور نے فرمایا: من اشتری بئر رومة فله الجنة جو بئر رومہ یہودیوں سے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کرے اس کے لئے جنت ہے۔ میں نے بیس ہزار کا یہ کنواں لیا اور تمام مدینے کے لئے وقف کیا۔ اور میٹھا پانی یہی تھا۔ جس نے ساری دنیا کو پانی پلایا آج اس کو پانی کا گھونٹ نہیں ملتا؟

او باغیو! مجھے بتاؤ میرا قصور کیا ہے کیا میرے گھر نبی کی دو بیٹیاں نہیں؟ کیا محمد مصطفیٰ نے نہیں فرمایا: لو کان عندی مائة بنات لزوجتک یاعثمان اگر سو بیٹیاں بھی ہوتیں تو عثمان کے سوا محمد کسی کو بیٹی نہ دیتا۔ نعرہ تکبیر، اللہ اکبر شان عثمانؓ زندہ باد۔

مجھے پہچانتے ہو؟ کیا آقا نے مقام حدیبیہ پے نہیں فرمایا: هذا يد عثمان وهذا يد محمد یہ عثمان کا ہاتھ ہے، یہ مصطفیٰ کریم کا میں بیعت کر رہا ہوں اللہ نے فرمایا: ان الذين يبايعونک انما يبايعون الله کملی والے آپ سے بیعت نہیں کر رہے یہ مجھ سے بیعت کر رہے ہیں اللہ نے فرمایا: يد الله فوق ايديهم اے کملی والے نیچے آپ کا ہاتھ ہے۔ درمیان میں تیرے یاروں کا ہاتھ ہے۔ اوپر میرا ہاتھ ہے اللہ نے اس درخت کا بھی ذکر کیا ہے۔

عثمان غنیؓ کی وجہ سے چودہ سو کو جنت کا ٹکٹ ملا ہے۔ یہاں عبد الشکور ایک نکتہ بتادے شاید میرے لاہور کو سمجھ آجائے۔ حضور پاک نے فرمایا آؤ۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ عثمان شہید ہوگیا۔ عثمان زندہ تھا۔ جو عالم الغیب ہو۔ وہ یوں بھی کہتا ہے؟ (نہیں) جس کو سارا کچھ پتہ ہو، چودہ سو صحابہ تھے نہ چودہ سو صحابہ کو پتہ چلتا ہے نہ آقا کو پتہ چلتا ہے۔ فرماتے ہیں مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ عثمانؓ شہید ہوگیا ہے آؤ! محمد سب سے عہد لیتا ہے۔ بیعت کرتا ہے۔ یہ چودہ سو جان تو دے دیں گے مگر عثمانؓ کے خون کا بدلہ ضرور لیں گے۔ عالم الغیب کون ہے (اللہ) بتادے اس کی مرضی نہ بتائے اس کی مرضی یہاں خود مسئلہ سمجھ آتا ہے۔

حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا او باغیوں میں وہی ہوں جب حضور احد پر کھڑے تھے تو میری شہادت کی خوشخبری دی تھی میں وہی ہوں۔ آج میرا قصور کیا ہے؟ حضرت عثمان ذی البشارتین تھے۔

جس کو جنت کی دو دفعہ خوشخبری ملی۔ ایک دفعہ فرمایا: من جهز جيش العسرة جو غزوہ تبوک میں چندہ دے اس کے لئے جنت ہو جو بئر رومہ خریدے محمدؐ اسے بھی جنت دیتا ہے جنت کی خوشخبری بھی کتنی دفعہ؟ (دو دفعہ) ہجرت بھی؟ (دو دفعہ) ایک دفعہ حبشہ کی طرف دوسری دفعہ مدینے کی طرف بیعت

بھی دو دفعہ ایک دفعہ حضورؐ نے اپنے ہاتھ سے ایک دفعہ خود عثمانؓ نے کی۔

ذی البیعتین ذی الھجرتین، ذی البشارتین خدا کی قسم ذی النورین جس کو نبی کی ایک بیٹی ملی اس کی بھی شان ہے جس کو دو ملی اس کی بھی۔ فرمایا چار ہوتیں چالیس ہوتیں سو ہوتیں تو محمدؐ عثمانؓ کے سوا کسی کو داماد نہ بناتا۔ یہ عثمان غنیؓ ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

چھت پر کھڑے ہو کر فرمایا: او باغیو! چپ کیوں ہو بولتے نہیں فرمایا بتاؤ۔ کسی کو قتل کیا جاتا ہے تو تین وجہ سے یا تو اس نے زنا کیا ہو الحمد للہ جب سے میں حد بلوغ میں پہنچا ہوں میں نے کسی غیر کی لڑکی کو برائی کی نگاہ سے بھی نہیں دیکھا۔

حیا کا سبق مجھے مصطفیٰ سے ملا ہے۔ پھر وجہ کیا ہے؟ کسی کو قتل کیا جاتا ہے جب مرتد ہو جاتا ہے۔ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خدا کو لاشریک مصطفیٰ کو آخری نبی مانتا ہوں۔

کسی کو قتل کیا جاتا ہے کہ وہ کسی کو قتل کرے میں نے تو کسی پر کبھی تلوار تو تلوار ہاتھ بھی نہیں اٹھایا وجہ کیا ہے، کیا بات ہے؟ باغیو! بتاؤ۔ کون جواب دے۔ گھر آ کر بیٹھ گئے رات کو فرمایا۔ جمعہ سے پہلے دوپہر کو سویا حضورؐ کی زیارت ہوئی حضورؐ اور ابوبکرؓ و عمرؓ تینوں تھے۔ فرمایا: عثمان تجھ پر امتحان آنے والا ہے۔ تیاری کر کے آ جاؤ تو نے روزے کی نیت کی ہے افطار محمدؐ کے پاس آ کر کرنا۔

خدا کی قسم بیوی کو فرمایا کہ مجھے پاجامہ دو کبھی پاجامہ نہیں پہنتے تھے کیونکہ حضورؐ نے تریسٹھ برس میں چادر باندھی ہے میں نے سنا ہے کہ لاہور میں بعض ایسے ہوٹل ہیں کہ چادر والا جائے تو کہتے ہیں Get Out This is a Old Faishan یہ پرانا فیشن ہے۔

ادھر پیغمبر نے تریسٹھ سال تک کیا باندھی ہے؟ (چادر) آپ نے پاجامہ اور شلوار کو پسند فرمایا ہے۔ عثمان نے پاجامہ پہنا کہ کہیں ننگا نہ ہو جاؤں۔ قرآن کھول کر بیٹھ گئے بی بی کو کہا آج میں خوش ہوں۔ ابھی میں جلدی اپنے محبوب سے ملوں گا۔

بیس غلاموں کو آزاد کیا۔ حضرت عثمان کی عادت تھی روزانہ ایک غلام کو آزاد کرتے تھے ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن روزہ رکھتے تھے روزانہ دو رکعت میں پورا قرآن ختم کرتے تھے حضرت عثمانؓ کی داڑھی مبارک بڑی اور گھنی تھی۔ داڑھی کے بال سفید ہوئے تو فرمایا عثمان کو موت کا پیغام آ گیا ہے اور میں موت کی ابھی تیاری بھی نہیں کر سکا۔

حضرت عثمان غنیؓ بہت حسین تھے۔ تو قرآن کھول کر بیٹھ گئے ادھر سے حضرت علی المرتضیٰؓ نے

حسن وحسین کو دروازے پر کھڑا کر دیا۔وقت نہیں کہ اس پر میں تشریح کروں۔

علی المرتضٰی نے دونوں بیٹوں کو کہا نو جوانوں دیکھنا اگر تمہارے چاچے پر حملہ ہو تو دونوں قریشی جان دے دینا چاچے کی عزت کی حفاظت کرنا۔وہ دروازے پر کھڑے ہیں اور دیوار پھلانگ کر چار آدمی داخل ہوئے۔عبداللہ محمد بن ابی بکر، بشر بن کنانہ۔عمر بن حمق پہلے ابو بکر کے بیٹے نے وہ بھی نالائق ہو گیا۔اس نے آکر داڑھی کو پکڑا۔عثمان نے یوں دیکھ کر فرمایا اچھا اس بھائی کے بیٹے ہو جو میری عزت کیا کرتا تھا۔ابو بکر کے بیٹے اور عثمان کی داڑھی !چاچے کی داڑھی تیرا ابا اس حالت کو دیکھتا تو برداشت نہ کرتا۔صدیق کی چیخیں نکل جاتیں۔صدیق آدیکھ تیرا بیٹا میری داڑھی نوچ رہا ہے وہ پیچھے ہٹ گیا اور داڑھی کے بال بھی نوچے گئے۔کچھ ہاتھ میں تھا اس کو پکڑ کر کہا انشاء اللہ یہ محمد کو دکھاؤں گا کہ اے کملی والے تیرے بعد عثمان کی داڑھی بھی نوچی گئی۔دانت بھی ہل گئے۔دوسرا بشر بن کنانہ آیا اس نالائق نے پیغمبر کی نشانی محمدؐ کے دوہرے داماد جس کو صاحب وفا صاحب سخاوت فرمایا۔آج قرآن پڑھ رہا ہے نبی نے فرمایا تھا کہ کرتہ نہ اتارنا۔جان دے دینا داڑھی خون سے رنگین ہو جائے پر عثمان محمد کی دی ہوئی خلافت کو نہ چھوڑنا۔

وہ پیغمبر کی بات پر صحیح تھا اس نے آکر اس مظلوم کو جو گھر میں بیٹھا تھا بیوی ساتھ کھڑی تھی اس نے آکر لوہے کی لٹھ ماری۔آپ نے ہائے ہائے نہ کیا فرمایا: بسم اللہ توکلت علی اللہ مولا تیرے نام پے یہ سب کچھ آرہا ہے میرا آسرا تجھ پر ہے تیرے سوا میرا کوئی حامی وناصر نہیں ہے۔

آپ کو لوہے کی لاٹھ لگی آپ گر پڑے خون کا فوارہ چھوٹا خون کا پہلا قطرہ اللہ کے قرآن پر گرا۔اس وقت آیت یہ تھی: فسیکفیکھم اللہ او قاتلو! تمہارے لئے خدا کا قہر کافی ہے۔وھو السمیع العلیم وہ سن بھی رہا ہے جان بھی رہا ہے تیسرے نے آکر عمرو بن حمق نے حملہ کیا۔وفادار بیوی آگے آئی اس نے آگے ہاتھ کیا تو اس کی تین انگلیاں کٹ گئیں۔آگے دھکا دیا تو دوپٹہ بھی گر گیا اوپر دیکھ کر اتنا کہا کہ عرش والے خدا دیکھ آج محمدؐ کے داماد کی بیوی کی عزت بھی پردے سے بے پردہ ہو رہی ہے۔

ایک نے آکر خنجر سے تقریباً سترہ زخم کئے۔سر سے پاؤں تک خون وخون سر سے پاؤں تک چھلنی کیا۔مگر یہ صبر کا پیکر کلمہ پڑھتا رہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ اور کہتا رہا: اللھم اشھد مولیٰ تو گواہ ہو جا کہ عثمان سے کیا ہو رہا ہے۔

اسی وقت ان کی بیوی چھت پر چڑھ گئی کہنے لگی مدینے والو! الاان عثمان قد قتل محمد کا جانشین آج رخصت ہوگیا ہے۔ مدینے میں قہرام مچ گیا۔ حضرت علیؓ کی پگڑی گر پڑی۔ دامن اٹھا کر کہا کہ عرش والا تو دیکھ۔

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا مدینے والو آج تو تمہارا آپس کا اتفاق ختم ہوگیا۔ بی بی عائشہؓ نے گھر میں بیٹھ کر کہا کہ لوگو آج محمدؐ کا داماد۔ پیغمبر کا ذی حیا۔ پیارا، ہم سے جدا ہوگیا۔ عبداللہ بن سلامؓ نے کہا مجھے خطرہ ہے کہ آج لوطؑ کی قوم کی طرح آسمان سے پتھر برسیں گے۔ مدینے سے امن ختم ہوگیا۔ صحابہ دم بخود ہوگئے۔ لاش پر پہنچ گئے۔ حتیٰ کہ جنازہ نہیں پڑھنے دیتے تھے۔ دو دن جنازہ پڑا رہا تیسرے دن نبی پاک کی حرم بی بی سلمیٰ نے کہا او باغیو! اطلاع بھیجی۔ فرمایا تم میرے بیٹے عثمان کا جنازہ اٹھانے دو۔ جاؤ جہاں سے آئے ہو چلے جاؤ۔ اگر کل تم نے جنازہ نہ اٹھانے دیا تو محمدؐ کی حرم بغیر برقعے کے باہر آجائے گی میں خود جا کر اپنے بیٹے کو کفن دوں گی۔ تم نے محمدؐ کے حرم کی بے عزتی کی مجھے یقین ہے کہ خدا کا عذاب تم پر آئے گا۔ پھر ڈر گئے۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ جس دن عثمان غنیؓ شہید ہوئے میں نے خواب دیکھا کہ ایک شاندار تخت ہے حضور کریمؐ پائے کو پکڑ کر کھڑے ہیں۔ بڑے افسردہ اور پریشان ہیں۔ ابوبکرؓ و عمرؓ ساتھ کھڑے ہیں ادھر عثمان آتا ہے کہتا ہے محمد تیرے بعد تیری امت نے میرا یہ حال کیا ہے۔ اپنی خون آلود داڑھی دکھاتا ہے۔ یہ خواب حضرت حسنؓ دیکھتے ہیں۔ حضرت علیؓ کے پاس بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: ابا جان میں نے دیکھا کہ عثمان غنیؓ کی داڑھی سے خون بہہ رہا ہے۔ سارا وجود زخمی ہے۔ کہتے ہیں کملی والے آپؐ تو روضے میں چلے گئے تیرے بعد میرا یہ حال ہے۔ حضورؐ نے آسمان کی طرف دیکھا تو آسمان سے خون کا فوارہ پھوٹا۔ یکدم خون بہنے لگا۔ حضورؐ نے فرمایا عثمان تیرے خون کا بدلہ اللہ ہی لے گا۔ حضرت علیؓ رو کے کہنے لگے بیٹا جس طرح تو نے دیکھا عثمان کے خون کا بدلہ اللہ ہی لے گا۔ اور ایسے ہی ہوا تین دن جنازہ مبارک رکھا رہا تیسرے دن سترہ آدمیوں نے جنازہ پڑھا جبیر ابن مطعم نے جنازہ پڑھایا تھا۔ اور یہ کابل سے مراکش کا فاتح دو سونہروں کا فاتح مصطفیٰ کا داماد جو ہزاروں کا جنازہ پڑھتا تھا۔ ہزاروں کو کفن دیتا تھا۔ ہزاروں کو کپڑے پہناتا تھا آج اس کو نیا کفن دینے والا کوئی نہیں تھا۔

بالآخر جنت البقیع میں اس کو سپرد خاک کیا گیا۔ یہ خلافت کا تیسرا سورج غروب ہوجاتا ہے۔

قیامت تک اللہ اس کی قبر پر رحمت برسائے (آمین) جب سے عثمانؓ پر تلوار چلی آج تک امت میں تلوار چل رہی ہے۔ امت کو اتفاق نصیب نہیں ہوا۔ عثمانؓ کے خون کا آج تک وہی نقشہ چل رہا ہے شاید قیامت تک چلا جائے۔ دعا کرو خدا اس امت کو اتفاق نصیب فرمائے۔ (آمین)

میں نے آیت پڑھی تھی اور ایک حدیث بھی پڑھی تھی۔ آج ہم شہادت عثمانؓ کا تذکرہ کر رہے ہیں ہم حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ صحابہ کے جو بھی ایام ہیں ان میں ریڈیو اور ٹی وی پر ان کے مناقب ومحاسن بیان کرے علماء کو موقع دے کہ پورے ان کے مناقب ومحاسن بیان کریں۔

ہم تمام حکومت کے سرکردہ لوگوں سے ملے ہیں۔ اور انہوں نے تسلی دی ہے کہ ہم انشاء اللہ مطالبات مانیں گے۔ انشاء اللہ عنقریب وقت آئے گا کہ آپ دیکھیں گے کہ صحابہ کرام کے ایام شہادت میں (خلافت راشدہ) اس دن تعطیل ہوا کرے گی پورے ملک میں ان کے مناقب محاسن بیان کئے جائیں گے کہو انشاء اللہ۔

میں دعا کے لئے حضرت مولانا محمد اسحاق قادری مدظلہ العالی کو کہوں گا کیونکہ میرے لاہوری کی واحد نشانی ہے مجھے حضرت لاہوری سے عقیدت ہے میں ان سے بیعت بھی ہوں اور حضرت بڑی شفقت فرماتے تھے۔

ایک دفعہ میں دین پور جانے لگا تو حضرت لاہوری مسجد سے سڑک تک پیدل آئے اور ایک روپیہ دیا فرمایا تیری خرچی ہے۔ آج مغرب میں نے وہاں پڑھی مصلّٰی تھا مصلے پر والا نہیں تھا۔ محراب تھا زینت محراب نہیں تھا مسجد تھی مگر امام نہیں تھا۔ مرید کھڑے تھے مرشد نہیں تھا۔

مولانا عبدالقادر رائے پوری نے فرمایا تھا کہ تم کہتے ہو کہ احمد علی چلا گیا۔ یوں کہو کہ پنجاب اولیاء سے خالی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی قبر پر رحمت برسائے (آمین) دشمنوں کی نظریں اس طرف لگی ہوئی ہیں اور ہم گیارہویں شریف، ختم شریف اور قوالی شریف پر لڑ رہے ہیں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ اتفاق رکھو۔

دعا کرو خدا ہمارے ملک کو لاقانونیت سوشلزم، کمیونیزم اور ہر ازم سے بچا کر یہاں اسلام کا جھنڈا بلند کروا دے۔ میں مفتی محمود کو مل کر آیا ہوں ان کی آنکھوں میں آنسو تھے میں نے پوچھا کیا حال ہے کہنے لگے دین پوری چل پھر نہیں سکتا میری دعا ہے کہ اتنی دیر تک محمود کو موت نہ آئے جب تک کہ اس ملک میں محمد کے قرآن کا منشور نہ آجائے۔ پھر میں نے دیکھا کہ اللہ کے بندے کی آنکھوں میں

آنسو آگئے فرمایا مجھے اپنی بیماری کا فکر نہیں میں کہتا ہوں کہ میرا جنازہ بعد میں اٹھے اور پاکستان میں اسلام کا نظام پہلے آجائے۔

دعا کرو اللہ ہمارے پاکستان کو سلیت عطا فرمائے۔ ہر انتشار سے بچائے مجھے اور آپ کو دین کا خادم بنائے۔ بارہ بج کر دس اور میری تقریر بس۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعا مانگ کر جاؤ اس وقت جو ساری دنیا سو رہی ہے اور رب کی ذات جاگ رہی ہے سارے دروازے بند ہیں، اور اللہ کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اب تو مانگنے کا وقت ہے خشوع وخضوع سے دعا قبول ہوگی۔ نبی فرماتے ہیں مسجد میں دعا قبول ہوتی ہے قرآن کو پڑھنے کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ مزدلفہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔ منیٰ میں دعا قبول ہوتی ہے، عرفات میں دعا قبول ہوتی ہے۔ مقام ابراہیم میں دعا قبول ہوتی ہے، حطیم میں دعا قبول ہوتی ہے، والدین کی دعا قبول ہوتی ہے، مظلوم وپریشان کی دعا قبول ہوتی ہے۔ بارش میں دعا قبول ہوتی ہے۔ روزے کی حالت میں دعا قبول ہوتی ہے۔ روضہ رسول پر دعا قبول ہوتی ہے اور مسجد میں اللہ کے گھر میں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ دعا مانگنے کا وقت ہے دعا کریں۔

وما علینا الا البلاغ

فضائل ومناقب سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ ،وَعَلٰی اٰلِہٖ الْمُجْتَبٰی وَاَصْحَابِہٖ الْاَصْفِیَاء خُصُوْصًا عَلٰی خُلَفَاءِہٖ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ وَعَلٰی مَنْ تَبِعَهُمْ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ.

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم،بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مُحَمَّدٌرَسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا،سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِالسُّجُوْد.

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَصْحَابِی فَاِنَّهُمْ خِیَارُکُمْ اَکْرِمُوْااَصْحَابِیْ فَاِنَّهُمْ خِیَارُاُمَّتِی.

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لِعَلِیِ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ یَا عَلِیْ.........اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ.

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لِعَلِیِ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَنَامِنْ عَلِیٍّ وَعَلِیٌّ مِنِّیْ.

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَقْضَاهُمْ عَلِیٌّ اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعُمَرُفِی الْجَنَّۃِ وَعُثْمَانَ فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌ فِی الْجَنَّۃِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رَحِمَ اللّٰہُ اَبَابَکْرٍزَوَّجَنِیْ اِبْنَتَہٗ وَحَمَلَنِیْ اِلٰی دَارِالْهِجْرَۃِ وَاَعْتَقَ بِلَالاً وَرَحِمَ اللّٰہُ عُمَر یَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّاوَرَحِمَ اللّٰہُ عُثْمَانَ تَسْتَحِیْ مِنْہُ الْمَلَائِکَۃُ وَرَحِمَ اللّٰہُ عَلِیًّا اللّٰهُمَّ اَدِرِالْحَقَّ مَعَہٗ حَیْثُ دَارَ.

وَقَالَ عَلِیُ المرتضیٰ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلَاثٌ اَلضَّرْبُ بِالسَّیْفِ وَالصَّوْمُ فِی الصَّیْفِ وَالْخِدْمَۃُ لِلضَّیْفِ وَقَالَ عَلِیُ الْمُرْتَضٰی فِیْ شَانِ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ افضل

الامۃ بعد الانبیاء ابوبکر وقال علی المرتضیٰ فی شان ابی بکر الصدیق قدمک رسول اللہ فمن الذی یؤخرک وقال علی المرتضیٰ فی شان عمر بن الخطاب نوّر اللّٰہ قبر عمر کما نوّر مساجد اللہ طیّب اللّٰہ قبر عمر کما طیّب مساجد اللہ۔

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی لاتتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللّٰہ فیوشک ان یا خذہ او کما قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم صدق اللّٰہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم۔

احساس صداقت رکھتا ہوں ☆ آئین عدالت رکھتا ہوں
آنکھوں میں حیا دل میں غیرت ☆ توفیق شجاعت رکھتا ہوں
اسلام سے مجھ کو الفت ہے ☆ ایمان کی حلاوت رکھتا ہوں
ابوبکر و عمر عثمان و علی ☆ چاروں سے محبت رکھتا ہوں
کسی نے جناب علی سے یہ عرض کی ☆ اے نائب رسول خدا دام ظلکم
ابوبکر و عمر کے زمانہ میں چین تھا ☆ اور عثمان کے زمانے میں لبریز تھا یہ خم
کیوں آپ کے زمانے میں یہ جھگڑے بڑھ گئے؟ ☆ میری عقل اس مسئلہ میں ہوگئی ہے گم
کہنے لگے یہ بھی ہے پوچھنے کی کوئی بات؟ ☆ ان کے مشیر ہم تھے ہمارے مشیر ہو تم
یا الٰہی آج تو پھر صدیق سا ایمان پیدا کر ☆ عمر فاروق سا کوئی جری انسان پیدا کر
جہاں سے گم حیا ہو وہاں عثمان پید اکر ☆ علی المرتضیٰ شیر خدا کی آن پیدا کر
ما ان مدحت محمداً بمقالتی ☆ ولکن مدحت مقالتی بمحمد

درود شریف پڑھیں۔ معزز حاضرین ،محترم سامعین،امت بہترین،جماعت مومنین،یہ سڑکیں اور یہ درو دیوار، گواہ ہیں بار بار توحید رب غفار، سیرت آقائے نامدار، اسی شہر و بازار کے درو دیوار سے کتاب وسنت کی روشنی میں ہم نے کھلے بندوں آپ کو پیغام پہنچایا۔

رات ام المومنین والمومنات ،رفیقہ حیات ،رحمت کائنات ،صدیقہ ،لئیقہ ، رفیقہ ، شفیقہ ، حبیبہ، باغ نبوت کی عندلیبہ ،حبیب خدا کی حبیبہ ،آقا کے قریبہ ،حضور کی عزت و ناموس ،ام المومنین کا ذکر خیر کیا تھا۔

یہاں کے کارکنان کو مبارک باد دیتا ہوں جنہوں نے رمضان شریف دن کو روزہ رات کو تراویح پھر سحری مگر اتنا انتظام واہتمام، اعلیٰ پروگرام، برسرعام رکھا اور اس چیز کا ثبوت دیا کہ دین کی ضرورت ہے۔

اس ماہ مبارک میں جہاں اور برکات ورحمت کی برسات، انوارات وتجلیات ہیں وہاں قرآن بھی رمضان میں آیا۔ رمضان کا حکم قرآن میں آیا۔ رات کو تراویح ہے پھر سحری ہے دن کو روزہ ہے۔ اس کے آخری عشرہ میں اعتکاف ہے، فطرانہ ہے، لیلۃ القدر ہے، جہنم کے دروازے بند ہیں اور جنت کے کھل چکے ہیں اور ایک نیکی پر ستر نیکیاں اللہ کی طرف سے انعام کے طور پر مل رہی ہیں، اسی مہینے کی دس تاریخ کو مکہ فتح ہوا، سترہ رمضان کو ہماری اماں آقا کی رفیقہ حیات، سکون قلب حضور، مریم اسلام، بی بی صدیقہؓ دنیا سے رخصت ہوئیں، اسی مہینہ کی سترہ تاریخ کو اصحاب رسول کو اللہ نے بدر میں فتح نصیب فرمائی۔ عمائدین کفر کو شکست فاش ہوئی۔ بڑے بڑے کفار جہنم رسید ہوئے۔ ستر قید بھی ہوئے اور اللہ نے ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر کے الفاظ سے اپنی نصرت کا اعلان کیا۔ اسی مہینہ کی ۲۱ر تاریخ کو فاتح خیبر، شیر نر، شیر ببر، حضرت حیدر، داماد رسول مقبول، شوہر بتول، بندہ معقول، جس کو حیدر کرار بھی کہتے ہیں۔ شیر جرار بھی کہتے ہیں، صاحب ذوالفقار بھی کہتے ہیں، بہادروں کا سردار بھی کہتے ہیں، جس کو فاتح اعظم بھی کہتے ہیں۔ جس کو قاضی مدینہ بھی کہتے ہیں۔ ان کا یوم شہادت بھی ہے۔ اہل سنت والجماعت کو جہاں تمام صحابہ کرام کے جوتوں کے ذروں سے عقیدت و پیار ہے، وہاں آل رسول مقبولؐ اور حضور کے تمام یاروں سے قلبی عقیدت ومحبت ہے، ہم جہاں صدیق کی صداقت، فاروق اعظمؓ کی عدالت، عثمان غنیؓ کی سخاوت مانتے ہیں، جانتے ہیں، پہچانتے ہیں، وہا حیدر کرار کی شجاعت کا جھنڈا بھی لہراتے ہیں اور دنیا کو بتاتے ہیں کہ یہ تمام۔ جہاں حضورؐ کے رشتہ دار تھے۔ وہاں یہ سب صحابہ تھے حضرت حیدر کا بڑا رشتہ یہ ہے کہ وہ پیغمبر کا صحابی تھا۔ رشتہ دار تو اور بھی تھے۔ ابوطالب بھی رشتہ دار تھا۔ ابوجہل بھی، ابولہب بھی، مگر حضرت علی مرتضیٰ کو جو درامتیاز ملا ہے وہ آقا کا صحابی ہونا ہے۔

صحابی اس کو کہتے ہیں جو ان آنکھوں سے پیغمبر کے چہرے کی زیارت کرلے حیدر کرارؓ نے بچپن ہی سے کفر کی آواز نہیں سنی۔ بچپن سے حضور کی آغوش رسالت میں پلے اور پیغمبرؐ کی غلامی میں آگئے۔ اسلام قبول فرمایا۔ مردوں اور بڑوں میں جن کی عمر ساڑھے سینتیس سال تھی صدیق اکبرؓ نے سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا۔ عورتوں میں بی بی خدیجہ الکبریٰؓ غلاموں میں حضرت زیدؓ اور بچوں میں حضرت

حیدر کرار علی المرتضیٰ علی آپ کا نام ہے۔ ابو طالب کے بیٹے ہیں۔ کنیت ابو تراب اور ابوالحسن ولادت کے میں ہوئی اور حضور کریمؐ نے جب نبوت کا دعویٰ فرمایا ان کی عمر تقریباً سات آٹھ برس تھی اور بچپن سے انہوں نے پیغمبر کی عادات کو، حالات کو، دن رات کو، ہر بات کو، اطوار کو، گفتار کو، رفتار کو، حضورؐ کی زندگی کے ہر لمحہ کو قریب سے دیکھا۔ اور یہ آقا کی نگاہ شفقت تھی کہ تاجر آیا تو صدیقؓ بن گیا، بکے کا اونٹ چرانے والا آیا تو فاروقؓ بن گیا اور یہ کپڑے فروش بڑا دکان دار جس کا بڑا بزنس تھا، وہ نبی کی غلامی میں آیا تو ذوالنورین بن گیا۔ گلیوں میں کھیلنے والا بچہ آیا تو نبی کی نگاہ میں حیدر کرار بن گیا۔ حضورؐ کی برکت ہے۔

آقا نے اس کو ابوتراب کا لقب عطا فرمایا۔ آقا کی دختر، نیک اختر لخت جگر، نور نظر بنت پیغمبر ان کے نکاح میں گئیں، تو یہ داماد رسول بن گئے۔ حضور کریمؐ نے ان کی آنکھوں میں لعاب لگایا تو ان کی آنکھیں پھر کبھی نہ دکھیں، ایسا علاج فرمایا کہ حیدر فرماتے ہیں کہ پہلے سے میری نگاہ بھی لگی ہوگی اور جب خیبر جانے لگے تو آقا نے جھنڈا دیا، آقا نے ذوالفقار دی، یہ میں بتا رہا ہوں کہ حضور کی برکت ہے۔ سب کہو صلی اللہ علیہ وسلم۔

کچھ لوگوں کے غلط خیالات ہیں فی الحال میں ان کو نہیں چھیڑوں گا، ہمارا موقف تو یہی ہے کہ ہم صحیح بات کرتے ہیں اور کریں گے۔ ہم اس حیدر کو نہیں مانتے جس کے گلے میں رسہ ہو۔ جس کو گلیوں میں گھسیٹا جائے اور تقیہ باز بتایا جائے، ہم تو اس حیدر کے غلام ہیں، جو خادم اسلام ہے۔ جو مغرب سے تلوار لے کر نکل پڑے تو مشرق تک پوری دنیائے کفر اس کی تلوار کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہمارا حیدر بہادر ہے اور قرآن مجید کا حافظ ہے۔

عرض یہ کر رہا تھا کہ حضور انور دو جہاں کے پیغمبر محبوب رب انور، شافع محشر اور میں کہتا ہوں کہ صحابہ کیا ہیں؟ حضور کی سیرت کا عکس ہیں، صحابہ کیا ہیں؟ صحابہ حضور کے شاگرد ہیں۔ صحابہ حضورؐ کے مرید ہیں، صحابہ کیا ہیں؟ آقا شمع ہے تو یہ پروانے ہیں آقا چاند ہے تو یہ ستارے ہیں پیغمبر کے پیارے ہیں رحمت کے فوارے ہیں، عجیب نظارے ہیں، جنتی سارے کے سارے ہیں۔

حضرت علیؓ کی شان بیان کرنے کیلئے مجھ جیسے نالائق کے لئے تین چار گھنٹے چاہئیں۔ میں وقت ضائع نہیں کروں گا۔ اور مجھے احساس ہے، جذبات کا پاس ہے، بہر حال چند موتی لے لیں، اور آج رمضان کی ۲۱ تاریخ کی مناسبت سے میں کچھ حضرت علی پر عرض کروں گا۔

کچھ لوگ تو کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ صرف ولی ہیں ہم کہتے ہیں کہ ولیوں کا بھی ولی ہے لوگ صرف اس کو ولی مانتے ہیں ہم امام الاولیاء مانتے ہیں۔لوگ اس کو صرف بہادر کہتے ہیں۔ہم اشجع الناس کہتے ہیں یعنی ساری کائنات سے بہادر،توجہ سے سینے میں کوئی ڈرنے والا نہیں،ہمارا یک مشن ہے اور الحمد للہ ہم صدیقی بھی ہیں۔ہمارے شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ جو دیوبند کے صدر مدرس تھے۔جن کے شاگرد مولانا شبیر احمد عثمانیؒ،مولانا انور شاہ کشمیریؒ،مولانا حسین احمد مدنیؒ مفتی کفایت اللہؒ،مولانا الیاسؒ،مولانا عبید اللہ سندھیؒ ہیں وہ صدیقی تھے۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ یہ نسبی طور پر فاروقی ہیں۔شبیر احمد عثمانیؒ ہے،حسین احمد مدنیؒ حسنی بھی ہے حسینی بھی ہے۔عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا کہ میرا ابا حضرت حسن کی اولاد سے ہے،میری اماں فاطمہ کی اولاد سے ہے،فرمایا میرا ابا علی ہے،میری رگوں میں حیدر کا خون دوڑ رہا ہے تو ہم حیدری بھی ہیں۔

مجھے وقت نہیں اگر میں حیدر کے کردار و سیرت کو بیان کروں تو آپ حیران ہو جائیں،حضرت علیؓ کی داڑھی مبارک ناف تک تھی۔ **کان علیا طویل اللحیۃ و کان الطول مابین منکبیہ الی السرۃ** حضرت علی کی داڑھی مبارک تریسٹھ سال کی عمر میں سفید ہو چکی تھی،اور ناف تک تھی۔قد مبارک متوسط تھا۔آنکھیں بڑی تھیں۔وجود بہت مضبوط تھا۔آواز میں بڑی بلندی تھی اور زلفیں بڑی نہ تھیں۔حیدر کرار اس طرح کے نہیں تھے جس طرح کے لوگ آج پیش کرتے ہیں اور حضرت کا نعرہ یہ نہیں تھا جو پاکستان اور ایران میں لگ رہا ہے۔حیدرؓ کا خیبر سے لے کر ہر جگہ یہ نعرہ لگا اللہ اکبر۔حضرت علی کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ ساری کائنات کا مشکل کشا اللہ ہے۔جو خود بیمار ہو۔جس کو خود گرمی لگے۔جس کو خود بھوک و پیاس لگے۔جس کو خود نیند آوے جو تلوار سے زخمی اور شہید ہو جائے وہ مشکل کشا کیسے ہو سکتا ہے۔مشکل کشا وہی ہے جس کو کبھی مشکل نہیں آئی۔حیدر کرار کا بھی یہی عقیدہ تھا۔

حضرت حسینؓ کو بھی مشکل آئی میرے پیغمبرؐ کو میدان بدر میں آپ دیکھیں شعب ابی طالب میں دیکھیں مکے سے جلاوطن ہوتے ہوئے دیکھیں احد میں دندان شہید ہوتے دیکھیں۔نبی کریمؐ پر طائف میں پتھر برستے ہوئے دیکھیں،یہ سب مشکلیں ہیں۔مشکل کشا کون ہے؟ (اللہ)

حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا۔حضرت اسماعیل کو چھری کے نیچے رکھا گیا حضرت ہاجرہ

سنسان ، بیابان، حیران، پریشان، حیران وسرگردان، پہاڑوں میں رو رہی ہے۔ایوب علیہ السلام کیڑوں میں نظر آئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیچھے فرعون آیا حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں نظر آئے عیسیٰ علیہ السلام کو تختہ دار پر لے گئے۔ مصطفیٰ کریم بے وطن ہوئے حسین کے بہتر فرد شہید ہوئے، سب مشکل میں ہیں مشکل کشا کون ہے؟ (اللہ)

آج مجھے بخار ہے کل آپ کو بخار ہے۔ ہسپتال ہے، یہ مشکل ہے یا نہیں؟ (ہے) حضرت علیؓ کا بھی ہمارا بھی بلکہ قرآن کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ حضورؐ نے یہی سمجھایا کہ مشکل کشا اللہ ہے۔ حضرت حیدر کرارؓ کے بارے میں یہ صرف اہل سنت کو شرف حاصل ہے، لوگ تو حضرت حیدر کرام کا نام بھی روکھا پھیکا لیتے ہیں اور یوں کہتے ہیں پنج نعرے پنج تنی ایک نعرہ حیدری، ہم کہتے ہیں، شیر جرار، حیدر کرار، خلیفہ راشد، خلیفہ رابع، اشجع فی الصحابۃ. داماد رسول مقبول، شوہر بتول، حضرت علی المرتضیٰ، کرم اللہ وجہہ یہ اہل سنت کا نعرہ ہے۔

خارجی کتے بھونکتے تھے۔ آپ کو پتہ نہیں کہ خارجی کون ہوتے ہیں، غلطی ہوئی ہم سے کہ ہم آپ کو سمجھا نہیں سکے، جگا نہیں سکے، پہنچا نہیں سکے، بتا نہیں سکے، غلطی ہماری ہے، ہم آپ کو سمجھاتے، اس مسئلہ کو بھی سن لیں بھائی، ناراض ہوں یا راضی، ساری دنیا کا مشکل کشا کون ہے؟ (اللہ)

حیدر قرآن کریم نماز میں پڑھتے تھے: ایاک نعبد وایاک نستعین تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں اور مانگتے رہیں گے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پڑھتے تھے، اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونتو کل علیک ہم ساری مدد کس سے مانگتے ہیں؟ (اللہ سے)

دعائے قنوت ہمارے پاس ثبوت ہے اللھم انا نستعینک مولا ہم سارے تجھ سے مدد مانگتے ہیں، قرآن وحدیث پڑھ رہا ہوں، قرآن میں یہی ہے وما النصر الا من عند اللہ خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں۔

الا تنصُرُوْہ اے پیغمبر جب سارا مکہ تیرا دشمن بن جائے گھبرانا نہ فقد نصرہ اللہ تیری مدد اللہ کرے گا۔ بولو کون کرے گا؟ (اللہ) میدان بدر، میرا پیغمبر، چشم تر: نیچے پتھر پیغمبر کا سر، پاس ابوبکر، مکے کا تاجر، دعا میں اثر، حدیث کی خبر، فرمایا: ان تھلک ھذہ العصابۃ فلن تعبد ابدا مولا یہ تین

سو تیرہ پیٹ میں روٹی نہیں، ہاتھوں میں تلواریں نہیں، چھ زرہیں، آٹھ گھوڑے ہیں۔ کفر کو سامان پے ناز ہے، محمد کی جماعت کو رحمان پے ناز ہے۔

تو حیدر کرار کی تھوڑی سی جھلک چمک سنیں کہ حیدر کرار کون ہیں، نام ان کا علی ہے مرتضی کا معنی چنا ہوا، پورے صحابہ میں مرتضی ہے مصطفیٰ کا، یعنی چنا ہوا، میں ایک پیارا جملہ بول دوں حقیقت کھول دوں، موتی تول دوں، کہ بھائیو! حیدر ہے، حیدر کا شان بڑھے اہل سنت کا ایمان بڑھے ہمارا ایمان تازہ ہوتا ہے حیدر کا منکر خارجی ہے حیدر کا گستاخ لعنتی ہے۔ حیدر، حیدر ہے، یہ جو تین یاروں کی گستاخی کرتے ہیں میں تو وہ ترتیب مانوں گا جو قرآن نے بتائی ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں، دم مست قلندر علی کا پہلا نمبر یہ ان کا خیال ہے، مگر قرآن کہتا ہے۔ محمد رسول اللّٰہ والذین معه مفسر کہتا ہے۔ والذین معه ابوبکر صدیق ہے اشداء علی الکفار فاروق ہے۔ رحماء بینهم عثمان غنیؓ ہے تراهم رکعا سجداً حیدر کرار ہے، پھر مجھ سے سنئے حدیثیں بہت ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدهم فی امر اللّٰہ عمر واصدقهم حیاء عثمان واقضاهم علی پیغمبر نے کتنا نمبر بتایا؟ (چوتھا) تم کون ہو تبدیل کرنے والے۔ صدر کو بھی جرأت نہیں کہ تبدیل کرے۔ ابوبکر فی الجنة عمر فی الجنة عثمان فی الجنة علی فی الجنة.

رحم اللّٰہ ابابکر زوجنی ابنته وحملنی الی دار الهجرة واعتق بلالا رحم اللّٰہ عمر اشدهم فی امر اللّٰہ رحم اللّٰہ عثمان رحم اللّٰہ علی، کتنا نمبر ہے؟ (چوتھا) انا مدینة العلم ابوبکر اساسها انا مدینة العلم عمر جدارها انا مدینة العلم عثمان سقفها انا مدینة العلم علی بابها۔ کتنا نمبر؟ (چوتھا)۔

علماء نے لکھا ہے کہ ابوبکر کے ابتداء میں الف ہے، علی کے آخر میں ی ہے۔ جس طرح الف اور ی کی ترتیب ہے اسی طرح صدیق اور علی کی ترتیب ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: خیر القرون قرنی میرے محبوب کی زبان، فیض ترجمان، گوہر فشان، حضور کا بیان، مدنی کا اعلان، بر سر عام، جنت کا سامان، پاکستان کا مسلمان، لے آ ایمان، میرے پیغمبر نے فرمایا خیر القرون قرنی زمانہ میرا اچھا ہے۔

قرنی میں قاف ہے، پھر راء ہے پھر نون ہے، پھر ی ہے قرنی کا قاف صدیق کا قاف، قرنی کی راء عمر کی راء ہے، قرنی کا نون عثمان کا نون ہے، قرنی کی ی علی کی ی ہے جس طرح ق، ر، ن، ی، ہے اسی

طرح صدیق و عمر عثمان و علی ہیں اللہ مجھے اور آپ کو ہدایت دے (آمین) میں آپ کو کھرا سودا دے رہا ہوں سنتے جایئے۔

ہر ایک صحابی میں حضور کریمؐ کی سیرت کی جھلک تھی۔حضور سچے تھے ابوبکر صدیق بن گئے۔ پیغمبر میں عدل وانصاف تھا، فاروق نے عدل وانصاف کا سبق لے لیا۔پیغمبر سخی تھے عثمان کو سخاوت وحیا مل گئی۔ پیغمبر بہادر تھے علی شیر خدا بن گئے یہ حضورؐ کی سیرت کی جھلک ہے۔حضورؐ کا سبق ہے۔پیغمبر نے صحابہ کو پیار سکھایا۔

آج میں گرج کر کڑک کر کہتا ہوں کہ تمام دنیا کے دہڑے، مرثیے، کتابیں ایران کا تمام لٹریچر غلط ہے،قرآن کا جملہ سچا ہے،رحماء بینهم کہ محمدؐ کے یاروں کا آپس میں پیار تھا۔حضورؐ کی جماعت میں تکرار تھا یا پیار تھا؟ (پیار تھا)

میں قرآن کے مقابلہ میں تمام کتابوں کو آگ لگا دوں گا یہ تمام کتابیں انسان کی ہیں۔یہ کتاب رحمٰن کی ہے، یہ کتابیں من گھڑت ہیں یہ تیری اور میری لکھی ہوئی ہیں۔یہ قرآن اللہ کی وحی ہے۔تمام کتابیں غلط ہوسکتی ہیں، وحی سچی ہے:فرضوان من اللّٰہ اکبر سب سے بڑی چیز اللہ کی رضا ہے، ساری مخلوق ناراض ہو کوئی پرواہ نہیں۔کون راضی ہو؟ (اللہ) خدا عرش پہ راضی ہو مصطفیٰ فرش پہ راضی ہو۔

تمام صحابہ سے آقا راضی ہے یا ناراض؟ (راضی) ابوبکر سے ناراض ہوتے تو اس کی بیٹی قبول کرتے؟ دشمن کی بیٹی سے نکاح کرتے؟ ابوبکرؓ میرا رشتہ دار نہیں مصطفیٰ کا خسر ہے، عائشہ صدیقہؓ صرف میری اماں نہیں عائشہ صدیقہ مصطفیٰ کی عزت ہے کچھ لوگ عائشہ کے دشمن ہیں محمدؐ کی عزت کے دشمن ہیں عائشہ پیغمبر کی عزت ہے میں عثمان کو نہیں سمجھ سکا مجھے تو حضورؐ کے ارشاد نے سمجھایا ہے۔حضورؐ نے فرمایا ذوالنورین ہے۔آقا سے پوچھا عثمان کون ہے؟ حضور فرماتے ہیں:مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَهٰذَا الْيَوْم۔

حضورؐ نے فرمایا اَمَا اَسْتَحْي مَجْلِسٌ تَسْتَحْيِ مِنْهُ الْمَلَائِكَة حضور نے عثمان غنیؓ کے لئے فرمایا:اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ ساری دنیا سر نیچے ٹانگیں اوپر کرے سارا سال ماتم کرے۔لاکھوں کتابیں لکھے۔خمینی کا لٹریچر آئے۔کوئی نعرہ لگائے۔سب جھوٹے ہیں محمدؐ کا ایک جملہ ہی کافی ہے:ابوبکر فی الجنة عمر فی الجنة عثمان

فی الجنۃ علی فی الجنۃ میں کہتا ہوں نبی کی گلیوں میں جنت ہے۔ہم صفہ سے دوڑ کر اشراق پڑھنے جاتے تھے جہاں لکھا ہوا تھا: مَابَیْنَ مِمْبَرِیْ وَرَوْضَتِیْ روضۃ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ کہہ دو سبحان اللہ۔

میرے آقا کا ارشاد ہے مجھے یاد ہے فرمایا میرے ممبر اور روضے کے درمیان جو جگہ ہے آج وہاں سفید شاندار ستون ہے اور سفید قالین ہے انوار برستے ہیں۔فرمایا میرے ممبر اور روضے کے درمیان جو ٹکڑا ہے یہی جنت ہے۔عمرے کے لئے جانے والے تو چند دن وہاں نماز ادا کرتے ہیں کمال تو ان کا ہے جو زندگی بھر حضور کی اقتداء میں وہیں نماز ادا کرتے رہے۔مجھے وقت نہیں ورنہ میں صرف صحابہ پر پورے وقت تقریر کروں انشاءاللہ آپ کا عقیدہ صحیح رہے گا۔

میں واللہ باللہ تاللہ کروڑ دفعہ قسم کھا کر کہتا ہوں۔آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک کسی پیغمبر ورسول کو ایسی وفادار تابعدار جماعت نہیں ملی جو مصطفیٰ کریم کو ملی تھی۔صحابی اس کو کہتے ہیں مَنْ رَایَ وَجْہَ رَسُوْلِ اللّٰہِ بِعَیْنِہٖ ھٰذَا جو کلمہ پڑھ کر ان آنکھوں سے پیغمبر کا چہرہ دیکھ لے مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ جس کو مصطفیٰ کریم کی صحبت مل جائے اس کو صحابی کہتے ہیں۔علماء ہیں اولیاء ہیں،اصفیاء ہیں،اتقیاء ہیں،زہاد،عباد،سجاد،ابدال،اخیار،حفاظ،حجاج سب کچھ ہیں مگر صحابی نہیں ہیں،آنکھیں تو ہیں مگر پیغمبر کا چہرہ کہاں سے دیکھیں۔صحابی اس کو کہتے ہیں جو پیغمبر کا چہرہ دیکھ لے،یا پیغمبر اس کے چہرے کو دیکھ لے نابینا بھی صحابی ہوتا ہے۔

اب میں سیدھا محبوب کی جوتی میں بیٹھ گیا ہوں۔میں نے کہا محبوب فرمایئے۔بتایئے جنا یئے جو آپ کے چہرے کو کلمہ پڑھ کر دیکھ لے اس کا کیا مقام ہے فرمایا: لاتَمَسَّ النَّارُ مُسْلِمًا رَایَ مَنْ رَاٰنِیْ جس نے کلمہ پڑھ کر اپنی آنکھ،سے میرے چہرے کی جھلک کو دیکھ لیا۔میں مدنی کریم یہ اعلان کرتا ہوں کہ اس کو جہنم کی آگ کا سیک تو کیا دھواں بھی نہیں پہنچے گا۔وہ جنتی ہے۔

توجہ ادھر رکھیں۔ادھر ادھر نہ دیکھیں میں بہت محنت کر کے بیٹھا ہوں۔سینہ بھر کے بیٹھا ہوں۔چند موتی لے لیں صرف ایک گھنٹہ بولوں گا۔تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔حیدر کریم کی زندگی کی تو ایک پوری تاریخ ہے،تریسٹھ سال کی تاریخ ہے۔

میرے عزیزو! مسلمانو،بزرگو،نوجوانو،دین کے دیوانو،قرآن کے مستانوں مصطفیٰ کریم کے

دیوانو سنئے! حضرت علیؓ بھی صحابی ہیں۔ آج میں علمی بات بتاتا ہوں، بی بی بتول بھی صحابیہ ہے۔ نیک دختر ہے، لختِ جگر، نورِ نظر ہے، بنتِ پیغمبر ہے، ذی قدر ہے، برتر ہے، بہتر ہے، بتول ہے، معقول ہے، بنتِ رسول ہے (سبحان اللہ) مگر بی بی بتول بھی، بی بی زینب بھی اور کلثوم بھی، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہن بنات رسول اللہ انہوں نے بھی کلمہ پڑھ کر آقا کا چہرہ دیکھا تو یہ بھی صحابیہ بن گئیں۔

بی بی عائشہ صدیقہؓ بی بی حفصہ، ام سلمہ جویریہ، میمونہ، ام حبیبہ، بی بی صفیہ، یہ تمام حرم، خدا کا کرم، یہ حضور کی عزت ہیں عفت ہیں، عصمت ہیں، پیغمبر کی راز دار ہیں۔ حضور پاک کا سکون دل ہیں حضور کریمؐ کی منکوحہ ہیں۔ انہوں نے بھی کلمہ پڑھ کر مصطفیٰؐ کے چہرے کی زیارت کی تو یہ بھی صحابیہ بن گئیں۔

ابوبکرؓ خسر بھی ہے، صحابی بھی ہے، حضرت عمر خسر بھی ہے، صحابی بھی ہے، عثمان داماد بھی ہے صحابی بھی ہے، حیدر نبی کا چچازاد بھائی بھی ہے، داماد بھی ہے۔ صحابی بھی ہے، جو لوگ صحابہ کے دشمن ہیں وہ حیدر کے بھی دشمن ہیں۔

حضور کریمؐ اپنے حجرے سے باہر آئے کچھ لوگ کھڑے ہونا چاہتے تھے کہ حضورؐ نے فرمایا:
لَاتَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِمِ اِلَى الْمُلُوْك خبردار! میرے لئے اس طرح قیام نہ کرو جس طرح عجمی بادشاہوں کے لئے ان کے نوکر کھڑے ہوتے ہیں، میں اس چیز کو پسند نہیں کرتا میرے یارو! جہاں بیٹھے ہو بیٹھے رہو۔

اب تو ملک میں نیا دین ہے انشاء اللہ ملک اب جاگ رہا ہے۔ باطل بھاگ رہا ہے اب لوگوں کی آنکھیں کھل رہی ہیں۔ اب یہ چیزیں نہیں چلیں گی۔ اب طبلے سرنگیاں نہیں بجیں گی۔ اب قرآن آرہا ہے، پیغمبر کا فرمان آرہا ہے۔ لوگو! ذرا ہوش میں بیٹھو، محمد کا شان آرہا ہے۔

میں اگر صحابہ پر بات کروں تو بہت وقت چاہئے، حیدر کرار حضورؐ کے چچازاد بھائی ہیں ان کی والدہ کا نام بھی فاطمہ ہے، عمر فاروقؓ کی بہن کا نام بھی فاطمہؓ ہے نبی کی دختر، نیک اختر، چھوٹی بیٹی بھی فاطمہ ہے، عبدالقادر جیلانی کی والدہ کا نام بھی فاطمہ ہمارے ہاں تو نام بھی غلط رکھے جاتے ہیں۔

حضرت علیؓ کی والدہ کا نام بھی فاطمہ ہے وقت نہیں ورنہ میں اس پر ضرور تقریر کرتا۔ انہوں نے اسلام قبول کیا جب یہ رخصت ہوئیں تو حضورؐ نے اپنا کرتا مبارک ان کو پہنایا منہ میں لعاب

ڈالا۔ جنازہ خود پڑھایا اور قبر میں جا کر لیٹ گئے۔ فرمایا تا کہ میری برکت سے علی کی والدہ کو تکلیف نہ آئے۔ یہ وہ خاتون ہے جس کا احسان محمد بھی مانتے ہیں۔ والد کا نام عبد العزیٰ تھا۔ ابو طالب کنیت تھی۔ ان کی کافی اولاد تھی۔ یہ چھوٹا بچہ بچپن سے حضورؐ کی خدمت میں سونپ دیا گیا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں بچپن سے میری یہ تربیت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔ ساڑھے آٹھ سال کی عمر میں میں نے اسلام قبول کیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کو مسلمان نہ کہو (شیعہ کہو) حضورؐ کی امت کا نام مسلمان ہے۔ موسیٰ کی امت کا نام یہودی ہے، عیسیٰ کی امت کا نام نصرانی ہے۔ میرے نبی کے کلمہ خوانو! آج بھی اگر کوئی یہودی یا نصرانی کلمہ پڑھے تو اس کا نام مسلمان ہے۔

وَلَاتَمُوْتُنَّ اِلَّاوَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ نَحْنُ اُمَّةٌ مُسْلِمَةٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَاوَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالِمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔

آقا فرماتے ہیں میں محمد بھی مسلمان ہوں۔ آج کچھ لوگوں نے اپنے نئے نئے بورڈ لگا رکھے ہیں۔ کوئی رافضی، کوئی خارجی، کوئی شیعہ، کوئی بریلوی، ان کو کہو حضورؐ کی امت کا نام مسلمان ہے، دیوبندی اور بریلوی یہ بھی شہروں کے نام ہیں کوئی مذہب نہیں ہے مذہب اسلام ہے دونوں ہندوستان میں ہیں پاکستان میں ہم آپس میں گڑبڑ کر رہے ہیں۔

قرآن کہتا ہے: اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامَ مصطفیٰ کے دین کا نام اسلام، جو مان لے مسلمان، ہم پاکستان میں زیادہ ہیں؟ مسلمان، دعا کرو اللہ ہمیں مسلمان بنائے۔ (آمین) حیدر کرارؓ، علی المرتضیٰ کے ابے کا نام عبد العزیٰ تھا۔ اماں کا نام فاطمہ تھا، اور بچپن سے جب نبی کریم غار حرا جاتے تھے تو یہ بھی ساتھ جاتے تھے۔ پہلی پہلی تبلیغ جو آقا نے کی، اس کی دعوت کا انتظام علی المرتضیٰ نے کیا۔ بکری کے پائے پکائے اور تمام عرب کو دودھ پلایا، بنو قریش بنو عبد المطلب، بنو ہاشم، تمام خاندان کو بلایا۔ حضورؐ نے کھڑے ہو کر تبلیغ کی، اور جس نے سب سے پہلے تصدیق کی۔ لبیک کہا جس نے انتظام کر کے ان سب کو بلایا۔ وہ علی المرتضیٰ ہیں حیدر کی شان بڑھے ہمارا ایمان بڑھے۔ آقا نے کھڑے ہو کر فرمایا لوگو! قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْن اور یہ بتاؤ هَلْ وَجَدْتُمُوْنِیْ صَادِقًا اَوْ کَاذِبًا ابھی پہاڑ پر کھڑے ہو کر تبلیغ کر رہے ہیں۔ پہاڑ سے دین اٹھا اور پہاڑ پر کھڑے ہو کر پیغمبر نے پہلی تقریر کا افتتاح کیا۔ تبلیغ کرنے والا مصطفیٰ پہاڑ کا نام صفا، ابو طالب کو بھی کہنا پڑا۔

ابوطالب کہتا ہے:ابیض یستسقی الغمام بوجھہ ثمال الیتامی وعصمۃ للارامل
کہ میرا بھتیجا اتنا خوبصورت ہے کہ چہرے کی برکت سے بارش برستی ہے۔ابوطالب کہتے ہیں جب مکہ
میں قحط سالی ہوتی ،گرمی ہوتی ،بادل نظر نہ آتے ،بارش نہ ہوتی ،کھجوریں خشک ہونے لگتیں میں اپنے
بھتیجے عبداللہ کے فرزند ارجمند،سعادتمند،قدر بلند،دانش مند،عقل مند،اپنے دریتیم بھتیجے کو پہاڑ کی طرف
لے جاتا کبھی صفا کی طرف کبھی مروہ اور کبھی جبل نور کی طرف اور میں نبی کریم کا چہرہ پکڑ کر اُوپر کرتا اور
کہتا اس کے خالق خدا اس محمد کے خدا کتنا حسین چہرہ تو نے پیدا کیا ہے،اس کی طفیل بارش
برسا،ابوطالب کہتا ہے کہ نبی کریم مسکرا کر نیچے نہ دیکھتے کہ بارش شروع ہوجاتی ہے،یہ ابوطالب
کا شعر ہے نوٹ کرلو کبھی میں آپ کو تقریر سناؤں گا کہ جب حضور پیدا ہوئے تو بی بی آمنہ نے کیا
کہا۔جب بی بی حلیمہ نے اٹھایا تو اس نے کیا کہا۔خدا مجھے توفیق دے آمین۔

ابیض یستسقی الغمام بوجھہ ☆ ثمال الیتامیٰ وعصمۃ للارامل

یہ میرا بھتیجا ہے آؤ اس کا کردار وعادات بتاؤں یتیموں کے لئے آتا ہے میں دودھ دوں تو ان کو
پلاتا ہے،مٹھائی دوں تو ان کو کھلاتا ہے،یتیموں کا منہ دھلاتا ہے،وعصمت للارامل میں نے بچپن سے
دیکھا ہے کہ مکہ کی بیوہ عورتوں کے گھر جھاڑو دے رہا ہے کسی بیوہ کی گٹھری پہنچا رہا ہے۔کسی کی لاٹھی پکڑ
کے راستہ بتا رہا ہے،میں نے بچپن سے اپنے بھتیجے کو دیکھا ہے کہ اس کی خدمت جو ہوتی تھی تو بیوہ
اور یتیموں کی ہوتی تھی۔یہ ابوطالب نے کہا۔حضرت علیؓ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ جب نوسونگی
تلواریں حضورؐ پر حملہ آور تھیں یہ محمد کی چادر تان کر محمدؐ کے بستر پر آرام کر رہا تھا۔یہ اس کا کمال ہے۔محمدؐ کی
امانت کا امین۔مگر یہ بھی مجھے کہنے کی اجازت دو کہ خدا کی امانت صدیق کے پاس تھی اور مصطفیٰ کی
امانت حیدر کے پاس تھی۔مجھے یہ کہنے کی اجازت دو کہ حیدر سو رہے تھے،صدیق جاگ رہے
تھے۔حیدر کے پاس بستر تھا۔صدیق کے پاس بستر والا تھا۔حیدر کھاتا رہا،صدیق لٹاتا رہا،صدیق
لٹاتا رہا،حیدر نے بیٹی لی ہے،صدیق نے بیٹی دی ہے۔یہ کہنا پڑیگا کہ حضرت ابوبکر خسر ہے اور علی داماد
ہے میں یہ کہوں گا کہ حیدر پر نبوت کا احسان ہے۔نبوت پر صداقت کا احسان ہے۔ہے یا نہیں؟
(ہے) میں غلط کہوں تو خدا میرا علم چھین لے۔ساری کائنات میں جس نے مجھ پر احسان کیا وہ میرا
صدیق ہے۔یہ فرق ہے ان کا ہجرت کی رات میں،دونوں کی قربانی میں فرق ہے۔کہہ دو فرق ہے۔نہ
سمجھو تو بیڑا غرق ہے۔حضرت ابوبکر مصلّٰی پر امام ہے۔حیدر مقتدی ہے۔ناراض نہ ہونا حضرت علی کو

قبر کی جگہ ملی تو نجف اشرف کے پہاڑوں میں۔صدیق کو جگہ ملی تو قیامت تک محمدؐ کے پہرے میں۔فرق ہے بولو(فرق ہے)۔

جب ہجرت کی رات حضور مکے سے مدینے جانے لگے تو حیدر کو فرمایا۔ بھائی! آپ نے بازو کو پکڑا، جو کچھ حضرت علیؓ کو ملا حضور کی دعا سے ملا حضورؐ نے دعا کی یا اللہ میرے علی کو کبھی شکست نہ دینا یا اللہ میرے علی کو ہر میدان میں فتح دینا، یا اللہ میرے علی کو سردی گرمی کی تکلیف نہ دے۔نہ گرمی میں گرمی لگے نہ سردی میں سردی لگے۔حیدر فرماتے تھے۔نہ سردیوں میں سردی لگتی ہے نہ گرمیوں میں گرمی لگتی ہے۔محمد کی دعا میری پہرے دار بن گئی۔

آج میں راز کھول دوں یہ جو خیبر میں حیدر کریم نے خیبر کا قلعہ فتح کیا یہ دس قلعے تھے اور آخری قلعہ کا نام القموص تھا تمہیں کوئی پتہ نہیں صرف یہ پتہ ہے کہ گھی مہنگا ہو گیا ہے آٹا ملتا نہیں تمہیں تو صرف کھانے پینے کی مصیبت ہے۔مجھ سے دین سنو اور دین دار بن جاؤ۔

دسویں قلعہ کا نام القموص تھا۔نو قلعے صحابہ کی سرکردگی میں فتح ہوئے کبھی ابو بکر کبھی عمر، کبھی عثمان، کبھی سعد، کبھی خالد سپہ سالار تھے، خیبر کا جو آخری قلعہ تھا اس وقت حیدر کرار سپہ سالار ہوئے۔کہنے لگے :فِیْ عَیْنِ رَمْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ آپ تو مجھے تلوار دے رہے ہیں۔میری آنکھیں دکھتی ہیں، کھلتی بھی نہیں یہ مشکل ہے یا نہیں؟ (مشکل ہے) اب حضور کریمؐ نے یہ نہیں کہا کہ آؤ میں تیری آنکھیں ٹھیک کر دوں۔غلط کہوں تو خدا نہ بخشے۔حضورؐ نے حضرت علیؓ کی آنکھ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَیْنِیْ عَلِی عرش والا! میرے علی کی آنکھوں کو شفا عطا فرما۔کس کو کہا؟ (اللہ کو)

شرک کے بیمارو! حدیث کے الفاظ سنئے نبی کے دشمنو! حدیث کا تو تمہیں پتہ بھی نہیں۔میں تو اس استاد کو جانتا ہوں جو حافظ الحدیث ہے میں نے اس انور شاہ کشمیریؒ کو پڑھا ہے جس کو صحاح ستہ یاد تھی۔

آقا نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَیْنِیْ عَلِیّ یا اللہ میرے علی کی آنکھوں میں درد ہے۔تیرا پیغمبر دعا مانگتا ہے کہ اس کی آنکھوں کو تو شفا عطا کر، مانگنے والا مصطفیٰ شفا دینے والا کون؟ (اللہ) حضرت علیؓ کہتے ہین جب حضور کریمؐ کی لعاب لگی تو مجھے شام کی پہاڑیاں تین سو میل سے نظر آنے لگیں۔پھر حضورؐ نے جھنڈا دیا۔اپنے ساتھ لگایا پھر تلوار دی۔میری بات سنو! غلط کہوں تو خدا مجھے نہ بخشے۔آپ نے قریب کر کے ہاتھ اٹھایا اور فرمایا: اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ مولیٰ میرا پہلوان کفر کے مقابلے میں جا رہا ہے آج حیدر کو

میری برکت سے پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط بنا دینا۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جبرئیل بھی بھول گیا۔ ان لوگوں کا مذہب نہیں یہ تماشا ہے۔ قرآن کے بارے میں کہتے ہیں بکری کھا گئی۔ حدیث کو کہتے ہیں صحیح نہیں، کلمہ ڈیڑھ فٹ کا بنالیا ہے، اذان چار گز کی ہے۔ صحابہ کو مومن نہیں مانتے۔ اہل بیت کو تقیہ باز بنا دیا۔ مومن خود بن گئے واہ بھئی واہ! یہ کوئی دین نہیں کیا مکہ و مدینہ میں یہ دین ہے؟ (نہیں) مکہ مدینہ میں ماتم ہے؟ (نہیں) تعزیے ہیں؟ (نہیں) وہاں ملنگ ہیں؟ (نہیں) امام باڑے ہیں؟ (نہیں) یہ تیرا تقیہ، متعہ، ہے؟ (نہیں) یہ دین نہیں ہے دعا کرو اللہ ہمارے ملک کو اس فتنہ سے پاک کرے (آمین) مرزائیوں سے پاک کرے (آمین)

یہی لوگ ہیں جو پیغمبر کی عزت پر حملہ کرتے ہیں۔ ان میں دین نہیں ہے۔ نہ ان کا کلمہ صحیح ہے، نہ اذان صحیح ہے، نہ درود صحیح ہے، یہ ایک تماشا ہے، پوچھو تو کہتے ہیں مومن بھی ہم ہیں، الحمدللہ حیدری بھی ہم ہیں۔

تو تیرے محبوب نے آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالی اور سینے پر ہاتھ مبارک پیار سے مارا تو حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب حضورؐ کا مقدس ہاتھ لگا تو پھر یوں معلوم ہوا کہ لاکھوں آدمی میرے سامنے دو نظر آ رہے ہیں۔ یہ حضورؐ کی دعا ہے۔ میں کہتا ہوں ہمیں جو کچھ ملا ہے حضور کی جوتی کے صدقے ملا ہے۔

مجھے کون مولوی کہتا ہے، جو قرآن پڑھے حافظ ہے، ترجمہ پڑھے عالم ہے، اچھا پڑھے قاری ہے، میدان میں نکلے غازی ہے، مسجد میں آئے نمازی ہے۔ کعبہ دیکھے حاجی ہے خدا کی قسم جو مصطفیٰ کا چہرہ دیکھے صحابی ہے۔ کلمہ پڑھے تو مسلمان ہے، یہ سب محمد کی شان ہے۔

حضرت علیؓ جب خیبر میں گئے تو تلوار ہاتھ میں تھی۔ حضور کی دعا پہرہ دے رہی تھی۔ حضرت علیؓ کے مقابلہ میں سامنے ایک مرحب نامی شخص آیا الحمدللہ حضرت علیؓ ہر میدان میں فاتح رہے۔ جو علیؓ کے دشمن تھے ان سے مقابلہ کیا۔ جس سے حیدر کو پیار تھا اس سے رشتہ کیا، اس سے پیار کیا، اس کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں۔

میں کہتا ہوں صدیق و حیدر کا پیار ہے۔ اب توجہ کیجئے دو چار موتی دے دوں تاکہ آپ کا ذہن صاف ہو جائے جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بی بی فاطمہ سے نکاح ہونے لگا تو یہ مشورہ ابوبکر نے دیا کہ حضورؐ کے پاس رشتہ ہے۔ تم چچا زاد بھائی ہو، خدمت گزار ہو، تابعدار ہو، جاں نثار ہو، وفادار ہو،

رشتہ ہے، جس نے حیدر کو مشورہ دیا کہ اپنے پیغمبر اپنے چچازاد بھائی سے رشتہ مانگو وہ ابوبکر ہے۔ یہ دشمنی ہے یا پیار ہے؟ (پیار ہے)

جب نکاح ہونے کا وقت آیا تو مسجد میں یہی آئے حضورؐ نے خطبہ پڑھا، گواہ ابوبکرؓ وعمرؓ بنے گواہوں پر جرح نہ کرو، اہل بیت پر اعتراض آئے گا۔ بازار سے ولیمے کا سامان جو کچھ کھجوریں پنیر دودھ وغیرہ لائے وہ صدیق ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰؓ کے حق مہر کے پیسے جس نے ادا کئے ساڑھے سات سو درہم وہ عثمان ہے۔ بولو کون ہے؟ (عثمان ہے)

عدالت میں آؤ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ تم نے کیا تماشا بنا رکھا ہے۔ تو بھائیو! ولیمے کا سامان لانے والا صدیق، بی بی بتول کو سرمہ خوشبو، مہندی عطر لگانے والی اسماء بنت عمیس ہے۔ چونکہ بی بی فاطمہؓ کی اماں بی بی خدیجہ فوت ہو چکی تھیں۔ حضورؐ نے فرمایا کاش آج خدیجہ ہوتی تو فاطمہ کی شادی کا رنگ اور ہوتا۔ میری بیٹی یتیم جا رہی ہے۔ ابوبکرؓ نے اپنی بیوی کو کہا اسماء فاطمہ کی وہی خدمت کرو، جو ماں اپنی بیٹی کی کرتی ہے۔ تو جس نے بی بی بتول کو دولہن بنایا۔ وہ ابوبکرؓ کی بیوی اسماء بنت عمیس تھیں۔ حضرت عائشہ بھی ساتھ تھیں۔ حضورؐ کے نکاح میں آ چکی تھیں۔ ابوبکر کی وفات کے بعد یہی خاتون (اسماء بنت عمیس) حضرت علیؓ کے نکاح میں آئیں۔ رحماء بینھم یہ آپس میں پیار ہے تھا۔ تو حضرت علیؓ زرہ لے کر نکلے۔ پہلے اونٹ لے کر نکلے حضورؐ نے فرمایا۔ اونٹ کو رہنے دو چارہ وغیرہ اس پر لاتے رہو۔ ایک ہی اونٹ ہے۔ جہاد اور سواری کے لئے اس کو بیچو نہ، زرہ لے کر نکلے تو آگے حضرت عثمانؓ ملے۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا بھائی علیؓ کہاں۔ فرمایا ماشاء اللہ آقا کے گھر رشتہ ہو رہا ہے۔ زرہ بیچ کر ولیمے کے لئے سامان کر رہا ہوں۔ حق مہر بھی دینا پڑے گا۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا کیا قیمت ہے؟ فرمایا ساڑھے چار سو درہم۔ حضرت عثمانؓ گھر گئے۔ میں ابھی عمرہ کرنے گیا تھا وہاں کا نقشہ دیکھ آیا ہوں۔ اب تو میدان ہے۔ مگر وہاں سے آج بھی قرآن کی خوشبو آتی ہے آج بھی مٹی سے خون شہادت کی خوشبو آتی ہے حضرت عثمانؓ نے ساڑھے چار سو درہم دے دئے اور زرہ لے لی۔ فرمایا حیدر آؤ اے پیارے علیؓ! جی بھائی فرمایا نکاح تمہارا خرچہ میرا، میں یوں کہوں گا کہ علی ان کا مشکل کشا ہے، عثمان علی کا مشکل کشا ہے۔ یہ مشکل تھی یا نہیں تھی؟ (تھی) حق مہر کے پیسے نہیں تھے۔ پھر تو عثمانؓ کو مشکل کشا مانو اس نے مشکل حل کر دی۔ یہ ان کا آپس میں پیار تھا۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت علیؓ کے اٹھارہ بیٹے تیرہ بیٹیاں تھیں۔ یہ سید صرف دو کو مانتے ہیں۔اوروں کو نہیں مانتے۔حضرت علیؓ نے آٹھ نکاح کئے۔اب تو میرے پاس وقت نہیں کہ سارا کچھ بتاؤں۔تو حضرت علیؓ کے بیٹوں کے نام ابوبکر بن علی، عمر بن علی، عثمان بن علی، اس طرح حسن کے بیٹے، حضرت حسین کے بیٹے امام جعفر کے بیٹے امام باقر کے بیٹے اس طرح جو آگے ہیں، علی تقی، علی نقی، موسیٰ کاظم، جتنے یہ امام مانتے ہیں، ہر امام کے بیٹے کا نام ابوبکر ہے یا عمر ہے۔

ایک اور بات آج آپ کو بتادوں۔جس طرح حضور کے خسر ابوبکرؓ وعمرؓ حضور کے روضے میں سورہے ہیں اسی طرح حضرت حسین کے دو بھائی ابوبکر وعمر نام کے حضرت حسین کے روضے میں سورہے ہیں۔یہ حقیقت ہے۔کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کا سب سے شان زیادہ ہے کہ کعبے میں پیدا ہوئے۔یہ ابوبکرؓ وعمرؓ حضورؐ کے روضے میں ہیں۔کعبہ کی شان زیادہ ہے یا حضورؐ کی شان زیادہ؟ (حضورکی) کعبے کو کس نے آکر پاک کیا۔یہ جو کہتے ہیں کہ یہ فضیلت ہے تو جس دن حضرت علی کعبے میں پیدا ہوئے اس وقت تو وہاں سارے بت تھے۔شرم نہیں آتی یہ کہتے ہوئے کہ علی بتوں میں پیدا ہوئے۔شرک کدہ میں (شرم آتی ہے) یہ بات ہو ہی نہیں سکتی۔وہاں تو لوگ ہر وقت طواف کرتے تھے۔بی بی نے گھر چھوڑ کر یہاں بتوں میں آکر بیٹے کو جنم دیا تھا؟ یہ غلط ہے۔

حضورؐ کی ولادت کعبہ سے باہر ہوئی کیا حضور کی ولادت علی المرتضیٰ کی ولادت سے کم ہے۔پھر یہ ہے کہ وہ وہاں پیدا ہوئے اور ابوبکرؓ وعمرؓ قیامت تک حضورؐ کے روضے میں ہیں۔وہ تھے۔یہ ہیں اس وقت کعبہ پاک نہیں تھا محمد کا روضہ قیامت تک پاک ہے۔شان پھر بھی ابوبکر وعمر کا زیادہ ہے ہم وہی ترتیب رکھتے ہیں۔ہم آپ کو گمراہ کرنے نہیں آئے **ابوبکر فی الجنة** پہلا درجہ ابوبکرؓ کا ہے، قبلہ رو بیٹھا ہوں باوضو بیٹھا ہوں۔روبرو بیٹھا ہوں ہو بہو بیٹھا ہوں۔

میں حضرت علیؓ کی خدمت میں پہنچا میں نے کہا لوگ تو ابوبکرؓ کو گالیاں کبھی غاصب کبھی کچھ کہتے ہیں آپ کی نگاہ میں ابوبکر کا کیا مقام ہے۔حضرت علی فرماتے ہیں: **افضل الامة بعد الانبیاء ابوبکر** پوری امت میں انبیاء کے بعد میری نگاہ میں، دھرتی پر کوئی افضل ہے تو ابوبکر ہے۔یہ حضرت علی المرتضیٰ کے الفاظ ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰؓ نے ایک دفعہ ابوبکر صدیق کو دیکھا فرمایا تشریف لائیے قدم بڑھائیے آگے آئیے، مصلّٰی رسول پر نماز پڑھائیے۔قرآن سنائیے، تشریف لائیے۔حضرت عبدالقادر جیلانی نے

غنیۃ الطالبین میں بھی لکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے ابوبکر کا ہاتھ پکڑا اور رو کر کہا۔ قَدَّمَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَمَنِ الَّذِیْ یُؤَخِّرُکَ جسے محمدؐ خود کھڑا کرے میں اس کو پیچھے کیسے کھڑا کر سکتا ہوں امام ابوبکر ہوگا مقتدی میں علی ہوں گا۔

لوگ تو کہتے ہیں فلاں فلاں امام ہے۔ ہم بھی کہتے ہیں امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی لیکن مدینے کا امام، پہلا امام، صحابہ کا امام، مصلّٰی رسول کا امام، اہل بیت کا امام، دو سال چار مہینے مصلّٰی رسول کا امام ابوبکر صدیقؓ ہے۔ امام مدینہ کون ہے؟ (ابوبکر صدیقؓ ہے)

مسجد نبوی کا پہلا امام کون ہے؟ (ابوبکر) جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَایَؤُمَّ قَوْمًا اَبُوْبَکْرٍ فِیْھِمْ جہاں صدیق ہو وہاں کوئی امامت نہیں کر سکتا۔ مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ صدیق کو کہو میرے ہوتے ہوئے میرے مصلّٰی پر خود کھڑا ہو کر امامت کروائے۔ سچ کہہ رہا ہوں۔ دنیا گڑبڑ کرتی ہے۔

میں اور موتی دیتا ہوں حضورؐ نے دیکھا۔ کہ ابوبکر مصلّٰی پر قرآن پڑھ رہے ہیں تمام صحابہ پیچھے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ میری طرف دیکھنا، حضور نے گھر کا پردہ ہٹایا۔ چہرہ منور دیکھایا اور مسکرا دیئے۔ صحابہ کہتے ہیں حضور کا چہرہ یوں نظر آرہا تھا جس طرح خدا کا قرآن کھلا ہوا ہو۔ خوش ہو گئے کہ یا اللہ میں صدیق کو مصلّٰی پر دیکھنا چاہتا تھا اور امت کو صدیق کی اقتداء میں یا اللہ آج میں محمد صدیق پر راضی ہوں تو بھی صدیق پر راضی ہوجا۔ پھر حضورؐ باہر آگئے۔ ظہر کی نماز تھی حضور کریم کو تھوڑا سا افاقہ ہوا۔ صحابہ نے تھویب کی۔ صحابہ نے اشارہ کیا کہ ابوبکر کملی والے آرہے ہیں امام الرسل آرہے ہیں۔ صدیق مصلّٰی پر تھے۔ صدیق پیچھے ہٹنے لگے تو فرمایا: قُمْ مَقَامَکَ میں تمہیں ہٹانے نہیں آیا۔ تمہیں جمانے آیا ہوں۔ تیرے پیچھے نماز پڑھنے آیا ہوں، صدیقؓ کو حضور کی خوشبو آئی صدیق پیچھے ہٹے، حضور مصلّٰی پر آگئے۔ صدیق معلوم ہوتا ہے جہاں پیغمبر آجائے۔ صدیق بھی مصلّٰی پر نہیں رہتا۔ بلکہ معراج کی رات جہاں حضور آئے تو کوئی نبی بھی مصلّٰی پر نہیں آیا۔ یہاں کے لوگ عجیب ہیں کہتے ہیں کہ نبی آگئے ہیں اور مصلّٰی پر خود ہوتے ہیں۔ پورے جلسے میں کرسیوں پر بیٹھے رہتے ہیں۔ جب جلسہ ختم ہونے لگتا ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں کہتے ہیں کہ نبی آئے ہیں۔ پوچھو کہ کہاں ہیں کہتے ہیں چلے گئے ہیں۔ ہمیں بدھو بناتے ہو۔

ہمارا نبی مدنی ہے۔ مکہ میں تھا تو مکی، ستر ہزار فرشتے درود کہاں پڑھ رہے ہیں؟ (مدینے میں)

ساری امت کا درود فرشتے کہاں لے جا رہے ہیں؟ (مدینے میں) خدا کی چوبیس گھنٹے رحمت کہاں برس رہی ہے؟ پاکستان میں کوئی جگہ ہے جو گنبد خضریٰ کا مقابلہ کرے؟ (نہیں) اس مسجد میں نماز پڑھو تو پچاس نمازوں کا ثواب ہے محبوب کی مسجد میں نماز پڑھو تو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے۔ اگر حضورؐ یہاں ہیں تو اس کا کیا معنی ہے: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ جس نے میری قبر کو دیکھا جہاں میں سو رہا ہوں اس کی شفاعت کی ٹکٹ میں دوں گا۔ اگر حضورؐ یہاں آگئے تو وہاں لوگ زیارت کس کی کر رہے ہیں۔ نبی ایک ہے یا دو ہیں۔ ظالمو! کیوں ہمیں بدھو بناتے ہو۔ کیوں مدینے کی دشمنی مول لیتے ہو۔ حضور مدنی ہیں۔ خدا کی قسم حضورؐ فرماتے ہیں اَلْمَدِیْنَةُ مُهَاجَرِیْ وَفِیْهَا مَضْجَعِیْ وَمِنْهَا تَبْعَثُنِیْ میں نے مدینہ میں ہجرت کی میں مدینہ میں آرام کر رہا ہوں۔ قیامت کے دن اٹھوں گا۔ هٰکَذَا اُبْعَثُ ادھر ابو بکر ہوگا۔ ادھر عمر ہوگا۔ درمیان میں پیغمبر ہوگا۔

مَنْ دُفِنَ فِیْ مَدِیْنَتِیْ فَهُوَ مِنْ جَوَارِیْ جو مدینے میں دفن ہو گیا میرا ہمسایہ بن گیا ہمسائے والا اگر یہاں آگیا تو ہمسایہ کس کے بنو گے؟ مَنْ صَلّٰی نَائِیًا اُبْلِغْتُهٗ دور سے درود پڑھو تو فرشتے پہنچاتے ہیں۔ وَمَنْ صَلّٰی عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ جو میرے مزار پر آ کر پڑھے گا میں خود اس کا جواب دوں گا۔

ایک حدیث سنا دیتا ہوں شاید مر جاؤں: مَنْ اٰذٰی اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ یہ حدیث میں نے مدینہ میں یاد کی تھی فرمایا: جو مدینہ والوں کو ستاتا ہے۔ مدینے والوں کو گالیاں دیتا ہے جو میرے ہمسایوں کا دشمن ہے یَذُوْبُ کَمَا یُذَابُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے، میرے عرب کا دشمن جہنم میں پگھل جائے گا۔ اللہ ہمیں عرب کے ذروں سے پیار عطا فرمائے (آمین)

آج کی تقریر حیدر کرار پر تھی حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ آپ کو کیا پسند ہے فرمایا: حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلٰثٌ حضرت حیدر فرماتے ہیں مجھے ساری کائنات سے تین چیزیں پیاری ہیں، کیا حضرت علیؓ نے نعوذ باللہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ کبھی بھنگ پی تھی؟ (نہیں) افیم؟ (نہیں) مونچھیں بڑی رکھیں؟ (نہیں) کیا حضرت علیؓ نے یا علی مدد کہا؟ (نہیں) اس طرح کہنے کا حکم دیا؟ (نہیں) ہم حیدر کے غلام ہیں۔ حیدری بھی ہم ہیں۔ حیدری جھنڈا بلند رکھتے ہیں۔

حیدر سے پوچھا گیا کہ آپ کو کیا پسند ہے فرمایا: حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلٰثٌ ساری دنیا میں

مجھے تین چیزوں سے پیار ہے اَلضَّرْبُ بِالسَّیْفِ لشکر کفار، قطار اندر قطار، لاکھ ہو یا ہزار، محمد کے غدار، ادھر حیدر کرار، میری ذوالفقار، ہاتھ میں تلوار، میرا ہو وار، جو بھی آئے فی النار، جہاں نکلوں بیڑا پار (سبحان اللہ) فرمایا مجھے یہ بات پسند ہے کہ کفر سے زمین کو پاک کروں۔ کفر کا دشمن ہوں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں: اَلضَّرْبُ بِالسَّیْفِ کفار پر تلوار کا وار کرنے میں مزہ آتا ہے۔ ہم تو ایک دوسرے پر خنجر گھونپتے ہیں اَلضَّرْبُ بِالسَّیْفِ وَالصَّوْمُ فِی الصیف گرمی ہو، جون جولائی کا مہینہ ہو۔ تپتی ہوئی ہوا ہو، روزہ رکھ کر اپنے رب کو راضی کروں اس روزے میں مزہ آتا ہے جب گرمی ہوتا کہ خدا علی سے راضی ہو جائے یہ حیدر کے الفاظ ہیں۔

وَالْخِلْعَتُ لِلضَّیْفِ مہمان آئے مسلمان، گھر اگرچہ غریب ہو، پھر بھی علی خوش نصیب ہو، ادھر مہمان ہو، علی میزبان ہو، گھر کا سامان ہو، قرآن نے کہا: وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا کبھی علی مسکین کو کھانا کھلاتا۔ کبھی یتیم کو، علی نے غریبوں کی خدمت کی۔ قرآن نے قیامت تک اپنی تعلیم میں علی کا نقش بنادیا۔ حضرت علیؓ کا قاتل ایرانی ہے، خارجی ہے، آج آپ کو علمی بات بتادوں، حضرت عمرؓ کا قاتل ایرانی ہی ہے۔ مجوسی ہے، جو آگ پرست تھے۔ ابولولو فیروز نامی مجوسی کل بھی دشمن تھا۔ آج بھی دشمن ہے۔ حیدر کا دشمن خارجی ہے۔ عبدالرحمٰن ابن ملجم خارجی ہے۔ اور حضرت حسینؓ کے قاتل منافق کوفی ہیں۔ جنہوں نے بلا کر پھر حفاظت نہیں کی۔ بلا کر پھر بدلہ لیا۔ مجوسی تھا وہ ایرانی مجوسی جس نے فاروق اعظمؓ پر حملہ کیا اس نے سات صحابہ زخمی کئے۔ جب اس کو پکڑنے کے لئے کمبل ڈالا گیا تو اس نے اپنے آپ کو مار ڈالا، میں نے دیکھا جو عمر کا دشمن ہے وہ قیامت تک اپنے آپ کو مارتا رہے گا۔ دشمنوں کی بھی پکی نشانی ہے۔ عثمانؓ کے دشمن بھی کوفی تھے۔ جو عثمانؓ کے دشمن تھے، وہی حسینؓ کے دشمن تھے، صحابہؓ کا آپس میں پیار تھا تو حضرت علیؓ نے اپنے بیٹوں کا نام ابوبکر رکھا۔ ہمیں بھی خدا تمام صحابہ سے پیار عطا کرے (آمین)

ہم یہ پیغام گلی گلی، نگر نگر، قریہ قریہ، شہر شہر، پہنچا رہے ہیں۔ ہمارا ایک ہاتھ صحابہ کرام کے دامن میں ہے۔ ایک اہل بیت عظام کے دامن میں ہے۔ صحابہ کا دشمن رافضی ہے اہل بیت کا دشمن خارجی ہے دونوں کا غلام اہل سنت والجماعت ہے۔ ہماری دونوں آنکھیں ان کی محبت سے روشن ہیں۔ ہم صدیقؓ کی صداقت، فاروقؓ کی عدالت، عثمانؓ کی سخاوت، حیدرؓ کی شجاعت، فاطمہ کی عفت، عائشہ کی عزت سب پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم اپنے دل میں سب کی شان رکھتے ہیں۔

ایک گھنٹہ ہوگیا میں تقریر نہیں کرسکا ابھی علی المرتضٰی کی علمی شخصیت، فقہی شخصیت، حدیث دانی، علی کی قرآن دانی، حیدر کی بہادری، حیدر کے کارنامے، حیدر کے غزوات، حیدر کی حضور سے محبت، حیدر اور صحابہ، بہرحال یہ بہت لمبا موضوع ہے۔ بس میں نے ایک گھنٹہ میں حضرت علیؓ کی ایک جھلک دی ہے۔ اللہ تعالٰی اس کو منظور فرمائے۔ (آمین) انشاءاللہ ہماری جو بات ہوگی کھری ہوگی۔ پکی ہوگی۔ ہم تمام صحابہ کرام کے غلام ہیں۔ حیدر کا دشمن بھی لعنتی، صحابہ کا دشمن بھی جہنمی، ہم ابوبکرؓ وعمرؓ کو برحق مانتے ہیں۔ حیدر کی شہادت بھی بتول کی عفت بھی، عائشہ کی عزت بھی۔ سب پر ایمان، سب کی جوتیوں سے محبت رکھتے ہیں۔ آپ کا یہی عقیدہ ہے؟ (انشاءاللہ)

اقول قولی هذا و استغفر اللّٰه العظیم

تواریخ ایام وفات

(۱) یوم وصال سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲؍ربیع الاول ۱۱ھ۔

(۲) یوم وفات خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۲۲؍جمادی الاخری ۱۳ھ۔

(۳) یوم شہادت خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ یکم محرالحرام ۲۴ھ۔

(۴) یوم شہادت خلیفہ سوم عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ ۱۸؍ذی الحجہ ۳۵ھ۔

(۵) یوم شہادت خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ ۲۱؍رمضان المبارک ۴۰ھ۔

(۶) یوم وفات خلیفہ پنجم سیدنا حسن ابن علی رضی اللہ عنہ ۱۵؍رمضان المبارک ۴۹ھ۔

(۷) یوم وفات خلیفہ ششم سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ۲۲؍رجب المرجب ۶۰ھ

(۸) یوم شہادت حواری رسول سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ ۱۰؍جمادی الاخری ۳۶ھ۔

(۹) یوم شہادت سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ ۱۱؍شوال المکرم ۳ھ۔

(۱۰) یوم شہادت شمشیر رسالت سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ (زندہ شہید) ۱۰؍جمادی الاخریٰ ۳۶ھ۔

(۱۱) یوم شہادت امام الشہداء کربلا سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ ۱۰؍محرم الحرام ۶۱ھ۔

☆☆☆

فضائل ومناقب

سیدنا حضرت ابوبکر وحضرت حسین رضی اللہ عنہما

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْمُجْتَبٰی وَاَصْحَابِہِ الْاَتْقِیَاءِ وَالْاَصْفِیَاءِ، اَلَّذِیْنَ ھُمْ نُجُوْمُ الْھُدٰیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَحْبَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماً کَثِیْراً کَثِیْراً۔

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ،بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوْاالصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُاالزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْابِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْعَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ۔

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْابِھَا وَعَضُّوْاعَلَیْھَابِالنَّوَاجِذِاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٍ وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ کُنَّا جُلُوْساً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلٰثٌ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَاءُ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَامَ اَبُوْبَکْرٍرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلَاثٌ اَلنَّظْرُاِلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَنْ یَکُوْنَ بِنْتِیْ فِیْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَنْ یَکُوْنَ اِنْفَاقُ مَالِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَامَ عُمَرؓ فَقَالَ صَدَقْتَ یَااَبَابَکْرٍ وَحُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَاثَلٰثٌ ،اَلْاَمْرُبِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالثَّوْبُ الْخَلَقُ ،فَقَامَ عُثْمَانؓ فَقَالَ صَدَقْتَ یَا عُمَرؓ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلٰثٌ ،اِشْبَاعُ الْجِیْعَانِ وَکِسْوَۃُ الْعُرْیَانِ وَتِلَاوَۃُ الْقُرْاٰنِ فَقَامَ عَلِیٌّؓ فَقَالَ صَدَقْتَ یَا عُثْمَانؓ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلٰثٌ اَلضَّرْبُ بِالسَّیْفِ ،وَالصَّوْمُ فِی الصَّیْفِ ،اَلْخِدْمَۃُ لِلضَّیْفِ ،فَبَیْنَمَا ھُمْ کَذٰلِکَ اِذْجَاءَ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ صَدَقْتُمْ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا ثَلٰثٌ اِرْشَادُ الضَّالِیْنَ وَمُوَانَسَۃُ

الْغُرَبَاءِ الْقَانِتِيْنَ وَمُعَاوَنَةُ اَهْلِ الْعِيَالِ الْمُعْسِرِيْنَ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تعالیٰ عليه، حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا ثَلٰثٌ الشُّغُلُ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللّٰهِ وَتِلَاوَةُ كِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاِمَامُ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللّٰه حُبِّبَ اَلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا ثَلٰثٌ، اَلْمُجَاوَرَةُ بِرَوْضَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَالْمُدَارَسَةُ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَالدَّفْنُ فِيْ بَلَدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حُبِّبَ اِلَيَّ مِنْ عِبَادِي ثَلٰثُ خِصَالٍ، اَلْبُكَاءُ عِنْدَ النِّدَامَةِ وَالصَّبْرُ عِنْدَ الْفَاقَةِ وَبَذْلُ الْاِسْتِطَاعَةِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمِ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِي الْكَرِيْمَ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

احساس صداقت رکھتا ہوں ☆ آئین عدالت رکھتا ہوں
آنکھوں میں حیا دل میں غیرت ☆ توفیق شجاعت رکھتا ہوں
اسلام سے مجھ کو الفت ہے ☆ کچھ شوق عبادت رکھتا ہوں
صدیقؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ چاروں سے محبت رکھتا ہوں
محمد را خدا داد ست لشکر ☆ ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ وحیدرؓ
راہ ملتی ہے شب کو تاروں سے ☆ اور ہدایت نبی کے یاروں سے
ما ان مدحت محمدا بمقالتی ☆ ولکن مدحت مقالتی بمحمدی
محمد کی آمد سراجاً منیرا ☆ فصلو علیہ کثیراً کثیراً

محسنین اسلام، علماء امت، حاضرین مکرم، سامعین محترم، آخری پیغمبر کے آخری صحابہ اور اس آخری پیغمبر کی اس آخری امت کا یہاں جمع ہونا اور سات روزہ ثانی اثنین کانفرنس کے آخری اجلاس میں پیغام دینے کے لئے حاضر ہوا ہوں اللہ تعالیٰ سب کو آخری پیغمبر کی آخری جماعت سے آخر تک محبت عطا فرمائے (آمین)

آج کی تقریر میں جہاں صدیق اکبر کی صداقت ان کی فضیلت ان کے درجات بیان ہوں گے۔ ساتھ ساتھ خلافت راشدہ کے دور کے کچھ نقش کچھ گوشے کچھ ان کے کارنامے ان کے حالات واقعات وہ حکایات آج رات آپ کو بتائے جائیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں ہر ابھرنے والے فتنے سے محفوظ فرمائے۔

کوئی خدا کا منکر ہے کوئی توحید کا منکر ہے، کوئی قرآن کو بکری کے حوالے کر رہا ہے۔ کوئی

حدیث کا انکار کررہا ہے۔کوئی آل رسول کا دشمن ہے،کوئی سوشلزم کا شکار ہے کوئی دہریت کا پیروکار ہے۔کوئی آغا خانی فتنے کا علمبردار ہے،کوئی ذکری فرقے کے پیچھے ہے۔اللہ تعالیٰ اس امت کو تمام فتنوں سے اور تمام گمراہی کے راستے سے بچا کر، چھڑا کر، ہٹا کر، صراط مستقیم عطا فرمائے (آمین)

صحابہ کا دور ایک روشن دور ہے۔خلافت راشدہ:الخلافة ثلثون سنة الخلافة كلهم من قريش ایک بڑا مزین، بڑا منور، بڑا تابندہ، بڑا درخشندہ، بڑا عجیب دور ہے۔آج پندرہ سو سال تک وہ دور اس امت کو نصیب نہیں ہوا، جو صدیقی دور تھا فاروقی دور تھا، عثمانی دور تھا۔حیدر کرار تک۔اللہ تعالیٰ ہم کو پیغمبر کے مدینے کی ہواؤں سے فضاؤں سے مدینہ کے ذروں سے بھی عقیدت عطا فرمائے (آمین)

آقا کے الفاظ سن لیجئے !اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُوْل تمام صحابہ منصف، تمام صحابہ انصاف پسند، تمام صحابہ معیار حق، کہو تمام صحابہ معیار حق ہیں۔لاہور سے کچھ اس قسم کے رسالے نکلے کہ ہماری کتاب تو صحیح ہے۔ہماری بات معیار حق ہے پر نبی کی جماعت معیار حق نہیں۔وہ غلط کہتے ہیں وہ گمراہ ہیں کھلے بندوں سن لو! صحابہ قیامت تک پوری امت کیلئے معیار حق ہیں۔

ایمان ایسے لاؤ جیسے صحابہ لائے سخاوت اس طرح کرو جس طرح صدیق نے کی۔محبت وہ کرو جو صحابہ نے کی، جہاد اس طرح کرو جس طرح صحابہ نے کیا۔سونے کو کسوٹی پر کھرا کرو، اپنے عقائد و اعمال کو محمد کی جماعت پر کھرا کرو۔فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ، اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ ہر صحابی ستارہ، ہر صحابی چمکدار، ہر صحابی پاک ہر صحابی دھمکتا پیغمبر مطہر معصوم ہے، صحابہ محفوظ ہیں، پیغمبر سے گناہ ہو ہی نہیں سکتا گناہ قریب ہی نہیں آتا۔صحابہ کو خدا گناہ کرنے ہی نہیں دیتا۔ہمارے لئے حضورؐ کے بعد امیر و راہنما ہمارے مقتدا ہمارے پیشوا پیغمبر کی جماعت ہے۔

چونکہ یہ ثانی اثنین کانفرنس ہے، تھوڑی سی ایک جھلک دے دوں پھر اپنے بھائی کے لئے بھی وقت دوں۔ابوبکر صدیقؓ فنا فی الرسول ہے۔صدیقؓ لباس میں صدیق عادت میں، حالات میں، دن رات میں، ہر بات میں افعال میں، اقوال میں، پیغمبر کا عکس ہے، حضورؐ سچے ہیں یہ بھی سچا ہے۔حضورؐ بہادر ہیں یہ بھی بہادر ہے حضورؐ قرآن پڑھتے ہیں یہ بھی ہر وقت قرآن پڑھتا ہے۔پیغمبر مبلغ ہے نبی کے بعد یہ بھی مبلغ ہے۔حضورؐ مجاہد ہیں یہ بھی مجاہد ہے۔حضورؐ عابد ہیں یہ بھی عابد ہے یہ حضور کا عکس ہے۔

صحابہ کہتے ہیں۔ہمیں صدیقؓ کی رفتار کو دیکھ کر ان کے چلنے پھرنے کو دیکھ کر آقا کی عادات

واطور یاد آجاتے ہیں۔

حضورؐ تریسٹھ سال میں رخصت ہوئے۔ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی۔حضورؐ بارہ ربیع الاول کوروانہ ہوئے ان کی رحلت بھی بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔حضورؐ سوموار کواس دنیا سے رخصت ہوئے یہ اللہ کا بندہ بھی سوموار کورخصت ہوا۔جس وقت حضورؐ اللہ سے ملاقات کرتے ہیں ان کی جدائی کا بھی وہی وقت ہے۔جس طرح حضورؐ کے کپڑے دھلے ہوئے تھے۔ان کے بھی کپڑے دھلے ہوئے تھے۔پیغمبر کا کفن مبارک دھلا ہوتھا نیا کپڑا نہیں تھا۔اس عاشق صادق کا کفن بھی اس طرح تھا۔جس پٹھے پر حضورؐ کونہلایا گیا۔صدیقؓ کواسی پرنہلایا گیا۔جس وقت حضور کومزار میں سلایا گیا صدیقؓ کواسی وقت سلایا گیا۔جس وقت حضور کریمؐ قبر کے اندر تشریف لے گئے صدیق کا بھی وہی وقت تھا۔جس طرح حضور کی جدائی میں امت رورہی تھی اسی طرح صدیق کی جدائی میں پورا مدینہ رورہا تھا۔آج بھی جاؤ۔جو آقا کو ملے گا ساتھ صدیق کو ملے گا۔پہلی نگاہ پیغمبر پر پڑے گی دوسری ابوبکرؓ پر پڑے گی۔یہ آقا کے کل بھی ساتھ تھا آج بھی ساتھ ہے،قیامت کے دن بھی ساتھ اٹھے گا۔حوض کوثر پر ساتھ ہوگا۔جنت میں بھی ساتھ جائے گا۔کچھ یاد کر کے جائیں۔اور جا کر صحابہ کے دشمنوں کو مایوس کر دیں۔

اب صحابہ کے دیوانے پورے ملک میں موجود ہیں (انشاء اللہ) اب ان کی ریشہ دوانیاں نہیں چلنے دی جائیں گی۔یہ تبرا بند ہوگا۔یہ گالی گلوچ بند ہوگی۔یہ خنجر بردار جلوس بند ہوں گے کھوانشاء اللہ یہ سب صحابہ کے دشمن ہے۔

اس ملک میں نبی کی جماعت کے عاشق رہیں گے محمد کے غلاموں کے غلام زندہ ہیں تمام صحابہ ہمارے مقتدا ہیں، ہمارے پیشواں ہیں ہمارے لئے واجب التقلید ہیں۔اللہ آپ کوصدیق کی صدا قت عطا کرے۔

دودوواقعات ایک ایک خلیفہ کے سنتے جائیے یہ جواللہ نے کہا: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ اللہ نے وعدہ لیا: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا میں نے مؤمنین سے وعدہ لیا ہے۔جو مومن ہے۔اَلَّذِيْنَ مِنْكُمْ تم میں سے مدینے والو۔جو مؤمن ہیں اور عمل نیک کرتے ہیں۔صحابہ مومن بھی تھے عامل بھی تھے۔

پہلا مومن صدیق ہے:یستخلفهم فی الارض ان کو مصطفیٰ کریمؐ کے بعد میں طاقت دوں گا تمکنت دوں گا،خلافت دوں گا،نیابت دوں گا،اقتدار دوں گا،محمدؐ کی تابعداری دوں گا۔پیغمبر کے

مصلّٰی کی امامت دوں گا۔ خدا نے وعدہ کیا۔ کیا خدا اپنے وعدے کے خلاف کرسکتا ہے؟ (نہیں) یا کوئی کراسکتا ہے؟ (نہیں) اِنَّ اللّٰہَ لَایُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اِنَّ وَعْدَاللّٰہِ حَقٌّ خدا کا وعدہ حق ہے۔

اللہ نے موسیٰ کی والدہ سے کہا کہ جب تمہیں فرعونیوں کا خطرہ ہو۔ ان خنجر برداروں کا جو تلاشی لے رہے ہیں۔ تو یوں کرنا کہ اپنے بیٹے حضرت موسیٰ کو دودھ پلا کر صندوق میں رکھ کر تالا لگا دینا: اِذَاخِفْتِ عَلَیْہِ فَاَلْقِیْہِ فِی الْیَمِّ میرے موسیٰ کو صندوق میں سلا کے دریا میں بہا دینا: وَلَاتَخَافِیْ وَلَاتَحْزَنِیْ اپنی جان کا خطرہ نہ کرنا موسیٰ کا بھی خطرہ نہ کرنا اِنَّا رَادُّوْہُ اِلَیْکِ میں خدائے قادر ہوں کہ جب تو موسیٰ علیہ السلام کو دریا کے حوالے کرے گی یہ صندوق فرعون کے گھر جائے گا لوگ دیکھیں گے مگر میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ دودھ تیرا پلاؤں گا موسیٰ کی اماں کو کہا صندوق پہنچ گیا۔ تین سودائیاں آئیں۔ موسیٰ کو کہا: حرمنا علیہ المراضع خدا نے کہا خبردار میرے نبی کسی عورت کا دودھ نہ پینا کہیں میری وعدہ خلافی نہ ہو جائے اللہ نے حرام کردیا۔ جو بھی دائی آئی اس سے منہ پھیرلیا۔ موسیٰ کی بہن نے کہا کہ ایک عورت ہے بڑی اچھی اگر اس بچے کو وہاں لے چلو۔ تو لے گئے موسیٰ کو اللہ نے فرمایا۔ یہی ہے اماں۔ اب دودھ پی لے۔ موسیٰ علیہ السلام نے دودھ پینا شروع کیا۔ خدا نے کہا: واعلم ان وعداللہ حق موسیٰ کی اماں یقین ہوگیا کہ میرا وعدہ سچا ہے۔ جو خدا ایک عورت سے وعدہ خلافی نہیں کرتا وہ محمد کی جماعت اور خلفاء پیغمبر کے صحابہ سے وعدہ خلافی کرسکتا ہے؟ (نہیں) خدا نے وعدہ کیا۔

یہ خدا کے دشمن ہیں کہتے ہیں علی حقدار تھا۔ ابوبکر کھا گیا۔ باغ کھا گیا۔ خلافت پر بیٹھ گیا۔ مصلّٰی پر قبضہ کرگیا۔ یہ پیغمبر کا مصلّٰی ہے۔ میں کہتا ہوں کوئی صدر کوئی خادم حرمین آپ کے یہاں سے کوئی بڑے سے بڑا آدمی مصلّٰی رسول پر نہیں کھڑا ہوسکتا وہی کھڑا ہوگا جس کا انتخاب محمد کا خدا کرے گا کون کرے گا؟ (محمد کا اللہ)

ہم سارے جانتے ہیں۔ مقتدی ہیں، ہمارے مولانا بنوریؒ مولانا غلام اللہ گئے مولانا مفتی محمودؒ گئے سارے مقتدی ہیں، مقتدا وہی ہوگا جس کا انتخاب خود خدا کرے گا۔ یہاں سے فتنہ اٹھتا ہے اور تم بھولے بھالے وہ کالی کالی پگڑیاں اور وہ عجیب سریلی آواز اور تم کہتے ہو مرحبا مرحبا مجھے تم پر ناراضگی ہے مانتے ہو ظالمو! تمہیں کیا ہوگیا بس تعریف کرتے ہو تو شراب پیتے ہو۔ انکار کرتے ہو تو زمزم کے

پانی سے محروم ہو میں تم پر حیران ہوں تعریف کرتے ہو تو فلمی ایکٹروں کی تبرا کرتے ہو تو محمدؐ کے صحابہ پر تمہیں کیا ہو گیا ہے تعریف کرتے ہو تو ان کتی عورتوں کی۔ ناچنے والیوں کی۔ ایکٹرسوں کی اور گلہ کرتے ہو محمدؐ کی عائشہؓ کا۔ تم کہاں جارہے ہو اللہ تمہیں ہدایت بخشے۔ یہ ایک سازش ہے۔ قرآن بکری کھا گئی۔ حدیث سب غلط ہیں صحابہ مرتد ہو گئے۔ اہل بیت بزدل ہو گئے۔ کلمہ بدل گیا۔ اذان مدینے کی نہ رہی قرآن کی جگہ مرثیے آ گئے۔ عالم کی جگہ ذاکر آ گئے۔ مسجد کی جگہ امام باڑے آ گئے۔ صبر کی جگہ ماتم آ گیا۔ حج کی جگہ زواری آ گئی۔ سن رہے ہو؟ دین کی جگہ یہ تماشا آ گیا۔ اللہ تمہیں دین حقہ پر قائم رکھے (آمین)

چند موتی لے لو مجھ سے۔ وہ حدیث جو میں نے پڑھی تھی اس کے لئے ہفتہ چاہئے ایک ہفتہ ہو روزانہ ایک ایک آقا سے لے کر رب ذوالجلال تک ایک ایک ان کے فرمودات ان کے کلمات ارشادات آپ کو بیان کئے جائیں اس وقت میں خلافت راشدہ میں چار یاروں پر عرض کر رہا ہوں۔ تمام صحابہ برحق ہیں، مگر ان میں چار ممتاز ہیں تمام انبیاء برحق ہیں مگر ان میں چار ممتاز ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت عیسیٰ روح اللہ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ ان میں افضل ہے: محمد رسول اللہ۔

نبی کی چار بیٹیاں افضل ہے، بتول، نبی کریم کی گیارہ بیویاں ان میں چار، چار میں بی بی عائشہؓ، تمام انبیاء پر تین سو تیرہ کتابیں اتریں ان میں چار افضل ہیں، تورات، انجیل، زبور، قرآن۔ ان سب میں قرآن افضل۔

پیغمبر کے تمام صحابہ ان میں چار افضل: ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ و حیدر کرارؓ ان چاروں میں صدیق افضل ہے۔ زور سے بولو کون افضل ہے (صدیق) غلط کہہ رہا ہوں تو کھڑے ہو کر مری تردید کرو۔ ان میں سب سے افضل کون ہے۔ پہلے کلمہ پڑھنے والا کون ہے؟ (صدیق) پیغمبر کا پہلا مشیر کون ہے؟ (صدیق) پہلا پہلا وزیر کون ہے؟ (صدیق) پہلا رازدار کون ہے؟ (صدیق) پہلا پہلا حضور کے ساتھ کون ہے؟ (صدیق) پہلا پہلا پیغمبر پر مار کھانے والا کون ہے؟ (صدیق) مال لٹانے والا کون ہے؟ (صدیق) پیغمبر کے گھر کو آباد کرنے والا کون ہے؟ (صدیق) ہجرت کا پہلا رازدار کون ہے؟ (صدیق) جس کے در پر پہلے حضور آئے کون ہے؟ (صدیق) جس نے پہلے نبی

کو آرام دیا کون ہے؟ (صدیق) جس کے گھر سے کھانا پہنچا وہ کون ہے؟ (صدیق) جس کا غلام روزانہ
سواری لے کر آتا وہ کون ہے؟ (صدیق) جس کے بیٹے نے دودھ پلایا وہ کون ہے؟ (صدیق) جس کی
بیٹی نے کھانا پہنچایا وہ کون ہے؟ (صدیق) جو تین راتیں محمد کو دیکھتا رہا کون ہے؟ (صدیق) اللہ نے
جس کا ذکر قرآن میں کیا وہ کون ہے؟ (صدیق) آقا کے ساتھ مدینے پہنچا وہ کون ہے؟ (صدیق)
جس نے معراج کی تصدیق کی وہ کون ہے؟ (صدیق) حجۃ الوداع میں امیر الحجاج بنا کون ہے؟ (صد
یق) بدر میں پیغمبر کے سامنے ڈھال بن کر کھڑا ہوا وہ کون ہے؟ (صدیق) مکہ میں تبلیغ کر کے تیرہ
بڑے بڑے صحابہ کو مسلمان بنایا وہ کون ہے؟ (صدیق) جس نے حضورؐ کیلئے ماریں کھائیں وہ کون
ہے؟ (صدیق) حضورؐ کے بعد مصلّٰی پر آیا کون ہے؟ (صدیق) جس کی صحابہ نے بیعت کی وہ کون
ہے؟ (صدیق) جو خلیفۂ رسول بنا وہ کون ہے؟ (صدیق) جس نے منکرین زکوٰۃ کو واصل جہنم کیا وہ
کون ہے؟ (صدیق) جس نے مرتدین کی سرکوبی کی کون ہے؟ (صدیق) جس نے نبی کے مشن
کو پوری طرح زندہ کیا کون ہے؟ (صدیق) جس کو خلیفہ رسول کا لقب ملا کون ہے؟ (صدیق)
جو مدینے میں حضور کے ساتھ سو گیا کون ہے؟ (صدیق) آج بھی سو رہا ہے کون ہے؟ (صدیق)
قیامت تک سوتا رہے گا کون ہے؟ (صدیق) لوگوں نے جدا کرنے کی کوشش کی تھی جدا کرنے والے
جہنم گئے اور جس کا بال بیکا نہ ہوا کون ہے؟ (صدیق) جو نبی کے ساتھ اٹھے گا کون ہے؟
(صدیق) جو حوض کوثر پر نبی کے ساتھ پہنچے گا کون ہے؟ (صدیق) جنت میں محمد کے بعد جو دوسرے
نمبر پر قدم رکھے گا میری تحقیق ہے میرے پاس حدیث کی تصدیق ہے جو کہہ رہا ہوں بالکل ٹھیک ہے یہ
ابوبکر صدیق ہے۔ نعرہ تکبیر، اللہ اکبر خلافت صدیق اکبر، نعرہ یوں لگاؤ کہ سوتے ہوئے جاگ
اٹھیں۔ جاگتے ہوئے بھاگ اٹھیں۔ نعرہ تکبیر اللہ اکبر خلافت صدیق اکبر زندہ باد، خلافت صدیق
اکبر، زندہ باد، مولانا عبد الشکور دین پوری زندہ باد۔

عبد الشکور کون ہے۔ صدیق کی وفاؤں کا، صدیق کی اداؤں کا، صدیق کی جانثاری کا، صدیق
کی محبت کا، صدیق کی قربانی کا، خدا کی قسم فاروق بھی مقابلہ نہ کر سکا۔ حضرت حیدر بھی مقابلہ نہیں کر سکے
حیدر کھاتا رہا۔ صدیق لٹاتا رہا حیدر نے بیٹی لی ہے۔ صدیق نے بیٹی دی ہے۔ حیدر سو رہا ہے صدیق
جاگ رہا ہے۔ حیدر کے پاس نبی کی امانت ہے۔ صدیق کے پاس خدا کی امانت ہے۔ حیدر سو رہا ہے

صدیق محمد پر پہرہ دے رہا ہے۔ حیدر پر نبوت کا احسان ہے۔ نبوت پر صدیق کا احسان ہے۔
حیدر مقتدی نظر آتا ہے۔ صدیق مصلّٰی پر امام نظر آتا ہے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ یہ بھی اپنے وقت کا امام مدینہ ہے اور صدیق خلیفہ رسول اللہ ہے علی حیدر کرار ہے۔ ابوبکر صدیق ہے۔

او کراچی والو! ساری دنیا نبی کے در پر ہے۔ محمد ہجرت کی رات صدیق کے در پر ہے تمہاری گود میں بچے اور اپنے بال ہیں صدیق کی گود میں آمنہ کا لال ہے۔ بہرحال حضرت حیدر بھی مقابلہ نہیں کر سکے میں نے حیدر سے پوچھا آپ فرمائیں آپ بتائیں آپ جگائیں، آپ پہنچائیں، کراچی کو سمجھائیں، ملنگوں کو بتائیں، کیا فرماتے ہیں حضرت علی نے فرمایا: **افضل الامۃ خیر الامۃ بعد الانبیاء** تمام انبیاء کے بعد اس امت میں جو افضل ہے۔ میرے نزدیک وہ صدیق ہے وہ حیدر فرماتے ہیں۔ ہم حیدری بھی ہیں۔ کہو انشاء اللہ ہمارے پاس نعرہ حیدری بھی ہے۔ نعرہ حیدری اللہ اکبر۔ آپ کو آج حیدری بھی بنا دوں۔ مولانا شیخ الہند صدیقی تھے۔ مولانا اشرف علی تھانوی فاروقی ہیں۔ شبیر احمد یہاں سو رہا ہے عثمانی ہے۔ حسین احمد مدنی حسنی حسینی ہے۔ صدیقی بھی ہم ہیں حسنی بھی ہم ہیں۔ نعرہ حیدری میرے پاس ہے۔ نعرہ حیدری۔ اللہ اکبر یہی نعرہ تھا یا کوئی اور تھا (یہی تھا) خیبر میں یہی لگایا یا کوئی اور۔ یہ نعرہ ملنگی ہے یہ کورنگی ہے۔ ہمارا نعرہ وہی ہے جو حضرت علی نے لگایا حیدر ہمارا ہے حیدر نے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھی یا ہاتھ کھول کر ہاتھ باندھ کر حیدر نے بھنگ پی؟ (نہیں) حیدر نے کالے کپڑے پہنے؟ (نہیں) دوستو کھل کے بولو! حیدر نے یہ جلوس اور ماتم کیا؟ (نہیں) حیدر نے نعرہ حیدری یا علی مدد لگایا؟ (نہیں) ہم حیدری ہیں حیدر ہمارا ہے ہم حیدر کا پیغام پہنچائیں گے۔ حیدر بھی پڑھتا تھا: **ایاک نعبدو ایاک نستعین** حیدر کا مددگار کون؟ (اللہ) حیدر کا مسجود کون (اللہ)۔

سنیو! زندہ رہو پتہ نہیں تمہیں کیا ہو گیا۔ چند مرثیے اور کالے کپڑے دیکھ کر تم بھی پریشان ہو گئے پتہ نہیں یہ باہر سے کالے ہیں یا اندر سے بھی کالے ہیں ہمیں تو خطرہ ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں حیدری بنائے ہمارے گھر بتول کا پردہ ہے۔ ہمارے ہاتھ میں حیدر کی تلوار ہے، ہماری زبان پر حیدر کا نعرہ ہے۔ ہمارے چہرے پر حیدر کی سنت ہے۔ حیدر مسجد کے دروازے پر شہید ہوا یا امام باڑے کے دروازے پر؟ (مسجد کے دروازے پر) یہ تو خواہ مخواہ ہی اس کے پیچھے لگ گئے ہیں۔ حیدر عالم تھا ذاکر نہیں تھا۔ (بیشک) دعا کرو اللہ تمہیں ہدایت دے (آمین)

اسلام میں دعا ہے یہ تبرّا کرتا ہے۔ اسلام میں حق ہے یہ تقیہ کرتا ہے۔ اسلام میں نکاح ہے یہ متعہ کرتا ہے۔ حق حق ہے۔ الحمد للہ ہم حیدری ہیں۔ (انشاء اللہ) حیدر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا تھا۔ حیدر نے جدا مسجد نہیں بنوائی۔ مسجد نبوی میں صدیق کے پیچھے نماز پڑھتا تھا حیدر نے کوئی اختلاف نہیں کیا۔ ان کو اختلاف ہے۔ یہ ایران ویران ہے۔ ایران کو بھی سمجھا دوں کہ اپنے خمینی چوہے کو نکالو۔ خبردار اس ملک میں صحابہ پر سب وشتم برداشت نہیں ہوگا۔ صحابہ کی گستاخی برداشت نہیں ہوگی آل رسول کی گستاخی برداشت نہیں ہوگی۔

یہ جو گلی کوچے میں کہتے ہیں۔ پنج نعرے پنج تنی ایک نعرہ حیدری، یہ توہین ہے اس طرح روکھا پھیکا نام نہ لو۔ مجھ سے پوچھتے ہیں عبدالشکور تو بتا۔ میں نے کہا میرا علی المرتضٰی شیر خدا، جس کا خسر محمد مصطفٰی جس کی زوجہ بی بی زہراء جس کا بیٹا حسن مجتبیٰ۔ جس کا بیٹا شہید کربلا۔ خود علی المرتضٰی حیدر کا شان بڑھتا ہے۔ مسلمانوں کا ایمان بڑھتا ہے۔ جاگ رہے ہو۔

یہ کوئی مذہب نہیں ہے۔ قرآن میں، یہ ان کا مذہب ہے؟ (نہیں) قرآن میں: ان اللّٰـه مع الصابرین ہے یا ان اللّٰـه مع الماتمین؟ (صابرین) آج مجھے ٹیکے لگانے دو۔ نعرہ تکبیر اللہ اکبر قرآن میں کیا ہے: ان اللّٰـه مع الصابرین یا ان اللہ مع القاتلین؟ (صابرین) قرآن میں صبر ہے: یا ایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا واصبر کما صبر اولوا العزم، وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر فرمایا: انما یتوفی الصابرون قرآن میں صبر کی تعریف ہے یا ماتم کی تعریف ہے؟ (صبر کی) میرے محبوب میرے پیغمبر بتاؤ جو ماتم کرے وہ کون ہے۔ حدیث سناؤں۔ سناؤں یا چھپاؤں؟ (سناؤ) لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ پیغمبر کی زبان۔ فیض ترجمان، گوہر فشان، وہ میدان۔ سن لو میرا اعلان کراچی کے مسلمان، فرمایا: لَیْسَ مِنَّا میری امت سے نکل جائے یہود بنے نصرانی بنے۔ جہنم میں جائے: من ضرب الخدود جو منہ پر تھپڑ مارے: وشق الجیوب کپڑے اتار کر ماتم کرے: ودعا بدعوی الجاھلیة ہائے حسین، ہائے حسین، ہائے حسین، ہائے علی، جو گلی میں ماتم کرے لیس منا نبی فرماتے ہیں یہودی نصرانی جہنمی ہو سکتا ہے محمد کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ علماء کرام بتائیں یہ حدیث ہے؟ (ہے) یہ حدیث ہے جو انکار کرے خبیث ہے۔ یہ میرے محبوب کا ارشاد ہے دین پوری کو یاد ہے فرمایا لیس منا۔ یہ ایرانی خمینی کا بن سکتا ہے۔ محمدی نہیں ہے۔

ایک آدمی دسویں کو کہتا ہے، ہائے حسین، ہائے حسین، ہائے حسین، ایک وضو کر کے مسجد میں تین سپارے قرآن کے یا ایک سپارہ پڑھتا ہے کہتا ہے یا اللہ اس کا ثواب آل رسول کی ارواح مبارک کو پہنچا میں قسم دیکر پوچھتا ہوں سنی مسلمانوں حضرت حسینؓ کو ماتم کا ثواب پہنچتا ہے یا قرآن کا؟ (قرآن کا) یہ دوست ہیں یا دشمن ہیں؟ (دشمن ہیں) یہ سب تماشا ہے۔

حضرت حسینؓ دو محرم کو کربلا پہنچے یہ یکم محرم سے پیٹنا شروع کر دیتے ہیں وہ دس کو شہید ہوئے یہ دو بجے تعزیے سمندر میں پھینک کر غرق کر کے آجاتے ہیں کہتے ہیں ٹھیک ہے۔ او شرارتیو! میں نے تمہیں سمجھ لیا ہے اللہ تمہیں حسینی بنائے۔ (آمین)

حضرت حسینؓ نے کربلا میں صبر کیا یا ماتم کیا؟ (صبر کیا) قرآن پڑھا۔ یا مرثیے پڑھے؟ (قرآن) نماز پڑھی یا قضا کی؟ (نماز پڑھی) کافر سے ٹکرائے یا تقیہ کیا؟ (ٹکرائے) شہید ہوئے یا معافی مانگی؟ (شہید ہوئے) بہادری دکھائی یا معافی مانگی؟ (بہادری دکھائی) اس کربلا میں ہم حسین کے کردار کو زندہ کریں گے (انشاء اللہ) حسینی بھی ہم ہیں اور حیدری بھی ہم ہیں ہم حیدر کے کردار کو زندہ رکھیں گے۔ حضرت حسینؓ کے ہر گفتار کو زندہ رکھیں گے۔ کہو (انشاء اللہ)

چند آیتیں سن لیجئے۔ یہ مجمع کثیر، یہ امیر و غریب، یہ سب روشن ضمیر، آج کچھ لے کے جاؤ تم بھی عجیب ہو۔ سارے کے سارے کچھ لگا دیئے نعرے چلے گئے سب پیارے ایسے نہیں کچھ لے کر جاؤ عقیدے پر قائم رہو۔

مذہب کا مرکز تین چیزیں ہیں، قرآن یا حدیث، قرآن وحدیث میں انکا مذہب ہے؟ (نہیں) ماتم ہے؟ (نہیں) مرثیے ہیں؟ (نہیں) تبرّا ہے؟ (نہیں) تقیہ ہے؟ (نہیں) متعہ ہے؟ (نہیں) امام باڑے ہیں؟ (نہیں) ملنگ ہیں؟ (نہیں) بھنگ ہے؟ (نہیں) کپڑوں پہ کالا رنگ ہے؟ (نہیں) کچھ نہیں ہے۔ قرآن وحدیث میں یہ نہیں ہے مکہ مدینہ میں ہے؟ (نہیں) صحابہ واہل بیت میں ہے؟ (نہیں) نہ قرآن وحدیث میں ہے نہ مکے مدینے میں ہے یہ لوگ نہ صحابہ واہل بیت میں ہیں ہمارا عقیدہ اللہ کے قرآن میں ہے۔ نبی کے فرمان میں ہے خدا کے گھر میں ہے۔ محمد کے در پے ہے صحابہ کرام میں ہے اہل بیت عظام میں ہے۔

اہل بیت نے ماتم کیا؟ (نہیں) اہل بیت نے تعزیے نکالے؟ (نہیں) بارہ ائمہ نے نکالے؟ (نہیں) حسین نے زین العابدین نے نکالا؟ (نہیں) زین العابدین نے اپنے باپ کا نکالا؟ (نہیں)

امام باقر، امام علی، تقی علی، نقی علی، انہوں نے گھوڑا نکالا؟ (نہیں) یہ کوئی اور ہے یہ ایرانی ہے۔ نتیجہ ویرانی ہے۔ کہو (انشاء اللہ)

حکومت سے کہیں ہماری ان سے بات کرواؤ ہم ایک منٹ نہیں چلنے دیں گے ایک مجھے ملا یہی کہنے لگا آپ کون ہیں میں نے کہا میں ایک مولوی ہوں میں نے کہا میں شیعہ بنتا ہوں میں پیار سے پوچھتا ہوں کہ محمد کریم کی کلمہ خواں جماعت کو مسلمان کہا جاتا ہے یا شیعہ کہا جاتا ہے؟ (مسلمان) حضرت علی ساڑھے آٹھ سال کے شیعہ ہو گئے؟ (نہیں) کیا ہوئے؟ (مسلمان) ابوبکر کیا ہوئے؟ (مسلمان) موسیٰ کی امت یہودی ہے عیسیٰ کی امت نصرانی ہے۔ محمد کی امت مسلمان ہے تمہارا نام کیا ہے؟ (مسلمان) نحن امة مسلمة المسلم من سلم المسلمون قرآن نے کہا: ولا تموتن الا وانتم مسلمون نبی نے فرمایا: انا اول المسلم ،الحمدللّٰہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین یا من الرافضین بھی ہے؟ (نہیں) من الشیعین ان کا نام بھی اسلام میں نہیں ہے۔ حضرت علی شیعہ تھے؟ (نہیں) ماتم کرتے تھے؟ (نہیں) ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے تھے؟ (نہیں) مونچھیں بڑی رکھتے تھے؟ (نہیں) امام باڑوں میں جاتے تھے؟ (نہیں) مرثیے پڑھتے تھے؟ (نہیں) حضرت علی کی اذان کوئی اور تھی؟ (نہیں) ان کی تو اذان ہی اور ہے۔ ہم مسلمان ہیں جو قرآن کو بدلے وہ مسلمان ہے؟ (نہیں) جو حدیث کا انکار کرے مسلمان ہے؟ (نہیں)

ایک موتی دیتا ہوں علماء تائید کریں گے۔ قرآن کے ایک نقطے کا انکار کفر ہے بی بی عائشہؓ کے لئے سترہ آیتیں اتریں۔ جو سترہ آیتوں کو پس پشت ڈال کر صدیقہ کو منافقہ کہے وہ مسلمان ہے؟ (نہیں) یہ قرآں کا منکر ہے۔ دنیا جھوٹی ہے قرآن سچا ہے میں لڑانے نہیں آیا ان کو بھی سمجھانے آیا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت بخشے۔ (آمین)

ان کو بھی ہدایت دے جو کہتے ہیں شیعہ سنی بھائی بھائی یہ سمجھ ہمیں ابھی آئی اللہ ان کو بھی ہدایت دے۔ یہ اذان سے پہلے بڑھاتے ہیں وہ اذان کے بعد بڑھاتے ہیں، وہ تعزیہ پرست ہیں۔ یہ قبر پرست ہیں۔ وہ بھی مست ہیں یہ بھی مست ہیں۔ وہ بھی مدینے کے دشمن ہیں یہ بھی دشمن ہیں۔ وہ بھی توحید کے دشمن ہیں یہ بھی توحید کے دشمن ہیں۔ ٹھیک کہہ رہا ہوں یا نہیں؟ (ٹھیک) دونوں ایک ہیں؟ ظاہری دیکھو تو بڑے نیک ہیں۔ اللہ ان کو بھی ہدایت دے (آمین) بہرحال باتیں ابھی بہت ہیں۔ تقریر تو ابھی شروع نہیں ہو سکی۔ اللہ ہمیں صحابہ کا غلام بنائے۔ (آمین)

عبد الشکور پر قصور وطن سے دور سمجھا تا ہے ضرور صحابہ کو مرثیوں میں نہ دیکھو میرا نین کے

سرناروں میں نہ دیکھو۔صحابہ کودیکھنا ہےتو اللہ کے قرآن میں دیکھومحمدؐ کے فرمان میں دیکھو۔ٹھیک ہے؟بولو!توصحیح اولـئـک هـم الـمـؤمنون حقا میرارب کہتا ہے کہ محمد تیراہر صحابی مومن ہے۔اب رحمٰن سچاہےیایہ نادان سچاہے؟(رحمٰن)

قرآن کہتا ہے:اولـئـک کتـب فـی قلوبهم الا یمان میں نےمحمد کےیاروں کے دلوں میں اپنے ہاتھ سے ایمان لکھ دیا۔اب قرآن سچا ہے یاایران سچا ہے؟(قرآن)ایران صاحب،ان کا شکریہ ادا کر۔توتو آتش پرست تھاتو تو اپنے بادشاہ کو پوجتا تھا۔توتو شکریہ ادا کرفاروق کا۔جس نے جوتے کی نوک سے تجھے محمدؐ کا کلمہ پڑھایا۔نعرہ تکبیراللہ اکبر،عدالت فاروق اعظم زندہ باد۔

شکریہ ادا کرفاروق کا جس نے تجھے جہنم سے بچاکرمحمدؐ کے قدموں میں ڈالا اوراسی عمر کا تو دشمن ہے،عمر،عمر ہے۔عمر ہےتوزندگی ہے۔عمرنہیں تو موت ہے۔اللہ تعالیٰ تمہاری عمر درازکرے۔(آمین)

ہوشیار بیٹھے ہو؟بیدار بیٹھے ہو،خبر دار بیٹھے ہو،جہاد کے لئے تیار بیٹھے ہو؟(انشاءاللہ)میں چار یاروں پر بولتا ہوں جس کیلئے گھنٹے چاہئیں۔اب وقت بہت ہو چکا یارزندہ ملاقات باقی۔

اقول قولی هذاواستغفراللّٰه العلی العظیم

نوٹ:حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت راشدہ کے موضوع پر کی گئی اہم تقریر جلد دوم میں انشاءاللہ پیش کریں گے۔(مرتب)

فضائل ومناقب ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَرَسُوْلَنَا وَشَفِيْعَنَا وَمَوْلٰنَا وَاَوْلٰنَا وَاَفْضَلَنَا وَمَتَاعَنَا وَمُكَرَّمَنَا وَمُحْتَرَمَنَا وَاِمَامَنَا وَاِمَامَ الْاَنْبِيَاءِ وَاِمَامَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَعَلٰى مَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَمَّا بعد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ،بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَمَا كَمُلَتْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا اٰسِيَةُ اِمْرَاَةُ فِرْعَوْنَ ،وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ ،وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلٰى سَائِرِ النِّسَاءِ كَفَضْلِ ثَرِيْدٍ عَلٰى الطَّعَامِ.

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنْتِ زَوْجَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُؤْذُوْنِيْ بِيْ اَهْلِيْ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْله وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ.

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا بُنَيَّتِيْ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ اِنَّ عَائِشَةَ حَبِيْبَةُ حَبِيْبِ اللّٰهِ.

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ نِصْفُ الْعِلْمِ اُمَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِذَا حَدَّثَ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَ هٰكَذَا حَدَّثَتْنِي الصَّادِقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَبِيْبَةُ حَبِيْبِ اللّٰهِ.

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ اَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّهِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَلَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ.

وَعَنْ عَائِشَةَ صِدِّیْقَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا اَیْ فِیْ اَمْرِ دِیْنِنَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ.

وَعَنْ عَائِشَةَ صِدِّیْقَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ یَعْمَلُ اَحَدُکُمْ فِی الْبَیْتِ یُکَنِّسُ فِیْ بَیْتِهٖ وَیَحْلُبُ شَاتَهٗ وَیَغْسِلُ ثَوْبَهٗ وَیَخْصِفُ نَعْلَهٗ.

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ النَّبِیُّ کُنْ عَالِمًا اَوْمُتَعَلِّمًا اَوْمُسْتَمِعًا، اَوْمُحِبًّا وَلَاتَکُنْ الْخَامِسَ فَتَهْلِکَ.

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ وَالْعَمَلُ وَالْعَالِمُ فِی الْجَنَّةِ اِذَا کَانَ الْعَالِمُ لَمْ یَعْمَلْ بِمَا یَعْلَمُ، کَانَ الْعِلْمُ وَالْعَمَلُ فِی الْجَنَّةِ وَکَانَ الْعَالِمُ فِی النَّارِ اَعَاذَنَا اللّٰہُ.

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُالنَّاسِ مَنْ کَانَ قَلَّ عُمْرُهٗ وَکَثُرَعَمَلُهٗ وَشَرُّالنَّاسِ مَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمَ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمَ نَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

وہ مائیں پیدا کرتی تھیں نمازی ☆ دھنی تلوار کے میدانوں کے غازی
وہ مائیں جبکہ لیتی تھیں بلائیں ☆ یوں بیٹے کو کرتی تھیں دعائیں
عبادت میں کٹے بیٹا جوانی ☆ شہادت میں ختم ہو زندگانی
وہ مائیں گھر کی دیواروں کی زینت ☆ نہ یہ مائیں کہ بازاروں کی زینت
وہ مائیں مسجد میں بھی نہ جائیں ☆ نہ یہ مائیں کہ پوجیں خانقاہیں
وہ مائیں کہ جن کا دل آہن جگر شیر ☆ نہ یہ مائیں کہ بکتی ہیں ٹکے سیر
بھلا بیٹے وہ کب مسجد کو آئیں ☆ جن کی نا معقول ہوں ایسی مائیں
کھیلنا لازم تھا جن کو ننگی شمشیروں کے ساتھ ☆ وہ کلب میں ناچتے ہیں اپنی ہمشیروں کے ساتھ

اس زمین پر سانپ اور اژدہے برسنے چاہئیں ☆ برق گرنی چاہئے پتھر برسنے چاہئیں
اب کہتا ہے اسلام فریاد کر کے ☆ مجھے کب چھوڑو گے آزاد کر کے
بے کسے شد دین احمد ہیچ باؤ یار نیست ☆ ہر کس باکار خود بادین احمد کار نیست
ما ان مدحت محمداً بمقالتی ☆ ولکن مدحت مقالتی بمحمد
جمیع العلم فی القران لکن ☆ تکاثر عنہ افہام الرجال
گمراہ نہ ملے گا تمہیں شیطان سے بدتر ☆ اور ہادی نہ ملے گا تمہیں قرآن سے بہتر
محمد کی آمد سراجاً منیراً ☆ فصلو علیہ کثیراً کثیراً

درود شریف:

اولیاء عظام برادران اسلام مجھ سے پہلے نوجوان صاحب کمال اور دین سے مالا مال علماء کرام جس عزائم وخیال جس جلال وجمال جس رازوانداز، جس جوش وخروش سے انہوں نے اپنا اظہار خیال فرمایا اللہ ان کے بیان میں ایمان میں جان میں زبان میں خاندان میں برکت عطا فرمائے (آمین) ہم خوش ہو رہے ہیں کہ میدان خالی نہیں بعون اللہ۔ بحمد للہ بکرم اللہ بفضل اللہ مردمیدان موجود ہیں صاحب بیان موجود ہیں میں نے رات مصطفیٰ کی جماعت پیغمبرؐ کی بات حضور کے صحبت یافتہ آقا کے غلام، خادمان اسلام، یعنی صحابہ کرام ان کی زندگی وحیات وسیرت کا کھلے بند کتاب وسنت سے تذکرہ کیا آج ارادہ ہے کہ میں ام المؤمنین ام المؤمنات رفیقہ حیات رحمت کائنات جس کو میں صدیقہ کہوں آقا کی رفیقہ کہوں۔ کائنات میں لئیقہ کہوں، زندگی باسلیقہ کہوں۔ شاندار طریقہ کہوں، مصطفیٰ کی حبیبہ کہوں، نبوت کے قریبہ کہوں، شان میں عجیبہ کہوں، نبوت کی عندلیبہ کہوں، کیوں نہ حبیب خدا کی حبیبہ کہوں، حمیرہ کہوں، طیبہ طاہرہ کہوں، محمد کے دل کی تسکین کہوں، صدیقہ بنت صدیق کہوں کائنات میں بہترین کہوں، محمد کے دل کی تسکین کہوں (نعرہ تکبیر اللہ اکبر، شان صحابہ، زندہ باد، شان امہات المؤمنین، زندہ باد)

اپنی ماں کا کچھ تذکرہ کر کے ایمان کو تازہ کروں ایک اماں وہ ہے کہ ابے نے کہا اماں بھائی نے کہا دین پوری تیرا اماںؓ ایک وہ اماں ہے۔ کہ خدا نے کہا کلام اللہ نے کہا۔ خود مصطفیٰ نے کہا۔ کچھ لوگ اعتراضات کرتے ہیں فسادات کرتے ہیں اماں کے دوپٹے کو اتارنے کی کوشش کرتے ہیں اس ملک میں نہ جان محفوظ ہے نہ مال محفوظ ہے نہ ایمان محفوظ ہے مگر انشاء اللہ جب تک فرزندان دیوبند زندہ ہیں

ایک ایک مسئلے کی حفاظت کی جائے گی ابھی نانوتوی کے رضا کار ابھی شیخ الہند کے غلام ابھی عطاء اللہ شاہ بخاری کے علمبردار، ابھی مفتی محمود کے تابعدار زندہ ہیں۔

نہ گھبراؤ مسلمانوں خدا کی شان باقی ہے ☆ ابھی اسلام زندہ ہے ابھی قرآن باقی ہے

اصل تو طلباء کو انعامات تقسیم کرنے ہیں اور ابھی میں اپنی بچیوں کے لئے دعا کرتے ہوئے آیا پانچ بچیاں بالکل بچیاں عمر کی کچیاں مگر نہایت سچیاں پورا ترجمہ تحت اللفظ مع تفسیر، شیخ التفسیر کے پاس پڑھ کر جہاں سے میں نے قرآن مجید کھولا امتحان ایسا دیا کہ کوئی بچہ بھی نہیں دے سکتا جو شہزادیوں نے دیا ابھی ان کو انعامات دے کر میں دعا کیلئے آیا ہوں، مولانا (محمد اسحاق قادری صاحب) وہ ہمارے مرشد حضرت لاہوری کی طرز پر آج بھی لاہوری کا شاگرد لاہور میں بیٹھ کر اپنے استاذ کا پیغام گھر گھر پہنچا رہا ہے۔ کہو: الحمدللہ۔

توجہ کرو۔ کیوں کہ صبح آپ کو کاروبار بھی کرنا ہے میں جب اس میدان میں اتر پڑا کتاب وسنت کی شمعیں لے کر بتول کے دوپٹے کی جھلک لے کر پھر راتیں گزر جائیں گی۔ پیغمبر ایک لحاظ سے تمام امت کا ابا ہے اور نبی کی حرم مومنون کی مائیں ہیں مجھے ایک حدیث ملی ہے ایک ننھا بچہ، عمر کا کچا، بہت سچا، جو یتیم در یتیم کے پاس کھڑا ہے، آپ نے روتے ہوئے دیکھا تو سر پے ہاتھ پھیرا اس کے آنسوؤں کو آپؐ نے پلو سے پونچھا اور فرمایا: یابشر اما ترضی رونے والے بچے کیوں روتے ہو خوش نہیں ہوتے۔ اِنَّ عَائِشَةَ اُمُّکَ مُحَمَّدُ اَبُوْکَ اب بھی روتے ہو پریشان ہوتے ہو عائشہ تیری اماں بن چکی ہے محمد تیرا ابا بن چکا ہے یہ بخاری کے الفاظ ہیں یہ پیغمبر کو اللہ نے مقام دیا کہ نبی کے بستر، پر جو بھی آنے والی بیوی ہے وہ امت پر حرام ہے مومنوں کی اماں ہے منافقوں کی اماں؟ (نہیں) کافروں کی مشرکین کی؟ (نہیں) دشمنوں کی اماں؟ (نہیں) صرف مومنوں کی اماں ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُه اُمَّهٰتُهُمْ مصطفیٰ کی حرم پوری امت کی مائیں ہیں۔ حضور کی تمام حرم گیارہ ہیں، یہ حضورؐ نے گیارہ شادیاں نہیں فرمائیں یہ حضورؐ نے گیارہ دین کے مدرسے کھول دیئے دین کے مرکز کھول دیئے ایک ایک حرم جو حضورؐ کے عقد میں آئی اس کی وجہ سے پورے خاندان کو محمد کا اسلام پہنچ گیا یہ صحیح ہے۔

یہ تو اللہ نے حضورؐ کو اجازت دی کہ تُرْجِیْ اِلَیْکَ مَنْ تَشَاءُ فَتُؤْوِیْ اِلَیْکَ مَنْ تَشَاءُ جس بیوی کو چاہو رکھو۔ جس کو چاہو نہ رکھو نبی میں چالیس اشالیوں کی طاقت ہوتی ہے اور پیغمبر ممتاز ہوتا

ہے پیغمبر نگاہوں میں ممتاز ہے۔تو نے مجھے دیکھا میں نے تجھے دیکھا پیغمبر کی نگاہ نے خدا کو دیکھا ،جنت کو دیکھا ،جہنم کو دیکھا ،میزان کو دیکھا ،جبرئیل ،اسرافیل کو دیکھا ،بلال کو جوتے سمیت جنت میں پھرتے ہوئے دیکھا ،عمر کا گھر محمدؐ نے بہشت میں دیکھا ،پیغمبر نے قبر کا عذاب دیکھا ،نجاشی کا جنازہ دیکھا ،بیت المقدس کو سامنے دیکھا ،فتنے اترتے ہوئے دیکھے ،پیغمبر نے جبرائیل کو اپنی شکل میں دیکھا پیغمبر ممتاز ہوتا ہے۔

اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ جو پیغمبر دیکھتا ہے کائنات میں کوئی نہیں دیکھتا حضورؐ اندھیرے میں دیکھتے تھے حضور کریم اپنے پیچھے بھی دیکھتے تھے حضور دور تک دیکھتے تھے نبی فرماتے ہیں کہ جو ستارے کھڑے ہیں کتنے ہیں صحابہ نے کہا ایک گچھا ہے ثریا کہتے ہیں فرمایا میں مدینے سے دیکھ کر گن رہا ہوں یہ گیارہ ستارے ہیں جہاں تم نہیں دیکھ سکتے محمدؐ کی آنکھ دیکھ سکتی ہے۔سب کہو صلی اللہ علیہ وسلم۔

اِنِّی اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ فرمایا وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ ابوذرؓ کی روایت ہے جو پیغمبر سنتا ہے کائنات میں کوئی نہیں سنتا ،کہو کائنات میں (کوئی نہیں سنتا) جب وحی نازل ہوتی ہے صحابہ کہتے ہیں قدبین النمل ،جس طرح شہد کی مکھیاں بن بناہٹ کرتی ہیں ایسی آواز آتی حضورؐ فرماتے تھے یہ شہد کی مکھیاں نہیں یہ سید الملائکہ مجھے قرآن سنا رہا ہے یہ قرآن کی آواز ہے۔

حضورؐ نے بیٹھے ہوئے فرمایا اللہ اکبر ایک صحابی نے عرض کیا حضرت کیا ہوا نعرہ کیا لگایا اللہ اکبر لوگ نئے نئے اذان بھی نئی قرآن بھی نیا امام بھی نیا ماشاء اللہ نشان بھی نیا اعلان بھی نیا بیان بھی نیا مسلمان بھی نیا: لاتبدیل لکلمات اللّٰہ ایک حدیث مجھے یاد آئی پھر میں موضوع پے آرہا ہوں ایک صحابی حضورؐ کی خدمت میں آیا اس نے کہا حضرت دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَل مشکوۃ شریف کی حدیث ہے مجھے ایسا عمل بتایئے دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُہٗ دخلت الجنۃ کملی والے کوئی ایسا راستہ کوئی ایسا عمل بتایئے خدا مجھے جہنم سے بچا کر جنت عطا کردے۔الفاظ سنئے فرمایا: تقیم الصلوٰۃ المکتوب وتوتوا الزکوٰۃ المفروضۃ پانچ نمازیں وقت پے ادا کرو امیر ہو تو سال کے بعد زکوۃ دینا اس نے کہا: زدعـــلـــی کچھ بڑھایئے کچھ بڑھایئے کچھ فرمایئے کچھ بتایئے کچھ سنایئے میں اور عمل کرنے کو تیار ہوں حضورؐ فرماتے ہیں بس تکفیک نماز پڑھتے رہو زکوۃ دیتے رہو اس نے ہاتھ اٹھائے کہنے لگا: واللّٰہ لا ازید علی ھذا ولا انقص رب ذوالجلال کی قسم محبوب نہ بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا ،نمازیں پانچ ہیں ،مغرب کی کتنی رکعتیں ہیں۔(تین فرض) اگر کوئی چار پڑھے تو اجازت ہے ،؟ (نہیں) اگر

کوئی نماز ادھر (مشرق کی طرف) منہ کر کے پڑھے تو اجازت ہے؟ (نہیں) اگر کوئی ہاتھ چھوڑ دے تو اجازت نہیں اس نے کہا کہ نہ بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا زندگی نبھاؤں گا دل میں لاؤں گا السلام علیکم میں جارہا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا: بلال عبداللہ ابن مسعود عبداللہ بن سلام ابو ہریرہؓ، سعدؓ، سعیدؓ، معاذ ابن جبلؓ لبیک فرمایا باہر آؤ من سرہ الی رجل من اهل الجنة فلینظر الی هذا جو مدینے کی دھرتی پر جنتی آدمی کی زیارت کرنا چاہے آؤ ذرا دیکھا دوں یہ شخص جنت کا ٹکٹ لے کر جارہا ہے۔ نہ بڑھاؤں گا؟ (گھٹاؤں گا) کلمہ میں نہ بڑھاؤں گا نہ؟ (گھٹاؤں گا) اذان میں نہ بڑھاؤں گا نہ؟ (گھٹاؤں گا) درود شریف میں نہ بڑھاؤں گا؟ (نہ گھٹاؤں گا) قرآن میں نہ بڑھاؤں گا نہ؟ (گھٹاؤں گا) اللہ تمہیں گھٹانے سے بچائے (آمین) اب تو تم نے اذان بڑھادی ایک نے اذان کا پچھلا حصہ بڑھایا دوسرے نے کہا اچھا تو مجھ سے آگے نکل رہا ہے۔ میں پہلے بڑھاؤں گا یہ دونوں سادے ہیں، دونوں کی اذان یہاں پاکستانی ہے اور انہیں پر زور ہے دعاء کرو اللہ ہمیں وہی اذان عطا کرے جو دس سال کالے بلال نے پیغمبر کے سامنے محمد کی مسجد کے ممبر پر دی وہی اذان کا مرکز ہے۔

یہ جو اذان آپ صبح کو دیتے اور ہر وقت یہ اذان خیالی ہے اصلی اذان بلالی ہے کوئی اذان میں تبدیلی نہیں کرسکتا وہی اذان دو جو مکہ فتح ہوا آپؐ نے فرمایا: بلال! لبیک آمنہ کے لال، مجھے کرو خوشحال، ابھی ابھی فی الحال کعبے کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دو، جہاں لات وعزیٰ کے نعرے لگتے تھے آج اللہ اکبر اللہ اکبر آج خدائے قدوس کا نام بلند کرو آج لات وعزیٰ کے نعرے نہیں لگیں گے آج کے بعد خدا کی توحید کے نعرے لگیں گے وہ اذان دس ہزار صحابہ نے مسجد حرام میں کھڑے ہو کر سنی بلال نے دی۔ معراج کی رات۔ جبرائیل، لبیک اللہ کے رسول۔ فرمایا اذان یاد ہے۔ جی ہاں فرمایا بیت المقدس میں اذان دو۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء سن لیں کہ نبی بھی آخری ہے شریعت بھی آخری ہے ساری دنیا بدل سکتی ہے شریعت واذان نہیں بدل سکتی وہی بلال والی اذان دو۔ اور تمام انبیاء کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے محمد کی شریعت قیامت تک زندہ تابندہ رہے گی جبرائیل کی اذان بھی یہی ہے، حضرت عمرؓ نے جب فرشتے سے سنا کہنے لگا حضرت رات پہاڑ پر میں نے اذان سنی، فرمایا: سناؤ اللہ اکبر اللہ اکبر بلال، لبیک فرمایا: آؤ میرے عمر سے اذان سنو، ابو محذورہ، عبداللہ ابن مسعود، عبداللہ ابن ام مکتومؓ تم بھی یاد کرلو۔ جو یہ کہتا ہے کہ قیامت تک یہی اذان اللہ کے گھر اور محمد کے در سے بلند ہوتی رہے گی ہمارا مرکز مکہ مدینہ ہے نہ اذان بدلے گی نہ قرآن بدلے گا اگر پھر محبت ہے تو ماں باپ کا نام بھی بدلو۔ پھر نماز میں

بھی بڑھا دو میں پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی چار رکعتیں پڑھے مغرب کی نماز ہوگی؟ (نہیں) اگر کوئی اذان دے: اللہ اکبر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ کہنے کی اجازت ہے؟ (نہیں) اذان وہیں ختم ہوگی جہاں اللہ کے فرشتے نے سنائی حضرت عمرؓ نے بتائی بلال نے ممبر رسولؐ پر سنائی حضرت بلال والی اذان رہے گی اللہ ان کو ہدایت دے (آمین) درود اور چیز ہے اذان اور چیز ہے۔

تو دوستو! اب سنئے دوستوں نے مجبور کیا کہ آج میں اپنی اور روحانی اماں پیغمبر کی عزت، پیغمبر کی عفت، پیغمبر کی رازدار، مصطفیٰؐ کی تسکین محمہ کی خدمت گزار صدیقہؓ بنت صدیقؓ ان کا کوئی تذکرہ کر کے اپنی ماؤں بہنوں کو سمجھاؤں یہ عورت اچھی ہو تو اچھی بن جاتی ہے، یہ ڈوپٹہ اتار کر نکلے تو چکلے میں کنجری بن جاتی ہے۔ عورت کے چار رشتے ہیں بڑی ہے تو اماں ہے، برابر ہے تو بہن ہے، چھوٹی ہے تو بیٹی ہے، نکاح ہے تو بیوی ہے، دعا کرو اللہ ہماری مسلمان مستورات کو بھی دین کا علم عطا فرمائے، مریم کا حیا اتنا پسند آیا کہ اللہ نے قرآن میں سورت کا نام مریم رکھ دیا ہاجرہ کا دوڑنا اتنا پسند آیا فرمایا اولیو، قطبو، اے عبدالقادر جیلانی اے بایزید بسطامی، جنید بغدادی فریدالدین گنج شکر، ابوبکر، عثمان وعلی حسن حسین فاطمہ عائشہ تمہارا حج بھی قبول نہیں ہوگا جب تک ہاجرہ کے نقش قدم پر نہیں دوڑو گے۔

اٹھو محبوب آپ امام الانبیاء افضل الانبیاء اکرم الانبیاء اخیرالانبیاء ہیں اٹھئے ذرا ہاجرہ کی طرح آپ بھی صفا مروہ میں دوڑیں میں اس کو دیکھنا چاہتا ہوں آج پھر رحمت کے دروازے کھولنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک عورت کی یادگار ہے دعا کرو اللہ عورتوں کو سمجھ عطا فرمائے۔

رابعہ بصری ایک عورت تھی جو دو رکعت میں پورا قرآن تلاوت کرتی تھی۔ زبیدہ ایک عورت تھی جس نے دو لاکھ روپے خرچ کئے بغداد سے مکے اور رابق تک نہر زبیدہ کا پانی پہنچایا۔ کم از کم چھ سو سال سے پانی زبیدہ کی نہر کا آرہا ہے پورا مکہ منیٰ اور عرفات آج بھی نہر زبیدہ کا پانی پی رہے ہیں یہ بھی ایک عورت تھی عورتیں نیک ہوں میں کہتا ہوں ان کا حیا اتنا ہے کہ فرشتوں میں اتنا حیاء نہیں جتنا عورتوں میں حیاء ہے اللہ ہمارے گھر میں حیاء عطا فرمائے، بی بی صدیقہؓ اب ذرا توجہ کیجئے اور یہ گلی گلی کوچہ کوچہ سنائیے اللہ ہماری ماؤں کو صدیقہؓ کے نقش قدم پر چلائے بیٹیوں کو ام کلثوم زینب، بتول کے نقش قدم پر چلائے خدا ہر ایک کی گھروالی کو نبی پاک کے نقش قدم پر چلائے۔ (آمین) اور آپ نے ۲۵ سال کی عمر میں اماں حضرت خدیجہؓ سے نکاح فرمایا کسی نے کہا پیغمبر کی عمر کہاں اور کہاں خدیجہ، اب جملہ سنئے

حضورؐ نے فرمایا یہ میں نکاح نہیں کر رہا بیوہ کے اجڑے گھر کو آباد کر رہا ہوں۔

خدیجہ بیوہ تھیں اور آپ نے فرمایا میرے اسلام کو دو ہستیوں کے مال نے دولت نے فائدہ دیا عورتوں میں بی بی خدیجۃ الکبریٰ کا مال مردوں میں ابوبکر کا مال ان کی دولت کام آئی تو محمد کے دین کے کام آئی خدیجہ کو حضورؐ نے خدیجۃ الکبریٰ بھی فرمایا اور ان کی وفات پر آنسو بھی بہائے فرمایا خدا رحم کرے میری خدیجہ پر میری اولاد خدیجہ سے ہوئی چار بیٹیاں کتنی؟ (چار) تمہارے لاہور میں کچھ لوگ ہیں وہ کہتے ہیں نبی کی ایک بیٹی تھی تین بیٹیوں کا باپ اور ہے بیٹی آپ کی اور باپ اور؟ ہم کھلے بندوں کہتے ہیں نبی کی چار بیٹیاں ہیں بڑی بی بی زینب چھوٹی بتول، بڑی ابوالعاص کو دی گئی دو حضرت عثمانؓ کو عثمان ذوالنورین ایسے نہیں بنا محمدؐ کے رشتے کی وجہ سے بنا ہے اور سنئے! آج حدیث نہیں چھپاتا حضور نے بیٹیوں کو خوش دیکھ کر فرمایا: لَوْ كَانَ عِنْدِيْ اَرْبَعَةُ بَنَاتٍ لَوْ كَانَ عِنْدِيْ اَرْبَعِيْنَ بَنَاتٍ، لَوْ كَانَ عِنْدِيْ مِائَةُ بَنَاتٍ لِزَوَّجْتُكَ يَا عُثْمَانُ اگر میری چار بیٹیاں ہوتیں اور چار تھیں۔ آپ نے جو بھی مناسب تھا رشتہ کیا فرمایا اگر چار اور ہوتیں چالیس ہوتیں سو بیٹیاں خدا مجھے گیارہ حرم میں سے عطا کرتا میں محمد حضرت عثمان کے سوا کسی کو رشتہ نہ دیتا۔ کہو سبحان اللہ۔

بی بی زینب سے ابوالعاص کا ایک بیٹا علی پیدا ہوا کیا نام تھا (علی) تاریخ میں ہے کہ اسی علی نے کندھے پر کھڑے ہو کر کعبے کو صفا کیا ایک بیٹی امامہ تھی جس کے ساتھ بعد میں حضرت علی نے نکاح کیا یہ حضور کی نواسی تھی۔ اللہ ہمیں آقا کے خاندان کے جوتوں کے ذروں سے پیار عطا فرمائے عورت کا اسلام میں ایک مقام ہے اللہ تعالیٰ ہمارے گھروں میں ہماری ماؤں بہنوں بیٹیوں کو دین کا خادم بنائے۔ (آمین)

آج کل جو کچھ دیکھ رہے ہو۔ اور جتنی بدکاری ہو رہی ہے یہ بے حیائی کی وجہ سے ہے میں کہتا ہوں عورت کا سب سے بڑا زیور اور حیاء وہ پردہ ہے: اَلْحَيَاءُ حَسَنٌ وَلٰكِنْ مِنَ النِّسَاءِ اَحْسَنُ حیا اچھی چیز ہے عورت حیاء والی بڑی اچھی چیز ہے۔ آؤ عبدالشکور اب میدان میں اترے، اللہ ہمارے گھروں میں ہمیں اپنی بہنوں بیٹیوں کی شادی اس طریقے پر نصیب کرے جس طرح صدیقہ کی شادی مصطفیٰ سے ہوئی (آمین)

اس میں تبلے تھے؟ (نہیں) بینڈ؟ (نہیں) باجے؟ (نہیں) یہ منہ پر سہرا ہندوؤں والا؟ (نہیں

) رنگ؟ (نہیں) یہ عورتوں کا گیت؟ (نہیں) یہ دولھے کو اندھا کر کے روانہ کرنا؟ (نہیں) یہ چیزیں نہیں تھی۔

بی بی عائشہؓ کہتی ہیں، اور یہ بھی آج جملہ سنادوں، بی بی فرماتی ہیں کہ نبی کے حرم میں میں پہلی بیوی ہوں کہ بچپن میں مجھے پورا قرآن یاد ہو گیا۔ بی بی کہتی ہیں کہ نبی کے حرم میں میں پہلی عورت ہوں کہ میں نے کفر کی بدبو نہیں دیکھی۔ میں نے ابھی حد شعور میں قدم رکھا ادھر میرے پورے گھر میں محمد کا اسلام آچکا تھا۔ بی بی فرماتی ہیں کہ کوئی دن خالی نہیں تھا کہ محبوب چل کر میرے ابے کے گھر نہ آئیں یہ بی بی صدیقہ بتاتی ہیں بی بی عائشہؓ کہتی ہیں میرا مقابلہ کون کرے، کہو کوئی نہیں کر سکتا۔ کسی نے میرے بخاری سے پوچھا، خدیجہ کا شان زیادہ ہے یا عائشہ صدیقہ کا؟ سنئے۔ فرمایا خدیجہ نکاح میں آئی تو محمد ابن عبداللہ کہتے تھے۔ عائشہ نکاح میں آئی تو محمد رسول اللہ کہتے تھے۔ فرمایا بتول کا شان زیادہ ہے یا عائشہؓ کا؟ فرمایا بتول دختر ہے، عائشہ پیغمبر کی اہلیہ ہے بتول جنت میں علی کے ساتھ جائے گی عائشہؓ جنت میں نبی کے ساتھ جائے گی۔ بتول کو جتنا بڑھاؤ پھر بھی دختر ہے عائشہ کو جتنا گھٹاؤ پھر بھی مادر ہے جنت دختر کے قدموں میں نہیں ہوتی جنت مادر کے قدموں میں ہے۔

اَلاَ اِنَّ الْجَنَّۃَ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَات قرآن کہتا ہے: لاتقل لھما آج آپ کو سمجھانے بیٹھا ہوں تبلیغی جلسہ ہے فرمایا: لاتقل لھما اف ولاتنھرھما او مسلمانوں اماں کو اوئے نہ کہو۔ او ماں نہ کہو او بوڑھی فرمایا تم نے او اسے جھڑک کر اتنا کہا میں سارے عمل برباد کر کے جہنم کے اندر بھیج دوں گا۔

حضور نے فرمایا: صِلِي صِلِيْ اُمَّکَ ثُمَّ اَبَاکَ اماں کا خیال اماں کی قدر اماں کی خدمت اماں کا احترام پھر باپ، ظالمو، ماننے پہ آئے فاطمہ جناح کو مادر ملت مان لیا نہ ماننے پہ آئے تو عائشہ کو مادر امت نہ مانا یہ مادر امت ہے سب کہو مادر امت ہے۔

فاطمہ جناح بے چاری مر گئی میں کیا کہوں مگر لاکھوں فاطمہ ہوں مادر ملت عائشہؓ کی ایک نگاہ جو محمد کے چہرے پر پڑی ہے ایک منٹ جو نبی کے حجرے میں حضورؐ کے ساتھ عائشہؓ بیٹھ گئی اس کا مقابلہ ساری دنیا کی عورتیں نہیں کر سکتیں جاگ رہے ہو یا نہیں توجہ کیجئے دعا کرو اللہ ہمیں طریقہ نکاح شادی کا وہی رنگ عطا فرمائے جو بی بی عائشہؓ کے نکاح کا تھا کہو سبحان اللہ۔

آج لاہور والو سن لو! لاہور بے غور، کئی قسم کا شور سن لو بی بی عائشہؓ کا انتخاب ہم نے نہیں کیا عائشہؓ کا انتخاب محمد گھر میں آنے کے لئے کس نے کیا (اللہ نے) اب سنئے جب بی بی عائشہؓ پر تہمت تھی حضورؐ

کی آنکھیں سرخ تھیں، عائشہؓ رو رہی تھی ابوبکر کے ہوش ختم تھے عائشہؓ کی اماں گھر میں بیٹھی سر پے ہاتھ رکھ کر رو رہی تھی کئی دن سے محمد پریشان تھے۔ نبی کریمؐ نے اپنی کابینہ کو بلایا۔ اے ابوبکر اے عمر۔ اے عثمان اے حیدر اے بریرہؓ اے میری ازواج آؤ میں کچھ پوچھتا ہوں۔ حضور نے حیدرؓ کی طرف دیکھا فرمایا یہ بہتان یہ طوفان یہ نقصان نبوت پریشان ہر وقت حیران یہ بیان یہ کیا ہو رہا ہے بتاؤ عائشہ کے متعلق کیا کروں حیدر نے کہا طلاق دے دیں آپ کو بیویوں کی کمی ہے؟ چھوڑ دیں عائشہؓ کو اور عائشہ مل جائیں گی۔ حضورؐ چپ ہو گئے میں تبصرہ نہیں کرتا کیوں کہ حیدر بھی میرے سر تاج ہیں عمر، عمر لبیک جی تو بتا جلالی تیری اماں کے متعلق یہ مدینے میں طوفان ہے یہ عبداللہ بن ابی کتا بھونک رہا ہے یہ کونے کونے میں چہ می گوئیاں ہیں بتاؤ میں عائشہ کے متعلق کیا کروں فاروق نے تلوار میان سے نکالی کہنے لگا منافق کو میرے حوالے کر دو۔

جو محمد کا اور عائشہؓ کا گھر اجاڑ رہے ہیں میرے حوالے کرو آپ کے سامنے مولی گاجر کی طرح ٹکڑے کر کے رکھ دوں میرے حوالے کرو کہا کملی والے ایک عرض کرتا ہوں عائشہؓ آپ کے بستر پر خود آئی یا خدا نے بھیجا؟ (اللہ نے انتخاب کیا؟ پیغمبر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ انگلی یوں اٹھائی (آسمان کی طرف) عمر! خود نہیں آئی اللہ نے انتخاب کیا ہے۔ خدا نے کہا ابوبکر کی بیٹی لے لے تو عمر کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ حضرت منافقوں سے میں نبٹوں گا سنئے میں غلام عرض کر رہا ہوں آپ کو اختیار نہیں کہ عائشہؓ کو اپنے گھر سے نکالیں جس نے آپ کے گھر میں بھیجا ہے آپ کے گھر سے نکالنے کا حق بھی اسی کو ہے۔ (سبحان اللہ)

عثمان لبیک نبی آخر الزماں، بتاؤ داماد کہنے لگا حضرت آپ کے جسم پر مکھی بیٹھتی ہے؟ فرمایا نہیں۔ مچھر؟ نہیں۔ آپ کے کپڑوں پر بالوں میں جوتوں میں جوں پیدا ہوتی ہے؟ نہیں۔ پسینے میں بد بو آتی ہے؟ فرمایا نہیں۔ کہا حضرت جب آپ کے وجود کو اللہ نے مکھی جیسی مکروہ چیز سے پاک رکھا۔ میں یقین سے کہتا ہوں خدا کی قسم محمد تو بھی پاک ہے۔ تیرا بستر ابھی قیامت تک پاک رہے گا کہو نبی کا بستر ابھی؟ (پاک)

کچھ لوگ یہاں نعرے لگاتے ہیں کربلا گامے شاہ میں پنجتن پاک، اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ محمد کا سارا گھرانہ پاک ہے۔ آج ایک نقطہ بیان کرتا ہوں علماء کے لئے حضور نے بی بی بتول کو حسن حسین پاک کو حیدر کریم کو چادر کے نیچے بٹھایا فرمایا: اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلِ بَیْتِیْ طَھِّرْھُمْ مولی یہ میرا خاندان

ہے ان کو پاک کر۔ تھوڑی دیر بعد یہ آواز آئی ہے جبرئیل جا یہ بتا، الطیبات لطیبین محمد تو بھی پاک ہے تیرا بستر ا تیرا خاندان بھی پاک ہے، یہاں مانگ رہے ہیں: اَللّٰھُمَّ علی بات سنو مرچے چھوڑو: اَللّٰھُمَّ ھٰؤلاءِ اَھْلِ بَیْتِیْ وہ ملک ہی کیا ملک؟ جس میں عائشہ کا دوپٹہ محفوظ نہیں ہے پتہ نہیں کیا منہ دکھاؤ گے۔

کل بخاری رورو کے کہہ رہا تھا کل عائشہؓ نے اگر پیغمبر کے سامنے کھڑے ہو کر استغاثہ کر دیا۔ کہ محبوب میں ابوبکرؓ کے گھر تھی گڑیاں کھیلتی تھی۔ جھولے جھولتی تھی بچوں کے ساتھ مجھے عائشہ عائشہ کہتے تھے اچانک آپ آگئے نکاح فرمایا خود آپ نے مجھے دودھ پلایا۔ خود آپ دولہا بننے کے لئے صدیق کے گھر پر آئے اور مجھے لے کر امہات المؤمنین بنایا۔ حضور میں گڑیا کھیلنے والی ابوبکر کی بیٹی تھی آپ نے اپنے گھر میں لا کر بستر ے پر مجھے امہات المؤمنین ۔ مومنوں کی اماں بنایا محبوب اگر آپ نے یہ شرف دیا میں جب تک ابوبکر کے گھر تھی کوئی کچھ نہیں کہتا تھا جب سے تیرے بستر ے پر آئی کوئی منافقہ کہتا ہے کوئی لعنت بھیجتا ہے۔ کوئی مجھے کتی کہتا ہے۔ نعوذ باللہ اگر آپ کے تعلق سے یہ صلہ ملا تو میں آپ کی عزت ہوں اپنی عزت کی نگہبانی کرو۔ پھر حضورؐ نے عائشہ کے دشمنوں کو خود پکڑا خدا کی قسم قیامت تک چھڑانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ تمام نبی کی حرم برحق ہیں۔ اب چند موتی لو مجھ سے آج کی تقریر۔ صدیقہؓ کی شان پر ہے۔ صدیقہؓ کو قرآن میں دیکھو۔ سترہ آیات۔ سنو لاہور یو پتہ نہیں تم کہاں سے غلط راستے پر چلے گئے۔ بی بی عائشہ کہتی ہے میرا مقابلہ کون کرے۔ کہو کوئی نہیں کر سکتا۔ ساری حرم بیوہ تھیں میں کنواری تھی۔

فرمایا: جب میں حضور کے بستر ے پر ہوتی میرا بستر اا تنا پاک تھا کہ جبرئیل قرآن لے کر میرے بستر ے پر اترتے۔ بی بی کہتی ہے مجھے اللہ کی طرف سے سلام آئے جبرئیل نے کہا مجھے اللہ نے بھیجا۔ جاؤ میرے محبوب کو کہو میری طرف سے تیری عائشہؓ کو سلام۔ حضورؐ نے فرمایا۔ عائشہ جبرئیل تجھے سلام دے رہا ہے۔ بی بی نے رو کر کہا کہ مجھ جیسی عاجزہ کا نام وہ لے رہے ہیں۔ عائشہؓ جب سے تو میرے بستر ے پہ آئی ہے میرا خدا ابھی تجھے سلام دے رہا ہے۔ کہو سبحان اللہ

بی بی عائشہ کہتی ہے میرا مقابلہ کون کرے۔ کہو بھائی کوئی نہیں کر سکتا۔ فرمایا میرا دوپٹہ جنگ بدر میں جھنڈا بنا حضرت علیؓ نے لہرایا محمدؐ نے یہ جھنڈا بنا کر عطا فرمایا میرے جھنڈے کے نیچے بدر کی فتح ہوئی کہو: سبحان اللہ۔

بی بی کہتی ہے میرا مقابلہ کون کرے۔ کہو کوئی نہیں کر سکتا فرماتی ہیں۔ حضور ہر گھر میں ایک ایک

دو دو درائیں رہے میرے حجرے کو محمد نے گنبد خضریٰ کے طور پر قیامت تک پسند کرلیا۔اب تمام فرشتے ستر ہزار فرشتوں کا درود، تمام امت کا درود اللہ کی رحمت چوبیس گھنٹے محمدؐ کے روضے پر برستی رہتی ہے اور یہ حجرہ عائشہ کا ہے۔

آج علماء کا عقیدہ ہے سن لو۔کبھی یارسول اللہ کانفرنس کرتے ہو کبھی کچھ کرتے ہو ہمارا عقیدہ ہے کہ کعبے پر۔خدا کی قسم عرش پر، پوری دنیا پر، اتنی رحمت نہیں برس رہی ہے۔جتنی رحمت محمد کے روضے پر برس رہی ہے۔یہ ٹکڑا تمام کائنات سے افضل ہے۔کہو یہ ٹکڑا کائنات سے افضل ہے۔چونکہ عرش کرسی لوح وقلم مخلوق ہے۔میرا محمد اشرف المخلوقات ہے۔ہمارے عقیدے سنو۔

بی بی صدیقہؓ فرماتی ہیں میرا مقابلہ کون کرے۔کہو کوئی نہیں کرسکتا۔فرمایا میں نبی کے سامنے رات کو سوتی رہتی تھی اور حضور کریمؐ سجدے کو تنگ کر کے کرتے تھے جگہ تھوڑی تھی بارہ ہاتھ اور عرض تھوڑا تھا حضور گلوڑ ہو کر پیچھے ہٹ کر سجدہ کرتے تھے عائشہ کو نیند سے نہیں جگاتے تھے۔

فرمایا جہاں میں لب رکھتی تھی محمدؐ پانی پینے کے لئے وہاں لب رکھتے تھے جس لقمے کو میں اٹھاتی آدھا میں کھاتی حضور لے کر محبت سے خود کھالیتے تھے راز کی باتیں بتارہا ہوں کہ دو سبحان اللہ! سنئے! دین پوری ابھی کھل کر نہیں آیا بی بی کہتی ہے میرا مقابلہ کون کرے۔کہو بھائی کوئی نہیں کرسکتا۔ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ بَیْنَ صَدْرِیْ بَیْنَ تَحْرِفِیْ بَیْتِیْ فِیْ یَوْمِیْ فِیْ حُجْرِیْ کہو: سبحان اللہ۔ حضورؐ میری گود میں تھے ہمیں تعلق حضورؐ سے ہے۔بی بی کہتی ہے میں نے جبرئیل کی زیارت کی۔میں نے مصطفیٰؐ کا انداز وحی دیکھا۔بی بی کہتی ہے جب حضور کریمؐ رات کو مسکراتے میرا حجرہ روشن ہوجاتا بی بی کہتی ہیں میں نے رات کو دیکھا ساری ساری رات حضور سجدے میں گذار دیتے۔میں نے جا کر ایک دفعہ ڈاڑھی کو ہاتھ لگایا۔اللہ خیر ہے میرے محبوب کو یہ سجدے میں کیا ہوا؟ تو نے بلا تو نہیں لیا آواز آئی: سبحان ربی الاعلیٰ عائشہ گھبراتی کیوں ہے محمد خدا کی تسبیح میں مست سجدہ کر رہا ہے۔

بی بی کہتی ہے ایک رات حضور کو روتے دیکھا۔میں نے کہا آپ تو اتنے پاک ہیں کہ جبرائیل بھی اتنے پاک نہیں پھر بھی رو رہے ہیں۔بی بی نے بتایا فرمایا: عائشہ اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا میں اس خدا کا شکر ادا نہ کروں جس نے یتیم کے سر پر نبوت کا تاج رکھا۔یہ بی بی نے بتایا۔اب سنئے دین پوری سے علم۔یہ بی بی نے بتایا۔حضورؐ ایک رات اسی آیت پر ساری رات روتے رہے آنسو بہاتے رہے قبلہ رو باوضو میرے حجرے میں: اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ

اَلْعَزِیْزُ الْحَکِیْم مولا اگر تو اس گناہگار امت کو بخش دے تو تو بخشا جانتا ہے۔ تجھ کو پوچھنے والا کوئی نہیں یہ کس نے بتایا؟ (بی بی نے)

یہ جو لوگ صدیقہ کے دشمن ہیں ان کو پیغمبر کے حجرے کا کوئی پتہ نہیں بی بی کہتی ہیں میں نے دیکھا جب حضورؐ انور کے چہرہ انور پر پسینہ آتا، میں نے پسینے کو دیکھ کر۔ ہاتھ اٹھا کر کہا کملی والے ایک راز کی بات بتادوں۔ فرمایا عائشہ بتادو میں نے کہا یہ پسینے کے قطرے نظر نہیں آتے۔ خدا کی قسم مجھے جنت کے موتی نظر آتے ہیں۔ باوضو بیٹھا ہوں علماء بیٹھے ہیں۔ حضورؐ نے اٹھ کر عائشہؓ کی پیشانی چومی غلط کہوں تو خدا میرا علم چھین لے۔ عائشہؓ نے کہا کمل والے آج تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جنت کے بڑے بڑے شاندار موتی انوار آپ کے چہرے پر چمکتے نظر آتے ہیں۔ حضور نے پیشانی چوم کر فرمایا عائشہ محمد نے تم کو پہچانا تو نے مجھے پہچانا کہو۔ (سبحان اللہ) دین نہیں چھپاؤں گا۔

بی بی کہتی ہیں: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ رُوَیْدًا فَتَحَ الْبَابَ رُوَیْدًا اَغْلَقَ الْبَابَ رُوَیْدًا حَتّٰی ذَھَبَ اِلٰی جَنَّتِ الْبَقِیْعِ کُنْتُ فِیْہِ اَثَرِ الرَّسُوْلِ اِنْتَظَرْتُ حَتّٰی سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْ جَنَّتِ الْبَقِیْعِ صَادِقَۃً (کہو سبحان اللہ)

بی بی عائشہؓ کا حجرہ دین کا مرکز ہے پوری امت کو دین یہاں سے ملا۔ آج مولوی عبدالشکور لاہور کے در و دیوار کو ہلا کر کہتا ہے۔ میری عائشہؓ کو مصطفیٰ کی نکاح کی برکت سے تقریباً اٹھارہ سال کی عمر میں دو ہزار دو سو دس احادیث یاد تھیں۔ (سبحان اللہ)

یہ ظالم کربلا والا، یہ بڑی بڑی مونچھوں، اس سے پوچھوں، یہ کہتا ہے کہ عائشہ مومنہ نہیں تھی۔ میں کہتا ہوں پورے مدینے میں پورے مکے میں پورے عرب میں عائشہؓ کے مقابلے میں حافظ الحدیث کوئی نہیں (بے شک) آج دین پوری کو اجازت دو میں نے حیدر کو اس کے دروازے پر دیکھا۔ اماں بتاؤ؟ محمد کی رات کیسے گذرتی تھی میں نے ابوبکر کو دیکھا اماں بتاؤ محمدؐ رات کو رو رو کر کیسے دعائیں کرتے تھے۔ یہ بی بی بتاتی ہے۔

اس لئے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: کَانَ نِصْفُ عِلْمِ اُمَّۃَ عِنْدَ عَائِشَۃَ پوری امت کو آدھا علم ملا اور میری صدیقہ کو آدھا علم ملا۔ چونکہ حضورؐ کی زندگی کے دو حصے تھے ایک دن اور ایک رات، صبح سے شام تک ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کے تابعدار مدنی کے جانثار محمدؐ کے رضا کار حضور کے حب دار، پیغمبر کے پیرو کار نوٹ کرتے تھے مغرب سے سویرے تک محمد کے ہر قدم اور ہر ادا کو بی بی

صدیقہ ؓ لوٹ کرتی تھیں۔

جہاں نہ علیؓ پہنچے۔نہ فاطمہ پہنچی۔وہاں محمد کی عائشہ پہنچی۔صحیح ہے یا نہیں؟(صحیح ہے)قرآن کی حافظہ،نبی کے حرم میں،نبی کے اہل بیت میں،بی بی عائشہؓ ہے۔حدیث کی حافظ الحدیث بی بی عائشہؓ ہے۔یہ بی بی نے بتایا سنئے!دین پوری سے دین،میں حکومت سے کہوں گا،ایک تو بات ہی کوئی نہیں مانتا۔دعا کرو اللہ کوئی اچھی حکومت لائے(آمین)ابھی بل میں ترمیم ہو رہی ہے جو قرآن کا آئین ہے اس میں ترمیم نہیں مدینے کی اذان میں ترمیم؟(نہیں)درود میں ترمیم؟(نہیں)ہمارا آئین مکمل ہے ہمیں آئین بنانے کی ضرورت نہیں،ہمیں آئین چلانے کی ضرورت ہے۔ہمارا آئین قرآن ہے،آپ چلیں نہ چلیں ہم چل رہے ہیں،ہم نے قرآن کو سینے سے لگایا۔ہم نے قرآن کا جھنڈا لہرایا۔ہم نے چٹائی پر بیٹھ کر قرآن پڑھایا۔ہم نے گھر گھر محمد کا قرآن پہنچایا۔

اب سنئے دین پوری سے ابھی بات شروع نہیں ہوئی۔ابا صدیق ہے بیٹی صدیقہ ہے۔غار میں ابے کی گود آباد ہے۔حجرے میں بیٹی کی گود آباد ہے۔لاہور کرو غور چھوڑ و شور۔جب ہجرت کا سفر تھا صدیق کی گود تھی۔جب آخرت کا سفر تھا صدیقہ کی گود تھی۔وہ گود بھی پاک ہے یہ گود بھی پاک ہے۔بی بی بتاتی ہے۔اب ذرا دو چار موتی لے لو پھر میں سمجھاتا ہوں۔توجہ کریں۔

حسد کو،نفاق کو،اختلاف کو چھوڑو،اور جو لوگ بی بی کے دشمن ہیں وہ نبی کی عزت کے بھی دشمن ہیں بی بی عائشہؓ حضور کی عزت ہیں۔پیغمبر کی تسکین ہے محمد کا لباس ہے نبی کے گھر کی زینت ہے نبی کے آل کی اماں ہے۔علی کی ساس ہے حسین کی نانی ہے۔فاطمہؓ کی اماں ہے۔تم عائشہؓ کے دشمن نہیں تم فاطمہ کی اماں کے دشمن ہو۔آج دنیا میں کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔اس ملک میں نبی کے حرم کی عزت کی حفاظت کی جائے اس حکومت نے قانون بنایا کہ جو اہل بیت،آل رسول ازواج کی توہین کرے تین سال جیل میں ڈالو۔مسٹر جناح کی توہین کرے تو دس سال جیل میں ڈالو۔اس کا معنی کہ مسٹر جناح کی عزت زیادہ ہے۔صدر صاحب!پھر نظر ثانی کرو۔

یہ قانون بناؤ ہم خوش ہوں گے جو آل رسول،ازواج رسول،اصحاب رسول پر تبرا اور گستاخی کرے اس کی سزا گولی ہونی چاہئے۔مرجائے وہ کتا یا اسے گولی سے مار کر پھینک دو نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرو نہ اس کا جنازہ پڑھا جائے ٹھیک ہے یا نہیں؟(ٹھیک ہے)

لاکھوں صدر کروڑوں مسٹر جناح بی بی عائشہؓ کے جوتوں پر قربان یہ پیغمبر کی عزت ہے۔ کہو سبحان اللہ

وہ حجرہ ابھی میں دیکھ آیا (مولانا ان دِنوں حج سے واپس آئے تھے) اور میں اس لئے چیلنج کرتا ہوں ابوبکر کے مخالف کو دین پوری کی طرف سے کہہ دو مسجد نبوی نہ جائے یہ زمین کا ٹکڑا صدیق نے خریدا ہے۔ نبی کے بعد بنیاد اسی نے رکھی۔ اسی میں تقریباً سوا دو سال امام صدیق رہا۔ ٹھیک ہیں امام حسینؓ، ٹھیک ہیں امام حسنؓ کہو تم۔ مگر امام مدینہ، امام اول، امام مسجد نبوی۔ امام مصلٰی رسول۔ پہلا پہلا صدیقؓ ہے، بولو کون ہے؟ (صدیق ہے) دوسرا امام فاروقؓ تیسرا عثمان ٹھیک کہہ رہا ہوں؟ (ٹھیک ہے) فاروقؓ نے ایک دن نماز نہیں پڑھائی ساڑھے دس سال، عثمانؓ ساڑھے بارہ سال۔ یہ بھی امام ہیں۔ زور سے بولو یہ بھی امام ہیں۔

آقا نے فرمایا: **مروا ابابکر لایؤم قوم ابوبکر فیہ** حضورؐ نے فرمایا: **لَایَاْبَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالْمُؤْمِنُ اِلَّا اَبَابَکْرٍ** خدا رسول اور تمام صحابہؓ انکار کرتے ہیں کہتے ہیں صدیق کے سوا میرے مصلٰی پر امامت کوئی نہیں کرواسکتا۔ ایمان تازہ ہو رہا ہے؟ (جی ہاں) آئندہ کہا کرو امام ابوبکرؓ امام عمرؓ یہ مدینے کے امام ہیں یا نہیں؟ (ہیں) امام عثمانؓ یہ بھی امام ہیں۔

میں نے اگلے دن فارمولا پیش کیا دس ہزار آدمی تھے میں نے کہا کہ اگر جھگڑا ختم کرنا چاہتے ہو تو آؤ ان کو بلاؤ کالے کپڑے والوں کو۔ اکٹھے جلسہ رکھو۔ یہاں لاہور اسٹیڈیم میں۔ میں بھی آؤ گا۔ وہ ابوبکر کے مناقب بیان کرے میں علی کے مناقب بیان کروں گا۔ وہ بی بی عائشہ صدیقہؓ کی تعریف کرے میں بی بی فاطمہؓ کی تعریف کروں گا۔

وہ گالیاں دیں، اور لوگ نعرہ لگا رہے ہیں شیعہ سنی بھائی بھائی جن کا کلمہ علیحدہ جن کی اذان علیحدہ، جن کا قرآن جن کی ماں علیحدہ، جو میری اماں کو اماں نہیں کہتا وہ تمہارا بھائی بن سکتا ہے؟ میری اماں کو اماں کہو اور وہ اماں صرف مدینے کی اماں نہیں ساری کائنات کی اماں ہے۔ کہو سبحان اللہ۔ میری بات سمجھ میں آرہی ہے؟ میں لاہور کو سمجھا رہا ہوں۔ اللہ تمہیں ہدایت بخشے یہ اماں نے بتایا کہ جب حضورؐ باہر سے تشریف لاتے یتیم بچے لولے لنگڑے کالے بچے لاتے، عائشہ لبیک فرمایا یہ روتا ہوا مدینے کا بچہ لایا ہوں، منہ دھلاؤ، کھانا کھلاؤ۔ کپڑے پہناؤ، دودھ پلاؤ بچہ مسکرادے گا خدا جنت کا دروازہ کھول دے گا۔ بی بی کہتی ہے حضورؐ بیوہ عورتیں لاتے کہو سبحان اللہ۔ یہ سیرت حضورؐ کی کون بیان

کررہا ہے؟بولو(عائشہؓ)

میں دین پوری چیلنج کر کے پوچھتا ہوں۔جوابوبکرؓ کا دشمن ہے۔ابوبکرکونکال دواسلام سے توہجرت کا پتہ چلے گا؟(نہیں) سراقہ بن مالک نے کیا کہا پتہ چلے گا؟(نہیں) بی بی ام معبد کی جھونپڑی میں کیا ہوا کتنی دیر بیٹھے اور بکری کو دودھ آیا۔یہ سارے واقعات راستے میں جو گذرے صدیق کاانکار کروتو محمدؐ کے سفر کا پتہ چلے گا؟(نہیں) عمر کاانکار کروتو کعبے کا در کھلے گا؟(نہیں) عمرؓ کاانکار کرو کعبے میں نماز ہوگی؟(نہیں) عمر کاانکار کروتو ایک ہزار شہر فتح ہوگا(نہیں) عمر کاانکار کروتو چار ہزار مسجدیں بنیں گی؟(نہیں) عمر کاانکار کروتو پچیس لاکھ مربع میل میں محمد کا اسلام پہنچے گا؟(نہیں) عمر کاانکار کروتو پانچ سو قلعے فتح کر کے اسلام کا جھنڈا لہرایا جاسکتا ہے؟(نہیں) عمر کاانکار کروتو اسلام مدینے سے باہر نہیں جائے گا۔

عثمانؓ کاانکار کروتو قرآن جمع نہیں ہوتا،عائشہؓ کاانکار کروتو محمد کے حجرے کے دین کا پتہ نہیں چلتا۔ہمیں جو کچھ اس حجرے سے دین ملا صدیقہ کی جوتی کے صدقے میں ملا(بے شک)عائشہ کو قرآن میں دیکھو میں تو نام لینا بے ادبی سمجھتا ہوں حضورؐ نے فرمایا یہ طیبہ ہے،فرمایا طاہرہ ہے ایک دفعہ فرمایا صدیقہ ہے،ایک دفعہ فرمایا حمیرہ ہے،ایک دفعہ فرمایا بنت صدیقؓ ہے(کہو سبحان اللہ) یہ آقا کے جملے ہیں۔

بی بی بتاتی ہے۔تھک تو نہیں گئے۔توجہ کریں،گھنٹہ بول چکا ہوں ابھی تو الف بھی شروع نہیں کی۔اپنے گھروں کو صدیقہ کے نقشے قدم پر چلاؤ۔اللہ ہمارے گھروں میں بھی صدیقہ والا علم عطاء فرمائے۔

آج ایک جملہ دل میں آیا وہ تڑپانے کے قابل ہے۔ادھر عائشہؓ سے حضور رخصت ہو گئے ادھر ابا چلا گیا۔تم نے بی بی کو لاوارث دیکھ کر حملے شروع کر دیئے ابا بھی نہیں۔خاوند بھی نہیں اب کہتے ہیں عائشہ کی قبر کا بھی پتہ نہیں اس کو کنویں میں ڈال دیا نعوذ باللہ۔یہ ہماری حکومت ایسی کتابوں کو ضبط کرے ایسی کتابوں کو خدا کی قسم آگ میں جلا دے جس میں نبی کے اہل بیت کی توہین ہو آج ایک نکتہ بتادوں علماء کے لئے رسول کا خاندان ہے اہل بیت محمد کی حرم ہیں میں نے پیغمبر سے سنا: لاتو ذقنی فی اھلی او مدینے والو! میری اہلیہ کے متعلق میری بیوی کے متعلق محمد کا دل نہ دکھانا۔

ایک جملہ اور سنو۔جھوٹ نہیں کہوں گا ایک دفعہ بی بی بتول فرمانے لگیں حضور نے فرمایا: بتول أَمَا تَرْضَیْ إِنَّهَا حَبِيبَةُ حَبِيبِ اللّٰهِ بیٹی تو خوش نہیں ہوتی یہ خدا کے محبوب کی محبوبہ ہے سبحان اللہ۔

فرمایا: میں اللہ کی محبوب ہوں صدیقہ محمد کو محبوب ہے تم اس کا دل دکھاتے ہو! بی بی کہتی ہیں نبی کریم میرے حجرے سے اٹھے دروازہ بند کیا اور چلنے لگے مجھے جاگ آئی تو بے قرار ہوگئی۔ بے دار ہوگئی ہوشیار ہوگئی، طالب دیدار ہوگئی محمد کی طرف دار ہوگئی۔

بی بی کہتی ہیں حجرے سے نکلی مجھے گلیوں میں رسول اللہ کی خوشبو آئی وہ خوشبو آج بھی ہے جو لوگ ہمیں سادہ سمجھتے ہیں تقریر کرتے کرتے کہتے ہیں اٹھو اٹھو نبی آ گئے یا نبی سلام علیک میں نے کہا کہ کہاں ہیں؟ کہنے لگے چلے گئے جہاں حضورؐ ہیں وہاں خوشبو ہے وہاں زور سے بولنے کی اجازت نہیں۔ جہاں پیغمبر ہوں وہاں خدا کا عذاب نہیں آتا۔ یہاں تو ماشاء اللہ حالت خراب ہے۔ کوئی بے تاب ہے۔ کہیں سیلاب ہے۔ کہیں ہتھوڑا گروپ کا جواب ہے۔ اضطراب ہے خدا کی قسم حضورؐ کے مدینے پر جہاں اللہ کا انتخاب ہے وہاں رحمت رب الارباب ہے صحیح ہے یا نہیں؟ (صحیح ہے) کچھ لوگ بے چارے پتہ نہیں کیا کرنا چاہتے ہیں میں لڑانا نہیں چاہتا امید ہے کہ ہم اکٹھے ہو جائیں گے۔ ہمارا ان کا خدا ایک ہے ان کا نبی ہر جگہ آ جاتا ہے میرا نبی جب سے تھا اب تک مدینے میں ہے میرا نبی مدنی ہے تھوڑا فرق ہے امید ہے سمجھ آ جائے گی۔

سنئے: بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں حضورؐ نے اپنے حجرے کا در کھولا۔ یہ صدیق نے بنا کر دیا اور آج تک حضورؐ اسی حجرے میں ہیں کہہ دو سبحان اللہ۔ کسی نے کہا ہے:

تیرا حجرہ امین خاص ہے ذات رسالت کا	☆	بساطِ ارض پر یہی ہے ٹکڑا جنت کا
اسی میں رحمت العالمین رہتے تھے رہتے ہیں	☆	یہی ٹکڑا ہے جس کو گنبد خضریٰ بھی کہتے ہیں
اسی سے حشر کے دن سرور کونین اٹھیں گے	☆	مگر تنہا نہیں اٹھیں گے مع شیخین اٹھیں گے

نبی کریمؐ اٹھیں گے تو عائشہؓ کے حجرے سے۔ یہ بھی علماء کو آج بتا دوں کوئی کہتا ہے حضورؐ روضے میں نہیں کوئی کہتا ہے رسول اللہ کا وجود ختم ہو گیا نبی فرماتے ہیں: اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا جب ساری کائنات صور اسرافیل پر قبر سے اٹھے گی: اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا میری قبر کا دروازہ کھل جائے گا میں باہر نکل آؤں گا: سبحان اللہ۔

اب سنئے بات لمبی ہو رہی ہے فضائل پر بیٹھا ہوں۔ میری اماں کہتی ہے۔ بتول کی اماں کہتی ہے زینب کی اماں کہتی ہے ایک بات یاد آ گئی مظفر علی شمسی یہاں لاہور میں تھے میں نے ان سے کئی تقریریں اکٹھی کیں۔ متعصب تھا سمجھدار تھا کہنے لگا میں نے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے پوچھا جنگ جمل میں حق

پر کون تھا۔ عائشہؓ صدیقہ تھیں یا حیدر کرار۔ بخاری کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور زلفوں کو جھٹک کر کہا سنو۔ مظفر علی! عائشہؓ اماں ہے علی بیٹا ہے اماں پتھر مارے بیٹے کو تو اجازت ہے بیٹا اوئے کرے تو آخرت ختم ہو جائے گی۔ نہیں سمجھے اماں بیٹے کو سرزنش کرے اماں بیٹے سے ناراض ہو تو اجازت ہے اگر بیٹا اوے کرے تو خطرہ ہے مظفر علی شمسی نے کہا لوگ جب آپس میں لڑ رہے تھے تو آپ ہوتے تو کہاں ہوتے فرمایا کہ میں حیدر کا ہاتھ پکڑ کر کہتا حیدر کریم آپ بیٹے ہیں وہ اماں ہے بیٹے کو حق نہیں کہ اماں کا مقابلہ کرے آپ مرد ہیں وہ عورت ہے مرد، مرد سے لڑتا ہے، مرد عورت سے نہیں لڑتا۔ مسئلہ سمجھے ہو یہ سازش یہودیوں کی تھی۔

بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں حضورؐ جنت البقیع میں ابھی تو ماشاء اللہ میدان صاف ہے باب جبرائیل سے کھڑے ہوں تو جنت البقیع کا سارا منظر نظر آتا ہے اس سال میں نے ابوبکرؓ کا گھر بھی دیکھا عثمانؓ کا گھر بھی دیکھا اس سال میں نے قالین اٹھا کر وہ جگہ بھی دیکھی جہاں فُـزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ کہہ کر عمر فاروق ابولؤلوا ایرانی کے خنجر سے زخمی ہوئے فُـزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ کہہ کر گرے اس دفعہ وہ مصلیٰ رسول وہ محراب بھی دیکھا جہاں عمر قرآن پڑھتے ہوئے شہادت کا جام نوش کرتے ہوئے زخمی ہو گے کہہ دو سبحان اللہ

میں نے سنا ہے کہ کچھ بھائی کراچی سے گئے ہیں وہ کوئی الیاس قادری ہے وہ رنگین پگڑیاں بہت ساری کہنے لگا۔ مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام، عربیوں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہنے لگے یہ بھی ہے انہوں نے بڑے آرام سے پکڑ کر مدینے سے نکال دیا کہنے لگے آئندہ تشریف نہ لانا یہ ہندوستان کا درود ہو سکتا ہے یہاں درود وہی پڑھا جائے گا قیامت تک جو صدیق سے لے کر حسین پڑھ کر گیا وہ نماز والا درود۔

یہ کھڑے ہو کر جو تم زور سے بول رہے ہو۔ اپنے عمل برباد کر رہے ہو میں دعا کرتا ہوں اللہ ہمارے عملوں کو بچائے آج عبدالشکور کھل کر کہتا ہے۔ قرآن ہمارے ساتھ ہے، نبی کا فرمان ہمارے ساتھ مصلیٰ رسول کا امام ہمارے ساتھ ہے۔ مسجد رسول کا امام ہمارے ساتھ ہے۔ مسجد نبوی کے محدث ہمارے ساتھ، مسجد نبوی کے مفسر، روضہ رسول پر پہرہ دینے والے ہمارے ساتھ، پتہ نہیں تمہارے ساتھ کون ہے۔

وہ ہمیں بتا دو، ہم بھی ہاتھ چوم لیں گے (کسی نے چٹ دی) ہم حنفی ہیں امام اعظم کی تحقیق کوئی معمولی تحقیق نہیں ہے۔ امام اعظم کے تین سو استاد ہیں۔ ستاروں پر دین ہوتا تو لے آتا اور یہ تمام جاہل

نہیں۔مجمع کی طرف اشارہ اور آپ کو معلوم ہوگا کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری سے لے کر مولانا حسین سے لے کر آپ کے غیر مقلدین میں تقریباً ۲۵؍علماء ہیں جو دارالعلوم دیو بند کے شاگرد ہیں مولانا داؤد غزنوی، عطاء اللہ شاہ بخاری ایک ہی میدان سیاست میں اترے اور آپس میں ایک ہی جماعت میں کام کیا۔کیا ان کا آپس میں فاتحہ خلف الامام پر جھگڑا تھا؟ (نہیں)

مولانا لاہوریؒ نے اپنی بیٹی عبدالجید سوہدروی کو دی اور مولانا احمد علی لاہوری کی مسجد میں آ کر اکثر غیر مقلد نماز تراویح میں شامل ہوتے تھے کبھی جھگڑا ہوا؟ (نہیں) لوگوں کو فاتحہ کے بارے میں کہتے ہو۔کلمہ نہیں آتا۔ایک اسی سالہ آدمی ملا تبلیغ جماعت نے پوچھا کلمہ سناؤ کہنے لگا کیا ہمیں نہیں آتا؟ لاالہ محمد پاک رسول اللہ۔ایک عورت سے تبلیغی جماعت نے پوچھا: اماں نماز آتی ہے؟ نہیں آتی۔دعا کرو اللہ ہمیں ان جھگڑوں سے محفوظ فرمائے۔

بہرحال یہ علمی بحث ہے مجھے چلنے دیں تو جہاں میں نے: لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ کا لفظ لائیں اور مسلم شریف میں پڑھ چکا ہوں مسلم شریف کی روایت ہے حضورؐ نے فرمایا: اِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا نبی نے فرمایا۔اگر مسلم کی روایت نہ دکھاؤ تو میں مذہب چھوڑ دوں گا: اِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَاقَرَأَ فَاَنْصِتُوْا جب امام تکبیر کہے تو تکبیر کہو جب امام قرأت شروع کرے تو مقتدی چپ ہو جائے کہاں ہے مسلم میں۔کل مولانا سے پوچھ لینا (حضرت مولانا اسحاق قادری مدظلہ سے) کتاب الصلوٰۃ میں یا اشرفیہ چلے جانا ہم بھی حدیث سے باہر نہیں ہیں کہو: انشاء اللہ۔

میں اس مسئلے کو کبھی کلیئر کروں گا یہ ایک شرارت ہے کیونکہ میں تقریر ایک لائن پر لے جا رہا ہوں آپ دین پوری کو ہٹا رہے ہیں ادھر نہ جائے ادھر چلا جائے۔ایک آخری بات کہہ دوں اہل حدیث حضرات ہمارے پیچھے نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟ (پڑھتے ہیں) جھگڑا تو ختم ہو گیا ہمارا امام کھڑا ہو تو اہل حدیث نماز پڑھ لیتے ہیں۔جب ہمارے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں تو جھگڑا کیوں کرتے ہیں ختم ہو گیا۔اس پر میں دلائل دوں گا انشاء اللہ۔

مولانا سرفراز خاں صفدر دامت برکاتہم گکھڑ والوں نے ایک کتاب لکھی ہے احسن الکلام ایک کتاب مولانا ظفر احمد تھانوی جو حضرت تھانوی کے بھانجے ہیں میرے مہربان ہیں مجھے حدیث کی بھی اجازت دی تھی انہوں نے لکھی ہے وہ میرے پاس ہے ایک نہیں تقریباً چالیس حدیثیں ہیں۔کہو سبحان اللہ۔

اللہ تعالیٰ امت کو فرقے سے بچائے ایک نماز یہاں پڑھ رہا ہے (اشارہ سینے پر ہاتھ) ایک سٹینڈ اپ بنک پر پہرہ دے رہا ہے یہ نماز ہے کلمہ ہے تو عجیب ہے ایک کی اذان اتنی ہے کہ اسٹیشن سے واپس آؤ تو ابھی اذان شروع ہے۔

صدر صاحب آپ روزانہ قانون بتاتے ہیں ڈی سی کو کمشنر کو کوئی دودھ میں ملاوٹ نہ کرے۔ چینی میں ملاوٹ نہ کرے۔ کوئی گھی میں ملاوٹ نہ کرے۔ کلمہ میں ملاوٹ کرے؟ اذان میں ملاوٹ کرے؟ درود میں ملاوٹ کرے؟ صدر صاحب آپ بااختیار ہیں اعلان کرو نہ سامان میں ملاوٹ ہوگی نہ قیامت تک محمد کے دین میں ملاوٹ ہوگی جھگڑے ختم ہوسکتے ہیں۔

میں ایک جملہ بولتا ہوں غور سے سننا تم نے میری تقریر کا نقشہ بدل دیا ایک آدمی اذان سے پہلے کہتا ہے: **الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ** پھر کہتے ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر بڑا اللہ ہوا یا درود والا؟ (اللہ) میں ایک بڑا جملہ بولتا ہوں سب سے پہلے کس کا نام ہے (اللہ کا) کلمہ میں پہلا نام کس کا؟ (اللہ کا) نماز میں پہلا نام کس کا ہے (اللہ کا) بچہ پیدا ہو تو کان میں پہلا نام کس کا (اللہ کا) تکبیر میں پہلا نام کس کا ہے (اللہ کا) کچھ نہیں تھا تو کون تھا (اللہ) یہ جو الصلو والسلام کہہ رہا ہے یہ بتا رہا ہے کہ خدا دوسرے نمبر پر ہے محمد پہلے نمبر پر ہے۔ یہ صحیح ہے؟ (نہیں)

او بدھو، او لاہوری یعنی پہلے نبی ہے یا پہلے خدا ہے؟ (خدا) **لا الٰہ الا اللّٰہ** آگے **محمد رسول اللّٰہ** پہلے کون ہے؟ (اللہ) اذان شروع کرو اللہ اکبر۔ پہلے کون؟ (اللہ) یہ جو الصلوۃ والسلام کہہ رہا ہے یہ بتا رہا ہے کہ خدا دوسرے نمبر پر ہے محمد پہلے نمبر پر ہے کیا خدا سے پہلے محمد ہے؟ (نہیں) پہلے کس کا نام (اللہ کا) علماء سے پوچھو: **کل امر ذی بال لم یبدا بسم اللّٰہ فھو اقطع** جس کام میں خدا کے نام سے پہلے کسی اور کا نام لیا جائے اس میں رحمت اور برکت ختم ہو جاتی ہے۔ (بیشک) بسم اللہ پہلے اللہ کا نام۔ الحمد للہ پہلے اللہ کا نام اللہ اکبر کون بڑا ہے؟ (اللہ) اس نے جو **الصلوۃ والسلام علیک** کہا اس نے کہا بڑا خدا نہیں بڑا محمد ہے سب سے بڑا کون (اللہ) محمد سے بڑا کون (اللہ) سارے انبیاء سے بڑا کون (اللہ) عرش کرسی سے بڑا کون (اللہ) تمام خدائی سے بڑا کون (اللہ) اس لئے اذان میں اللہ اکبر۔

ایک موتی دیتا ہوں لڑاتا نہیں مجھے لڑانا نہیں سمجھانا ہے دین وہ نہیں، جس کو آپ اچھا سمجھیں دین

وہ ہے جس کو اللہ بتائے یا رسول اللہ بتائے ایک آدمی مرغی ذبح کرتا ہے بسم اللہ اللہ اکبر نہیں کہتا: اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد مرغی ذبح کردی یہ حلال ہے؟ (نہیں، حرام) حلال تب ہوگی جب بسم اللہ اللہ اکبر کہو گے۔ ایک آدمی نماز پڑھتا: الحمد للہ نہیں پڑھتا قرآن نہیں پڑھتا: اللھم صل علی سیدنا یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ اللہ اکبر رکعت ہوگئی؟ (نہیں) درود پڑھ کر نماز ہوگئی؟ (نہیں) وہی فاتحہ پڑھنی ہوگی جو نبی نے بتائی ہے۔ سمجھ میں آرہی ہے میرا کام نہیں دین میں دخل دوں: مَا اٰتٰـکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ جو کچھ رسول اللہ دے وہی لے لو جس سے روکیں رک جاؤ۔ عید کے دن روزہ حرام رکھو گے تو گنہگار ہو گے اس دن خدا کی مہمانی کرنی ہے ایک آدمی کہتا ہے عبدالشکور میں نے مدتوں کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی آج میں نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز فجر وقت عشاء منہ طرف مشرق کے پیٹھ طرف قبلے کے اللہ اکبر نماز پڑھ رہا ہے ہوگئی؟ (نہیں) ایک آدمی کہتا ہے کہ میں ابھی ابھی منیٰ عرفات سے ہار پہن کر آجاتا ہوں حاجی ہو جائیگا؟ (نہیں) بغیر تین دنوں کے حج کا کوئی ارکان ادا نہیں ہوتا اسی دن ادا ہوگا جس دن محمد نے ادا کیا ہے۔

میری تقریر سمجھ میں آرہی ہے؟ (آرہی ہے) ہم درود کے منکر نہیں درود اذان سے پہلے نہیں درود ہر وقت ہے: مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فَصَلّٰی عَلَیَّ وہ بخیل ہے جو محمد کا نام سن کر درود نہ پڑھے اذان کے بعد دعا ہے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الخ یہ دعا پڑھتے ہو؟ وہ پڑھتے نہیں جو حضور نے سکھائی میں تو کہتا ہوں یہ درود نہیں پڑھتے سر لگاتے ہیں اور ایک بات بتاؤں ناراض نہ ہونا لاہوریو! یہ سنت پیغمبر نہیں سنت سپیکر ہے جب تک سپیکر نہیں تھا یہ درود نہیں تھا اور جب سپیکر بند ہو بجلی بند ہو خدا کی قسم نہیں پڑھتے یہ سنت سپیکر ہے کیوں کہ آواز دور دور تک جاتی ہے درود پڑھتے نہیں گاتے ہیں اگر تین دن تک لوڈشیڈنگ ہو تو آذان دے کر چلے جاتے ہیں اگر سپیکر سیٹ ہو تو انکا گلہ بھی سیٹ ہوتا ہے، یہ سنت سپیکر ہے ہم سنت سپیکر کے پیچھے نہیں سنت پیغمبر کے پیچھے ہیں (بیشک)

آخری فتویٰ لیتا ہوں حضرت بلالؓ سے لڑانے نہیں آیا سمجھانے آیا ہوں حضرت بلالؓ نے دس سال مسجد نبوی کے ممبر پر آقائے نامدار کے سامنے سفر و حضر میں جہاد میں اذان دی تو الصلوۃ والسلام سے شروع کی یا اللہ اکبر سے۔ (اللہ اکبر سے)۔

عاشق وہ زیادہ تھا یا لاہوری زیادہ ہے؟ اذان وہ صحیح تھی یا یہ صحیح ہے (وہ صحیح تھی) جس کو حضور بھی سن رہے ہیں علیؓ بھی سن رہا تھا تمہاری اذان خیالی ہے ہماری اذان بلالی ہے۔ (بیشک) تمہاری بلال سے خالی ہے تمہاری مرضی۔

بی بی صدیقہ کہہ دو سبحان اللہ۔ ابھی میں نے تقریر شروع نہیں کی ڈیڑھ گھنٹہ ہو گیا ہے۔ بی بی کہتی ہے: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ایک حدیث بی بی سے پیش کروں۔ بتادوں؟ سنادوں؟ جگادوں؟ پہنچادوں؟ یا چھپادوں؟ (سنادیں)

فرمایا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ بخاری پڑھ رہا ہوں خدا کرے لاہور کا بخار صحیح ہو جائے۔ میں آپ کا بھائی ہوں میں نے کہا قرآن ہمارا ہے قرآن میں کیا ہے مصیبت میں کس کو پکارو؟ (اللہ کو) فَادْعُوْا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ قرآن میں کیا ہے بیٹی بیٹا کون دیتا ہے؟ (اللہ) قرآن میں کیا ہے مشکل کشا کون ہے: اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْءَ مشکل حل کون کرتا ہے (اللہ) میرے نادان بھائیو! عاشق رسولو قرآن بھی میرے ساتھ ہے محمد کا فرمان بھی میرے ساتھ ہے نبی نے فرمایا: اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِ ھِمْ مَسَاجِداً، اَللّٰھُمَّ لَاتَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُعْبَد، اَللّٰھُمَّ لَاتَجْعَلْ قَبْرِیْ عِیْداً۔

قرآن بھی میرے ساتھ ہے محمد کا فرمان بھی میرے ساتھ ہے حضور کے روضے پر قوالی ہے؟ (نہیں) وہاں ملنگ ہیں؟ (نہیں) طواف ہے؟ (نہیں) سجدہ ہے؟ (نہیں) نونوراتیں ہیں؟ (نہیں) سنت ہے؟ (نہیں) نعرہ رسالت وحیدری ہے؟ (نہیں) میرا وہی عقیدہ ہے جو آج بھی محمد کے روضے پر چمک رہا ہے اور موتی دیتا ہوں عبدالشکور لاہور کو چیلنج دے کر جا رہا ہے دین پوری کا وہی عقیدہ ہے جو صدیق کا ہے صدیق نے عرس کیا ہے؟ (نہیں) قوالی کی؟ (نہیں) چادر چڑھائی؟ (نہیں) قبر کو دھویا؟ (نہیں) اور صدیق نے محمد کے روضہ پر سجدہ کیا؟ (نہیں) بیٹا بیٹی مدد مانگی؟ (نہیں) جو صدیق کا مدینے میں عقیدہ تھا وہ دین پوری کا مسجد امن جامعہ حنفیہ قادریہ میں عقیدہ ہے جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں تم نے دین میں مداخلت کی ہم نے نہیں کی بی بی عائشہؓ کہتی ہیں حدیث سن لو۔

میں لڑانے نہیں آیا بیمار ہوں شوگر کا مریض ہوں۔ نہ باپ کو نہ دادا کو مگر مجھ کو گھیر لیا ہے دعاء فرمائیں اللہ مجھے شفا عطا کرے رات بھی دو گھنٹے بول آیا اللہ قبول فرمائے میں لڑانے نہیں آیا اس وقت روس سر پر ہے امریکہ کی کئی سازشیں ہیں ہم آپس میں ایک ایک چیز پر لڑ رہے ہیں میری دعا ہے اللہ امت مصطفیٰ کو آپس میں اتفاق نصیب فرمائے۔ (آمین)

ہمارا خدا ایک ہمارے بھائی کہتے ہیں:

جو عرش پر مصطوی تھا خدا ہو کر ☆ وہ مدینے میں اتر پڑا مصطفیٰ ہو کر

خدا محمد بن گیا یہ بھی ایک نہ رہا ہمارا خدا؟ (ایک) مشکل کشا (ایک) ہمارا نبی؟ (ایک) آج جس کی آنکھ نکل ہو جوتا پہننے کا پتہ نہ ہو وہ گڑ کہیں رکھ دے اور ڈھیلا کہیں رکھ دے اور بٹن کا پتہ نہ ہو میں یوں کہوں گا جس کو مالیہ خولیہ ہو پاکستان کا نبی بن جاتا ہے جو تین کپڑے اتار دے وہ پورا ولی بن جاتا ہے بڑا ولی یہ ہے جو ننگا پھر رہا ہے؟ اللہ ہمیں ہدایت دے (آمین)

جب تک زندہ ہے قریب نہیں جاتے۔ آج عبدالشکور تھپڑ مارے تجھے۔ ہم اہل اللہ کے عاشق نہیں ہم قبے چونے کے عاشق ہیں ملتان میں سوالاکھ ولی سور ہے ہیں. جس پر قبہ نہیں مزار نہیں اونچی قبر نہیں نہ کوئی فاتحہ پڑھتا ہے نہ کوئی زیارت کے لئے جاتا ہے نہ غلاف چڑھاتا ہے کہتے ہیں چلو۔ اور جو کوئی اونچی قبر ہے بڑا قبہ ہے اور بڑے بڑے ملنگ ہیں عورت مرد ہیں وہ کہتے ہیں دم مست قلندر سب کچھ قبر کے اندر۔

میں نے دیکھا کہ ہم قبے کے عاشق ہیں اولیاء کے عاشق نہیں اللہ ہمیں اولیاء کا عاشق بنائے اگر ناراض نہ ہو تو بتادوں اس لاہور کا داتا یہی ہے؟ بیٹے یہی دیتے ہیں؟ (نہیں) بارش یہی برساتے ہیں؟ (نہیں) عزت ذلت یہی دیتے ہیں؟ (نہیں) لاہور کو ہر مصیبت سے یہی بچاتے ہیں؟ (نہیں)۔

داتے کا داتا کون ہے؟ اللہ) داتے کو ولایت کس نے دی؟ (اللہ نے) داتے کو اولاد کس نے دی؟ (اللہ نے) داتے کو کرامت کس نے دی؟ (اللہ نے) داتے کو شرافت کس نے دی؟ (اللہ نے) انا اعطینا محمد کا داتا کون؟ (اللہ) وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى قیامت تک مدنی کا داتا کون؟ (اللہ) میرے نزدیک لاہور کا داتا ہو یا کسی کا، لاہور کا داتا کون؟ (اللہ) اولاد دے کر موت کون دے رہا ہے (اللہ) کہہ دیں سبحان اللہ۔

ایک حدیث سنادوں مان لو گے خدا کی قسم حضور کا ارشاد ہے دین پوری کو یاد ہے: اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ مولی جس کا تو داتا بن جائے کوئی روک نہیں سکتا۔ وَلَامُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ مولی جس کا دروازہ تو بند کردے کوئی کھول نہیں سکتا یہ حدیث ہے. جس کو انکار ہے خبیث ہے۔ اللہ ہمیں حضور پر یقین عطا فرمائے۔

سنئے بی بی صدیقہ فرماتی ہیں واقعہ بھی عجیب ہے تڑپانے والا۔ میں آگیا اس طرف بی بی کہتی

ہے حضور رات کو میرے حجرے سے آہستہ نکلے جنت البقیع چلے گئے میں بھی آقا کے نقش قدم تلاش کرتی ہوئی چلی گئی میں نے جا کر دیکھا کہ مدنی موجود ہے سربجود ہے پیغمبر نے سر کس کے سامنے جھکایا؟ (اللہ) قبرستان سامنے ہو تو سجدہ نہ کرو پانی آگے سامنے ہو تو سجدہ نہ کرو۔ کہیں آتش پرست کو موقعہ نہ مل جائے سجدہ کے لائق کون ہے؟ (اللہ) فرمایا سجدہ کر رہے ہیں کمر اٹھی ہوئی ہے ہاتھ اٹھے ہوئے ہیں آنکھوں سے موتی تیر کی دھار کی طرح بہہ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ یا اللہ یا اللہ اس قبرستان کو مصطفیٰ کی برکت سے بخش دے بخشش کس سے مانگ رہے ہیں؟ (اللہ سے) اب سب سنئے تقریر سنئے موتی چنئے حضرت صدیقہ فرماتی ہیں میں پسینہ پسینہ ہوگئی میں بہت شرمندہ ہوئی میں نے کہا: اَنَا فِیۡ اَیِّ شَانٍ اَنۡتَ فِیۡ اَیِّ شَانٍ میں کسی خیال میں آپ کسی حال میں کہہ دو (سبحان اللہ)

میں کسی خیال میں آپ کسی حال میں۔ حال کیا کمال میں۔ کمال کیا جلال میں۔ جلال کیا جمال میں۔ جمال کیا امت کے خیال میں۔ اے اللہ ان تمام قبرستان والوں کو بخش دے میں رات کو آیا ہوں والد کو اولاد یاد آتی ہے مدنی کو گنہگار امت یاد آتی ہے۔ (سبحان اللہ)

بی بی کہتی ہے میں واپس آگئی دل دھڑکنے لگا پھڑکنے لگا حضور نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا پسینہ پسینہ تھی فرمایا عائشہؓ تو اب بھی سمجھتی ہے کہ مصطفیٰ بے انصافی کرے گا: اِنۡ لَّمۡ اَعۡدِلۡ فَمَنۡ یَّعۡدِلۡ محمد انصاف نہ کرے تو کون کریگا۔

میری صدیقہ مجھے رات کو بیوی کوئی حرم یاد نہیں آتی مجھے رات کو گنہگار امت یاد آتی ہے میں سجدہ میں رو رہا تھا کہ عرش والا امت کے گناہوں کو نہ دیکھنا محمد کی روتی ہوئی دعاؤں کو دیکھنا۔

اب ایک حدیث سنو۔ بی بی کہتی ہے: کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ بَشَرًا مِنَ الۡبَشَرِ حضورؐ انسانوں میں انسان تھے ہمارے بھائی کہتے ہیں ہیں دین پوری صاحب نبی کو بشر کہا تو لعنت ہوگی کافر ہو جائے گا وہابی بن جائے گا۔ اب بی بی عائشہؓ کہہ رہی ہے: کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ بَشَرٌ مِنَ الۡبَشَرِ بی بی کے خلاف اگر کوئی جملہ گستاخی کا کہے بے ادبی کرے ایمان بچے گا؟ (نہیں) میں نے اگلے دن عجیب جملہ کہا میں نے کہا اگر نبی کو بشر کہنا وہابی ہے تو پہلا وہابی اللہ ہے اس نے کہا: اِنِّیۡ خَالِقٌ بَشَرًا میں بشر پیدا کر رہا ہوں اس نے کہا: پھر جبرائیل لایا پھر حضورؐ نے سنایا: پھر صحابہ نے پہنچایا پھر عبدالشکور تک آیا بشر کہنا وہابیت نہیں بشر ایک درجہ ہے نبی کے سوا ہر ایک کو حاصل نہیں ہے ہر نبی انسان ہوتا ہے بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے اپنے ایک لاہوریوں کو کہوں گا کبھی تقریریں اکٹھی کرواؤں۔ مولانا نعیمی

صاحب مولانا نورانی صاحب ان کو بلالو۔ ہمیں بھی بلالو ساتھ بٹھالو قرآن پڑھالو۔ پتہ چلے گا قرآن کس کے پاس ہے نبی کا فرمان کس کے پاس ہے اللہ ہمارے جھگڑے ختم کرے اسی دَل دَل میں پھنس گئے ہم۔ بی بی کہتی ہیں بخاری کی حدیث ہے: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَشَراً مِنَ الْبَشَرِ حضور انسان تھے۔ نبی کریم خود کہتے ہیں: اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ جنتی آدم کی اولاد ہے میں اس کا سردار ہوں۔ حضورؐ خود فرماتے ہیں: اَنَا اِبْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ لوگو مجھے دیکھ کر گھبرانا نہ خیال کرنا عقیدہ غلط نہ رکھنا میں عبد المطلب کا پوتا ہوں۔ عبد المطلب کون تھا۔ انسان نہیں تھا؟ (انسان تھا)

ایک حدیث اور بھی پڑھوں ایک آدمی حضور کو دیکھ کر ڈرنے لگا کانپنے لگا ہانپنے لگا۔ سنئے! حضور نے فرمایا: لَاتَخَفْ اَنَا اِبْنُ اِمْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ میں قبیلہ قریش کی ایک غریب عورت بی بی آمنہ کا بیٹا ہوں۔ جو گوشت خشک کر کے کھاتی تھی۔ ڈرنے والا نہ ڈر۔ محمد ظالم خاندان کا بیٹا نہیں۔ محمد آمنہ کا بیٹا ہے یہ صحیح ہے۔ آمنہ کون تھی تمہارا دماغ خراب تو نہیں معراج کی رات جبرائیل فرماتے ہیں: هٰذَا اَبُوْكَ آدم یہ ابا آدم ہے۔ آدم نے کہا: مَرْحَبًا بِالْإِبْنِ الصَّالِح میرا بیٹا نیک مل رہا ہے انبیاء نے کہا: مَرْحَبًا بِاَخِ الصَّالِحِ ہمارا بھائی مل رہا ہے یہ سارے نبی کون تھے؟ (بشر)

ہمارا بھائی کہتا ہے نہیں نبی تو نور تھا۔ ہم کہتے ہیں تمہارا نبی نور ہوگا ہمارا انسان ہے حضور کا خاندان سنادوں۔ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن خضر بن کنانہ بن احسن بن مدرکہ۔ حضور کا سارا خاندان بشر ہے۔

اب سنئے بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں تقریر حدیث سے ہوگی میری اپنی طرف سے بات کوئی نہیں ہوگی بعض لوگ کہتے ہیں حضورؐ نور نہیں؟ بجلی نور ہے حضور نہیں؟ ایک مولوی صاحب کہہ رہے تھے حضورؐ حاضر و ناظر نہیں؟ پتہ نہیں چلتا حضور عالم الغیب نہیں؟ تم گڑ رکھتے ہو صندوق میں چیونٹی پہنچ جاتی ہے نبی نہیں پہنچ جاتا۔ سب کہو انا للہ۔ اللہ ہمیں ان گستاخیوں سے بچائے مولوی عبد الشکور ایک جملہ کہہ دے نبی مدینے میں ہے نبوت سارے جہاں میں ہے پاور ہاؤس کہیں ہے روشنی پہنچ رہی ہے مدنی روضے میں بیٹھا ہے رحمت پہنچ رہی ہے۔ مزہ آگیا؟ (آگیا)

سورج چوتھے آسمان پے ہے ۹ کروڑ میل دور لائٹ دنیا میں پہنچ رہی ہے محمد دو ہزار میل بیٹھا نبوت کی روشنی پورے ملک میں پہنچ رہی ہے ایمان تازہ ہوا (ہوا) جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔

اب سنئے ایک حدیث سنادوں۔ تقریر صدیقہؓ پر تھی۔ جب بی بی پر بہتان آیا بی بی کہتی ہے میں

ابا کے پاس گئی ابا، ابا ہوتا ہے آج ایک راز کھول دوں جب بی بی عائشہؓ ابوبکر کے گھر ملنے آتی صدیق کھڑے ہوکر چادر اتارتے اپنے اوپر والی چادر۔ اور عائشہ کے قدموں میں بچھا دیتے اور فرماتے: مرحبا بامی، مرحبا بامتی قد جاءت امی ابوبکر کو ناز ہے کہ اماں میری گھر آگئی ہے بی بی کا پسینہ چھوٹ جاتا کہتی ابا شرمندہ کرتے ہو۔ یہ کیا کہا فرمایا: جب میرے حجرے سے گئی تو بیٹی نظر آئی محمد کے گھر سے آئی تو تیرے قدموں میں جنت نظر آئی۔ ابوبکر قدر کرتے تھے۔ میں نے مطالعہ کیا بی بی کہتی ہے مدینے میں مجھ پر طوفان تھا عائشہ اکیلی تھی بڑی مشکل میں۔ حالات ایسے تھے کہ یوں ہوگا عالم الغیب کون ہے (اللہ) اگر نبی عالم الغیب ہوتے تو چالیس دن روتے رہتے (نہیں) آج پیغمبر نے کا بینہ بلائی۔ بریرہؓ لبیک تم رات دن عائشہؓ کے گھر میں جھاڑو دیتی ہو۔ آٹا گوندھتی ہو۔ بتاؤ بی بی بریرہؓ نے کہا: ارنیــت لهـــا الا بــخيــرا میں نے زندگی بھر عائشہ میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ جاگ رہے ہو عائشہ کہتی ہے آقا کا چہرہ بدل گیا۔ پیغمبر نے بولنا چھوڑ دیا کپڑے اجڑ گئے آنکھوں میں سرمہ نہیں، بال اجڑے ہوئے کہتی ہے ابوبکر کا پتہ چلا کہ کہاں ہیں وہ تلاوت کر رہے تھے دیکھا تو ابوبکر بیٹھے رو رہے ہیں۔ میں نے کہا ابا ابا غمزدہ بیٹی آئی ہے محمد نے منہ پھیر لیا۔ سارے مدینے میں میرے خلاف طوفان ہے ابا بتاؤ میں تیرے گھر رہوں کہاں جاؤں صدمہ دیکھنا۔ ابوبکر نے آنسو پوچھتے ہوئے منہ پھیر لیا کہا عائشہ چلی جا۔ میرے گھر میں نہ جانا جس سے محمد ناراض ہے میں اس کا ابا نہیں ہوں چلی جا جہاں جاتی ہے میں تجھ کو بیٹی بھی سمجھنا عار سمجھتا ہوں۔ اماں تو قربان ہوتی ہے اماں کے پاس گئی بی بی ام رمان اماں۔ امی کہہ کر میں نے کہا امی سے چمٹ کر روؤں گی۔ اماں مجھ پہ یہ دن آگئے اماں نے کنڈی بند کر کے اندر سے کہا کہ میرے گھر نہ آ۔ نہ میں تیری اماں ہوں نہ تو میری بیٹی ہے بی بی کہتی ہے ابا کا سہارا اماں کی بے وفائی۔ میں نے سیدھا رخ عرش کی طرف کیا میں نے کہا او غریبوں کے غم خوار، او ضعیفوں اجڑوں کا غم خوار دھرتی تو مجھ سے منہ پھیر چکی ہے۔ اب تیرے حضور سجدہ کرتی ہوں۔ یعقوب سے یوسف جدا ہوا مجھ سے تیرا نبی جدا ہوا۔ مجھے تو نام بھی نہیں آتا۔ کہتی ہے ایک جملہ کہا: اِنَّمَا اشکو بثی وحزنی الی اللہ میرا غم سارا تیرے حوالے۔ آج مصطفیٰ نے منہ پھیر لیا ابا نے بیٹی کہلوانے سے انکار کر دیا امی نے کنڈی مار لی تیرا در کھلا ہے اور یہی آیت آئی: فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ صبر کروں گی مدد تو ہی کرے گا۔ عائشہ کہتی ہے میں نے سجدہ کیا زمین پر دھرتی پر سر رکھ دیا آنسو خشک تھے نہیں نکلتے تھے دوپٹہ اٹھایا اور کہا او بی بی عائشہ کے خدا! او محمد کی عزت کے خدا یا زمین کو چیر کر مجھے نگل دے یا روٹھے محمد کو

راضی کردے۔یہ دعا کس کے حضورؐ کی ؟(اللہ کے)پیغمبر کو فوراً پسینہ آیا کپکپی آئی چہرہ سرخ ہوا منہ پر چادر ڈالی ابوبکر کہتے ہیں میں بھی کانپ رہا تھا کیا ہوگا۔اچانک محمد نے چہرہ اس طرح چادر سے نکالا جس طرح بادلوں سے سورج نکلتا ہے اور پہلا جملہ کیا: بُشْرىٰ لَکَ يَا اَبَابَکْرٍ قَدْ نَزَلَ فِیْ بِنْتِکَ کِتَابِ اللّٰہ کہہ دو سبحان اللہ۔ابوبکر کیا کہنا تیری قسمت کا مبارک ہو تیری بیٹی کے حق میں خدا کا قرآن نازل ہوا اور رو پڑے فرمایا جا ابوبکرؓ میری اجڑی عائشہؓ کو خوشخبری دے وہ رو رو کے ختم ہو گئی اس کو کہہ دے عائشہ نہ رو تیرے آنسوؤں کو اللہ نے خود پونچھ دیا ہے اور اس کو کہہ دو انتظار کرے خود تکلیف نہ کرے محمد تیرے در پے آرہا ہے۔

ابوبکر نے گھر اطلاع دی اپنی بیوی ام رمان کو مبارک ہو عائشہ کا دامن صاف ہو گیا۔صحابی کہتے ہیں نبی مسکرائے اس طرح معلوم ہوا جس طرح پورا مدینہ جنت کا منظر بن گیا قرآن ساتھ لیا اور عائشہ کے دروازے کو چلے صدیق کے قدم نہیں اٹھ رہے تھے۔اماں خوشی سے پھولی نہیں سماتی۔صحابہ کہتے ہیں ایسے معلوم ہوا جیسے عائشہ اماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوئی۔پڑی ہوئی ہے آنکھوں سے سرمہ نہیں کپڑے میلے ہیں۔سر بسجود کہہ رہی ہے اور رب محمد۔اے رب الناس۔ابوبکر نے اوپر آکر کہا رونے والی عائشہ رونا بند کر دے۔خدا نے تیرے آنسوؤں کا خود صفایا کرنا چاہا ہے اور مصطفیٰ آرہے ہیں اٹھ محمد کے ہاتھ چوم مدنی کے پاؤں چوم۔اٹھ محمد کریم کا مسکرا کر استقبال کر۔اٹھ تیری اماں تجھے ملنے آئی۔پورا مدینہ تیرا منظر دیکھنے آئے آج عرش والے نے اس لئے عطاء اللہ شاہ فرماتے تھے مریم پر تہمت آئی تو بچے نے گواہی دی یوسف پر تہمت آئی تو بچے نے گواہی دی صدیقہ پر تہمت آئی تو اللہ نے گواہی دی (سبحان اللہ)

عطاء اللہ شاہ خطیب امت کہتا تھا خدا آج عرش سے اتر کر مدینے کی گلی میں آیا کہتا ہے محبوب چپ کر آپ نہ بولیں عائشہ کے حق میں، میں خدا خود بولوں گا یہ آواز عرش کو چیر چکی ہے میں خود عائشہ کے آنسوؤں کو اپنے دامن سے صاف کروں گا ابوبکر نے کہا عائشہ اور رونے والی بیٹی بی بی آنکھیں سرخ اٹھ بیٹھی۔وہی ابوبکر جس نے کہا تھا آئندہ میرے گھر نہ آنا۔ابا جان وہ وقت یاد ہے جب تم نے منہ پھیر کر کہا مجھے ابا نہ کہو میں تیرا ابا نہیں ہوں اماں رو رہی ہے اس سے پوچھو وہی ہے جس نے کنڈی بند کر کے کہا عائشہ چلی جا میں تیری اماں نہیں میرے گھر پھر نہ آنا۔حضور آرہے ہیں جنہوں نے فرمایا ایک جملہ ہے حضور کا کانپ کانپ کر بیان کر رہا ہوں فرمایا: يَا عَائِشَةَ اِنْ کُنْتَ اَجْنَيْتَ تَسْتَغْفِرِیْ

اگر غلطی ہوگئی ہے تو خدا سے استغفار کرو۔ عائشہ کہتی ہے اس وقت ایسے معلوم ہوا کہ میں پگھل چکی ہوں میرے آقا کو بھی گمان ہے کہ عائشہ کا دامن پلید ہوگیا۔ میں نے جونو برس گذارے میرے مصطفیٰ کو بھی یہ خیال ہے کہ عائشہ کا دامن پلید ہے یہی جملے ہیں بخاری کے: اِنْ کُنْتَ جَنَیْتَ تَسْتَغْفِرِیْ اگر گناہ کیا ہے جب حضور سامنے تھے ابوبکر نے کہا اٹھ محمد کا استقبال کر قرآن کی آیات سن عائشہ اٹھ خدا بھی راضی مصطفیٰ بھی راضی آج پورا مدینہ امنڈ آیا ہے منافقوں کا چہرہ سیاہ ہے اٹھ ذرا میرا جملہ سننا۔ چھپا دوں یا بتادوں؟ (بتادو) عائشہ نے یوں دیکھا آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے اجڑے بال، چہرہ بے چارگی کا زرد۔ چالیس دن کھانا پینا نہیں تھا اتنا کہا میرے کملی والے کو اتنا عرض کردو محبوب آج شکریہ اماں کا ادا نہیں کرتی۔ آج شکریہ ابوبکر کا بھی ادا نہیں ہوتا آج شکریہ محمد کا ادا نہیں کرتی میں ابھی وضو کر کے سجدہ کر کے شکریہ اس کا ادا کروں گی جس نے عرش پر بیٹھ کر میری صفائی بیان کی۔ یہ کمال ہے حضورؐ نے شکایت نہیں کی کہنے لگی ابا آپ نے گھر سے نکالا اماں نے کنڈی ماری مصطفیٰ چالیس دن بات نہیں کرتے تھے شکریہ اسی رب کا ہے جس نے بیٹھ کر میرے دامن کی صفائی دی۔

اور آواز آئی: اَلطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ آواز آئی: اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ جو کچھ عائشہ کے متعلق منافق کتے بھونک رہے ہیں میں عرش سے کہتا ہوں محمد تیری عائشہ پاک ہے۔

اور سنئے قرآن چپ نہیں ہوتا: سُبْحٰنَکَ ھٰذَا بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ مجھے اپنی پاکی کی قسم میں اپنی توحید اپنی ربوبیت میں پاک ہوں عائشہ اپنے دامن میں پاک ہے قرآن چپ نہیں ہوتا آگے کہتا ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ محبوب ان سے بھی سنا تجھے رُلایا عائشہ کو رُلایا ان کے متعلق سن! جنہوں نے اس پاک دامن اس غافلت جس کو گناہ کا پتہ نہیں اس کو مومنہ عورت پر جنہوں نے تہمت دے کر آپ کی عائشہ کو رُلایا آپ کے گھر کو اجاڑا سنئے سنئے لاہور یو! لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ دنیا و آخرت میں ان پر خدا کی لعنت ہے عائشہ کے دشمن پر خدا کی (لعنت) عائشہ کے عدو پر خدا کی لعنت، عائشہ کا دل دکھانے والے اس عائشہ صدیقہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والے پر خدا کی (لعنت) آج جملہ اور سن لو شاید عبدالشکور مر جائے پھر نہ آئے فرمایا: یَعِظُکُمُ اللّٰہُ سب پڑھ لو: یَعِظُکُمُ اللّٰہُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِہٖ اَبَدًا میں وعظ کرتا ہوں: اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِہٖ اَبَدًا جس طرح تم نے اب محمد کے گھر کو پریشان کیا عائشہ کو رُلا رُلا کے تم نے حیران کیا میں تم کو وعظ کرتا ہوں کہ اس قسم کے حالات اس قسم کے واقعہ پیدا نہ کرنا قیامت تک عائشہ کے خلاف زبان درازی اور بھونکنا

نہ: اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اگر تم نے اب عائشہ کے خلاف کوئی بات نکالی تم سے ایمان چھین کر کافر بنا کر جہنم میں ڈال دوں گا۔

میری اماں عائشہؓ کی عزت کا محافظ کون؟ (اللہ) بارہ بج گئے ہیں فرمایا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔ حدیث سنادوں؟ (سنادو) آپ تھکے تو نہیں؟ (نہیں) پکے تو نہیں؟ (پکے ہیں) یہ تقریر کتاب وسنت میں ہو رہی ہے یا مرثیوں میں ہو رہی ہے۔ صحیح ہو رہی ہے؟ (صحیح ہے) سچ ہے؟ (سچ ہے) حق ہے؟ (حق ہے) شک ہے؟ (نہیں) زور سے بولو۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ بی بی صدیقہ فرماتی ہیں: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ حضورؐ انسان تھے اب چار موتی لے لو بات ختم کروں کبھی انشاء اللہ آپ جلسہ رکھیں آئندہ جب آؤں گا تو دو گھنٹے بی بی بتول کی شان بیان کروں گا۔ بنت رسول، نہایت مقبول، بنات میں معقول، لخت جگر، نور نظر، نہایت برتر، بنت پیغمبر، اور حیدر جس کا شوہر حسن حسین جس کے پسر اور وہ کون ہے بنت پیغمبر جس کا خاوند علی المرتضیٰ ابا مصطفیٰ، بیٹا شہید کربلا، خود بی بی زہرا (سبحان اللہ) ایمان تازہ ہو رہا ہے (ہو رہا ہے)

عبدالشکور ابھی مدینہ دیکھ کے آیا جب میں ادھر بتول کا گھر ہے۔ ادھر زوجہ رسول بی بی عائشہ کا گھر ہے درمیان میں چھوٹی سی ونڈو تھی جو بند ہے وہ کھلتی ہے بی بی عائشہ جو کچھ پکاتی ہے۔ بی بی فاطمہ لے جاتی ہے۔ اماں دیتی ہے فاطمہ لیتی ہے۔ وہ دیکھو اماں دے رہی ہے۔ فاطمہ لے رہی ہے۔

بتول کے بھی ہم غلام ہیں، کہو انشاء اللہ (انشاء اللہ) تو بی بی کہتی ہیں حضور انسان تھے۔ حضور گھر میں کام کرتے تھے حضور بازار سے سودا لاتے تھے۔ حضور چولہے میں لکڑی ڈالتے تھے۔ حضور نے ایک دفعہ روٹی بھی پکائی۔ حضور اپنی لونڈی کے ساتھ چکی بھی پیستے تھے اب یہاں کے میسرؔ کو کہو میسرؔ صاحب کل آپ نے دو سیر دانے پیسنے ہیں، میسرؔ صاحب میسری سے استعفیٰ دے دیں گے۔ حضور اپنی نوکرانی کے ساتھ چکی پیستے تھے۔ مولویو، پیرو مقررو علماء کرام تمہارے نبی نے گھر میں چکی پیس کر سنت ادا کی۔

ایک حدیث سنو تو تڑپا دوں۔ عائشہ کہتی ہیں میں اندر آئی حجرے میں دیکھا تو بریرہؓ سو رہی ہے پسینے سے شرابور۔ میرے حضور رحمت سے بھرپور، اور انوار سے معمور آپ پنکھا لے کر لونڈی کو پنکھا کر رہے ہیں۔ میں نے پنکھا پکڑ لیا میں نے کہا محبوب یہ کیا فرمایا: هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ صدیقہ نہ روک مجھے گرمی ہوتی ہے تو بریرہ پنکھا کرتی ہے۔ بریرہ کو پسینہ آیا تو محمد پنکھا کر کے احسان کا بدلہ دے رہا ہے۔ یہ سیرت ہے آج تو مولوی اپنی جوتی نہیں اٹھاتا۔ بعض پیر ہیں ہمارے مظفر گڑھ کے

علاقہ میں استنجاء مرید سے کرواتے ہیں۔حضرت کہتے ہیں خود استنجاء کرواؤ۔کیا بدتمیزی ہے دعا کرو آقا کی سیرت اللہ ہمیں سینے سے لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب چار موتی لے لوالحمدللہ میں دین پوری کی مٹی ہوں جہاں سے حضرت لاہوری نے بھی فیض لیا۔حضرت لاہوری مجھ پر شفقت فرماتے تھے اللہ ان کی قبر پر ستاروں سے زیادہ رحمت برسائے۔ ہمارے دین پور میں سویرے چار ہزار کھجوروں کی گٹھلیاں پھیلائی جاتی ہیں پوری جماعت اور طلباء بیٹھ کر آدھ گھنٹہ روزانہ مصطفیٰ پر درود پڑھتے ہیں۔

مغرب کے بعد جو ذکر قادری، جو ہمارے مولانا محمد اسحٰق صاحب مدظلہ العالی آج بھی کردار ہے تھے۔مغرب کے بعد کوئی کھانا وغیرہ نہیں کھایا جاتا حلقہ بن کر پوری جماعت بیٹھ جاتی ہے تقریباً بیس منٹ اللہ کا ذکر ہوتا ہے یہی دین ہے اللہ ہمیں صحیح دین عطا فرمائے (آمین) بی بی عائشہ کہتی ہیں۔وہ تھی بی بی کی شان۔یہ ہے بی بی کا بیان۔یہ ہے بی بی کا فرمان۔یہ ہے بی بی کا اعلان۔سنو لاہور کے مسلمان۔زندہ ہو جائے ایمان۔عمل کرو تو راضی ہو جائے رحمان بتا رہا ہوں جنت کا سامان (سبحان اللہ)

فرماتی ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ، يَعْمَلُ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ الْبَيْتِ حضور اپنے گھر میں اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔بی بی فرماتی ہیں ہمارے گھر میں ایک بکری تھی میں کام میں لگی رہتی تو حضور بکری کا دودھ خود نکالتے۔ہمارے نبی بکری کا دودھ (خود نکالتے)

بکری چرانا حضور کی (سنت ہے) اللہ کا منشاء ہے کہ آج بکریوں کا ریوڑ چرا کر کل تمہیں امت کا ریوڑ دے دوں گا۔آؤ ذرا ترپا دوں۔اب عبدالشکور خطابت میں بیٹھا ہے۔شیماں! شیماں یہ حلیمہ کہہ رہی ہے۔یہ حلیمہ کی بیٹی ہے انیسہ اسی کو کہتے ہیں۔شیما! جی امی ادھر آ یہ کہاں لے جا رہی ہے در یتیم کو، یہ مکے کی نشانی، اللہ کی مہربانی، یہ تو جنگل میں لے جا رہی ہے۔اماں! محمد بھائی خود جا رہا ہے۔اماں کیا ہے بیٹی گرمی ہے اس نازک بدن کو تکلیف ہوگی۔اماں جب محمد بھائی ساتھ ہوتا ہے نا۔معلوم ہوتا ہے سارا ریوڑ سائے میں جا رہا ہے (سبحان اللہ) اماں جس دن محمد بھائی میرے ساتھ جاتا نا بکریاں گھاس نہیں کھاتی میرے محمد بھائی کو دیکھتی رہتی ہیں۔(سبحان اللہ) نبی کو بکریاں بھی پہنچانتی ہیں۔تم نے ابھی نہیں پہنچانا، پہلے حضور نورانی ہو گئے پھر خود نورانی بن گئے۔ایسا نہ کہا کرو مولانا صاحب، اللہ ہمیں ہدایت بخشے۔

حضور بکری کا دودھ نکالتے تھے ہم تو بکری کے قریب بھی نہیں جاتے۔ گھر میں نہ لاؤ ہماری تو یہاں چپس ہے، کر کے پیشاب، ہو جائے گی خراب، میں محبوب کو دیکھتا ہوں حضور کریم نے ہمیشہ بکریوں سے پیار رکھا ام معبد کی بکری کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو جب حضور روانہ ہوئے تو بکری حضور کی جدائی میں مینکتی تھی۔

حضور کریمؐ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَعْمَلُ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِي الْبَيْتِ يَحْلِب شاته وَيُكَنِّسُ فِيْ بَيْتِهٖ حضور اپنے حجرے کا جھاڑ و خود دیتے تھے (سبحان اللہ)

حضورؐ نے بکریاں چرا کر چرواہے کو اونچا کیا۔ کل کوئی آدمی بکریاں چرائے۔ مولوی عبدالشکور سے بیٹی مانگے میں کہوں لو چرواہا۔ غلبہ بان، مولانا عبدالشکور صدر مجلس سے بیٹی مانگتا ہے: اخوج حضور نے بکریاں چرا کر چرواہے کو اونچا کیا ہے۔

حضورؐ نے جھاڑو دیکر جھاڑو بردار کو اونچا کیا پیغمبر گھر میں جھاڑو دیتے تھے جوتی پھٹ جاتی تو ڈانکا خود لگاتے۔ کپڑے پھٹ جاتے تو محمد اس کو ٹانکا خود لگاتے تھے۔ یہ سنت ہے۔

اپنے کپڑے کو سینا پیغمبر کی؟ (سنت ہے) اپنی جوتی کو سینا پیغمبر کی؟ (سنت ہے) بکریاں چرانا؟ (سنت ہے) آج کسی گورنر کو کہو بکریاں چرا۔ کہے گا دم مست قلندر مارشل لاء کے اندر اتنی توہین۔ اسمبلی میں کہہ دو کہ اے قومی اسمبلی کے لوگو! ایک ایک بکری رکھو۔ کہیں گے یوں ہم تو ڈیری فارم اور دوسرا ڈبوں والا دودھ لے لیں گے۔ بکریاں چرانا حضورؐ (سنت ہے) اپنے گھر کی صفائی کرنا حضور کی؟ (سنت ہے) اپنے کپڑوں کو دھونا حضورؐ؟ (سنت ہے) اپنے جوتے کو ٹانکے لگانا حضور کی؟ (سنت ہے) اپنے مہمانوں کو کھانا کھلانا حضور کی (سنت ہے) مہمان کے لئے انتظام کرنا حضور کی؟ (سنت ہے) بی بی بتاتی ہے اماں عائشہؓ کے متعلق حضورؐ نے فرمایا تو دنیا و آخرت میں میری حرم ہے۔ آپ نے فرمایا دنیا کی عورتوں پر عائشہ کی ایسی فضیلت ہے: جس طرح شوربے میں روٹی کے ٹکڑے کر کے سید الطعام ہے۔ بی بی عائشہ تمام عورتوں کی سردار ہے (سبحان اللہ)

حضو کا جملہ سن کر سینوں پر لکھ لو۔ مٹنے نہ پائے: عائشہ، جی حضور انت زوجتی فی الدنیا والآخرۃ دوسری بیوی میرے ساتھ ہو نہ ہو دنیا میں بھی تو میرے ساتھ ہے جنت میں بھی تو میرے ساتھ ہے۔ تمہیں پیغمبر پر اعتماد ہے؟ (ہے) اللہ ہمیں حرم کی محبت عطا فرمائے (آمین)

آج میں نے دو گھنٹے مسلسل، مدلل، مکمل، الحمد للہ، بالتفصیل، بالتجلیل، بالتکمیل، بالدلیل، بالمسا

ئل بالشمائل، بالخصائل ، بالفضائل، صدیقہ کا شان بڑھے لاہور کا ایما پڑھے، ایمان تازہ ہوا؟ (ہوا ہے)

ہم آپ کے خیر خواہ نہیں؟ (خیر خواہ ہیں) آپ کو جنت کا راستہ دکھاتے ہیں ہم آپ کو مدینے کے راستے بتاتے ہیں آپ ہمیں گالی دیں دھکے دیں آپ ہم پر چاقو سے حملے کیئے درخواستی کے ناک پر حملہ کیا غلام اللہ پر آپ نے استرے سے حملہ کیا آپ نے بہت کو ہمارے خلاف کیا مگر آپ ہم سے ناراض ہوتے رہیں۔ ہم آپ کو محمد کا دامن پکڑاتے رہیں گے حدیث سناتے رہیں گے آپ کو جگاتے رہیں گے قرآن پہنچاتے رہیں گے ،کہوانشاء اللہ (انشاء اللہ) دو رکعت نفل پڑھو جمعہ کی رات پڑھو جمعرات کی شام جمعہ کی رات پڑھو ہر رکعت میں گیارہ دفعہ آیت الکرسی گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص سبق دے رہا ہوں۔ جمعہ کی رات قبلہ رو باوضو خوشبو لگا کر دو رکعت کی نیت کرو ہر رکعت میں الحمد للہ کے بعد گیارہ دفعہ آیت الکرسی گیارہ دفعہ سورہ اخلاص دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی۔ پھر قبلہ رو باوضو یکسو پیغمبر کی زیارت کی جستجو (اس طرح سو جاؤ کی سر شمال کی طرف پاؤں جنوب کی طرف اور ایک سو دفعہ پڑھو۔ حضرت لاہوری کی سوانح مرد مومن میں یہ درود لکھا ہے صَلَّی اللّٰـہ عَلیٰ النَّبِیِّ الْاُمِّیِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ایک سو مرتبہ پڑھو باوضو خوشبو لگا کر کوئی بیوی وغیرہ ساتھ نہ ہو۔ بستر اپاک ہو۔ اور دعا کر کے سوئے کہ یا اللہ مجھے اپنے محبوب کی زیارت کروادے جمعہ کی رات پھر سنیچر کی رات پھر اتوار کی رات پھر سوموار کی رات مولانا لکھتے ہیں: لاَ یُتِم لَـهُ الْـجُـمُـعَةَ الْاُخْرىٰ اِلَّا يُرىٰ آئندہ ہفتہ نہیں آئے گا کہ انشاء اللہ اپنے نبی کی زیارت ہو جائے گی۔

اس وقت تک مجھے چالیس آدمیوں کی جس میں عورتیں بھی ہیں جن کو حضور انور کی زیارت نصیب ہوگئی (سبحان اللہ) امید ہے کہ یہ وظیفہ ضائع نہیں جائے گا ہمارے بزرگوں کا مجرب وظیفہ ہے میں نے اتنی بڑی نعمت دی ہے جو بادشاہوں کے خزانوں سے نہیں ملتی۔

واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

فضائل علم و عمل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَانَبِیَّ بَعْدَہٗ وَلَارَسُوْلَ بَعْدَہٗ وَلَارِسَالَۃَ بَعْدَہٗ وَلَاکِتٰبَ بَعْدَ کِتٰبِ اللّٰہِ ،وَلَا دِیْنَ بَعْدَ دِیْنِ مُحَمَّدٍصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَااُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ،صَاحِبُ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ ،اَلَّذِیْ اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ فِی الْاِنْجِیْلِ وَالتَّوْرَاۃِ نَاسِخُ الْمِلَلِ وَالْاَدْیَانِ،قَاتِلُ الْمُشْرِکِیْنَ بِالسَّیْفِ وَالسِّنَانِ،اَرْسَلَہُ اللّٰہُ اِلَی النَّاسِ بَشِیْرًاوَّنَذِیْرًاوَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًامُّنِیْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَحْبَابِہٖ کَثِیْرًاکَثِیْرًا .اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُبِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِوَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ.

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَرَجُلٌ شَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ،وَرَجُلٌ ذَکَرَاللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ،وَرَجُلٌ ،قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ،بِالْمَسْجِدِاِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ حَتّٰی اِجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ،وَرَجُلٌ دَعَتْہُ اِمْرَاَۃٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ .وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَاتَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ اَوْکَمَا قَالَ النَّبِیُّ.

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَدْلُ حَسَنٌ وَلٰکِنْ مِنَ الْاُمَرَاءِ اَحْسَنُ،اَلْحَیَاءُ حَسَنٌ وَلٰکِنْ مِنَ النِّسَاءِ اَحْسَنُ اَلزُّھْدُ حَسَنٌ وَلٰکِنْ مِنَ الْعُلَمَاءِ اَحْسَنُ.

وَعَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍؓ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَوْرَعَ النَّاسِ اَزْھَدَ النَّاسِ ،اَعْبَدَ النَّاسِ ،اَجْوَدَالنَّاسِ اَشْجَعَ النَّاسِ،اَسْخَی النَّاسِ

وَعَنْ عُبَادَۃَابْنِ الصَّامِتِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَاِنْ کَانَ عَلَیْکُمْ عَبْدًا حَبْشِیًّا ،فَاِنَّہٗ مَنْ یَعِشْ ،بَعْدِیْ فَسَیَرٰی

اِخْتِلَافاً کَثِیْراً، وَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ، اِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَکُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَکُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ.

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا الْوَاحِدَةُ قِیْلَ مَنْ هِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ، مَااَنَا عَلَیْهِ، وَاَصْحَابِیْ اَوْکَمَا قَالَ النَّبِیُّ.

وَقَالَ عَلِیُّ الْمُرْتَضٰیؓ اَمَّا اَهْلُ السُّنَّةِ فَالْمُتَمَسِّکُوْنَ بِمَا سُنَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ.

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَابِضُ عَلَی الدِّیْنِ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرَةِ.

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَارِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَارِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی حُجْرِهَا.

۔وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اَلْمَرْاَةُ اِذَاصَلَّتْ خَمْسَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا، فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَائَتْ، اَوْکَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم.

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّؓ قَالَ قَالَ رسول الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَاتَحَسَّسُوْا وَلَاتَجَسَّسُوْا، وَلَاتَبَاغَضُوْا، وَلَاتَفَاسَقُوْا، وَلَاتَحَاسَدُوْا، وَلَاتَدَابَرُوْا، وَلَاتَکَابَرُوْا، وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا، یَدُاللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ.

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

ہمیں پھر دعوت دینِ الٰہی عام کرنا ہے ۔۔۔ جہاں کل میں پھر سے دبدبہ اسلام کرنا ہے
جس کام کے لئے آئے وہ کام نہ بگڑے ۔۔۔ سرجائے تو جائے مگراسلام نہ بگڑے
پھرغیرت اسلاف کودنیا میں جگادو ۔۔۔ پھرقوت ایمان سے باطل کو جھکادو
غیروں سے نہ مل اپنوں سے نہ کٹ ۔۔۔ ان کو نہ بڑھا اورآپ نہ گھٹ
فرقوں میں نہ بٹ مرکز سے نہ کٹ ۔۔۔ دنیا یہ ساری تیری ہے

ڈرنا ہے تو ایک اللہ سے ڈر
کرنا ہے تو ہردم نیکی کر

مرنا ہے تو اس کی راہ پہ مر
اس نکتے کو رکھ لے پیش نظر

پھر دنیا یہ ساری تیری ہے
پڑتا ہے جہاں گھمسان کا رن

باندھے ہوئے چل شمشیر وکفن
کر زندہ عرب کی رسم کہن

تیرا یہ ملک ہے تیرا وطن
پھر دنیا یہ ساری تیری ہے

تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کرجائے
اگر کچھ ہوسکے تو خدمت اسلام کرجائے

جو جان مانگو تو جان دیں گے
جو مال مانگو تو مال دیں گے

مگر یہ ہم سے نہ ہوسکے گا
کہ نبی کا جاہ و جلال دیں گے

گمراہ نہ ملے گا تمہیں شیطان سے بدتر
اور ہادی نہ ملے گا تمہیں قرآن سے بہتر

یا الٰہی تو ہمیں عامل قرآن کردے
پھر نئے سرسے مسلماں کو مسلماں کردے

وہ پیغمبر کی جسے سرتاج رسل کہتے ہیں
اس کی امت کو ذرا تابع فرماں کردے

ان مدحت محمداً بمقالتی
ولکن مدحت مقالتی بمحمد

درود شریف پڑھ لیں۔

معزز حاضرین، بزرگان دین نوجوانوں نے آپ کو جگایا اسلام کا پیغام پہنچایا۔اورراہ ہدایت صراط مستقیم دکھایا۔اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے اسلام کے سانچے میں ڈھلنے کی توفیق عطافرمائیں۔

مولانا محمد اسحاق صاحب کا وجود غنیمت ہے، حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس راستے پر ان کو قائم فرمایا مولانا اسی انداز سے قرآن وحدیث کی خدمت کررہے ہیں مولانا محمد اسحاق صاحب کے ہرکام سے ہمیں اتفاق ہے نہ یہاں نفاق ہے نہ اشتقاق ہے! ہے تو اخلاق ہے۔اللہ تعالیٰ ان جیسے بزرگوں کا سایہ ہم پرقائم ودائم رکھے۔(آمین)

علماء نے نشان دہی کی ہے کہ میں اہل سنت بتاؤں کے کون ہیں۔حضورؐ کا ارشاد صحیح ہے کہ میری امت پہ وقت آئے گا:یکثر الزنا ویقل الحیاء زنا کی بدبوآئے گی حیا کا دوردورہ ختم ہوجائے گا۔یکثر الجھل ویقل العلم جہالت زیادہ ہوگی اورعلم کم ہوگا جاہل نہ جاننے کے باوجود کہے گا تو کچھ نہیں جانتا کہے گا میں سب کچھ جانتا ہوں دین سے ناواقفیت جہالت زیادہ ہوگی علم تھوڑا ہوگا۔

اور جو کچھ ہم میں رسومات ہیں روایات ہیں۔لغویات ہیں اغلوطات ہیں۔خرافات ہیں۔وا

حیات، غلط عقائد ہیں غلط ہمارے نظریات ہیں۔ پس پردہ جہالت ہے اللہ مجھے آپ کو علم کی دولت عطا فرمائے۔

میرے محبوب کی آمد سے پہلے جو دور تھا شراب نوشی تھی۔ عیاشی تھی کعبے کا ننگا طواف تھا۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے تھے۔ ماں باپ کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ نہ ادب واحترام کا۔ خدا کو بھلا چکے تھے اس کو ایام جاہلیت کہتے ہیں۔ محمدؐ کے دور کو ایام رسالت کہتے ہیں آقا کو پہلے پہلے اللہ نے علم سے نوازا۔ اقراء کملی والے پڑھ۔ پیغمبر فرش پر ہوتا ہے استاد عرش پے ہوتا ہے۔

فرمایا: سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى کملی والے میں تمہیں ایسا پڑھاؤں گا کہ بھولنے نہ پاؤ گے۔ جب وحی نازل ہوتی تو میرے محبوب زبان کو جلدی رواں دواں فرماتے۔ کوئی لفظ نہ رہ جائے۔ فرمایا: لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ کملی والے آپ جلدی نہ کریں ذرا تیزی سے ان الفاظوں کو دہرانے کی کوشش نہ فرمائیں۔ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ تیرے دل میں محفوظ کرنا بھی میری ذمہ داری ہے تم کو قرآن پڑھانا بھی میری ذمہ داری ہے۔ پیغمبر فرش پے ہوتا ہے استاد عرش پے ہوتا ہے۔

فرمایا: علمک مالم تکن تعلم جو علم نہیں تھا میں نے وہی علم آپ کو دے دیا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں جہالت سے بچائے۔

ان لوگوں کو پتہ نہیں اگر ان کو معلوم ہوتا کہ حضور انورؐ نے فرمایا۔ آقا سے پوچھیں۔ قرآن اور حدیث علم ہے۔ علم قرآن است فقہ است وحدیث حضور نے دو چیزوں کا علم ہمیں دے دیا ہے۔

فرمایا: ترکت فیکم امرین دو چیزیں چھوڑ کر میں گنبد خضریٰ میں جا رہا ہوں۔ امتیو! ان کو مضبوطی سے تھامنا۔ مضبوطی سے پکڑنا۔ کتاب اللّٰہ وسنتی، ایک اللہ کا قرآن ہے دوسرا محمدؐ کا فرمان ہے۔ دعا کرو اللہ تمام امت مسلمہ کو یہ دو چیزیں عطا فرمائے (آمین)

مولانا رومی فرماتے ہیں جو کتاب وسنت کی بات نہ کہے بات یہ ہے کہ اس کی بات بھی نہ سنو۔ حضور تورات کو برداشت نہیں فرماتے۔ حدیث میں آتا ہے کہ دعائے پیغمبر اور مراد پیغمبر فاروق اعظم فاتح اعظم تورات کے ورقے کھول کر حضورؐ کے سامنے پڑھ رہے تھے۔

پیغمبر کے چہرے پر ناراضگی کے کچھ آثار نمودار ہوئے۔ صدیق جس کا نام میں رکھتا ہوں۔ رمز شناس نبوت فنا فی الرسول حضور کی ہر ادا کو پہچاننے والا پیغمبر کے چہرے کو بھانپ گیا جلدی سے حضرت عمر سے تورات کے ورقے لئے اور کہا: عمر اما رائت الی وجه رسول اللّٰه تیور نہیں

دیکھے نبی کے چہرے کے آثار تیور نہیں دیکھے۔حضرت عمر دوزانو ہو کر نبی کریمؐ کے سامنے آتا ہے:اعوذ باللہ من غضب رسول اللہ اللہ کے رسول کی ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔

رضیت باللہ رباً وبالاسلام دیناً وبمحمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم رسولا ونبیا اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوں۔رسول اللہ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔محمد کے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔

حضور کریمؐ نے اس کے جواب میں فرمایا۔عمر قرآن کے ہوتے ہوئے تورات پڑھ رہے ہو؟ لو کان موسیٰ حیاما وسعہ الا اتباعی آج اگر صاحب تورات موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو اپنی تورات کا پرچار نہ کرتے اپنی نبوت کا جھنڈا بلند نہ کرتے۔محمدؐ کے تابعدار ہوتے۔ایک حدیث میں ہے:لو انزل فیکم موسیٰ ثم اتبعتموہ وترکتمونی لضللتم اذا۔اگر آج صاحب تورات موسیٰ تشریف لائیں جن کو راست کی دستار مل چکی ہے تم ان کا کلمہ پڑھو۔تم ان کی شریعت کو مانو گمراہ ہو جاؤ گے اب جھنڈا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لہرایا جائے گا۔پیغمبر کا قرآن پڑھایا جائے گا،دعا کرو اللہ ہمیں کتاب وسنت سے تعلق عطا فرمائے (آمین) ان کتابوں کو ماننا ہے مگر عمل کے لئے کتاب وسنت ہے یہی دو چیزیں آقا نامدار مدینے کے تاجدار،دوجہاں کے سردار،محبوب رب غفار محبوب پروردگار،نبیوں کے سردار جن سے ہمارا پیار چھوڑ کر گئے۔ کتاب اللّٰہ وسنتی۔ایک اللہ کا قرآن ہے دوسرا کملی والے کا فرمان ہے جو ان پر ایمان لائے مسلمان ہے صاحب ایمان ہے۔جو ان کا انکار کرے نقصان ہے۔میں تو کہتا ہوں بے ایمان ہے اللہ ہمیں ان دو چیزوں سے محبت عطا فرمائے۔

عزیزان مکرم!علم کی بات کر رہا ہوں آج ہمیں یہ تمام بی اے ایل ایل بی تھرڈ ائیر سیکنڈ ائیر فرسٹ ائیر۔پی ایچ ڈی ڈبل ایم اے یہ فن ہے علم نہیں میں کہتا ہوں ایک پی ایچ ڈی لندن کر کے آئے اور ایک قرآن کا حافظ بن کے مسجد سے نکلے۔لاکھوں پی ایچ ڈی اس پر قربان کر دو وہ کرسی کا وارث ہے یہ محمد کے مصلّی کا وارث ہے۔

توجہ توجہ میں کھل کے آ رہا ہوں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ان کا مقام تھا جن کو کتاب وسنت کا علم تھا جب آپ باہر تشریف لے جاتے تو دور چلے جاتے۔ہم تو نالیوں میں سڑکوں میں جہاں ہو کوئی خیال نہیں صحابہ کہتے ہیں حضور اتنے دور چلے جاتے تھے کہ ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتے تھے۔جو ہر جگہ موجود ہے وہ اوجھل نہیں ہوتا۔اور یہ آپ کا معجزہ تھا کہ جہاں آپ جنگل میں

جاتے واپس آتے تو اس جگہ سے خوشبو آتی۔ایک صحابی ہیں ابن عباس دس برس کے ہیں وہ عصالے کرمسواک لے کراور کوزے لے کر حضور کی خدمت میں آتا پیغمبر خوش ہوجاتے۔

میرا عقیدہ ہے کہ نبی خوش ہوجائے تو جنت کے آٹھ دروازے کھل جاتے ہیں۔پیغمبر ناراض ہوجائے تو پھر دونوں جہاں سے باہر ہوجاتے۔اگر مجھے کوئی کہے کہ جنت کیا ہے میں کہوں گا جنت خداورسول کی رضامندی ہے۔جہنم اللہ ورسول کی ناراضگی ہے،حضور فرماتے ہیں:**من احبهم فقد احبنی** جومیرے یاروں سے صحابہ سے پیار کرتا ہے وہ مجھ سے پیار کرتا ہے:**ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم** جوصحابہ کادشمن ہے وہ محمد مصطفیٰ کادشمن ہے ان سے مصطفیٰ ناراض ہے۔

حضورانورؐ جب آقا نامدار دو جہان کے تاجدار کانام نامی اسم گرامی آئے دکھلاوے اور سروالا درود نہ پڑھا کرو۔اسی وقت درود پڑھا کرو صلی اللہ علیہ وسلم۔

ہمارا عقیدہ ہے:**ان للّٰہ ملائکة سیاحین فی الارض یبلغون الصلوٰة والسلام من امتی حیثما کنتم** فرمایا جب تم درود شریف پڑھتے ہو فرشتے نورانی مخلوق یہ ڈاک مدینہ پہنچادیتے ہیں۔

یہ سلسلہ جاری ہے ستر ہزار فرشتہ روزانہ حضور کے مزار پر درود پڑھتا ہے اللہ ہمیں بھی حضور سے سچی محبت عطا فرمائے (آمین) علم پر بات کر رہا تھا۔ایک ننھا سا بچہ دس سالہ حضورؐ کی خدمت میں آیا۔عصا لے کر آیا کوزہ لے آیا۔پیغمبر نے مسکرادیا۔بی بی فرماتی ہیں ہماری اماں صدیقہؓ کہ جب حضورؐ مسکراتے تو میرا حجرہ روشن ہوجاتا ہے۔(سبحان اللہ) صحابہ کہتے ہیں جب نبی مسکراتے آقا نامدار تو ہماری تھکاوٹ مصطفیٰ کے تبسم میں خوشی سے بدل جاتی۔

نبی کوآپ نے نہیں پہنچانا۔نبی کا آپ کوعلم نہیں ہے۔دوستو آج کل جو ہمارے عقائد میں خرابی ہے جہالت کی وجہ سے ہے۔میں نے قرآن کی طرف رجوع کیا میں نے کہا قرآن،صعوبت ہو! مصیبت ہو،اذیت ہو،پریشانی ہو،حیرانی ہو،گردانی ہو،بیماری ہو،لاچاری ہو،اضطراری ہو،بے قراری ہو،ذلت ہو،خواری ہو،میں کس کو بلاؤ مصیبت میں فرمایا:**فادعو االلّٰہ مخلصین له الدین**۔

میں نے قرآن سے پوچھا میرا مشکل کشا کون قرآن نے کہا:**اَمَّنْ یجیب المضطر اذادعاه ویکشف السوء** فرمایا:مشکل حل کرنے والا کون ہے؟**ء اله مع اللّٰہ** خدا کے سوا کوئی مشکل کشانہیں۔

میں نے قرآن سے پوچھا میں کس وقت پکاروں۔فرمایا:**اذا سالک عبادی عنی فانی**

قریب میں نے پوچھا کیسے پکاروں۔فرمایا:قل ادعوا اللّٰہ اودعوا الرحمن سب کہو یا اللہ یا رحمٰن لوگوں کو کسی پمفلٹ پر کسی دیوان پر ناز ہے۔ہمیں اللہ کے قرآن پر نبی کے فرمان پر ناز ہے۔

تو میں تمام مسائل آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں۔اللہ ہمیں علم عطا فرمائے۔حضورؐ نے فرمایا:اطلبوا العلم ولو کان بالصین نبی نے فرمایا:طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة مرد اور عورت بچہ اور بچی پر علم تلاش کرنا فرض ہے۔حضور فرماتے ہیں:من کان فی طلب العلم کانه یجاھد فی سبیل اللّٰہ حضور فرماتے ہیں:من مات فی طلب العلم مات شهید حضور فرماتے ہیں:مدارسة العلم ساعة خیر من الدنیا ومافیها ایک منٹ دین کے علم کی تلاش میں بیٹھ جانا۔ایک منٹ وقت دے دینا ساری دنیا کی شاہی اور تاج وتخت ایک طرف ہے۔ایک منٹ قرآن حدیث کے لئے دے دینا ایک طرف ہے۔

مجھے اور آپ کو اللہ علم کی دولت عطا فرمائے۔حضور کریمؐ فرماتے ہیں:اھل القرآن ھم اھل اللّٰہ جو قرآن پڑھ رہے ہیں۔وہی اہل اللہ ہیں حضور فرماتے ہیں:جو قرآن کی تلاش میں ہیں:ھم ضیوف رسول اللّٰہ قرآن پڑھنے والے طلباء مصطفیٰ کے مہمان ہیں،اللہ ہمیں آقا کا مہمان بنائے۔ (آمین) آج جو غزلیں زیادہ پڑھے سریں زیادہ کریں وہ بڑا اعلامہ ہے۔گالیاں زیادہ دے۔نہیں میرے بھائی۔اللہ مجھے آپ کو دین کا علم عطا کرے۔(آمین)

مثل العالم والجاھل کمثل الحی والمیت .مثل العالم والجاھل کمثل البصیر والضریب اہل علم ایسا ہے جیسے آنکھوں والا ہے جاہل ایسا ہے جیسا نابینا ہے۔عالم ایسا ہے جیسا زندہ۔جاہل ایسا ہے جیسے مردہ۔اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ بننے کی توفیق فرمائے۔خدا مجھے اور آپ کو بینا بنائے۔

علم کی بات تھی آقا کو پہلے پہلے جو وحی نازل ہوئی۔جبل نور پر،اس پہاڑ کا نام بھی نور ہے جہاں حضورؐ پر قرآن نازل ہوا۔تم نور و بشر کے جھگڑے میں ہو۔پیغمبر کا وہ شہر بھی نور ہے آج بھی اس پہاڑ کے پتھر دیکھو تو خدا کی قسم اس میں سونا چمکتا ہے۔میں دیکھ کے آیا ہوں۔جبل نور،جس کا نام غار حرا ہے میں نے وہاں تقریر بھی کی۔کئی لوگ بے ہوش گئے میں نے کہا یہ وہ غار ہے جہاں پہلی دفعہ قرآن اترا اور مصطفیٰ نے قرآن سن کر اللہ کی وحی کو سینے میں لیا اور جبرئیل کی زیارت کی اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اس پہاڑ کو دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

شملہ اور کاغان کے عاشقو!اللہ تمہیں جبل رحمت،جبل نور کا عاشق بنائے۔تمہارے سارے

ملک پر اتنی رحمت نہیں برستی جتنی جبل رحمت پر رحمت برستی ہے۔ خیر بات دور جارہی ہے میں موضوع میں آنا چاہتا ہوں۔ علم اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو دین کا علم عطا فرمائے۔ (آمین) اس ملک میں جب دودھ میں ملاوٹ چینی میں ملاوٹ آٹے میں ملاوٹ یہ قابل دست اندازی پولیس ہے اور جرم ہے یہاں تو کلمے اور ہر چیز میں ملاوٹ ہے۔ قرآن میں ملاوٹ، دین میں، اذان میں ملاوٹ، دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں مخلوق کے جرم، خالق کے جرم دونوں سے بچائے۔ اللہ ہمیں صحیح دین عطا فرمائے (آمین) ایک صحابی جب قریب آیا تو اس نے حضور کی خدمت کی۔ پیغمبر خوش ہوئے۔ تو انعاماً فرمایا: اللھم علمہ علم الکتاب مولا اس بچے کو قرآن کا علم دے دے۔ نبی کا دیوانہ کہتا ہے جب حضور کا ہاتھ مبارک لگا ہاتھ جدا ہوا مجھے پورا قرآن حل ہو گیا۔

اس کو خیر الامت کہتے ہیں۔ مولانا محمد اسحاق کو پتہ ہے رئیس المفسرین ابن عباس سب سے چھوٹا ہے مگر میں نے صدیق، فاروق، حیدر کرار کو دیکھا کہ جب قرآن کا کوئی نقطہ حل کرنا ہوتا تو حل بھی یہی بچہ کر رہا ہے۔

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا جو نقطہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اس اک کملی والے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں

حضور پاک ہر صفت میں سارے انبیاء سے بھی افضل ہیں، حضور سخاوت لیاقت میں، شرافت میں، امانت میں، دیانت میں، مسرت میں، صورت میں، شجاعت میں، علمیت میں، حضور تمام انبیاء سے علم میں بڑے ہیں۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔

مگر یہاں نکتہ حل کر دیں، خدا لاشریک ہے۔ علم ہو تو قدرت ہو، خدا کی خالقیت مالکیت، رزاقیت، ستاریت، جباریت، مسجودیت، معبودیت، اس کا شریک کوئی نہیں ہے۔ پتہ نہیں تم نے جہالت سے کیا کیا باتیں سمجھ لیں ہیں۔

حضور مانگ رہے ہیں۔ میرا اللہ کہتا ہے۔ مدنی مانگو: قل رب زدنی علماً میرے اللہ مدنی کا علم بڑھا دے فرمایا مانگنا تیرا کام ہے علم دینا میرا کام ہے۔

آج آپ کو نقطہ بتاؤں۔ حضور کو قیامت کے دن نیا علم دیا جائے گا۔ علماء بیٹھے ہیں۔ جنہوں نے بخاری، ترمذی حدیث پڑھی ہے فرمایا: اوتیت المحامد یوم القیامۃ لااعلم الان قیامت کے دن خدا مجھے حمد کے وہ صیغے اور کلام سکھائے گا جواب مجھے پتہ نہیں۔ قیامت کے دن خدا مجھے مانگنا

سکھاتا جائے گا۔ محمدؐ مانگتا جائے گا۔ حضور کے الفاظ ہیں۔ پیغمبر پر جھوٹ نہیں کہہ رہا ہوں اور جو پیغمبر پر جھوٹ کہے وہ جہنمی ہے من کذب علی متعمداً لاہوریو! کیا ہوا یہاں بخاری کی تقریریں ہوئیں انہوں نے زندگی آپ کو یہاں دے دی جہاں مولانا لاہوری نے اپنی جوانی لٹادی پینتالیس برس مگر ابھی آپ کے عقائد صحیح نہیں ہوئے۔ یہاں بڑے بڑے اولیاء اللہ سو رہے ہیں علی ہجویری جیسے اللہ ان کی قبروں پر رحمتیں برسائے۔ پتہ نہیں میں حیران ہو۔ لاہور ہے جب دیکھو شور ہے۔ جھگڑا عام طور ہے جب دیکھو بے غور ہے۔ کوئی بے چارہ چیئر مین ہے کوئی چور ہے۔ شرارت کا زور ہے اللہ تعالیٰ لاہور کو قابل غور بنائے۔ سنئے اللہ ہمیں علم عطا فرمائے۔ (آمین)

شرارت مت کرو۔ دین کو سمجھو۔ ہر چیز جو مسئلہ ہو کتاب وسنت سے پوچھو۔ حضور انور نے سینے پر ہاتھ مارا۔ حضور انور نے فرمایا: یوم الناس اعلمکم میرے مصلّٰی پر کروڑ پتی جس کے کپڑے اچھے جس کی کار بلڈنگ ہو اس کو کھڑا نہ کرو مصلی رسول پر وہی آئے جس کے سینے میں میرے دین کا علم زیادہ ہو۔ حضور نے فرمایا العلماء ورثة الانبیاء علماء انبیاء کے وارث ہیں بالکل قرآن وحدیث سے باہر نہیں جاؤں گا اور علم ہے بھی قرآن وسنت قرآن مجمل ہے حدیث شرح ہے۔ میں کہوں گا قرآن مختصر ہے حدیث اس کی تفصیل ہے اور ہماری تفسیر وہی صحیح ہے جو مصطفیٰ کی زبان سے آئے سارے کہو صلی اللہ علیہ وسلم۔

توجہ۔ آقا نے سینے پر ہاتھ مارا حضور کا ہاتھ بھی پاک، لوگ تو کہتے ہیں پنجتن پاک ہم کہتے ہیں پیغمبر کا سارا گھرانہ پاک بلکہ قرآن کہتا ہے: وثیابک فطھر حضور کا لباس بھی پاک پیغمبر کا بستر ابھی (پاک) بی بی ام حبیبہ حضرت معاویہ کی بہن اور ہماری اماں۔ جب ابوسفیان باپ ملنے آیا تو بی بی نے بستر اٹھا کر رکھ دیا۔ ابوسفیان نے کہا کیا ہوا؟ بی بی نے کہا: قم یا ابی وہ ڈر گیا اور ناراض ہو کے گھر گیا۔ ابوسفیان ہوا نقصان میں تو حیران۔ یہ کیا کہہ رہی ہے۔ بستر ے رکھ کے کہا ابا جی اب بیٹھو۔ اس نے کہا چھ مہینے کے بعد ملنے آیا اور یہ احترام؟ فرمایا یہ بستر امیرے محبوب مصطفیٰ کا ہے آپ نے ابھی کلمہ نہیں پڑھا کافر ہیں کفر پلید ہے۔ محمد کا بستر پاک ہے۔ پیغمبر کے بستر ے پر بھی پلید آدمی نہیں بیٹھ سکتا تو نبی کے روضے میں کیسے کوئی جا سکتا ہے: انما المشرکون نجس فلایقربوا المسجدالحرام بعد عامھم ھذا مدنی، جو پلید ہے وہ تیری پاک مسجد میں آ ہی نہیں سکتا۔

حضور کا لباس بھی پاک ہے: والرجز فاھجر حضور کا ماحول بھی پاک فرمایا۔ محبوب جو آپ

کی محل میں بیٹھیں گے پاک بیٹھیں گے بلکہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ کا مدینہ بھی پاک ہے حضور فرماتے ہیں: المدینۃ کالکیر حدیث پڑھ رہا ہوں۔ میرا مدینہ لوہار کا چولہ ہے۔ اس میں صحیح لوہا رہے گا گند اگل جائے گا۔ زنگ ختم ہو جائے گا۔

حضورؐ نے فرمایا: مدینہ میرا پاک ہے مومن کو مدینے میں چین آئے گا۔ منافق کو کبھی چین نہیں آئے گا۔ میرا مدینہ بھی پاک ہے بلکہ حضورؐ کا ارشاد مجھے یاد ہے: مدینۃ انت طاب طیب طیبہ مطاب لطیب تیرا نام طابہ ہے طیبہ ہے مطابہ ہے، قیامت تک مدینہ تو ہر برائی سے پاک رہے گا۔ (سبحان اللہ)

دجال سے پاک، زلزلے سے پاک، قحط سے (پاک) عذاب سے (پاک) اور یالہ باری سے (پاک) فرمایا تیرا شہر بھی پاک۔ حضورؐ کا حرم بھی پاک۔ ازواج مطہرات الطیبات للطیبین محبوب میں نے قانون بنالیا ہے کہ آئندہ آپ بھی پاک ہیں آپ کے نکاح میں آنے والی بھی پاک ہے۔

بی بی عائشہؓ کا نکاح حضورؐ نے خود نہیں کیا۔ فرمایا: یاایھاالنبی انا احللنا لک ازواجک محبوب جو بھی آپ کے بستر پر حرم آئی ہے بی بی مبارک آئی ہے: انا احللنا اس کو میں نے انتخاب کیا۔

اور فرمایا: یانساء النبی توجہ کیجئے۔ آج تو کتابیں لکھی جا رہی ہے کہ نعوذباللہ جس طرح حضرت نوح اور لوط کی بیوی ایمان والی نہ تھیں اسی طرح یہ بھی نعوذباللہ بے ایمان ہیں سہم مسموم وغیرہ کتب مل رہی ہیں۔ میں عرض کر رہا ہوں حضور کے حرم بھی پاک فرمایا: اے محبوب مکرم الطیبات للطیبین والطیبون للطیبات میں قانون بنا رہا ہوں پاک عورتوں کے لئے پاک اور پاک مردوں کے لئے پاک عورتیں ہیں۔ اس لئے ان کا نام ہے ازواج مطہرات۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کی گلیوں کے ذورں سے نبی کے گلیوں کے کتوں کے پاؤں کے ذروں سے بھی عقیدت عطا فرمائے۔ (آمین) مولانا قاسم نانوتوی بن جاؤ:

اڑا کے باد میری مشت خاک کو پس مرگ — کرے حضور کے روضہ کے آس پاس نثار

و لے یہ رتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا — کہ جائے کوچہ اطہر میں تیرے بن کے غبار

نعرہ تکبیر اللہ اکبر۔ تاج و تخت ختم نبوت، زندہ باد، اکابرین علماء دیوبند، زندہ باد۔ بانی دار العلوم دیوبند، زندہ باد، اب ہم لڑ رہے ہیں۔ آپ کہتے ہیں عاشق رسول ہم ہیں ہم کہتے ہیں ہم ہیں:

فستبصر و یبصرون میں اعلان کرتا ہوں۔ قیامت کے دن تم بھی اپنے آپ کو دیکھ لینا۔ ہمیں بھی دیکھ لینا انشاء اللہ میں کوئی گالی نہیں دیتا۔ دعا کرو اللہ سب کا خاتمہ بالخیر کرے میں لڑانے نہیں آیا سمجھانے آیا ہوں۔

تو بات علم کی ہو رہی تھی علم پر اللہ ہمیں علم عطا فرمائے۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ محبوب مکرم کہ جو بھی حرم آپ کے نکاح میں آئی ہے: انا احللنا لک. یانساء النبی لستن کاحد من النساء مدنی تیرا حرم عام عورتیں نہیں یہ مومنوں کی اماں ہیں امت پہ مومنوں کی اماں ہیں امت پہ حرام ہیں ازواج مطہرات ہیں۔ دورد شریف۔

تو حاضرین کرام، علم کی بات تھی، اللہ مجھے آپ کو علم عطا فرمائے۔ (آمین) یہ جو کچھ میں نے بتایا جہالت کی وجہ سے ہے۔ میں نے محبوب سے پوچھا کہ میں اپنی بی بیوں کو باہر پھرنے کیلئے اکیلی بھیجوں فرمایا نہ۔ میں نے کہا میں قبرستان بھیجوں۔ فرمایا: لعن اللّٰہ الزوارات القبور والمتخصات علیھن لعن اللّٰہ الزاوارات القبور جو صرف قبر کی زیارت کرنے کیلئے اپنے گھر سے عورت جاتی ہے اس کے جانے پر اللہ کی لعنت کی۔ آپ کو ان چیزوں کا علم نہیں ہے۔ نبی نے یہ نہیں فرمایا قبروں میں تسلے بجاؤ، بلکہ یہ فرمایا کہ جب تم قبرستان جاؤ تو کہو: السلام علیکم یااھل القبور انتم سابقون انا بکم للاحقون انشاء اللّٰہ یغفر اللّٰہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر.

اب تو جا کے کہتے ہیں لے گکڑتے دے پتر۔ ہمارے ملتان میں کہتے ہیں پیارا پیارا شاہ جمال پتر دیویں رتہ لال، رنگ لگا کے دیویں یہ جہالت ہے۔ حضورؐ نے فرمایا عبرت حاصل کرو۔

میں علم بتا رہا ہوں۔ اللہ مجھے آپ کو علم عطا فرمائے۔ یہ سب جو کچھ ہے میں نے پوچھا محبوب سے کہ تیرا ابو بکر کون ہے فرمایا: ابوبکر فی الجنۃ اب ساری دنیا کہے کہ صدیق صحیح نہیں۔ یہ سچے ہیں یا حضور سچے ہیں؟ ابو جہل سے ایک مشرک نے پوچھا: کیف وجدت محمداً اکیلا زید بن اخنس بن شریک نے ابو جہل سے پوچھا تو مخالفت کرتا ہے۔ اہانت کرتا ہے عداوت کرتا ہے ہر وقت پیغمبر کے برسر پیکار ہے۔ تکرار ہے، لیل و نہار ہے، تو بے زار ہے۔ پاگل یہ بتا کہ مصطفیٰ کی سیرت کیسی ہے آس پاک دیکھ کر کہا: لیس انا غیری وغیرک اور تو کوئی نہیں۔ کہنے لگا نہیں! اب ابو جہل نے کہا: ما رائیت مثل محمد صادقاً فی العرب کہنے لگا سارا عرب پھر چکا ہوں اس محمد جیسا سچا میں نے نہیں دیکھا۔ (سبحان اللہ)

پیغمبر کی بات سچی ہے اور علم اسی کا نام ہے: ابوبکر فی الجنۃ عمر فی الجنۃ عثمان فی

الجنة علی فی الجنة خارجی بھی گئے رافضی دونوں گئے، ہم صحابہ کے بھی غلام ہیں اہل بیت کے بھی غلام ہیں یا نہیں ہو؟ (غلام ہیں)

اہل سنت کا معنی اہل سنت والجماعت ترجمہ ہے لفظ حدیث کا حضور فرماتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں ۷۲ فرقے تھے۔ میری امت میں ۷۳ سب ضال۔ سب گمراہ سب روسیاہ، سب تباہ، سب بے راہ، سب فی النار، سب کے سب سے محمد بے زار، مگر ایک ٹولہ کامیاب، میں نے کہا آقا وہ کون فرمایا: ما انا علیه واصحابی جس راستے پر میں ہوں اور میرے صحابہ جس راستے پر حضور ہیں اور حضور کے صحابہ۔

صحابہ قوالیاں حضور کے مزار پر کرتے تھے (نہیں) سجدے کرتے تھے (نہیں) تالیاں بجاتے تھے (نہیں) عرس کرتے تھے (نہیں) غلاف چڑھاتے تھے (نہیں) یہ نعرہ حیدری غوثیہ لگاتے تھے (نہیں) میں یہی پوچھنے آیا ہوں ما انا علیه واصحابی میرے لاہور کے بھائیو میں لڑانے نہیں آیا۔ فرمایا جو کام پیغمبر کرے وہ سنت ہے پیغمبر مسجد میں دایاں قدم رکھے تو کیا ہے (سنت) مسجد سے بایاں قدم نکالے تو کیا ہے (سنت) پیغمبر داڑھی کو کنگھی دے اور بال نہ کٹائے تو (سنت) مونچھیں کترائے تو (سنت) دائیں ہاتھ سے کھائے تو (سنت) دائیں کروٹ سو جائے تو (سنت) کسی کی لڑکی کو دیکھ کر نظر جھکائے تو (سنت) السلام علیکم کہے تو (سنت) سنت السلام علیکم ورحمۃ اللہ ہے یا Good Evening. Good Morning یا علی مدد مولا علی مدد، یہ سنت ہے؟ (نہیں)

مجھے صحیح کرو میں غلط ہوں! سنا آج بڑے سمجھدار آئے ہوئے ہیں لاہور ہے بڑا قابل غور ہے۔

تو سنت کیا ہے؟ (السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حضور فرماتے ہیں جو السلام علیکم کہے دس نیکیاں ورحمۃ اللہ کہے بیس نیکیاں وبرکاتہ کہے تیس نیکیاں۔ الفاظ بڑھاتے جاؤ رحمت کماتے جاؤ۔ یہ سنت ہے۔ اور بانسری اور گانا بجانا سن کے کانوں میں انگلیاں دینا سنت ہے یا ناچنا؟ (کانوں میں انگلیاں دینا) حضور نے بانسری کی آواز سنی؟ (نہیں) آؤ قرآن کی طرف آؤ۔

حدیث میں آتا ہے کہ آقا نے جب بانسری کی آواز سنی تو حضرت انس ساتھ تھے تو فرمایا میں آیا اس لئے ہوں کہ اپنی امت کو گانے بجانے سے ہٹا کر قرآن وحدیث کا دیوانہ بنا دوں۔

حضورؐ نے امت کو بتایا۔ یہ تو کہنا بھی توہین ہے۔ آقا نے امت کو تبلے سرنگی کی تعلیم دی یا کتاب وسنت کی؟ (کتاب وسنت کی) جو کام پیغمبر کرے وہ سنت ہے۔ وقت نہیں صرف سنت پر تقریر کروں۔ تو دوستو۔ السلام علیکم کہنا سنت ہے بچہ پیدا ہو تو عقیقہ کرنا سنت ہے یا کھسروں کو

لاکر تالیاں بجانا (عقیقہ کرنا) یہاں بچہ پیدا ہو تو ہجڑے آجاتے ہیں جن کی اپنی کوئی اولاد نہیں وہ فقیر آجاتے ہیں۔ یہ رنگ ڈالتے ہیں یہ سنت ہے؟ (نہیں) بھائی ناراض نہ ہونا نکاح کرنا سنت ہے اور نکاح میں یہ سہرا اور گانا پتہ نہیں کیا کیا کرتے ہیں مجھے تو سمجھ میں نہیں آتی۔ عورت کا گیت گانا بینڈ باجے بجانا۔

مولانا لاہوری نے فرمایا کہ یہاں لاہور میں ایک شادی ہوئی قریبا دس دن سب کچھ ہوا گانا، کنجریوں کا ناچ، شراب، سب کچھ، صرف نکاح نہ ہوا۔ لڑکی سمجھدار تھی جب وہ نوجوان مرد گیا تو لڑکی نے کنڈی بند کر دی اور اس نے کہا کہ نہ ایجاب و قبول ہوا نہ مجھ سے پوچھنے آئے I M Sorry نتیجہ خواری شادی نہیں بربادی ہوئی۔ مولانا فرماتے ہیں کہ یہاں انارکلی کے قریب ایک شادی تھی وہاں میں جب گیا لڑکی ناراض ہوگئی کہ یہ تو احمد علی کا شاگرد ہے اس کی داڑھی ہے اس کو کہو پہلے ڈاڑھی منڈائے، مولانا نے اس نوجوان کو کہا تو کہہ کہ میں اس کتی کو نہیں لیتا جو مصطفیٰ کی سنت کو برداشت نہیں کرتی۔ میں اس کو ٹھکراتا ہوں مجھے وہی چاہئے جو فاطمہ کی سنت پر چلے۔ (اللہ) دعا کرو اللہ ہمیں سنت پر چلائے۔ (آمین) آپ کا نام کیا ہے؟ اہل سنت دعا کرو اللہ ہمیں اہل سنت بنائے۔

سنت کہتے ہیں آقا کا طریقہ جو کام پیغمبر کرے وہ سنت ہے جو کام نبی کے صحابہ کریں وہ جماعت ہے۔ **ید اللہ علی الجماعۃ لایجتمع امتی علی الضلالۃ** اللہ ہمیں اسی جماعت سے تعلق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضورؐ نے کھل کر فرمایا: **اقتدوا بالذین بعدی ابابکر و عمر** حضور نے فرمایا: **اصحابی کالنجوم** میرا ہر صحابی ستارہ ہے اللہ ہمیں ہر صحابی کے نقش قدم پر چلائے۔

بھائیو لڑتے کیوں ہو اہل سنت نبو والجماعت بنو، اللہ ہمیں اہل سنت والجماعت بنائے۔

عزیزان مکرم دائیں ہاتھ سے کھانا رسول اللہ کی (سنت) آج تو ماشاء اللہ بکریاں پھرتی ہیں میں نے دیکھا ہے چل بھی رہے ہیں کھا بھی رہے ہیں۔ پتہ نہیں چلتا یہ بندے ہیں یا بندر ہیں (ہنسو نہیں)

قبرستان میں جوتے والے کو دیکھا اور فرمایا: کہ او جوتی والا جوتی اتار۔ تمہیں قبر والوں کی حیا نہیں آتی۔ یہاں تو کبھی کچی قبر میں بکریاں چراتے ہیں۔ کتے پھرتے ہیں ہمارے ملتان میں تو، ر قبروں کو رات کو ختم کر کے صبح بھنگ کے دور، نہ یہ راسی نہ اور اسی بھنگ کے پیالے پی رہے ہیں۔ یہ سنت ہے بھائی؟ (نہیں)

نبی نے فرمایا قبرستان میں جوتی اتار کے جاؤ۔ حضور فرماتے ہیں جو قبر میں لات رکھتا ہے اس

طرح لٹا رہتا ہے یوں سمجھے جہنم کے انگاروں پر کھڑا ہے۔ ہماری عادت ہے کہ کبھی پکی قبروں کو ختم کرتے ہیں۔ پکی کو پوجتے ہیں حضور نے فرمایا۔ ہر قبر کو ایک ہی نگاہ سے دیکھو۔ جوتی اتار کے جاؤ اور کہو: السلام علیکم یا اھل القبور کچھ دے کے آؤ پڑھکر بخش کے آؤ۔ اللہ ہمیں آقا کی سنت عطا فرمائے آپ کو علم نہیں۔ وہی بات کر رہا ہوں۔ اقراء علیم کی تقریر ہے۔ اللہ مجھے آپ کو دس کا علم عطا فرمائے۔ میں نے آقا سے پوچھا کہ تیرا ابوبکر کون ہے: انت عتق من النار صدیق تو جہنم سے آزاد ہے۔ میں نے حضور سے پوچھا تیرے ابوبکر کا کیا مقام ہے۔ فرمایا: انت صاحبی فی الغار والمزار والحوض والجنة (کہو سبحان اللہ)

پیغمبر کے الفاظ ہیں میں بولوں تو تھوکیں نکلتی ہیں۔ پیغمبر بات کرے تو نور کی کرنیں نکلتی ہیں۔ لوگ نور و بشر کے جھگڑے میں پڑے ہیں۔ جبرئیل کو نوری فرشتہ کہتے ہو۔ تو انسان نورانی بن گئے۔ پہلی نبی نور تھا پھر مولانا ابوالنور ہیں۔ وہ نور کے باپ ہیں ایک اور ہے نوری قصوری۔ قصور میں قصور نظر آتا ہے۔ اللہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔ میرا عقیدہ ہے کہ ساری دنیا کو جو نور ملا ہے وہ مدنی کی جوتی کے طفیل ملا ہے چاند کو روشنی ملی تو حضور کے طفیل۔ لولاک لما خلقت الافلاک حضور پیدا نہ ہوتے تو کچھ بھی پیدا نہ ہوتا۔ اور جس کو چاند کہتے ہو یہ نبی کے قدموں میں دو ٹکڑے ہو چکا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ جہاں جبرئیل کی انتہاء ہے وہاں محمد کی معراج کی ابتداء ہے۔ سورج کو دیکھو تو اندھے ہو جاؤ۔ محمد کا چہرہ دیکھو تو جہنم حرام ہو جائے۔ سورج کے قریب جاؤ تو گل جاؤ۔ نبی کے قریب جاؤ تو جنت کا دروازہ کھل جائے۔ فرق ہے یا نہیں جواب دیجئے۔

حضور کی نبوت نور ہے حضور پاک نور علی نور ہیں۔ ہر نور خالق نہیں نور مخلوق خدا کا حصہ نہیں نور وہ جو خدا کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اقرا باسم ربک الذی خلق ہر کوئی مخلوق ہے میرا محمدؐ اشرف المخلوقات ہے (بیشک) خود میں نے حضور سے پوچھا حضرت آپ کون ہیں حضرت نے فرمایا: انا بن عبد المطلب انا النبی لا کذب میں عبدالمطلب کا پوتا ہوں میں محمد ابن عبداللہ، محمد، عبداللہ کا بیٹا ہوں میں نے کہا حضرت آپ کون ہیں فرمایا: انا دعوة ابراھیم، وبشارة عیسیٰ ورویته امی میں اماں کا خواب ہوں میں نے پوچھا آپ کون ہیں۔ لوگوں نے تو آپ کو پتہ نہیں کیا بنایا۔ فرمایا: انا ابن امرأة من قریش تاکل القدید ایک آدمی حضور کو دیکھ کر ڈر گیا فرمایا: علیک السکینة ڈرنہ میں اس قریش غریب عورت کا بچہ ہوں میں آمنہ قریشی مائی کا بچہ ہوں جو گوشت کو خشک کر کے کھاتی تھی۔ میں

ظالم خاندان کا نہیں۔ محمد غریب عورت کا بچہ ہے۔ جاگ رہے ہو۔ یا نیند آ رہی ہے (جاگ رہے ہیں)

حضور سچے ہیں یا تم سچے ہو؟ (حضور سچے ہیں) میں نے کہا محبوب آپ کون ہیں۔ حضور کا خاندان ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ۔

میں نے پوچھا آپ کون ہیں۔ فرمایا: انا سید ولد آدم (کہہ دو سبحان اللہ) میں اولادِ آدم کا سردار ہوں میں نے معراج کی رات دیکھا جبرائیل نے کہا: ھذا ابوک آدم محبوب یہ آپ کا ابا آدم کھڑا ہے۔ آدم نے کہا: مرحبا یا ابن الصالح لوگوں کیا جھگڑے بنا رکھے ہیں۔ بھائی ہم نے حضور کو رسول مانا ہے: لاالٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اگر کوئی پہلے محمد نور اللہ تو کلمہ صحیح ہے (نہیں) اگر کوئی پڑھے: سبحان الذی اسری بنورہ صحیح ہے (نہیں) اگر عبد کو کاٹ کر نوری لکھ دے تو مومن ہے یا کافر (کافر) کوئی تبدیلی کر سکتے ہو اور میں بڑا کھل کر کہتا ہوں خدا نے اپنے رسول کا تعارف کروایا ہے ہم کروا سکتے ہیں؟ (نہیں) رسول اللہ کو رسالت کا تاج کس نے دیا (اللہ) میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا آپ کہیں گے اختلافی بات کرتا ہے۔ میں دو موتی بیان کرتا ہوں۔ حضور انور ایسے ہیں کہ جبرئیل سے افضل ہیں۔ محمد انسان ایسے ہیں کہ کائنات سے افضل ہیں۔ ہمارا نبی محمد ابن عبد اللہ ہے ہمارا نبی وہ ہے جس کے دس بچے ہیں چھ پھوپھیاں ہیں چار بیٹیاں ہیں۔ چار بیٹے ہیں۔ گیارہ حرم ہیں۔ بائیس پشتوں میں حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ ہمارا نبی وہ ہے جو انسانوں میں آیا اور انسان کی اولاد ہے جس کا ابا عبداللہ ہے دادا عبدالمطلب ہے تم اپنا نبی تلاش کرو کوئی لاہور میں مل جائے۔ ہمارا نبی وہی ہے (سبحان اللہ) ہمارا نبی گنبد خضریٰ میں ہے مجھے حدیث یاد ہیں میں نے آقا سے پوچھا آپ یہاں لاہور میں آ جائیں گے۔ فرمایا: المدینۃ مھاجری وفیھا مضجعی ومنھا مبعثی میں نے مدینے میں ہجرت کی اور قیامت تک مدینے میں رہوں گا، میں نے کہا حضرت میں آؤں یا آپ آئیں گے فرمایا: من حج البیت ولم یزر جوحج پے آئے اور میرے در پہ نہ آئے بڑا ظالم ہے میں نے پوچھا حضرت آپ آئیں گے یا میں آؤں فرمایا: من زار قبری وجبت لہ شفاعتی جو میرے مزار کو آ کر دیکھے گا اس کو میں جنت کی ٹکٹ دے دوں گا۔ حضور دیکھنے آئیں گے۔ یا ہم دیکھنے جائیں گے (ہم دیکھنے جائیں گے) حضرت آپ اس مسجد میں نماز پڑھنے آئیں گے یا ہم آئیں فرمایا: صلوٰۃ فی مسجدی ھذا خیر من خمسین الف صلوٰۃ فیما سواہ ایمان

تازہ ہو رہا ہے، میں نے پوچھا حضرت آپ آئیں گے یا میں آؤں فرمایا: من دفن فی مدینتی فھو من جواری نبی نے فرمایا: من صبر علی لاوای وشدۃ المدینہ فلہ الجنۃ جو مدینے کی ہر تکلیف برداشت کرے میرے شہر کو نہ چھوڑے اس کو میں جنت کا ٹکٹ خود دے دوں گا جو مدینے میں رہ کر دفن ہوگیا۔ نسبت جنت البقیع میں قبر مل گئی۔ قیامت کے دن اس کا منہ ایسے ہوگا جس طرح چودہویں کا چاند چمکے۔ محمد کے جھنڈے کے نیچے اٹھے۔ ایمان تازہ ہو رہا ہے اللہ مجھے آپ کو علم عطا کرے۔ (آمین)

خلافت کے جھگڑے پتہ نہیں کیا کیا۔ بیوی روٹھ جائے واپس نہیں آتی اور حضرت علی کو خلافت دے دی۔ کیا دماغ خراب ہے تمہارا۔ میں نے محبوب سے پوچھا کہ تیرا خلیفہ کون ہے فرمایا: ان یلی الخلافۃ من بعدی ابوبکر متصل میرے بعد جو ہے وہ کون ہے (ابوبکر) میں نے آقا سے پوچھا تیرے مصلّٰی پر کون آئے۔ فرمایا: مروا ابابکر فلیصل بالناس بی بی عائشہؓ نے کہا حضرت وہ مصلی خالی دیکھ کر رو پڑے گا۔ فرمایا: یابی اللّٰہ ورسولہ والمومنون الا ابابکر خدا بھی انکار کرتا ہے رسول اللہ بھی مومن ہے صدیق کے سوا میرے مصلی پر کوئی نہیں آسکتا۔ شان صدیق اکبر۔ زندہ باد، یہ فیصلہ ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ایک عورت نے پوچھا خدانخواستہ آپ مدینے میں نہ ہوں تو پھر کس کے پاس آؤں فرمایا: تاتی ابی بکر میرے بعد صدیق کے پاس آنا جو فیصلہ میں کروں گا وہی صدیق کریگا۔ جاگ رہے ہو یا نیند آرہی ہے میں جھگڑے مٹا رہا ہوں۔

جو پیغمبر کا فیصلہ نہ مانے: فلا وربک لایومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم پیغمبر وہ مومن ہی نہیں جو تیرا فیصلہ نہ مانے۔

میں نے پوچھا حضرت رشوت کا دور دورہ ہے کیا ہوگا فرمایا الراشی والمرتشی کلاھما فی النار رشوت لینے دینے والے دونوں (جہنمی ہیں) میں نے کہا حضرت سود کے سوا میرے بنک نہیں چلتے کیا کروں فرمایا۔ جو سود کا پیسہ کھاتا ہے سود کا پیسہ لے کر کاروبار کرتا ہے اس کا ادنیٰ گناہ یہ ہے کہ جیسے بیٹا اپنی ماں سے زنا کر رہا ہے۔ (اللہ اکبر) میں نے کہا۔ محبوب لوگ حرام کھاتے ہیں۔ رشوت حرام، سود حرام، چوری حرام، کیا میں کھالوں فرمایا: من اکل لقمۃ من السحت جس نے ایک لقمہ حرام کا پیٹ میں داخل کیا چالیس دن تک نہ اس کی عبادت قبول ہوگی نہ دعا قبول ہوگی۔ نیند آرہی ہے یا

جاگ رہے ہو۔(جاگ رہے ہیں)

میں نے پوچھا: حضرت آپ کی امت میں نماز فرض نہیں؟ فرمایا: من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر میں نے کہا حضرت جو نماز نہ پڑھے: اذان ہو رہی ہے وہ دکان پے بیٹھا ہے فرمایا: الفرق بین المومن والکافر ترک الصلوۃ میں نے کہا حضرت آپ کی سنت کا خیال نہیں۔ یہ داڑھی رکھنا سنت ہے؟ (ہے) کس کی؟ (نبی کی) او عاشق رسول اولا ہوریو۔ حضرت فرماتے ہیں: من رغب عن سنتی فلیس منی جس نے میری سنت کو چھوڑ دیا میں نے اس کو امت سے بھی نکال دیا۔ عاشق رسول صاحبان۔ میں نے کہا حضرت تیرا عاشق کون ہے۔ نعرہ تکبیر اللہ اکبر۔ ابھی فیصلہ ہو جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے میں عاشق ہوں میں کہتا ہوں میں عاشق ہوں لڑ رہے ہیں۔ بریلوی دیوبندی حالانکہ نہ بریلوی مذہب ہے نہ دیوبندی حضور فرماتے ہیں: من احب سنتی فقد احبنی ابوہریرہ جابر دونوں سے روایت ہے کہ۔ حضرت انسؓ بھی راوی ہیں۔ محبوب تیرا عاشق کون ہے جو انگوٹھے چومے؟ جو نعرہ زیادہ لگائے جو عرس کرے قوالیاں جو گیت زیادہ گائے؟ فرمایا: من احب سنتی فقد احبنی جو میری سنت سے پیار کرے۔ وہی میرا عاشق ہے۔ ومن احبنی کان معی فی الجنۃ جو میری سنت سے پیار کرتا ہو میں اس کو جنت میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا حضور کا عاشق کون ہے؟ من احب سنتی حضور کا دشمن کون ہے۔ من رغب عن سنتی جو پیغمبر کی سنت چھوڑ دے یہ قوالی سنت ہے؟ (نہیں) گیارہویں شریف؟ (نہیں) قبروں پر سجدے؟ (نہیں) قبروں پر غلاف چڑھانا؟ (نہیں) حضور نے قبروں پر غلاف چڑھائے یا حضورؐ نے حاتم طائی کی بیٹی کے سر پر چادر دی؟ حضورؐ نے کسی قبر پر اپنی چادر مبارک چڑھائی۔ یا مصطفیٰ نے حلیمہ کے قدموں میں چادر بچھائی؟ (قدموں میں)

حضور کی چادر یتیموں کے کام آئی۔ حضور کی چادر صحابہ اور غریبوں کے کفن کے کام آئی۔ حدیث میں آتا ہے ایک عورت تھی جو ساری ننگی۔ جس کے کپڑے نہیں تھے۔ حضور کریم نے اس کے خاوند کو کہا لے جا میری چادر۔ میری بیٹی کو میرا اسلام دینا کہنا ابے محمد نے اپنی چادر عطا کی ہے۔ حضورؐ نے جب بارش مانگی اب وقت نہیں میں صرف چادر پر تقریر کروں۔ حضرت نے بارش کی دعا مانگی تو چادر کو بدلا او پر والے کونے کو نیچے نیچے والے کو او پر فرمایا مولیٰ میں چادر بدل رہا ہوں تو امت کی حالت بدل دے آج تو ہم دشمن ہیں ایک دوسرے کے۔ دعا کرو اللہ ہمیں آقا کی سیرت عطا فرمائے۔ دوستو عبد یا لیل جگر پھٹتا ہے۔ جس نے تین میل تک لڑکوں کو کہا دیوانہ ہے پتھر مارو۔ حضورؐ فرماتے ہیں

صدیقہ میں طائف کا سفر نہیں بھولتا کہ نہ پانی دیا نہ سائے میں بیٹھنے دیا نہ محمدؐ کو مہمانی دی۔ صدیقہ تین میل تک نبی پر پتھر برستے رہے خون میں نہا چکا تھا۔ جبرئیل آیا کہا حضرت کیا کروں کہو تو پتھر ملا دوں۔ کہو تو تختہ الٹا دوں فرمایا: **انما لهم ابعث لاعنا اللهم اهدی قومی فانهم لایعلمون** اللہ ہمیں آقا کی سیرت عطا فرمائے۔ آج سب سے سینئر مولوی وہ ہے جو کھڑا ہو کر کفر کی مشین چلائے وہ کافر وہ کافر وہ جہنمی جنتی میں ہوں۔ واہ بے واہ۔ بڑی مشکل ہے بھائی۔ ابھی کئی منزلیں ہیں سکرات ہے۔ پھر عزیز و قبر ہے پھر حشر ہے پھر حساب ہے میزان ہے پل صراط ہے۔ پتہ نہیں بیڑا پار ہے یا فی النار ہے مجھے تو ایک حدیث نے ڈرایا نبی کریم نے فرمایا: **لیعمل احدکم عمل اهل الجنة حتی لایکون بین وبین الجنة الاشبراً اواحداً فسبق علی الکتاب فی النار** او تسبیحوں اور نفل پہ زور لگانے والو۔ حضور نے فرمایا ایک آدمی نیکی کرتے کرتے جنت کے کنارے ہوگا آخر میں ایسا گندہ عمل کرے گا قدرت کی تقسیم میں کہ سیدھا جہنم میں ہوگا۔

ایک آدمی برائی کرتے کرتے جہنم کے کنارے ہوگا سارے کہیں گے جہنمی ہے۔ آخر وقت میں خدا اس سے ایسی نیکی کروائے گا گناہ دھل جائیں گے جنت کا ٹکٹ مل جائے گا۔ جنت جہنم کا مالک کون؟ (اللہ) اگلے دن ایک مولوی صاحب تقریر کر رہے تھے کہہ رہے تھے کہ جو بیٹھے ہو سب جنتی ہو میں نے کہا اپنا پتہ نہیں لوگوں کو ضمانت دیتے ہو۔

ایک مولوی صاحب اگلے دن کراچی میں کہہ رہے تھے میری نام لینے کی عادت نہیں کہہ رہے تھے میں بتاؤں وہابیوں، دشمنوں، نبی کے دشمنوں کی نشانیاں؟ لوگوں نے کہا ہاں ہاں بتاؤ۔ اس نے کہا جن کی پیشانی پر سجدے کا نسان ہو داڑھی لمبی ہو جس کی چادر ٹخنوں سے اوپر ہو جو مسواک زیادہ کرے جو قرآن زیادہ پڑھے یہ نبی کا دشمن ہے اللہ کی قسم میرے پاس کیسٹ موجود ہے اور لوگ نعرہ لگا رہے تھے واہ واہ۔ نعرہ حیدری، نعرہ رسالت اس نے کہا جو زیادہ قرآن پڑھتے ہیں محمدؐ کا دشمن ہے ٹھیک ہے بھئی جو قرآن زیادہ پڑھے وہ نبی کا دشمن ہے؟ (نہیں) حضرت علی کیا پڑھتے ہوئے شہید ہوئے (قرآن) حضرت عمر فاروق کی شہادت کس وقت آئی (قرآن پڑھتے ہوئے) حضرت عثمان کی شہادت کیا پڑھتے ہوئے ہوئی (قرآن) حضورؐ نے جہاں میلے لگتے تھے کیا پڑھا (قرآن) نبی کریمؐ تہجد میں کیا پڑھتے تھے (قرآن) خدا کی قسم باوضو کھڑا ہوں صحابہ کہتے ہیں: ہم نے اکثر مصطفیٰ سے قرآن سن سن کر یاد کیا۔

میری اماں صدیقہ کہتی ہیں میں تین تین دفعہ جاگ کر دیکھتی تھی ایک ایک نفل رکعت میں دس دس

سپارے پڑھتے تھے کیا پڑھتے تھے بھائی؟ (قرآن) حضور کریم ہیر اور شعر پڑھتے تھے؟ (نہیں) یہ غزلیں ہوتی تھیں۔ ابوبکر کو کوئی غزلیں یاد تھیں (نہیں) ایک حسان ابن ثابت تھا صرف۔ وہ حضرت حسان اس کے اشعار بھی عجیب ہیں۔ تم تو تعریف کرتے ہو پتہ نہیں چلتا وہ کہتا ہے۔ واحسن منک لم ترقط عینی حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرماتے ہیں حسان میں کھڑا ہوتا تو ہاتھ جوڑ کر کہتا حضرت حسان کہتے ہیں میری آنکھ نے محمد جیسا نہیں دیکھا۔ حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری فرماتے ہیں حسان میں اتنا کہتا ہوں اگر میں ہوتا قدموں پے ہاتھ رکھ کر کہتا۔ احسن منکم ترقط عینی آپ فرماتے ہیں میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔ عطاء اللہ شاہ کہتا ہے کسی آنکھ نے محمد جیسا نہیں دیکھا۔ شاہ جی جبرئیل سے الجھ پڑے کہ بے وفا میرے نبی کو چھوڑ گیا سدرہ پے اگر تیری جگہ میں ہوتا تو جل جاتا محمد کا دامن نہ چھوڑتا۔ اور جبرئیل تم کو کس نے کہا کہ جو نبی کے ساتھ ہوتا ہے جلتا ہے محمد کے ساتھ جو جائے جلتا نہیں۔ اسے جلا ملا کرتی ہے۔ بخاری فرماتے تھے میرا ہاتھ کاٹ دو نبی کا دامن نہ چھوڑوں گا۔ نو سال جیل کاٹی معافی نہیں مانگی۔ فرمایا میں تو میاں کے لئے زندہ ہوں۔ میں تو اس چیونٹی کو بھی شکر کھلاؤں گا جو نبی کے دشمن کی پتلون میں سوراخ کرے۔ میں اس کتے کو بھی حلوہ اور پراٹھا کھلاؤں گا جو نبی کے دشمن کو بھونکتا نظر آئے۔ جاگ رہے ہو!

لاہو یو یہ غازی علم الدین نے جوراج پال کو ختم کیا یہ کس کا جذبہ تھا یہ بخاری تھا جس کے خطاب سے اس میں یہ جذبہ پیدا ہوا تمہیں تو بخار آ گیا ہے۔ اب اس کو بھی گالیاں دے رہے ہو۔

خیر میں نے وہی جملہ کہا: فستبصر و یبصرون قیامت کے دن فیصلہ ہوگا تم بھی دیکھنا اپنا نتیجہ ہم بھی دیکھیں گے۔ کہو انشاء اللہ میں لڑانے نہیں آیا میں دعا کرتا ہوں اللہ ہمیں حضور کی غلامی عطا فرمائے۔ (آمین)

تمہیں علم نہیں ہے جہالت ہے میں کہتا ہوں بڑا پیارا جملہ لکھ لو دل پر اتنا والدین اولاد کو، استاد شاگرد کو نہیں سکھا سکتے جتنا مصطفیٰ نے امت کو سکھایا۔ قبر پہ جانا سکھایا۔ کپڑا پہننا سکھایا؟ (سکھایا) سونا (سکھایا) جاگنا (سکھایا) بازار میں چلنا (سکھایا) حضورؐ نے فرمایا راستے میں چلو تین کام کرو تم بھی تین کرتے ہو۔ میرا لال دو پٹہ مل مل کا ایک سگریٹ ایک ماشاء اللہ کسی کا خیال ادھر ہو تو جیب تراشی۔ بہت کچھ سیکھے ہو محبوب فرماتے ہیں راستے میں کلمہ خوانو جاؤ تو تین کام کرو: غض البصر واماطة الاذى عن الطريق وسلام على من عرفت اولم تعرف میرا امتی وہ ہے جس کی نگاہ میں حیا ہو۔ میں

پاکپتن شریف گیا تھا۔خدا کی قسم مسجد میں کھڑا ہوں وہاں میں نے دیکھا کہ عورتیں بے پردہ تھیں اور نوجوان ساتھ تھے اور دیکھ رہے تھے اور وہ کالے برقعوں سے تھیں اور مسجد غریب میں چٹائی نہیں تھی اور مزار پے سجدہ پے سجدہ تھا میں پوچھتا ہوں سجدہ مسجد والے کا حق ہے یا مزار والے کا (مسجد والے کا) مزار والا جب زندہ تھا وہ مسجد میں سجدہ کرتا تھا یا کسی قبر کو سجدہ کرتے تھے۔حضرت داتا گنج بخش قبر پر جا کر سجدہ کرتے تھے؟ (نہیں) حضرت فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کسی قبر پر نو راتیں بیٹھے تھے (نہیں) مجھے ان کا مسلک دکھائیں دعا کریں اللہ ہمیں اہل اللہ کے مسلک پر چلائے آمین۔

علم کی بات تھی پہلے پہلے آیت اتری اقـــرأ میری مائیں بہنیں بھی بیٹھیں ہیں میں اس کا شان نزول بتا دوں آپ کو تڑپا دوں حضور فرماتے ہیں ماحول خراب تھا مکے کا۔اب تو وہاں جاتے ہیں جہاں سینما ہوں۔جہاں اسکول ہوں وہاں میرے نوجوان کھڑے ہو جاتے ہیں۔حضور فرماتے ہیں: زنـــا العین النظر جو کسی لڑکی کو بری نگاہ سے دیکھتا ہے وہ آنکھ سے زنا کر رہا ہے۔قیامت کے دن اس کی آنکھ میں جہنم کی سلاخ ڈالی جائے گی خدا رسول کے دیدار سے اندھا اٹھایا جائے گا۔

امام غزالی احیاء العلوم میں لکھتے ہیں آنکھ ہو تو چار چیزوں کو دیکھو۔فرمایا بیت اللہ کو دیکھو۔روضہ رسول اللہ کو دیکھو۔کلام اللہ کو دیکھو،دیکھو تو اہل اللہ کو دیکھو نعرہ تکبیر،اللہ اکبر تاجدار ختم نبوت کو زندہ باد، اکابرین علماء دیوبند،زندہ باد۔

میں نے پاکستان میں چیلنج کیا ہے کہ جو بے چارے روز گالیاں دیتے ہیں ہمارے ساتھ آ کر تقریر کریں۔گھڑی سامنے رکھ دو دو گھنٹے مصطفیٰ کی حدیث وہ سنائیں یا آپ کا خادم سنائے (سبحان اللہ) اللہ کے بندو۔گالیاں دینا تو آسان ہیں۔میں نے پورے ملک میں چیلنج کیا۔کہو انشاء اللہ (انشاء اللہ) اور الحمد للہ ہم مکہ مدینے میں بھی حاضری دیتے ہیں وہاں آپ کے قصور کے عالم تھے نام نہیں لیتا۔میں باب عمر کے پاس تقریر کرتا تھا،دو سو حدیثیں میں نے مدینے میں یاد کیں،میں نے اس کو کہا بھائی صاحب وہاں تو آپ ناراض ہوتے ہیں یہاں تقریر کریں۔کہتا ہے پھڑیا جانا اے۔چھتری کھانے۔نے بے چارہ فوت ہو گیا ہے اللہ اس کو بخش دے۔مجھے حضورؐ نے سکھایا: اذکروہ موتاکم بـالـخیـر مدنی تیری جوتی پے قربان پیغمبر تیرے روضے پر رحمتوں کی بارش (آمین) فرمایا جو فوت ہو جائے اس کو بھی خیر سے یاد کرو۔اور ہمارے بھائی کو اس وقت تک روٹی ہضم نہیں ہوتی جب تک

گالیاں نہ دیں۔ بھائیو جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی ظاہر ہوتا ہے اگر برتن میں دودھ ہے تو دودھ نکلے گا۔ پیشاب ہے تو پیشاب نکلے گا ہمارے اندر آمد بھی کتاب وسنت کی ہے ہمارے دل سے جو نکلے گا وہ بھی کتاب وسنت کے مطابق نکلے گا کہو انشاء اللہ۔

میں چند موتی دیتا ہوں۔ اقواء پر چونکہ علمی بات تھی۔ اللہ مجھے آپ کو علم عطا فرمائے۔ (آمین)

علم بڑی شئی ہے: **طلب العلم فریضۃ** حضور انورؐ نے فرمایا علم کا تلاش کرنا فرض ہے اور میرے نزدیک سب سے بڑا عالم صحابہ میں صدیق ہے۔ بتا سکتا ہوں سورۃ اذا جاء اتری تو صحابہ خوش ہو رہے ہیں: **الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی** یہ آیت اتری تو صحابہ کہتے ہیں دین کامل ہوگیا صدیق کونے میں چیخیں مار کر رو رہا ہے۔ لوگوں نے پوچھا بوڑھا، اللہ کا بندا، کتنی خوشی ہے دین کامل ہوگیا اس نے کہا تم دین کامل کی خوشخبری سن رہے ہو۔ میں محمد کی جدائی دیکھ رہا ہوں۔ حضرت نے فرمایا **کان اعلمکم** تم میں سب سے زیادہ علم والا صدیق ہے۔

اور میں ایک بڑا نکتہ بیان کرتا ہوں حضورؐ نے فرمایا: مصلّی پے وہی آئے جو تم میں سے زیادہ عالم ہو۔ حضور نے اپنے مصلے پر کس کو کھڑا کیا (صدیق کو) نبی کی نگاہ میں سب سے بڑا عالم کون تھا؟ (صدیق) حضرت عمر کہتے ہیں: **کان سیدنا واخیرنا واحبنا واعلمنا ابوبکر** ہے جب حضورؐ دنیا سے رخصت ہوئے تو عمر فاروق جیسے ہوش وحواس کھو بیٹھے تلوار اٹھالی۔ صدیق نے جب قرآن کی آیات پڑھیں تو عمر کی تلوار گر پڑی۔ کہنے لگا: **الان نزل من اللّٰہ** معلوم ہوتا تھا کہ قرآن ابھی نازل ہوا صدیق مبارک ہو تو نے قرآن پڑھ کر عمر کو جو جوش میں تھا اس غلطی سے بچالیا۔

یہ حضرت صدیق تھے میں نے خود حیدر سے پوچھا تیری نگاہ میں ابوبکر کیا ہے فرمایا: **خیر الامۃ بعد الانبیاء افضل الامۃ بعد الانبیاء ابوبکر** پوری امت میں میری نگاہ میں جو بہتر اور افضل ہے۔ انبیاء کے بعد ابوبکر صدیق ہے۔

حضرت پیران پیر لکھتے ہیں غنیۃ الطالبین میں کہ حضرت ابوبکرؓ نے حیدر کو فرمایا۔ آپ تشریف لائیے نماز پڑھایئے۔ قرآن سنایئے فرمایا: قَدَّمَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَمِنَ الَّذِیْ یُؤَخِّرُکَ جیسے محمد آگے کھڑا کرے اسے پیچھے کون کھڑا ہونے دیتا۔ ایمان تازہ ہو رہا ہے (ہو رہا ہے) میں ملک کے حالات کو خراب نہیں کرنا چاہتا اللہ تعالیٰ ہمیں سیسہ پلائی دیوار بنائے آمین وقت نہیں ان حالات کا کہ میں آپ کو آپس میں لڑا کر چلا جاؤں خدا آپ کو قوت دے کہ کفر کا مقابلہ کریں (آمین)

یہ پاکستان کی تقسیم کے بعد سارے حالات خراب ہورہے ہیں نئے نئے جھنڈے اور ڈنڈے اور نعرے پتہ نہیں کتنے ہیں میں تو تھک گیا سن سن کے اللہ ہمیں صحیح دین عطا فرمائے آمین۔ اقراء۔ جاگ رہے ہو؟ (جاگ رہے ہیں) ابھی تو اسی لفظ پہ کھڑا ہوں جب مکے کے ماحول میں کعبہ کا ننگا طواف، باپ بھی ننگا۔ بیٹی بھی ننگی، بیوی بھی ننگی۔ خاوند بھی ننگا اور شراب اور کعبے کے سامنے جانور ذبح کر کے بدبو اور نہ ماں کا کوئی ادب نہ خدا کا، پتہ لات منات عزیٰ کے نعرے۔ حضورؐ نے فرمایا پیاری خدیجہ کہہ دو سبحان اللہ (سبحان اللہ)

خدیجہ کی تعریف ہو تو ہمارا ایمان تازہ ہوتا ہے۔ بتول کی تعریف ہو؟ (ہوتا ہے) حسن وحسین کی تعریف ہو؟ (ہوتا ہے) **الحسن والحسین سید اشباب اهل الجنة** آج ایک نکتہ بڑا پیارا دے کے جاؤں گا۔ جنتی اہل بیت کی تعریف ہے۔ راوی صحابہ ہیں اس حدیث کے بیان کرنے والے حضور سے کون ہیں (صحابہ) **علی منی وانا من علی انت اخی فی الدنیا والأخرة من کنت مولاہ هذا علی مولاہ** حضور نے فرمایا: **انت منی منزلة هارون** راوی صحابہ ہیں۔ یا انسؓ ہے یا ابو ہریرہؓ یا بی بی عائشہ کہو رضی اللہ عنہم اسی طرح حضرت حسینؓ نے بھی فرمایا: **ریحانتان من الجنة هما ابنای ابنابنتی احب اللّٰه من احب حسین وقام رسول اللّٰه یشمها ویضمهما** جنتی حسن وحسین کی تعریف ہوگی راوی صحابہ ایمان تازہ ہورہا ہے (ہورہا ہے)

اگر صحابہ کو نکال دو تو اہل بیت کا بھی پتہ نہیں چلتا اہل بیت کی جنتی بھی تعریف ہے صحابہ بیان کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں صحابہ دہراتے ہیں (سبحان اللہ) خدا مجھے آپ کو علم عطا فرمائے (آمین) جاہلوں کو پھنسا رکھا ہے۔ آپ جائیں جو کچھ یہ حالات ہیں سب جہالت ہے۔

حضور انورؐ بی بی خدیجہؓ سے مشکیزہ پانی کا اور ستو کی تھیلی لے کر غار حرا پے آتے وہ میں دیکھ آیا ہوں۔ وہاں ایک شاندار جگہ ہے کھڑے ہونے کی اوپر کئی سو من کا پتھر ہے۔ خدا نے خود محمدؐ پر سائے کا انتظام کر دیا۔ اور وہیں کھڑے ہو کر نگاہ اٹھائیں تو سیدھی بیت اللہ پر پڑتی ہے (سبحان اللہ) ہفتہ ہفتہ حضورؐ وہاں رہتے فرمایا۔ میری پیاری حرم میری خدیجہؓ میں خدیجہؓ کی کیوں نہ تعریف کروں۔

حضور فرماتے ہیں دو آدمیوں کے مال نے میرے دین کو فائدہ پہنچایا۔ عورتوں میں خدیجہ الکبریٰ ہے۔ مردوں میں میرا ابوبکر صدیقؓ ہے۔ جن کی دولت نے اسلام کو فائدہ پہنچایا۔ حضور کے الفاظ ہیں اور آپ کو ذرا تڑپا دوں آپ روئے نہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک مائی

سادے کپڑوں سے حضورؐ کے گھر تشریف لائی ۔وہ کچھ بات کرنے لگی تو حضورؐ جلدی سے فرمانے لگیں۔صدیقہؓ اس سے پوچھنا کون ہے؟ اس نے کہا میں بی بی خدیجہ کی بہن ہوں میں آئی ہوں۔فاطمہؓ اور دوسروں کی خیریت پوچھنے حضورؐ نے فرمایا بی بی صدیقہؓ جی پیارے رسول فرمایا میرا شربت پلائیں بٹھائیں خیریت پوچھیں اور مہمان نوازی کریں۔فیاضی کریں بڑی سرفرازی کریں۔اس کی خدمت کریں کیوں محبوب فرمایا یہ میری خدیجہ کی بہن ہے اس کی آمد پر مجھے خوشی ہوئی کہ میری بیوی کی بہن آئی۔بی بی عائشہ کہتی ہیں میں نے کہا وہ خدیجہ جو چالیس پچاس سال کی تھی جو کافی عمر رسیدہ تھی آج تک وہ یاد ہے۔میری خدمت گزاری کو دیکھو۔زندگی ساری کو دیکھو۔صورت پیاری کو دیکھو۔جانثاری کو دیکھو، وفاداری کو دیکھو۔میری زندگانی کو دیکھو۔میری ہر نشانی کو دیکھو۔میری محبت ،انسیت ،الفت ،رغبت، عقیدت کو دیکھو۔دیوانگی پروانگی کو دیکھو۔حضرت تعلق کو دیکھو رابطہ باضابطہ کو دیکھو تو اب بھی خدیجہ یاد ہے فرمایا ہاں عائشہؓ،عطاء اللہ شاہ بخاری فرماتے تھے ۔خدیجہ کا نکاح محمد ابن عبداللہ سے ہوا۔عائشہؓ کا نکاح محمدؐ رسول اللہ سے ہوا سبحان اللہ نعرہ تکبیر ۔اللہ اکبر،تاجدار ختم نبوت ،زندہ باد اکابرین علماء دیو بند، زندہ باد، بخاری کے نکتے کسی نے پوچھا۔کہ حضرت عمرؓ اور علیؓ میں کیا فرق ہے فرمایا حضرت علی مرید تھے عمر مراد تھا۔علی خود آئے عمر مانگا گیا۔

کسی نے پوچھا کہ بتول اور عائشہؓ میں کیا فرق ہے فرمایا بتول دختر ہے عائشہ مادر ہے۔جنت دختر کے قدموں میں نہیں ہوتی جنت مادر کے قدموں میں ہوتی ہے۔کچھ سمجھ آرہی ہے میری تقریر(آرہی ہے)

ہمیں تعلق حضورؐ سے ہے حضرت علی کے اور بھائی بھی ہیں عقیل اور مسلم۔طالب گویا کے بہت سارے بھائی تھے مگر ہمیں اس سے پیار ہے جس کی شان حضورؐ نے بیان کی کس سے پیار ہے؟(حضورؐ نے جس کی تعریف کی)

میں مکے کو نہ جانتا اگر حضورؐ نہ آتے ،آج میں لاہور میں گرج کر کہتا ہوں جہاں مدنی کی ولادت ہوئی مکہ مکرمہ بن گیا۔جہاں محمدؐ نے ہجرت کے قدم رکھے وہ مدینہ منورہ ہو گیا یہ برکت حضورؐ کی ہے۔

تو بی بی عائشہؓ فرمانے لگی۔جاگ رہے ہو ہمیں سب سے تعلق ہے ہمیں سارے عرب سے تعلق ہے،ہمیں رب سے تعلق ہے،آج بڑا پیارا جملہ بولتا ہوں لکھ کے لئے جاؤ۔خدا کو ہم ایسے مانتے ہیں جیسے مصطفیٰ فرمائے۔مصطفیٰ کو ویسے مانتے ہیں جیسے خدا فرمائے۔(سبحان اللہ)

میں نے نبی سے پوچھا تیرا خدا کون ہے؟ فرمایا۔قل هو الله احد کہو اللہ (ایک ہے) میرا نبی

ایک ہے مگر گیارہ بیویاں میرا نبی ایک ہے مگر چار بچیاں ہیں میرا نبی ایک ہے مگر دس بچے ہیں جاگ رہے ہو (جاگ رہے ہیں) اللہ الصمد خداوہ ہے، سارے اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا (محتاج نہیں)

مولانا شاہ عبدالقادر لکھتے ہیں کہ الصمد اس کو کہتے ہیں کہ اس بن کسی کی نہ بنے اور اس کی سب سے بن بنے اس کی ہر ایک بن بن جائے اور کسی کی اس بن نہ بنے ہم ہر وقت اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج (نہیں) خدا محتاج ہے؟ (نہیں) ان تتولوا خدا کو بھی سمجھے تم میں سے کوئی کہتا ہے خدا مدینے میں رو رہا ہے کوئی کہتا ہے خدا رٹائر ہو گیا کوئی کہتا ہے خدا نے کشتی لڑی تو وہ تھوڑے سال چھوٹا تھا۔ معین الدین چشتی سے وہ بے چارہ گر پڑا۔ نعوذ باللہ کوئی کہتا ہے کہ خدا کو تلاش کرو تو مدینے میں رو رہا ہے کوئی کہتا ہے: قیامت کے دن نبی کہے گا او خدا چھوڑ دے تو خدا بھاگ جائے گا۔ اور یہ بدھو قوم کہتی ہے واہ، واہ، واہ۔ اللہ تمہیں بے ادبی سے بچائے۔ (آمین)

میرے محبوب سے پوچھو خدا کون ہے میرے نبی کی داڑھی کے سترہ بال سفید تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف نے پوچھا یا رسول اللہ بوڑھے ہو گئے فرمایا۔ جب سے خدا کے قہر، قیامت اور ان کے عذاب کا تذکرہ پڑھا اللہ کے ڈر کی وجہ سے میری داڑھی بھی سفید ہو گی۔ میری اماں کہتی ہے حضور رات کو سجدے میں تھے مجھے تین دفعہ جاگ آئی میں نے سمجھا محبوب رخصت ہو گئے نیند آ گئی جب میں قریب آئی ایڑی کو ہاتھ لگایا تو آواز آئی: سبحان ربی الاعلیٰ عائشہ نیند نہیں اس کی عبادت میں محو ہوں۔

جب حضور کریم نے سر مبارک اٹھایا آنکھوں سے آنسو اور داڑھی بھیگ گئی میں نے کہا محبوب رو رہے ہو فرمایا عائشہ سجدہ بھی کرتا ہوں ڈرتا ہوں قبول کرے گا یا نہیں۔ حضرت رو کیوں رہے ہو فرمایا: افلا اکون عبدا شکورا عائشہ اس کا شکر نہ کروں جس نے یتیم کے سر پر نبوت کا تاج رکھ دیا۔ صحابہ کہتے ہیں جب کعبے کا غلاف پکڑ کر حضورؐ دعا کر رہے تھے صحابہ کہتے ہیں جب نبی پاک کعبے کا طواف کر رہے تھے سر مبارک منڈا ہوا تھا جوتی اتری ہوئی تھی فرمایا کفن پہنا ہوا: لبیک اللھم لبیک مولیٰ ساری امت میرے در پے آتی ہے مدنی فقیر بن کے تیرے در پے آتا ہے۔

قیامت کے دن حضور یوں شفاعت نہیں کریں گے چھوڑ دیں چھوڑ دیں فرمایا لایشفع عندہ الا باذنہ اجازت مانگوں گا۔ اخر ساجدا پیغمبر پر جھوٹ کہوں خدا میرا منہ کالا کر دے۔ فرمایا میں سجدہ کروں گا سات دن روتا رہوں گا اور ہاتھ اٹھے ہوئے ہوں گے داڑھی مبارک بھیگ جائے گی آنکھوں سے آنسو ہوں گے یارب امتی، نبی رو رہے ہو۔ فرمایا جس کی امت جہنم میں ہو وہ محمد کیسے ہنسے یارب

امتی یارب امتی ۔ پھر کئی دن روتے رہیں گے خدا بے نیاز ستار ہے گا پھر کہے گا: ارفع راسک سل تعط استجب تعجب اب سوال کر۔ پورا کرتا ہوں۔ دعا مانگ قبول کرتا ہوں۔ محبوب پکار میں پکار سنتا ہوں۔ رحمت کا دریا جوش میں آ گیا سفارش کرو میں جنت کا دروازہ کھول دوں۔ کئی دن روتے رہیں گے لوگ کہتے ہیں خدا محتاج ہے۔ نہیں بھائی سارے اس کے محتاج ہیں اولیاء بھی محتاج ہیں اولیاء کو ولایت کس نے دی؟ (اللہ نے) حضور کو نبوت کس نے دی؟ (اللہ نے) حضور کو معراج کس نے کرائی؟ (اللہ نے) پیغمبر کو بھوک لگے تو روٹی کس نے کھلائی؟ (اللہ نے) حضور کھانے کے بعد کس کا شکریہ ادا کرتے تھے: الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین نیند سے جاگتے: الحمد للہ الذی احیانا۔ دعا کرو اللہ ہمیں ہدایت عطا کرے۔ سب کہو (آمین)۔

عزیز و علم نہیں بس واقعہ سنو۔ بات کافی لمبی ہوگئی علم پر اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو کتاب وسنت کا علم عطا فرمائے۔ (آمین) اور علم کتاب وسنت ہے یہ نحو صرف منطق فلسفہ وغیرہ سب ممد و معاون ہیں۔ اصل کتاب وسنت ہے۔

حضور کریم مسجد میں تشریف لائے یہ دیکھو ابو ہریرہؓ حدیثیں سنا رہا ہے ابو ہریرہ کا نام عبد الرحمٰن تھا اور اس کو پانچ ہزار تین سو چھہتر احادیث یاد تھیں اور آپ کو کتنی یاد ہیں؟ غزلیں ساری آتی ہیں حضرت عائشہ صدیقہؓ کو دو ہزار دو سو دس حدیثیں یاد تھیں، اور آپ کی بچی کو کتنی یاد ہیں۔ عطاء اللہ شاہ فرماتے تھے ایک آدمی مر رہا تھا کسی نے کہا اس کو کلمے کی ضرورت ہے تو اس کی ماں نے دو روپے نکالے کہ جلدی جلدی کلمہ لاؤ۔ اس نے سمجھا کلمہ بک رہا ہے میری تبلیغی جماعت والے مجھے ملے کہنے لگے ایک بوڑھا ملا ستر سالہ ہم نے کہا کلمہ سناؤ کہنے لگا "مینو ہون مسلمان کرن آئے ہو" سنو کلمہ: لاالہ الا اللہ محمد پاک رسول اللہ یہ سنا رہا تھا۔ جوش میں۔ ہنسو نہیں ہمیں نماز جنازہ کی نیت آتی ہے؟ دعائے قنوت آتی ہے۔ بولو بھائی: الاماشاء اللہ ابھی ایک کھڑا کر دو تو بے چارہ سادہ آدمی کہے گا کہ پکوڑے آٹھ آنے چھٹانک۔ قلعی ختم ہو چکی ہے دعا قنوت نہیں سنا سکے گا غسل کے فرائض نہیں آتے۔ آتے ہیں؟ یہ پوچھوں گا ابو بکر کی خلافت کے کتنے ایام تھے ابو بکر کا نام کیا تھا صدیق نے جب کلمہ پڑھا تو اس کی عمر کیا تھی۔ ماشاء اللہ سارا پتہ ہے حضرت عمر کی کیفیت کیا تھی حضرت عمرؓ نے کتنے دن خلافت کے ایام گزارے؟ صفر بٹا صفر۔ حضرت عمر نے کیا کیا۔ یہ پولیس والے اور فوج سب عمرؓ کی ممنون ہیں یہ فوج کا محکمہ فاروق نے بنایا پولیس کا محکمہ بھی فاروق بنایا دعا کرو اللہ ہماری پولیس کو صحیح فرمائے (آمین)

بہر حال ہم دعا گو ہیں خدا حکومت کو اچھے کام کرنے کی توفیق دے (آمین) اچھے کام کرے تو ہم اسے سلام کرتے ہیں ورنہ ہماری عادت آپ جانتے ہیں اس وقت ملک کے حالات ایسے ہیں کہ آپس میں تفرقہ بازی نہ کرو اس وقت ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو زندگی میں زاہد بنائے خدا کے دربار میں عابد بنائے میدان میں مجاہد بنائے۔ آپس میں لڑنے کے لئے تو چھرے رکھے ہوئے ہیں۔ کون سا عالم ہے جس پر تم نے حملہ نہیں کیا۔ مولانا شیخ القرآن پر استرے سے حملہ کیا عبداللہ درخواستی پر پستولوں سے حملہ کیا۔ مولانا قائم دین پر حملہ کیا کون سے عالم ہیں جن پر آپ نے حملہ نہیں کیا مولانا شمس الدین کو آپ نے شہید کیا۔ صحیح کہہ رہا ہوں؟ (صحیح کہہ رہے ہیں)

کہاں کہاں آپ نے ماشاء اللہ خون گرایا کوئی ڈر نہیں انشاء اللہ ہم خون کی ندیوں میں حق کا جھنڈا بلند کرتے رہیں گے نعرہ تکبیر اللہ اکبر، شہادت ہمارے حصے میں ہے (انشاء اللہ) تو بھائیو میں بات کر رہا تھا (علم)

تقریر علم پر تھی دعا کرو اللہ ہمیں بھی گندے ماحول سے بچائے (آمین) یہ ہم نے جو سگریٹ شروع کی ہے کوئی سگریٹ پیتا ہے کوئی بھنگ پیتا ہے کوئی افیم کھاتا ہے یہ ماں کے پیٹ سے سیکھ کے آئے ہو یا ماحول میں؟ (ماحول میں) یہ داڑھی منڈوا تا یہ مونچھیں ایسے جیسے موٹر سائیکل کی بریکیں فٹ ہیں۔ داڑھی ایسے جیسے وہ آم کی گٹھلی ہے اور بال ایسے کہ آگے لیڈا پیچھے لیڈی بنتے ہو روتے نہیں ہو۔ سچ کہہ رہا ہوں یا جھوٹ کہہ رہا ہوں؟ (سچ کہہ رہے ہو) آج کل تو مردوں عورتوں کا پتہ نہیں چلتا نبی نے فرمایا ان مردوں پہ لعنت ہے جو عورتوں کا نقشہ بنائیں اور ان عورتوں پر لعنت ہے جو مردوں کا نقشہ بنائے۔ لعن اللّٰہ المتشبھین من الرجال بالنساء ، ولعن اللّٰہ المتشبھات من النساء بالرجال جو عورت مردوں کی طرح لباس پہنتی ہے اسی طرح بال، اسی طرح بے پردہ باہر نکلے جس طرح مرد کو اجازت ہے اس عورت پر لعنت ہے انارکلی میں تو بالکل لعنت نہیں ہے؟ سب حوا کی بیٹیاں پھر رہی ہیں مرد بھی ساتھ ہیں آگے لیڈی پیچھے لیڈا آگے نیڈی پیچھے نیڈا۔

اب ابے کو ابا نہیں کہتے This is the ded دس از دی ڈڈا اور اماں کو کہتے ہیں ممی او بھی نکمی۔ سارا دن پھرتی ہے خدا ہمارے ماں باپ کو بھی صحیح کر دے (آمین) ہاں بھائی حضور فوراً کہہ دو صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بہنوں کو بھی بتا رہا ہوں حضورؐ نے فرمایا جس میری کلمہ خواں مسلمان عورت کی آواز گھر سے نکل گئی اس گھر سے رحمت کا دروازہ بند ہو گیا۔

حضورؐ نے فرمایا۔ رب کا سیات اور شفون نیلون ململ نبی نے فرمایا: جو عورتیں ایسا کپڑا پہنتی ہیں

جس سے وجود ظاہر ہوتا ہے ان کے بال نظر آتے ہیں نماز بھی نہیں ہوتی اور حضور نے فرمایا ایسی مائی ایسی کلمہ خواں جس کے کپڑے اتنے باریک ہیں کہ وجود نظر آتا ہے قیامت کے دن خدا اس کو ننگا کر کے جہنم میں داخل کرے گا جنت کا لباس نہیں دے گا ہمارے گھروں میں تو ایسے کپڑے نہیں ہیں نہ؟ اب تو کپڑوں کے نام میں نے سنے ہیں۔ تیری مری مرضی۔ ہنسو ہنسو تو میں تقریر بند کر دیتا ہوں یہ کپڑا ہے یا نہیں؟ (ہے) دل کی پیاس ہے؟ (ہے)

کیا لوگی؟ تیری میری مرضی۔ تیری میری مرضی یاد کا ندار کو پتہ ہے یا درزی کو ہنسو نہیں روتے نہیں ہنستے ہو۔ تمہارے لاہور میں تو منہ کالا ہوا، ایک بوٹا سنگھ آیا ایک زینب کے پیچھے وہ گاڑی کے نیچے مر گیا تم نے پھول چڑھائے کہ شہید محبت ہے۔ لعنت ہے تمہاری اس غیرت پر ایک سکھ آیا ایک مسلمان عورت سے بدکاری کی وہ بے چاری عزت بچا کے آئی تم نے شہید محبت بنایا شرم آتی ہے تمکو؟ تمہاری تاریخ ہے کوئی؟ مجھے پتہ ہے نہیں میں دعا کرتا ہوں اللہ مجھے آپ کو غیرت عطا فرمائے۔ (آمین)

حضورؐ نے فرمایا: **لایدخل الجنة دیوث لا ایمان لمن لاغیرة له** حضورؐ فرماتے ہیں: **الغیرة من الایمان** نبی فرماتے ہیں: **انا اغیر والد ادم واللّٰہ اغیر منی** میں ساری کائنات سے غیور ہوں خدا مجھ سے بھی زیادہ غیرت رکھتا ہے۔

جس طرح میں اپنی بیوی کے معاملے میں اپنے بھائی کو برداشت نہیں کرتا ہوں کہ اسے غلط ہاتھ لگائے۔ خدا اپنی توحید میں کسی نبی ولی کو بھی برداشت نہیں کرتا (بے شک)

سجدہ کس کا حق ہے (اللہ کا) طواف کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) پکارنا کس کا حق ہے (اللہ کا) بیٹا بیٹی دینا کس کا حق ہے (اللہ کا) فرمایا اندر نقشے میں نے بنائے جب بیٹا پیدا ہوا تو پیراں دیتا، خدا نے کچھ نہیں دیتا، قلندر بخش، یہ ماں کے پیٹ میں نقشہ کس نے بنایا (اللہ نے) قطرے پر نقشہ کس نے بنایا (اللہ نے) اندر جب تجھے بھوک لگی تو پائپ تمہاری ماں کے ناف میں فٹ کر کے یہ رزق کس نے دیا۔ (اللہ نے) ساڑھے چار مہینے کے بعد روح کس نے پھونکی (اللہ نے) اندر راشن کا کوئی انتظام نہیں تھا یہ راشن کا انتظام کس نے کیا (اللہ نے) تو باہر نکلا تیرے آنے سے پہلے اماں کے سینے پر دودھ کے چشمے کس نے لگائے؟ (اللہ نے) جب بیٹا پیدا ہوا تو مراثی آ گیا سائیں خدا کیا فلانے نے دیا۔ یہ غلط ہے اللہ مجھے آپ کو اس سے بچائے۔ (آمین)

توحید بھی برحق ہے: **لاالٰہ الا اللّٰہ** یہ توحید ہے **محمد رسول اللّٰہ** یہ رسالت ہے **اور والذین معه** یہ صحابہ ہیں: **قل لااسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی** یہ اہل بیت

ہیں: ما کان محمداً ابا احمد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین یہ ختم نبوت ہے۔ لااقسم بیوم القیامۃ القارعۃ ماالقارعۃ یہ قیامت ہے۔

قرآن میں سب کچھ ہے اب آخری واقعہ سنیں کافی وقت ہو چکا ہے بارہ بج چکے ہیں صبح آپ کو کاروبار بھی کرنا ہے بیچ میں نے تو ابھی الف بھی نہیں چھیڑی خدا کی قسم اقرء کا ترجمہ بھی نہیں کیا نبوت کا پہلا پہلا دور تھا تو آپ غار حرا میں جاتے ابھی وحی نازل نہیں ہوئی عنداللہ نبی بن چکے تھے اب بورڈ لگنا تھا اعلان ہونا تھا چالیس سال تک خدا نبی کی تربیت خود کرتا ہے۔ حضور چالیس سال ان میں رہے نہ کبھی کسی کو غلط نگاہ سے دیکھا نہ جھوٹ مارا نہ کسی کو ستایا فرمایا بتاؤ: ھل وجدتمونی فی صادقا او کاذبا میری زندگی کیسی ہے کردار کیسا ہے سب نے کہا: ماجربناک مراراً وجدنا عنک صدقاً یامحمد ہم یا محمد بھی کہتے ہیں جس طرح جبرائیل نے کہا: اخبرنی یا محمد جب حضور سامنے بیٹھے ہوں ہم یارسول اللہ بھی کہتے ہیں جس طرح حضور کوئی بات کرتے تو صحابہ کہتے: صدقت یارسول اللّٰہ۔

ہم صلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ بھی پڑھتے ہیں جب روضہ رسول پہ ہوتے ہیں تو کہتے ہیں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ جب یہاں ہوتے ہیں تو: اللھم صلی علی محمد یہاں سے فرشتے لے جاتے ہیں وہاں سے محمد خود سن کر جواب دیتے ہیں کچھ سمجھ آرہی ہے او لاہوری اتنی بے غوری اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو ہدایت بخشے ہم نبی کو حاضر وناظر بھی مانتے ہیں ہم یوں مانتے ہیں کہ چاند وہ ہے اور روشنی پہنچ رہی ہے محمد وہاں بیٹھے ہیں اور رحمت پہنچ رہی ہے ہم نبی کو حاضر ناظر یوں مانتے ہیں خدا نہ چاہے تریپن سال مکے سے مدینے نہ جانے دے خدا چاہے تو ایک ہی رات میں محمد کو سات آسمانوں اور عرش کی سیر کروا دے (سبحان اللہ) تمہارے پاس براق ہے؟

ہر وقت ہر جگہ نبی کون بھیج سکتا ہے (اللہ) کون بلا سکتا ہے (اللہ) تمہارے پاس براق ہے؟ تمہارے پاس جنت کا انتظام ہے؟ تم جنت کو سنگھار سکتے ہو؟ حوریں جمع کر سکتے ہو؟ (نہیں) سارے فرشتے جمع کر سکتے ہو؟ (نہیں) ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء جمع کر سکتے ہو نبی کون بدل سکتا ہے؟ (اللہ) تمہاری طاقت ہے کہ بلاؤ قرآن میں کیا ہے: ولو انھم اذظلموا انفسھم مدنی اگر یہ تیری امت غلطی کر بیٹھے: ثم جاؤک قرآن کہتا ہے: جاؤک لاہوری کہتے ہیں بلاؤک بلالو۔ اگر یہاں حضور ہوتے میں تقریر کرتا (نہیں) حضور ہوتے خوشبو ہوتی (ہوتی) نبی کریم ہوتے میں زور سے بولتا یا نعرہ لگاتے تمہارے عمل رہتے (نہیں) پیغمبر ایک ہیں یا دو (ایک) ایک تو لاہور ہے تو مدینے کون ہے؟ مجھے سمجھاؤ مجھے نبی سے ملواؤ میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

حضور ایک ہیں یا دو ہیں (ایک) تو ایک مدینے میں ایک یہاں۔ ایک یہاں ایک؟ جب ایک یہاں آ گیا تو مدینہ خالی ہو گیا۔ نبی آیا روح یا جسم آیا اگر روح آ گیا جسم وہیں ہے تو حیات النبی نہ رہا، روح مع الجسد آیا تو روضہ خالی ہو گیا۔ روضہ خالی ہو سکتا ہے (نہیں) کچھ سمجھ آ رہی ہے تیل لگایا کرو۔ کھوپڑے کا۔ کھوپڑی ٹھیک ہو۔ اقراء بس تقریر وہی ہے مولانا محمد اسحاق قادری صاحب نے کہا۔ قرآن پر بیان کرو۔ حضور مسجد میں تشریف لائے یہاں تو مسجد میں آتے ہیں تو مسجد سے کوئی جوتی اٹھا لے جاتا ہے کوئی گھڑیاں لے جاتا ہے اب تقریر ختم ہو گی گئی جوتیاں گم گئی گھڑیاں گم اگلے دن وضو پے ایک آدمی گھڑی بھول کے آیا قسمیں ہم نے دیں قرآن اٹھائے گھڑی نہ ملی واہ میں نے کہا نمازیوں صدقے دعا کرو اللہ ہم سے مسجد میں وہی کام کروائے جو نبی کی جماعت کرتی تھی (آمین) ستر سے لے کر دو سو تک نبی کی جماعت مسجد میں اصحاب صفہ قرآن کے طلباء رہتے تھے۔

اب آخری واقعہ سنو۔ حضور مسجد میں تشریف لاتے تو ایک طرف ابو ہریرہؓ اس کا نام عبدالرحمٰن جاہلیت میں اس کا نام عبد الشمس تھا اس کے لئے حضورؐ نے دعا فرمائی چادر بچھائی فرمایا اس چادر کو سینے سے لگاؤ۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں جب میں نے چادر کو سینے سے لگایا مجھے پانچ ہزار حدیثیں یاد ہو گئیں میری لاکھ تقریروں میں وہ اثر نہیں جو پیغمبر کے اشارے میں اثر ہے۔ کہہ دو صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتا ہوں اللہ ہمیں قرآن کا علم عطا فرمائے۔ یا اللہ میرے لاہور کو بی بی مریم والا حیا عطا کر جو جبرئیل سے بھی پردہ کر رہی ہے یا اللہ بتول والی زندگی دے جو چکی پر بھی قرآن پڑھ رہی ہے یا اللہ صدیقہ والی علمیت دے جس کے دو سو صحابہ حدیث کے شاگرد ہیں میں سمجھتا ہوں یہ نبی کا حجرہ نہیں تھا یہ دین کا مدرسہ تھا دعا کرو اللہ ہماری بہنوں کو بھی صدیقہ کا وارث بنائے (آمین) وقت نہیں کہ میں اس پر تقریر کروں بھائی تھکے کھڑے ہیں آپ؟ (نہیں) پکے کھڑے ہیں؟ (جی ہاں) لاہور یو کچھ آ رہی ہے میں آپ کو جگا رہا ہوں یا لڑا رہا ہوں (جگا رہے ہو) ملا رہا ہوں یا لڑا رہا ہوں (ملا رہے ہو) میں آپ کو قریب کر رہا ہوں یا دور کر رہا ہوں (قریب کر رہے ہو) اللہ مجھے آپ کو دین عطا فرمائے۔

عزیزو! الٹرونہ، خود دنیا تمہیں دیکھ کر کہے یہ خادم اسلام آ رہا ہے وہ دیکھو محمد کا غلام آ رہا ہے بندہ معقول آ رہا ہے دیکھو عاشق رسول آ رہا ہے۔ اب تم تو میاں مٹھو بنتے ہو۔ کبھی تو کہتے ہو مدینے میں دین نہیں کبھی کہتے ہو مکے میں دین نہیں کبھی کہتے ہو میرا مصلیٰ ٹھیک ہے نبی کا مصلی غلط ہے تم یاری رکھتے ہو چوروں سے ملنگوں سے اور ان سے جو گیت گاتے ہیں اور دشمنی رکھتے ہو تو محمد کی جماعت سے پیغمبر کے جو وارث ہیں جو مصطفیٰ کے ہمسائے ہیں اللہ ہمیں مدینہ کے ذروں سے بھی پیار عطا فرمائے۔ (آمین)

علامہ صاحب (مولانا خالد محمود صاحب) میں نے مدینے میں بھی یہ تقریر کی تھی: **غبار المدینة شفاء من كلي داء** حضورؐ نے فرمایا میرے شہر کی گلی کی دھول میں بھی شفا رکھی ہے حضور فرماتے ہیں: **من اذى اهل المدينة** جو مدینے والوں کو ایذا دیتا ہے ستاتا ہے۔ جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے مدینے والوں کا دشمن جہنم میں پگھل جائے گا اللہ ہمیں نبی کے شہر کے ذروں سے بھی پیار عطا فرمائے۔ (آمین)

وقت نہیں میں لمبی تقریر کرتا حضور مسجد میں تشریف لائے کہہ دو: سبحان اللہ آپ نے دیکھا ایک طرف ابو ہریرہؓ حدیثیں سنا رہے ہیں اور حضرت ابو ذرؓ ذکر کر رہے ہیں اب میری طرف دیکھیں حضور جب دروازے سے آئے: **كلا كما على خير** دونوں ٹھیک دونوں ٹھیک اس طرح فرمایا: **كلا كما على خير**۔

اٹھنے لگے فرمایا: **لاتقوموا**۔ میرے لئے نہ اٹھا کریں جب حضور مسجد میں آتے صحابہ استقبال کے لئے کھڑے ہوتے حضور کھڑا ہونا پسند (نہ کرتے) یہ پسند کریں گے جس طرح تم کرتے ہو حالانکہ یہاں آتے بھی نہیں۔ حضور آ جاتے فرمایا: **لاتقومون كما يقومون الا عاجم** جس طرح عجمی لوگ بادشاہوں کے لئے استقبالاً کھڑے ہوتے ہیں کوئی کھڑا نہ ہو! ادب سے بیٹھے رہو صحابہ کہتے ہیں ہم حضور کی محفل میں یوں بیٹھتے، **كانما طيور على رؤس** ہمارے سروں پر پرندے ہیں کہیں سر نہ ہلے کہیں مدنی کی بے ادبی نہ ہو صحابہ بیٹھے رہتے تھے اور بڑا علمی نکتہ ہے۔ جہاں جلسہ ہوتا ہے قیام نہیں۔ جہاں قیام ہو جلسہ نہیں۔ نہیں سمجھے میری تقریر؟ میرا خیال ہے دودھ آپ کو پھیکا ملتا ہے جلسہ کا معنی کیا ہے، بیٹھنا، اور قیام کا معنی کھڑا ہونا۔ اگر جہاں بیٹھنا ہو دو رکعت میں کوئی کھڑا ہو جائے سجدہ سہو آتا ہے یا نہیں؟ (آتا ہے) جلسے میں قیام ہو تو سجدہ سہو ہے قیام میں جلسہ ہے؟ نہیں سمجھے میرا بھائی جہاں جلسہ ہے قیام نہیں جہاں قیام ہوگا جلسہ نہیں یہ عجیب ہے جلسہ بھی ہے قیام بھی ہے جلسہ ہے بیٹھنے میں ادب ہے کھڑے ہونے میں ادب نہیں ہے ادب سے بیٹھو۔ صحابہ کہتے ہیں جب حضور مجلس میں بیٹھے ہوتے آنے والا پوچھتا تھا: **ايكم منكم محمد** تم میں سے محمد کون ہے (کہہ دو سبحان اللہ)

اس طرح مل کے بیٹھے ابوبکر کہتے تھے: **هذا رجل متقى ابيض الوجه هذامحمد رسول الله** یہ جو حسین بیٹھا ہے یہی میرا محمد ہے۔

اب میں قرآن پر بات کروں حضرت صاحب دعا کریں گے آخری موتی دیتا ہوں حضور نے فرمایا: **كلا كما على خير** خیر دونوں ٹھیک جس کو پیغمبر ٹھیک کہہ دیں ٹھیک ہے یا نہیں؟ (ٹھیک ہے) حضور پاک جہاں صحابہ کرام حدیث سن رہے تھے ان کے چمکنے میں ان کے جھرمٹ میں ان کے

درمیان میں جاکر آلتی پالتی بیٹھ گئے فرمایا: انما بعثتُ معلماً ذکر والے ٹھیک ہیں میں اس محفل میں بیٹھوں گا جو حدیث کو سنا رہے ہیں۔

مجھے علم سے پیار ہے دعا کرو اللہ ہمیں بھی علم سے پیار عطا فرمائے حضرت لاہوری آئے فرماتے تھے میں آیا تو ہاتھ میں ہاتھ کڑی پورے لاہور میں پھرایا گیا میرا ضمانت دینے والا کوئی نہیں تھا فرمایا وہیں مسجد لائن سبحان خان میں چٹائی پر اللہ کے سہارے بیٹھ گیا فرمایا پینتالیس سال میں نے قرآن کا درس دیا آیا تو روٹی پوچھنے والا کوئی نہیں تھا جنازہ اٹھا تو ڈھائی لاکھ انسان کندھے دے رہے تھے آیا تو میرا یہ حال تھا کہ گھر نہیں تھا روانہ ہوا تو چار مہینے تک قبر نے بھی خوشبو دی بتادیا کہ یہاں قرآن کا عاشق سو رہا ہے۔

یہ قرآن کی برکت ہے حضور انورؐ نے تیئس برس جو تبلیغ کی قرآن کی تبلیغ کی یا اور بھی کوئی کتاب تھی (قرآن کی) پتھروں میں کیا سنایا (قرآن) مکے کی گلیوں میں کیا سنایا (قرآن) طائف میں کیا سنایا (قرآن) پیغمبرؐ نے اللہ کی قسم گلی کوچوں میں کیا سنایا (قرآن) دن رات کو کیا سنایا (قرآن) اور امت کو کیا دے گئے (قرآن)

مولانا محمد اسحاق صاحب کو اللہ نے ذوق بخشا ہے کہو الحمد للہ میں نے ان کے وہ حواشی دیکھے ہیں جو انہوں نے تفسیری نقطے لکھے ہیں اور بہت سے لوگ ہیں جو ان سے ترجمہ پڑھ گئے بڑے بڑے گریجویٹ کالجیٹ بڑے بڑے اچھے تعلیم یافتہ کیونکہ سب کچھ قرآن ہے عقائد بھی قرآن ہے ہر عقیدہ قرآن سے پوچھو تو بتاتا ہے دعا کرو اللہ ہمیں کتاب وسنت کے قریب خوش نصیب بنائے۔ (آمین)

آج میں نے پوچھا کہاں ہیں مجھے بتایا گیا کہ وہ جامعہ عثمانیہ قینچی امرسدھو گئے ہیں۔ درس قرآن دینے کیلئے وہی حضرت لاہوری کا طریقہ ہر ایک کے پاس پہنچ جانا گھر پہنچ جانا مسجد پہنچ جانا دعا کرو اللہ ہمیں قرآن وسنت سے محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

وما علینا الا البلاغ

فضائل حضرات علماء دیوبند رحمہم اللہ علیہم

تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ

الحمد للّٰه وکفی والصلوٰۃ والسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیاء وعلی اٰله المجتبی واصحابه الاصفیاء والاتقیاء الذین هم نجوم الهدی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وعلی اٰله واصحابه وازواجه واتباعه وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً ،اما بعد!

فاعوذباللّٰه من الشیطان الرجیم،بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

حاضرین مجلس!

الحمدللہ مجھے قلبی مسرت ہے کہ آپ نے مجھ جیسے نالائق کو اس محفل میں بلانے کے لائق سمجھا۔

علماء نے ہر دور میں قربانیاں دی ہیں چونکہ علماء کی ذمہ داری بہت اہم ہے آقا نے جو ان کے ذمہ کام لگایا ہے وہ بڑا اہم ہے:العلماء ورثة الانبیاء.اکرموا العلماء .زوروا العلماء .علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل آقا نے اس انداز سے دین کے علماء کو نوازا ہے۔آپ نے ان کا مقام بلند کیا۔آج ان کا سر اونچا ہو جاتا ہے۔کوئی دنیا کا وارث ہے علماء دین کے وارث ہیں۔کوئی امراء کے وارث ہیں علماء انبیاء کے وارث ہیں۔آقا کے دور سے لے کر اب تک علماء نے اس ڈیوٹی کو نبھایا کچھ علماء سوء آئے جنہوں نے دین میں رخنہ ڈالا بک گئے جو ہر حکومت کے ساتھ فٹ ہو گئے۔جو عبد الدراہم عبد الدینار بن گئے۔جو دولت کی دیوار بن گئے کچھ علماء نے باطل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حق کا علم بلند رکھا اور بلند رکھے ہوئے ہیں۔الحمدللہ ہمارا تعلق اس قافلہ سے ہے جو آقا کے دور سے چلتا ہے کبھی احمد ابن حنبل کی شکل میں وقت کے بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو کر مسجد میں کہتے ہیں کہ خدا بھی قدیم ہے قرآن بھی قدیم ہے وہ بھی غیر حادث ہے اور یہ بھی غیر حادث ہے۔وہ بھی غیر مخلوق ہے یہ بھی غیر مخلوق ہے۔جب سے اللہ ہے تب سے کلام اللہ ہے۔گرفتار ہوتے ہیں ہتھکڑی ہاتھ میں ہے۔یہ ایک عالم ہے عبدالقادر جیلانیؒ بھی جس کے مقلد ہیں یہ بھی ایک عالم دین ہے۔عالم نہ کبھی بکے نہ جھکے نہ کبھی کسی کے سامنے دبے۔علماء ہمیشہ باطل سے ٹکرائے۔نہ کسی مقام پر گھبرائے۔اللہ ہمیں ان کا صحیح وارث بنائے۔

الحمدللہ بنوری خاندان آدم بنوری سے لے کر اولیاء اللہ کا خاندان ہے انہوں نے بھی دین کی بڑی خدمت کی۔ایک وہ بنوری ہے جو کراچی میں ہے۔جس نے اسمبلی میں حق کی آواز بلند کی اور جس نے اسمبلی میں اسلام کا مسودہ پیش کیا حتی کہ شہید اسلام ہو گئے۔جنازہ اٹھایا گیا مگر حق بات کہنے سے باز نہ آئے۔نعرۂ تکبیر اللہ اکبر،علما حق زندہ باد۔

اگر میں علماء دیوبند میں سے ایک ایک کی شان بیان کروں تو اس کے لئے کئی ہفتے چاہئیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے جس مدرسہ کی بنیاد رکھی اس وقت تک اس نے نوے ہزار علمائے حقہ تیار کئے ہیں۔ایک سو پینسٹھ ملکوں میں ان کے شاگرد موجود ہیں مولانا احتشام الحق تھانویؒ نے مجھے بتایا تھا کہ جب میں چین گیا وہاں سفید ریش آدمی مجھے ملے :السلام علیکم وعلیکم السلام ۔اس کی زبان چینی تھی مگر اس نے عربی میں گفتگو کی۔آپ کہاں سے آئے ہیں :من الباکستان کہنے لگا:لاادری این باکستان؟الباکستان من ای البلاد الباکستان من بلد الکراجی،وھو بلدة عظیمة علی ساحل البحر معروفة التجارة کہنے لگا:الکراجی ماسمعت من الباکستان ،اجئت من الدیوبند اس چینی نے پوچھا: آپ دیوبند سے تو نہیں آئے آپ کا لباس اور انداز بتاتا ہے کہ آپ دیوبند سے آئے ہیں اس نے کہا میرے ساتھ سات عالم ہیں وہ سب کے سب قرآن وحدیث کی خدمت کرتے ہیں سب دیوبند کے شاگرد ہیں۔ہم دیوبند سے پڑھ کر یہاں چین میں آئے ہیں اور روزانہ ہر صبح کو کتاب وسنت کی آواز بلند کرتے ہیں دیوبند نے یہ کام کیا ہے۔

یہ بھی دیوبند کا عکس ہے یہ اسی کی شاخ ہے جہاں بھی آپ بڑا مدرسہ دیکھیں گے بڑے سے بڑے عالم کو دیکھیں گے،وہ دیوبندی کے سامنے سر جھکا کر ان کا شاگرد نظر آئے گا مولانا قاسم نانوتویؒ نے جو انار کے درخت کے نیچے کام شروع کیا تھا گزشتہ دنوں جب ہم وہاں گئے تو انار کا درخت اب تک سرسبز وشاداب ہے اب بھی اس مدرسہ میں الحمدللہ ساڑھے تین ہزار طلباء کتاب وسنت کو سینے سے لگائے بیٹھے ہیں ساڑھے پانچ سو دورہ طلباء تھے جو دورۂ حدیث میں شریک تھے اب میں کس کس کی تعریف کروں جس کو بھی دیکھتا ہوں ایک تحریک ایک انقلاب نظر آتا ہے۔

امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ میں نے گلستاں مولانا عبیداللہ سندھیؒ سے دین پور میں پڑھی تھی ان کی قبر بھی دین پور میں ہے۔یہاں ہی سے افغانستان کے لئے تحریک لے گئے۔یہیں سے روس گئے۔یہیں سے ان کا جنازہ آیا۔مولانا قاسم نانوتویؒ نے شیخ الہند کو تیار کیا تھا۔شیخ الہند کے تمام

شاگرد اپنی اپنی جگہ ایک انجمن ہیں۔ایک تحریک ہیں ایک انقلاب ہیں ان کے شاگرد در شاگردان کے صحیح جانشین نکلے۔مولانا عبیداللہ سندھیؒ نے سیاست سنبھالی۔افغانستان کو جس نے آزاد کروایا۔جو افغانستان کئی سالوں سے پس رہا ہے مولانا نے انگریزوں کو وہاں سے نکالا۔آج روس اسی شکل میں بدلہ لے رہا ہے۔آج بھی افغانستان میں جنگ آزادی لڑنے والے مجاہد علماء ہیں۔آپ جس میدان میں بھی اتریں علماء آپ کو پیش پیش نظر آئیں گے۔

عزیزان مکرم! شیخ الہند کے جہاں لاکھوں شاگرد تھے ان میں چھ شاگرد ممتاز و سرفراز نظر آتے ہیں۔سیاست میں مولانا عبیداللہ سندھیؒ جس کی تحریک کو جس کے نظریہ کو روس کے سکالروں نے بھی تسلیم کیا ہے۔اگر پوری دنیا کو امن مل سکتا ہے اگر پوری دنیا کو صحیح نظریہ مل سکتا ہے تو وہ نظریہ رسول کا ہے۔سٹالن کی بیوی جن کو وضو کرواتی تھی اور روس کا وزیر مولانا کی چپل اٹھا کر سامنے رکھتا تھا کہ میں نے آج تک کسی کے نظریے کو تسلیم نہیں کیا مگر عبیداللہ تیرے اس نظریہ کو سن کر میں جھک گیا ہوں۔میں سمجھتا ہوں جو آپ کا مطالعہ ہے کسی کا مطالعہ نہیں کیونکہ پوری کائنات کی فلاح کتاب اللہ میں ہے۔سنت رسول اللہ میں ہے۔اسلام ہی ایک صحیح نظریہ ہے۔مولانا عبیداللہ سندھیؒ اسی استاد کے شاگرد تھے۔

اب تک شیخ الہند کی یادگار صوبہ سرحد میں موجود ہے۔میں تو ان کی زیارت کیلئے آیا تھا افسوس کی محروم رہا ہوں۔نام تو مدت سے سنتا تھا اور ہماری تاریخوں میں موجود ہے حضرت مولانا عزیز گلؒ (مولانا دین پوری جب یہ تقریر فرما رہے تھے تو مولانا عزیز گلؒ زندہ تھے) یہ جنگ آزادی کا ہیرو۔یہ ایک انقلاب کا ہیرو۔یہ پاکستان کی آزادی کا ہیرو۔سیاست کا ہیرو شیخ الہند کی یادگار دیوبند کے سرفروش مجاہد ہمارے لئے ان کی زیارت ثواب ہے ان کو دیکھ کر پوری تحریک کا نقشہ سامنے آجاتا ہے ویسے سرحد میں انگریز کا نقشہ نظر نہیں آتا۔آپ کے لباس میں تمدن میں، تہذیب میں، کریکٹر میں، آپ کی سادگی میں، آپ کی پردہ داری میں، آپ کی غیرت میں مجھے اب بھی اسلام کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔جہاں یہ پہاڑی علاقہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ مدینہ سے جو دین اٹھا یہاں آکر چمکا اور یہاں دیوبند کے شاگرد ہیں جس کی وجہ سے سارے ضلع ہزارہ میں، بلکہ پورے سرحد میں نہ کسی شرک وبدعت نے سر اٹھایا نہ مرزائیت نے اپنا قدم جمایا۔نہ رافضیت کا ماتم نظر آیا۔جہاں بھی نظر آیا دین حقہ نظر آیا۔یہ دیوبند کا فیضان ہے کہ جس بستی میں جاؤ۔ضلع اٹک اور کشمیر تک میں گیا ہوں، لنڈی کوتل تک گیا ہوں۔مجھے ہر جگہ علماء حقہ کا ڈیرہ نظر آیا۔ان مجاہدین کا بسیرا نظر آیا۔مجھے یہاں توحید کا سویرا نظر آیا۔یہ اللہ کا فضل ہے۔

اور جو دارالعلوم کی خدمات ہیں وہ تو آپ دیکھ رہے ہیں انگریز کی گولیاں تو ختم ہو سکتی ہیں محمدؐ کے غلام ختم نہیں ہو سکتے انگریز نے کوشش کی تھی اس نے قرآن جلائے تھے۔ پچیس ہزار قرآن کے نسخے خریدے اور جلا دیئے۔ مگر خود ختم ہو گیا۔ محمدؐ کا قرآن ختم نہیں ہو سکا۔ مولانا محمد میاںؒ لکھتے ہیں۔ دس ہزار علماء کو ۱۹۵۷ء میں آگرہ سے دہلی تک کوئی درخت خالی نہیں تھا کوئی چوک خالی نہیں تھی دہلی کا کوئی ستون خالی نہیں تھا جہاں علماء کو پھانسی پر نہ لٹکایا گیا ہو۔ دس ہزار علماء پھانسی کا تختہ چوم رہے تھے اور حریت کے نعرے لگا رہے تھے آزادی کے نعرے لگا رہے تھے۔

دیوبند جاتے ہوئے ہم نے شاملی کا میدان دیکھا۔ جہاں مجھے نعرہ تکبیر کی آواز سنائی دی۔ جہاں مجھے علماء کا خون بہتا ہوا نظر آیا۔ جہاں شہداء کے نشانات نظر آئے خود علماء نے کمان سنبھالی۔ اس انگریز سے لڑائی کی اور میدان جہاد میں اترے۔ بالاکوٹ گیا تو وہاں پہاڑ سے نعرہ تکبیر کی آواز بلند ہو رہی تھی۔ دریا نے بتایا کہ یہاں مجاہدوں نے وضو کیا تھا۔ راستوں نے بتایا کہ یہاں سے گھوڑے گزرے تھے۔ پہاڑوں نے بتایا کہ ادھر سے بخاریؒ گذرا تھا۔ پہاڑوں کے ان پتھروں سے خوشبو آئی۔ شہداء کے خون سے آج بھی پتھر رنگین نظر آتے تھے کہیں سید احمد شہیدؒ سو رہے تھے کہیں مجاہد اعظم سید اسماعیل شہیدؒ سو رہے تھے۔ میں علماء کو کس کس میدان میں آپ کو دکھاؤں۔

شیخ الہند جن کو جب غسل دینے لگے تو غسل دینے والوں کی چیخیں نکل گئیں دیکھا تو سارے وجود پر نشانات ہیں۔ سارے جسم پر کالے گہرے نشانات ہیں جیسے کسی نے لاٹھی سے مارا ہو۔ ان کے شاگرد رشید۔ ان کے خادم خاص۔ ان کے عاشق، حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے پوچھا گیا کہ جناب واقعہ کیا ہے۔ یہ نشانات کیسے پڑے ہیں۔ فرمایا انگریز مالٹا جیل خانہ میں آتے تھے۔ اپنے فوجی بھیجتے تھے وہ کہتے ہر چوتھے یا پانچویں دن شیخ الہند کو لے جاتے تہہ خانے میں جا کر پوچھتے تھے کیا راز ہے آپ شریف مکہ کو کیا کہہ کے آئے تھے۔ آپ نے ترک موالات کا فتویٰ ہمارے خلاف کیوں دیا ہے۔ آپ نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ کیوں دیا۔ پھر چابکوں کی آواز آتی تھی۔ لہولہان واپس آتے تھے۔ مولانا شیخ الہندؒ نے کہا۔ انگریز! فتنہ انگریز۔ جان جا سکتی ہے۔ شیخ الہند اپنا راز فاش نہیں کر سکتا۔ میں صرف اشارہ بتا رہا ہوں آپ ہمارے لئے دعا کریں اللہ ہمیں بکاؤ مال نہ بنائے۔ اب کچھ زکوٰۃ لے رہے ہیں کچھ شوربا پی رہے ہیں۔ ہمارے اپنے اس طرف چلے گئے اس لئے ہم کمزور ہو رہے ہیں صدر نے تو وہ خریدے۔ کہ انا للہ ہے سخت گلا ہے۔ اس نے ہماری طاقت

کو کمزور کر دیا۔ علماء دیو بند کبھی نہیں خریدے جاسکتے تھے پتہ نہیں ان کے خون میں کیسی ملاوٹ آ گئی ہے اب ان کو بھی خریدا جا رہا ہے اللہ ان کو اپنے اکابرین کی شرم وحیا عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت شیخ الہندؒ کے بہت سے شاگرد تھے ہر تحریک دیو بند سے اٹھی کبھی عبد الشکور لکھنوی نے بی بی عائشہؓ کے دوپٹے کی حفاظت کی۔ ترک موالات کیا رافضیت کے خلاف تقریراً تحریراً مناظرہ میں کام کیا۔ اور ان کو ناکام کیا۔ صدیقؓ کی صداقت، عمرؓ کی عدالت، عثمانؓ کی سخاوت، حیدرؓ کی شجاعت، بی بی عائشہؓ کی عزت وعصمت کا جھنڈا لہرایا۔ مرزائیت کیلئے اللہ نے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو تیار کیا۔ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ زندہ باد نو سال نو مہینے جیل میں رہے۔ چار دفعہ زہر دیا گیا۔ کئی دفعہ قاتلانہ حملہ ہوا۔ مگر بخاری جھکا نہیں گورنری پیش کی گئی۔ فرمایا او لارڈ مونٹ بیٹن کا نہ کافر تیری گورنری کو ٹھوکر مار سکتا ہوں۔ میں قرآن پڑھنے سے نہیں رک سکتا۔ بخاری کو بہت لالچ دیا گیا۔ حکومت نے بہت آدمی آپ کے پاس بھیجے مگر بخاری نہ بکا نہ جھکا۔ ہمیشہ ان کا نعرہ تھا لعنت بر پدر فرنگ۔ فرمایا کرتے تھے میرے چار مشن ہیں۔ میں خدا کو معبود سمجھتا ہوں۔ میں مصطفیٰ کریم کو محبوب سمجھتا ہوں۔ میں انگریز کو مغضوب سمجھتا ہوں۔ فرمایا میں خدا کی عبادت کرتا ہوں۔ محمدؐ کی اطاعت کرتا ہوں۔ قرآن کی تلاوت کرتا ہوں۔ جب تک زندہ ہوں حفاظت ختم نبوت کرتا رہوں گا۔ بخاریؒ نے اس میدان میں جو کام کیا ہے ہمیشہ ختم نبوت کے لئے جان پیش کی۔

کبھی مولانا یوسف بنوریؒ نے اس قافلے کو سنبھالا۔ اب مولانا خان محمد ولی کامل نے اس قافلہ کو سنبھالا ہے۔ یہ قافلہ رواں ہے۔ انشاء اللہ یہ قافلہ تب خاموش ہوگا جب پاکستان مرتدوں سے پاک ہوگا۔ اور مرتد کی سزا گولی ہے۔ جب تک یہ قانون نافذ نہیں ہوگا محمدؐ کے غلام خاموش نہیں بیٹھ سکتے اور اس ملک میں خمینی ازم بھی نہیں آئے گا۔ کبھی وہ کہتا ہے میں روضے پر حملہ کروں گا کبھی کہتا ہے اس امت کے فرعون وہامان ابوبکر تھے۔ نعوذ باللہ۔ کبھی کہتا ہے یہ قرآن کے منحرف تھے کبھی کہتا ہے میرے ایرانی محمد کے صحابہ سے افضل ہیں۔ نعوذ باللہ۔ اس کا لٹریچر ادھر نہیں آنا چاہیئے۔ کوئٹہ میں ہوا ان کے امام باڑے نہیں یہ اسلحہ خانے ہیں۔ یہاں کوئی فقہ جعفریہ نہیں آئے گی۔ یہاں جن کی اکثریت ہے فقہ بھی ان کی رہے گی۔ انشاء اللہ یہ جلسے جلوس بند ہو کر رہیں گے۔ تبرا بند ہوگا۔ پاکستان ان کی غلیظ کتابوں سے پاک ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اب ہوشیار ہو جاؤ۔ مولانا فضل الرحمٰن جیسے نوجوان موجود ہیں مفتی محمودؒ نے جوان کو سبق دیا بیٹا وہی جھنڈا لے کر میدان میں اتر آیا ہے۔

میں اپنے اکابرین کی تھوڑی سی دھمک چمک اس کی تاریخ کا تھوڑا سا ورق الٹ رہا ہوں۔ ہمارا تعلق ماضی سے ہے۔ دعا کریں اللہ ہمارے ماضی سے ہمارے مستقبل کو روشن فرمائے آمین۔ یہ ہمارے آباء واجداد ہیں۔

اولٰئک آبائی فجئنی بمثلھم اذا جمعتنا یا جریر المجامع

یہ ہمارے علماء ہیں۔ یہ ہمارے سرپرست ہیں، جن کی غلامی میں ہم مست ہیں۔ عشق رسول بھی ہم سے سیکھو۔ تفسیر کی خدمت بھی ہم نے کی۔ اب میں کس بات کو چھیڑوں۔ کس کو چھوڑوں۔ سب سے پہلے جس نے ہندوستان میں فارسی میں قرآن کا ترجمہ لکھا پورے ہندوستان کو قرآن کی تعلیم سے آگاہ کیا وہ شاہ ولی اللہ تھا۔ شاہ عبدالعزیزؒ، شاہ عبدالقادرؒ، شاہ رفیع الدینؒ ان کے فرزند ارجمند تھے۔ حدیث میں شاہ اسحاقؒ نے کام کیا۔ اس خاندان نے قرآن وحدیث کے لئے کام کیا۔ میں قبرستان گیا تو کہیں شاہ ولی اللہؒ سو رہے ہیں، شاہ عبدالعزیز سو رہے ہیں، شاہ عبدالغنیؒ، شاہ محمد عمرؒ ایک سے بڑھ کر ایک آفتاب آرام کر رہے تھے۔ علم کے دریا سو رہے تھے رحمتوں کی بارش ہو رہی تھی اللہ ان کی قبروں پر رحمت برسائے۔ انہوں نے دہلی میں بیٹھ کر جو کام کیا آج پوری دنیا مرہون منت ہے۔ یہ ہمارے اکابر ہیں۔ سب کے سرپرست شاہ ولی اللہؒ ہیں۔

عبید اللہ سندھیؒ انہی کا عاشق تھا۔ شیخ الہندؒ انہی کے فلسفہ پر چلتے تھے مولانا نانوتویؒ انہی کے مداح تھے۔ اس وقت تو ان دوسروں کا نام بھی نہیں تھا۔ شاہ ولی اللہؒ وہ بزرگ ہیں کہ انگریز نے جن کے انگوٹھے نکالے۔ شاہ عبدالعزیزؒ کو نابینا کر دیا گیا۔ مرزا جان جاناں کو گولی ماردی گئی۔ کس کس کی بات کروں امام مالکؒ کو ننگا کر کے اونٹ پر بیٹھا دیا گیا بخاری کو جلاوطن کیا گیا ہم ان علماء کے وارث وخادم ان کے علمبردار ان کے ہم رضا کار ان کے تابعدار ہیں یہ ہمارے بڑے ہیں ان کے نقش قدم پر ہم کھڑے ہیں سب کہو: انشاء اللہ۔

میں عبدالشکور گردن اونچی کر کے کہتا ہوں ہم حنفی ہیں، ہم نعمان بن ثابت ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں۔ جن کا جنازہ تین سال کے بعد جیل سے نکلا تھا۔ جن کو کہا گیا آپ عہدہ قبول کرلیں۔ آپ تنخواہ لیں۔ آپ بادشاہ کی طرف سے یہ بات مانیں فرمایا۔ میں اس ظالم کمینے بادشاہ کا عہدہ قبول کروں گا نہ اس کے حرام خزانے سے پیسہ لوں گا۔ ہر تیسرے مہینے نکال کر دُرّے مارے جاتے تھے۔ فرمایا ابوحنیفہ جان دے سکتا ہے کسی طاقت کا خوشامدی، کسی طاقت کے سامنے جھک نہیں سکتا۔ جنازہ جیل سے

نکالا مگر ظالم بادشاہ کی تابعداری قبول نہیں کی۔

احمد بن حنبلؒ ہاتھ میں ہتھکڑی ہے پاؤں میں بیڑیاں ہیں تمام لشکر اس وقت کے بادشاہ مامون کا ہے۔ سامنے لائے گئے پوچھا کیا کہتے ہو۔ فرمایا جو بات ممبر پر کہی وہی کہتا ہوں۔ وہی تختہ دار پہ کہوں گا۔ یہی علماء حقہ ہیں۔ علماء حقہ نے کبھی کسی طاقت کے سامنے آنکھیں بھی نیچی نہیں کیں۔ امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ جب میں راستے میں آرہا تھا ایک ڈاکو ملا۔ اس نے کہا احمد میں نے ڈاکو ہو کر بھی کبھی اپنا ڈاکہ تسلیم نہیں کیا۔ تو محمدؐ کا غلام ہو کر حق کہنے سے رک نہ جانا۔ میدان میں ثابت قدم رہنا، احمد کہتے ہیں مجھے ایک وزیر ملا اس نے مجھے کہا امام صاحب بادشاہ ناراض ہے اور کئی جلاد، کئی درے آپ کے لئے تیار ہوئے ہیں۔ آپ کمزور ہیں اس کے چابک کی تاب نہیں لا سکیں گے تو مسکرا کر فرمایا۔ بادشاہ کو کہہ دو احمد کو جان پیاری نہیں محمدؐ کا قرآن پیارا ہے۔ میں دنیا کی مار کھا سکتا ہوں آخرت کی مار برداشت نہیں کر سکتا۔ بادشاہ اور درباری بیٹھے ہوئے تھے ہر دور میں سرکاری مُلا ہوتے ہیں۔ ہم حکومت کے وفادار نہیں ہم نبوت کے وفادار ہیں۔

میں مولانا فضل الرحمٰن کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ واقعی تو عظیم باپ کا عظیم فرزند ہے بائیس مہینے کے بعد جیل سے نکلا اور جس بات پر جیل گیا تھا پہلے دن وہی بات اسٹیج پر پھر کہہ رہا ہے۔ جاؤ! مفتی محمودؒ کی قبر پر جا کر کہہ دو۔ محمود تم آرام کرو تیرے بیٹے نے تیرے مشن کو سنبھال رکھا ہے۔ عائلی قوانین کے خلاف جنہوں نے کام کیا وہ مولانا مفتی محمودؒ تھے۔ مفتی محمود کو ٹانگوں سے پکڑ کر اسمبلی سے باہر پھینک دیا گیا۔ پھر آئے تو بات وہی کہی جو پہلے کہہ رہے تھے۔ جس نے اسمبلی لان میں بلالؓ کی اذان بلند کی۔ جس نے اسمبلی میں نماز باجماعت ادا کروائی۔ وہ مفتی محمودؒ تھے۔ جس نے نو مہینے سرحد میں بیٹھ کر پاکستان کی چالیس سالہ تاریخ میں مدینے کی جھلک، خلافت راشدہ کے دور کی غلامی، محمدؐ کے اسلام کا نقشہ آئین اسلامی کا نقشہ دکھایا، سرحد نے کئی دن اسلام کے مزے اڑائے، عورتوں کے سر پر ڈوپٹہ اور برقعہ دیا گیا۔ کالجوں سے قرآن کی آواز آنے لگی۔ خدا کی قسم سود کا کاروبار ختم ہوا۔ رشوت کے بازار بند ہو گئے۔ مسجد کے دروازے کھل گئے۔ وقت نہیں میں کیا کیا بتاؤں۔

میں پھر شیخ الہند کی جوتی میں آرہا ہوں۔ میں نے شیخ الہندؒ کی قبر کو دیکھا۔ جہاں شیخ الہند سو رہا تھا۔ ساتھ ان کا شاگرد دل پسند حسین احمد مدنیؒ سو رہا تھا۔ شیخ الہندؒ کے بہت سے شاگرد ہیں۔ اب میں ایک بات بھی پوری نہیں کر سکتا۔ دیوبند کا سارا نقشہ میرے سامنے کھلا ہوا ہے۔ ساری تاریخ کے اوراق میرے سامنے چمک رہے ہیں۔

شیخ الہندؒ کے چھ شاگرد ممتاز نکلے سرفراز نکلے، سب کے سب رات کو عابد نکلے دن کو مجاہد نکلے۔ کہیں مولانا عبید اللہ سندھیؒ افغانستان کی کمان سنبھال کر آزادی کی جنگ لڑ رہا ہے کہیں مولانا مدنی مسجد نبوی میں باب الصدیق سے نکل کر گنبد خضریٰ کو دیکھتے ہوئے۔ ایک دن نہیں دو دن نہیں۔ ایک سال نہیں دو سال نہیں، سترہ برس گنبد خضریٰ کے سائے میں مسجد نبوی میں باب الصدیق سے نکل کر ممبر رسول کے قریب قال رسول اللّٰه کی آواز بلند کر رہے ہیں۔ حضرت مدنی دین پور تشریف لائے تھے۔ دیو بند سے ہمارا کوئی بھی بزرگ آئے، دین پور ضرور تشریف لاتے ہیں۔ دیو بند سے کوئی تحفہ آئے تو دین پور ضرور آتا ہے۔ وہاں مولانا تھانویؒ آئے، ابوالکلام آزادؒ آئے، ابوالحسن علی ندویؒ آئے، مولانا محمد میاںؒ آئے، مولانا رائے پوریؒ آئے۔ مولانا مدنی کی سات دن میں نے دین پوری میں جوتی سیدھی کی۔ ان کا بچہ ہوا کھایا۔ منیۃ المصلی کا سبق میں نے تبرکاً ان سے پڑھا تھا اور قریب سے دیکھا ہے۔ الحمدللہ مجھے یہ خوشی ہے کہ میں ایک مجاہد عظیم کی زیارت کر چکا ہوں کل خدا کو کہوں گا ان آنکھوں کو کچھ نہ کہنا ان آنکھوں نے مولانا مدنیؒ کی زیارت کی ہے۔ مولانا حسین احمد مدنیؒ، زندہ باد، شیخ الہندؒ کے ہر شاگرد نے ایک تحریک کو سنبھالا، مولانا انور شاہؒ نے حدیث کو سنبھالا۔

اب جو میں دیو بند کا کتب خانہ دیکھنے گیا تو گیارہ کمروں پر مشتمل تھا۔ نگراں سے پوچھا اس میں کتنی کتابیں ہیں۔ کہنے لگا اڑھائی لاکھ کتابیں ہیں۔ ایک تفسیر میں نے دیکھی جس میں کوئی نقطہ نہیں تھا۔ ایک تفسیر دیکھی جس میں سارے نقطے ہی نقطے تھے اور حضورؐ کے دور کے خطوط اور صدیق اکبرؓ کے دور کے خطوط وہاں موجود تھے وہ چیزیں جو بادشاہوں کے خزانوں میں نہیں ملتیں۔ وہ دیو بند کی کتب خانے میں چمک رہی ہیں۔ کہو: الحمدللہ۔ دیو بند نے انور شاہ تیار کیا جس کے حافظہ کا مقابلہ اس دور میں کوئی نہیں کر سکتا۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کہتے ہیں: کہ اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ تم نے ابن قیمؒ کو ابن تیمیہؒ کو علامہ ابن حجر عسقلانی کو ابن جوزیؒ کو علامہ محمود آلوسیؒ کو دیکھا ہے تو میں کہوں گا کہ میں نے دیکھا ہے۔ مگر بصورت انور شاہ دیکھا ہے، انور شاہ فرماتے ہیں میں ایک کتاب کو دیکھتا ہوں تو اٹھائیس سال تک اس کے حاشیے بھی میرے ذہن میں محفوظ رہتے ہیں حیات انور میں لکھا ہے کہ جب مولانا انور شاہ کشمیریؒ دیو بند کے کتب خانے کے پاس سے گزرے تو نگراں نے پوچھا کتنی کتابیں ہیں؟ اس نے کہا سولہ ہزار کتابیں ہیں میرے رجسٹر میں درج ہیں آسمان کی طرف دیکھا اور مسکرا کر کہا: دیو بندیو! مت گھبرانا اگر انگریز ان کو جلائے۔ انگریز انکو دریا میں بہائے انگریز ان کتابوں کو لے جائے۔ انگریز ان کتابوں کو

اٹھائے تو مت گھبرانا سولہ ہزار کتابیں میرے مطالعہ سے گزر چکی ہیں یہ ساری میرے سینے میں محفوظ ہیں میں آج بھی لکھوا سکتا ہوں۔

مولانا بدر عالمؒ کی زیارت میں نے مدینہ میں کی مجھے خوشی ہے ان آنکھوں نے اچھے بزرگوں کو دیکھا ہے۔

میں نے یہی بات تقریر کرتے ہوئے دیوبند میں کہی تھی کہ میں ان آنکھوں کے دیکھنے آیا ہوں جنہوں نے میرے اکابرین کو دیکھا ہے۔ اس مسجد میں نماز ادا کی جہاں مولانا مدنیؒ امامت کرواتے تھے۔ وہاں ہر کونے سے اکابرین کی خوشبو آتی تھی۔ عزیز و بات لمبی ہوگی۔ حدیث کی خدمت میں العرف الشذی، انوار الباری، فیض الباری، جتنی حدیث کی تشریحات ہیں وہ ہمارے بزرگوں نے لکھی معالم السنن معارف السنن جتنی حدیث کی خدمت کی وہ مولانا انور شاہؒ نے کی۔ اللہ نے انور شاہؒ کو تقویٰ بھی وہ دیا کہ خاندان سے پتہ چلتا تھا کہ انور شاہؒ کا خاندان گنبد خضریٰ کے مکین محمد رسول اللہ ﷺ سے ملتا ہے۔

لکھا ہے کہ ملتان میں آئے تو ایک ہندو نے آپ کا چہرہ دیکھا تو کھڑا ہوگیا کہنے لگا آپ کا نام؟ محمد انور باپ کا نام؟ معظم شاہ، کہاں سے آئے؟ دیوبند سے۔ کہاں آئے مظفر گڑھ میں۔ کس کے لئے آئے؟ سیرت النبی کا جلسہ ہے۔ آپ کون ہیں؟ میرا خاندان مصطفیٰ سے ملتا ہے تھوڑی دیر کے بعد کہتا ہے۔ مجھے اسلام کا ٹکٹ دو۔ جب آپ اتنے حسین ہیں آپ کا نانا محمد کتنا حسین ہوگا۔ آپ کے چہرے کی روشنی نے میرے سیاہ دل کو روشن کر دیا ہے یقین آگیا ہے کہ تو بھی سچا ہے تیرا محمد بھی سچا ہے ہمارے بزرگ تو ایسے تھے جن کے چہرے کو دیکھ کر کافر کلمہ پڑھ لیتے تھے۔ انور شاہ کو اللہ نے حدیث کا ذوق بخشا تھا ویسے تو ہر فن مولا تھے۔ ہر فن کے شیخ تھے مگر حدیث کا ذوق تھا۔

مولانا الیاسؒ نے ایک جماعت تیار کی تبلیغی جماعت۔ یہ جماعت اگر اسی طرح ملک ملک جاتی رہی تو پچیس سال کے بعد پوری دنیا میں محمد کا اسلام ہی اسلام پھیل جائے گا۔ انشاء اللہ۔ الیاسؒ کی محنت ہے کہ جو لوگ فرض نہیں پڑھتے تھے آج ان کی تہجد قضا نہیں ہوتی۔ جن لوگوں کی نگاہیں غلط تھیں ان کی ادائیں بھی بدل گئیں۔ مجھے رائے ونڈ میں ایک آدمی ملا۔ آج راز بتا رہا ہوں تا کہ موت آجائے تو راز سینے میں نہ لے جاؤں۔ اس نے مجھے اکیلا بلایا مجھ سے محبت رکھتا تھا۔ کہنے لگا دین پوری صاحب جب سے رائے ونڈ میں آیا ہوں۔ رات کو اللہ اللہ کرتا ہوں۔ چار سال ہو چکے ہیں مجھے ہر رات حضورؐ کی زیارت ہو رہی ہے۔ اس نے نام بتانے سے مجھے روکا۔ مسجد میں مجھ سے وعدہ لیا کہنے لگا کوئی رات

خالی نہیں جاتی اس بستی اور مسجد کی برکت ہے کہ مجھ جیسے نالائق کو کبھی حضورؐ دودھ پلاتے ہیں کبھی شہد چٹاتے ہیں کبھی کھجور دیتے ہیں۔ ہر رات محمدؐ کی زیارت رائے ونڈ میں کر رہا ہوں۔ آج بھی برکات ہیں۔

میں مری میں ہر سال جاتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ کوئی پہاڑ کوئی گھر خالی نہیں جہاں روزے کے ساتھ بستر ہ اٹھا کر جہاں مسلمان کا گھر ہے وہیں الیاسؒ کا قافلہ کلمے کی آواز پہنچا رہا ہے۔ کہیں دریاؤں سے گزر گئے۔ کہیں پانی نہیں ملا تو پتھر کو بسم اللہ کر کے لاٹھی ماری تو پتھر سے پانی ابلنے لگا۔

راز بتا رہا ہوں ان کا بلالی نامی آدمی کھڑا تھا رائے ونڈ کے باہر کی بات ہے کسی نے کہا تم کہتے ہو سب اللہ سے ہوتا ہے خدا سے ہونے کا یقین ساری کائنات سے نہ ہونے کا یقین تم بتاتے ہو۔ اگر سب کچھ خدا کرتا ہے تو یہ تیل ابل رہا ہے۔ اس میں پکوڑے تل رہا ہوں اس میں ہاتھ ڈالو۔ دیکھتا ہوں خدا کیا کرتا ہے۔ وہ بلال عجیب آدمی ہے چلتا پھرتا تبلیغ ہے کہا: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم بسم اللّٰہ الذی لایضر مع اسمہ شئیٌ فی الارض ولافی السماء اور اُبلتے ہوئے تیل میں ہاتھ ڈال دیا۔ اُبلتے تیل میں پانچ منٹ ہاتھ ڈالے کھڑا رہا۔ پکوڑے پکتے رہے۔ اس کو ذرا برابر بھی تیل کا اثر نہ ہوا۔ وہ پکوڑوں والا چیخ اٹھا۔ کہنے لگا ان کو میں کافر کہتا تھا کہنے لگا لوگو آؤ! ان کو جہنم کیا جلائے گی، جن کو دنیا کا تیل بھی نہیں جلاتا۔ وہیں کھڑے سارے لوگ تیار ہو گئے کہنے لگے ہم سمجھ گئے ہیں کہ ان کا خدا ہے۔ آج بھی ان کی حفاظت کرتا ہے۔ مولانا الیاسؒ نے تبلیغی کام کیا۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے تفسیر کی خدمت کی۔ مولانا انور شاہؒ نے حدیث کی خدمت کی۔ مولانا سندھیؒ نے سیاست کا کام کیا۔ میر امدنی تو جامع الکمالات تھا۔ وہ ایک جگہ پر امام سیاست ہے کہیں امام المجاہدین ہے۔ پڑھانے بیٹھ جائے تو شیخ الحدیث ہے۔ مصلی پر کھڑا ہو جائے تو امام نماز ہے۔ تفسیر پڑھانے بیٹھے تو شیخ التفسیر ہے کعبہ دیکھ آئے تو حاجی ہے۔ شیخ الہندؒ کا جانشین ہے تو شیخ الاسلامؒ ہے وہ جامع صفات تھے۔ کہو وہ تو جامع صفات تھے۔

دیو بند نے مولانا اشرف علی تھانویؒ کو مقرر کیا کہ آپ لٹریچر لکھیں۔ انور شاہؒ آپ حدیث کی خدمت کریں۔ الیاسؒ صاحب آپ تبلیغ کا کام کریں۔ عبید اللہؒ تم سیاست کرو۔

عبید اللہ سندھیؒ پچیس سال جلا وطن رہے۔ مگر انگریز کے ہاتھ نہ آئے لکھا ہے کہ افغانستان میں جا رہے تھے تو سڑک پر تین شیر کھڑے تھے شیر غرانے لگے کچھ ڈر محسوس کیا۔ پھر ان کو کانوں سے پکڑ کر فرمایا۔ او شیرو! میں اسلام کے مشن کے لئے آزادی کی جنگ لڑ رہا ہوں اور تم انگریز کتے کی طرح

میرا راستہ روک کر کھڑے ہو۔ ہٹ جاؤ محمد کے غلام کو جانے دو۔ اتنا کہنا تھا کہ شیر گدھے کی طرح راستہ سے ہٹ گئے۔ عبید اللہ کلمہ پڑھتا ہوا وہاں سے گزر گیا۔ یہ کرامت نہیں تو کیا ہے۔ میں تو یہ کہوں گا میرے علماء جہاں عالم تھے وہ باعمل ولی اللہ بھی تھے۔

انگریز نے ٹاؤٹ پیدا کیے انگریز نے بکاؤ مفتی پیدا کیے۔ جنہوں نے حسام الحرمین جیسی کتابیں لکھیں کہ ان کو کافر کہو اور اب تک کہتے جا رہے ہیں۔ دنیا انگریز کی وفادار ہے ہم محمد عربیؐ کے وفادار ہیں انشاء اللہ۔ اگر علماء دیوبند نہ ہوتے تو لوگ قبروں کی مٹیاں کھا جاتے، یہ عورتوں کو نچواتے، یہ ننگا ناچتے علماء نہ ہوتے تو خدا کی قسم مسجد میں کوئی نہ آتا۔ علماء دیوبند نہ ہوتے تو آج مرزائیت کا جال پھیل جاتا۔ آج گھر گھر ماتم کدہ بن جاتا۔ خدا ان کو سلامت رکھے جنہوں نے محمدؐ کے دین کا جھنڈا کل بھی بلند کر رکھا تھا آج بھی بلند ہے۔ قیامت تک بلند رہے گا انشاء اللہ۔ اور میرا عقیدہ ہے کہ جب تک ایک دیوبندی بچہ زندہ ہے یہاں شرک و بدعت کا جال نہیں پھیلایا جائے گا۔

عزیزان مکرم میں کھل کر کہہ رہا ہوں۔ ہم ان بزرگوں کے خادم اور وارث ہیں اور ان کا ورثہ گھر گھر پہنچائیں گے۔ اور ہمارا کام یہی ہے کہ جو بھی باطل ہوگا جو بھی غلط ہوگا، جو بھی اسلام کے خلاف کوئی قانون اور آئین بنے گا اس کو چین سے نہیں بیٹھنے دیں گے۔ یحیٰی بیٹھا، نہ سکندر بیٹھا نہ کوئی دوسرا بیٹھ سکتا ہے۔ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک اس ملک میں کتاب و سنت کا آئین نظر نہیں آئے گا۔ ہمیں ہر باطل کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے، ہم نے گولیاں بھی کھائیں۔ اس مسئلہ کیلئے آج بھی لاہور کا مال روڈ گواہ ہے۔ کہاں ہے وہ جنرل اعظم ذلیل کتے کی طرح پھر رہا ہے، دولتانہ چوہے کی طرح پڑا ہے، ناظم الدین کا پتہ ہی نہیں اور جب گولی چلی تو یہ ہمارے رضا کار تھے جو نعرہ لگا رہے تھے ختم نبوت زندہ باد ہم محمدی کرسی پر کسی مرتد کو نہیں بیٹھنے دیں گے۔ ہم نہ اپنا دوسرا باپ برداشت کرتے ہیں نہ دوسرا نبی برداشت کرتے ہیں ہم غیور ہیں۔ ہمارا باپ بھی ایک ہوگا قیامت تک ہمارا نبی بھی ایک ہوگا۔ تم کہتے ہو کانے دجال کو مان لو۔ اگر آج آپ ناراض نہ ہوں تو ایک بات کہہ دوں۔ سب سے پہلی وہی لیگ مجرم ہے وہی لوگ مجرم ہیں، جس نے ظفر اللہ کو وزیر خارجہ بنایا۔ جنہوں نے اس ذلیل کو اتنا بڑا عہدہ دیا اور دس ہزار کو گولی کا نشانہ بنایا سب سے پہلے محمدؐ کی نبوت کے غدار وہی لوگ ہیں۔ کہاں کہاں کی قربانیاں بتاؤں۔ کچھ لوگ کوشش کر رہے ہیں۔ علماء نہ رہیں۔ کچھ داڑھیوں کی توہین کر رہے ہیں کوئی کچھ کہہ رہا ہے۔ مخالفو! تم کس کس کو ختم کرو گے۔ اہل سنت دیوبند کے ہر مدرسہ

سے ہر سال سینکڑوں محمدؐ کے وارث تیار ہوتے ہیں۔

مولانا بنوری آدم بنوری کی اولاد ہیں۔مولانا بنوری قافلۂ دیوبند کے سرخیل مجاہد ہیں۔ان کا ہر یک فارغ التحصیل مجاہد، غازی ہے،محمدؐ کے دین کا صحیح وارث ہے،کوئی کہیں خطیب ہے کوئی ادیب، کوئی معلم ہے،کوئی مدرس ہے،کوئی محدث ہے، جو بھی ہے حق گو ہے اکثر ان کے شاگرد آج بھی روسی کتے سے آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں الحمدللہ علماء کی ضرورت ہے۔حضورؐ فرماتے ہیں:العلماء ورثة الانبیـــاء حضورؐ فرماتے ہیں علماء میرے وارث ہیں میں آج آپ کو ان کا مقام بتاؤں لوگ کہتے ہیں جو تسبیح اور جبہ پہنے وہ بڑا ولی ہے۔نبیؐ نے فرمایا:فقیـه واحـد اشـد عـلـى الشيطـان من الف عابد ہزار عابد ہوں ساری رات عبادت کریں دوسری طرف ایک باعمل عالم ہو شیطان پر ہزار عابد اتنے بھاری نہیں،شیطان اتنا ہزار عابدوں سے نہیں ڈرتا جتنا ایک محمدؐ کے باعمل عالم سے ڈرتا ہے۔

حضورؐ فرماتے ہین:فـضـل الـعـالـم عـلـى العابد ایک عالم کی فضیلت ساری رات کی تہجد گزار عابد پر ایسے ہے:كفضلي علي ادنا كم جس طرح مصطفیٰؐ کی شان ایک امتی پر ہے۔ایک عالم کی ایک عابد پر ایسے ہی شان ہے سب کہو:سبحان اللہ(سبحان اللہ) میرے محبوب نے ہمیں اتھارٹی دی ہے حضورؐ نے یہ نہیں کہا کہ چیئرمین،کونسلر،ایم پی اے،ایم این اے،ڈی سی،کمشنر،کوئی مصلّٰی پر آئے:یؤم الناس اعلمكم میرے مصلّٰی پر اسی کو کھڑا کرنا جس کے سینے میں محمدؐ کا علم ہو۔

میرے ساتھ ایک ایم پی اے تقریر کر رہا تھا۔کہنے لگا اس مدرسہ میں لُولے لنگڑے ہیں میں نے کہا تیرا جو آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈگری لے کر آتا ہے۔ایل ایل،بی،ایم،اے جو آتا ہے وہ کھڑے ہو کر پیشاب کرتا ہے۔میں لاکھوں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والے قربان کردوں اس لُولے لنگڑے کی جوتی کے ذروں پر جس کے سینے میں محمدؐ کے قرآن کی نعمت موجود ہے۔میں نے کہا وہ کرسی کا وارث ہے یہ محمدؐ کے مصلّٰی کا وارث ہے علماء کل بھی تھے،آج بھی ہیں،آج پھر مفتی محمودؒ یاد آجاتا ہے اس کے کام بھی محمود تھے۔مفتی محمودؒ جب سفرِ حج پر جا رہے تھے تو فرمایا:میں کمزور ہوں میرا دل مضبوط ہے۔میں واپس آکر جہاد کروں گا پورے ملک کا دورہ کروں گا یا حکومت بدل جائے گی یا پورے ملک میں اسلام آجائے گا۔اللہ مفتی کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔(نعرے،کل بھی مفتی زندہ تھا،آج بھی مفتی زندہ ہے)

اسلام زندہ ہے مفتی کا نام زندہ ہے،مفتی کا کام زندہ ہے۔مفتی کا مشن زندہ ہے،زندہ ہے یا

نہیں؟ (زندہ ہے) مفتی حق گو تھا۔ مفتی نے ہمیشہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی مفتی نے اسمبلی میں بات کی۔ مرزا ناصر سے پوچھو، جب ناصر سے بات کی ختم نبوت کے دلائل دیئے تو ناصر خاسر ہو گیا، خدا کی قسم مرزا ناصر کی پگڑی ٹیڑھی ہوگئی۔ ناصر کی زبان بند ہوگئی۔ ناصر کی آنکھیں نیچے ہو گئیں۔ ناصر، خاسر بن گیا۔

میں مختصر بات کر رہا ہوں، ختم نبوت کی تحریک کو مفتی صاحب نے اسمبلی تک پہنچایا، مولانا بنوری نے سارے پاکستان میں تحریک کو چلایا۔ مفتی نے اسمبلی تک پہنچایا خان محمد نے کچھ نہ کچھ فیصلہ کروایا۔ یہ کارنامہ ہمارا ہے۔ بہر حال باطل کے مقابلہ میں یہی علماء نظر آئیں گے۔ آج بھی نظر آرہے ہیں، انشاء اللہ نظر آئیں گے گھبراؤ نہیں۔ مفتی کے وارث زندہ ہیں، مفتی کا مشن زندہ ہے۔ ٹھیک ہے مفتی چلا گیا مگر جو امانت دے گیا ہے اس کی امانت کو ہر گھر تک پہنچایا جائے گا۔

دیوبند آج بھی کام کر رہا ہے۔ مولانا احتشام الحق تھانویؒ کہتے ہیں کہ اس بوڑھے نے عربی میں بات کی۔ اس نے کہا میں کراچی کو نہیں جانتا۔ مولانا تھانویؒ نے کہا: ان جئت من الباکستان اس نے کہا: این باکستان لا ادری میں نہیں جانتا پھر اس نے کہا: اجئت من الدیوبند آپ کا لباس بتا رہا ہے کہ آپ دیوبند سے آئے ہیں۔ میں پاکستان کو نہیں جانتا دیوبند کو جانتا ہوں: اطلبو العلم ولو کان بالصین چین تک دیوبند کا فیض پہنچ چکا ہے۔ پہنچ گیا ہے یا نہیں پہنچا؟ (پہنچ گیا) آقا کا ارشاد پورا ہوا۔

احمد بن حنبلؒ کی بات کر رہا تھا دعا کرو اللہ ہمیں احمد بن حنبلؒ کا وارث بنائے (آمین) ہاتھ میں ہتھ کڑی تھی، ایک عالم حقہ، ایک عالم دین، ایک مجاہد اعظم، ایک حق گو، ایک بے باک لیڈر کی بات سنو، پھر میں بات ختم کروں۔ آخر میں مل کر یہی دعا کریں گے کہ اللہ میرے دار العلوم سے مجاہد پیدا کرے (آمین) غازی پیدا کرے بہادر پیدا کرے، علماء حق کے وارث پیدا کرے، شیخ الہندؒ کے صحیح غلام پیدا کرے ، شاہ ولی اللہ کے رضا کار پیدا کرے، اسماعیل شہیدؒ کے خدا تعالیٰ تابعدار پیدا کرے۔ (آمین) اور پیدا ہو رہے ہیں ، خدا آپ کو سلامت رکھے ، امام احمدؒ سامنے کھڑے ہیں، ہاتھ میں ہتھکڑی ہے وقت کا امام ہے، بیٹا ساتھ ہے، پاؤں میں جولان ہے، دنیا تماشا بین ہے، چہرے پر مسکراہٹ ہے گویا جنت کا منظر دیکھ رہا ہے، بادشاہ کا ایلچی ایک سفیر آگے آتا ہے کہتا ہے آپ کا قرآن کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔ فرمایا: جو بات ممبر پر کہی وہی بات یہاں کہتا ہوں۔ وہی تختہ دار پر کہوں گا۔ اس نے پوچھا کیا کہتے ہو فرمایا خدا بھی قدیم ہے، اس کا کلام بھی قدیم ہے، وہ بھی غیر مخلوق ہے قرآن بھی غیر مخلوق ہے۔ اس نے کہا کہ بادشاہ ناراض

ہو جائے گا۔ فرمایا سارے ناراض ہو جائیں خدا راضی ہو جائے۔ بادشاہ نے کہا، جلاد! لبیک مارو اس ملا کو، بہ عالم تھے۔ سرکاری مولوی سب کرسیوں پر بیٹھے تھے، فیضی اور جعفری جیسے بیٹھے ہوئے تماشہ دیکھ رہے تھے۔ بڑے بڑے جبے اور دستار پہنے ہوئے تھے۔ احمد بن حنبلؒ بازار میں کھڑے ہیں ایک سیاہ رنگ کا جلاد آیا۔ بھیگے چمڑے کے اٹھارہ چابک پڑے تھے۔ ایک چابک اٹھایا پیچھے ہٹ کر زور سے مارا، لکھا ہے کہ اگر اونٹ کو بھی مارتے تو اونٹ کی بھی چیخ نکل جاتی۔ اتنا زور سے چابک ایک قرآن کے خادم کے نازک جسم پر لگتا ہے۔ احمد نے ہائے مر گیا، نہیں کہا، فرمایا: الحمد للہ، اوپر چابک اٹھایا، فرمایا: شکر ہے کسی ڈاکے یا زنا کے جرم میں مار نہیں کھا رہا ہوں۔ محمدؐ کے قرآن پر مار کھا رہا ہوں۔ پھر جلاد ہٹا، پھر آ کر مارا اتنا زور سے لگا کہ کپڑا بھی پھٹ گیا۔ چمڑے میں گھس گیا۔ چابک نکالا تو خون کے فوارے نکلے، مارنے والے کو کہا: جزاک اللہ تیرے لئے جہنم بن رہی ہے میرے لئے جنت بن رہی ہے۔ جب تیسرا چابک لگا تو اوپر دیکھ کر کہا: ایتونی بکتاب اللہ وسنۃ رسول اللہ کہہ دو۔ سبحان اللہ مارنے والو! چابک سے احمد کے ایمان اور عقیدے میں فرق نہیں آئے گا۔ سنو اللہ کا قرآن پیش کرو یا محمدؐ کا فرمان پیش کرو، یہ نگاہ نبوت کا کمال ہے۔ صرف چند موتی دیے ہیں۔

وماعلینا الاالبلاغ

خطبات دین پوری

۲

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

خطباتِ دین پوری

(العائد)

جلد دوم

خطیب العصر علامہ حضرت مولانا عبد الشکور دین پوری رحمہ اللہ
بانی مجلس علماء اہل سنت

ترتیب

قاری جمیل الرحمن اختر

فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان
ناظم اعلیٰ: جامعہ حنفیہ قادریہ باغبانپورہ لاہور پاکستان

ناشر

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

نام کتاب : خطباتِ حضرت دین پوریؒ (جلد دوم)

مصنف : حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ

ترتیب : قاری جمیل الرحمٰن اختر

طباعت : ایم۔ایس۔پرنٹرز
۱۹۵۳ لال دروازہ [illegible] دہلی

تعداد : ایک ہزار

قیمت : ۸۰/- روپے

ناشر : کتب خانہ نعیمیہ دیوبند یوپی

انتساب

مسلک علماء دیو بند کے تمام حاملین کے نام

اور

سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ کے تمام بزرگوں کے نام

خصوصاً

دین پور شریف کے اہل اللہ کے نام

اور

شیخ الحدیث محدث اعظم، مفسر قرآن، محقق العصر
وکیل احناف حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مد ظلہ
سرپرست اعلیٰ جامعہ حنفیہ قادریہ
کے نام

احقر

جمیل الرحمٰن اختر

مرتب خطبات دین پوری

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا اس ذات کے لیے جس نے کائنات کو وجود بخشا اور اس میں کمزور و ناتواں انسان کو پیدا فرما کر اس کو اشرف المخلوقات بنایا' درود و سلام اس کامل ہستی پر جس کی وجہ سے انسانیت کو شرف ملا۔ اما بعد۔ راقم الحروف اللہ کا بے انتہا شکر گزار ہے کہ اس نے اپنے خاص فضل و کرم سے خطبات حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ مجھے مرتب کرنے کی سعادت عطا فرمائی اور اس کی جلد اول کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔ اور جلد دوم مکمل ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کی پہلی جلد کی اشاعت پر علماء واعظین' مقررین نے میری حوصلہ افزائی کے بے شمار خطوط لکھے' اور جلد دوم کو جلد منظر عام پر لانے کی تاکید فرمائی ،بعض احباب نے اپنے مفید مشوروں سے نوازا میں ان سب حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں گے۔ خطبات میں مزید حسن پیدا کرنے کے لیے جلد دوم میں ہر مضمون پر سرخیاں قائم کر دی گئی ہیں امید ہے کہ اس انداز کو احباب پسند فرمائیں گے۔ آخر میں حضرت دین پوریؒ اور اس کتاب کی عند اللہ قبولیت کا اندازہ لگانے کے لیے اپنے ایک خواب کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔ جلد دوم جب بالکل آخری مراحل میں تھی (ابھی میں نے یہ سطریں نہیں لکھی تھیں یہ واقعہ 30 اکتوبر کی رات کا ہے) کہ رات دیر سے اسی کام سے فارغ ہو کر سویا تو خواب میں دیکھتا ہوں کہ جامع مسجد امن پور ... سے ... گ ... اکٹھے ہیں راقم الحروف رات دیر سے جامع مسجد میں داخل ہوا ہے اور میرے کمرے کے دروازے کے سامنے بہت سے حضرات جن میں علماء بھی تشریف فرما ہیں' ایک ساتھی نے مجھے کہا کہ مولانا سے ملاقات ہوئی؟ راقم نے کہا کہ کون سے مولانا؟ اس نے کہا مولانا عبد الشکور دین پوریؒ۔ راقم نے کہا وہ کئی سال ہوئے انتقال فرما گئے ہیں۔ اتنی باتیں کر رہے ہیں کہ مولانا مسجد کی ٹوٹیوں سے وضو کر کے مسجد کے حال کے دروازے پر آگئے میں دیکھ کر حیران ہو گیا۔ مولانا کی داڑھی مبارک سیاہ ہے۔ مولانا سے مصافحہ' معانقہ کرنے کے بعد حال احوال پوچھا تو' فرمایا کہ تم نے میری تقاریر

شائع کر کے میرے لئے ایصال ثواب کا دروازہ کھول دیا ہے' اور اللہ تعالیٰ نے گویا مجھے دوبارہ دنیا کی زندگی بخش دی ہے اس لیے آپ کے پاس آیا ہوں' صبح جب میں بیدار ہوا تو میری عجیب کیفیت تھی' اس سے اندازہ لگانا چاہیے کہ جو کچھ حضرت دین پوری" نے اپنی تقاریر میں فرمایا' ان میں کتنا اخلاص اور للّٰہیت ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی" کتنی مقبولیت ہے۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے اور اس خدمت کے صلہ میں میری بھی بخشش فرمائے۔ آمین

مرتب: خطبات حضرت دین پوری"

تعارف حضرت دین پوریؒ

جناب پروفیسر حافظ ظفر اللہ شفیق کے قلم سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم○

میانہ قامت' معتدل جسامت' چہرے پر طلاقت' رنگ میں ملاحت' زبان میں فصاحت' گفتگو میں بلاغت' الفاظ میں لطافت' معانی میں نزاکت' افکار میں جزالت' اداؤں میں قیامت' شرگیں اور سرگیں آنکھیں' دلاویز باتیں سر پر عمامۂ رنگیں' ہاتھ میں عصائے زریں' کھلا گریبان' کشادہ دل و جان' بالکل سادہ انسان' اہلسنت کی برہان' یہ تھے حضرت مولانا عبد الشکور دین پوری' خطیب پاکستان' سحر البیان' مدت ہوئی انہیں ہم سے بچھڑے ہوئے' لیکن ان کی یاد غم کدہ دل میں ہنوز آباد ہے۔

کتنے حسین لوگ تھے جو مل کے ایک بار
آنکھوں میں بس گئے' دل و جاں میں سما گئے

میں نے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' مولانا احمد سعیدؒ دہلوی اور قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کا زمانہ نہیں پایا' لیکن للہ الحمد' میں حضرت دین پوریؒ جیسے عظیم خطیب و واعظ کی بہار آفریں خطابت و موعظت سے محروم نہیں رہا' جو عزیز یہ شرف نہیں پا سکے' ان کے لئے حضرت دین پوریؒ کی تقریر کی کیا نقشہ کشی کروں ! آپ کے خطاب کی آب و تاب' شراب ناب اور چنگ و رباب سے بڑھ کر سحر انگیز تھی' آپ کی آواز نغمۂ بلبل' صدائے قلقل' اور نوائے صلصل کی بازگشت ہوتی تھی' آپ کا انداز بجلی کی چمک' کوندے کی لپک' ستاروں کی دمک اور پھولوں کی مہک کا عکاس تھا' آپ کی بات دل سے اٹھتی تھی اور دلوں پر گرتی تھی۔ آپ بولتے تھے تو موتی رولتے تھے' سامعین جھومتے تھے اور آپ کے ساتھ گھومتے تھے۔ آپ کی تقریر مرصع' مسجع اور مقفیٰ ہوتی تھی۔ ندرت تکلم کے ساتھ سرائیکی لہجے کی حلاوت سے آپ کی خطابت کا لطف دو آتشہ ہو جاتا تھا۔ صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت آپ کے رگ و ریشہ میں بسی ہوئی تھی' اگر میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ آپ کی تقریر کا سارا حسن اس حسین

محبت کا مرہون منت تھا۔ شان صحابہؓ اور حضرت دین پوریؒ بس بقول غالب کیفیت یہ ہوتی تھی۔

پھر دیکھیے انداز گل افشانی گفتار
رکھ دے کوئی ساغر و مینا مرے آگے

عصر حاضر میں جب ہم دیکھتے ہیں کہ "آبروئے شیوہ اہل نظر" رخصت ہو رہی ہے اور ہر "بوالہوس" "حسن پرستی" شعار کئے ہوئے ہے' تو اس مخلص وبا وفا خطیب کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔

یوں بسر کی زندگی "اس" نے اسیری میں جگر
ہر طریقہ داخل آداب زنداں ہو گیا

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے برادر محترم حضرت مولانا جمیل الرحمٰن اختر مدظلہ العالی کو آپ نے حضرت دین پوریؒ کے چند خطبات قلمبند کر کے ان سے استفادہ آسان کر دیا۔ ان تقاریر میں آپ کا مخصوص رنگ جھلکتا ہے' لیکن تقریر کا حسن تحریر میں آنا ممکن نہیں' تاہم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ

آخر میں ایک اہم بات کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں' مبالغہ شعر کا حسن ہے تو رنگ آمیزی وعظ کا کمال۔ واعظین کرام' متقدمین ہوں یا متاخرین' ترغیب و ترہیب اور فضائل و مناقب کے باب میں عام طور پر تساہل و تسامح سے کام لیتے ہیں۔ حضرت دین پوریؒ کے مواعظ بھی اس سے مبرا نہیں۔ آپ کو اردو کے ساتھ عربی پر بھی خاصی دسترس حاصل تھی۔ چنانچہ آپ دوران گفتگو میں مفہوم حدیث واعظانہ رنگ میں' عربی یا اردو میں' بڑی روانی سے بیان کر جاتے تھے۔ اس لئے ان مواعظ و خطبات میں درج احادیث کو الفاظ حدیث نہیں' بلکہ واعظانہ مفہوم حدیث سمجھا جائے۔ اللہ تعالیٰ حضرت دین پوریؒ کی خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اس کتاب کو نافع خلائق بنائے۔

ظفر اللہ شفیق

ایچی سن کالج _ لاہور

مضامین

توحید باری تعالیٰ اور بچے حضور کی نظر میں

صفحہ نمبر

حضور انورؐ کی ولادت باسعادت

حضور انورؐ بحیثیت مبلغ

حضور انورؐ کی عملی زندگی اور اہلسنت

حضورؐ کی معراج

فضائل خلفاء راشدینؓ

فضائل شب براۃ اور احترام والدین

روزہ کیا ہے

عظمت مسجد

فضائل قربانی

حضرت الشیخ محمد الیاس فیصل مدظلہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی کے تاثرات

الحمد للہ رب العلمین ' والصلوۃ و السلام علی خاتم المرسلین '
وعلی آلہ اجمعین

فرزند اسلام حضرت مولانا عبد الشکور دین پوری رحمتہ اللہ علیہ پاکستان کے نامور خطیب 'باعمل عالم' اور نڈر مجاہد تھے' وہ اہل سنت والجماعت کی پہچان اور علماء دیو بند کے ترجمان تھے' ان کی تقاریر قرآنی آیات و نبوی احادیث سے آراستہ و مزین ہوتی تھیں۔ حق گوئی و بیباکی ان کی خطابت کا طرہ امتیاز تھا۔ ان کی گفتگو میں شیرینی و مٹھاس تھی' وہ اپنے دل کی بات بڑی خوبصورتی سے لوگوں کے دلوں تک پہنچاتے' یہی وجہ ہے کہ ہر طبقے کے لوگ آپ کی تقاریر بڑے شوق سے سنتے اور غلط عقائد و اعمال سے توبہ کرتے' اور اسلامی تعلیمات پر پابندی کا عہد کرتے' مولانا دین پوریؒ کو عربی اور اردو کے علاوہ بعض مقامی زبانوں پر بھی عبور حاصل تھا۔ لہٰذا بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ان میں وہ تمام خوبیاں موجود تھیں جو ایک مثالی خطیب میں ہونی چاہییں۔

ان کی وفات نے ہمیں ایک عظیم خطیب سے محروم کر دیا' ان کی علمی میراث وہ ریکارڈ شدہ تقریریں جو لوگوں کے پاس منتشر صورت میں موجود ہیں اس سرمایہ کی حفاظت و اشاعت علماء اہل سنت کے ذمہ ایک قرض تھا جس کی ادائیگی مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر صاحب نے اپنے ذمے لے لی ہے۔ اور اس میراث کی حفاظت' ترتیب و اشاعت کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ جس کا عملی نمونہ "خطبات دین پوری" جلد اول کی صورت میں شائع ہو چکی ہے اور ظاہری و باطنی خوبیوں کا حسین مرقع ہے۔

مولانا دین پوریؒ کی ہر تقریر ان کی زندگی کا حاصل مطالعہ ہوا کرتی تھی' اس پس منظر میں یہ خطبات علماء' خطباء' طلبہ اور تمام پڑھے لکھے لوگوں کے لیے بہت مفید ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرتب کو اس سلسلہ کی تکمیل کی توفیق سے نوازے' اسے نافع و مفید بنائے اور حضرت مولانا دین پوریؒ و مرتب کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے آمین۔

محمد الیاس فیصل المدینہ المنورہ

خطبات حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی اشاعت

حسب ارشاد

پیر طریقت مفسر قرآن عالم باعمل

حضرت مولانا

محمد اسحٰق قادری رحمۃ اللہ علیہ

فاضل دیو بند

فیض یافتہ امام الاولیا شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بانی ○ جامعہ حنفیہ قادریہ باغبانپورہ لاہور۔

پاکستان

پیر طریقت حضرت مولانا حافظ انیس الرحمٰن اطہر صاحب مدظلہ

خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد اسحٰق قادری رحمۃ اللہ علیہ کے تاثرات

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد

اللہ تبارک و تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوں، اس نڈر و بے باک مبلغ اسلام، کی لحد پر جس نے اپنی زندگی خاتم الانبیاء حبیب کبریا ﷺ کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دی، اور آخر وقت تک قریہ قریہ، گاؤں گاؤں، شہر شہر بیماری کی حالت میں، تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے، اپنے خاص انداز میں، خاص گفتار میں اللہ کے دین کی اشاعت کرتے رہے۔

مولانا کی شخصیت جنہیں دنیا خطیب العصر، خطیب اسلام، خطیب اہلسنّت کے نام سے یاد کرتی ہے کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ جن کی تقاریر میں تبلیغ دین ہوتی تھی آپ کی گفتگو میں اور آپ کے بیان میں ایک تسلسل ہوتا تھا۔ آپ کا حافظہ بھی بہت قوی تھا، جب احادیث پڑھنا شروع کرتے ایسا محسوس ہوتا کہ کوئی عرب تقریر کر رہا ہے۔

احقر نے حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا حسین مدنیؒ اور قاضی احسان احمدؒ شجاع آبادی، کی تقاریر تو نہیں سنیں، لیکن اپنے والد اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابرین سے ان بزرگوں کے بارے میں بہت کچھ سنا ہے ۔ حضرت دین پوریؒ کی تقریریں سن کر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے یہی اکابرین بول رہے ہوں

احقر نے جب حضرت دین پوریؒ کی تقریر پہلی مرتبہ سمن آباد لاہور میں سنی تو اسی وقت اس مجاہد اسلام اور خطیب بے بدل کے فن خطابت کا نہ صرف قائل ہو گیا بلکہ جب بھی اس داعی اسلام کی لاہور تشریف آوری ہوتی، بندہ اللہ کے فضل سے ان کی تقریر سننے ضرور جاتا پیر طریقت مفسر قرآن حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب قادریؒ جو اپنی مسجد امن اہل سنت اور مدرسہ میں درس قرآن کا سلسلہ اپنے شیخ حضرت لاہوریؒ کے حکم سے جاری رکھے ہوئے تھے۔ اور ساتھ ساتھ تذکیہ نفس کے لئے مجلس ذکر کا اہتمام بھی فرماتے تھے۔

اس مرکز پر اولیاء اللہ کی خاص نظر شفقت ہے خصوصاً امام الاولیاء حضرت مولانا

احمد علی لاہوری" حضرت مولانا رسول خان صاحب حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، حضرت مولانا عبید اللہ انور حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب پسروری۔ حضرت مولانا محمد شعیب صاحب رحمھم اللہ بارہا تشریف لائے وہاں خطیب العصر حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ بار بار تشریف لاتے رہے۔

اور جب حضرت پہلی مرتبہ جامعہ حنفیہ قادریہ میں تشریف لائے اور حضرت شیخ سے معانقہ کیا تو اپنی تقریر میں برملا اس بات کا اظہار کیا اور پھر اکثر اولیاء اللہ کی شان میں جب بھی خطاب فرماتے تو سندھ اور پنجاب کے ان دو اولیاء اللہ کا تذکرہ ضرور فرماتے جن کے دلوں کی دھڑکن سے بھی اللہ اللہ کی آواز نکلتی تھی یہی وجہ تھی کہ حضرت کو شیخ قادری" اور ہم تینوں بھائیوں سے خاص محبت تھی۔

ناچیز پر تو خاص شفقت فرماتے تھے جب بھی لاہور تشریف لاتے بندہ کو خدمت کا موقع دیتے۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ حضرت کے بے شمار دیوانے مستانے اور پروانے گاڑیوں والے بھی تھے لیکن بندہ کا سکوٹر حضرت کو بہت پسند تھا۔

اس شرک و بدعت کے دور میں ایسے اکابرین کے اقوال حسنہ اور خطبات کی اشاعت وقت کی اہم ضرورت تھی جس کو برادر اصغر مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر جانشین و خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب قادری" نے اپنی اور ساتھیوں کی ان تھک محنتوں کے ساتھ مولانا دین پوری" کی تقاریر کے بکھرے ہوئے موتیوں کو کتابی شکل میں "خطبات دین پوری" کے نام سے جمع فرما کر امت محمدیہ ﷺ پر عموماً اور خطباء و علماء پر خصوصاً احسان عظیم فرمایا، جو صحیح معنوں میں اپنے دلوں کے اندر دین کا درد رکھتے ہیں اور اس کی اشاعت کے لئے دن رات محنت کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو "خطبات دین پوری" سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرتب مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر اور معاونین مولانا عبد الکریم ندیم۔ برادرم مولانا ظفر اللہ شفیق صاحب۔ حافظ ذکاء الرحمٰن کی اس مساعی جمیلہ کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور جلد اول کی طرح جلد دوم سے بھی ہم سب کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

داعی الی الخیر

انیس الرحمٰن اطہر المدینہ المنورہ

(۱)

توحید باری تعالیٰ اور بچے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

کی

نظر میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ (النحل:۹۷)

عن ابی ھریرہؓ قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ وَفی روایہ وَنِیَّاتِکُمْ۔

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ۔ الدُّنْیَا دَارُ الْعَمَلِ وَالْاٰخِرَۃُ دَارُ الْجَزَاءِ حَسِّنُوْا اَسْمَاءَکُمْ فَاِنَّکُمْ تُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِاَسْمَائِکُمْ

احب الاسماء الی اللّٰہ عبداللّٰہ، عبدالرحمٰن، عبدالرحیم وما سوا فی اولہ عبد۔ سموا باسماء الانبیاء

ادبوا اولادکم علی ثلث خصال۔ حب نبیکم وحب اھل بیتہ وتلاوۃ القران صدق اللّٰہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم۔

جب میں کہتا ہوں یا اللہ میرا حال دیکھ — حکم ہوتا ہے کہ تو اپنا نامہ اعمال دیکھ

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی — یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

ذوق رکھو سنت گرامی سے — ہے شرف آپ کی غلامی سے

جو کوئی تابع رسول نہیں — لاکھ اطاعت کرے قبول نہیں

خاتم الانبیاء کی ذات ہے وہم وگماں سے بلند — خدا کا حسن انتخاب انتخاب لاجواب

یاالٰہی تو ہمیں عامل قرآن کر دے — پھر بچے مرنے سے مسلم کو مسلم کر دے

وہ پیمبر جسے سرتاج رسل کہتے ہیں — اس کی امت کو ذرا تابع قرآن کر دے
گمراہ نہ ملے گا تمہیں شیطان سے بدتر — اور ہادی نہ ملے گا تمہیں قرآن سے بہتر
محمد کی آمد سراجا منیرا — فصلوا علیہ کثیرًا کثیرًا

درود شریف پڑھ لیں۔

علماء امت، حاضرین خلقت، مجلس بابرکت، بزرگو، بھائیو! واجب الاحترام ماؤں بہنو! خلقت خدا اور امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔

نذر و منت کی حیثیت

نذر اور منت کو پورا کرنے کے لیے جلسے کا انعقاد ہوا ہے۔ میرے محبوب کی شریعت اور اسلام میں کتاب و سنت کی روشنی میں واقعتہ الامر یہ ہے کہ نذر اور منت صرف اللہ کا حق ہے۔

مَنْ نَذَرَ لِغَيْرِ اللّٰه فَقَدْ اَشْرَكَ۔ مشکوۃ کتاب الجنائز۔ نبی آخر الزمان کی زبان، فیض ترجمان گوہر فشان سے بیان جاری ہوا۔

کہ جو اللہ کا نام اور در کو چھوڑ کر کسی اور کی نذر اور منت مانے وہ اسلام سے نکل کر مشرک ہو گیا۔

نذر قرآن میں

بی بی مریم کی اماں نے فرمایا اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا۔ قرآن نے کہا فَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُم اللہ کے نام پر منت مانو اور اسی کے نام پر پوری کرو۔

قرآن کی روشنی میں یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچی ہے کہ بچہ اور بچی کا پیدا کرنے والا، بچہ اور بچی دینے والا صرف محمد کا خدا ہے۔ قرآن نے صاف فرمایا يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ۔ اللہ نے فرمایا: میری مرضی اور مرضی اسی اللہ کی چلتی ہے۔

مرضی اس کی چلتی ہے جو کسی کا محتاج نہیں۔ مرضی اس کی چلتی ہے جو' جو چاہے کرے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں ملتان پہنچوں' نہیں پہنچ سکتا۔ میرا ارادہ ہے کہ دن ہو جائے' نہیں ہو سکتا۔ میرا ارادہ ہے کہ میں پھر بچہ ہو جاؤں' تو نہیں ہو سکتا۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے' وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ مرضی اسی کی ہوتی ہے۔

حضور ﷺ کا چہرہ توحید کے خلاف بات سن کر سرخ ہو گیا

ایک صحابی نے حضور انور ﷺ کے سامنے عرض کی مَا شَاءَ اللّٰہ وَمَا شَاءَ محمد۔ کملی والے! جو اللہ چاہے جو آپ چاہیں۔ پیغمبر کا چہرہ توحید کے خلاف بات سن کر سرخ ہو گیا۔ جب آپ ﷺ ناراض ہوتے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ پیغمبر کے چہرے میں انار کے دانے نچوڑے گئے ہیں اور چہرے کی رگیں پھول جاتیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی ناراض ہو جائے تو خدا بھی ناراض ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اجعلتنی لِلّٰہ ندا۔ ظالم تو نے مجھے خدا کا شریک بنا دیا۔ قل ماشاء اللہ وحدہ۔ میرے یار! میری مرضی پوری نہیں ہوتی' مرضی میرے اللہ کی پوری ہوتی ہے۔

اللہ کی مرضی پوری ہونے کی مثالیں

ابراہیم علیہ السلام کی مرضی ہے کہ بچہ ذبح کر دے۔ اللہ کی مرضی ہے کہ بال بھی کٹنے نہ پائے۔ اسماعیل علیہ السلام کی مرضی ہے کہ ذبح ہو جاؤں۔ اس کی مرضی ہے کہ تیری پشت سے محمد ﷺ پیدا کروں گا۔ ہاجرہؑ کا ارادہ ہے کہ یہ بچہ قربان ہو جائے۔ خدا کا ارادہ ہے کہ اس کے پاؤں سے زمزم نکلے گا اور محمد ﷺ کی امت قیامت تک پیتی رہے گی۔

نوح کا ارادہ ہے کہ بیٹا بچ جائے' غرق نہ ہو۔ اللہ کا ارادہ ہے کہ نوح کے سامنے غرق ہو جائے۔ غرق ہو گیا؟ (ہو گیا)

میرے نبی کا ارادہ ہے کہ شہد کو حرام کر دیں۔ نہ پئیں۔ اللہ نے کہا

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ. کملی والے آپ حلال کو حرام نہیں کر سکتے۔ حلال حرام کرنا میرا کام ہے۔ آپ شہد پئیں۔ حلال، حلال رہے گا۔ مرضی کس کی پوری ہوئی؟ (اللہ کی)

حضور ﷺ کا ارادہ ہے کہ ابو طالب کلمہ پڑھ لے۔ اللہ نے کہا اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ.

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ. بچہ دوں، بچی دوں--- کالا دوں، گورا دوں--- لولا دوں، لنگڑا دوں--- يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ. مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ. پوری دھرتی پر، زمین و آسمان کے اندر کسی کو اختیار نہیں۔ اختیار ہے تو مصطفیٰ کے خدا کو ہے۔ کس کو اختیار ہے؟ (اللہ کو)

فرمایا يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ. جس کو چاہوں بخشوں، جس کو چاہوں چھوڑوں، جسے چاہوں پکڑوں، جسے چاہوں جکڑوں، یہ کس کو اختیار ہے؟ (اللہ کو) هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ. کالا پیدا کروں، گورا پیدا کروں، بچہ کروں، بچی کروں، بچاؤں نہ بچاؤں، یہ کس کے اختیار میں ہے؟ (اللہ کے) یہ قرآن کا عقیدہ ہے، تمہارے نادان کا عقیدہ تو اپنا ہے۔ وہ تو کہتے ہیں ولی بھی جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ نہ میرے بھائی، ایسا عقیدہ نہ بناؤ۔ ارادہ کس کا پورا ہوتا ہے؟ (اللہ کا)

ارادہ بھی خدا کا پورا ہوتا ہے

يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ. وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ. جو چاہوں کرتا ہوں۔ میں جو ارادہ کرتا ہوں، حکم کرتا ہوں، میری حکومت چلتی ہے۔ ارادہ اسی کا پورا ہوتا ہے۔ ہم کئی ارادے کرتے ہیں، یوں ہو جائے، یوں ہو جائے، کوئی ارادہ پورا نہیں ہوتا۔ ارادہ اسی کا پورا ہوتا ہے۔ یہ بھی عقیدہ رکھو کہ بیٹا بیٹی دینا خدا کا کام ہے۔ تم نے کوئی قلندر بخش، علی بخش، پیر بخش، فقیر بخش، پیراں دتہ، ایک کا دیا ہوا نہیں کئی پیروں کا دیا ہوا ایک بچہ پھر وہ پیراں دتہ۔ میرے بھائیو! یہ نام بھی اچھے نہیں

ہیں۔ اللہ بخش ہے۔ خدا بخش ہے۔ خالق بخش۔ اللہ دتہ۔ کسی پیر کو اجازت نہیں کہ کسی کی بیوی کے پیٹ کا کپڑا ہٹا کر پیٹ کے باہر کا حصہ دیکھے۔ یہ دیکھنا بھی حرام ہے اور اس کی مرضی کہ وہ رحم کے اندر نقشہ بنائے وہ قادر ہے۔ قادر کون؟ (اللہ)

عقیدہ صحیح رکھو۔ مولویوں نے تمہارا عقیدہ خراب کر دیا۔ پتہ نہیں کہاں سے یہ نکلے ہیں' انہوں نے دو مسجدیں' دو عید گاہیں' دو کلمے' دو اذانیں' دو پلیٹ فارم بنا دیے۔ دعا کرو اللہ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

خالق اللہ ہے

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُاللّٰه۔ پوری دھرتی پر' زمین و آسمان میں' پوری کائنات میں خدا کے سوا کوئی خالق نہیں ہے۔ خالق کون ہے؟ (اللہ)

میرا مصطفیٰ بھی مخلوق ہے۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ. کملی والے اسی کے نام سے قرآن پڑھے جس نے آپ کو اس شکل میں پیدا کیا۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: خلقت مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ. میرا محبوب ہر عیب سے پاک پیدا ہوا۔

سنو مسلمانو! عقیدہ پکا رکھو۔ مکان پکا ہے، مگر عقیدہ کچا ہے۔ اللہ ہمیں عقیدہ بھی پکا عطا کرے۔ (آمین)

فرمایا: انما ولدت مطهرا۔ مجھے اللہ نے تمام آلائش سے' تمام خرابی سے پاک پیدا کیا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے پیغمبر کے سامنے چہرہ منور دیکھ کر بات کی خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ. كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ. بھائیو عقیدہ صحیح رکھو۔

بچوں کے کارنامے

میں کچھ بات بچوں پر کروں گا۔ اللہ آپ کے بچوں کو نیک فرمائے (آمین)

حضرت علی ﷛ نے بچپن میں کلمہ پڑھا۔ حضور ﷺ مدینے میں آئے تو بچوں نے استقبال کیا۔ ابو جہل کو بچوں نے قتل کیا۔ توجہ کرنا آج بچوں پر بات کروں گا اور بچے غور سے سنیں۔ دعا کرو خدا بچے کو بچا کر رکھے۔ بچے گناہوں سے بچے رہیں۔ لڑکے 'لڑ' کے نہ آئیں۔ اللہ کرے لڑکے بھی محمد کا لڑ (دامن) پکڑ کر آئیں۔ (آمین) آپ سب بھی ماضی میں بچے تھے۔ بچپن اچھا گزارو۔ صحابہ کے بھی بچے تھے۔ مدینے میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو کملی والے کی گود میں لے آتے' حضور ﷺ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے۔ حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں' بچپن میں حضور ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تو سو سال کی عمر میں بھی محمد ﷺ کے ہاتھوں کی خوشبو میرے بالوں سے مہکتی تھی۔ (سبحان اللہ)

بچوں سے حضورؐ کا پیار اور ہمارے ملک میں بچوں سے برتاؤ

حضور ﷺ کے پاس جب صحابہ بچے لے کر آتے تو آپ ﷺ اٹھا لیتے اور منہ میں کھجور چبا کر اس بچے کے منہ میں ڈالتے۔ پیغمبر' نبوت کا لعاب بھی ڈالتے اور کھجور بھی ڈالتے۔ وہ لعاب نہیں ہوتی تھی وہ انوار رحمت ہوتی تھی۔

حضور ﷺ کے پاس جب میوہ آتا تھا تو پہلے بچوں میں تقسیم کرتے۔ حضرت انس ﷛ کہتے ہیں' میں بچہ تھا' رات کے وقت حضور ﷺ تہجد کے لیے بیدار ہوئے تو میں بھی جاگ گیا۔ کبھی بائیں طرف کھڑا ہوتا تو حضور ﷺ مجھے کان سے پکڑ کر دائیں طرف کھڑا کر دیتے۔

گلی میں ایک بچہ تھا اس کا گھر میں پالا ہوا جانور بلبل مر گیا۔ حضور ﷺ نے اس کا کان پکڑ کر مسکرا کر فرمایا' یا ابا عُمَیر مَا فَعَلَ النغیر۔ ابا عمیر تیری بلبل کہاں گئی۔ اس نے کہا' قَدْ مَاتَ مر گئی ہے۔ حضور نے فرمایا' اچھا تمہیں بلبل کا بھی غم ہے۔

حضور ﷺ بچوں سے پیار فرماتے۔ ہمارے ملک میں تو بچے اغوا ہوتے ہیں' بچوں سے بدمعاشی ہوتی ہے' بچوں سے بھیک منگائی جاتی ہے' بچوں کو

ور لشاپوں میں ذلیل کیا جاتا ہے۔ بچوں سے بکریاں چرائی جاتی ہیں۔

مؤذن رسول ﷺ ابو محذورہ اور بناوٹی اذان

حضور کریم ﷺ کے سے گزر رہے تھے۔ مشرکین کے بچے جمع تھے۔ ایک ان میں چھ سالہ بچہ، جس کا نام ابو محذورہ تھا' سب کو جمع کر کے وہ بلال حبشی کی اذان کی نقل اتار رہا تھا۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اس نے بھی اذان وہی دی جو مدینے والی سنی۔ ہمارے بدعتی بھائیوں والی اذان نہ۔ پتہ نہیں انہوں نے یہ اذان کہاں سے سن لی ہے۔ یہ اذان تو سارے بھارت میں بھی نہیں' جہاں سے ان کا اسلام آیا ہے۔ میں دہلی گیا ہوں' مزار نظام الدین اولیاء گیا ہوں' خدا کی قسم آگرہ گیا ہوں' سہارن پور گیا ہوں' نانوتہ گیا ہوں' چھ سات دن ہندوستان رہا ہوں' میں باوضو ہوں' قسم کھا کر کہتا ہوں کہیں سے بھی نقلی' ملاوٹی اور جعلی اذان نہیں سنی۔ دہلی کی مساجد میں صبح کی جو اذان ہوتی ہے وہی اذان ہوتی ہے جو بلالؓ نے منبر رسول ﷺ پر مدینے میں دی۔ یہاں تو ہر چیز ملاوٹی ہے۔ دین تماشا بن گیا ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں ملاوٹی دین سے بچائے۔ (آمین)

حکومت تو کہتی ہے دودھ میں ملاوٹ نہ کرو' یہاں تو اذان میں ملاوٹ ہو رہی ہے۔ قرآن میں ملاوٹ ثابت کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ کہتے ہیں قرآن بکری کھا گئی' بکری کو خود کھا گئے۔ کہتے ہیں قرآن غار میں ہے' قرآن تو بہت موٹا ہے یہ تو پتلا ہے۔ پتہ نہیں کیا کیا باتیں بنا رہے ہیں۔ دعا کرتا ہوں اللہ ہمیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

مادر زاد حافظ

بچوں کی تربیت کرو۔ میں نے چھ سال کے' سات سال کے بچے بھی قرآن کے حافظ دیکھے ہیں۔ میں نے خود دستار بندیاں کی ہیں۔

بھارت میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ بارہ بنکی' یوپی میں۔ تاریخ القرآن میرے مطالعے میں ہے' وہ مادر زاد قرآن کا حافظ پیدا ہوا۔

ایک بچہ میں نے کعبتہ اللہ پر دیکھا۔ قبلہ رو' باوضو' کعبے کے روبرو' رحمت کی جستجو' بچہ ہوبہو' نہ ٹانگیں نہ بازو اور زبان پر اللہ کا قرآن۔ دنیا حیران۔

زبان پر کلام اللہ - نگاہ اوپر بیت اللہ - ذالک فضل اللہ۔

میں تو خوش نصیب ہو گیا۔ اس کے قریب ہو گیا۔ ما اسمک؟ عبداللہ۔

من فین ؟ من اندونیشیا' کم عمرک؟

ثمانیۃ عشر سنۃ - کم مرۃ حضرت من قبل زیارۃ

بیت الحرام؟ واللہ انی فزت و زرت من قبل سبعۃ مرۃ۔ وھذہٖ ثمانیۃ جئت بفضل اللہ علی باب العتیق وانی سالتہ عنہ احفظت القران کلہ؟ میں نے پوچھا قرآن یاد ہے۔ کہنے لگا' یا رفیق ما تقول واللہ ما ھو صدری الا صندوق للقران۔ یہ سینہ نہیں بلکہ قرآن کا صندوق بن چکا ہے۔ اس وقت کے بچوں میں بھی قرآن کا ذوق تھا۔ (سبحان اللہ)

مدینے پہنچنے پر حضور ﷺ کا استقبال

میرا پیغمبر جب مدینے آیا تو بڑوں اور بچوں نے استقبال کیا' قوالی نہیں کی' تالیاں نہیں بجائیں' ناچ نہیں کیا' طبلے نہیں بجائے' عزیز قوال' حال سے بے حال' گول گپہ' ترے (۳) فٹ ایک چپہ' اس طرح نہیں کہا بلکہ انہوں نے کہا طلع البدر علینا۔ من ثنیات الوداع۔ وجب الشکر علینا۔ ما دعا للہ داع۔ (سبحان اللہ) تعریف اس طرح کرو اللہ مجھے اور آپ کو توفیق بخشے۔ (آمین)

آپ کا بھی دعویٰ ہے کہ ہم عاشق رسول ہیں' میں بھی کہتا ہوں۔ اللہ ہم سب کو عاشق رسول بنائے۔ (آمین)

ثنیات الوداع آج بھی موجود ہیں جہاں پیغمبر کے غلاموں نے' تابعداروں نے' جانثاروں نے' وفاداروں نے' حب داروں نے' رضاکاروں نے'

محمد کے یاروں نے' استقبال کیا تھا۔ وہ پہاڑ اور راستے موجود ہیں' وہ نقشے موجود ہیں۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع ۔مدینے والو آؤ! وہ دیکھو پہاڑوں سے دن کو چودھویں کا چاند نکل آیا ہے۔ حضور ﷺ کا چہرہ ایسا ہی تھا۔ (سبحان اللہ)

حضرت انس ؓ کہتے ہیں' میں دس سال کا تھا دنیا مجھے بچہ کہتی تھی' مگر دس سال کی عمر میں' میں نے مصطفیٰ ﷺ کی خدمت کی۔ (سبحان اللہ)

فرماتے ہیں' وما ضربنی وما قہرنی ۔ وما قال لم تفعل لم لا تفعل ۔ کبھی حضور نے گالی نہیں دی' کبھی جھڑکا نہیں' کبھی نہیں فرمایا کہ یہ کام کیوں کیا' یہ کام کیوں نہیں کیا۔

حضور ﷺ فرماتے کہ جاؤ بازار سے چیز لاؤ۔ مجھے بھول بھی جاتی میں کھیلنے لگ جاتا۔ حضور ﷺ آکر تھپکی دیتے۔ فرماتے انس میں انتظار کر رہا ہوں تو کھیل رہا ہے۔ فرمایا حضور ﷺ میری پشت پر ہاتھ رکھتے انگلی پکڑ کر روانہ کرتے۔ معلوم ہوتا کہ محمد ﷺ مجھے جنت بھیج رہے ہیں۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ بچوں سے شفقت کرتے تھے۔ میوہ ہوتا تو پہلے خود نہ کھاتے پہلے بچوں کو دیتے۔

ایک یتیم بچے کو روتا دیکھا تو اونٹنی بٹھادی۔ جلدی سے پوچھا' لم تبکی کیوں رو رہے ہو؟ کہنے لگا' انا یتیم المدینہ ۔ ابا نہیں کہ انگلی پکڑے' اماں نہیں کہ منہ دھوئے۔ میں یتیم ہوں۔ یتیم کرنا بھی اسی (اللہ) کا کام ہے۔ کس کا کام ہے؟ (اللہ کا) ماں باپ کو اٹھالے یا صرف باپ کو اٹھالے۔ بچہ پیدا ہوا اماں انتظار میں ہے کہ دودھ پلاؤں اور پینے والا موت کا شکار ہے۔ ادھر بیٹا رو رہا ہے کہ مجھے سینے سے لگائے اور دودھ پلائے۔ دودھ پلانے والی کفن پہن کر قبر کو جارہی ہے۔ یہ زندگی موت کا مالک کون ہے؟ (اللہ) بیٹا دینے والا لینے والا کون ہے؟ (اللہ)

تعزیت کرنے کا مسنون طریقہ

حضور ﷺ نے ہمیں سکھایا ہے کہ جب کسی کا بچہ یا بچی رخصت ہو جائے تو اس سے یوں اظہار تعزیت کرو۔ او میاں' ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی۔ دینے والا بھی وہی تھا' لینے والا بھی وہی ہے۔ ہمارا تو تعزیت کا عجیب انداز ہوتا ہے۔ سُر لگا کر رونا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ بھی منع ہے۔ میں چند موتی دیتا ہوں' دعا کرو خدا ہماری اولاد کو صالح بنائے۔ (آمین)

بیٹا حافظ ہو تو ماں باپ کو رحمت کے نور کا تاج ملے گا۔ بیٹا نیک ہو باپ مر جائے جب تک بیٹا کتاب و سنت کی تعلیم اور خدمت کرتا رہے گا۔ باپ کی قبر پر رحمت کی بارش ہوتی رہے گی۔ (سبحان اللہ)

اسلام نے ہمیں سکھایا ہے کہ جب نماز میں بیٹھو' پیرو! بڑے بڑے تاجرو! مہاجرو! مولویو! علماء کرام! محدثو! نوابو! گورنرو! کہو' رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ۔ یا اللہ مجھے نمازی بنا' میری اولاد کو بھی نمازی بنا۔

اس موضوع پر آج تقریر کر رہا ہوں اور فی البدیہہ اللہ توفیق دے۔ (آمین) کوئی کتاب نہیں دیکھی۔ مجھے ایک ہی کتاب کافی ہے۔ (قرآن مجید)

ماں باپ کے لیے حضور ﷺ کی وصیت

بڑے غور سے سنیں۔ میں اپنی اماں کو' بہن کو' بیٹی کو کہوں گا کہ حضور ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کو بددعا' لعنت نہ کرو۔ برباد ہو' منہ کالا ہو' لعتیا' مر جائے' تیری گردن ٹوٹ جائے۔ اماں سے کہو ہوش سے بولے' کہیں بددعا قبول نہ ہو جائے اور بیٹے کے دونوں جہاں برباد نہ ہو جائیں۔ اچھی دعا کیا کرو۔ یا اللہ اس کو حافظ بنا' میرے بیٹے کو عالم بنا' اس کو حاجی بنا' محمد ﷺ کا غلام بنا۔ (آمین)

بچوں کے نام اچھے رکھنے کا حکم

حضور ﷺ نے فرمایا اولاد کے نام بھی اچھے رکھو۔ حسنوا

اسماء کم آج مجھ سے دین سنو اور گھروں میں لے جاؤ۔ اپنے بچے کا نام، بچی کا نام اچھا رکھو۔ آج کسی کا نام گھسیٹی، گھسیٹا یہ نام میں نے سنے ہیں۔ چھکو، کھوتا، میں نے ایک کھوتا بھی دیکھا۔ ہنسو نہیں کچھ باتیں کر رہا ہوں۔ بِاَسمائِکُم

حسنوا اسماء کم فانکم تدعون یوم القیامۃ۔ حضور ﷺ نے فرمایا نام اچھے رکھو قیامت کے دن ان ناموں سے بلائے جاؤ گے۔ یوں نہ بلایا جائے چیڑ بیٹا کھوتے کا، کھوتا بیٹا طوطے کا۔ اب فرشتے کہیں گے کہ کھوتا جنت میں کیسے آیا۔ ایسے نام نہ رکھو۔

ادھر عورتوں کے نام سنیں، پال، پاکل، ست بھرائی، سمجھ اب تک نہ آئی، سوائی اکھوں کانی، یہ نام ہیں؟ ان کے نام دیکھو تو تماشے ہیں سونا، چاندی۔ ایک جگہ میں گیا ہوں وہاں خاوند سونا، بیوی چاندی۔ میں نے کہا الحمد للہ اب تو کوئی فکر نہیں۔ سونا بھی ہے چاندی بھی ہے۔

آپ لوگ نام بھی عجیب رکھتے ہیں۔ گھسیٹا، فیسٹا، چیڑ خاں، پشاور گیا وہاں نام سنا طمانچے خان، یہ بڑے خطرناک نام ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں اچھے نام رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ایک حدیث اور بھی یاد آگئی۔ سموا باسماء الانبیاء۔ اپنے بچوں کے نام نبیوں والے نام رکھو۔ محمد موسیٰ، محمد عیسیٰ، محمد یعقوب، محمد ابراہیم، محمد اسماعیل، محمد۔

ایک حدیث اور بھی یاد آگئی۔ آج کی تقریر فقہی بھی ہے۔ اذا سمیتم الولد محمداً فاکرموا و وسعوا له المجلس۔ (سبحان اللہ)

محمد نامی شخص کا ادب کرو

فرمایا بیٹے کا نام محمد رکھو اور جب محمد نامی کوئی آدمی مجلس میں آئے تو اس کا استقبال کرنا، مجلس میں جگہ دینا، اس کو احترام سے بٹھانا۔ لوگ محمد کے نام کو بھی بگاڑ لیتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) پنجاب والے خاص طور پر نام کو بگاڑتے ہیں۔ اس نام

کو بدلنا کفر ہے۔ نبی کے نام کو بدلنا کفر ہے۔ اللہ ہمیں ادب عطا فرمائے۔ (آمین)
الدین کلہ ادب۔ لا دین لمن لا ادب لہ۔ دین سارے کا سارا ادب ہے' جس میں ادب نہیں اس کا دین نہیں۔ حضور ﷺ کے ایک بیٹے کا نام طیب طاہر' دوسرے بیٹے کا نام قاسم' تیسرے کا نام ابراہیم' عبداللہ رضی اللہ عنہما۔ یہ میرے نبی کے بیٹوں کے نام ہیں۔

بیٹیوں کے نام زینب' ام کلثوم' رقیہ' فاطمہ رضی اللہ عنہن ہیں۔ میں نے اپنی بیٹی کا نام اسماء رکھا ہے' خدیجہ رکھا ہے' آمنہ رکھا ہے۔

اسماء اس لیے رکھا کہ اسماء وہ تھیں جس کو ابوجہل نے تھپڑ مارے تھے۔ جن کو اتنے زور سے تھپڑ لگا کہ دوپٹہ اتر گیا' جس کی پیشانی پتھر سے لگی' جس کا کان چر گیا۔ ابوجہل نے کہا' کہاں ہیں محمد عربی۔ اس نے کہا' ابوجہل جان تیرے حوالے' ٹکڑے کر دے محمدؐ تیرے حوالے نہیں کروں گی۔ نہیں بتایا۔

بیٹا بیٹی دینا اللہ کا کام ہے

اللہ اگر بیٹی دے تو کہو الحمد للہ۔ آپ کو پتہ ہے کہ میرے آقا کا حسب و نسب بیٹے سے نہیں چلا' بیٹی سے چلا ہے۔ بی بی فاطمہؓ سے نسب چلا ہے۔ اور یہ بھی سمجھ لو' میں نے آپ کو چند موتی دینے ہیں۔ بیٹی بیٹا دینا کس کا کام ہے؟ (اللہ کا) کہتے ہیں جی پیران پیر نے سات لڑکیوں کو لڑکا بنا دیا۔ پتہ نہیں یہ لوگ کہاں دیکھتے ہیں۔ یہ بدھو قوم' ایسی بات سن کر کہتے ہیں مرحبا' واہ' واہ' جزاک اللہ' مر بے حیا۔

کہتے ہیں پیران پیر نے چھڑی جو کیا تو سات کے سات بیٹے ہو کر دوڑنے لگ گئے۔ میں نے پوچھا' کہاں ہیں؟ کہتے ہیں' ہیں۔ ایسے جھوٹ نہ مارا کرو۔ بیٹا بیٹی دینا کس کا کام ہے؟ (اللہ کا) چاہے بیٹیاں دے اس کی مرضی۔ حضرت لوطؑ کو بیٹیاں دیں' حضرت ابراہیم کو بیٹے دیے۔ (سبحان اللہ)

میں آج کھل کر کہتا ہوں ڈرتا نہیں' خدا دینے پہ آئے تو چالیس سالہ حضرت خدیجہؓ کو تین بیٹے چار بیٹیاں دے دے جو خدیجہؓ پینسٹھ سال کی عمر میں

رخصت ہوئیں اس کو چالیس سال کی عمر میں اولاد دے دی۔ خدا نے نہ دیا تو حضرت عائشہؓ جیسی پیغمبر کی حبیبہ، تمنا بھی کرتی رہیں۔ پورے نو سال نبی کے حجرے میں رہیں، نہ بیٹا ملا نہ بیٹی۔ ایک لڑکے کو سنوار کر عائشہؓ لائیں، رو کر حضور ﷺ کی طرف دیکھا، دل کی حسرت بتائی کہ محبوب ایسا بیٹا میری گود میں ہوتا حجرہ آباد ہوتا۔ تو پیغمبر نے فرمایا، عائشہ! یہ خزانہ میرے پاس نہیں، یہ خزانہ اس اللہ کے پاس ہے۔ یہ حدیث ہے اس کو کیوں چھپاتے ہو۔ یہ بخاری کی حدیث ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا جو دین کو چھپائے وہ جہنمی ہے۔ اللہ ہمیں حق کہنے کی توفیق دے۔ (آمین)

فرمایا صدیقہ یہ بیٹی، بیٹا دینا میرا کام نہیں۔ یہ کس کا کام ہے؟ (اللہ کا) حضرت خلیلؑ نے کس سے مانگا؟ (اللہ سے) زکریاؑ نے کس سے مانگا؟ (اللہ سے) رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ. رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً. اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ. رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ. لوگو! مجھ سے پکی باتیں سنو! اللہ مجھے آپ کو ہدایت بخشے۔ (آمین) ذرا آپ کو تڑپا دوں۔

بچے بھی حضور ﷺ سے پیار کرتے

بچے بھی حضور ﷺ سے پیار کرتے تھے۔ کہہ دو سبحان اللہ۔ سنو! جب میرے محبوب مدینے آئے تو ننھی بچیاں، عمر کی کچیاں، سب کی سب بچیاں، گوری کالڑیاں، مدینے والڑیاں، بھولی بھالڑیاں، مدینے دی بالڑیاں۔ (سبحان اللہ)

حضور انور ﷺ کے آنے کی خبر ملی یہ گھروں سے نکل کر باہر آئیں۔ کہنے لگیں، سنا ہے آج ہمارے ابو جان کا نبی آ رہا ہے۔ آج مکے کا مسافر محمد ﷺ آ رہا ہے۔ کہتے ہیں آٹھ بچیاں تھیں، حضور ﷺ کے اردگرد جمع تھیں اور کہتی تھیں، نحن جوار من بنی نجار۔ یہ گیت تھا۔ آج تو گیت سنو تو شرم آ جاتی ہے۔ میں تیرا تو میری ہو گئی، آ سینے نال لگ جا، مینوں نہروالے پل

تے بلا کے تے آپے ماہی کتھے چلا گیا' ساٹوں موٹر سائیکل تے چڑھا کے۔ لعنت ہے تمہارے گانوں پر۔ آج کل اتنے فحش اور غلیظ گانے ہیں کہ کنجریاں بھی شرمائیں۔ نہ جانے اس میں کیا کیا کہا جاتا ہے۔

حضور ﷺ گانے مٹانے قرآن سنانے آئے تھے

ہم بڑی کوشش کرتے ہیں کہ ویگن میں بیٹھیں اور کوئی گانا نہ ہو۔ مگر وہاں تو بڑے زور سے بغیر فیس کے شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ ہمیں ان برائیوں سے بچائے۔ (آمین) نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں دنیا میں آیا اس لیے ہوں کہ گانے بجانے' طبلہ' سرنگی کو ختم کروں۔ گھر گھر اللہ کا قرآن پہنچاؤں۔ (سبحان اللہ) دنیا والو' اس پیغمبر کے تم غلام ہو جس کی چودہ سو سال کے بعد بات کر رہا ہوں۔ اس دور میں یہ کہہ رہا ہوں۔ حضور انور ﷺ نے ایک دفعہ گانے سرنگی کی آواز سنی تو کانوں میں انگلیاں دے دیں۔ وہ گلی چھوڑ کر دوسری گلی میں چلے گئے۔ فرمایا انس! جب تک آواز آئے' مجھے بتانا۔ کانوں سے انگلیاں نہیں نکالوں گا۔ میں گانا سنانے نہیں آیا' میں امت کو قرآن سنانے آیا ہوں۔ دعا کرو اللہ ہمیں ادب عطا فرمائے۔ (آمین) میں کھری کھری باتیں کرتا ہوں۔

ننھی ننھی بچیاں' وہ بچی بی بی آمنہ کے قبیلے کی' نبی ﷺ کے ننھیال' محمد ﷺ کے خاندان کی بچیاں' پتہ چلا کہ ہماری اماں آمنہ کے دلبر' گوہر' جوہر آ رہے ہیں تو کھیلنا چھوڑ دیا۔ گھیرا ڈال دیا۔ نحن جوار من بنی نجار۔ یا حبذا محمد من جار۔ ہم نجار قبیلے کی بچیاں' مدینے والو! مبارک ہو محمد ﷺ ہمارے محلے میں آ گئے ہیں۔

بچوں سے حضور ﷺ کا پیار

حضور ﷺ نے یہ نہیں کیا بے پروائی سے ان بچیوں کے پاس سے نکل جائیں۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ دوپہر کا وقت ہے' زمین گرم ہے' پتھریلی زمین ہے۔ سورج جوانی کی آنکھیں دکھا رہا ہے۔ حضور ﷺ نے دیکھا پاؤں سے

لنگیاں' دیوانہ وار بچیاں دوڑ رہی ہیں۔ اونٹنی کو روک دیا۔ فرمایا میرے یارو! جب تک یہ بچیاں میری اونٹنی پر سوار نہیں ہوں گی' میں (محمد) آگے نہیں چلوں گا۔ ان کے پاؤں کا جلنا مجھے تکلیف دے رہا ہے۔ رحمت کو جھٹکا لگ رہا ہے۔ میرے دل پر چوٹ لگ رہی ہے۔ میری اماں کے قبیلے کی بچیوں کو تکلیف آئے' میں (محمد) برداشت نہیں کر سکتا۔ (سبحان اللہ)

آثار قیامت

اور ہم جو کچھ کرتے ہیں' کراچی کی خبر تھی کہ چار آدمیوں نے ایک آٹھ سالہ بچی سے بدکاری کی۔ مرگئی پھر بھی نہ چھوڑا۔ استغفراللہ۔

ظالمو! کہتے ہو دین پوری صاحب کراچی میں زلزلے آئے۔ (ان دنوں کراچی میں دو مرتبہ زلزلہ آیا تھا) حضور ﷺ نے فرمایا' جب تم میں دس کام شروع ہو جائیں گے' ایک حدیث میں پندرہ کاموں کا ذکر ہے:

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۱) اذا اتخذ الفیٔ دولا۔

(۲) والامانۃ مغنما۔

(۳) والزکوۃ مغرما۔

(۴) تعلم لغیر الدین۔

(۵) واطاع الرجل امراتہ۔

(۶) وعق امہ۔

(۷) وادنی صدیقہ۔

(۸) واقصی اباہ۔

(۹) ورفعت الاصوات فی المساجد۔

(۱۰) وساد القبیلۃ فاسقھم۔

(۱۱) و كان زعيم القوم ارذلهم۔

(۱۲) واكرم الرجل مخافة شره۔

(۱۳) وظهرت القينات والمعازف۔

(۱۴) وشربت الخمور۔

(۱۵) ولعن اخر هذه الامة اولها۔

فارتقبوا عند ذلك ريحا حمراء۔ و زلزله وخسفا ومسخا وقذفا وايات تتابع كنظام قطع سلكه فتتابع۔

سیدنا ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۱) جس وقت مال نے ملکیت بنایا جائے گا۔

(۲) امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا۔

(۳) زکوۃ کو تاوان سمجھا جائے گا۔

(۴) دین ادنیا کے حصول کے لیے سیکھا جائے گا۔

(۵) مرد' عورت کی فرمانبرداری کرے گا۔

(۶) والدہ کی نافرمانی ہو گی۔

(۷) دوست سے قرب و محبت ہو۔

(۸) والد سے دوری ہو۔

(۹) مساجد میں شور و غوغا ہو۔

(۱۰) قبیلہ کے سردار فاسق لوگ ہوں۔

(۱۱) گھٹیا آدمی کو باعزت سمجھا جائے۔

(۱۲) آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لیے ہو۔

(۱۳) گانے اور آلات موسیقی عام اور ظاہر ہوں۔

(۱۴) شراب' شربت سمجھ کر پی جائے۔

(۱۵) بعد میں آنے والے امت کے پہلوں پر لعنت کریں۔

پھر اس وقت پانچ قسم کے عذاب نازل ہوں گے۔ (۱) سرخ آندھیاں' (۲) زلزلے' (۳) خسف یعنی زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ (۴) مسخ یعنی شکلیں بدل جائیں گی۔ (۵) آسمان سے پتھر برسیں گے۔ اس وقت علامات اور آفات ایسے آئیں گے جیسے تسبیح ٹوٹے تو دانے پر دانہ گرتا ہے۔

جب بیوی کے کہنے پر اماں کو جوتیاں مارو گے اور یار کے کہنے پر باپ کی داڑھی نوچو گے۔ جب شراب' شربت کی طرح پی جائے گی' مساجد میں شور ہو گا' جس طرح آج ہو رہا ہے کہ تبلیغی جماعت کو نکالو' مسجد پلید ہو گئی ہے کہ یہ کہتے آ گئے ہیں' یوں ہو رہا ہے۔

کتابیں لکھی جا رہی ہیں کہ ان بسترے والوں کو دھکے دو۔ یہ پلید ہیں۔ یہ کتے ہیں۔ یہ ہو رہا ہے اور نشانیاں بتاتے ہیں۔ ان کی داڑھی لمبی ہوگی۔ پیشانی پر سجدے کا نشان ہو گا۔ چادریں ان کی ٹخنوں سے اونچی ہوں گی۔ قرآن زیادہ پڑھیں گے۔ مسجد میں قیام زیادہ کریں گے۔ یہ نبی کے دشمن ہیں۔ (نعوذ باللہ) اور یہ تقریریں ہو رہی ہیں اور بدھو قوم کہتی ہے ٹھیک ہے۔ اللہ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ (آمین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹی سے پیار

ننھی ننھی بچیاں' آج تو لوگ بیٹی کو کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ بیٹیاں بھی اولاد ہوتی ہیں۔ میرے نبی جب بھی سفر سے آتے' فرماتے یارو! میں مسجد میں آرہا ہوں' پہلے فاطمہ کو مل کر آؤں۔ مجھے بچی کی جدائی کا غم ہے۔ اور بتول رضی اللہ عنہا آتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے۔ ہمارے ملک میں بیٹیوں کو بیچتے ہیں۔ لوگ انتظار میں ہوتے ہیں کہ رشتہ مانگیں۔ والد کہتا ہے کہ کتنے ہزار دو گے۔ میری بیٹی گوری ہے' آنکھیں بڑی بڑی ہیں۔ دس ہزار ہونے چاہئیں۔ بکری اور گائے سمجھ کر قیمت لگاتے ہیں۔ (استغفراللہ)

شجاع آباد کے ایک محلے میں چھ مہینے باپ نے بیٹی سے زنا کیا۔ (استغفراللہ)

اس زمین پر سانپ اور اژدہے برسنے چاہئیں
برق گرنی چاہیے' پتھر برسنے چاہئیں

امت کے لیے حضور ﷺ کی دعا

حضور ﷺ نے فرمایا **اللھم لا تجعل فی امتی مسخا لا خسفا** ۔ اللہ میری امت کو سور نہ بنانا' میری امت کو بندر نہ بنانا۔

یااللہ تیرا رحمۃ اللعالمین رو رہا ہے میری امت کو زمین میں غرق نہ کرنا' جس طرح قارون کو غرق کیا تھا۔ ان کے گناہوں کو نہ دیکھنا' محمد کی روتی ہوئی دعاؤں کو دیکھنا۔ آج بھی حضور ﷺ کی دعا پہرہ دے رہی ہے۔

امت کے کارنامے

بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کا دوپٹہ اتارا' صحابہ کو منافق کہا' صحابہ کے نام کتوں پر رکھے' جوتوں پر صحابہ کے نام لکھے اور وہ لوگ تمہارے ہی رشتہ دار ہیں' تعلق دار ہیں' تمہارے محلے دار ہیں' تمہارے یار ہیں۔ صحابہ کے نام لکھ کر اوپر پیشاب کیا گیا۔ (استغفراللہ) میں سارے ملک میں پھرتا ہوں۔ مجھے اٹھائیس سال ہو گئے ہیں میدان میں تبلیغ کرتے ہوئے۔ لوگوں کی شکلیں بدل رہی ہیں۔

بیٹی کا حق کوئی نہیں دیتا۔ حضور ﷺ بیٹی کے لیے کھڑے ہوئے' پیشانی چومی' سر پہ ہاتھ رکھا اور کھڑے ہو کر بڑا پیار کیا۔

کسی نے پوچھا' حضرت بڑے بڑے صحابہ آتے ہیں' ان کے لیے آپ کھڑے نہیں ہوتے' بتول کے لیے آپ کھڑے ہو جاتے ہیں اور آپ کے چہرے پر عجیب آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ فرمایا' اس بیٹی کا میں (محمد) کیوں نہ ادب کروں' جس کا خدا کے فرشتے بھی استقبال کرتے ہیں۔

بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: **کانت شبیھۃ برسول اللہ**۔ جب بتول چلتی تھی تو معلوم ہوتا کہ محمد ﷺ حجرے سے باہر آ گئے ہیں۔ پورا حضور ﷺ کا نقشہ تھا۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ کا حسنین رضی اللہ عنہما سے پیار

حضور ﷺ نے حسنین رضی اللہ عنہما کی خود تربیت کی۔ کبھی سینے پہ لٹایا' کبھی زلفوں کو پکڑ کر فرمایا' ان کی زلفوں سے مجھے جنت کی خوشبو آتی ہے۔

هما ريحانتاى من الجنة--- هما ابناء ى وابناء بنتى وكان رسول الله يشمهما۔ ہم تو نواسوں کی جاگیر کھا جاتے ہیں۔ نواسوں کو قریب نہیں آنے دیتے۔ میرے نبی ﷺ نے حسنین رضی اللہ عنہما کو فرمایا:

هما سيدا شباب اهل الجنة۔

دونوں بیٹوں کو گلے سے ملا کر فرماتے' میرے یارو! مجھے حسنین رضی اللہ عنہما کی زلفوں سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔

خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو دونوں بچے سامنے سے آ رہے تھے' بی بی بتول رضی اللہ عنہا نے لمبا کرتہ پہنا دیا۔ چلتے چلتے کرتہ اٹکا تو حسنین کو ٹھوکر لگی گر پڑے۔ حضور ﷺ نے فرمایا' اللہ صَدَقَ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ۔ اولاد واقعی امتحان ہے۔ مولیٰ خطبہ بعد میں پورا کروں گا' حسنین کو گرتے دیکھ کر مولیٰ میرے دل کو ٹھوکر لگی ہے۔ میں پہلے بچوں کو اٹھا کر پھر خطبہ دوں گا۔

بارش آئی تو بچوں کے اوپر چادر دے دی۔ فرمایا بارش تیز ہے' بچوں کو قطرے لگیں گے' نانا برداشت نہیں کرے گا۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ جھاڑ پھونک بھی کرتے

حضور ﷺ نے پیار بھی کیا' حضور ﷺ جھاڑ پھونک بھی کرتے تھے۔ آج میں آپ کو تقریر سناؤں؟ لوگ بچے لاتے تو حضور ﷺ جھاڑ پھونک کرتے' ان کے منہ میں لعاب ڈالتے' منہ پر ہاتھ پھیرتے۔ نبی کریم ﷺ ان کے سینے پر ہاتھ پھیرتے۔ حضور ﷺ ان کو اٹھا کر دعا فرماتے۔ (کہہ دو سبحان اللہ)

جب حضور انور ﷺ مدینے میں تشریف لائے تو ان بچیوں نے بھی بڑا والہانہ' بڑا عقیدت مندانہ' بڑی مستانی آواز میں' یہی فرمایا' **نحن جوار من**

بنی نجار۔ حضور ﷺ نے اونٹنی بٹھا دی۔ فرمایا' ان آٹھ بچیوں کو میری اونٹنی پر بٹھا دو۔ کہا' حضرت ہاتھ میلے ہیں' کپڑے ان کے میلے ہیں۔ فرمایا' کپڑے تو دھولوں گا۔ اس گرمی میں بچیوں کے پاؤں کا جلنا' یہ دھوپ میں پسینہ' یہ محمد برداشت نہیں کر سکتا۔

میری اماں کے محلے کی بچیاں' پھر میری محبت میں آنے والی' یہ سوار ہوں گی تو میری اونٹنی چلے گی۔ بچیوں نے نبی ﷺ کا دامن پکڑ لیا۔ محمد ﷺ سوار کر کے پھر روانہ ہوئے۔ (کہہ دو سبحان اللہ)

یہ حضور تھے کہہ دو صلی اللہ علیہ وسلم۔

ہم تو موٹر سائیکل پر جا رہے ہوں اگر کوئی بچہ نیچے آ جائے تو اور تیز کر لیتے ہیں کوئی دیکھ کر نمبر نوٹ نہ کر لے اور وہ وہاں تڑپ کر مر جاتا ہے۔ یہ ظلم ہے۔

حضور ﷺ کو جب کوئی اطلاع ملتی کہ فلاں بچہ بیمار ہے چل کے جاتے۔ (کہہ دو سبحان اللہ)

حسینؓ کے رونے کی آواز سن کر میں (محمد) بے قرار ہو جاتا ہوں

ایک حدیث اب یاد آ گئی۔ فرمایا' بتول میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں دل چاہتا ہے کہ نماز کو لمبا کروں' قرآن زیادہ پڑھوں' جب حسین کے رونے کی آواز آتی ہے تو میں (محمد) بے قرار ہو جاتا ہوں۔ بیٹی! حسین رونے نہ پائے۔ محمد کی نماز میں حسین کے رونے کا اثر پڑ جاتا ہے۔ (کہہ دو سبحان اللہ)

ایک صحابی آیا تو حضور ﷺ نے حسینؓ کو بوسہ دیا۔ اس نے کہا' حضرت میرے تو چار بیٹے ہیں' میں نے ایک کو بھی کبھی بوسہ نہیں دیا۔ حضور ﷺ فرمانے لگے' جس کے دل سے خدا رحمت چھین لے' میں (محمد) کیا کروں۔ یہ تو محبت اور رحمت ہے مجھے تو اپنے نواسوں سے بھی پیار ہے۔ (کہہ دو سبحان اللہ)

میری تقریر سمجھ آ رہی ہے؟ (بے شک)

اللہ تعالیٰ بچی دے تو وہ بھی غنیمت ہے۔ اب تو لومڑیاں پیدا ہو رہی ہیں۔

سانپ پیدا ہو رہے ہیں۔ بھینسوں کو کتے پیدا ہوئے۔ میں نے فوٹو دیکھے ہیں۔ دو دو سر والے، چھ چھ ٹانگوں والے، شکلیں مسخ ہو رہی ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں صحیح انسانیت والے بچے عطا کرے۔ (آمین)

اور یہ بھی عقیدہ رکھو، بیٹا بیٹی دینا نہ دینا کس کا کام ہے؟ (اللہ کا)

بیٹا بیٹی پیدا ہو تو اس کو پہلے غسل کراؤ، یہ نہیں کہ پہلے ڈوم آئیں، میراثی آ جائیں، ناچنے والے، بینڈ باجے والے، فقیر آ جائیں۔

فرمایا بچہ پیدا ہو تو اس کو غسل دو، ناڑو کاٹو اور اس کو نہلا کر کسی اچھے عالم کو، بزرگ کو بلا کر اس کے کان میں اذان سناؤ۔ دائیں کان میں اذان، بائیں کان میں اقامت کہو۔ اس کو کہو آنے والے! تیرے دو کام ہیں، خدا کو عرش پہ راضی کرنا، محمد ﷺ کو فرش پہ راضی کرنا۔ (سبحان اللہ)

میں نے خود کئی بچوں کو اذانیں سنائی ہیں۔ مولوی مجھے بھی کہہ دیتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ بچہ پیدا ہوا، آنکھیں بند ہیں اور رو رہا ہے۔ جب میں نے انگلی پکڑی، اللہ اکبر، اللہ اکبر، میں نے دیکھا اس نے آنکھیں کھول لیں اور رونا بند کر دیا۔ میں نے خود خدا کی قسم تجربہ کیا ہے۔ وہ ننھا بچہ جو چیختا تھا، چپ ہو گیا۔ بڑے غور سے سننا شروع کر دیا۔ اس کو دنیا کا کوئی پتہ نہیں مگر اپنے خدا کا پتہ ہے۔ (کہو سبحان اللہ)

اسلام کہتا ہے بچہ پیدا ہو تو اذان دو۔ بدعتی کہتے ہیں قبر پر اذان دو۔ جب کوئی مر جائے تو قبر پر کہو، حی علی الصلوٰۃ اٹھو مردو نماز پڑھو۔ جلدی آؤ، واہ بدھو قوم، کیا دین کو تماشا بنا رکھا ہے۔

اسلام میں ہے کہ بچہ پیدا ہو تو ایک کان میں اذان دو۔ دوسرے میں اقامت کہو، اللہ اور رسول کا نام لو۔ (کہہ دو سبحان اللہ)

وہ بچے جنہوں نے کارنامے انجام دیئے

ان بچوں نے دین میں بڑا کام کیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کئی ہزار

احادیث یاد تھیں۔ معوذ ﷺ ایک بچہ تھا جس نے ابو جہل کو قتل کیا۔

درود شریف پڑھیں ذرا آپ کو تڑپا دوں۔ حضور ﷺ بدر آ رہے ہیں' ایک مائی دو بچے لے کر آ رہی ہے۔ اس مائی کا نام عفرا ہے۔ میری مائی بہنو سنو! میں آپ کا خیر خواہ ہوں۔ میرے نبی ﷺ کے دور میں عورتیں لوریاں دیتی تھیں۔ یا اللہ میرے بیٹے کو زندگی دے' غازیوں' مجاہدوں' بہادروں والی۔ اسے موت آئے تو میدان میں شہادت کی آئے۔ (سبحان اللہ)

اور ہمارے معاشرے کی ماں' مرتا نہیں' چپ نہیں ہوتا' منہ کالا ہووے' پیو دی داڑھی منڈاں' یہ دعا کر رہی ہے۔ اے لعنتیا یہ دعا ہو رہی ہے؟ میں اپنی ماؤں بہنوں سے کہوں گا ہوش سے جملہ بولا کر' کہیں بیٹے کے دونوں جہان خدا برباد کر کے نہ رکھ دے۔ پیاری دعا ہو۔

حضور ﷺ کے دور میں تلاوت ہوتی تھی' میں قطب الدین بختیار کاکیؒ کی قبر سے ہو آیا ہوں۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کوئی قوالی نہیں تھی۔ کوئی سجدہ نہیں کر رہا تھا۔ بہت بڑا مزار ہے۔ معین الدین چشتی کے مزار پر بھی کوئی قوالی نہیں تھی' کوئی سجدہ' کوئی دھمال وغیرہ نہیں تھی۔

نیک مائیں

قطب الدین بختیار کاکی کی ماں نے پانچ سال کی عمر میں بچے کو مسجد بھیجا۔ استاد نے کہا' بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الف۔ بچے نے پوری الم کھڑے ہو کر سنا دی۔ استاد نے کہا پڑھنے آئے ہو یا سنانے آئے ہو۔ کہنے لگے میری اماں قرآن کی حافظہ ہے' جب لوری دیتی ہے تو تلاوت کرتی ہے۔ میں نے دس سپارے اماں کی گود میں سن کر یاد کر لیے ہیں اور اماں نے بھی دعا کی کہ اللہ اس کو حافظ بنا۔ استاد رو پڑا اور پیشانی کو چوما' ہاتھ پکڑ کر آیا اور کہنے لگا' مائی' بی بی! یہ قطب الدین تیرے در پہ لایا ہوں' جو اس کی تعلیم میں برکت ہے میرے مدرسے میں نہیں ہے۔ یہ پڑھنے نہیں آیا سنانے آیا ہے۔ میں آپ کے دروازے پہ لایا

ہوں، شروع بھی آپ نے کرایا پورا بھی آپ کرائیں۔ جو آپ کے پڑھانے میں برکت ہے، میرے پڑھانے میں نہیں ہے۔ اماں نے قرآن پڑھایا۔

اماں نے عبد القادر جیلانیؒ کو کہا، بیٹا جھوٹ نہ کہنا۔ اب تو بیٹا استاد کا چاقو لے آتا ہے تو اماں کہتی ہے، ٹھیک ہے پیاز کاٹیں گے۔ اچھا کیا بیٹا۔ شاباش بہت اچھا کیا۔ ماں پوچھتی ہے، آج کیا لائے ہو؟ کہتا ہے چادر لایا ہوں استاد کی۔ کہتی ہے دوپٹہ بناؤں گی۔ یہ ڈاکو بنے گا، چور بنے گا، یہی کچھ ہو رہا ہے، دعا کرو اللہ ہمیں سمجھ عطا کرے۔ (آمین)

میں آپ کا خیر خواہ ہوں۔

حضور ﷺ کی دعا

حضور ﷺ نے طائف میں دعا کی، یا اللہ طائف والوں کو برباد نہ کر۔ **اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون**۔ مولیٰ بڑے تو پتھر مار رہے ہیں، پر ان کو برباد نہ کر، ان پر عذاب نازل نہ کر، مجھے یقین ہے کہ آنے والی چھوٹی نسل محمد ﷺ کا کلمہ پڑھ کے رہے گی۔ سبحان اللہ۔ آج جتنا طائف میں دین ہے کہیں بھی نہیں۔ ہر گھر مدرسہ ہے۔ کہو سبحان اللہ۔ بچوں نے بڑا کام کیا ہے۔

حضور انور ﷺ کے دور میں بچے بھی آپ سے محبت رکھتے تھے۔ کہہ دو سبحان اللہ۔

ایک حدیث سنا رہا تھا بڑی پیاری، قدرتی خیال آگیا۔ حضور ﷺ مدینے کی گلی سے گزرے تو مشرکین کے بچے جمع تھے تو حضرت بلال کی نقل اتار رہے تھے۔ رنگ کالا ہے، دانت ٹوٹے ہوئے ہیں، بلال یوں ہیں۔ تماشا بنا رہے تھے۔ کہنے لگا، وہ کالا محمد ﷺ کا غلام بلال منبر پر کیا کہتا ہے۔ کہتا ہے سناؤ، اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ بلال کی اذان مشرک کہہ رہے ہیں۔ حضور ﷺ کھڑے ہو گئے۔ نبی کو عجیب اثر ہوا۔ فرمایا دیکھو خدا کو مانتے نہیں، یہ ہیں مشرکین کے بچے، مگر نام میرے خدا کا لے رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے بڑے بچے کو بلایا اس کا نام ابو محذورہ

تھا۔ اس کو بلایا' فرمایا او میاں! اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔ فرمایا یہ اذان کہاں سے سیکھی ہے؟ کہنے لگا' آپ کے غلام بلال سے سیکھی ہے۔ میں ان کو تماشا دکھا رہا ہوں کہ کالا بلال یوں کرتا ہے اور یوں کہتا ہے۔ فرمایا' ایک بار پھر سنا دے' جو تو بچوں کو سنا رہا ہے۔ اب خود اذان والا سنتا ہے۔ اس نے کہا' اشھد ان لا الہ الا اللہ۔ اشھد ان محمدا رسول اللہ۔ حضور ﷺ نے یوں (آسمان کی طرف) دیکھا' عرش والے! زبان تو کہہ رہی ہے' ذرا دل سے کہلا دے۔ یا اللہ مشرک کی زبان پر بھی تیرا نام آ رہا ہے۔ اگر اس کے دل کو پھیر دے تو تیرے خزانے میں کمی تو نہیں آئے گی۔ حضور ﷺ نے اذان سنی اور کنکشن ملایا۔ اس نے کہا (ابو محذورہ نے) لڑکو! میری اماں سے کہہ دینا' میرے ابا سے کہہ دینا' میں گھر نہیں آؤں گا۔ آج میری روٹی نہ پکائیں۔ عجیب اثر تھا۔ حضور ﷺ سر پہ ہاتھ رکھے ہوئے۔ نبوت کی رحمت گھر گھر میں چلی گئی۔ کہنے لگا' ان کو کہہ دینا میں باپ کے گھر نہیں آؤں گا اب میرا ابا محمدؐ ہے۔ سبحان اللہ۔ میں محمد ﷺ کے ساتھ جا رہا ہوں۔ ابا سے کہنا میرے پیچھے نہ آئے۔ حتیٰ کہ وہ (باپ) آیا۔ ادھر باپ کھڑا' ادھر حضور ﷺ کھڑے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا' بلاؤ۔ اس نے کہا' یہ میرا ابا نہیں' میں اسے کو نہیں پہچانتا' محمدؐ میں تجھے پہچانتا ہوں۔ کہہ دو سبحان اللہ۔ پیغمبر کی نگاہ پڑی۔ آواز اچھی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا آ بیٹا' اگر تو اس کا بیٹا نہیں تو' تو محمد کا بیٹا ہے۔ جاگ رہے ہو۔ چھ سال کا بچہ تھا۔

یتیم بچوں سے حضور ﷺ کا تعلق

حضور انور ﷺ یتیموں پر شفقت کرتے تھے۔ آج ہمارا بھتیجا یتیم بکریاں چراتا ہے۔ ورکشاپ میں جائے۔ اپنے بیٹے کو چارپائی پر پراٹھے کھلاتے ہیں۔ موٹر سائیکل اور کپڑے استری کر کے دیتے ہیں اور یتیم بھتیجے کو ہر وقت جوتے اور گالیاں دیتے ہیں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں' وہ گھر برباد ہے' اس گھر پر لعنت ہے جس گھر سے

یتیم کے رونے کی آواز آ رہی ہو۔ سن لو! وہ گھر آباد ہے جس گھر سے یتیم کے ہنسنے کی آواز آ رہی ہو۔ (کہہ دو سبحان اللہ)

میرے محبوب نے ایک بچے کو روتے ہوئے دیکھا تو اونٹنی سے اتر پڑے اور جا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ پوچھا خیر ہے؟ کیوں روتے ہو۔ کہنے لگا' ابا نہیں کہ انگلی پکڑے' اماں نہیں کہ منہ دھوئے۔ عید کا دن ہے۔ کپڑے بھی دھلے ہوئے نہیں ہیں۔ امیر لڑکے وہ جو خانزادے' پیرزادے کہتے ہیں' پرے ہٹ بدبو آتی ہے' گھن آتی ہے۔ قدرت کو کہہ رہا ہوں کہ میرا ابا ہوتا انگلی پکڑتا' اماں ہوتی تو منہ دھوتی۔ اب جملہ سنو' سینے پہ لکھ لو۔ شاید میں پھر نہ آسکوں۔ فرمایا' یابشر اما ترضی ان عائشۃ امک محمد ابو ک۔ بیٹے اب بھی روتے ہو؟' بس کر بیٹا نہ رو۔ آنسوؤں کو خود اپنے دامن سے پونچھا' شفقت کا ہاتھ پھیرا' فرمایا' بیٹے! اب تو یتیم نہیں ہے' عائشہ تیری اماں ہے' محمد تیرا ابا ہے۔ میں تیرا ابا ہوں' جو کچھ باپ سے مانگنا ہے مانگ۔ پچھلے سال عیدگاہ میں کیسے گیا؟۔ کہنے لگا' ابے نے کندھے پر بٹھایا۔ فرمایا' لو محمد کا کندھا تیرے لیے حاضر ہے۔ جب ان بچوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے کہا تھا کہ تو یتیم ہے' میلا کچیلا ہے' گندا ہے' کالا ہے' پرے ہٹ ہمارے کپڑے گندے ہوتے ہیں' اس نے ذرا ہٹ کر کہا' امیرو! امیرزادو! مجھ سے نفرت کرنے والو! مجھے دھکے دینے والو اب میں یتیم نہیں رہا۔ تم بھی اپنے ابے دکھاؤ' میں تمہیں اپنا ابا دکھاتا ہوں۔ میرے نبی ﷺ پاس مسکرا رہے ہیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں' آج مجھے خوشی ہوئی ہے کہ امت کا یتیم بچہ محمد کو ہنستا نظر آ رہا ہے۔

عائشہ! لبیک' میرا سرمہ اس کو لگاؤ' میرے لیے رکھا ہوا دودھ اس کو پلاؤ' اس کو میری چادر پہناؤ' آج امت کے یتیم بچے کو محمد ہنستا دیکھ رہا ہے۔ کہہ دو سبحان اللہ۔ دین سوا دین' دین ہے۔

تم دور ہو گئے ہو بھائی' تم نے اذانیں بدل دیں' شکلیں بدل دیں (داڑھی منڈا دی) زبان نبی کی سنت کو ڈالا جہاں کتے پیشاب کرتے ہیں۔

(نوٹ) داڑھی مونڈھنے کے بعد نائی بال گٹروں میں اور گندگی کے ڈھیر پر ڈال دیتے ہیں۔

سنت سے تمہارا برتاؤ

حجام کی دکان پر جاؤ تو اوپر تصویریں 'کعبہ' گنبد خضریٰ بنا ہوا' اوپر قل ھو اللہ لکھی ہوئی ہے۔ بہترین کیلنڈر لگا ہوا ہے' اوپر قرآن کی آیتیں لکھی ہوئی ہیں' نیچے محمد ﷺ کی سنت پر استرا پھیرا جا رہا ہے۔ دیکھ دیکھ کر بتا رہا ہے کہ میں قرآن کو نہیں مانتا۔ اللہ تمہیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

حضور ﷺ نے بچوں سے پیار کیا۔ کہہ دو سبحان اللہ۔

اس کی ماں آگئی۔ اس کا نام عفریٰ تھا۔ دعا کرو اللہ ہماری ماؤں کو بھی وہ مرتبہ عطا کرے۔ چار رشتے ہیں۔ بڑی ہے تو اماں' برابر ہے تو بہن' چھوٹی ہے تو بیٹی' نکاح ہو تو بیوی۔

ماں کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ میں نے ایسے علماء کی تاریخیں پڑھی ہیں کہ ماں قرآن کی حافظہ تھی تو بیٹا بھی قرآن کا حافظ ہو گیا۔ ماں محدثہ تھی تو بیٹا بھی حدیث اماں کے پاس پڑھتا ہے۔

اصلی سید قرآن سیکھنے جاتا ہے

عبدالقادر جیلانیؒ کو ماں نے کہا کہ جھوٹ نہ کہنا' ڈاکو آگئے۔ مار رہے ہیں' لوٹ رہے ہیں' کلہاڑیاں چلا رہے ہیں۔ یہ ٹوپی پہن کر کھڑے ہیں۔ دس سالہ بچے ہیں۔ ایک ڈاکو نے پوچھا آپ کا نام؟ فرمایا عبدالقادر۔ قوم؟ جیلانی۔ کہاں سے؟ بغداد سے۔ کون ہو؟ میرا خاندان اونچا ہے۔ کہاں جا رہے ہو؟ قرآن پڑھنے جا رہا ہوں۔ سید کہاں جاتے ہیں؟ قرآن پڑھنے۔

کچھ دن قبل مجھے ایک اشتہار دکھایا گیا۔ اس پر لکھا تھا' کتوں والے پیر۔ ریچھ والے پیر۔۔۔۔۔ ادھر کتا چھپا ہوا تھا' اس طرف پیر صاحب کا نام تھا۔ کہ حضرت صاحب کتا لائیں گے۔ واہ حضرت واہ! کمال کر دی آپ نے۔ یہ باتیں بتاؤں یا

چھپاؤں؟ بتاؤ۔ اللہ ہمیں حق کہنے کی توفیق دے۔ (آمین)

حکومت تو ہمیشہ ہم سے ناراض رہتی ہے۔ کہتے ہیں ان پر پابندی لگاؤ۔ ہم ان کے خیرخواہ ہیں۔ صدر صاحب کے خیرخواہ ہیں۔ صدر صاحب! صدارت کام نہیں آئے گی۔ محمد ﷺ کی اطاعت کام آئے گی۔ وہاں یہ نہیں کہا جائے گا کہ صدر آرہا ہے۔ جنازہ اٹھے گا تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ صدر جارہا ہے۔ کہتے ہیں لاش جارہی ہے۔ یہ سب کچھ یہاں رہ جائے گا۔ اللہ ہمیں فکر آخرت عطا فرمائے۔ (آمین)

بدر میں حضور ﷺ کا لشکر

جب حضور ﷺ بدر کو نکلے تو ستر میل پیدل چلے اور تقریباً تین سو تیرہ۔ پیٹ میں روٹی نہیں' پاؤں میں جوتی نہیں' چھ زرہیں' آٹھ گھوڑے' ستر تلواریں' یہ محمد ﷺ کا شکر جارہا ہے۔ کہہ دو سبحان اللہ۔

عقیدہ علم غیب

ایک مائی آگئی۔ دوپٹے سے ہاتھ اٹھایا۔ محبوب ﷺ نے فرمایا' ابوہریرہ! بلال! لبیک آمنہ کے لال۔ فرمایا' پتہ کرو کیا ہے۔ دو بچے بھی عورت کے ساتھ ہیں۔ پوچھو کوئی صدمہ ہے؟ کیونکہ عالم الغیب کون ہے؟ (اللہ) ہروقت' ہر آن' ہر چیز کو جاننے والا کون ہے؟ (اللہ) یہ اتھارٹی اسی کے پاس ہے۔

علم الغیب کا لفظ کسی نبی کے لیے نہیں۔ عالم الغیب خدا ہے۔ (بے شک) یہ سچی بات ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ۔ قیامت کب آئے گی؟ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو) وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ۔ بارش کب ہوگی؟ کہاں ہوگی؟ کتنی ہوگئی ہے' کتنی ہونی ہے' کتنی ہو رہی ہے' کتنے قطرے برسے' کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو) وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ۔ بچہ ہے بچی ہے' کچا ہے پکی ہے' سچا ہے بچی ہے' کالا ہے گورا ہے' ادھورا ہے پورا ہے' ایک ہیں دو ہیں' تندرست ہیں بیمار ہیں' بیٹا ہے بیٹی ہے' یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو) وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا۔ کل تم کہاں

ہو گے' کیا کرو گے' کل زندہ ہو گے' مرو گے' نفع ہو گا' نقصان ہو گا' آباد ہو گے' برباد ہو گے' بیماری ہو گی' شفا ہو گی' یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو) میرا پتہ ہے میں کل کہاں ہوں گا؟ (نہیں) مجھے پتہ ہے کہ آپ کہاں ہوں گے؟ (نہیں) تونسے والوں کو پتہ ہے؟ (نہیں) پوچھو ان سے کہ حضرت کل کیا ہو گا۔ مولانا نورانی صاحب سے پوچھو کہ کل کیا ہو گا۔ بتائیں گے؟ (نہیں) وما تدری نفس بای ارض تموت۔ مجھے اور آپ کو موت کب آئے گی' جنازہ کون پڑھائے گا' کفن کون دے گا' کس حالت میں موت آئے گی' خاتمہ بالخیر ہو گا یا مردار ہو گا' یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو) سچ کہہ رہا ہوں؟ (جی) میں کب کہہ رہا ہوں قرآن کہہ رہا ہے۔ یہ تمام چیزوں کا اللہ کو پتہ ہے۔

اولاد کو تین چیزوں کی تعلیم دو

ایک بات کہہ دوں۔ ادبوا اولادکم علی ثلاث خصال۔ اپنی اولاد کو تین چیزوں کی تعلیم ضرور دینا۔ حب نبیکم۔ اپنے مصطفےٰ ﷺ کی محبت سکھانا۔ بچہ بولنا سیکھے تو اس کو سکھاؤ کہ بیٹا تیرا رسول محمد ﷺ ہے۔ تیرا نبی محمد ﷺ ہے۔ حضور ﷺ نے بچپن بھی گزارا ہے' خدانخواستہ' خدانخواستہ' خدا میری زبان کو بچائے انشاء اللہ کبھی غلط نہیں کہوں گا' کبھی حضور ﷺ نے گالی دی؟ (نہیں) کبڈیاں کھیلیں؟ (نہیں) ننگے نہائے؟ (نہیں) یہ جو بچے شرارتیں کرتے ہیں' یہ آنکھ مچولی وغیرہ؟ (نہیں)

حضور ﷺ کی حفاظت اللہ کرتا ہے

حضور ﷺ فرماتے ہیں میری حفاظت خود اللہ نے کی۔

واقعہ سنا کر تڑپاتا ہوں۔ ایک جگہ قوالی ہو رہی تھی۔ حضور ﷺ ابھی چھوٹے بچے تھے۔ مکے کے لڑکے آئے۔ محمد بھائی! محمد بھائی! آج ایک بڑی گانے کی مجلس ہے۔ بڑی عجیب محفل ہے۔ مکے میں تو آج مزہ آجائے گا۔ چلئے نا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: اس نے اتنا کہا اور دل پر اتنا بوجھ آیا کہ میرا قدم نہ اٹھنے پایا۔

کسی نے میرے قدم پکڑ لیے، کسی نے میرے کان میں کہا محمد یہیں آرام کر۔ آپ قوالیاں اور گیت سننے نہیں آئے، آپ دنیا کو قرآن سنانے آئے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ لے جائیں گے۔ اللہ نے اتنا وزن بڑھا دیا کہ بیس بچے محمد ﷺ کو ہلا بھی نہ سکے۔ خدا نے کہا، میں نگرانی کروں گا۔ وہیں نیند آگئی اور آپ ﷺ سو گئے۔ وہ قوالی وغیرہ گیت گانے سن کر آئے تو آپ ﷺ بھی اٹھ بیٹھے۔ کہنے لگے بڑا مزہ آیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا، تمہیں مزہ گانے میں آیا، مجھے مزہ اللہ کے ذکر میں آیا۔ (سبحان اللہ)

بچپن میں حفاظت کس نے کی؟ (اللہ نے)

بچپن میں آقا ﷺ کی حیا

جب کعبے کی تعمیر ہو رہی تھی تو ابو طالب نے کہا، بیٹے! چادر اتار۔ عرب والے ننگے ہونے کو کوئی عیب نہیں سمجھتے تھے۔ باپ بھی ننگا ہو جاتا، بیٹی بھی ننگی (طواف کے موقع پر) لاکھوں درود ہوں، اس نبی پر، ستاروں سے زیادہ رحمت ہو مدنی کے گنبد خضریٰ پر (آمین) جس نے ہمیں حیا سکھائی، شرم سکھائی، عورت کو دوپٹہ دیا، عورت کو عفت بتائی، مردوں کو غیرت بتائی، لاکھوں درود سلام ہوں اس نبی پر۔ جنہوں نے نبی ﷺ کو چھوڑا ہے وہ آج ننگے پھر رہے ہیں۔ عیسائیوں کو دیکھو، انگلینڈ جاؤ، لندن جاؤ، روس جاؤ، امریکہ جاؤ، چائنہ جاؤ، دیکھو ننگے پھر رہے ہیں۔ حیا کا سبق ملتا ہے تو محمد ﷺ کی تعلیم میں ملتا ہے۔ ٹھیک کہہ رہا ہوں؟ (بے شک)

حضور ﷺ نے سکھایا ہے آج میں ایک قیمتی جملہ آپ کو بتا رہا ہوں۔ اتنا ماں باپ اولاد کو نہیں سکھا سکے جتنا کملی والا امت کو سکھا گیا ہے۔

کعبے کی تعمیر شروع ہوئی تو ابو طالب حضور ﷺ کا چچا کہنے لگا کہ بیٹا یہ چادر اتار کر کندھے پہ رکھو اور یہاں سے پتھر اٹھاؤ۔ چادر اتارو۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ بات دل پر اتنی بھاری معلوم ہوئی کہ میں گھبرا گیا اور جلدی سے

میں نے کہا کہ ازاری - ازاری - ازاری - میری چادر کہاں ہے' میری چادر کہاں ہے۔ ابو طالب نے کہا' آپ تو گھبرا گئے۔ فرمایا' میں چادر اتارنے نہیں آیا' میں پوری کائنات کو حیا سکھانے آیا ہوں۔ (سبحان اللہ)

کنواری لڑکی سے زیادہ باحیا

بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کان رسول اللہ احیی من العذری فی خدورھن۔ عرب کی کنواری لڑکی کی آنکھ میں اتنی حیا نہیں تھی جتنی محمد ﷺ کی آنکھ میں حیا تھی۔

عبدالقادر جیلانی جا رہے تھے تو ڈاکو آ گئے۔ یاد ہے؟ (پچھلے واقعہ کی طرف اشارہ ہے) تھکے بیٹھے ہو؟ (نہیں) بس مختصر سی بات کروں گا تاکہ آپ جا کر آرام فرمائیں کیونکہ آپ کو آرام بڑا جلدی آتا ہے۔ نہیں' نہیں یار' آرام کریں' کیا ضرورت ہے مولویوں کی باتیں سننے کی۔ یہ مولویوں کی باتیں' قرآن و سنت کیا ہے' آرام کرو' ٹی وی کا وقت ہے' وی سی آر آپ نے دیکھنا ہو گا۔ ابھی تو بہت سارے کام آپ کو کرنے ہیں۔ آپ کے لیے گھر میں دودھ رکھا ہو گا۔ ابھی آپ نے جا کر سگریٹ بھی پینا ہو گی۔ ایک طرف سگریٹ' ایک طرف حقہ' یہ تو ضروری چیزیں ہیں نا؟ (مجمع کہتا ہے نہیں) اللہ اس امت کو ہدایت دے۔ (آمین)

اب ذرا موتی مجھ سے لے لیں۔ حضور ﷺ نے بچوں سے بھی پیار کیا ہے اور تربیت فرمائی ہے۔ پیغمبر کا بچپن اتنا پیارا گزرا۔ کہتے ہیں کبھی حضور ﷺ زور سے نہیں بولے۔ کبھی بازار اکیلے نہیں گئے۔ کبھی پیغمبر نے گالی نہیں دی۔ پیغمبر کی حفاظت کون کرتا ہے؟ (اللہ) تعلیم بھی خود دیتا ہے' پیغمبر کا پہرہ کون دیتا ہے؟ (اللہ) کہہ دو سبحان اللہ۔

عبدالقادر جیلانی کا واقعہ

عبدالقادر جیلانی پڑھنے جا رہے تھے۔ ڈاکوؤں نے آ گھیرا۔ پکڑو' جکڑو۔ چھوٹی سی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ طالب علموں والی شکل' خندہ پیشانی' چہرہ نورانی'

آنکھ مستانی' فضل یزدانی' اللہ کی مہربانی' سینے میں آیات قرآنی' عبدالقادر جیلانی"۔ ایک ڈاکو نے پوچھا' بیٹا کہاں جا رہے ہو۔ کہنے لگے نانے کا قرآن پڑھنے جا رہا ہوں۔ یہ ہیں اصلی سید۔ بیٹا کچھ ہے؟ ہم لوٹنے آئے ہیں۔ شیخ نے اپنی چادر اتار کر کہا' اس میں چالیس دینار ہیں۔ اماں نے سی کر دیے ہیں۔ ڈاکو نے کہا' ہم تو لٹیرے ہیں' ڈاکو ہیں' سارا مال لوٹ کر لے جائیں گے۔ فرمایا' مال لے جاؤ گے' ایمان تو نہیں لے جاؤ گے؟ (سبحان اللہ) بیٹا تم کہہ رہے ہو کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ تم کیوں بتا رہے ہو؟ فرمایا' اماں نے کہا تھا کہ بیٹا عبدالقادر اگر وقت آئے تو جان دے دینا جھوٹ نہ بولنا۔ اگر میں جھوٹ بول دوں تو اماں کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ اماں کو کیا جواب دوں گا۔ میں خدائے قہار کو کیا جواب دوں گا۔ ڈاکو نے کہا' میں توبہ کرتا ہوں اور آپ کے میں ہاتھ چومتا ہوں۔ آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ آج کے بعد ڈاکو نہیں ہوں' ڈاکہ نہیں ڈالوں گا۔ اللہ میری اور آپ کی اولاد کو صالح فرمائے۔ (آمین)

(**نوٹ**) (جلسے کے آخر میں بارش شروع ہو جاتی ہے)۔ یا اللہ اتنی برسا جتنی تیری مرضی ہو' اتنی برسا جتنی ضرورت ہو' اتنی برسا جتنی فائدہ دے۔ (آمین) پانی سے زمین آباد کر' اپنے قرآن و حدیث سے ان کا سینہ آباد کر۔ (آمین) اللہ سب کی اولاد کو صالح فرمائے۔ (آمین)

محدث دعائیں دیں گے

خدا کی قسم یہ اللہ کا فضل ہے۔ کوئی مطالعہ نہیں کیا' کوئی کتاب نہیں دیکھی۔ کئی دنوں سے دل میں سوچا کہ آج بچوں پر تقریر کرنی ہے۔ اللہ نے توفیق بھی دے دی۔ کوئی خیال نہیں تھا۔ یہاں پہنچا تو انہوں نے بتایا کہ بچے کے متعلق آپ نے تقریر کرنی ہے۔ یہ اس کا فضل ہے۔ یہ تقریر میرے محدث سنیں گے تو مجھے دعائیں دیں گے۔ (بے شک)

جو میرے بزرگ پڑھاتے ہیں ان کو جا کر بتاؤ کہ دین پوری نے یوں کتاب د

سنت کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ انشاء اللہ وہ دعا دیں گے۔ میری تقریر اللہ کے قرآن سے اٹھی ہے' محمد ﷺ کے فرمان سے اٹھی ہے۔ (سبحان اللہ) اللہ میری ماؤں بہنوں کو صالح فرمائے۔ (آمین) ان کی اولاد کو نیک فرمائے۔ (آمین) آپ کو بھی خدا صالح فرمائے۔ (آمین)

ہماری جماعت مجلس علماء اہلسنت ہے جس کی صدارت کا بوجھ میرے کندھوں پر ہے۔ مفتی محمودؒ نے ہماری سرپرستی کی تھی۔ شیخ القرآن غلام اللہؒ نے وفاداری کی تھی۔ شیخ بنوریؒ کا خط میرے پاس ہے۔ حضرت مولانا عبدالہادی دین پوریؒ نے مجھے شاباش دی۔ کندیاں والے اب بھی میرے سرپرست ہیں۔

ہم صحابہ کے مشن پر کام کر رہے ہیں۔ دعا کرو اللہ تمام علماء کو اتفاق عطا فرمائے۔ (آمین) میں بھی اسی بات کا متمنی ہوں' خدا ہماری جمعیت کو بھی اتفاق عطا فرمائے۔ (آمین) دعا کرتا ہوں خدا اس کو قبول فرمائے۔ (آمین) خدا ہم سب کو مل کر ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں نے ہمیشہ زبان کو سنبھالے رکھا۔ کبھی گالی نہیں دی۔ اب بھی نہیں دوں گا۔ میں نے مولانا مدنیؒ کا چہرہ دیکھا' حضرت رائے پوریؒ کو دیکھا' مولانا احمد علی لاہوریؒ کو دیکھا' مولانا حماد اللہ ہالیجویؒ کو دیکھا' میں نے ایسے اولیاء اللہ کو دیکھا جن کو سو دفعہ حضور ﷺ کی زیارت ہوئی' ان کے ساتھ کھانا بھی کھایا۔ مجھے اچھے لوگوں سے واسطہ پڑا ہے' اچھے استاد ملے ہیں۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ کے ساتھ میں نے دو مہینے روزہ افطار کیا ہے۔ اچھے لوگ دیکھے ہیں۔ دعا کرو اللہ مجھے اخلاص عطا کرے۔ (آمین) تمام کی اولاد کو صالح کرے۔ (آمین) جن کی اولاد نہیں ان کی گود کو ہرا بھرا کر دے۔ (آمین)

ہماری دعاؤں کو منظور فرمائے۔ (آمین) جو ہمارے بزرگ بیمار ہیں ان کو شفا دے۔ (آمین)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی طرف سے دس باتوں کی وصیّت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس باتوں کی وصیّت فرمائی۔

(۱) اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنا اگرچہ تو قتل کر دیا جائے اور تجھے جلا دیا جائے۔

(۲) اور اپنے ماں باپ کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا اگرچہ تجھے حکم دیں کہ اپنے گھر والوں کو اور مال و دولت کو چھوڑ کر نکل جا۔

(۳) فرض نماز ہرگز قصدًا نہ چھوڑ کیونکہ جس نے قصدًا فرض نماز چھوڑ دی اس سے اللہ کا ذمّہ بری ہو گیا۔

(۴) شراب ہرگز مت پی، کیونکہ وہ ہر بے حیائی کی جڑ ہے۔

(۵) گناہ سے بچ کیونکہ گناہ کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی نازل ہو جاتی ہے۔

(۶) میدانِ جہاد سے مت بھاگ اگرچہ (دوسرے) لوگ (تیرے ساتھی) ہلاک ہو جائیں۔

(۷) جب لوگوں میں (وبائی) موت پھیل جائے اور تو وہاں موجود ہو تو وہاں جم کر رہنا۔ (اس جگہ کو چھوڑ کر مت جانا۔)

(۸) اور جن کا خرچہ تجھ پر لازم ہے (بیوی بچے وغیرہ) اُن پر اپنا اچھا مال خرچ کرنا۔

(۹) اور اُن کو ادب سکھلانے کے پیشِ نظر اُن سے اپنی لاٹھی ہٹا کر مت رکھنا۔

(۱۰) اور اُن کو اللہ (کے احکام و قوانین) کے بارے میں ڈراتے رہنا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص۱۸ از مسند احمد)

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی

ولادت باسعادت

الحمد للہ! الحمد للہ!! الحمد للہ الذ ی نور قلوبنا بنور الاحادیث و الآیات۔ و نجانا من سوء الضلالۃ و المحدثات۔ و نجانا من الشرور الدنیا و الآفات' وبلغنا اقصی الغایات من جمیع الخیرات۔ باتباع سنۃ افضل الرسل افضل الکائنات' سید الانس و الجنات' محبوب رب الارض و السمٰوٰت' الذی اسمہ مکتوب فی الانجیل و التوراۃ' ناسخ الملل و الادیان' قاطع المشرکین بالسیف و السنان' ارسلہ اللّٰہ الی الناس بشیرا و نذیرا' و داعیاً الی اللّٰہ باذنہٖ و سراجا منیرا' صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وازواجہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیرًا۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما بعثت رحمۃ مھداۃ

و عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ' قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دعوۃ ابراہیم و بشارۃ عیسٰی و رؤیا امی انما ولدت مطھرا انما ولدت مختونا۔

و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا سید الاولین و الآخرین و انا خاتم الانبیاء لا نبی بعدی و انتم آخر الامم لا امۃ بعدکم۔

و قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انا سیّد ولد آدم و لا فخر و بیدی لواء الحمد و لا فخر و آدم و من سواہ یومئذ تحت لوائی و لا فخر و انا اول من تنشق الارض بہ و لا فخر و انا اول من یقرع باب الجنۃ و لا فخر و انا اول من یدخل الجنۃ و لا فخر و انا اول شافع و مشفع و لا فخر الفقر فخری۔

و عن عائشۃ الصدیقہؓ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسباب و لا بفحاش و لا بلعان و لا ببذی۔

و عن انس بن مالکؓ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجود الناس ٗ احسن الناس ٗ اشجع الناس۔

و عن انس ابن مالکؓ قال ما شممت مسکا و لا عنبرا الا وریح عرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اطیب منہ و ما مسست د بیا جاولا خـزاً الا و کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الین منہ

و قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المراۃ اذ ا صلت خمسھا و اطاعت بعلھا و صامت شھر ھاو احصنت فرجھا فلتدخل من ا ی ابواب الجنۃ شاء ت اوکما قال و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ترکت فیکم شیئین ترکت فیکم ثقلین باختلاف الروایۃ لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنتی و فی روایۃ کتاب اللہ و عترتی۔

و قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا تشرکوا باللہ و ان قتلتم او حرقتم او صلبتم او کما قال النبیؐ۔

صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم و نحن علیٰ ذٰلک لمن الشاھدین و الشٰکرین و الحمد للہ رب العالمین۔

تو وہ نبی کہ پھونک دی بزم نشاط کافری
رعشہ خوف بن گیا رقص بتان آذری
بھٹکے ہوؤں پہ کی نظر رشک خضر بنا دیا
سلجھا ہوا تھا کس قدر تیرا دماغ رہبری
تیری پیمبری کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے
دشت نگردوں کو دیا تونے شکوہ قیصری
حق پہ پہنچ کہ ایک بات کہتا ہوں تیری شان میں

دہر میں تیری ذات پر ختم ہوئی پیغمبری
اسد فیوض در مصطفیٰ کا کیا کہنا
بشر کو جو سعادت ملی یہیں سے ملی
غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمدؐ است
نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہوگا میسر
شریک خدا اور جوابِ محمدؐ

یارب صل وسلم دائماً ابداً علی نبیک علی رسولک علی حبیبک خیر الخلق کلھم ھو الحبیب الذی ترجیٰ شفاعتہ لکل ھول من الاھوال مقتحم

درود شریف محبت سے پڑھ لیں۔

اکابرین امت' حاضرین خلقت' مجلس بابرکت' ربیع الاول کے علاوہ بھی مسلسل پورے ملک کا دورہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ دس دن تو بہت عظیم سفر کے ہیں۔

پشاور سے لے کر کراچی تک نبی کی ولادت بیان کر رہا ہوں۔ آپ دعا فرمائیں کہ میں کتاب و سنت کی روشنی میں آپ کے سامنے محبوب دو عالم' فخر دو عالم' شانِ دو عالم' آنِ دو عالم' پیغمبر ہدایت' پیغمبر رحمت کی صحیح سیرت اور ان کے صحیح فرامین پیش کر سکوں۔ خوشی ہوئی کہ آپ لوگ کشاں کشاں رواں دواں دور دور سے مسرور ہو کر حضورؐ کی محبت میں بھرپور ہو کر پہنچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں گام گام میں ہر کام میں' صبح شام میں' حضورؐ کی غلامی' فیض المرامی عطا فرمائے۔ (آمین)

ماہ ربیع الاول

اس مہینے کے نام سے ظاہر ہے ربیع الاول عربی لفظ ہے اور یہ بتا رہا ہے کہ اس مہینے میں کوئی موسم بہار آیا۔ عرش سے لے کر فرش تک چار دانگ عالم میں جب آقائے نامدار آیا' مدینے کا تاجدار آیا' محبوب رب غفار آیا تو موسم بہار آیا۔

ربیع کا معنی بہار' اول کا معنی پہلا۔ چونکہ حضورؐ سے پہلے خزاں ہی خزاں

تھی۔ فطرت کا قاعدہ ہے جب اندھیری رات ہو تو صبح صادق ہوتی ہے۔ جب خزاں ہو تو موسم بہار آتا ہے۔ کفر خزاں تھا' شرک خزاں تھا تو موسم بہار آیا۔ بیواؤں کو بتا دو کہ اب تمہارے سر پہ دوپٹہ رکھنے والا محمدؐ آگیا۔ یتیموں کو کہہ دو کہ تمہارے آنسو پوچھنے والا پیغمبر آ چکا ہے۔ روتے ہوؤں کو کہو کہ تمہیں ہنسانے والا' اجڑے ہوؤں کو بسانے والا' جہنم سے بچانے والا' جنت کے راستے پر چلانے والا' مصطفیٰ آ رہا ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضورؐ پیدائش میں اول اور بعثت میں آخر

انبیاء کی بعثت ہوئی تو حضورؐ فرماتے ہیں **انا اول الناس خلقا و آخرھم بعثا**"

ایک حدیث میں ہے **انا اول الانبیاء** اللہ تعالی نے میری روح کو جو نور کی شکل میں تھی' اس کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور بعثت میں سب سے آخر میں بھیجا۔ پھر فرمایا **اول الانبیاء آدم و آخرہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم** نبوت کی ابتداء آدمؑ سے ہوئی اور کملی والے پر ختم ہوئی۔ آیا سب کے بعد کھڑا سب سے آگے ہے۔ (سبحان اللہ)

معراج کی رات معلوم ہوتا ہے۔ سارے مقتدی نظر آتے ہیں' یہ مقتدا نظر آتا ہے۔ (سبحان اللہ)

اللہ سے خلیل نے آپؐ کو مانگا

اس پیغمبر کی آمد آمد ہے' جس پیغمبر کے لیے خلیل اللہ نے بیت اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر دعا فرمائی۔ دعا کرنے والا خلیل اللہ' آمین کہنے والا ذبیح اللہ' قبول کرنے والا خود اللہ۔ گواہی دینے والا کلام اللہ۔ آنے والے محمد رسول اللہ۔ (سبحان اللہ)

خود حضورؐ فرماتے ہیں **انا دعوۃ ابراہیم** میں خلیل اللہ کی دعا ہوں اور حضور پاکؐ کا نسب نامہ بھی اس خلیل اللہ کی پشت سے ہے۔ خلیل اللہ کی پشت سے حضرت اسماعیل اور حضرت اسحٰق۔ حضرت اسحاقؑ کی پشت سے ستر ہزار انبیاء پیدا

ہوئے اور اسماعیل کی لڑی میں ایک ہی درے بے بہا اور درے یکتا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے۔ (سبحان اللہ)

خلیل اللہ نے دعا فرمائی **ربنا وابعث فیھم رسولا** مولیٰ بیت اللہ بنانا میرا کام۔ بسانا محمدؐ کا کام ہے۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

آپؐ خود فرماتے ہیں **انا دعوۃ ابراہیم** میں خلیل اللہ کی دعا ہوں۔ **و بشارۃ عیسیٰ** عیسیٰؑ نے فرمایا **یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصد قا لما بین یدی من التوراۃ و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد** خوشخبری ہے اس قوم کو قیامت تک میری مبارک باد و تہنیت ہے' اس جماعت کو جس کے حصے میں مصطفیٰ کریم احمدؐ آ رہے ہیں۔ اس بات پر اگر تفصیلی گفتگو کی جائے تو ساری رات گزر جائے۔

آپ احمد بھی اور محمدؐ بھی

حضورؐ کا نام احمد بھی ہے' محمدؐ بھی ہے۔ **انا احمد انا محمد انا الحاسب انا العاقب' انا الماحی**

توراۃ میں آپ کا نام احمد ہے اور قرآن میں چار جگہ آپ کا نام محمدؐ ہے۔ آپ احمد ہیں' سب سے زیادہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔ محمد ہیں' کہ سب سے زیادہ کائنات میں آپ کی تعریف ہوتی ہے۔

آپ عالم ارواح میں احمد تھے۔ اللہ کی تعریف کرتے رہے۔ پیدا ہوئے تو محمدؐ بن گئے۔ نبوت سے پہلے احمد رہے۔ نبوت ملی تو محمد کا درجہ غالب آگیا۔ اب حضور پاک پوری کائنات میں محمد کریمؐ کی صفت رکھتے ہیں۔ قیامت کے دن اٹھیں گے تو احمد بن کر اٹھیں گے۔ امت کو بخشائیں گے تو محمدؐ بن کر۔ میں اشارۃً بہت کچھ کہہ گیا۔

آپؐ کا جھنڈا لواء الحمد ہے

میرے نبی کو جو جھنڈا ملا' اس کا نام لواء الحمد ہے۔ میرے پیغمبر کی امت کا

لقب حمادون ہے۔ جنت میں جو گھر ملے گا' اس کا نام بیت الحمد ہے۔ پیغمبر کو جو مقام ملا' اس کا نام محمود ہے۔ نبی کو جو قرآن ملا' اس کی ابتداء الحمد سے ہے۔ (سبحان اللہ)

یہ نام حضورؐ کا عبدالمطلب نے رکھا' جو نبی کے دادا ہیں۔ عبدالمطلب کہتے ہیں میں نے ایک رات خواب دیکھا کہ میری پیٹھ سے ایک زنجیر نکلی اور آسمان تک بڑھتی چلی گئی اور اس کی روشنی چار دانگ پھیل چکی ہے۔ کچھ لوگ اس زنجیر سے چمٹ کر اوپر چڑھ رہے ہیں۔ کچھ کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔ میں نے کسی کو خواب بتایا۔ اس نے کہا آپ کی پشت سے ایک بچہ پیدا ہوگا' جو اس کی جوتی میں آئے گا' وہ بلال کی طرح جوتی سمیت جنت میں پہنچے گا۔ (سبحان اللہ) جو اس کو چھوڑ بیٹھے گا' وہ ابوجہل کی طرح جہنم میں جائے گا۔

حضرت عبداللہ نے بھی اس قسم کا خواب دیکھا۔ اس نبی کریمؐ کی آمد سے پچاس دن قبل وہ اصحاب فیل جو ہاتھی لے کر آئے' یہ بھی حضور پاکؐ کی بحیثیت نبوت ایک کرامت ہے کہ اس نے ہاتھیوں پر چڑھ کر بیت اللہ کو گرانے کا ارادہ کیا۔ آج صرف چونکہ آپ نے یوم ولادت رکھا ہے' آقا کی ولادت باسعادت' باکرامت' با رحمت' بابرکت' باعنایت' بافضیلت' بادرجت پیش کرنے کی کوشش کروں گا اور پیغمبر کی ولادت سے جو برکات کا ظہور ہوا' وہ بیان ہو رہا ہے۔ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح مسرت عطا فرمائے۔ (آمین)

کراچی میں عجیب منظر دیکھ کر آیا ہوں۔ جگہ جگہ بڑی بڑی چادریں' بڑے بڑے قبے بنے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا یہ کیسا میلاد منا رہے ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں صحیح خوشی عطا فرمائے۔ (آمین) صحیح خوشی تب ہوگی' جب ہمارا خاتمہ بالخیر ہوگا اور قیامت کے دن حضورؐ کے سامنے سرخرو ہو کر اٹھیں گے۔

آپؐ بدعتی کو ہٹانے کا حکم دیں گے

اگر صاحب میلاد نے کہہ دیا **سحقا سحقا لمن بد ل بعد ی** میرے بعد جنہوں نے عقیدہ' عمل' حالات بدل دیئے' ان کو دھکے دے کر ہٹا دو۔ میں ان کو چہرہ

دکھانا نہیں چاہتا۔ پھر سمجھو ہم برباد ہوگئے۔ پیغمبر نے اگر دھکا دے دیا تو خدا کہے گا، محبوب جو تیرے نہیں، وہ میرے بھی نہیں۔

اس دن معلوم ہوسی اے مغرور دلیری
جس دن آکھیا پاک محمد ایہ نہیں امت میری

توجہ سے سنئے تاریخی واقعات ہیں۔ حضور انورؐ کی آمد کی ضرورت تھی۔ تورات ہو، انجیل ہو، زبور ہو، وید ہو، پاینڈ ہو، گرنتھ ہو۔

سب میں حضورؐ کی تعریف موجود ہے۔ **یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل**

ایک آدمی کو ہدایت کا ملنا اونٹوں کی قطار ملنے سے بہتر ہے

ایک دفعہ حضور پاکؐ گزر رہے تھے تو ایک بچہ فوت ہو رہا تھا۔ یہودیوں کا بچہ تھا۔ پیغمبر نے کہا دیوانوں، پروانوں، مستانوں، تابعدارو، جانثارو، وفادارو، میرے یارو! آؤ ذرا کوشش کریں۔ یہ لوگ رو رہے ہیں۔ کچھ ہو رہا ہے۔ آؤ چلیں۔ شاید میری اس تبلیغ سے یہ بچہ جہنم سے بچ جائے۔ حضورؐ فرماتے ہیں **لیھد ی اللہ بکم رجلا واحد ا خیر من حمر النعم** ایک آدمی کو ہدایت کا راستہ مل جائے، میرے لیے اس سے اچھا ہے کہ اونٹوں کی قطار مل جائے۔

آپؐ فرماتے ہیں کہ میری مثال ایسے ہے کہ جیسے آگ جل رہی ہو۔ لوگ اس میں دوڑتے جا رہے ہوں۔ میں ان کو کپڑوں سے پکڑ پکڑ کر پیچھے ہٹا کر جنت کا راستہ دکھا رہا ہوں۔

آپؐ اس بچے کے پاس چلے جاتے ہیں۔ اس کا باپ تورات پڑھ رہا ہے۔ آپؐ پوچھتے ہیں **ھل و جلت صفتی و نعتی و مخرجی و اسمی و ذکری** مشکوٰۃ پڑھ رہا ہوں۔ فرمایا او تورات پڑھنے والے، میری تعریف، میرا ذکر، میرا بیان، میری صفت، میرے اوصاف، میری نشانیاں تورات میں ہیں؟

منافق جھوٹے ہوتے ہیں۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ **اذا حدث کذب واذا وعدا خلف واذ ا ؤتمن خان** اس امت کا وہ آدمی منافق ہے جو ہر

بات میں جھوٹ کہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صداقت عطا فرمائے۔ (آمین)

آج کل اخباروں میں' بیانوں میں ہر طرف جھوٹ ہے۔ سخت الفاظ ہیں۔ **الا لعنۃ اللہ علی الکذٰبین** جھوٹے پر لعنت۔ اللہ ہمیں جھوٹ سے بچائے۔ (آمین)

آپؐ نے اس یہودی سے کہا **ھل وجدت صفتی و نعتی و مخرجی و اسمی و ذکری** میرا نام تورات میں ہے۔ اس نے کہا "لا" نہیں ہے۔

بچے کی گواہی

وہ بچہ جو بالکل جاں بلب سکرات' عجیب حالات۔ اس نے ایک عجیب کہی بات۔ اس نے آنکھ کھول کر بول کر کہا **کذب ابی** اچھا اچھا آپ محمدؐ پاک ہیں۔ میرا ابا جھوٹ کہہ رہا ہے۔ چہرہ دیکھا اور زبان سے گواہی دی۔ کہنے لگا میرا ابا جھوٹ کہتا ہے۔ تورات کے ہر صفحہ پر آپ کی تعریف موجود ہے۔ میں اعلان کرتا ہوں ابا جھوٹا ہے' بیٹا سچا ہے۔ آپؐ کی تورات میں تعریف ہے۔ آپ نے فرمایا بیٹا جانتے ہو' مانتے نہیں؟ جانتے ہو کہ میں وہی ہوں۔ پھر مانتے نہیں؟ اس نے کہا اگر میں کلمہ پڑھ لوں۔ فرمایا جنت کی ضمانت میں دیتا ہوں۔ (سبحان اللہ)

ایک اور جگہ حضورؐ نے فرمایا **من یضمن لی ما بین لحیتیہ و ما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ** فرمایا امتیوں کو یہ اعلان سنا دو کہ دو چیزوں کی ضمانت تم دے دو۔ زبان سے بکواس لعنت' ملامت' بہتان' گالی گلوچ' سب و شتم' بکواس نہ کرو اور اپنی شہوت پر کنٹرول کرو۔ جنت کی ضمانت میں محمدؐ دیتا ہوں۔

عزیزان محترم اس بچے نے آقا کا چہرہ دیکھا۔ پیغمبر کی نگاہ پڑی۔ خود بخود ہدایت آ گئی۔ اس نے کلمہ پڑھا تو آپؐ کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکنے لگا۔ آپ نے اس یہودی سے فرمایا تم چلے جاؤ۔ اب اس کا وارث تو نہیں' اس کا وارث میں محمد ہوں اور تجھے ماننا پڑا کہ تیری تورات میں میرا تذکرہ موجود ہے۔ آپ سیدھے بی بی صدیقہؓ کے گھر آئے۔ میری صدیقہؓ' میری رفیقہ' **لبیک** فرمایا پانی گرم کرو' اگر کفن کا کپڑا نہ ہو تو میری چادر بھیج دو۔ یہ اب یہودی کا بچہ نہیں۔ یہ اب محمد رسول اللہ کا بچہ ہے۔ دس سال کا بچہ تھا۔

میں کہنا یہ چاہتا تھا کہ حضور پاکؐ کا تذکرہ تورات میں، انجیل میں، وید میں موجود ہے۔

سکھوں کی گرنتھ میں ہے:

عرب کا باشی احد کا پیارا
زبان پہ تھا امتی امتی کا نعرہ
کمر میں پٹکا جو میم کا تھا
وہ نام احمدؐ بتا رہا تھا
جو رین سپنے میں ایک بالم
سکھیر مورے نظر پڑا تھا
عجب سی تھی من موہنی صورت
نرالی سج دھج دکھا رہا تھا

انجیل میں ہے "زدودی دا یروشلم و زا محمد دید" یروشلم کی بیٹیو محمدؐ کے قدموں میں ہدایت ہے۔ سب کہو (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

بتانا یہ ہے کہ آقا کی آمد سے پہلے عجیب واقعہ رونما ہوا۔ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر صداقت کی دلیل ہے۔

ابرہہ اور اس کے لشکر کی تباہی

اصحاب فیل کا برباد ہونا اور اونٹوں کا آزاد ہونا یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی برکت ہے۔

انسان عجیب مخلوق ہے۔ یہ پانی کا قطرہ اور خدا سے ٹکر۔ ابرہہ کہنے لگا میں کعبے کو گراؤں گا۔ تین سو اونٹنیاں اس نے عبدالمطلب صاحب کی پکڑ لیں۔ عبدالمطلب کہتے ہیں کہ جب میں ابرہہ کے پاس گیا تو ابرہہ کھڑا ہوگیا۔ توجہ کرنا ایک علمی بات ہے اور اپنی مسند چھوڑ کر عبدالمطلب کو بٹھایا۔ کہتے ہیں کہ عبدالمطلب کی پیشانی میں ایسی لائٹ تھی کہ اس کی (ابرہہ) آنکھیں چندھیا گئیں، اور اپنا تخت چھوڑ کر نیچے آ بیٹھا۔ یہ نظر عبدالمطلب کی نہیں تھی۔ یہ پوتے محمدؐ کی نظر تھی۔ خدا جانتا

چاہتا تھا کہ یہ معمولی آدمی نہیں، یہ محمدؐ کا دادا ہے۔

حضرت عبداللہ کے چہرے کی چمک حضورؐ کی وجہ سے تھی

میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ حضرت عبداللہ نے جب تک بی بی آمنہ سے نکاح نہیں کیا تھا، کم از کم تین سو عورتیں عاشق تھیں۔ جہاں سے گزرا کرتے تو عورتیں روتی تھیں۔ جب حضرت عبداللہ کا بی بی آمنہ سے نکاح ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی آمنہ کی طرف منتقل ہوگئے تو عورتیں کہتی تھیں؛ اب عبداللہ وہ نہیں رہا۔ معلوم ہوتا ہے یہ عبداللہ کا حسن نہیں تھا، یہ رسول اللہ کا حسن تھا، جو باپ میں ظاہر تھا۔ بہرحال نبی نبی ہوتا ہے۔ آج میں آپ کو بتاؤں گا۔ کچھ لوگ نبی کو پتہ نہیں کیا بنا رہے ہیں۔ کوئی میم کے چکر میں ہے، کوئی لباس دوسرا پہنا رہے ہیں۔ کوئی کیا کر رہے ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں نبوت کی پہچان عطا فرمائے۔

اونٹ میرے ہیں بیت اللہ! اللہ کا گھر ہے

توجہ کیجئے۔ عزیزان من، برادران من، محبان وطن، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے یہ واقعات رونما ہوئے:

عبدالمطلب جب ابرہہ کے پاس گئے تو کہنے لگے میری اونٹنیاں واپس کرو۔ اس نے کہا میں بیت اللہ پر حملہ کرنے والا ہوں۔ تجھے اونٹنیوں کی فکر ہے؟ حضرت عبدالمطلب نے کہا کہ اونٹنیوں کا مجازی مالک میں ہوں۔ میں مہمانوں کو دودھ پلاتا ہوں۔ مجھے ضرورت ہے۔ باقی بیت اللہ میرا گھر نہیں۔ گھر جانے اور گھر والا جانے۔ ساری کائنات کا محافظ کون ہے؟ (اللہ)

میرا اسلام کہتا ہے کہ چار چیزوں کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا ہے۔ بیت اللہ، رسول اللہ، کلام اللہ، صلوٰۃ اللہ، محافظ خود اللہ (سبحان اللہ) ان کا محافظ خصوصی طور پر اللہ ہے۔

جب میں مکہ شریف تھا تو کچھ پرندے بیت اللہ پر آئے۔ مغرب کے وقت چوں چوں کرتے ہوئے چکر لگانے لگے۔ روض الانف کتاب میں لایا ہوں۔ سیرت کی

سب سے پہلی کتاب ہے اور ایک عالم بیٹھے تھے حرم میں۔ مجھے کہنے لگے **یا اخی**
هل تعلم هذه الطيور لم تدور؟ یہ کیوں پھر رہے ہیں۔ میں نے کہا پتہ نہیں۔
اس نے روض الانف کھول کر بتایا کہ اس ابرہہ کو ان پرندوں نے ہلاک کیا تھا۔ آج
تک اسی نسل سے ابابیل موجود ہیں۔ روزانہ صبح شام بیت اللہ کا چکر لگاتے ہیں۔ آج
بھی کوئی بیت اللہ پر حملہ کرے تو خدا کا لشکر موجود ہے۔ (سبحان اللہ)

آپ حج پر جائیں تو ضرور دیکھنا۔ مغرب کو بھی آئیں گے اور صبح کو بھی آئیں
گے۔ وہ ایک چکر لگا کر پھر چلے جاتے ہیں۔ بتا دیتے ہیں کہ خیال کرنا ابھی محافظ موجود
ہیں۔ (سبحان اللہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محافظ بھی اللہ

بیت اللہ کا محافظ بھی اللہ' رسول اللہ کا محافظ بھی اللہ ہے۔ ننگی تلوار سر پر
لے کر کافر کھڑا ہے۔ پوچھتا ہے **من یعصمک منی یا محمد** محمد بتاؤ کون بچائے گا؟
ہم ہوتے تو کہتے پیران پیر بچائے گا۔ کوئی کہتا حضرت علی بچائے گا۔ کوئی کہتا لوہا
بچائے گا۔ یہ تو نبی تھے۔ ولیوں کے امام تھے۔ آپؐ نے اس تلوار کے نیچے اپنا عقیدہ
ظاہر کیا کہ اللہ! کیا فرمایا؟ (اللہ) وہ نبی آیا ہے جو ہمارے عقیدے کو صحیح کرے گا۔ جو
لات و عزیٰ کو پکارنے والے تھے اب اللہ اکبر کہیں گے۔ اب نقشہ بدل رہا ہے۔
در در پہ جھکنے والے اب ایک در پہ جھکیں گے۔ راہزن رہبر نظر آئیں گے۔ ظالم
عادل نظر آئیں گے۔ رذیل' شریف ہو جائیں گے۔ عرب کے بدو رضی اللہ بن جائیں
گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروقؓ اپنے گریبان کو پکڑ کر کہتے "عمر یاد ہے تو اونٹ چراتا تھا۔
یاد ہے باپ تجھے رسوں سے مارتا تھا۔ عمر یاد ہے تو اونٹوں کو تیل ملتا تھا۔ درخت کے
نیچے پتھر تیرا تکیہ ہوتا تھا۔ لمبا کرتہ پہنا ہوا ہوتا تھا۔ تو پھرتا تھا۔ عمر آج تجھے دنیا امیر

ہے۔ تیرے درے سے قیصر و کسریٰ کانپتا ہے۔ عمر یہ تیرا کمال نہیں' نگاہ نبوت کا کمال ہے ۔ (سبحان اللہ) یہ سب حضورؐ کی برکت ہے۔

تاجر آیا تو صدیق بن گیا۔ ایک اونٹوں کا چرانے والا آیا تو فاروق بن گیا۔ دولت مند آیا تو ذوالنورین بن گیا۔ میرے محترم حضرات ایک گلیوں میں کھیلنے والا ساڑھے آٹھ سال کا بچہ آیا تو حیدر کرار بن گیا۔ (سبحان اللہ)

حضورؐ کی ولادت برحق ہے۔ میں تو ان دوستوں پر حیران ہوں' جو اشتہار شائع فرماتے ہیں میلاد النبی اور تقریر فرماتے ہیں کہ نبی ابھی پیدا نہیں ہوا۔ ان کو تو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ سادے لوگ ہیں۔

آدم بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ماں باپ ہیں

یہ آدمؑ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا ہے۔ بی بی حوا ہیں جو بغیر عورت کے مرد کے پہلو سے پیدا ہوئیں۔ حضرت عیسیٰ ہیں جو بغیر والد کے پیدا ہوئے۔ میرے نبی کا ابا بھی ہے' اماں بھی ہے۔ عقیدہ صحیح رکھو۔ کیا بلا ہے۔ لاہور کئی قسم کا شور' جھگڑا عام طور۔ اللہ تعالیٰ میرے لاہور کو صحیح فرمائے (آمین)

یہ حدیث کہاں چھپاؤ گے **انما ولد ت مطهرا** یہ قرآن کی آیت کا ترجمہ کیا کرو گے میرے لاہوری بھائیو! **اقرأ باسم ربک الذی خلق** اے کملی والے اسی کے نام سے قرآن پڑھ' جس نے تجھ کو محمد کی صورت میں پیدا کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اشرف المخلوقات ہیں۔

حضرت حسانؓ جو نبی کے صحابی ہیں' حضورؐ فرش پر بیٹھے ہیں۔ حضرت حسانؓ منبر پر بیٹھے ہیں۔ علمی بات کر رہا ہوں' مجھے گالیاں نہیں آتیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے حسانؓ کہتے ہیں:

و احسن منک لم ترقط عین و اجمل منک لم تلد النساء

"تجھ جیسا خوبصورت قیامت تک کوئی ماں بچہ جنم نہیں دے سکتی"۔

حضورؐ فرماتے ہیں **انما ولدت مطهرا** میں پیدا ہوا تو پاک پیدا ہوا۔ مجھ پر

کوئی آلائش نہیں تھی۔ دائی کو نہلانے کی ضرورت نہیں تھی۔ خدا نے خود جسے پاک بنا کر پیدا کیا۔ بی بی آمنہ فرماتی ہیں جب حضورؐ میرے بطن میں تھے' خدا کی قسم مواہب اللدنیا' زرقانی اور تمام کتابوں میں ہے کہ رات کو آواز آتی تھی **بشری لک یا امنہ فانک حملت بسید الاولین والآخرین فاذا ولدت سمیہ محمدا** میں ان کو کیا کہوں جو رسالے پڑھتے ہیں' جو سارا دن سینما دیکھتے ہیں۔ بی بی کہتی ہیں آواز آتی تھی آمنہ تجھے مبارک ہو۔ تیرے پیٹ مبارک میں وہ بچہ ہے جو ساری کائنات کا سردار ہے۔ **واذا ولدت** جب تجھے یہ بچہ پیدا ہو تو اپنی طرف سے نام نہ رکھنا۔ اس کا نام محمد رکھنا۔

حلیمہؓ کی پہچان بھی حضورؐ کی وجہ سے ہے

اس اماں کا بھی کیا مقام ہے۔ میں کہتا ہوں پیغمبر تیری وجہ سے بی بی حلیمہؓ کی بکریوں کا دودھ' بی بی حلیمہؓ کی بیٹی' بی بی حلیمہؓ کے خاوند' بی بی حلیمہؓ کے خاندان' بی بی حلیمہؓ کی بستی کا نام بھی امت کو یاد ہے۔ تین سو دائیاں آئیں' کسی کا پتہ نہیں مگر بی بی حلیمہؓ کا پتہ ہے۔ ہمیں اس کی قبر کا پتہ ہے۔

جب میں حضرت عثمانؓ کے مزار پر کھڑا تھا تو ایک مصری آیا اور کہا "السلام علیکم"۔ "وعلیکم السلام۔ ما اسمک؟" "عبدالشکور۔ من این؟" "من الباکستان من العجم ماشاء اللہ۔ ھل زرت من قبل؟ لا انی جئت اول مرۃ۔ یا شیخ ھل تعرف قبر علی حشیش فی ناحیہ۔ وہ قبر جس پر گھاس اگا ہوا ہے جانتے ہو کس کی ہے؟" میں نے کہا "واللہ انی جئت اول مرۃ علیکم ان تبین ما اعلم ما ادری" کہنے لگا "تعال تعال یا رفیق می مرضعۃ رسول اللہ" یہ وہی عورت ہے جس نے محمدؐ کو گود میں دودھ پلایا تھا۔ جاؤ مدینے سے تمہیں ایسی چیزیں ملیں گی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں مدینے سے محبت عطا فرمائے۔ (آمین) اب تو دنیا مدینے کی بھی باغی بن رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ (آمین)

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد محترم کا نام عبداللہ' خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو صلح حدیبیہ کے موقع پر فرمایا لکھو "من محمد

ابن عبداللہ" حضرت علی کہنے لگے میں کیسے لکھوں۔ آپ تو محمد رسول اللہ ہیں۔
(کسی نے چٹ دی تو مولانا نے فرمایا) چٹیں رکھتے جائیں۔ کیونکہ تقریر کا موضوع بدل جاتا ہے۔ جس کو کچھ پوچھنا ہو' بے شک پوچھ لے۔ ہم ناراض نہیں ہوتے۔ آخر میں انشاء اللہ جواب ہوگا۔ جواب باصواب ہوگا۔ وہی نہیں سمجھے گا' جس کا دماغ خراب ہوگا۔ انشاء اللہ بات سمجھ آجائے گی۔ دعا کرو اللہ حضورؐ کی سچی محبت عطا فرمائے۔

آپ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

سیرت کی تمام کتابوں میں لکھا ہے سید سلیمان منصور پوری ہوں یا مولانا محمد ادریس کاندھلوی۔ تمام سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت نو ربیع الاول کو' آقا کی جدائی ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔ ۱۲ ربیع الاول کو آقا کا وصال ہے۔ اس دن سب خوشیاں منا رہے ہوتے ہیں۔ ولادت کو چھپا دیا گیا ہے۔ سمجھ نہیں آتی اس طرح کیوں کرتے ہیں۔ صحیح تاریخ ۹ ربیع الاول ہے۔ ۹ کو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں پیدا ہوئے۔

آج بھی مکہ مکرمہ میں وہ مقام موجود ہے۔ وہ صفا مروہ کی طرف جو بسوں کا اڈہ ہے' اس جگہ ایک مقام ہے' جس میں لائبریری ہے اور بچے قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ باہر تختی لگی ہوئی ہے۔ (ھذا مولد النبی) آج بھی وہاں لکھا ہے۔ لوگ حج پر جاتے ہیں تو پتہ نہیں کیا کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں تو حضورؐ کی ایک ایک گلی کا پتہ ہے۔

بوڑھی عورت کی خدمت

میں مدینہ میں اس جگہ بھی پہنچا' جہاں چل کر محمد بوڑھی کے پاس جاتے تھے۔ ایک بڑھیا نے کہا کہ میری بینائی کمزور ہوگئی ہے۔ پاؤں میں درد ہے۔ ہر جمعہ کو آکر مجھے زیارت کروا جایا کرو۔ حضورؐ جمعہ پڑھ کر جاتے تھے۔ فرماتے تھے ایک بوڑھی اماں سے وعدہ ہے۔ پورا کرنے جا رہا ہوں۔ حدیث میں آتا ہے کہ وہ چٹائی بچھاتی' پتھر کے پیالہ میں شلغم کے پتے' جس کو تم ساگ کہتے ہو' وہ ابال کر اس میں زیتون کا تیل

ڈال کر دیتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روٹی کے ساتھ کھاتے تو وہ پوچھتی محبوب کیسی دعوت ہے۔ آقا فرماتے بھنی ہوئی بکری میں اتنا مزہ نہیں آتا' جتنا تیرے اخلاص میں مزہ آ رہا ہے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رخصت ہو رہے تھے تو ابوبکر سے کہا کہ جمعہ کے دن جا کر اس اماں سے کہہ دینا کہ انتظار نہ کرے۔ اب محمد نہیں آئے گا۔ وہ واقعہ سناؤں تو آپ تڑپ جائیں گے۔ میں صرف بی بی حلیمہ کے گھر پہنچاتا ہوں۔ بڑی علمی بات ہے۔ پیغمبر کی شان بھی ہو' نبی کا فرمان بھی ہو۔ ہمارا ایمان بھی ہو۔ (آمین)

مومن کی نشانی

حضورؐ نے فرمایا **طلاقة الوجه فی وجه اخی علامة المومن** مومن کو دیکھ کر مسکراہٹ پیدا کرنا' تبسم کرنا' دوسرے بھائی کو دیکھ کر خوش ہونا یہ بھی مومن کی نشانی ہے۔ ہم تو ایک دوسرے کو ایسے دیکھتے ہیں' جیسے تیسرے دن کی روٹی پڑی ہو۔ گھور گھور کر۔ میں تو یوں کہوں گا جس طرح کانی بھینس قصائی کو دیکھتی ہے۔ محاورہ ہے حشر تو یہی ہے۔ ہمیں اس لباس میں دیکھ کر وہ پریشان ہوتے ہیں کہ یہ ابھی پھر رہے ہیں۔ (دشمنان اسلام)

برادران اسلام! توجہ کیجئے۔ میں کھل کر آپ کے سامنے آ رہا ہوں۔ حضور انور دو جہاں کے پیغمبر' محبوب رب انور' شافع محشر' ساقی کوثر' کائنات میں برتر' محبوب رب اکبر' انبیاء کے افسر (سمجھے مولوی انور) اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت بخشے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ آتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

میرا چیلنج ہے کہ آؤ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سنو اور سناؤ۔ دعا کرو کہ اللہ ہمیں آقا کی سیرت اور آقا کی صورت سے محبت عطا فرمائے۔ دعوے دار تو بہت ہیں' بڑے بڑے جھنڈے لگا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری صورت میں' ہماری ایک ایک ادا میں نبی پاک کی غلامی' تابعداری نصیب فرمائے۔ (آمین)

عزیزو! اس مہینے میں وہ ہستی آئی' جس کے آنے کے لیے خدا نے زمین کو

فرش بنایا۔ آسمان کو شامیانہ بنایا۔ ان چاند ستاروں کو محمد کی آمد کے لیے قمقمے بنایا۔ یہ تمام انتظام ان کے لیے ہے **لولاک لما خلقت الافلاک** آپ نہ آتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔

میں علماء کے سامنے تقریر کر رہا ہوں۔ تمام انبیاء کو نبوت بالواسطہ ملی ہے۔ حضورؐ کے واسطہ سے۔ محبوب کو نبوت بلا واسطہ ملی ہے۔

میں یوں کہوں گا کہ ہر نبی نبی ہے۔ میرا نبی نبی الانبیاء ہے۔ آپ کیا سمجھیں گے میں کیا کہہ گیا ہوں۔ نبیوں کا نبی ہے۔

عیسیٰ امتی بن کر آئیں گے

حضرت عیسیٰ آئیں گے تو اپنا کلمہ' اپنی شریعت' انجیل چھوڑ کر مصطفیٰ کا کلمہ پڑھیں گے اور دین محمد کا تسلیم کریں گے بلکہ حضرت مہدی کے پیچھے نبی مقتدی بن کر آئے گا۔ (حضرت عیسیٰ)

حضرت موسیٰ کی خواہش

حضورؐ فرماتے ہیں موسیٰ نے جب میری شان تورات میں دیکھی تو سر بسجود ہو کر کہتا ہے نبوت کیوں دی۔ مجھے محمدؐ کا امتی بنا دیتا۔

چوں بشانش نگاہ موسیٰ کرشدن از امتش تمنا کرد

حضور فرماتے ہیں **لو کان موسیٰ حیا ماوسعہ الا اتباعی** آج اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو اپنی نبوت چھوڑ کر میرا تابعدار بن جاتے۔

نبی تو ہمیں ملا ہے۔ بھلا سوچیں آپ اس نبی کے ہوتے ہوئے لوگ نیا نبی بنا بیٹھے۔ نہ شکل' نہ عقل' نہ نسل' نہ رنگ' نہ ڈھنگ۔ ساری دنیا تنگ۔ اللہ معاف کرے۔ (آمین)

لوگ کہتے ہیں (مرزائی) میں کہتا ہوں (مرض آئی) دعا کرو اللہ اس مرض سے بچائے۔ (آمین)

قوم بھی عجیب ہے۔ دنیا میں کھوٹے خدا بھی آئے' کھوٹے نبی بھی آئے۔

کھوٹے ولی بھی آئے۔ جس کو ما بدولیا ہو' نبی بن جاتا ہے۔ پاکستان میں جو کپڑے اتار دے' ولی بن جاتا ہے۔ دعا کرو خدا انہیں ہدایت دے۔ (آمین)

حضورؐ یتیم پیدا ہوئے

حضور انور سب کہہ دو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ ابھی آپ ماں کے بطن میں تھے' اللہ نے ابا رخصت کر دیا۔ بتا دیا کہ میں یتیم کے سر پر نبوت کا تاج رکھ رہا ہوں۔ خدا نے بتایا کہ جہاں میری امداد ہو' وہاں میں لاوارث کو وارث کر دیتا ہوں۔

میرے نبی کے الفاظ سنو اور تڑپ جاؤ۔ آپ فرماتے ہیں **انا وارث من لا وارث له** آپ فرماتے ہیں **من ترک دینا فعلی و من ترک مالا فلورثته** جو وراثت چھوڑ کر مرے' وارثوں میں تقسیم کرو۔ جو لاوارث ہو' اس کو محمد کے حوالے کرو۔ (سبحان اللہ)

پیغمبر تیری جوتی پر قربان۔ محمد تیرے روضے پر رحمت کی بارش ہو۔ (آمین) سارے کہو (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

ابھی آپ اماں کے بطن میں تھے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں' شان بخشیں۔ اللہ فرماتے ہیں **الم یجدک یتیما فاوٰی** مجھے یاد ہے آپ یتیم تھے۔ میں نے آپ کا شان بلند کر دیا۔ اماں کے بطن میں تھے۔ ابا روانہ۔ دو سال کے تھے اماں روانہ۔ آپ آٹھ سال کے تھے تو دادا روانہ ہو گیا۔ اللہ فرماتے ہیں میرے محبوب میں نے تیرے سارے ظاہری سہارے توڑ دیے اور تیرا سہارا خود بن گیا ہوں۔ تیرے ظاہری سائے ختم کر دیے۔ ساری دنیا پر سایہ تیرا رکھ دیا۔

لوگ تو کہتے ہیں کہ سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں کہ جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

جس کو دنیا لاوارث کہتی ہے' اس کو ساری امت کا وارث بنا دیا۔ جس کو امی کہتے ہیں' پوری کائنات کا استاد بنا دیا۔ خود امی اور کائنات کے استاد۔

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا   جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا

وہ راز کملی والے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں

یہی نہیں بلکہ عرب کے بدو جو لکھ نہیں سکتے تھے آج تک کے مدینے کے وہی لوگ ہمارے معلم ہیں۔ آج بھی حج کے لیے یوسف بنوری جائیں، مفتی محمود جائیں، علامہ شمس الحق افغانی جائیں (یہ حضرات اس وقت حیات تھے۔ اللہ ان سب پر رحمتیں نازل فرمائے، مرتب) ان کو بھی معلم مکہ کا رکھنا پڑے گا۔ علم محمد کے شہر میں ہے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت ہے۔ یہ آقا کی مہربانی ہے کہ ہم آج پہچانے جاتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے عرب کا حال

عزیزو! آپؐ کی آمد سے پہلے عرب کا عجیب حال تھا۔ تھوڑا سا بتا دوں۔ اسی کعبے میں تین سو ساٹھ بت تھے، جن کو خدا کہتے تھے۔

چیچا وطنی میں ایک آدمی تھا۔ کہتا تھا میں خدا ہوں (نعوذ باللہ) رات کو طلبہ نے گلہ گھونٹ کر اس خدا کو ختم کر دیا۔

کچھ لوگ حلوہ بنا کر بیٹھے تھے۔ مجھے ان کی جگہ کا بھی پتا ہے۔ حلوے سے حضرت علی کا پتلہ بنایا اور کہنے لگے کربلا میں حضرت حسینؓ کو پانی نہ ملا۔ تو علی ہے۔ کہاں تھا؟ پھر اس حلوہ کو کھا گئے۔ پھر نبی کا پتلہ بنایا۔ کہنے لگے تونے اپنے نواسے کا خیال نہیں کیا۔ پھر خدا کا بنایا تو ایک شخص کہتا ہے کہ میں دوڑا۔ میں نے کہا اگر خدا گیا تو پھر کیا بنے گا۔ دوڑا تو لوگ اس کے پیچھے دوڑے۔ بھاگ گیا۔ لوگوں نے کہا اچھا ہوا بچ گیا۔ کہنے لگے خدا نے بچایا۔ کہنے لگا خدا نے نہیں، خدا کو میں نے بچایا۔ یہ ایک خدا ہے، ایسا خدا نہیں ہوا کرتا۔

اب بھی لوگ غلط عقیدے رکھنے والے ہیں۔ کوئی کہتا ہے خدا گلیوں میں رو رہا ہے۔ کوئی کہتا ہے خدا عاشق ہے، کوئی کہتا ہے قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں گے چھوڑ دے۔ خدا ڈر کے مارے بھاگ جائے گا (نعوذ باللہ) دعا کرو خدا ہمیں اپنی پہچان عطا فرمائے۔ (آمین)

خدا کون ہے

میرے عزیزو! میرے بزرگو! میرا پیغمبر دلبر فرماتے ہیں **من عرف نفسہ فقد عرف ربہ** میرا رب کہتا ہے **و فی انفسکم افلا تبصرون** میری پہچان رکھنے والو تم اپنے آپ کو پہچانو۔ تم پانی کے پلید قطرے ہو۔ میں پاک ہوں۔ تم لا شئی ہو' میں شئی ہوں۔ تم عاجز ہو' میں غنی ہوں۔ تم منگتے ہو' میں داتا۔ تم انسان ہو' میں رحمان ہوں۔ تم کچھ نہیں' میں سب کچھ ہوں۔ فرمایا تم مخلوق ہو' میں خالق ہوں۔ تم فانی ہو' میں باقی ہوں۔ تم نہیں تھے' میں تھا۔ تم نہیں رہو گے' میں رہوں گا۔ اپنے آپ کو پہچانو۔ تونے اپنے آپ کو نہیں پہچانا کہ تو کون ہے۔ میں تجھے آنکھیں نہ دوں تو' تو اندھا ہے۔ کان نہ دوں' تو بہرا ہے۔ دماغ نہ دوں' تو پاگل ہے۔ طاقت نہ دوں' تو عاجز ہے۔ بیوی نہ ہو' تو پریشان ہے۔ بچے نہ دوں' تو لاولد ہے۔ اگر صحت نہ دوں' تو بیمار رہے۔ اگر روٹی نہ دوں' تو بھوکا ہے۔ اگر پانی نہ دوں' تو پیاسا ہے۔ تو' تو ہر چیز کا محتاج ہے۔ صحت نہ ہو' تو بیمار ہے۔ یہ سانس نہ ہو' تو موت ہے۔ تو ایک ایک چیز کا ہر وقت محتاج ہے۔ خدا وہ ہے' جو کسی کا محتاج نہیں۔ (سبحان اللہ) تم نے خدا کو سمجھا ہی نہیں۔

خدا وہ ہے جو مصطفیٰ کا خالق ہے۔ خدا وہ ہے جس کے سامنے مصطفیٰ فرما رہے ہیں **ما عبدناک حق عبادتک**، آنکھوں پر ورم ہے۔ پیروں پر ورم ہے مگر تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکا۔ خدا کی قسم یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ ہیں۔ جو نبی پر جھوٹ کہتا ہے' وہ جہنمی ہے۔ **من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار** جو میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے' اس کو کہو جہنم میں سیٹ بک کروا کر آئے۔ اللہ ہمیں سٹیج پر حق کہنے کی توفیق بخشے۔ آج تو سٹیج تم نے گویوں کو دے دیا۔ مراثیوں کو دے دیا ہے۔ جو بھی جی چاہے' کہتا ہے۔ قوم بس سبحان اللہ مرحبا' مرحبے حیا۔ دعا کرو خدا ہمیں سٹیج کی لاج رکھنے کی توفیق دے۔ (آمین)

حضور کی سیرت سنئے۔ سارے کہہ دو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دکھلاوے کا درود نہ پڑھا کریں۔ جب حضور کا نام نامی اسم گرامی فیض عظامی میری زبان پر آئے تو

بلا جھجک' بلا دھڑک' بلا اٹک' بلاکھٹک مجمع موجود ہو: ، مصطفیٰ پر درود ہو اور ڈاک روانہ ہو جائے۔

فرشتے درود شریف حضور کی خدمت میں لے کر جاتے ہیں

ان للہ ملئکۃ سیاحین فی الارض یبلغون الصلوٰۃ من امتی حیث ما کنتم فرمایا فرشتے مقرر ہیں۔ تم درود پڑھتے ہو۔ ڈاک مدینے پہنچ جاتی ہے۔ اس حدیث پر اعتبار کیوں نہیں کرتے۔ لوگ کہتے ہیں نبی یہاں سن لیتا ہے۔ یہ ان کا دماغ خراب ہے۔ یہ حدیث کہاں جائے گی۔ اللہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یقین عطا فرمائے۔ (آمین)

حضورؐ کی آمد سنئے۔ میں صرف بی بی آمنہؓ کے گھر سے حلیمہؓ کے گھر تک بات کروں گا۔ بڑے غور سے سنیں۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم پرانے رٹے ہوئے مضمون بیان کرتے ہیں۔ یہ میلاد کا موقع ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت بیان ہو رہی ہے۔ میں وہی پیش کر رہا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکات' کیا رحمت کی برسات' جب آئی حضورؐ کی ذات۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

عرب کا عجیب نقشہ تھا۔ اسی کعبہ میں تین سو ساٹھ خدا' پتھر کے خدا' پیتل کے خدا' لوہے کے خدا' پتلے خدا' موٹے خدا' بڑے خدا' چھوٹے خدا' سارے کھوٹے خدا' خدا کی قسم جیب میں خدا۔ ایک صحابی کہتے ہیں میں خدا جیب میں لیے پھرتا تھا۔ میں نے خدا کو کہا آپ آرام کریں۔ یہ بات حدیث میں ہے' بخاری میں۔ میں نے کہا اے میرے رب آپ ذرا پانی' سویوں کا خیال کریں۔ میں پیشاب کر آؤں۔ کہتے ہیں کہ میں واپس آیا تو حضرت غسل کر بیٹھے ہیں اور سویاں بھی کم ہیں۔ میں نے کہا ماشاء اللہ آج تو بڑی مہربانی کی۔ آج تو سویاں بھی کھائیں۔ بس خیال۔ جس طرح آج بھی لوگ خود دفنا کر کہتے ہیں تو ہی سب کچھ کر۔ لوگ عجیب ہیں کہ اپنے ہاتھوں سے اللہ والے کو قبر میں سلاتے ہیں۔ جانتے ہیں کہ اس کے بیٹے یتیم ہو چکے ہیں۔ پھر بھی اس سے سوال کرتے ہیں کہ تو بیٹا دے۔ اپنے اس کے یتیم ہو گئے

ہیں۔ تجھے وہ بیٹا دے گا؟ مجھے سمجھ نہیں آتی اس قوم کو کیا ہو گیا ہے۔

اپنی بیوی بیوہ ہے۔ اس کو کہتے ہیں تو مجھے بیوی دلا۔ جاگ رہے ہو۔ خود جو موت کا شکار ہے' تجھے زندگی کیسے دے گا۔ **ھو یحیی و یمیت** زندگی موت کا مالک کون؟ (اللہ)

تمہاری نگاہ دین پر پڑی ہی نہیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں **زوروا القبور فانھا تذکر الموت** اولیاء کی قبور کو دیکھ کر موت کو یاد کرو۔ کتنا عظیم ہے جو گدیلوں' غالیچوں پر بیٹھتا تھا۔ آج مٹی میں پڑا ہے۔ روزانہ نہانے والا آج قبر میں سو رہا ہے۔ روزانہ کپڑے بدلنے والا کفن پہن کر فقیر بن کر سو رہا ہے۔ کوئی سمجھ آئی ہے؟ (ہاں) دعا کرو خدا مجھے' آپ کو دین کی ہدایت عطا کرے (آمین) زندگی موت کا مالک کون ہے؟ (اللہ)

بی بی صدیقہؓ نے سمجھایا۔ فرمایا **لو کانت الدنیا تدوم لواحد لکان رسول اللہ فیھا مخلدا** اگر دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ ہوتی تو میرا محمد مجھ سے جدا نہ ہوتا۔ دنیا فانی ہے۔ **کل من علیھا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام** قرآن کہتا ہے **کل شئی ھالک الا وجھہ،کل نفس ذائقۃ الموت** قرآن پڑھ رہا ہوں۔ قرآن پر آپ کا کم دھیان ہے۔ اس لیے آپ کو نقصان ہے۔

صبح صادق پر ایک نکتہ

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد تمام محققین' متقدمین' سلف' صالحین لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سوموار کو ہے۔

یہاں ایک نکتہ بیان کروں گا۔ صبح صادق ہے۔ علماء لکھتے ہیں کہ صبح صادق ہے۔ نبی بھی صادق ہے۔ ایک صبح کاذب ہوتی ہے۔ اس کے بعد صبح صادق آتی ہے۔ کاذب آ کر ختم ہو جاتی ہے۔ صادق کے بعد سورج بھی طلوع ہو جاتا ہے۔ اشارہ تھا کہ جیسے صبح صادق کے بعد کوئی صبح نہیں۔ اسی طرح اس نبی کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جس طرح دنیا کا سورج زمین کو روشن کرتا ہے۔ یہ دین کا سورج ساری دنیا کو روشن کرے گا۔ صبح صادق میں آپ کی آمد ہوئی سحور کو۔ سحر برکت کا وقت ہے۔

جس بچے کی پیدائش سحری کو ہو' وہ برکت والا ہے۔

نبی پاک چار بجے صبح' پانچ سو ستر ۵۷۰ء کو پیدا ہوئے۔

توجہ کیجئے میں صرف جستہ جستہ باتیں کروں گا۔ اگر مفصل' مدلل' مکمل' بالتفصیل' بلاتعجیل' باتکمیل' بالدلیل' بات کی جائے تو پھر تو ساری رات گزر جائے۔

میں اس پر بات کروں گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے کیا تھا۔ بعد میں کیا ہوا۔ یہاں موتی دینا چاہتا ہوں۔

آپ' کی آمد سے پہلے مخلوق خالق کو بھلا چکی تھی۔ آپ' کی آمد سے پہلے حلال کی جگہ حرام۔ عمل نہیں تھا۔ مرد و عورت کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ عورتوں کو بغیر کپڑوں کے ننگا کعبے کا طواف کروایا جاتا تھا۔ مرد و عورت ننگے جانوروں کی طرح۔ میں اس نبی پر کروڑوں درود بھیجتا ہوں' جس نے ہمیں حیا کا سبق سکھایا۔

آج پھر قوم ننگی ہو رہی ہے۔ ناراض نہ ہونا۔ آج باپ کے سامنے بیٹی کا سر ننگا ہے۔ آج آپ اپنے شہر کو دیکھ لو۔ بڑے بڑے شہروں کو دیکھ لو۔ اس کوشش میں ہیں کہ یہ بھی نیو یارک اور پیرس بن جائے۔ ہمارے اندر وہ نبی آیا' جس نے دوپٹہ اتارا نہیں' بلکہ دوپٹہ ہماری بیٹیوں کے سروں پر رکھا ہے۔

حاتم طائی کی بیٹی نبوت کے دربار میں

وہ دیکھو حاتم طائی کی بیٹی آ رہی ہے۔ بلال! جی آمنہ کے لال۔ یہ لو میرا رومال۔ اس لڑکی کا پردہ سنبھال۔ ابھی فی الحال مجھے کر دے خوشحال۔ بلالؓ کہتا ہے حضرت وہ تو کافر کی بیٹی ہے۔ پردہ کہاں۔ حاتم طائی کافر تھا۔ فرمایا بیٹی کسی کی ہو' یہ دربار مصطفیٰ کا ہے۔ ہم اسی نبی کے غلام ہیں۔

میری بیٹیو سنتی جاؤ۔ تمہارے لیے تقریر بھی ہو جائے۔ کبھی گانے سن لیے' کبھی تقریر سن لی۔ میں نے سنا ہے کہ ایک عورت فوت ہوگئی تو لوگ سر کی طرف قرآن پڑھ رہے تھے اور اس کے پاؤں کی طرف ڈھول والے ڈھول بجا کر دوہڑے سنا رہے تھے۔ کسی نے کہا یہ کیا ہو رہا ہے تو اس کا بیٹا کہنے لگا کہ میری اماں دونوں

چیزیں سنتی تھی۔ قرآن بھی سن لیتی تھی۔ سینما بھی چلی جاتی تھی۔ ہم بھی دونوں چیزوں کے ماہر ہیں۔ (استغفراللہ) ناراض نہ ہونا۔

عزیزان مکرم! حضورؐ کی آمد سے پہلے کل اور آج' ماضی اور حال' آقاؐ کی آمد سے پہلے عورتوں میں حیا اور شرم نہیں تھی۔ میں اس نبی پر کروڑوں درود اور سلام عقیدت پیش کرتا ہوں' جنہوں نے پوری کائنات کو حیا' ادب اور شرافت کا سبق دیا۔

حیا والی عورت

ایک عورت گزری ہے۔ میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ ایک نوجوان اس کے حسن کو دیکھ کر کہتا ہے **انا اھوی الیک انی رایت عینیک من جلبابک انا اھوی الیک انظری الی** خوبصورت عورت! میری طرف دیکھ! تیری آنکھ پر عاشق ہوگیا ہوں۔ تیری آنکھ بڑی خوبصورت ہے۔ لکھا ہے کہ نبی کی کلمہ خواں عورت گھر جاتی ہے۔ گھر جا کر چاقو اٹھا کر آنکھ میں مارتی ہے۔ آنکھ نکال کر تھالی میں پھینک دیتی ہے۔ لونڈی کو بلا کر کہتی ہے لونڈی یہ لے جاؤ۔ ایک غنڈہ کھڑا ہے۔ اس کو دے دو۔ اس کو کہہ دو کہ اس آنکھ پر تیری زنا کی نگاہ پڑ چکی ہے۔ یہ اتنی پلید ہوچکی ہے کہ خدا اور محمدؐ کے دیدار کے قابل نہیں رہی۔ یہ حضورؐ کی برکت ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کی حیا

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے متعلق لکھا ہے کہ ایک دریا کے کنارے جا رہے تھے۔ ایک آدمی دریا کے اندر سے نکلا۔ کپڑے جسم پر نہیں تھے۔ آپ نے جلدی سے اپنے ہاتھ آنکھوں پر رکھ لیے اور کھڑے ہوگئے۔ اس نے کہا کب سے اندھے ہوگئے ہو۔ ابوحنیفہ نے فرمایا جب سے تو بے حیا ہوا ہے۔ میں اندھا ہی صحیح ہوں۔ مصطفیٰ کریمؐ کی شریعت کے خلاف نہیں دیکھ سکتا۔

حضورؐ کے چلنے کا انداز

حدیث میں آتا ہے جب حضورؐ چلتے تھے تو معلوم ہوتا کہ حضورؐ بلندی سے نیچے اتر رہے ہیں۔ جھک کر چلتے تھے تاکہ نبی کی نگاہ نہ اٹھے۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

مرد کا ستر

حضورؐ نے فرمایا **عورۃ الرجل من السرۃ الی الرکبۃ** دین پوری سے دین سنتے جاؤ۔ فرمایا مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے۔ اگر گھٹنے اور ناف کے درمیان کوئی چیز ظاہر ہوگئی تو **الناظر و المنظور کلاھما ملعونان** جو ننگے کو دیکھے یا ننگا ہو' دونوں پر خدا کی لعنت۔ آج تو باپ بیٹی کے سامنے' بھائی بہن کے سامنے بے حیائی کر رہا ہے۔ ناراض نہ ہونا۔ اللہ ہمیں حیا عطا فرمائے۔ (آمین)

عورت سر کے بالوں کی حفاظت کرے

آج باپ کے سامنے بیٹی کا سر ننگا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کی عورتوں سے کہہ دو کہ سر میں کنگھا دیں تو بال جو پھنس جائیں' اس کو کہو کہ ان کو جمع کر کے جلا دے یا دفن کر دے۔ گلی میں نہ پھینکے۔ کسی غیر مرد کی نگاہ ان پر نہ پڑ جائے۔ یہ دین ہے۔

غیر محرم کا کپڑا

جس نبی کی اس ماہ مبارک میں ولادت ہوئی' اس نبی کی یہ تعلیم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں غیر مرد کا کپڑا تو پہن لے' تیری بیوی نہ پہنے۔ مومن کا بچا ہوا کھانا شفا ہے مگر غیر محرم مرد کا بچا ہوا کھانا تو کھا سکتا ہے تیری بیوی نہیں کھا سکتی۔

غیر عورت نماز میں

فرمایا تم نماز میں ہو۔ کوئی غیر عورت آ کر تمہارے قریب ہو جائے۔ محمد صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کہتی ہے نہ عورت کی نماز ہوگی' نہ تمہاری نماز ہوگی۔ جاگ رہے ہو؟ یہ مصطفیٰ کریم آ رہے ہیں۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس نے انسان کو انسانیت کا سبق دیا۔ بے حیا کو حیا سکھائی۔ ایک ایک ادا سکھائی۔ میں دین پوری آج اعلان کرتا ہوں۔ والدین اپنی اولاد کو' استاد شاگرد کو اتنا نہیں سکھا سکا' جتنا کملی والے نے اپنی امت کو سکھایا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات

ہمیں کھانا پینا سکھایا۔ فرمایا سونے لگو تو دائیں کروٹ لو اور دایاں ہاتھ۔ مسجد میں آؤ تو دایاں قدم۔ فرمایا آپس میں ملو تو السلام علیکم کہو۔ فرمایا روٹی کھاؤ تو دائیں ہاتھ سے۔ ناک صاف کرو تو بائیں ہاتھ سے۔ شفقت دیکھو۔ فرمایا بستر بچھاؤ تو اس کو پہلے جھاڑو۔ کہیں اس میں بچھو' سانپ نہ ہو۔

عشاء کے بعد چار کام

توجہ کرو۔ دین سنو۔ فرمایا عشاء کے بعد جب آؤ **اغلقوا ابوابکم کفوا صبیا نکم غطوا آنیتکم واطفئوا سرجکم** دیے کو بجھا دو۔ بلب کو بند کر دو کہیں شارٹ نہ ہو جائے۔ ایسے نہ ہو کہ تمہارے گھر کو آگ لگ جائے۔ فرمایا دیے جل رہے ہوں تو بجھا دو۔ کہیں ایسے نہ ہو کہ چوہے وغیرہ آئیں۔ اس طرح وہ گزریں کہ دیے کو ٹھوکر لگے اور وہ گر جائے۔ تمہارے گھر کو آگ لگ جائے۔ دروازے کو بند کرو۔ کوئی دشمن تم پر حملہ نہ کرے۔ برتن کو ڈھانپ کر رکھو تاکہ کوئی کتا وغیرہ اس میں منہ نہ ڈالے۔ بچوں کو روک دو کہیں کسی گڑھے میں گر کر حادثے کا شکار نہ ہو جائیں۔

امت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت

فرمایا صبح جوتا جب پہننے لگو تو اس کو پہلے جھاڑو۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی سانپ' بچھو اندر بیٹھا ہو۔ کہیں میری امت کو تکلیف نہ دے۔ اس پر عمل کرو ورنہ نقصان

اٹھاؤ گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل عرب کی ایک جھلک

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل عرب کا عجیب حال تھا۔ عزیزو بڑے کا ادب نہیں تھا۔ چھوٹے پر ظلم تھا۔ ہر امیر چھوٹے کو بری نگاہ سے دیکھتا اور حقیر سمجھتا تھا۔ عزیزو! کعبے کا ننگا طواف تھا۔ بھائیو! کے میں قحط پڑ جاتا تو زندہ جانوروں پر تیل چھڑک کر اس کو آگ لگا دیتے۔ یہ نکاح اس طرح نہیں ہوتا تھا' جس طرح آج ہوتا ہے۔ دس دس آدمی ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ ایک جگہ ہوتے۔ باقی آپ خود سمجھ لیں۔ پھر وہ لڑکی' جس کو ٹینگی مارتی' وہ اس کا مرد بن جاتا۔ کیا نکاح تھا؟ کیا ولیمہ تھا؟ کیا حق مہر؟ کیا گواہ؟ کیا مسجد میں کھجوریں؟ کیا کسی سے پوچھنا؟ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت ہے کہ تمہیں عزت ملی ہے۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

منکرین شریعت کا انجام

آج بھی جو نبی کے دشمن ہیں' ان کا حال دیکھو۔ اگلے دن امریکہ کی خبر تھی کہ ایک باپ نے شراب پی کر اپنی بیٹی سے بدکاری کی۔ جب اس کو ہوش آئی تو اپنی بیٹی کو بھی گولی مار دی' خود کو بھی گولی مار لی۔ جو نبی کو چھوڑ چکے ہیں' ان کا یہی حال ہے۔ تمہیں لندن اور امریکہ کا تو پتہ ہے کہ وہاں کیا کیا ہوتا ہے۔ مجھے کہتے ہوئے شرم آ رہی ہے۔ عورتیں بیٹھی ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں اسی نبی کا غلام بنائے۔ (آمین)

حاضرین کرم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے پورے کے میں کوئی پتہ نہیں تھا۔ جہالت کا دور دورہ تھا۔ تعلیم کا پتہ نہیں' خدا کا نام نہیں۔ لات' عزیٰ' ہبل' یغوث' یعوق' نسر' ود' سواع' نائلہ وغیرہ یہ خدا تھے۔

جھوٹے خدا کی حالت

وہ صحابی کہتے ہیں جب میں نے اس خدا کو (نعوذ باللہ اس کو خدا کہنا بھی گناہ ہے) میں نے اس بت کو بٹھایا۔ واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ گیلا ہے۔ نہا چکا ہے۔ میں پھر چھپ گیا۔ میں نے کہا یہ کچھ کھا لے۔ خیال تھا کہ پتھر بھی کھاتے ہیں۔ کہتے ہیں میں چھپ کر بیٹھا۔ ایک لومڑی دوڑتی ہوئی آئی۔ اس نے جلدی سے سویاں کھا لیں اور ٹانگ اٹھا کر اس کے سر پر موتنا (پیشاب کرنا) شروع کر دیا۔ صحابی کہتے ہیں مجھے عقل نے آفر کی۔ میں نے وہاں زور سے کہا **رب یبول ثعلبان علی رأسہ** اس کو خدا مان لوں، جس کے سر پر لومڑی موت رہی ہے۔ ہنسو نہیں۔ یہ سمجھ ہے۔ کہتا ہے میں نے وہیں کہا:

اربا" واحد ا" ام الف رب
ادین اذا تقسمت الامور
ترکت اللات و العزی جمیعا
کذٰ لک یفعل الرجل البصیر

میں نے کہا ایک خدا ہے یا تین سو ساٹھ۔ میں نے کہا جو محمدؐ مکہ میں کہتا ہے، ٹھیک ہے۔ یہ سارے خدا غلط ہیں۔ خدا وہی صحیح ہے۔ بس ہدایت آ گئی۔

نیند میں بھی خدا کو پکارو تو جواب دیتا ہے

دوستو! ہدایت آ جائے تو کوئی بعید نہیں۔ مشکوٰۃ کی حدیث میں آتا ہے کہ چالیس سال یا صنم، یا صنم، یا صنم کہنے والا ایک دن نیند آئی تو بے اختیار نکل گیا "یا صمد، یا صمد" کہا تو جواب آیا **لبیک** حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں عرش گونجا اور آواز آئی "جی بندے تو نے مجھے بلایا ہے" فرشتوں نے کہا یا اللہ اس نے تو نیند میں کہا ہے۔ فرمایا میں تو جاگ رہا ہوں۔ وہ غفلت میں ہے۔ میں تو غافل نہیں

ہوں۔ وہ تو بھلا چکا ہے' میں تو نہیں بھولا۔ فرشتوں نے کہا اس نے تو ایک دفعہ یا صمد کہا ہے۔ فرمایا میں تو ستر دفعہ جواب دینے کے لیے تیار ہوں۔ (سبحان اللہ)

ایک جملہ کہہ رہا ہوں۔ اس کو دل پر لکھ لینا۔ شاید دین پوری پھر نہ آ سکے۔

علماء لکھتے ہیں کہ فرشتوں نے کہا جواب کیوں دیا؟ فرمایا یہ بندہ عبدیت سے نکل چکا تھا۔ میں رب ربوبیت سے نہیں نکلا تھا۔ یہ بندہ میرا بندہ نہیں بنا' میں اس کا رب ہوں۔ یہ بندہ سجدہ کہیں' طواف کہیں مگر پھر بھی کہتا ہے **الحمد للہ رب العالمین** اسی طرح رزق دے رہا ہوں۔ فرمایا تو بھلا رہا ہے او پاگل میں نے تجھے اماں کے پیٹ میں نہیں بھلایا۔ تو باہر آ کر بھلا رہا ہے۔ میں تو اس وقت بھی رزق کا انتظام کر رہا تھا۔ اندر تجھے بھوک لگی تو اماں کے پیٹ سے ایک نالی فٹ کر دی۔ صحیح ہے یا نہیں؟ (صحیح ہے) **لا شئی کو شئی** بنایا یہ تو میری مہربانی ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں اپنی پہچان نصیب فرمائے۔

حاضرین مکرم آقا کی آمد سے پہلے بڑا عجیب دور تھا۔ کیا کیا آپ کو وہ حالات بتاؤں۔ تھوڑا سا آپ کو تڑپا دوں۔ وہ دیکھو ایک صحابی رو رہا ہے۔ ایک بچی لے کر بیٹھا ہے۔ میری طرف دیکھنا۔ اس کو چومتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا خیر ہے۔ کہنے لگا حضرت ایک واقعہ گزر چکا ہے۔ پہلے کلیجہ تھام لو' پھر میری داستان سنو۔ حضرت جب آپ نہیں آئے تھے تو میں بیٹی کو اپنے لیے بار گراں' بار خاطر' منحوس سمجھتا تھا۔ آج بھی یہی حال ہے۔ بیٹیوں کو ورثہ نہیں دیا جاتا۔ بیٹی کو بیچا جاتا ہے' بیٹی انتظار میں ہوتی ہے کہ ابا آئے اور میں اٹھ کر ناز کروں گی' اور باپ سودا کر کے آتا ہے کہ میری بیٹی کی قیمت پانچ ہزار ہے۔ یہ ہو رہا ہے۔ آج بیٹی بیس بائیس سال کی' پچیس سال کی۔ ابھی تھرڈ ایئر میں نہیں ہوئی' ابھی سیکنڈ ایئر ہے۔ یہ ڈبل ایم۔اے ہوگی تو پھر شادی کریں گے۔

وقت پر اور سادگی سے شادی

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرماتے ہیں' میں نے ایک شخص سے کہا' تیری بیٹی اتنی بڑی ہے شادی کر۔ کہنے لگا ابھی دودھ کی بو آتی ہے۔ بخاری مرحوم نے کہا اگر دودھ خراب ہوگیا تو بندے نہیں بچیں گے' پھر کتے پئیں گے۔ سمجھ لینا میں کچھ کہہ گیا ہوں۔ یہ آج کل عام بیماری ہے اس طرف توجہ نہیں ہوتی۔ تمہاری بیٹیاں بتولؓ سے زیادہ پاک دامن ہیں؟ بی بی بتول تقریباً ۱۹ سال کی تھیں۔ بی بی فرماتی ہیں میں آٹا گوندھ رہی تھی کہ ابا آ گئے۔ فرمایا بیٹی آٹے کو چھوڑ دو اور کپڑے بدل کر ہاتھ دھو کر اندر بیٹھ جاؤ۔ ابوبکر کی بیوی آئے گی اور تجھے سنوارے گی۔ آج خدیجہ ہوتی تو تیری شادی کا مزہ کچھ اور ہی ہوتا۔ افسوس کہ میری بیٹی یتیم ہو کر جا رہی ہے۔ آنسو آ گئے خدیجہ یاد آ گئی۔ بی بی نے کہا' حضرت تنور تیار ہے' آٹا مل رہی ہوں' آپ میرے ہاتھ کی روٹی پسند کرتے ہیں' اس کا انتظام میں کر رہی ہوں۔ فرمایا بیٹی آج روٹی کھا لوں تو امت سالوں دیر کرے گی۔ محمد روٹی اس وقت کھائے گا جب خدا کا حکم ہوگا۔ جاگ رہے ہو؟ میں اسی نبیؐ کا تذکرہ کر رہا ہوں جس کی اس ماہ مبارک میں آمد ہوئی۔

محبت کا خالی دعویٰ نہ ہو بلکہ عملی محبت ہو

فقط انگوٹھے چوم لیے اور حضورؐ کا نام چوم لیا۔ آگے کچھ بھی نہیں' جھنڈے اٹھا لیے یا رسول اللہ' یا محمد آگے ختم؟ دعا کرو خدا ہم میں ہمارے کردار سے' افعال سے' اقوال سے' ہماری شکل' عقل' نقل' نسل سے رسول اللہ کی غلامی پیدا کرے۔ (آمین)

دعوے کی ضرورت نہ پڑے۔ دنیا دیکھ کر کہے یہ مدنی کا غلام ہے۔ اللہ ہمیں یہ وقت عطا فرمائے۔ نبیؐ کا صحابی جہاں بھی پہنچا' دنیا دیکھ کر کہتی تھی کہ یہ محمدؐ کا غلام آ رہا ہے۔ بادشاہوں کے دربار میں پہنچے ہیں' وقت نہیں کہ میں واقعات بیان کروں۔ حضورؐ کی آمد سے پہلے جہالت تھی۔ اس کو ایام جاہلیت کہتے ہیں۔ نکاح اس طرح نہیں ہوتا تھا۔ میں پیغمبر پر درود پڑھتا ہوں۔ میری ماؤ' بہنو! بیٹا اماں کو ذلیل سمجھتا تھا۔

اماں کی کوئی قدردانی نہیں تھی۔ میری اماں! تیرے قدموں میں تو جنت تلاش کرنے کو کہا ہے۔ یہ محمدؐ کی ذات ہے۔ میں اسی کے روضے پر کروڑوں درود بھیجتا ہوں' جس نے اماں کی قدر بتائی اور خود قدر فرمائی۔

حضورؐ کا حلیمہؓ اور بی بی شیما کی خدمت کرنا

وہ دیکھو کہ ایک برقعہ پوش آ رہی ہے۔ حضور پاکؐ کھڑے ہو جاتے ہیں' کسی نے کہا حضرت یہ کون ہے؟ اس کے کپڑے میلے ہیں اور آپ کھڑے ہو گئے ہیں۔ جب وہ قریب آئی تو نبی کریمؐ نے اپنا کندھا دیا' اس نے اپنا ہاتھ رکھا۔ وہ بیٹھنے لگی' تو نبیؐ نے اپنی چادر بچھا دی۔ اس کے لبوں تک کان لے گئے۔ اس نے کہا' العطش۔ پیاس۔ ایک صحابی اٹھا۔ فرمایا بیٹھ جا میں (محمدؐ) خود خدمت کروں گا۔ دودھ لائے۔ کہنے لگی حضرت بس ملنا تھا میں جا رہی ہوں۔ دوڑ کر حضورؐ گھر سے کھجوروں کی گٹھڑی لائے۔ خود کندھے پر اٹھائی۔ صحابہ کہنے لگے ہم اٹھالیں گے فرمایا نہیں میں مصطفےٰ خود حق ادا کروں گا۔ سنو مولویو' پیرو' آج دین سنو۔ حضورؐ نے فرمایا یہ میری اماں ہے۔ خدا کی قسم میں آپ کو تڑپانا چاہتا ہوں۔ وقت تھوڑا ہے' میں کیا تقریر کروں۔ صرف ولادت بیان کروں تو کئی گھنٹے چاہئیں۔ رات ڈھائی گھنٹے تو ایک جلسے پر کھڑا رہا' اسی پر اڑا رہا' منبر پر چڑھا رہا۔ مجمع بھی سمجھدار تھا' ہوشیار تھا' بے دار تھا' خبردار تھا' آخر کراچی کا بازار تھا۔ تو عزیزان من توجہ فرمائیں' میں کچھ دین کی باتیں سنا رہا ہوں۔

حضورؐ کو اطلاع ملی کہ حضرت ہم نے فلاں بستی میں محاصرہ کیا۔ وہاں ایک عورت میلے کپڑوں والی باہر نکل آئی۔ کہنے لگی تم مجھے لونڈی بناؤ گے' گرفتار کرو گے پتہ ہے میں کون ہوں؟ میرا نام شیما ہے۔ میں محمدؐ کی بہن ہوں۔ ایسے کہتی ہے اور کہتی ہے جاؤ میرے بھائی کو کہو کہ تیری بہن آج گرفتار ہو رہی ہے۔ پتہ ہے میں کون ہوں؟ یہ جو مصطفےٰؐ ہیں میں ان کے نیچے اپنا دوپٹہ بچھا دیتی تھیں۔ جب یہ سو جاتے تھے' تو میں پنکھا ہلاتی تھی۔ محمدؐ کو پیاس لگتی تھی تو میں دو دو میل سے پانی بھر کر لاتی تھی۔ میں بچپن میں ان کے ساتھ رہی' آج اس کی جماعت مجھے گرفتار کرتی ہے۔ کہتے ہیں جب حضورؐ کو اطلاع ملی کہ ایک عورت اس طرح کہتی ہے اور آ رہی ہے تو پیغمبرؐ

کی چادر گر پڑی۔ کھڑے ہوگئے۔ رو کر فرمایا' دوڑ کر جاؤ میری بہن کو تکلیف نہ پہنچے جو کچھ کہتی ہے صحیح ہے۔ جس کو شیما کہے اس کو بھی رہا کر دو۔ بڑے اعزاز سے لاؤ' اس سے کہو جلدی آؤ' بھائی تیرے انتظار میں ہے۔ رو کر کہا لوگو یہ تو میرا محسن گھرانہ ہے۔ میں محمد ان کا احسان نہیں اتار سکتا۔ صحابہؓ کہتے ہیں ہم رو رہے تھے' حضورؐ بھی رو رہے تھے۔ فرمایا مجھے وقت یاد ہے' جب یہ اپنا دوپٹہ بچھا کر خود جاگتی تھی' اور مجھے سلاتی تھی۔ صحابہ کہتے ہیں کہ جب وہ قریب آئی تو حضورؐ نے استقبال فرمایا اور فرمایا شیما مجھے وہ تیری مہربانیاں یاد ہیں۔ اپنی چادر بچھا کر فرمایا' جوتی سمیت محمد کی چادر پر بیٹھو۔ یہ ہمیں دین ملا ہے۔ آج کل تو بہن کو جوتے مار رہے ہیں۔ ماں کے بال نوچے جا رہے ہیں۔

میں نے پاکستان میں چھ خبریں ایسی پڑھی ہیں کہ بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا ہے۔ خدا کی قسم میں نے اخبار میں پڑھا ہے۔

دوستو! میں اسی پیغمبر کی شان بیان کر رہا ہوں جس کی آمد سے ہمیں یہ نعمت ملی۔ ہم تو درندے تھے کب بندے تھے' گندے تھے' اندھے تھے' مصطفیٰؐ تجھ پر درود کہ تو نے ہمیں راہ ہدایت دی۔ کوئی مولوی بن گیا' کوئی عالم بن گیا' آج جو بھی ہمیں مل رہا ہے مصطفیٰؐ کی جوتی کے صدقے مل رہا ہے۔ میں تو آج علماء کے سامنے یوں بھی کہوں گا میں اور آپ بندر اور سؤر ہوجاتے اگر حضورؐ کی دعا نہ ہوتی۔

جب حضورؐ نے داؤدؑ اور موسیٰؑ کی امت کا حال پڑھا تو فوزی کہا **اللھم لا تجعل فی امتی مسخا ولا خسفا**۔ میری امت کی شکلیں نہ بدلنا' زمین میں غرق نہ کرنا' ان کے گناہوں کو نہ دیکھنا محمد کی روتی ہوئی دعاؤں کو دیکھنا۔ میں تو علماء کے سامنے یوں کہوں گا کہ قہر تیاری کرتا ہے' نبیؐ کی دعا جا کر پہرہ دیتی ہے۔ کہتی ہے کہ قہر واپس چلا جا یہ موسیٰؑ کی امت نہیں' یہ محمدؐ کی امت ہے۔ ورنہ تمہاری کرتوت میری مائیں بیٹھی ہیں ورنہ بتاتا۔ خدا کی قسم میں پاکستان میں ایسی جگہ پہنچا ہوں جہاں باپ بیٹی سے پکڑا گیا' بیٹا سوتیلی ماں سے پکڑا گیا۔ اس زمین پر سانپ اور اژدھے برسنے چاہئیں' برق گرنی چاہیے' پتھر برسنے چاہئیں۔ ہماری بقا کی وجہ حضورؐ کی دعا

ہے۔ آج بھی دعا پہرا دے رہی ہے۔ **اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔** بھی غلاف کو پکڑ کر کھڑے ہیں۔ یا اللہ اگر غصے میں آ کر امت کے لیے بددعا کر بیٹھوں تو دعا کو منظور نہ کرنا۔ میں برباد کرنے نہیں آیا' میں ان کو آزاد کرنے آیا ہوں۔

نبیؐ تو ہمیں سب سے اعلیٰ ملا لیکن کوئی اس کی سنت کو کوڑا کرکٹ میں ڈال رہا ہے۔ کوئی کہتا ہے اس کے یار منافق ہیں۔ کوئی کہتا ہے اس کا قرآن بکری کھا گئی۔ کوئی کہتا ہے احادیث غلط ہیں۔ نبی سے وفاداری اچھی کر رہا ہے۔ کوئی کہتا ہے کے مدینے میں دین نہیں رہا۔ کوئی کہتا ہے' محمدؐ کے جھلے والے کافر ہیں۔ شاباش کل نبی کے سامنے سرخرو ہو جاؤ گے؟ دعا کرو اللہ ہم سب کو نبی کی گلیوں کے کتے کے پاؤں کے ذروں سے بھی عقیدت عطا فرمائے۔ (آمین)

میرے نزدیک تو **غبار المدینۃ شفاء من کل داء۔** مدینہ کی دھول میں بھی خدا نے شفا رکھی ہے۔ دین پوری دور جا رہا ہے۔ واقعہ بتا رہا تھا کہ ایک صحابی رو رہا ہے۔ بچی کو چومتا ہے پھر دیکھتا ہے آنکھوں سے آنسو۔ پھر دیکھتا ہے' بہت شرمندہ ہے۔ آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے اتنا حیران' اتنا پریشان' اتنا سرگردان' کیا ہوا نقصان؟ کہنے لگا حضرت کیا بتاؤں اعلان' کیا کروں بیان' بتاؤں؟ کہنے لگا حضرت جب آپ نہیں آئے تھے تو مجھ سے اتنا عظیم گناہ ہوا' غلطی اور قصور ہوا جس کا اظہار کرنا بھی شرم سمجھتا ہوں۔ فرمایا بتاؤ کیا ہوا؟ کہنے لگا حضرت میرے گھر بچی پیدا ہوئی۔ ہم بچی کو منحوس سمجھتے تھے۔ ہم کہتے تھے ہمارا داماد کوئی کیوں بنے۔ قران آج بھی کہتا ہے **انا بشر احدکم بالانثیٰ ظل وجھہ مسودا وھو کظیم۔** اللہ فرماتے ہیں کہ آج بھی جب کسی کو خوشخبری ملے کہ بچی پیدا ہوئی ہے تو سن کر چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ بیٹی بھی انسان ہے۔ لوگو! محمدؐ عربی کا نسب بیٹی سے چلا ہے اور حضور کریمؐ جب جنگ کے سفر سے واپس آتے تھے تو پہلے بتول کے گھر جاتے تھے۔ دیکھ کر فرماتے' بتول جب تک تمہیں نہ دیکھوں ابا بے قرار رہتا ہے۔ اور جب بھی بتول آتی تو حضورؐ کھڑے ہو جاتے۔ کسی نے کہا حضرت بچی کے لیے نبوت کھڑی ہو جاتی ہے۔ فرمایا جس **کا** خدا کے فرشتے استقبال کرتے ہیں محمد استقبال کیوں نہ کرے۔ دعا کرو خدا بیٹیاں

بھی صحیح عطا فرمائے۔ میں تو آج کھل کر کہوں گا۔ میری بھی پانچ بیٹیاں ہیں۔ بیٹے تو اکثر جیل خانے کی ہوا کھاتے ہیں۔ بیٹیاں وفادار ہوتی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک باپ بیمار تھا۔ باپ کو قے آتی تھی' بیٹی ہاتھ سے اٹھاتی تھی۔

میں نے ایک جگہ دیکھا کہ اس کی بیوی بڑی خوبصورت تھی (ہمارے ہمسائے تھے) مرد اس کا ایسا ہی تھا' کالا رنگ۔ کسی نے اس سے کہا یہ مرد ملا ہے؟ گردن جھکا کر کہتی ہے' کیوں شکایت کرتے ہو اب نے جو انتخاب کیا ہے مجھے منظور ہے' یہ بیٹی ہے۔ دعا کرو خدا ہماری بیٹیوں کو بھی صالحہ فرمائے۔ (آمین)

میں عبدالشکور دعا کروں گا یااللہ ہمیں بیٹی دے جیسے ابوبکرؓ کو دی تھی۔ یااللہ ہمیں بیٹی دے جیسے تو نے بی بی خنساءؓ کو دی تھی۔ یااللہ ہمیں بہن دے جیسے فاروقؓ کو دی تھی۔ بھائی پتھر مار رہا ہے۔ بہن قرآن سنا رہی ہے۔ یااللہ ہمیں اماں دے جیسے بی بی خنساءؓ تھی۔ رب ذوالجلال ہمیں ایسی اولاد عطا کر جیسے محمد کریمؐ کے صحابہ کو عطا کی تھی۔ (آمین)

بی بی اسماء' ابوبکرؓ کی بیٹی ہے اور ابوجہل پتھر مار رہا ہے۔ کہتی ہے ابوجہل جان نکال لے لیکن محمد تیرے حوالے نہیں کروں گی۔ یہ بیٹی ہے۔

ابوجہل سے کہنے لگی' مجھے دو ٹکڑے کر دے۔ خون کے قطروں سے بھی محمدؐ کی محبت کی خوشبو آئے گی۔ یہ بیٹی ہے۔

بات دور جا رہی ہے۔ ولادت بیان کر رہا ہوں۔ تھوڑی سی ولادت کی جھلک دے دوں۔ وہ صحابیؓ رو رہا ہے۔ ایک بچی کو چومتا ہے۔ پھر ایک لمبی سانس لیتا ہے۔ چہرہ زرد' بہت پریشان' پھر بات شروع کرتا ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں کیا بات ہے؟ کہنے لگا' آپ میرے ابا سے بھی مجھ پر زیادہ شفیق ہیں۔ سنئے' یہ میری بھتیجی ہے خدا نے اب مجھے اولاد نہیں دی۔ جب آپ نہیں آئے تھے تو میں بیٹی سے ظلم کر چکا ہوں۔ جب آپ آئے ہیں تو بھتیجی بھی پیاری لگ رہی ہے۔ میرے مصطفیؐ یہ سب آپ کی برکت ہے۔

میرے مسلمان بھائیو سنئے! کہتا ہے حضرت میری بیٹی کو چھ سال تک میری

بیوی نے مجھ سے چھپایا تھا۔ ایک دن میں گھر میں بیٹھا تھا' تو ایک بچی مجھے غور سے دیکھتی ہے'اور آہستہ آہستہ قریب آتی ہے'اور زور سے میرے سینے کے ساتھ چمٹ جاتی ہے'اور کہتی ہے ابا چھ سال ہوگئے'کہ میں ابا کے ہوتے ہوئے لاوارث اور یتیم ہوں۔ میں آپ کی بیٹی ہوں۔ میں اب بڑی ہوچکی ہوں' گھڑا پانی کا اٹھا لیتی ہوں' جھاڑو دیتی ہوں' کپڑے دھوتی ہوں' ابا اب تو آپ کی جوتی سیدھی کروں گی' بستر بچھاؤں گی' جھاڑوں بھی دوں گی' اب تو بڑی ہوگئی ہوں۔ حضرت فوراً وہی جاہلیت کا دماغ میں چکر آیا کہ میری بیٹی بڑی ہوگی' کسی کو بنا سنوار کر دوں گا۔ میں ابھی اس کا چراغ گل کروں گا۔ میں عنقریب گڑھا کھود کر اسے دفن کر دوں گا۔ تم؟ پھر حضرت کئی دن تک میں اس کو ساتھ کھانا کھلاتا رہا۔ دل میں وہی جاہلیت کی نفرت اور خیال۔ ایک دن رسہ اور پھاوڑا لے کر جنگل کو چل دیا۔ بیٹی کہنے لگی' ابا جان میں بھی چلتی ہوں تاکہ آپ لکڑیاں اکیلے نہ اٹھائیں' لکڑیاں میں بھی اٹھاؤں گی۔ بیٹی وفا میں' باپ دغا میں' بیٹی وفا میں' ابا جفا میں' بیٹی حیا میں' ابا دغا میں' کہنے لگے حضرت میں ایک جگہ پہنچا جہاں کوئی نہیں دیکھ رہا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کوئی نہیں دیکھتا تھا؟ صحابی کانپنے لگ گیا۔ حضرت اب تو خدا ہر جگہ دیکھتا ہے۔ عقیدہ بدل گیا۔

عقیدہ یہ رکھو کہ خدا ہر جگہ دیکھ رہا ہے

بھائیو اگر یہی عقیدہ آج تم اپنا لو کہ خدا دیکھتا ہے' خدا کی قسم چور چوری نہیں کرے گا۔ ڈاکو ڈاکہ نہیں ڈالے گا۔ زانی زنا نہیں کرے گا۔ قاتل قتل نہیں کرے گا۔ ظالم ظلم نہیں کرے گا۔ ترازو اٹھا کر غلط تولنے والا غلط نہیں تولے گا۔ یہ یقین کرے کہ آج ترازو میرے ہاتھ میں ہے کل ترازو خدا کے ہاتھ میں ہوگا تو گناہ نہیں کرے گا۔

میں نے کتابوں میں پڑھا ہے خدا کی قسم ایک عورت کو بادشاہ نے کہا **واغلقی الباب واتی علی الفراش' ایھا الشابہ**۔ او نوجوان لڑکی دروازہ بند کر اور آ جا۔ لڑکی کوئی احمد علی لاہوریؒ کے پاس پڑھی ہوئی تھی۔ ادھر ادھر دیکھ کر یوں اوپر دیکھنے لگی۔ رونے لگی۔ بادشاہ نے کہا' دروازے بند نہیں ہوتے؟ اوپر چھت

پر کیا ہے؟ میں کہتا ہوں ادھر آ۔ کہنے لگی تو نے کہا دروازے بند کر' بادشاہ صاحب اور دروازے بند ہو چکے ہیں' ایک دروازہ کھلا ہے'جہاں سے خدائے قہار دیکھتا ہے۔ وہ دروازہ تو بند کر میں آتی ہوں۔ خدا سے تو میں چھپ نہیں سکی' میں مخلوق سے چھپ گئی ہوں۔ بادشاہ بھی بادشاہ تھا' آج کی طرح کوئی ضدی نہیں تھا۔ اٹھا اور اس کے پاؤں میں اپنی پگڑی رکھ دی اور کہا تو میری بہن ہے میں تیرا بھائی ہوں۔ جو دروازہ تجھ سے بند نہیں ہوا وہ مجھ سے بھی بند نہیں ہوتا۔ رو کر کہنے لگا' میری بہن اب وضو کر کے مصلے بچھا تو بھی رو میں بھی روؤں۔ آ روٹھے رب کو راضی کریں۔ زنا کا ارادہ تھا،اب نیکوکار بن چکے ہیں۔ یہی خیال آیا کہ خدا دیکھتا ہے۔

میرے نبی سے پوچھا گیا کہ خدا کتنا سنتا ہے' کتنا دیکھتا ہے۔ فرمایا **یسمع دبیب النمل فی الغار**۔ فرمایا رات ہو' پہاڑ ہو' غار ہو' سیاہ ہو' اندھیرا ہو' چپ ہو' سناٹا ہو' خاموشی ہو' کیڑا ہو' چیونٹی ہو' ننھی سی چیونٹی یا کیڑا غار میں چلے' اس کے پاؤں کی آہٹ خدا سن رہا ہے۔ اس کیڑی کو خدا عرش سے دیکھ رہا ہے۔ یہ ہے اللہ۔ کہاں چھپو گے او تیسرے کمرے میں بدکاری کرنے والو! اللہ تعالیٰ ہمیں یقین عطا کرے۔ (آمین)

عزیزو! صحابی روتا ہے۔ صحابہؓ چپ ہیں۔ نبی تو رحمتہ للعالمین ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ذرا کسی کی تکلیف برداشت نہیں کرتے تھے۔ ایک اونٹ روتا ہے تو حضورؐ بھی رونے لگ جاتے ہیں۔

حضورؐ جانوروں کے لیے بھی رحمت ہیں

میرا نبیؐ جانوروں کے لیے بھی رحمت ہے۔ اللہ کی قسم کبھی مجھ سے اسلام سنو۔ نبیؐ نے فرمایا گھونسلے سے کسی پرندے کے انڈے نہ اٹھاؤ۔ اس پرندے کو پریشان نہ کرو،کہیں قیامت کے دن خدائے قہار کو جواب نہ دینا پڑ جائے۔

سن لو او نوجوانو! میرا نبیؐ کہتا ہے کہ پیشاب کر رہے ہو' چیونٹیاں اور مکوڑے پھر رہے ہوں فرمایا پیشاب کو بند کرو' کپڑے پلید ہو جائیں تو دھو لینا۔ پیشاب کر کے دیدہ دانستہ کسی چیونٹی کو کسی کیڑے کو غرق نہ کرنا' کہیں قیامت کے دن خدائے قہار کو

حساب نہ دینا پڑ جائے۔ خدا پوچھیں گے کہ میری مخلوق کو ذلیل کیوں کیا۔

جہاد اپریشن ہے

اسلام رحمت کا مذہب ہے۔ اسلام امن کا پیغام ہے۔ جس طرح تم اس پھوڑے کو جو ناسور بننا چاہتا ہو'اپریشن سے ختم کرتے ہو' اسلام اس طرح اپریشن کرتا ہے۔ یہ جہاد اپریشن ہے ورنہ اسلام امن ہے۔

میرے عزیز بھائیو!بس یہی واقعہ سنو۔ میں ذرا بی بی آمنہ پاکؓ کے گھر تک حضور پاکؐ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ میرے عزیز بھائیو مسئلے سے مسئلہ آ رہا ہے۔

صحابیؓ رو رہا ہے اور احوال شروع ہیں۔ پیغمبر دم بخود ہے آنکھوں سے آنسو ہیں۔ حدیث میں آتا ہے' ایک رات حضورؐ ساری رات کھڑے رہے اس آیت پر **ان تعذبهم فانهم عبادک وان تغفرلهم فانک انت العزیز الحکیم۔** اگر تو عذاب دے تو جان تیرے بندے جائیں' میں کیا کہوں۔ اگر تو بخشنے پے آ جائے تو تجھ سے پوچھنے والا کون ہے۔ ساری رات روتے رہے۔

اللہ کے دربار میں قیامت کے دن حضورؐ کا رونا

میرے عزیزو! ہمارے گناہوں نے محمدؐ کو رلا دیا۔ قیامت کے دن حضورؐ شفاعت کریں گے' یہ نہیں کہیں گے چھوڑ دے۔ نبی فرماتے ہیں میں روتا رہوں گا۔ میرے آنسو میری داڑھی پر محشر کے میدان میں پھیل جائیں گے۔ پھر خدا کہے گا' محمد آج بھی روتے ہو۔ میں کہوں گا' جس کی امت جہنم میں ہو وہ کیسے نہ روئے۔ معلوم ہوا کہ ہمارے گناہوں نے قیامت کے دن بھی محمدؐ کو رلا دیا۔ دعا کرو کہ ہم ایسے کامیاب ہوں کہ نبی کو مبارک مل جائے۔ (آمین)

میں آج آسان تقریر کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے کچھ حدیث کا بھی ملکہ دیا ہے۔ میں وہ تقریر کر رہا ہوں جس کی ضرورت ہے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

آج بیٹی بھی ابا کو ابا نہیں کہتی ڈیڈی (Dady) کہتی ہے۔ ابا انتظار میں ہے' بیٹی کہتی ہے میں ڈرامے پر جا رہی ہوں۔ میں رات کو فلاں جگہ افسانہ سنانے جا رہی

ہوں اور ڈرائیور کے ساتھ جا رہی ہوں۔ دعا کرو خدا بیٹیوں کو بھی شرم عطا فرمائے۔ (آمین)

بنی آدم میں حضورؐ اور سب سے زیادہ غیرت مند اللہ ہے

بیٹی اپنے باپ کی پگڑی کی لاج رکھے۔ ایسا اخبار میں نہ آئے کہ فلاں کی بیٹی فلاں کے ساتھ پکڑی گئی' ایسا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری بیٹیوں کو عفت عطا کرے اور ماں باپ کو غیرت عطا کرے۔ (آمین)

حضورؐ فرماتے **لا دین لمن لا غیرۃ لہ**۔ حضورؐ فرماتے ہیں **لا یدخل الجنۃ دیوث**۔ حضورؐ فرماتے ہیں **لا ایمان لمن غیرۃ لہ**۔ نبی فرماتے ہیں **انا اغیر ولد ادم واللہ اغیر منی**۔ میں ساری کائنات سے غیور ہوں۔ میرا اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیور ہے۔ **الغیرۃ من الایمان**۔

علامہ غزالیؒ لکھتے ہیں

علامہ غزالیؒ کہتے ہیں جس کو غیرت نہیں' وہ شکل کا انسان ہے' عادت کا سؤر ہے۔ یہ علامہ غزالیؒ نے لکھا ہے۔

علامہ غزالیؒ لکھتے ہیں جو ہر ایک کو تکلیف دیتا ہے' کسی کو گالی کسی کو دھکا' کسی پر مقدمہ' کسی پر کیس' کسی کے ساتھ لڑائی۔ فرمایا یہ شکل کا انسان ہے' عادت کا بچھو ہے۔

غزالی کہتا ہے جو برادری کو برداشت نہیں کرتا' چھوٹے چھوٹے زمین کے ٹکڑوں پر لڑتا ہے' یہ شکل کا انسان ہے' عادت کا کتا ہے۔ یہ کتے کی فطرت ہے کہ دوسرے کتے کو برداشت نہیں کرتا۔ میری بات سمجھ آئی ہے؟ (جی) اللہ تعالیٰ ہمیں انسان بنائے۔ **الانسان مشتق من الانس**۔ انسان انس سے ہے۔

عزیزو! صحابہؓ سے پہلے ایسا دور تھا کہ ایک ایک مرلے پر سو سو سال تک لڑتے رہتے تھے۔ پانی کا جھگڑا اور سو سو سال لڑائی ہوتی تھی۔ جب کملی والے تشریف لائے تو خدا کی قسم غزوۂ نجد میں ابی جہم کہتے ہیں' میں مشک لے کر اٹھا تو آواز آئی۔

العطش- اور زخمی تڑپ رہے ہیں- پانی نہیں' لب خشک ہیں' زبان باہر ہے- العطش- العطش- هلکنی العطش ات من الماء- مجھے پانی دو- کہتا ہے کہ جب میں ایک صحابی کے پاس پانی لے کر گیا تو دس گز سے آواز آئی- یہ پیغمبر کی تعلیم ہے- یہ نبی کی تعلیم کی برکت ہے- کہتا ہے صحابی کہ دس گز سے آواز آئی مجھے پانی دو' اور جس کے پاس میں کھڑا ہوں یہ کہتا ہے اترکنی و انهب الی اخی- مجھے چھوڑ دے میں تڑپ کر مر جاؤں مجھے پرواہ نہیں- میرے بھائی کو پانی دو- صحابی کہتا ہے' میں وہاں گیا تو دوسری آواز آئی' تیسری آواز' العطش پانی دو- اس نے کہا مجھے چھوڑ دے- صحابی کہتا ہے میں آٹھویں آدمی تک پہنچا تو وہ فوت ہو چکا تھا- ساتویں کے پاس آیا تو فوت ہو چکا تھا- پہلے تک آیا' آٹھوں فوت ہو چکے ہیں- سب کہتے تھے پہلے مجھے پانی نہ دو پہلے میرے بھائی کو پانی دو- یہ تعلیم کی برکت تھی-

صحابہؓ کا ایثار

جب صحابہ مکہ سے مدینہ آئے تو آپؐ نے فرمایا تم بھائی بھائی ہو- ایک صحابی دوسرے مہاجر کو بلاتا ہے' کہتا ہے یہ دو کمرے ہیں' ایک کمرہ تیرا- یہ دو کٹورے ہیں' ایک کٹورا تیرا- یہ دو پلیٹیں ہیں' ایک پلیٹ تیری- یہ دو بستر ے ہیں' ایک بسترا تیرا- آگے سنو! کہتا ہے میری دو بیویاں ہیں اگر تو اشارہ کرے تو ایک کو طلاق دیتا ہوں' ایک بیوی بھی دیتا ہوں- اگر ہم پاکستانی ہوتے تو غور سے دیکھتے کہ گوری کون سی ہے' ناراض نہ ہونا ہم نالائق ہوتے تو یہی کچھ کرتے- مگر وہ مصطفیؐ کے غلام تھے- گردن جھکا کر کہا' بھائی میں بیویاں تقسیم کرنے نہیں آیا' میں تو محمدؐ کا دیا ہوا اسلام بچانے آیا ہوں- یہ میری بہنیں ہیں- مگر اس نے کہا' دو بیویاں ہیں تیری ابھی شادی نہیں ہوئی' میں ایک بیوی کو طلاق دیتا ہوں- عدت پورے کرے' میں محمدؐ کی محبت میں بیوی بھی دینے کو تیار ہوں مگر اس نے قبول نہیں کی- یہ حضورؐ کی تعلیم تھی- نقشہ بدل گیا- بڑوں کا احترام چھوٹوں پر رحم-

صحابہ کہتے ہیں اعزنا اللّٰہ بالاسلام- ہمیں جو عزت ملی ہے محمدؐ کے اسلام کی برکت سے ملی ہے-

بات کیا تھی نہ روم اور ایراں سے دبے
چند بے تربیت اونٹوں کے چرانے والے
جن کو کافور پے ہوتا تھا نمک کا دھوکا
ہوگئے دنیا کو اکسیر بنانے والے
دیکھنے کو نکل آئی جو خدائی ساری
گھر سے نکلے جو محمدؐ کے گھرانے والے

آؤ اسی نبیؐ کی سیرت کو اپناؤ۔ اسی نبیؐ کی غلامی کو اپناؤ۔ صحابی کہتا ہے حضرت میں جنگل میں گیا جہاں کوئی نہیں دیکھتا تھا۔ فرمایا کوئی نہیں دیکھتا تھا؟ نہیں وہ دیکھتا تھا اب ذرا میرا عقیدہ بدل گیا ہے۔ پھر؟ کہنے لگا حضرت میں نے دھوپ میں گڑھا کھودنا شروع کیا۔ جب میں گڑھا کھود رہا تھا تو دھوڑ تھی مٹی کا غبار تھا۔ میرے چہرے اور میرے بالوں پر مٹی پڑی۔ وہ لڑکی دوڑ کر آئی اپنا دوپٹہ اتار کر میرا منہ اور بال صاف کرنے لگی۔ وہ رو رو کر کہتی تھی' ابا جان کیوں تکلیف کر رہے ہو' مجھے دو میں گڑھا کھودتی ہوں۔ یہ پتہ نہیں کہ یہ ظالم میرے لیے کھود رہا ہے۔ حضرت جب ذرا دھوپ تیز ہوئی تو لڑکی نے کوئی پتھر تلاش کیے' ان پر کھڑی ہو کر اپنے دوپٹے کو اتار کر سورج کی طرف اپنا دوپٹہ کر دیا' مجھ پر چھتری کا انتظام کر دیا۔ حضرت بیٹی تو کوئی عجیب شی ہوتی ہے۔ حضورؐ کانپ رہے ہیں' رو رہے ہیں۔ فرمایا پھر؟ حضرت جب میں نے گڑھا کھود لیا تو میری آنکھیں سرخ تھیں۔ یوں بیٹی کی طرف دیکھا تو بیٹی سمجھ گئی' اچھا یہ میرے لیے ہے؟ اتنا کہا کہ ابا جان کوئی باپ بھی اپنی بیٹی کو ہاتھوں سے دفن کرتا ہے۔ ابا جان اگر آپ روٹی نہیں دے سکتے تو مجھے چھوڑ دو' جنگل کے درندے مجھے کھا جائیں' مگر تیرا ہاتھ میرے خون سے رنگین نہ ہو۔ ابا جان اگر آپ واقعی اس بات پر تل چکے ہیں تو مجھے چھوڑ دو میں بھیک مانگ کر گزارا کر لوں گی۔ مجھے خدا کی زمین پر زندہ رہنے کا حق دو۔ حضرت مجھے کوئی رحم نہ آیا۔ میں نے بالوں سے پکڑا۔ وہ بار بار کہتی تھی ابا میں تیری نہیں' تو نے وعدہ کیا تھا' وعدہ بھول گیا؟ حضرت وہ پیچھے کھینچی میں آگے کو۔ وہ کمزور تھی' جب میں گڑھے کے قریب لایا' زور سے دھکا دیا۔ اس

نے گرتے ہوئے اتنا کہا' **یا ابتا ارحم**- میرے ابا رحم کر۔ نبیؐ نے جب یہ جملہ سنا تو فرمایا' اس کو میرے سامنے سے اٹھا دو' میرا جگر پھٹتا ہے۔ فرمایا اتنی اس نے آوازیں دیں اور تجھے خیال نہیں آیا۔ صحابی رو رہا ہے' تڑپ رہا ہے۔ سب صحابہؓ رو رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اس پر بھی تجھ کو رحم نہ آیا؟ اگر قیامت کے دن تیرا گریبان پکڑ کر کہے کہ عرش والے! اس سے پوچھو کہ میرا قصور کیا تھا؟ بتاؤ میرے خدائے قہار کو کیا جواب دو گے؟ کہنے لگا حضرت یہی تو بتانے آیا ہوں کہ جب آپ نہیں آئے تھے' تو یہ میری کرتوت تھی' یہ ہمارے کارنامے تھے' جب آپ آئے ہیں تو آج بھائی کی بیٹی بھی پیاری لگتی ہے۔ محمدؐ تجھ پر کروڑوں درود پڑھتا ہوں کہ تو نے ہمیں انسان بنایا۔ (سبحان اللہ)

اسلام قبول کرنا پچھلے گناہوں کا کفارہ

اب تک صحابی رونا بند نہیں کرتا کہتا ہے' حضرت اس نے قیامت کے دن میرا گریبان پکڑا تو کیا ہوگا؟ حضورؐ نے فرمایا' **ان الاسلام یھدم ما کان قبلہ**۔ فرمایا یہ میرے اسلام کی برکت ہے کہ جتنا بھی قصور ہوا ہو' محمد کے کلمہ کی برکت سے خدا پچھلے گناہ معاف کر دیں گے۔

حضورؐ کی آمد کا وقت صبح صادق ہے۔ صبح صادق میں صادق نبی آ رہا ہے۔

حضور پاکؐ تشریف لائے۔ آتے ہی آسمان سے ستارے آئے۔ تمام کتابوں میں لکھا ہے کہ ستارے قریب آ گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ محمدؐ کی محبت میں ستارے بھی مست ہیں اور اشارہ ہوا کہ جس طرح ستاروں میں روشنی ہے' آج محمدؐ میں روشنی ہے۔ ستارے جھک کر دیکھنے آئے۔ اللہ نے فرمایا' ستارو تم کو جو نور ملا ہے' محمدؐ کے طفیل ملا ہے۔

ان ستاروں میں بھی ایک حکمت ہے کہ مصطفےٰ جس طرح یہ ستارے تیرے قریب آ گئے اسی طرح آپ چاند ہوں گے' صحابہؓ آپ کے ستارے بن جائیں گے۔ یہ ستاروں کی ایک وجہ ہے۔

جہاں نبیؐ ہوتا ہے وہاں نبیؐ کی خوشبو بھی ہوتی ہے

میں آج یہی بتانے آیا ہوں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں دین پوری صاحب حضور پاکؐ یہاں تشریف لائے ہیں۔ لاہور میں آ گئے' اب بھی آ جائیں گے۔ میں کہتا ہوں جہاں نبی ہوتا ہے وہاں رنگ لگ جاتا ہے' وہاں رحمت ہوتی ہے' وہاں بچے بچے کو پتہ ہوتا ہے' حضورؐ کی ولادت ہوئی تو خدا کی قسم مکے کی گلیوں میں خوشبو تھی۔ لوگ سیدھے عبدالمطلب کی حویلی میں گئے' کہنے لگے کوئی عطر کی دکان کھولی ہے؟ عبدالمطلب محبوبؐ کو باہر لائے کہنے لگے' یہ میری دکان وغیرہ کی کوئی برکت نہیں' یہ اس بیٹے کی برکت ہے۔

حضورؐ کی ولادت ہوئی۔ نبیؐ کی ولادت بھی پاک ہے۔ اب لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ نبی کو کیا مانتے ہو؟ اب کیا مانتے ہیں ہمارے پاس ہیں کوئی ایسے الفاظ کہ ہم بتائیں کہ کیا مانتے ہیں۔ مولانا حافظ شیرازی نے اچھا کہا ہے۔

یاصاحب الجمال و یا سید البشر

من وجھک المنیر لقد نور القمر

لایمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خدا کے بعد اگر نگاہ اٹھتی ہے تو محمدؐ کے حسن اور نبیؐ کی سیرت پر اٹھتی ہے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ خدا کے بعد پوری کائنات میں اگر کوئی سب سے اعلیٰ' بالا' اکرم' افضل و اشرف ہے تو مدنی کی ذات ہے۔ یہی ہماری بات ہے۔

نبی کو وہ نہیں مانتا جو نبی کو انسان نہیں مانتا

ہم بار بار یہی کہتے ہیں مگر لوگ کہتے ہیں' یہ نبی کو نہیں مانتے۔ ہم نبیؐ کو نہیں مانتے تو اور کس کو مانتے ہیں؟

میں کہتا ہوں کہ نبی کو وہ نہیں مانتا جو نبی کو انسان نہیں مانتا۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو نبی کو انسانیت سے نکال رہے ہیں۔ نبی انسان ہوتا ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں آمنہ انسان ہے؟ (ہے) حضرت عبداللہ؟ (ہیں) عبدالمطلب؟ (انسان ہیں) قریشی؟

(انسان ہیں) بنوھاشم؟ (انسان ہیں) دس چچا؟ (انسان ہیں) نبی پاک کی چھ پھو پھیاں؟ (انسان ہیں) گیارہ بیویاں؟ (انسان ہیں) چار بیٹیاں؟ (انسان ہیں) چار داماد؟ (انسان ہیں) چار بیٹے تو انسان اور باپ انسان نہیں؟ ان لوگوں کا دماغ خراب ہے۔ پتہ نہیں یہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

حضور پاک کا ابا ہے' اماں ہے۔ عقیدہ صحیح رکھو۔ آپؐ فرماتے ہیں **انا سید ولد آدم**۔ میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں۔ خدا کی قسم اگر حضورؐ پر جھوٹ کہوں تو خدا نہ بخشے۔ فرمایا **انا ابن عبدالمطلب**۔ میں عبدالمطلب کا پوتا ہوں۔ فرمایا' علی لکھو **محمدابن عبداللہ**۔ محمد عبداللہ کا بیٹا ہے۔

حدیث میں آتا ہے جب معراج کی رات حضور پاکؐ براق سے اترے تو جبرئیلؑ نے کہا **ھذا ابوک آدم**۔ یہ تیرا ابا آدم کھڑے ہیں۔ آدم آئے استقبال کرتے ہوئے کہنے لگے' **مرحبا بابن الصالح**۔ خوش آمدید' میرا بچہ محمد نیک آگیا۔ آدمؑ بیٹا کہہ رہے ہیں۔ مصطفٰے ابا کہہ رہے ہیں۔ تمہیں اعتبار ہے یا نہیں ہے؟ (ہے) دوستو اللہ ہمیں ہدایت بخشے۔ (آمین) نبی پاکؐ کو دوسری جنس کیوں بناتے ہو' حضورؐ انسان ہیں مگر بڑی شان ہے۔

آپؐ کی آمد پر کیا کیا واقعات ہوئے

ہم پیدا ہوں تو کسی کو پتہ ہی نہیں چلتا۔ نبیؐ کی ولادت ہوئی تو کے کی گلیوں میں خوشبو تھی۔ خدا کی قسم ایک حدیث میں آتا ہے کہ کعبے کی دیواروں سے لائٹ نکلی اور آواز آئی کعبہ مبارک ہو' تجھے بتوں سے پاک کرنے والا آرہا ہے۔

حضورؐ کی ولادت ہوئی تو شام کی پہاڑیاں چمکیں۔ اشارہ ہوا کہ ایک وقت آئے گا کہ محمدؐ جہاں لائٹ پہنچ رہی ہے وہاں محمدؐ تیرے قدم پہنچیں گے۔ وہاں آپؐ تجارت کے لیے گئے تھے۔ بی بی خدیجہؓ کا مال لے کر گئے تھے۔ آپؐ کی ولادت ہوئی تو کسریٰ کے کنگرے گرے۔ ہم پیدا ہوں تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کسریٰ کی حویلی کے جو چودہ شاندار کنگرے تھے گرے۔ اشارہ ہوا کہ بادشاہو! چودہ بادشاہوں کے تاج اس محمدؐ کے قدموں میں نظر آئیں گے۔ (سبحان اللہ)

آپؐ نے فرمایا میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو

حضرت عمرؓ کے دور میں ایسے ہوگیا۔ چودہ بادشاہوں کے تاج عمرؓ کے قدموں میں نظر آ گئے۔ چونکہ یہ بھی نبیؐ کا خلیفہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا **اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر**۔ آپؐ نے فرمایا میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اقتدا کرنا۔ آپؐ نے فرمایا **علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المهدیین**۔ میرے طریقے میرے خلفاء کے طریقوں میں ہیں۔ نبیؐ نے اپنے کام کو بھی سنت کہا۔ خلفاء کے کام کو بھی سنت کہا۔ **علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین**۔ جو کام پیغمبر کرے وہ بھی سنت ہے' جو مدنیؐ کے خلفاء کریں وہ بھی سنت ہیں۔ اس لیے اللہ نے فرمایا' **الٓمٓ غلبت الروم فی ادنی الارض**۔ اللہ نے فرمایا عنقریب روم فتح ہوگا۔ خدا نے خوشخبری دی۔ فاروقؓ کے دور میں فتح ہوگئی۔

حضور کریمؐ کی جب ولادت ہوئی تو اس وقت اللہ نے اس قسم کی کرامات کا ظہور کیا۔ چونکہ نبوت سے پہلے جو کچھ ظاہر ہوا وہ کرامات ہیں۔

نبی اعلان نبوت سے پہلے نبی ہوتا ہے۔ جب تاج نبوت رکھا جائے تو پھر بھی نبی ہوتا ہے۔ نبی اماں کی گود میں بھی نبی ہوتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ کی ولادت ہوئی تو بالکل پاک تھے۔ آمنہ کہتی ہیں کہ نہلانے کی ضرورت نہیں تھی۔ بی بی کہتی ہے' جب آپؐ نے آنکھ کھولی تو میں نے غور سے دیکھا کہ **کان اکحل العینین**۔ اماں نے محمدؐ کی آنکھوں میں سرمہ نہیں لگایا۔ اللہ نے خود محمدؐ کی آنکھوں میں سرمہ لگایا اور ہمیشہ ہی آنکھیں ایسی ہی رہیں۔

حضورؐ کی ولادت

تاریخ میں آتا ہے کہ حضورؐ کی ولادت ہوئی تو ایک ہاتھ زمین پے رکھا اور کچھ کلام بھی فرمایا اور ایک جگہ آتا ہے کہ حضورؐ کی ولادت ہوئی تو جبرئیلؑ مع فرشتوں کے آئے اور کہنے لگے' آمنہ مبارک ہو' میں اس کے انتظار میں تھا۔ میں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار کو دیکھا ہے۔ آج محمدؐ کو دیکھنے آیا ہوں۔ (سبحان اللہ)

نبیؐ کی ولادت ہوئی تو صبح صادق تھی۔ نو ربیع الاول یا بارہ تاریخ تھی۔ بارہ کی تاریخ بھی آتی ہے۔ زیادہ محقق پہلی تاریخ ہے (نو) سوموار کی صبح کو۔

میں یہاں پر ایک نکتہ دیتا ہوں۔ آج نبی کو در در تلاش کرتے ہو۔ میں پوچھتا ہوں کہ حضور پاکؐ عرب میں پیدا ہوئے یا عجم میں؟ (عرب میں) میں بڑے پیار سے دماغ کو درست کر رہا ہوں مہربانی کر کے تعصب کو نکالو بات کو سمجھو۔ حضور پاک عرب میں پیدا ہوئے یا عجم میں؟ (عرب میں) عرب کی سات کروڑ کی آبادی تھی۔ لیبیا' شام' لبنان' یہ سارا عرب ہے' سارے عرب میں پیدا ہوئے یا مکے میں؟ (مکے میں) سارے مکے میں پیدا ہوئے یا عبدالمطلب کی حویلی میں؟ (حویلی میں) ساری حویلی میں پیدا ہوئے یا عبداللہ کے گھر میں؟ (عبداللہ کے گھر میں) سارے گھر میں پیدا ہوئے یا آمنہ کے حجرے میں؟ (حجرے میں) سارے حجرے میں پیدا ہوئے یا آمنہ کے بستر پر؟ (آمنہ کے بستر پر) جبرئیلؑ کہاں آئے؟ (آمنہ کے گھر) عبدالمطلب؟ (آمنہ کے گھر) لوگ دوڑ کر؟ (آمنہ کے گھر) حلیمہ؟ (آمنہ کے گھر) تین سو دائیاں آئیں۔ ساری دنیا اس کے در پر جا رہی ہے اور یہ کہتے ہیں کہ نبی لاہور آیا ہے۔ ایسی غلط باتیں کیوں کرتے ہو۔ میں کہتا ہوں جہاں نبیؐ آئیں وہاں رحمت کا رنگ ہوگا۔ نبیؐ مکے میں آئے تو شام کی پہاڑیاں چمک رہی تھیں۔ محمدؐ مدینے میں آئے تو ننھی بچیوں کو بھی پتہ لگ جاتا ہے۔ ننھی ننھی بچیاں دوڑ رہی ہیں۔ میں جھوٹ نہیں کہتا۔ آپس میں کہنے لگیں آج اپنی گڑیاں چھوڑ دو آج محمدؐ کا استقبال کریں گے۔ چھوٹی چھوٹی بچیاں دوپہر کے وقت حضورؐ کی اونٹنی کے گرد کہتی ہیں۔

نحن جواری من بنی نجار   یا حبذا محمد من جار

ہم بنی نجار کے قبیلے کی لڑکیاں ہیں۔ ہمیں مبارک باد دو کہ محمدؐ ہمارے حصے میں آ گئے ہیں۔

آپؐ فرمانے لگے بیٹیو دھوپ نہیں لگتی؟ کہنے لگیں آپ کی محبت میں دھوپ کا پتہ نہیں چل رہا۔ سب کچھ ہم نے چھوڑ دیا۔ بنی نجار حضورؐ کی اماں کا قبیلہ ہے۔ آج بھی ننھے بچے وہاں استقبال کرتے ہیں (حجاج کا) اور کہتے ہیں۔

یاحجاج الحجاج مرحباً لکم
انتم ضیوفنا نحن خدامکم خدامکم
جاؤا من العرفات والمنیٰ بکم
حبا لعینی حبا لقلبی

جب ہم حج پر گئے تو یہ ان کا گیت تھا۔

ہمارا گیت آج بھی وہی ہے۔ چھائی بہار ہے' جیا بے قرار ہے۔ جس کو دیکھو سینما کو تیار ہے۔ اللہ ہمیں معاف فرمائے۔ آمین کہو۔ (آمین) ہنسنے کی بات نہیں سمجھنے کی بات ہے۔ عزیزان من حضورؐ کی ولادت پر بات ہو رہی تھی۔

تر ہوئی باران رحمت سے یہ زمیں
جہاں میں آئے رحمۃ للعالمین

نبی پاک پیدا ہوتا ہے، تمہیں کس نے کہا کہ نبی ہم جیسا ہوتا ہے۔ خود حضورؐ نے فرمایا **ایکم مثلی**۔ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ کہو کوئی نہیں کر سکتا۔ کوئی کر سکتا ہے؟ (نہیں) ہم بات کریں تو ہمارے منہ سے تھوک نکلتی ہے۔ نبیؐ بات کرے تو نور نکلتا ہے۔

ہمارے چہرے کو دیکھو تو کوئی فائدہ نہیں۔ پیغمبر کے چہرے کو دیکھو تو جنت کا ٹکٹ مل جاتا ہے۔ صحابیؓ بن جاتا ہے۔

نبیؐ مسکرا دے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ نبی جس گلی سے گزر جائے وہاں تین تین دن تک خوشبو ہوتی ہے۔ کوئی مقابلہ کر سکتا ہے؟ (نہیں)

ہمیں ایک سائیکل نہیں ملتی اور پیغمبر کے انتظار میں براق کھڑا ہے۔ ستر ہزار فرشتے قدموں میں کھڑے ہیں۔

ہمارے میزبان آپ دوست ہیں۔ نبیؐ کا میزبان خود اللہ ہوتا ہے۔ نبی کا محافظ اللہ ہوتا ہے۔ پیغمبر سو جائے تو خود خدا جگاتا ہے۔ شاگرد فرش پے ہوتا ہے' استاد عرش پے ہوتا ہے۔

حضورؐ کی انگلی کا اشارہ

پیغمبر کی انگلی کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ نبیؐ اشارہ کرے، تو چاند دو ٹکڑے ہو جائے۔ نبیؐ اشارہ کرے، تو علی المرتضیٰؓ کی آنکھ کا درد ختم ہو جائے۔ نبیؐ اشارہ کرے تو، ابو بکرؓ کی ایڑی سے زہر ختم۔ نبیؐ ہاتھ رکھے، تو انگلیوں سے پانی کے فوارے جاری ہو جاتے ہیں۔ نبیؐ ہاتھ اٹھائے، تو بارش شروع ہو جائے۔ نبیؐ کعبے کا غلاف پکڑے، تو عمر فاروقؓ کلمہ پڑھ لیں۔ نبیؐ اشارہ کرے، تو بادل گھومتے ہوئے نظر آئیں۔ نبیؐ بوڑھی بکری پر ہاتھ رکھیں، تو دودھ بڑھ جائے۔ کالے جلیبیب پر ہاتھ پھیرے، تو منہ چمکنے لگ جائے۔ محمدؐ قیامت کے دن ہاتھ اٹھائیں گے، تو خدا جنت کے دروازے کھول دیں گے۔ یہ مبالغہ نہیں کر رہا جو کچھ کہہ رہا ہوں بالکل صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؐ کی غلامی عطا کرے۔ (آمین)

حضورؐ کون ہیں؟

آج لوگ دنیا کے ٹھیکے دار بن گئے ہیں کہ ہم نبی کو مانتے ہیں۔ میں کہتا ہوں تم نبی کو جانتے بھی نہیں۔ ہم نبی کو پہچانتے ہیں۔ تم اپنا نبی تلاش کرو، ہمارا نبی آمنہ کا فرزند ہے، عبداللہ کا چاند ہے، عبدالمطلب کا پوتا ہے۔ قریشی ہے۔ بنوہاشم سے ہے۔ بی بی عائشہ صدیقہؓ بی بی حفصہؓ بی بی سلمہؓ بی بی صفیہؓ بی بی جویریہؓ بی بی میمونہؓ بی بی ام حبیبہؓ یہ ساری ہماری مائیں ہیں۔ آپؐ ان کے شوہر پاک ہیں۔ تریسٹھ سال کی عمر ہے۔ دس چچوں کا بھتیجا ہے۔ گیارہ بیویوں کا شوہر ہے۔ چار بیٹوں کا باپ ہے۔ خدا کا محبوب ہے۔ امت کا نبی ہے۔ امام الانبیاء ہے۔ نام اس کا محمد مصطفےٰؐ ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایمان تازہ ہو رہا ہے؟ (جی) اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؐ کی سچی غلامی عطا کرے۔ (آمین) میں کسی کو گالیاں نہیں دیتا، ہم دین سمجھاتے ہیں۔

وہ صحابی کہتا ہے کہ حضرت آپ نہیں آئے تھے تو اپنی بچیاں بھی اچھیاں نہیں لگتی تھیں۔ لیکن آج آپ آئے ہیں تو بھتیجیاں بھی آپ کی برکت سے پیاری لگتی ہیں۔ یہ سب حضورؐ کی برکت ہے ورنہ ہمیں کون پوچھتا تھا۔

جب آپؐ مکہ میں تھے تو آپؐ مکی تھے۔ حضرت آمنہؓ کہتی ہیں کہ جب میں

نے آپ کو سینے سے لگایا تو عجیب انداز تھا۔ سینہ بھی ٹھنڈا ہوگیا۔ یعنی ماں کا سینہ بیٹے کو سینے سے لگانے سے ٹھنڈا ہوگیا۔ آمنہ کہتی ہیں' دودھ بڑھ گیا' اور فرماتی ہیں مجھے کوئی تکلیف نہ ہوئی' جیسے عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ قدرت نے سب آسانی کر دی۔

حلیمہؓ کہتی ہے کہ میں مایوس ہو کر جا رہی تھی۔ پینتیس سال کی میری عمر' کم والا میرا حارث' اونٹنی میری کمزور' قابل غور' بچہ میرا بیمار' بخار' سر میں ازار' میں بالکل بے کار' نہ ہم دکاندار' نہ مال دار' نہ زمیندار' پریشان حال' بالکل بے زار۔ کہتی ہیں کہ جب پتہ چلا کہ ایک بچہ ہے اور اس کا باپ بھی نہیں ہے' یتیم ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہیں یہ در یتیم ہے' یہ لاوارث نہیں اس کا خدا وارث ہے۔ میں کہتا ہوں نبی کا خدا وارث ہے۔ محمدؐ امت کے وارث ہیں۔ اتنی باپ کو اولاد کی فکر نہیں جتنی مصطفیٰؐ کو امت کی فکر ہے۔ قیامت کے دن باپ بھلا دے گا۔ **یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ۔** کسی نے کہا ہے۔

خدا کے روبرو قیامت کو جب روز جزا ہوگا
نہ اس دن باپ بیٹے کا' نہ بیٹا باپ کا ہوگا
نہ زوجہ اپنے شوہر کی' نہ شوہر بیوی کا ہوگا
ستارے ٹوٹ جائیں گے' زمین پر زلزلہ ہوگا

کسی نے کہا ہے۔

دراں روز کہ از فعل و پرسند قول
اولوالعزم را دل او برلرزد ز ہول
بجائے کہ دہشت خرندم بیا
تو عذر گناہ را چہ داری بیا

لمن الملک الیوم للہ الواحد القھار۔ یہ حال ہوگا۔ جب حقیقی باپ اپنی اولاد کو نہیں سنبھالے گا وہاں محمدؐ اس وقت تک پل صراط پر قدم نہیں رکھیں گے' جب تک اس گنہگار امت کو پار نہ کرالیں گے۔

قیامت کے دن حضورؐ کہاں ملیں گے

ایک حدیث میرے ذہن میں ہے۔ بی بی عائشہؓ پوچھتی ہے کہ حضرت قیامت کے دن میں آپؐ کو کہاں تلاش کروں۔ فرمایا **عندالمیزان**۔ حضرت اگر وہاں آپ نہ ملیں تو۔ فرمایا' **عندالحساب**۔ حضرت اگر وہاں نہ ملیں؟ فرمایا **عندالصراط**۔ فرمایا' صدیقہ اس وقت تک پل صراط پر قدم نہیں رکھوں گا' جب تک ان گنہگاروں کو پار نہیں پہنچادوں گا۔ (سبحان اللہ) ہمیں تو شرم نہیں آتی کہ اس نبیؐ کا کلمہ پڑھتے ہیں اور اس کی سنت سے ہمارا تعلق نہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ اس کا قرآن غلط ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے۔ دعا کرو کہ اللہ ہمیں حضورؐ کی گلیوں کے ذروں سے بھی پیار عطا فرمائے۔ (آمین)

علماء دیوبند کی حضورؐ سے محبت

ہمارا آج بھی پیار ہے۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو کسی نے مدینے کا رومال پیش کیا تو آپ نے اس رومال کو آنکھوں پر رکھا۔ اس کو سینے سے لگایا کسی نے کہا حضرت آپ رومال کو چوم رہے ہیں۔ یہ تو ایران اور چین میں بنتے ہیں پاکستان سے بھی جاتے ہیں۔ فرمایا' او میاں رومال کو نہیں چوم رہا۔ محبوبؐ کی گلیوں کی لگی ہوئی ہوا کو چوم رہا ہوں۔ ہمیں اس ہوا سے بھی پیار ہے' خدا کرے پیار رہے۔ (آمین)

آج دنیا ہمیں کچھ کہے۔ **ان ھذا الا بھتان عظیم**۔ یہ ہمارے اوپر بہتان ہے کہ ہم نبیؐ کو نہیں مانتے۔ آج بھی الحمدللہ ہمیں اپنے بزرگوں پر فخر ہے۔ قاری فتح محمد کو ان کے داماد نے خط لکھا کہ حضرت میری بیٹی بالغ ہوگئی ہے شادی کرنی ہے آپ آ جائیں۔ فرمایا مدینے کی جدائی برداشت نہیں ہوتی۔ مغرب سے لے کر عشاء تک چھ سپارے' عشاء سے سحری تک پندرہ سپارے ہر روز قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔ ہمیں ایسے آدمی دکھاؤ۔ میں تو چیلنج کرتا ہوں۔ **ھؤلاء آبائی فجئنا بمثلہم**۔ یہ ہمارے بڑے ہیں کوئی ہمیں ان جیسا دکھائے۔

کہنے والو! تم جو کچھ بھی ہمیں کہو تم ٹھیکیدار ہو۔ مگر میں قرآن کی ایک آیت

پڑھتا ہوں۔ **فستبصرو یبصرون** قیامت کے دن تم بھی اپنا حال دیکھنا ہم بھی اپنا حال تمہیں بتائیں گے۔

حضرت شاہ جیؒ کا مقام

حضرت لاہوری فرماتے ہیں کہ جس رات مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فوت ہوئے تو میں نے خواب دیکھا، تہجد کے بعد حضورؐ صحابہ کے ساتھ انتظار میں کھڑے ہیں، میں نے پوچھا آقا کیا بات ہے۔ فرمایا ختم نبوت کا مجاہد آرہا ہے، جنت میں لینے کے لیے خود کھڑا ہوں۔ (سبحان اللہ) یہ کہنے والا احمد علی لاہوری ہے امید ہے کہ جھوٹ نہیں کہا۔

یہ لاہوریؒ وہ شخص ہے جس نے چٹائی پر بیٹھ کر پینتالیس برس اللہ کے قرآن کا درس دیا ہے، جس کی دیانت کو، آپ بھی انشاء اللہ سمجھیں گے۔ جس نے تیرہ عمرے کیے اور سات حج کیے۔

رات مولانا یوسف بنوریؒ کا تذکرہ کررہا تھا، طلباء بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے کہا آج ان کا بیٹا یتیم نہیں ہوا، پورے طلباء یتیم ہوگئے ہیں۔ محراب یتیم ہے۔ مسجد یتیم ہے۔ آج بنوری چلا گیا۔ بنوری نے بائیس حج کیے اور فرمایا اٹھارہ سال متواتر رمضان شریف کا اعتکاف محمد کریمؐ کی مسجد میں بیٹھا رہا ہوں۔

(نعرے لگاتے ہوئے کسی نے نعرہ لگایا مفکر اسلام مفتی محمود زندہ باد) تو مولانا نے فرمایا) مفتی صاحب اور ہم بھی اس انتظار میں ہیں اور انشاء اللہ کل پرسوں تک اسلام کی کرنیں نظر آئیں گی۔ ہم نے اشتہار دے دیا ہے، کہ اسلام نافذ کروں ورنہ ہمیں پھر ایک اور قربانی دینا پڑے گی۔ میں تو کہتا ہوں کہ لوگ فتاویٰ عالمگیری، فقہ حنفی، نظام مصطفیٰؐ کی بات تو کرتے ہیں، لیکن نظام مصطفیٰ میں وہ چیزیں نہیں، جو تم کرتے ہو۔ اگر یہ نظام مصطفیٰ نافذ ہوتا ہے، تو اصل اور نقل کا پتہ چل جائے گا۔ نظام مصطفیٰ میں گیارہویں ہے؟ (نہیں) اختلاف نہ کرنا۔ صحابہ نے گیارہویں دی ہے؟ (نہیں) حضورؐ کا کوئی حکم ہے؟ (نہیں) یہ قبروں پر قوالی ہے؟ (نہیں) یہ میلے ہیں؟ (نہیں) یہ عرس ہیں؟ (نہیں) یہ طبلے بجانا؟ (نہیں) قبروں پر اذانیں ہیں؟ (نہیں) یہ

انگوٹھے چومنے؟ (نہیں) یہ ختم شریف؟ (نہیں) اسلام اسلام کا نعرہ لگا رہے ہو۔ صحیح اسلام آیا تو تمہیں پریشان ہونا پڑے گا۔ یہ تعزیے اسلام میں ہیں؟ (نہیں) یہ دھل دھل' میں آندہ پیاں تو جل جل۔ یہ ہے؟ (نہیں) یہ اسلام میں نہیں۔

میں نے سنا ہے کہ بخاری صاحب ملتان سے گزر رہے تھے کہ ایک شخص کہہ رہا تھا کہ گھوڑا پتر دے۔ ملتانی زبان میں کہہ رہا تھا۔ بخاریؒ نے پکڑ کر کہا' گھوڑا پتر نہ دے سی' وچھیرا دے سی۔ وہ بہت پریشان ہوا۔ دوستو یہ چیزیں نظام مصطفیٰؐ میں نہیں ہیں۔ ایمان سے بتاؤ ہیں؟ (نہیں) یہ نعرہ غوثیہ ہے؟ (نہیں) یہ کوئی پاکستانی مذہب ہے' کوئی ہندوستانی مذہب ہے' زیادہ ایرانی مذہب ہے' دعا کرو اسلام آئے۔ (آمین)

اس لیے تو لوگ دھڑک رہے ہیں کہ اگر اسلام آیا تو کام گڑبڑ ہو جائے گا۔ ہمارا تو وہ اسلام ہو گا جو اللہ کے گھر سے نکلے گا' محمدؐ کے در سے نکلے گا۔ (سبحان اللہ)

ہم پیران پیرؒ کی غلامی دودھ میں نہیں کریں گے۔ ہم پیران پیرؒ کی سوانح پیش کریں گے۔ عبدالقادر جیلانی' محبوب سبحانی' قطب ربانی' شیخ یزدانی' پیر حقانی' ولایت کی نشانی' اللہ کی مہربانی' عامل قرآنی' کُشندہ پیشانی' چہرہ نورانی' سناؤں اس کی زبانی؟ حضرت پیران پیرؒ جب چلتے تھے تو دائیں قدم پر "اللہ" بائیں پر "ھو"۔ اللہ ھو۔ پیران پیرؒ خدا کی قسم رمضان المبارک میں ساٹھ قرآن کریم ختم کرتے تھے۔ یہ چیز مشکل ہے اور دودھ پینا آسان ہے۔

قیامت کے دن علی ہجویری ڈنڈا لے کر آ جائیں گے' کہیں گے ان کو گیارہ پیالے دیئے مجھے ایک بھی نہ دیا کیوں؟ میں ولی نہیں تھا؟ یہ سخت گڑبڑ ہو گی۔ سوا لاکھ ملتان کے اٹھ آئیں گے اور دودھ تمہیں ملے گا نہیں۔ دوستو! یہ ان لوگوں نے تماشا بنا رکھا ہے۔

میں نے ایک جگہ پوچھا کہ یہ بڑی دیگ کیوں ہے۔ کہنے لگا' چھوٹی دیگ ہو، تو چھوٹی گیارہویں' بڑی دیگ ہو، تو بڑی گیارہویں۔ دعا کرو خدا ہمیں پیران پیر کا غلام بنائے۔ (آمین)

ہم قادری ہیں

پیران پیر حنبلی تھے۔ خدا کی قسم پیران پیرؒ جب تقریر کرتے تھے، تو چھ چھ جنازے اٹھتے تھے۔ ہم قادری ہیں۔ میرے دین پور نے فیض لیا ہے۔ بھرچونڈی سے، بھرچونڈی نے سوئی سے (احمد علی لاہوریؒ میرے دین پور کا مرید ہے)

انہوں نے فیض لیا ہے سید محمد راشد رحؒ سے، چلتے چلتے عبدالقادر جیلانی تک ہمارا سلسلہ پہنچ جاتا ہے۔ انہوں نے ابو سعید سے چلتے چلتے انہوں نے حسن بصری سے، انہوں نے فیض لیا ہے حضرت علیؓ سے، حضرت علی نے نبیؐ سے، نبیؐ نے خدا سے۔ (سبحان اللہ) ہم بھی اسی در کے غلام ہیں۔ میرے دین پور میں مغرب کے بعد ذکر ہوتا ہے لا الہ الا اللہ۔ جو پیران پیرؒ نے سبق دیا آج بھی دین پور میں گونج رہا ہے۔ یہ ہے صحیح تابعداری۔

حضرت پیران پیرؒ کی تعلیمات

پیران پیرؒ "غنیۃ الطالبین" میں لکھتے ہیں **امنا والبوک، والتنبور، الجھلان، الذی یلعب بالترک لا یجلس ھناک ولا یسمع لان کل ذلک محرم فی شریعۃ النبیؐ**۔ یہ تنبورے، یہ نر بجانا، یہ گانے بجانے۔ فرمایا یہ سب محمدؐ کی شریعت میں حرام ہے۔ جہاں گانا بجانا سنو، نہ وہاں بیٹھو نہ سنو کیونکہ حرام ہے۔ یہ "غنیۃ الطالبین" میں لکھا ہے۔ میرا حافظہ الحمدللہ صحیح ہے۔

پیران پیرؒ فرماتے ہیں **اذا زرت قبرا لا تمسہ ولا تلسہ ولا تقبلہٗ** جب قبر کی زیارت کرو تو ہاتھ بھی نہ لگاؤ۔ لتاڑو بھی نہ، نبیؐ نے فرمایا، جو قبر پر ٹانگ رکھتا ہے یوں سمجھے کہ جہنم کے انگاروں پر کھڑا ہے۔

ہم کیا کرتے ہیں کہ کچی کو لتاڑتے ہیں اور پکی کو پوجتے ہیں۔ ناراض نہ ہونا۔

ملتان میں سوا لاکھ اولیاء ہیں، شاہ رکن عالم، بہاء الدین زکریاؒ، حضرت شاہ جمالؒ، جن پر قبہ ہے وہاں میلہ بھی ہوتا ہے، لوگ بھی جاتے ہیں۔ جس ولی کا مزار

سادہ ہے نہ وہاں کوئی دیا جلاتا ہے' نہ کپڑا ڈالتا ہے' نہ کوئی فاتحہ پڑھتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم چونے کے عاشق ہو' اولیاء کے عاشق نہیں ہو۔

جو کچھ آج کل حضرت علی ہجویریؒ کے مزار پر ہو رہا ہے' کوئی جیب تراشی کر رہا ہے' کوئی سگریٹ پی رہا ہے' کوئی مونچھوں کو تاؤ دے رہا ہے' کوئی ریڈیو سن رہا ہے' کوئی مٹھائی کھا رہا ہے۔ ان کو ثواب اس کا پہنچ رہا ہے؟ اسی طرح وہاں جانا چاہیے؟ (نہیں) نبیؐ فرماتے ہیں جب قبرستان جاؤ جوتا اتار کر جاؤ۔ جاؤ تو "السلام علیکم یا اھل القبور" کہو۔

پیران پیرؒ فرماتے ہیں گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ پڑھو **اوشی من القران**۔ جتنا قرآن آتا ہے قبرستان جا کر پڑھو۔ **ثم یھدی ثوابہ روح صاحب القبر**۔ پھر قبر والی روح کو ثواب بخش۔ **ثم یسال اللہ حاجتہ** جو کچھ مانگے اللہ سے مانگ۔

مانگو کس سے؟ (اللہ سے) میرے نبیؐ نے فاروقؓ کو کس سے مانگا؟ (اللہ سے) میرے پیغمبر نے فتح و نصرت میدان بدر میں کس سے مانگی؟ (اللہ سے) میرے پیغمبر نے ابوہریرہ کی والدہ کے لیے ہدایت کس سے مانگی؟ (اللہ سے) میرے نبیؐ نے جمعہ کے دن بارش کس سے مانگی؟ (اللہ سے)

حضورؐ نے بارش بھی اللہ سے مانگی

صحابی کھڑا ہوتا ہے۔ کہتا ہے یارسول اللہؐ کئی دن ہوگئے ہیں۔ گرمی ہے اور بارش بھی نہیں برس رہی۔ کہتا ہے **ھلکت الاموال و خربت الارض** مال تڑپ رہا ہے اور زمین اجڑ رہی ہے۔ **فادعوا من اللہ** اللہ سے دعا مانگو۔ یہ نہیں کہا کہ آپ خود بارش برسا دیں۔ سارے صحابہ بیٹھے ہیں۔ یہ کہتا ہے **فادعوا من اللہ ان یمطر علینا مطرا رحمۃ** خدا سے دعا مانگو کہ اللہ ہمارے اوپر بارش برسائے۔ نبیؐ نے فرمایا **اللھم اغثنا غیثا مغیثا مرئیا مریئا نافعا غیر ضار عاجلا غیر آجل** اللہ میری فریاد سن۔ اللہ بارش برسا۔ یااللہ ایسی بارش کہ میری فریاد تیرے دربار میں پہنچ جائے۔ یااللہ نفع دینے والی ہو نقصان نہ دے۔ جلدی

برسا دے۔ محمدؐ کی دعا کو قبول کر لے۔ نبیؐ نے کس سے مانگا؟(اللہ سے) ہم کہتے ہیں کہ نبی بھی اس سے مانگتا ہے۔ تم کہتے ہو کہ لے ٹکڑو دے پتر۔ میں تمہارے عقیدے کو کہاں لے جاؤں۔ دعا کرو خدا ہمیں صحیح عقیدہ عطا فرمائے۔ (آمین)

لوگ غلطی کرتے ہیں اور ناراض ہمارے ساتھ ہوتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں ضرور قبرستان جاؤ مگر قبر کی زیارت ہے' خدا کی عبادت ہے' میرے نبی کی عبادت ہے؟ (نہیں) نبیؐ کے روضے کا طواف ہے؟ (نہیں) نبیؐ کی جالی کو شریعت چومنے کی اجازت دیتی ہے؟ (نہیں) عبادت اللہ کی ہے' اطاعت رسول اللہ کی ہے۔

فلیعبدوا رب هذا البیت بیت اللہ کے رب کی عبادت کرو۔ **من زار قبری** میری قبر کی زیارت کرو۔ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا' قرآن پڑھ رہا ہوں یا حدیث پڑھ رہا ہوں۔

بی بی حلیمہؓ کے گھر تک کی بات میں نے کرنی ہے۔ آپ تھکے تو نہیں بیٹھے۔ میں بات ختم کر رہا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ تمہارے اس محلے کو دین سے آباد فرمائے۔ (آمین) میں حضورؐ کا پیغام اس محلے میں پہنچا رہا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امت کو حکم

نبیؐ فرماتے ہیں کہ اپنا مکان اتنا اونچا نہ بناؤ کہ کسی کی ہوا رک جائے۔ صاحب ولادت کی بات سنو' جن کی ولادت باسعادت ہو رہی ہے۔ فرماتے ہیں امیرو! اگر غریب کے پاس پیسے تھوڑے ہیں' اس کی جھونپڑی چھوٹی ہے تو اپنا مکان اس سے پوچھ کر بناؤ۔ اگر تونے اتنی اونچی بلڈنگ بنا دی کہ اس کی ہوا رک گئی تو تو سمجھ لے کہ تو جنت کی ہوا سے محروم ہوگیا ہے۔

آپؐ فرماتے ہیں **ولا توذ جارک بقدرک** اوئے امیر! اگر تیرا ہمسایہ غریب ہے۔ عورت بیوہ ہے' بچے یتیم ہیں۔ تو اپنی بلڈنگ میں مرغیاں بھون بھون کر نہ کھانا۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی خوشبو پہنچے اور یتیم چیخ پڑے۔ اماں ابا نہیں' اس لیے ہمیں خشک روٹی نہیں ملتی۔ دیکھنا کسی یتیم کی چیخ عرش پر پہنچ گئی تو خدا تیرے بچوں کو

چیخنے پر مجبور نہ کر دے۔ یہ حضورؐ کا سبق ہے۔ یہ میں محلوں میں دین پہنچا رہا ہوں۔
میں نبیؐ کا حکم بتاتا ہوں۔ میرا محبوب فرماتا ہے **اکبر الکبائر الاشراک باللہ و قتل النفس التی بغیر الحق و عقوق الوالدین والزانی جارہ** خدا کی ذات میں شریک کرنا' کسی جان کو ناحق قتل کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' ہمسائے کی لڑکی سے زنا کرنا ایک جیسے گناہ ہیں۔

نبیؐ فرماتے ہیں کہ ہمسائے کی دیوار پر لکڑی نہ رکھو۔ ہمسائے کی دیوار میں کیل نہ لگاؤ' ہمسائے کی گلی میں کوڑا کرکٹ نہ پھینکو۔ حضورؐ فرماتے ہیں خبردار! ہمسایہ جائے تو اس کے گھر کی حفاظت کرو۔ ہمسایہ بیمار ہو تو بیمار پرسی کرو۔ ہمسایہ فوت ہو جائے،تو اس کے جنازہ میں شریک ہو جاؤ۔ آج تو محلے محلے میں لڑائی ہے۔ میں اس پیغمبر کا پیغام دے رہا ہوں۔ دعا کرتا ہوں خدا تمہارے گھروں میں دین پہنچائے۔ (آمین)

بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک دن گوشت بھون کر بیٹھی۔ میں نے کہا حضرت آج مزہ ہے۔ بھونا ہوا گوشت ہے آپ کے لیے۔ آپ نے پانی کا اتنا بڑا پیالہ اس میں اور ڈال دیا۔ میں نے کہا حضرت میں نے بڑے مزے کا گوشت بنایا تھا۔ فرمایا عائشہ! اکیلا نہیں کھاؤں گا۔ چالیس گھروں تک جو بیوہ ہیں' میں محمد ان کے پاس بھی یہ اللہ کی نعمت اور نبی کا تحفہ پہنچاؤں گا۔ پھر گوشت کے قریب بیٹھ گئے۔ فرمانے لگے فلاں بوڑھی کو بلاؤ' فلاں بیوہ کو بلاؤ' فلاں اندھی کو بلاؤ' فلاں لنگڑی کو بلاؤ۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کچھ نہ بچا۔ سارا پیغمبرؐ نے بیٹھ کر تقسیم کر دیا۔ سیرت یہ ہے۔

ہم سارا گوشت کھا کر ایک ہڈی بچا کر کہتے ہیں یہ کھا لو (تبرک) سارا دودھ پی،کر دو گھونٹ بچا کر یہ پی لو تبرک۔

پیغمبرؐ کے پاس دودھ آتا ہے تو فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ پلاؤ اصحاب صفہ کو۔ پہلے میرے ستر صحابہ پئیں گے،ان کا بچا ہوا میں پیوں گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر شعبے میں خدا کی قسم! ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ کپڑا پہننا سکھایا' سرمہ لگانا سکھایا' ہمیں سونا' جاگنا سکھایا۔ خدا کی قسم مسجد

میں آنا سکھایا۔ ہنسنا سکھایا' رونا سکھایا' ہر چیز پیغمبر نے سکھائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے مزار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین)

بی بی حلیمہؓ آتی ہے۔ حلیمہؓ آج تیرا بھی تذکرہ ہو رہا ہے۔ تین سو دائیوں کا مجھے پتہ نہیں۔ تیرا پتہ ہے۔ اس لیے کہ تیری گود میں آقائے نامدار آئے ہیں۔

حلیمہؓ کہتی ہے کہ پینتیس سال میری عمر تھی۔ ایک میرا بچہ جس کا نام عبداللہ تھا' روتا تھا۔ نہ سوتا تھا' پریشان ہوتا تھا۔ میری اونٹنی تھی۔ کمزور' قابل غور۔ نہ چال نہ ٹور۔ بیٹھی رہتی عام طور، پر ہڈیوں کا ڈھانچہ' بالکل پرانا سانچہ۔ یہ جملے یوں ہی نکل جاتے ہیں۔ (میں نے اپنی شاعری کو نثر میں ڈھال دیا ہے۔ حضرت دین پوریؒ)

بی بی کہتی ہے کہ میں آئی۔ میں نے کہا ایک بچہ ہے' جس کو کوئی نہیں لیتا۔ یہ پتہ نہیں تھا کہ ساری دنیا اسی کو لے گی۔

یہاں علماء نے بڑے بڑے نکتے لکھے ہیں۔ اس کا نام حلیمہ سعدیہ ہے۔ حلیمہ تونے حلم کیا تو تجھے سعادت مل گئی۔ نام میں بھی اثر ہے' پتہ نہیں اور عورتوں کا کیا نام ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکات

بی بی کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ میں بھی ایک دائی آئی ہوں۔ انہوں نے کہا ایک بچہ ہے لیکن ہے یتیم۔ میں نے کہا کہ چلو کچھ نہیں تو خالی جانے سے تو بہتر ہے۔ یہ پتہ نہیں تھا کہ سب کچھ مل جائے گا۔ میں گھر گئی تو آپ سفید چادر اوڑھ کر سو رہے تھے۔ کہتی ہے کہ میں نے چادر ہٹا کر آپ کا چہرہ دیکھا تو آپ تھوڑا سا مسکرائے۔ پتہ نہیں آپ کی مسکراہٹ میں کتنا اثر تھا۔ دودھ ابلنے لگا۔ غم نکلنے لگا' دل اچھلنے لگا۔ نقشہ بدلنے لگا۔ میں نے خاوند سے کہا پینتیس سال سے بچے دیکھ رہی ہوں۔ نہ ایسا حسین بچہ دیکھا' نہ ایسا بخت والا بچہ دیکھا ہے۔ یہ ہنستا ہے اور میرے پستانوں میں دودھ کھولتا ہے۔ کہتی ہیں کہ میں نے سینے سے لگایا تو سارے وجود میں

خوشبو ہوگئی۔ وہ اونٹنی گردن اٹھا کر بیٹھی ہے۔ میرے گھر والا بھی ٹھیک ہوگیا۔ میرا بچہ جو رو رہا تھا' وہ بھی چپ ہوگیا۔

میں تو یہی کہتا ہوں کہ جہاں نبی ہوتا ہے' وہاں رحمت کا رنگ ہوتا ہے۔ یہاں نبی آتا ہے اور سیلاب بھی آتا ہے۔ نبی بھی آتا ہے اور ژالہ باری ہو جاتی ہے۔ حضور مدینے آئے تو مدینہ روشن ہوگیا۔ صحابہ کہتے ہیں **قد اضاء المدینۃ** مدینہ روشن ہوگیا۔ ننھی بچیوں کو پتہ چل گیا۔ ہر صحابی گھر میں بستر بچھا کر بیٹھا تھا کہ محمدؐ میرے گھر آئیں گے۔ جہاں نبیؐ آتا ہے' وہاں رنگ لگ جاتا ہے۔ عورتیں چھتوں پر تھیں۔ یہودی کہہ رہا تھا **قد جاء جد کم و مطلوبکم** انتظار کرنے والو تمہارا مقصود آ رہا ہے۔

یہودیوں کا بہت بڑا عالم عبداللہ بن سلام۔ تین سوالات لے کر آتا ہے۔ کہتا ہے میں مناظرہ کروں گا۔ بس حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا چہرہ دیکھ کر کاغذ کو پھاڑ دیا اور کہتا ہے **واللہ ھذا الوجہ لیس الوجہ الکذاب** خدا کی قسم یہ چہرہ جھوٹا نہیں۔ نبوت چمک رہی ہے۔ (سبحان اللہ)

نقاب پکڑ کر کہتا ہے محمدؐ آیا تو میں کسی اور خیال میں تھا۔ اب میں تیرا غلام بن چکا ہوں۔ آج بھی جہاں حضورؐ ہیں' وہاں دجال؟ (نہیں آئے گا) وہاں قحط؟(نہیں آئے گا) وہاں زلزلہ؟ (نہیں آئے گا) وہاں عذاب؟(نہیں آئے گا) وہاں ژالہ باری؟ (نہیں ہوتی) خدا کی قسم! خدا کی قسم!! جہاں میرے نبی کا ڈیرہ رہے گا' دور اندھیرا رہے گا۔ رحمت کا بسیرا رہے گا۔ ہمیشہ نبوت کا سویرا رہے گا۔ کیوں ہمیں بدھو بناتے ہو۔ بیٹھے بیٹھے کھڑے ہو جاتے ہو،اور کہتے ہو آپ آ گئے ہیں۔ پھر ہمیں دکھاؤ۔ ہم انتظار میں ہیں' مہربانی کرو۔ دعا کرو خدا ہم سب کو حضورؐ کے دروازے پر لے جائے۔ میں نے رات بھی کہا کہ یہ ایک سازش ہے۔ کون اتنی رقم خرچ کر کے مدینے جائے۔ تھوڑے سے لڈو منگوا کر نبی کو بلا لیتے ہیں۔ وہاں جا کر ویسے ہی یہ نماز بھی نہیں پڑھتے۔ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے دشمن ہیں۔ اس لیے نبی ہمارے پاس آئے۔ ہم نہیں جاتے۔ ہم تو جائیں گے۔ میں بلال حبشی ہوں۔ حبشہ چھوڑ کر آؤں گا۔ میں سلمان

فارسی ہوں۔ میں دھکے کھا کر بھی محمدؐ کے در پر جاؤں گا۔ انشاء اللہ۔ یہ میں نے مسئلہ سمجھا دیا۔

حضورؐ کی ولادت پاکستان میں ہے یا عرب میں؟ (عرب میں) سارے عرب میں یا مکے میں؟ (مکے میں) سارے مکے میں یا عبدالمطلب کی حویلی میں؟ (حویلی میں) ساری حویلی میں یا عبداللہ پاک کے گھر میں؟ (گھر میں) اس کے سارے گھر میں یا آمنہ پاک کے بستر پر؟ (بستر پر) سارے وہاں آ رہے ہیں یا نبی ہر گھر جا رہا ہے۔ اللہ تمہیں بھی وہاں لے جائے۔ (آمین)

نبیؐ مکی یا مدنی ہے یا نبی لاہوری ہے۔ (مکی یا مدنی ہے) جب یہاں آ جائے تو لاہوری بن جائے۔ ایسا نہیں کہیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ میں ہیں

میں اس چیز کا قائل ہوں کہ نبیؐ مدینے میں اور نبوت ہر جگہ ہے۔ نبی وہاں ہیں' رسالت ہر جگہ ہے۔ نبیؐ وہاں ہیں' رحمت ہر جگہ ہے۔ سورج نو کروڑ میل دور ہے' لائٹ پہنچ رہی ہے۔ محمدؐ مدینے کے تخت پر ہے' نبوت پہنچ رہی ہے۔ یہ ہے لطف۔ اللہ ہمیں ہدایت بخشے۔ یہ میں نے آپ کا عقیدہ صحیح کر دیا ہے۔

علماء نے عجیب تاریخ لکھی ہے۔ کہتی ہے (حلیمہ) کہ میں نے دودھ پلا کر اونٹنی تیار کی۔ یہاں مجھ سے دو موتی لے لو۔ میں حضورؐ کا آخری پیغام بھی دوں گا۔ انشاء اللہ۔ ایک آمد کا پیغام۔ ایک آخری۔ بی بی صدیقہؓ کی گود کا پیغام۔ آپ کا ایمان تازہ کر کے جا رہا ہوں۔ دعا کرو خدا ہمیں تعصب سے' حسد سے' نفاق سے' اشتقاق سے۔ اختلاف سے خدا تعالیٰ ہمیں بغض سے۔ عناد سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

ہم حنفی ہیں' منفی نہیں

عزیزو! میں لڑانے نہیں آیا۔ میں آپ کا بھائی ہوں۔ میں بہت سنجیدہ ہوں۔ ہمیشہ میں نے تقریر ایسی کی ہے کہ جس سے اتفاق پیدا ہو' ہمارا آپ کا قرآن ایک

ہے۔ نبیؐ کا فرمان ایک ہے۔ تمہارا ہمارا خدا ایک ہے' رسول ایک ہے۔ قرآن و حدیث ایک ہے۔ ابوحنیفہ ایک ہے۔ میں نے تو کہا ہے کہ ہم حنفی ہیں' منفی نہیں۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ (آمین)

پیغمبر جہاں بھی پہنچے' اجڑے آباد ہوتے ہیں۔ ابو ایوب انصاری کے گھر پہنچے تو اس کا گھر آباد ہوا۔

صدر کو صدارت پر بٹھاؤ

بی بی کہتی ہے کہ جب ہم اونٹنی پر بیٹھے تو میں پیچھے بیٹھی اور گود میں حضورؐ کو بٹھایا۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ اونٹنی اٹھی اور بیٹھ گئی۔ پھر میرا خاوند بیٹھا۔ پیچھے میں حضورؐ کو لے کر بیٹھ گئی۔ پھر اونٹنی اٹھی اور بیٹھ گئی۔ ہم نے سوچا کہ اب بڑی مشکل بن گئی ہے۔ سفر بھی بڑا لمبا ہے۔ میرا پہلا بچہ بھی میرے ساتھ تھا۔ پھر میں آگے بیٹھی اور آگے حضورؐ کو بٹھایا۔ اونٹنی کھڑی ہوئی۔ اشارہ تھا کہ صدر کو صدارت پر بٹھاؤ۔ (بے شک) حلیمہ تو محمدؐ کو پیٹھ کے پیچھے بٹھائے' بے ادبی ہو اور اونٹنی چلے؟ میں اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتا۔ کہتی ہے کہ ہم اس طرح روانہ ہوئے۔

بی بی آمنہ نے صرف چار دن دودھ پلایا۔ تاریخ والوں کا بھی کمال ہے۔ حلیمہ کہتی ہے کہ میری اونٹنی ایسی چلی' ایسی چلی،کہ روانہ بعد میں ہوئے اور پہنچے پہلے۔

راستے میں ہم ایسے جا رہے تھے جیسے سائیکل والے کے پاس سے شورلیٹ کار گزر جاتی ہے۔

ان عورتوں نے پوچھا حلیمہ! حلیمہ!! یہ اونٹنی بدل گئی ہے؟ یہ سواری کہاں سے لائی ہو۔ جواب میں اتنا کہا کہ یہ سواری کی برکت نہیں' یہ سوار کی برکت ہے۔

علماء لکھتے ہیں کہ جس اونٹنی پر نبیؐ سوار ہیں' وہ اونٹنی تمام اونٹنیوں کی سردار ہے اور جس ابوبکر کے کندھے پر محمدؐ سوار ہیں' وہ تمام امتی انسانوں کا سردار ہے۔ (سبحان اللہ)

حلیمہ کے گھر برکت

حلیمہ کہتی ہیں کہ جب میں گھر پہنچی تو گھر میں برکت، در برکت، دودھ میں برکت، آٹے میں برکت، سالن میں برکت، خدا کی قسم، زمین میں برکت، میرے گھر کی ایک ایک چیز میں برکت ہوگئی۔

لوگوں کی بکریاں شام کو واپس آئیں اور دودھ نہ دیں۔ میری بکریاں دوپہر کو واپس آئیں اور دودھ پورا مل جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو نوازنا تھا۔ کہتی ہیں کہ پوری زندگی ہم نے سکھ نہ پایا، جو محمدؐ کی آمد سے سکھ پایا اور نشو و نما بھی خوب ہوئی۔

چھ مہینے کے اندر حضورؐ اتنے بڑے ہوگئے کہ بھاگنے دوڑنے لگ گئے۔ کہتی ہیں کہ ہماری بکریاں تھیں۔ میری بیٹی شیماں چراتی تھی۔ حضورؐ بھی اس کے ساتھ روانہ ہوگئے۔

بکریوں کا ریوڑ کیوں ملا

یہاں علماء لکھتے ہیں کہ اللہ کا خود منشاء تھا کہ محبوب آج تم حلیمہ کی بکریاں چراؤ۔ کل میں امت کا ریوڑ دوں گا۔ بکریاں چونکہ ادھر ادھر بھاگتی ہیں تو اس میں ذرا انسان مضبوط ہوتا ہے۔ اللہ چاہتا تھا کہ میرا محبوب مضبوط ہو جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمام عرب سے زیادہ فصیح تھے

بولی بھی عرب والی سیکھ لی۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ **انا افصح العرب** میں سارے عرب سے زیادہ فصیح ہوں۔

حضورؐ کا بیان ہے **کلمتان خفیفتان علی اللسان حبیبتان الی الرحمٰن ثقیلتان فی المیزان** شاندار اعلانِ، نبی کا فرمانِ، کیسا بیانِ، عالی شانِ۔

آپؐ فرماتے ہیں **افشوا السلام و اطعموا الطعام، و صلوا الارحام، و صلوا باللیل و الناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام** پیغمبر کا کلام،

امت کے نام، محمدؐ کا پیغام (سبحان اللہ)

حضورؐ فرماتے ہیں **انا افصح العرب۔ انما بعثت بجوامع الکلم** اللہ نے مجھے ایسا کلام دیا ہے کہ میں بولتا تھوڑا ہوں۔ مقصد زیادہ ہوتا ہے۔ **من ضحک من جد و جد من صمت نجا** (سبحان اللہ) میں اس کی تشریح کروں تو ساری رات گزر جائے۔ یہ جوامع الکلم ہے۔ کلمے مختصر اور مقصد ساری زندگی ہے۔ یہ بھی آقا کو اللہ نے عطا فرمایا۔

انداز بیان

حدیث میں آتا ہے کہ جب آپؐ تقریر کرتے تھے تو کھڑے ہو کر کیا کرتے۔ آپ ایک انگلی کھڑی کرتے۔ جب آپ یوں دیکھتے (آسمان کی طرف) تو معلوم ہوتا کہ خدا سے کچھ پوچھ رہے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب آپ جوش میں آتے تو منبر ہلنے لگ جاتا۔ رگیں پھول جاتیں۔ جب آپ جوش میں بات کرتے تو آپ کا چہرہ یوں لگتا، جیسے خون نکلنے لگا ہے۔

صحابی کہتے ہیں جب نبی مسکراتے تو معلوم ہوتا تھا کہ جنت کے دروازے کھل چکے ہیں۔ جب آپ غصے میں آتے تو معلوم ہوتا تھا کہ جہنم کی آگ میں بھڑک پیدا ہو گئی ہے۔

میں بات کروں تو تھوک اور پتہ نہیں کیا کیا نکلتا ہے۔ صحابی کہتے ہیں پیغمبر بات کرتے **رؤی النور بین ثنایاہ و اذا تکلم تکلم ثلثاً** آپؐ ہر جملے کو تین دفعہ دہراتے تھے۔ آپؐ کھڑے ہو کر تقریر کرتے۔ **انا النذیر العریان** میں تم کو میدان میں خدا کے قہر سے ڈرانے آیا ہوں۔

تاثیر تقریر

حضور کی تقریر **وعظنا وعظا بلیغا ذرفت منہ العیون ووجلت منہ**

القلوب آپؐ کی تقریر سن کر دل ہل جاتے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ (سبحان اللہ) ایک موتی دیتا ہوں۔ بی بی شیماں کو ایک دفعہ بی بی حلیمہ نے کہا شیماں! شیماں!! ہاں اماں۔ شیماں تو عجیب ہے۔ کیسا حسین' ماہ جبین' دلنشین' نازنین' بہترین' بالیقین یہ صاحب جمال' صاحب کمال' چمکتا' دمکتا' مسکراتا' چہچہاتا اور تو اس کو دھوپ میں لے جا رہی ہے بکریاں چرانے کے لیے۔ کوئی عقل کر۔ کہنے لگی اماں جب محمدؐ بھائی ساتھ ہوتا ہے،تو سارا ریوڑ سائے میں ہوتا ہے۔ اماں! پھر یہ بکریاں کوئی چرتی ہیں؟ جہاں یہ میرا بھائی بیٹھتا ہے۔ بکریاں اس کو دیکھتی رہتی ہیں۔ نبی کو ہر شے پہچانتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ اللہ سے مانگا کرتے تھے

جب حضور پاکؐ ام معبد کی جھونپڑی میں پہنچتے ہیں ہجرت کی رات تو اس مائی کا جو خاوند تھا' وہ چھ میل دور پانی بھرنے گیا ہوا تھا۔ آپؐ ام معبد کی جھونپڑی کے باہر بیٹھ گئے۔ فرمایا بوڑھی اماں کچھ کھانے پینے کے لیے ہے؟ اس نے کہا ہم تین تین دن تک فاقہ سے رہتے ہیں۔ پانی بھی دور سے آتا ہے۔ بکری کی آواز آئی۔ آپؐ نے فرمایا یہ بکری کیسی ہے؟ کہنے لگی یہ لنگڑی ہے اور کافی دیر سے دودھ نہیں دیتی۔ فرمایا اس کو لے آؤ۔ مانگنا میرا کام ہے' دینا اس اللہ کا کام ہے۔ یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ نبی مانگتا ہے' دیتا کون ہے؟(اللہ)

حضور نے کہا **اللھم اعز الاسلام با حد العمرین** عمر نے کلمہ کس کی توفیق سے پڑھا؟ (اللہ کی) نبی پاکؐ نے جمعہ کے دن بارش مانگی۔ بارش کس نے برسائی؟ (اللہ نے) نبی پاکؐ قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ بخشش کون کرے گا (اللہ) ہم کہتے ہیں لینے والا محمدؐ ہے۔ دینے والا خدا ہے۔ **انما انا قاسم واللہ یعطی** میں تقسیم کر رہا ہوں۔ خدا دے رہا ہے۔ **یعطی** مضارع کا صیغہ ہے۔ خدا دے رہا ہے۔ قیامت تک دیتا رہے گا۔ محمدؐ لے رہا ہے۔ قیامت تک لیتا رہے گا۔ میں گرج کر کہتا ہوں کہ محمدؐ کا سینہ بڑا ہے۔ خدا کا خزانہ بڑا ہے۔ یہی ہمارا

عقیدہ ہے۔

انا اعطینک الکوثر کوثر کا معنی علم کثیر، خیر کثیر، شان کثیر، قرآن مجید، نبوت۔ یہ کس نے دی؟ (اللہ نے)

کوثر کے چھبیس معنی ہیں......

ام معبد جب وہ بکری لے کر آئی تو وہ دیکھنے لگ گئی کہ یہ میری بکری کے ساتھ کیا کرنے لگا ہے۔ آپؐ نے بسم اللہ پڑھ کر ہاتھ لگایا تو بکری موٹی ہوگئی۔ پھر ہاتھ پھیرا تو تھن بھر گئے۔ ابوبکرؓ نے کہا اب ہاتھ پھیرا تو تھن پھٹ جائیں گے۔

بی بی ھاجرہ کا دوڑنا اور خدا کا خوش ہونا

جس طرح ہاجرہ دوڑ رہی تھی تو اللہ فرماتے ہیں ہاجرہ دوڑ رہی تھی۔ میری رحمت کو جوش آ رہا تھا۔ حضور فرماتے ہیں بی بی ہاجرہ نے سات چکر لگائے۔ اگر آٹھواں چکر بھی صفا مروہ میں لگا دیتی تو پہاڑ پھٹ جاتا۔ اس کے دوڑنے پر خدا کی رحمت کو اتنا جوش آیا۔ دعا کرو خدا میری اور آپ کی ماؤں بہنوں کو ہاجرہ کا توکل عطا فرمائے۔ (آمین)

آج تو عورتوں سے پوچھو کہ کیسا حال ہے تو جواب یہی ہوتا ہے کہ ہزار روپیہ تنخواہ ہے۔ کچھ دکانوں کا کرایہ ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ قرض چڑھا رہتا ہے۔ ایک تعویذ اور بھی دو۔

بی بی ھاجرہ کا توکل

بی بی ھاجرہ کو، جب خلیل اللہؑ چھوڑ کر جانے لگتے ہیں، تو پوچھتی ہیں، خلیل کس کے سہارے چھوڑ کر جا رہے ہو۔ خلیلؑ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی۔ کہنے لگی خلیلؑ جا سکتے ہو۔ مجھے یہی کافی ہے۔ پستانوں میں دودھ ختم، مشکیزے میں پانی ختم، تھیلے سے ستو ختم۔ سارے سہارے ختم۔ ایک اللہ کا سہارا باقی تھا۔

نبیؐ فرماتے ہیں کہ آنکھیں بیٹے کی طرف تھیں۔ دل اللہ کی طرف تھا۔ جب پانی نکلا ہے تو کہتی ہے "زم زم"۔ یہ بی بی کے الفاظ ہیں۔ اللہ نے فرشتوں سے کہا

کہ تم کہتے تھے کہ آدم کو پیدا نہ کر' فساد کرے گا۔ میری ہاجرہ کو دیکھ۔ فساد کر رہی ہے یا مجھے یاد کر رہی ہے۔

میری بہنو! میرے اللہ کو ہاجرہ کا دوڑنا پسند آیا۔ فرمایا ہاجرہ میں نے یکدم دیکھا۔ قدم قدم دیکھا۔ اپنا کرم دیکھا۔ میں نے تیرے ایک ایک انداز کو دیکھا۔ تیرے راز کو دیکھا۔ تیری نیاز کو دیکھا۔ تیری آواز کو دیکھا۔ تیری فریاد کو دیکھا۔ میں تیرے اوپر خوش ہوں۔ ہاجرہ! میں قیامت تک تیری یاد کو زندہ رکھوں گا۔

یہاں آ کر عبدالقادر جیلانیؒ' علی ہجویریؒ' فرید الدین گنج شکرؒ' نظام الدین اولیاءؒ' قطب الدین بختیار کاکیؒ' بہاء الحق زکریاؒ' عبداللطیف بھٹائی بھی تیرے قدموں پر دوڑیں گے۔ ہاجرہ! ایک وقت آئے گا کہ عائشہؓ و بی بی فاطمہؓ دوڑیں گی۔

ہاجرہ! ایک وقت آئے گا کہ تیرے قدموں پر ابوبکر و عمر' عثمان و علی دوڑیں گے۔ ہاجرہ! ایک وقت آئے گا کہ تیرے قدموں پر میرا کملی والا امام الانبیاء بھی دوڑے گا۔

اٹھ کملی والے! مجھے ہاجرہ کا دوڑنا پسند آیا ہے۔ امام الانبیاء تو بھی دوڑ۔ میں اپنی رحمت کے دروازے کھولتا ہوں۔ حضورؐ بھی دوڑ رہے ہیں۔ (سبحان اللہ)

میری بہنو! بی بی ھاجرہ کے قدموں پر دوڑا کرو۔ خدا تمہیں اچھے قدموں پر لے جائے۔ (آمین)

رابعہ اور حسن بصری میں مکالمہ

بی بی رابعہ اور حسن بصری کی بحث ہوگئی۔ حضرت حسن بصریؒ کہنے لگے رابعہ! تو سو نفل پڑھتی ہے۔ سارا دن قرآن پڑھتی ہے۔ تو ہمارا مقابلہ کر سکتی ہے؟ نبوت مردوں کو ملی۔ خلافت مردوں کو ملی۔ امامت مردوں کو ملی۔ جہاد مردوں پر ہے۔ شہادت کا رتبہ مردوں پر ہے۔ موذن مرد بن سکتے ہیں۔ بادشاہ مرد بن سکتے ہیں۔ تو کون ہے؟ رابعہ کہنے لگی آپ تو وظیفہ پڑھنے لگ گئے۔ عورت نبی بنتی نہیں' نبی جنتی ہے۔ ایمان تازہ ہوا یا نہیں؟ (ہوا ہے) اس کے قدموں میں جنت ہے۔

میں اپنی بہنوں سے کہوں گا کہ تو اگر اچھی ہو تو تیری گود میں نبی آتے ہیں۔ تو نالائق ہو تو چکلے میں کنجری بن کر بیٹھ جاتی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تمہیں لائق بنائے۔ (آمین)

عورت عزت بچاتے ہوئے جان دے دے تو شہادت کی موت ہے

میں فتویٰ دیتا ہوں۔ میری بہنو! تمہاری عزت کی قیمت تمہاری جان سے زیادہ ہے۔

اگر تو اکیلی ہے۔ کوئی غنڈہ تجھ پر حملہ کرتا ہے۔ تو خطرہ محسوس کرتی ہے کہ میری عزت برباد ہو جائے گی۔ میں اپنی بہن کو فتویٰ دیتا ہوں کہ گلہ گھونٹ کر مر جا۔ چھت سے چھلانگ لگا کر اپنی گردن توڑ دے۔ کوئی چاقو مل جائے تو اپنا پیٹ پھاڑ دے۔ کنواں قریب ہے تو چھلانگ لگا دے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ اگر تیری موت آ گئی تو تیری موت حرام موت نہیں۔ تیری موت شہادت کی موت ہے۔

نوٹ: کسی نے نعرہ لگایا مولانا عبدالشکور دین پوری زندہ باد تو فرمایا میں زندہ رہ کر کیا کروں گا۔ کہو اسلام زندہ باد' دین زندہ باد۔

اس موت نے تو بخاریؒ کو بھی لے لیا۔ آج سٹیج ہے' بخاری کی زلفیں نہیں ہیں۔ آج سٹیج ہے' قاضی احسانؒ کی جھلک نہیں ہے۔ بہت دیر تک جلسہ رہا مگر مولانا محمد علی جالندھری نہ آ سکا۔ بہت دیر تک لوگ انتظار میں رہیں گے مگر لال حسین اخترؒ کی گونج نہ سن سکیں گے۔ اللہ ان کی قبروں پر رحمت فرمائے (آمین)

اگر میں مچھلیوں کو قرآن سناتا تو تڑپ کر باہر آ جاتیں

بخاریؒ فرماتے تھے تم مجھے تلاش کرو گے پر میں نہیں ملوں گا۔ فرماتے تھے اگر میں قرآن ستاروں کو سناتا تو وہ بھی جھک کر آ جاتے۔ میں دریا کے کنارے پر نانے کا قرآن پڑھتا تو مچھلیاں تڑپ کر دریا سے باہر آ جاتیں۔ میں ایسی قوم کو قرآن سنا رہا ہوں' جن کے دل اجڑ چکے ہیں۔ زمین بنجر بن چکی ہے۔ فرمایا میری داڑھی

سفید ہو گئی، مگر قوم کا اندر سفید نہ ہو سکا۔

بخاری سے کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ کے پرانے ساتھی آپ کو ملنے آتے ہیں؟ جن سے آپ کی مجلس زعفران ہوتی تھی۔ فرمایا زندگی کی اداس راتوں میں ایک دیا سا ٹمٹماتا ہے۔

اے ہوا! اسے بھی گل کر دے ڈھل چکی ہے رات۔ اب کون آتا ہے۔

میں نے بخاری کا یہ کلمہ جانباز کو سنایا تو کتنی دیر تک روتا رہا۔

فرمانے لگے زندگی کی اداس براتوں میں ایک سانس آتا ہے۔ اے موت اسے بھی گل کر دے۔ ڈھل چکی ہے رات اب کون آتا ہے۔

آج موچی دروازے سے پوچھو! بخاری نے تجھے قرآن سنایا تھا یا کہ نہیں۔

آج مال روڈ سے پوچھو ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ کس نے سکھایا تھا۔

بخاری کی حقانیت پر جیل بھی گواہ ہے

آج لوگ کہتے ہیں کہ ختم نبوت کا کام ہم نے کیا ہے۔ بخاری غدار تھا۔ اناللہ۔ اپنے بڑوں کی اچھی تاریخ بیان کر رہے ہو۔ کل بخاری تمہارا گریبان پکڑ کر پوچھے گا کہ میرا قصور کیا تھا۔ اگر اس نے تمہارا گریبان پکڑ لیا تو خدا کے سامنے کوئی جواب نہیں دے سکو گے۔

آج جیل سے پوچھو۔ وہ بتائے گی کہ نو سال بخاری میرے اندر رہا۔ چکی بھی پیستا تھا، محمدؐ کا قرآن بھی پڑھتا تھا۔

حضرت لاہوریؒ کی استقامت

جاؤ ملتان کی جیل سے پوچھو۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ کو کرتا اتار کر برف کے بلاک پر لٹایا نہیں جاتا تھا؟ پھر پوچھا جاتا بتاؤ کیا سازش ہے۔ کہتے تھے ختم نبوت زندہ باد۔ ختم نبوت زندہ باد۔ مارنے والو! احمد علی کی جان جا سکتی ہے مگر یہ اعلان ختم نہیں ہو سکتا۔ یہ ہماری تاریخ ہے۔ تم تاریخ کو مسخ کرنا چاہتے ہو۔ جن کو یہ بھی پتہ نہیں

کہ انگریز کیسے نکلا۔ ان کے یوم منائے جا رہے ہیں۔ ہیرو بھی وہی بنتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ یہ رضا ہے یا سزا ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

عزیزان مکرم! میں دور چلا گیا۔ مجبور چلا گیا۔ بھرپور چلا گیا۔ مسرور چلا گیا۔ یہ نہیں کہ عبدالشکور چلا گیا۔ بس میں بات ختم کر رہا ہوں کہ حضورؐ کی ولادت ہوتی ہے۔ میں نے صحیح حقائق، صحیح دقائق، صحیح فضائل، صحیح مسائل بتائے ہیں۔

خاوند غیر شرعی کام کا حکم دے تو نہ مانو

میں نے اپنی بہنوں کو بھی پیغام دیا ہے۔ میری بہن جس نبی کا تو کلمہ پڑھ چکی ہے، اس نے فرمایا ہے **المرءة اذا صلت خمسها** جو عورت پانچ نمازیں پڑھے، جو پانچ وقت کی نمازی بن جائے۔ **اطاعت بعلها** خاوند کی تابعداری کرے مگر اسلام کے دائرے کے اندر اگر خاوند کہے کہ پردہ نہ کر تو بات نہ مان۔ خاوند کہے سینما چل، گھر والا کہے کہ تو ڈانس کر، گھر والا کہے کہ فلاں ہوٹل میں رات چلی جا تو خاوند کی بات نہ مان۔ **لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق** جب خالق کی نافرمانی ہوتی ہو تو مخلوق کی بات نہ مانے۔ دین نے سب کچھ بتایا ہے۔ بات ختم کرتا ہوں۔ ابھی میں نے نبی پاکؐ کو حلیمہ کے گھر تک پہنچایا ہے۔ پھر نبیؐ کو مدینے پہنچائیں گے۔ ایک وقت آئے گا کہ محمدؐ کو براق پر سات آسمانوں کے اوپر پہنچائیں گے۔ (یعنی ان باتوں کا تذکرہ آپ کو سناؤں گا) ایک وقت ہوگا کہ کروڑوں کی تعداد میں مخلوق محمدؐ کی اقتدا میں جنت میں پہنچے گی۔

پیدائش نبوی اور ہجرت دونوں برحق ہیں

میں ایک نکتہ بیان کرتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ نبی پاکؐ آئے ہیں۔ پیدا نہیں ہوئے۔ میں نے کہا نبی جائے (پیدا) بھی ہیں اور آئے بھی ہیں۔ جائے (پیدا) مکے میں آئے مدینے میں۔ نبی آئے بھی اور پیدا بھی ہوئے۔ پیدا مکے میں ہوئے اور آئے مدینے میں۔ وہ نبیؐ کی ولادت ہے۔ یہ نبیؐ کی ہجرت ہے۔ ولادت بھی برحق ہے، ہجرت بھی برحق ہے۔ (سبحان اللہ)

دعا کرو اللہ ہمیں حضورؐ کے نقش قدم پر چلائے۔ (آمین)

میں اپنی بہنوں کو دو موتی دیتا ہوں۔ میری بہنو! اولاد کو غصے میں بددعا نہ دیا کرو۔ نبیؐ نے فرمایا تونے اگر جوش میں کہا لعنتیا' مردار' جھنمیا' خدا برباد کرے۔ فرمایا ایسے جملے نہ کہا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ دعا عرش پر قبول ہو جائے۔ خدا تیری اولاد کو برباد ہی نہ کر دے۔ ہمیں نبیؐ نے فرمایا کہ اماں کو اوئے نہ کرو۔

ایک جملہ سنو! حضورؐ فرماتے ہیں تمہیں پیٹ میں درد تھا۔ تمہیں اسہال تھے۔ تم چھوٹے تھے۔ تم رات کو چیختے تھے' تمہیں تکلیف تھی۔ تیری اماں ساری رات تمہیں لے کر کھڑی رہی۔ کبھی پنکھا چلا رہی ہے' کبھی دوا پلا رہی ہے' کبھی گلے سے لگا رہی ہے' کبھی رو رہی ہے۔ آرام نہیں کر رہی۔ فرمایا تم ساری زندگی شکریہ ادا کرو تب بھی اماں کی ایک رات کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

ماں کی نافرمانی کی دنیا میں سزا

آج اسی اماں کو کہتے ہو "کتی بھونک نا"۔ میں چیچا وطنی سے گزر رہا تھا۔ ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ کہنے لگا مولانا السلام علیکم۔ میں نے کہا وعلیکم السلام۔ ادھر میرے پاس آؤ۔ میں گیا۔ کہنے لگا مجھے جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا میں وہ بدبخت ہوں جس نے اماں کو جوتے مارے تھے۔ میں سینما دیکھ کر آیا تھا۔ کہنے لگا اماں نے اتنا کہا کہ دودھ اس لیے پلایا تھا کہ آج جوتے کھا رہی ہوں۔ مولا! مجھے موت دے دے۔ میں زندہ رہنے کے قابل نہیں ہوں۔ اللہ جس نے میرے پہ جوتے مارے ہیں' اسے برباد کر دے۔ مولانا ہفتے کے بعد میری اماں مر گئی۔ مجھے یہ پھوڑا نکل آیا۔ اس نے کپڑا ہٹایا۔ پیپ بہہ رہی تھی۔ آدھا پاؤں گل چکا تھا۔ کہنے لگا ایسے معلوم ہوتا ہے کہ کتے میرے پاؤں کو کاٹ رہے ہیں اور میں تڑپ رہا ہوں۔ میرا مکان گیا' دکان گئی۔ سارے وجود پر مکھیاں تھیں۔ کہنے لگا جو بھی میرے پاس سے گزرتا ہے' کہتا ہے یہ وہ لعنتی ہے جس نے اماں کو جوتے مارے تھے۔ مولانا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی بیماری نہیں بلکہ یہ وہی میری اماں کے الفاظ ہیں کہ خدا اس کو برباد کر دے۔ اسی قہر نے مجھے برباد کر دیا ہے۔ بچے قریب نہیں آتے۔ بیوی چھوڑ چکی ہے۔ میں

ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا اتنا تو بتاؤ یہ میرا حال دنیا میں ہے۔ آخرت میری کیسی ہوگی۔ دعا کرو اللہ ہمیں والدین کی صحیح غلامی عطا فرمائے۔ (آمین) بہرحال اس طرح کے واقعات تو بہت ہیں۔

حضورؐ سے تمہاری تکلیف برداشت نہیں ہوتی

میں نے آیت پڑھی تھی **لقد جاء کم رسول من انفسکم** رسول اللہ آئے **من انفسکم** اللہ فرماتے ہیں کہ فرشتوں سے نہیں، جنوں سے نہیں، تم میں سے۔ قریشی بنو ہاشم، عبداللہ کا فرزند، عبدالمطلب کا پوتا تم میں سے۔ یہ قرآن کے الفاظ ہیں۔ **عزیز علیہ ما عنتم** ہمیں اگر کوئی تکلیف ہو تو وہ برداشت نہیں کرتا۔ **حریص علیکم** ان کو اتنا حرص ہے کہ امت کا ایک فرد بھی جہنم میں نہ جائے۔ حدیث میں آتا ہے **من کان فی قلبہ خردل حبۃ من الایمان** فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا، اس کو بھی جہنم سے نکال کر جنت روانہ کروں گا۔ (سبحان اللہ)

وہ پیغمبر جو پیغام لایا، آج قبول کر لو۔ نبیؐ نے نماز عطا کی ہے، شرافت عطا کی ہے، دیانت عطا کی ہے، رحمت عطا کی ہے، برکت عطا کی ہے، غیرت عطا کی ہے۔ کہو ہمیں قبول ہے۔

بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ کا سر میری گود میں تھا۔ الفاظ سنو **کان رسول اللہ بین صدری بین نحری فی بیتی، فی حجری، فی یومی** میرا سینہ، میری گود، میرا وجود، میرا حجرہ، میری باری اور محمد کریمؐ کا وجود مسعود۔ بی بی کہتی ہیں عجیب انداز تھا۔

دو گودیں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آباد کیں

نبیؐ نے دو گودوں کو بڑا آباد کیا ہے۔ ایک ہجرت کی رات ابوبکرؓ کی گود۔ آخرت کا سفر ہے تو صدیقہؓ کی گود۔ وہ صدیق ہے، یہ صدیقہ ہے۔

بی بی کہتی ہیں حضورؐ نے آنکھیں کھولیں۔ فرمایا **لعن اللہ الیھود و**

النصاریٰ اتخذوا قبور انبیاء ھم و صلحاء ھم مساجد ا لعنت ہو ان پر جو نبیوں اور ولیوں کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ خدا ان پر لعنت کرے' یہ کون فرما رہا ہے؟ (نبی)

میری بہنو! تمہیں بھی نبیؐ جگا گیا۔ **لعن اللہ زائرات القبور و المتخذ ات علیھن السرج** مشکوٰۃ پڑھ رہا ہوں۔ کتاب الجنائز فرمایا ان عورتوں پر خدا کی لعنت ہو جو قبرستان جاتی ہیں۔ میں مدینے میں کھڑا تھا تو کچھ عورتیں آئیں۔ تو پولیس والے نے کہا **ارجع** کہنے لگا عورت کو جانا حرام ہے۔ میں نہیں کہتا محمدؐ نے روک دیا ہے۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

آخری نبی کے آخری الفاظ

حضورؐ کے آخری جملے مجھ سے سن لو۔ حضورؐ فرماتے ہیں **الصلوۃ الصلوۃ و ماملکت ایمانکم فاتقوا فاتقوا فی النساء فانھن عوان بین ایدیکم احل اللہ بکلمتہ**

بی بی فرماتی ہیں کہ حضورؐ کے آخری الفاظ تھے کہ میری امت کو کہہ دو نماز' نماز' نماز اور اپنے غلاموں کا خیال کرنا۔ ان پر ظلم نہ کرنا۔ اپنی بیوی کا حق ادا کرنا۔ خدا نے نکاح سے اس کو تمہارے لیے حلال کیا ہے۔ بیوی پر ظلم نہ کرنا۔ کہیں قیامت کے دن خدائے قہار کو حساب نہ دینا پڑ جائے۔ یہ آخری الفاظ تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قدم پر آقا کی غلامی عطا فرمائے۔ (آمین)

سوالوں کے جواب

چٹ: کیا فرماتے ہیں علماء حق اس مسئلہ میں کہ کسی نبی یا بزرگ کے واسطے سے مانگنا جائز ہے؟

جواب: ہمارے نزدیک جائز ہے۔ چونکہ حضرت عمرؓ نے نبیؐ کے چچے کو پکڑ کر کہا **اللھم انا نتوسل الیک بجاہ عم المصطفیٰ** لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عباسؓ کا وسیلہ ہے۔ میں کہتا ہوں یہ محمدؐ کا وسیلہ ہے۔ حضرت عمرؓ کہہ رہے ہیں کہ

یااللہ یہ محمدؐ کا چچا ہے۔

آج ہم اگر بندر اور سؤر نہیں بنے تو کس کے وسیلے سے؟(محمدؐ کے) تمہاری دعا قبول ہوتی ہے کس کے وسیلے سے؟(نبیؐ کے) قیامت کے دن جنت میں جاؤ گے کس کے وسیلے سے؟(نبیؐ کے) جب تک محمدؐ سفارش نہیں کریں گے' نبیؐ واسطہ نہیں بنیں گے' تمہیں جنت نہیں ملے گی۔ تمہیں خدا کی پہچان ہوئی کس کے وسیلے سے؟(نبیؐ کے) تمہیں اسلام ملا کس کے وسیلے سے؟(نبیؐ کے) تمہیں ہدایت ملی کس کے وسیلے سے؟ (نبیؐ کے)

سوال: کیا بیوہ عورت حج پر جا سکتی ہے؟

جواب: اکیلی نہیں جا سکتی۔ اس کا بھائی ساتھ ہو یا اس کا باپ ہو یا چچا' ماموں' جن سے نکاح حرام ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

اقول قولی هذا واستغفر اللہ العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم یار زندہ صحبت باقی۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضرت عمر فاروقؓ کا ارشاد ہے کہ

(۱) جو ہنسی، دل لگی اور ٹھٹھا مذاق میں حدِ اعتدال سے تجاوز کرے گا اس کا رعب باقی نہیں رہے گا۔

(۲) جو دوسروں کو حقیر گردانے گا وہ خود بھی ذلّت و رسوائی سے دوچار ہو گا۔

(۳) جو شخص کسی کام کے ساتھ زیادہ اشتغال رکھے گا اسی کے ساتھ وہ مشہور بھی ہو جائے گا

(۴) جس کی زبان بے لگام ہو کر ہر وقت قینچی کی طرح چلتی رہے ناممکن ہے کہ وہ لغزشوں سے محفوظ رہے۔

(۵) اور جب لغزشوں کا صدور زیادہ ہونے لگے تو پھر شرم و حیا کا فقدان بھی ضروری ہے۔

(۶) اور بے حیائی کا لازمی نتیجہ ہے قِلّتِ حزم و احتیاط۔

(۷) اور غیر ذمّہ دارانہ طرزِ عمل کا انجام سوائے اس کے کہ ضمیر کی موت واقع ہو جائے اور کچھ نہیں اور جب ضمیر مر جاتا ہے تو انسانیت کی رمق بھی باقی نہیں رہتی۔

(المنبہات علی الاستعداد لیوم المعاد مترجم، ص: ۱۷۰ تا ۱۷۱)

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بحیثیت مبلغ

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده ولا رسول بعده ولا رسالة بعده ولا کتاب بعد کتاب الله ولا دین بعد دینه ولا شریعة بعد شریعته ولا امة بعد امته من ادعی بعد النبوة بعد محمد خاتم الانبیاء فهو دجال کذاب خارج عن دائرة الاسلام وکان نبیا خاتم الانبیاء والمرسلین صلی الله علیه وسلم وعلی خلفاءه الراشدین المهدیین وعلی آله الطیبین الطاهرین وعلی من تبعهم اجمعین الی یوم الدین فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم- بسم الله الرحمٰن الرحیم
یٰاَیُّها الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَه وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاس-

وعن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رأیٰ منکم منکرًا فلیغیره بیده وان لم یستطع فبلسانه وان لم یستطع فبقلبه وذلک اضعف الایمان-

وقال النبی صلی الله علیه وسلم کلمة حق عند سلطانٍ جائر جهاد اکبر' والصامت عن الحق شیطان اخرس الحق یعلوا ولا یعلی-

وقال النبی صلی الله علیه وسلم بلغوا عنی ولو ایه

وقال النبی صلی الله علیه وسلم رب مبلغ اوعی من سامع

وقال عمر ابن الخطاب رضی الله عنه حبب الی من الدنیا ثلث الامر بالمعروف والنهی عن المنکر والثوب الخلق-

وقال النبی صلی الله علیه وسلم افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا باللیل والناس نیام وصلوا الارحام تد خلوا الجنة بالسلام-

صدق الله مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم-

ہمیں پھر دعوت دین الٰہی عام کرنا ہے
جہان کل میں پھر سے دبدبہ اسلام کرنا ہے

جس کام کے لیے آئے وہ کام نہ بگڑے
سر جائے تو جائے مگر اسلام نہ بگڑے
اگر حق بات کہتا ہوں تو مزہ الفت کا جاتا ہے
اگر خاموش رہتا ہوں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے
ہم حق بات کا ہر وقت اظہار کریں گے
منبر نہیں ہوگا تو سر دار کریں گے
اللہ سے ڈرنے والوں کو طاقت سے ڈرانا مشکل ہے
جب خوف خدا ہو دل میں یہ قیصر و کسریٰ کچھ بھی نہیں
یہ عظمت باطل دھوکہ ہے یہ سطوت کافر کچھ بھی نہیں
مٹی کے کھلونے ہیں یہ سارے کفر کے لشکر کچھ بھی نہیں
اسلام اگر منظور نہیں قرآن اگر دستور نہیں
پھر افسوس ہے اس آزادی پر یہ ملک یہ لشکر کچھ بھی نہیں
ہر شخص سے کہہ دو پیش کرے اخلاص و مروت کی دولت
کردار سے قومیں بنتی ہیں افکار کے چکر کچھ بھی نہیں

فاق النبیین فی خلق وفی خلق
ولم یدانوہ فی علم ولا کرم
وکلھم من رسول اللہ ملتمس
غرفا من البحر او رشفا من الدیم
یارب صل وسلم دائما ابدا
علی نبیک علی رسولک خیرالخلق کلھم
ھو الحبیب الذی ترجیٰ شفاعتہ
لکل ھول من الاھو ال مقتحم

محبت سے درود شریف پڑھ لیجئے۔

اکابرین امت، حاضرین خلقت، مجلس بابرکت، حضرت (مولانا نورا لھدیٰ) نے

جن جذبات کا ہم ناچیزوں کے لیے اظہار فرمایا' یہ ہمارے لیے سعادت ہے اور ہمیں مسرت ہے کہ ان جیسے مجاہد بھی ہمیں اچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انشاء اللہ مولانا باوفا ہیں تو ہم بھی باصفا ہیں۔ اللہ کے فضل سے۔

کچھ لوگوں کو ہم نے قریب کیا مگر وہ قریب نہ رہ سکے۔ ہم نے غفاری تلاش کیے وہ خرکاری نکلے' ہم ان کے لیے بھی دعاگو ہیں کہ اللہ تعالی ان کو بھی دین کی خدمت کی توفیق بخشے۔ ہم اپنا کام صبح و شام جاری رکھیں گے' خدمت اسلام جاری رکھیں گے۔ یہ محمدؐ کے غلام جاری رکھیں گے۔ (بفضل اللہ)

حضورؐ بحیثیت مبلغ اعظم

میں آج آپ کے سامنے جو موضوع پیش کر رہا ہوں وہ حضور انورؐ دو جہاں کے پیغمبر' محبوب رب اکبر' بحیثیت مبلغ اعظم' بحیثیت داعی الی اللہ کہ آپ نے کس انداز سے تقریر فرمائی۔ آج جس کو سٹیج پر دیکھو کبھی سب و شتم' کبھی مرثیے' کبھی گانے بجانے' کبھی گالی گلوچ' کبھی خرافات' واہیات چیزیں پیش کرتے ہیں۔

آؤ! ہم مکے مدینے کی طرف رخ کریں۔ کتاب و سنت کو اپنائیں اور دیکھیں کہ کملی والے نے کس انداز سے تقریر فرمائی۔

حضورؐ ہاتھ میں عصا لے کر تقریر فرماتے

حضور کریمؐ ہاتھ میں عصا لے کر تقریر فرماتے تھے۔ تلوار لے کر کبھی آپ نے تقریر نہیں فرمائی۔ آپ نے ہمیشہ سمجھایا کہ آنے والی نسلو دین تلوار سے نہیں آیا' دین تمہارے محمدؐ کے اخلاق سے آیا ہے۔ اور آپ کی تبلیغ کا اثر ہوا کہ آئے تو اکیلے تھے روانہ ہوئے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار کا لشکر جنت کے لیے تیار کر کے گئے۔

حضورؐ کا سب سے پہلا خطاب کوہ صفا پر

آپؐ نے پہلی تقریر کوہ صفا پر کھڑے ہو کر فرمائی۔ سب سے پہلے اپنے کیریکٹر کو ظاہر کیا' کہ لوگو میرے چالیس برس' لیل و نہار' شہر و بازار' میری گفتار' میرا

کردار، میرے اعمال، میرے حالات، میرے جذبات آپ دیکھ رہے ہیں۔ **ھل وجد تمونی صادقا او کاذبا**۔ میں سچا ہوں یا کوئی اور بات ہے؟ دنیائے کفر نے گردن اونچی کر کے کہا، **جربنا ک مرارا فما وجدنا عنک الا صدقا یا محمد** ہم نے لیل و نہار، رحمت و پیار، آپ کے کردار کو دیکھا اس دھرتی پر آسمان کے نیچے، زمین کی سطح پر آپ جیسا کسی اماں نے نہیں جنا۔ فرمایا جب میں مخلوق پر کبھی جھوٹ نہیں کہتا تو خدا پر جھوٹ کیسے کہہ سکتا ہوں۔ آپؐ کا کردار اتنا صاف، اتنا مطہر، اتنا شفاف، اتنا کلیئر، اتنا صحیح تھا کہ دشمن کو بھی ماننا پڑا کہ آپ صادق ہیں۔ مبلغ کے لیے کریکٹر اچھا ہونا چاہیے۔ حضورؐ کی تبلیغ کبھی تو صورت سے ظاہر ہوئی بعض لوگوں نے آقا کی صورت کو دیکھا تو مصطفےٰ کا اسلام قبول کر لیا۔

حضورؐ کی سچائی پر عبداللہ بن سلام کی گواہی

جب حضورؐ مدینے تشریف لائے آپ اونٹنی پر تھے۔ ساتھ صدیقؓ دیوانہ، پروانہ، مستانہ، تابعدار، جانثار، وفادار، پیغمبر کا یار اور آگے حضور شافع یوم النشور، فیض گنجور، رحمت سے بھرپور، محبوب رب غفور کو جب دور سے عبداللہ بن سلام نے دیکھا، یہ عبداللہ بن سلام جو یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے، تورات و انجیل کے اس وقت حافظ تھے۔ جب عبداللہ بن سلام کی نگاہ آقا کے چہرہ انور پر پڑی تو چیخ کر کہا کہ کچھ سوالات، اعتراضات لے کر آیا تھا کہ مناظرہ کروں گا، مخاصمہ کروں گا، مقابلہ کروں گا، میں سوالات کروں گا، لیکن چہرہ نبوت کو دیکھ کر **واللہ ھذا الوجہ لیس الوجہ الکذاب**۔ مدینہ والو! اس چہرے میں صداقت ہی صداقت ہے، اس چہرہ پر ملمع سازی نہیں ہے۔ یہ چہرہ بتا رہا ہے کہ اس خوبصورت چہرے والا محمدؐ سچا ہے۔

آپؐ نے جس سے معاملہ کیا، صداقت سے، دیانت سے کیا۔ لوگوں نے سمجھ لیا کہ ان کا کردار اتنا پاکیزہ ہے کہ یہ جھوٹے نہیں ہوسکتے۔ (سبحان اللہ)

دین دعوت و تبلیغ سے پھیلا ہے

دین دعوت و تبلیغ سے پھیلا ہے۔ آپؐ نے یہ فریضہ امت کو دیا۔ میرے

دیوبند نے جہاں ہزاروں مصنف، مبلغ، مصلح، محقق، مدقق، مفسر، مدرس، خطیب تیار کیے وہاں دیوبند نے وہ عالم باعمل مبلغ بھی تیار کیے کہ آج دنیا ان کی مثالیں پیش کرنے پر مجبور ہے۔ ہماری محنت سے بے نمازی، نمازی بن رہے ہیں۔ بزدل، مجاہد، غازی بن رہے ہیں۔ بے دین، دین دار بن رہے ہیں اور بے کار، نیکوکار بن رہے ہیں۔ جو دین سے بے زار تھے وہ دین کے طرفدار بن رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حب دار بن رہے ہیں۔ بدعقیدوں والے صحیح عقیدوں پر آ رہے ہیں۔ اہل بدعت، اہلسنت ہو رہے ہیں، یہ جتنے آدمی آئے ہیں، یہ اللہ کا قرآن سننے آئے ہیں، محمدؐ کا فرمان سننے آئے ہیں۔

تبلیغ کا بڑا اثر ہے۔ آج غلط تبلیغ بھی ہے۔ ریڈیو، ٹی وی، اخبارات، سینما خوب بے دینی پر زور لگا رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں ادھر قرآن، محمدؐ کا فرمان، نبی کریمؐ کا اعلان، حضور پاکؐ کا بیان، میدان میں ہے۔ وَجَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ حق آ چکا ہے، باطل ختم ہو چکا ہے۔

حضور کریمؐ کی تبلیغ کا انداز

آپؐ کھڑے ہو کر تبلیغ فرماتے، چہرے پر مسکراہٹ ہوتی۔ صحابہؓ کہتے ہیں جب آپؐ سامنے کھڑے ہوتے، معلوم ہوتا کہ آقا جنت سے تشریف لائے ہیں۔ آپؐ کے چہرے کی مسکراہٹ سے معلوم ہوتا کہ جنت کے آٹھ دروازے کھل کر مصطفیٰؐ کے قدموں میں آ چکے ہیں۔

آپؐ جب گفتگو فرماتے **اذا تکلم روی النور**۔ جب آپ گفتگو فرماتے تو منہ سے نور کی کرنیں نکلتی تھیں، انوارات نکلتے تھے اور لفظ حدیث بن جاتا تھا۔ جب آپ تقریر کے دوران مسکراتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھتے، تو پیغمبر کی جماعت فرماتی ہے کہ اس طرح معلوم ہوتا کہ مصطفیٰؐ خدا سے کچھ پوچھ رہے ہیں۔ جب آپ یوں اشارہ کرتے تو معلوم ہوتا کہ محمدؐ کی انگلی کا اشارہ آسمانوں سے گزر چکا ہے۔ جب آپ قیامت کا نقشہ بیان فرماتے تو معلوم ہوتا کہ ساتوں آسمان لپٹ کر مصطفیٰؐ کے ہاتھوں میں آ چکے ہیں۔

صحابیؓ فرماتے ہیں کہ جب آپ تقریر فرماتے **وعظنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موعظۃ بلیغۃ**۔ جب آپ تقریر کے لیے کھڑے ہوتے **ذرفت من العیون ووجلت منھا القلوب**۔ آنکھیں برسنا شروع ہو جاتیں، سخت دل نرم ہو جاتے، تبلیغ کا اثر ہوتا ہے۔

آؤ میں ذرا آپ کو سمجھاؤں۔ آج تو مبلغ اس وقت تک خوش ہی نہیں ہوتا جب تک آپ اس کے لیے انتظام نہ کریں، کوئی چیز اس کے لیے مقرر نہ کریں، نعرے نہ لگائیں، اس وقت تک خطیب خوش ہی نہیں ہوتا۔

آؤ! میں بتاؤں کہ حضور انورؐ کی تبلیغ کیسے تھی۔ دین اخلاص سے آیا ہے، دین حضورؐ کے کردار سے آیا ہے، اسلام محمدؐ کے پیار سے آیا ہے۔ سب کہو صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضورؐ تبلیغ کے لیے طائف میں

حضورؐ طائف تک گئے بغیر دولت کے پہنچے۔ وہاں لوگوں نے گالیاں دیں، تالیاں بجائیں، کوئی استقبال نہیں کیا۔ آؤ! آج بھی طائف کی گلیاں بتاتی ہیں کہ پتھروں کی بارش ہے کسی نے اچھا سلوک نہیں کیا بلکہ تین آدمی آئے، ایک نے کہا تیرے کپڑے میلے ہیں۔ دوسرے نے کہا جا ہم تیری بات نہیں سنتے۔ تیسرے نے کہا کہ تو نبی ہے؟ ہم نہیں مانتے۔ اتنے طعن و تشنیع میں آقا نے تبلیغ کی۔ پتھر برستے ہیں آواز آتی ہے: **اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا**۔ کملی والے آپ پریشان نہ ہوں دکھوں کے بعد سکھ ہوگا۔ آج یہ لوگ تجھے پتھر مار رہے ہیں کل قیامت تک تیرے مزار پر رحمت برستی رہے گی۔

طائف میں دین

آج جتنے مدرسے، مسجدیں، جتنا قرآن کا ذوق، جتنا علم کا مرکز، جتنی قرآن کی تعلیم طائف میں ہے اور کہیں نہیں۔ یہ حضورؐ کی قربانی کی برکت ہے۔

حضورؐ کی تعریف تورات میں

دین تبلیغ سے آیا ہے۔ حضور کریمؐ گزر رہے ہیں ایک بچہ بیمار ہے۔ کچھ لوگ رو رہے ہیں۔ پوچھا کون ہے؟ پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ یہودی کا بچہ ہے۔ یہودیوں کا محلہ ہے۔ یہ آپ کے دشمن ہیں۔ یہ تورات کے پیروکار ہیں۔ موسیٰ کی امت ہیں۔ اس کا دس سالہ بچہ بیمار ہے' سکرات ہے' وقت وفات ہے' وقت ممات ہے۔ حضورؐ نے فرمایا رحمت کائنات ہے' مصطفےٰ کریمؐ کو ہمسایوں سے پیار ہے۔ آؤ میرے صحابہ چلیں! شاید میرا چہرہ دیکھ کر بچہ محمدؐ کا کلمہ پڑھ لے۔ دیکھئے تبلیغ کا انداز' تشریف لے گئے۔ ساتھ صدیق اکبر' فاروق اعظم' آپ کا لشکر جرار' تابعدار' جانثار' وفادار' پیغمبر کے یار' ذوالعز والاحترام' عالی مقام' مدنی کے غلام' خادمان اسلام' یعنی صحابہ کرام' وہ بھی ساتھ ہیں۔ اس لڑکے کا باپ تورات کھول کر پڑھ رہا ہے۔ حضورؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ لڑکا خاموش ہے' لڑکا بے ہوش ہے' باپ کو جوش ہے۔ آپؐ پوچھتے ہیں **هل وجدت صفتي ونعتي ومخرجي واسمي وذكري**۔ تورات پڑھنے والے! بتا اس تورات کے ورقوں میں' میری شان' میری نشانیاں' میرا تذکرہ' میری صفات موجود ہیں؟ کہنے لگا' نہیں۔ یہودی ویسے بھی جھوٹے ہوتے ہیں اور حضورؐ کی امت میں جو جھوٹ کہے وہ منافق ہے' جو کلمہ جھوٹا بنائے' اذان جھوٹی بنائے جو مذہب جھوٹا بنا لے' وہ بھی منافق ہے۔

منافق کی تین نشانیاں

حضورؐ فرماتے ہیں **ايت المنافق ثلاث** الخ۔ آؤ آج بھی پاکستان کا دورہ کر لو۔ جس آدمی میں تین چیزیں پائی جائیں' بڑا جبہ قبہ ہو' بڑا انتظام اہتمام ہو' بڑی ڈیل ڈول ہو' بڑا سرگرم ہو' بڑی سج دھج ہو' اگر تین چیزیں اس میں ہوں تو وہ منافق ہے۔ **(۱) اذا حدث كذب (۲) اذا وعد اخلف (۳) اذا اؤتمن خان**

ہر بات میں جھوٹ کہے' اخبار میں جھوٹ' ٹی وی میں جھوٹ' آئین میں جھوٹ' تقریر میں جھوٹ' مسئلے میں جھوٹ' کلمے میں جھوٹ' اذان میں جھوٹ' درود میں جھوٹ' جھوٹ ہی جھوٹ یہ منافق ہے۔

وعدہ کرے وعدہ پورا نہ کرے یہ بھی منافق ہے۔

امانت میں خیانت کرنے والا۔ اللہ نے آنکھیں دیں کہ کلام اللہ کو دیکھو' یہ سارا دن عورتوں کو دیکھتا رہتا ہے۔ خدا نے آنکھیں دیں کہ بیت اللہ کو دیکھو' یہ سارا دن سرخ دوپٹے دیکھتا ہے' ننگے فوٹو دیکھتا ہے' البم دیکھتا ہے' بازار دیکھتا ہے' اسٹیشنوں پر جا کر نعوذ باللہ لوگوں کی لڑکیاں دیکھتا ہے' ناچ دیکھتا ہے' جو اس قسم کی چیزیں دیکھے وہ بھی منافق ہے۔

آنکھیں ہوں تو چار چیزیں دیکھو

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ آنکھیں ہوں تو چار چیزوں کو دیکھو۔ بیت اللہ کو دیکھو' کلام اللہ کو دیکھو' روضہ رسول اللہ کو دیکھو' دیکھو تو اہل اللہ کو دیکھو' اللہ ہمیں ان چار چیزوں کی زیارت نصیب فرمائے۔ (آمین)

اذا اؤتمن خان یہ آنکھیں امانت ہیں' یہ کان امانت ہیں' یہ زبان امانت ہے' یہ دماغ امانت ہے' یہ دل امانت ہے' یہ اولاد امانت ہے' یہ بیوی امانت ہے' یہ مکان امانت ہے' مالک کون ہے؟ (اللہ)

در حقیقت مالک ہر شی خدا است
ایں امانت چند روزہ نزد ما است

آنکھیں دے کر اندھا کر دے' کان دے کر بہرہ کر دے' طاقت دے کر ذلیل کر دے' اولاد دے کر جنازے نکلوا دے' بیوی دے کر اس کو ختم کر دے' دولت دے کر در در کا بھکاری بنا دے' صحت دے کر بیماری میں مبتلا کر دے' چارپائی پر پیشاب نکال دے' خدا قادر ہے۔ مالک کی مرضی کے مطابق استعمال کرو تو امانت ہے۔ مالک کی مرضی کے خلاف کرو تو خیانت ہے۔ **یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ**۔ فرمایا تم کسی لڑکی کو' کسی لڑکے کو بری نگاہ سے دیکھو یا ننگی چیز دیکھو تو قرآن کہتا ہے: **یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ**۔ نہ دیکھ! تیری آنکھ خیانت کر رہی ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اس آنکھ سے بیت اللہ کی زیارت کروائے' روضہ رسول اللہ کی زیارت کروائے۔ (آمین)

حضورؐ سے عشق امام مالکؒ جیسا ہو

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ **المجاورۃ بروضۃ رسول اللہ و مدارسۃ بحدیث رسول اللہ والدفن فی بلدۃ رسول اللہ**۔ ہماری آنکھ ہو اور گنبد خضرا کا نظارہ ہو، نقشہ پیارا ہو، رحمت کا فوارہ ہو، دن سارا ہو۔ (آمین)

حضورؐ کی تعریف تورات انجیل اور گرنتھ میں

محبوب کی تبلیغ سنئے۔ اس لڑکے کا باپ تورات پڑھ رہا تھا۔ میرے محبوب نے، امت کے مرغوب نے، رسول ہاشمیؐ نے، پیغمبر دوعالمؐ نے فرمایا میرے اوپر ایمان ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ وہ بچہ جو بے ہوش تھا، کچھ دیر سے خاموش تھا، آنکھوں کو کھولتا ہے۔ آہستہ سے بولتا ہے، نگاہ پیغمبر کے چہرے پر ڈالتے ہوئے کہتا ہے، **کذب ابی**۔ میرا ابا جھوٹ کہہ رہا ہے۔ ہر ورقے پر آپ کا تذکرہ موجود ہے۔ قرآن مجید میں ہے **ذَالِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرَاۃِ۔ اَلَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ**۔ اے کملی والے آپ کی شان تورات میں ہے، انجیل میں ہے، قرآن میں ہے، زمین و آسمان میں ہے، کون و مکان میں ہے، مومن کے ایمان میں ہے، ہر ایک کی زبان میں ہے، سارے جہان میں ہے۔ (سبحان اللہ)

میں نے تورات میں دیکھا اس میں لکھا ہوا ہے کہ وہ فاران کی چوٹی سے دس ہزار قدسیوں کو لے کر آ رہا ہے۔

میں نے انجیل میں دیکھا، "زرودی دا یروشلم فدا محمد دید" یروشلم کی بچو محمدؐ کا کلمہ پڑھ لو نجات مل جائے گی۔

میں نے سکھوں کی گرنتھ میں دیکھا کہ لکھا ہے:

عرب کا ہاشی احد کا پیارا
زباں پہ تھا امتی کا نعرہ
کمر میں پٹکا جو میم کا تھا
وہ نام احمد بتا رہا تھا

جو رین سپنے میں ایک بالم
نکھیر مورے نجر پڑا تھا
عجب سی تھی من موہنی سی صورت
ترا کی سج دھج دکھا رہا تھا

لوگوں کا علم

آج ہمیں کلمہ بھی نہیں آتا' دعائے قنوت نہیں آتی' نماز سے تو بالکل بے نیاز ہوگئے ہیں' قرآن پر صرف ایمان ہی رکھا ہوا ہے۔ الحمدللہ پڑھنے پر زور دیتے ہیں' آگے کوئی پتہ نہیں کیا کرنا ہے' کیا پڑھنا ہے۔ پوچھو تو کہتے ہیں ہم عاشق رسولؐ ہیں' ہم اہل حدیث ہیں۔ ہم سب کچھ بھلا بیٹھے ہیں' دین کی فکر نہیں رہی' لیکن دین باقی رہے گا۔ (انشاء اللہ)

علماء دیوبند دین کے خادم

ہم علماء دیوبند حق کا جھنڈا بلند رکھیں گے۔ جب تک دیوبند کا ایک فرزند ارجمند زندہ ہے' نہ اس ملک میں بدعت پھیل سکتی ہے نہ شرک پھیل سکتا ہے۔ (انشاء اللہ)

آج کوئی یہ نہ سمجھے کہ شیخ القرآن (مولانا غلام اللہ خاں) چلا گیا اور اس کے وارث نہیں ہیں۔ توحید کی بات ختم ہوگئی نہیں۔ بلکہ ہمارے دیوبند کا ہر بچہ شیخ القران کا خادم ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ مفتی محمودؒ چلے گئے اب مشن ختم ہوگیا ہے۔ مفتی کا نام بھی زندہ ہے' مفتی کا کام بھی زندہ ہے۔

کوئی یہ نہ سمجھے کہ دیوبند ہندوستان میں رہ گیا ہے بلکہ یہاں بھی دیوبند کے فرزند زندہ ہیں' تابندہ ہیں۔ دیوبند کی آواز گھر گھر پہنچائی جا رہی ہے۔ پہنچائی جاتی رہے گی۔ (انشاء اللہ)

نہ گھبراؤ مسلمانو' خدا کی شان باقی ہے - ابھی اسلام زندہ ہے' ابھی قرآن باقی ہے
(سبحان اللہ)

ایک نعرہ سکھا دوں:

سرفراز و سربلند --- دیوبند' دیوبند

ارجمند و دانشمند --- دیوبند' دیوبند

عقلمند و سعادتمند --- دیوبند' دیوبند

دیوبند نے تو سب کچھ بند کر دیا ہے' گیارہویں بند' قبروں پے سجدے بند' قوالی بند' گانا بند' انگوٹھے چومنا بند' جو چیز تمہیں پسند وہ سب بند' جو رب کو پسند وہ جاری۔ الحمدللہ دیوبند نے بدعت بند' سنت کو آباد۔ شرک بند' توحید کو آباد۔ انشاء اللہ جہنم کا راستہ بند' جنت کا راستہ آباد۔ جاہل بند' عالم آباد۔ گانے بند' قرآن آباد کیا ہے۔ آپ ناراض تو نہیں ہیں' میں بمبارمنٹ تو نہیں کر رہا؟ (نہیں) میں کفر کی مشین تو نہیں چلا رہا؟ (نہیں) میں لوگوں کو جہنم کی طرف تو نہیں دھکیل رہا؟ (نہیں) میں آپ کو سمجھا رہا ہوں' جگا رہا ہوں' کچھ پہنچا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں تبلیغ کریں گے۔ تم گالیاں دو ہم دعا دیں گے۔ تم دھکے مارو گے ہم سینے سے لگائیں گے۔ تم کفر کی مشین چلاؤ گے ہم محمدؐ کا دین بتائیں گے۔

نبیؐ کو دیکھ کر ہوش میں آگیا

اس یہودی کے بچے نے نگاہ نبوت کے چہرے پر ڈالی' جو پہلے بے ہوش تھا' سکرات میں تھا۔ نبی حسین ہوتا ہے' پیغمبرؐ کے حسن کا یقین ہو جائے تو ہماری نگاہ ادھر ادھر نہ اٹھے' گنبد خضرا کا لطف آ جائے تو ہماری نگاہوں کو کوئی چیز اچھی نہ لگے۔ دعا کرو اللہ تمہیں دو چیزوں کو دیکھنے کی توفیق بخشے۔ (آمین) بیت اللہ کو اور روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

ادھر جلال ہے' ادھر جمال ہے۔ ادھر کمال ہے' ادھر آمنہ کا لال ہے۔ ادھر اللہ کا گھر ہے' ادھر رسول اللہ کا در ہے۔ خدا دونوں چیزوں کی تمہیں زیارت نصیب فرمائے۔ (آمین)

یہودی کے بچے نے کلمہ پڑھ لیا

اس بچے کا باپ جو تورات پڑھ رہا تھا کہنے لگا' آپ کا تذکرہ اس میں نہیں ہے۔ ساتھ بچہ ہے' عمر کا کچا ہے' بہت بچہ ہے لیکن بات میں سچا ہے۔ بچہ کہنے لگا' حضرت! میرا ابا جھوٹ کہتا ہے۔ باپ کے سامنے کہا۔ باپ سے کہنے لگا' جھوٹ کہتے ہو اتنی بڑی عمر میں۔ اس عمر میں کہہ رہے ہو کہ تورات میں آپ کا تذکرہ نہیں ہے۔ کیا ہر صفحہ پر مصطفےٰ کی تعریف نہیں ہے؟

حضورؐ نے بچے کی طرف دیکھا تو فرمایا' بیٹا! جانتے ہو' پہچانتے ہو' مانتے کیوں نہیں؟ فرمایا' ایمان لے آؤ تیرا یہ باپ کام نہیں آئے گا مصطفےٰ کام آئے گا۔ کلمہ پڑھ لو میں جانوں اور تیری زندگی۔ پھر تیرا ہاتھ ہوگا محمدؐ کا ساتھ ہوگا۔ پھر رات ہوگی' انشاء اللہ نجات ہوگی۔ اس بچے نے حضورؐ کے فرمان پر کلمہ پڑھ لیا۔ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔**

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ صحیح کلمہ یہی ہے یا کوئی اور؟ (یہی ہے) اصلی کلمہ یہی ہے' مدنی کا کلمہ یہی ہے' مکی کلمہ یہی ہے' نبوی کلمہ یہی ہے' رسالت کا کلمہ یہی ہے' صدیقی کلمہ یہی ہے' فاروقی' عثمانی' حیدری کلمہ یہی ہے' صحابہ و اہل بیت کا کلمہ یہی ہے۔ یہ "علی ولی اللہ خلیفتہ بلافصل" کلمہ ہے؟ (نہیں) یہ کلمہ نہیں یہ تو قلم ہے۔

ہمارے دین کا مرکز مکہ و مدینہ ہے

ہمارے دین کی منڈی' ہمارے دین کا مرکز' ہمارے دین کا چشمہ اللہ کا گھر ہے' یا' رسول اللہ کا در ہے۔ وہی پیغام' وہی اسلام بتائیں گے' نہ ہمارا اسلام ایرانی ہے' نہ ہمارا اسلام قادیانی ہے' نہ ہمارے پاس ویرانی ہے۔ ہمارے پاس آواز قرآنی ہے' ہمارے پاس اللہ کا قرآن ہے اور محمدؐ کا فرمان ہے۔ یہی پیغام ہم گھر گھر' گلی گلی پہنچائیں گے۔ بادل چھٹ رہے ہیں' شرک و بدعات ہٹ رہے ہیں' لوگ دین کو چمٹ رہے ہیں۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ ملک جاگ رہا ہے' میں نے کہا کہ باطل بھاگ رہا

ہے۔

جو خدا کے در پر سر جھکائیں گے وہ قبر پر نہیں جھکائیں گے' جو کعبے کا طواف کریں گے وہ کسی مزار کا طواف نہیں کریں گے' جو کعبے کا غلاف پکڑیں گے وہ کبھی دوسرے غلاف کو نہیں پکڑیں گے۔ جب کسی کے سامنے کعبے کا غلاف ہے پھر یہ شخص ہر چیز کے خلاف ہے۔ یہ بات صاف ہے' مان لو گے تو انصاف ہے۔

لوگوں کو کلمہ نہیں آتا

ہم آپ تک دین پہنچائیں گے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ (آمین) اس یہودی کے بچے نے کلمہ پڑھ لیا۔ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**۔ آج ہمارے بھائیوں کو کلمہ نہیں آتا۔ مجھے تبلیغی جماعت کے دوست ملے۔ کہنے لگے' دین پوری صاحب! ستر ستر سالہ سفید ریش بزرگ ملے' جب ان سے کلمہ پوچھا تو کہنے لگے وہ تو بازار سے ملتا ہے۔

ایک آدمی نے کلمہ سنایا تو اس طرح سنایا: **لا الہ۔ محمد پاک رسول اللہ** اس نے کہا کہ مجھے تو یہی یاد ہے۔ دوستو اللہ ہمیں کلمہ صحیح کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

تبلیغی جماعت کا کارنامہ

میں تبلیغی جماعت کا شکرگزار ہوں' انہوں نے ہمارا بہت بوجھ ہلکا کر دیا ہے۔ ہم تو سٹیجوں پر تقریر کرتے ہیں وہ ہر گلی کوچے میں' ہر ایک دروازے پر جا کر کنڈی کھٹکھٹا کر مصطفیٰؐ کا کلمہ پہنچاتے ہیں۔

تبلیغی جماعت کی کوشش سے تین لاکھ کافروں کو مصطفیٰؐ کا اسلام نصیب ہو چکا ہے۔ (نوٹ۔ یہ ۱۹۸۶ء کی بات ہے) آج میں آپ کو کھل کر بتا دوں' کچھ لوگوں نے' مذہب فروشوں نے' ان بے ہوشوں نے' مسلمانوں کو کافر بنایا' میری تبلیغی جماعت نے کافروں کو مسلمان بنایا۔ (سبحان اللہ)

مسلمانوں کو صاحب ایمان بنایا' صاحب ایمان کو عامل قرآن بنایا' جو لوگ

فرض نہیں پڑھتے تھے' تبلیغی جماعت کی آمد کی وجہ سے آج ان کی کبھی تہجد قضا نہیں ہوتی۔

خدا کی قسم جن کو درود شریف نہیں آتا تھا' آج ان کو مصطفیٰؐ کے مستحب بھی یاد ہیں۔ یہ تبلیغی جماعت حق پر ہے یا ناحق پر؟ (حق پر ہے) اگلے دن ایک کتاب جس کا نام "تبلیغی جماعت کا رخ" میری لائبریری میں ہے' رائیونڈ سے شائع ہوئی ہے' کوئی الوری صاحب ہیں۔ اس نے لکھا ہے کہ تبلیغی جماعت والے کتے ہیں' خنزیر ہیں' بدتر ہیں۔ یہ الفاظ ہیں اس میں۔ اس نے لکھا ہے کہ الیاس تقریر نہیں کرتا تھا بکتا رہتا تھا۔ یہ اس شخص کے بارے میں لکھا ہے کہ جس نے ساری زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزاری اور مولانا محمد الیاس نے' یاس کو آس سے بدل دیا۔

حافظ سلیمان جو رائیونڈ کی مسجد کا امام ہے' وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات مولانا الیاسؒ کی رو رو کر داڑھی بھیگ گئی اور یہ دعا کر رہے تھے کہ یااللہ آج الیاس کو مصطفیٰؐ کے درد کا کروڑواں حصہ درد عطا کر۔ مجھے بھی وہ تڑپ عطا کر۔

(نوٹ: اس وقت حافظ سلیمان صاحب امام تھے جنہوں نے نصف صدی وہاں امامت کروائی ہے۔ اب وفات پا چکے ہیں)

آؤ ایک مبلغ کا انداز تبلیغ بتاؤں۔ آج مجھے کوئی پتھر مارے تو میں ڈنڈا لے کر آ جاؤں گا' کوئی گالی دے تو اس کا گریبان پھاڑ ڈالوں گا۔ آؤ ایک مبلغ کا طریقہ بتاؤں۔ یہ خادم اسلام ہے' یہ رسول اللہ کا غلام ہے' یقیناً پاس ہے' کام راس ہے' یہ مولانا الیاس ہے' بات بھی خاص ہے۔

کفر کی مشین چلانے والوں کو چیلنج

مجھے ایسے علماء پر ناز ہے۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ مجھے گالیاں دینے والو! کفر کی مشینیں چلانے والو! ہمیں رسول اللہ کے گستاخ کہنے والو آؤ! مجھے ایک عطاء اللہ شاہ بخاریؒ دکھاؤ جو نو سال نو مہینے جیل میں گزارے' ایک دفعہ بھی معافی نہ مانگے۔ انگریز سے کہے' انگریز دیکھ چکی بھی پیسوں گا' مصطفیٰؐ کا قرآن بھی پڑھوں گا۔ ایک ہندو کہتا ہے رام چندر' جب میں گیا جیل کے اندر تو دیکھا کہ بخاری جھوم رہا ہے اور قرآن

پڑھ رہا ہے۔

میں ایک مبلغ کی زندگی بتا رہا تھا۔ آج تو سٹیج ہوتا ہے' انتظام ہوتا ہے' اہتمام ہوتا ہے' پروگرام ہوتا ہے' لائٹیں ہوتی ہیں' شامیانے ہوتے ہیں' دین کے دیوانے ہوتے ہیں' پروانے ہوتے ہیں' کچھ اپنے ہوتے ہیں کچھ بیگانے ہوتے ہیں' کچھ شاندار ہیں' کچھ ایمان دار ہیں' کچھ بے چارے بیکار ہیں' عجیب لوگ ہیں۔ میں انشاء اللہ' اللہ سے دعا کروں گا کہ اللہ ہمیں ایک بنائے سب کو نیک بنائے۔ (آمین)

غلط بات کہوں تو اٹھ کر میرا گریبان پکڑ لو۔ صحیح بات ہو تو یہاں اقرار کر کے اٹھو کہ ہم عمل کریں گے۔ میں تمہیں گمراہ کرنے نہیں آیا' میں تمہیں برباد کرنے نہیں آیا' آباد کرنے آیا ہوں۔ میں تمہیں لڑانے نہیں آیا' ملانے آیا ہوں۔ میں تمہیں سلانے نہیں آیا' جگانے آیا ہوں۔ الجھانے نہیں آیا' سلجھانے آیا ہوں۔ بگاڑنے نہیں آیا' بنانے آیا ہوں' میں تمہیں مدینے کا راستہ دکھانے آیا ہوں' مصطفیٰ کا پیغام پہنچانے آیا ہوں۔

ایک مبلغ کی بات

عطاء اللہ شاہ بخاری ایک مبلغ کی بات سنو۔ فرماتے ہیں' میں صرف ہزاروں کے اجتماع سے نہیں بلکہ لاکھوں کے اجتماع سے بغیر سپیکر کے تقریر کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں' میں نے ایک دفعہ امرتسر میں قرآن کو جب عربی لہجے میں پڑھا تو پانچ سو سکھ کھڑے ہوگئے۔ کہنے لگے بخاری صاحب جگر پھٹ رہا ہے۔ تھوڑی دیر خاموش ہوجائیے' ہمارے دل کی دنیا بدل چکی ہے۔ محمد کی غلامی ہمارے دلوں میں گھر کر چکی ہے۔ مہربانی کر کے تھوڑی دیر خاموش ہو جائیں۔ ہم مونچھیں کاٹ رہے ہیں' ہم گرونانک کو چھوڑ کر حسینؓ کے نانا کا کلمہ پڑھ چکے ہیں۔

نقلی اور اصلی مبلغ

اصلی تبلیغ وہ ہے جس میں اللہ کا قرآن ہو' کملی والے کا فرمان ہو' جو مولوی لیٹ گائے' گالیاں سنائے' لوگوں کو صرف کھانے پینے کی باتیں بتائے' وہ مبلغ نہیں

ہے۔ وہ اپنے پیٹ کا بندہ تو ہو سکتا ہے وہ مبلغ نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے پیٹ کا بندہ ہے' اس کا عجیب دھندا ہے' اس کا عقیدہ بھی گندا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ دل کا اندھا ہے۔ وہ کھانے پینے کا شوقین ہے' اس کے پاس کیا دین ہے۔ دین وہ سنو جو اللہ کے قرآن سے آئے' محمدؐ کے فرمان سے آئے۔ (سبحان اللہ)

میرے محبوب نے فرمایا: **ترکت فیکم امرین ترکت فیکم شیئین ترکت فیکم ثقلین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنت رسول اللہ**۔ میں دو تحفے' دو عطیے' دو ہدیے' دو پیغام' دو چیزیں دے کر صدیقہؓ کے حجرے میں' گنبد خضرا میں آرام کرنے جا رہا ہوں۔ میرے کلمہ خوانو' مسلمانو' مجھے جانو' مانو' پہچانو' جب تک تمہارا دو چیزوں سے تعلق رہے گا' تم گمراہ' روسیاہ' بے راہ نہیں ہوگے۔ ایک اللہ کا قرآن ہے ایک دلبر کا فرمان ہے' جو یقین کرے مسلمان ہے' جو انکار کرے بے ایمان ہے' میرا میدان میں اعلان ہے۔

قرآن کا مقام

مبلغ ہمیشہ قرآن پڑھتا ہے۔ آپ قرآن سننے آئے ہیں یا مرثیے سننے آئے ہیں؟ (قرآن سننے آئے ہیں) قرآن کا مقابلہ تورات' انجیل' زبور کر سکتی ہیں؟ (نہیں)

ہمارا عقیدہ ہے کہ تورات کے برموسیٰ' انجیل کے برعیسیٰ' شد یک نکتہ ز قرآن محمد۔ سب کہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تین سو پندرہ کتابیں رسولوں پر نازل ہوئیں۔ تین سو پندرہ کتابوں کا شان اور مرتبہ ایک طرف' میرے پیغمبر کے قرآن کا ایک نکتہ ایک طرف۔ قرآن کے ایک نکتہ کا مقابلہ بھی نہیں ہو سکتا۔

قرآن غیر مبدل' قرآن حضورؐ کا معجزہ ہے' قرآن پیغمبر کا تحفہ ہے' قرآن حضورؐ کی نبوت کا گواہ ہے' قرآن حضورؐ کی نبوت کی تصدیق ہے' قرآن حضورؐ کی نبوت کی دلیل ہے' قرآن پیغمبرؐ کا عطیہ ہے۔ (سبحان اللہ)

ابھی تو میں نے بات شروع نہیں کی' کل تو میں تھکا ہوا تھا۔

کل تھا نیند کا خمار' آج ہوں بیدار

بالکل ہوشیار، تقریر کے لیے تیار

حضورؐ کا تبلیغ کے لیے کشتی لڑنا

حضورؐ نے اس تبلیغ میں کشتی بھی لڑی ہے۔ حضورؐ مدینے سے باہر جنگل میں جا رہے ہیں۔ ایک آدمی بکریاں چرا رہا تھا اس کا نام رکانہ تھا۔ بہت بڑا بھاری تھا، بہت موٹا مگر نیت کا کھوٹا۔ پوری ایک بوری، ڈرم۔ حضورؐ نے فرمایا، کیا کرتے ہو؟ کہنے لگا بکریاں چراتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، اسلام قبول کر لو، کلمہ پڑھ لو۔ میں اللہ کا رسول ہوں، رسول مقبول، میری بات ہے معقول، کر لو قبول۔ حضورؐ نے فرمایا کلمہ پڑھ لے۔ وہ پیغمبر سے کہنے لگا، کشتی لڑیے۔ یہ حدیث سنا رہا ہوں۔ کہنے لگا آپ میرے ساتھ کشتی لڑ لو۔ اگر آپ مجھے کشتی میں لتاڑ دیتے ہیں، آپ جیت جاتے ہیں تو میں آپ کا اسلام قبول کر لوں گا۔ حضورؐ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا، عرش والے! تو ہی ہے توفیق دے میں نبی کشتی کے لیے تو نہیں آیا، اگر میرے کشتی لڑنے سے اس کو اسلام نصیب ہوتا ہے، جہنم سے بچتا ہے، تو مولیٰ میں کشتی بھی لڑنے کے لیے تیار ہوں۔

دین اس طرح آیا ہے، آپس میں لڑتے رہتے ہیں، ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ حضورؐ نے کافر کو اسلام کی دعوت دی۔ اس پہلوان نے تیاری کی، تیل وغیرہ لگایا۔ میرے محبوبؐ اسی طرح کھڑے رہے۔

حضورؐ بہادر تھے

ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے پیغمبر کو اللہ نے چالیس بہشتی مردوں کی بہادری اور طاقت دے رکھی تھی۔ **کان رسول اللہ اشجع الناس**۔ پوری کائنات میں، دنیا کے پیدا ہونے سے قیامت تک حضورؐ کے مقابلہ کا کوئی طاقتور نہیں آئے گا۔ حضور پاکؐ کو اللہ نے وہ طاقت عطا کی تھی کہ وہ ساری کائنات سے بہادر تھے۔

اتنے بہادر تھے کہ جب کافر نے کہا کہ کون بچائے گا تو حضورؐ نے فرمایا، ...۔ اللہ۔ یہ میرے محبوب کا محبوب نعرہ ہے۔ ننگی تلوار کے نیچے فرمایا، میرا بچانے

والا اللہ ہے۔ جب آپ نے "اللہ" فرمایا تو کافر بھی لرز گیا۔ تلوار بھی گر گئی۔ حضورؐ نے فرمایا تجھے کون بچائے گا۔ کہنے لگا **کرمک وفضلک**۔ تیری مہربانی بچائے گی۔ فرمایا اندھا نہ بن' جو مجھے بچائے گا' تجھے بھی وہی بچائے گا۔ یہ حضورؐ کا رعب تھا۔

حضورؐ کی نگاہ کا رعب

حدیث میں آیا کہ **کان رسول اللہ مدور الوجہ انا نظر هاب**۔ حضورؐ کا چہرہ مبارک گول تھا۔ اللہ نے اپنی خالق گری محبوب کے چہرے میں دکھا دی۔ جب نبی کریمؐ حجرے مبارک سے چہرہ مبارک ظاہر فرماتے تو بڑے بڑے عرب کے بہادر بھی مصطفیٰؐ کے چہرے کا رعب دیکھ کر کانپ جاتے۔ نصرت بالرعب مسیرۃ الشہر۔ فرمایا تم گھوڑے پر بیٹھ کر گھوڑا دوڑاؤ۔ ایک مہینے کے بعد جہاں تمہارا تیز رفتار گھوڑا پہنچے گا' وہاں میری نگاہ کا رعب پہنچ جائے گا۔

تم بھی بہادر ہو' لوگوں کی گھڑیاں چھین لیتے ہو۔ سائیکل چھین لیتے ہو۔ موٹر سائیکل کسی نے کھڑی کی' چابی لگائی اور لے گئے۔ کار چوری کر لی۔ کسی کو رسیوں سے باندھ دیا' سب کچھ لوٹ کر چلے گئے۔ پٹرول پمپ لوٹ لیا۔ یہ بہادری ہے یا ڈاکہ ہے؟ (ڈاکہ ہے) یہ غنڈہ گردی ہے' یہ حرام ہے' یہ کوئی بہادری نہیں۔

اس پہلوان نے کشتی شروع کی۔ میرا محبوب سامنے آیا۔ نبی تو سراپا حیا ہوتا ہے۔ ساری دنیا حیا نبی سے سیکھتی ہے۔

میں ایک جملہ سنا دوں' بتا دوں' جتا دوں' پہنچا دوں کہ جو چیز اچھی ہے وہ مدنی کی سیرت ہے' ساری کائنات میں جو مقبول' جو معقول' جو بہتر' جو برتر' جو شاندار چیز ہے' جو اچھی چیز ہے وہ محبوب کی سیرت ہے۔

حضورؐ کی سیرت پر عمل کرنے والا

کوئی بڑے کا ادب کرتا ہے' چھوٹے سے پیار کرتا ہے' ماں باپ کی خدمت کرتا ہے۔ زبان پر سچ کہتا ہے' آنکھوں میں حیا رکھتا ہے۔ ہاتھ سے ظلم نہیں کرتا' پیٹ میں حرام نہیں ڈالتا' غلط طرف نہیں جاتا' ماں باپ کا ادب کرتا ہے' یہ سب محمدؐ

کی سیرت پر عمل کر رہا ہے۔ (سبحان اللہ)

حضورؐ نے اس پہلوان کو پکڑا زمین پر گرا دیا۔ پیغمبر کی طاقت' ایک انگلی نہیں لگائی اور وہ گر گیا۔ وہ بھی ضدی کہنے لگا' پاؤں پھسل گیا تھا۔ پھر لڑو گے؟ حضورؐ مسکرا دیے۔ کہنے لگا میں دو سو بکریاں دوں گا' پھر لڑو۔ فرمایا' بکریاں اپنے پاس رکھ' مدنی کو مال کی ضرورت نہیں' مدنی کو تیری نجات کی ضرورت ہے۔ محمد کو تیری بکریوں کی ضرورت نہیں' پیغمبر کو تیرے لیے جنت کی ضرورت ہے۔ میں کشتی لڑ کے کوشش کروں گا کہ خدا تمہیں جہنم سے بچائے' پھر میرے محبوب نے پکڑا اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ کہنے لگا یہ سمجھ نہیں آتی کہ ہاتھ آپ لگاتے ہیں' اٹھاتا کون ہے۔ (سبحان اللہ)

مانگتے حضورؐ ہیں دیتا خدا ہے

اشارہ پیغمبر کرتے ہیں چاند دو ٹکڑے کون کرتا ہے؟ (اللہ) کعبے کا غلاف دلبر نے پکڑا تو عمر کو کلمہ کس نے پڑھایا؟ (اللہ نے) ہاتھ نبی نے رکھا فوارے کس نے جاری کیے؟ (اللہ نے) ہاتھ پیغمبر نے اٹھائے ابوہریرہ کی اماں کو ہدایت کس نے دی؟ (اللہ نے) ہاتھ مصطفےٰؐ نے اٹھائے تو جابر کی کھجوروں میں برکت کس نے عطا کی؟ (اللہ نے) قیامت کے دن سجدہ کرکے شفاعت دلبر کریں گے تو امت کو بخشش اور جنت کا ٹکٹ کون دے گا؟ (اللہ)

علماء دیوبند کا عقیدہ سن لو! مانگتا پیغمبر ہے' دیتا خدا ہے۔ پیغمبر مانگتا رہے گا' خدا دیتا رہے گا۔

میں ایک موتی دے دوں' مدنی کا سینہ بڑا ہے' خدا کا خزینہ بڑا ہے۔ اس کو لینا آتا ہے' اس کو دینا آتا ہے۔ یہ لیتا رہے گا' وہ دیتا رہے گا۔ یہ سائل ہے' وہ مسئول ہے۔ یہ طالب ہے' وہ مطلوب ہے۔ اسے مانگنا آتا ہے' اسے دینا آتا ہے۔

اس پہلوان نے نبی کے اس انداز تبلیغ سے متاثر ہو کر کلمہ پڑھ لیا۔ کہنے لگا میں سمجھ گیا کہ یہ آپ کی طاقت نہیں' یہ طاقت اسی کی ہے جس کا نام لیتے ہو۔ فرمایا میں بھی اسی کی دعوت دیتا ہوں۔

یہودی بچے کے ایمان قبول کرنے پر حضورؐ کی خوشی

اس یہودی کا بچہ بے ہوش تھا' تھوڑی دیر خاموش تھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ کچھ جوش تھا' حضور کریمؐ نے کلمہ پڑھایا جب اس نے کلمہ پڑھا' ذرا حدیث سنئے **کان رسول اللہ اذا سر وجھہ کانہ قطعۃ من القمر**۔ حضورؐ خوش ہوتے تو یوں معلوم ہوتا کہ سارا مدینہ چمک اٹھا ہے۔ جب جوش میں آتے تو **کانما عصر فی وجھہ رمان**۔ جب اس بچے نے کلمہ پڑھا تو محبوب کے چہرے پر مسرت' فرحت' چمک دمک' طمانیت' خوشی کے آثار ظاہر ہوئے اور فرمایا' میرے صحابیو! آج مجھے کوئی سو اونٹ بھی لا کر دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی جتنی اس بچے کے اسلام قبول کرنے پر ہوئی ہے۔ بچے نے کلمہ پڑھا اور جان بحق ہوگیا۔ اس بچے نے نماز نہیں پڑھی' روزہ نہیں رکھا' قرآن کی تلاوت نہیں کی' اس نے صرف کلمہ پڑھا۔ یہ مسلمان ہے اس کو پتہ نہیں کہ ابوبکر کون ہے۔ اس کو پتہ نہیں کہ خلیفہ اول کون ہے۔ اس کو پتہ نہیں کہ خلافت کا وارث کون ہے' اس کو پتہ نہیں علی المرتضیٰ کون ہے۔ اس کو کوئی پتہ نہیں صرف کلمہ پڑھا اور جان بحق ہوا۔ حضور کریمؐ نے فرمایا مبارک ہو یہ بچہ جہنم سے بچ گیا۔

حضورؐ سیدھے گھر تشریف لائے' صدیقہ! رفیقہ! لیقہ! خلیقہ! طیبہ! طاہرہ! حمیرہ! عائشہ! آج میں بہت خوش ہوں۔ عائشہ صدیقہؓ نے چہرہ دیکھا تو کہا' حضرت آج خیر ہے آج آپ کے چہرے میں بڑی چمک ہے۔ بڑا مزا آ رہا ہے چہرہ دیکھنے میں' نورانیت چمک رہی ہے۔ فرمایا صدیقہ آج خوشی ہے کہ امت کا ایک بچہ جہنم کی آگ سے بچ گیا ہے۔

صدیقہ پانی گرم کیجئے اگر کفن کا انتظام ہوسکے تو ٹھیک ورنہ میری یہ چادر (کملی) اس کا کفن بن جائے گی۔ پیغمبر تیری جوتی پر قربان' محبوب تیری رحمت پر قربان' پیغمبر تیرے روضے پر ستاروں سے زیادہ رحمت کی بارش ہو۔ (آمین) اے محسن اعظم' دنیا میں جتنے ذرے ہیں' جتنے آسمان کے ستارے ہیں' اس سے زیادہ تیری قبر پر رحمت کی بارش ہو۔ (آمین)

قاضی احسانؒ کا پسندیدہ درود

ہمارے قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ حضورؐ کے سچے عاشق تھے۔ مجھے کہا کرتے تھے کہ دین پوری یہ درود پڑھا کرو۔ **اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد بعد د کل ذ رۃ الف الف مرۃ**۔ مولیٰ جتنے ذرے ہیں روز کے اتنے درود، مولیٰ ایک ذرے کو ہزار بنا دے، ہر ذرے کو ہزار بنا کر اتنے مرتبہ محمدؐ پر درود بھیج دے۔ (سبحان اللہ)

یہ وہی عالم ہے جس کو کہتے ہیں وہابی ہے، یہ تمہارے کہنے والوں کے دماغ کی خرابی ہے۔

قاضی احسان احمدؒ نے اپنا ہاتھ مجھے دکھایا وہ ٹوٹا ہوا تھا۔ کہنے لگے مولانا لوگوں نے حضورؐ کے نام پر حلوے، انڈے، پراٹھے کھائے ہیں۔ قاضی نے نبیؐ کے عشق میں ماریں کھائی ہیں۔ انگریز نے ہاتھ مروڑ کر میرا بازو توڑ دیا ہے۔ کل میں کملی والے کو دکھاؤں گا، کہوں گا کملی والے میں نے تیرے نام پر مار بھی کھائی ہے۔ اللہ اس کی قبر پر رحمت نازل فرمائے۔ (آمین)

قاضی احسان جیل میں بیٹھا تھا۔ گیارہ سال کا بچہ گھر میں بیمار ایک ہی بچہ تھا، چار بچیاں تھیں، اطلاع آئی کہ بچے کو سکرات ہے۔ سپرنٹنڈنٹ جیل آیا اور آکر کہنے لگا کہ آپ لکھیں کہ میں التماس کرتا ہوں کہ مجھے جیل سے رہا کیا جائے تاکہ میں اپنے بچے کا علاج کروا لوں۔ اگر فوت ہو جائے تو جنازہ پڑھ سکوں۔ فرمایا میں بخاری کا شاگرد ہوں، دیوبند کا فرزند ہوں، میں انگریز پتلونئے کو یہ نہیں لکھوں گا۔ بچے کا جنازہ دروازے پر آیا تو دیکھ لوں گا، مگر تمہیں گزارش کے الفاظ نہیں لکھوں گا۔ میں کٹ تو سکتا ہوں، انگریز کے سامنے جھک نہیں سکتا۔ (سبحان اللہ) یہ میرے اکابر تھے۔ خود نعرہ لگایا:

سرفراز و سربلند —— دیوبند، دیوبند

ہم نانوتوی کے رضاکار ہیں (انشاء اللہ)

ہم انور شاہ کے تابعدار ہیں (انشاء اللہ)

ہم مدنی کے جانثار ہیں (انشاء اللہ)

ہم عطاء اللہ شاہ بخاری کے ادنیٰ رضاکار ہیں (انشاء اللہ)

اور رضاکار رہیں گے انشاء اللہ ہم رضاکاروں کو کوئی نہیں جھکا سکتا۔ میرے بزرگ تو گزر گئے ہیں۔

حضورؐ نے اپنی چادر مبارک اس یہودی کے بچے کے لیے جس نے نبیؐ کا کلمہ پڑھ لیا تھا، تیار فرمائی۔ عائشہؓ کو فرمایا، پانی گرم کرے۔ اس کے باپ سے کہا اٹھ کر چلے جاؤ، اس کی اماں کو لما ہٹ جاؤ۔ یہ بچہ اب تمہارا نہیں، یہ بچہ مصطفیٰ کا ہے۔ اس کے باپ سے کہا تو یہودی ہے اور فرمایا میرے یارو دیکھتے رہو محمد اس کو اپنے ہاتھوں سے اٹھائے گا۔ دس سال کا بچہ تھا، اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر لائے۔ فرمایا صدیقہ چادر ہے۔ جی حضرت آپ کی چادر رکھی ہے۔ فرمایا **وما کفنہ الا رداء رسول اللہ**۔ اگر کوئی چادر نہیں تو میری چادر اس کو کفن میں دے دو۔ صحابی کہتے ہیں کہ جنازہ پڑھ رہے ہیں اور خوشی میں رو رہے ہیں کہ ابھی آیا اور جنت میں جا رہا ہے۔ اور جب قبر میں اتارنے کا وقت آیا تو محبوب کریمؐ نے خود قبر میں اتر کر فرمایا، لے آؤ یہ بچہ قبر میں نہیں جا رہا، محمدؐ کے ہاتھوں سے جنت میں جا رہا ہے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہماری چیخیں نکل گئیں۔ کہنے لگے، یارسول اللہ آج جنازہ ہمارا ہوتا دست مبارک آپ کا ہوتا۔ فرمایا جس نے بچپن میں اپنے ماں باپ کو چھوڑا، باپ کا انکار کیا، میرا کلمہ پڑھا، میں بھی اتنا وفادار ہوں کہ جنت میں پہنچا کر رہوں گا۔ یہ بھی تبلیغ کا انداز ہے۔

ہم یہی تبلیغ لے کر آئے ہیں۔ ہم نے کسی کو گالیاں دی ہیں؟ (نہیں) کفر کے فتوے دیے ہیں؟ (نہیں) ہم نے قوم کو دھوکہ دیا ہے؟ (نہیں) ہم نے کسی سرکار کی تعریف کی ہے؟ (نہیں) کسی سرکار کے دروازے پر، کسی کے در پر گئے ہیں؟ (نہیں) ہم نہیں جائیں گے ہمارا صدر مصطفیٰؐ سارے انبیاء کا صدر کون ہے؟

(مصطفیؐ) ہم نبوت کے وفادار ہیں' ہم صحابہ سے عقیدت رکھتے ہیں' ہم توحید و عشق ربوبیت رکھتے ہیں' ہم عشق نبوت رکھتے ہیں' آج ہمارا عقیدہ سن لو میرے ایک ہاتھ میں قرآن رہے گا' ایک ہاتھ میں نبوت کا فرمان رہے گا' ہماری جماعت کے دل میں ایمان رہے گا' زبان پر صحابہ و اہل بیت کا نشان رہے گا۔ انشاء اللہ۔

آپ شادمان ہیں یا پریشان ہیں (شادمان ہیں) آپ کو اطمینان تسلی ہے؟

(ہے) ہمارا اور آپ کا محافظ اللہ ہے۔

ہم اس قافلہ میں چل رہے ہیں' چلتے رہیں گے۔ ہم جاگ رہے ہیں' جگاتے رہیں گے۔ حق کہہ رہے ہیں حق بتاتے رہیں گے' قرآن سناتے رہیں گے' آپ لاکھ پابندیاں لگائیں ہم آتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

سرفراز و سربلند —— دیوبند' دیوبند

سرفراز و سربلند —— دیوبند' دیوبند

یہ ہماری جماعت ہے' سچی بات ہے' راضی خدا کی ذات ہے۔ انشاء اللہ۔

یہ قافلہ رواں دواں رہے گا' یہاں رہے گا وہاں رہے گا' پتہ نہیں کہاں کہاں رہے گا' دین رہے گا۔ آپ کو جو کچھ یہاں سے ملے اس سے صحیح فائدہ ملے گا۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو شکوک و شبہات سے بچا کر راہ صداقت عطا فرمائے (آمین)

السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی

عملی زندگی اور اہلسنّت

الحمد للّٰہ و کفٰی و الصلوۃ والسلام علٰی من لا نبی بعدہ

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا قال اللّٰہ تبارک و تعالٰی مَنْ یُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔

وقال النبی ﷺ من احیا سنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید

وقال النبی ﷺ من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنۃ

وقال النبی ﷺ من رغب عن سنتی فلیس منی

وعن عبد اللّٰہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من کان مستنا فلیستن بمن قدمات۔

وقال النبی ﷺ ان بنی اسرائیل لتفرقت علٰی ثنتین و سبعین فرقۃ و ان امتی ستفترق علٰی ثلث و سبعین فرقۃ کلھم ضال و کلھم فی النار الا الواحدۃ قیل من ھو یا رسول اللّٰہ قال ما انا علیہ و اصحابی

وقال النبی ﷺ اصحابی کالنجوم فبا یھم اقتدیتم اھتدیتم۔

وقال النبی ﷺ اکرموا اصحابی فانھم خیار امتی۔ اکرموا اصحابی فانھم خیارکم۔ ید اللّٰہ علٰی الجماعۃ من شذ شذ فی النار۔

وقال النبی ﷺ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی و انتم اٰخر الامم ولا امۃ بعدکم۔ صدق اللّٰہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم۔

وضم الالہ اسم النبی الی اسمہ
اذا قال المؤذن فی الخمس اشھد
وشق لہ من اسمہ کی یجلہ
فذوالعرش محمود و ھذا محمد

تو وہ ہی کہ پھونک دی بزم نشاط کافری	رعشہ خوف بن گیا رقص بتان آزری
بھٹکے ہوؤں پہ کی نظر رشک خضر بنا دیا	سلجھا ہوا تھا کس قدر تیرا دماغ رہبری
تیری پیمبری کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے	دہشت نوردوں کو تو نے دیا شکوہ قیصری
شان تیرے ثبات کی عزم شہید کربلا	شرح تیرے جلال کی ضربت دست حیدری
بیچ پہ پہنچ کے ایک بات کہتا ہوں تیری شان میں	دھر میں تیری ذات پر ختم ہوئی پیمبری
راہ ملتی ہے شب کو تاروں سے	اور ہدایت نبی کے یاروں سے
محمد راہ خدا دا دست لشکر	ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

اکابرین ملت' حاضرین خلقت' مکرم سامعین' محترم حاضرین' مجھے مسرت ہے کہ ہمارے نوجوان ایک قافلہ کی شکل میں منظم ہو کر اصلاحی پروگراموں کیلئے قدم اٹھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب فرمائے (آمین)۔

کاروان کے متعلق بات ہو رہی تھی کہ ہمارا تعلق اسی قافلہ سے ہے جو دیو بند سے چلا اور آج مکہ اور مدینہ تک پھیلا ہوا ہے۔

جہاں تک مجھے تاریخ یاد ہے تین سو ساٹھ ملکوں میں ہمارے کارواں کے (دیوبند کے قافلہ کے) آدمی موجود ہیں۔

میں کچھ اہلسنت کا تعارف کرواتا ہوں اور ساتھ ساتھ چلتے' بدلتے سنبھلتے' نکلتے اپنے محبوب مکرم' نبی معظم' نبی محترم' نبی محتشم ﷺ کی عملی زندگی پر کچھ عرض کروں گا۔

کیونکہ آج تھیوریاں،افکار' شاندار' خوش بیانیاں' پرجوش تقریریں تو بہت ہیں' مگر عملی زندگی میں ہم صفر ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں عملی زندگی عطا فرمائے (آمین)۔

میرے محبوب نے اسی طرف متوجہ فرمایا۔ الدنیا دار العمل والآخرۃ دارالجزاء الدنیا مزرعۃ الآخرۃ قرآن نے بھی یہی کچھ کہا لم تقولون مالا تفعلون۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو عملی زندگی عطا فرمائے (آمین)۔

جب میں کہتا ہوں کہ یا اللہ تو میرا حال دیکھ۔ حکم ہوتا کہ تو اپنا نامہ اعمال دیکھ

میں سب سے پہلے یہی نصیحت وصیت کروں گا کہ جو کچھ سنو موتی سمجھ کر چنو۔ اور اس پر عمل کرو۔
پیغمبر ﷺ نے جو فرمایا۔ محمد ﷺ کی جماعت نے اس پر عمل کر کے دکھایا۔

صحابہ کا جذبہ اطاعت :

آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ تو صحابی جہاں تھا وہاں ہی بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ تو صحابہ ساری ساری رات کھڑے رہے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ حضور ﷺ بی بی صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں جانے لگے تو آپ ﷺ نے صحابی سے فرمایا۔ علی رسلک دیوانو' پروانو' مستانو ٹھہر جاؤ۔ وہ صحابی ابو درداء وہیں کھڑے ہو گئے۔ آپ سحری کے وقت تہجد کیلئے نکلے تو صحابی اسی مقام پر کھڑے تھے فرمایا ابو درداء سوئے نہیں؟ تھکے نہیں؟ عرض کی نہیں یا رسول اللہ فرمایا ابو درداء کیا ساری رات تم یہاں کھڑے رہے؟ عرض کی جی یہاں کھڑا رہا۔ پوچھا کیوں؟ عرض کی آقا آپ کے حکم کے بعد قدم اٹھاتا تو یہ قدم جہنم میں چلا جاتا۔ یہاں موت تو آ سکتی ہے مگر آپ کے حکم کے خلاف قدم نہیں اٹھ سکتا۔

شراب کی حرمت آتی ہے۔ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ اعلان کرتے ہیں یا اھل المدینۃ ان اللہ حرم الخمر علی لسان محمد ﷺ مدینہ والو عرش والے نے آج شراب حرام کر دی ہے آقا نے یہ اعلان کروایا ہے۔ صحابہ نے اعلان سنا تو برتن توڑ دیئے۔ صحابی کہتے ہیں کہ جس طرح نالیوں میں پانی چلتا ہے اس طرح شراب گلیوں میں بہہ رہی تھی صحابی نے اعلان سن کر وہ برتن بھی توڑ دیئے۔ تاکہ ہمارے گھروں سے شراب کی بدبو بھی نہ آئے یہ عمل تھا۔

آج ہمارے علماء میں بھی عملی زندگی ختم ہو رہی ہے۔ العلم بلا عمل

کحمل علی جمل۔ العلم بلا عمل کسحاب بلا مطر۔ العلم بلا عمل کشجر بلا ثمر۔ تو عمل کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ تمہیدی کلمات تھے۔

سنت اور اہل سنت

سنت = یہ اہل سنت و الجماعت یہ محبوب کے ایک فرمان کی ترجمانی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل میں بہتر ٹولے تھے۔ میری امت میں تہتر ٹولے ہونگے۔ سب گمراہ' تباہ' روسیاہ' بے راہ' سب فنا الا لو احدہ۔

نوٹ = جلسے میں بار بار لوگوں کے کھڑے ہونے پر فرمایا۔ جلسہ کا معنی بیٹھنا ہے۔ کھڑا ہونا نہیں قیام والے اور بہت ہیں' میں حیران ہوں کہ نام جلسہ اور ہوتا قیام ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں جلسے کے آداب سے بھی واقفیت عطا فرمائے آمین۔

الدین کلہ ادب ۔لا دین لمن لا ادب لہ بڑے سکون و آرام سے محبت سے' الفت' سے رغبت سے' عقیدت سے باہوش و گوش اور خاموش ہو کر سنیں اور موتی چنیں۔ اللہ ہمیں عملی زندگی عطا فرمائے (آمین)۔ پیغمبر کی زبان' فیض ترجمان' گوہر فشان سے بیان جاری ہوا' نبی کی جماعت نے مصطفےٰ کی بات کو سنا آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں بہتر فرقے تھے اس امت میں تہتر ہونگے۔ نبی ﷺ کا فرمان صحیح ہے اب تو تہتر سے بھی شاید بڑھ گئے ہونگے۔ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے زمین و آسمان بدل سکتے ہیں' درخت اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے' سورج بے نور ہو سکتا ہے' دریا راستے چھوڑ سکتا ہے' مارشل لاء لگ سکتا ہے۔ لیکن قیامت تک مصطفےٰ کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا۔ (بے شک)

فضیلت خلفاء اربع

ابو بکر فی الجنۃ عمر فی الجنۃ عثمان فی الجنۃ علی فی الجنۃ بالکل صحیح ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا ابو بکر انت عتیق اللہ من النار۔ آپ نے فرمایا انت

صاحبی فی الغار و صاحبی فی اسرار و صاحبی علی الحوض و صاحبی فی الجنۃ۔

آپ ﷺ نے فرمایا! حسنات عمر کعدد نجوم السماء۔ آپ ﷺ نے فرمایا! لوکان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب۔ آپ نے فرمایا۔ ماسلک العمر فجا الاسلک الشیطان فجاغیرہ۔ نبی نے فرمایا! لکل نبی رفیق و رفیقی فی الجنۃ عثمان' نبی ﷺ نے فرمایا! علی منی و انا من علی۔ نبی ﷺ نے فرمایا! اصحابی کالنجوم' ہمارا عقیدہ ہے اصحابہ کلھم عدول صحیح ہیں یہ سارے فرمان رسول۔ وقت نہیں کہ میں ترجمہ کروں۔ جو آپ ﷺ نے فرمایا صحیح فرمایا۔ ساری دنیا جھوٹی ہو سکتی ہے' خدا کا نبی سچا ہے۔

ناجی فرقے کی نشاندہی

حاضرین کرام! آپ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل میں بہتر فرقے تھے اس امت میں تہتر ہونگے۔ سب گمراہ' ضال' الا الواحد۔ ایک ٹولے کیلئے نجات' کامیابی اور جنت ہو گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ من ھی یا رسول اللہ سب کہو ﷺ۔ پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہے؟ فرمایا۔ ماانا علیہ و اصحابی جس راستے پر' جس طریقے پر میں اللہ کا نبی اور میری جماعت ہے وہ راستہ صحیح ہے۔

جو کام نبی کرے وہ سنت ہے۔ جو کام مصطفےٰ ﷺ کے صحابہ کریں وہ جماعت ہے۔ نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کو جماعت کہا جاتا ہے۔ اللہ اسی جماعت سے ہمیں محبت عطا کرے (آمین)۔

یا اللہ میرے ان مسلمان بھائیوں کو پیغمبر کی بات سے۔ مصطفےٰ کی ذات سے نبی کی جماعت سے محبت عطا فرما (آمین)۔

سنت کیا ہے؟

جو کام پیغمبر کریں جو کام نبی سے کرنا ثابت ہو اس کو سنت کہتے ہیں۔

نبی ﷺ مسجد میں پہلے دائیاں قدم رکھیں تو دائیاں قدم رکھنا سنت، نکلیں تو پہلے بائیاں قدم نکالیں۔ تو پہلے بائیاں قدم نکالنا سنت۔ کپڑے پہنیں کو پہلے دائیں طرف پہنیں، مصافحہ کریں تو دائیں ہاتھ سے، سوئیں تو دائیں کروٹ، چیز تقسیم کریں تو دائیں ہاتھ سے، یہ دائیں ہاتھ سے کام کرنا سنت ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا! نکاح کرنا میری سنت ہے۔ جو نہ کرے وہ میری سنت کا منکر ہے۔ النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ مسجد میں نکاح کرنا سنت ہے، چھوہارے تقسیم کرنا سنت ہے، السلام علیکم کہنا سنت ہے۔

آج سنت کے لفظ پر کچھ عرض کر رہا ہوں۔

آج اہل بدعت جو دین میں ہر سنت کو چھوڑتے جا رہے ہیں ان سے بھی پوچھو تو کہتے ہیں ہم اہلسنّت ہیں۔ اللہ تعالیٰ اہلسنّت بنائے (آمین) ہمیں دعوے میں سچا فرمائے (آمین)۔ چہرے پر داڑھی رکھنا نبی ﷺ کی سنت ہے، مونچھیں کترانا نبی ﷺ کی سنت ہے۔ اب تو بالکل اہل سنت۔ یعنی داڑھی اور مونچھیں دونوں ہی مونڈ دیتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ ناراض نہ ہونا، سنت پر تقریر ہے خدا ہمیں آقا ﷺ کی سنت پر چلنے کی توفیق دے (آمین)۔

اس دور میں سنت پر عمل کون کر رہا ہے

وہ لوگ قبروں میں چلے گئے جو ہمارے قافلہ کے امیر تھے مولانا امداد اللہؒ جنکی قبر آج مکہ کے قبرستان جنت المعلیٰ میں بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے قدموں میں ہے۔

مولانا امداد اللہؒ کے منہ میں اسی سال کی عمر میں دانت نہیں تھے پھر بھی سنت سمجھ کر مسواک کیا کرتے تھے۔ کسی نے کہا حضرت مسواک تو دانتوں پر کرتے ہیں۔ فرمایا میاں مسواک نہیں کر رہا محبوب ﷺ کی سنت کو زندہ کر رہا ہوں۔

(سبحان اللہ)۔

مولانا قاسم نانوتویؒ اللہ ان کی قبر پر رحمت برسائے (آمین) جنہوں نے انار کے درخت کے نیچے ایک مدرسہ کا افتتاح کیا اب تمہیں معلوم ہے کہ وہ بہت بڑا دارالعلوم ہے۔

مولانا نانوتویؒ تین دن چھپے رہے۔ سی۔ آئی۔ ڈی والے تلاش کر رہے تھے وارنٹ گرفتاری تھے۔ تیسرے دن باہر آگئے مسجد میں آئے کسی نے کہا حضرت وہ سی۔ آئی۔ ڈی والے آپ کو پکڑنے کیلئے چھاپے مار رہے ہیں آپ باہر نکل آئے ہیں۔ مسکرا کر فرمایا بھائیو۔ قاسم کو اپنی جان پیاری نہیں محبوب ﷺ کی غار والی سنت پیاری ہے۔ میرے محبوب غار میں تین دن بیٹھے تھے چوتھے دن باہر روانہ ہو گئے۔ قاسم جیل میں تو جا سکتا ہے محبوب کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم میں یہی چیز تھی کہ آقا کی ہر ادا کو سنت کہتے۔ نبی ﷺ بولنے میں مسکراتے! یہ سنت ہے۔ بیمار کی طبع پرسی کرنا' یہ سنت ہے۔ آج ہمارے اندر کوئی سنت نہیں رہی۔ ہم اگر تندرست ہیں تو بڑی یاری ہے' پیار ہے' تعلق ہے' آمدورفت ہے اگر کوئی بیمار ہے تو بس' بیزار ہے' بالکل انکار ہے۔

سنت کیا ہے

ہم اسی نبی ﷺ کے غلام ہیں جس کے بارے میں بی بی صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کان یعود المرضی فی اقصی المدینہ۔ مدینے کے آخری کونے میں کوئی بیمار ہوتا تو ہمارے آقا ﷺ پیدل چل کر اس کی بیمار پرسی کرنے جاتے اس کے لئے دعا کرتے۔

اس مائی کی بھی پیغمبر ﷺ نے عیادت کی اور اس کے لئے دعا فرمائی جو روزانہ راستے میں کانٹے بچھاتی تھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا حضرت آپ ام جمیل کیلئے دعا کر رہے ہیں فرمایا۔ وہ جفا کرتی ہے میں وفا کرتا ہوں' وہ دغا کرتی ہے میں دعا کرتا ہوں۔

حدیث میں آتا ہے کہ ام جمیل کی لڑکی نے دیکھا کہ مصطفےٰ مع جماعت اس کے گھر آ رہے ہیں تو دوڑی دوڑی اماں کے پاس گئی کہنے لگی۔ یا امی قد جاء محمد مع اصحاب مصطفےٰ جماعت لیکر ہمارے گھر کا رخ کر رہے ہیں۔ خیر نہیں۔ بے چاری ہانپنے لگی کانپنے لگی، ڈرنے لگی، لرزنے لگی، خوف زدہ ہو گئی، بے چاری پریشان ہو گئی، حیران ہو گئی، سرگردان ہو گئی، حضور نے دیکھا کہ وہ بے چاری کونے میں کانپ رہی ہے۔ فرمایا۔ علیک السکینۃ اینھا المسکینۃ مائی آرام کر۔ میں بدلہ لینے نہیں آیا۔ میں ہمسائی کیلئے دعا کرنے آیا ہوں۔

یہ سنت بھی ہے سیرت بھی ہے۔

نبی دشمنوں کیلئے دعا کرے۔ ہم اپنوں سے جفا کریں۔ اور پوچھو تو کہتے ہیں اہل سنت و الجماعت۔ اب تو یہاں دعوے کرتے ہیں اہل سنت والجماعت۔ کون ہو؟ حنفی۔ نمونے دیکھو تو منفی۔ بس یہی آپ کو بتانے آیا ہوں کہ سنت کیا ہے۔

داڑھی کو بڑھانا نبی کی سنت ہے۔ جمعہ کیدن خوشبو لگانا نبی کی سنت ہے۔ مونچھوں کو کتروانا نبی کی سنت ہے۔ بغلیں منڈوانا نبی کی سنت ہے۔ نکاح کرنا نبی کی سنت ہے۔ بچہ پیدا ہو تو عقیقہ کرنا نبی کی سنت ہے۔ بچہ پیدا ہو تو ہیجڑوں کو بلا کر طبلہ بجانا نبی کی سنت نہیں۔ بلکہ بدعت ہے۔ انکو بلاتے ہیں جن کا اپنا کچھ نہیں۔

میں آج کچھ عام تقریر کروں گا۔ میں حضور ﷺ کی عملی زندگی کی طرف بھی آؤں گا۔ صحابہ میں آقا کی سنت پر اتنا عمل تھا کہ صدیقؓ جب مدینے پہنچے تو پتہ نہیں چلتا تھا کہ سردار کون ہے، غلام کون ہے۔ رفیق کون ہے اور سرپرست کون ہے۔ لوگ آکر صدیق کو ملنے لگے کہ محمد یہی ہے۔ اتنا آقا کا عکس پڑا تھا۔ نبی کی نگاہ نبوت پڑی تو صدیق کا چہرہ بھی منور ہو گیا۔

صحابہ پر حضور ﷺ کی زندگی کا اتنا نقشہ تھا کہ آنے والا نووارد اجنبی پوچھتا تھا کہ ایکم منکم محمد؟ تم میں سے محمد ﷺ کون ہے۔ سب کے سر پر پگڑی۔ سب کے سر پر ٹوپی۔ ٹوپی کے اوپر عمامہ (پگڑی) باندھنا یہ بھی سنت

ہے۔ (جو نبی ﷺ ہر وقت ٹوپی یا پگڑی سر پر باندھتے تھے وہ ننگے سر نماز کیسے پڑھتے ہوں گے! ننگے سر نماز پڑھنے والے غور کریں۔ مرتب)۔ آج کل تو ایسی ٹوپیاں آگئی ہیں کہ اللہ کی پناہ۔ اللہ ہمیں سنت سے تعلق عطا فرمائے (آمین)۔

حضور ﷺ نے اپنی زندگی میں چادر باندھی ہے شلوار کو پسند فرمایا مگر تریسٹھ سال کی زندگی میں میرے محبوب نے چادر کو پسند کیا ہے۔ یہ چادر بھی آقا کی سنت ہے۔

دوستو میں کچھ سنت پر عرض کرنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں ہر سنت کو زندہ کرنے کی توفیق بخشے (آمین)۔

حضور ﷺ سمجھا رہے ہیں امت کو من رغب عن سنتی فلیس منی۔ جس نے میری سنت سے منہ موڑا۔ میری سنت کو چھوڑا' میری سنت سے تعلق توڑا' میں نے بھی اس سے منہ موڑا۔ جس کے پاس میری سنت نہیں۔ اس سے محمد ﷺ کو محبت نہیں۔ وہ میرا نہیں وہ یہودی یا نصرانی بن جائے۔ اللہ ہمیں کھانے پینے میں' چلنے پھرنے میں' اٹھنے بیٹھنے میں' آقا کی سنت کو اپنانے کی توفیق دے۔ (آمین)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آپ ﷺ سے محبت

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ کئی ہزار احادیث کے حافظ ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی ایک ادا پر قربان ہوتے تھے۔ جس درخت کے نیچے حضور ﷺ بیٹھے یہ بھی اس درخت کے نیچے بیٹھ جاتے کہتے لوگو! مجھے ان کنکریوں سے بھی محبوب کی خوشبو آ رہی ہے۔

باہر نکل جاتے جس درخت کے نیچے حضور ﷺ نے آرام کیا۔ جہاں آقا ﷺ نے نوافل پڑھے۔ جہاں حضور ﷺ بیٹھ گئے' وہیں جا کر کہتے میں یہاں حضور ﷺ کی ایک ایک نشانی کو دیکھ رہا ہوں۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہماری اماں صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے تو انہوں نے چادر بچھائی اور کہا ابا جان تشریف رکھئے۔ فرمایا نہ۔ مجھے وہ کونہ دکھاؤ۔ جہاں حضور ﷺ وضو کرتے تھے۔ جہاں آقا ﷺ نوافل پڑھتے تھے۔ مجھے اس ٹکڑے سے بھی محبوب کی خوشبو آ رہی ہے۔

اور فرماتے تھے ھکذا رایت رسول اللہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے کہ ان کا گریبان کھلا ہوا تھا (قمیض کا گلہ) عرب کی دھوپ لگی تو نشان پڑ گئے۔ کسی نے کہا اتنی تیز دھوپ ہے گریبان کے بٹن کیوں نہیں لگاتے تو گریبان پکڑ کر کہا ھکذا رایت رسول اللہ میں نے محمد ﷺ کا کرتا یوں ہی دیکھا تھا ایسا عمل تھا صحابہ میں۔

سلام کرنے کا حکم اور سلام کی قسمیں

آپ ﷺ نے فرمایا افشو السلام۔ السلام علیکم کہنا یہ سنت ہے۔ اور Good Evening, Good mornig, Good noon, Good after noon, نوشتے' آداب عرض' سلوٹ نمبرون' سلوٹ نمبر ٹو' یہ سنت ہے؟ (نہیں)۔

نبی ﷺ نے فرمایا۔ السلام قبل الکلام حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ سلموا تحابوا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں یسلم الراکب علی الساعی و الساعی علی الماشی و الماشی علی القائم و القائم عل القاعد و القلیل علی الکثیر۔ **سبحان اللہ**

السلام علیکم پر حضور کا عمل

اور حضور ﷺ اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو السلام علیکم کہتے تھے۔ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو السلام علیکم کہتے تھے۔ حضور ﷺ اماں حلیمہ رضی اللہ عنہا کو السلام علیکم کہتے تھے۔ حضور ﷺ اپنی پھوپھی صفیہ رضی اللہ عنہا کو السلام علیکم کہتے تھے۔ جن سے نکاح حرام ہے ان کو بھی السلام علیکم کہنا سنت ہے۔

یہ نہیں کہ جو بس سٹاپ پر برقعے والی کھڑی دیکھو تو جا کر کہہ دو السلام علیکم۔ وہ پوچھے گی کون ہو تم۔ پھر جناب جیل میں گم۔ اس کا مقصد یہ نہیں کہ آپ ہر ایک کو السلام علیکم کہیں۔ میں سنت بتا رہا ہوں۔ السلام علیکم کہنا دس نیکیاں۔ ورحمتہ اللہ کہنا بیس نیکیاں۔ و برکاتہ کہنا تیس نیکیاں۔ آج یہ سنت متروک ہے۔ میں نے ہاتھ کے اشاروں سے عجیب سلام دیکھے ہیں۔ آپ سندھ میں بھٹو گری میں جائیں تو وہاں آپ کو سائیں مینڈا سائیں مینڈا کہیں گے یہ کوئی سلام نہیں۔

بعض دوسرے کو دیکھ کر کہہ دیتے ہیں حضرت سلام ہے۔ یہ بھی سلام نہیں میں آپ کو آج سنت بتا رہا ہوں۔ ہنستے ہو پھنستے نہیں۔

میں کہتا ہوں باپ اولاد کو اتنا نہیں سکھلاتا جتنا کملی والا امت کو سکھا گیا ہے۔

سنت کے مطابق کھانے کا طریقہ اور اس پر علماء دیوبند کا عمل

حضور ﷺ کھانا سکھا گئے بیٹھ کر کھانا' ہاتھ دھو کر کھانا' آج کل تو کھڑے ہو کر بھی نہیں چل کر کھاتے ہیں۔ استغفراللہ

میرے مرشد حضرت لاہوریؒ نے ایک واقعہ بتایا دین پور میں' فرمایا لاہور میں مصر کے ایک وزیر آئے انہوں نے پوچھا کوئی عالم ہے تو میرے پاس آئے۔ میں گیا عربی میں گفتگو ہوئی۔ اس کے اعزاز میں دعوت ہوئی۔ فرمایا مجھے بھی بلایا گیا میں نے دیکھا کہ کہ میزیں ہیں کرسی ایک بھی نہیں ہر طرف چھری کانٹے تھے۔ حضرت فرماتے ہیں میں نے کرسی منگوائی بسم اللہ پڑھ کر کے ہاتھ سے کھایا۔ ہاتھ سے کھانا حضور ﷺ کی سنت ہے۔

میں نے سنا ہے کہ انگریز کانٹے سے کھا رہا تھا اچانک چھینک آئی تو کانٹا زبان پر لگ گیا۔ بوٹی خود زبان بن گئی کہتا تھا آں' آں' مجھے ہسپتال لے چلو۔ یہ سنت کے خلاف کرنے کی سزا ہے۔

آج اچھے اچھے علماء ــــــــــ ناراض نہ ہونا۔ ہم کشمیر گئے تو میرے ساتھ

بڑے اچھے آدمی تھے وہ چونکہ صدر کی طرف سے دعوت تھی۔ بھونے ہوئے بکرے تھے۔ سارے کھڑے ہو گئے۔ میں نے کہا کہ میں تو گنہگار ہوں۔ میں نے کہا عبدالحمید صاحب تیری نگاہ لندن پر پڑی ہے۔ میری نگاہ محمد ﷺ کی سنت پر پڑی ہے۔ میں آپ کا کھانا چھوڑ دوں گا۔ کھڑے ہو کر نہیں کھاؤں گا۔ میں نبی ﷺ کو ناراض نہیں کروں گا۔ ہمارے حضرت لاہوریؒ نے بتایا کہ میں بھی گیا۔ ایک میری داڑھی ماشاء اللہ کپڑے، پگڑی، ہاتھ میں عصا، بہترین خاصا اور وہ میری طرف دیکھ رہے ہیں کہ یہ کون ہے یہ کیسے کھا رہے ہیں اور میں حیران تھا کہ یہ بندے ہیں یا جانور ہیں۔ ہنسو نہیں۔ آج تو دین سنتا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ اب تو کہتے ہیں دقیا نوس This is very bad man. 'This is the old fation پرانی باتیں کرتے ہیں ہم کہتے ہیں، نئی تہذیب کھڑے ہو کر کھانا چل پھر کر کھانا، بائیں ہاتھ سے کھانا پینا، میں نے بعض نوجوانوں کو دیکھا ہے کہ گاڑی میں بیٹھے سفر کر رہے ہوتے ہیں صبح کو جب آنکھ کھلتی ہے تو جیب سے رومال نکال کر پہلے جوتا صاف کرتے ہیں پھر منہ صاف کرتے ہیں۔ میں نے خود آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میں نے کہا ماشاء اللہ ہنسنے کی بات نہیں میں آپ کو مدینے کا راستہ دکھا رہا ہوں۔ باتیں پرانی ہیں مگر اسی میں نجات ہے۔ حضرت لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ میں دل میں دعا کر رہا تھا کہ یا اللہ آج میرے نبی ﷺ کی سنت کو غالب کر دے۔ اور دعا لاہوریؒ کی۔

حدیث میں آتا ہے۔ ان اللہ یستحی من الشیب جب سفید داڑھی والا ہاتھ اٹھائے تو خدا کی رحمت کو بھی حیا آ جاتی ہے۔ لاہوریؒ فرماتے ہیں۔

نوٹ: کسی نے چٹ لکھ دی، تو آپ نے فرمایا۔ آپ چٹیں دیتے جائیں انشاء اللہ اس وقت تک سٹیج سے نہیں اتروں گا جب تک جواب باصواب بالکل شتاب و صاف نہ مل جائے (انشاء اللہ)

فی الحال انہوں نے چار پانچ سوال لکھے ہیں۔ جو سوال لکھ رہا ہے اپنا نام بھی

لکھے اور ایک سوال وہ کرے ایک میں کروں گا تاکہ پتہ بھی چلے کہ بات کرنے والا کون ہے۔ کوئی ڈر نہیں فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شفاء العی السوال اللہ تعالیٰ ہمیں سوال کر کے مسائل حل کرنے کی توفیق بخشے (آمین)۔

سنت کیا ہے؟

میں سنت پر عرض کر رہا تھا۔ دائیں ہاتھ سے کھانا سنت ہے۔ بسم اللہ پڑھ کے کھانا سنت ہے۔ ہاتھ دھو کر کھانا سنت ہے۔ اپنے آگے سے کھانا سنت ہے' ہم کئی دفعہ روٹی کھاتے ہیں تو ایک ہاتھ ادھر ایک ادھر ہوتا ہے۔ ہوش نہیں کہ کیسے کھا رہے۔ جس طرح بکریاں کھاتی ہیں اس طرح کھاتے ہیں یہ بھی سنت کے خلاف ہے۔

مہمان کیساتھ کھانا یہ بھی کملی والے کی سنت ہے یہ نہیں کہ آپ اچھی چیز کھائیں اور تھوڑے سے پکوڑے تھوڑی سی چٹنی بھیج کر مہمان کو کہیں کہ تم بھی کھا لو۔

ہاتھوں سے کھانا نبی ﷺ کی سنت ہے۔ انگلیوں کو چاٹنا محمد ﷺ کی سنت ہے۔ آپ خوش ہونگے کہ میں ڈائننگ کار میں کھانا منگواؤں تو انگلیوں کو چاٹتا ہوں سب دیکھتے ہیں کہ یہ کیا ہے۔ کیونکہ آج کل عادت ہے کہ تھوڑے سے چاول کھا لئے باقی کتوں کو پھینک دیئے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں سؤر المومنین شفاء، مومن کے بچے ہوئے کھانے میں خدا نے شفاء رکھی ہے۔ یہ باتیں ہیں تو پرانی لیکن Made in Madina' ہیں۔ Made in Quran ہیں۔ یہ چیز قرآن میں ہے۔ نبی ﷺ کے فرمان میں ہے' محمد ﷺ کے دامن میں ہے۔ مل کر کھانا سنت ہے۔ آج مجھے کوئی چیز دو تو ساری کھا کر ایک دو ہڈیاں بچا کر کہوں یہ تبرک ہے۔ یہ سنت کے خلاف ہے یا تو اتنا بچاؤ کہ دوسرا کھا بھی سکے یہ نہیں کہ ہڈیاں چوس کر

دو ہڈیاں بچا کر کہو کہ کھا بیٹے تبرک۔

میرے محبوب ﷺ خود تھوڑا اور آہستہ کھاتے تھے مہمانوں کو زیادہ کھلاتے تھے۔ میرے محبوب ﷺ کے پاس دودھ آیا فرمایا پہلے اصحاب صفہ قرآن کے طلباء کو پلاؤ ان کا بچا ہوا میں مصطفےٰ پیوں گا۔ ہم تو جوٹھے سے نفرت کرتے ہیں بار بار برتن کو دھوتے ہیں وہ دودھ ستر صحابہ رضی اللہ عنہم نے پیا ان کا بچا ہوا جوٹھا تمہارے پیغمبر ﷺ نے پیا۔

اے میرے اہل سنت و الجماعت غور کرو۔ آج میں آپ سے مخاطب ہوں۔ میں آپ سے پوچھوں گا کہ یہ نئے نئے اختراعات' بدعات' رسومات' روایات' فضولیات' لغویات' اغلوطات' خرافات' دن رات' غلط بات یہ بھی سنت ہیں؟ (نہیں) اللہ ہمیں سنت پر چلنے کی توفیق بخشے (آمین)۔

مولانا لاہوریؒ جب لاہور میں آئے تو اکیلے تھے۔ روانہ ہوئے تو لاکھوں کو قرآن پڑھا کر گئے۔ اللہ ان کی قبر پر رحمت کی بارش نازل فرمائے (آمین)۔

شاہ جیؒ پر علماء کا اعتماد

ہمارا ایک ایک عالم امیر کارواں تھا۔ اسی لاہور میں خدام الدین کے ایک جلسہ میں پانچ سو علماء نے حضرت لاہوریؒ کی دعوت پر عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی تھی۔ اور امیر شریعت کا لقب مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے دیا' جو چلتا پھرتا کتب خانہ تھا۔

مولانا انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں (مولانا بنوریؒ نے بتایا) میں نے کعبہ کے غلاف کو پکڑ کر دعا کی کہ اے اللہ میرا حافظہ حدیث کیلئے تیز کر دے فرمایا دعا اتنی قبول ہوئی کہ پانچ سو صفحے کی کتاب کو میں انور دیکھ لوں تو اٹھائیس برس تک اس کتاب کے حاشیے بھی یاد رہتے ہیں۔ اللہ نے آپ کو یہ نعمت دی ہے۔ الحمدللہ

آج میں اگر پورے لاہور میں چیلنج کروں کہ مجھے کوئی ایک انور حافظ الحدیث

دکھائے۔ مجھے ایک مولانا اشرف علی تھانویؒ دکھائے مجھے ایک خطیب عالم مولانا عطار اللہ شاہ بخاریؒ دکھائے دنیا عاجز ہے۔ پر خدا قادر ہے خدا لاکھوں پیدا کر سکتا ہے۔ بحرحال آپ کو مبارک ہو کہ جن سے آپ وابستہ ہیں وہ یقیناً عاشق رسول تھے دنیا میں بھی مقبول تھے۔

مولانا انور شاہؒ کو دیکھ کر ہندو مسلمان ہو گیا

انور شاہؒ فرماتے ہیں کہ میں ملتان اسٹیشن پر اترا تو وہاں ایک ہندو ٹکٹ کلکٹر کھڑا تھا اس نے میرے لباس کو خندہ پیشانی' چہرہ نورانی کو دیکھا تو مجھ سے کہنے لگا آپ کا نام؟ میں نے کہا انور' کہنے لگا کہاں سے آئے ہو؟ دیوبند سے' کیسے آئے ہو؟ ایک سیرت النبی ﷺ کے جلسہ پر بیان کرنے آیا ہوں' کون ہو؟ فرمایا میرا خاندان محمد رسول اللہ ﷺ سے ملتا ہے۔ اس نے ٹکٹ واپس کر کے کہا مجھے یہ ٹکٹ نہ دو مجھے اپنے نانا کے دروازے کا ٹکٹ دو (سبحان اللہ) میں تمہارے چہرے کو دیکھ کر یقین کر گیا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہیں۔ جب تو اتنا حسین ہے تو تیرا نانا کتنا حسین ہو گا (سبحان اللہ) خوش رہو۔ یہ اللہ نے نعمتیں تمہیں عطا کی تھیں۔

سنت پر بات کر رہا تھا! کھانے کے آداب' پینے کے آداب' سونے کے آداب' جاگنے کے آداب

حضور کی عملی زندگی

میں آج حضور ﷺ کی عملی زندگی پر بھی کچھ عرض کروں گا۔

میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم ذکر کرو۔ فاذ کرونی اذ کرکم بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ستر دفعہ روزانہ استغفار پڑھتے تھے۔ پیغمبر ﷺ کا کوئی لمحہ خالی نہیں تھا کہ جس میں اللہ کا ذکر نہ کرتے ہوں۔

میرے نبی ﷺ سونے لگے تو فرمایا باسمک ربی و ضعت جنبی جاگنے لگے تو فرمایا۔ الحمدللہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور

میرے آقا کھانا کھانے لگے تو فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کھانے سے فارغ ہوئے تو الحمدللہ الذی اطعمنا و سقانا و جعلنا من المسلمین میرے نبی کو چھینک آئی تو فرمایا الحمد للہ میرے نبی ﷺ بازار گئے تو فرمایا اعوذ باللہ من شرھا و شرما فیھا میرے پیغمبر نے کسی سے ملاقات کی تو فرمایا السلام علیکم و رحمتہ اللہ۔ میرے نبی ﷺ نے کسی کی موت کی خبر سنی تو فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون میرے نبی ﷺ نے کوئی بری خبر سنی تو فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کسی نے دعا کی تو میرے نبی نے فرمایا جزاک اللہ یہ اللہ کا ذکر ہے۔

میرے نبی باہر صحرا میں پیشاب کیلئے گئے تو فرمایا اعوذ باللہ من الخبث و الخبائث جب پاخانہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا غفرانک الحمدللہ الذی اذھب عنی الاذیٰ وعا فانی اللہ مجھے معاف کرنا میں تھوڑی دیر چپ ہو گیا تھا معافی دے دینا میں تیرے ذکر سے غافل ہو گیا تھا۔ آج تو یہ دعائیں کوئی یاد بھی نہیں کرتا کہتے ہیں یہ پرانی باتیں ہیں۔ میرے نبی ﷺ نے آئینہ دیکھا تو فرمایا اللھم انت حسنت خلقی فحسن خلقی میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ آقا ﷺ کا کوئی لمحہ بغیر ذکر کے نہیں گزرتا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا انت تموت و لسانک رطب بذکر اللہ میرے کلمہ خوانوں جب موت آئے تو زبان پر اللہ کا ذکر جاری ہو۔ برتنوں اور کپڑوں کو دھونے والو! لکل شی جلاء و جلاء القلوب ذکر اللہ لکل شیئی صیقلۃ و صیقلۃ القلوب ذکر اللہ ۔ ہر چیز کی صفائی کا انتظام ہوتا ہے جب دل سیاہ ہو جائے تو اس کو اللہ کے ذکر سے منور کرو۔

ذکر کی برکت

میرے مرشد حضرت لاہوریؒ فرماتے تھے۔ کہ مولانا عبد الرحمٰن حیدر آباد میں

تھے۔ ایک نیک عالم تھے جب وہ دروازے بند کر کے ذکر کرتے لا الہ الا اللہ منہ سے ایک نور کی روشنی نکلتی تو مسجد کی چھت پر پڑی ہوئی چھڑیاں بھی نظر آتی تھیں۔ (سبحان اللہ)۔ چھت کی کڑیاں اور چھڑیاں نظر آئیں۔ اتنی اللہ کے نام میں نورانیت تھی۔ مگر یہ چیز آج ختم ہو گئی اللہ چلتے پھرتے ہمیں اپنا ذکر عطا فرمائے (آمین)

سنت پر عمل کرنے کا نتیجہ

حضرت لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ جب مصر کے وزیر کی دعوت میں ہم شامل ہوئے تو وہ وزیر بھی تیسرے نمبر پر تھا۔ وہ بھی کھڑا تھا اور کھڑے کھڑے کھا رہا تھا کچھ لوگ اشارے کر رہے تھے' کہ یہ کون ہے۔ سادہ پگڑی باندھی ہوئی ہے ہاتھ میں عصا۔ بیٹھ کر اور ہاتھ سے کھا رہا ہے۔ فرمایا میں نے چھری کانٹے پھینک دیئے یہ سوچ کر کہ یہ انگریز کی لعنت ہے۔ محمد ﷺ کی سنت میں رحمت ہے فرماتے ہیں کہ اچانک اس وزیر کی مجھ پر نگاہ پڑی۔ اس نے فوراً کرسی منگوائی اور بیٹھ گیا اس نے بھی چھری کانٹے پھینک دیئے اور ہاتھ سے کھانا شروع کیا۔ باقی بھی سارے اس کے اعزاز میں تھے۔ تقریباً ساٹھ آدمی تھے ساٹھ کے ساٹھ بیٹھ گئے۔ حضرت لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے الحمدللہ کہا کہ یا خدایا آج محبوب کی سنت غالب آ گئی ہے۔ دوستو یہ کاروان اہلسنت ہے۔ مجلس علماء اہل سنت' سنت آقا ﷺ کے طریقے کا نام ہے' نکاح کرنا سنت ہے' اور ڈھول بجانا؟ گمراہی ہے۔ گانا بجانا' حرام ہے' گیت وغیرہ سننا؟ حرام ہیں' کنجریوں کا نچوانا' حرام ہے۔ سہرا باندھنا' حرام ہے۔ یہ تو دولہے کو اندھا کر دیتے ہیں۔

حضور ﷺ کا نکاح بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

آؤ میں آپ کو مدینے کی سیر کرواتا ہوں۔ ہماری اماں صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہے۔ کنت علی ارجوحۃ میں جھولا جھول رہی تھی پتہ ہی نہیں تھا تدبیر تو مجھے

کھیلنے میں مشغول رکھ رہی تھی تقدیر مجھے محمد ﷺ کی حرم بنا رہی تھی۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے جرائیل نے آ کر پہلے بتایا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا زوجتک فی الدنیا و الاخرۃ۔ یہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دنیا و آخرت میں آپ ﷺ کے حرم میں داخل ہو گئی ہے۔ اور جرائیل نے کہا کہ اللہ نے آپ کیلئے انتخاب کیا۔ یہ بات چلتے چلتے بتا دوں پیغمبر جو بیوی کرتا ہے انتخاب خود اللہ کرتا ہے۔

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ کملی والے جو بھی بیوی آپ کے بستر پر آئی۔ آپ کا انتخاب نہیں وہ میرا انتخاب ہے۔

فاروق فاروق تھا

فاروق رضی اللہ عنہ کے جملے بڑے پسند آئے۔ جب حضور ﷺ نے فاروق سے پوچھا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق اژدھام ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بی بی اکیلی تھی ضرور دامن داغدار ہو گیا ہو گا فاروق تم بتاؤ کیا کہتے ہو فاروق نے فوری جواب دیا کملی والے عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے گھر میں خود آئی یا اس نے بھیجا؟ فاروق فاروق تھا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ فاروق جیسا کوئی اور اس کا غلام پیدا کر دے (آمین)

مسٹر جیون انگریز لکھتا ہے کہ اگر فاروق خلیفہ ثانی دس سال اور خلافت کرتا تو پوری دنیا میں محمد ﷺ کے اسلام کے سوا کوئی مذہب نہ ہوتا۔

فاروق نے اپنے ساڑھے دس سالہ دور میں پانچ سو قلعے فتح کئے۔ ایک ہزار چھتیس شہر فتح ہوئے اور سترہ ہزار صحابہ و اہل بیت کے بچے قرآن کے حافظ ہوئے ایک لاکھ قرآن کے اجزا تقسیم ہوئے۔ فاروق کے دور میں عزیز و بائیس لاکھ مربع میل میں محمد ﷺ کا اسلام پہنچ چکا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آقا کے سامنے عرض کی کملی والے عائشہ رضی اللہ عنہا

سے نکاح آپ نے خود کیا ہے یا اللہ کا انتخاب ہے فرمایا انتخاب اللہ کا ہے عرض کی آپ پھر خاموش رہیں جس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو آپ کے گھر بھیجا ہے آپ کے گھر سے نکالنے کا حق بھی اسی کو ہے۔ سبحانک هذا بهتان عظیم۔

میں سنت بتا رہا ہوں۔ سنت کہتے ہیں رسول اللہ کے طریقہ کو۔ کسی اور کا طریقہ سنت نہیں ہوتا جو کام پیغمبر کرے وہ سنت ہے سنت کا خلاف بدعت ہے۔ کل بدعة ضلالة کل ضلالة فی النار۔ من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهورد۔ جو ہمارے دین میں نئی چیز پیدا کرے گا۔ جو مجھ سے ثابت نہ ہو۔ وہ چیز مردود ہے۔

سنت پر عمل کرنے کا ثواب

سنت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من سن سنة حسنه۔ من احیا سنتی عندفساد امتی فله اجر مائة شهید آج کھڑے ہو کر توبہ کرو فرمایا جو میری سنت کو زندہ کرے گا اس وقت جب سنت مٹ رہی ہو گی۔ امت میں فساد و عناد ہو گا جو اس وقت میری سنت کو زندہ کرے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی دلیل سنت پر عمل

آج ہر کوئی کہتا ہے کہ میں نبی کا عاشق ہوں۔ آج مجھ سے کسوٹی سن لو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنة جو میری سنت سے پیار کرے گا وہی میرا حب دار ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار ہے' فرمانبردار ہے' جانثار ہے' صرف دعویٰ نہ کرے بلکہ سچا حب دار ہے خدا کی قسم جنت کا حق دار ہے۔ میں کہتا ہوں بیڑہ پار ہے۔

جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو نہ اپنائے لاکھ دعوے کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے زار ہے بلکہ فی النار ہے اللہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار بنائے (آمین)۔

جنت محمد ﷺ کے قدموں میں چمک رہی ہے۔

سنت کیا ہے؟

میں سنت بتا رہا ہوں۔ السلام علیکم کہنا سنت ہے۔ بیمار کی طبع پرسی کرنا سنت ہے۔ خیفہ کرنا سنت ہے۔ دلیر کرنا سنت ہے۔ نکاح کرنا سنت ہے۔ اسلام میں ننگ ملائیت نہیں ہے۔ کوئی تینوں کپڑے اتار دیتا ہے۔ کوئی نیلے پیلے پہن لیتا ہے۔ اسلام میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ حضور ﷺ کے زمانہ میں تین صحابہ آپس میں گفتگو کر رہے تھے ایک کہہ رہا تھا لا انکح مع ابدا" میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔ دوسرا کہنے لگا "صوم ولا افطر روزہ رکھوں گا افطار ہی نہیں کروں گا۔ تیسرا کہنے لگا "اقوم ولا انوم ابدا" ساری رات نوافل پڑھوں گا نیند بھی نہیں کروں گا۔ حضور ﷺ نے سن لیا۔ فرمایا تم کیا کہہ رہے تھے؟ حضرت مشورہ کر رہے تھے کیا مشورہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے سنا تم کہہ رہے تھے کبھی شادی نہیں کروں گا۔ تو محمد کی سنت کو چھوڑتا ہے۔ مجھ سے زیادہ پاک ہے؟ جب تیرے نبی نے شادی کی ہے تو تیرے لئے بھی شادی کرنا محمد کی سنت ہے۔ میں محمد روزے بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں۔ کان یصوم یوما و یفطر یوما میں نیند بھی کرتا ہوں رات کو تہجد میں دس دس پارے بھی تلاوت کرتا ہوں۔ روپے کو چمک پر کھرا کرو سونے کو کسوٹی پر کھرا کرو اپنے ہر عمل ہر قدم کو محمد ﷺ کی سنت پر کھرا کرو۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اہلسنت کون ہیں؟ فرمایا۔ اہل السنہ الذین یتمسکون بما سنہ اللہ و رسولہ جو خدا اور رسول کے طریقہ کو زندہ کرے وہ اہلسنت ہے۔ اہلسنت وہ ہیں جو حضور ﷺ اور صحابہ کے نقش قدم پر چلے۔

میں آج آپ کو ترجمہ سکھا دوں، بتا دو، جتا دوں، سنا دوں، آپ اس کو یاد

رکھیں۔ میں آپ کو ما انا علیہ و اصحابی کا ترجمہ بتا دیتا ہوں۔ کرو غور ختم ہو جائے شور۔ میرے لاہور والو سن لو ما انا علیہ و اصحابی کا ترجمہ ہے۔ اہلسنّت و الجماعت۔

جو کام پیغمبر کرے وہ سنت ہے۔ جو آپ سے اور صحابہ سے ثابت نہیں وہ بدعت ہے۔

یہ قوالی کرنا سنت ہے؟ (نہیں) قبروں پر سجدے کرنا سنت ہے؟ (نہیں) مزاروں پر بڑے بڑے قبے بنانا سنت ہے؟ (نہیں) قبروں پر چادریں بچھانا سنت ہے؟ (نہیں) صحابہ نے ایسا کیا؟ (نہیں) صحابہ نے حضور ﷺ کو سجدہ کیا؟ (نہیں) حضور ﷺ کے روضے کا طواف کیا؟ (نہیں) میں جھگڑا کرنے نہیں آیا میں آپ کی عقل کو اپیل کرنے آیا ہوں۔ خدا کی قدرت دیکھو کہ لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ یہ اہلسنّت نہیں۔

یہ گھوڑے نکالنا۔ یہ سینہ کوبی کرنا سنت ہے؟ (نہیں) یہ کالے جھنڈے لیکر پھرنا سنت ہے؟ (نہیں)

دین وہ نہیں جو میں بتاؤں۔ دین وہ ہے؟ جو میرا پیغمبر بتائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جو کام کیا وہ بھی دین بن گیا۔ آپ کہیں گے کہ نبی ﷺ کا طریقہ سنت ہے لیکن یہ بھی تو حضور ﷺ نے بتایا ہے کہ۔ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین۔ جو نبی کام کرے وہ بھی سنت ہے جو نبی ﷺ کے خلفاء کام کریں وہ بھی سنت ہے جو نبی ﷺ کے صحابہ کام کریں وہ بھی سنت ہے یہ الفاظ' بخاری' ترمذی' مسلم' ابوداؤد' ابن ماجہ اور مشکوۃ میں موجود ہیں۔ یہ الفاظ تمام کتب احادیث میں چمک رہے ہیں۔ ایک صحابی رکوع سے اٹھتا ہے کہتا ہے ربنا لک الحمد حمدا" کثیرا" طیبا مبارکا" فیہ نماز ہو گئی۔ آج تو کہتے ہیں کہ صحابہ معیار حق نہیں صحابہ معیار حق ہیں۔

موافقات عمر رضی اللہ عنہ

خدا کی قسم بہت ساری آیات ایسی ہیں کہ جو صحابہ فرش پر کہتے ہیں وہی خدا عرش پر کہتا ہے۔ قرآن میں سترہ آیات ہیں جو فاروق رضی اللہ عنہ فرش پر کہتا ہے خدا عرش پر کہتا ہے۔

آج جو تمہاری بہو بیٹیوں کو پردہ ملا ہے یہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی غیرت ہے۔ سارا واقعہ سناؤں تو رات گذر جائے۔ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا بی بی زینب آپ باہر کیسے؟ ارجعی الی بیتک و قرن فی بیوتکن اللہ نے کہا کملی والے! تیرے فاروق کی غیرت عرش کو ہلا چکی ہے جو کچھ فاروق فرش پر کہتا ہے وہ بات میں خدا عرش سے کہتا ہوں۔ پوری امت کو پردہ مل گیا' اللہ نے فرمایا يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزۡوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ الخ

حج کے موقعہ پر جہاں جا کر آپ دو رکعت نفل پڑھتے ہیں۔ طواف کے بعد۔ وَٱتَّخِذُواْ مِن مَّقَامِ إِبۡرَٰهِـۧمَ مُصَلًّى یہ عمر نے کیا ہمارے اوپر بھلا۔ یہ فاروق کا انتخاب ہے۔

یہ جو اذان دیتے ہو یہ بھی فاروق کا بھلا ہے۔ اب تو اذان کی بھی کتنی قسمیں ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی اذان بلالی ہے کوئی اذان خیالی ہے۔ ایک اذان سنت پیغمبر ہے ایک اذان سنت سپیکر ہے۔ جھوٹ کہہ رہا ہوں یا سچ کہہ رہا ہوں؟ (سچ کہہ رہے ہو)۔

شیخ سعدی نے سچ کہا۔

خلاف پیغبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اللہ ہمیں آقا کے ہر طریقے کو زندہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

امام مالکؒ اور سنت کا خیال

حضرت امام مالک کے سامنے تربوز آیا۔ تاریخ میں آتا ہے کہ چھری لیکر بیٹھ

گئے فرمایا ایھا المحننون ایھا المنعلمون' ایھا الاحباب بینوا کیف اکل رسول اللہ مجھے بتاؤ کہ حضور نے تربوز توڑ کر کھایا یا کاٹ کر کھایا؟ سب نے کہا لا نعلم' لا ندری' لا نحفظ ہمیں تو معلوم نہیں۔ فرمایا ایھا الاخ یا ایھا المحب' وارجع الی بینک انا لا اکل ابد" خلاف سنہ رسول اللہ میں تربوز نہیں کھاؤں گا۔ اگر میں توڑ کر کھاؤں تو ہو سکتا ہے کہ نبی نے کاٹ کر کھایا ہو۔ اگر میں کاٹ کر کھاؤں تو ہو سکتا ہے نبی ﷺ نے توڑ کر کھایا ہو۔ میں مالک خلاف سنت ہاتھ اٹھاؤں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں۔

مرزا مظہر جاناںؒ اور سنت کا خیال

مرزا مظہر جاناںؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ پاخانے کیلئے آ رہے تھے جب بیت الخلاء کے پاس آئے تو اچانک دایاں پاؤں لیٹرین میں رکھ دیا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب قضائے حاجت کیلئے جاؤ (بیت الخلاء میں) تو پہلے بایاں قدم رکھو۔ مسجد میں آؤ تو پہلے دایاں قدم رکھو۔ اللہ کے بندو تمہیں تو کچھ بھی پتہ نہیں' ناراض نہ ہونا' میں آقا کی ہر ادا کو پیش کر رہا ہوں' اللہ کو محمد ﷺ کی ہر ادا پسند ہے۔ یہ شکل جو نبی ﷺ سے ملے گی اس شکل کو بھی خدا جہنم میں نہیں بھیجے گا اللہ ہمیں آقا کی ہر سنت کو زندہ کرنے کی توفیق بخشے (آمین)

تو مرزا مظہر جاناںؒ کے بارے میں مولانا تھانویؒ نے ارواح ثلاثہ میں لکھا ہے کہ جلدی سے دایاں قدم بیت الخلاء میں رکھ دیا۔ وہاں ہی اللہ اکبر کہہ کر گرے دروازے پر آ کر پڑے لوگوں نے اٹھایا ٹوپی دور جا گری' بے ہوش ہو گئے۔ کافی دیر تک بے ہوشی میں رہے کسی نے ہوش آنے پر پوچھا۔ کہ حضرت کیا ہوا؟ فرمایا سنت کے خلاف قدم لیٹرین میں چلا گیا۔ بایاں پاؤں رکھنا تھا دایاں رکھ دیا میں ڈر گیا کہ کہیں خدا کا عذاب ہی نہ آ جائے خلاف سنت قدم نہیں اٹھاتے تھے۔

امام ابو یوسفؒ اور سنت

امام ابو یوسفؒ جو امام اعظم ابو حنیفہؒ کے شاگرد ہیں ان کے سامنے حدیث بیان ہوئی۔ کان رسول اللہ یحب الدباء حضور ﷺ کو سبزیوں میں کدو پسند تھا۔ تمہیں تو پتہ نہیں تنجن مرغن غذائیں مرغ، حلوہ، المومن حلو یحب الحلو لوگوں نے ایسی حدیثیں بنائی ہیں ویسے میٹھی چیز حضور ﷺ کو مرغوب تھی میں اتنا تنگ دل اور تنگ ظرف نہیں ہوں حاضرین مکرم! امام ابو یوسف کے سامنے یہ حدیث پیش ہو رہی تھی کہ حضور ﷺ کو کدو پسند تھا ایک شخص نے اپنے چہرے پر شکنیں ڈالیں اور ماتھے پر بل دے کر کہا۔ انی لا احب الدباء لا اکل ابدا"۔ میں تو کدو کبھی کھاتا ہی نہیں ہوں۔ کدو بھی کوئی چیز ہے۔ امام ابو یوسفؒ نے فرمایا میں مفتی ہوں۔ فتوٰی دیتا ہوں۔ فاضرب عنق ھذا المنافق اس کو یہیں قتل کر دو اس نے محمد ﷺ کی سنت کی توہین کی ہے وہیں پر قتل کر دیا گیا۔ فرمایا یہ ویسے کہتا تو اور بات تھی۔ محمد ﷺ کی مرغوب چیز کی توہین کرنا میرے نزدیک واجب القتل ہے۔ دوستو یہ دین کا ذوق تھا صحابہ جو کام کرتے تھے وہ دین بن جاتا تھا۔

آج میں اعلان کرتا ہوں کہ صحابہ روٹی کھاتے تھے۔ تو قرآن اعلان کرتا تھا۔ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ محمد ﷺ تیرے جانثار خود بھوکے بیٹھے ہیں مہمانوں کو کھلا رہے ہیں۔

حضور ﷺ کے سامنے صحابی کا عمل

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ جب رکوع سے اٹھے تو کہا ربنا لک الحمد۔ میرے محبوب نے نماز کے بعد پوچھا ما ھذہ الکلمات من قال؟ کس نے کہے؟ سارے چپ ہو گئے ڈر گئے کہ کہیں حضور ﷺ ناراض نہ ہو جائیں آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ سبحان اللہ ستر فرشتے ان کلموں کو لیکر خدا کے دربار میں جا رہے تھے۔ یہ تو بڑے پیارے جملے ہیں ایک

صحابی کانپتا ہوا اٹھا۔ حضرت! انی قلت یہ کلمے میں نے کہے تھے۔ فرمایا! میرے یارا! تیرے کلمے نبی کو اور خدا کو پسند آ گئے آئندہ امت کو کہدو کہ رکوع کے بعد یہ جملے کہیں۔ جسکو تو نے ایک بار کہا۔ میں محمد اس کو دین بنا رہا ہوں۔ (سبحان اللہ)۔

صحیح اذان بلالی ہے دوسری خیالی ہے۔

اذان کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جمع کیا۔ مشورہ پوچھا کہ لوگوں کو کس طرح نماز کیلئے جمع کریں۔ ایک صحابیؓ نے مشورہ دیا کہ حضرت نماز کے وقت لکڑی پر لکڑی ماری جائے لوگ آواز سن کر آ جائیں گے۔ دوسرے صحابیؓ نے مشورہ دیا کہ حضرت اس اونچے پہاڑ پر نماز کے وقت آگ جلا دی جائے لوگ دیکھ کر نماز کیلئے آ جائیں گے۔ تیسرے صحابیؓ نے مشورہ دیا کہ سینگ بجائیں۔ تڑو' تڑو' تڑو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجوسیوں کی علامت ہے۔ میں ان کے شعار کو پسند نہیں کرتا۔ چوتھے صحابیؓ نے مشورہ دیا کہ ایک آدمی بھیجا جائے وہ اعلان کرے الصلوۃ جامعۃ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں کہاں بھاگتا پھرے گا۔ اسی پر بات ختم ہو گئی۔ صبح ہوئی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے۔ کہنے لگے حضرت رات میں سو رہا تھا ایک فرشتہ کھڑے ہو کر یہ جملے کہہ رہا تھا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتائے۔ فرمایا عمر بلال کو یاد کرا دو جو اذان تو بتا رہا ہے قیامت تک یہی اذان بلند ہوتی رہے گی۔ اس اذان میں کچھ اور بھی پچر تھے؟ (نہیں) جو اذان بلال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سکھائی گئی اس میں کچھ اور بھی تھا؟ (نہیں) ہم اذان کے دشمن نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرو۔

میں پوچھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حضرت بلال کو زیادہ عشق ہے یا ہمیں زیادہ عشق ہے؟ (بلال کو)۔ دس سال بلال نے اذان دی وہ صحیح ہے یا پاکستانی صحیح ہے۔ (بلال والی صحیح ہے) مدینے کی اذان صحیح ہے۔ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث : ہے علماء کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ فرمایا ان الایمان لیارز الی المدینۃ

کما تارز الحیہ الی جحرھا۔ فرمایا جس طرح سانپ پر حملہ ہو تو سوراخ کیطرف دوڑتا ہے۔ ساری دنیا سے ہدایت نکل کر مدینے میں جمع ہو جائے گی۔ جس طرح سانپ سر چھپانے کیلئے سوراخ میں گم ہو جاتا ہے۔ تاکہ کوئی حملہ نہ کرے جب اسلام کے خلاف سازشیں ہونگی تو اسلام مدینے کی طرف لوٹ آئے گا۔ میرے مدینے میں قیامت تک ہدایت رہے گی۔ مرکز ہمارا وہی ہے۔ اللہ ہمیں آقا کی ہر سنت کو سینے سے لگانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

حضرت لاہوریؒ کا واقعہ

حضرت لاہوری فرماتے ہیں لاہور میں مجھے ایک شادی پر لے گئے۔ جو دلہا تھا اسکی داڑھی تھی وہ میرے درس میں بیٹھتا تھا داڑھی رکھنا سنت ہے یا نہیں؟ (سنت ہے) یہ آقا کی سنت ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کا بھی یہی عمل ہے' اللہ ہمیں شکل میں' عمل میں' عقل میں' نقل میں' نسل میں' حضور ﷺ کی غلامی عطا فرمائے۔ یہ جسم دین کا برتن ہے اسی میں اسلام آئے گا۔

میں قرآن یاد کروں گا حافظ بن جاؤں گا' قرآن اچھا پڑھوں گا قاری بن جاؤں گا' کعبہ دیکھوں گا تو حاجی بن جاؤں گا' تقریر کروں گا تو مبلغ بن جاؤں گا۔ یہی جسم برتن ہے دعا کرو خدا اس برتن کو اسلام کے مطابق بنائے (آمین)۔

حضرت لاہوریؒ فرماتے ہیں شادی میں پہنچا تو برات بیٹھی ہوئی تھی۔ تو لڑکی سے پوچھنے گئے کہ یہ لڑکا پسند ہے اس نے کہا کہ پہلے داڑھی منڈائے تو پھر شادی کروں گی۔ اس ملا سے شادی کروں۔ اس داڑھی والے سے شادی کروں؟

لوگو! اس دور میں داڑھی رکھنا بھی جہاد ہے۔ افضل الجہاد من جاھد بنفسہ اپنی خواہش کو جوتے مارو اور نبی ﷺ کی سنت کو زندہ کرو یہ جہاد ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ من احیا سنتی عند فساد امتی جو میری سنت کو زندہ کرے جب میری سنت دنیا میں ختم ہو رہی ہو۔ میں محمد ﷺ اس

کو سو شہیدوں کا ثواب دلواؤنگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس دور میں آقا ﷺ کی سنت سے محبت عطا فرمائے (آمین)۔

حضرت لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ اس لڑکی نے کہلا بھجیا کہ اس ملا کو کہو کہ پہلے داڑھی ختم کرے پھر قبول کروں گی ورنہ میں ملا سے نکاح نہیں کروں گی۔ حضرت لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے مراقبہ کیا اور غور سے سوچا تو پتہ چلا کہ وہ لڑکی کیوں اتنی بے حیا ہے پتہ چلا کہ وہ اس گھر میں رہتی ہے جہاں غذا حرام کی ہے۔ لاہوریؒ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ جس کے رگ و ریشے میں حرام ہو وہ محمد ﷺ کی سنت کو قبول نہیں کر سکتی۔ میں نے کہا بیٹے تو لکھ! کہ میں تجھ جیسی بے حیا کی کو قبول نہیں کرتا میں اس کو قبول کروں گا جو بتول رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ نظر آئے گی۔ فرمایا میں واپس چلا آیا۔ میں آپ کو سنت بتانے آیا ہوں۔

اسلامی شادی

میں آپ کو اسلامی شادی بتانے والا تھا۔ ہماری اماں صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں جھولا جھول رہی تھی نہ مراثی آئے' نہ گانے بجائے گئے۔ نہ ترانے سنائے گئے۔ میری اماں آئی۔ اذ اتتنی امی فاخذ تنی بیدی - فرمایا مجھے ہاتھ سے پکڑا۔ مدینے کی چند عورتیں جمع تھیں۔ کہنے لگیں۔ ہی عائشہ۔ ایک نے سرمہ لگایا' ایک نے زعفران لگایا ایک نے دوپٹہ ڈالا۔ علی خیر و برکۃ علی دا ع ؤ برکۃ بارک اللہ میں حیران تھی کہ کیا کہہ رہی ہیں کہنے لگیں عائشہ تمہیں مبارک ہو تو محمد ﷺ کی بیوی بن رہی ہے۔ (سبحان اللہ)۔

بی بی فرماتی ہیں کہ ادھر ابو بکر میرے پیچھے تھے۔ حضور ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر آنے لگے۔ اذا ن رسول اللہ میں محمد ﷺ کے قریب بیٹھی تھی۔

حضور ﷺ نے کلی کر کے مجھے پانی پلایا۔ دودھ پی کر مجھے بچا کر دیا کچھ عورتیں رو رہی تھیں کہ آج صدیقہ کی خوش میسی کا کون مقابلہ کرے کہ محمد ﷺ کی بیوی بن چکی ہے۔ اس لئے ابو بکر کہتے ہیں۔ احب النظر الی وجه رسول اللہ و ان یکون بنتی تحت رسول اللہ ۔ (سبحان اللہ)۔

سید عطاء اللہ بخاری کا تاریخی جملہ

آج عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا درد انگیز جملہ سنا دوں۔ فرمایا کل ہماری اماں عائشہ حضور ﷺ کے سامنے کھڑی ہو گی کہے گی کملی والے یہ کیا ہوا جب تک ابو بکر کے گھر کھیل رہی تھی کوئی کچھ نہیں کہتا تھا جب آپ کے بستر پر آئی تو آپ کی امت لعنت کرتی تھی۔ مجھے کیٔ کہتی تھی۔ منافقہ کہتی تھی' کیا آقا آپ کے گھر آ کر میں خراب ہو گئی تھی' محبوب اپنی عزت کے متعلق آپ خود فرمائیں۔ فرمایا اگر نبی ﷺ نے گریبان پکڑا تو چھڑانے والا کوئی نہیں آئے گا۔

ایک دفعہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے رو کر فرمایا گالیاں دینے والو! اگر تمہیں گالیاں دینے کا شوق ہے تو میں اپنی بیٹیوں کے نام بتاتا ہوں' اپنی اماں کا نام بتاتا ہوں ان کو گالیاں دے لینا۔ میری اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھ نہ کہو۔ (سبحان اللہ)

بی بی بتول اور اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مناظرہ

مولانا رومی نے بڑا اچھا جملہ کہا ہے فرماتے ہیں ایک دفعہ بی بی بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عرض کی کہ اماں تیرا ابا ابو بکر ہے میرا ابا پیغمبر ہے۔ صدیقہ نے گردن جھکا کر کہا بیٹی! صدقت لاکھوں ابو بکر تیرے ابے کی جوتی کے تسمے سے وابستہ ہیں۔ ہمیں جو کچھ ملا ہے تیرے ابے کی نگاہ نبوت سے ملا ہے۔ ہم کون تھے۔ تیرے ابے کی نگاہ سے وہ صدیق بن گئے میں صدیقہ بن گئی۔ (سبحان اللہ)

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ جبرئیل اللہ کا سلام

لیکر آیا ہے بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رو کر کہا میرا نام لیکر سلام بھیجا ہے؟ فرمایا ہاں عائشہ۔ جب سے تو میرے بستر پر آئی ہے عرش والے بھی تجھے پہچانتے ہیں۔ (سبحان اللہ)

عزیزان مکرم! یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت ہے کہ صدیقؓ کو صداقت مل گئی یہ پیغمبر کی سیرت کا عکس ہے۔

عمرؓ کی عدالت یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا عکس ہے۔

حضرت عمر خود اپنے آپ کو کہا کرتے تھے عمر ناز نہ کرنا! کہ آج بائیس لاکھ مربع میل میں تیرا درا چلتا ہے' یہ تیرا کمال نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ نبوت کا کمال ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب

میری اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا بتول بنت رسول! سن لے اصول۔ کر لے قبول۔ اگر تیرے ابے جیسا ابا کوئی نہیں۔ تو کچھ مجھے بھی کہنے کا حق دو۔ میرے شوہر جیسا شوہر بھی تو کسی کا نہیں۔ اگر تیرا شوہر حیدر ہے تو میرا شوہر پیغمبر ہے۔ بتول! جو مجھے صحبت ملی ہے تمہیں تو وہ صحبت نہیں مل سکتی۔ اور سنو! قیامت کیدن دیکھیں گے تیرا ہاتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں ہو گا' میرا ہاتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہو گا۔ میں جنت میں تجھے دیکھوں گی' تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تخت پر ہو گی' میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت پر ان کے ساتھ ہوں گی۔

میں کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی پیش کر رہا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا عمل کر کے دکھایا۔

حضور ﷺ کا مزدوروں سے پیار

فرمایا مزدوروں سے پیار کرو۔ خود پتھر اٹھا کے دکھائے۔ فرمایا بیٹوں کا ادب کرو۔ خود ابوبکر کے والد کے ادب میں کھڑے ہو گئے فرمایا بچوں سے پیار کرو۔ خود گرمی میں بچوں کو جب پیدل چلتے دیکھا تو اپنی اونٹنی بٹھا دی' فرمایا یہ ننھی بچیاں جو ننگے پاؤں پھر رہی ہیں میرا استقبال کر رہی ہیں ان کے پاؤں جل رہے ہیں' محمد ﷺ کی رحمت ان کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتی۔ ان بچیوں کو میرے ساتھ اونٹنی پر بٹھا دو۔ ادھر ہمارا حال یہ ہے کہ ہم بچیوں کو اغواء کرتے ہیں۔ بردہ فروشی کرتے ہیں۔ اس دور میں اس ملک میں سات سات آدمیوں نے چار سال کی بچی سے زنا کیا ہے۔ ہمارے ملک میں کوئی تمیز نہیں' دعا کرو خدا ہمیں رسول اللہ کا غلام بنائے (آمین)۔

دنیا کی غلامی میں ذلت ہے۔ محمد ﷺ کی غلامی میں دو جہان کی عزت ہے۔ اللہ ہمیں سنت پر چلنے کی توفیق دے (آمین)

میں نام لئے بغیر کہتا ہوں کہ یہ جو کچھ ہمارے اندر نئے نئے فتنے' نئی نئی چیزیں ہیں کیا یہ آقا کی سنت ہے؟ (نہیں) یہ عورتوں کا قبروں پر جمع ہونا سنت ہے؟ (نہیں) کیا روضے والے نے نہیں فرمایا لعن اللہ زوارات القبور و المتخذات علیہن السرج۔ مشکوۃ میں یہ حدیث ہے۔ فرمایا جو عورتیں قبرستان جاتی ہیں ان پر خدا کی لعنت ہے۔

یہ تبلیغی' اصلاحی' علمی' عملی' مذہبی' شرعی جلسہ ہے اللہ ہمیں قدم قدم میں' ہر کام میں' ہر کلام میں' صبح و شام میں مصطفےٰ کا غلام بنائے۔ فیض المرام بنائے' صاحب ایمان بنائے' صحیح مسلمان بنائے' ایک ہاتھ میں قرآن ہو' ایک ہاتھ میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہو' دل میں ایمان ہو' زبان پر ذکر نبی آخر الزمان ہو' راضی رب رحمان ہو' جنت کا سامان ہو (آمین)۔

سیرت سنی ہے تو ہم سے سنا کرو۔ لوگ تو کبھی رانجھا بناتے ہیں کبھی بڈول بناتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ یہاں نبی تھا اوپر گیا تو ملک تھا' اوپر گیا تو خدا آپ تھا۔ ہم ایسی باتیں نہیں کہتے' ہم کلیئر سیرت بیان کرتے ہیں۔ دعا کرو مصطفےٰ کی شان بڑھتی جائے ہمارا ایمان بڑھتا جائے۔ (آمین)

جو کچھ پیغمبر ﷺ نے کیا وہ سنت ہے۔ حضور ہر جمعہ کو قبرستان جاتے تھے۔ جمعہ پڑھکر جاتے تھے ساتھ صحابہ بھی ہوتے تھے' وہاں قوالی ہوتی تھی؟ (نہیں) قبروں پر سجدہ ہوتا تھا؟ (نہیں) وہاں طواف ہوتا تھا؟ (نہیں) کبھی کسی نے کہا کہ لے گکڑ تے دے پتر؟ (نہیں) کبھی یہ کہا کہ پیارا پیارا شاہ جمال پتر دیویں رتہ لال؟ (نہیں) یہ اسلام کی روح کے خلاف ہے۔ یہ جو کچھ ہمارے ملک میں ہو رہا ہے۔ یہ سنت نہیں' بدعت و شرک ہے۔ حضور کریم ﷺ کا طریقہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ قبرستان کیسے جانا چاہئے۔ ایک صحابی قبرستان میں جوتا پہن کر جا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا او جوتا پہننے والے! اپنا جوتا اتار کر قبرستان میں جا۔ قبر والوں کا حیا کر۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں جو قبر پر ٹانگ رکھے یوں سمجھے کہ جہنم کے انگارے پر کھڑا ہے۔ ولا یقعد قبر کو نہ لتاڑو۔ وہاں جا کر کہو السلام علیکم یا اہل القبور۔ السلام علیکم دار قوم مومنین۔ اللہ ہمیں رسول اللہ کی سنت سے تعلق عطاء فرمائے (آمین)۔

فرمایا۔ زور القبور۔ قبروں میں جایا کرو۔ فانہا تذکر موتا کم۔ تمہیں موت یاد آئے گی۔ مولی یہ قالینوں پر سونے والا مٹی پر سو رہا ہے۔ یہ محفلوں میں بیٹھنے والا اکیلا سو رہا ہے یہ روزانہ نہانے والا مٹی سے بھرا پڑا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ جب وہ قبرستان جاتے یبکی حتی یبل لحیتہ اتنے روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی۔ آج قبرستان میں کوئی ناچتا ہے' کوئی مٹھائیاں کھاتا ہے' کوئی قوالیاں کرتا ہے' کوئی کتے لڑاتا ہے' کوئی بیڈی

پکڑتا ہے' کوئی جیب تراشی کرتا ہے' کوئی رسہ کشی کرتا ہے۔

حضور کی دعا

نبی کی شان سننے والے مسلمانو! تمہارے دلبر نے' پیغمبر نے' سرور نے' شافع محشر نے' ساقی کوثر نے' برتر نے' انبیاء کے افسر نے جو فرمایا ہے وہ مجھے یاد ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللھم لا تجعل قبری عیدا " اللہ قیامت تک میری قبر پر میلہ نہ لگوانا۔ اللھم لا تجعل قبری و ثنا یعبد اللہ قیامت تک میری قبر کی عبادت نہ کروانا' سجدہ نہ کروانا' طواف نہ کروانا' رکوع نہ کروانا' میرے مزار پر منتیں نہ منوانا' میری قبر کو بچانا آج بچی ہوئی ہے یا نہیں؟ (بچی ہوئی ہے) میں کہتا ہوں پولیس نہیں کھڑی محمد ﷺ کی دعا قبول ہو کر کھڑی ہے۔ دنیا ناراض ہو یا راضی ہو آقا کی دعا کھڑی ہے۔

میں مدینے میں گیا دیکھا ایک آدمی سجدہ کرنے لگا۔ پولیس والے کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا۔ مارا کہا یا مشرک قم باللہ رح کہنے لگا اٹھ جا۔ میں نے اس پولیس والے کا ماتھا چوما۔ میں نے کہا تو ڈنڈے نہیں مار رہا۔ تو محمد ﷺ کے فرمان کو پورا کر رہا ہے۔

یہ دین ہے لوگوں کے پاس ڈالڈے کا خالی ٹین ہے۔ اللہ ہمیں دین عطا فرمائے (آمین)۔ حضرت حیدر کرار کے بھی ہم غلام ہیں۔ نعرہ حیدری بھی ہمارے پاس ہے۔ نعرہ حیدری۔ اللہ اکبر ہے یا کچھ اور ہے؟۔ (اللہ اکبر ہے)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب خیبر پر حملہ کیا تو کیا فرمایا؟ (اللہ اکبر)۔

نعرہ حیدری۔ اللہ اکبر = نعرہ حیدری۔ اللہ اکبر)۔

جب حیدر جنگ کیلئے جانے لگے تو آنکھوں میں درد تھا میرے نبی نے بلا کر آنکھوں میں لعاب ڈالا۔ جھنڈا ہاتھ میں دیا۔ تلوار ذوالفقار دی اور خدا کی قسم بلوضو مڑا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا' اللھم ثبت مولی میرا پہلوان نکل رہا ہے پہاڑ

مل جائیں۔ علی کے قدموں میں لغزش نہ آئے۔ یہ محبوب کی دعا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی ﷺ نے میری آنکھوں میں لعاب ڈالا تو شام کی پہاڑیاں مجھے مدینے سے نظر آ رہی تھیں فرمایا یہ میرا کمال نہیں تھا یہ برکت رسول اللہ تھی۔ ہم برکت کے قائل ہیں۔

ہم برکت کے قائل ہیں

آج مدینہ میں برکت ہے یا نہیں؟ (ہے) اللھم ان ابراھیم خلیلک نبیک دعا لمکۃ انا نبیک و حبیبک ادعو للمدینۃ اللھم بارک للمدینۃ ضعفا من مکہ آج بھی مدینے میں تم کروڑوں روپے لے جاؤ تمہارے کروڑوں روپے خرچ تو ہو سکتے ہیں میرے محمد ﷺ کے شہر کی کھجوریں ختم نہیں ہو سکتی۔

حضور ﷺ کے وصال کے بعد آپکے کرتے کی برکت

علماء بیٹھے ہیں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور ﷺ کا ایک کرتا تھا جس کو آپ پہنتے تھے۔ جس کو بخار آتا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کرتے کی آستین بھگو کر نچوڑ کر اس بیمار کو دیتی اور کہتی یا اللہ یہ کرتا تیرے نبی کے جسد اطہر سے لگ چکا ہے۔ اس میں شفا بنا دے۔ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابھی وہ پانی پورا نہیں پیتا تھا کہ شفاء ہو جاتی تھی (سبحان اللہ)۔ برکت ہے کہ نہیں؟ (ہے)۔

یہ بیر رومہ میٹھا ہوا یہ محمد ﷺ کی برکت ہے۔ یہ جلیبیب کا چہرہ چمکنے لگا یہ کس کی برکت ہے؟ (آقا کی)۔ مدینے میں دجال نہیں آئے گا۔ یہ کس کی برکت ہے؟ (آقا کی) مدینے میں قیامت تک زلزلہ نہیں آئے گا یہ کس کی برکت ہے؟ (آقا کی) ہم برکت کے قائل ہیں۔

چونے اور خوبصورتی کے عاشق

قبرستان جاؤ تو عبرت پکڑو، میں نے ملتان میں دیکھا ہے کہ سوا لاکھ ولی سو رہے

ہیں جہاں قبہ ہے۔ جہاں اونچی قبر ہے۔ جہاں قبر کے اوپر غلاف ہے۔ وہاں قوالی بھی ہے۔ عورتیں بھی ہیں اور جہاں سادہ قبر ہے وہاں سارا دن بکریاں چراتے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ تم چونے کے عاشق ہو اولیاء کے عاشق نہیں ہو۔ سادہ قبر ہو اوپر کوئی غلاف نہ ہو اوپر جھنڈے نہ لگے ہوں، تو وہاں کوئی اس کی زیارت کو نہیں جاتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم چونے کے عاشق ہو شاندار اور خوبصورتی کے عاشق ہو۔ اللہ تمہیں اولیاء سے پیار عطاء فرمائے۔(آمین)

یہ باہر کچھ نہیں ہے یہ تو اسکی حفاظت ہے۔ خدا اندر کو روشن فرمائے۔ یعنی قبر کو۔ قبر کہتی ہے۔ انا بیت الظلمۃ انا بیت اللودۃ انا بیت التراب، انا بیت الغربۃ انا بیت الوحشۃ قبر کہتی ہے میں اندھیرا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں غربت و افلاس کا گھر ہوں، میں وحشت کا گھر ہوں۔ اللہ ہماری قبر کو روشن فرمائے۔ (آمین)

قبر پہلی منزل ہے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اذا رأی قبرا یبکی حتی یبل لحیتہ جب قبرستان کو دیکھتے تو رو رو کر داڑھی بھیگ جاتی۔ کسی نے پوچھا۔ تذکر النار و الجنۃ فلم تبک۔ تبکی من ھذا؟ فرمایا سمعت حبی رسول اللہ ان القبر اول المنازل منازل الآخرۃ۔ فان ا من فیھا ا من بعد ذالک الا خذ فرمایا میں نے محبوب سے سنا ہے کہ قبر جنت یا جہنم کی پہلی منزل ہے۔ یہاں بچ گیا تو بچ گیا یہاں پکڑا گیا تو برباد ہو گیا۔ اللہ ہمیں قبر میں کامیابی نصیب فرمائے۔(آمین)

جب پاکستان ہندوستان تقسیم ہوا تھا اس وقت میں آٹھ نو برس کا تھا میں نے دیکھا کہ ہزاروں لاشیں پڑی ہیں نہ کوئی کفن دینے والا تھا نہ کوئی دفن کرنے والا تھا۔ اللہ ہمیں کفن دفن نصیب فرمائے۔ (آمین)

انما الاعمال بالخواتیم۔ حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ جب قبرستان سے

گذرتے تو چار جملے فرماتے یا اہل القبور اموا لکم قسمت قبر والو! میں بتانے آیا ہوں کہ تمہارا مال تقسیم ہو گیا ہے' جس مال کیلئے تم نے دھوکا کیا' رشوت سے جمع کیا۔ سود لیکر جمع کیا' آج وہ تقسیم ہو گیا۔

حرام مال کی نحوست

آج میرے بھائیو! سن لو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من اکل لقمۃ من سحت جس نے ایک لقمہ حرام کا کھا لیا چالیس دن تک نہ اس کی عبادت قبول ہو گی' نہ دعا قبول ہو گی۔ یہاں تو مکانوں پر لکھا ہوتا ہے ھذا من فضل ربی جو ملے لے آؤ۔ نہو نہیں اللہ ہمیں رزق حلال عطا فرمائے۔(آمین)

رشوت حرام' سود حرام' یتیم کا مال حرام' جوئے کا مال حرام' چوری کا مال حرام' ڈاکے کا مال حرام' بیوہ کا مال حرام' غلط تولنے والے کا مال حرام' دھوکے کا مال حرام' اللہ ہمیں حلال عطا فرمائے حرام سے بچائے۔(آمین)

میں آپ کو پیار سے کہتا ہوں حلال مال کی بنی ہوئی جھونپڑی حرام کی بلڈنگ سے اچھی ہے۔ حلال کے مال کی جو کی خشک روٹی حرام کے مرغ سے بہتر ہے۔ عزیزان مکرم رزق حلال نہ کھانے کی وجہ سے آج ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رجل مطعمہ حرام' مشربہ حرام' ملبسہ حرام' غذی بالحرام' فمد یدیہ فیقول یا رب یا رب انی یستجاب لہ۔ اس کا کھانا حرام' پینا حرام' لباس حرام' ایسا آدمی جب ہاتھ اٹھائے خدا رحمت کے دروازے بند کر کے دعا اس کے منہ پر مار دیتا ہے۔

ایک اور حدیث سن لو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظوں میں بہت برکت ہے۔ بس ہماری تقریر کا واحد راز یہی ہے کہ ہم اپنی طرف سے بات نہیں کرتے ہماری بات اللہ کے قرآن سے ہو گی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ہو گی۔ انشاء اللہ

آپ ﷺ نے فرمایا رب اشعث اغبر ملفوعا بالا بواب لو اقسم علی اللہ لا بره حضور کی شان میں آپ کی یہ تعریف بھی کر دوں:

آپ ﷺ فرماتے ہیں .انا افصح العرب میں سارے عرب سے زیادہ فصاحت رکھتا ہوں- آپ ﷺ نے فرمایا انا خطیبھم اذا انصتوا قیامت کے دن سارے رسولوں اور انبیاء کو خدا کہے گا کہ سارے چپ ہو جاؤ' اب میرا محمد خطبہ دے گا- آپ ﷺ نے فرمایا انما بعثت بجوامع الکلم یہ حضور ﷺ کی شان ہے یا نہیں؟ (ہے) آپ کا ایمان ہے؟ (ہے)_ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے ایسے جامع الفاظ عطا کئے کہ لفظ تھوڑے مگر مقصد زیادہ ہیں-

من ضحک ضحک' من جد وجد' من صمت نجا' من زنا زنی باھلہ آؤ ٹن لو لیڈرو! نوجوانو! آپ کو مدینے کا پیغام دے دوں میرا نبی فرماتا ہے کہ جس نے کسی کی لڑکی کو بری نگاہ سے پکڑا اس کی بیٹی ضرور پکڑی جائے گی-

او بچیوں والو! بہو بیٹیو والو! تم دوسروں کی عزت بچاؤ تمہاری عزت اللہ بچائے گا- انشاء اللہ-

حضور ﷺ کا کلام-افشو السلام و اطعموا الطعام وصلو الارحام و صلوا بالیل و الناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام (مشکوٰۃ/168) خیر الانام کا کلام' امت کے نام' محمد ﷺ کا پیغام یہ ہے اسلام- سبحان اللہ-

میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ اس کی تشریح کروں بہرحال حاضرین کرام' آج جس کے کپڑے شاندار ہوں کہتے ہیں شاید یہی جنتی ہے-

صحابہ کا لباس اور بہادری

میں نے صحابہ کے لباس کے بارے میں پڑھا کہ بکری کے بالوں کی پگڑی' اون کا کرتا' کھجور کے پتوں کا جوتا' پینے کیلئے کچی مشک' اور برتنوں کی جگہ پتھر کا پیالہ' آج تمہارے یہ سٹیل کے برتن ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں؟ (نہیں) ایک صحابی نبی کا خط

لیکر آ رہا ہے عبد اللہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ یہ کسریٰ کے دربار میں جا رہا ہے۔ ہم تو کسی کمشنر، گورنر کو دیکھ لیں تو کانپنے لگ جاتے ہیں کسریٰ کے دربار میں آیا تو بالکل اکیلا، ایک ہاتھ میں تلوار پکڑی ہوئی ہے۔ دوسرے میں خط پکڑا ہوا ہے۔ ہم تو ہر ایک سے ڈرتے ہیں، سرخ ٹوپی سے ڈرتے ہیں نہ جانے کہاں کہاں ڈرتے ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں صحابہ والی بہادری عطا فرمائے۔ (آمین)

کسریٰ نے صحابہ کے سامنے شیر چھوڑ دیا، تاکہ شیر ان پر حملہ کرے اور یہ ڈر جائیں گے۔ ایک صحابی نے آگے بڑھ کر ایک ہی تلوار ماری۔ یا ابن الهرة این تريد۔ او بلی کے بچے کیا بات ہے؟ صحابی کہتے ہیں کہ ایک ہی تلوار ماری اتنے زور سے ماری کہ تلوار گردن سے گزر گئی (سبحان اللہ)۔

ہم مرغی ذبح کرنے لگیں تو پانچ منٹ لگ جاتے ہیں پھر چھوڑو تو وہ بھاگنے لگ جاتی ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں ویسا مسلمان بنائے۔ (آمین)

صحابہ کی آنکھ میں حیا

مسلمانوں جب تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے تمہارے خطوں پر دریا چلتے تھے۔ جب تم مسلمان تھے تمہاری آنکھوں میں حیا تھی۔

سر میور ولیم Life Of Muhammad میں لکھتا ہے کہ قادسیہ سے دس ہزار صحابہ گزر رہے تھے تاریخ یاد کر لو۔ لیلیٰ مجنوں کے عاشقو! آؤ میں آپ کو رحمت عالم کے صحابہ کے بارے میں کچھ بتاؤں۔ دس ہزار دیوانے، پروانے قطار اندر قطار، تابعدار، جانثار، گھوڑوں پر سوار، ہاتھ میں تلوار، محمد کے یار، میدان کارزار، صحابہ لڑتے تھے جنگ۔ ہم کھیلتے ہیں فٹ بال، والی بال کرکٹ ہیڈ منتن یہ ہمارے کھیل ہیں وہ تلواروں سے کھیلتے تھے۔

صحابہ گذر رہے ہیں اور عورتیں ناچ رہی ہیں۔ ستر عورتیں تھیں انگریز لکھتا ہے کہ سب باریک کپڑے پہن کر ڈانس کر رہی ہیں۔ ورغلا رہی ہیں، پھسلا رہی ہیں، بلا رہی ہیں، گیت گا رہی ہیں، اپنی طرف بلا رہی ہیں، صحابہ کے قریب آ رہی

ہیں' ایک صحابی نے کہا کہ یہ بے حیا ہیں ہماری حیا پر حملہ کرنا چاہتی ہیں' یہ محمد کے غلاموں کو پھسلانا چاہتی ہیں۔ نبی کے غلاموں! جس نے محمد ﷺ کا چہرہ دیکھا ہے اس کو ان کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے۔

صحابہ کے بارے میں انگریز کا خیال

خدا کی قسم باوضو ہوں انگریز لکھتا ہے کہ دس ہزار صحابہ میں سے ایک کی بھی نگاہ ان کی جانب نہیں اٹھی۔ انہوں نے ایسے دیکھنا شروع کیا جیسے کوئی چیز گم ہو چکی ہے' جیسے ان کی آنکھیں زمین سے چپٹ گئی ہیں۔ سب لڑکیاں نوجوان' عرب کی جوانی' عورتیں آپس میں کہنے لگیں یہ انسان ہیں یا کیا ہیں۔ یہ آنکھوں والے ہیں یا اندھے ہیں۔ ہم نے بڑی کوشش کی ہے' بڑے گیت گائے ہیں' ایک بھی نہیں دیکھتا دوسری کہنے لگی تمہیں پتہ ہے یہ کون ہیں؟ یہ مدینے والے محمد ﷺ کے غلام ہیں۔ (سبحان اللہ)۔ یہ کافرہ کہہ رہی ہیں۔

آج ہم بھی غلام ہیں کہ کہیں لوگوں کی ناک کاٹ رہے ہیں کہیں زنا میں پکڑے جاتے ہیں۔

تیسری کہنے لگی جب محمد ﷺ کے غلام اتنے حیا والے ہیں ان کا نبی کتنی حیا والا ہو گا۔ رو پڑیں اور وہیں سروں پے دوپٹہ رکھ کر کہنے لگیں مدینے والو! محمد ﷺ کے کلمہ خوانو! مسلمانوں رک جاؤ! ہم بے حیاؤں کو اپنے نبی کا کلمہ پڑھا کر حیا والا بنا دو۔ ہم اپنی عیسائیت چھوڑ کے محمد ﷺ کی غلام بننا چاہتی ہیں۔

وہ لوگ اصل مسلمان تھے اللہ ہمیں ویسا ہی مسلمان بنائے (آمین)۔

آپ ﷺ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم میری امت میں آدمیوں کو دیکھو گے کہ بالوں میں تیل نہیں اجڑے ہوئے بال' صابن نہیں کہ نہائیں' سادے کپڑے اور ان پر چمڑے کے پیوند لگے ہونگے۔ امیروں کے پاس بیٹھنے لگے گا تو وہ کہیں گے

پیچھے ہٹ ہمارے کپڑے خراب ہوتے ہیں۔

ہنسیں گے اس وقت جب نجات کا پروانہ ملے گا

آپ لوگ بڑے ہوشیار ہیں ہر بات پر ہنستے ہو۔ ہنسو نہیں اس وقت ہنسیں گے جب بخشش کا پروانہ ملے گا۔ اس وقت ہنسیں گے' جب ہمیں قبر سے نجات مل جائے گی' محمد ﷺ کے سامنے سرخرو ہو جائیں گے' اگر نبی نے کہہ دیا سحقا سحقا لمن غیر بعدی جنہوں نے میرے بعد عقیدے اور عمل بدل دیئے تھے' فرشتو! ان کے منہ پر جوتے مار کر میرے سامنے سے ہٹا دو۔

اگر خدا نے کہہ دیا وامتاز و الیوم ایھا المجرمون' مجرموں دور ہٹ جاؤ تمہاری بدبو میرے محمد ﷺ کو پریشان کر رہی ہے' تو مارے جائیں گے اس وقت ہنسیں گے' جب ہمارا خاتمہ بالخیر ہو گا۔

حضور ﷺ کا خط اور کسریٰ

عبداللہ بن حذیفہ کسریٰ کے دربار میں پہنچا۔ کہتے ہیں کہ جب میں خسرو پرویز کے دربار میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ سجدہ کرواتا ہے یہ سجدہ صحیح کرواتا تھا یا غلط؟ (غلط) یہ بادشاہ مسلمان تھا یا مشرک؟ (مشرک) اس کے تخت کو لوگ چومتے تھے سجدہ کرتے تھے جب تک وہ خود نہ کہتا کہ بتاؤ کیا کام ہے؟

صحابی کہتے ہیں کہ جب میں اندر گیا تو دونوں طرف فوج کھڑی تھی عبداللہ بن حذیفہ کہتے ہیں کہ میری تلوار پر پرانا کپڑا تھا میں نے اس کو ہٹا کر تلوار کو ننگا کیا۔ میرے پاس جو آقا ﷺ کا خط تھا وہ ایک پتے پر لکھا ہوا تھا ایک چمڑے کے ٹکڑے میں لپیٹا ہوا تھا۔

میں نے تلوار کو ننگا کر کے غالیچے میں چبھونا شروع کیا' بادشاہ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا نہ سجدہ کیا' نہ بوسہ دیا' نہ سلام کیا' سلام کرنا بھی کیا تھا کیونکہ وہ کافر تھا' اس لئے کافر کو سلام کرنا بھی جائز نہیں۔

حضور ﷺ کے خط کا مضمون

بادشاہ نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا کہ یہ کون ہے پوچھا کون ہو؟ میں عبداللہ ابن حذافہ' کہاں سے آئے ہو؟ مدینے سے۔ کیسے آئے ہو؟ اپنے نبی ﷺ کا خط لیکر آیا ہوں۔ من محمد ابن عبد اللہ ورسولہ الی کسرٰی عظیم فارس والسلام علی من التبع الھدٰی اسلم تسلم فان تولیت فعلیک اثم المجوس۔

مان لو تو بچ جاؤ گے ورنہ سارے لشکر سمیت جہنم میں جاؤ گے۔ جاگ رہے ہو یا آہستہ آہستہ بھاگ رہے ہو۔

صحابی کہتے ہیں کوئی اتنا شاندار کلفذ نہیں تھا' پرانے کپڑے سے نکال کر میں نے دیا' اس نے میرے لباس کو دیکھا ادھر فوج کو دیکھا' کہنے لگا تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا' آداب شاہی نہیں بجا لائے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں بندے کو سجدہ نہیں کرتا میں رب کو سجدہ کرتا ہوں' میں اس پانی کے قطرے کو پاخانے کے تھیلے کو سجدہ نہیں کرتا' اس کو بوسہ نہیں دیتے میرا بوسہ وہاں ہوتا ہے جہاں محمد ﷺ نے لب لگائے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو کہا تھا یا حجر انی اعلم انک حجر لا تنفعنی ولا تضرنی ولا تمیتنی ولا تحیینی' لولا رایت رسول اللہ یقبلک ما قبلتک ابدا"

اے پتھر اگر محمد ﷺ تجھے بوسہ نہ دیتا میں بھی بوسہ نہ دیتا اس لئے تجھے چوم رہا ہوں کہ محمد ﷺ کی سنت زندہ ہو جائے۔ ہر پتھر کو چومنا چاہیے یا حجر اسود کو؟ (حجر اسود کو) ہر قبر کا طواف ہے یا بیت اللہ کا طواف ہے؟ (بیت اللہ کا)۔ ہر جگہ اعتکاف ہے یا مسجد میں؟ (مسجد میں)۔ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ۔ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ۔ {امیر پے جب نظر پڑے تو نعرہ ذوالجلال بن

حضرت عبداللہ کی بہادری

صحابی کہتا ہے میں اور اکڑ گیا۔ اس نے کہا مجھے جانتے ہو میں کسریٰ ہوں۔ صحابی نے کہا میں جانتا ہوں تو پاخانے کی تھیلی ہے۔ تو منی کا پلید قطرہ ہے۔ اس نے کہا میرے سامنے کیا کہہ رہے ہو۔ عبداللہ ابن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں تیرے سامنے کہہ رہا ہوں خسرو نے کہا کہ اگر تو قاصد نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا صحابی نے تلوار اٹھائی اور تخت پر چڑھ گئے اور فرمایا کتے! اگر مجھے میرا محبوب نبی نہ روکتا تو میں یہیں تخت کے اوپر ہی تیرے دو ٹکڑے کر دیتا۔ فوج نے جب یہ جرات دیکھی تو ان کو بغیر گولیوں کے جلاب شروع ہو گئے۔ کہ یہ کیسا ہے۔

بادشاہ نے نعوذباللہ حضور ﷺ کے خط کو پھاڑ دیا۔ خط کے دو ٹکڑے کر کے کہا یہ کون ہے جو اپنا نام اوپر لکھتا ہے اور میرا نام نیچے لکھتا ہے۔ مجھے نہیں جانتا کہ میں خسرو کسریٰ کا لقب رکھتا ہوں۔ یہ کون ہے؟

حضور کا نام اونچا ہے

صحابی نے اتنا کہا کہ اس کا نام تو سب سے اونچا ہے تو نے خط پھاڑا ہے اس کا نتیجہ تو دیکھے گا محمد ﷺ لاوارث نہیں، اس کا وارث موجود ہے۔ میں اکیلا کھڑا [illegible] تجھے دو ٹکڑے کر دیتا میرے آقا کے خط کو دو ٹکڑے نہ کرتا۔ میں تیرا کوئی [illegible] میں [illegible] رہا ہے۔

حضور ﷺ کے سامنے صحابی واپس آیا رو پڑا رو کر کہنے لگا حضرت اس نے آپ کے خط کو پھاڑ دیا۔ حضور ﷺ بھی جلال میں آ گئے فرمایا اللھم مزق ملکہ کل ممزق مولیٰ جس نے محمد ﷺ کے خط کو پھاڑا ہے تو بھی اس کو پھاڑ دے اس کے ملک کو بھی ختم کر دے۔

صحابی کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ یہ بددعا عرش چیر کر پہنچ گئی۔

حدیث میں آتا ہے۔ کان رسول اللہ ذات السرہ۔ استنار وجھہ کانہ قطعۃ من القمر۔ جب آپ ﷺ خوش ہوتے تو معلوم ہوتا کہ چودھویں کا چاند نبی کے چہرے میں آگیا ہے۔

جب آپ ﷺ غصے میں آتے کا نما عصرفی وجھہ رمانۃ معلوم ہوتا کہ انار کو محمد ﷺ کے چہرے میں نچوڑا گیا ہے انار کے پانی سے بھی زیادہ محمد ﷺ کا چہرہ سرخ ہو جاتا۔ (سبحان اللہ)

میں علماء کے سامنے کہتا ہوں جنت محمد ﷺ کی رضا کا نام ہے' جہنم محمد ﷺ کی ناراضگی کا نام ہے۔ (بے شک)۔

خسرو پرویز کا گورنر یمن کے نام خط

خسرو پرویز نے باذان گورنر یمن کو لکھا کہ مدینے میں ایک نبی آیا ہے وہ اپنے آپ کو نبی کہتا ہے۔ نعوذباللہ۔ نعوذباللہ' نقل کفر کفرنبا شد اس کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دو اس نے بیس سوار مدینے روانہ کئے۔ تلواریں' ہتھیار' کمر بند' گھوڑوں پر سوار دس پندرہ دن گذرے تو حضور ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے گھوڑوں کی آواز آئی' صحابہ چوکنے ہو گئے' یہ میں آپ کے نبی ﷺ کی سیرت بیان کر رہا ہوں' دعا کرو اللہ ہمیں اسی نبی کا غلام بنائے وہ کتنے بدبخت ہیں جو نئے نبی (جعلی) کو مانتے ہیں' اللہ ہمیں آقا کا غلام بنائے۔

مسجد نبوی کے سامنے گھوڑوں کی آواز آئی صحابہ کے ہاتھ دستوں پر گئے اور تلواریں نکل آئیں۔ حضرت! کوئی لشکر حملہ کیلئے آیا ہے۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ پوچھا کتنے ہیں؟ حضرت بیس تیس ہیں فرمایا بیٹھ جاؤ' محمد بزدل نہیں محمد بہادر ہے' ذرا ہٹ جاؤ راستہ دے دو۔ جب وہ مسجد کے سامنے آئے گھوڑوں سے اترے۔

نبی کا رعب

نبی ﷺ نے صرف ان کی طرف دیکھا حدیث میں آتا ہے کان رسول

الله ملورالوجه اذا نظر هاب فرمایا۔ نصرت بالرعب مسیرة الشهر۔ گھوڑوں پر بیٹھ جاؤ مہینے کے بعد جہاں تمہارا گھوڑا پہنچے گا وہاں محمد ﷺ کی نگہ کا رعب پہنچے گا۔ اللہ ہمیں بھی بہادر بنائے (آمین) ہم بہادر نبی کے غلام ہیں۔

نبی بہادر ہوتا ہے

میرے آقا ﷺ نے اس دین کیلئے کشتی بھی لڑی ہے۔ رکانہ کو کہا کلمہ پڑھ لے۔ وہ نبی ﷺ سے کہتا ہے کشتی لڑلے۔ نبی ﷺ نے فرمایا میرے کشتی لڑنے سے تجھے جنت ملتی ہے تو میں کشتی لڑنے کیلئے بھی تیار ہوں۔ خدا کہتا ہے فرشتو دیکھو! اس پہلوان کو آپ ﷺ نے پکڑا اور گرا دیا اس نے کہا کہ میرا پاؤں پھسل گیا ہے۔ میرے ساتھ پھر کشتی لڑو۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بے وقوف ہے تو پھر پکڑا تو گرا دیا کہنے لگا کہ ہاتھ تم لگاتے ہو گراتا کون ہے۔ فرمایا یہی تو ہے کہ اشارہ میرا ہوتا ہے طاقت اس کی ہوتی ہے۔ (سبحان اللہ)۔

مسجد نبوی کے سامنے بیس تیس آدمی آ گئے نبی کریم ﷺ نے صرف ان کی طرف دیکھا۔ حدیث میں لکھا ہے کہ ان کے گھوڑوں کے پیشاب نکلنے لگے۔ کہنے لگے ہمارے تو وضو ٹوٹ گئے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا ان کو بلاؤ۔

حضور ﷺ کا خلق عظیم

جب دیکھا کہ سارے ڈر گئے ہیں چہرہ زرد ہو گیا ہے فرمایا ابوھریرہ بلال! انس! جلدی ان کیلئے کوئی بچھونا بچھاؤ اور گھر میں کھانا تیار کرنے کا کہہ دو محمد ﷺ کے مہمان آ گئے ہیں۔ محمد ﷺ تیری جوتی پر قربان' پیغمبر ﷺ تیرے خلق پر قربان' فرمایا ہٹ جاؤ جا کر استقبال کرو محمد ﷺ کے مہمان آ گئے ہیں۔ قریب آئے تو پوچھا کیا حال ہے بڑی دور سے آئے ہو۔ اور پھر فرمایا جس نے تمہیں آرڈر دیا ہے کہ محمد ﷺ کو گرفتار کرو اس کی لاش کو کتے چاٹ رہے ہیں' اس کی لاش گلی میں پڑی ہے ابھی مجھے جبرئیل نے بتایا ہے' تمہیں پتہ ہے کہ

ہیں کون ہوں؟ میں اکیلا نہیں میرا محافظ اللہ ہے۔ میرا تعلق بہت اونچا ہے۔ بادشاہ کو شاہی پے ناز ہے۔ مجھے اللہ کی نصرت پہ ناز ہے۔

پرویز حضور ﷺ کے دشمن کا نام ہے

اس کے بیٹے کا نام شیرویہ تھا۔ وہ شیرویہ رات کو بادشاہ کے محل میں گیا جا کر تلوار ماری اور وہاں کتے کی طرح پھینک دیا۔ صبح کو لوگوں نے دیکھا کہ خسرو پرویز گلی میں تڑپ رہا ہے۔ خسرو پرویز ایک کافر کا نام ہے آپ اپنے بچوں کے ایسے نام نہ رکھا کریں۔

لوگوں نے دیکھا کہ خسرو پرویز کی لاش کو کتے چاٹ رہے ہیں فرمایا تم بہت دیر سے آئے ہو جس نے محمد ﷺ کے خط کو پھاڑا خدا نے اس کو پھاڑ دیا ہے۔

جاؤ! جا کر شیرویہ سے کہو کہ تم میرے وارنٹ گرفتاری جاری کر رہے ہو۔ ہوش سے کام لے میرا محافظ اللہ ہے۔ یہ حضور ﷺ کی مجلس میں بیٹھے کھانا کھا کر اٹھے اور جا کر شیرویہ کو کہا ہم نے بڑے دربار دیکھے ہیں لیکن ایسا دربار کبھی نہیں دیکھا۔ شیرویہ نے آدمی بھیجے اور کہنے لگا میرا ابا غدار تھا۔ محمد ﷺ میں تیری جوتی کو دھو کر پیئوں گا میں سرکش نہیں۔ محمد ﷺ میں تیرا غلام بن چکا ہوں۔ (سبحان اللہ)۔ میں ابھی تقریر شروع نہیں کر سکا۔ میری تقریر کا موضوع تھا حضور ﷺ کی عملی زندگی۔ حضور ﷺ نے اخلاق' توکل' ایثار' عفو' درگذر' ذکر' نماز' روزہ' جہاد سکھایا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب قبرستان جاتے تو چار جملے فرماتے ہیں۔ بس چار موتی دیکر بات ختم کرتا ہوں' حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ یا اھل القبور۔ میں پھر جنکشن میں آگیا ہوں' پھر چوک میں آگیا ہوں' بڑے چکر لگائے الحمدللہ میں پھر جنکشن پہ پہنچ گیا ہوں۔

فرمایا۔ یا اھل القبور اموالکم قسمت و دیار کم سکنت (الی آخرہ)۔

اے قبر والو! تمہارا وہ مال جس کو ہر طرح سے جمع کیا تھا آج تمہارے وارث اس مال کو تقسیم کر چکے ہیں قبر والو! جس مکان کو تم نے بنایا تا کہ اس میں زندگی گذاریں۔ آرام گاہ، تمہارا باتھ روم، بیڈ روم، آج ان میں دوسرے سو رہے ہیں، تیرے بستر پر دوسرے آرام کر رہے ہیں تیرے نام کا بستر خالی ہو چکا ہے۔ قبر والو! میں یہ بتانے آیا ہوں کہ جس بیوی کے کہنے پر ابے کو بے عزت کیا تھا۔ جس بیوی کے کہنے پر اماں کے بال نوچے تھے۔ جوتے مارے تھے آج وہ تمہاری بیویاں کسی اور کے نکاح میں آ کر دوسرے کے بستر کی زینت بن چکی ہیں۔

قبر والو! میں علی یہ بتانے آیا ہوں، کہ جن بچوں کیلئے تم نے ہر قسم کا مال، سود لیکر، رشوت لیکر جمع کیا تا کہ بچوں کی جائیداد بنے تمہارے وہی بیٹے آج یتیم ہو کر گلیوں میں رو رہے ہیں ان کا منہ دھونے والا کوئی نظر نہیں آتا۔

یہ زبان حال سے جسطرح ہم ہوا کو کہتے ہیں۔

نسیما جانب بطحا گزر کن
ز احوالم محمد را خبر کن

پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہہ کر روتے رہتے۔ یہی وقت ہر ایک پر آنے والا ہے۔

دعا کر واللہ ہمارے اس کاروان کو پورے ملک میں بلکہ اللہ اس کاروان کو مدینے تک پہنچائے۔ خدا اس کاروان کو دیوبند کے کاروان سے ملحق بنائے۔ (آمین)

تقریر نہیں کر سکا احادیث کا ترجمہ بھی نہیں کر سکا۔ مختصر موتی دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام اور خادم اسلام بنائے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے کی توفیق دے۔ (آمین، ثم آمین)

واقول قولی هذا واستغفر اللہ العظیم ○

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی

معراج

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعدہ' الذی اسمہ مکتوب فی التوراۃ والا نجیل والآیاۃ ناسخ الملل والا دیان' قاطع المشرکین بالسیف والسنان' ارسلہ اللہ الی الناس بالحق بشیرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا۔ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ وسلم تسلیما کثیراً کثیراً۔ فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔

عن ابن عباس ان محمد رای ربہ فی لیلۃ المعراج

و عن کعب ابن مالک ان اللہ قسم رؤیتہ و کلامہ بین محمد و موسی

وعن عائشۃ الصدیقۃ قالت نور انّٰی رای۔ و فی روایۃ نورانی رای

و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ اوتیت لیلۃ المعراج ثلثۃ اشیاء اوتیت خواتیم سورۃ البقرہ والصلوات الخمس' والشفاعۃ لامتی وھی نائلۃ انشاء اللہ فی یوم القیامۃ لمن لا یشرک باللہ

وقال النبی ﷺ و وصلت الی المقام الذی کنت اسمع طریف الاقلام

و قال ابراہیم فی زمرۃ الانبیاء و المرسلین یا معشر الانبیاء بھذا فضل علیکم محمدا وقال ابو البشر آدم مرحبا بابن الصالح مرحبا بالولد الصالح' مرحبا بالنبی الصالح

وقال النبی ﷺ لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسیٰ فتضلوا' انا عبدہ و رسولہ ولکن قولوا انا عبد اللہ و رسولہ

وقال النبی ﷺ احب اللہ فی الارض المساجد احب البلاد الی اللہ المساجد' وابغض البلاد الی اللہ الا سواق۔ المومن فی المسجد کسمک فی الماء والمنافق فی المسجد کطیر فی القفس

وقال النبی ﷺ من بنا للہ مسجدا بنا اللہ لہ بیتا فی الجنۃ مثلہ

وقال النبی ﷺ اربع من سعادۃ المرء ان یکون زوجتہ صالحۃ و ان یکون اولادہ بارا وان یکون خلطائہ صالحین، و ان یکون رزقہ فی بلدہ

وقال ابو بکر ن الصدیق من دخل القبر بلا زاد فکانما رکب البحر بلا سفینۃ

وقال امیر المؤمنین عمر ابن الخطابؓ عزالدنیا بالمال وعز الاخرۃ بصالح الاعمال

وقال عثمانؓ ھم الدنیا ظلمۃ فی القبر و ھم الآخرۃ ضیاء فی الآخرۃ

وقال علی المرتضیٰؓ من کان فی طلب العلم کانت الجنۃ فی طلبہ و من کان فی طلب الدنیا کانت النار فی طلبہ صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم

آقا تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
اور میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیٰ سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

طلع المعارج بالولاء بلغ العلی بکمالہ
لمعت مصابیح الضیاء، کشف الدجی بجمالہ
خیرلہ کل الشیم ،حسنت جمیع خصالہ
لّی علیہ الٰھنا، صلوا علیہ وآلہٖ

حضرت چلے معراج پر، بلغ العلیٰ بکمالہ
اندھیرا تھا اجالا ہوا، کشف الدجیٰ بجمالہ
ان کے خصائل نیک تھے، حسنت جمیع

مالک نے تحفہ یہ دیا، خالق نے تحفہ یہ دیا رازق نے تحفہ یہ دیا، صلوا علیہ وآلہ

سریت من حرم الی حرم کما سرا البدر فی ناج من الظلم

فاق النبیین فی خلق و فی خلق فلم یدانوہ فی علم ولا کرم

و کلھم من رسول اللہ ملتمس غرفا من البحر او رشفا من الدیم

یا رب صل وسلم دائماً ابدا

علی نبیک علی رسولک علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضور ﷺ کے در پر سب آتے ہیں

علماء کرام، محترم صلحاء عظام، برادران اسلام، خیر الانام کے غلام، مسلسل پروگرام ہوتے ہیں۔ لیکن ان دنوں دیار حبیب میں حاضری دینے کے بعد آیا ہوں۔ وہاں حاضری دیکر آ رہا ہوں جہاں ستر ہزار فرشتے روزانہ حاضر ہوتے ہیں۔ جہاں جبرئیل اکثر حاضر ہوتا تھا۔ جہاں حبشہ سے حضرت بلال آئے، روم سے صہیب آئے، فارس سے سلمان آئے، یمن سے ابو ہریرہ آئے، دوس سے عمر بن طفیل آیا، جہاں مکہ سے 113 آئے، بیت المقدس جس کے سامنے آیا، جہاں نجاشی کا جنازہ سامنے آیا، سارے انبیاء بھی ان کے لئے بیت المقدس آئے۔

اسریٰ اور معراج

معراج اللہ کی قدرت کا شاہکار ہے، معراج معجزہ آقائے نامدار ہے، علمی تقریر کر سکتا ہوں، مگر وقت تھوڑا ہے، ایک لفظ اسریٰ ہے ایک معراج ہے۔

مکہ سے لے کر بیت المقدس تک کو، قرآن کی اصطلاح میں، اسلام کی اصطلاح میں، اسریٰ، کہتے ہیں۔

بیت المقدس سے وراء الوریٰ، سدرۃ المنتھیٰ، ثم دنا فتدلٰی، فکان قاب قوسین او ادنٰی۔ الی رب العلٰی۔ اسکو معراج کہتے ہیں۔

اسریٰ کا منکر کافر ہے' معراج کا منکر' مبتدع' گمراہ ہے' معراج بھی برحق ہے اسریٰ بھی برحق ہے(سبحان اللہ)

معراج کیوں ہوا: صرف خلاصہ پیش کرتا ہے' اللہ کا منشا یہ تھا کہ دنیا کو پتہ چل جائے کہ جتنا اس زمین اور دھرتی سے عرش کرسی اور آسمان اونچا ہے' اتنا زمین والوں سے میرے محبوب کا شان اونچا ہے۔

معراج کیوں ہوا: مقصد یہ تھا کہ جو چیز جس کے لیے بنائی گئی ہے وہ اس کو ایک رات میں دکھادی جائے۔

معراج کیوں ہوا: بتایا گیا ہے کہ جہاں تک میری ربوبیت ہے۔ کملی والے وہاں تک تیری نبوت ہے۔

معراج کیوں ہوا: زلیخا نے عورتوں کو جمع کیا کہ میرا یوسف دیکھو یہ ہے۔ اللہ نے پوری کائنات کے انبیاء اور فرشتوں کو جمع کیا کہ میرا محمدؐ دیکھو یہ ہے۔

معراج کیوں ہوا: معراج اس لیے ہوا کہ عرش کرسی لوح و قلم تمام آسمان سب مخلوق ہیں' جو سب سے اونچا جا رہا ہے۔ وہ اشرف المخلوقات ہے۔

معراج کیسے ہوا

معراج یوں ہوا کہ سب کو جبرئیل کے واسطے سے عطیات ملے' آج جبرئیل کو بھی کھڑا رہنے دیا' واسطہ کو ختم کر دیا۔ فرمایا جو کچھ نبوت کے لائق تھا' بلا واسطہ آج اپنے محبوب کو دے دیا۔

معراج کیوں ہوا

فرمایا مجھے کوئی بھی نہ دیکھ سکا۔ نہ دکھائے تو کوئی نبی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ میرے انوار کو دیکھ سکتا ہے تو آمنہ کا لال دیکھ سکتا ہے۔

معراج کیوں ہوا

کچھ لوگ تو آج کہتے ہیں' کہ حضور یہاں آگئے ہیں۔ لڈو کھاؤ۔ جلسہ ختم ہوا کھڑے ہو جاؤ اللہ نے فرمایا نہیں نہیں یہ عقیدہ نہ رکھو۔ میں نہ بلاؤں تو ترپن سال محبوب کو مکہ میں رکھوں' ترپن سال مکہ سے مدینے تک نہ جانے دوں' میرا ارادہ اور منشا ہو جائے' تو کنڈی بل رہی ہے پانی چل رہا ہے ابھی رات پوری نہیں ہوئی کہ محمد سات طبق کی سیر کر کے واپس بھی پہنچ جائیں۔ جو کہتے ہیں کہ نبی ہمارے بلاوے پر آتے ہیں وہ گستاخ ہیں۔

معراج پر بلانے کا انداز

اللہ کے بلانے کا کیسا انداز ہے۔ پہلے خدا نے سواری کا انتظام کیا' ستر ہزار فرشتوں کو بھیجا' جبرئیل کو آپ کے قدموں میں بھیجا۔ جنت سنواری گئی۔ جہنم کے دروازے بند ہوئے۔ قبر کا عذاب اٹھا دیا گیا' حوروں کو تعینات کیا گیا' ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو استقبال کے لیے بلایا گیا۔ پوری امت کے اعمال سامنے رکھے گئے جنت و جہنم کے مناظر دکھانے کا بندوبست کیا گیا۔ یہ سارے کام رات کے مختصر وقت میں کئے گئے' پھر رات کو محمدؐ کے انوارات کی تجلی ہونے لگی۔ نبی کو انسان نہیں بلا سکتا ہے۔ صرف رحمٰن بلا سکتا ہے۔

معراج کیوں ہوا

کچھ لوگ تو نور و بشر کے چکر میں ہیں۔ ہندوستان سے یہ وبا پھیلی (بریلی سے) کہ نبی یہاں انسان ہے آگے ملک ہے۔ فرمایا نہیں نہیں سنو! سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ میں نے بیت اللہ کا غلاف پکڑ کر۔ اصحاب صفہ کے جوتوں والی جگہ پر بیٹھ کر یہی دعا مانگی تھی کہ یا اللہ مجھے ابو ہریرہ والا حافظہ عطا فرما۔ الحمد للہ دعا قبول ہوئی۔

مولانا انور شاہ کشمیریؒ فرماتے کہ میں نے بیت اللہ کا غلاف پکڑا اور کہا کہ اے

عرش عظیم کے مالک، میرے مصطفےٰ کے خدا مجھے علامہ ابن حجر عسقلانیؒ ابن تیمیہؒ ابن قیمؒ علامہ جوزیؒ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ والا حافظہ عطا کر، فرماتے ہیں کہ میں نے ابھی غلاف کعبہ کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا کہ خدا نے مجھے وہ حافظہ دے دیا۔ (سبحان اللہ)

نوٹ مزید تفصیل: اکابر علماء دیو بند کے تذکرہ میں دیکھیں جلد اول۔ آخری تقریر)

معراج کیوں ہوا

اللہ فرماتے ہیں معراج اس لئے کروا رہا ہوں، کہ کوئی کسی بستی اور شہر کا امام ہے۔ میرا محمدؐ اماموں کا بھی امام ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ آخر میں نہ آئیں اگر آخر میں آئیں گے، تو حضرت علیؓ کا شان کم ہو جائے گا۔ فرمایا حق سے آنکھیں بند کرنے والو! دیکھو، میرا نبی آیا سب کے بعد ہے کھڑا سب سے آگے ہے۔ محمد خاتم الانبیاء ہیں حضرت علی خاتم الخلفاء ہیں۔ معراج کی رات آقا نے امامت کرا کر بتایا۔ جبرئیل نے کہا۔ تقدم یا محمد تشریف لائیے، قدم بڑھائیے، آگے آئیے، قرآن سنائیے، نماز پڑھائیے، معلوم ہوا جس کو جبرئیل کھڑا کرے اسے کوئی نبی نہیں ہٹا سکتا۔ جسکو محمدؐ کھڑا کرے علیؓ بھی اسے نہیں ہٹا سکتا۔

میں نے مسئلہ بتانا تھا کہ یہ نفلی نماز ہے، وہ فرض نماز ہے یہ وقتی نماز ہے وہ ہمیشہ نماز ہے، یہ ایک نماز تھی۔ ابو بکر نے سترہ نمازیں حضور ﷺ کے ہوتے ہوئے پڑھائیں اور تقریباً دو سال چار مہینے محمد ﷺ کے بعد بھی نماز پڑھاتے رہے ہیں۔

کوئی کہتا ہے امام حسینؓ، کوئی کہتا ہے امام حسنؓ یہ کربلا اور وہاں کے علاقہ کے امام تھے یہ سب برحق مگر ابو بکر امام الصحابہ امام اہل بیت امام عرب، امام مدینہ، امام مصلیٰ رسول ہے۔

معراج کیوں ہوا

بس یہی معراج کی لیست' حقیقت' وجہ' باعث' سبب یہی دین کی کچھ باتیں مجھ سے لے لو۔

معراج کیوں ہوئی

یہاں نور بشر کا جھگڑا ہے' کچھ لوگ حضورؐ کو بشریت سے نکال رہے ہیں' یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ نبی کا ابا عبد اللہ ہے لماں آمنہ ہے' دادا عبد المطلب ہے' دس چچے ہیں' چھ پھو پھیاں ہیں' چار بیٹیاں ہیں' چار فرزند ہیں' قریشی بنو ہاشم سے ہیں۔ بائیس پشتوں میں نوح کی اولاد ہیں۔ آدم کے فرزند ارجمند ہیں' میرے محمدؐ انبیاء کی فہرست میں ہیں۔ تریسٹھ سال عمر ہے محمدؐ انسان ہیں۔

آسمانوں پر جانا حضور ﷺ کا کمال

جبرئیل تو کئی دفعہ آتا ہے۔ سبحن اس کے لئے ہے جس کو آج بلایا گیا ہے۔ جبرئیل تو روزانہ وحی لے کر آتا تھا۔ کمال تو اس میں ہے کہ نہ جانے والا جائے۔ (سبحان اللہ)

حضور کریم ﷺ سے اللہ نے معراج کی رات پوچھا کہ محبوب تجھے کیا پسند ہے وہ آپ کو تحفہ دوں' فرمایا مجھے "عبد" ہی رہنے دے مجھے تیری عبادت اور عبدیت میں مزا آرہا ہے۔

میں عبد رہ جاؤں' تو معبود رہ جائے' میں عابد بن جاؤں تو معبود بن جائے۔ یا اللہ میں تیرا شکر گزار بندہ ہو جاؤں' تو میرا رب غفار ہو جائے۔ یہ حدیث پڑھ رہا ہوں۔ میری تقریر حدیث سے باہر نہیں ہوگی۔ الحمدللہ ہمیں کتاب و سنت کا ذوق ہے۔

معراج کیوں ہوا

لوگ کہتے ہیں کہ یہاں حضور آدم کے فرزند تھے۔ آگے گئے تو فرشتے تھے۔

اوپر گئے تو کچھ اور تھے۔ دلائل میں نہ قرآن نہ حدیث یہ سب غلط واہیات خیالات ہیں۔

حضور ﷺ روانہ ہوئے تو سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ وہاں پہنچے تو فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ واپس آئے تو قیامت تک اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یہ اللہ کے بندے ہیں۔

لفظ سبحان

اللہ نے ابتدا کی سبحن سے۔ یہ کہو گے کہ رات ہی رات میں گئے واپس بھی آگئے کہدو۔ سبحن مشکل ہوگئی آسان۔ سبحان خدا کی صفت ہے۔ سبحان سے آغاز کیا تاکہ لوگ خدا رسول کو ایک ہی نہ بنا دیں۔ وہ پاک ہے۔ شریکوں سے پاک' پینے سے پاک' کھانے سے پاک' دودھ پینے سے پاک' وضو کرنے سے پاک' براق پر سوار ہونے سے پاک' رکوع اور سجدے جیسی عبادت سے پاک ہے' وہ در در پہ جانے سے اور مانگنے سے پاک ہے۔

فرمایا لے جانے والا سبحان ہے۔ جانے والا نبی آخر الزمان ہے۔ گواہی دینے والا قرآن ہے' اسی میں محمدؐ کی شان ہے۔ نبی عیب اور گناہوں سے پاک ہے جبرئیل غلطی اور بھولنے سے پاک ہے قیامت تک قرآن تحریف و تبدیلی سے پاک ہے۔ (سبحان اللہ)

سبحان! مجھے اس کی تشریح کے لیے بہت وقت چاہیے۔ خدا کی ذات نظر آنے سے پاک ہے۔ کفن پہننے سے پاک ہے۔ قبر میں جانے سے پاک ہے۔ بیوی سے' شادی سے' ماں باپ سے' اولاد سے پاک ہے۔

ابتداء کر دی کہ لے جانے والا سبحان ہے جانے والا نبی آخر الزمان ہے۔

بلانے والا رب الافلاک ہے' جانے والا شہہ لولاک ہے۔

یہ بات عجیب ہے' بلانے والا رب حسیب و رقیب ہے جانے والا اللہ کا حبیب

ہے۔ ذرا دیکھو تو سہی خدا کے بالکل قریب ہے' کتنا خوش نصیب ہے۔ (سبحان اللہ)

عربی اصطلاح میں' اسلامی اصطلاح میں سبحان اللہ وہاں کہا جاتا ہے۔ جہاں اچھی آواز ہو' اچھی صورت ہو' اچھی رنگت' اچھا لہجہ' اچھا طریقہ دیکھے تو انسان بے اختیار کہتا ہے۔ (سبحان اللہ)

اللہ فرماتے ہیں کہ وہ کتنا حسین ہوگا کہ جس کو دیکھ کر قدرت بھی کہے سبحان اللہ حضور نے سکھلایا کہ جب تم کفر سے ٹکراؤ یا کسی چیز پر شکر کرو تو کہو۔ الحمد للہ۔ یہ نعرہ نہیں کہ نعرہ حیدری' نعرہ رسالت' نعرہ غوثیہ' یہ نعرے سمندر کے اس پار ہیں یہ نعرے پاکستانی ہیں۔ جو قرآنی نبوی نعرہ ہے وہ یہ ہے۔ تعجب میں کہو! سبحان اللہ' شکر ادا کرو' الحمدللہ دعا کرو جزاک اللہ' بارک اللہ کلمہ پڑھو لا الہ الا اللہ' آغاز کرو تو بسم اللہ قرآن شروع کرو تو اعوذباللہ موت کی خبر سنو تو انا للہ' گندی خبر سنو' تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ' جب کام کا ارادہ کرو تو ماشاء اللہ جب اگلے کام کا ارادہ ہو تو انشاء اللہ کہا کرو۔ (سبحان اللہ)

لوگو اللہ تعالیٰ تمہیں سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

اب تو لوگ عجیب عجیب بیانات دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اسلام میں پردہ نہیں میں نے کہا کہ تمہارے پاس اسلام ہی کب ہے؟

اسلام میں ہی تو پردہ ہے۔

بات تو بی بی بتولؓ کی کرتے ہو جس کا جنازہ بھی رات کو اٹھا' بات تو بی بی عائشہؓ کی کریں جس کی کبھی حجرے سے بھی آواز باہر نہیں گئی' بات تو اس نبی کی کرو جس نبیؐ نے اندھے سے پردہ کروایا۔ میں تو ان لوگوں کی غیرت پر حیران ہوں جو ایسے بیانات دیتے ہیں۔

ایسا حکمران نہیں رہے گا جس سے غلط عقائد' غلط نظریات ظاہر ہوں وہ حکمران جو گالیاں اور تبرا کرے گا انشاء اللہ وہ حکمران بھی تبدیل ہوگا۔ حکمران وہی رہے گا جس سے قرآن صحابہ اور محمدؐ کی شان کی آواز نکلے۔ (بے شک) دعا کرو اللہ سمجھ عطا

فرمائے۔ (آمین)

معراج کیا ہے

سنئے اب میں پھر آپ کو معراج بتاؤں۔ معراج عروج سے ہے۔ جس طرح تم لفٹ کا بٹن دباتے ہو، اوپر چلی جاتی ہے۔ اس طرح خدا نے رحمت کا ہاتھ رکھا محمدؐ اوپر چلے گئے۔

معراج کیوں ہوئی، میں یہی آپ کو سنا دوں، سمجھا دوں، جگا دوں، بتا دوں، پہنچا دوں۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی، ترجمہ بعد میں کریں گے۔ پہلے توحید بیان کی۔ فرمایا میرا نبی وضو کر رہا ہے۔ حضور جانے لگے تو پہلے نفل پڑھے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ حضور ﷺ نے مکہ میں نفل پڑھے مدینہ اترے تو نفل پڑھے۔ بیت اللحم میں نفل پڑھے۔ کوہ طور پر نفل پڑھے۔

انبیاء نے جمع ہو کر اللہ کی عبادت کی

آج ہم جمع ہوتے ہیں تو کہتے ہیں آؤ تاش کھیلیں، جوا کھیلیں چائے پئیں، ریڈیو سنیں، ٹی وی دیکھیں، وی سی آر دیکھیں، بٹیرے لڑائیں۔ مرغ لڑائیں، سگریٹ پئیں۔ جب ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر جمع ہوئے کہنے لگے آؤ مل کر خدا کی عبادت کریں۔ (سبحان اللہ)

انبیاء کو تعارف کروایا گیا

معراج کی رات جب حضور ﷺ آئے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء حضور کا استقبال کر رہے تھے۔ فرمایا میں نے جس سے عالم ارواح میں وعدہ لیا۔ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وہ محمد یہ ہیں۔ جن کے لیے میں نے وعدہ لیا تھا وہ یہ ہیں۔

سفر یا وضو کرو

سارے انبیاء باوضو تھے۔ حضور بھی باوضو تھے۔ معلوم ہوا کہ اچھے سفر پر جاؤ تو محمد کریم کی غلامی میں وضو کر کے جاؤ۔

نوری حضور ﷺ کے غلام ہیں

جب سدرہ کے اوپر جبرئیل کی پرواز ختم ہوئی۔ جہاں نور و بشر کا مسئلہ حل ہوا کہ جہاں سید الملائکہ جبرئیل کی پرواز کی انتہا ہے۔ نوریوں کے سردار کی انتہا ہے' وہاں محمد کی نبوت کے درجے کی ابتداء ہے۔ وہاں سید البشر کی ابتداء ہے۔ جس کو نور کہتے ہو وہ اپنے پر مل رہا ہے۔ ستر نوری نبی کریم ﷺ کے قدموں میں کھڑے ہیں۔ براق نوری۔ زین نوری۔ نور تو محمد کی غلامی میں ہے' محمد اس پر سوار ہے۔

نوری کی انتہاء بشر کی ابتداء

جس کو چاند کہتے ہو وہ ٹکڑے ہو چکا ہے۔ جس کو سورج کہتے ہو چوتھے آسمان پر کھڑا ہے۔ جس کو جبرئیل کہتے ہیں۔ اس کی پرواز کی انتہا ہے۔ جہاں نوری کی انتہا ہے وہاں سید البشر کی ابتداء ہے۔ شان انسان کی زیادہ ہے۔

ہمارا نبی انسان ہے

آج میں کھل کر کہتا ہوں کہ نبی انسان ہے۔ آمنہ کا فرزند ہے۔ عبد اللہ کا دلبر ہے۔ خدا کی قسم سعادت مند' قدر بلند۔ دل پسند۔ ارجمند' دانشمند ہے۔ میرا نبی آمنہ کا لال ہے۔ عبد اللہ کا بال ہے۔ عبد المطلب کا پوتا ہے۔ میرا نبی قریشی ہے تم اپنا نبی نوریوں میں تلاش کرو۔ میرا نبی قریشی بنو ہاشم ہے۔ انبیاء کا سردار ہے۔ محبوب رب غفار ہے۔ مجھے محمد سے پیار ہے۔

مخلوق کی قسمیں

مخلوق کی چار قسمیں ہیں ویسے اٹھارہ ہزار قسمیں ہیں مگر مخلوق کی چار قسمیں

مشہور ہیں۔ نوری ناری، خاکی، آبی۔ ناری کو نبوت نہیں ملی تو جہ کرو، دکاندارو ایمان دارو ناری جنات، جنوں کو نبوت نہیں ملی۔ دوسری نوری مخلوق ہے، جبرئیل، میکائیل، ہیائیل، حورائل، اسرافیل، دردائیل یہ تمام فرشتے ہیں ان نوریوں کو بھی نبوت نہیں ملی۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب بارش نازل ہوتی ہے تو ہر قطرے کے ساتھ چھ نوری نازل ہوتے ہیں۔ جب میرا امتی پیدا ہوتا ہے تو دو نوری خادم ہوتے ہیں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں جب میں آسمان پر گیا۔ ما رایت فیھا موضع اصبع الا وملک واضع جبھتہ یقولون سبوح قدوس ربنا رب الملائکہ ایک انگشت برابر جگہ خالی نہیں تھی کہ جہاں نوری خدا کی تسبیح نہ پڑھ رہے ہوں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ستر ہزار فرشتے نوری روزانہ میرے روضے پر درود پڑھیں گے۔ قیامت تک پہلے ٹولے کی باری نہیں آئے گی۔ ستر ہزار نوری روزانہ اتر کر محمد ﷺ کے روضے پر درود پڑھتے ہیں۔ نوری کو بھی نبوت نہیں ملی۔ ناری کو بھی نبوت نہیں ملی۔ آبی کو بھی نبوت نہیں ملی، یہ مچھلیاں، یہ مینڈک، یہ سانپ، یہ جتنی چیزیں سمندر میں ہیں ان کو بھی نبوت نہیں ملی۔

جبرئیل نور ہیں ان کی اولاد ہے؟ (نہیں) بیوی ہے؟ بیٹے ہیں۔ جبرئیل کی عمر کتنی ہے؟ جبرئیل اللہ کے حکم سے ایسے ہی پیدا ہوا۔ جرائیل اب تک ہے۔

جب حضور ﷺ دنیا سے رخصت ہو رہے تھے

صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے مسجد نبوی کے کونے سے رونے کی آواز سنی اور کہہ رہا تھا یا اصحاب محمد ھذا اخر نزولی الی الارض مدینے والو! میں جا رہا ہوں، یہ آخری مرتبہ میرا آنا تھا جب میرا محبوب جا رہا ہے تو میں جبرئیل بھی رو رو کر محمد کی جدائی میں جا رہا ہوں۔ صحابہ نے یہ آواز سنی (سبحان اللہ)

میں آپ کا بھائی ہوں سمجھانے آیا ہوں مدینہ میں بھی اسی عقیدہ کے علماء ملتے ہیں۔ کہیں مولانا حسین احمد مدنیؒ کی جگہ نظر آتی ہے۔ جہاں اس نے سترہ سال بیٹھ کر درس حدیث دیا۔ کہیں وہ جگہ نظر آئی جہاں مولانا زکریاؒ باب الصدیق سے آتے تھے۔ کہیں قاری فتح محمد پانی پتی نظر آئے جو عصر کے وضو سے عشاء کی نماز پڑھتے تھے اور روزانہ چار سپارے محمد کے روضے کے سامنے بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کرتے تھے (سبحان اللہ)۔

نوٹ۔قاری فتح محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی فوت ہو چکے ہیں مزار جنت البقیع میں ہے'(مرتب)

دوسروں کو دیکھا کہ چھپتے پھرتے تھے۔ خدا کی قسم وہاں اس کو مقام ملتا ہے جو محمد کا مقام پہچانتا ہے۔ (سبحان اللہ) دعا کرو اللہ ہمیں تعصب سے بچائے۔(آمین)

معراج کی رات انبیاء حضور ﷺ کے منتظر تھے

وہاں مدینہ میں آج بھی وہی بلال والی اذان گونج رہی ہے۔ میں آپ کو بتا دوں' جگاؤں۔ جب معراج کی رات تمام انبیاء انتظار میں تھے۔ انبیاء منتظر تھے۔ ایک وقت تھا کہ جب حضور ﷺ عمر کا انتظار کر رہے تھے آج انبیاء مدنی کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضور آئے تو انبیاء نے خوشی منائی عمر آئے تو مدنی نے خوشی منائی۔ (سبحان اللہ)

مدینے میں نہ کالے جھنڈے ہیں نہ اس قسم کے نعرے ہیں نہ اس قسم کی انگوٹھیاں ہیں۔ خدا کی قسم نہ وہاں بھنگ ہے' نہ کوئی ملنگ ہے' وہاں نظر آتے ہیں' تو مسلمان نظر آتے ہیں۔ وہاں نظر آتے ہیں' تو اہل اسلام نظر آتے ہیں۔ محمد کے غلام نظر آتے ہیں۔ (سبحان اللہ)

جس کو دیکھو پاس ہے' نقشہ خاص ہے' عربی لباس ہے۔
چولال ہے' اوپر شاندار رومال ہے' اوپر عقال ہے۔ سامنے روضے میں آمنہ

کالال ہے۔ (سبحان اللہ)

ادھر طواف ہوتا ہے۔ ادھر گناہ معاف ہوتا ہے۔ پاؤں ہے طواف ہے۔ ہاتھ ہے غلاف ہے۔ گناہ ہے معاف ہے۔ نہ جھگڑا ہے نہ اختلاف ہے۔ دل ہے صاف ہے ادھر رحمت کا فوارہ ہے' شاندار نظارہ ہے' نقشہ بڑا پیارا ہے' اللہ کی قسم ہماری آنکھیں ہیں' محمد کی رحمت کا فوارہ ہے' اللہ ہم سب کو وہاں لے جائے۔ (آمین)

وقت تھوڑا ہے۔ چار موتی مجھ سے لے لو۔

حضور کی پہلی پرواز بیت المقدس تھی۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے استقبال کیا۔ ایسا استقبال نہیں جو ہمارے معاشرے میں کیا جاتا ہے۔ ریڑیاں' گدھے' سائیکل' گھوڑے' کوئی سگریٹ پی رہا ہے۔ کوئی ناچ رہا ہے۔ وہاں یہ تماشا نہیں تھا۔ ہر نبی کھڑا رہا اور کہا مرحبا بالاخ الصالح ہمارا بھائی محمد آگیا ہے۔

حضرت آدمؑ نے استقبال کیا

آدمؑ جن کا ساٹھ ہاتھ قد تھا' آگے بڑھ کر کہنے لگے مرحبا بابن الصالح' آج والد بھی بیٹے کا استقبال کر رہا ہے۔ مجھے ناز ہے کہ اللہ نے میری اولاد میں ایسا محمد پیدا کیا۔ (سبحان اللہ) جبرئیل نے میرے نبی سے کہا' ھذا ابوک آدمؑ مشکوۃ سنا رہا ہوں۔ یہ تیرا ابا آدم ہے۔ حضورؐ ادب سے آگے بڑھے۔ آدم آکر نبی کریم ﷺ کو گلے ملے اور رو کر کہنے لگے۔ آج کتنا خوش نصیب ہوں' کہ جس کا تذکرہ میں نے عرش پر پڑھا تھا' آج وہی محمد مجھ سے ملاقات کر رہا ہے۔ (سبحان اللہ)

وہاں اذان دی گئی۔ وہاں اذان جھنگ والی نہیں تھی۔ شاہ جیونہ والی نہیں تھی۔ لکھنؤ والی نہیں تھی۔ ایران والی نہیں تھی۔ وہاں اذان تھی کالے بلال والی۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ کو امام الانبیاء بنایا گیا

اذان دلوانے کا مقصد یہ تھا کہ آج میرا محمد ﷺ امام الانبیاء بنے گا۔ امام

المرسلین بنے گا مصلیٰ بچھایا گیا' جبرئیل نے اذان دی۔ جبرئیل بھی حضرت بلال کا مقلد ہے' فرمایا جبرئیل وہی اذان دے جو میرا بلال دیتا ہے۔

حضرت بلالؓ کا مقام

مجھے معراج سے یہ موتی ملا' محبوب فرماتے ہیں کہ جنت کا منظر مجھے دکھایا گیا وہاں جوتی سمیت مجھے بلال ملایا گیا۔ (سبحان اللہ) میں نے پوچھا یہ کون پھر رہا ہے' فرمایا دنیا اس کو کہتی ہے کہ کالا ہے۔ یہ فضل حق تعالیٰ ہے یہ تیرا متوالا ہے۔ دیکھو اس کا شان بالا ہے۔ یہ بلال ہے یہ بھی محمدؐ دے نال ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں سرمہ لگائیں' شاندار قسم کا پوڈر لگائیں صبح صبح شیو بنائیں زلفوں کو سجائیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اوبھوریو ابو لہب بھورا فی النار ہے۔ بلال کالا ہے' بیڑا پار ہے۔ آج امریکہ کالوں سے نفرت کرتا ہے۔ کالوں کی ٹیکسیوں میں نہیں بیٹھتا۔ کالوں کو قتل کرواتا ہے۔ سیاہ فام' سوڈان' یوگنڈا' افریقہ والوں کا دشمن ہے انکو ہوٹل میں نہیں ٹھہرنے دیتا۔ میں نے مصطفیٰؐ کو دیکھا کہ جس صف میں خود کھڑے ہیں کالا بلال ساتھ کھڑا ہے۔ میں نے آقا کو دیکھا۔ معراج سننے والو۔ پہلے دودھ بلال نے پیا اس کا بچا ہوا آمنہ کے لال نے پیا۔ (سبحان اللہ) بلال تیری تکلیف برداشت نہیں ہوتی۔ میں جرات سے بات کر رہا ہوں۔ حضور سفر سے آ رہے ہیں بلال نے دیکھا تو دوڑ کر آئے۔ عرض کی محبوب میں آپ کے قدموں میں چلوں گا۔ آقا نے فرمایا بلال! گرمی کا وقت ہے' مدینہ دور ہے' آیئے میرے ساتھ سوار ہو جایئے' لرکب معی میری اونٹنی پر بیٹھ جاؤ۔ بلال نے کہا ادب ملحوظ ہے' عزت محفوظ ہے۔ آپ کی اونٹنی کی دھول میرے لئے نجات بن جائے گی۔ الفاظ سنو! ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔ اونٹنی بٹھا دی فرمایا بلال تیری تکلیف میں برداشت نہیں کرتا۔ تو سوار ہوگا تو میں بھی سوار ہو جاؤں گا' تو پیدل چلے گا تو محمدؐ بھی اپنے غلام کے ساتھ پیدل چلے گا۔ (سبحان اللہ)

فتح مکہ کے موقع پر اذان

میں نے دیکھا کہ جب مکہ فتح ہوا۔ حضور ﷺ نے فرمایا بلال! جی آمنہ کے لال۔ کرو خوشحال' سارے مکہ کو کرو مالا مال' آؤ فی الحال' اللہ کے گھر کی چھت پر کھڑے ہو جاؤ' جہاں' لات' منات' عزیٰ' ہبل' ود' سواع' یعوق' یغوث' نسر وغیرہ بتوں کے نعرے لگتے تھے' آج چھت پر کھڑے ہو کر کہو اللہ اکبر' اللہ اکبر' وہی اذان دو جو میں نے مدینے میں تمہیں سکھائی اور نعرہ بلند کرو۔ بتکدوں کو بتا دو کہ آج کے بعد بتوں کا نعرہ نہیں لگے گا' قیامت تک محمد کے خدا کا نعرہ لگے گا۔ اب اذان بدل کر تم مسلمان ہو؟ تم کون ہو اذان کو بدلنے والے۔ اذان میں الصلوٰۃ والسلام پڑھ کر خدا کو دوسرا نمبر دیتے ہو۔ اذان کی ابتداء سلام سے نہیں' اذان کی ابتداء اللہ اکبر سے ہے۔ نبوت کا دوسرا نمبر ہے خدا پہلا نمبر ہے۔ تم دوسرا نمبر دے کر خدا کی گستاخی کرتے ہو۔ اذان میں بھی پہلا نمبر اللہ کا ہے۔ تکبیر میں پہلا اللہ کا نمبر ہے۔ لا الہ الا اللہ کلمہ میں بھی پہلا نمبر ہے۔ بچہ پیدا ہو تو اللہ اکبر کہتے ہیں۔ اللہ کا پہلا نمبر۔ کان اللہ ولم یکن شیاء ، خدا تھا' جب کچھ نہیں تھا۔ (سبحان اللہ)

شیعہ سنی بھائی بھائی

کچھ لوگ نعرے لگا رہے تھے شیعہ سنی بھائی بھائی' مجھے سمجھ آج آئی۔ ایک اذان کے درمیان میں بڑھاتا ہے ایک شروع میں بڑھاتا ہے۔ ایک تعزیہ پرست ہے' ایک قبر پرست ہے' وہ صحابہ پر تبرا کرتے ہیں یہ علماء پر تبرا کرتے ہیں۔ وہ روضے کے دشمن ہیں' یہ مصطفیٰ رسول کے دشمن ہیں۔ شیعہ سنی بھائی بھائی سمجھ مجھے آج آئی۔ یہ واقعتاً بھائی بھائی ہیں وہ بھی عالم الغیب کہتے ہیں یہ بھی کہتے ہیں' وہ بھی علماء کے دشمن' یہ بھی دشمن ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا دونوں کو ہدایت دے۔ (آمین)

نبی نے فرمایا جس طرح سنار کی بھٹی میں صحیح سونا رہے گا کھوٹ جل جائے گا۔ مدینہ بھٹی ہے۔ مدینہ میں کھرا مومن رہ سکتا ہے' منافق کبھی چین سے نہیں رہ سکتا' اور

نہیں رہے گا۔ وہاں کھرا آدمی رہ سکتا ہے۔ وہاں حسین احمد گیا تو مدنی بن گیا امداد اللہ گیا تو مکی بن جاتا ہے مکی بھی ہم ہیں مدنی بھی ہم ہیں۔

میں لڑانے نہیں آیا' حکومت ناراض ہو جاتی ہے کہ آپ فرقہ واریت پھیلاتے ہیں۔ تفرقہ بازی وہی کر رہے ہیں جنہوں نے کلمہ بدلا اذان بدلی۔ درود بدلا' شکل بدلی' نسل بدلی' عقل بدلی' وہ بدل گئے ہیں' ہم نہیں بدلے۔ ہم نے چودہ سو سال سے آقا کی سنت کو زندہ رکھا ہے۔ ہم چودہ سو سال سے قرآن کو تیس پارے مانتے ہیں ہم وہی اذان دیتے ہیں جو محمد ﷺ کا بلال نبی کے سامنے دیتا تھا۔ ہم وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو علیؓ نے پڑھا جو بتولؓ نے پڑھا' حسنؓ نے پڑھا' حسینؓ نے پڑھا' جس کلمہ کو مصطفیٰ نے پہنچایا ہم نے وہی کلمہ سنایا۔ (سبحان اللہ) میں آپ کا خیر خواہ ہوں' خدا ہدایت بخشے۔ (آمین)

ہمارا مشن

ہم ہر حال میں حق کہتے ہیں' ہم بخاری کے مشن کو زندہ کریں گے' مفتی محمود کے نام کو روشن کریں گے' ہم نے اسمبلیوں میں حق کہا' اور کہتے رہیں گے' ہم نے وزارتوں کو ٹھوکریں ماری محمد ﷺ کی اطاعت کو نہیں چھوڑا ہماری یہ روایت ہے۔ اور نظام مصطفیٰ کے کھوکھلے نعرے لگانے والو! تم صرف نظام مصطفیٰ کی کاغذی کارروائی کر رہے ہو۔ ہم نے نو مہینے پورے سرحد میں نظام مصطفیٰ جاری کر کے دکھا دیا۔ مفتی محمودؒ کے دور میں سرحد سے شراب بند ہو گئی تھی۔ کالجوں' سکولوں میں قرآن کی تعلیم لازمی ہو گئی تھی' چکلے بند ہو گئے تھے۔ دفعہ 144 کا کہیں نام و نشان نہ تھا۔ ہر طرف امن ہی امن تھا۔

یہ کہتے ہیں (شیعہ) اسلام میں پردہ نہیں تمہارے پاس اسلام ہی کب ہے۔ جو قرآن کو بکری کے حوالہ کرے۔ کلمے کو تبدیل کر لے حدیث کا انکار کرے یاد رکھو پردہ کنجریوں میں نہیں ہے۔ فاطمہؓ کی بیٹیوں میں پردہ ہے۔ عائشہؓ کے ماننے والوں میں پردہ

ہے' محمد کے خاندان میں پردہ ہے

حضور ﷺ نے حکم دیا کہ اندھے سے پردہ کرو

میں اس نبی کا غلام ہوں جو دیکھتا ہے کہ عبد اللہ بن ام مکتوم نابینا آرہا ہے' بی بی حفصہ بی بی زینب حضور ﷺ کو ملنے کے لیے مسجد نبوی میں آئیں حضورؐ نے فرمایا احتجبا' احتجبا' حفصہ نے کہا انہ اعمی وہ تو نابینا ہے۔ لاٹھی کی کھٹ کھٹاہٹ سے آواز آ رہی ہے۔ حضور نے فرمایا ھو اعمی انتما لیس با عمیا وان وہ اندھا ہے تم تو اندھی نہیں ہو۔ محمد کی حرم پاک! اندھے سے بھی پردہ کرو۔ (سبحان اللہ)

فاطمہ کا مثالی پردہ

بی بی بتول نے حضرت علیؓ سے کہا میرا جنازہ رات کو اٹھانا۔ لائٹ ساتھ نہ ہو' میرے جنازے پر چھڑیاں ڈال کر چادر ڈالنا' فلاں گلی سے لے جانا' کسی غیر کو اطلاع نہ دینا کہیں غیر مرد بتول کے قد کو نہ دیکھ لے کہیں کوئی غیر مرد بتول کے کفن کے رنگ کو نہ دیکھ لے کہیں محمد ﷺ کی بیٹی کی عزت پر بے پردگی کا دھبہ نہ آجائے۔ ہم اسی بتول کے غلام ہیں۔ پردہ فرض ہے۔

حفاظت عزت و عصمت

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اتنی کچے گوشت کی حفاظت نہ کرو' کہ کتا آئے گا اٹھا لے جائے گا' اس سے زیادہ اپنی عزت کی حفاظت کرو۔ دعا کرو اللہ ہمیں شریعت کا غلام بنائے۔ (آمین)

جو باتیں بھی کرو پوچھتا کوئی نہیں' کوئی کہتا ہے کلمہ صحیح نہیں۔ کوئی حدیث کا انکار کرتا ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں صحیح اسلام کی غلامی عطا فرمائے۔ (آمین)

مخلوق کی چار قسمیں بیان کی تھیں' نوری' ناری' آبی' خاکی' ان چاروں میں سے اگر نبوت ملی ہے تو خاکی کو ملی ہے۔ تمام صحابہ کون ہیں؟ (خاکی) اہل بیت کون

ہیں؟(خاکی) خود مصطفےٰ کون ہے؟(خاکی) نوری' ناری' آبی کو تو نبوت ملی نہیں لہٰذا پھر نبی کون ہوتا ہے؟ عزیزو نبی انسان ہوتا ہے مگر صاحب شان ہوتا ہے۔

خصائل نبوت

نبی اشارہ کرے' تو چاند دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ نبی اشارہ کرے' بارش شروع ہو جاتی ہے۔ نبی اشارہ کرے تو جلیبیب چمکنے لگ جاتا ہے۔ نبی دعا کرے' تو عمر فاروقؓ کو اسلام مل جاتا ہے' پیغمبر سجدہ کرے تو امت بخشی جاتی ہے۔ نبی سیر کرے' تو معراج بن جاتی ہے۔ نبی گفتگو کرے' تو حدیث بن جاتی ہے۔ جو نبی کے نکاح میں آئے وہ مومنوں کی ماں بن جاتی ہے۔ نبی پیدا ہو تو مکہ مکرمہ بن جاتا ہے۔ نبی' ہجرت کرے تو مدینہ منورہ بن جاتا ہے' نبی کے جھنڈے کے نیچے آئے' تو غازی بن جاتا ہے۔ مسجد آئے' تو نمازی بن جاتا ہے۔ غلام قرآن پڑھے تو قاری بن جاتا ہے' میدان میں نکلے تو غازی بن جاتا ہے' کعبے کا طواف کرے تو حاجی بن جاتا ہے' کوئی کلمہ پڑھ کر محمد کا چہرہ دیکھے تو قیامت تک محمد کا صحابی بن جاتا ہے۔(سبحان اللہ)

معراج سے سبق

واقعہ معراج سے یہ پتہ چلا کہ وہاں راکٹ' سیارے' جیٹ طیارے' سائنس کی دوربین تمہاری جتنی ریسرچ تحقیق' روس امریکہ کی تحقیق اور راکٹ وہاں نہیں پہنچے جہاں محمد کے کالے بلال کی جوتی پہنچی ہے۔

حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرمایا کرتے تھے کہ روس کو الٹا پڑھو تو سور بن جاتا ہے۔ امریکہ کا وزن نکالو تو جہنم کا ٹھیکہ۔ یہ ٹھیکے وار کہتے تھے کہ ان کا نبی کیسے گیا۔ تمہارے راکٹ جا سکتے ہیں۔ تمہارے پاس مشین کی طاقت ہے۔ محمد کے پاس رب العالمین کی طاقت ہے۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ آسمانوں پر گئے اور پل میں گئے' اور کیسے گئے کہ وہ بھان مشکل ہوگئی آسان۔

آقا نے بلال کو دیکھا۔ لوگو! دنیا دار بادشاہوں کی غلامی میں خدا کی قسم ذلت ہے' بے قراری اور بے عزتی ہے' محمد کی غلامی میں دو جہانوں کی عزت ہے۔

بلال نبوت کی نظر میں

ایک دفعہ میرے آقا نے حضرت بلال حبشیؓ کو دیکھ کر فرمایا سید الحبش بلال حبشے کی ساری قوم کا سردار میرا بلال ہے۔

بلال عمر کی نظر میں

حضرت عمر فاروقؓ کی عادت تھی کہ جب حضرت بلال عمرؓ کے دور میں آتے تو حضرت عمرؓ مسند چھوڑ دیتے با ادب کھڑے ہو جاتے' سامنے دو زانوں بیٹھ جاتے۔ فرماتے میری مسند پر بیٹھ جاؤ۔ بلال کانپ کر کہتے حضرت! آپ امیر المومنین جانشین رحمتہ العالمین' مراد پیغمبر' خسر پیغمبر' داماد حیدر ہو' اونچے شان والے ہو' عمر فاروقؓ فرماتے جن کو محمد منبر پر اونچا بٹھائے اس کو عمر کیسے نیچے بٹھائے۔

یہ جملہ کہتے جاؤ سیدنا واعتق سیدنا۔ میرا سردار آگیا۔ جس کو میرے سردار نے آزاد کیا' میں اس کو سردار کہتا ہوں۔ میرے محبوب نے اس کو پورے حبشے کا سردار کہہ دیا تھا۔ (سبحان اللہ)

جو بلال نے اذان دی وہی اصل اذان ہے۔ ڈیرہ اسماعیل والوں نے اچھا کیا جب شیعوں نے اذان دی۔ اشھدان امیر المومنین و امام المتقین علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلا فصل۔ ہمارے سنیوں نے بھی سپیکر لگا دیا۔ کہا اشھد ان امیر المومنین خال المسلمین فاتح قبرص و شام امیر المومنین معاویۃ ابن ابی سفیان پھر سارے کمشنر کے پاس بھاگے ہوئے گئے۔ کمشنر نے آکر کہا کہ یہ کیا ہے؟ ہمارے سنی بھائیوں نے کہا اگر یہ اذان نہیں تو وہ جو تم شیعہ دیتے ہو وہ کیا ہے۔ کمشنر نے کہا کہ یہ اذان بند کرو۔ ہمارے سنیوں نے کہا کہ یہ بھی بند کریں۔ اس نے کہا کہ نہ اذان یہ دیں نہ وہ دیں۔ اذان وہی دیں جو کلا بلال دیا

کرتا تھا۔ (سبحان اللہ)

تمام صحابہ سے ہمیں تعلق ہے

شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں میرا ابا حضرت حسنؓ کی اولاد ہے۔ اماں حضرت حسینؓ کی اولاد سے ہیں۔ حسنی بھی ہم ہیں' حسینی بھی ہیں' صدیقی بھی ہم ہیں' فاروقی بھی ہم ہیں' عثمانی بھی ہم ہیں' علوی بھی ہم ہیں حضرت علی بھی ہمارے ہیں علماء کیلئے بات کہہ رہا ہوں شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ صدیقی ہیں' مولانا اشرف علی تھانویؒ فاروقی ہیں علامہ شبیر احمدؒ عثمانی ہیں عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حسنی حسینی ہیں۔ حضرت علیؓ داڑھی کٹواتے تھے؟ (نہیں) مونچھیں بڑھاتے تھے؟(نہیں) نعرہ حیدری۔ یا علی مدد لگاتے تھے؟ (نہیں) ایمان بگاڑہ بناتے تھے؟ (نہیں) بزدلی دکھاتے تھے؟(نہیں) ہاتھ چھوڑ کر نماز ادا فرماتے تھے؟(نہیں) ہم حیدری ہیں۔ میں حضرت علیؓ کی مسجد دیکھ آیا' بی بی بتول کا مزار دیکھ آیا' بی بی عائشہ اور بتول کا گھر اکٹھے ہیں ادھر بتول کا گھر' ادھر زوجہ رسول کا گھر' ادھر مادر ہے۔ ادھر دختر ہے' درمیان میں کھڑکی ہے' عائشہ تحفے دیتی ہے فاطمہ تحفے لیتی ہے۔

قبریں بھی ساتھ ساتھ ہیں جہاں بی بی بتول سو رہی وہاں حسنؓ بھی سو رہے ہیں۔ امام جعفرؒ سو رہے ہیں۔ امام باقرؒ سو رہے ہیں۔ خدا کی قسم جہاں فاطمہ سو رہی ہے وہیں عائشہؓ سو رہی ہے۔ تم لڑ رہے ہو ان کی تو قبریں بھی ساتھ ساتھ ہیں۔ ان کے مکان بھی ساتھ ساتھ ہیں۔ جس صف میں ابو بکرؓ ہیں ساتھ علیؓ بھی ہیں۔ جس میں' میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ جس جھنڈے کے نیچے ابو بکرؓ کھڑے ہیں ساتھ حیدر کھڑے ہیں۔ مدینے میں مسجد ابو بکر بھی ہے مسجد علی بھی ہے۔ (سبحان اللہ) اب سنئے دین پوری سے کعبہ کی چھت پر بلال نے اذان دی۔ وہ اذان نہ بریلی والی تھی' نہ لکھنؤ والی تھی' نہ ایران والی تھی' وہی اذان تھی جو محمد کریم ﷺ کے منبر والی تھی۔

بلال والی اذان قیامت تک رہے گی

حضرت علیؓ بھی کھڑے ہیں دس ہزار قطار اندر قطار' تاجدار جانثار حضور ﷺ کے حب دار' نبی کے رضا کار خود آقائے نامدار' نبیوں کے سردار' با پیار' بلال شاباش' بلال کہتے اللہ اکبر اللہ اکبر۔ جو اذان بیت اللہ کی چھت سے چکی تھی وہی اذان قیامت تک ہمارے پاس رہے گی اذان نہیں بدلے گی جو کلمہ بدلے ان کی امت بھی بدل گئی۔ ان کا دین بھی بدلا گیا۔ کلمہ نہیں بدلا جائے گا لا تبدیل لکلمات اللہ' لا مبدل لکلماتہ اب بات کو سمیٹتا ہوں پھر کبھی اس موضوع پر مفصل بات کروں گا۔

تو حضرت جبرئیل نے اذان دی تکبیر کہی' سب با وضو تھے' سب نبی انتظار کرنے لگے کہ نماز کون پڑھائے گا' اللہ کے حکم سے سید الملا تکہ نے کہا تقدم یا محمد صل بالانبیاء' حضرت آپ آگے آئیں آپ امام الحرمین ہیں' امام القبلتین ہیں' آج آپ امام الانبیاء بننے والے ہیں۔

معراج کی رات آپ ﷺ کی امامت سے اشارہ

میں آپ کو ایک موتی دے دوں حضور کی اذان' پیغمبر کی اقامت حضور کا قرآن' نماز میں طریقہ محمد والا' اس میں اس طرف اشارہ تھا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی شریعت آج منسوخ ہے' قیامت تک شریعت محمد کی رہے گی۔ سبحان اللہ ایک نکتہ اور دیتا ہوں' جب ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء جمع تھے ان میں یہ قادیانی تھا؟ (نہیں) یہ کانا کہیں تھا؟ (نہیں) یہ اس فہرست میں تھا؟ (نہیں) جب قیامت کے دن ساری امت آدم سے عیسیٰ تک روتی ہوئی جائے گی یہ ان میں ہو گا؟ (نہیں) اگر قبر میں پوچھا جائے کہ من نبیک؟ کوئی کہے کہ میرا نبی غلام احمد قادیانی ہے۔ "کانا" تو نجات ہو جائے گی؟ (نہیں)

نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ

ایک اور نکتہ دیتا ہوں۔ جب حضور ﷺ نے مصلے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی تو آقا نے فاتحہ پڑھی سارے انبیاء کو فاتحہ آتی تھی؟ (نہیں) وہ قرآن پڑھے

ہوئے تھے؟؟(نہیں) سارے چپ کر کے کھڑے رہے' حضورؐ پڑھتے رہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پچھلے سورۃ فاتحہ چپ کر کے سنتے رہیں پڑھیں نہ اگر انبیاء کی نماز بغیر فاتحہ کے ہو جاتی ہے تو حنفیوں کی نماز بھی ہو جاتی ہے۔ (سبحان اللہ)

معراج کی رات انبیاء میں حضور ﷺ کا تعارف

حضور ﷺ نے نماز پڑھائی تمام انبیاء بیٹھ گئے۔ آدمؑ نے تعارف کروایا' نوحؑ نے تعارف کروایا' ابراہیم نے تعارف کروایا آخر میں میرا محبوب اٹھا انا خاتم النبیین بیدی لواء الحمد' وانا شفیع المذنبین انا رحمۃ للعالمین و امتی آخر الامم' وولی حوض کوثر' میری امت سید الامم' میں سید الرسل' مجھے حوض کوثر ملا حضرت ابراہیمؑ اٹھے۔ اٹھ کر حضورؐ کا ہاتھ پکڑا اور کہا یا معشر الانبیاء لهذا فضل محمدا نبیوں کی جماعت جو شان مصطفےٰ کی ہے کسی کی نہیں۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ تمام رسولوں سے افضل محمدؐ کی ذات ہے۔ (سبحان اللہ)

سدرہ پہ جبرئیل نے کہا معراج کی تصدیق صدیق کرے گا

حضور فرماتے ہیں کہ جب میں سدرہ سے اوپر گیا علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں اور علامہ غزالی نے اور تمام مفسرین' تمام محققین نے لکھا ہے کہ پیغمبرؐ نے جبرئیل کو جاتے جاتے فرمایا کہ تیری پرواز بھی ختم ہو گئی' تیری بھی انتہاء ہو گئی۔ میں تو آگے جا رہا ہوں۔ جبرئیل تو مجھے رات کو لیکر آیا ہے۔ بتاؤ جبرئیل' ابو جہل' ابو لہب' عتبہ' عیبہ' شیبہ' ابن دغنہ' عتبہ ابن معیط' نذر بن حارث وغیرہ سارے مخالف ہیں' میرا کون اقرار کرے گا۔ رب ذوالجلال کی قسم جبرئیل نے آقا کا دامن پکڑ کر کہا۔ ان قومک یکذبک ابو بکر یصدقک وھو صدیق کملی والے آپ نہ گھبرائیں جب سارا مکہ تکذیب کرے گا تیرا دیوانہ ابو بکرؓ تصدیق کرے گا۔

معراج جسمانی تھی

وقت نہیں ورنہ میں آپ کو بتاؤں کہ معراج جسمانی ہوا۔ لوگو مجھے بتاؤ معراج

کی رات حضور نے دودھ پیا۔ دودھ روح پیتی ہے یا جسم؟ (جسم) حضورؐ نے نماز پڑھی نماز روح پڑھتی ہے یا جسم؟ (جسم) سارے انبیاء بھی اللہ نے اجساد سے ظاہر کئے۔ نبی فرماتے ہیں کہ یوسف بڑے حسین تھے' داؤد کی آنکھیں چمکدار تھیں' حضور فرماتے ہیں کہ موسیٰ پر جلال تھا' آدم کا ساٹھ ہاتھ قد تھا' حضور فرماتے ہیں کہ عیسیٰ نما کر کھڑے تھے' ابراہیم کی شکل ایسے تھی جیسے تمہارے محمد کی ہے۔ (سبحان اللہ)

وقت نہیں ورنہ میں موتی دوں' یہ میں بخاری' ترمذی' مسلم' ابوداؤد' مشکوۃ نسائی پڑھ کر سنا رہا ہوں' پیغمبر کی شان بڑھ رہی ہے ہمارا ایمان بڑھ رہا ہے۔

ابو جہل کو صبح بتایا۔ بی بی ام ہانی نے کہا حضرت نہ بتائیں آپ نے فرمایا میں حق کو نہیں چھپا سکتا' رات اللہ نے بلایا' سیر کی' بیت المعمور دیکھا' رفرف دیکھا' جنت دیکھی' جہنم کے منظر دیکھے' امت کے احوال دیکھے' میں نے کیا دیکھا خود خدا دیکھا۔

حضور ﷺ نے معراج کی رات اللہ کو دیکھا

کچھ لوگ کہتے ہیں حضور اللہ کو کیسے دیکھ سکتے ہیں' اگر جنت میں تمہاری آنکھ اللہ کو دیکھ سکتی ہے تو محمد کی آنکھ جنت سے بھی افضل ہے اس نے خدا کو دیکھا ہے۔

ابو ذر غفاریؓ کی روایت ہے انی اری مالا ترون حضور ﷺ فرماتے ہیں جو میری آنکھ دیکھ سکتی ہے کوئی نہیں دیکھ سکتا' حضور ﷺ نے قبر میں عذاب دیکھا' حضور ﷺ نے فرشتوں کو دیکھا' حضور نے جبرئیل کو اصل شکل میں دیکھا' حضور ﷺ نے فتنوں کو اترتے ہوئے دیکھا' حضور ﷺ نے ستاروں کا جھمگا دیکھا' حضور ﷺ نے نماز میں پچھلی صفوں کو دیکھا' حضور ﷺ نے اندھیرے میں دیکھا' حضور ﷺ نے نجاشی کا جنازہ دیکھا اور پیغمبر نے بیت المقدس کو دیکھا حضور ﷺ نے جنت' جہنم ساتوں آسمانوں کو دیکھا۔ محمد نے کیا دیکھا۔ محمد نے خدا دیکھا۔ (سبحان اللہ)

ابو بکرؓ حضور ﷺ کے یار

حضور ﷺ واپس آئے ابو جہل کو بتایا ابو جہل کی آنکھیں الو کی طرح ہو گئیں لمبے لمبے قدم بھرتا ہوا حضرت ابو بکرؓ کے پاس گیا کہنے لگا ابو بکر سنو! کوئی آدمی رات و رات ساتوں آسمانوں پر جا سکتا ہے۔؟ آج تک کوئی گیا ہے؟ ابو بکر نے پوچھا کون کہتا ہے۔؟ اس نے کہا سنا ہے' تیرا یار کہتا ہے' میں رات و رات آسمانوں پر گیا ہوں۔ ابو جہل بھی کہتا ہے کہ ابو بکر محمدؐ کا یار ہے۔ مگر آج دشمنوں کو انکار ہے۔ ان پر خدا کی مار ہے۔ ابو جہل نے کہا تیرا یار کہتا ہے جس کا تو کلمہ پڑھتا ہے وہ کہتا ہے۔

ایک موتی دیتا ہوں۔ ابو بکرؓ نے کہا تیری بات پر اقرار کروں تو کافر ہو جاؤں گا۔ محمد ﷺ کے کہنے پر یقین نہ کروں تو پھر کافر ہو جاؤں گا۔ ابو جہل میری بات سن لے۔ میرا یار کہتا ہے ناں؟ ہاں۔ ہاتھ اٹھا کر کہا تو بکواس کرتا ہے جھوٹا ہے۔ میرا یار سچا ہے۔ میں اس سے سن کر جنت جہنم ہر چیز مان چکا ہوں پر سب جاں چکا ہوں۔ ابو جہل تیری عقل غلط ہے۔ بکواس ہے۔ محمد کی بات سچی ہے جب حضورؐ کو اطلاع ملی کہ میرا یار ابو جہل سے سن کر اقرار کر رہا ہے تو حضور نے فرمایا انت صدیق' یہیں سے ابو بکر کو صدیق کا لقب ملا جب تک معراج کی بات ہوتی رہے گی صدیق کی صداقت ظاہر ہوتی رہے گی۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ نے جنت میں حضرت عمر کا گھر دیکھا

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب میں جنت سے گزرا تو مجھے ایک گھر دکھایا گیا مجھ سے سن لو جو پیغمبر پر جھوٹ کہے وہ جہنمی ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ فی النار جو محمد کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے وہ جہنمی ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ میں نے آنکھوں سے سب سے بہترین عمارت' دیکھی اور بھی بڑے بلنگات تھے' لیکن ایک عمارت بڑی شاندار چمکدار بہترین تھی میں نے پوچھا جبرئیل کس کا گھر ہے فرمایا۔ یا رسول اللہ آپ کی مراد عمر کا گھر ہے اندر حوریں وضو کر رہی تھیں۔ میں نے پوچھا جبرئیل یہ کیوں؟ بتایا کہ عمر نے کعبے کا در کھولا عمر آپ کی مراد بن کر

یا جس کو آپ نے پسند کیا اس کو خدا نے پسند کیا۔ حضور جنت میں عمر کا گھر دیکھ
رہے ہیں۔ آج دنیا عمر کے ایمان کا سوال کرتی ہے۔ انکا دماغ خراب ہے

حضور نے تین تحفے پیش کئے اللہ نے تین تحفے دیئے ایک سورۃ بقرہ کا آخری رکوع دوسرا پانچ نمازیں دیں اب تشریح کا وقت نہیں ہاتھ کھڑے کر کے کہہ دو پانچ نمازیں پڑھیں گے۔ ہاتھ چھوڑ کر پڑھو گے یا ہاتھ باندھ کر؟(ہاتھ باندھ کر) مسجد میں یا گھر میں؟(مسجد میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو نماز نہ پڑھے جہنم میں جائے گا۔ نبی فرماتے ہیں جو گھر میں نماز پڑھے مسجد میں نہ جائے۔ محمد کا دل چاہتا ہے کہ ان کے گھر کو آگ لگا دوں۔

حضور فرماتے ہیں جو بالکل نماز نہ پڑھے قیامت کے دن قارون' فرعون' ھامان' شداد کیساتھ جہنم جائے گا۔ جو نماز ادا کرے قیامت کے دن ابو بکر و عمر عثمان و علی اور محمد کیساتھ جنت جائے گا۔

حضور فرماتے ہیں جو ایک نماز چھوڑ دے اس کو ستر ڈبکیاں جہنم الفرق بین الکفر و الایمان ترک الصلوٰۃ میں دی جائیں گے۔ جو نماز پڑھے مومن ہے جو چھوڑ دے کفر کے قریب ہے۔ بتاؤ نماز پڑھو گے؟ انشاء اللہ ۔ تیسرا تحفہ آپکی امت کا جو شخص شرک نہ کرے گا اس کے گناہوں سے درگزر کیا جائے گا۔

جو بلانے والا ہے اس کا راج ہے جو جانے والا ہے اسکی معراج ہے۔

وہ سبحان ہے یہ نبی آخر الزمان ہے۔ وہ اللہ ہے یہ رسول اللہ ہیں۔ وہ بلانے والا ہے یہ جانے والے ہیں۔ نہ جانے دے' تو ترپن سال نہ جانے دے جانے دے تو ایک رات میں سات آسمانوں کو سیر کروادے۔ محمد اس وقت تک نہیں جاتے جب تک خدا نے نہیں بلاتا۔

اللہ ہمیں آقا کی ہر شان پر ایمان نصیب فرمائے (آمین)

حضور کی معراج کا آغاز بھی مسجد سے اور اختتام بھی مسجد میں ہوتا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

چار چیزیں

بعض داناؤں نے کہا ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں جو بعض لوگوں سے تو اچھی معلوم ہوتی ہیں، مگر کچھ لوگوں سے بہت ہی اچھی معلوم ہوتی ہیں جن میں سے

(۱) ایک شرم وحیا ہے۔ یہ چیز مردوں میں پائی جائے تو واقعی اچھی ہے، لیکن اگر وہ عورتوں میں ہو تو اس کی خوبی درجۂ کمال کو پہنچ جاتی ہے۔

(۲) دوسری چیز انصاف ہے۔ کون ایسا ہے جس میں عدل و انصاف پایا جائے اور اُس کی مدح وثنا نہ ہوتی ہو لیکن یہ خوبی اُمرا میں پائی جائے تو اس کی جلالتِ شان میں کسے شبہہ ہو سکتا ہے۔

(۳) تیسری چیز توبہ ہے، کوئی بُوڑھے میاں گناہوں سے توبہ کریں تو واقعی بھلی بات ہے، لیکن کوئی نوجوان اگر عین عالمِ شباب میں معصیتوں سے توبہ کرلے تو اُس کے دامنِ تقدس کو چار چاند لگ جائیں گے۔

(۴) چوتھی چیز جُود وسخا ہے۔ یہ خوبی اگر مالداروں میں پائی جائے تو قابلِ تعریف ہے لیکن اگر غریبوں میں موجود ہو تو وہ نہ صرف قابلِ تعریف ہے بلکہ وہ ہاتھ چومنے کے لائق ہیں جو محنت سے کچھ حاصل کرتے ہوں اور پھر اپنا پیٹ کاٹ کر اللہ کے راستے میں لٹا دیتے ہوں اور اس میں اُنہیں روحانی کیف وسرور نصیب ہوتا ہو۔

(المنبہات علی الاستعداد لیوم المعاد مترجم، ص: ۷۸ تا ۷۹)

فضائل

خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ونبینا ورسولنا ومولانا واولانا وافضلنا محمدا عبدہ ورسولہ- ارسلہ اللہ الی الناس بشیراً و نذیرًا و داعیًا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وسلم تسلیما کثیراً کثیرا - اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ-

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وفی روایۃ کل ضلالۃ فی النار-

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر وعمر

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم وحبونی لحب اللہ واحبوا لاھل بیتی لحبی-

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل البشر بعد الانبیاء ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ-

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ-

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما ضر عثمان ما عمل بعد ھذا الیوم-

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی المرتضیٰ انت اخی فی الدنیا

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدھم فی امر اللہ عمر واصدقھم حیاءً عثمان واقضاھم علی رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تباغضوا ولا تفاسدوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا ولا تکابروا وکونوا عباد اللّٰہ اخوانا واذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللّٰہ علی شرکم۔ لا تسبوا اصحابی فواللہ لو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا - ما بلغ مدّ احدھم ولا نصیفہ

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ اذا صلت خمسھا واطاعت بعلھا وصامت شھرھا واحصنت فرجھا فلتدخل من ای ابواب الجنۃ شاءت او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم۔

یاالٰہی آج تو صدیق سا ایمان پیدا کر،
عمر فاروق سا کوئی جری انسان پیدا کر
جہاں سے کم حیا ہو وہاں عثمانؓ پیدا کر،
علی المرتضٰی شیرِخدا کی آن پیدا کر

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دل مرتضٰی سوز صدیق دے

راہ ملتی ہے شب کو تاروں سے
اور ہدایت نبی کے یاروں سے

محمدؐ را خدا دا دست لشکر
ابوبکر و عمرؓ عثمان و حیدر

یارب مجھ پے کرم تو اگر کرے
وہ بات دے زبان پے جو دل پے اثر کرے
اب کہتا ہے اسلام فریاد کر کے
مجھے کب چھوڑو گے آزاد کر کے
بے کسے شد دین احمد ہیچ باؤ یار نیست
ہر کسے باکار خود بادین احمد کار نیست
اگر جنت میں جانے کا ارادہ ہو تمامی کا
گلے میں ڈال لو طوق محمدؐ کی غلامی کا

محبت سے درود شریف پڑھ لیجئے۔

اکابرین و علماء کرام برادران اسلام ابھی سنہری مسجد میں رفیق نبوت' محافظ نبوت' پہرے دار نبوت' صداقت کا ہیرو' جانشین رسول مقبول' خلیفہ اول' خلیفہ بلافصل کی صداقت کو اجاگر کیا۔ نوجوانوں کے جذبات بھی سنے' نوجوان قابل صد مبارک باد ہیں جنہوں نے خلافت راشدہ کانفرنس منعقد کی تاکہ یاران مصطفیؐ' وفاداران مصطفیؐ' تابعداران مصطفیؐ' جانثاران مصطفیؐ' باغ رسالت کے مہکتے ہوئے' چہکتے ہوئے پھول' ان کا تذکرہ ہو۔ ہمارے بخاری صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ صحابہ حضورؐ کے چشم دید گواہ ہیں اور چشم دید گواہ کو کبھی جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔

صحابہ مصطفیؐ کی فوج

میں کہتا ہوں کہ صحابہ' مصطفیؐ کی ملٹری ہے' جو ملٹری کے خلاف کہے وہ باغی ہے۔ جس طرح آج بھی ملک کی فوج کے خلاف کچھ کہو تو ملک کے باغی تصور کیے جاؤ گے' اسی طرح جو محمدؐ کی فوج کے خلاف الزام تراشی کرے وہ بھی اسلام کا باغی ہے۔

صحابہ چاند نبوت کے ستارے ہیں۔ صحابہ مصطفیؐ کو پیارے ہیں۔ نبی شمع ہے تو صحابہ پروانے ہیں' مصطفیؐ کے دیوانے ہیں' دنیا سے بیگانے ہیں' توحید کے فرزانے ہیں۔ (سبحان اللہ)

مصطفیؐ امام ہیں، صحابہ مقتدی ہیں، حضورؐ مرشد ہیں، یہ مرید ہیں، نبیؐ واعظ ہیں، یہ سامعین ہیں، نبیؐ خوشخبری دیتے ہیں، یہ مستحق ہیں، پیغمبر سپہ سالار ہے، یہ مصطفیؐ کا لشکر جرار ہے۔ نبیؐ استاد ہیں، صحابہ شاگرد ہیں۔

خلافت راشدہ کا دور

خلافت راشدہ میں صدیق اکبرؓ سے لے کر حضرت حسنؓ کا زمانہ بھی آتا ہے۔ یہ صدیق اکبر نے بتایا **الائمۃ من قریش**۔ حضورؐ کے بعد جو جانشین ہوگا وہ قریش سے ہوگا۔

حضورؐ نے فرمایا **الخلافۃ ثلثون سنۃ**۔ تیس سال تک جو حکومت آئے گی وہ مصطفیؐ کے جانشین ہوں گے۔ حضورؐ کا طریقہ کار دنیا کو پیش کیا جائے گا اور یہی ہوا۔ حضور پاکؐ نے صحابہ کے متعلق فرمایا **علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین**۔ میرے طریقے اور میرے خلفاء راشدین کے طریقے پر چلو۔

عمل صحابہ بھی سنت ہے

مسلمانو، نوجوانو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پیغمبر کا کام ہے، وہ بھی سنت ہے اور جس چیز کو صحابہ جاری کریں وہ بھی سنت ہے۔

صحابہ نے جو کام کیا اس کو بھی سنت کا لقب دیا گیا۔ ہمارے لیے صحابہ کی زندگی مشعل راہ ہے۔ ہمیں صداقت ملتی ہے، ہمیں عدالت ملتی ہے، ہمیں سخاوت ملتی ہے، ہمیں شجاعت ملتی ہے۔ یہ سب کچھ مصطفیؐ کی جماعت سے ملتا ہے۔ آج تک پھر ہمیں اس طریقے کی حکومت نہیں ملی جیسے صحابہ نے حکومت کی۔ اللہ تعالیٰ پھر ہمیں خلافت راشدہ کے دور کی جھلک دکھائے۔ (آمین)

فقہ جعفریہ والے خلافت راشدہ کے منکر ہیں

کچھ لوگ فقہ جعفریہ کی بات کر رہے ہیں، حقیقت میں وہ صحیح اسلام کو برداشت نہیں کر رہے۔ وہ خلافت راشدہ کو برداشت نہیں کر رہے، وہ اپنی فقہ منانا

چاہتے ہیں۔ میرے نزدیک حضرت جعفرؒ کے عقائد بھی صحابہ کی طرح کے عقائد تھے۔ ان کے عقائد کوئی مختلف نہیں تھے۔ جو عقیدہ صحابہ کا ہے وہ عقیدہ محمدؐ کے اہل بیت کا ہے' دونوں کا عقیدہ ایک ہے۔ جن کا قرآن ایک ہے' حدیث ایک' اسلام ایک ہے' ان کی فقہ بھی ایک ہوگی' ہم علیحدگی کا تصور کبھی نہیں کر سکتے۔ میرے نوجوانوں نے خلافت راشدہ کانفرنس منعقد کر کے عوام کو اس طرف متوجہ کیا ہے اور حکومت کو خبردار کیا ہے کہ ہم اس ملک میں وہ دور دیکھنا چاہتے ہیں جو حضورؐ کے بعد مصطفیٰ کے یاروں نے دکھایا تھا۔ (انشاء اللہ)

حاکم کیسا ہو

ہم ایسا خلیفہ چاہتے ہیں کہ جو حاکم بھی ہو' مزدور بھی ہو۔ حاکم بھی ہو' مہمان نواز بھی ہو' حاکم بھی ہو' امام بھی ہو' محمدؐ کا غلام بھی ہو۔ آج تو ہمیں ایسے حاکم ملتے ہیں کہ سب کچھ ہیں مگر مصلیٰ رسولؐ پر ان فٹ ہیں۔ دو رکعت نماز پڑھانے کے قابل نہیں۔

کچھ لوگ آئے تو لوگوں نے کہا کہ چور دروازہ' چور دروازہ' جب وہ چلے گئے تو آپ چپ ہو گئے۔ صرف اگر دشمنی تھی تو رسول اللہ کی سنت سے تھی۔ دعا کرو اللہ ہمیں رسول اللہ کی سنت سے محبت عطا فرمائے۔ (آمین) صحابہ کی حضورؐ نے تربیت کی تھی۔

جنت کے آٹھوں دروازوں کی پکار

خلیفہ بلا فصل' خلیفہ اول' دنیا کچھ بھی کہے' ماتم کرے' سینہ کوبی کرے' ہائے ہائے کرے' وائے وائے کرے' کچھ نہیں ہوگا۔ جس کو پیغمبر مصلیٰ دے گئے ہیں' حضورؐ جس کو مصلیٰ امامت دے گئے ہیں' وہی امام ہے' وہی خلیفہ اول' خلیفہ بلا فصل حضرت ابوبکر صدیق ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

ابوبکر صدیقؓ کوئی معمولی آدمی نہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ہر دروازے سے لوگوں کو بلایا جائے گا۔ (باب الصلوٰۃ' باب الحج' باب

الصدقہ، باب الجہاد، باب الریان) یہ جنت کے دروازوں کے نام ہیں۔ حضرت صدیقؓ نے پوچھا "یارسول اللہ! کوئی ایسا ہے جو آٹھ دروازوں سے بلایا جائے؟" میرے مصطفیٰؐ کی زبان فیض ترجمان، گوہر فشاں سے اعلان نکلا۔ فرمایا **انت ھو یا صدیق** وہ ابوبکر آپ ہی ہیں جس کو فرشتے جنت کے آٹھ دروازوں سے بلائیں گے۔ حضورؐ کے الفاظ ہیں۔ نبی پر جھوٹ کہنا معمولی بات نہیں۔

آپؐ فرماتے ہیں **من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ فی النار** جو میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے، اس کو کہو کہ جہنم کا ٹکٹ لے کر آئے۔ یہ پکا جہنمی ہے۔

اس سٹیج پر اللہ ہمیں ہوش سے بات کہنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

حضورؐ کی صداقت پر ابوجہل کی گواہی

خلیفہ اول حضرت صدیق حضورؐ کے جانشین، پیغمبر نے جو سکھایا، سمجھایا، صحابہ نے اس پر چل کر دکھایا۔

حضورؐ سچے تھے۔ صدیق کو صداقت دی۔ حضورؐ نے ہمیشہ سچ کہا۔ ابوجہل جیسا ضدی، معاند، دشمن اسلام کہتا ہے **ما رأیت مثل محمد صادقاً فی العرب** میں نے سارے عرب میں اس کملی والے جیسا سچا نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ مصطفیٰؐ کی امت کو بھی صداقت عطا کرے۔ (آمین)

صحابہ سچے تھے

یہ جھوٹ ہے کہ صحابہ باغ کھا گئے۔ یہ جھوٹ ہے کہ خلافت چھین گئے، یہ جھوٹ ہے کہ غاصب تھے، یہ جھوٹ ہے کہ منافق تھے، یہ جھوٹ ہے کہ گھر کو آگ لگائی، یہ جھوٹ ہے کہ خائن تھے۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ صحابہ سچے تھے۔

علماء حق پر الزام

یہ بھی جھوٹ ہے کہ علماء حق حضورؐ کو نہیں مانتے۔ حضورؐ کو اپنے جیسا کہتے

ہیں۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔ یہ الزام تراشی کے لیے قانون بن رہا ہے۔ خدا کرے یہ نافذ ہو۔ (آمین)

صحابہ کو دیکھنے والے پر بھی جہنم حرام

صحابی کہتے ہی اس کو ہیں، جس کو آقا کی صحبت، پیغمبر کی معیت، مصطفیٰ کی رفاقت ملی ہو۔

میں نے آپ کو دیکھا۔ آپ نے مجھے دیکھا۔ آپ نے عبدالشکور کو دیکھا۔ صحابہ نے حضور کو دیکھا۔ سبحان اللہ۔ نبی کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں **لا تمس النار مسلما** فرمایا جس مسلمان نے اپنی آنکھوں سے میرے چہرے کو دیکھا، اس کو جہنم کی آگ کا دھواں بھی نہیں آئے گا اور فرمایا **والیٰ من رأنی** فرمایا جس نے میرے دیکھنے والے کا چہرہ دیکھا، اس کو بھی جہنم کا سیک نہیں پہنچے گا۔

امام ابو حنیفہؒ تابعی ہیں

قرآن نے بھی کہا ہے **وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ** فرمایا جو پہلے پہلے نبیؐ کی خدمت میں آئے اور جو صحابہ کے نقش قدم پر چلے، ان سے خدا راضی ہے۔ وہ تابعی ہیں۔ حضرت ابو حنیفہ نے سات صحابہ کی زیارت کی ہے، جس میں حضرت انسؓ بھی ہیں، زید بن ارقمؓ بھی ہیں۔ حضرت ابوحنیفہ کا نام نعمان بن ثابت ہے۔ یہ بھی تابعی ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد، حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جو بڑے فقیہ ہیں، کسی نے ان سے پوچھا کہ حضرت معاویہؓ اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جو حضرت عمرؓ کے نواسے تھے، ان کی شان کا کیا فرق ہے؟ کون معاویہ، جو کاتب وحی ہے، حضورؐ کا صحابی ہے، فضل حق تعالیٰ ہے۔

حضرت معاویہ کی بہن ام حبیبہؓ ہماری اماں ہیں، حضورؐ کی عزت ہیں۔ مصطفیٰؐ کی حرم ہیں۔ یہ وہ اماں ہیں، جنہوں نے اپنے باپ کو حضورؐ کے بستر پر نہیں بیٹھنے دیا تھا۔ کیونکہ اس وقت ابوسفیان نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ یہ فرما کر بستر

اکٹھا کر دیا کہ آپ سے کفر کی بو آتی ہے۔ محمدؐ کے پاک بستر ے پر کہیں پلید کافر نہ بیٹھ جائے۔ آپ آئیں یا نہ آئیں' یہ آپ کی مرضی۔ ابھی میں آپ کو کچھ نہیں سمجھتی۔ جب آپ کلمہ پڑھو گے تو پھر عزت کے لائق ہو جاؤ گے۔ ایک یہاں نکتہ نکلا کہ اللہ نے اپنے نبی کے بستر ے کو بھی پاک رکھا۔

نبی کے جوتے کو بھی اللہ نے پاک رکھا

ایک دفعہ حضورؐ مدینے کی کسی گلی میں جا رہے تھے کہ تھوڑا سا کسی جانور کا گوبر آپ کے جوتے مبارک کو لگ گیا تو جبرئیل آئے۔ کہنے لگے حضرت جوتی اتار کر صاف کیجئے۔ خدا برداشت نہیں کرتا کہ محمدؐ کی جوتی کو گوبر لگ جائے۔ اللہ نے محمدؐ کی جوتی کو بھی پاک رکھا ہے۔

نبی کی ساری جماعت پاک ہے

آپ قرآن پڑھیں۔ **يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ** محمدؐ اپنے ماحول کو پاک رکھو۔ پیغمبر کا سارا ماحول پاک ہے۔ نبی کی جماعت پاک ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ پنجتن پاک۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ میں متعصب نہیں ہوں۔ حضور پاکؐ نے ان پر چادر دے کر فرمایا **اللھم ھولاء اھل بیتی فطھرھم** یہ بھی پاک ہیں۔ سنو قرآن **فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ** مدنی! جو مسجد میں رہتے ہیں' یہ طہارت کو پسند کرتے ہیں۔ خدا ان پاک لوگوں کو محبوب رکھتا ہے۔ محمدؐ کی جماعت بھی پاک ہے۔ نبی کے حرم بھی پاک ہیں۔ **الطیبات لطیبین** میری تقریر اہل علم کے لیے ہے۔

نبی کی بیویوں کا کردار بھی صحیح ہوتا ہے

اَلطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ قرآن نے کہا کہ پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے۔

لوحؑ کی بیوی جنہم میں گئی۔ لوطؑ کی بیوی جنہم میں گئی۔ کیونکہ عقیدہ غلط تھا

اور ایک نکتہ بتا دوں؟ نبی کی بیوی کا عقیدہ غلط ہو سکتا ہے' کردار غلط نہیں ہو سکتا۔ نبی کی بیوی کو خدا زنا کی غلطی سے پاک رکھتا ہے۔ اس لیے بی بی عائشہؓ کے متعلق فرمایا اُولٰئِکَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ جو کچھ دنیا بھونک رہی ہے' کہہ رہی ہے' میرے پیارے تیری بیوی اس سے پاک ہے۔

حضورؐ نے صحابہ کو ہر طرح سے پاک کیا

میں صحابہ کے بارے میں کچھ عرض کر رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ نبی کریمؐ کی ساری جماعت پاک ہے۔ اللہ نے فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ محمد ان کو پاک کرتا ہے۔ یزکی کا معنی پاک کرنا۔ حضور نے حسد سے' نفاق سے' اشتقاق سے' حرص سے' طمع سے' لالچ سے' تکبر سے' کبر سے' خود سری سے' تمام برائیوں سے بے حیائیوں سے صحابہ کو پاک کر دیا۔ ویزکیھم یہ پیغمبر کی صفت تب پوری ہوگی جب صحابہ کو پاک مانو گے۔ کہو صحابہ پاک ہو گئے۔ بت پرست' حق پرست بن گئے۔ راہزن' راہبر بن گئے۔ ظالم' عادل بن گئے۔ بے نمازی' نمازی بن گئے۔ بکریاں اور اونٹ چرانے والے' دنیا کے بادشاہ بن گئے۔

درفشانی نے تیری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

علماء کی ملٹری

وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اسی آیت کی کچھ تشریح سنیں اور خلافت راشدہ کے دور کی کچھ جھلکیاں دوں گا۔ نوجوانوں کے جذبات اچھے ہیں۔ دعا کرو خدا ان نوجوانوں کے خون میں ہر ہر رگ میں اسلام کی محبت عطا فرمائے۔ (آمین) خدا ان کی عقل میں' شکل میں' نقل میں' نسل میں اسلام عطا فرمائے۔ (آمین)

الحمدللہ یہ نوجوان علماء کے خادم ہیں' علماء ان سے پیار رکھتے ہیں۔ یہ نوجوان ہمارے رضاکار ہیں' ہمارے مجاہد ہیں۔ یہ علماء کی ملٹری ہے' اللہ تعالیٰ ان کو ہر میدان میں کامیاب فرمائے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ یہ رضاکار ہیں' بڑے ہوشیار ہیں' بڑے بیدار ہیں' بڑے خبردار ہیں' دین کے وفادار ہیں' ہر وقت میدان میں تیار ہیں۔ محمدؐ کے جو غلام ہیں وہ طلباء اسلام ہیں' یہ بات بر سر عام ہے' اللہ تعالیٰ ان کو اسلام کا سچا شیدائی بنائے۔ (آمین)

خلیفہ وقت کے کام

آج تو ہمیں غریب بادشاہ نظر نہیں آتے۔ اب تو رات کو بادشاہوں کا پولیس پہرہ دیتی ہے۔ ایک وقت تھا کہ ہمیں خلافت راشدہ میں بادشاہ ملے تھے' رعیت سو رہی ہے' بادشاہ پہرہ دے رہا ہے۔ غریب کی بکری گم ہو گئی ہے' تو خود حاکم وقت تلاش کر رہا ہے۔ بیت المال کا اونٹ گم ہوگیا ہے' تو حاکم خود تلاش کر رہا ہے۔ فوجی بارڈر پر لڑائی لڑ رہے ہیں' وہ ڈاک ایک ایک کے گھر پہنچا رہا ہے' سودے ان کے گھر خود پہنچا رہا ہے۔ رات کو بچے رو رہے ہیں' تو خود بہلا رہا ہے۔ بیواؤں کے گھر راشن پہنچا رہا ہے۔ بوڑھی اور اندھی بیوہ نظر آتی ہے تو اس کی انگلی پکڑ کر اس کے گھر پہنچا رہا ہے۔ یہ بادشاہ کا کام تھا۔

عمر فاروقؓ کا کرتا

حضرت فاروقؓ پر خلافت کے زمانہ میں ایسا وقت بھی آیا کہ بدن پر جو کرتا تھا اس پر سترہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہی آدمی باغ کھا گیا' یہ حضرت عمرؓ پر بہتان ہے یا کہ نہیں؟ (بہتان ہے)

عمر فاروقؓ کے دل میں رعایا کا درد

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بی بی بتول کا باغ کھا گیا۔ یہ لوگ ہمارا دماغ کھا گئے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ باغ کھا گیا جو خشک روٹی اور زیتون کھاتے تھے۔

ایک دفعہ غلام نے شربت پیش کیا تو گلاس دیکھ کر رو پڑے۔ شہد کا شربت تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم مجھے شربت دے رہے ہو' کیا ملک کا ہر یتیم بچہ بھی شربت پیتا ہے؟ بیوہ کو بھی شربت ملتا ہے؟ غلام اسلم رو پڑا۔ کہنے لگا' حضرت یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا عمر اس وقت تک شربت نہیں پئے گا جب تک ہر یتیم کو شربت نہ ملے گا۔ (سبحان اللہ)

(نوٹ: کسی نے نعرہ رسالت لگایا تو مولانا نے فرمایا کہ) کوئی ڈر نہیں اگر کوئی اپنے عقیدے کے مطابق نعرہ لگائے۔ ان کا عقیدہ یہی ہے تو ناراض نہ ہوا کریں۔ یہ تو خوشی کی بات ہے کہ دین پوری کی اتنی بہترین تقریر ہے کہ وہ بھی خوش ہو رہے ہیں جو ہمیں کہتے تھے کہ نبی کو نہیں مانتے وہ بھی ہماری تقریر سن کر نعرے لگا رہے ہیں۔ اپنا اپنا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؐ سے سچی محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

مسلمانوں کا صدر جس کے گھر صرف ایک مرتبہ حلوہ پکایا گیا

وہ خلفاء حقیقت میں صدر ہوا کرتے تھے۔ ایک تمہیں ایسا صدر ملا ہے جس کے گھر صرف ایک دفعہ حلوہ تیار ہوا۔ آج تو مرغن غذائیں ہوتی ہیں۔ خود چرغے' کھانے کو چرغے۔ (نعوذ باللہ)

ہمیں عجیب عجیب وزیر ملے ہیں۔ ایک وزیر ہمیں ایسا بھی ملا تھا جو آپ بھی ناچتا تھا' بہو کو بھی نچواتا تھا۔ عجیب لوگ ہمیں ملے ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں اچھے حاکم عطا فرمائے۔ (آمین)

جیسے اعمال ویسے حاکم

حضورؐ فرماتے ہیں **اعمالکم عمالکم**۔ تمہارے حاکم تمہارے عمل ہوں گے۔ جب ہم اچھے تھے تو ہمیں حاکم فاروق ملا تھا' جب ہم ناچنے والے بن گئے تو ہمیں حاکم بھی اس طرح کے ملے۔ یہ ہمارے اعمال تھے۔ تم نے خود تلوار پر مہر لگائی تو تلوار تم پر آئی۔ پھر بڑے پریشان ہوئے۔

میں کہتا ہوں دین تلوار سے نہیں آیا' دین محمدؐ کے پیار سے آیا ہے' دین کردار سے آیا ہے۔ یہی ہماری کوشش ہے کہ اس ملک میں پھر وہی دور آئے۔

صدر کے کندھے پر اونٹنی کی مہار

ہم نے اسلام میں ایسے حاکم بھی دیکھے کہ غلام اونٹنی پر سوار ہے' صدر کے کندھے پے مہار ہے اور لوگ پوچھتے ہیں کہ یہی صدر ہے جو اونٹنی پر ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کمانڈر انچیف۔ کہتے ہیں کہ صدر یہ نہیں جو سوار ہے۔ صدر وہ ہے جس کے کندھے پر مہار ہے' یہی محمدؐ کا تابعدار ہے' یہی امیرالمومنین ہے' یہی مدنی کا جانشین ہے۔

عمرؓ کی سادگی کو دیکھ کر یہودی مسلمان ہو گیا

خدا کی قسم باوضو ہوں۔ جب ایک نصرانی حضرت عمرؓ کو دیکھنے آیا کہ دیکھوں صدر ہاؤس کہاں ہے؟ پوچھا صدر صاحب کہاں ہیں؟ کسی نے بتایا کہ وہ سامنے پتھر کا سرہانہ' درا سامنے رکھا ہوا' زلفیں بکھری ہوئی سو رہا ہے' یہ ہمارا صدر ہے۔ اس نے یہی کچھ دیکھ کر کلمہ پڑھ لیا۔ اس نے کہا کہ اگر مسلمانوں کا صدر یہ ہے تو میں بھی اس محمدؐ کا غلام ہوتا ہوں۔

عمر فاروقؓ کا اپنے ضمیر کو جھنجوڑنا

حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ اپنے گریبان کو پکڑا۔ خدا کی قسم حقائق بیان کر رہا ہوں۔ پکڑ کر زور سے کھینچا۔ غلام اسلم ساتھ تھا۔ اپنے آپ کو کہنے لگے' عمر! عمر! پھر رونے لگ گئے۔ عمر یاد ہے؟ تو اونٹ چراتا تھا۔ عمر! یاد ہے؟ تجھے باپ نے رسوں سے مارا' یاد ہے تو اونٹوں کو تیل ملتا تھا۔ یاد ہے؟ تجھے لوگ عمیر کہتے تھے۔ یاد ہے؟ تو اونٹوں والوں سے پانی مانگتا تھا وہ تجھے پانی نہیں دیتے تھے۔ وہ کہتے تھے تو کون ہے۔ آج تیرے خطوں پر دریا چلتے ہیں۔ یہ باتیں خود عمر اپنے آپ سے کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ عمر تجھے نہ مانیں تو بندے نہ مانیں' مانیں تو جنگل کے درندے بھی مانیں۔

اربعہ عناصر میں عمر فاروقؓ کی کرامت ظاہر ہوئی

عمر تجھے نہ پہچانیں تو کربلا گاے شاہ والے نہ پہچانیں اور تجھے پہچانیں تو خدا کی قسم ہوا بھی تیری آواز کو پہچانے۔ دریا تیرے خط کو پہچانے' فاروق تیرے خطوں پر میں نے دریاؤں کو چلتے ہوئے دیکھا۔ میں نے ہوا کو تیری آواز اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ میں نے تیرے درے پر زلزلے کو ختم ہوتے دیکھا۔ عمر کے درے کو پہاڑ مانتے ہیں۔ یہ لوگ (شیعہ) نہیں مانتے۔ پتہ نہیں ان کو کیا ہوگیا ہے۔

عمر تیری چادر کو آگ مانتی ہے۔ ایک کنویں سے آگ نکلی تو فاروق نے کہا' جاؤ عبدالرحمٰن! اس آگ کو میرا سلام دو اور کہو کہ محمدؐ کو دیکھنے والے تو جہنم کی آگ سے بھی محفوظ ہیں تو کہاں سے آ گئی' واپس چلی جا۔ عمر کی چادر پہنچی تو آگ ایسے دوڑی جیسے کوئی جانور ڈر کے مارے اپنے سوراخ کو دوڑتا ہے۔ پھر کبھی نہیں نکلی۔

اربعہ عناصر میں حضرت عمرؓ کی کرامت ہے۔ آگ' ہوا' پانی' مٹی' چاروں میں حضرت عمر فاروقؓ کی اللہ نے کرامت ظاہر کی ہے۔ یہ خلفا گزرے ہیں۔ آج کے حکمران تو ایسے ہیں کہ لیٹرین بہت بہترین' پورا شوقین' لیٹرین پر چالیس چالیس ہزار' سارا بے کار۔

حلوے پر من گھڑت حدیث

ایک حاکم گزرا ہے کہ جس کے گھر ایک مرتبہ حلوہ پکا۔ آج تو حلوے کی دیگیں پکائی جا رہی ہیں۔ حلوہ ہر جگہ جلوہ' عموم بلوہ' من اور سلویٰ۔ آج کل لوگوں نے حلوے پر حدیثیں بنائی ہیں۔ **من حلوا ملاء اللہ بیوتہ کان رسول اللہ یحب الحلوہ**۔ یہ حدیث نہیں' یہ یاروں نے بنائی ہے کہ حلوہ کھلا دو تو گھر تمہارا بھر جائے گا۔

شاہ جی کا جواب

عطاء اللہ شاہ کو کسی نے کہا کہ حلوہ کھانا سنت ہے۔ فرمایا' اگر حلوہ کھانا

سنت ہے تو دانت تڑوانا بھی سنت ہے۔ پتھر کھانا بھی سنت ہے۔ دین کے لیے مار کھانا بھی سنت ہے۔ دین کے لیے وطن چھوڑنا بھی سنت ہے۔ دعا کرو خدا ہمیں ہر سنت پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

حلوہ سامنے آنے پر ابوبکرؓ کا بیوی کو جواب

ہمارا ایک صدر گزرا ہے جس کے گھر حلوہ تیار ہوا۔ حلوہ ہماری طرح کا نہیں تھا۔ یہ خالص گھی' بادام' کشمش یہ چیزیں نہیں تھیں۔ زیتون کا تیل اور کھجوریں وغیرہ تھیں۔ یہ سوجی بھی عرب میں نہیں تھی۔ ابوبکرؓ کی بیوی نے حلوہ تیار کیا۔ جب تھالی سامنے رکھی تو پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا۔ فرمایا میں نے اتنا اتنا آٹا ہر ہفتے بچا کر رکھا تھا' جتنا راشن گھر میں آتا تھا میں اس سے آدھی چھٹانک بچا کر رکھتی تھی۔ ہفتے کے بعد وہ آٹا سیر ہو گیا' میں نے کہا آج میٹھا کھاتے ہیں۔ فرمایا اچھا! یتیم بچے رو رہے ہیں اور ابوبکرؓ حلوے کھا رہا ہے۔ غلام عامر بن فہیرہ کو بلاؤ اس کو کہو کہ حلوہ لے جا کر کسی بیوہ یا یتیموں میں تقسیم کرے اور بیت المال میں اعلان کر دو کہ آئندہ ابوبکرؓ کے راشن سے آدھی چھٹانک آٹا کم کر دیا جائے۔ ابوبکرؓ کے راشن میں آدھی چھٹانک کم ہو تو پھر بھی گزارا ہو جاتا ہے۔ جس نے اتنا آٹا بھی نہیں کھایا' اس کے بارے میں کہتے ہو کہ بی بی کا باغ کھا گیا۔ عقل سے کام لو۔

نجی مجلس کے لیے عمرؓ نے بیت المال کا چراغ بجھا دیا

میں نے ایک حاکم دیکھا ہے جو صدر ہے۔ حضرت علیؓ اس کو ملنے آئے۔ پتہ نہیں لوگ یہ باتیں کیوں نہیں بتاتے۔ حضرت علیؓ آئے۔ السلام علیکم۔ وعلیکم السلام۔ کون ہے؟ میں علی المرتضیٰؓ آپ کا بھائی ہوں۔ **تعال' تقدم' تشرف' جزاک اللہ تعال**۔ صدر نے پوچھا کہ آپ کیسے آئے ہیں؟ ملکی کام ہے یا نجی کام ہے؟ حیدر کرار' شیر جرار' صاحب ذوالفقار نے فرمایا کہ نجی بات ہے' کوئی مشورہ کرنا ہے۔ چراغ کو پھونک مار کر بجھا دیا۔ حضرت علیؓ نے کہا حضرت اندھیرے میں بیٹھیں گے؟ پھر دوسرا دیا جلایا۔ حیدر کرار پوچھنے لگے وہ بجھایا کیوں اور یہ جلایا کیوں؟ ذرا لفظ سنئے

اور موتی چنئے۔ صدارت کو دیکھئے' ٹھنڈی سانس لے کر فرمانے لگے' پہلے جو تیل جل رہا تھا وہ بیت المال کا تھا اور میں ملکی حساب لکھ رہا تھا اور یہ دوسرے دیئے میں میرے گھر کا تیل ہے اور میں نے اپنی جیب سے لے کر رکھا ہے۔ حیدر کرار! ہم جانتے ہیں کہ خدا قہار ہے اور ایک ایک چیز کا حساب لے گا۔ حساب میں جو پکڑا گیا وہ مارا گیا۔ میں تیل قوم کا جلاؤں اور باتیں ذاتی کروں' فاروق کو ڈر لگتا ہے کہ خدائے قہار کو حساب کیسے دوں گا۔ دو پیسے کا تیل استعمال نہیں کرتے۔ آج تو کاریں گم ہو جاتی ہیں' انجن نہیں ملتے گم ہو جاتے ہیں۔ (نوٹ: بھٹو دور میں دو انجن ریلوے کے گم ہوگئے تھے' ان کی طرف اشارہ ہے۔ مرتب) دعا کرو خدا ہمیں دیانت عطا فرمائے۔ (آمین)

حضورؐ کے جانشین امیر المومنین کا تذکرہ کرتا ہوں۔ دعا کرو خدا وہی دور ہمیں دکھائے۔ (آمین)

بدو کی دینی غیرت

عمرؓ کے زمانے میں اتنی جمہوریت تھی کہ حضرت عمرؓ نے منبر پر کھڑے ہو کر کہا کہ اگر میں کوئی خلاف شریعت آرڈی نینس جاری کروں تو تسلیم کر لو گے؟ ایک بدو نے تلوار اٹھا کر کہا کہ ذرا اسلام کے خلاف اعلان کرو' میں منبر سے آپ کو نہیں اترنے دوں گا' گردن یہیں اتار دوں گا۔ حضرت عمرؓ نے یہ نہیں کہا' D.P.R. کرو گرفتار' دم مست قلندر' کرو اس کو اندر۔ حضرت عمرؓ نے کہا' جزاک اللہ' انشاء اللہ اب فاروق غلط قدم نہیں اٹھا سکتا کہ محمدؐ کے غیور سپاہی زندہ ہیں اور منبر سے اتر کر سربسجود ہو کر کہا کہ مولیٰ! فاروق کو راہ راست عطا کر۔ یہ خلافت راشدہ ہے۔

خلافت راشدہ مصطفیٰؐ کے اسلام کا ایک نقشہ ہے۔ ایسا دور پھر مسلمانوں کو نہیں ملا۔ دعا کرو خدا پھر اسی دور کی جھلک عطا فرمائے۔ (آمین)

اب فاروق نہیں آئے گا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اب صحابی کوئی نہیں آئے گا۔ عابد' زاہد' عالم' حفاظ' تجار' علماء' صلحاء' اصفیاء' اتقیاء' عباد' اتقیاء' ابدال آ سکیں

ے گر صحابی نہیں آئے گا۔ اب آنکھیں تو موجود ہیں مگر وہ چہرہ کہاں سے لاؤ گے جن پر صدیقؓ اور بلال حبشیؓ کی نگاہ پڑتی تھی۔

صحابیہ کا جذبہ ایمانی

میری ماؤ' بہنو' سنو! جن عورتوں نے حضورؐ کو دیکھا وہ صحابیات ہیں۔ عورتوں کو جو حضورؐ سے دینی محبت تھی وہ بھی کمال ہے۔ حضورؐ نے ایک دفعہ دین کے لیے چندہ مانگا' تو ایک عورت جو انصار مدینہ سے ہے' اپنا بچہ لے آئی۔ کہنے لگی **تقبل منی یارسول اللہ**۔ آپ نے فرمایا کہ کیا ہے؟ کہنے لگی میں انصاری ہوں' میرا خاوند شہید ہوگیا۔ پتہ نہیں بچے کی زندگی کتنی ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ بچہ آپ کے قدموں میں شہید ہو جائے۔ فرمایا اچھا ہے' عقیدہ آپ کا سچا ہے' لیکن بچہ ابھی عمر کا کچا ہے۔ یہ کیا کرے گا نہ تلوار نہ ہتھیار' وہاں تو میدان کارزار' لشکر کفار' بچہ تو وہاں بے کار ہے۔ بی بی کے جملے سنئے۔ کہنے لگی حضرت جس صحابی کے پاس تلوار ہو اور ڈھال نہ ہو' اس کو کہو میرے بچے کو ڈھال بنا لے۔ میری ماؤں' بہنو! یہ تمہاری ہسٹری تھی۔ اب تو تمہیں میک اپ سے فرصت نہیں ملتی۔

بی بی عائشہؓ اور بی بی بتولؓ کا زیور

بی بی عائشہؓ نے غالباً ایک دفعہ کنگن پہنے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا' میں تیرے ہاتھوں میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ اسی طرح بتولؓ نے ایک دفعہ ہار پہنا تو آپؐ نے فرمایا' بیٹی ہار اتار دو۔ محمد کیا کہے گا کہ اس کی بیٹی ہار پہن کر آئی۔ تو بتولؓ ہے' تیرا ابا خدا کا رسول ہے۔ مجھے دنیا سے تعلق نہیں۔ حضور کریمؐ ان کو جو زیور دیتے تھے وہ اسلام کا زیور ہوتا تھا۔

آقاؐ کے گھر تین تین مہینے آگ نہ جلتی

بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں **کنا راینا ثلث ہلال وما اوقد فی بیوت النبی نارا**۔ ہم تین تین چاند دیکھتے تھے' محمدؐ کے گھر آگ نہیں جلتی تھی۔ **ولا طعامنا**

الا الماء والتمر- ہم کھجوریں کھا کر پانی پی لیتے تھے۔

عورت اپنی عزت بچاتے ہوئے جان دے دے تو شہادت کی موت ہے

میری ماؤ' بہنو! تمہاری زینت زیور نہیں' تمہارا زیور حیا ہے' غیرت ہے' عصمت ہے' عفت ہے۔ میں فتویٰ دیتا ہوں کہ تمہاری عزت کی قیمت تمہاری جان سے زیادہ ہے۔ اگر تم اکیلی ہو تو کوئی بے غیرت' لوفر' کوئی دس نمبریا تمہاری عزت پر حملہ کرے اور تم مقابلہ کر کے اپنے آپ کو ختم کر ڈالو' چھلانگ لگا دو' چھری سے پیٹ پھاڑ دو' دریا میں چھلانگ لگا دو' اور غنڈے کو قریب نہ آنے دو' تو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ تیری یہ موت حرام نہیں' تیری یہ موت شہادت کی موت ہوگی۔ دعا کرو خدا پھر ان کی گود میں محمد بن قاسم تیار کرے' ان کی گود میں خدا خالدؓ بن ولید تیار کرے' ان کی گود میں خدا حیدرؓ کرار کے غلام تیار کرے۔

آج کی ماں کیا لوری دیتی ہے

اب تو ماں لوری دیتی ہے تو کہتی ہے' بیٹا چپ کر بلی آگئی' چھوٹی سی کوئی رسی دکھا کر کہتی ہے' دیکھو سانپ آگیا ہے' چپ کر جا۔ بیٹا ایسا بہادر ہے کہ چارپائی پر پیشاب کر دیتا ہے۔

میں آپ کو واقعہ سناتا ہوں' آپ حیران ہوں گے۔ درمیان میں بات آگئی ہے کچھ ان کو بھی سنا دوں۔

(نوٹ: عورتیں بھی جلسہ میں شریک تھیں)

عورتیں بہادر گزری ہیں۔ حضرت علیؓ بھی کسی اماں کا دودھ پی کر آئے تھے۔ ام تمیم خالد بن ولیدؓ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ خالد بن ولیدؓ کے پاس ایک ٹوپی تھی' اس میں حضورؐ کے سر مبارک کے بال تھے۔ ہم حضورؐ کی برکت کے قائل ہیں۔ آج بھی مدینے میں برکت ہے۔ تمہارے سارے پاکستان کا خزانہ ختم ہو جائے گا' میرے محبوب کے شہر کی کھجوریں ختم نہیں ہوں گی' سرمہ ختم نہیں ہوگا' محمدؐ کے شہر کی تسبیح ختم نہیں ہوگی۔

علیؓ اور معاویہؓ کا آپس میں پیار تھا

آج حضرت معاویہؓ کو دنیا گالیاں دیتی ہے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میرا اور معاویہ کا خدا ایک ہے، مصطفےٰ ایک ہے۔ ہم بھائی بھائی ہیں۔

ایک رومی بادشاہ نے کہا کہ علی اور معاویہ میں اختلاف ہوگیا ہے، حضرت علیؓ پر حملہ کر دو۔ حضرت معاویہؓ نے کہا، او رومی کتے! تیری آنکھیں نکال دوں گا، تیرے ہاتھ توڑ دوں گا، اگر تم نے علی المرتضیٰؓ کی طرف میلی آنکھ سے دیکھا تو وہ آنکھ بھی نکال دوں گا۔ تو کیا سمجھتا ہے کہ ہمارے اختلاف سے فائدہ اٹھائے گا۔ او رومی کتے! اگر تو نے علی المرتضیٰ پر حملہ کیا تو سب سے پہلے علی المرتضیٰ کا سپاہی میں ہوں گا جو تیرا مقابلہ کروں گا۔ دعا کرو خدا ہمیں وہ اتفاق عطا فرمائے۔ (آمین)

میں چار یاروں پر چار موتی اور اپنی بہنوں کو کچھ دین کے تحفے دوں گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں کو ان کی گود میں، دین کی فضا، دین کی ادا اور دین کا نقشہ پیدا فرمائے۔ (آمین)

حضرت معاویہؓ امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد کی نظر میں

امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد حضرت عبداللہ ابن مبارک، جو بڑے فقیہ تھے، سے کسی نے پوچھا کہ حضرت معاویہؓ اور عمر بن عبدالعزیزؒ جو عمرؓ کے نواسے ہیں، ان میں کیا فرق ہے۔ حضرت معاویہؓ صحابی ہیں وہ تابعی ہیں، ان کی شان کا کتنا فرق ہے۔ عبداللہ ابن مبارک نے فرمایا کہ حضرت معاویہؓ گھوڑے پر بیٹھیں اور گھوڑا دوڑائیں، حضرت معاویہ صحابی، کاتب وحی، سالا رسولؐ کے گھوڑے کے پاؤں سے جو مٹی اور گرد و غبار گھوڑے کے نتھنوں میں پڑ رہی ہے، ستر عمر بن عبدالعزیزؒ اس مٹی اور دھول کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (سبحان اللہ)

میری پینتالیس سالہ زندگی بلالؓ کی ایک نگاہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی

پیران پیرؒ کا میں نے ایک قول پڑھا ہے، ہم بھی قادری سلسلہ کے ہیں۔

حضرت لاہوری بھی قادری تھے، مولانا اسحٰق بھی قادری ہیں، ہم قادری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پیران پیر کے نقش قدم پر چلائے۔

پیران پیرؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت بلالؓ کو آپ کیا سمجھتے ہیں۔ فرمایا جب حضرت بلالؓ منبر پر کھڑے ہو کر اذان شروع کرتے اور اس کی جو نگاہ حضورؐ کے چہرۂ مبارک پر اٹھتی تھی میری پینتالیس سال کی عبادت، ساری دین کی خدمت ایک طرف، بلال حبشیؓ کی مدنی کے چہرے پر نگاہ ایک طرف۔ میری زندگی اس کی ایک نگاہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

گڑھ مہاراجہ میں صحابہ کی توہین

آج ٹکے کا آدمی چرس پی کر کہتا ہے کہ صحابہ مومن نہیں تھے۔ صحابہ کو منافق کہتے ہیں، گڑھ مہاراجہ میں صحابہ کو گدھے کہا گیا۔ وہ کیسٹ مولانا حق نواز کے پاس موجود ہے۔

(کسی نے لعنت کے الفاظ کہے تو مولانا نے فرمایا کہ) تم لعنت نہ کرو جن کی آمد لعنت کی ہے، نکال بھی لعنت کی ہے۔ ہمیں آمد رحمت کی ہے۔ نبیؐ نے فرمایا **انی لم ابعث لعانا**۔ میں محمد لعنت کرنے کے لیے نہیں آیا، میں محمد دعا کرنے کے لیے آیا ہوں۔ (سبحان اللہ)

عورت کو حضورؐ نے عزت عطا کی

میری ماؤ، بہنو! محمدؐ نے تمہارا حق مہر مقرر کر کے مسجد میں نکاح اور گواہ مقرر کر کے تمہاری عزت کی حفاظت کی ہے۔ یہ سب حضورؐ کی برکت ہے۔

عورتیں اچھی بھی گزری ہیں

مریمؑ گزری ہے جو جبرئیل سے بھی پردہ کرتی ہے۔ رابعہ گزری ہے جو دو رکعتوں میں قرآن پڑھتی ہے۔ بی بی فاطمہؓ گزری ہے جو چکی پر ساری رات قرآن پڑھتی تھی۔ عائشہؓ گزری ہے جس کو دو ہزار دو سو دس محمدؐ کی احادیث یاد ہو چکی

نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کو بھی نیک بنائے۔ (آمین) خدا انہیں صالحات' عابدات' ساجدات میں شامل فرمائے۔ (آمین)

حضورؐ کی غلامی کی برکت

اسلام میں روٹی بھی ہے' ہم جو اسلام کے خادم ہیں' ہم آپ سے کمزور نہیں۔ ہم آپ سے اچھا کھاتے ہیں۔ روزانہ مرغے' شربت' مچھلی اور بکرے کھاتے ہیں۔ مگر یہ جو کچھ مل رہا ہے' ہمارا کمال نہیں' یہ محمدؐ کے اسلام اور غلامی کی برکت ہے۔ تم نے ایک ایک حج کیا ہوگا' مولانا احمد علیؒ نے سات حج' تیرہ عمرے کیے تھے۔ مولانا لاہوری کی یہاں کوئی جائیداد نہیں تھی' مکان مل گیا۔ یہ سب حضورؐ کی غلامی کی برکت ہے۔ قاسم العلوم مدرسہ مل گیا۔ یہ حضورؐ کی برکت ہے۔ بنوری کی مرلہ زمین نہیں تھی' بائیس حج کر چکا ہے۔ اٹھارہ سال بنوری اعتکاف محمدؐ کی مسجد میں بیٹھا ہے۔ مولانا درخواستی نے حج کیے ہیں' عمرے کیے ہیں۔ اسلام میں روٹی بھی ہے۔ اسلام میں کپڑا بھی ہے۔ پیغمبرؐ کے غلام بن جاؤ' خدا کی قسم حلال ملے گا۔ آج لوگ حرام کھاتے ہیں۔ میرے نزدیک ایک آدمی حرام' رشوت اور سود کے پیسوں سے بھنے ہوئے مرغے کھائے اور ایک آدمی حلال کے پیسوں کی لسی پی لے' سوکھی روٹی کھائے' یہ روٹی اندر نور پیدا کرے گی۔ وہ حرام غذا اندر بھی ظلمت پیدا کرے گی۔ اللہ مجھے اور آپ کو رزق حلال عطا فرمائے۔ (آمین)

پیٹ کی خاطر ہم کیا کر رہے ہیں

آج پیٹ کے لیے تو سب کچھ کر رہے ہیں' کوئی چوری کرتا ہے' کوئی ڈاکے مارتا ہے' کوئی سود لیتا ہے' کوئی رشوت لیتا ہے۔ یہ سب پیٹ کا مسئلہ ہے۔ دعا کرو خدا اس تنور کو بھر دے' یہ نامراد بھرتا ہی نہیں۔ ایک کنجری دس روپے لے کر زنا کرواتی ہے' تو اس پیٹ کے لیے اپنی عزت دے دیتی ہے' اس پیٹ کو بھرنے کے لیے۔ خدا تعالیٰ ہمیں رزق حلال عطا فرمائے۔ (آمین)

اسلام میں ہمسائے اور غریب کا حق ہے

نبی پاکؐ نے فرمایا' **من اطعم مسلما علی جوع**۔ جو بھوکے مسلمان کو کھلائے اللہ اس کو جنت کے میوے کھلائیں گے۔

حضورؐ فرماتے ہیں' **لایومن احدکم والجار جائع فی جنبہ**۔ تمہارا ایمان قبول نہیں اگر ہمسایہ بھوکا بیٹھا ہے۔

نبیؐ فرماتے ہیں' **ولا توذ جارک بقدر کہ** اے میرے امتی گوشت بھون کر نہ کھا' کہیں بیوہ کے بچے نہ رو پڑیں۔ بیوہ پریشان نہ ہو جائے' یتیم نہ چیخیں' کہیں خدا تم سے یہ نعمت چھین کر در در کا بھکاری نہ بنا دے۔ اسلام نے غریب کا حصہ ملایا ہے۔ تمہاری فصل ہو تو عشر تقسیم کرو' پیسہ ہو تو زکوۃ دو۔ شادی ہو تو ولیمہ کرو۔ بچہ ہو تو عقیقہ کرو۔ یہ غریب کو کھانا کھلانا ہے۔ روزے رکھو تو آخر میں فطرانہ دو۔ عید ہو تو قربانی کے گوشت کا تیسرا حصہ تقسیم کرو۔ چمڑوں کے پیسے غریبوں کو دو۔ یہ غریبوں کو حق دیا جا رہا ہے۔

اسلام میں روٹی بھی ہے

بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ کے پاس ایک کھجور تھی۔ دو غریب آئے' آدھی محمدؐ نے ایک کو دے دی' آدھی دوسرے کو دے دی۔ نبیؐ مصلے پر کھڑے ہیں' تکبیر ہو رہی ہے۔ نبیؐ نے مصلیٰ چھوڑ دیا' اندر آ گئے۔ صحابی نے کہا' حضرت تکبیر ہو رہی تھی آپ نے مصلیٰ ہی چھوڑ دیا۔ فرمایا میرے گھر سونا رکھا تھا اور مجھے پتہ چلا کہ فلاں بیوہ کے گھر فاقہ ہے۔ میں نے کہا' اللہ! تیری عبادت بعد میں کروں گا پہلے اجڑے گھر کو آباد کروں گا۔ یہ اسلام ہے۔

آج ایک غریب چیخ رہا ہے' ہوٹل کے سامنے پڑا ہے۔ ہم اس کے سامنے بیٹھ کر بھنا ہوا گوشت کھاتے ہیں۔ اسلام نے کہا ہے کہ اس بھوکے کا بھی خیال کرو۔ **من اطعم مسلما علی جوع**۔ جو بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے خدا اس کو جنت کے میوے عطا کریں گے۔ انشاء اللہ۔

اسلام میں کپڑا بھی ہے

من کسی مسلما علی عرا جو ننگے مسلمان کو کپڑے دے' خدا اس کو جنت کا لباس عطا کریں گے۔ یہ اسلام ہے۔ اسلام میں مکان بھی ہے۔

ابوبکر صدیقؓ کا خلیفہ بننے کے بعد مزدوری کرنا

خلافت راشدہ کا دور عجیب گزرا ہے۔ خلافت راشدہ کے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ پہلے دن جب صدیق اکبرؓ نے بیعت کی اور چوک میں آئے تو کسی نے کہا' **الاجیر' الاجیر' الاجیر**۔ کوئی مزدور' کوئی مزدور' کوئی مزدور۔ ابوبکر نے کہا' **انا الاجیر** میں مزدور ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابھی تو آپ خلیفہ رسول اللہ بنے ہیں۔ فاروقؓ جیسے آپ کی بیعت کر رہے تھے' خالدؓ جنھوں نے آپ کی بیعت کی ہے۔ فرمایا آج گھر میں آٹا نہیں جو کچھ تھا مدنی کی جوتی پر قربان کر چکا ہوں۔

بیت المال سے ایک دونی بھی شوریٰ کی اجازت کے بغیر نہیں لوں گا۔ شام کو گھر میں کیا لے جاؤں گا۔ اس نے کہا میرا یہ دنبہ لنگڑا ہے' اس کو اٹھاؤ مزدوری دوں گا۔ دنبہ اٹھا کر بازار میں لے جا رہے ہیں۔ لوگ دوڑے امیر المومنین آپ نے دنبہ اٹھایا ہوا ہے۔ فرمایا دنبہ نہیں اٹھا رہا' اپنے بچوں کا پیٹ پال رہا ہوں۔ یہ خلافت راشدہ ہے۔

عمر فاروقؓ کا اپنی بیوی کو مشک نہ تولنے دینا

ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے پاس مشک آیا تو بیوی نے کہا' حضرت میں تول دوں' ترازو ہے۔ فرمایا تو تولے گی تو جو مشک تو اٹھائے گی تیرے ہاتھوں کو لگے گا۔ پھر تو نے اگر کپڑوں کو وہ ہاتھ لگا لیے' اور قیامت کے دن خدا نے حساب لیا کہ تو نے بغیر پوچھے مشک استعمال کیوں کیا تو عمر جواب کیا دے گا۔ یہ خلافت راشدہ ہے۔

خلافت راشدہ سنہری دور کا نام ہے

حضورؐ نے فرمایا' **علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین**۔ قرآن نے

کہا' اُولٰئِکَ ھُمُ الرَّاشِدُوْنَ۔ محمدؐ کا ہر یار راہ راست پر ہے۔
صدیقؓ کا دور' فاروقؓ کا دور' عثمانؓ کا دور' حیدر کرارؓ کا دور' سارے سنہری دور ہیں۔

حضرت علیؓ کا زمانہ اختلاف میں رہ گیا مگر ان کے فیصلے مشہور ہیں۔ حضرت علیؓ کی بہادری مشہور ہے۔ ضرب المثل ہے ہماری آنکھیں کھلی ہوئی ہیں' ہم سب کا احترام کرتے ہیں۔ دعا کرو خدا ہمیں خلافت راشدہ کا دور دکھائے۔ (آمین)

حضرت عمر فاروقؓ کے کارنامے

حضرت عمر فاروقؓ نے دس سال جو حکومت کی ہے وہ کمال کیا ہے۔ بائیس لاکھ مربع میل میں حضرت عمرؓ کے دور میں محمدؐ کا اسلام پھیلا ہے۔

کہتے ہیں کہ عمر نے کیا کیا؟ فاروق نے پانچ ہزار مساجد تعمیر کروائیں۔ میرے بھائیو! نو سو جامع مساجد' ہر مسجد میں قرآن کا قاری اور حافظ' ہر مسجد میں درس' ہر مسجد میں مؤذن و امام باتنخواہ' صرف حضرت عمرؓ کے دور میں سترہ ہزار صحابہ و اہل بیت کے بچے قرآن کے قاری و حافظ بنے۔ (سبحان اللہ)

یہ باتیں سب ہضم کر گئے ہیں' ناراض نہ ہونا۔ حیدر نے ایک خیبر کا قلعہ فتح کیا' فاروق نے پانچ سو قلعوں پر اسلام کا جھنڈا لہرایا۔ ان پانچ سو کا نام بھی کوئی نہیں لیتا۔ سات سو فوجی قرآن کے حافظ بنے۔ لاکھ کے قریب قرآن کے مختلف اجزا لکھ کر سارے ملک میں قرآن کو پھیلایا۔

سٹالن (انگریز) کے حضرت عمرؓ کے بارے میں الفاظ

مولانا سندھی نے فرمایا کہ میں نے روس میں اسلام پیش کیا' تو سٹالن نے کہا کہ آپ کون سا نظریہ پیش کرنا چاہتے ہیں' کس طرح کا اسلام پیش کرو گے' کیا نقشہ دکھاؤ گے؟ میں نے حضرت عمرؓ کا دور بتایا۔ اس نے کہا افسوس مجھے قوم گولی مار دے گی ورنہ عمر جیسا کوئی حاکم ملک میں پیدا نہیں ہوا۔ یہ انگریز کہتا ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صحابہ سے بدظنی سے بچائے۔ (آمین)

بدظنی سے بچو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ **اللہ اللہ فی اصحابی**۔ خدا کے قہر سے ڈرو۔ صحابہ کے بارے میں بدگمانی نہ کرو۔

ایک نعرہ سیکھ لو

دنیا صداقت میں تیرا نام رہے گا جواب میں کہو صدیقؓ تیرے نام سے اسلام رہے گا

دنیا عدالت میں تیرا نام رہے گا جواب میں کہو فاروقؓ تیرے نام سے اسلام رہے گا

دنیا سخاوت میں تیرا نام رہے گا جواب میں کہو عثمانؓ تیرے نام سے اسلام رہے گا

دنیا شجاعت میں تیرا نام رہے گا جواب میں کہو حیدرؓ تیرے نام سے اسلام رہے گا

دنیا شہادت میں تیرا نام رہے گا جواب میں کہو حسنینؓ تمہارے نام سے اسلام رہے گا

یہ اچھے الفاظ ہیں۔

صحابہؓ کے کام اللہ کو پسند ہیں

حضورؐ نے فرمایا **علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشد ین المھد یین** اللہ نے فرمایا' **وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ**۔ فرمایا لوگ کچھ بھی کہیں کملے والے تیرے یاروں کا ایمان مجھے پسند آگیا ہے۔ صحابہ کا ایمان کس کو پسند ہے؟ (اللہ کو) صحابہ کی خدمات کس کو پسند ہیں؟ (اللہ کو) صحابہ کے جذبات کس کو پسند ہیں؟ (اللہ کو) صحابہ کی دین سے محبت کس کو پسند ہے؟ (اللہ کو) یہ نہیں مانیں گے۔ (شیعہ) حضورؐ نے پہلے ہی فرما دیا۔ ایک حدیث سن لو' **ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابا واحبابا واصھارا فاجعلنی منھم مھاجرا و انصارا**۔ فرمایا اللہ نے مجھے چنا' میرے لیے میرے یار چنے۔ کچھ لوگ آئیں گے ان سے بغض رکھیں گے' لعنت کریں گے۔ **الا فلا تواکلھم**۔ خبردار! ان لوگوں کے ساتھ کھانا نہ کھانا۔ لمبی حدیث ہے۔ **علو اصم من القوا** صم میں ہے۔ پیران پیرؒ نے اس حدیث کو "غنیۃ الطالبین" میں نقل کیا ہے۔ "سوانح محرکہ" میں یہ حدیث ہے۔ علامہ سیوطی نے "تاریخ الخلفاء" میں لکھا ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں ان کے ساتھ محبت کرنے کی توفیق دے' جو صحابہ کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ وہ حضورؐ سے محبت کی

وجہ سے محبت کرتے ہیں۔

قرآن میں صحابہؓ کی شان

میں نے جہاں تک قرآن کو دیکھا ہے' ایک ہزار آیت ہے جس میں صحابہ کی تعریف ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ۔ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ۔

فرمایا جو مومن ہیں' مہاجر ہیں' مجاہد ہیں' صحابہ مومن تھے یا نہیں؟ (تھے) مہاجر تھے یا نہیں؟ (تھے) مجاہد تھے یا نہیں؟ (تھے) صحابہ مومن ہیں' مہاجر ہیں' مجاہد ہیں' تمغے بھی تین ہیں۔ خدا ان کو مبارک دیتا ہے کہ ان پر رحمت ہوگی۔ جہاں رحمت نازل ہو وہاں لعنت جا سکتی ہے؟ (نہیں)

ورضوان۔ جن سے خدا راضی ہوا' ساری دنیا ناراض ہو تو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے؟ (نہیں)

وجنت۔ جن کو خدا جنت دے دے' وہ جہنم کی طرف جا سکتے ہیں؟ (نہیں)

فرمایا' ان کے مراتب بھی تین ہیں ان کے تمغے بھی تین ہیں۔ یہ صحابہ ہیں۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ۔ سب سے پہلے جو آئے وہ مہاجرین و انصار۔ **وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔** ان سے خدا راضی ہے۔ قرآن میں محمدؐ کے یاروں کی تعریف موجود ہے۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ۔ اے کملی والے کے یارو! تمہارا ایمان مجھے پسند ہے۔

آپ جہاں سے بھی قرآن کا مطالعہ کریں۔ **لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ۔** یہ کون ہیں؟ (صحابہ ہیں) اللہ نے احسان مومنوں پر کیا۔ یہ مومن کون ہیں؟ (صحابہ)

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ یہ کون ہیں؟ (صحابہ)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ۔ یہ کون ہیں؟ (صحابہ)

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ۔ ایمان ایسا لاؤ جیسا محمدؐ کے صحابہؓ ایمان لائے۔ دعا کرو اللہ ہمیں ویسا ایمان نصیب کرے (آمین) صحابہ معیار ہیں۔

صحابہ کی استقامت

یا اللہ میری ماؤں بہنوں کو سمیہ جیسا ایمان عطا کر۔ (آمین) بی بی زنیرہ' بی بی لبیدہ' بی بی عاتکہ' جیسا ایمان عطا کر۔ (آمین) ان کی آنکھیں نکال دی گئیں' ایمان میں فرق نہیں آیا۔ سمیہ کو چیر دیا گیا مگر ایمان میں فرق نہیں آیا۔

یا اللہ ہمیں بلالؓ جیسا ایمان عطا کر۔ (آمین) سینے پر پتھر ہے' نیچے ریت ہے' ہاتھوں میں میخیں ہیں' گردن میں رسا ہے۔ امیہ کی مار ہے' بر سر بازار ہے' بڑا اضطرار ہے' بڑا بے قرار ہے' پھر بھی اقرار ہے' محمدؐ سے پیار ہے' پھر بھی ملال ہے' مدنی کا خیال ہے' رحمت سے مالا مال ہے' بالکل خوشحال ہے' خدا کی قسم فضل ذوالجلال ہے' یہ آمنہ کے لال کا کمال ہے۔ (سبحان اللہ)

کوئی دوسرا نظام کامیاب نہیں

اس ملک میں اگر کوئی نظام آ سکتا ہے تو وہ نظام خلافت راشدہ ہے۔ اس میں حیدر کرارؓ بھی آ جائیں گے۔ یہ آقا کے الفاظ ہیں' **علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین**۔ قرآن نے کہا' **اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ**۔ یہی ہدایت پر ہیں۔ اور حضورؐ نے فرمایا' **الخلافۃ ثلثون سنۃ**۔ نبی نے فرمایا' **الائمۃ من قریش**۔ آپؐ نے فرمایا' **خیر القرون**۔ زمانہ میرا اچھا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ قرنی کا زمانہ حضرت علیؓ تک آتا ہے۔ یہ محمدؐ کا زمانہ ہے۔ قرنی میں "ق" صدیقؓ کا ہے۔ "ر" عمرؓ کی ہے۔ "ن" عثمانؓ کا ہے۔ "ی" علیؓ کی ہے۔

حاکم وقت کی بیوی دائی اور خود ایک بدو کے ساتھ بیٹھا نظر آتا ہے

یا اللہ ایسا حاکم دکھا جس کی بیوی دائی نظر آتی ہو۔ ہمارا ایسا صدر گزرا ہے' آج تو بیگم صاحبہ اپنے برتن نہیں دھوتی۔ پتہ نہیں اپنا منہ بھی دھوتی ہے یا نہیں۔ بچوں کو بھی دوسروں کے حوالے کر دیتی ہے۔ مگر ایک وہ دور تھا کہ صدر کی حرم محترم دائی بن کر آ رہی ہے اور عمرؓ بدو کے ساتھ ایک سادہ آدمی بن کر بیٹھے ہیں۔ اللہ کی قسم ایسا صدر دیکھا گیا ہے۔

ایک بدو مدینے میں پھر رہا ہے' ادھر ادھر بھاگتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا' کیا بات ہے؟ کہنے لگا میں ابھی آیا ہوں۔ میری بیوی کو وضع حمل کی تکلیف ہے۔ بچہ پیدا ہونے کا وقت ہے۔ میں باہر کا آدمی ہوں' مدینے کی گلیاں نہیں جانتا' دائی کی تلاش ہے۔ بیوی کی بھی فکر ہے دائی کی بھی فکر ہے۔ فرمایا تو آرام کر تیری بیوی کہاں ہے۔ اس خیمے میں ہے۔ فرمایا دائی' ابھی آئی' ہوگی تمہارے ساتھ بھلائی۔ یہ بی بی ام کلثوم ہے۔ حضرت علیؓ کی بیٹی ہے۔ فاروقؓ کی حرم ہے۔ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کے داماد تھے۔ حضرت عمرؓ بھی قریشی ہیں اور خدا کی قسم فاروقؓ جیسا کسی اماں نے جنم نہیں دیا۔ دنیا آج بھی کہتی ہے کہ کوئی فاروقؓ جیسا مائیں بچہ جنم دیں تو دیکھیں۔ جو بھی حاکم بن کر آئے گا' وہ فاروقؓ کا غلام بنے گا تو پھر حکومت چلے گی۔

حضرت عمرؓ نے بیوی کو آٹا' گھی اور سامان دیا اور فرمایا کہ جاؤ اندر۔ خود بدو کے ساتھ بیٹھ گئے۔ پوچھا کیا حال ہے؟ کہنے لگا ٹھیک ہے۔ کیسے آئے ہو؟ کہنے لگا کہ مدینہ میں آیا ہوں۔ یہاں بچہ پیدا ہو تاکہ اس کا وظیفہ مقرر ہو جائے۔ پوچھا بتاؤ عمر کیسا ہے؟ کہنے لگا بڑا سخت ہے۔ اس کا درا وضو توڑ دیتا ہے۔ حضرت عمرؓ کا کوڑا تو پہاڑوں کو ٹھیک کر دیتا تھا۔ پہاڑ میں زلزلہ آیا تو کوڑا مارا' پہاڑ کا زلزلہ ختم ہو گیا۔ عربی میں درہ کہتے ہیں' اردو میں کوڑا کہتے ہیں۔

اس نے کہا کہ حضرت عمرؓ کا کوڑا بڑا سخت ہے۔ ادھر اندر سے آواز آئی' **یاامیر المومنین ان لاخیک ولدا ھنیئالک یا امیر المومنین**۔ امیر المومنین مبارک ہو' تیرے بھائی کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے۔ بچہ تو پیدا ہوا' جب اس نے امیر المومنین کا لفظ سنا تو اس کی حالت خراب' سراسر اضطراب۔ اس نے کہا کہ

جس کو میں کہہ رہا تھا کہ اس کا درہ سخت ہے' وہ تو یہی ہے۔ بے چارہ ہانپنے لگا۔ نیچہ کانپنے لگا' لرزنے لگا' ڈرنے لگا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا' بھائی! **ما ھو الا مسلم سید القوم خادمھم**۔ مجھے آج ناز ہے کہ تیری خدمت کا موقعہ مل گیا ہے۔ ڈرتے کیوں ہو' جاؤ اپنے بچے کا نام بیت المال میں لکھاؤ۔ اپنا نام بھی لکھاؤ۔ تمہیں بھی راشن ملے گا' بچے کا وظیفہ بھی ملے گا۔

بچہ پیدا ہوتے ہی وظیفہ مقرر ہو جاتا

بچہ پیدا ہوتا تھا تو وظیفہ مقرر ہو جاتا تھا۔ آج تو لاہور ڈسٹرکٹ جیل میں جاؤ تو بیس ہزار جرائم پیشہ پڑے ہوں گے۔ حضرت عمرؓ کے دور میں ڈسٹرکٹ جیل میں چار قیدی تھے۔ اتنا امن تھا' اتنی خوشحالی تھی کہ لوگ دیناروں کی جھولیاں بھر کر آتے تھے۔ زکوٰۃ دینے والے ہوتے تھے' لینے والا کوئی نہیں ہوتا تھا۔ اسلام میں یہ دور گزرا ہے۔

مال کی فراوانی کی حالت

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میرے پاس ناک صاف کرنے کے لیے ریشم کا رومال تھا۔ اللہ نے عرب کو اتنا نوازا مگر فاروق کا حال وہی تھا۔

جب حضرت عمرؓ بیت المقدس کے قریب پہنچے تو گورنر نے کپڑے پیش کیے تو پہننے سے انکار کر دیا۔

چار قسم کی تقریر

مولانا تاج محمود امروٹیؒ دین پور آئے۔ خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ نے قرآن پاک سامنے رکھ دیا اور فرمایا کہ آج تقریر کریں۔ ہمیں کیا پتہ ہے کہ ہم کیا بولتے ہیں۔ فرمایا حضرت تقریر کریں۔

خدا کی قسم تقریر چار قسم کی ہے۔ قولی' قلمی' قدمی' قلبی۔ دل سے بھی دعا نکلے' دل میں درد پیدا ہو تو دین کا اثر ہوتا ہے۔

اللہ والے کی نظر اور دعا

خلیفہ عبدالمالک نے بتایا کہ لاہور اسٹیشن پر غلام حسن سواداں والے بزرگ کھڑے تھے کہ ایک سکھ بڑے شاندار کپڑوں میں ملبوس تھا۔ حضرت غلام حسن نے کہا عبدالمالک نقشبندی یہ ایسی شکل والا سکھ جہنم کے قابل نہیں۔ کاش کہ خدا اسے محمدؐ کی غلامی عطا کرے۔ کعبے کی طرف منہ کر کے دعا کی اور پھر اس کی طرف دیکھا اور کہا اللہ حضرت عمرؓ کو بھی تو نے اسلام عطا کیا۔ اس بچے سکھ کو بھی محمدؐ کا غلام بنا دے۔ تھوڑی دیر گزری سکھ سامنے آیا اور امرتسر کی ٹکٹ ہاتھ میں تھی۔ کہنے لگا اس ٹکٹ کو پھاڑ دو اور محمدؐ کے دروازے کی ٹکٹ دے دو۔ میرے دماغ میں اسلام جاگزین ہوگیا ہے۔ پگڑی اتار کر کہا میرے بال بھی ایسے بنا دو' جیسے آپ یاروں کے ہیں۔ میری مونچھیں بھی کاٹ دو۔ میری شکل بھی درست کر دو۔ اب میں گرو نانک کو نہیں مانتا۔ اب میں حسینؓ کے نانے کو مانتا ہوں۔ (سبحان اللہ) یہ بھی تبلیغ ہے۔

ایک بار امرتسر میں بخاری مرحوم نے قرآن پڑھا تو کئی سکھ کھڑے ہوگئے۔ یہ گھڑیاں پھینک دیں اور رو کر کہا کہ بخاری خدا کا قرآن پڑھتا جا اور محمدؐ کا غلام بناتا جا۔

یہ سادہ لوگ ہیں..... چٹائیوں پر بیٹھنے والے

یہ سادے جو چٹائی پر بیٹھتے ہیں' ان کی زندگی اچھی ہے۔ انشاء اللہ آپ داغ دار نہیں دیکھیں گے۔ یہی ہمارے سادے لوگ ہیں **هولاء اباء ى فجئنى مثلهم اذا جمعتنا يا جرير المجامع** یہی ہمارے بڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے۔

خلافت راشدہ بتا رہا تھا۔ حضرت عمر جب بیت المقدس جا رہے تھے تو ایک غلام ساتھ ہے۔ ہمارے وزیر جائیں تو اسی اسی آدمی ساتھ ہوتے ہیں۔

(کسی نے چٹ دی کہ حضور کے زمانہ میں برقعہ نہیں تھا)

الجواب : عرب میں چادر اس طرح پہنتی تھیں **یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَا بِیْبِھِنَّ** پہلے عورتوں کو حکم ہے کہ **قُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ** پھر حکم ہے **وَ قَرْنَ فِی بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاھِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی** ان کو کہو کہ گھر میں رہیں۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ ان کی آواز پر پابندی ہے۔ **ایما امراۃ خرجت بیتھا وحلیتھا تتصوت** لا خیر فیہ حضورؐ فرماتے ہیں کہ جو عورت ایسا زیور پہن کے نکلتی ہے جو زیور چھن چھن کرتا ہے' ایک ایک قدم پر سات سات شیطان ناچتے ہیں اور ایک ایک قدم پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

عورت خوشبو نہ لگائے

حضورؐ فرماتے ہیں **ایما امراۃ خرجت معطرۃ لعنتہ الملا ئکۃ حتی تعود الی البیت** جو عورت گھر سے خوشبو لگا کر نکلتی ہے تاکہ لوگ خوشبو کو سونگھ کر میری طرف دیکھیں' فرمایا فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے ہیں' جب تک وہ عورت اپنے گھر میں واپس نہ آ جائے۔

بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں **کنا متلففات بمروطھن لم یعرفن من الغرس** انہوں نے سوال کیا ہے کہ برقعہ اس وقت نہیں تھا۔ بہرحال اس وقت اس قسم کی لمبی چادر ہوتی تھی۔ عورت کے ہاتھ اگر کپڑے سے نکلیں تو اجازت ہے۔ احرام میں منہ نکالنے کی اجازت ہے۔ کیونکہ وہ جگہ ہی ایسی ہے کہ وہاں کسی کی نگاہ کسی کی عورت پر نہیں ہوتی۔ وہاں نگاہ کعبے کے جلال پر ہوتی ہے۔

مومنات کو پردے کا حکم

فرمایا مومنات کو کہو کہ **یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَا بِیْبِھِنَّ** اپنے دوپٹے سے اپنے آپ کو چھپا لو۔ بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہم صبح کو اس طرح دوپٹے لے کر بیٹھتی تھیں کہ **لم یعرفن من الغرس** اندھیرا بھی ہوتا تھا اور ہم اس طرح دوپٹے میں

لٹکی ہوتی تھیں کہ پاس بیٹھی ہوئی عورت بھی پہچان نہیں سکتی تھی۔

آج بھی عرب میں بدو عورتیں ایک خاص قسم کا برقعہ پہنتی ہیں' جن سے صرف آنکھیں ظاہر ہوتی ہیں اور کوئی وجود ظاہر نہیں ہوتا۔

اسلام نے یہی کہا ہے **وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ** اپنے خاوند کے سوا کسی پر اپنی زیب و زینت کو ظاہر نہ کرو۔ اسلام نے ان کی آواز پر' ان کی نگاہ پر' ان کی خوشبو پر کنٹرول کیا ہے۔ بغیر ضرورت کے باہر نہ نکلیں۔

پیران پیر کے والد کا واقعہ

پیران پیر کے والد کہتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے لڑکی پیش کی کہ آپ اس سے نکاح کریں۔ کہنے لگا آنکھوں سے اندھی ہے' کانوں سے بہری ہے' ہاتھوں سے لولی ہے' پاؤں سے لنگڑی ہے' زبان سے گونگی ہے۔ قبول کر لو گے؟ میں نے کہا کر لوں گا۔ ہم ہوتے تو فوراً انکار کر دیتے۔ اس نے کہا میں ایسی لڑکی سے شادی کروں گا۔ فرماتے ہیں کہ جب وہ لڑکی نکاح میں آئی۔ میرے گھر آئی تو میں اندر گیا تو دیکھا کہ وہ تو چاند کا ٹکڑا ہے۔ میں تو باہر آگیا۔ میں نے کہا یہ وہ نہیں ہو سکتی۔ وہ تو کہتا تھا کہ اندھی ہے' بہری ہے۔ یہ تو ماشاء اللہ ٹھیک ہے۔

اس کے باپ نے کہا حضرت اندھی ہے۔ جب سے بالغ ہوئی ہے' غیر مرد کو اس نے نہیں دیکھا۔ یہ ہاتھوں سے لولی ہے۔ اس نے کسی کو ہاتھ نہیں لگایا۔ یہ پاؤں سے لنگڑی ہے' یہ کبھی گھر سے باہر نہیں نکلی۔ حضرت یہ بہری اس طرح ہے کہ کسی غیر مرد کی آواز اس نے نہیں سنی۔ میں نے اس لیے اس کو لنگڑا' لولہا' اندھا کہا اور میں نے آپ جیسے بندے کا انتخاب کیا' جو اس لڑکی کے قابل ہو سکتا ہے۔

نیک بیوی کا خاوند پر بھی اثر ہوتا ہے

میری بہنیں نیک ہوں تو خاوند پر اثر ہوتا ہے۔ اگر میری کوئی بہن غلطی کرے' قدم پھسل جائے تو سارے خاندان پر اثر ہوتا ہے۔ دعا کرو خدا ان کو بھی

حالات بنائے۔ (آمین)

یہ برقعہ جو ہاتھی کی سونڈھ ہے' یہ تو کہیں نہیں۔ اس میں تو سارے بال بھی نظر آتے ہیں' کان بھی نظر آتے ہیں' چہرہ بھی پورا نظر آتا ہے۔

فیشنی برقعہ بے حیائی پھیلاتا ہے

ایک شخص اپنی بیوی کو بٹھا کر گیا۔ جب وہ ادھر ادھر جائے تو وہ برقعہ چہرے سے ہٹا لے۔ جب خاوند پاس آئے تو فوراً برقعہ اوپر ڈال لے۔ اس نے کہا کہ! تو پردہ مجھ سے کر رہی ہے۔ اس نے برقعہ پکڑ کر پھینک دیا اور کہا کہ جب میں آتا ہوں تو پردہ ڈال لیتی ہو۔ میں چلا جاتا ہوں تو پردہ اتر جاتا ہے۔ یہ برقعہ تو ایک فیشن ہے' جس سے ہاتھ اور کان نظر آئیں۔ خدا کی قسم! یہ اور گناہ کی دعوت دیتا ہے۔ یہ برقعہ نہیں' یہ تو بے حیائی ہے۔ دوسرا برقعہ اپنے گھروں میں لاؤ' جو پاؤں تک ہوتا ہے۔ (ٹوپی والا برقعہ)

کمانڈر انچیف نے عمر کو لباس پیش کیا تو پہننے سے انکار کر دیا

میں بات ختم کر رہا ہوں۔ ایسا صدر گزرا ہے' کہ ایک غلام ساتھ ہے۔ عزیزو' و افر تمیزو' بھائیو' مسلمانو! جب وہ بیت المقدس کے قریب پہنچے تو نوکر سوار تھا۔ سردار کے کندھے پر مہار تھی۔ پادریوں نے پوچھا یہی ہے آپ کا حاکم امیر المومنین؟ حضرت سعدؓ نے کہا حاکم وہ نہیں جو اونٹنی پر سوار ہے۔ حاکم وہ ہے جس کے کندھے پر مہار ہے۔ غلام اسلم نے کہا کہ حضرت استقبال ہو رہا ہے۔ نعرۂ تکبیر ہے' مجمع کثیر ہے' جم غفیر ہے۔ وہ دیکھو وزیر ہے' وہ دیکھو مشیر ہے۔ مجھے بے عزت کرتے ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ مدینے تو واپس چلا جاؤں گا' عدل کے خلاف نہیں کروں گا۔ اب سواری کی باری تیری ہے۔

حضرت سعدؓ اکیلے ملے۔ کہنے لگے عمرؓ! کپڑے میلے' بال اجڑے ہوئے' پگڑی میلی ہے۔ لوگ کیا کہیں گے کہ یہ ہی جانشین رسول اللہؐ ہے۔ مدینے کا خلیفہ ہے

بڑے بڑے حاکم آئے ہوئے ہیں' پادری آئے ہوئے ہیں۔ حضرت سعد نے لباس پیش کیا اور کہا حضرت یہ کمربند باندھ لو۔ کرتہ پہن لو۔ پگڑی باندھ لو' تلوار ہاتھ میں لے لو۔ پتہ چلے کہ امیرالمومنین آ رہا ہے۔ مدنی کا جانشین آ رہا ہے۔

حضرت عمرؓ کہنے لگے **اعزنا اللہ بالاسلام** ہماری عزت کپڑوں میں نہیں' ہماری عزت اسلام میں ہے۔ اس نے کرتہ زور سے پیش کر دیا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کرتہ پہنا ہی تھا کہ نیند آ گئی۔ نیند میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوگئی۔ نبی کریمؐ کھڑے ہیں اور دیکھ کر فرماتے ہیں عمر! بادشاہ بن گیا ہے؟ محمدؐ کی فقیری بھول گئی؟ شاہی دماغ آ گیا؟ عمر برکت اسی لباس میں ہے۔ اتنی بات ہوئی' جاگ آ گئی۔ عمر نے کرتے کو پکڑا' ادھر پھینک دیا۔ وہ سارے حیران ہوگئے کہ کیا ہوگیا ہے۔ وہی سترہ پیوند والا کرتہ پہنا اور فرمایا تم مجھے رسول اللہ کا نافرمان بنانا چاہتے ہو۔ محمدؐ مجھے لباس بدلنے ہی نہیں دیتے۔ یہی کرتہ پہن کر یہ صدر قلعے پر آیا۔ وہ پادری اپنی کتابیں تورات' انجیل لائے اور حضرت عمرؓ کو دیکھ کر کہا کہ خدا کی قسم چیتھڑے کا ایک ایک پیوند تورات میں لکھا ہوا ہے۔ یہی شخص فاتح بیت المقدس ہے۔ اس سے مقابلہ کرنا موت کو پیغام دینا ہے۔ چابیاں لے کر قدموں میں پھینک دیں اور کہا کہ یہ بیت المقدس تیرے حوالے ہے۔ یہاں نماز پڑھو' نعرے لگاؤ' جو مرضی کرو۔ ہم جا رہے ہیں۔ تجھ سے مقابلہ کرنا موت کو پیغام دینا ہے۔ تو امیرالمومنین ہے' تو محمدؐ کا جانشین ہے۔ یہ پادری کہہ رہے ہیں۔ ایک دور تھا کہ تمہارے کردار اور صورت کو دیکھ کر علاقے فتح ہو جاتے تھے۔ (بے شک) دعا کرو خدا وہی فاروقی دور عطا کرے۔ (آمین) وہی خلیفہ عطا کرے کہ جس کی بیوی دائی نظر آتی ہو' خود بدو کا خادم نظر آتا ہو۔

دعا کرو خدا ہمارے نقشے مردوں والے بنائے۔ (آمین) اسلام نے مرد کو داڑھی دی ہے۔ یہ زینت ہے۔ عورت کے سر پر بال یہ سنت بتول ہے۔ مسلمان کے منہ پر داڑھی یہ سنت رسول ہے۔ اللہ ہماری ماؤں' بہنوں کو سنت بتول کی حفاظت کی توفیق عطا کرے۔ ہمیں سنت رسول کی حفاظت کی توفیق عطا کرے۔ (آمین) دعا کرو

دونوں چیزیں مل جائیں۔ (آمین)

نبی کے یاروں کا ایمان اللہ کو پسند ہے

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ اے کملی والے میں بتا رہا ہوں کہ تیرے یاروں کا ایمان مجھے پسند ہے۔ **وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ** محمد کے یارو! یہ اللہ کا دیا ہوا ایمان' جو تمہارے دلوں میں ہے' یہ خوبصورت لگ رہا ہے۔ جس طرح شہد کا شربت' کلائی پر گھڑی' سر پر ٹوپی' زلفیں اچھی لگتی ہیں۔ فرمایا ان کے دلوں میں ایسا شاندار ایمان ہے کہ ان کے دل چمک رہے ہیں۔ **وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ** کفران کے لیے خراب چیز ہے **وَالْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ** گناہ اور عصیان ان کے لیے گندی چیز ہے' مکروہ ہے' حرام ہے **اُولٰئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ** محبوب تیری ساری جماعت ہدایت پر ہے۔ یہ قرآن ہے۔

خلفاء راشدین کا عمل بھی سنت بن گیا

نبیؐ نے فرمایا علیکم **بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشد ین المھد یین** میرے طریقے اور میرے صحابہ کے طریقے پر چلو۔ یہ جو آج امام کے سامنے اذان دی جاتی ہے' امام خطبے کے لیے بیٹھتا ہے' یہ حضرت عثمان کے دور میں شروع ہوئی۔ یہ سنت ہو گئی۔

تین طلاقوں کا مسئلہ فاروق کے دور میں آیا کہ ایک شخص نے تین طلاقیں اپنی بیوی کو دیں تو عمرؓ نے فرمایا تینوں واقع ہو گئی ہیں۔

یہ جو صفا مروہ میں دوڑتے ہیں اور تین مرتبہ کعبے کا طواف کرتے ہوئے رمل کرتے ہو' یہ صحابہ کی غلامی ہے۔ یہ رکوع کے بعد کہتے ہو **ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ** یہ ایک صحابی کا قول ہے۔

بلال صبح کو حضورؐ کے پاس آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما رہے تھے۔ نماز کو دیر ہو رہی تھی۔ **الصلوۃ خیر من النوم** حضرت نیند سے نماز

بہتر ہے۔ یہ نہیں کہا کہ اٹھو۔ نبی کریمؐ باہر نکلے۔ فرمایا **ما احسن کلمۃ فلن اجعلھا فیھا اذان الفجر** آئندہ اذان میں کہا کرو تاکہ بلال کی آواز قیامت تک گونجتی رہے۔ سبحان اللہ! یہ دین بن گیا۔

دور فاروقی سے لے کر آج تک مکہ و مدینہ میں بیس تراویح ادا کی جاتی ہیں

یہ تراویح باقاعدہ باجماعت حضرت عمرؓ کے دور میں شروع ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے صحابہ کو جمع کر کے کہا کہ تراویح پڑھی جائیں اور کم از کم بیس رکعتیں ہوں تاکہ لوگ آرام سے پڑھیں اور سارا قرآن پورے ماہ رمضان میں پڑھا جائے۔ یہ فاروق کے دور میں شروع ہوا۔ آج تک مکہ مدینہ میں بیس رکعتیں تراویح پڑھی جاتی ہیں' جس پر حضرت عمرؓ نے مہر خلافت ثبت کی۔ تمام صحابہ نے تائید کی۔ قیامت تک وہ تراویح رہے گی۔ حافظ آتے رہیں گے' قرآن سناتے رہیں گے۔ یہ صحابہ کا طریقہ ہے۔ **علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین** میرے اور خلفاء راشدین کے طریقے پر چلو۔ **تمسکوا بھا** ہاتھ سے پکڑو۔ **عضوا علیھا بالنواجذ** جس طرح داڑھوں سے کسی چیز کو مضبوطی سے پکڑا جاتا ہے۔ اس طرح مضبوطی سے پکڑو۔ دین میں نئی چیز داخل نہ کرو۔ ہر نئی چیز بدعت ہے۔ بدعت جہنم میں لے جانے والی ہے۔ اللہ ہمیں دین میں داخلت سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ و اہل بیت سے سچی محبت عطا کرے۔ (آمین)

خلافت راشدہ بتا رہا ہوں (حیائے عثمانؓ)

حضرت عثمانؓ! یہ اللہ کا وہ بندہ ہے کہ حضورؐ ایک دفعہ مجلس میں تشریف فرما ہیں۔ تمام صحابہ آ رہے ہیں۔ کملی والے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب یہ حضورؐ کا یار وفادار تابعدار آیا' آپ نے چادر کو درست کیا۔ ویسے **کان رسول اللہ احیٰ من العذرا** بی بی صدیقہ فرماتی ہیں کہ عرب کی کنواری لڑکی کی آنکھوں میں اتنی حیا نہیں تھی' جتنی مصطفیٰ عربی کی آنکھ میں حیا تھی۔ لڑکیوں کی نگاہ نبی کے چہرے پر اٹھ جاتی مگر پیغمبر کی نگاہ کبھی نہیں اٹھتی تھی۔ حیا بڑی چیز ہے۔ دعا کرو خدا ہمیں بزرگوں

کا حیاء عطا فرمائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ ہمیں غیرت و حیا عطا فرمائے (آمین) **اذا لم تستحی فاصنع ماشئت** جب حیا نہ ہو تو بندہ بے حیا ہو جاتا ہے۔ عورت حیادار ہو تو پردہ دار ہے۔ بے حیا ہو تو چکلے کی کنجری ہے۔ اللہ ہمیں حیا عطا فرمائے۔ **الحیاء شعبۃ من الایمان** وقت نہیں ورنہ میں صرف حیا پر تقریر کروں کہ حیا کیا ہے۔

حاضرین مکرم! نبی معظم نبی محترم نبی محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ صحابہ آ رہے ہیں۔ آپ کی چادر مبارک صرف پنڈلی تک ہے۔ اس کو بھی سنبھال کر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئے۔ بن ٹھن کے ایک صحابی نے پوچھا حضرت ابوبکر صدیق آئے' فاروق آئے' حیدر کرار عبداللہ بن مسعود سارے آئے۔ آپ بے تکلف بیٹھے رہے۔ یہ عثمان غنیؓ آئے تو آپ کا انداز بدل گیا تو پیغمبر کی زبان فیض ترجمان گوہر فشان سے اعلان و بیان بر سر میدان جاری ہوا۔ فرمایا **اما استحی من رجل تستحی منہ الملائکۃ** اس اللہ کے بندے سے مصطفیٰؐ حیا نہ کرے' جس سے عرش کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟ (سبحان اللہ) حضرت عثمان غنیؓ سے پوچھا گیا کہ آپ صاحب حیا کیسے ہیں۔ فرمایا جب سے میں نے حد بلوغ میں قدم رکھا ہے' میں نے کسی کی لڑکی کو میلی نگاہ سے نہیں دیکھا۔ پوچھا گیا کہ صاحب حیا کیسے ہو۔ فرمایا میں غسل خانے میں بھی نہاتا ہوں تو کپڑا باندھ کر تاکہ خدا کے فرشتے بھی مجھے ننگا نہ دیکھیں۔ (سبحان اللہ)

پوچھا گیا کہ آپ صاحب حیا کیسے ہیں۔ فرمایا جب سے اس ہاتھ کو پیغمبر کے ہاتھ پے رکھا ہے' نہ اس سے کسی کو تھپڑ مارا' نہ کسی کو ایذا دی۔ نہ کبھی اس ہاتھ سے مکروہ جگہ پر کھجلی کی۔ محمدؐ کو دیے ہوئے ہاتھ کی حیا اور لاج رکھی ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ میں یہ صفات تھیں۔ حضور پاک اس لیے فرماتے ہیں **لکل نبی رفیق و رفیقی فی الجنۃ عثمانؓ** ہر نبی کے ساتھ جنت میں ایک ساتھی جائے گا۔ فرمایا ہجرت کی رات ابوبکر ساتھی تھا۔ معراج کی رات جبرئیل ساتھی تھا' جنت میں عثمانؓ ساتھی ہوگا۔

میرے صحابہ پر نکتہ چینی کرنے والے کے عمل برباد ہو جائیں گے

حضورؐ فرماتے ہیں جب عثمان غنیؓ غزوۂ تبوک میں تشریح نہیں کر رہا ہوں' صرف آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ میں تو یہ کہوں گا کہ حضرت حسینؓ کربلا میں مظلوم تھے' عثمان غنیؓ آج تک مظلوم ہے۔ آج تک دنیا کہتی ہے غاصب تھے' خلافت کے لائق نہیں تھے۔ دنیا آج بھی کہتی ہے کہ وہ صحیح نہیں تھے۔ ان پر الزامات صحیح تھے۔ نعوذ باللہ دنیا منافق اور یہودیوں سے متاثر ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں یاران مصطفیٰ کے لیے ہمارے دل کو صاف فرما دے۔ لاہور کے در و دیوار و میرے پیارو! حضور نے فرمایا **اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذو ھم غرضا من بعدی** خدا کے عذاب اور قہر سے ڈرنا۔ میرے صحابہ کے خلاف کوئی بات زبان سے نہ نکلے۔ میرے صحابہ کے بارے میں کوئی نکتہ چینی نہ کرنا' گلہ نہ کرنا' اعتراض نہ کرنا۔ اگر اعتراض کیا تو تمہارے اعمال کی خیر نہیں ہے۔ اللہ ہمیں تمام صحابہ سے محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

عثمان تیرے جنت میں جانے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں

عثمان غنیؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دعوت و تبلیغ پر مسلمان ہوئے۔ صدیق اکبرؓ نے جب دکان کھولی اور قرآن مجید شروع کیا تو تیرہ انسانوں نے صدیق کا قرآن سن کر محمدؐ کا اسلام قبول کیا۔ ان میں حضرت عثمان غنیؓ بھی ہے۔ غالباً ہمتیس سال یا اٹھتیس سال عمر ہے اور جب شہید ہوئے ہیں تو بیاسی سال کی عمر ہے تو حضرت عثمان غنیؓ کے متعلق حضور نے فرمایا ایک دفعہ انہوں نے دس ہزار کی تھیلی پیش کی اور حضور پاکؐ کو غزوۂ تبوک میں تقریباً تہائی حصہ لشکر کا خرچہ اسی اللہ کے بندے نے عطا کیا۔ ایک ہزار گھوڑا اور کئی اونٹ۔

حضور پاکؐ نے تھیلی میں ہاتھ ڈال کر فرمایا **ماضر عثمان ماعمل بعد ھذا الیوم** عثمان! آج تو نے جہاد کے لیے جو چندہ دیا اور جیش کے لیے تعاون کیا' میں نبی اعلان کرتا ہوں اب جنت کے داخلے تک کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ یہ

آقا کے الفاظ ہیں۔

مصطفیٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل

خلافت راشدہ کے آخری تاجدار کی بات کر کے ختم کرتا ہوں

یا علی کہنا گستاخی ہے

جو لوگ یا علی کہتے ہیں وہ بھی علی کے گستاخ ہیں۔ اس لیے کہ رضی اللہ عنہ نہیں کہتے۔ ہم حیدر کے بھی غلام ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں ان کی گردن میں رسہ ڈال کر گھسیٹا گیا۔ یہ ان کی توہین ہے۔ جو شیر ہو' اس کو گھسیٹا نہیں جا سکتا۔ جنگل کا شیر بھی کسی کے سامنے نہیں جھکتا۔ خدا کی قسم خدا کا شیر خدا کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھکتا۔

تم فقط کہتے ہو یا علی۔ ہم کہتے ہیں حیدر ہے' شیر ببر ہے' فاتح خیبر ہے' قاتل النصر ہے' ذی قدر ہے' ابوطالب کا پسر ہے' حسین کا پدر ہے' بتول کا شوہر ہے' محمد کا برادر ہے' نڈر ہے' بہادر ہے' ذی قدر ہے۔ تم کہتے ہو یا علی مدد۔ ہم کہتے ہیں حیدر کرار ہے' شیر جرار ہے' صاحب ذوالفقار ہے' ہاتھوں میں تلوار ہے' لشکر کفار ہے' علی کا وار ہے' گرچہ کافروں کی قطار ہے' لاکھوں ہے یا ہزار ہیں' جہاں سے نکلے علی کا بیڑا پار ہے' جانثار ہے' صحابہ کا وفادار ہے' محمد کا تابعدار ہے۔ اس لیے ہمیں علی سے پیار ہے۔ علی کی داڑھی یہاں تک تھی' (اشارہ ناف تک)

نعرۂ حیدری جو حیدر نے خیبر میں لگایا تھا' علی کے بازوؤں میں جس نے قوت دی' وہ کون ہے؟ (اللہ) میرے نبی کے سر پر جس نے تاج رکھا' وہ کون ہے (اللہ) پیغمبر ہاتھ اٹھائے فاروق پہنچ جائے۔ پہنچانے والا کون ہے؟ (اللہ) ایک رات میں جس نے محبوب کو سیر کروائی' وہ کون ہے؟ (اللہ) نبی اشارہ کرے چاند کو دو ٹکڑے کر دے' وہ کون ہے؟ (اللہ) پیغمبر سجدہ کرے' امت بخشی جائے۔ بخشنے والا کون ہے؟ (اللہ) نبی مانگتا رہے گا' خدا دیتا رہے گا۔

صحابہ کے منکر دین کے منکر ہیں

آج مولوی عبدالشکور کہتا ہے' جنہوں نے صحابہ کو چھوڑ دیا' صحابہ کی شان کو چھوڑ دیا' خدا کی قسم! انہوں نے قرآن کو چھوڑ دیا۔

ان کے پاس قرآن ہے؟ (نہیں) قاری ہیں؟ (نہیں) مدرسے ہیں؟ (نہیں) رمضان کی تراویح ہیں؟ (نہیں) قرآن مجید کے مدرسے ہیں؟ (نہیں) نہ ان کے پاس قرآن ہے' نہ نبی کا فرمان ہے' نہ نبی کا کلمہ ہے' نہ مدینے کی اذان ہے۔ مہربانی کرو۔ مجھے سمجھاؤ۔ میں نے کئی دفعہ مکہ بھی دیکھا' مدینہ بھی دیکھا۔ دین کتاب و سنت میں ہے۔ دین مکہ مدینہ میں ہے۔ دین صحابہ و اہل بیت میں ہے۔

چلو میں میدان میں نکلتا ہوں۔

مدینے میں تعزیے ہیں؟ (نہیں۔

وہاں بی بی بتول سو رہی ہے' حسن پاک کی قبر بھی وہاں ہے' حسینؓ کا سر مبارک بھی وہاں ہے۔ حیدر کی مسجد بھی وہاں ہے' بتول کا گھر بھی وہاں ہے۔

وہاں ماتم ہے؟ (نہیں) تعزیے ہیں؟ (نہیں) یہ ذاکر ہیں؟ (نہیں) یہ مرثیے ہیں؟ (نہیں) یہ ملنگ ہیں؟ (نہیں) امام باڑے ہیں؟ (نہیں) نعرۂ حیدری ہے؟ (نہیں)

دوسری طرف آئیں۔

مکہ اور مدینہ میں گیارہویں شریف ہے؟ (نہیں) قوالی شریف؟ (نہیں) عرس شریف؟ (نہیں) جمعراتاں ہیں؟ (نہیں) یہ میلے ہیں؟ (نہیں) قبروں پر چڑھاوے ہیں؟ (نہیں) یہ قبے ہیں؟ (نہیں) یہ نعرۂ رسالت ہے؟ (نہیں)

عزیزو! عقیدۂ پاکستان والا نہ عقیدہ قرآن والا۔ نبی کے فرمان والا' اللہ کے گھر والا' محمد کے در والا۔

صحابہ کرام اہل بیت عظام' حیدری نعرہ بھی میرے پاس ہے۔ نعرۂ حیدری اللہ اکبر' حیدر مدد کرتا ہے۔ یا خدا مدد کرتا ہے؟ (خدا مدد کرتا) حیدر کے پاس چالیس آدمیوں کی طاقت ہوگی۔ خدا کے پاس ساری کائنات کی طاقت ہے۔

حضرت حیدر نے جو فرمایا میرے دل کا سرور ہے' عبدالشکور مجبور ہے۔

(سبحان اللہ)

حیدر میرا ہے' حیدر کی داڑھی مبارک ناف تک تھی۔ حیدر سنت' مبارک بناتے تھے' مونچھیں کتراتے تھے۔ حیدر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے تھے۔ حیدر مسجد نبوی میں نماز پڑھتے تھے۔ حیدر کی اذان بھی یہی تھی' حیدر کا قرآن بھی یہی تھا۔ حیدر کا وہی کلمہ تھا' جو صدیق پڑھتا تھا۔ ان کا فرق نہیں تھا۔ حیدر کی مسجد بھی دیکھ آیا ہوں۔ حیدر بہادر تھے۔ تمہارے حیدر کے گلے میں رسہ اور گھسیٹ رہے ہو میں تو حیران ہوں تم کیا کر رہے ہو۔ بتول کو کھجوروں کے لیے بے پردہ کر رہے ہو۔ ظالمو! تم تو دشمن ہو۔ یعنی قرآن بکری کھا گئی۔ حدیث پر اعتبار نہیں۔ صحابہ منافق تھے۔ اہل بیت تقیہ باز' مومن آپ ہیں؟ میں تو حیران بیٹھا ہوں۔ اللہ تمہیں ہدایت دے۔ میں آپ کا بھائی ہوں۔ آؤ مل کے چلیں گے۔ اگر تمہیں ضرورت ہے نعروں کی تو تمہیں نعرے بھی سنا دوں گا۔ تمہیں بیت اللہ بھی لے چلوں گا۔ وہاں اور نعرہ نہیں لبیک اللھم لبیک وہاں نعرہ یہی ہے۔

حضرت علی کو جو ملا حضورؐ کی برکت سے ملا

اللہ تمہیں ہدایت بخشے۔ صحابہ سب برحق ہیں۔ صدیق کی صداقت ہے' فاروق کی عدالت ہے۔ عثمان کی سخاوت ہے' حیدر کی شجاعت ہے۔ محمد کی غلامی میں برکت ہے:

حیدر کو جو برکت ملی' حضورؐ سے ملی۔ حیدر ایک بچہ تھا' کھیل رہا تھا۔ کلمہ پڑھا' مسلمان ہوگیا۔ بیٹی دی' داماد رسولؐ بن گیا۔ آنکھوں میں لعاب لگایا تو آنکھوں کو شفا ہوگئی۔ پیغمبر نے سوتے کو جگایا تو ابوتراب بن گیا۔ جھنڈا دیا صاحب لوا بن گیا۔ حضور نے تلوار دی' صاحب ذوالفقار بن گیا۔ پیغمبر نے بہادری دی تو حیدر بن گیا۔ بتول کا شوہر بن گیا' حضور نے سینے پر ہاتھ مارا تو فاتح خیبر بن گیا۔ یہ حضورؐ کی برکت ہے۔ یہ کہتے ہیں جبرئیل بھول گیا۔ آنا تو حضرت علیؓ کے پاس تھا۔ ستائیس سال بھولتا رہا۔ یعنی علی نبی ہوتا۔ نبی نبی نہ ہوتا؟ کروڑوں حیدر نبیؐ کے غلام ہیں۔ محمد سید

الانبیاء ہیں۔

حضرت حیدر کی آنکھوں میں درد ہے' آنکھ نہیں کھل رہی۔ حضورؐ خیبر پر بھیجنا چاہتے ہیں۔ حضرت نے کہا **لی عینی رمد یارسول اللہ** محبوب میری آنکھوں میں درد ہے۔ فرمایا **اللھم شف عینی علی** مولا میرے علی کی آنکھوں کو تو شفا عطا فرما۔ پیغمبر کا لعاب لگا تو آنکھیں روشن ہو گئیں۔ حیدر نے کہا درد ہے فرمایا **اللھم ثبتہ** مولی میرے حیدر کو پہاڑوں سے زیادہ ثابت قدم رکھنا۔ محمدؐ کا ہاتھ لگا تو حیدر فاتح خیبر بن گیا۔

اللہ کو اسلام پسند ہے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام دین اللہ کے نزدیک جو مقبول ہے' نہ شیعیت ہے' نہ رافضیت ہے' نہ دیو بندیت' نہ وہابیت نہ بریلویت' نہ بدعت دین اسلام ہے۔ اسلام کا کون سا کلمہ ہے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** اسلام میں اذان بلالی ہے یا خیالی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا میرے مدینے میں گمراہی نہیں آئے گی۔ قرآن کہتا ہے **اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ** تمام کائنات کی ہدایت کا مرکز مکہ ہے۔ قرآن بھی مکہ والا۔ تمہارا قرآن بکری کھا گئی۔ بکری کو تم کھا گئے۔ قرآن کل صحیح تھا' آج بھی صحیح ہے۔ کسی صدر کو بھی جرات نہیں کہ زیر' زبر میں فرق کرے۔ کرے تو سپاہی بھی پکڑے گا۔ گورنر کو بھی جرات نہیں۔ دعا کرو خدا ہمیں قرآن والے گورنر عطا کرے۔ قرآن رہے گا' جھگڑے چھوڑو۔ دین وہی ہے جو مکہ سے اٹھا' مدینے میں چمکا' قرآن میں پہنچا۔ حدیث میں آیا' مصطفیٰ نے بتایا' خلفاء راشدین نے اس کو چلا کر دکھایا۔

حضور کے الفاظ **علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین** پیغمبر فرماتے ہیں جو میں کام کروں' وہ بھی سنت ہے' جو میرے جانشین کریں' وہ بھی سنت ہے۔

ترتیب نبوی

ترتیب وہی رہے گی جو قرآن اور پیغمبر نے دی۔ **ابوبکر فی الجنۃ' عمر فی الجنۃ' عثمان فی الجنۃ' علی فی الجنۃ** حضرت علی کا کتنا نمبر ہے؟ (چوتھا)
یہ ترتیب میں دے رہا ہوں یا مصطفیٰ دے رہے ہیں؟ (مصطفیٰ دے رہے ہیں)

حضورؐ نے فرمایا **رحم اللہ ابا بکر ارحم امتی بامتی ابوبکر اشد ھم فی امر اللہ عمر۔ اصدقھم حیاءً عثمان اقضاھم** علی کتنا نمبر ہے؟
(چوتھا) یہ کون دے رہا ہے؟ (حضور)

قرآن کی طرف آتا ہوں۔ **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ (صدیقؓ) اَشِدَّ اءُ عَلَی الْکُفَّارِ (عمرؓ) رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ (عثمانؓ) تَرَاھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا (حیدر کرارؓ)** جو قرآن کہتا ہے' وہی نبی کا فرمان کہتا ہے۔ یہی میرا بیان کہتا ہے۔

نبی کے وارث علماء اور مراثیوں کے وارث مرثیے پڑھنے والے

حدیث سناؤں یا مرثیے سناؤں؟ (حدیث سناؤ) میں مراثی نہیں' نہ مراثی کا بیٹا ہوں۔ مجھے مرثیے نہیں آتے۔ میں حسین ڈھکو نہیں۔ نبی کریمؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے وارث ذاکر ہیں۔ **العلماء ورثۃ الانبیاء بامر الناس اعلمکم اکرمو العلماء انما یخشی اللہ من عباد ہ العلماء زورُ العلماءُ** قرآن و حدیث میں علماء کا ذکر ہے **فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنا کم فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد** میرے مصلے پر کوئی چیئرمین' ایم۔ این اے کھڑا نہ ہو' ذاکر کھڑا نہ ہو۔ وہی آئے' جس کے سینے میں محمد کے دین کا علم ہو۔ علماء وارث ہیں' ذاکر وارث نہیں۔

حضورؐ نہ مرثیے پڑھتے تھے' نہ سنتے تھے۔ پیغمبر کے دور میں نہ قوالی تھی' نہ سوز خانی تھی۔ کبھی علیؓ نے قوالی کی؟ حضرت حسنؓ و حسینؓ کے دور میں ہوئی۔ یہ تمہاری اپنی باتیں ہیں۔ آج بھی مسجد نبوی میں قوالی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ پانچ چیزوں سے محبت کریں گے اور پانچ چیزوں کو بھلا دیں گے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دوسرے موقع پر) ارشاد فرمایا: کہ میری اُمت پر ایک ایسا دورِ نافرجام بھی آئے گا جب کہ میری اُمت کے لوگ پانچ چیزوں سے محبت کریں گے جن سے محبت نہیں کرنی چاہیئے اور ایسی پانچ چیزوں کو فراموش کر دیں گے جنھیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔

(۱) دنیائے دوں کو توبے طرح چاہیں گے اور آخرت کو دِل سے بُھلا دیں گے۔

(۲) اپنے فانی مکانات سے لو لگائیں گے اور قبر کی وحشتوں کو بھول جائیں گے۔

(۳) مال و دولت پر بُری طرح ریجھیں گے اور قیامت کے حساب و کتاب کو یاد نہ رکھیں گے۔

(۴) اپنے بال بچوں سے تو والہانہ محبت کریں گے اور فردوسِ بریں کی حورانِ جمیل کو فراموش کر دیں گے۔

(۵) اپنی ذات سے عشق کریں گے مگر بھولے سے بھی خدا کا نام نہ لیں گے ایسے بدبخت مجھ سے الگ ہیں اور میں اُن سے بیزار و دُور ہوں، اُن سے میرا کوئی تعلق نہ ہوگا اور وہ ہر جگہ ناکام و نامراد رہیں گے۔

(المنبہات علی الاستعداد لیوم معاد، مترجم۔ ص: ۱۱۳ تا ۱۱۴)

فضائل شب براۃ

اور

احترام والدین

الحمدللّٰہ وکفیٰ و الصلوٰۃ و السلام علیٰ من لا نبی بعدہ ولا رسول بعدہ ولا رسالۃ بعدہٗ صاحب التاج و المعراج الذی اسمہٗ مکتوب فی الانجیل والتوراۃ ناسخ الملل و الادیان قاطع المشرکین بالسیف و السنان۔ ارسلہ اللّٰہ الی الناس بالحق بشیراً و نذیراً وداعیا الی اللّٰہ باذنہ و سراجاً منیراً۔ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ و ازواجہ و احبابہ وسلم تعلیماً کثیراً کثیراً کثیرا۔ فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ان اللّٰہ لا ینظر الی صورکم ولا الی اموالکم و فی روایۃ ولا الی انسابکم ولکن اللّٰہ ینظر الی قلوبکم و اعمالکم و فی روایۃ و نیاتکم۔

وقال النبی ﷺ الدنیا مزرعۃ الاخرۃ

وقال النبی ﷺ الدنیا دارالعمل والاخرۃ دارالجزاء۔

وقال النبی ﷺ الیوم عمل و غدا حسابا ولا عمل۔

وقال النبی ﷺ من دخل القبر بلازاد فکانما رکب البحر بلا سفینۃ۔

وقال النبی ﷺ اذا مات الانسان انقطع عملہ الا من ثلث صدقۃ جاریۃ و ولد صالح یدعولہ او علم ینتفع بہ۔

وقال النبی ﷺ کل عین باکیۃ یوم القیامۃ الا عین ثلاث عین بکت من خشیۃ اللّٰہ و عین باتت حرست فی سبیل اللّٰہ وعین غضت عن محارم اللّٰہ او کما قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

وقال النبی ﷺ ینزل ربنا فی اخر لیلۃ من نصف شعبان

فینادی مناد من السماء هل من مستغفر یغفرلہ' هل من تائب یتاب لہ' هل من مسترزق یسترزق لہ رجب شهرالله' و شعبان شهری' و رمضان لامتی

وقال النبی صلی الله علیه وسلم الحج الی الحج و رمضان الی رمضان' و الجمعة الی الجمعة و الصلوة الی الصلوة کفارات لما بینهن'

وقال النبی ﷺ نوم الصائم عبادة و صمته تسبیح ودعائه مستجاب و عمله مضاعف و ذنبه مغفور او کما قال النبی ﷺ

وقال النبی ﷺ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ التوبة النادمة او کما قال النبی ﷺ

وقال النبی ﷺ اتق المحارم تکن اعبد الناس و احسن الی جارک تکن مؤمنا و احب لاخیک ما تحب لنفسک تکن مسلما و لا تکثر الضحک فان کثرة الضحک تمیت القلب او کما قال النبی ﷺ

وقال النبی ﷺ مدارسة العلم خیر من الدنیا و ما فیها' المومن فی المسجد کسمک فی الماء و المنافق فی المسجد کطیر فی القفس او کما قال النبی ﷺ

و قال النبی ﷺ اربع من سعادة المرء ان یکون زوجته' صالحا و ان یکون اولاده بارا" و ان یکون خلطاءه صالحین و ان یکون رزقه فی بلده او کمال قال النبی ﷺ

وقال النبی ﷺ ید الله علی الجماعة من شذ شذ فی النار ایاکم و الفرقة فانما هی الهالکة

وقال النبی ﷺ ایها الناس انه لا نبی بعدی و ان ربکم واحد و نبیکم واحد و قبلتکم واحد و دینکم و احد و ابا کم واحد او کما قال

النبی ﷺ

صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم۔

قدم قدم پہ برکتیں نفس نفس پہ رحمتیں
جدھر جدھر سے وہ شفیع عاصیاں گذر گیا

جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گذر گیا

سید و سرور و محمد نور جہاں
بہتر و مہتر و شفیع مجرماں

بہترین و بہترین انبیاء
جز محمد نیست در ارض و سماء

نبی گویند چناں یا چنین
بہر صورت تسر الناظرینی

ز سر تا پا ز پا تا سر کہ بینم
حسینی دلنشینی نازنینی

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافرو گبرو بت پرستی باز آ

ایں درگہ ما درگہ نا امیدی نیست
صد بار گر توبہ شکستی باز آ

جب میں کہتا ہوں کہ یااللہ میرا حال دیکھ
حکم ہوتا ہے کہ تو اپنا نامہ اعمال دیکھ

عصیاں سے روسیاہ ہیں مجرم پرخطا ہیں
کھوٹے ہیں بے حیا ہیں لائق صد سزا ہیں

در پہ تیرے آگئے ہیں

ظلمت ہماری مٹا دے ظلمت مٹانے والے
بگڑی ہماری بنا دے بگڑی بنانے والے

ما ان مدحت محمدا بمقالتی
ولکن مدحت مقالتی بمحمد

فاق النبیین فی خلق و فی خلق
ولم یدانوہ فی علم ولا کرم

و کلھم من رسول اللہ ملتمس
غرفا من البحر او رشفا من الدیم

یا رب صل وسلم دائما" ابدا"
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

ھو الحبیب الذی ترجی شفاعتہ
لکل ھول من الاھوال مقتحم

درود شریف پڑھ لیں۔

علماء امت' حاضرین خلقت' مجلس با برکت' مکرم حاضرین' محترم سامعین' بزرگان دین' اصاغرین و اکابرین' علماء کرام کی تقاریر' دلپزیر' پر تاثیر' دلائل فضائل' خصائل' شمائل' مسائل سے بھرپور ہوتی ہیں۔ اللہ نے ان علماء کو خطابت بھی دی ہے۔ اور یہ ادیب بھی ہیں اور پھر یہ قریب بھی' زہے نصب بھی۔ یہ علماء آپ کے بلاوقفہ۔ الحمدللہ ان علماء نے آپ کو کتاب و سنت کی روشنی میں ہر جمعہ بلکہ ہر صبح کو دین کے مسائل و فضائل سے روشناس کرایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے بیان میں ان کی زبان میں' زیادہ سے زیادہ برکت اور زیادہ سے زیادہ حق گوئی کی صفت عطا فرمائے (آمین)۔

آج جلوے کی رات

آج رات بابرکت ہے' اصل تو یہ جلوے کی رات ہے' کچھ لوگوں نے اس کو
حلوے کی رات بنا لیا' ادھر سرفرازی کی رات ہے' یہاں آتش بازی کی رات ہے۔
خدا رحمت برسا رہا ہے۔ ہمارا یار پٹاخے چلا رہا ہے۔ (بدعتی) کہ ہمیں انوار کی
ضرورت نہیں نار کی ضرورت ہے۔

فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ۔ جو فضول خرچی کرتے ہیں وہ
شیطان کے بھائی ہیں۔

لَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔ آج آسمانوں پر تمہاری تقدیر
کے فیصلے ہو رہے ہیں' اور یہاں شیطانی اور ویرانی کے فیصلے ہو رہے ہیں' ہمیں نعوذ
باللہ' اللہ کے فیصلے پر یقین نہیں رہا۔ اچھی خاصی قوم اس بیماری میں مبتلا ہے جو
کچھ آج ہو رہا ہے' پریشانی کی بات ہے۔

آج ہر چیز کا نام الٹ رکھ دیا گیا۔ ناچ گانا' ثقافت بن گیا اور ساری رات سینما
میں گزارنا' اس کا نام راحت زندگی' اور وقتی عیش و عشرت رکھ دیا گیا ہے' اور
رشوت کا نام چائے پانی رکھ دیا گیا ہے۔ زنا کا نام محبت اور عشق رکھ دیا گیا ہے۔ یہ
اس قوم کی تباہی و بربادی کے دن ہیں۔

اس رات حضور ﷺ بھی جاگتے تھے

آج کی رات بہت بڑی عجیب رات ہے۔ اس رات ہمارے حضور بھی جاگتے
تھے آقا نے اس رات کی طرف بہت متوجہ فرمایا۔

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اتنی جنت' اتنا کعبہ' اتنا عرش' اتنا سید الملا تک بھی پاک
نہیں جتنی نبوت پاک ہے۔

کعبے کو حضور ﷺ نے پاک کیا ہے۔ جنت تو نبیؐ کی گلی میں کھڑی ہے'
مابین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ۔

جنت ماں کے قدموں میں

جنت تو حضور ﷺ نے ہمیں ماں کے قدموں میں بتا دی۔ الا ان الجنۃ تحت اقدام الا مہات۔

جنت تو حضور ﷺ کو ایمان کی نظر سے دیکھنے سے بھی مل جاتی ہے' حضور جبرئیل سے بھی زیادہ پاک ہیں۔ آپؐ مطہر ہیں مگر اس رات حضورؐ نے بھی آنسو بہائے اور آپ قبرستان بھی گئے۔

حضور ﷺ نے فرمایا قبرستان جایا کرو

آج ہم نے قبرستان کو بھی تماشا بنا رکھا ہے۔ میلے ہوتے ہیں' ناچ ہوتے ہیں' گانے بجانے ہوتے ہیں' مذاکرے ہوتے ہیں' جیب تراشی ہوتی ہے' عیاشی ہوتی ہے' فحاشی ہوتی ہے' بلکہ بدمعاشی ہوتی ہے' جو غنڈے ہیں وہ وہاں ہوتے ہیں۔

آقا نے فرمایا زوروا القبور فانھا تذکر موتا کم۔ کبھی کبھار قبرستان جایا کرو تمہیں موت یاد رہے۔

جاؤ! جا کر قبرستان میں دیکھو۔ سوئے ہیں تو اٹھے نہیں' چپ ہیں تو بولتے نہیں' گئے ہیں تو واپس آتے نہیں' ایسے کفن پہن کے سوئے ہیں کہ ان کو نہلانے والا بھی کوئی نہیں۔ اصل گھر وہی ہے۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہ بلڈنگیں تو خالی ہو جائیں گی۔

حضرت علیؓ قبرستان میں جا کر فرمایا کرتے تھے قبر والو! جس بیوی کیلئے تم نے باپ کو جوتے مارے' ماں کو کہا! او بوڑھی بھونکتی کیوں ہے؟۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔

اطاع الرجل امراتہ۔ اس امت پر ایک وقت آئے گا' کہ آدمی بیوی کو خوش کرے گا اور اماں کے منہ پر جوتے اور تھپڑ مارے گا۔ برصلیقہ و جفا اباہ۔ دوست سے دوستی نبھائے گا باپ کے حکم کا انکار کرے گا۔(باب علامۃ الساعۃ)

ابوھریرہؓ کی روایت ہے۔ ابوھریرہؓ وہ صحابی ہے جس کو پانچ ہزار تین سو چوہتر احادیث یاد تھیں۔ یہ یمن کے رہنے والے ہیں۔ 9 برس حضورؐ کی خدمت اقدس میں رہے ان کا نام عبدالرحمٰن تھا۔

ابوھریرہ فرماتے ہیں کہ آقاؐ نے فرمایا۔ اطاع الرجل امراتہ' وبر صلیقہ و جفا اباہ' دوستوں کی دوستی میں خوب وقت گذارے گا۔ یار کو خوش کرے گا اور باپ کی داڑھی نوچے گا۔ کہے گا او بوڑھے مرتا نہیں ہر وقت کھانستا رہتا ہے۔ ہر وقت ہائے ہائے کرتا ہے۔ میرے یار آ کر تنگ ہوتے ہیں۔

میں نے پاکستان کے اخباروں میں چھ ایسی خبریں پڑھیں ہیں کہ بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا۔

سندھ میں میں ایک جگہ گیا وہاں مجھے بتایا گیا کہ بیٹے نے باپ کو مسجد میں قرآن پڑھتے ہوئے قتل کر دیا اور سوتیلی ماں سے زنا کیا۔ استغفراللہ۔ مسجد میں باوضو بیٹھا ہوں' بالکل وہی دور آج آگیا ہے۔

اس رات مسجد نبوی بھر جاتی ہے

عزیزان مکرم' یہ رات رحمت کی برسات' اس رات انوارات و تجلیات' فیوضات' یہ رات تو بڑی عجیب رات ہے۔

اس رات کو مسجد نبوی کھچا کھچ بھر جاتی تھی اور آج بھی مدینہ میں ایسے ہی ہوتا ہے۔ صحابہ کی عادت تھی۔ انا کان بالمدینۃ حدیث پڑھ رہا ہوں۔ صحابہ کہتے ہیں جب مدینے میں دہشت ہوتی' کوئی خطرناک' کوئی ہیبت ناک' کوئی دشمن کا خطرہ' کوئی دشمن کا حملہ' کوئی بادل کی گرج' کوئی بجلی کی کڑک' کوئی بارش وغیرہ زیادہ دیر

کھڑی ہو جاتی' کسی دشمن کے خطرے کے آثار نمودار ہوتے' تو ہم ادھر ادھر قبروں پر نہیں جاتے تھے۔ نذھب الی المساجد اور اہل صدیقہ' پیغمبرؐ کی رفیقہ' ازواج میں لیقہ' اخلاق میں خلیقہ' کائنات میں باسلیقہ' شان میں عجیبہ' نہایت خوش نصیبہ' نبوت کے قریبہ' باغ نبوت کی عندلیبہ' حبیب خدا کی حبیبہ۔

جس کو پیغمبر نے طیبہ فرمایا' طاہرہ فرمایا' حمیرا فرمایا' صدیقہ فرمایا' بنت صدیق فرمایا محبت میں حبیبہ فرمایا۔ (سبحان اللہ)۔

جسکے بارے میں آقا نے بی بی فاطمہؓ سے فرمایا یا بنتی اما ترضی انہا حبیبۃ حبیب اللہ' میری بیٹی تو اس پر راضی نہیں ہوتی کہ عائشہؓ وہ ہے جو محبوب خدا کی محبوبہ ہے۔

صحابہ کو کہا لا تو ذونی فی اھلی' خبردار کوئی میری بیوی کے متعلق شکائت نہ لائے عائشہؓ کی شکایت سے محمدؐ کا دل دکھتا ہے۔

وہ عائشہؓ جو پیغمبر کے قریب ہے جس نے نو برس قریب سے حضور انورؐ کی رفتار کو' گفتار کو' کردار کو' لیل و نہار کو' حضورؐ کی عادات کو' ہر بات کو' جذبات کو' دن رات کو' خیالات کو' واقعات کو' ہدایات کو' انوارات کو۔

جس نے پیغمبرؐ کے افعال کو' اقوال کو' چال کو' خیال کو' ہر حال کو دیکھا' جتنا اس نے قریب سے دیکھا نہ علیؓ نے دیکھا نہ بتولؓ نے دیکھا' جتنا زوجہ رسول نے دیکھا۔

بی بی فرماتی ہیں کہ میرے محبوب مکرم' نبی معظم' روح دو عالم' فخر دو عالم' شان دو عالم' آن دو عالم' رحمت دو عالم' رہبر دو عالم ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب مدینہ میں کچھ ایسے آثار' ایسے حالات نظر آتے تو' وضو کر کے مسجد میں جا کر سجدہ ریز ہو جاتے' میں حجرے سے دیکھتی کہ پیغمبرؐ کے ہاتھ اٹھے ہوئے ہیں اور آنسو بہا رہے ہیں' فرماتے مولی امت کے گناہوں کو نہ دیکھنا۔ محمد کی روتی ہوئی دعاؤں کو دیکھنا' حضورؐ کا یہ ہمارے لئے سبق ہے ہم آج اس سبق کو بھلا چکے ہیں۔

حضور ﷺ ہر جمعہ کو قبرستان جاتے

حضور ﷺ نے ہمیں قبرستان کے متعلق بھی آداب سکھائے۔ فرمایا قبرستان جاؤ تو جوتا اتار کر جاؤ۔ حضورؐ ہر جمعہ کو جاتے تھے' کبھی کبھی صحابہ بھی ساتھ چلے جاتے تھے' نعلین اتار کر جاؤ' باوضو جاؤ' اور وہاں جا کر عبرت حاصل کرو' اور جاتے ہی السلام علیکم یا اھل القبور کہو۔ السلام علیکم دار قوم مؤمنین' وہاں جا کر طواف نہ کرو۔ طواف کعبے کا حق ہے۔ سجدہ کعبے کا حق ہے' تمہارے پاؤں ہوں طواف ہو' ہاتھ ہوں غلاف ہو' دل ہو صاف ہو' گناہ ہوں معاف ہوں۔

(سبحان اللہ)

میں حیران ہوں کہ آپ نے یہاں کی فضا بھی خراب کر دی ہے۔ اللہ جانے آپ کو کیا ہو گیا ہے؟۔ ہمارے سامنے اللہ کا قرآن ہے نبیؐ کا فرمان ہے پیغمبر کا بیان ہے۔ صحابہ کی پوری زندگی ہمارے سامنے موجود ہے' مکہ بھی موجود ہے' مدینہ بھی موجود ہے'' کتاب بھی موجود ہے' سنت بھی موجود ہے' ہمارے نزدیک اللہ کا قرآن بھی موجود ہے' محمدؐ کا فرمان بھی موجود ہے۔

بابرکت راتیں

اس رات کے متعلق کچھ عرض کر رہا ہوں' لیلتہ القدر بھی رات ہے۔ لیلتہ البرات بھی رات ہے۔ ہجرت بھی رات کو ہے' معراج بھی رات کو ہے۔ کچھ راتیں ایسی ہیں کہ بڑی بابرکت راتیں ہیں۔ جمعہ کی رات' عید کی رات' ہر رات میں عجیب بات ہے' جس رات کو دیکھو رحمت کی برسات ہے' راضی خدا کی ذات ہے' یہی تو بچی بات ہے' اللہ ہمیں اسلام کی برکت سے مستفیض فرمائے (آمین)۔

یہ رات بھاگنے کی نہیں' جاگنے کی رات ہے' یہ رات فساد کی نہیں' اللہ کی یاد کی رات ہے۔ یہ رات پٹاخے اور آتش بازی کی نہیں' یہ رات سرفرازی کی ہے' رحمت کی غمازی کی ہے' یہ رات اللہ کے ذکر کیلئے ہے' آخرت کے فکر کیلئے

ہے اس طرح رات گزارو جس طرح محبوب نے رات گزاری ہے۔

اس رات حضور ﷺ جنت البقیع گئے۔ بی بی عائشہ کہتی ہے قام رسول اللہ رویدا فتح الباب رویدا، واغلق الباب رویدا حتی ذھب الی جنۃ البقیع کنت فی اثر الرسول انتظرت حتی سمعت من رسول اللہ

حضور حجرے کا دروازہ کھولتے ہیں ہمارا عقیدہ ہے کہ ساری دنیا پر اتنی رحمت نہیں برس رہی، جتنی صدیقہ کے حجرے پر برس رہی ہے۔ کسی نے کہا ہے۔

تیرا حجرہ اٹھن خاص ہے ذات رسالت کا
بظاہر ارض پر ٹکڑا یہی ہے جنت کا
اسی میں رحمۃ اللعالمین رہتے تھے رہتے ہیں
یہی ٹکڑا ہے جسے گنبد خضریٰ بھی کہتے ہیں
اسی سے حشر کے دن سرور کونین اٹھیں گے
تنہا نہیں اٹھیں گے مع شیخین اٹھیں گے

بی بی عائشہ کا حجرہ جنت کا ٹکڑا

اس حجرے کے متعلق حضورؐ نے فرمایا۔ ما بین منبری و بیتی، ما بین منبری و حجرتی، روضۃ من ریاض الجنۃ حضور کے منبر اور حجرے کے درمیان جو ٹکڑا ہے وہ بھی جنت ہے۔ اللہ ہمارے دلوں میں اس حجرے کی عظمت بٹھا دے۔ (آمین)۔

ستر ہزار فرشتہ روزانہ وہاں درود پڑھ رہا ہے۔ اس حجرے کی اتنی عظمت ہے کہ من زار قبری و جبت لہ شفاعتی۔ جو حجرے کو آنکھوں سے دیکھ لے۔ اس کو بھی جنت کی ٹکٹ مل جاتی ہے۔ من زار قبری۔ فرمایا میرے مزار کی زیارت کرے گا اس پر میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

جو حجرے والے کو دیکھے وہ صحابی ہے جو حجرے کو دیکھے وہ شفاعت کا ٹکٹ

حاصل کر چکا ہے' اللہ ہمیں آقا کے دربار کی زیارت نصیب فرمائے (آمین)۔
میں کہتا ہوں کہ کعبے اور عرش پر اتنی رحمت نہیں برستی جتنی مصطفےٰ کے حجرے مبارک پر برس رہی۔ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں آقا کی گلیوں کے ذروں سے' ہواؤں سے' اداؤں سے' فضاؤں سے بھی محبت عطا کرے۔ (آمین)۔

اس رات کا نام

تقریر اس رات پر کر رہا ہوں۔ کچھ آپ کو فضائل بتاتے ہیں۔ اس رات کا نام لیلتہ البرات بھی ہے' لیلتہ الرضوان بھی ہے۔ لیلتہ المبارکہ بھی ہے۔ لیلتہ المغفرت بھی ہے' یہ بخشش کی رات ہے' یہ سیزن کی رات ہے' یہ رحمت لوٹنے کی رات ہے' آج کی رات جنت کے ٹکٹ کی تقسیم کی رات ہے' اس رات تقدیر لکھی جاتی ہے۔ اور تقدیر اسی کے ہاتھ میں ہے۔

پانچ چیزوں کا علم اللہ نے کسی کو نہیں دیا

قرآن تو کہتا ہے کہ تمہیں کل کا بھی پتہ نہیں۔ آپ کو کل کا پتہ ہے کہ حالات کہاں ہوں گے؟ (نہیں) (1)اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ قیامت کا علم کس کو ہے؟ (اللہ کو) میں آپ کو لڑانے نہیں آیا صرف قرآن سے کچھ سمجھانے' جگانے' بتانے' سنانے آیا ہوں' خدا آپ کو صحیح سوچ عطا فرمائے (آمین)۔
قیامت کا علم کس کو ہے؟ (اللہ کو) (2)وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ بارش کب ہو گی' کہاں ہو گی' کتنی ہو گی' کہاں برس رہی ہے' کتنا نفع دے گی' کہاں نقصان دے گی برسنی ہے نہیں برسنی' اب کہاں کہاں برس رہی ہے یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو)۔
(3)۔ وَ يَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ۔ جتنی عورتیں' جتنی چیزیں ہیں ان کے بارے میں اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وہی ہر چیز کے بارے میں جانتا ہے۔ حمل اٹھانے والیوں میں کتی ہے' بلی ہے' گیدڑی ہے' لومڑی ہے' ریچھنی ہے' بکری ہے' گائے ہے' بھینس ہے' اونٹنی ہے جتنی چیزیں حاملہ ہیں' ان سب کے

پیٹ کے اندر ایک ہے دو ہیں' بچے ہیں' بچیاں ہیں' کچے ہیں' پکے ہیں' کالے ہیں' گورے ہیں' پورے ہیں' ادھورے ہیں یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو)۔

رحم کے اندر جو کچھ ہے' فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ' تین اندھیروں میں جو نقشہ بن رہا ہے اور جو کچھ بن رہا ہے یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو)

(4)۔ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا۔ کل تم زندہ ہو گے مردہ ہو گے۔ ٹھیک ہو گے یا جلا درد گردہ ہو گے' افسردہ ہو گے' بیٹھے ہو گے یا پھرتے ہو گے۔ یہاں ہو گے' وہاں ہو گے' کہاں ہوگے' آباد ہو گے' برباد ہو گے' خوش ہو گے یا پریشان ہو گے' حیران ہو گے' ویران ہو گے' آپ زندہ ہونگے یا فوت ہو جائیں گے' تندرست ہونگے یا بیمار ہونگے' کل آپ کا کیا حال ہو گا' کیا خیال ہو گا' کیا کمال ہو گا' کیا سوال ہو گا' یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو) خدا کہتا ہے کہ تمہیں کل کا پتہ نہیں۔ تم کہتے ہو کہ علی بھی غیب دان ہے۔ (خانپوری تمہاری نیت بری یہ تقریر خانپور کی ہے' مرتب) کل کا بھی کسی کو پتہ نہیں۔ کسی بڑے کو کسی چھوٹے کو پتہ نہیں ہے۔ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ۔ تم نے نعرہ لگایا جانے یا علی۔ قرآن نے کہا غلط نہ کہو۔ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ۔ نہ علی جانتا ہے نہ ولی جانتا ہے۔ جانتا وہی ہے جو تمہارا خالق ہے ہمارے حالات کون جانتا ہے؟ (اللہ) ہمارے ماں باپ قبر میں ہیں ان کے حالات کون جانتا ہے؟ (اللہ) میں یہاں بیٹھا ہوں میرے گھر میں کیا ہو رہا ہے۔ کون جانتا ہے؟ (اللہ) میری قبر کہاں بنے گی۔ میری موت کہاں آئے گی۔ کون جانتا ہے؟ (اللہ) میرا جنازہ کون پڑھائے گا۔ مجھے کفن کہاں سے ملے گا۔ میرا خاتمہ کیسا ہو گا۔ کون جانتا ہے؟ (اللہ)۔

ایک حدیث میں نے پڑھی ہے نبیؐ فرماتے ہیں کہ جب انسان ابھی اماں کے پیٹ میں ہوتا ہے اور اللہ کے حکم سے جب پانی کے قطرہ پر نقشہ بنتا ہے تو فرشتوں سے خدا کہتا ہے۔ واکتب رزقہ' و عملہ و عمرہ۔ ابھی ہم اماں کے پیٹ میں ہوتے ہیں' ہماری زندگی وہاں ہی لکھ دی جاتی ہے کہ یہ کتنے دن زندہ رہے گا'

موت اس کو کہاں آئے گی۔

(5)وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ۔ جتنے تم بیٹھے ہو تمہیں موت کب آئے گی قبر کہاں بنے گی' جنازہ کون پڑھے گا' کفن کون دے گا' عمر کتنی ہو گی کون جانتا ہے؟ (اللہ)۔

تمہیں پتہ ہے کہ کب موت آئے گی؟ (نہیں) جس کو اپنی موت کا پتہ نہیں وہ دوسروں کی موت کا کیا بتائے گا۔ ایسی باتیں نہ کیا کرو۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ ہم سب کو اپنی کتاب قرآن پر نبی کے فرمان پر' کتاب پر' اور پیغمبر کے خطاب پر یقین عطا فرمائے۔ (آمین)۔

میں سمجھانے آیا ہوں' مہربانی کرو' صحیح رہو' ہمارے پاس دو چیزیں ہیں اللہ کا قرآن ہے۔ کملی والے کا فرمان ہے۔ جو اقرار کرے مسلمان ہے' جو انکار کرے بے ایمان ہے۔

جنت کی گلی

یہ رات عجیب رات ہے اس رات کی برکت سے بھی آپ مستفیض ہوں۔ میرے محبوب نے اس رات کیا فرمایا۔ میری اماں صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ۔ فقان رسول اللہ رویدا۔ حضور انور ﷺ میرے حجرے سے اٹھے جنت البقیع میں بہشتی گلی آج بھی ہے۔ باب جبرئیل سے ایک گلی جاتی ہے اس کا نام جنت کی گلی ہے۔ اس گلی کا نام بھی جنت ہے جہاں حضورؐ کے قدم آ گئے' وہ گلی آج بھی ہے اس گلی سے گزرو تو آج بھی یاد تازہ ہو جاتی ہے کہ جہاں سے کملی والے گذرے تھے۔ (مسجد نبوی شریف کی جنت البقیع توسیع کی وجہ سے وہ راستے سارے ختم کر دیے ہیں۔ جنت البقیع اور مسجد کے درمیان فاصلہ ختم ہو گیا ہے۔ مرتب)

حضور ﷺ کا ادب

وہ گلی بھی عجیب ہے' اس گلی میں امام مالکؒ نے سترہ برس جوتی نہیں پہنی'

وہاں مولانا قاسم نانوتویؒ نے بھی جوتی اتار دی' وہاں حضرت مدنیؒ نے بھی سترہ برس جوتی نہیں پہنی' کہنے لگے یہ وہ گلی ہے جہاں محبوب کے قدم آئے ہیں' اللہ ہمیں بھی آقا کا صحیح ادب عطا فرمائے (آمین)

حضور ﷺ کا قبرستان بھی جنت

حضور جنت **البقیع** میں تشریف لے گئے آج بھی جنت **البقیع** میں دس ہزار صحابہ کی قبریں ہیں جو میں نے مطالعہ کیا۔ معالم دارالہجرہ' آثار المدینہ' روض الانف' وفا الوفا' قاضی یا شفا' میں نے مکہ اور مدینہ میں مطالعہ کیا مجھے یہی چیز ملیں کہ دس ہزار پیغمبر کے صحابہ دفن ہیں' حضورؐ کی چھ پھوپھیاں وہاں سو رہی ہیں' گیارہ نبی کی حرم پاک ہماری مائیں سو رہی ہیں۔ حضرت حسنؓ بی بی بتولؓ اور حضرت حسینؓ کا سر مبارک اور امام جعفر صادقؒ۔ اماں حلیمہؓ۔ حضرت عثمانؓ بھی وہاں سو رہے ہیں یہی وہ قبرستان ہے کہ جس کا نام بھی جنت ہے۔ نبی کے شہر کا قبرستان بھی جنت ہے۔

ایک حدیث آپ کو سنا دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میں صدیق و عمر کو لیکر روضہ مبارک سے یوں اٹھوں گا۔ کہ ادھر ابو بکر ادھر عمر درمیان میں پیغمبرؐ دو غلاموں میں آقا' دو بہادروں میں سردار' دو صحابہ میں پیغمبرؐ دو وفاداروں میں آقا' دو پروانوں میں شمع' دو ستاروں میں چاند نکلے گا۔

آقا نے فرمایا ستر ہزار جنت **البقیع** سے میرے اصحاب اور وہ لوگ جو اپنے گھربار چھوڑ کر مدینے کی گلیوں میں رہے اور یہیں دفن ہو گئے۔ ستر ہزار میرے ہمسائے اٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں کے چاند سے زیادہ چمکیں گے (سبحان اللہ) خدا پوچھیں گے کہ یہ کون آ رہے ہیں۔ آقا فرمائیں گے کہ یہ وہی ہیں جنھوں نے میرے عشق میں اپنے گھربار کو چھوڑ کر بال بچوں کو چھوڑ تعلق توڑ کر سب سے منہ موڑ کر مجھ سے محبت جوڑ کر یہاں زندگی گذاری ہے۔

مدینہ کی تکالیف برداشت کر کے مدینہ میں رہنے والا جنتی ہے

حضورؐ فرماتے ہیں۔ من صبر علی لاوانھا و شدتھا فله الجنة جو مدینے کی ہر تکلیف برداشت کرے۔ نبی کے شہر کو نہ چھوڑے یہ جنتی ہے۔

حضورؐ فرماتے ہیں من دفن فی مدینتی فھو من جواری جو مدینے میں دفن ہو گیا قیامت تک وہ میرا پڑوسی بن گیا' اس پر میری شفاعت واجب ہو گئی۔ جس کو مدینے میں قبر مل گئی قیامت تک میرا ہمسایہ بن گیا۔ اللہ ہمیں وہاں کی قبر نصیب فرمائے۔ (آمین)۔

ستر ہزار بلاحساب جنت ہیں

فرمایا ستر ہزار قطار اندر قطار چہرے چمکدار۔ میرے رضاکار اٹھیں گے' میں کھڑے ہو کر ان کا انتظار کروں گا' تو آواز آئے گی کیف ھولاء لا حساب علیھم محبوب مکرم' آپ کے ہمسائے آپ کے عشق میں۔ آپ کے شہر میں' آپ کی گلی میں' آپ کی مسجد میں نماز پڑھتے رہے' آپ کے امتی ہیں ان سے کیا حساب لینا ہے' میں نے ان ستر ہزار کو آپ کے طفیل بلا حساب جنت میں بھیجنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اللہ ہمیں وہاں کی موت نصیب فرمائے۔ (آمین)۔

بات لمبی نہیں کرنی' کچھ آپ کو وظائف سمجھانے ہیں۔ اماں صدیقہ فرماتی ہیں' باپ صدیقؓ ہے' بیٹی صدیقہ ہے' مجھ سے موتی لے لو میں اسی دروازے کا زیادہ غلام ہوں۔ (صحابہ کا) اور کئی سالوں سے اسی مشن پر چل رہا ہوں۔ غار میں صدیق کی گود آباد ہے۔ حجرے میں صدیقہؓ کی گود آباد ہے۔ ہجرت کا سفر ہے تو صدیقؓ کی گود ہے آخرت کا سفر ہے تو صدیقہؓ کی گود ہے۔ باپ صدیق ہے۔ بیٹی صدیقہ ہے' یہ لقب کسی کو نہیں ملا۔ (اس عنوان پر مزید تفصیل فضائل عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جلد اول میں دیکھیں)۔

بی بی فرماتی ہیں کہ رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع تشریف لے گئے

بڑا لمبا سجدہ کیا۔ کس کے دربار میں؟ (اللہ کے دربار میں) قبر کو سجدہ ہے؟ (نہیں)۔ اللہ تمہیں عبد الغفور بنائے۔ تم تو عبد القبور بن گئے ہو۔ قبر کی زیارت ہے۔

مکے جائیں تو کیا کریں' مدینے جائیں تو کیا کریں

آج ایک نکتہ بتاتا ہوں میرے مصطفیٰؐ کے روضے کی بھی زیارت ہے۔ میں نے پوچھا محبوب آپ کے روضے پر آیا ہوں کیا کروں؟ فرمایا من زار قبری۔

آقا میں مکے جا رہا ہوں وہاں جا کر کیا کروں؟ فرمایا۔ فلیعبدوا رب ھذا البیت' توجہ کرنا۔ فرمایا بیت اللہ والے کی عبادت کرنا' طواف عبادت ہے۔ لبیک کہنا؟ (عبادت ہے) غلاف کو پکڑ کر رونا؟ (عبادت ہے) سجدہ کرنا؟ (عبادت ہے)۔ حجرا سود کو چومنا؟ (عبادت ہے)۔ فرمایا وہاں جانا تو عبادت کرنا۔ میرے روضے پے آنا۔ تو میرے روضے کی زیارت کرنا' میں لڑانے نہیں آیا' سمجھانے آیا' ہوں۔ الجھانے نہیں آیا' سلجھانے آیا ہوں۔ بگاڑنے نہیں آیا' بنانے آیا ہوں۔ سلانے نہیں آیا' جگانے آیا ہوں۔ (سبحان اللہ) ہمیں وقت نہیں ملتا ہمیں تو چاہئے کہ کونے کونے میں جا کر آپ لوگوں کو جگائیں۔ بہرحال آپ کا ہم پر حق ہے۔ فرمایا۔ من حج البیت و لم یزرنی فقد جفانی۔ جو کعبے آئے اور میری زیارت نہ کرے فقد جفانی۔ یہ بے وفا ہے یہ زیادتی کر رہا ہے۔ یہ مصطفیٰ سے دور ہے۔ یہ ظالم ہے۔ مصطفیٰ کا حق ہے کہ زیارت کرو۔ اللہ کا حق ہے کہ اس کی عبادت کرو۔ اللہ کی عبادت ہے' کملی والے کی اطاعت ہے۔

ایک موتی آپ کو دوں۔ اطاعت میں عبادت ہے۔ میں نماز پڑھ رہا ہوں تو اطاعت مصطفیٰؐ کی ہے اور عبادت خدا کی ہے۔

میں طواف کروں تو اطاعت مصطفیٰؐ کی ہے اور عبادت خدا کی ہے۔ یہ بھی محمدؐ کی اطاعت ہے۔ پیغمبر کا حق اطاعت ہے۔ خدا کا حق عبادت ہے۔ پیغمبر کا حق زیارت ہے۔ خدا کا حق عبادت ہے۔

فلیعبدوا رب ھذا البیت۔ یایھا الناس اعبدوا ربکم۔ فاعبد ربک، ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ تیری عبادت کرتے ہیں کرتے رہیں گے۔ تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں مدد مانگتے رہیں گے۔

تو پھر یا علی مدد کیا ہے۔ یا بہاؤ الحق بیڑہ تھک کیا ہے؟ یا فرید کیا ہے؟ میرا بھائی ناراض نہ ہونا بہ گرداب بلا افتاد کشتی مدد کن یا معین الدین چشتی۔ مدد کس کی ہے؟ (اللہ کی)

اللہ کے سامنے حضور ﷺ کی حالت

اماں صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنکھوں سے دیکھا کہ پیغمبر کے ہاتھ اٹھے ہوئے ہیں آنکھوں سے آنسو رواں دواں ہیں زلفیں بکھری ہوئی ہیں پیغمبر کا سر، نیچے چہرہ، میرا پیغمبر، چشم تر، سجدے میں اثر، جس کے سامنے سجدہ کیا جا رہا ہے، وہ رب اکبر، یہ ہے عائشہ کی خبر۔ (سبحان اللہ) غلط کہوں خدا میرا علم چھین لے۔ بخاری پڑھ کر سنا رہا ہوں۔ خدا آپ کا بخار ختم کر دے۔ آپ کو بخار ہے آپ بیمار ہیں خدا آپ کو شفا عطا کرے (آمین)۔ آج ایک مسئلہ بتا دوں حضورؐ فرماتے ہیں۔ ولا تصلوا فی المقابر قبرستان میں اللہ کی نماز نہ پڑھو۔ اتقوا مواضع التہم۔ جہاں دین پر توحید پر تہمت آتی ہو وہاں خدا کی عبادت بھی نہ کرو۔ جب قبر سامنے ہو تو وہاں نماز بھی؟ (نہ پڑھو)۔ ولا تصلوا فی الطریق۔ ولا تصلوا فی مواطن الابل۔ راستے میں نماز پڑھو گے کار گذر جائے گی جناب ہسپتال، ایکسیڈنٹ ہو جائے گا یا سڑک چھوڑ یا دانت توڑ۔ اونٹ سامنے ہوں تو نماز نہ پڑھو اونٹ آپس میں لڑ پڑتے ہیں کہیں نیچے نہ آ جاؤ۔ میں ایک جملہ کہوں آپ مجھے دعا دیں گے۔ اتنا والدین شفیق نہیں جتنی نبوت امت پر شفیق ہے۔

حضور ﷺ کی امت کو تعلیم

آ بیت سنو فرمایا صبح کو جوتا جھاڑ کر پہنا کرو کہیں میرے امتی کو سانپ یا

بچھو ڈس نہ لے۔ جوتی جھاڑ لیا کرو۔ بسترا بند ہو تو تھوڑا سا بسترے کو جھاڑ لیا کرو، اندر کوئی بچھو، کوئی سانپ، یا کوئی موذی چیز نہ بیٹھی ہو کہیں میرے امتی کو ایذا نہ پہنچ جائے۔ (سبحان اللہ)۔ جب رات کا وقت ہو جائے تو واغلقوا ابوابکم غطوا انیتکم و اطفؤا سرجکم۔ کفوا صبیانکم۔ محمدؐ میں تیری جوتی پر قربان پیغمبر تیرے روضے پر رحمتوں کی بارش ہو۔ (آمین) محبوب تیرے روضے پر ستاروں سے زیادہ رحمت برسے (آمین) اتنا ماں باپ اپنی اولاد کو نہیں سکھا سکے جتنا کملی والا اپنی امت کو سکھا گیا۔

راستے میں تین کام کرنے کا حکم

فرمایا راستے میں چلو تو تین کام کرو۔ میرے دلبر نے سرور نے، شافع محشر نے، ساقی کوثر نے، برتر نے، انبیاء کے افسر نے، محبوب رب اکبر نے، میرے پیغمبر نے فرمایا کہ جب راستے میں چلو تو تین کام کرو۔ اذا مررتم بالطریق فاعطوا الطریق حقہ۔ غض البصر و اماطۃ الاذی عن الطریق، والسلام علی من عرفت اولم تعرف، عربی سنو! دین عربی میں ہے، ادھر تو سارا درود بھی اردو میں ہے۔ اردو والا درود فرشتے نہیں لے جاتے، درود عربی میں ہے۔
جب ان اللہ و ملئکتہ قرآن کی آیت اتری تو صحابہ نے پوچھا کیف نصلی۔ پیغمبر پر جھوٹ نہیں کہوں گا منبر پر بیٹھا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو نماز میں درود پڑھتے ہو مجھ پر وہی درود پڑھو۔ اگر یہ اردو والا درود نماز میں پڑھو تو نماز نہیں ہو گی، جو نماز میں جائز نہیں باہر کیسے جائز ہے۔ (سبحان اللہ)۔ کیا کر رہے ہو اللہ تمہیں ہدایت دے۔ (آمین)۔

راستے میں چلو تو تین کام کرو۔ (1) نگاہ نیچے رکھو۔ ایسی نیچی نہ کرو کہ کہیں ایکسیڈنٹ ہو جائے۔ نگاہوں میں حیا ہو۔ عجیب وفا ہو، اللہ کی رضا ہو، یعنی کملی والے کی ادا ہو۔ جھکی ہوئی نگاہ ہو، اس طرح چلو کہ جس طرح باحیا چلتے ہیں۔

یا علی! یہ حضورؐ کے الفاظ ہیں۔ لا تتبع النظر النظر میرا حیدر ایک نگاہ پڑ گئی خیر۔ تو نے بھی غور سے کسی کو دیکھا تو تیری آنکھ بھی پکڑی جائے گی۔ راستے میں چلو تو نگاہ نیچے رکھو۔ راستے میں تکلیف دینے والی کوئی چیز بھی ہو اس کو راستے سے ہٹا دو۔ ہم تو کیلے کے چھلکے ڈال دیتے ہیں۔ کینوں کے چھلکے ڈالتے ہیں۔ حتیٰ کے بچوں کو بھیج دیتے ہیں کہ جاؤ جا کر گند سڑک پر ڈال آؤ۔ حضور ﷺ نے فرمایا راستے کو صاف کیا کرو۔

بخشش کیلئے رحمت حق بہانا تلاش کرتی ہے

امرء مر علی الطریق ورای غصنا ذات شوکة فنحی عن الطریق فشکر اللہ فغفر اللہ۔ میرے دلبر نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے سے گذرا راستے میں خاردار لکڑی کو دیکھا اس نے اس لکڑی کو ہٹایا تا کہ کسی کو کانٹا نہ لگ جائے اللہ کو یہ چیز پسند آ گئی اللہ نے فرمایا فرشتو! اس نے مخلوق کو تکلیف دینے والی خاردار لکڑی ہٹائی میں نے اس کے گناہ معاف کر کے جنت کا ٹکٹ دے دیا۔

"رحمت حق بہانہ می جوید بہانہ می جوید" اللہ کی رحمت بہانہ تلاش کرتی ہے۔ ایک آدمی نے چالیس سال کے بعد کہہ دیا' یا صمد۔ اسے بھی بخش دیا۔

ایک نکتہ بتاتا ہوں آپ خوش ہو جائیں گے۔ فرشتوں نے کہا یا اللہ اس کو جواب کیوں دیا۔ فرمایا صنم وہ ہے جو چالیس سال تک کبھی جواب نہ دے' صمد وہ ہے جسے بھول کر بلاؤ تو وہ جواب دے دے۔ فرمایا اس لئے جواب دے رہا ہوں کہ یہ بندہ عبدیت سے نکل چکا تھا میں رب "ربوبیت" سے نہیں نکلا۔ یہ بندہ مجھے نہیں پہچان رہا تھا۔ یہ بندہ "بندہ" نہیں بنا۔ میں رب تو پھر بھی رب تھا۔ اس نے صنم صنم کہہ کر مجھے نہیں پہچانا یہ بندہ میری عبدیت سے نکل چکا تھا میں اب اس کی ربوبیت سے نہیں نکلا تھا یہ بندہ میرا نہیں بنا تھا میں رب اس کا بن چکا تھا۔ (سبحان اللہ) سمجھ آ رہی ہے (خانپوری بغل میں اتنی لمبی چھری) راستے میں تین کام

کرو۔ غض البصر اماطۃ الاذیٰ عن الطریق والسلام علیٰ من عرفت اولم تعرف۔

سلام کی سنت پھیلاؤ، حضورصلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام امت کے نام

السلام علیکم کی سنت کو زندہ کرو، ہم تو اور ہی طرح کے اشارے کرتے ہیں۔

Good Noon Good afternoon Good morning Good evening

آداب عرض، نمستے، سلوٹ نمبر1، سلوٹ نمبر2، میں میں، توں تو۔ کوئی رومال اٹھا کر سلام کرتا ہے۔

حضورؐ نے سلام سکھایا فرمایا۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ۔ السلام علیکم۔ کہو تو دس نیکیاں۔ ورحمتہ اللہ پر بیس نیکیاں، برکاتہ، پر تیس نیکیاں، الفاظ بڑھاتے جاؤ رحمت کماتے جاؤ (سبحان اللہ)۔

السلام قبل الکلام۔ افشوالسلام۔ واطعموا الطعام، وصلوا بالیل والناس نیام، وصلوالارحام، تدخلوا الجنۃ بسلام، پیغمبر کا کلام حضور کا پیغام امت کے نام۔ سنو خاص و عام۔ (سبحان اللہ)۔

(1) رات کو چار کام کرو۔ واغلقوا ابوابکم۔ دروازے بند رکھو۔ کوئی ڈاکو نہ آ جائے۔ کوئی بدمعاش نہ آ جائے، کوئی دشمن نہ آ جائے۔ کوئی چور اندر داخل نہ ہو جائے کوئی آپ کا قاتل بن کر نہ آ جائے، خیال کرو دروازے بند رکھو، حویلی کا گیٹ، گھر کا گیٹ بند رکھو۔ حضورؐ نے فرمایا دروازے کھلے نہ رکھو، کہیں تمہارا دشمن آکر تمہاری جان کا نقصان نہ کر دے تمہارے مال کو نقصان نہ پہنچا دے۔

کفوا صبیانکم۔ باہر گڑھے ہیں گٹر ہیں۔ کھلے ہوئے مین ہول ہیں، تو بچوں کو رات کو باہر جانے سے روکو کہیں اندھیرے میں باہر نکلیں۔ نہر سامنے ہو۔ کنواں کھلا ہوا ہو۔ بارش کا پانی جمع ہو کہیں بچے اندھیرے میں اس پانی میں ڈوب نہ

جائیں۔ رات کو کبھی لائٹ بند بھی ہو جاتی ہے، کہیں اندھیرے میں گر نہ جائیں، ان کو باہر نکلنے سے روکو، چھوٹے بچوں کو رات کے وقت مت نکلنے دو کہیں زندگی بھر روتے نہ رہو۔ اور یہ اکثر رات کو نقصان ہوتے ہیں۔

(3) وغطوا انیتکم برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو۔ کہیں بلی، کتا، یا کوئی زہر دار چیز، کوئی حرام چیز آ کر منہ نہ مار جائے۔ پلید نہ ہو جائے بچہ اس میں ہاتھ نہ ڈبو دے۔ کتے آ کر منہ مارے اور تمہارا سارا دودھ خراب ہو جائے۔ برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو اس میں برکت بھی ہو گی چیز محفوظ بھی ہو گی۔

(4)۔ اطفؤا سرجکم بجلی بند کر دیا کرو۔ چراغ لائٹ وغیرہ بجھا دیا کرو، ایسا نہ ہو کہ کہیں بجلی شاٹ ہو جائے۔ یا کوئی چوہا آپ کی موم بتی کو گرا دے۔ یا بلی چوہے کے پیچھے بھاگے اور وہ لائٹ گر پڑے تم نیند میں ہو۔ کہیں آگ نہ لگ جائے تم تو حقہ پیتے ہوئے سوتے ہو، کئی آدمی بمعہ حقے کے ختم ہو جاتے ہیں، فرمایا رات کو روشنی بند کر کے سویا کرو، اس میں سکون بھی ملے گا، تمہارا سامان بھی بچ جائے گا، تمہاری جان بھی بچ جائے گی۔

اس رات کرنے والے کام۔

عزیزو! اس رات کو قبرستان بھی جانا چاہیے۔ رات کو تو آپ نہیں جائیں گے، کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ رات کو آپ گئے تو آپ کا ہارٹ فیل ہو جائے گا آپ کا جنازہ اٹھانا پڑے گا۔ صبح چلے جانا روزہ رکھنا بھی سنت ہے۔ ہر مہینے کی تیرہ چودہ پندرہ کو آقا روزہ رکھتے تھے جب رمضان شریف آیا تو آقا نے ان روزوں کو سنت بنا دیا اور رمضان کو فرض بنا دیا۔ (سبحان اللہ)۔

اس صبح کو روزہ رکھنا سنت ہے، اور اس رات کو ساری رات استغفار میں وقت گزارنا چاہیے۔ جس طرح اس رات کو گزارو گے سارا سال تمہارا اسی حالت میں گذرے گا۔ جس طرح اس رات کو گزارو گے اسی طرح سارا سال تمہارے

بلمہ اعمال میں رحمت ہی رحمت مغفرت ہی مغفرت لکھی جائے گی۔ یہ رات جاگنے کی ہے' بھاگنے کی نہیں۔ یہ رات خمار کی نہیں' بیدار ہونے کی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ایک رات میں سال کا روٹھا ہوا رب راضی ہو جائے تو سودا سستا ہے۔

برادری ناراض ہو جائے تو مہینوں تک راضی نہیں ہوتی۔ لیکن اس رات اعلان ہوتا ہے۔ کہ ھل من مستغفر خود خدا رحمت کا دروازہ کھول کر ساتوں آسمانوں پر توجہ کرتے ہیں اور اعلان فرماتے ہیں کہ ہے کوئی معافی مانگنے والا تو آئے۔ آج تمہارا روٹھا ہوا رب خود راضی ہونے کیلئے تیار بیٹھا ہے۔ (سبحان اللہ)۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ من لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلھا مغفرۃ و رحمۃ۔ اگر کوئی زمین جتنے گناہ لے کر آئے۔ کوئی منٹ تمہارا گناہ' جرم سے خالی نہ ہو پھر بھی اگر شرمندہ ہو کر' سر جھکا کر' آنسو بہا کر' ہاتھ اٹھا کر' سر سجدہ میں ڈال کر آ۔ خدا کے سامنے رو۔ ابھی تو سر زمین سے نہیں اٹھائے گا کہ میں زمین و آسمان کی دگنی رحمت لیکر تجھے بخشنے کیلئے آ جاؤں گا۔ (سبحان اللہ)۔

حدیث قدسی

ایک حدیث مجھے یاد ہے۔ من تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذراعا۔ تو میری طرف ایک بالشت آ۔ میں تیری طرف ایک ہاتھ آؤں گا۔ من تقرب الی ذراعا" تقربت الیہ باعا۔ تو گھر سے نکل کر' گھر بار کو' کاروبار کو' آرام کو' سکون کو' بستر ے کو' فرش کو چھوڑ کر' عرش والے سے تعلق جوڑ' تو بالشت آ۔ میں تیری طرف ہاتھ آؤں گا۔ تو ہاتھ آ۔ میں تیری طرف ایک گز آؤں گا۔ تو میری طرف چل کر آ۔ میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔ تو خالی آ۔ میں تیری طرف رحمت کا دریا لیکر آؤں گا' تو سجدے کر میں قبول کروں گا۔ تو دعا کر میں تیری دعا کو

سنوں گا۔ تو میرا بن۔ میں تیرا بنوں گا' تو منہ کالا لیکر آ۔ میں تیرے منہ کو روشن کر دوں گا۔ تو میرے سامنے رو' میں تیرے آنسوؤں کی قدر کروں گا۔ تو توبہ کر' میں پاک کر دوں گا' تو بھی آ۔ میں بھی آؤں گا۔ تو گناہ لیکر آ میں رحمت کی ادا لیکر آؤں گا۔ (سبحان اللہ)۔

یہ حدیث ساتھ ملا لو۔ من کان للہ کان اللہ لہ۔ تو میرا بن جا' میں تیرا بن جاؤں گا۔ حدیث کو تو لوگ پڑھتے ہی نہیں۔

صد بار پڑھ چکا ہے تو دیوان فرید کو
غافل کبھی پڑھا ہے قرآن مجید کو

دیوان فرید مخلوق کی کلام ہے۔ قرآن خالق کی کلام ہے۔ (سبحان اللہ) خالق کی کلام میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ (انشاء اللہ) وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا۔ نحن نقص علیک بالحق۔ یہ قرآن بھی سچا۔ جس پر نازل ہوا وہ بھی سچا۔ دیوان میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ قرآن میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ ایمان قرآن پر رکھو۔ جو کچھ خواجہ غلام فریدؒ کو ملا ہے اس قرآن سے ملا ہے۔ (بے شک) اللہ ہمیں قرآن پر ایمان عطا کرے (آمین)

حضورؐ اس رات میں جنت البقیع میں موجود' گوہر مقصود' منیٰ سر بسجود' محمدؐ کا بھی خدا معبود۔ (سبحان اللہ)

قبرستان والوں کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

پیغمبرؐ کا سر' نیچے پتھر' کوئی مصلیٰ نہیں۔ بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں خوش نصیب ہو گئی' محبوب کو دیکھ کر میری حالت عجیب ہو گئی' پھر محمد کے قریب ہو گئی۔ (سبحان اللہ) رحمت کا فوارہ دیکھا' عجیب نظارہ دیکھا' اپنا محمدؐ پیارا دیکھا۔ آواز یہ سنی۔ اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد۔ یہ کس سے مانگ رہے ہیں؟ (اللہ سے) اللہ سے قبرستان والوں کو بخش دے۔ (آمین) حضورؐ کے الفاظ' پیغمبر کی زبان' فیض

ترجمان' گوہر فشان' مدنی کا بیان' پیغمبر کا اعلان' جنت کا سامان' مان لو تو مسلمان' نہ مانو تو بے ایمان۔

فرمایا۔ اللھم اغفر اللہ اس قبرستان والوں کے گناہوں کو نہ دیکھنا' محمدؐ کی روتی ہوئی دعاؤں کو دیکھنا۔ (سبحان اللہ)

خدا اپنے بندوں پر مہربان ہے

آنسو بہہ رہے تھے' ایک جملہ کہہ دوں؟ بچہ روئے تو اماں بہلاتی ہے۔ جب محمدؐ کا امتی روئے تو رحمت خدا بہلاتی ہے۔ (سبحان اللہ) میں نے ایک حدیث پڑھی ہے۔ میرے محبوبؐ فرماتے ہیں کہ جب ننھا بچہ رونے لگے' ادھر اس کی اماں کسی کام میں مصروف ہوتی ہے۔ روٹی پکا رہی ہوتی ہے۔ چکی پیس رہی ہوتی ہے' جھاڑو دے رہی ہوتی ہے' ادھر اندر سویا ہوا بچہ جاگ پڑتا ہے۔ اندر چیخنے لگتا ہے۔ ماں دور ہوتی ہے۔ بچے کی آواز بھی نہیں سن رہی۔ مگر پھر بھی کہتی ہے میری بہن یہ ذرا تم چکی پیسو۔ میری جگہ جھاڑو دو۔ میرا دودھ ابلنے لگا ہے' دودھ بہنے لگا ہے' دودھ میں کچھ اثر پیدا ہو گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ میرا بچہ جاگ گیا ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ بچہ روئے تو دودھ بے قرار ہوتا ہے' گناہگار رو پڑے تو عرش والے کی رحمت بے قرار ہو جاتی ہے۔

ننھا بچہ رو پڑے تو ماں کا دودھ ابلنے لگتا ہے۔ گناہگار رو پڑے تو اللہ کی رحمت اترنے لگتی ہے۔ (سبحان اللہ)۔

کبھی اس کے سامنے رو پڑا کرو۔ جو نیکی کر کے بھی خدا کے سامنے روتا ہے وہ ہنستا ہوا جنت میں جائیگا۔ ایک حدیث سن لو۔ من عمل صالحا وھو یبکی ادخلہ اللہ الجنۃ و ھو یضحک جو نیکی کر کے روتا ہے۔ دعا مانگتا ہے۔ پھر چیخیں نکل جاتی ہیں۔ جو رو رو کر دعا کرتا ہے' رو رو کر نماز پڑھتا ہے' رو رو کر ذکر کرتا ہے' رو رو کر قرآن پڑھتا ہے' وہ جنت میں ہنستا ہوا جائے گا۔ حدیث پڑھ رہا ہوں۔

فرمایا جو ہنس ہنس کر گناہ کرتا ہے' کسی کی لڑکی کو پکڑا' میں نے فلاں سے یاری لگا لی ہے' فلاں کی لڑکی میں نے اٹھا لی' میں نے فلاں کی چوری کر لی' آج میں نے اتنی جیب تراشی کر لی' آج میں نے تولتے ہوئے یوں ڈنڈی ماری' میں نے اس طرح اتنا کما لیا' فلاں کو میں نے دھوکا دیا' فلاں کو میں نے لڑا دیا۔ فلاں پر میں نے کیس کر دیا' میں مقدمہ جیت گیا' نبیؐ نے فرمایا' جو گناہ کر کے خوش ہوتا ہے جہنم میں چیختا ہوا جائے گا۔ وہاں کوئی قریب نہیں ہو گا۔ جب وہاں یہ چیخے گا' سننے والا کوئی نہیں ہو گا۔

گناہ کر کے ہنسنے والو! کل ایسے چیخو گے کہ تمہیں کوئی ہمدرد نظر نہیں آئے گا۔

آج رونے والو!

موتی سمجھ کر شان کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے میرے عرق انفعال کے

اللہ کے سامنے رونے کا فائدہ

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ کے ڈر سے جو قطرہ نکل پڑتا ہے جہاں جہاں لگ جاتا ہے وہاں پر جہنم کا دھواں بھی نہیں لگے گا۔ حضرت ابوہریرہؓ کو جب رونا آتا تھا تو آنسو سارے منہ پر مل لیتے تھے' کسی نے پوچھا ابو ہریرہ یہ پانی کیوں مل لیتے ہو۔ کیا یہ زمزم کا پانی ہے؟ فرمایا میں نے محبوب سے سنا ہے کہ جہاں اللہ کے ڈر سے آنکھوں سے نکلنے والا پانی لگے وہاں جہنم کا دھواں اور سیک بھی نہیں آئے گا۔ اپنے منہ کو جہنم سے بچانے کی فکر کر رہا ہوں۔

خشیت الٰہی سے نکلے ہوئے آنسوؤں کا کمال

میں نے ایک حدیث پڑھی ہے۔ قیامت کے دن جبرئیل ایک پیالہ حضورؐ کے سامنے لائیں گے۔ جبرئیل' سلام علیک' و علیکم السلام' ما فی یدک

قدح۔ حضرت پیالہ ہے' ایش فی اس میں کیا ہے' جبرئیل کہیں گے۔ فیہ دموع عصاۃ من امتک فی وقت التوبۃ۔ جب آپ کی امت نے توبہ کی اور روتی رہی۔ رو رو کر تجھے راضی کیا۔ گناہ کو یاد کر کے' وہی آنسو آج پیالے میں لایا ہوں' حضورؐ فرمائیں گے اس میں کیا ہے۔ جبرئیل کہیں گے کہ رب نے کہا ہے کہ محبوب سے پوچھو اگر وہ اجازت دیں' اگر یہ پیالہ جہنم میں ڈال دیں تو اس میں اتنی پیرٹ اور خدا کا خوف ہے کہ پوری جہنم کی آگ بھی بجھ سکتی ہے۔

حضور ﷺ بھی اللہ کے سامنے روتے تھے

اللہ ہمیں اپنے دروازے پر رونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) حضور کریمؐ کے رونے کیوجہ سے چہرے پر نشان پڑ گئے تھے۔

بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کہ جہاں حضورؐ تہجد پڑھتے تھے۔ صبح کو بھی اٹھ کر دیکھتی تو وہ جگہ بھیگی ہوتی۔ میں کہتی حضرت گرمی تو نہیں تھی' پسینہ آگیا؟۔ وہ جگہ بھیگی ہوئی ہے۔ فرمایا صدیقہ! سجدہ بھی کرتا ہوں رو رو کر روٹھے رب کو مناتا بھی ہوں۔

بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک رات آقا اسی آیت پر روتے رہے' اور ساری رات کھڑے رہے' اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ مولیٰ اگر تو عذاب دے تو' تو جان اور تیرے بندے جانیں تیری مخلوق ہے تیری مرضی جو تو ان سے معاملہ کرے۔ اگر تو بخش دے تجھ سے پوچھنے والا کوئی نہیں۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ رات کو کھڑے ہوئے۔ تین دفعہ میں بیدار ہوئی اور آقا کی طرف دیکھا۔ نہ مدنی کے آنسو ختم ہوئے' نہ قیام ختم ہوا' نہ تلاوت ختم ہوئی۔ نہ محمدؐ کا رونا ختم ہوا۔

اللہ ہمیں اپنے دروازے پر رونے کی توفیق دے (آمین) اماں عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس رات حضور انورؐ سجدے میں تھے۔ سجدہ کس کے دربار میں؟ (اللہ کے دربار میں)۔

مانگنا اللہ سے چاہئے

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ملتان میں سو رہے ہیں۔ ایک بات بہت اچھی فرمائی۔ کہنے لگے کملی والے جب آپ کے گنبد میں پہنچوں تو آپ کے گنبد خضریٰ کی رونق کو' بہار کو' آپ کے گنبد کے فیوضات کو' انوارات کو' وہاں کی رونق کو دیکھ کر دل چاہتا تھا کہ یہیں سجدہ کروں' یہی سجدے کی جگہ ہے' مکان بھی حسین ہے' محبوب بھی حسین ہے۔ مگر جب آپؐ کے مزار پر پہنچا' تو میں نے جب آپ کی زندگی کو پڑھا۔ تو میں نے دیکھا کہ جب سارے سو رہے تھے۔ تو آپ خدا کے دربار میں سجدہ کر رہے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسجود کوئی اور ہے۔ جس کے سامنے آپؐ بھی جھکتے ہیں۔ میرا ارادہ ہوا کہ آپؐ سے بیٹا بیٹی مانگوں' نفع نقصان مانگوں۔ میں نے ہر وقت دیکھا کہ کبھی آپؐ اللہ سے فاروق کو مانگ رہے ہیں۔ کبھی جمعہ پر آپ بارش مانگ رہے ہیں' کبھی دیکھا کہ جابر کی کھجوروں کیلئے برکت مانگ رہے ہیں' کبھی دیکھا کہ سلمان فارسی کیلئے آپ دعا مانگ رہے ہیں۔ ابوھریرہ کی اماں کیلئے ہدایت کی دعا مانگ رہے ہیں۔ کبھی میں نے دیکھا کہ آپ میدان بدر میں نصرت کی دعا مانگ رہے ہیں۔ کبھی طائف میں امت کیلئے ہدایت کی دعا مانگ رہے ہیں۔ میرا دل چاہا کہ آپ سے مانگو۔ لیکن میں نے دیکھا کہ آپ خود سائل ہیں معلوم ہوتا ہے کہ مانگنا اسی سے چاہئے جس سے محمدؐ آپ بھی مانگ رہے ہیں۔

کس سے مانگنا چاہئے؟ (اللہ سے) حضورؐ کس سے مانگتے تھے؟ (اللہ سے) قیامت کے دن حضورؐ پوری امت کیلئے شفاعت و بخشش کس سے مانگیں گے؟ (اللہ سے)

قیامت کے دن حضور ﷺ کی سفارش

حضورؐ فرماتے ہیں کہ سجدہ کروں گا تین دن تک ایک حدیث میں آتا ہے سات دن تک سجدہ میں پڑا رہوں گا۔ پھر آواز آئے گی۔ارفع راسک' سل' تعطہ

قل تسمع' اشفع تشفع' سوال کر پورا کرتا ہوں بلا جواب دیتا ہوں' دعا کر منظور کرتا ہوں' اور آنسوؤں کی قدر کرتا ہوں۔ سفارش کر۔ پوری کرتا ہوں اشارہ کر جنت کے در کھولتا ہوں۔ اب مولویوں سے وہ تقریر سنو جو اللہ کے قرآن سے نکلے محمدؐ کے فرمان سے نکلے۔ اگر کوئی ادھر ادھر کی بات کرے تو اسے کہو سٹیج سے اتر آو۔ آپ منبر رسول کے وارث ہیں۔ العلماء ورثۃ الانبیاء تب بنو گے جب بات پیغمبر کی کرو گے۔ (بے شک)

سب کے حال کو جاننے والا اللہ ہے

یہ رات لیلۃ البرات۔ برات کی رات ہے اس رات سارے سال کی تقدیر لکھی جاتی ہے کہ اس سال کتنے آدمی مریں گے۔ کتنے پیدا ہوں گے کتنوں کو نفع' کتنوں کو نقصان ہو گا' کتنے آباد ہونگے' کتنے برباد ہونگے' کتنوں کا خاتمہ بالخیر ہو گا' کتنوں کا خاتمہ مردار ہو گا' کتنے تندرست ہونگے' کتنے بیمار ہونگے' کتنے خوش ہونگے' کتنے پریشان حال' پورے سال کا حال کون جانتا ہے؟ (اللہ) ہمیں تو کل کا بھی پتہ نہیں۔ کسی مولوی کو پتہ ہے؟ (نہیں) کسی پیر کو پتہ ہے؟ (نہیں) کل کا بھی کسی کو پتہ نہیں۔ کسی کا کیا پتہ ہو گا' سب کے حال کو کون جانتا ہے؟ (اللہ)۔

فرمایا اس رات تقدیر لکھی جاتی ہے آج رات جیسی گذارو گے۔ رحمت کو جوش آگیا تو سارا سال تمہاری تقدیر میں بھلائی ہی بھلائی لکھی جائے گی۔ اللہ کی رفتار لکھی جائے گی دلبر کی وفا لکھی جائے گی۔

شرک کی تعریف مشرک کی بخشش نہ ہونے کا اعلان

صبح کو روزہ رکھنا ہے۔ اس رات کو مشرک کی بخشش نہیں ہو گی۔ شرک کیا ہے؟ خدا کا حق مخلوق کو دینا۔ بیٹا بیٹی دینا کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) زندگی موت دینا کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) آباد برباد کرنا کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) رزق دینا نہ دینا کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) عزت ذلت دینا کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) نفع نقصان دینا

کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) مالک ہونا کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) یہ حقوق کسی انسان کو دیے جائیں یہی شرک ہے۔

خدا کا حق مخلوق کو دینا' خدا کے حق میں مخلوق کو شریک کرنا یہ شرک ہے۔

خدا سب سے زیادہ غیرت مند ہے

جس طرح میری بیوی کو اگر میرا والد آ کر یا میرا بھائی آ کر غلط ہاتھ لگائے' یا ہاتھ کاٹ دوں گا یا بیوی کو طلاق دے دوں گا یا بھائی کو قتل کر دوں گا' غیرت کیوجہ سے۔ خدا کہتا ہے جس طرح تو اپنی عزت میں اپنے بھائی کو برداشت نہیں کرتا۔ اسی طرح میں اپنی توحید اور اپنے حق میں کسی نبی ولی کو بھی برداشت نہیں کرتا۔

اور حدیث میں ہے۔ انا اغیر ولد ادم واللہ اغیر منی۔ میں ساری دنیا سے زیادہ غیرت مند ہوں۔ میرا خدا غیرت کا خالق ہے۔ (سبحان اللہ)۔
لا دین لمن لا غیرۃ لہ' لا ید خل الجنۃ الدیوث۔ آقا آپؐ کی جوتی پر میں قربان۔

اللہ کہتا ہے پیشانی میں دوں اور جھکے کسی کے در پر' زبان میں دوں اور پکارو کسی اور کو۔ ہاتھ میں دوں پھیلیں کسی اور کے سامنے پیدا میں کروں اور شکر کسی اور کا ادا کرو۔ ان الجن والانسان فی نباء عظیم' اخلق و یعبد غیری۔ ارزق و یشکر غیری۔ مجھے ایک حدیث ملی ہے۔ من لم یرض بقضائی وقدری فلیلتمس ربا غیری۔ جو میرے فیصلے پر راضی نہیں ہوتا اسے کہو کوئی اور رب تلاش کرے میں اس کا رب بنتا ہی نہیں۔ جائے کتا جہاں جاتا ہے۔ اگر مجھ سے نہیں مانگتا تو اسی کے در پر جائے جس سے مانگتا ہے۔ میں اس کا خدا ہی نہیں بنتا۔ اللہ ہمیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

میں کسی کی تردید کرنے نہیں بیٹھا۔ آپ کو سمجھانے بیٹھا ہوں اللہ مجھے حق کہنے کی توفیق دے (آمین)۔

مشرک کی بخشش نہیں

عزیزو! مشرک کی بخشش نہیں ہو گی' قرآن کی تین آیات مجھے بڑی سخت ملی ہیں۔ (1) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ رب کا اٹل فیصلہ ہے کہ جس کو چاہوں گا بخش دوں گا۔ مشرک کو نہیں بخشوں گا۔

(2) اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ جس نے میری ذات و صفات میں کسی انسان کو شریک کیا اس پر جنت حرام کر دی گئی ہے۔

(3) لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ۔ مشرک کو کہو۔ جتنی تو نے نمازیں پڑھیں' جتنے روزے رکھے۔ شرک کرنے کی وجہ سے سارے عمل برباد ہو جائیں گے۔ جہنم لازم ہو جائے گی۔

ایک حدیث اور سن لو۔ نبیؐ فرماتے ہیں میں قیامت کے دن شفاعت کروں گا۔ وھی نائلۃ ان شاء اللّٰہ فی یوم القیامۃ لمن لا یشرک باللّٰہ میں محمدؐ اس کی سفارش کروں گا جو خدا سے شرک نہیں کرے گا۔ جو خدا کے ساتھ عقیدے میں شرک کرے گا' میں مصطفیٰؐ بھی اس کی سفارش نہیں کروں گا۔

نوحؑ کچھ کرنے لگے۔ ان کا بیٹا مشرک تھا۔ نوحؑ نے اللہ سے کہا ان ابنی من اھلی۔ یہ میرا ہے' اللہ نے فرمایا اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ۔ چپ کر۔ میں نے اس مشرک کو تیرے خاندان سے ہی نکال دیا ہے۔ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ۔ خبردار پھر بات نہ کرنا۔ اِنِّیْ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجَاھِلِیْنَ میں ڈرتا ہوں ترجمہ نہیں کرتا۔

جس کو خدا پکڑے اس کو کوئی نہیں چھڑا سکتا۔

نوحؑ! اب بات نہ کرنا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا ہے اب چھڑانے والا نہ تو ہے نہ کوئی اور ہے۔ میں مشرک بیٹے کو معاف نہیں کروں گا اس کے متعلق سوال نہ کرنا' میں تیرے ساتھ بھی ناراض ہو جاؤں گا۔ اب میں پکڑ چکا ہوں چھڑانے والا کوئی

نہیں آئے گی۔ اللہ ہمیں بچائے۔ (آمین)۔

ریا بھی شرک ہے۔ قرآن نے اس پر بڑا زور دیا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ آسمان پھٹ جائے زمین چری جائے اگر خدا سے کوئی شرک کرے۔ بار بار شرک سے بچنے کا حکم دیا گیا۔

حج کے موقعہ پر یہی سمجھایا گیا۔ لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک مولیٰ میں طواف کر رہا ہوں۔ میرے اس طواف کرنے میں' لا شریک۔ میرے اس احرام باندھنے میں' لا شریک۔ غلاف کعبہ پکڑنے میں' لا شریک۔ تم نے تو ہر جگہ غلاف رکھ دیئے ہیں۔ حجر اسود چومنے میں' لا شریک۔ سجدہ کرنے میں' لا شریک۔ لبیک کہنے میں' لا شریک۔ اس حطیم پر سجدہ کرنے میں' لا شریک۔ لبیک اللھم لبیک لا شریک۔ مولیٰ! جو کچھ کعبے پر معاملہ ہو رہا ہے۔ اس میں تیرا کوئی شریک نہیں۔ ان الحمد والنعمۃ لک و الملک لا شریک لک۔ اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ۔ اسی پر زور دیا گیا ہے کہ کلمہ توحید میں بھی کہو لہ شریک لہ۔ عرب والے یہی کہتے تھے۔ لبیک اللھم لبیک۔ لا شریک لک الا شریک ھو تملکہ وما ملک۔ مگر میرے آقا نے فرمایا لا شریک۔ حج کرنے والے! اگر گھر جا کر اسی طرح کا معاملہ کیا جس طرح کعبے والے کے ساتھ کیا ہے تو حج تیرے منہ پر مار دیا جائے گا' جو یہاں کہہ رہے ہو گھر میں بھی وہی عقیدہ بیان کرنا ہو گا۔ اللہ ہمیں شرک سے بچائے (آمین)۔ اس رات متکبر کی بھی بخشش نہیں ہو گی۔ حاسد کی بھی بخشش نہیں ہو گی۔ ماں باپ کے نافرمان کی بھی بخشش نہیں ہو گی۔ فرمایا وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ و بالوالدین احسانا اللہ ہمیں اپنے حقوق کے بعد ماں باپ کے حقوق کا حکم دیتے ہیں۔

جس سے والدین راضی اللہ بھی راضی

ایک صحابی نے میرے محبوب سے پوچھا۔ کہ محبوب مکرم' نبی معظم' روح دد

عالم بتائے۔ ماں باپ کا کیا حق ہے فرمایا۔ هما جنتک و نارک۔ تیرے ماں باپ تیرے ساتھ راضی ہیں تو' تو جنتی ہے اگر تیرے ماں باپ تجھ سے ناراض ہیں تو' تو جہنمی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ طاعۃ اللہ فی اطاعۃ الوالدین۔ سخط اللہ فی سخط الوالدین۔ رضی اللہ فی رضی الوالدین۔ غضب اللہ فی غضب الوالدین۔ جس سے ماں باپ راضی ہیں اس سے اللہ بھی راضی ہیں۔ (سبحان اللہ)۔

ایک صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون خدمت کا زیادہ حق دار ہے آپ نے فرمایا۔ صل امک' صل امک' صل امک' ثم اباک۔ ماں کی قدر' ماں کی خدمت' ماں کو راضی کرنا' چوتھی دفعہ فرمایا باپ کا بھی خیال کرنا' حضور ﷺ نے فرمایا ماں کا تین حصے حق زیادہ ہے۔

جنت ماں کے قدموں میں ایک دکھی ماں کا واقعہ

آقا ﷺ نے فرمایا الا ان الجنۃ تحت اقدام الامہات' جنت باپ کے قدموں میں نہیں جنت ماں کے قدموں میں ہے۔ میں نے کئی عورتوں کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھا۔

میں نے لاہور باداہی باغ میں ایک بڑھیا کانپتی ہوئی' بالکل کمزور' ضعیف' نحیف' عاجزہ' میں نے پوچھا اماں تم اس عمر میں بھیک مانگ رہی ہو؟ جب کہ تیرے پوتے اور نواسے جوان ہونگے' اس بے چاری کی چیخ نکل گئی۔ کہنے لگی مولانا میرے پاس بیٹھ جاؤ آپ اچھے معلوم ہوئے ہیں۔ کہنے لگی میں وہ عورت ہوں جس نے لوگوں کی چکیاں پیسیں' میں نے لوگوں کے گھروں میں جھاڑو دیئے۔ میں نے چرخے کات کات کر کچھ پیسے جمع کئے۔ اپنے بیٹے کی شادی کی۔ میں بہو لائی' خوشی منائی' کچھ دن گذر جانے کے بعد میرے بیٹے نے بہو کے کہنے پر مجھے بالوں سے پکڑ کر دھکے

دیکر گھر سے نکال دیا۔ میں وہ بد قسمت عورت ہوں۔

اب میں دوپٹہ اٹھا کر کہتی ہوں۔ مولیٰ! جس نے مجھے دھکے دیئے اس کی قبر کو جہنم کی آگ سے بھر دے۔ عرش والے! جس نے بوڑھی اماں کو ذلیل کیا اس کتے کو ذلیل کر۔ میں اس بوڑھی ماں کے الفاظ سن کر سمجھ رہا تھا کہ اس کے بیٹے کیلئے جہنم کے دروازے کھل چکے ہیں' اس بوڑھی کی چیخیں عرش پر پہنچ رہی ہیں' اللہ ہمیں ماں باپ کی قدر دانی نصیب فرمائے۔ (آمین)۔

حضرت علقمہؓ صحابی جب فوت ہونے لگے تو حضور ﷺ سرہانے بیٹھے ہوئے ہیں سکرات شروع ہے' زبان نکلی ہوئی ہے' کلمہ زبان پر جاری نہیں ہوتا' سرہانے تشریف فرمائیں! آقا کلمہ پڑھتے ہیں مگر اس کی آواز نہیں نکلتی' آنکھیں پتھرا گئیں' منہ کھل گیا' صحابہ حیران' حضورؐ نے فرمایا میں نبوت کی نگاہ سے' بصیرت سے سمجھ گیا ہوں اس کی اماں کی بدعا نے اس کی قبر کو جہنم کے انگاروں سے بھر دیا ہے' ماں کو بلاؤ' زندہ ہے؟ جی زندہ ہے' جب وہ آئی تو فرمایا مائی! میں تیرے اس بیٹے کو آگ لگاتا ہوں۔ اس نے کہا حضرت آپ آگ لگائیں گے تو کون بچائے گا۔ فرمایا میں جلاتا ہوں' اس نے کہا حضرت آپ جلائیں گے؟ فرمایا ہاں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جل تو رہا ہے میں اور جلاتا ہوں اس نے کہا حضرت یہ کیسے جل رہا ہے۔ فرمایا تو اس کے ساتھ ناراض ہے اس کا خاتمہ مردار پر ہو رہا ہے۔ اس کی زبان دیکھ لے۔ اس کا چہرہ دیکھ لے' چہرہ سیاہ ہے۔ اس نے کہا حضرت میں آپ کو گواہ بناتی ہوں کلمہ پڑھتی ہوں' میں واقعی اس کے ساتھ ناراض تھی اس نے مجھے بہت تنگ کیا تھا اب میں قسم اٹھا کر آپ کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ میں بیٹے سے راضی ہوں۔ ابھی یہ جملہ پورا نہیں نکلا تھا کہ علقمہؓ کا چہرہ چمکنے لگا اور کلمہ زبان پے جاری ہو گیا۔ (سبحان اللہ)۔

نبی کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکنے لگا فرمایا مائی مبارک ہو۔ تیری رضا نے تیرے بیٹے کو جہنم سے بچایا ہے۔

ایک عورت دور سے آ رہی ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ حضور ﷺ قریب بھی دیکھتے تھے۔ دور بھی دیکھتے تھے۔ حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ اندھیرے میں بھی دیکھتے تھے روشنی میں بھی دیکھتے تھے حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نماز میں سامنے بھی دیکھ لیتے پیچھے بھی دیکھتے تھے۔ (بغیر پیچھے کو رخ موڑنے کے) اللہ نے یہ طاقت دی تھی۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے صحابہ کو فرمایا کہ یہ ثریا ستارے یہ گچھا یہ کتنے ہیں' صحابہ نے کہا حضرت یہ ایک گچھا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ گیارہ ستارے ہیں۔ محمد مدینے سے ان کو گن رہا ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ جو پیغمبر دیکھتا ہے کوئی دوسرا نہیں دیکھ سکتا۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ دو قبروں پر سے گزرے اور فرمایا کہ انهما لیعذ بان وما یعذ بان فی کبیر اما احد هما فکان لا یستترمن البول و اما الا خر فکان یمشے بالنمیمة ثم اخذ جریلة رطبه فشقها بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدة قالوا یا رسول الله لم صنعت هذا ؟فقال لعله ان یخفف عنهما مالم ییبسا۔

ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ میں محمد دیکھ رہا ہوں اور وجہ بھی کوئی بڑی نہیں ایک اپنے پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ دوسرا چغل خور تھا۔ سارے صحابہ کھڑے ہیں جو حضور ﷺ دیکھ رہے ہیں کوئی نہیں دیکھ رہا۔

جب کافروں نے پوچھا کہ بیت المقدس کیسا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اللہ سے دعا کی تو بیت المقدس پورا اٹھا کر اللہ نے میرے در پر رکھ دیا۔ اللہ نے حبشہ کے بادشاہ کا جنازہ حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ ساری دنیا نبی کے در پر جاتی ہے۔ یہ کہتے ہیں نبی یہاں آتا ہے۔ یہ انکی بیوقوفی ہے۔ جبرئیل نبی کے در پر' 113 صحابہ مکہ چھوڑ کر نبی کے در پر' قرآن عرش سے اتر کر نبی کے در

پر' بلال حبشے سے نکل کر نبی کے در پر' سلمان فارس سے نکل کر نبی کے در پر' ابو ھریرہ یمن سے نکل کر نبی کے در پر' ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اپنے مقامات سے نکل کر نبی کے در پر' حلیمہ سعدیہ طائف سے نکل کر نبی کے در پر' حضور ﷺ مدینے آئے تو مکے والے مکے سے نکل کر نبی کے در پر' ساری دنیا نبی کے در پر اور نبی خدا کے در پر۔ (سبحان اللہ)۔

نبی کو کون بلا سکتا ہے؟ (اللہ)۔ تمہارے پاس براق ہے؟ (نہیں) ستر ہزار فرشتے ہیں؟ (نہیں) قبر کا عذاب ہٹا سکتے ہو؟ (نہیں) جہنم کے دروازے بند کر سکتے ہو؟ (نہیں) جنت کو سنوار سکتے ہو؟ (نہیں) حوروں کو ایک جگہ جمع کر سکتے ہو؟ (نہیں) تمام دروازوں پر فرشتے مقرر کر سکتے ہو؟ (نہیں) یہ کام وہی کر سکتا ہے جو محمدؐ کو بلا سکتا ہے۔ (سبحان اللہ) اللہ آپ کو ہدایت بخشے۔ (آمین)۔ اگر حضور ﷺ یہاں ہوتے تو میں کرسی پر ہوتا؟ (نہیں) یہاں حضورؐ ہوتے تو میں زور سے بولتا؟ (نہیں) حضورؐ یہاں ہوتے تو یہاں خوشبو نہ ہوتی؟ (ہوتی) حضورؐ یہاں ہوتے تو یہ پٹاخے ہوتے؟ (نہیں) جہاں محمد ﷺ ہوتے ہیں وہاں دین کے خلاف بات نہیں ہوتی وہاں رحمت ہی رحمت ہوتی ہے۔ (سبحان اللہ) یہ ایک علمی بات تھی۔ اللہ ہمیں ہدایت بخشے (آمین) خدا ہم سب کو حضور ﷺ سے سچی محبت عطا کرے۔ (آمین)

بوڑھی عورت دور سے آ رہی تھی حضور ﷺ نے دور سے دیکھا چہرہ چمکنے لگا' جب آپ کا چہرہ چمکتا تو ایسے معلوم ہوتا کہ مصطفےٰ ابھی جنت سے نہا کر نکلے ہیں۔ پیغمبر کی شان بڑھے ہمارا ایمان بڑھے۔ چہرہ چمکنے لگا مسکراہٹ پھیل گئی' نبی مسکرا دے تو جنت کا منظر بن جاتا ہے' نبی غصے میں آ جائے تو جہنم کا منظر بن جاتا ہے۔ نبی کی رضا جنت ہے' نبی کی ناراضگی جہنم ہے' ابو بکر سے نبی راضی ہیں

تو بیڑا پار ہے۔ ابو جہل سے ناراض ہیں تو فی النار ہے۔ ابو بکر نے اقرار کیا تو بیڑا پار ہو گیا۔ ابو جہل نے انکار کیا تو فی النار ہو گیا۔ ابو بکر نے اقرار کیا تو صدیق بن گیا' ابو جہل نے انکار کیا تو قیامت تک زندیق بن گیا۔

آقا نے دور سے اس اونٹنی کی طرف دیکھا کہ کمزور' اس پر ایک برقعہ پوش' بالکل خاموش' مگر پیغمبر کے چہرے میں محبت کا جوش' حضور ﷺ خود جلدی سے کھڑے ہو گئے' کچھ دیوانے' پروانے' مستانے' تاجدار' جانثار' وفادار' قطار اندر قطار' رضاکار' محمد ﷺ کے یار چلنے لگے۔ آپ نے فرمایا علی رسلکم میرے یارو' جانثارو' تاجدارو ٹھہر جاؤ' کوئی نہ آئے' میرا حق ہے میں ادا کروں گا۔ صحابہ کہتے ہیں کہ دور تک حضور ﷺ گئے۔ ہم نے انداز دیکھا جو نبیوں کا سردار ہے' اس کے کندھے پر اونٹنی کی مہار ہے' وہ بوڑھی اس طرح سوار ہے' ایک نقشہ آپ کو بتا رہا ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد جب مسجد نبوی کے قریب پہنچے تو اونٹنی بیٹھنے لگی تو پیغمبر نے اپنا کندھا پیش کیا۔ جس طرح بوڑھا آدمی ٹیک لگا کر اترتا ہے وہ بوڑھی اس طرح پیغمبر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اترنے لگی ابھی بوڑھی اتری ہی تھی کہ محمد ﷺ نے اپنی چادر اس کے پاؤں میں بچھا دی۔ جس کو ہم مدثر یا مزمل کہتے ہیں' جس کو اپنی زبان میں کملی کہتے ہیں۔ کمبل۔

صحابہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ اس کے سامنے یوں بیٹھے جس طرح بیٹا اپنی ماں کے سامنے ادب سے بیٹھتا ہے' جس طرح شاگرد اپنے استاد کے سامنے بیٹھتا ہے' دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔ کچھ باتیں ہوئیں۔ حضور ﷺ کچھ دیر کے بعد گھر جا رہے ہیں' پانی لا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے پانی مانگا آقا پانی لا رہے

ہیں۔ حضورﷺ نے اس سے کچھ فرمایا تو دیکھا کہ بوڑھی اٹھی۔ کالی بوڑھیا تھی۔ دیکھا کہ بڑھیا آگے چل رہی ہے۔ نبوت ساتھ ساتھ پیچھے چل رہی ہے۔ صحابہ خاموش' آنکھوں سے آنسو' اور یہ منظر دیکھ رہے ہیں کہ جہاں جبرئیل دو زانوں بیٹھتا ہے' جہاں آ کر جبرئیل پر ملتا ہے' جہاں فرشتے روزانہ نبی کی خدمت میں آتے ہیں۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ معراج اس لئے ہوا تاکہ پتہ چل جائے کہ میرا محبوب یہ ہے۔ جس طرح زلیخاں نے عورتوں کو جمع کیا اور بتایا کہ میرا یوسف یہ ہے اللہ نے تمام انبیاء رسولوں اور حوروں کو جمع کیا کہ میرا محبوب یہ ہے' آؤ ذرا دیکھو کہ میرا محبوب یہ ہے۔ جس کو میں نے رحمتہ العالمین' شفیع المذنبین' لا المرسلین راحتہ العاشقین' مراد المشتاقین' خاتم النبین' کائنات میں بہترین' محبوب رب العالمین' شریفوں میں اشرف' حسینوں میں احسن' جمیلوں میں اجمل' کاملوں میں اکمل' نبیوں میں افضل یہ ہے۔

اس بڑھیا کے ساتھ اندر گئے' عائشہ' حفصہ' ام سلمہ' جویریہ' میمونہ' ام حبیبہ' زینب' سودہ ! جی حضورﷺ ۔ فرمایا جلدی آؤ' آپ نے سب کو تعارف کروایا' فرمایا میرا دودھ کہاں ہے وہ گرم کر کے لاؤ' میرا کھانا لاؤ' میری فاطمہ' زینب' رقیہ' اور کلثوم کو بلاؤ' سارے آؤ' آ کر خدمت کرو۔ اس کی خدمت میں بڑا ثواب ہے' صحابہ باہر ہیں اندر یہ عجیب منظر ہے' ایک دو دن کے بعد وہی بڑھیا نکلی تو بڑھیا آگے اور محمدﷺ کے کندھے پر اس کی گٹھڑی تھی۔ (سبحان اللہ) کچھ کھجوریں' کچھ ستو' کچھ تحفے' کچھ تحائف' ساتھ ساتھ حسن رضی اللہ عنہ و حسین

ﷺ کھیلنے جا رہے ہیں' آقا کا چہرہ چمک رہا ہے' اونٹنی بٹھائی گئی اس کا بند بندھا گیا' نکیل سنبھالی گئی' بڑھیا سوار پیغمبر کا ہاتھ رکاب میں' وہ اونٹنی اٹھی تو حضور ﷺ نے مہار اپنے ہاتھ سے تھامی' آپ واپس آئے تو آنکھوں میں کچھ آنسو نظر آئے' صحابہ نے عرض کیا حضرت یہ کیا انتظام' کیا اہتمام' کیا پروگرام' اتنا استقبال' اتنے خوشحال' عجیب حال ہم حیران ہیں کہ بڑھیا کون تھی؟ فرمایا یہ وہی حلیمہ تھی جس نے بچپن میں محمد کو دودھ پلایا۔ میں چھوٹا تھا تو اماں حلیمہ نے خدمت کی' اماں آئی تو محمد نے استقبال کیا۔ (سبحان اللہ)۔ ماں باپ کی دعاؤں میں سب کچھ ہے۔

والدین کیلئے دعا کا حکم

اسلام نے کہا ہے کہ جب بھی تم نماز پڑھو تو کہو۔ رب اجعلنی مقیم الصلوۃ و من ذریتی ربنا و تقبل دعاء۔ ربنا اغفرلی ولوالدی۔ وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ و بالوالدین احسانا۔ قرآن کہتا ہے۔ لا تقل لھما اف ولا تنھرھما۔ خبردار او مولویو! او پیرو! او چیئرمینوں اگر تم نے اپنی اماں کو کہا او بوڑھی' او بڈھی' تو نے اپنی اماں کو اوئے کیا۔ میں تیرے سارے عمل برباد کر دوں گا' ماں باپ کے آگے زور سے نہ بولو۔ باپ کے آگے نہ چلو' باپ بات کرے تو اس کی بات کو نہ کاٹو' باپ کہدے کہ بیوی کو طلاق دے دو۔ اگرچہ کوئی قصور نہ ہو۔ پھر بھی ان کے حکم پر گھر اجاڑ دو۔ باپ کے حکم کی نافرمانی نہ کرو۔ یہ اسلام ہے' اللہ ہمیں اسلام پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ (آمین) آج تو ہم کہتے ہیں کہ

بوڑھی مرتی کیوں نہیں۔ دھوپ میں پڑی ہو تو سائے میں نہیں بٹھاتے' جائیداد اس
نی' اور گلی چھرے تم اڑا رہے ہو۔ پانی مانگے تو نہیں دیتے۔ او ظالمو!

ماں کی نافرمانی کا عبرتناک واقعہ

میں چیچہ وطنی سے تقریر کر کے جا رہا تھا کچھ ساتھی میرے ساتھ تھے۔ ایک
آدمی چارپائی پر بیٹھا تھا۔ مکھیاں اس کے پاس بھنبھنا رہی تھیں' عجیب حالت تھی'
چہرہ زرد ہے' غبار و گرد ہے' عجیب درد ہے' نہ اس کا کوئی ہمدرد ہے' پریشان'
حیران گردان ہے' چارپائی ہے' نہ بھلائی ہے' مجھے سمجھ نہ آئی کہ یہ کون ہے' میں
قریب آیا تو کہنے لگا او مولانا! ادھر تشریف لائیں' پیلے دانت' ہڈیوں کا ڈھانچہ کمزور
سانچہ' تکلی غور' عجیب شور' اس کے پاؤں پر ایک کپڑا پڑا ہوا تھا۔ اس نے کہا مجھے
عبرت سے دیکھو۔ میں کون ہوں۔ میں ایک شیر تھا۔ مجھے دیکھ لو' مولانا! ابھی آپ کی
تقریر کی آواز یہاں آ رہی تھی' کہنے لگا یہ مکان میرا تھا' دکان میری تھی' اب بھیک
مانگتا ہوں' مجھے کوئی بھیک بھی نہیں دیتا بلکہ میرے اوپر لعنت کرتے ہیں۔

ذرا غور سے سننا یہ عبرت کی بات بتا رہا ہوں۔ اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور کافی
دیر تک روتا رہا' کہنے لگا میں وہ ہوں جس نے اماں کے منہ پر جوتے مارے تھے۔
(استغفراللہ) میں رات کو سینما دیکھنے گیا۔ غنڈوں کے ساتھ ساری رات میں آوارہ
گردی کرتا تھا۔ دیر سے آیا۔ میں نے ماں سے روٹی مانگی' اماں نے کہا شرم نہیں
آتی ساری رات آوارہ گردی کرتے ہو۔ کبھی پولیس تمہیں پکڑ لیتی ہے۔ نہ تمہارا ابا
ایسا تھا' نہ تیری اماں ایسی ہے۔ تم کن غنڈوں میں پھنس گئے۔ شرم کرو' تمہیں
روٹی دیکر روٹی حرام کروں' کچھ ناراض ہوئی' مجھے غصہ آیا میں نے جوتا اتار کر ماں
کو مارنا شروع کر دیا۔ دو جوتے منہ پر مارے۔ ماں کے منہ سے اتنا سنا کہ عرش

والے! اس لئے بچہ دیا تھا کہ آج میں جوتے کھا رہی ہوں' مجھے موت دے دے
میں جینے کے قابل نہیں ہوں' مولی! جو بے عزتی ہوئی ہو چکی' مجھے اپنے پاس بلا
لے' میں اب زیادہ جوتے نہیں کھا سکتی' عرش والے! جس نے اماں کی توہین کی ہے
اس کتے کو دنیا و آخرت میں برباد کر دے۔

کہنے لگا اس وقت تو میں سو گیا' رات کو پاؤں میں ایک ٹیس اٹھی' درد اٹھا'
پاؤں لرزنے لگا' صبح کو پاؤں سوجھ کر اتنا موٹا ہو گیا۔ ڈاکٹر کو دکھایا' لاہو گیا۔ ملتان
نشتر ہسپتال گیا۔ انہوں نے آپریشن کیا۔ پاؤں کاٹنے گئے' کاٹنے گئے' اس نے اپنے
پاؤں سے کپڑا اٹھایا تو پیپ بہہ رہ تھی۔ کہنے لگا یہ زخم نہیں' یہ اماں کی بدعا ہے'
خدا کا قہر ہے' اماں ایک ہفتہ رو رو کر مر گئی' کھانا تک نہ کھایا' کہتی تھی میں سمجھتی
تھی کہ بیٹا خدمت کرے گا میں اس عمر میں جوتے کھا رہی ہوں' مجھے اپنے بیٹے کی
ضرورت نہیں اماں رو رو کر اسی غم میں ختم ہو گئی۔ اماں کی آہیں عرش پر پہنچی'
تارے سنیں' مجھ پر خدا کا قہر نازل ہوا' جائیداد گئی' مکان بکا' دکان بکی' بیوی گئی'
بیٹے گئے' چار سال سے یہاں پڑا ہوں' پیپ بہہ رہی ہے' ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے
کتے کاٹ رہے ہیں' نیند نہیں آتی۔ مکھیاں بھنبھناتی رہتی ہیں۔ گذرنے والے کہتے
ہیں یہ وہ لعنتی ہے' جس نے اماں کو جوتے مارے تھے۔ دنیا مجھے عبرت کی نگاہ سے
دیکھتی ہے' کتے کی طرح میرے سامنے روٹی پھینک جاتے ہیں۔ میرا ہاتھ پکڑ کر عجیب
چیخ ماری اور گر پڑا کہنے لگا حضرت یہ دنیا کی ذلت ہے پتہ نہیں میری آخرت کا کیا
حال ہو گا اتنا کہا پھر گر پڑا روتا رہا۔ پھر اس نے آنکھ نہ کھولی۔ کہنے لگا مولانا مجھے
روٹھا رب راضی کروا دو۔ معلوم ہوتا ہے جس سے اماں ناراض ہے خدا بھی اس
کیلئے قہار بن جاتا ہے۔ میں اجڑ گیا ہوں بیٹے آتے ہیں' بلاتا ہوں۔ بیٹے. مجھے ابا
نہیں کہتے' میری دنیا برباد ہو گئی ہے' اندھیرا چھا گیا ہے' دنیا کی لعنت برس رہی ہے'
ماں کے ایک لفظ نے خدا کے قہر سے مجھے برباد کر دیا۔ خدا کی قسم یہ میں نے
آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اللہ ہمیں ماں باپ کی بدعاؤں سے بچائے۔ (آمین)۔

ماں باپ اولاد کیلئے بدعا نہ کریں

میں ماؤں سے کہوں گا کہ کبھی جوش میں یوں نہ کہا کرو' کہ تو برباد ہو' خدا خراب کرے' تو لولا ہو جائے' لنگڑا بن جائے' ایسے نہ کہا کرو' کہیں تیرے یہ جملے عرش پر نہ پہنچ جائیں۔ کہیں تیرے بیٹے کے دونوں جہان برباد نہ ہو جائیں۔ کہیں خدا بڑھیا کی سن نہ لے۔ اللہ ہمیں اپنے والدین کی قدر دانی عطا فرمائے۔ (آمین)۔

ماں باپ نہ ہوں تو ہم یتیم ہیں' ماں باپ نہ ہوں تو رشتہ کون دے' ہمیں کون پہچانے' ہمارا تعارف ماں باپ کی وجہ سے ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز تربیت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جملہ بتا دوں' فرمایا تجھے اسہال تھے' تو چیخ رہا تھا' تجھے اسہال پانی کی طرح تھے' تو درد سے تڑپ رہا تھا' ماں لیکر کھڑی تھی۔ ساری رات سوئی نہیں۔ تیری پریشانی کو دیکھ کر اماں پریشان رہی۔ تیرے کپڑے بدلتی رہی' تیرا پیشاب نکلتا رہا۔ اماں پریشان ہوتی رہی' فرمایا تو ساری زندگی اماں کا شکریہ ادا کرے تو اس ایک رات کا شکریہ اور اس کا حق ادا نہیں کر سکتا جو اس نے پریشانی میں کھڑے ہو کر گذار دی تھی۔

اس رات کون کون نہیں بخشا جائے گا

ماں باپ کا نافرمان بھی اس رات نہیں بخشا جائے گا۔ متکبر نہیں بخشا جائے گا۔ زانی نہیں بخشا جائے گا۔ ایاکم والزنا فان فیھا اربعۃ خصال

وقت نہیں کیا کیا بیان کروں ایک جملہ کہہ دیتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' من زنا زنی باھلھا مدینے کا پیغام' بر سر عام' حضور کا ارشاد کر لو یاد' ورنہ برباد' حضورؐ نے فرمایا جو کسی کی عزت برباد کرتا ہے خدا اس کی عزت برباد کرائے گا۔

دوسروں کی بیٹیوں کو بلانے والو! بازیاں لگا کر برباد کرنے والو! او بچیوں والو! تم نے کسی کی بچی سے زنا کیا' تیری بچی سے خدا انتقام لے گا' دوسروں کو رلانے والو! تم ذلیل ہوتے نظر آؤ گے۔ دوسروں کی عزت سے کھیلنے والو۔ تمہاری عزت برباد ہو کر رہے گی۔ تم سب جھوٹے ہو سکتے ہو مصطفےٰ ﷺ سچے ہیں۔

سوچ لو! تم نے اگر کسی کا گھر برباد کیا تو تمہارا گھر برباد ہو گا۔ مجھے مصطفےٰ پر یقین ہے۔ ساری دنیا جھوٹی ہو سکتی ہے میرا محمد ﷺ سچا ہے۔ (بے شک)

یہ حدیث یاد کر لو۔ من زنا زنی با هلها۔ کسی کی بیوی سے منہ کالا کرنے والو! نہ تمہاری بیٹی بچے گی نہ تمہاری بہن بچے گی۔ دوسروں کو برباد کرنے والو برباد ہو جاؤ گے۔ دوسروں کی عزت سے کھیلنے والو! تمہاری عزت یقیناً برباد ہو گی۔

تم دوسروں کی عزت بچاؤ' تمہاری عزت اللہ بچائے گا۔

تبلیغی دوست کا واقعہ

حافظ غلام سرور میرا دوست ہے۔ تبلیغی جماعت کا واقعہ ہے۔ کہنے لگا میں نے نئی شادی کی۔ میرا گھر شہر کے قریب ہیں ایک بوڑھی اماں اور ایک چھوٹی بہن۔ گھر میں گھر سے تبلیغ کی نیت سے نکلا تو کہا۔ اللهم انت خليفتي في اهلي ورفيقي في سفري یہ دعا آقا ﷺ نے سکھائی ہے۔ اللہ میرے گھر کا وارث بھی تو' میرے گھر میں میرے پیچھے اس کا محافظ بھی تو' میرے سفر کا ساتھ بھی تو' میرے ساتھ بھی تو' کہنے لگا میں نے آیت الکرسی پڑھی اور کہا یا اللہ یہ گھر اب تیرے حوالے۔ نوجوان بیوی تیرے حوالے۔ میری عزت بھی تیرے ہاتھ میں ہے۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ' دعا کر کے چلا گیا' کچھ غنڈوں کو پتہ چلا کہ مولوی تو چلے پر چلا گیا ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ مولوی جاتے ہیں بیویاں کہاں چھوڑ جاتے ہیں؟ یہ کس کے سہارے پر چھوڑ جاتے ہیں۔ (اللہ کے) کہنے لگا میری تشکیل ہو گئی۔ کئی دنوں کے بعد ایک غنڈہ جو بڑا مشہور تھا' وہ رات کو مسلح ہو کر آیا اس

نے کہا کہ بڑھیا کا گلا گھونٹ دوں گا لڑکی نوجوان ہے اس کو اغواء کروں گا۔ جب مولوی آئے گا اس وقت تک میں سارا کام تمام کر جاؤں گا۔

اسے یہ پتہ نہیں تھا کہ کوئی اور قوت بھی موجود ہے۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا۔ بھی موجود ہے میرے مصطفیٰ کو بچانے والا کون؟ (اللہ) ہماری حفاظت کرنے والا کون؟ (اللہ) ہماری نگرانی کرنے والا کون؟ (اللہ)

اس غنڈے نے منصوبہ بنایا کہ اندر جا کر بوڑھی کے منہ میں کپڑا ٹھونسوں گا بڑی تیاری کی، ابھی دیوار ہی پھلانگی کہ دونوں گھٹنوں سے ٹانگیں ٹوٹ گئیں اتنا درد ہوا کہ چیخا، ہائے، لوگ اکٹھے ہوئے تو دیکھا کہ شہر کا غنڈہ ہے۔ بہت بڑا بہادر، لوگوں نے دیکھ کر پوچھا کہ کیا ہوا؟ کہنے لگا دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئی ہیں اور یہ سمجھ لو کہ یہ میری چھلانگ سے نہیں ٹوٹیں یہ خدائے قہار کے عذاب سے ٹوٹی ہیں۔ اللہ نے توڑ دی ہیں۔ اس طرح ٹوٹ گئیں کہ جڑ نہ سکیں، مجھے لے جاؤ، برے میں ارادے سے آیا تھا، میں سمجھ گیا ہوں کہ جن کو خدا بچائے اس کی بے عزتی کوئی نہیں کر سکتا ہسپتال میں لے گئے۔ کوشش کی۔ پلستر چڑھائے اب تک ٹانگیں صحیح نہیں ہوئیں۔ جوانی گئی سب کچھ گیا۔ اللہ نے بتا دیا کہ انت خلیفتی کہنے والا تو تبلیغ کر تیری عزت کو میں خود بچاؤں گا۔ (سبحان اللہ) خدا آج بھی ہے۔ (بیشک)

عزیزو! آج رات صلوۃ التسبیح پڑھو۔ بڑا لمبا سجدہ کرو۔ اتنا لمبا سجدہ کرو کہ سر اس وقت اٹھاؤ جب رب راضی ہو جائے۔ اولاد کیلئے مانگو مسلمانوں کیلئے مانگو۔ اپنے لئے مانگو۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی حضور ﷺ کے قریب بیٹھا تھا اور یہ کہہ رہا تھا۔ اللهم ارحم علی و علی محمد ولا تشرک بنا احداً۔ یا اللہ مجھ پر اور محمد ﷺ رحم کر کسی اور پر نہ۔ حضور ﷺ ہنس پڑے۔ اس کو ہلا کر فرمایا اچھا! اتنی بڑی رحمت کو تو نے بند کر دیا۔ اور کسی پر نہ ہو، صرف

ہمارے اوپر رحمت ہو؟ فرمایا! ساری امت کیلئے دعا کر' ان کی برکت سے تجھ پر بھی رحمت ہو گی۔ آج ساری امت کیلئے دعا کرو۔ اپنے لئے بھی۔ یا اللہ ہم سب کو ہدایت دے' ہم سب کو نمازی بنا' پورے ملک کو' پوری دنیا کو ہدایت نصیب فرما۔

ہمارا نبی رحمتہ اللعالمین ہے' ہمارا خدا رب العالمین ہے۔ ہمارا کعبہ ھدی اللعالمین ہے' ہمارا قرآن ذکر اللعالمین ہے' پوری دنیا کیلئے دعا کرو اللہ پوری دنیا کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بنائے۔ (آمین) پوری دنیا کو ایک کلمہ' ایک اذان' ایک قرآن' ایک دین' ایک مذہب' ایک مسلک' ایک مشرب' ایک توحید' ایک عقیدہ' ایک اسلام پر ایک کر دے (آمین) پوری دنیا کو اپنے گھر اور مصطفیٰ کے در کی زیارت کروا۔ ایسی دعائیں کریں انشاء اللہ قبول ہوں گی۔ بیمار ہو تو دعا کرو۔ حج کا ارادہ ہے تو دعا کرو کہ مولیٰ آج کی رات ہمارے لئے راستہ آسان کر دے۔ اپنا گھر بھی دکھا دے' دلبر کا در بھی دکھا دے بیماروں کیلئے دعا کرو' فوت ہو جانے والوں کیلئے دعا کرو۔ عاجز بن کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگو' اللہ ان کی قبر کو بھی روشن کر دے گا۔ آج والدین کیلئے' اولاد کیلئے بیماروں کیلئے خوب مانگو۔

خدا سے مانگو کہ یااللہ تو رازق ہے۔ میں محتاج ہوں۔ مولیٰ اتنا رزق دے کہ کسی کا محتاج نہ رکھ۔ آج خدا سے مانگ کر دیکھو' آج دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ آج اعلانؔ ہو رہا ہے کہ کوئی لینے والا آئے۔ دینے والا موجود ہے۔ مانگنے والا آئے۔ خزانے کھلے ہوئے ہیں۔ ذرا بھیک مانگ کر دیکھو کہ گود بھرتا ہے کہ نہیں بھرتا۔ اللہ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔ (آمین)۔

صبح کو روزہ رکھنا سنت ہے۔ آج ساری رات عبادت کرو۔ اپنی بیوی بچوں کو بھی عبادت پر لگاؤ۔ کلکم راع و کلکم مسؤل عن رعیتہ۔ ہر شخص چرواہا ہے۔ ہر شخص سے اس کے غلہ کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اپنی بچیوں کو اپنی بہنوں کو بھی دین کی طرف متوجہ کرو۔ ان کو بھی صلوۃ التسبیح سکھاؤ۔

صلوٰۃ التسبیح کا فائدہ

سب سے بڑی شاندار نماز صلوٰۃ التسبیح ہے۔ اگر ایک دفعہ زندگی میں پڑھ لی تو چھوٹے گناہ اور چھپے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔ اتنا صابن کپڑوں کو صاف نہیں کرے گا۔ جتنا سیاہ دلوں کو یہ نماز صاف کر دے گی۔

توبہ۔ التائب من الذنب کمن لاذنب لہ۔جس کی توبہ قبول ہو گئی گویا اس کے گناہ ہی نہ تھے۔

آج رات بڑی رحمت کی رات ہے' جشن کی رات ہے جس طرح بادشاہ خوشی میں قیدیوں کو رہا کرتا ہے۔ خدا رحمت کی خوشی میں محمد ﷺ کی امت کو رہا کرتا ہے۔ آج جشن رحمت ہے۔ (سبحان اللہ)۔

اس رات کا نام لیلتہ الرضوان ہے۔ اس رات کا نام لیلتہ البرکت ہے۔ اس رات کا نام لیلتہ البرات ہے' اس رات کا نام لیلتہ المبارکہ ہے' حدیث میں اس کے بہت سارے نام آتے ہیں۔

آپ میرے لئے دعا کریں میں آپ کیلئے دعا کروں گا' پورے ملک کیلئے دعا کریں اللہ ہمارے ملک کو اسلام کا گہوارہ بنائے۔ (آمین)

ہمارے ملک کے حالات عجیب ہیں' سیاسی بھی اور دوسرے بھی' ہمارے ملک میں اسلام کا نام ہے مگر کام نہیں' دعا کرو خدا خلافت راشدہ کا نظام آنکھوں سے دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

یہ ملک تب کامیاب ہو گا کہ یہاں یاران پیغمبر' وفاداران پیغمبر' تاجداران پیغمبر' صدیق سے لیکر حیدر کرار تک جو دور تھا وہ آئے۔ خدا اس دور کی جھلک آنکھوں کے دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

ڈیڑھ گھنٹہ بول چکا ہوں' موتی رول چکا ہوں' حقیقت کھول چکا ہوں' میں آپ کو جگا چکا ہوں' دین پہنچا چکا ہوں' تمہیں سمجھا چکا ہوں' بہرحال میں آ چکا ہوں۔

صلوۃ التسبیح کا طریقہ

صلوۃ التسبیح کا طریقہ یہ ہے۔ نیت کرتا ہوں نماز کی چار رکعت نماز صلوۃ التسبیح نفل' بعد عشاء' اللہ اکبر' سبحانک اللّٰہ پوری' پھر الحمد للّٰہ پوری پھر کوئی سورت بھی پڑھیں۔ ہاتھ باندھے رہیں۔ اور پندرہ دفعہ' سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر انگوٹھے سے انگلی کو دبا کر گن لے تو گننے میں آسانی ہو گی۔ پھر رکوع کرے۔ سبحان ربی العظیم تین دفعہ پڑھ کر پھر دس دفعہ کلمہ پڑھے۔ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہہ کر دس دفعہ پھر سجدے میں سبحان ربی الاعلی کے بعد' دس دفعہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس دفعہ' پھر دوسرے سجدے میں سبحان ربی الاعلی کے بعد دس دفعہ' پھر سجدہ سے فارغ ہو کر بیٹھ کر دس دفعہ پڑھ لے۔

دوسری رکعت میں

سورۃ فاتحہ اور سورت پڑھ کر پندرہ دفعہ باقی اس طرح جس طرح پہلی رکعت میں پڑھا تھا۔ ایک رکعت میں پچھتر دفعہ پڑھنا ہے۔ کل تین سو دفعہ ہو گا۔ التحیات میں پہلے کلمہ پڑھے پھر التحیات پڑھے۔ اس کے بعد سلام پھیرے۔ آخر میں دعا کیلئے ہاتھ اٹھا دے' رونا نہ آئے تو رونے کی شکل بنائے' لائٹ بند کر دے اور آنکھوں سے مینہ برسائے' رو کر خدا کے سامنے ہاتھ اٹھائے' ابھی آنسو نہیں نکلیں گے کہ رحمت جوش میں آ جائے گی' آج یہاں رو پڑو گے تو کل نہیں رونا پڑے گا۔ جس طرح روتے بچے کو ماں بہلاتی ہے اس طرح خدا کی رحمت اتر کر تمہیں بہلائے۔

پتہ نہیں آئندہ سال ہم زندہ رہیں یا نہ رہیں' کل کا پتہ نہیں' حضور ﷺ نے ایک ایسی حدیث فرما دی کہ ہمیں تو کل تک کا بھی یقین نہ رہا' اذا اصبحت فلا تنتظر المساء واذا امسیت فلا تنتظر الصباح پھر صبح کرو تو

شام کا انتظار نہ کرو' شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو۔ صبح سے پہلے جنازہ اٹھ نہ جائے۔

جامع دعائیں

صلوۃ التسبیح کے علاوہ صرف سجدہ کر کے۔ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔ ربنا أتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار' اور بڑی بڑی جامع دعائیں ہیں۔ حضرت عمر والی دعاء اللھم ارزقنا شھادة فی سبیلک واجعل موتنا فی بلدحبیبک ﷺ' اللھم اغفرلنا و لجمیع المسلین۔ ایسی دعائیں کرو جس میں پوری امت شامل ہو جائے'۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم الخ یہ بھی ایک دعا ہے۔ اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذالجد منک الجدیہ بھی دعا ہے۔ اور کچھ نہ آئے تو کہے یااللہ تو عرش پے راضی ہو جا مصطفےٰ ﷺ کو فرش پر راضی فرما۔ اپنی خلقت میں داخل فرما محمد ﷺ کی امت میں داخل فرما۔ پچھلے گناہ معاف کر دے آئندہ جنت کا راستہ صاف کر دے۔ (آمین)۔

یا اللہ میرے گناہوں کو نہ دیکھ' اپنی عطاؤں کو دیکھ غفار بن۔ قہار نہ بن' رحم کر' قہر نہ کر۔ چھوڑ دے' پکڑ نہ کر۔ یہ بھی ایک دعا ہے۔

یا اللہ میں گناہگار' تو غفار' میں منگتا' تو داتا۔ میں بھکاری' تو غنی' جو انداز بھی آئے اسی میں مانگے۔

وہ ایک پٹھان کعبے کا غلاف پکڑ کر کہہ رہا تھا میں تیرے کعبے کا غلاف نہیں چھوڑوں گا جب تک تو بخشے گا نہیں' خدایا بخش! کتنا دور سے سفر کر کے آیا ہوں تیرا دامن نہیں چھوڑوں گا۔ تو بخشے گا تو پھر چھوڑوں گا۔ اللہ کو یہ ادا بھی اس کی پسند آگئی۔

جب وہ بخشنے پہ آتا ہے تو حدیث میں ہے کہ ایک مسافر اونٹ پر اپنا سامان لادے جنگل سے گزر رہا تھا کہ دوپہر کے وقت آرام کی غرض سے لیٹ گیا اور اونٹ کو وہیں چھوڑ دیا۔ جب بیدار ہوا تو اونٹ اپنا گم دیکھ کر خدا گم ہو گیا۔ تلاش بسیار کے بعد پھر لیٹ گیا اور جب آنکھ کھلی تو خوشی سے زبان پر یہ جملے آتے ہیں۔ اللھم انت عبدی و انا ربک۔ مولی تو میری مخلوق ہے، میں تیرا خالق، میں تیرا خدا ہوں، تو میرا بندہ ہے فرشتوں نے کہا یا اللہ یہ کیا کہہ رہا ہے؟ فرمایا اس کو کچھ نہ کہو۔ ٹھیک ہے جو کچھ کہہ رہا ہے یہ خوشی میں مست ہو گیا ہے اس کی دعا سب سے پہلے قبول کروں گا، اس غریب کو پتہ بھی نہ چلا کہ کیا کہہ رہا ہوں۔ کہتا ہے تو میرا بندہ ہے میں تیرا خدا ہوں فرمایا اس کو مواخذا نہ کرو اسی جملے پر میں اس کو بخش دوں گا۔ جب وہ بخشنے پر آتا ہے تو اس کو پوچھنے والا کوئی نہیں۔

حدیث میں ننانوے قتل کرنے والے کا واقعہ

حدیث میں آتا ہے کہ ایک آدمی نے ننانوے قتل کئے۔ ایک راہب سے پوچھا کہ میں بخشا جاؤں گا؟ اس نے کہا بے حیا، قاتل، ظالم، جابر، جہنمی یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ قاتل نے کہا اچھا اگر نہیں ہو سکتا، تو میری سنچری ہونے میں ایک کم ہے، تم بھی چلو، اس نے حضرت کو بھی ختم کر دیا۔ مفتی بھی ختم ہو گیا۔ پھر اس کے دل میں آیا کہ اللہ تو کہتا ہے: انی لغفار لمن تاب و آمن و عمل صالحا۔ میری بخشش کا بھی ضرور کوئی راستہ ہو گا۔ کسی اللہ والے سے اس نے پوچھا کہ کوئی طریقہ، کوئی سلیقہ، اللہ کو منانے کا ہے؟ اللہ والے نے فرمایا کہ بالکل ہے تو اس بستی کو چھوڑ، فلاں بستی میں اللہ والوں کی جماعت ہے وہاں چلا جا وہ اس کی طرف چل دیا، راستہ میں موت آ گئی۔

حدیث میں آتا ہے کہ قتل والا علاقہ قریب تھا اور وہ بزرگوں کی بستی دور تھی۔ جب وہ چلنے لگا راستے میں موت آ گئی۔ جب جہنم والے دونوں فرشتے آ

گے۔ جنت والے کہنے لگے ضرور جنت میں لے جائیں گے۔ جہنمی کہنے لگے جہنم میں لے جائیں گے۔ رب نے کہا جلدی نہ کرو۔ ماپ لو۔ اگر یہ اللہ والوں کے قریب ہے تو اس کو جنت میں لے جاؤ۔ اگر یہ قتل والی جگہ کے قریب ہے تو جہنم میں ڈال دو۔ حدیث میں آتا ہے کہ قتل والا علاقہ قریب تھا۔ ولی کا علاقہ دور تھا۔ خدا نے زمین کو کہا ذرا تو سکڑ جا۔ قتل والا علاقہ دور کر دے ولی قریب کر دے' میں بخشنے پے آیا ہوں مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں' اسی پر بخشا گیا۔

بخشش کا ایک اور واقعہ

حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص مرنے لگا تو کہنے لگا میرے بیٹو! جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ لگا دینا۔ آگ لگا کر میری ہڈیاں تک جلا دینا' راکھ جو بچے اس کو ہوا میں اڑا دینا تاکہ کل خدا کو منہ نہ دکھا سکوں۔ اتنا شرمندہ ہوں' مجھے ختم ہی کر دینا۔ اللہ کو جمع کرنے میں دیر نہیں لگتی۔ حدیث میں آتا ہے۔ اللہ نے فرمایا۔ کن فیکون بن گیا۔ خدا نے پوچھا یہ کیا کیا؟ کہنے لگا یااللہ تیرے ڈر کی وجہ سے۔ یااللہ میں اتنا گنہگار تھا کہ تیرے سامنے منہ دکھانے کے قابل نہیں تھا فرمایا اگر میرے ڈر کی وجہ سے ہے تو جا۔ میں نے تیرے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

آج رات اللہ کے سامنے ایسے روئیں کہ جس سے آنسو نکل پڑیں۔ مکر کا رونا نہ ہو' جہنم کا منظر سامنے کرو۔

موت کا مراقبہ

مولانا تھانویؒ نے مراقبہ موت لکھا ہے' کہ بیٹھ جاؤ اور سمجھو کہ میں مر رہا ہوں۔ پھر سمجھو میں مر گیا ہوں پھر سمجھو لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں۔ کپڑے اتار رہے ہیں' غسل کروا رہے ہیں' کفن پہنا رہے ہیں' جنازہ لے جا رہے ہیں' قبر کھودی جا رہی ہے' مجھے اندر سلا رہے ہیں' دروازہ بند ہو رہا ہے' لوگ جا رہے ہیں' من

رکا؟ ما دینک؟ من نبیکا یہ مجھ سے سوال ہو رہے ہیں۔ پتہ نہیں جنت کی
کڑکی کھلتی ہے۔ یا جہنم کی کھلتی ہے' پتہ نہیں حساب کیسا ہوتا ہے' اس طرح تصور
رے گویا خدا کے حضور پیش ہو گیا' فرمایا یہ تصور کرے تو انشاء اللہ قیامت کا منظر
اس کے سامنے آ جائے گا' اور آخرت اس کی کامیاب ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم
ب کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

بہت خوشی ہوئی کہ کافی حضرات پٹھانوں کو چھوڑ کر مسجد میں آ گئے۔ کتاب و
نت کے سیکھنے کیلئے اللہ ان کو اپنے دروازے پر لے آیا۔

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی
منت ازوشناس کہ بخدمت برداشت

یہ آپ کا کمال نہیں یہ اس کی مہربانی ہے کہ اپنے دروازے پر بلا لیا۔ شاید اس
رات کی برکت سے قبر کی رات' حشر کی رات اچھی ہو جائے۔ اور اس رات کی
برکت سے روٹھا رب راضی ہو جائے۔ پچھلے گناہوں پر لکیر پھیر دے ایک ہی رات
میں۔

یک دم غافل ازاں شاہ نباشی
شاید کہ نگہ کند آگاہ نہ باشی

تجھے پتہ بھی نہ چلے۔ اور تیرا نام جنتیوں کی فہرست میں لکھا جائے۔ اس کی
رحمت میں دیر نہیں ہے' میں آپ کیلئے آپ میرے لئے دعا کریں۔

ہم زیادہ محتاج ہیں۔ ہمیں زیادہ خطرہ ہے۔ اگر ہم نے حق نہ کہا تو خطرہ ہے'
اگر ہم نے چاپلوسی کی تو خطرہ ہے۔ اگر ہم نے دین چھپایا تو خطرہ ہے۔ اشد
الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینتفع بعلمہ من سئل بعلم فکتمہ الجم
یوم القیامۃ بلجام من النار۔ جس مولوی نے حق نہ کہا اس مولوی کو جہنم کی
لگام ڈالی جائے گی۔ جہنم کا گدھا بنایا جائے گا۔ ہمیں آپ لوگوں سے بھی زیادہ خطرہ
ہے کہ ہم نے اگر خوشامد کی تو ہم برباد ہو جائیں گے۔ اللہ ہمیں یہاں سے لیکر تخت

دار تک حق کہنے کی توفیق دے۔ (آمین)۔

(نوٹ۔ پولیس والوں نے روکا تھا اور مجبور کیا کہ پہلے اجازت لو۔ اس پر مولانا نے فرمایا) مجھے افسوس ہوا کہ پولیس والوں نے روکا۔ پٹاخے نہیں روکے جاتے تبلیغ کو روکا جاتا ہے۔

ان پٹاخوں کو قانونی حیثیت دے دیتے ہیں' ان کے نزدیک آتش بازی ٹھیک ہے' قرآن حدیث پڑھنا غلط ہے۔

تمہیں حکومت مبارک ہو' ہمیں نبوت مبارک ہو۔ یہ مسجد اللہ کی ہے ہم اللہ والے ہیں یہاں سے ہمیں کون روکے یہ مسجد خدا کا گھر ہے خدا کے گھر میں خدا و مصطفیٰ ﷺ کا ذکر ہو گا۔ (انشاء اللہ) دین گھر گھر پھیلے گا' تم راستہ روکو گے' تم ہمارے ہاتھ کاٹو گے' زبانیں روکو گے تو ہم آنکھوں سے بھی محمد ﷺ کے دین کا اشارہ کریں گے۔ (انشاء اللہ)۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ان کو ہدایت بخشے اور توبہ کی توفیق دے (آمین) خدا کے ہاں کسی کی کوئی ویلیو نہیں صرف محمد ﷺ کے غلاموں کی ویلیو ہے' اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت بخشے (آمین)۔

دعا

اللھم صل علی محمد الخ۔ یا اللہ ہمیں ہدایت نصیب فرما۔ ہم سب کو رسول اللہ ﷺ کا سچا غلام بنا۔ ہمارے گناہوں کو نہ دیکھ اپنی عطاؤں کو دیکھ' غفار بن قہار نہ بن' مانگنا نہیں آتا' بھیک مانگنے کا سلیقہ سکھا دے' طریقہ سکھا دے' گھر گھر کو رسول اللہ کی غلامی کا مرکز بنا دے۔ منہ کالے ہیں تو منور کر دے۔ گناہوں کی گٹھڑیاں لیکر آئے ہیں گردنیں شرم سے جھکی ہوئی ہیں ہماری یہ گٹھڑیاں اتار دے۔ یا اللہ تو خود کہتا ہے کہ جب سفید داڑھی سے کوئی مانگے تو میری رحمت کو حیا آ جاتی ہے یا اللہ تو نے کہا ہے کہ جب کھرے کھوٹے سب مل کر آئیں تو

کمزوروں کو کے طفیل سے کھوٹوں کی دعا بھی قبول کرتا ہوں۔ یہ تیرا قانون ہے' یا اللہ تیری عادت ہے کہ جب رات کو سارے سو جائیں تو تیری رحمت متوجہ ہو جاتی ہے جب کوئی نہ سنے تو' تو سنتا ہے' جب سب افسروں کے دروازے بند ہو جائیں تو تیری رحمت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اللہ آج تیرے دروازے پر آئے ہیں اپنے اگلے دروازے یعنی کعبے اور نبی کے دروازے تک بھی ہم کو پہنچا دے' یہ امت تجھے آئی ہے' تجھے منانے آئی ہے' یا اللہ دیکھ محمد ﷺ کی برادری جمع ہو گئی ہے۔ سارے اکٹھے ہو گئے ہیں۔ جب برادری چل کر آ جائے تو ساری قوم فیصلہ مان لیتی ہے یا اللہ یہ ساری برادری آ گئی ہے اس برادری کے طفیل سب کے گناہ معاف فرما دے۔ اس رات کی برکت سے رحمت کی گھٹا برسا دے۔ سب کو رسول اللہ کا سچا غلام بنا۔ مدت سے لڑ رہے ہیں وہ کہتے ہیں ہم عاشق رسول ہیں۔ یہ کہتے ہیں ہم عاشق رسول ہیں اللہ سب کو عاشق رسول بنا۔ سب کو محب رسول بنا' سب کو غلام رسول بنا دے' سب کو غلام نبی بنا دے' سب کو تابع رسول بنا دے' ہمیں ہدایت سے ہمکنار فرما' تمام بیماروں کو شفا عطا فرما۔ کمزوروں کو طاقتور بنا' عاجزوں کو طاقت والا بنا۔ ظلم سے بچا بے حیائی سے بچا۔ حرام خوری سے بچا' چوری سے بچا' سینہ زوری سے بچا' بے وفائی سے بچا' یااللہ رذیلوں کو شرافت دے۔ گمراہوں کو ہدایت دے۔ بخیلوں کو سخاوت دے۔ مال میں برکت دے۔ گھر گھر میں رحمت دے' سب کو جنت دے' اپنا ذکر دے مدنی کا فکر دے' اپنا ذوق دے محمد ﷺ کے دین کا شوق دے' اپنی عبادت دے' مدنی کی اطاعت دے۔ اپنی خلقت میں مدنی کی امت میں شامل فرما۔ محمد ﷺ کی شفاعت ملے' تیری مغفرت ملے۔ یا اللہ جن کو دولت دی ہے شریعت بھی دے۔ زمین دی ہے دین بھی دے' شکل دی ہے' عمل بھی دے' مکان دیا ہے ایمان بھی دے' دنیا دی ہے' آخرت بھی دے' ان سب کا آنا بیٹھنا منظور کر' برائی سے دور کر' گناہوں سے نفور کر' رحمت سے بھرپور کر' دین سے معمور کر' دعا عبدالشکور کرے۔ قبول رب غفور کرے۔

و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و علی الہ و اصحابہ
اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین()

عورت کا مقام

بزبان نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

- ایمان کے بعد دنیا کی بہترین متاع نیک بخت عورت ہے
الحدیث
- عورت کی پاسداری تم پر لازم ہے کیونکہ ان کے دل بلور کی سراجی کی مثل ہیں
الحدیث
- میری امت میں مردوں کے لئے سب سے بڑی آزمائش عورت ہے
الحدیث
- نیک عورت ایمان کی مددگار ہے
الحدیث
- صاحب اولاد سیاہ فام خوب صورت بانجھ سے بہتر
الحدیث
- عورتوں کی دین داری کے مقابلہ میں ان کے حسن کو ترجیح نہ دو
الحدیث
- سب سے برا شوہر وہ جو عورت کو تنگ کریں
الحدیث
- بد ترین مخلوق وہ عورت ہے جو خلوت کی باتیں دوسروں کو بتائے
الحدیث
- عورت کو ڈھیل دو گے تو وہ حد سے گزر جائے گی پھر تدارک دشوار ہوگا
الحدیث
- وہ عورت جہنمی ہے جس کی زبان سے پڑوسی ایذا اٹھائیں
الحدیث
- اپنی عورتوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو
الحدیث
- غیر اللہ کو سجدہ جائز ہوتا تو عورتوں کو حکم ہوتا کہ شوہر کو سجدہ کریں
الحدیث
- اگر کوئی عورت اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنتی ہے
الحدیث

روزہ کیا ہے

الحمدلله نحمده و نستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له،ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ولا نظيرله ولا وزيرله ولا مشيرله ونشهد ان سيدنا ونبينا ورسولنا وحبيبنا وحبيب ربنا، وطبيبنا وطبيب قلوبنا، ومولانا واولانا وافضلنا ومتاعنا وامامنا وامام الهدى وامام الانبياء وامام المرسلين عبده ورسوله صلى الله عليه وسلم وعلى خلفاءه الراشدين المهديين الذين هم هداة الدين وعلى اله الطيبين الطاهرين المحسنين وعلى من تبعهم اجمعين الى يوم الدين فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم- اَلَّذِيْنَ إِن مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ-(النور)

وعن ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت كلما دخل رمضان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم شد ميزره وايقظ اهله واحيا ليله-

وكان رسول الله، اجود الناس، وكان اجود فى رمضان من الريح المرسله-

قال النبى صلى الله عليه وآله وسلم الحج الى الحج ورمضان الى رمضان والجمعة الى الجمعة والصلوة الى الصلوة كفارات لما بينهن-

وينادى مناد من السماء فى كل ليلة من شهر

رمضان یا طالب الخیر اقبل و یا باغی الشر اقصر۔(ترمذی)

وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام رمضان من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه۔(متفق علیه)

وعن ابن عباس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نوم الصائم عبادة وصمته تسبیح ودعاؤه مستجاب وعمله مضاعف وذنبه مغفور۔ ثلثة لا ترد دعوتهم دعوة الحاج حتی یرجع۔ دعوة الغازی حتی یعود ودعوة الصائم حتی یفطرومن فطر صائما علی مذقة لبن او علی شربة ماء او علی شق تمرة فله اجر الصائم لا ینتقص من اجره شی۔

قال النبی صلی الله علیه وسلم بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله وشهادة ان محمدا رسول الله واقام الصلوة وایتاء الزکوة وصوم رمضان و حج البیت من استطاع الیه سبیلا۔

قال النبی صلی الله علیه وسلم ان فی الجنة بابا یقال له ریان لا یدخل منه الا الصائمون۔

وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل عمل ابن ادم یضاعف الحسنة بعشر امثالها الی سبعمائة ضعف قال الله تعالی الا الصوم فانه لی وانا اجزی به یدع شهوته وطعامه من اجلی للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسک والصیام جنة واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابه احداو قاتله فلیقل انی امرء صائم۔

اربع من سعادة المرء ان يكون زوجته صالحة، ان يكون ولده بارا۔ وان يكون خلطاءه صالحين وان يكون رزقه فی بلده۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم وفی روایۃ ونیتکم۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوی فمن کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبھا او الی امراۃ یتزوجھا فھجرتہ الی ما ھاجر الیہ۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کن عالما او متعلما او مستمعا او محبا ولا تکن الخامس فتھلک۔

الجھل موت الاحیاء۔

صدق اللہ مولنا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذلک لمن الشاھدین والشکرین والحمد للہ رب العالمین۔

احب الصالحین ولست منہم — لعل اللہ یرزقنی صلاحا

جب میں کہتا ہوں کہ یا اللہ میرا حال دیکھ — حکم ہوتا ہے کہ تو اپنا نامہ اعمال دیکھ

یاالٰہی تو ہمیں حامل قرآں کر دے — پھر نئے سر سے مسلماں کو مسلماں کر دے

وہ پیغمبر جسے صاحب رسل کہتے ہیں — اس کی امت کو ذرا تابع قرآں کر دے

[illegible] مسلمانی زیستن — نیست ممکن جز بقرآن زیستن

[illegible] ملے گا تمہیں [illegible] — اور ہادی نہ ملے گا تمہیں قرآن سے بہتر

رکھ سنت گرامی سے | ہے شرف آپ کی غلامی سے
ونی کوئی تابع رسول نہیں | اکو اطاعت کرے قبول نہیں
جو
ما ان مدحت محمدا بمقالتی | ولکن مدحت مقالتی بمحمد
لنا شمس وللافاق شمس | وشمسی خیر من شمس السماء
فان ہذا الشمس تطلع بعد فجر | وشمسی تطلع بعد العشاء
محمد کی آمد بشیراً نذیرا | فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

سارے حضرات محبت کے ساتھ درود شریف پڑھیں۔

زمین میں مبارک جگہ مسجد ہے

حاضرین کرام جمعہ کا دن ہے۔ مبارک جگہ مسجد ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جس کے لیے آقا ﷺ نے خود مزدوروں میں شامل ہو کر پتھر اٹھائے۔

رمضان رحمت کا خزینہ

یہ مہینہ ' رحمت کا خزینہ ' برکات کا گنجینہ ' رمضان کا مہینہ ' ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کی امت کو ایسا ہدیہ نہیں ملا جو کملی والے کی طفیل اس امت کو ملا ہے۔ اگر امت کو پتہ چل جائے کہ اس مہینہ میں کتنی برکات ' کتنی عنایات ' کتنے درجات ' کتنے انوارات ' کتنے فیوضات ' کتنی رحمت کی برسات دن رات ہے تو اللہ سے تمنا کرتی کہ سارا سال رمضان بنا دے تاکہ ہم پر رحمت برستی رہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کون تھیں

ہماری اماں صدیقہ رضی اللہ عنہا آقا کی رفیقہ ' ازواج میں نیقہ ' صدیقہ بنت صدیق جس کو ہمارے محبوب نے پیار میں حبیبہ ' طیبہ ' طاہرہ ' صدیقہ بنت صدیق ' حمیرا فرمایا۔

یہ نو برس حضور ﷺ کے حجرے میں قیام پذیر رہیں۔ جن کا حجرہ پیغمبر کا

گنبد خضریٰ بن چکا ہے۔ جس کے بستر پر جبرئیل علیہ السلام قرآن لے کر وحی لے کر آئے تھے۔ جن کو اللہ کا سلام آیا۔ جن کا دوپٹہ میدان بدر میں حضور ﷺ نے جھنڈا بنا کر لہرایا۔ وہ بی بی جس کی برات کے لیے سترہ آیتیں قرآن میں نازل ہوئیں۔ خود قرآن وکیل صفائی بنا۔ جن کی گود میں، جن کے حجرے میں، جن کی باری میں حضور کریم ﷺ دنیا سے عالم جاوداں کو تشریف لے گئے۔ یہ وہ بی بی ہے جن کو حضور کریم ﷺ نے صدیقہ بنت صدیق بھی پیار میں فرمایا۔

رمضان میں حضور ﷺ کیا کرتے تھے

بی بی فرماتی ہیں کہ میں اپنے پیغمبر کا طریقہ اور انداز بتاتی ہوں کہ رمضان میں آپ کیا کرتے تھے۔ آج تو معلوم ہوتا ہے کہ رمضان شریف کا مہینہ آیا بھی نہیں۔ اسی طرح گانے بجانے کی آوازیں آتی ہیں۔ قتل ہو رہے ہیں، چوریاں ہو رہی ہیں۔ پتہ نہیں کہ رحمت برس رہی ہے اور امت کے برتن اوندھے ہیں۔ ڈپو کھل چکے ہیں اور رحمت لینے کے لیے کوئی نہیں پہنچا۔ ٹکٹ گھر کھلا ہے اور ٹکٹ لینے والا کوئی نہیں۔ یہ ہماری بدنصیبی ہے۔

ہماری اماں فرماتی ہیں کلما دخل رمضان جب رمضان کا چاند دکھائی دیتا اور رمضان شریف اپنی برکتیں، رحمتیں، عنایتیں، فضیلتیں لے کر آجاتا تو ہمارے پیغمبر کی عادت شریفہ یہ تھی کہ شد میزرہ۔ حضور ﷺ مخلوق خدا کی خدمت کے لیے کمربستہ ہو جاتے۔ مدینے کی بیوہ، مدینے کے مسکین، مدینے کے یتامیٰ، مدینے کے بوڑھے، مدینے کے نابینے، مدینے کے غرباء حضور ﷺ کے لنگر سے عام فیض حاصل کرتے اور ہر ایک مسکین کی حضور ﷺ خبر گیری فرمایا کرتے تھے۔

یتیموں سے حضور ﷺ کا برتاؤ

ویسے پیغمبر ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ روتے ہوئے یتیم کو دیکھا تو فرمایا نہ رو بیٹے! صدیقہ تیری اماں بن چکی ہے، مصطفےٰ تیرا ابا بن چکا ہے۔ کسی بیوہ کو

آپ دیکھتے کسی نابینا کو' معذور و مجبور و محصور و ضعیف نحیف کو تو اس کی انگلی پکڑ کر اس کو گھر پہنچاتے۔ اس کی گٹھڑی اٹھاتے۔ ابتداء ہی سے مصطفےٰ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ ہر مسکین اور ہر غریب کی خدمت فرماتے۔

اس مہینے میں حضور ﷺ شد مبزرہ۔ آقا میں' اللہ نے نظر نا خدمت خلق کا جذبہ بھر دیا۔ کسی کی تکلیف ناقابل برداشت ہوتی تھی۔

فرمایا لا یومن احدکم والجار جائع فی جنبہ وہ مومن نہیں ہے جس کا ہمسایہ بھوکا بیٹھا ہے۔ بڑے بڑے چنے' بڑی عبادتیں کرے' بڑی تسبیحیں پڑھے' پھر بھی مومن نہیں ہو سکتا۔ مومن اس وقت ہوگا جب اپنے ہمسائے کا خیال رکھے گا۔

آپ ﷺ اس مہینہ میں تین کام کرتے تھے

حضور ﷺ اس مہینے میں تین کام کرتے تھے۔ آؤ مسلمانو' بزرگو' نوجوانو' دین کے پروانو' قرآن کے مستانو' توحید کے فرزانو' پیغمبر کے دیوانو اپنے آقا ﷺ کی عادات پر' اپنے آقا ﷺ کے دن رات پر' ہر بات پر قربانی دو اور اپنے اندر پیغمبر کی غلامی' تابعداری' جانثاری' وفاداری' حب داری پیدا کرو۔

اس مہینے میں رحمت سستی ہو جاتی ہے۔ آپ کے سیزن کے موسم پہ گندم وغیرہ سستی ہو جاتی ہے اور اس مہینے میں خدا کی رحمت عام ہو جاتی ہے۔

رمضان کی ہر رات میں اعلان

ہر رات اعلان ہوتا ہے یاطالب الخیر اقبل و یاباغی الشر اقصر خود قدرت کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ گنہگارو آؤ' سیاہ کارو آؤ' مجھے راضی کرنے والو آؤ' یاطالب الخیر' اے رحمت' آخرت' جنت' مغفرت تلاش کرنے والو آؤ' ذرا دامن تو پھیلاؤ' ذرا سر تو جھکاؤ' ذرا ہاتھ تو اٹھاؤ' ذرا آنسو تو بہاؤ' ذرا لو تو لگاؤ' ذرا مجھے تو بلاؤ' یاطالب الخیر' اے جنت اور رحمت اور خدا اور رسول کو تلاش کرنے والے ادھر آ' یہ میرا در کھل چکا ہے۔

ایک آواز اور آتی ہے۔ یا باغی الشر' او غدار' او نابجار' او بدکار' او دین سے بیزار' اس مہینے میں میری غداری نہ کر۔ اس مہینے میں میری اور میرے محبوب کی نافرمانی نہ کر۔ تکبر نہ کر' جھوٹ مت بول' غلط نگاہ مت اٹھا' حرام نہ کھا' غلط اقدام نہ اٹھا۔ یا باغی الشر اقصر' چوری نہ کر' ڈاکہ نہ مار' غلط گواہی نہ دے' حرام نہ کھا۔ اگر تو اس مہینے میں بھی جرات سے گناہ میں پھنس گیا اور میری رحمت کی پرواہ نہ کی تو سوچ لینا کہ میں غفار بھی ہوں' میں قہار بھی ہوں' مجھے پکڑنا بھی آتا ہے' مجھے چھوڑنا بھی آتا ہے۔

اگر اس مہینے میں جبکہ میری رحمت کا بازار کھلا ہوا ہے' تو پھر بھی نہ آیا' پھر جب میں نے پکڑا' میرا عذاب آیا' میں نے قہاریت کا اپنا منظر دکھایا تو پھر تمہیں چھڑانے والا' بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

حضور ﷺ کی سیرت

آؤ اپنے پیغمبر کی سیرت کو ذرا دیکھیں۔ ہماری اماں کہتی ہیں کان رسول اللہ اجود الناس. حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کان رسول اللہ اورع الناس اجود الناس' ازھد الناس' اعبد الناس اسخی الناس' اشجع الناس' احسن الناس۔ ایک حدیث بیان کرنا چاہے تو سارا دن انسان بیٹھا رہے۔

حضور ﷺ تمام صفات میں ممتاز

حضور ﷺ ساری دنیا سے زیادہ سخی تھے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارا پیغمبر ہر صفت میں' حسن میں' جمال میں' سخن میں' خصال میں' اتصال میں' صورت میں' سیرت میں' کردار میں' رفتار میں' گفتار میں' عادات میں' برکات میں' عنایات میں' درجات میں پورے انبیاء اور رسل میں بھی ممتاز تھے۔

حضور ﷺ ساری کائنات سے زیادہ سخی تھے۔ سخاوت اچھی صفت ہے۔ السخی حبیب اللہ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ السخی

قریب من الله قریب من الناس قریب من الجنة۔ والبخیل بعید من الله وبعید من الناس وبعید من الجنة وقریب النار۔ سخی اللہ' رسول اور نیکوں کے اور جنت کے قریب ہے۔ بخیل--- اللہ سے دور' رسول اللہ سے دور' نیکوں سے دور' جنت سے دور اور جہنم کے قریب ہے۔ آج ہمارے اندر بخل ہے۔

حاتم طائی کا پوتا اور حضرت حسینؓ کا فرمان

حاتم طائی کے پوتے نے کہا' میں اس دادے کا پوتا ہوں جس کے دس دروازے تھے۔ ہر دروازے پر کوئی آتا تو میرا دادا اس کی حاجت روائی کرتا۔ کہیں چاول ملتے' کہیں گھی ملتا' کہیں میٹھا ملتا' کہیں کھانا ملتا' کہیں کپڑے ملتے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ بھی کوئی سخاوت ہے؟ کہ سارا دن مانگنے والا دس دروازے پھرتا رہے۔ میں اس نانے کا نواسہ ہوں کہ جو ایک دفعہ اس کے دروازے پر آیا' اس کو کسی دوسرے کے دروازے پر جانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔

حضور ﷺ سخی تھے۔ حضور انور ﷺ میں ہر صفت بدرجہ اتم موجود تھی۔ متقیوں میں اتقی تھے' پرہیزگاروں میں پرہیزگار تھے' بہادروں میں سب سے زیادہ بہادر تھے' حسینوں میں احسن تھے' جمیلوں میں اجمل تھے' کاملوں میں اکمل تھے' رسولوں میں افضل تھے۔ وکان رسول الله اجود الناس۔ حضور ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے۔ وکان اجود فی رمضان من الریح المرسلة جس طرح یہ ٹھنڈی ہوا چلتی ہے۔ گلی گلی' کوچے کوچے' کونے کونے' قریہ قریہ' گھر گھر' بستی بستی پہنچتی ہے' بی بی صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے کہ رمضان میں مصطفےٰ ﷺ کی سخاوت پورے مدینے کی ہر گلی کوچے میں پہنچ جاتی تھی۔

آؤ پیغمبر ﷺ کی عادات کو' حضور انور ﷺ کے کردار کو اپناؤ' سینے

سے لگاؤ۔

حضور ﷺ کے تین کام

حضور ﷺ تین کام کرتے تھے۔ ایک شد میزرہ' ہر مسکین' ہر غریب کی خدمت کرتے۔ کسی لنگڑے کو دیکھا' کسی اندھے کو دیکھا' کسی یتیم کو دیکھا' کسی بیوہ کو دیکھا تو اس کی خدمت شروع کر دی۔ ہم کسی نابینا کو دیکھیں تو اور دھکا دیتے ہیں۔ اگر یتیم رو رہا ہے تو اس کو اور تھپڑ مارتے ہیں۔ بیوہ کے گھر آگ نہ جلے تو ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ ہمارے گھر آٹھ آٹھ کھانے پک رہے ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ کی زندگی کو اپناؤ۔

میرے عزیزو' روپے کو چکمک پر کھرا کرو۔ سونے کو کسوٹی پر کھرا کرو۔ اپنی آزاد زندگی کو مصطفےٰ ﷺ کی سیرت پر کھرا کرو۔ حضور ﷺ کی سیرت کو آئینہ بناؤ۔

بی بی فرماتی ہیں شد میزرہ و ایقظ اھلہ۔ اپنے حرم پاک کو حضور ﷺ جگاتے۔ ہم نماز کے لیے جاتے ہیں۔ بیوی سو رہی ہوتی ہے' بچیاں سو رہی ہوتی ہیں' بچے سو رہے ہوتے ہیں' ہم روزہ رکھتے ہیں اور ہمارے گھر میں روزہ نہیں ہوتا۔ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔ قیامت کے دن پوچھا جائے گا کہ بیٹے کو ملازمت تو دلائی' ورکشاپ میں تو لگوایا تھا' بیٹے کو جائیداد تو دی تھی' بیٹی کو روزانہ کار پر سکول چھوڑ کر آتے تھے' یہ بتاؤ کبھی دین کے متعلق بھی ان کو پوچھا تھا؟

بیوی کو یہ تو پوچھتے ہو کہ چائے پکائی ہے؟ بستر بچھایا ہے؟ ایئر کنڈیشنر چلایا ہے؟ جھاڑو دیا ہے؟ برتن دھوئے ہیں؟ یہ تو پوچھتے ہو کبھی بیوی سے یہ بھی پوچھا کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں؟ تلاوت کتنی کی؟ درود کتنا پڑھا؟ ذکر کتنا کیا؟ یہ ہم نہیں پوچھتے۔ اس کے متعلق ہم سے سوال ہو گا۔

قیامت کے دن دنیادار پیر پکڑے جائیں گے

قیامت کے دن بیوی کہے گی کہ میرے خاوند کو پکڑو' یہ دنیاوی باتوں میں بڑا سخت تھا۔ دین کا اس کو بالکل خیال نہیں تھا۔ اولاد کہے گی میرے ابو کو پکڑو' مجھے اس نے بچپن میں لندن بھیج دیا' افریقہ بھیج دیا' ورکشاپ میں لگوا دیا' بچپن سے مجھے جہاز دے کا دیا' کاروبار میں کا دیا' دین کی طرف متوجہ نہیں کیا۔ اولاد تمہارے خلاف ہو گی' بیوی خاوند کے خلاف ہو گی' نوکر اپنے آقا کے خلاف ہو گا' مرید مرشد کے خلاف ہو گا' کہے گا کہ پیر سائیں' آپ مجھ سے نذرانے اور چندے تو وصول کرتے تھے مگر کبھی مجھ سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ قرآن بھی پڑھا ہے؟ نماز بھی پڑھی ہے؟ تیرے گھر دین بھی ہے؟ تیرے گھر پردہ بھی ہے؟ یہ آپ نے مجھ سے نہیں پوچھا۔ قیامت کے دن ایسے پیر سائیں پکڑے جائیں گے۔ قرآن و حدیث پیش کر رہا ہوں۔

ہماری اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: **کان رسول اللہ کلما دخل رمضان۔ شد میزرہ و ایقظ اھلہ و احیا اھلہ**

عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ رمضان کے پانچ حروف ہیں: ر' م' ض' ا' ن۔ **الراء رحمت من اللہ' والمیم محابات باللہ' والضاد ضمان من اللہ' والالف الفة من اللہ' والنون نور من اللہ۔** ہر لفظ میں رحمت نظر آتی ہے۔ رمضان کی "ر" کہتی ہے کہ رحمت برس رہی ہے۔ "م" کہتا ہے خدا سے محبت رکھو' رسول اللہ سے محبت رکھو' قرآن اور مسجد سے محبت رکھو۔ "ض" کہتا ہے آؤ! رمضان کے بن جاؤ۔ جہنم سے ضمانت والا مہینہ ضامن بن کر آیا ہوں۔ "الف" کہتی ہے اللہ سے الفت رکھو۔ غیروں کو چھوڑو' خدا سے الفت جوڑو۔ "ن" کہتا ہے اندر کو کھانے پینے سے پاک کرو' خدا تمہارے دل کو انوارات سے بھر دے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کن تاریخوں میں روزہ رکھتے تھے

وقت نہیں ورنہ ایک گھنٹہ اس پر تقریر کرتا کہ روزہ کیا ہے۔ میری تقریر کا

خلاصہ یہ ہے کہ روزہ اللہ کی رضا ہے' پیغمبر کی ادا ہے۔ اللہ راضی ہوتا ہے اور یہ (روزہ) حضور ﷺ کی ادا ہے۔

آج تو لوگ رمضان کے روزے نہیں رکھتے' حضور ﷺ ہر مہینے تین روزے رکھتے تھے۔ شعبان میں اکثر روزے رکھتے تھے۔ دسویں محرم کو روزہ رکھتے تھے۔ پندرہ شعبان کو حضور ﷺ روزہ رکھتے تھے۔ نو ذی الحج کو حضور ﷺ روزہ رکھتے تھے۔

ہماری اماں کہتی ہیں کان یصوم حتی نقول لا یفطر۔ روزہ رکھنے پہ آتے تو لگاتار روزے رکھتے۔

جب حضور ﷺ گھر آتے' سنو مسلمانو! گھر آکر پوچھتے ھل عندک شئی عائشۃ! گھر میں کوئی چیز ہے۔ میں کہتی' حضرت آپ نے سخاوت سکھائی ہے' جو کچھ گھر میں تھا غریبوں میں دے دیا۔ فرمایا انی صائم۔ صدیقہ پریشان نہ ہو۔ میں (محمد) نے روزے کی نیت کرلی ہے۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ روزہ اللہ کی رضا ہے' پیغمبر کی ادا ہے۔

روزہ قہر علی النفس ہے

نفس کہتا ہے شربت ہو' فروٹ ہوں' شاندار ملائی ہو' دودھ ہو' بوتلیں ہوں' روح افزا ہو' ثمر قند ہو۔ نفس کہتا ہے کھانا پینا ہو' شاندار قسم کی چیزیں ہوں۔ کھائیں' پئیں۔ نفس کو جوتا مارو' نفس کی خواہشات کو توڑو' خواہشات کو ختم کرو۔ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو سینے سے لگاؤ۔ اپنے نفس کے خلاف کرو' نفس کی بات نہ مانو اللہ اور رسول کی بات مانو روزہ قہر علی النفس ہے۔

روزہ جہاد ہے

توجہ کرو! اسلام کی ہر بات میں حکمت ہے۔ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔

میں بھی آپ کو بتاؤں گا کہ نماز کیا ہے' حج کیا ہے' جہاد کیا ہے' روزہ کیا

ہے' روزے کا ایک فلسفہ ہے' ایک روح ہے' ایک حقیقت ہے' ایک لیت ہے۔ روزے کی ایک مادیت ہے' روزے کا ایک عکس ہے' ایک نقشہ ہے۔ روزہ کیا ہے؟ روزہ جہاد کی تیاری ہے۔ اگر آپ کو جہاد میں کھانا نہ ملے' پانی نہ ملے' کافر کو کھانا پینا نہ ملے تو وہ پریشان ہو گا کیونکہ کھانے پینے کے لیے وہاں جاتا ہے۔ مسلمان کو پہلے ٹریننگ دی جاتی ہے' تجربہ کروایا جاتا ہے' آزمائش میں ڈالا جاتا ہے' کھانا نہ ملے' پانی نہ ملے تو وہاں میدان میں پہلے سے ہی قوت برداشت ہو کہ بغیر کھانے پینے کے کفر سے جہاد کرتا ہے۔

روزہ نفس سے جہاد ہے۔ نفس کہتا ہے مجھے سب کچھ دو' نفس کی نہ مانو' اللہ اور اس کے رسول کی مانو۔

افضل الجہاد من یجاھد بنفسہ۔ بہترین جہاد نفس کے خلاف ہے۔ نفس کہتا ہے سینما دیکھیں' ناچ دیکھیں' شراب پئیں' حرام کھائیں۔ نفس کہتا ہے اسٹیشن پر جاکر ان عورتوں کو دیکھیں۔ نفس کہتا ہے ریڈیو سرہانے ہو' ہاتھ میں ریڈیو ہو' بغل میں ریڈیو ہو' کیمرہ ہو' تاش ہو۔ نفس کی خواہشات کو ختم کرو۔ خدا اور رسول کے حکم کو سینے سے لگاؤ۔ یہ بڑا جہاد ہے۔ روزہ کیا ہے۔ قہر علی النفس ہے۔ روزہ کیا ہے؟ غریبوں کی ہمدردی کا نام ہے۔ جن غریبوں کے گھر کئی کئی مہینے آگ نہیں جلتی' ان کے ساتھ ہمدردی ہے۔ امیرو! تم بھی صبح سے شام تک فاقہ سے رہو تاکہ تمہیں بھی پتہ چلے کہ غربت کیا ہے۔ تمہیں خود بھوک لگے گی تو غریب کے فاقہ کا پتہ چلے گا اور تم امیر' غریبوں کے قریب ہو جاؤ گے۔

روزہ ملکیت پیدا کرتا ہے

روزہ کیا ہے؟ فرمایا تم میں ملکیت پیدا کرتا ہے۔ کھانا' پینا' پیشاب' پاخانہ' یہ بہیمیت ہے' یہ حیوانیت ہے۔ یہ بکریاں' یہ گائیں' یہ بھیڑیں' سارا دن کھاتی پیتی اور مینگنیاں کرتی ہیں۔ تم نے گیارہ مہینے حیوانیت کو' بہیمیت کو پالا ہے۔ کھانے پینے میں' آرام میں گزارا۔ اگر کھانے پینے میں بڑھ گئے تو جانوروں سے بڑھ گئے۔

عبادت و ذکر و درود میں بڑھ گئے تو فرشتوں سے بڑھ گئے کیونکہ فرشتوں کا کام اللہ کا ذکر کرنا ہے۔ ایک سیکنڈ وہ اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ہو سکتے۔ روزے کا مقصد تمہارے اندر ملکیت پیدا کرنا ہے اور بہیمیت کو ختم کرنا ہے۔ اندر کو کھانے پینے سے خالی کرو تاکہ انوارات تمہارے اندر پیدا ہوں۔

روزہ قہر علی النفس ہے' جہاد کی ٹریننگ ہے' غریبوں کی ہمدردی ہے۔ صبر سکھاتا ہے روزہ اللہ کے اتنے حکم ماننے کا نام ہے کہ خدا خود کہہ دے کہ میرے بندے نے میرے حکم پر کھانا پینا بھی چھوڑ دیا ہے۔ روزے کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ اللہ کی رضا ہے۔ خدا اسی میں راضی ہے' پیغمبر کی ادا ہے۔ آقا ﷺ نے خود روزہ رکھا۔

ایک دفعہ حضور ﷺ دعا فرما رہے تھے کہ یا اللہ مجھے روزے کی حالت میں بلا لینا تاکہ افطار تیرے دربار میں کروں۔

حضور ﷺ نے فرمایا جو امتی روزے کی حالت میں رخصت ہوگا' اس کو کہو گھبرا مت۔ حوض کوثر پر محمد تمہیں خود افطاری کروائے گا۔ سب کہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

عبادت کی تین قسمیں

عبادت تین قسم کی ہے۔ رات دن میں پانچ دفعہ جس کا حکم ہے' وہ نماز ہے۔ سال میں ایک دفعہ امیر و غریب' مرد و عورت پر ماہ رمضان میں روزے رکھنا فرض ہیں۔ ساری عمر میں ایک دفعہ جو فرض ہے' وہ حج ہے۔

پھر عبادت کی تین قسمیں ہیں۔ عبادت بدنی ہے' عبادت مالی ہے' عبادت مرکب ہے۔

بدنی' نماز روزہ ہے' مالی زکوٰۃ و صدقات' فطرانہ ہے۔ مرکب حج ہے جس میں مال اور جان دونوں خرچ کرنے ہوتے ہیں۔ رات دن میں پانچ مرتبہ نماز فرض عین ہے۔ سال میں ایک مرتبہ زکوٰۃ امیروں پر' روزہ امیر و غریب سب پر' ساری

عمر میں ایک مرتبہ عبادت فرض ہے' وہ حج ہے۔ کہ اتنی دیر موت نہ آئے جب تک اللہ کے گھر کو نہ دیکھو۔ محمد ﷺ کے در کو نہ دیکھو۔ مرکز کو دیکھو (اگر استطاعت ہو) روزے میں ملکیت کو بنایا گیا' حیوانیت کو مٹایا گیا۔ اس میں ایک حقیقت ہے۔

روزہ صبح سے شام تک بھوکا رہنے کو نہیں کہتے

روزہ میں اسلام کی روح ہے۔ روزہ اس کو نہیں کہتے کہ صبح سے شام تک کھانا پینا چھوڑ دو۔ ہسپتال میں تین تین دن نہیں کھاتے۔ بیمار آدمی کئی دن نہیں کھاتا۔ بے ہوش نہیں کھاتا۔ کچھ لوگ بھوک ہڑتال کر کے نہیں کھاتے۔

بھوک ہڑتال اسلام میں نہیں ہے۔ اگر بھوک ہڑتال میں مرگیا تو حرام موت ہے کیونکہ اس نے خدا کے رزق کو استعمال نہیں کیا' خود بخود اپنے اوپر قہر کیا ہے۔ خدا اور رسول نے اس بات کا حکم نہیں دیا۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام میں بھوک ہڑتال کوئی چیز نہیں ہے۔

روزہ کیا ہے؟ سحور کو اٹھنا ہے۔ سحور کو اٹھو تاکہ تمہیں تہجد میں اٹھنے کی عادت پڑ جائے۔ تراویح پڑھو تاکہ نوافل پڑھنے کی عادت پڑ جائے۔ تم تو دو رکعتیں نہیں پڑھتے۔ بیس رکعتیں پڑھو تاکہ نوافل پڑھنے کی عادت اور نوافل سے پیار ہو۔ رات کو نماز پڑھنے کی آپ کو عادت پڑ جائے۔ سحور کو اٹھو' شام کو افطار کرو۔

روزہ افطار کرانے کا ثواب

صرف خود افطار نہ کرو' من فطر صائما علی مذقة لبن او شربة ماء او علی شق تمرة فله اجر صائم۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شربت کا گلاس بنایا' آدھا خود پیا' آدھا کسی مسکین غریب کو پلایا۔ کسی مسافر کو دے دیا۔ دودھ ایک پاؤ لیا' آدھا خود پیا' آدھے سے مسکین کو افطاری کروا دی۔ دو کھجوریں تھیں۔ ایک خود کھائی' ایک غریب کو دے دی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو روزہ رکھنے کا ثواب ہے' وہی افطاری کرانے کا ثواب

ہے۔ یہ جدا رحمت مل رہی ہے۔

روزے نے تمہیں غریبوں سے پیار کرنا بتایا۔ یہ نہیں کہا کہ اکیلا گھر بیٹھ کر دس دس کھانے جلیبیاں' فروٹ' خربوزے سب کچھ کھاؤ اور غریبوں کا پتہ بھی نہ کرو۔

حضور انور ﷺ مسجد نبوی میں افطار کرتے تھے۔ ستر سے دو سو تک پیغمبر کے رضاکار مصطفےٰ ﷺ کے ساتھ افطار کرتے تھے۔

کھجور سے افطار کرنا سنت ہے

کھجور سے افطار کرنا سنت ہے۔ تم شام کو پکوڑے' سموسے' سویاں' پراٹھے پتہ نہیں کیا کیا رکھتے ہو۔ سنو! اگر تمہارے دسترخوان پر کھجور نہیں تو سب کچھ ٹھیک ہے مگر محمد ﷺ کی سنت سے تمہارا دسترخوان خالی ہے۔

کھجور سے افطار کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ میں آپ کو آقا ﷺ کا طریقہ بتا رہا ہوں۔

عزیزو! ایک تو روزہ اللہ کی رضا ہے' مصطفےٰ کریم کی ادا ہے' انسان میں ملکیت پیدا کرتا ہے۔ انسان کو فرشتوں سے بھی آگے لے جاتا ہے۔ یہی جبرئیل علیہ السلام لیلتہ القدر میں مصافحہ کرنے آئیں گے۔ ہر بارش کے قطرے کے ساتھ چھ فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہیں۔ ہر وقت خادم ساتھ ہیں۔ روزانہ فرشتے اپنی ڈیوٹی بدلتے ہیں۔ تمہاری شان فرشتوں سے زیدہ ہے۔

جب ہم آدم علیہ السلام کی پشت میں تھے تو اللہ نے جبرئیل علیہ السلام سے بھی سجدہ کروایا۔ ہم بھی آدم کی پشت میں موجود تھے۔ ہم بھی فرشتوں کے مسجود بن چکے ہیں۔

ہمارا مسجود صرف اللہ ہے

ہم فرشتوں کے مسجود ہیں مگر ہمارا مسجود صرف اللہ ہے۔ ہم کسی مخلوق کے ساجد نہیں' ہم ساجد صرف اس ذات کے ہیں جس کا نام اللہ ہے۔ ہم نے کہیں

نہیں جھکتا۔ وہاں جھکتا ہے جہاں محمد ﷺ نے خود سر جھکایا۔ وہ اللہ کا در ہے۔

میں ایک حدیث بتا رہا تھا۔ بی بی فرماتی ہیں کان رسول اللہ کلما دخل رمضان۔ روزہ کیا ہے؟ آنکھوں کا روزہ ہے۔ میری یہ بات دل پر لکھ لو۔ دل کی تختی پر لکھ لو۔

روزے کی روح پہچانو

میرے عزیزو اور تمیزو! حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ آنکھوں کا روزہ، کانوں کا روزہ، زبان کا روزہ، ہاتھوں کا روزہ، ناک کا روزہ، پیٹ کا روزہ، پاؤں کا روزہ، اگر ادھر ہم نے روزہ رکھا ادھر ہم سارا دن ٹی وی دیکھتے رہے، بازار میں، شاپ پر کوئی عورت نظر آئی اس کو دیکھتے رہے، ننگے فوٹو دیکھتے رہے، گندے منظر دیکھتے رہے تو یہ روزہ نہیں ہے۔ روزہ بھی ہو اور سارا دن ریڈیو سرہانے رکھ کر گانے سنتے رہے، قرآن کی تلاوت نہ کی۔ گانا سنا تو خوب خوشی سے اچھلتے رہے، اگر تمہارے کانوں نے گانا سنا، آنکھوں نے غلط نگاہ اٹھائی، اور ہمارے ناک نے غلط خوشبو سونگھی، ہاتھ میں چھرا، کسی کو مکہ مارا، کسی کو دھکا دے دیا، پستول پکڑ لی، کلہاڑی لے کر وار کر دیا، سارا دن لڑائی کرتے رہے تو یہ بھی روزہ نہیں ہے۔ پیٹ میں حرام مال ڈال لیا، کسی کی مرغی اٹھالی، ذبح کر کے کھالی تو یہ بھی روزہ نہیں ہے۔

پیٹ کو حرام سے بچاؤ، آنکھوں کو غلط نگاہ سے بچاؤ، کانوں کو گانے بجانے، جذبات سے بچاؤ، زبان کو بکواس، جھوٹ، لعنت، گالی دینے سے بچاؤ۔ روزہ رکھا اور سارا دن جھوٹ، جھوٹی گواہی دیتے رہے، کسی کی ماں اور کسی کی بہن کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔ سارا دن دکان پر جھوٹ بولتے رہے، کسی کی چغلی کرتے رہے تو یہ روزہ نہیں۔

روزہ ڈھال ہے

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ روزہ ڈھال ہے۔ جب تم جھوٹ بولتے

ہو تو ڈھال پھٹ جاتی ہے۔ جہنم کی آگ پہنچ جاتی ہے۔ روزہ قبول ہی نہیں ہوتا۔
عزیزو! روزے کا معنی یہ ہے کہ ہر برائی سے بچو۔ یہ نہیں کہ صرف کھانے پینے اور بیوی کو ہاتھ نہ لگاؤ' بلکہ ہر برائی سے بچو۔

رمضان سیزن کا مہینہ ہے

یہ مہینہ سیزن کا مہینہ ہے۔ یہ ٹریننگ کا مہینہ ہے۔ جس طرح نارمل سکول میں ماسٹر صاحبان ٹریننگ کرتے ہیں تو پھر ماسٹر بن کر ڈیوٹی پر پہنچ جاتے ہیں۔ جس طرح کوہاٹ' اٹک وغیرہ میں فوجی ٹریننگ کرتے ہیں تو فوج میں بڑے عہدوں پر پہنچ جاتے ہیں' اسی طرح تم بھی اس مہینے میں برائی سے بچنے کی ٹریننگ کرو تاکہ اللہ کے بھی محبوب بن جاؤ اور محمد ﷺ کے بھی غلام بن جاؤ۔ تم مسلمان بن جاؤ گے۔ تم نے امتحان پاس کر لیا تو روزے کی حقیقت کو پا لو گے۔ حقیقی روزہ رکھو' اگر تمہاری زبان آؤٹ آف کنٹرول ہے تو کیا روزہ ہے؟

ایک حدیث سن لو۔ رب صائم لیس من صیامہ الا الجوع۔ ہمارے مصطفیٰ کریم ﷺ نے فرمایا: بہت سے آدمی سحری کریں گے' شام کو افطار کریں گے۔ دن کو بھی کپڑے بھگو بھگو کر پہنیں گے۔ بڑے بڑے سانس لیں گے' لوگ کہیں گے بڑا روزے دار ہے۔ مگر اللہ کے رجسٹر میں بھوکا لکھا جائے گا۔ اس کا ایک سیکنڈ بھی قبول نہیں۔
اس حدیث کو سینے میں جگہ دو۔ رب صائم لیس من صیامہ الا الجوع' رب قائم لیس من قیامہ الا السھر۔ رات کو تراویح پڑھیں گے مگر پتہ نہیں امام کیا پڑھ رہا ہے۔ امام پڑھ رہا ہے' یہ شربت پی رہا ہے۔ امام پڑھ رہا ہے' یہ باتیں کر رہا ہے۔ امام رکوع میں گیا' تو یہ بھی رکوع میں پہنچ گیا۔ امام نے کچھ رکعتیں پڑھیں' یہ چپکے سے جوتی اٹھا کر چلا گیا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: جو ایسی نماز پڑھے' یہ اس کے منہ پر ماری جائے گی۔ صرف جاگنا لکھا جائے گا۔ اس کا ایک سجدہ بھی قبول نہیں ہو گا۔ ہمیں سمجھانے کے لیے حضور انور ﷺ

فرما گئے۔ ناز نہ کیا کرو۔ یہ بڑے امتحان کا مہینہ ہے۔ دعا کرو اللہ ہم سب کو امتحان میں کامیاب فرمائے۔ (آمین)

رمضان رحمت کا مہینہ

رمضان شریف اپنی رحمتیں لے کر آتا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: گیارہ مہینوں کی رحمت گیارہ مہینوں کی فضیلت' خدا کے گیارہ مہینوں کے انوارات ایک طرف' اس مہینے کی رحمت ایک طرف۔ پھر سارے مہینے کی رحمت ایک طرف 'لیلتہ القدر کی برکت ایک طرف۔

ایک حدیث سن لو۔ حضور کریم ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور یہ سورۃ لائے۔ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ الخ۔ جب یہ پوری سورت نازل ہوئی تو پیغمبر کا چہرہ یوں چمکا جیسے چاند اتر کر محمد ﷺ کے چہرے میں آگیا ہے۔ چودھویں کا چاند آپ کا چہرہ بن گیا۔ آپ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے' آپ ٹیک چھوڑ کر جھومنے لگے۔ فرمایا عمل قلیلا اجر کثیرا۔ عمل قلیلا اجر کثیرا۔ فرمایا: بلاؤ مدینے والوں کو آج خوشخبری دوں۔ میری امت نے عمل تھوڑا کیا' اجر زیادہ مل گیا۔

تراسی سال چار مہینے کی عبادت ایک طرف' اس رات (لیلتہ القدر) کی رحمت ایک طرف۔ (سبحان اللہ)

اللہ نے تو ہمارے لیے رحمت کے بازار کھول رکھے ہیں۔ دریا چلا رکھے ہیں۔ دعا کرو خدا ہمارا برتن سیدھا ہی رکھے۔ بارش برس رہی ہو اور برتن اوندھا ہو تو قطرہ بھی جمع نہ ہوگا۔ رحمت برس رہی ہے اور ہمارے برتن بالکل اوندھے ہیں۔

رمضان میں ایک نیکی کرو' ستر نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ ایک گناہ کرو تو ستر گناہ لکھے جائیں گے۔ ہمیں تو خیال ہی نہیں ہے۔

روزے دار کی نیند عبادت

حضور ﷺ فرماتے ہیں: نوم الصائم عبادة۔ فرمایا: قرآن پڑھتے ہوئے، ذکر کرتے ہوئے، درود پڑھتے ہوئے جس کو نیند آ جائے اس کی نیند بھی عبادت لکھی جائے گی۔ فرشتوں کو حکم ہوتا ہے جتنی دیر سوتا رہے، اس کا ایک ایک سیکنڈ خدا کی عبادت میں لکھو۔

و صمته تسبیح۔ جو ہر وقت چلتے پھرتے ذکر کرتا تھا، اب تھوڑی دیر چپ ہو گیا۔ اے فرشتو! اس کی خاموشی کو بھی ذکر لکھو۔ اس کی دعا قبول کرو۔ اس کے ایک عمل پر ستر عمل لکھو۔ اس کے گناہ معاف کر دو۔ اس کے لیے جنت کے در کھول دو۔

یہ عجیب مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ پوری امت کو اس مہینے سے رحمتیں حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

ماہ رمضان میں کیا کیا ہوا

اسی رمضان کی سترہ کو سیدہ طاہرہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا ساٹھ سال کی عمر میں رخصت ہوئیں۔

○ اسی مہینے کی دس کو مکہ فتح ہوا۔ اس مہینے میں بہت سارے کارنامے سرانجام دیے گئے۔

اسی مہینے میں تورات نازل ہوئی۔ اسی مہینے میں انجیل نازل ہوئی۔ اسی مہینے میں زبور نازل ہوئی۔ اسی مہینے میں قرآن بھی نازل ہوا۔ اعتکاف بھی اسی مہینے میں ہے۔ فطرانہ بھی اسی مہینے میں ہے۔ روزہ بھی اسی مہینے میں ہے۔ لیلۃ القدر بھی اسی مہینے میں ہے۔ یعنی ساری رحمتیں رمضان میں ہیں۔

عزیزو! رمضان قرآن میں آگیا۔ قرآن رمضان میں آگیا۔ ساری رحمتیں آگئیں۔

ایک ہی حدیث پر عرض کر رہا ہوں۔ کلما دخل رمضان۔ اماں صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ابتدا کی تھی، وہی پیش کر رہا ہوں۔ جب رمضان

شریف کا چاند دکھائی دیتا' شد میزرہ' ہمارے پیغمبر' ہمارے آقا' ہمارے محبوب' ہمارے سرور' ہمارے نبی' ہمارے شافع' ہمارے متاع' ہمارے دلبر' شافع محشر' ساقی کوثر کمربستہ ہو کر تمام مسکینوں' غریبوں کا خیال فرماتے۔

وایقظ اھلہ۔ اور ہر حرم پاک کے دروازے پر بی بی عائشہ صدیقہؓ' بی بی حفصہؓ' ام حبیبہؓ' بی بی صفیہؓ' بی بی میمونہؓ' بی بی جویریہؓ' بی بی ماریہ قبطیہؓ' بی بی زینبؓ' بی بی سودہ بنت زمعہؓ' بی بی ام سلمہؓ ہر ایک کے دروازے پر آتے' فرماتے اے میری حرم پاک اور میری رفیقہ حیات' سونے کا وقت نہیں' تم بہت سو چکی ہو' اٹھو ذکر کرو' تلاوت کرو' میں بھی جاگوں گا تم بھی جاگو۔ آپ ﷺ اپنے گھر بار کو جگاتے۔

حضور ﷺ رمضان کی راتوں کو بستر پر نہیں سوتے تھے

واحیا لیلہ ہماری اماں کہتی ہیں کہ رمضان کی راتوں میں حضور ﷺ بستر پر نہیں سوتے تھے۔ ساری رات عبادت میں' سجدے اور تلاوت میں گزار دیتے تھے۔

یہ توکل کی بات ہے مولانا حسین احمد مدنیؒ' مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ' شاہ عبدالقادرؒ ان بزرگوں کے واقعات میں ہم نے پڑھا ہے کہ مغرب سے عشاء تک' عشاء سے سویرے تک عبادت کرتے رہتے تھے۔

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ جن کو لوگوں نے گیارہویں والا پیر بنا رکھا ہے' وہ اس رمضان میں ساٹھ قرآن مجید ختم کرتے تھے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ نعمان بن ثابت' جن کے ہم مقلد ہیں' وہ اس مہینے میں اکسٹھ قرآن مجید ختم کرتے تھے۔ رات دن تلاوت کرتے تھے کیونکہ یہ مہینہ قرآن کی سالگرہ کا مہینہ ہے۔

رمضان میں قرآن کا دور اور ذکر

اسی مہینے میں حضور ﷺ جبرئیل علیہ السلام سے دور کرتے تھے۔ حضور

کریم ﷺ جبرئیل علیہ السلام کو قرآن سناتے' جبرئیل علیہ السلام مصطفےٰ ﷺ کو سناتے۔ اس مہینے میں سب سے بڑا وظیفہ قرآن کی تلاوت ہے۔ حضور ﷺ سارا دن قرآن کی تلاوت میں گزار دیتے۔ ویسے تو حضور انور ﷺ نے فرمایا' اس مہینے میں چار کام کرو: (۱) استغفار زیادہ کیا کرو۔ (۲) کلمہ لاالہ الااللہ زیادہ پڑھا کرو۔ (۳) جنت مانگتے رہو' جہنم سے پناہ مانگتے رہو۔ (۴) سب سے بڑا وظیفہ قرآن کی تلاوت اور اللہ کا ذکر ہے۔ درود بھی ذکر ہے۔ کلمہ بھی ذکر ہے۔ قرآن بھی ذکر ہے۔ حضور انور ﷺ نے جتنی بھی دعائیں سکھائی ہیں' وہ سب اللہ کا ذکر ہے۔ اس مہینے میں خدا کا ذکر خوب کرو۔

ہمارے پیغمبر ﷺ اس مہینے میں تین کام کرتے تھے۔ شد میزرہ۔ وایقظ اھلہ۔ واحیا لیلہ۔

میں نے اکثر دیکھا ہے کہ عصر کی نماز تو افطاری کے انتظام میں قضا ہو جاتی ہے۔ عصر کو بازار گئے' چیزیں خریدتے رہے۔ مغرب افطاری پر بیٹھے بیٹھے گئی۔ بعض لوگ فرض نماز ختم ہو جانے کے بعد آتے ہیں۔ ایک فرض اپنایا' دوسرا ختم کر دیا۔ فرض عین ختم کر دیا۔ روزہ رکھ لیا' نماز چھوڑ دی۔ بعض سحور کو سحری کر کے سوئے اور ساڑھے نو بجے اٹھے۔ صبح کی نماز گئی۔

ایک حدیث لے لو۔ ایک آدمی عشاء سے سویرے تک عبادت کرتا رہے اور صبح کے وقت سو جائے' صبح کی نماز رہ جائے۔ اس سے وہ آدمی بہتر ہے کہ ساری رات نیند کرے اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرے۔ اس کا ثواب زیادہ ہے۔

بہرحال میں نے دین کی چند باتیں کی ہیں' اپنے آپ کو سمجھانے کے لیے' آپ تو ماشاء اللہ باعمل لوگ ہیں' مقبول لوگ ہیں۔

رمضان کے تین حصے

رمضان کے تین حصے ہیں: پہلی تاریخ سے دس تاریخ تک رحمت ہے۔ مجسم گناہ گاروں کو رحمت میں غوطہ دے کر بخش دیا۔ او سطہ مغفرۃ۔ دس سے

بیس تک مغفرت کی ندا آتی ہے کہ جن کے ملے جلے گناہ ہیں' ان کو معاف کر دوں گا۔ ان کی مغفرت کر دوں گا اور جو پہلے بھی نمازی تھے' روزے دار تھے' باوفا تھے' باحیا تھے' بارضا تھے' باادا تھے' پہلے بھی ذاکر تھے' شاکر تھے' نمازی تھے' غازی تھے' رمضان میں دین میں اور حصہ لیا' ان کے لیے عتق من النار۔ بیس سے تیس تک جن کی نماز اور روزے خدا قبول کرتا ہے' ان کو آزادی کا ٹکٹ ملتا ہے۔ خدا ان سے راضی ہو کر کہتا ہے ان کو جنت کا ٹکٹ دے دو۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ رحمت بھی عطا کرے' مغفرت بھی عطا کرے' جنت کا ٹکٹ بھی عطا کرے۔ (آمین)

رمضان میں ثواب بڑھ جاتا ہے

رمضان شریف میں خیرات زیادہ کیا کرو کیونکہ اس مہینے میں ستر گنا اجر بڑھ جاتا ہے۔

یہ رحمت کا مہینہ ہے۔ پھر خدمت قرآن' پھر رحمت رحمان' سارا ہوتا ہے جنت کا سامان۔

صدقہ خیرات کا بہترین مصرف

خیرات کرتے وقت مدارس کا خیال رکھا کریں کیونکہ ان مدارس میں گلیوں میں گولیاں کھیلنے والے سارا دن آوارہ پھرنے والے' گالیاں دینے والے بچوں کو بٹھا کر قرآن پڑھایا جاتا ہے۔

ان مدارس کی ابتدا مکے اور مدینے سے شروع ہوئی۔ میں نے خود تاریخ میں پیغمبر ﷺ کو ایک استاد کی حیثیت سے پڑھاتے دیکھا۔ میں نے صحابہ کو مصطفیٰ ﷺ کا شاگرد دیکھا۔

مساجد و مدارس اور قرآن کا آپس میں تعلق ہے۔ مدارس میں گانے بجانے' قوالی وغیرہ نہیں ہوتی۔

آج بھی آپ مسجد نبوی جائیں' مسجد حرام جائیں' تو آپ کو ہر طرف قرآن چمکتا ہوا نظر آئے گا۔ صبح کو آپ دیکھیں تو لاکھوں آدمی قرآن پڑھتے ہوئے نظر

آئیں گے۔

مسجد نبوی تو ہر وقت قرآن سے گونجتی ہے۔ (سبحان اللہ) اس مہینے میں اس کتاب کی نشرو اشاعت کے لیے خرچ کریں جس کتاب کے لیے حضور ﷺ نے دندان دیے۔ پیغمبر نے طائف میں پتھر کھائے۔ پتھروں کی بارش میں جس کی تلاوت کی۔ جس کتاب کے لیے حسین رضی اللہ عنہ نے پورا خاندان دیا۔ حیدر رضی اللہ عنہ نے جان دی۔ جس کتاب کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شہادت قبول کی، جس کتاب پر عثمان رضی اللہ عنہ کا خون بہتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس کتاب کے لیے خرچ کیا کرو۔

آج لوگ سینماؤں میں خرچ کرتے ہیں۔ کلب بنا رہے ہیں۔ ناچ گھر بنا رہے ہیں۔ ناچنے کے لیے سٹیڈیم بنا رہے ہیں۔ تم مساجد اور مدارس بناؤ۔

اس مہینے میں اللہ تعالیٰ ستر گنا اجر عطا کرتے ہیں۔ حضور کریم ﷺ قرآن کا علم حاصل کرنے والے اصحاب صفہ" کو گھر سے کھانا کھلاتے تھے۔

آپ ﷺ کو کسی نے دودھ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن والوں کو پلاؤ، میں نہیں پیوں گا۔ پہلے وہ پئیں گے۔ ستر قرآن والوں نے پی لیا تو ان کا بچا ہوا محمد ﷺ نے پیا۔ خدا کی قسم! یہ واقعہ حدیث میں ہے۔ فرمایا: قرآن پڑھنے والے پہلے پئیں گے، میں بعد میں پیوں گا۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ھم ضیوف رسول اللہ۔ کسی نے پوچھا حضرت یہ جو باہر بیٹھے ہیں، یہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ محمد ﷺ کے مہمان ہیں۔ قرآن پڑھنے والے حضور ﷺ کے مہمان ہیں۔

ولی کون ہے

ایک حدیث میں آتا ہے اھل القرآن ھم اھل اللہ۔ ولی وہ ہے جو رات دن قرآن کی تلاوت کرے، جو رات دن قرآن پر عمل کرے، یہی ولی اللہ ہے۔

وہ ولی نہیں جو طبلے پر ناچے، نماز نہ پڑھے، سنت رسول منہ پر نہ رکھے۔ کئی

جسے بھی اگر پہن آئے تو ولی نہیں بن سکتا۔ ولی وہی ہے جس کی زبان پر' جس کے سینے میں' جس کے ہاتھوں میں قرآن ہو۔ قرآن کا عامل ہو۔ قرآن کو سینے سے لگانے والا ہو۔ محمد ﷺ کا ہر صحابی ولی ہے۔ (سبحان اللہ)

صحابہؓ و اولیاءؒ کے بارے میں ہمارا عقیدہ

میرا عقیدہ سن لو۔ لاکھوں پیران پیر عبدالقادر جیلانیؒ' لاکھوں بایزید بسطامی جمع کرد تو بلالؓ کی اس ایک نگاہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے جو بلالؓ نے اذان دیتے ہوئے آقا ﷺ کو دیکھا ہے۔ جو بلالؓ کی نگاہ مصطفےٰ ﷺ کے چہرے پر اٹھ رہی ہے۔ بلالؓ کا درجہ زیادہ ہے کیونکہ ولی اپنی جگہ ولی ہے۔ بلالؓ صحابی ہے۔ ساری دنیا کے ولی ایک صحابی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (بے شک) یہ تمام اولیاء اللہ ہمارے سر چشم ہیں۔ ان کے جوتوں کے ذرے ہماری آنکھوں کا سرمہ ہیں۔ یہ بھی قرآن کے عامل تھے' خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ گلستان پڑھے ہوئے تھے۔ عبداللہ درخواستیؒ جھاڑو دیا کرتے تھے' احمد علی لاہوریؒ کوزے بھرتے تھے' حسین احمد مدنیؒ ان کے سامنے دو زانو بیٹھتے تھے۔ وجہ کیا تھی کہ خلیفہ صاحب کا قرآن پر عمل تھا۔

اشرف علی تھانویؒ ملنے آئے تو دو زانو ہو کر بیٹھے۔ عبدالقادر بہت بڑے عالم تھے' میرے دادا تھے (دین پوریؒ کے) وہ خلیفہ غلام محمدؒ کو پنکھا کیا کرتے تھے۔ ان کے جوتے اٹھاتے' اس لیے کہ غلام محمدؒ کا قرآن پر عمل تھا۔ ان کی زندگی میں محمد ﷺ کی سیرت و سنت تھی۔ (سبحان اللہ)

یہ باتیں میں نے اس لیے کہی ہیں کہ قرآن کا رمضان سے گہرا تعلق ہے۔ چونکہ رمضان' ایک قرآن' ایک اللہ کے مہمان' ایک مسجد' یہ سب رحمتیں جمع ہیں۔ اپنے بچوں کے ساتھ مصطفےٰ ﷺ کے مہمانوں کا خیال رکھیں۔ یہ انہیں کی یادگار ہیں۔

یہی بچے رمضان کی برکت سے امام نظر آتے ہیں' باپ مقتدی نظر آتا ہے۔ آپ تراویح میں دیکھتے ہیں۔

جب آپ کا بچہ قرآن کا حافظ ہو گا تو قیامت والے دن آپ کو سونے کا تاج ملے گا۔ محشر والی ساری دنیا پوچھے گی کہ یہ کوئی بادشاہ آرہا ہے۔ قدرت سے اعلان ہو گا کہ یہ وہی والدین آرہے ہیں جنہوں نے بچے کو قرآن کا حافظ بنایا۔ حافظ بچہ ہوا' تاج والدین کو مل گیا۔

آج عدالتوں میں پیسے حرام ہو رہے ہیں۔ جوئے پر حرام ہو رہے ہیں۔ ریڈیو پر' ٹی وی پر حرام ہو رہے ہیں۔ میں تمہاری دولت کو دین پر خرچ ہوتا دیکھنا چاہتا ہوں۔

صدیق رضی اللہ عنہ بن کر آؤ۔ کلمہ پڑھا تو ۴۵ ہزار دینار تھے۔ ہجرت پر روانہ ہوئے تو پانچ ہزار دینار تھے۔ جب دنیا سے رخصت ہوئے تو کفن بھی پرانا تھا اور دین پر اتنا خرچ کیا کہ پیغمبر ﷺ بھی بول اٹھے کہ ابوبکر! تیرے احسان کا بدلہ خدا دے گا' تیرے احسان کا بدلہ نبی بھی نہیں دے سکا۔ (سبحان اللہ) قرآن کی خدمت کے لیے آپ جو بھی خرچ کریں گے' وہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہو گا۔ آپ مر بھی جائیں گے تو جب تک آپ کی بنوائی ہوئی عمارت میں تلاوت ہوتی رہے گی' آپ کی قبر پر رحمت برستی رہے گی۔

اقول قولی ھذا واستغفر اللہ العظیم۔

عظمت مسجد

الحمدللّٰہ و کفٰی والصلوٰۃ و السلام علی سید الرسل' و خاتم الرسل' وافضل الرسل' و اکمل الرسل' و اجمل الرسل' لا نبی بعدہ و لا رسول بعدہ' ولا کتاب بعد کتاب اللّٰہ ولا دین بعد دین محمدؐ۔ ارسلہ اللّٰہ الی الناس بشیرا و نذیرا وداعیا" الی اللّٰہ باذنہٖ و سراجا" منیرا" صلی اللّٰہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و ازواجہ و احبابہ وسلم تسلیما کثیرا" کثیرا اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ و قال اللّٰہ تبارک و تعالٰی وَاَنَّ الْمَسٰاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا"۔

وقال النبی ﷺ بیوت اللّٰہ فی الارض المساجد' احب البلاد الی اللّٰہ المساجد وابغض البلاد الی اللّٰہ الاسواق۔

وقال النبی ﷺ المؤمن فی المسجد کسمک فی الماء و المنافق فی المسجد کطیر فی القفس۔

وقال النبی ﷺ قال اللّٰہ تبارک و تعالٰی انا جلیس من ذکرنی و تحرکت بی شفتاہ' انی لا ھم باھل الارض عذابا اذا نظرت الی عمار بیوتی و المتحابین فی و المستغفرین بالاسحار لرفعت عنکم عذابا۔ وکما قال النبی ﷺ۔

وقال النبی ﷺ ان من اشراط الساعۃ ان یرفع الاصوات فی المساجد۔ اوکما قال النبی ﷺ

صدق اللّٰہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم۔

مسجد مولیٰ است از بہر نماز
نے برائے لہو و لعب و عیش و ناز
اگر درخانہ صد محراب داری
نماز آں بہ کہ در مسجد گزاری

چراغ و مسجد و محراب و منبر
ابو بکر و عمر عثمان و حیدر

غازی کی ضرورت ہے نہ نیازی کی ضرورت ہے' زمانہ جنگ میں مردان نمازی کی ضرروت ہے۔

ندا آتی ہے اب بھی کربلا کے ذرہ ذرہ سے
حسین ابن علی جیسے نمازی کی ضرورت ہے

گردن نہ جھک سکی تیری باطل کے روبرو
تیرا عمل اصل میں ہے تفسیر جاہدو

ہو جس میں عبادت کا دھوکہ مخلوق کی وہ تعظیم نہ کر
جو خاص خدا کا حصہ ہو بندوں میں اسے تقسیم نہ کر

قل ھو اللہ احد کی رمز کیا سمجھا ہے تو
جب خدا کے خاص بندوں کو خدا سمجھا ہے تو

یا رب صل و سلم دائماً ابدا علی نبیک علی رسولک خیر الخلق کلھم۔ درود شریف پڑھ لیں۔

مسلمان وہ ہے جو مسجد کو آباد کرے

برادران اسلام' ذوالعز و الاحترام' ہندو مندر کو آباد کر رہا ہے سکھ اپنے گردوارے کو آباد کر رہا ہے' عیسائی اپنے گرجوں کو آباد کر رہے ہیں۔ کچھ لوگ شراب خانوں کو' قحبہ خانوں کو سینماؤں کو آباد کر رہے ہیں' مسلمان وہ ہے جو اللہ کے گھر مسجد کو آباد کرے۔

مسجد اسم ظرف کا صیغہ ہے سجدے کی جگہ' قبر بھی زیارت کیلئے' ولی کا چہرہ بھی زیارت کیلئے' خود حضور ﷺ کا روضہ بھی زیارت کیلئے' یہ مسجد اللہ کا گھر' اللہ کی عبادت کیلئے ہے۔

آنحضرت نے مدینہ میں سب سے پہلے مسجد کی بنیاد رکھی

حضور کریم ﷺ مدینے تشریف لائے۔ آپ نے اس وقت کسی بیوی کا حجرہ نہیں بنایا' کسی کا گھر نہیں بنایا اپنے لئے مکان تعمیر نہیں کیا سب سے پہلے مصطفےٰ نے مسجد کی بنیاد رکھی۔

پیغمبر کی پوری زندگی مسجد میں گذری' ہم بنگلوں میں بڑی بڑی کوٹھیوں میں رہتے ہیں۔

آپؐ کے زمانہ میں مسجد میں ہونے والے کام

حضور ﷺ نے تیرہ سال مکے اور دس سال مدینے کی مسجد میں گذارے اسلام میں مسجد کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ پورے چار دانگ عالم میں اسلام پھیلا تو مسجد سے۔ مسجد میں وفود آتے اور اسلام قبول کرتے' مسجد میں حاتم طائی کی بیٹی سر ننگے آئی تو حضورؐ نے اس کے سر پر اپنی چادر رکھی۔ مسجد میں اعتکاف کا حکم ہوا' اصحاب صفہ جو طلباء مدینہ تھے وہ مسجد میں قیام پذیر تھے۔ حضورؐ جب بھی کوئی پیغام یا حکم دیتے تو مسجد سے دیتے' مسجد میں ابوہریرہؓ حدیث یاد کرتے تھے۔ مسجد میں عبداللہ بن مسعودؓ عبد اللہ ابن عباسؓ قرآن کے نکتے حل کرتے تھے۔ مسجد میں دو سو اصحاب صفہ قرآن کے طلباء قرآن کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ مسجد میں صحابہ جنگ کے کرتب بھی دکھاتے۔ حضور کریم ﷺ کو حبشہ کے لوگوں نے آپس میں لڑنے کا طریقہ دکھلایا مسجد میں انہوں نے کرتب دکھلایا' تو حضور ﷺ نے مسکرا کر ان کا یہ کرتب دیکھا' مسجد میں حضور کریم ﷺ رمضان میں بیس دن اعتکاف بیٹھے' جمعہ کے دن خطبہ مسجد میں ہوتا تھا' حضور کریم کا جو تخت نبوت تھا وہ مسجد تھا' دعا کرو اللہ ہمیں اسی دروازے سے تعلق عطا فرمائے (آمین)۔

مسجد نبوی شریف کی جگہ اور تعمیر

حضور کریمؐ مدینے میں تشریف لائے تو ارادہ ہوا کہ اللہ کا گھر بنایا جائے۔ دو یتیم

بچے تھے سہل اور سہیل ان کا نام تھا۔ زرارہ بن ربیع کی پرورش اور تربیت میں تھے۔ دس دینار میں یہ مسجد کا ٹکڑا خریدا گیا۔ اس کی رقم ابو بکر صدیقؓ نے ادا کی۔ مصطفیٰ کی پاک زبان سے اعلان نکلا فرمایا ابو بکرا جی آقا۔ فرمایا جب تک اس مسجد میں عبادت و نماز ہوتی رہے گی قیامت تک اس کا ثواب تیرے حصے میں لکھا جاتا رہے گا' تیری قبر پر رحمت برستی رہے گی۔

مسجد نبوی کا ذرا انداز بتا دوں مسجد نبوی کے آج بھی چالیس ستون ہیں جن پر کنارہ لگا ہوا ہے۔ پیتل کا۔ اور اوپر لکھا ہوا ہے ھذا مسجد رسول اللہ۔ یہ محمد عربی ﷺ کی بنیاد رکھی ہوئی مسجد ہے۔ (یہ بات 1987ء سے پہلے کی ہے اب تو ماشاء اللہ موجودہ سعودی حکومت کے فرمانروا شاہ فہد نے جو مسجد نبوی کی توسیع کی ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے بیان سے باہر ہے۔ مرتب)

اسی مسجد میں باب الرحمٰن ہے' باب السلام ہے۔ باب الصدیق ہے' باب السعود ہے' باب عمر بن خطاب ہے' باب مجیدی ہے' باب الحمیدی ہے' باب النساء ہے' باب جبریل ہے۔

اسی مسجد کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا مابین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة۞ صلوۃ فی مسجدی ھذا خیرمن خمسین الف صلوٰۃ فی ما سواہ۔ انا خاتم الانبیاء و مسجدی ھذا خاتم مساجد الانبیاء۔ انا خاتم الانبیا و مسجدی آخر مساجد الانبیاء۔ میرے بعد نبوت ختم ہے اور مسجد نبوی کے بعد کوئی مسجد کسی نبی کی نہیں بنے گی۔ دعا کرو اللہ ہمیں اس مسجد میں نماز با جماعت پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مسجد نبوی میں باجماعت نماز پڑھنے کے تین فائدے

حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ من صلی اربعین صلوۃ فی مسجدی ھذا جو میری مسجد میں چالیس نمازیں با جماعت ادا کرے۔ کتبت لہ براۃ من

النار براءة من النفاق براءة من العذاب آپؐ نے تین تحفوں اور تین انعامات سے نوازا۔ اور حضور کا ارشاد صحیح ہے۔ فرمایا جو چالیس نمازیں آٹھ دن باجماعت ادا کرے اس کے لئے تین پیغام ہیں۔ تین انعام ہیں' تین اکرام ہیں' کتبت له براءة من النار۔ یہ شخص جہنم سے آزاد ہے۔ براءة من النفاق۔ یہ منافق نہیں۔

منافق کی تعریف اور جہنم میں سزا

اللہ نے فرمایا اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ منافق جہنم کے آخری طبقے میں ہو گا۔ دعا کرو اللہ ہمیں نفاق اعتقادی' نفاق عملی سے بچائے۔ (آمین)

اعتقادی نفاق یہ ہے کہ انسان ظاہر میں کلمہ پڑھے اور اندر اسلام کے خلاف سازشیں کرے۔

عملی منافق وہ ہے جس میں تین چیزیں ہوں۔ اذا حدث کذب ہر بات میں جھوٹ کہے۔ جھوٹا منافق ہے۔ حضور پاکؐ نے فرمایا۔ من وجد فیه خصلة كان منافقا خالصا۔ میری امت میں جس مرد و زن میں یہ تین عادتیں پائی گئیں وہ منافق ہے۔

وقت نہیں کہ میں آپ کو بتاتا کہ مومن کون ہے منافق کون ہے مشرک کون ہے آپؐ نے نشانیاں بتائی ہیں۔ اذا حدث کذب' ہر بات میں جھوٹ کہے۔ ٹی وی پر جھوٹ' خبروں میں جھوٹ' قصوں میں جھوٹ' کہانیوں میں جھوٹ' تقریر میں جھوٹ' دعا کرو اللہ ہمیں جھوٹ سے پناہ عطا فرمائے۔ (آمین)۔

الا لعنة الله علی الکٰذبین حضور ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔ اور کبیرہ گناہ گن رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ و شهادة الزور' و شهادة الزور' و شهادة الزور۔ جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم کانپ گئے ہم نے کہا کاش کہ

محبوب یہ بات بار بار نہ دھراتے۔ ہمیں خطرہ ہو رہا تھا کہ خدا کے عذاب کے دروازے نہ کھل جائیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں جھوٹی گواہی سے بچائے۔ (آمین)

آپ نے فرمایا دوسری نشانی منافق کی اذا وعد اخلف وعدہ خلافی اس کا شیوہ ہو گا۔ تیسری نشانی اذا اؤتمن خان۔ امانت میں خیانت کرنا اس کا وطیرہ ہو گا۔

پیغمبر سچا ہوتا ہے

پیغمبر پاک ﷺ کی سچی نبوت کی بڑی صفت صداقت ہے۔ پیغمبر سچا ہوتا ہے' آپ نے پہلے دن ہی فرمایا۔ ھل وجد تمونی صادقاً او کاذبا۔ مکہ والو! چالیس برس میرے لیل و نہار' برسر بازار' میری رفتار و کردار تمہارے سامنے ہے بتاؤ میری زندگی کیسی ہے؟ سب نے گردن اٹھا کر کہا۔ جربناک مرارا" فما وجدناک الا صادقا یا محمدؐ۔ ہم نے کئی دفعہ تجربہ کیا اس دھرتی پر آپ جیسا سچا کسی ماں نے بچہ جنم نہیں دیا۔ ابو جہل سے پوچھا گیا کیف و جدت محمدا" ابو جہل تو تو عداوت کرتا ہے' مخالفت کرتا ہے' ہر وقت فساد ہے' غلو ہے' گڑ بڑ ہے' ہر وقت لڑائی ہے' بڑائی ہے' ہاتھا پائی ہے' تو نے عجیب فساد کا نقشہ بنایا ہے' بتاؤ محمد عربیؐ کا کردار کیسا ہے؟ لکھا ہے کہ ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔ لیس ھنا غیری و غیرک میرے سوا اور تو کوئی نہیں۔ زید ابن اخرس پوچھنے والے ہیں۔ زید اکیلے ہی ہو؟ (ہاں) کہنے لگا۔ ما رایت مثل محمد صادقا فی العرب۔ یہ ابو جہل کے الفاظ ہیں کہنے لگا میں نے پوری دھرتی کا سروے کیا اس دھرتی پر محمدؐ جیسا سچا کوئی نہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں نبوت پر یقین عطا فرمائے (آمین)۔

حضورؐ نے فرمایا میری امت پر ایک وقت آئے گا یکثر الجھل و یقل العلم دین سے ناواقفیت اور جہالت زیادہ ہو گی اور علم تھوڑا ہو گا۔

مسجد میں ذکر کی بجائے شور ہو گا

آپؐ نے فرمایا کہ میری امت پر ایک زمانہ آئے گا۔ رفعت الاصوات فی المساجد۔ مسجد میں کلمہ' درود' اذان' احادیث' قرآن نہیں پڑھیں گے' شور ہو گا' عجیب قسم کے اشعار' مرثیے' گیت' شور' مسجد کو تالا لگاؤ' مسجد کو دھوؤ کہ یہ فلاں کے آنے سے پلید ہو گئی ہے' فرمایا مسجد میں فساد ہو گا۔

کئی دفعہ مساجد میں گولی چلی' کئی دفعہ مساجد کو تالے لگے۔ اب بھی کئی مسجدیں سیل ہیں۔ جو امن کی جگہ تھی وہ بھی فساد کی جگہ ہو جائے گی۔ آپؐ کا فرمان سچا ہے۔

زنا کی کثرت اور حیا کم ہو گی

آپؐ نے فرمایا میری امت پر وقت آئے گا۔ یکثر الزنا و یقل الحیاء۔ ان گھروں سے زنا کی بدبو آئے گی حیا کے دروازے بند ہو جائیں گے۔

حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت پر ایک دور ایسا آئے گا اطاع الرجل امراۃ و عق امہ بیوی کو خوش کرے گا ماں کے منہ پر جوتے مارے گا۔

برصدیقہ و جفا اباہ یار کی یاری پوری کرے گا بوڑھے باپ کی داڑھی نوچے گا۔ یار کو خوش کرنے کیلئے اپنے باپ کی توہین کرے گا۔ یہ دور آگیا ہے حضورؐ کا ارشاد سچا ہے۔ ابو بکر فی الجنۃ عمر فی الجنۃ' عثمان فی الجنۃ' علی فی الجنۃ۔ (ٹھیک ہے)۔

حضرت عمرؓ کا اعزاز اور ان کا مساجد بنانا

ابو بکر انت عتیق اللہ من النار عمر فاروق لوکان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب و لکن لا نبی بعدی۔ حسنات عمر کعدد نجوم السماء۔ عمر کی اتنی نیکیاں ہیں جتنے آسمان پر ستارے چمک رہے ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ نے نعوذ باللہ ایک سینما بھی نہیں بنایا' نہ چکلہ بنایا' نہ قحبہ خانہ' نہ شراب خانہ' نہ گیسٹ ہاؤس' نہ ریسٹ ہاؤس' نہ ناچ گھر۔ حضرت عمرؓ

نے پانچ ہزار مسجدیں بنوائیں۔ اور نو سو جامع مسجدیں بنوائیں اور سب سے پہلے جس نے معلم کی تنخواہ' مدرس کی تنخواہ یہ فاروق کے دور میں شروع ہوئی۔ ہر مسجد میں ایک محدث درس دیتا تھا۔ ہر مسجد کی دیکھ بھال ہوتی تھی۔

ابو درداء ایک صحابی تھے' بڑے محدث تھے۔ دمشق میں دّرس دیتے تھے۔ فاروق نے رپورٹ پوچھی کہ کتنے لوگ درس سننے آتے ہیں۔ فرمایا اٹھارہ ہزار آدمی ہر نماز کے بعد درس حدیث سننے بیٹھتا ہے۔ (سبحان اللہ) حضرت عمر فاروقؓ نے جو مسجدوں میں قرآن کی تعلیم کا آغاز کیا خدا کی قسم سترہ ہزار صحابہ و اہل بیت کے بچے مسجدوں سے قرآن کے حافظ ہوئے۔

حضور پاکؐ نے فرمایا من اسرج سرجا" فی المسجد نور اللّٰہ قبرہ الی یوم القیامۃ جو اللہ کے گھر میں روشنی کا انتظام کرے گا خدا قیامت تک اس کی قبر کو نور ایمان سے روشن رکھے گا۔

من القی حصیرا" فی المسجد جو مسجد میں چٹائی اور بچھونے کا انتظام کرے خدا تعالٰی اس کو اپنے ہاتھوں سے جنت کا سبز لباس عطا کریں گے (سبحان اللہ) کسی لہ بردا اخضر فی یوم القیامۃ

فاروق اعظم جب شہید ہوئے تو مسجد میں ہوئے۔ فاروق اعظم کا جنازہ مسجد سے نکلا۔ ہماری موت آئے تو دکان پر' پلاٹ پر' چکلے میں' کہیں سڑک پر۔ کیا ہے؟ شراب زیادہ پی لی ہے کہیں کتی سڑک پر پڑی ہے روز اخبارات میں آتا ہے کہ شراب زیادہ پی لی اور بے ہوش ہو گئی۔ حضرت عمر کی شہادت آئی تو مسجد میں اور مصلی رسول پر۔

مسجد کیلئے حضور نے مزدوری کی

عزیزو! یہ وہ گھر ہے جس کے لئے مصطفیؐ مزدوروں کی فہرست میں نظر آتے ہیں۔

جب مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی۔ پاکستان کے در و دیوارو میرے پیارو تم بھی سنو! صحابی ایک ایک پتھر اٹھا رہے ہیں کملی والا دو دو پتھر اٹھا رہا ہے۔ ہمارے آقا' کائنات کے آقا' ساری دنیا کے آقا پتھر اٹھا رہے ہیں مسجد کیلئے۔ حضور ﷺ کا آخری وقت ہوا تو آنکھ کھولی فرمایا عائشہ الصلوۃ؟ عائشہ نماز تو نہیں ہوئی' بی بی رو پڑی کہنے لگی۔ انی رایت من شق الباب میں نے دروازے کے شگاف سے دیکھا ہے۔ ینتظروا لک یا رسول اللہ تمام صحابہ آپ کی جدائی میں غمگین ہیں۔ سب کی نگاہیں آپ کے حجرے کے دروازے پر ہیں کہ کب حجرے کا دروازہ کھلتا ہے اور ہمارا چاند و مقصود باہر آتا ہے۔

حضور ﷺ کے الفاظ سنو۔ فرمایا صدیقہ! ائتنی ماء و تو ضا نی و اغسلینی۔ پتھر کے ڈھال کو۔ اس میں پانی ڈال مجھے غسل بھی کروا اور وضو بھی کروا۔ اور بلال کو اطلاع دے دو کہ دیوانو' انتظار کرو' محمد مسجد میں آ رہا ہے۔

حضور پاک ﷺ نے آنکھ کھولی پھر غشی آ گئی' پھر ہوش آیا اور حضرت عباسؓ و حضرت علیؓ دونوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھا۔ بخاری کے الفاظ ہیں۔ یخط رجلاہ الی المسجد مسجد تک پاؤں سے لکیر لگتی گئی اور محمدؐ مسجد میں آئے۔

آج کوئی امام باڑے آباد کر رہا ہے کوئی سینما آباد کر رہا ہے پتہ نہیں کیا کیا بنا رکھا ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں مسجد سے تعلق عطا فرمائے (آمین)۔

مسجد میں نہ آنے والوں پر حضور ﷺ ناراض

میرے بھائیو آج کھل کر سن لو۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ جو اذان سن کر گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ مسجد میں نہیں آتے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں خود نماز پڑھ لوں اور ان کو دیکھوں جو گھروں میں بیٹھے ہیں میں خود جا کر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں جب پیغمبر خود آگ لگا دے تو کوئی بجھانے والا ہے؟ (نہیں)۔

آج یہ مسئلہ سن لو۔ نماز فرض ہے۔ جماعت واجب ہے۔ آج ہم اکیلے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اکیلے نماز کا وہ ثواب نہیں ملتا۔ جو جماعت سے پڑھنے کا ہے۔ خدا کا منشا ہے۔ رسول اللہ کا منشا ہے۔ کہ یہ مخلوق پانچ وقت امیر و غریب مسجد میں اکٹھے ہوں۔ خوبصورت بد صورت سب اکٹھے ہوں۔

نماز مساوات کا طریقہ

نماز بھی ایک مساوات کا طریقہ ہے میں کرسی پر بیٹھا ہوں' آپ نیچے بیٹھے ہیں' لیکن نماز میں جہاں میں کھڑا ہوں گا آپ بھی ساتھ کھڑے ہونگے۔ جہاں حضور کھڑے ہیں وہاں بلال ساتھ کھڑا ہے۔ جہاں ابو بکر کھڑے ہیں عامر بن فہیرہ دوش بدوش کھڑا ہے۔ جہاں عمر فاروقؓ کھڑے ہیں وہاں غلام اسلم ساتھ کھڑا ہے۔ جس جگہ حیدر کھڑا ہے۔ قنبر ساتھ کھڑا ہے۔ یہ مسجد میں ہے۔

حضور ﷺ مسجد میں آکر چیک کرتے تھے۔ ہم مسجد میں آکر چیک کریں تو کبھی کوئی گھڑیاں اتار رہا ہوتا ہے' ادھر تقریر ہو رہی ہوتی ہے' ادھر جوتی چور جوتی اٹھا کر لے جا رہا ہے۔ مسجد میں کوئی سو جائے تو اس کی گھڑی اتار لیتے ہیں اور جیب بھی صاف کر دیتے ہیں۔ (استغفراللہ)۔

حضور کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو مسجد میں دو جماعتیں بیٹھی تھیں ایک طرف ابوہریرہؓ تھے۔ جن کو پانچ ہزار تین سو ستر احادیث یاد تھیں۔ آج تو ماشاء اللہ دعائے قنوت بھی سب کو آتی ہے' التحیات کے بھی آپ حافظ ہیں۔ جنازے کی دعا تو سب کو آتی ہے۔ جنازے میں امام کے پیچھے بیل کی طرح کھڑے ہوتے ہیں۔ غسل کے فرائض کا پتہ نہیں' روزے کی نیت نہیں آتی۔ کلمہ نہیں آتا۔

ایک جگہ میں نکاح پڑھانے لگا۔ دلہا سے کہا کہ شش کلمے سناؤ؟ اس نے کہا مجھے نہیں آتے۔ میں نے کہا کہ دو نفل شکرانے کے ادا کر لو' اس نے بیوی کی

طرف منہ کر کے نماز شروع کر دی۔ اسی کو قبلہ بنا لیا۔

حضرت علیؓ کی شہادت مسجد کے دروازے پر ہوئی۔ امام باڑے کے دروازے پر نہیں ہوئی۔ مسجد کے دروازے پر ہوئی۔ حضرت علیؓ کو جب تلوار لگی تو یوں نہیں کہا کہ ہائے' فرمایا فزت ورب الکعبہ رب کعبہ کی قسم علی کامیاب ہو گیا ہے۔ (سبحان اللہ)۔

جب تم نے کسی جگہ پر مسجد کا ارادہ کر لیا تو عرش سے لیکر تحت الثریٰ تک اس جگہ کا نام مسجد ہو گیا۔

حضورﷺ فرماتے ہیں کہ جب قیامت قائم ہو گی دنیا تہس نہس ہو جائے گی تو خدا دھرتی سے مسجد کو اٹھا لے گا قرآن کے ورقوں سے الفاظ اٹھا لے گا۔

آج لوگ کیا کچھ قرآن مجید کے ساتھ کر رہے ہیں' کوئٹہ میں تین مساجد میں قرآن کو آگ لگا دی گئی۔ کچھ مسجد کے قرآن کنویں میں ڈال دیئے۔ ایک مسجد کے قرآن پاخانہ میں ڈال دیئے (نعوذ باللہ)۔

میں میرپور خاص گیا پتہ چلا کہ یہاں پچپن قرآن کریم پاخانے میں ڈال دیئے گئے۔ یہ لوگ خدا کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں۔

قرآن و مساجد شعائر اللہ ہیں

قرآن شعائر اللہ ہے۔ بیت اللہ' کلام اللہ' رسول اللہ' صلوٰۃ اللہ ان سب کا محافظ خود اللہ ہے۔

قرآن وہ ہے کہ لا یمسہ الا المطھرون' اگر مجھے اجازت دو تو کہوں۔ جب تک قرآن نہیں آیا تھا دنیا نبیؐ کو محمد ابن عبداللہ کہتی تھی جب قرآن اترا تو دنیا نے محمد رسول اللہ کہا۔

حضور انورﷺ نے پتھروں کی بارش میں جس کی تلاوت کی وہ قرآن ہے'

جس پر پیغمبر کے آنسو بہے وہ قرآن ہے۔ پیغمبر نے جس کی 23 برس تعلیم دی' خود معلم بن کر بیٹھے وہ قرآن ہے۔

خدا کا عذاب آیا تو سب کو بھگتنا پڑے گا

آج مسجدوں میں کیا کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں' سنو! خدا غفار بھی ہے قہار بھی ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں گستاخی سے بچائے (آمین)۔

یاد رکھو یہ قانون ہے کہ جب ایک جانور کسی کی فصل میں پڑ جائے تو پورے ریوڑ کو ہانک دیتے ہیں ایک امتی غلطی کرے گا تو پوری قوم کو عذاب بھگتنا پڑے گا۔

کوئٹہ میں ایک ماموں نے شراب پی کر بھانجی سے زنا کیا 1935ء میں رات کو شراب پی کر اس کے زبردستی کپڑے اتار کر زنا شروع کیا۔ جب خدا کا عذاب آیا تو اسی ہزار آدمیوں کی لاشیں تڑپ رہی تھیں۔ نہ کوئی کفن دینے والا تھا نہ کوئی دفن کرنے والا تھا۔ بلڈوزروں سے دفن کر رہے تھے۔ جو ہزاروں کو کفن دیتے تھے۔ جو بنگلوں میں' کوٹھیوں پر بیٹھتے تھے ان کی لاشوں کو کتے کھا رہے تھے۔ دعا کرو اللہ ہمارے ملک کی خیر کرے۔ (آمین)۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کو بکری کھا گئی وہ تو پہلے ہی نہیں مانتے' کچھ کہتے ہیں کہ غار میں ہے' کچھ کہتے ہیں کہ چلو قرآن ایسے ہی ہے۔

دوستو! مساجد اللہ کے گھر ہیں۔ وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ یہ کس کا گھر ہے؟ (اللہ کا)

ایک حدیث میں آتا ہے اللہ فرماتے ہیں انی لا ھم باھل الارض عذابا۔ جب تمہارے محلے میں زنا' بدکاری' سیاہ کاری' تباہ کاری' بدکرداری' شرک و بدعات' رسومات' غلط عادات' حالات پیدا ہوتے ہیں تو میرا ارادہ ہوتا ہے کہ اس محلے کو برباد کر دوں۔ فاذا نظرت الی عمار بیوتی جب دیکھتا ہوں کہ میرا گھر آباد ہے۔ والمتحابین فی جب دیکھتا ہوں کہ میرے گھر میں کچھ لوگ عبادت' ریاضت

رسول اللہ کی اطاعت کر رہے ہیں' میری محبت رکھنے والے' بارش ہے' سردی ہے' کچھ ہے کشاں کشاں' رواں دواں آ رہے ہیں۔

مسجد کی طرف چل کر جانے کا ثواب

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب میرا امتی مسجد کو چلتا ہے تو ایک ایک قدم پہ گناہ معاف ہوتا ہے۔ درجہ بلند ہوتا ہے' نیکی لکھی جاتی ہے۔

ایک نابینا آدمی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا حضرت میرا گھر مدینے کے کونے میں ہے۔ لیس لی قائد رات کو میری لاٹھی پکڑ کر لانے والا کوئی نہیں' معذور ہوں' مجبور ہوں' بہت دور ہوں' حضرت آپ کی محبت سے بھرپور ہوں' ذرا مجبور ہوں' کیا میں نابینا رات کو مسجد میں نہ آؤں فرمایا نابینے ہو۔ آنکھیں نہیں ہیں نہ آیا کرو۔ تھوڑی دور گیا تو فرمایا یا عبد اللہ۔ لبیک یا رسول اللہ۔ یوں یا رسول کہنا جائز ہے جب حضور ﷺ بیٹھے ہوں' آپ نے تو عجیب عجیب مسئلے بنا لئے ہیں۔ اب تو اتنے مسجدوں میں لوگ نظر نہیں آتے' جتنے سینماؤں میں آتے ہیں' اب وہ گھر آباد ہے' یہ ہماری بدبختی ہے' بد نصیبی ہے' تم کہتے ہو کہ ہم آتے ہیں' اللہ فرماتے ہیں کہ تمہارے عقیدے اور قدم پلید ہیں' تم میری مسجد کے لائق نہیں ہو۔ بعض لوگوں کے بارے میں سنا ہے کہ مکہ اور مدینہ میں جا کر نماز نہیں پڑھتے' میں نے قرآن پڑھا تو پتہ چلا کہ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ' مشرک کا عقیدہ پلید ہے' محمدا میں پلید کو تیری مسجد میں آنے نہیں دوں گا۔

توجہ کرو میں کسی کی تردید نہیں کر رہا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس وقت سے در در پر جھک رہے ہیں جب سے ہم نے اس در (مسجد) کو چھوڑ دیا ہے۔

دعا کرو ہمارا سر ہو' خدا کا در ہو' ہمارا دل ہو' خدا کا گھر ہو' پھر حشر ہو' کیا ڈر

اس وقت (رات کو) کھٹکھٹاؤ ابھی اسے دیکھو سب سو رہے ہیں یہ دروازہ بھی کھلا ہے اس کا مالک بھی جاگ رہا ہے۔

در فیض محمدی کھلا ہے　　　آئے جس کا جی چاہے

خدا کی قسم حضور رات کو مسجد میں آئے تو دیکھا کہ صحابہ تہجد پڑھ رہے ہیں۔ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ۔ محبوب تمہارے یار رات کو سوتے نہیں وہ بستروں سے علیحدہ ہو کر اللہ کے حضور کھڑے ہوتے ہیں۔

حضور نے خصوصاً صدیق اور فاروق کو جا کر چیک کیا۔ ابوبکر آہستہ قرآن پڑھ رہے تھے، فاروق زور سے پڑھ رہے تھے، یہ رات کو واقعہ پیش آیا۔ (سبحان اللہ)۔

حضور ایک دفعہ دن کو مسجد میں آئے تو دیکھا کہ ایک طرف ابوہریرہ حدیثیں یاد کر رہا ہے، آج تو ہم مسجد میں پنکھا کھول کر سو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مسجد بڑی ٹھنڈی ہے۔

مسجد کے آداب

نبی نے فرمایا جو مسجد میں ہوا خارج کرے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

نبیؐ فرماتے ہیں کہ جب مسجد سے تنکوں کو باہر پھینکتے ہو تو وہ بھی چیختے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں نہ پھینکو ہمیں یہاں ذکر سننے دو۔ ہمیں اللہ کے گھر سے کیوں نکال رہے ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسجد میں قدم رکھو تو اللھم افتح لی ابواب رحمتک پڑھو۔ یااللہ اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ رحمت کے دروازے مسجد میں کھلتے ہیں یا کسی اور در پر کھلتے ہیں؟ (مسجد میں)۔

مسجد سے نکلو تو اللھم انی اسئلک من فضلک۔ پڑھو۔ (اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اعتکاف مسجد میں بیٹھو۔ اور کہو کہ مولیٰ میں تیرے

در پر بیٹھا ہوں اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک تو روٹھا رب راضی نہیں ہو گا۔ اب لوگوں نے نیا دین بنا لیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مسجد میں کون بیٹھے مزار پر تو راتیں بیٹھ جاؤ۔ دعا کرو اللہ ہمیں اصلی کعبے سے محبت عطا فرمائے (آمین)۔

صحابہ کامیاب تھے

خدا کی قسم میں دین سمجھا رہا ہوں میرے محبوب کے دن اور رات دیکھو۔ دن کو بھی آپؐ نے صحابہ کرام کا امتحان لیا۔ کامیاب ہو گئے۔ قرآن کہتا ہے۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی قرآن کہتا ہے۔ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ مصطفیٰ یہ صرف تیرے ہاں کامیاب نہیں، یہ میرے ہاں بھی کامیاب ہیں۔ (سبحان اللہ)۔

حضور ﷺ کے صحابہ (اصحاب صفہ) مسجد میں رہتے تھے۔ صحابہ نے جو قرآن شروع کیا آج تک اسی قرآن کی تلاوت ہو رہی ہے۔ مسجد عبادت کیلئے ہے۔ آج ہم مسجد میں قصے، کہانیاں، دکان کی باتیں کرتے ہیں۔

مسجد میں تجارت و اعلان گمشدگی مکروہِ تحریمی ہے

حضور ﷺ فرماتے ہیں جو مسجد میں آ کر کہے کہ میری چیز گم ہو گئی ہے فرمایا اُس کو کہہ دو کہ نہ خدا تیری چیز لوٹائے (مشکوٰۃ)

مسجد میں تجارت مکروہِ تحریمی ہے، بلکہ حضور سنت بھی عائشہ صدیقہؓ کے حجرے میں جا کر پڑھتے تھے۔

آج کل تو مسجدوں کو تماشا بنا رکھا ہے۔ اور مسجدوں کو اکھاڑا بنا رکھا ہے بعض مسجدوں پر لکھا ہوا ہے کہ اس مسجد میں فلاں مسلک کا آدمی نہ آئے اگر آیا تو مسجد پلید ہو جائے گی۔ اور مسجد کو دھونا پڑے گا اور مسجد کو دھوتے ہیں۔

ایک شہر میں ایک تبلیغی جماعت گئی۔ وہاں جا کر انہوں نے کوئی دین کی بات

کی۔ تو لوگوں نے ان کو پکڑا' کسی نے مکا' کسی نے جوتا' کسی نے لاٹھی ماری' کسی نے ان کی داڑھی کو نوچا' ان کے پاس جو قرآن مجید تھے' پنج سورے تھے' تبلیغی نصاب تھے' سب نالیوں میں پھینک دیا اور کہا لوگو! مسجد کو دھوؤ۔ ان کتوں نے مسجد کو پلید کر دیا ہے جو مسجد میں نماز کیلئے آئیں وہ ان جھوٹے عاشقوں کے نزدیک کتے بن جاتے ہیں۔ تم خوب رسول اللہ کی غلامی لوا کر رہے ہو۔(ولو ہی ولو)۔

مومن کو مسجد میں چین آتا ہے منافق کو نہیں

حضورؐ فرماتے ہیں۔ المومن فی المسجد کسمک فی الماء مومن مسجد میں یوں آتا ہے جس طرح مچھلی پانی میں آتی ہے۔

منافق مسجد میں یوں آتا ہے کطیر فی القفس جس طرح پرندے کو پنجرے میں بند کر دو تو وہ پھڑپھڑاتا ہے' مومن کو مسجد میں چین آئے گا منافق کو مسجد میں چین نہیں آئے گا۔ (جاگ رہے ہو)۔

حضور کریمؐ نے جب ابوبکر صدیق کو مصلے پر کھڑا کیا تو اپنے دروازے سے مسجد کا نظارہ کیا۔ گھر کا ٹاٹ ہٹایا اور دیکھا کہ! صدیق امام ہے باقی سارے مقتدی ہیں میرے غلام' خوش ہو گئے خیر الانام۔

نبی کریمؐ نے اپنا گھر مسجد کے قریب بنایا تھا۔ پیغمبر کا پہلا قدم مسجد میں آتا تھا۔

حضورؐ نے صحابہ کو یہ بھی فرمایا کہ جس کا گھر مسجد سے دور ہے اور وہ مسجد میں نماز کیلئے آئے تو ایک قدم پر گناہ معاف ہو گا دوسرے قدم پر درجہ بلند ہوتا رہے گا۔ جن صحابہ کے گھر قریب تھے کوئی اس گلی میں آ رہا ہے۔ کوئی دوسری گلی سے آ رہا ہے۔ حضورؐ نے پوچھا بلال تیرا ٹھکانہ تو یہ ہے۔ انس تیرا حجرہ تو یہ ہے تم اس طرف سے آ رہے ہو کہنے لگا حضرت ذرا چکر لگا کر آتے ہیں تاکہ قدم زیادہ اٹھیں اور رحمت زیادہ مل جائے۔ سبحان اللہ.

اب تو اس وقت آتے ہیں جب تکبیر ہو جاتی ہے' اکثر تو جماعت سے رہ جاتے

ہیں۔ دوستو! اللہ تمہیں اس دروازے سے تعلق نصیب فرمائے (آمین)۔

حضور فرماتے ہیں کہ جس محلے کی مسجد آباد ہے' خدا اس محلے کو بھی اپنی رحمت سے آباد رکھے گا' جس محلے میں نمازی نظر نہیں آتے خدا اس محلے کو بھی برباد کر دے گا۔

میں خیر پور سادات ایک جگہ ہے وہاں گیا۔ وہاں سامنے تھانہ تھا ساتھ مسجد تھی میں نے سوچا کہ نماز کا وقت ہے نماز پڑھ لوں۔ خدا کی قسم جب میں اندر داخل ہونے لگا تو غرانے کی آواز آئی۔ میں یکدم کھڑا ہو گیا کہ کیا ہے؟ دیکھا تو مسجد کے اندر کتی نے بچے در بچے ہوئے ہیں۔ (استغفراللہ)۔

مسجد مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی کہ وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

آج سینما آباد ہیں مسجدیں ویران ہیں فرمایا۔ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ زمانے کا سروے کرو انسان گھاٹے میں ہے انسان خسارے میں ہے۔ مجھے آج بتاؤ۔ کہ مسجد میں نمازی زیادہ ہیں یا سینما دیکھنے والے۔ (سینما والے) سنت کے محافظ زیادہ ہیں یا سنت رسول کے منکر زیادہ ہیں؟ (منکر زیادہ ہیں)۔ پردہ دار عورتیں زیادہ ہیں یا بے پردہ زیادہ ہیں؟ (بے پردہ زیادہ ہیں)۔ سچے زیادہ ہیں یا جھوٹے زیادہ ہیں؟ (جھوٹے) حلال خور زیادہ ہیں یا حرام خور زیادہ ہیں؟ (حرام خور) سچے مذہب والے زیادہ ہیں یا باطل مذہب والے زیادہ ہیں؟ (باطل والے) فرمایا۔ والعصر۔ انسان خسارے میں ہے' ذرا جاؤ! پورے ملکوں کا سروے کرو' خدا کے منکر آپ کو زیادہ ملیں گے۔ پورا روس' پورا چائنہ یہ خدا کے منکر ہیں' دہریے ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ انسان خسارے میں ہے۔

میرا موضوع صرف مسجد ہے۔ دعا کرو خدا تمہیں اس دروازے سے تعلق عطا کرے۔ (آمین)

حضرت ابوھریرہؓ کیلئے حضورؐ کی دعا

میرے محبوب عائشہؓ کے حجرے سے نکل کر مسجد میں آئے۔ ابوہریرہؓ بیٹھے تھے۔ ان کا نام عبد الرحمن تھا۔ ان کے لئے حضورؐ نے دعا کی تھی' آپؐ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا مولیٰ! میرے ابوہریرہ کا حافظہ صحیح کر دے۔ اور سینے پر ہاتھ مارا چادر سینے سے لگائی۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ محمدؐ کی چادر میں نے سینے سے لگائی تو پانچ ہزار حدیثیں مجھے یاد ہو گئیں۔ (سبحان اللہ)

ایک دوسرے صحابی ہیں حضرت ابن عباس ان کے لئے پیغمبر نے فرمایا اللھمّ علمه علم الکتاب ' مولیٰ اس کو قرآن کا علم دے دے۔ یا اللہ اس کو قرآن کا فیض دے۔ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کا ہاتھ میرے سینے سے جدا نہیں ہوا تھا کہ سارا قرآن حل ہو گیا۔ پیغمبر کا ہاتھ بھی مبارک ہے۔

یاد رکھو کے مسجدیں رہیں گی' تم نہیں آؤ گے تو فرشتے تو آتے رہیں گے' اللہ کا ذکر ہوتا رہے گا' دعا کریں خدا ہمیں آنے کی توفیق دے (آمین)۔

خدا جس کو چاہے اپنے در پہ لائے

میں نے واقعہ پڑھا ہے کہ ایک نوکر مسجد میں تھا خدا جس کو چاہے مسجد میں لے جائے۔ نوکر مسجد میں تھا اور سردار باہر کھڑا ہے۔ اور آوازیں دے رہا ہے کہ نکل آ! دیر ہو گئی۔ سردار کہتا ہے تجھے کس چیز نے اندر باندھ رکھا ہے۔ میں تو باہر دھوپ میں کھڑا کھڑا تھک گیا ہوں۔ نوکر نے کہا سردار صاحب' زمیندار صاحب' جو ذات تجھے اندر آنے نہیں دیتی اس کی رحمت مجھے اپنے دروازے سے باہر جانے نہیں دیتی (سبحان اللہ)

عزیزو ناراض نہ ہونا' کھل کر کہہ رہا ہوں۔ جب سے ہم نے یہاں (مسجد میں) جھکنا چھوڑ دیا در در پے جھکتے ہیں جو یہاں جھکا۔ در در کے جھکنے سے بچ گیا' جو در در پے جھکا وہ اس در کے لائق ہی نہ رہا۔

میرے محبوب' نبی مکرمؐ' نبی معظمؐ آپ دن کو تشریف لائے تو دیکھا کہ پیغمبر کے

دیوانے، پروانے، مستانے، دنیا سے بیگانے، توحید کے فرزانے، تاجدار، جانثار، وفادار، قطار اندر قطار، محمد کے حب دار، پیغمبر کے یار ایک طرف حدیثیں سن رہے ہیں۔ ہم قوالی شریف سنتے ہیں میں سکھر میں ایک سیمنٹ فیکٹری میں گیا، مسجد میں تقریر ہوئی، میری تقریر کے بعد مسجد میں لوگ طبلے لیکر آ گئے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ کہنے لگے کہ اب یہاں قوالی ہو گی۔ مسجد میں قوالی۔ اور قوال بھی اہلسنت نہیں تھے اہل منت تھے۔ یہ مسجد کے آداب کے خلاف ہے۔ مسجد میں زور سے بولنا منع ہے۔

مسجد میں صرف اللہ کو پکارو

بس ایک پیارا جملہ بتاتا ہوں۔ قرآن کہتا ہے اَنَّ الْمَسَاجِدَ للهِ یہ اللہ کا گھر ہے۔ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدا" اللہ فرماتے ہیں کہ یہاں صرف مجھے ہی پکارو میرے سوا یہاں کسی اور کو مت پکارو۔

گھر ہو شفیق کا۔ میں جا کر کہوں محمد رفیق، محمد رفیق! شفیق! کہے گا مولانا کا پتہ نہیں دماغ خراب ہے۔ گھر میرا اور آپ کہہ رہے ہیں محمد رفیق باہر آؤ کہتا ہے مولانا میرا نام شفیق ہے۔ رفیق نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں کہ گھر میرا ہے اس میں پکارو بھی مجھے خدا فرماتے ہیں میں کسی اور کا نام برداشت نہیں کرتا۔ وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدا" یہاں میرے سوا کسی اور کو مت پکارو۔ جس کا گھر ہے اسی کو پکارو یہ آپ کو عقیدہ سمجھایا ہے۔ میں کسی کا منکر نہیں ہوں۔ ہمارا اصل اللہ کیساتھ تعلق ہے۔

میں ایک بات کہتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی بڑے سے بڑا بزرگ ہو اگر وہ ایک نماز کا خدانخواستہ انکار کرے، یا ایک نماز بالکل قضا کر دے، بالکل نہ پڑھے تو ولایت رہے گی؟ (نہیں) ولی کو ولایت ملتی ہے تو اس دروازے سے ہی ملتی ہے۔

اصل اللہ اور ہم

پیران پیرؒ پندرہ سپارے تہجد میں پڑھتے' ابو حنیفہ چالیس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہے۔

اب تو ہمیں کوئی تکلیف ہو تو وہاں پہنچ جاتے ہیں کہتے ہیں لے گوتے دے پتر۔ پتہ نہیں وہاں جا کر کیا کیا کرتے ہیں۔ خدا کی قسم بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے محبوب انا رائی قطعة سحاب اوسمع صوت السوانق' نبی کریم بجلی کی گرج' یا کوئی آندھی کو آتا دیکھتے تو' يتوضاء و ينهب الى المسجد وضو کر کے مسجد میں چلے جاتے' اور وہاں جا کر سجدہ کرتے' اور کہتے مولیٰ! تیرا نبی تیرے در پے آگیا ہے امت کے گناہوں کو نہ دیکھنا محمدؐ کی روتی ہوئی دعاؤں کو دیکھنا (سبحان اللہ)۔

صحابیؓ کہتے ہیں۔ اذا هم امر۔ جب ہمیں کوئی مشکل' کوئی صعوبت' کوئی پریشانی' کوئی حیرانی' کوئی گردانی' کوئی اضطراری' کوئی بیماری' کوئی لاچاری' کوئی خواری' آتی۔ كنا نتوضا وننهب الى المساجد ہم قبرستان نہیں جاتے تھے۔ مسجد میں جا کر سجدہ کرتے' اسی دروازے پر جھک جاتے خدا کی رحمت نازل ہو جاتی (سبحان اللہ)۔

جب کوئی نہ سنے تو کون سنتا ہے؟ (اللہ) جب سب دروازے بند ہوں تو کون سا دروازہ کھلا ہوتا ہے؟ (اللہ کا) مجھے جواب دو! جب سب نیند میں ہوتے ہیں تو کون جاگتا ہے؟ (اللہ)۔ اللہ فرماتے ہیں اس سے مانگو' جہاں! نہ۔ نہیں ہوتی۔

ابھی میں تمہیں کہوں کہ مجھے ایک ہیلی کاپٹر لا کر دو۔ میں کہوں کہ آپ مجھے ٹیوٹا کرولا گاڑی لا کر دو' آپ کہیں گے کہ مولوی ہے یا تماشہ۔ میں کہوں کے میرے لئے فوری ویزہ بنواؤ مجھے باہر بھیجو۔ آپ حیران ہونگے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اللہ فرماتے ہیں کہ جس سے مانگو یا مانگنے والا شرمندہ ہے یا دینے والا شرمندہ ہے۔ مجھ سے مانگو نہ مانگنے والا شرمندہ ہو گا نہ دینے والا شرمندہ ہو گا۔

رحمٰن و رحیم کون

کیونکہ مانگنے والا بندہ ہے دینے والا خدا ہے۔ الرحمٰن الرحیم۔ رحمٰن اس کو کہتے ہیں جو بن مانگے دینے والا ہو' الرحیم اس کو کہتے ہیں جس سے نہ مانگیں تو ناراض ہو جائے۔ اللہ یغضب حین لا یسئل۔ والناس یغضبون حین یسئل لوگ اس وقت ناراض ہوتے ہیں جب کچھ مانگو۔ خدا اس وقت ناراض ہوتا ہے جب اس سے نہ مانگو۔

آج کسی کے ہاں جاؤ تو' ریسٹ ہاؤس' گیسٹ ہاؤس' بیٹھک' باتھ روم' دارالمطالعہ میرے محبوب ﷺ کے صحابہ نے جہاں ڈیرہ لگایا وہیں مسجد بن گئی۔ میں نے معالم دارالہجرہ اور وفاء الوفا' پڑھی مدینے میں پینتالیس مسجدیں ہیں۔ ستر ہزار کی آبادی ہے۔ اور پینتالیس مسجدیں ہیں۔

اورنگ زیبؒ ولی کامل

اورنگ زیبؒ نے شاہی قلعہ کے سامنے مسجد بنوائی اور اس کے پتھر ایران سے منگوائے۔ یہ شاہی مسجد چودہ ایکڑ میں ہے اورنگ زیبؒ نے کہا کہ قلعہ کے دروازہ کے سامنے مسجد بناؤ تاکہ میں نکلوں تو میری پہلی نگاہ مسجد پر پڑے میرا پہلا سفر اللہ کے گھر سے ہو۔

قلعہ کے اندر موتی مسجد ہے' بیگمات بھی نمازیں پڑھتی تھیں۔ جب مسجد کے سنگ بنیاد کا وقت آیا تو لاہور میں اعلان کروایا' ساٹھ ہزار آدمی جمع ہو گئے' بادشاہ نے اعلان کیا کہ اس بادشاہی مسجد کا سنگ بنیاد وہ رکھے گا جس کی بلوغت کے بعد تہجد قضا نہیں ہوئی۔ میرے جیسے بڑے بڑے جبوں والے' قبوں والے' سبز پگڑیوں والے' اور بڑی بڑی چادروں والوں کے سر جھک گئے بادشاہ نے کہا تم نے میرا راز ظاہر کروا دیا۔ اورنگ زیب پیدا تو ایک تخت پر ہوا ہے لیکن میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ جب سے میں بالغ ہوا ہوں اس دن سے آج تک میری تہجد قضا نہیں ہوئی۔ (سبحان اللہ)۔

میں آج مسجد پر تقریر کر رہا ہوں۔ اورنگ زیبؒ ایک دفعہ مسجد میں دیر سے آئے دیکھا تو امام صاحب انتظار کر رہے ہیں بادشاہ نے کہا کہ ٹائم تو ہو گیا ہے۔ کہنے لگا حضور کا انتظار تھا۔ فرمایا جو میرا انتظار کرتا ہے وہ میری مسجد کا امام نہیں بن سکتا۔ نکل جاؤ۔ یہاں امام وہ رہے گا جو بادشاہ کی نماز نہ پڑھائے بلکہ خدا کی نماز پڑھائے۔

صحابہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں حضورؐ کے اردگرد یوں بیٹھتے تھے کہ نبی کریمؐ یوں نظر آتے تھے جس طرح شمع پروانوں میں مصطفےٰ دیوانوں میں' جس طرح چاند ستاروں میں' محمدؐ اپنے پیاروں میں۔ (سبحان اللہ)۔

حضورؐ نے اپنی کوئی بیٹھک نہیں بنائی تھی' اسی اللہ کے گھر میں چٹائی پر بیٹھ جاتے۔ یہی مصطفےٰ کا تخت تھا۔

صحابہ کہتے ہیں کہ ہم اس طرح بیٹھتے کہ۔ کا نما طیور علی رو سنا۔ جس طرح ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو ہدایت بخشے۔ مسجد میں آؤ تو اعتکاف کی نیت کر لیا کرو۔

نبیؐ نے فرمایا جو مسجد میں ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کر سوتا ہے فرمایا یہ تو متکبر ہے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ آج تو مسجدوں میں شور کرتے ہیں۔ مسجد کا بڑا ادب ہے' یہ اللہ کا گھر ہے۔

مسجد میں آنے سے کیا ملے گا

تم اپنے گھر جاؤ تو خاندان ملے گا' دکان جاؤ تو سامان ملے گا' خدا کی قسم کسی کے مکان پر جاؤ تو بڑا رئیس اور خان ملے گا' مسجد میں آؤ تو قرآن ملے گا' ذکر رحمٰن ملے گا' مدنی کا فرمان ملے گا' ملے گا تو مسلمان ملے گا' اللہ ہمیں اس دروازے سے تعلق عطا فرمائے (آمین)۔

لفظ مسجد پر بات کر رہا ہوں۔ حضرت عمرؓ کا جنازہ رکھا ہوا ہے۔ ایک آدمی صفیں

چیرتے ہوئے آتا ہے آگے بڑھتا ہے۔ اور آ کر حضرت عمر کا چہرہ مبارک کھولتا ہے اور کہتا ہے طیب اللہ قبر عمر کما یطیب مساجد اللہ۔ اللہ عمر کی قبر کو جنت کی خوشبو سے مہکانا۔ جنت کی خوشبو سے اس کی قبر کو معطر کرنا جس طرح یہ تیرے گھر کو معطر رکھتا تھا۔ نور اللہ قبر عمر۔ یااللہ عمر کی قبر کو نور سے روشن کرنا جس طرح یہ تیرے گھر کو روشن کرتا تھا۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے مڑ کر دیکھا تو ابو الحسن، حیدر کرار، علی المرتضیٰؓ رو بھی رہے ہیں اور عمر فاروقؓ کو خراج عقیدت بھی پیش کر رہے ہیں۔ یہ حیدرؓ کے الفاظ ہیں۔

حضرت عمرؓ کو جب خنجر لگا تو مسجد میں حالت نماز میں ہماری لاش گرتی ہے تو کہیں پلاٹ پر، فاروق کو جب خنجر لگا تو نبی کے مصلے پر اور قرآن پڑھتے ہوئے گرے تو محمدؐ کے مصلے پر نماز کی حالت میں گرے۔ حضرت حسینؓ شہید ہیں ان کا خون گرا تو کربلا کے میدان میں، عمرؓ کا خون گرا تو نبی کے مصلے پر، حضرت حسینؓ کی شہادت کی گواہی کربلا کا میدان دے رہا ہے، عمرؓ کی شہادت کی گواہی مصلیٰ رسول، مسجد نبوی اور محمدؐ کا مدینہ دے رہا ہے۔ (سبحان اللہ)۔

دعا کرو خدا موت اسی دروازے پر عطا کرے (آمین)۔

قبر سامنے ہو تو نماز نہ پڑھو

قبر مسجد ہے؟ (نہیں) قبر عبادت کی جگہ ہے؟ (نہیں) قبرستان جا کر عبادت کریں؟ (نہیں)۔

حضورؐ فرماتے ہیں ولا تصلوا فی المقابر، قبر سامنے ہو تو خدا کی عبادت نہ کرو، جب قبر سامنے ہو تو نماز نہ پڑھو، نفل بھی نہ پڑھو دیکھنے والا کہے گا کہ یہ عبد القبور ہے یہ کوئی قبر پرست ہے فرمایا جب قبر سامنے ہو تو خدا کی عبادت نہ کرو، عبادت وہاں کرو جہاں قبر بھی سامنے نہ ہو۔ تاکہ اتقوا مواضع التھم تاکہ تمہارے اوپر دھبہ نہ آ جائے۔ اس لئے جنازہ میں رکوع سجدہ ہے؟ (نہیں) سامنے

ولی ہے۔ قطب ہے۔ رکن شاہ عالمؒ کا جنازہ ہے۔ پیران پیر کا جنازہ ہے۔ اسلام کہتا ہے نہ تکبیر کہو نہ اقامت اور نہ اذان اور نہ رکوع سجدہ کرو۔ اللہ نے فرمایا میں نماز کو کم کر دوں گا۔ مگر جب سامنے مرشد بھی ہو گا تو میں سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ اس لئے جنازے کے بعد حضورؐ نے ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کی۔ دیکھنے والا کیا کہے گا۔ جب میری امت ہاتھ اٹھا کر دعا کرے گی تو کافر کہے گا کہ میں بتوں سے نکلا ہوں یہ اپنے پیر سے مانگتے ہیں پھر میں ساری دنیا کی ملامت تو برداشت کر لوں گا مگر کسی کے سامنے ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا' ہاتھ وہاں اٹھیں جہاں نماز اللہ کی ہو گی۔

تم نے جھگڑا بنا دیا۔ مر گیا مردود فاتحہ نہ درود۔ اب میں تقریر ختم کر کے چلا جاؤں دعا نہ مانگو تو دشمن ہوں؟ جنازے کے بعد گڑ بڑ کرتے ہیں کہ دعا نہیں مانگتے۔ اللہ سب کو ہدایت بخشے۔ (آمین)

حضورؐ ہر وقت مسجد میں ہوتے تھے۔ جب باہر سے کوئی آتا تو صحابہ حضورؐ کے پاس بیٹھے ہوتے تھے۔ آج تو حضورؐ مدینے میں ہیں اور ہم یہاں کھڑے ہیں۔ کون آپ سے پوچھے' خدا کی قسم غلط کہوں تو خدا نہ بخشے۔ حضورؐ جب مسجد میں آتے تو صحابہ کھڑے ہوتے فرمایا لا تقومون کما یقوم الاعاجم جس طرح عجمی لوگ بادشاہوں کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ مصطفیٰؐ کو یہ ادا پسند نہیں جہاں جگہ ملے بیٹھے رہا کرو۔

آپ نے کھڑوں کو بیٹھا دیا' فرمایا۔ اجلس جمعہ کا دن تھا۔ عبد اللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ مصطفیٰ نے اتنے زور سے کہا کہ میں دروازے پر بیٹھ گیا۔ صحابہ بیٹھے ہوئے تھے یا کھڑے رہتے تھے۔ (بیٹھے ہوئے تھے)۔

درود بیٹھ کر پڑھنے میں ادب ہے

ہم جو نماز میں درود پڑھتے ہیں یہ کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں یا بیٹھ کر؟ (بیٹھ کر) آجکل تو درود بھی کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں۔ ادب بیٹھنے میں ہے یا کھڑے ہونے

میں؟ (بیٹھنے میں) آپ سب کھڑے رہیں میں بیٹھا رہوں کیا یہی ادب ہے؟ (نہیں) ادب بیٹھنے میں ہے۔

صحابہ کہتے ہیں کہ ہم گردنیں جھکا کر مصطفےٰ کے سامنے بیٹھتے تھا کہ کہیں بے ادبی نہ ہو جائے۔ معلوم ہوتا تھا کہ ہم زندہ بھی نہیں ہیں ایک ابو بکر ؓ کی نگاہ حضورؐ کے چہرے پر پڑتی تھی۔

میں آپ کو ایک حدیث سنا دوں۔ میں آپ کو گمراہ کرنے نہیں آیا۔ جب کوئی نیا آدمی آتا تو وہ دیکھ کر کہتا۔ ایکم منکم محمد تم میں سے محمدؐ کون ہے؟ ابو بکر صدیق کھڑے ہو کر کہتے۔ ایھا السائل ھذا رجل متقی ابیض الوجہ ھذا محمد رسول اللہؐ، یہ جو درمیان میں حسین ہے، دل نشین ہے، مہ جبین ہے، نازنین ہے، بہترین ہے، بالیقین ہے، یہ صاحب جمال ہے، صاحب کمال ہے، رحمت سے مالا مال ہے، ہمیشہ خوشحال ہے، فضل ذوالجلال ہے، یہ آمنہ کا لال ہے۔ (سبحان اللہ)۔

حسینوں میں احسن، جمیلوں میں اجمل، کاملوں میں اکمل، نبیوں میں افضل، ابو بکر تعارف کرواتے تھے۔

سب صحابہ کی ایک ہی صورت ہوتی تھی۔ آج ہماری کسی کی داڑھی آدھی ہے کسی کی پوری ہے، کسی کی داڑھی مونچھوں کیساتھ ملی ہوئی ہے۔ کسی کی داڑھی پر مشین پھری ہوئی۔ کسی کی مونچھیں بھی صاف ہیں۔ ہماری تو شکلیں بھی نہیں ملتیں۔ آئینہ دیکھو تو ہر ایک کی اپنی شکل ہے، صحابہ کہتے ہیں کہ ہم حضورؐ کی محفل میں بیٹھے ہوتے تھے سب کے سر پر پگڑی، سب کے سر پر ٹوپی، سب کا لباس سادہ، کبھی لون کی پگڑی ہوتی تھی، کبھی بکری کے بالوں کی، سب کی نگاہوں میں حیا، سب مدنی کے باوفا، سب کی زبان پر ذکر خدا، سب کی زندگی میں محمدؐ کی ادا ہوتی تھی۔ (سبحان اللہ) نبی کے غلام پہچانے جاتے تھے۔ آج تو ہم ایسے لباس پہن کر جاتے ہیں کہ امریکہ میں جاؤ تو امریکی، چائنہ میں جاؤ تو چینی، لندن جاؤ تو میڈ ان لندن۔ ہمیں تو

کہتے ہیں کہ یہ دقیانوس ہیں۔

This is the old Fation

This is the very bad man۔ ہمیں کہتے ہیں کہ یہ آثار قدیمہ کے ہیں۔ ہم ان کو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ یہ ماڈرن ہیں۔ اللہ ہم سب کو ہدایت بخشے۔ (آمین)

بات مسجد کی ہو رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسجد کے آداب سے نوازے۔ (آمین)۔

حضورؐ فرماتے ہیں کہ جب مسجد میں اذان ہوتی ہے تو جہاں تک اذان کی آواز جاتی ہے وہاں تک شیطان دور بھاگ جاتا ہے۔ (سبحان اللہ) اللہ ہمیں مسجد میں ہی اپنی عبادت نصیب فرمائے (آمین)۔

مسجد اتفاق کا سبق دیتی ہے جہاں آ کر اکٹھے بیٹھو اور مل کر اللہ سے دعا مانگو خدا سے بھیک مانگو۔ کمروں کے طفیل سے کھوٹوں کی دعا قبول ہوتی ہے۔ آج تو مسجدیں گرا رہے ہیں۔ ہندوستان میں تو ہماری کئی مسجدیں گرا دی ہیں تمہیں تو غیرت نہیں ہے۔

کبھی تم نے یوں بھی کیا تھا۔

مسجد تو بنا لی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے
یہ من اپنا پرانا پاپی برسوں میں نمازی بن نہ سکا

وہ ابھی تک لاہور میں مسجد کھڑی ہے جو تم نے ایک رات میں بنائی۔ شام کو شروع کی صبح کو بلال کی اذان بلند ہو گئی۔ یہ تمہاری تاریخ ہے۔ مسجدوں کو تم نے آباد کیا۔ مگر آج تم برباد کر رہے ہو۔ آج مسجدوں میں شور' مسجدوں میں فساد' مسجدوں پر قبضے۔

میں نے تقریر میں کہا کہ مسجدوں پر قبضے نہ کرو تمہیں تو سجدوں کیلئے بہت

جگہیں ہیں۔ یہاں جھک جاتے ہو وہاں جھک جاتے ہو کلفڈوں پر' گھوڑوں پر' قبروں پر' ہمارے پاس ایک مسجدیں ہیں وہ بھی چھین رہے ہو' ہم تو اسی میں جھکتے ہیں۔

نوٹ = کسی نے اذان کے بارے میں سوال کیا۔

حضور کریمؐ کے دور میں کوئی صحابی گم ہو جاتا تھا تو اذان دیتے تھے کیونکہ اذان میں قدرتی آواز بلند ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کو پکارنے کی جگہ اللہ کا نام بلند کرو تا کہ اس کو سن کر دوسرا مل جائے جہاں اذان ہوتی ہے وہاں سے تمام شیطان اور شیطانی کام' اور خدا کا عذاب ہٹ جاتا ہے' یہ اذان نہیں دے رہے گویا اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ اذان ذکر ہے۔

قبر پر اذان تو کہیں مجھے نہیں ملی' حضورؐ نے فرمایا کہ بچہ پیدا ہو تو اذان دو۔ یہ کہتے ہیں کہ جب مردہ دفن ہو تو کہو حی علی الصلوۃ' حی علی الفلاح آ مردے نماز پڑھ۔ اللہ ہمیں ہدایت بخشے (آمین)

پہلے تو دودھ میں ملاوٹ تھی اب ہر چیز میں ملاوٹ ہے۔ کلمہ ملاوٹی بنا دیا' اذان میں ملاوٹ کر دی' بلکہ ان کو بنوٹی بنا لیا ہے' اللہ ہمیں صحیح کلمہ' صحیح اذان' صحیح قرآن' صحیح نماز عطا کرے۔ (آمین)۔

ہر چیز میں اختلاف= ایک سینے پر ہاتھ باندھ رہا ہے' ایک ناف کے نیچے باندھ رہا ہے۔ ایک سٹینڈ اپ' پتہ نہیں کہ نماز پڑھ رہا ہے یا بنک میں پہرہ دے رہا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ میں حق پر ہوں اللہ مجھے آپ کو ہدایت بخشے (آمین)۔

نوٹ = پرچی آئی ہے لکھا ہے کہ جب بھی وقت ملے رسول اللہ پر درود و سلام پڑھو۔ نہیں دوستو!

اللہ نے یہ نہیں فرمایا۔ اللہ نے فرمایا ہے ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی اللہ اور اس کے فرشتے حضورؐ پر درود پڑھتے ہیں۔ خدا قیام میں کھڑا ہے؟ (نہیں) فرشتے قیام میں کھڑے ہیں؟ (نہیں) ایمان والو درود پڑھو۔

نبیؐ نے فرمایا فرمایا۔ البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل' فرمایا وہ بخیل ہے

جو میرا نام سن کر درود نہ پڑھے۔ اس کی ناک مٹی میں جائے جو میرا نام سن کر درود نہ پڑھے۔ یہ نہیں فرمایا کہ کھڑے ہو کر یا ہاتھ باندھ کر نہ پڑھے۔ درود شریف ذکر ہے۔ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ ۔ اگر کوئی لیٹ کر درود پڑھے تو درود نہیں ہو گا؟ (ہو گا) ابھی پڑھو اللھم صل علی الخ تو یہ درود نہیں ہو گا؟ (ہو گا)۔ تم نے کیوں قیام ضروری کر دیا۔

میں ایک جملہ کہتا ہوں جہاں قیام ہے وہاں جلسہ نہیں۔ قیام کھڑے ہونے کو کہتے ہیں التحیات جلسہ ہے جہاں بیٹھا ہے وہاں قیام نہیں' جہاں قیام ہے وہاں جلسہ نہیں' درود حضور پاکؐ پر جلسے میں پڑھا گیا' یعنی بیٹھ کر' یہاں جلسہ ہے پھر بعد میں قیام ہے۔

اگر بیٹھا ہو کوئی کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو ہوتا ہے۔ اشعار ہوتے ہیں جلسے کے اور کرتے ہیں قیام' جہاں جلسہ ہو گا وہاں قیام نہیں ہو گا جہاں قیام ہو گا وہاں جلسہ نہیں ہو گا۔

چلتے پھرتے بھی اگر کوئی درود پڑھے تو اس کا بھی ثواب ہوتا ہے۔

حضرت جابرؓ نے پوچھا میں آپ پر کتنا درود پڑھوں نبی کریمؐ نے فرمایا رات دن مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو۔ اس کی برکت سے تمہیں جنت مل جائے گی۔ اختلاف نہ چھیڑو' میں کہتا ہوں کہ کھڑے ہونے میں ادب نہیں ہے۔ کھڑے ہونا نماز میں فرض ہے' درود میں نہ فرض ہے نہ واجب' نہ سنت صحابہ ہے' یہ گنبد خضریٰ پر تو ہے کہ جب انسان وہاں درود سلام پڑھے روضہ ء رسول کے قریب تو کھڑے ہو کر پڑھے یہ وہاں کی خصوصیت ہے۔ اگر مسجد نبوی میں بیٹھ کر درود پڑھتا رہے تو کیا درود کا ثواب نہیں ہو گا؟ (ہو گا)۔

جب مؤذن اذان دے تو اس کے ساتھ ساتھ جواب دو

حضورؐ فرماتے اذا اذن المؤذن فقولوا کما قال المؤذن جب مؤذن اذان

دے تو ویسے کہو جیسے مؤذن اذان کے موذن کہے اللہ اکبر' اللہ اکبر' اللہ اکبر' اللہ اکبر' اشھد ان لا الہ الا اللہ' اور جب موذن حی علی الصلوہ کہے تو تم اس کے جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو۔ جب حی علی الفلاح کہے تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو۔ جب مؤذن الصلوۃ خیر من النوم کہے تو تم جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ کہو' جب مؤذن اذان ختم کرے تو یہ دعا پڑھو۔ اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ الخ۔ یہ دعا سکھائی ہے۔ میں نے ایک دوست سے پوچھا کہ تم یہ جو الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھتے ہو یہ اذان سے پہلے سنت ہے یا بعد میں؟ کہنے لگے۔ ہے' ہے' ہے' ہے میرا واقف تھا' ان میں سے' نیں سمجھ گیا' میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ان کو اصلی دین کی سمجھ عطا فرمائے (آمین)۔

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ' اذان کا جز ہے؟ (نہیں) اگر نہ پڑھو تو اذان نہیں ہوتی؟ (ہو جاتی ہے) حضرت بلال نے دس سال اذان دی انہوں نے الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ پڑھا؟ (نہیں) اذان بلال سے ملی ہے یا اپنے خیال سے ملی ہے؟ (بلال سے ملی ہے)۔

میں تو کہتا ہوں کہ ہماری اذان بلالی ہے۔ ان کی اذان خیالی ہے۔ جو سنت سے بھی خالی ہے۔

درود برحق ہے۔ درود واجب ہے' تم ہمیں کہتے ہو کہ درود نہیں پڑھتے' ہم تو روزانہ جب حدیث پڑھتے ہیں تو قال قال رسول اللہ ﷺ پڑھتے ہیں۔ یہ درود و سلام ہے۔ ہمیں کہتے ہیں کہ یہ دعا نہیں مانگتے۔ حضرت پیران پیر کا نام لیتے ہیں تو کہتے ہیں رحمہ اللہ علیہ ابو بکر کا نام لیتے ہیں تو پڑھتے ہیں۔ رضی اللہ عنہ حضرت ابراہیم کا نام لیتے ہیں تو پڑھتے ہیں علیہ السلام۔ مصطفےٰ ﷺ۔ یہ دعائیں ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمارے جھگڑوں کو ختم فرمائے۔ (آمین)

ابوھریرہ وجہ تسمیہ

بات مسجد کی تھی یاد ہے؟ حضور مسجد میں تشریف لائے تو لوگ وہاں جمع تھے۔

ایک طرف ابوھریرہ نام ان کا عبد الرحمٰن ہے' یمن کا رہنے والا ہے' سات برس نبیؐ کی خدمت میں رہا' اور اللہ نے اسکو اتنا حافظہ عطا کیا کہ اتنی احادیث کسی صحابی کو یاد نہیں جتنی حضرت ابوھریرہ کو یاد ہیں۔ جاہلیت میں ان کا نام عبدالشمس تھا' سردی کا موسم تھا' دو بلی کے بچے سردی میں ٹھٹھر رہے تھے' ابوہریرہ نے اٹھا لئے۔ اپنی آستین میں ڈال لئے۔ اوپر کمبل اوڑھ لیا۔ حضور مدینے کے راستے میں مل گئے۔ حضرت ابوھریرہ نے السلام علیکم کہا۔ بلی کے بچوں نے میاؤں کیا تو آپؐ نے حضرت ابوہریرہ کی چادر کو اٹھایا اور فرمایا انت ابوھریرہ' تو،تو بلی کا باپ ہے' جیسے باپ بچوں کو اٹھاتا ہے تو بھی اس طرح اٹھائے پھر رہا ہے۔ عرض کی حضرت! میں نے سردی میں ان کو دیکھا تو وہاں سے اٹھا لیا۔ فرمایا۔ انت ابوھریرہ۔ ابوھریرہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ کے یہ جملے اتنے پیارے لگے کہ مجھے اپنا نام بھی بھول گیا پوری دنیا میں میرا نام ابوھریرہ مشہور ہو گیا۔ (سبحان اللہ)

حضرت علیؓ کو آپؐ نے ابوتراب کہا' ابو بکر کو صدیق کہا' عمر کو فاروق کہا' عثمان کو ذوالنورین کہا' علی المرتضیٰ کو اسد اللہ الغالب کہا۔ آج تک یہ القابات مشہور ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ پیغمبر نے جو لقب دیا وہ سب سے بہتر ہے۔ عمر فاروق ہے' ابو بکر صدیق ہے' عثمان ذوالنورین ہے' علی المرتضیٰ' اسد اللہ الغالب ہے۔ (سبحان اللہ)

میں اس کے ایک تبسم پر قربان کروں فردوس بریں

اس جیسا کوئی اب تک نہ ہوا اس جیسا کوئی ہو گا بھی نہیں
اس کمل پوش کے میں قرباں صورت بھی حسیں سیرت بھی حسیں

اس کے اک بول کا مول نہیں یاقوت و زمرد و لعل و گہر
میں اس کے ایک تبسم پر قربان کروں فردوس بریں

کیا اس کا مقام و مرتبہ ہے اس بات سے اندازہ کر لو
آغاز ہے اس کی منزل کا رک جائے جہاں جبریلؑ امیں

وہ کعبہ ایماں' قبلہ جاں وہ وجہ وجود کون و مکاں
وہ شافع محشر ہادی کل وہ ختم رسل وہ مرکز دیں

کٹ جاؤں گا اس کی عزت پر مٹ جاؤں گا اس کی حرمت پر
وقت آیا تو دنیا دیکھے گی اللہ کی قسم یہ جھوٹ نہیں

اوصاف کریں کیا اس کے بیاں یہ میرا قلم یہ میری زباں
صدیقہؓ نے سچ فرمایا ہے خلق اس کا ہے قرآن مبیں

فضائل قربانی

الحمد للّٰہ الحمد لولیہ والصلوہ والسلام علی نبیہ وعلی حبیبہ وخلیلہ خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی الہ الطیبین الطاہرین وعلی خلفاءہ الراشدین المھدیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔ امابعد۔ ○ **فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ○

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى۔ قَالَ يٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ۔ فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ۔ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۔

وسئل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماھذہ الا ضاحی قال سنۃ ابیکم ابراھیم علیہ السلام۔

وعن ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا قالت کان اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فی المدینۃ فضحی فی کل سنۃ

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمنوا ضحایا کم فانھم علی الصراط مطایاکم۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجہاد ماض الی یوم القیامۃ کلمۃ حق عند سلطان جائر جہاد اکبر۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وساکت عن الحق شیطان اخرس۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم العلماء ورثۃ الانبیاء فان الانبیاء لم یورثوا درھما ولا دینارا ولکن ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا العلماء فمن اکرمھم فقد اکرمنی۔ زوروا العلماء فمن زارھم فقد زارنی۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المرء مع من احبہ۔

صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم۔

ہمیں پھر دعوت دین الٰہی عام کرنا ہے
جہان کل میں پھر سے دبدبہ اسلام کرنا ہے

جس کام کے لیے آئے وہ کام نہ بگڑے
سر جائے تو جائے مگر اسلام نہ بگڑے

اگر حق بات کہتا ہوں۔ مزہ الفت کا جاتا ہے
اگر خاموش رہتا ہوں کلیجہ منہ کو آتا ہے

حق بات کا ہر وقت اظہار کریں گے
ممبر نہیں ہو گا تو سردار کریں گے

اللہ سے ڈرنے والوں کو طاقت سے ڈرانا مشکل ہے
جب خوف خدا ہو دل میں کسریٰ و قیصر کچھ بھی نہیں

یہ عظمت باطل دھوکہ ہے یہ سطوت کافر کچھ بھی نہیں
مٹی کے کھلونے ہیں سارے یہ کفر کے لشکر کچھ بھی نہیں

اسلام اگر منظور نہیں قرآن اگر دستور نہیں
پھر افسوس ہے اس آزادی پر یہ ملک یہ لشکر کچھ بھی نہیں

ہر شخص سے کہہ دو پیش کرے اخلاص و مروت کی دولت
کردار سے قومیں بنتی ہیں افکار کے چکر کچھ بھی نہیں۔

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آداب فرزندی

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس پر اکابر کا عمل

انجمن سپاہ صحابہؓ کے جانبازو' شہبازو' سرفرازو' پاسبانو 'نوجوانو ایک لحاظ سے خوشی ہے کہ عید ہے ایک لحاظ سے بار خاطر اور غم بھی ہے۔ کہ بارات موجود ہے اور دلہا نہیں ہے۔ مقتدی ہیں امام نہیں ہے۔ سپاہ صحابہؓ موجود ہے مگر سرپرست نہیں ہے۔ حقیقت میں وہ قابل صد مبارک باد ہے۔ وہ جیل میں نہیں ہے۔ (حق نواز) وہ سنت مصطفیؐ جو آپؐ نے شعب ابی طالب میں ادا کی تھی۔ یہی وہ سنت ہے جو امام اعظم ابو حنیفہؒ نے کوفہ کے جیل خانہ میں ادا کی۔ مجدد الف ثانیؒ نے قلعہ گوالیار میں ادا کی۔ شاہ ولی اللہؒ کو پابند سلاسل کیا گیا۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نو سال نو مہینے جیل میں رہے۔ احمد علی لاہوریؒ چھ سال جیل میں رہے۔ محمد علی جالندھریؒ چھ سال جیل میں رہے۔ ہمارے مولانا شیخ الہند محمود الحسنؒ اسیر مالٹا بن گئے۔ نکلے تو شیخ التفسیر بن کر نکلے۔ مولانا حق نواز اب صرف حق نواز نہیں رہا۔ بلکہ حق کی آواز بن گیا ہے۔ آج وہ جیل میں اسی سنت کو زندہ کر رہا ہے۔ میں ان کے کارکنوں کے جذبات دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ انہوں نے کارکنوں میں جو اسپرٹ بھری ہے۔ قوم میں جو روح پھونکی ہے ان کی رگوں میں جو خون دوڑایا ہے' وہ قابل صد

مبارک باد ہے۔

حق نواز دشمن صحابہؓ کے لیے موت کا پیغام ہے۔

حق نواز اب ایک عالم کا نام نہیں۔

حق نواز اب ایک تحریک کا نام ہے۔

حق نواز اب دشمن صحابہؓ کے لیے موت کا پیغام ہے۔

حق نواز اہلسنت کے ایک سرپرست کا نام ہے۔

حق نواز محمد ﷺ کے عاشق کا نام ہے۔

جس کا نام حق نواز ہے یقیناً وہ حق کی آواز ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حق پر قائم فرمائے (آمین)

مجلس علماء اہلسنّت سپاہ صحابہؓ کی سرپرست

قربانی کا مہینہ ہے اور میں کچھ قربانی پر عرض کروں گا۔ الحمدللہ میں انجمن سپاہ صحابہؓ کا ہر لحاظ سے سرپرست' ہر لحاظ سے ان کا بھائی' ہر لحاظ سے ان کا محب' ہر لحاظ سے ان کا معاون' ہر لحاظ سے ان کا دوست' ہر لحاظ سے ان کے ساتھ ہوں۔ میری پوری جماعت مجلس علماء اہلسنّت ان کے ساتھ ہے۔ مولانا ایثار القاسمی میرے مبلغ ہیں۔ انہوں نے تو رات دن اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ مولانا منظور حجازی جنہوں نے میری جماعت کے لیے دورہ کیا ہے وہ میرے نائب صدر ہیں۔ مولانا عبد الغفور حقانی میرے جنرل سیکرٹری ہیں۔

الحمدللہ ہم اس حق کی آواز کے لیے بجوش و خروش بحواس و ہوش ان کے دوش بدوش ہیں اللہ تعالیٰ حق کو سربلند فرمائے (آمین)

قربانی۔ یہ قربانی کا مہینہ ہے چند باتیں سن لیں۔

اسلام کی تاریخ میں ذوالحج میں بھی قربانی ہے۔ محرم الحرام میں بھی قربانی ہے۔ یہ ایک نبی کی قربانی ہے۔ (ذوالحج میں) محرم میں صحابیؓ کی قربانی ہے۔

ہمارے پیغمبر ﷺ اور حضرت خلیل کا ایک رشتہ اور تعلق ہے۔

ہم مذہباً حنفی ہیں' ملتاً ابراہیمی ہیں' مشرباً قادری چشتی سہروردی ہیں۔ مسلکاً

دیوبندی ہیں "امتاً" محمدیؐ ہیں "وطناً" پاکستانی ہیں۔

ہم ملتاً ابراہیمی ہیں۔ حضور انور ﷺ کو اللہ نے کہا ملۃ ابیکم ابراھیم تمہارے ابا ابراہیم کی ملت' حضرت ابراہیمؑ کی پشت سے چوبیس ہزار انبیاء پیدا ہوئے۔ یہ انبیاء کے جد امجد ہیں۔

خلیلؑ نے چار امتحان دیئے۔

آزمائش

جتنا آدمی نبی کے قریب ہوتا ہے آزمائش بھی اتنی آتی ہے۔

میرے نبی ﷺ نے فرمایا اشد البلاء علی الانبیاء "بڑا امتحان انبیاء دیتے ہیں۔" کسی کو آگ میں ڈالا گیا۔ کسی کے سر پر آرا رکھا گیا۔ کسی کو کنوئیں میں ڈالا گیا۔ کسی کو مچھلی کے پیٹ میں ڈالا گیا۔ کسی کو جنت سے نکالا گیا۔ کسی کو دریا عبور کروایا گیا۔ کسی کو یہودی تختہ دار پر لے گئے۔ فالامثل والامثل میرے محبوبؐ نے فرمایا "جو بھی انبیاء کے قریب ہوگا۔ جو رسول کا تابعدار جانثار وفادار رضاکار ہوگا۔ وہ بھی امتحان دے گا۔

کبھی ابوبکرؓ کو مار پڑ رہی ہے۔ کبھی بے ہوش ہو رہے ہیں' کبھی خون میں لت پت ہیں' کبھی وطن سے بے وطن ہیں' کبھی تن من دھن قربان کر رہے ہیں۔ کبھی فاروقؓ کے خون سے مصلیٰ رسول رنگین ہو رہا ہے۔ کبھی عثمان کا محاصرہ ہو رہا ہے۔ کبھی عمار ابن یاسر کو شہید کیا جا رہا ہے۔ کبھی حضرت خبیب کو انگاروں پر لٹایا جا رہا ہے۔ کبھی حضرت خباب کو درخت کے ساتھ لٹکایا جا رہا ہے۔ بلال پر پتھر رکھے جا رہے ہیں۔ سمیہ کو چیرا جا رہا ہے۔ زنیرہ کی آنکھیں نکالی جا رہی ہیں' لبینہ کو قتل کیا جا رہا ہے۔ تقریباً دو سو ساٹھ صحابہ محمدؐ کے قدموں میں جان کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

جتنا پیغمبرؑ کے قریب ہوگا اتنا ہی امتحان آئے گا اور میرے محبوب کے الفاظ مجھے یاد ہیں۔ ما اذیت فی سبیل اللہ ما اوذی احد من الانبیاء فرمایا جتنا مجھے کافروں سے دکھ پہنچا ہے کسی کو نہیں پہنچا۔ کبھی طائف میں پتھر برسائے گئے۔ کبھی مکے کی گلیوں میں پتھر برسائے گئے' کبھی شعب ابی طالب میں بائیکاٹ کیا گیا' احد میں دندان مبارک شہید کیے گئے۔ کبھی گالیاں دی گئیں' کبھی اوپر

گند ڈالا گیا۔ کبھی مصطفیٰ ﷺ کو وطن سے بے وطن کیا گیا۔ کبھی مذمم' ساحرو شاعر کہا گیا' کبھی حضور انور ﷺ کے چچے کو گیارہ ٹکڑے کیا گیا۔ کبھی نبی کریم ﷺ کے یاروں کی میدان احد میں سترلاشیں دکھائی گئیں' کبھی بیرٔ معونہ کے مقام پر پورے وفد کو شہید کر دیا گیا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں' جو دین میں محمد ﷺ نے تکلیف اٹھائی ہے کسی نے نہیں اٹھائی۔

پیغمبر ﷺ کا تین سال تک بائیکاٹ کیا گیا۔ کھانا بند' پینا بند' بولنا بند صحابہؓ کہتے ہیں ہم نے جوتوں کو بھگو کر کھایا' صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے چمڑے کھائے' درخت کے پتوں کو کھایا کھجوروں کی گٹھلیاں کھائیں۔ ہمارے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ درخت کی جڑوں کو کھایا۔ نہ اللہ کے قرآن کو ہم نے چھوڑا نہ محمدؐ کے فرمان کو ہم نے چھوڑا۔ جتنا حضور کریم ﷺ کا غلام ہو گا۔ خادم اسلام ہو گا' جتنا پیغمبر ﷺ کا عاشق صادق ہو گا۔ جتنا مصطفیٰ ﷺ کا حب دار اور جانثار رضا کار ووفادار ہو گا' اتنا ہی سخت امتحان آئے گا۔

مولانا حق نواز جیل میں

انشاء اللہ ایک دن آپ دیکھیں گے' آج تو حق نواز جیل میں نظر آ رہا ہے نکلے گا تو شہباز بن کر' جانباز بن کر' حق نواز آئے گا تو حق کی آواز بن کر' آئے گا تو مجاہد اسلام بن کر۔

وہ ہمارا بچہ ہے ہمارا بھائی ہے ہم سے بہت چھوٹا ہے مگر اللہ نے جو اس سے کام لیا ہے اٹھارہ جماعتیں اس کی تائید میں تھیں۔ مولانا خان محمد صاحب کندیاں والے آنکھوں سے آنسو بہا رہے تھے' تمام علماء نے ان کے موقف کی تائید کی تمام نے اس کی حامی بھری آج حق نواز اکیلا نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کا ہر حق دالاعالم حق نواز کی تائید کرنے والا بن چکا ہے۔ (انشاء اللہ) دوستو یہ قربانی کا مہینہ ہے تھوڑا سا خلیل کا واقعہ سنا دوں۔ حضور انور ﷺ کے جد امجد حضرت ابراھیم خلیلؑ ہیں' ابا خلیل ہے۔ بیٹا اسمٰعیلؑ ہے۔

خلیل اللہؑ کے چار امتحان

خلیلؑ سے خدا نے چار امتحان لیے' چاروں امتحانوں میں کامیاب ہوا۔ اللہ نے فرمایا اپنے

آپ کو نمرودی آگ میں ڈالو۔ فرماتے ہیں۔ بذلت نفسی للنیران وولدی للقربان وقلبی للرحمان۔ ومالی للضیفان وھاانا خلیل الرحمان۔ میں اللہ کا خلیل ایسے ہی نہیں بن گیا' میں نے چار امتحان دیے ہیں۔ خدا نے کہا یہ آگ ہے' میں نے کہا کوئی ڈر نہیں' نمرودیوں نے میرے کپڑے اتار دیے۔ میری پگڑی اتاری۔ نمرودی نار جلا رہے تھے۔ ادھر عاشق آگ میں چھلانگ لگا رہا تھا۔ نمرودیوں کو طاقت پہ ناز تھا ابراہیمؑ کو صداقت پہ ناز تھا۔ جب طاقت اور صداقت کی ٹکر ہوئی۔ عزیزو! جھنگ کے در و دیوارو' میرے پیارو' رضاکارو' طاقت شکست کھاتی ہے صداقت کامیاب ہوتی ہے۔

شداد کو طاقت پے ناز تھا نمرود کو طاقت پے ناز تھا۔ فرعون کو طاقت پے ناز تھا' ہامان کو طاقت پے ناز تھا' شیطان کو طاقت پے ناز تھا' ابو جہل کو طاقت پے ناز تھا۔ محمد ﷺ کو صداقت پے ناز تھا۔ صداقت ہمیشہ کامیاب ہوئی۔

خمینی بھیڑیا

اب کچھ لوگ ہیں جو ایران کے بل بوتے پر خمینی بھیڑیے کی آواز پر اپنے آپ کو طاقت ور سمجھتے ہیں لیکن صداقت کامیاب ہوگی۔

اب بات کھل کر سامنے آگئی کہ یہ لوگ مکے کے دشمن ہیں۔ جو لوگ صحابہؓ کے دشمن ہیں۔ وہی لوگ قرآن کے دشمن ہیں' وہی نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے دشمن ہیں۔ وہی پیغمبرؐ کے مدینے کی اذان کے دشمن ہیں' وہی صحیح کلمے کے اعلان کے دشمن ہیں۔ وہی محمدؐ کے خاندان کے دشمن ہیں۔

(نوٹ:۔ ان دنوں ایرانیوں نے مکہ میں حملہ کر دیا تھا سرزمین مکہ کو خون سے رنگین کیا تھا جس کی سزا کے طور پر کئی سال تک ایرانیوں پر مکہ میں داخلہ ممنوع تھا۔)

ابھی جو کچھ مکہ میں ہوا ہے۔ میں نے شاہ فہد کو تار بھیجا ہے کہ آپ نے جو ان کا صفایا کیا ہے اچھا کیا ہے۔ اب تک آپ صبر کرتے رہے۔

پچھلے سال انہوں نے مدینے میں گھیراؤ کیا۔ مسجد نبوی کا امن و سکون برباد کر ڈالا۔ جہاں لوگ

درود پڑھتے ہیں وہاں یہ ایرانی نعرہ لگا رہے تھے۔ اللہ اکبر خمینی رہبر۔ اللہ ہادی خمینی مہدی۔ لا الہ الا اللہ خمینی روح اللہ' لا الہ الا اللہ خمینی حجۃ اللہ یعنی محمد رسول اللہ نہیں بلکہ خمینی حجۃ اللہ۔ انشاء اللہ اس ملک میں خمینیت نہیں چلے گی۔ محمدیت چلے گی۔

انہوں نے اس وقت آنسو گیس وغیرہ پھینک کر ان کے پاسپورٹ وغیرہ چھین کر واپس کیا۔

اب کی بار ایرانی غنڈوں نے مکہ کا گھیراؤ کیا۔ میرے بہت سے عزیز مکہ میں رہتے ہیں انہوں نے مجھے فون پر بتایا کہ ایرانیوں کے پاس خنجر تھے اور پتھر تھے۔ وہی حرم جس کو خدا کہتا ہے من دخلہ کان امنا۔ جہاں مکھی مارنے کی اجازت نہیں۔ جہاں کو امارنے کی اجازت نہیں۔ جہاں جوں مارنے کی اجازت نہیں۔ جہاں لڑائی حرام ہے' وہاں انہوں نے کعبہ والوں کا گھراؤ کیا۔ نہ اندر والوں کو باہر نکلنے دیا نہ باہر والوں کو اندر جانے دیا جو بھی آگے آتا اس پر خنجر سے حملہ کرتے۔ عرب والوں نے کہا کہ اب تمہارا دماغ زیادہ خراب ہو گیا ہے۔ اس لیے اس کا اپریشن ہونا چاہیے۔ انہوں نے گولی چلائی اور جہنم رسید کیا۔ اب ایرانی کہہ رہے ہیں کہ یہ حاجی مارے گئے۔ یہ حاجی تھے یا فسادی تھے؟ (فسادی تھے) جو سعودی عرب والوں نے قدم اٹھایا وہ ٹھیک اٹھایا کہ نہیں؟ (ٹھیک اٹھایا) یہ حاجی نہیں تھے یہ غنڈے تھے۔ ان میں عورتیں بھی تھیں۔ کئی عربیوں کو انہوں نے زخمی کیا۔ یہ وہاں لبیک وغیرہ نہیں کہہ رہے تھے نہ ہی احرام میں تھے۔ ان کا مقصد ہی فساد تھا۔

عربوں نے گولی چلائی اور ان کو پہاڑوں میں جا کر پھینکا۔

اب خامنائی نے ایران میں ایک بڑا جلسہ کیا ہے۔ تقریباً دس لاکھ ایرانی 'شیطانی' ویرانی وہاں جمع ہوئے۔ عرب کو چیلنج دیا ہے کہ ہم مکہ اور مدینہ پر حملہ کریں گے۔ ہم بدلہ لیں گے۔ کیا یہ مکہ اور مدینہ پر حملہ کر سکتے ہیں؟ (نہیں) مکہ اور مدینہ کا محافظ کون ہے؟ (اللہ)

یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ بیت اللہ' کلام اللہ' صلوۃ اللہ' رسول اللہ' دین اللہ۔ محافظ خود اللہ ہے۔

کل جس نے ابرہ کو برباد کیا تھا ابابیلوں کے ذریعہ سے۔ آج یہ ایرانی ابرہہ تھے اور اللہ نے عرب والوں کو ابابیل بنا دیا تھا۔ اپنے گھر کی نگرانی خود گھر والا کرے گا۔ اور کر رہا ہے۔

اس سے پہلے بھی حلب والوں کے چالیس افراد پر مشتمل ایک گروہ نے حضور انور

ﷺ کے روضے کو توڑنے کی کوشش کی (التمش کے دور کی بات ہے) تاکہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو نبی کریم ﷺ سے جدا کرلیا جائے۔

میں پچھلے سال عمرے پر گیا میں نے آنکھوں سے وہ جگہ دیکھی۔ خدا کی قسم وہاں کالے پتھر کا نشان ہے۔ چالیس آدمیوں کو خدا نے زمین چیر کر اندر غرق کر دیا۔ فرمایا جاؤ جہنم میں کتو! قیامت تک ابوبکرؓ و عمرؓ میرے محبوب سے جدا نہیں ہو سکتے۔ وہ خدا آج بھی موجود ہے۔

یہ ایران پوری دنیا میں فساد برپا کر رہا ہے۔ مجھے وقت نہیں چونکہ عید کی نماز بھی پڑھانی ہے ورنہ آپ کو بتاؤں۔

خسرو پرویز کا واقعہ

اس ایران کا بڑا بادشاہ جو خسرو پرویز تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط پھاڑا تھا۔ صحابی عبداللہؓ ابن رواحہ خط لے کر گئے۔ خسرو نے کہا مجھے سجدہ کرو۔ صحابیؓ نے کہا سجدہ نہیں کروں گا۔ اس نے کہا میرے تخت کو بوسہ دے۔ صحابیؓ نے کہا میں بوسہ نہیں دوں گا۔ اس نے کہا میرے آداب شاہی بجالاؤ۔ صحابیؓ نے کہا میں تیرا غلام نہیں میں محمدؐ کا غلام ہوں۔ خسرو نے کہا اگر تو قاصد نہ ہوتا تو اس گستاخی پر تجھے قتل کر دیتا۔ عبداللہ ابن رواحہ نے تلوار ننگی کی اور تخت کے سامنے کھڑے ہو گئے اور فرمایا او کتا! اگر مجھے محمدؐ نہ روکتے تو تجھے ابھی تخت پر دو ٹکڑے کر دیتا۔ خسرو پرویز نے نبیؐ کے خط کو پھاڑا۔ آپ نے تاریخ نہیں پڑھی؟ جب خط پھاڑ کر پھینک دیا تو صحابیؓ کہنے لگا اے کاش تو مجھے دو ٹکڑے کر دیتا میرے محمدؐ کے خط کی گستاخی نہ ہوتی۔ صحابیؓ روتے ہوئے واپس آئے۔ حضور انور ﷺ کو بتایا حضورؐ نے فرمایا۔ اللھم مزقہ کل ممزق۔ مولا جس نے محمدؐ کے خط کو پھاڑا ہے اس کو اور اس کے ملک کو پھاڑ دے۔ محمدؐ کی جلالی بددعا عرش چیر کر پہنچ گئی۔ اللہ نے سنی۔ اور خدا نے اس کے بیٹے کو مقرر کر دیا۔ اس کے بیٹے نے کھڑے ہو کر باپ کو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دیا اور لاش کو پھینک دیا اور لاش کو کتوں نے کھایا۔ اس کا تخت اتر گیا۔ محمدؐ کی دعا ایک لخت قبول ہوئی۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ ھلک کسری فلا کسری بعدہ یہ کسریٰ برباد ہو گا۔ پھر

ایران میں کسریٰ نہیں آئے گا۔ جس نے محمدؐ کے خط کو پھاڑا خدا ان کو پھاڑ کر رکھ دے گا۔ وہ بدعا آج بھی گونج رہی ہے۔ یہ تباہ ہو چکے ہیں۔

شیعت کیا ہے؟

میں کہتا ہوں شیعت کیا ہے؟ شیعت صحابہؓ دشمنی کا نام ہے۔ شیعت قرآن کے انکار کا نام ہے۔ شیعت اہل بیعت کی گستاخی کا نام ہے۔ شیعت منافقت کا نام ہے۔ شیعت عبداللہ بن سبا کی سازش کا نام ہے۔ شیعت عرب دشمنی کا نام ہے۔ صحیح ہے یا نہیں؟ (صحیح ہے)

مولانا حق نواز نے جو آواز اٹھائی ہے ہم تمام اکابرین ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے بروقت ایسی آواز اٹھائی کہ پوری دنیا کو متوجہ کیا انشاء اللہ یہ حق کی آواز بلند رہے گی۔ قوم کو شعور آ چکا ہے۔ سپاہ صحابہؓ پیچھے ہٹنے والی نہیں۔ یہ تو تین شہید ہوئے ہیں۔ (یہ 1987ء کی بات ہے) ہم سارے اپنی جان دے سکتے ہیں مگر نہ نبیؐ کا دامن دے سکتے ہیں۔ نہ نبیؐ کا قرآن دے سکتے ہیں۔

ہم ملک میں فساد نہیں چاہتے ہم امن چاہتے ہیں فساد ان کے دماغ میں ہے۔ جو بی بی عائشہؓ پر تبرا کرتے ہیں۔ جو عائشہ کو نعوذ باللہ کتی کہتے ہیں۔ جو عائشہؓ کو باندری کہتے ہیں۔ جو کہتے ہیں محمدؐ نے عائشہ سے نکاح نہیں کیا تھا۔ عائشہؓ کو نعوذ باللہ ایسے رکھا ہوا تھا۔

جو کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ و عمرؓ فرعون و ہامان تھے۔ جو کہتے ہیں کہ قرآن شرابیوں نے لکھا ہے۔

نوٹ:۔ یہ تمام باتیں شیعوں نے اپنی کتابوں میں لکھی ہیں۔ (مرتب)

یہ چیزیں ناقابل برداشت ہیں۔ یہی بات میرے مجاہد اسلام شیر جھنگ۔ جس سے شیعت تنگ۔ یہ شیر جھنگ ہے۔ جو جنگ لڑ رہا ہے اسی شیر جھنگ نے یہ رنگ دکھلایا ہے کہ ایسی زبان گدی سے نکالیں گے ایسا ہاتھ کاٹ دیں گے۔ ایسی آواز دبا دیں گے۔ جو صحابہؓ کے خلاف اٹھے گی اس ملک میں صحابہؓ کی عظمت کا جھنڈا بلند رہے گا۔ انشاء اللہ'

دوستو یہ قربانی کا مہینہ ہے۔

ابراہیم نے چار قربانیاں دیں' فرمایا۔ بذلت نفسی للنیران۔ مجھے آگ میں ڈالا گیا۔ یہ بڑا

لمبا واقعہ ہے۔ جب نمرودیوں نے خلیلؑ کے تین کپڑے اتار دیئے۔ عزیزو بخاری کی حدیث پڑھ رہا ہوں۔ خلیلؑ نے کہا عرش والے میرے کپڑے بے شک اتر جائیں مگر تیری توحید پر دھبہ نہ آئے۔ حق پر دھبہ نہ آئے۔ تیری توحید کا جھنڈا بلند رہے۔ میری پگڑی بے شک پاؤں میں پھینک دیں۔

جھولے میں بٹھا کر آگ میں پھینکنے کی کوشش کی گئی۔ مارنے والے بہت اور بچانے والا؟ (ایک) آگے نار۔ پیچھے لشکر کفار۔ اوپر غفار۔

لوگ بہت کوشش کرتے ہیں کہ فلاں کو زندہ نہ رہنے دیا جائے (اشارہ مولانا حق نواز کی طرف) جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ کل بھی ہمارا نگران خدا تھا آج بھی ہے قیامت تک ہمارا نگران اللہ رہے گا۔

بیٹا تیری جان خطرے میں ہے:۔

جب میں ہسپتال تھا مولانا حق نواز مجھے ملنے آئے تھے۔ میری عیادت کے لیے آئے تھے میں نے ماتھا چوما۔ میں نے کہا بیٹا تیری جان خطرے میں ہے۔ ہزاروں پستول آپ کے لیے دشمن نے تیار کر رکھے ہیں۔ کہنے لگے وہ دن میری شہادت کا ہو گا۔ میں محمدؐ کے صحابہ کرامؓ کے سامنے سرخرو ہو کر جاؤں گا۔

مولانا ضیاء القاسمی میرے دوست ہیں انہوں نے بتایا کہ وفد جیل میں گئے ہیں اور گزارش کی ہے کہ آپ جیل سے نکلیں لیکن انہوں نے جواب دیا کہ مجھے کہتے ہو جیل سے نکلو جو تین شہید ہوئے ہیں ان کا خون کہاں جائے گا۔

راز کی بات

میں راز کی بات بتا رہا ہوں حکومت نے کہا کہ آپ کو جیل سے رہا کرتے ہیں دو وعدے آپ کریں۔ ایک احتجاجی جلسہ آپ نہ کریں۔ دوسرا شہداء کے مزاروں پر نہ جائیں شہداء کے ورثا کے پاس نہ جائیں۔ مولانا نے فرمایا میں اپنے گھر بعد میں جاؤں گا رضاکاروں کی قبر پر پہلے جاؤں گا۔

مولانا نے فرمایا جنہوں نے صحابہؓ کی عزت کے لیے اپنی قربانیاں پیش کی ہیں میں پہلے ان کے

مزارات پر جا کر یہ کہوں گا کہ اے شہداء صحابہؓ تم یقیناً صدیقؓ و عمرؓ کے قدموں میں پہنچ چکے ہو۔ مجھے تم پر ناز ہے۔

یہ مولانا حق نواز کی محنت ہے کہ آج نوجوان جان ہتھیلی پر رکھ کر ہر میدان میں کودا ہوا ہے۔ خدا کی قسم اپنی آن بھی قربان کرنے کو تیار ہے اپنی جان بھی قربان کرنے کو تیار ہے۔

اگر آپ سے کوئی قربانی مانگی جائے تو قربانی کے لیے تیار ہو؟ تیار ہیں

سارا دین قربانی ہے

میں آپ کو چند موتی دے دوں۔ سارا اسلام قربانی ہے

نماز قربانی ہے۔ دکان چھوڑو' سامان چھوڑو' پیسے چھوڑو' ایئر کنڈیشنڈ چھوڑو' بستر چھوڑو پلنگ چھوڑو اور باوضو ہو کر مسجد میں آؤ۔ سردی ہو گرمی ہو۔ ہوا ہو آندھی ہو مسجد میں آؤ یہ بھی قربانی ہے۔

زکوٰۃ بھی قربانی ہے۔ سو میں اڑھائی روپے دو۔ زمینی پیداوار میں بیسواں حصہ دو۔

روزہ بھی قربانی ہے' شربت رکھے ہیں۔ ملائی رکھی ہے' فروٹ رکھے ہیں سب چیزیں موجود ہیں۔ مگر صبح سے شام تک کھانا پینا بیوی سے ازدواجی محبت بند سب کچھ اللہ کے حکم پر چھوڑ دو۔ خدا سے تعلق جوڑ دو۔

حج بھی قربانی ہے۔ پاکستان چھوڑ کر' خاندان کو چھوڑو' مکان کو چھوڑو' سامان کو چھوڑو' سارے جہان کو چھوڑو' سب سے تعلق توڑو' اللہ اور محمدؐ سے تعلق جوڑو۔

وہاں جا کر یہ پگڑی اتارو' مولویو! کرتے اتارو' اچکن اتارو' نوابو! یہ شاندار ٹوپیاں اتارو۔ میرے دربار میں امیر بن کر نہ آؤ میرے دربار میں اجڑے فقیر بن کر آؤ۔

لبیک لبیک اللھم لبیک ایک ہی نعرہ' ایک ہی لباس' میرے دربار میں وہی لباس پہنو جو قبر میں پہن کر جاؤ گے فقیر بن کر آؤ پھر میرا دروازہ پکڑو۔ ملتزم پکڑو۔ پکڑ کر تکنا آنسو بہانا تمہارا کام ہے' رحمت کی بارش برسانا میرا کام ہے۔ نماز قربانی ہے۔ زکوٰۃ قربانی ہے' روزہ قربانی ہے' حج قربانی ہے توحید قربانی ہے۔ برادری بگڑ جائے گی لوگ الزام لگائیں گے' میں حیران ہوں کہ

ایک فرقے نے کعبے پر حملہ کیا۔ ایک فرقہ کہتا ہے کہ روضے والے غلط ہیں یعنی شیعہ۔

دوسرے کہتے ہیں کہ محمدؐ کے مصلے والے غلط ہیں کافر ہیں۔ دیوبندی کہتے ہیں دین پوری کہتا ہے کہ محمدؐ آپ کا روضہ بھی پاک آپ کا مصلیٰ بھی پاک۔ مدینے کی گلیاں بھی پاک مدینے کی ہواؤں کے ذرے بھی پاک ہیں۔ ہمیں حضورؐ کے مدینے کی گلیوں کے ذروں سے بھی پیار ہے۔

مدینہ کی دھول میں بھی شفا ہے

یہ حدیث میں نے مسجد نبویؐ میں بیان کی تھی۔ حضور اکرام ﷺ کے روضے کے سامنے میں نے پچیس تقریریں کی تھیں۔ وہاں میں نے یہ حدیث بیان کی تھی۔ غبار المدینہ شفاء من کل داء حضور ﷺ نے فرمایا میرے شہر کی دھول میں بھی خدا نے شفا رکھی ہے۔

کافر سب اکٹھے ہیں

الکفر ملة واحدہ جو لوگ نعرے لگاتے تھے۔ شیعہ سنی بھائی بھائی یہ بات ہمیں سمجھ نہیں آئی۔ کچھ لوگ بھائی بھائی کے نعرے لگا رہے ہیں جو صحابہؓ کے دشمن ہیں آپ کے بھائی ہو سکتے ہیں؟ (نہیں) جن کا کلمہ علیحدہ ہے' جن کی اذان علیحدہ ہے' جو بی بی عائشہؓ پر تبرا کریں۔ جو حدیث کا انکار کریں' جو نماز سے لے کر تمام اسلامی عقائد میں اختلافات کرتے ہوں۔ وہ آپ کے بھائی بن سکتے ہیں؟ (نہیں)

لوگوں نے بھائی بنا لیا اور کہا کہ ہم قبر پرست ہیں تم تعزیہ پرست ہو۔ تم یا علی مدد کہتے ہو۔ ہم یا رسول اللہ مدد کہتے ہیں۔ تمہارا محرم کا جلوس ہے ہمارا میلاد کا جلوس ہے تم صحابہؓ کے دشمن ہو ہم علماء کے دشمن ہیں۔ تم کہتے ہو روضے والے غلط ہیں ہم کہتے ہیں مصلے والے کافر ہیں۔ تم نے اذان کو درمیان سے بدلا ہم نے شروع سے بدل دیا میں کہتا ہوں کہ وہ لوگ اپنے عقائد سے توبہ کریں اللہ ہم کو عرب سے پیار کرنے

والا بنائے۔

استقامت خلیلؑ

ایک حدیث سن لیں بڑی قیمتی ہے۔ جب خلیل کے کپڑے اتارے گئے اور رسہ کاٹا گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام چھ سو پر لے کے حضرت خلیلؑ کو بچانے کے لیے آئے۔ توجہ کرنا۔ حضرت خلیل نے پوچھا۔ من؟ کون ہے یہ کس کے چھ سو پر ہیں تخت کی طرح۔ جبرئیل نے کہا پرانا وفادار آپ کا یار میں جبرئیل ہوں۔ خلیلؑ نے پوچھا کہ خود آئے یا انہوں نے بھیجا ہے؟

رسہ کٹ گیا سارا پروگرام ہٹ گیا۔ سارے سہارے ٹوٹ گئے ایک اللہ کا سہارا باقی رہ گیا۔

خلیل نے پوچھا خود آئے یا اس نے بھیجا ہے؟ جبرئیل نے کہا خود آیا ہوں مجھے جلیل نے نہیں بھیجا۔ فرمایا۔ اما الیک فلا حاجۃ ہٹ جاؤ! آپ کی ضرورت نہیں ہے۔ خلیل جانے یا جلیل جانے۔

جبرئیلؑ نے کہا کوئی پیغام ہو تو مجھے بتاؤ۔ آج حالات خراب ہیں۔ پیچھے لشکر کفار' آگے نار ہی نار' حالات دل آزار۔ خلیل نے کہا علمہ بحالی حسبی من سوالی' جو میرے حال کو جانتا ہے اسے مجھے کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اللہ نے نار کو حکم دے دیا یانار کونی بردا وسلما علی ابراھیم خلیل امتحان سے کامیاب ہو گیا۔

اللہ نے کہا پیاری چیز دو۔ ایک سو' دو سو' تین سو اونٹ ذبح کئے تیسری رات اللہ نے چھری دکھائی کہ بیٹے کی گردن پر چلائی جا رہی ہے ابا خلیل ہے۔ بیٹا اسمٰعیل ہے' اماں ہاجرہ ہے۔

آج ہماری مائیں بھی کچھ آزاد ہیں۔ لیڈی فیشن ہیں۔ اس اماں نے کہا کہ خلیل یہ تو ایک بیٹا ہے اگر اللہ قربانی کے لیے مانگتا ہے تو ستر ایسے بیٹے ہوتے تو اللہ کے نام پر قربان کر دیتی۔

مولانا حق نواز کے والد کا جواب

میں مولانا حق نواز پر خوش ہوں۔ ان کے والد سے مل کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ میں نے کہا تیرا بیٹا جیل میں ہے؟ کہنے لگا نہیں میرا بیٹا جہاد کر رہا ہے۔

یہ وہی بات ہے جو بی بی ہاجرہ نے کہی تھی۔ بی بی ہاجرہ نے بیٹے کو سنوار کر روانہ کیا۔ حضرت اسمٰعیل سے ابا نے کہا بیٹا! خدا نے کہا ہے کہ ذبح کرو۔ بتاؤ بیٹا بھاگ جاؤ گے۔ ڈر جاؤ گے۔ گھر جاؤ گے کیا کرو گے۔ عرض کی۔ یابت افعل ماتومر۔ ابا جان اس کا آڈر ہے تو دیر نہ کر کہیں رب ناراض نہ ہو جائے۔ اب میری گردن پر چھری چلا دو انشاء اللہ مجھے بے صبرا نہیں پاؤ گے۔ ابا مجھے اوندھا لٹا دو میں سجدہ میں پڑ جاؤں آپ میری قربانی کر دیں۔

ابا جان میرے ہاتھ پاؤں باندھ لو تاکہ میں تڑپوں تو کہیں میری ٹانگ آپ کو نہ لگ جائے کہیں ابا کی گستاخی نہ ہو جائے۔

آج لوگ باپ کی داڑھی نوچتے ہیں باپ کو کہتے ہیں بھونک نہ۔ بوڑھا مرتا نہیں۔

بلکہ پاکستان کے چھ اخباروں میں میں نے پڑھا کہ یہاں کے بیٹوں نے باپ کو قتل کر دیا۔

وہاں وہ بیٹا ہے ابا جان مجھے اوندھا لٹا دیں۔ رسی سے میرے ہاتھ پاؤں باندھ لیں آپ اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لیں ایسا نہ ہو کہ میرا چہرہ حسین نظر آئے۔ چھری چلانے میں دیر ہو جائے آپ نرمی کر جائیں۔ تھوڑا توقف کر جائیں۔ کہیں رب روٹھ کر قربانی کو واپس نہ کر دے۔

ابا جان میرا خون آلود کرتہ اماں کو دے دینا اماں کو یقین ہو جائے کہ اسماعیلؑ قربان ہو چکا ہے۔

ایک موتی

اور آپ کو ایک موتی دے دوں۔ حضرت اسحاقؑ کی لڑی سے ستر ہزار انبیاء پیدا ہوئے۔ اسماعیلؑ کی لڑی سے ایک ہی در یتیم در یکتا' در بے بہا' ایک ہی لولو مکنون۔ محمد رسول اللہؐ پیدا ہوئے۔

ایک موتی لے لو۔

ہمیں خلیل سے تعلق ہے یہ صفا مروہ ہاجرہ کی یادگار ہے۔ یہ جمرہ اولیٰ' وسطیٰ یہ اسماعیلؑ کی یادگار ہے۔

یہ بیت اللہ حضرت خلیلؑ کی یاد گار ہے۔ مقام ابراھیم خلیلؑ کی یادگار ہے یہ منیٰ میں قربانی حضرت اسماعیلؑ کی یادگار ہے۔ یہ بیت اللہ کا طواف یہ مقام ابراھیم حضرت خلیلؑ کی یادگار ہے۔

جس کی سب سے پہلے داڑھی سفید ہوئی' جس نے سب سے پہلے اپنا ختنہ کیا' وہ خلیل ہے۔

آج ہمارا دین وہی ہے۔ جو حضرت خلیلؑ کو ملا جو دین خلیل اللہ کو ملا وہی دین محمد رسول اللہؐ کو ملا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خلیل کی شکل مجھ سے ملتی ہے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں معراج کی رات جب میں گیا تو تمام انبیاء سے ملاقات ہوئی جب خلیل سے ملاقات ہوئی کان اشبہ بمحمد۔ خلیلؑ کی شکل میرے ساتھ ملتی جلتی تھی وہ بالکل میری طرح تھے۔ میں ذرا جوان تھا وہ ذرا عمر میں بوڑھے تھے فرمایا میں نے عرش پر دیکھا کہ خلیلؑ بچوں کو پڑھا رہے تھے میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا جن بچوں نے فرش پر قرآن شروع کیا پورا کرنے سے پہلے فوت ہو گئے۔ ان کو عرش پر میں قرآن مجید مکمل کروا رہا ہوں۔ (سبحان اللہ)

دعا کرو اللہ ہماری قربانی کو قبول فرمائے۔ (آمین)

آپ مولانا حق نواز پر ہر لحاظ سے اعتماد رکھتے ہیں؟ ان کی قربانی ان کی جرات ان کی بے باکی' ان کی بہادری۔ انکی دینی خدمت' ان کی شجاعت پر آپ کو یقین ہے؟ (ہے) آپ ان کے حکم پر لبیک کہنے کو تیار ہیں؟ (تیار ہیں)

مولانا آئیں گے۔ قرآن سنائیں گے' جھنڈا لہرائیں گے' دین بتائیں گے' آپ کو گلے سےلگائیں گے انشاء اللہ گھبرائیں نہیں۔

تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے حق نواز
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

مولانا ایک سرفروش بن کر آئیں گے۔ داعی حق بن کر آئیں گے۔ مولانا جیل سے آئیں گے تو مجاہد جانباز بن کر آئیں گے۔ انشاء اللہ۔

ابابیلوں کی جماعت

سپاہ صحابہ پورے ملک میں ابابیلوں کی جماعت ہے۔ شہبازوں کی جماعت ہے' جانبازوں کی جماعت ہے' سرفرازوں کی جماعت ہے' سرفروشوں کی جماعت ہے اب یہ قافلہ نکل چکا ہے۔ واپس نہیں ہو گا (انشاء اللہ)

ان کا تعلق مکے اور مدینے سے ہے اکابرین سے ہے' جاؤ علماء دیوبند کی قبور پر جا کر کہ دو عطا اللہ شاہ بخاری کی قبر پر جا کر کہو۔ کہ تیرے فرزند کبھی تیرے جھنڈے کو گرنے نہیں دیں گے۔ (انشاء اللہ)

یہ اب تحریک بن چکی ہے۔ اب کوئی زبان تبرا نہیں کرے گی انشاء اللہ۔

اب کھلے بندوں بی بی عائشہؓ پر تبرا نہیں کیا جائے گا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کے خلاف گالیاں نہیں سنی جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

اب ملنگ گالیاں نہیں دے سکے گا۔ اب اس کی زبان کو لگام دی جائے گی۔ اس ملک میں صرف صحابہؓ اور اہل بیت کی عزت رہے گی۔ ہم دونوں کا جھنڈا بلند کریں گے اور کر رہے ہیں۔

جامعہ محمودیہ مولانا کی نشانی

جامعہ محمودیہ مولانا کا مرکز ہے یہ علمی مرکز ہے یہ قیامت تک رہے گا یہ اسی مدرسہ کی شاخ ہے جو آقا نے مدینے میں کھولا تھا حضور پاک ﷺ معلم تھے نصاب تعلیم قرآن تھا' مرکز مدینہ تھا' شاگرد صحابہ تھے تعلیم لا الہ الا اللہ تھی یہ مرکز رہیں گے۔

حق نواز بھی انہیں مدارس سے کامیاب ہوا۔ ان مدرسوں نے مفتی محمودؒ تیار کیے ان مدرسوں نے عطاء اللہ شاہؒ تیار کیے' ان مدرسوں نے حدیث میں مولانا انور شاہ کشمیریؒ تیار کیے۔ ان مدرسوں نے قاسم نانوتویؒ تیار کیے۔ ان مدرسوں نے اشرف علی تھانویؒ تیار کیے۔ ان مدرسوں نے مولانا الیاس دھلویؒ تیار کیے۔

آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ مولانا الیاس کی تبلیغی تحریک ایک سو پینسٹھ ملکوں میں پہنچ چکی ہے۔

مجھے رائیونڈ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ دس لاکھ کافر اس تبلیغ کی تحریک سے محمدؐ کا کلمہ۔ پڑھ کر مسلمان ہو چکے ہیں' چین مسلمان ہو رہا ہے جاپان مسلمان ہو رہا ہے۔

انگلینڈ میں پینسٹھ ہزار عیسائی محمدؐ کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو چکے ہیں۔ سات سو مساجد میں قرآن اور اذان کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ یہ سب شاخیں ہیں مرکز ہمارا مکہ اور مدینہ ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ مرکز میں تعزیے ہیں (نہیں) مرکز میں دھمال ہے؟ (نہیں) مرکز میں ماتم ہے؟ (نہیں) مرکز میں ملنگوں کو جانے کی اجازت ہے؟ (نہیں) مرکز میں گیارہویں ہے؟ (نہیں) مرکز میں میلے ہیں؟ (نہیں) مرکز میں قبروں کا طواف ہے؟ (نہیں) مرکز میں قبروں پر منت ہے؟ (نہیں) مرکز میں قبروں پر قبے ہیں؟ (نہیں) الحمد للہ مرکز ہمارے پاس ہے قرآن و حدیث ہمارے پاس ہے صحابہؓ و اہل بیتؓ کا عقیدہ بھی ہمارے پاس ہے۔

ساری قربانی بیان کرتا تو بڑا وقت چاہئے۔ سپاہ صحابہؓ جس جوش و خروش سے جس ولولہ سے، جس جذبہ سے، جس جذبہ عشق سے، جس محبت سے، جس الفت سے، جس عشق سے کام کر رہی ہے۔ آپ ان سے راضی ہیں؟ (راضی ہیں) مولانا ایثار قاسمی کو میں نے وقف کر دیا ہے۔

نوٹ : اس وقت مولانا ایثار القاسمی حضرت دین پوریؒ کی جماعت کے مرکزی مبلغ تھے۔ (مرتب)
میری پوری جماعت، اس کام میں مست ہے اور سپاہ صحابہؓ کی سرپرست ہے۔ انشاء اللہ

اقول قولی هذا و استغفر الله العظیم

جناب حکیم عبد الکریم صاحب مرید خاص حضرت لاہوریؒ کے تاثرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

میں نے خطبات دین پوری کو بڑے غور سے پڑھا کتاب کی خوبصورتی رنگ، ڈھنگ، وضع، قطع کا دوسری کتابوں سے ایک انوکھا انداز ہے جس کی مثال ملنی بہت مشکل ہے۔ مضمون کیا ہیں ایک موتی ریشمی دھاگے میں پروئے ہوئے ہیں۔ جو تقریر کے الفاظ ہیں، پر اثر، دل کو خوش کرتے ہیں الفاظ پر معنیٰ، مدلل ہیں، ایمان کو تازگی ملتی ہے، دل یہ چاہتا تھا کہ اس تقریر کو بار بار پڑھوں لفظوں کی ادائیگی کیا خوب ہے، کم علم والا انسان بھی بڑی آسانی سے پڑھ سکتا ہے ہر لفظ بلکہ عبارت کو غور سے پڑھنے، سے سرور بلکہ نشہ آجاتا ہے خدا کرے حضرت مولانا جمیل الرحمٰن اختر زید مجدھم کو دوسرے حصہ کے لکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ثواب دارین حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ اس نیکی کو قبول فرمائے آمین

منجانب طبیب احقر عبد الکریم باغبانپورہ لاہور
(المعروف حکیم بٹی والے)

از مولانا عبدالکریم ندیم

تعارف عالمی مجلس علماء اہلسنّت پاکستان

ملک میں فرقہ واریت و لسانی تعصب کے خاتمہ۔ لادینی عناصر کا قلع قمع۔ دشمنان توحید و رسالت۔ معاندین صحابہؓ و اہل بیتؓ کے تعاقب۔ منکرین کتاب و سنت کی بیخ کنی کرنے۔ ملت اسلامیہ پاکستان کے تحفظ اور نظام خلافت راشدہ کے قیام کے لئے علماء امت اور خطباء ملت کا ایک مشترکہ اجلاس 17 جنوری 1987ء بروز ہفتہ جامعہ دارالعلوم اسلامی مشن بہاول پور میں زیر صدارت حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ ہوا۔ اجلاس میں موجود علماء نے متفقہ طور پر یہ طے کیا کہ اس عالمی متفقہ مقبول سنی تنظیم کی قیادت اسلامی سکالر، محبوب مذاہبی رہنما حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ بنفس نفیس سنبھالیں۔ مولانا نے بار بار انکار فرمایا لیکن علماء اہلسنّت کے مسلسل اصرار پر آپ نے مجلس علماء اہلسنّت پاکستان کی قیادت سنبھال لی۔ مخلص رفقاء نے ملک بھر میں کانفرنسوں کا انعقاد کیا اور مجلس کی شاخیں قائم کیں۔ مجلس کے لئے سب سے بڑا سانحہ یہ ہوا کہ مجلس کے قیام کے تھوڑے ہی عرصہ بعد امیر مجلس حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ 18 ذوالحجہ 1407ھ بروز جمعۃ المبارک کو انتقال فرما گئے۔ قائد کی وفات سے مجلس یتیم ہو گئی مگر شیخ مرحوم کے رفقاء نے ہمت نہ ہاری اور حضرت دینپوری رحمۃ اللہ علیہ کے اس مشن اور صدقہ جاریہ کو لے کر آگے بڑھے۔ ارکان مجلس اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آج بھی مجلس ملک بھر میں اللہ کے فضل وکرم رحمۃ اللعالمین و اصحاب وازواج رسول کی محبت کے صدقے امیر مجلس رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں شیخ الحدیث دام اقبالہ کی باصلاحیت قیادت اور علامہ عبدالغفور حقانی کی نظامت اور رفقاء کی جدوجہد کی بدولت نظام خلافت راشدہ کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔ اللھم زدفزد۔

مختصر تعارف جامعہ حنفیہ قادریہ باغبانپورہ لاہور

محترم قارئین کرام اس کفر و الحاد کے دور میں حق کا علم بلند رکھنا اور دینی کام کرنا بہت ہی مشکل ہو چکا ہے خصوصاً مدارس عربیہ کو چلانا۔ یہ تو اللہ کا خصوصی فضل و کرم ہے کہ وہ ان اداروں کے ذریعہ سے ہر سال سیکڑوں حفاظ و قاری و عالم پیدا کرتا ہے۔ ورنہ اس دور میں دین کا نام لینے والے ہی ان اداروں کی مخالفت کرتے ہیں اور ان کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ لہذا اس دور میں قرآنی مکاتب اور مدراس کو چلانا بے دینی کے خلاف جہاد ہے۔ ان کی تعمیر و ترقی اور تعلیمی اخراجات کا خیال کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ انہی اداروں میں سے ایک جامعہ حنفیہ قادریہ ہے جس کی بنیاد 1957 میں رکھی گئی اور ادارہ کی ترقی کے لیے حضرت مولانا محمد اسحاق قادری نور اللہ مرقدہ نے بہت محنت و کاوش کی اور اس کی چار مزید شاخیں قائم کیں الحمد للہ حضرت کی رحلت کے بعد بھی ان میں کام جاری ہے۔ اس وقت جامعہ میں 300 مہمانان رسول ﷺ (طلباء طالبات) اور دس اساتذہ ایک باورچی تعلیمی کام میں مشغول ہیں ان کی ضروریات پر تقریباً ساڑھے تین لاکھ روپے سالانہ خرچ ہے علاوہ ازیں تعمیری کام بھی باقی ہے۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ آپ اس ادارہ کے ساتھ ہر قسم کا تعاون فرماویں تاکہ یہ ادارہ اسی طرح دینی خدمات انجام دیتا رہے اور آپ کے لئے صدقہ جاریہ بنا رہے۔

(جامعہ میں واردین و صادرین حضرات علماء و مشائخ عظام)

- شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ
- مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
- حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
- حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستیؒ
- حضرت مولانا محمد سرفراز صفدر مدظلہ العالی
- مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ
- مناظر اسلام فاتح ربوہ مولانا محمد حیاتؒ
- حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ
- حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ
- حضرت مولانا عبد الحمید سواتی مدظلہ العالی

- حضرت مولانا محمد اجمل خان مدظلہ العالی
- حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ
- حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدیؒ
- حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی مدظلہ
- مناظر اسلام مولانا محمد امین صاحب اوکاڑوی مدظلہ
- حضرت مولانا عبدالکریم ندیم مدظلہ
- حضرت مولانا عبد القدوس قارن مدظلہ
- حضرت مولانا مطیع اللہ رشیدیؒ
- حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب ایم این اے
- حضرت مولانا میاں اجمل قادری مدظلہ
- حضرت مولانا عبد القادر آزاد
- حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی مدظلہ
- مناظر اسلام مولانا محمد یوسف رحمانی مدظلہ
- حضرت مولانا عبید اللہ رشیدی مدظلہ
- حضرت مولانا مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
- حضرت مولانا رشید احمد پسروری مدظلہ
- حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب خلیفہ مجاز و صاحبزادہ حضرر لاہوریؒ
- حضرت مولانا حافظ حمید اللہ صاحب خلیفہ مجاز و صاحبزادہ حضرت لاہوریؒ
- حضرت مولانا عبد الکریم صاحب خلیفہ مجاز لاہوریؒ
- حضرت مولانا سید حامد میاںؒ خلیفہ مجاز حضرت مدنیؒ
- حضرت مولانا عبد العزیز صاحب' خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ
- حضرت مولانا مفتی بشیر احمد پسروری خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ
- حضرت مولانا محمد شعیب صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ
- حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ
- پیر طریقت میاں ذوالفقار احمد صاحب جھنگ خلیفہ مجاز پیر حافظ غلام حبیبؒ چکوال
- پیر طریقت، مولانا نعیم اللہ فاروقی صاحب خلیفہ مجاز پیر حافظ غلام حبیبؒ چکوال
- مولانا عبدالمنان خلیفہ مجاز حضرت رائے پوریؒ
- مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ، مولانا فضل الرحمٰن درخواستی
- مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی
- مولانا حبیب الرحمٰن درخواستی
- مولانا قاری عبد الحیٔ عابد
- مولانا ابو مظفر ظفر احمد قادری

الداعی قاری جمیل الرحمٰن اختر

ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ قادریہ

باغبانپورہ لاہور پاکستان

فون نمبر: 340678

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

خُطباتِ دِینپُوری

جلد سوم

خطیبُ العصر علامہ حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمہ اللہ
بانی مجلس علماء اہلسنت

ترتیب

قاری جمیل الرحمن اختر

فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان
ناظم اعلیٰ: جامعہ حنفیہ قادریہ، باغبانپورہ لاہور پاکستان

ناشر

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

نام کتاب : خطبات حضرت دین پوریؒ
جلد سوم

مصنف : حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ

ترتیب : قاری جمیل الرحمٰن اختر

طباعت : فوٹو آفسیٹ دہلی

تعداد : ایک ہزار

قیمت : ۹۰/= روپے

ناشر

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

انتساب

خطبات دین پوری جلد سوم کا انتساب اپنے بیٹے
عبید الرحمٰن معاویہ، محمد زبیر جمیل،
محمد خبیب جمیل، محمد عمیر جمیل

اور

بیٹی عطیفہ جمیل، لبابہ جمیل
کے نام کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دین اسلام کی
صحیح سمجھ عطا فرما کر اسلام کا سپاہی بنائے
تاکہ یہ قرآن و سنت کی صحیح طور پر خدمت کر کے
میرے لیے صدقہ جاریہ بن سکیں۔

جمیل الرحمٰن اختر
مرتب خطبات دین پوری

خطبات حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ کی اشاعت

حسب ارشاد

پیر طریقت مفسر قرآن عالم باعمل

حضرت مولانا

محمد اسحٰق قادری رحمتہ اللہ علیہ

فاضل دیو بند

فیض یافتہ امام الاولیا شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ

بانی ○ جامعہ حنفیہ قادریہ باغبانپورہ لاہور۔

پاکستان

فہرست مضامین

اخلاص نیت

عظمت قرآن

صحابہ و علماء کا عشق رسولؐ

شادی و نکاح

فاروقؓ و حسینؓ

موت اور حقوق والدین

فکر آخرت

آخرت کی کہانی' انسان کی زبانی

جہاد فی سبیل اللہ

کلمہ طیبہ

رائے گرامی ولی کامل حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب مدظلہ
خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ و حضرت مدنیؒ

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

امابعد دین اسلام کے علمی، دینی، اخلاقی، روحانی راہنما حضرات کے ناموں اور ان کی نسبت میں کچھ ایسی معنویت ہوتی ہے جس سے ان کی شخصیت کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے جیسا کہ مظاہر علوم سہارن پور کے سابق صدر مدرس استاذ العلماء مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری کو جب حضرت تھانوی نوراللہ قبرہم نے خلافت سے نوازا تو اپنی تحریر میں ایک عجیب نکتہ کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا۔ مولانا عبدالرحمٰن کامل پورے ہیں یعنی ضلع کاملپور کی نسبت سے جو کاملپوری کہلاتے تھے اس میں ایک معنوی اشارہ ہے کہ آپ دین اور علم و روحانیت میں پورے کامل ہیں۔ یہی تعبیر مشہور عالم دین، مبلغ اسلام، خطیب شہیر مولانا عبدالشکور دین پوری کے بارہ میں کی جاسکتی ہے کہ آپ دین میں پورے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی کمالات سے نوازا تھا خصوصاً" آپ کا خطاب عمومی اس قدر دلپذیر تھا کہ آپ بلاتکلف اور بلاتصنع ایسے جملے ارشاد فرماتے تھے جو علمی اور دینی لحاظ سے مزین ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر مجسع اور مقفا ہوتے تھے کہ سامعین کے لیے ہر جملہ ہدایت نامہ تھا ہزاروں کے مجمع میں اس مرد فقیر کی تقریر وہ جواہرات لٹاتی تھی جو عام مقررین حضرات کی تقاریر میں نہیں ملتے۔ آپ کی سادگی، عبادت و ریاضت، اتباع سلف کا مرقع تھی عشق محبوب دو عالم ﷺ سے آپ کا سینہ منور تھا افسوس ہے کہ عالم شباب ہی میں وہ واصل باللہ ہوگئے مگر ان کی تقاریر اور خطاب جب تک سنی جائینگی وہ زندہ جاوید رہیں گے۔

زندہ دراو مردرا آثار مرد نام گل باقیست چوں گردد گلاب

آج جبکہ "اذالصحف نشرت" کا سماں بندھا ہوا ہے۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ ان کے مواعظ اور تقاریر کو عمومی فائدے کے لیے شائع کیا جائے مقام مسرت ہے کہ دور حاضر کے امام الاولیاء حضرت لاہوریؒ کے مخلص فیضیافتہ مولانا محمد اسحاق نوراللہ مرقدہ کے خلف الصدق مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر نے اس اہم کام کا بیڑا اٹھایا اور خطبات دین پوری کے عنوان سے ان نایاب جواہرات کو شائع فرما رہے ہیں جزاہ اللہ خیرالجزاء احقر کی رائے میں ان خطبات کا مطالعہ تمام خطباء حضرات، ائمہ مساجد، بلکہ ہر مسلمان کے لیے مفید رہے گا۔

واللہ الموفق۔ قاضی محمد زاہد الحسینی حال ایبٹ آباد۔

23 ربیع المنور 1416، 21 اگست 1995ء

خطیب، خطبات دین پوری اور مرتب

عظیم اسلامی سکالر حضرت مولانا زاہد الراشدی

چیئرمین ورلڈ اسلامک فورم، لندن کی نظر میں

حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری اپنے دور کے معروف خطباء میں سے تھے، جنہوں نے ساری زندگی اسلامی تعلیمات کے فروغ اور لوگوں تک اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول ﷺ کا پیغام پہنچانے میں بسر کی۔ پاکستان کا کوئی خطہ ایسا نہیں ہو گا، جہاں ان کے قدم نہ پہنچے ہوں یا ان کی آواز اور پیغام نے لوگوں کے دلوں کو نہ گرمایا ہو۔ مولانا دین پوریؒ کے مزاج میں سادگی اور خطابت میں تنوع نے انہیں معاصرین میں ایک امتیازی پہچان سے بہرہ ور کر رکھا تھا۔ ان کے خطابات میں اصلاح و تلقین کا پہلو نمایاں ہوتا تھا اور قرآن و حدیث اور تاریخ اسلام کی معلومات کا وافر حصہ وہ اپنے سامعین تک منتقل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ ان کی تقریر میں پیغام بھی ہوتا تھا اور معلومات بھی۔ پھر مخصوص طرز تکلم اور درد دل کی آمیزش سے گفتگو میں جو نکھار آتا تھا، اس کی لذت کا صحیح ادراک سامنے بیٹھ کر سننے والے سامعین ہی کر سکتے ہیں۔

مجھے ان کے ساتھ متعدد اجتماعات میں شریک ہونے اور خطابات سننے کا موقع ملا۔ ذاتی تعلقات میں بھی انہوں نے ہمیشہ مشفقانہ اور برادرانہ محبت سے نوازا۔ میرے جیسے خوش عقیدہ شخص کے لیے "دین پوری" اور "درخواستی" خاندان کے ساتھ ان کی نسبت ہی کافی تھی مگر اس سے بڑھ کر متعدد دینی تحریکات میں رفاقت میسر آئی اور تعلقات کی بے تکلفی اور گرم جوشی کا حظ بھی اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ انکی دینی خدمات کو قبول فرمائیں۔ سیئات سے درگزر کریں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازیں۔ آمین یارب العالمین۔

مولانا عبدالشکور دین پوریؒ کی وفات حسرت آیات کے بعد برادرم مولانا قاری جمیل الرحمن اختر نے ان کے خطبات کو جمع کرنے اور افادۂ عام کے لیے شائع کرنے کا عزم

کیا جو مولانا دین پوری کے ساتھ سچی محبت و عقیدت کا مظہر ہے اور اس "سعی جمیل" کا ثمرہ "خطبات دین پوری" کے دو مجموعوں کی صورت میں سامنے ہے، جن میں توحید باری تعالیٰ، سیرت النبی، فضائل صحابہ اور دیگر اہم موضوعات پر خطبات جمع کیے گئے ہیں۔ "خطبات دین پوری" کے نام سے دینی معلومات کے اس گرانقدر ذخیرہ کی ترتیب و تدوین کے محرک ملک کے معروف خطیب مولانا عبدالکریم ندیم اور مرتب و جامع ہمارے عزیز دوست بھائی اور ساتھی مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر ہیں۔

مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر ہمارے مخدوم و محترم بزرگ حضرت مولانا محمد اسحاق قادری قدس سرہ العزیز کے فرزند و جانشین ہیں اور اپنے درویش صفت والد کی روایات و تعلیمات کو آگے بڑھانے میں مصروف ہیں۔ تعلیمی ذوق کے ساتھ ساتھ جماعتی و مسلکی معاملات میں پیش پیش رہتے ہیں اور تحریر و گفتگو کا بھی اچھا سلیقہ رکھتے ہیں۔ آج کے دور میں جب کہ ہم لوگ اپنے عظیم اسلاف و آباء کی علمی وراثت اور روایات و اخلاق سے بتدریج محروم ہوتے جا رہے ہیں۔ مولانا جمیل الرحمٰن اختر اور ان جیسے چند گنے چنے "صاحبزادگان" کو دیکھ کر کسی حد تک دل کو تسلی ہوتی ہے کہ شاید ابھی تقدیر نے ہمارے بارے میں مکمل مایوسی کا فیصلہ صادر نہیں کیا۔ یہ درست ہے کہ اس دور انحطاط میں اسلاف و اکابر کے علم و عمل کا معیار برقرار رکھنا بہت مشکل ہے۔ مگر جدوجہد اور اقدار و روایات کا دائرہ ہی کم از کم قائم رہ جائے تو بسا غنیمت ہے۔

بہر حال مولانا جمیل الرحمٰن اختر لائق تحسین ہیں کہ ان کی مساعی سے ملک کے ایک نامور خطیب کی خدمات تاریخ کے ریکارڈ میں محفوظ ہو گئی ہیں اور آج کے خطباء کو بھی راہنمائی اور استفادہ کا ایک اچھا ذخیرہ میسر آ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازیں۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

ابو عمار زاہد الراشدی
خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اللہ تعالٰی کا بے حد و بے انتہا شکر گزار ہوں جس نے خطیب العصر حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمتہ اللہ علیہ و سلم کی تقاریر کو کیسٹوں سے نقل کر کے انہی کے انداز میں تحریری صورت میں آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت مجھے عطا فرمائی۔ جلد اول اور جلد دوم کی مقبولیت کے پیش نظر تیسری جلد کے لیے بھی میں مصروف کار رہا۔ الحمدللہ کہ خطبات دین پوریؒ کی تیسری جلد بہترین کمپیوٹر کتاب اور حسین پرنٹنگ و جلد کے بعد آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ دو جلدوں کی اشاعت کے بعد دوست و احباب نے مزید تقاریر کو جمع کر کے ترتیب دینے کو کہا تھا۔ ان تقاریر کی کیسٹیں مجھے کافی محنت و جستجو کے بعد فراہم ہوئیں۔ ان کو ترتیب دے کر آپ کے لیے مزید مواد فراہم کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ ان موضوعات میں سے آپ کے لیے بہت سی نئی باتیں سامنے آئیں گے جن سے آپ مختلف منعقد ہونے والی تقریبات میں موجود سامعین کو بہرہ ور فرمادیں گے۔

بعض دوستوں نے کہا کہ ابھی اور موضوعات پر تقاریر جمع کریں۔ تو ایک بار پھر میں آپ حضرات کی خدمت میں عرض کرتا ہوں جو میں نے دونوں جلدوں کے شروع میں آپ حضرات سے التجا کی تھی کہ اگر کسی ساتھی دوست کے پاس حضرتؒ نے کوئی بیان کیا ہو اور وہ اِن چھپ جانے والے موضوعات سے الگ کوئی نیا موضوع ہو تو مجھے آپ اطلاع دیں تاکہ یہ سرمایہ تحریری

صورت میں محفوظ ہو سکے۔

نیز ان بے بہا قیمتی جواہر پاروں کی ترتیب میں تصحیح میں میرے ساتھ تعاون کرنے والے پروفیسر ظفر اللہ شفیق صاحب، مولانا عبدالکریم ندیم صاحب، حافظ ذکاء الرحمٰن صاحب کا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس تعاون کو قبول فرمائے۔ اس کے ساتھ ہی میں اس بات کی وضاحت ضروری خیال کرتا ہوں کہ ان خطبات کی اشاعت "انجمن خدام الاسلام" کر رہی ہے، لہٰذا ان کی اشاعت پر خرچ بھی اسی کا ہو رہا ہے۔ کوئی صاحب کسی کو اس کی اشاعت کے لیے کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ میری اطلاع کے مطابق بعض حضرات اس کو اپنا کارنامہ ظاہر کر کے چندہ اکٹھا کرتے ہیں، اس لیے ان حضرات سے آپ ہوشیار رہیں۔

اور میرے لیے خصوصی دعا فرمادیں کہ اللہ کریم اس خدمت کو قبول فرمادیں۔

فقط

جمیل الرحمٰن اختر

مرتب خطبات دین پوریؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

خطیب' خطبات اور مرتب

تحریر: خطیب اہلسنت حضرت مولانا عبدالکریم ندیم

قارئین گرامی! بحمد اللہ بعون اللہ بفضل اللہ بکرم اللہ خطبات دین پوری کی تیسری جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس تحریر میں راقم الحروف نہایت ہی اختصار سے تین تعارف قلم بند کرنا چاہتا ہے۔

خطیب' خطبات اور مرتب

خطیب

خطیب العصر' وحید الدھر' غواص بحر خطابت' عامل شریعت' صاحب طریقت' اہل حق کی زینت' سرچشمہ ہدایت' حامی سنت' ماحی بدعت' مجاہد ملت' ترجمان حنفیت' داعی مشہور' حب رسالت سے معمور' جواہر البحور' حضرت مولانا محمد عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ ساکن و مدفن دین پور کی شخصیت اہل علم و عرفان' مبلغین حدیث و قرآن میں محتاج تعارف نہیں۔ ان کی زندگی کا مختصر خاکہ جلد اول کے اوائل میں مختصر سوانح کے عنوان سے تحریر کر چکا ہوں۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۹۳۱ء میں خان پور شہر سے تین کلومیٹر مغربی جانب لب نہر واقع قصبہ دین پور شریف میں ہوئی۔ جو علم و عرفان کا مرکز' تحریک آزادی میں اہل حق کی توجہات کا محور' جسے آج سے تقریباً ایک صدی

قبل سراج السالکین قدوۃ العارفین امام الواصلین حضرت اقدس خلیفہ غلام محمد رحمتہ اللہ علیہ نے آباد کیا۔

اسی بستی سے امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی ؒ نے سفر افغانستان کا آغاز کیا تھا اور یہیں سے شیخ العرب والعجم مسند نشین شیخ الہند مدرس حدیث زیر سایہ گنبد خضریٰ، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ، امام الاولیاء قطب وقت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری ؒ اور حافظ الحدیث والقرآن، امام العلماء حجتہ اللہ علی الارض شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد عبد اللہ درخواستی رحمتہ اللہ علیہ نے اخذ فیض تصوف و معرفت کیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد بزرگوار شب زندہ دار ولی اللہ مولانا محمد عبد اللہ حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری رحمتہ اللہ علیہ کے دوہرے داماد، فقیہ وقت حضرت مولانا عبد القادر رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند دلبند تھے۔

تعلیم

ابتدائی تعلیم دین پور شریف میں ہی حاصل کی۔ قرآن کریم حضرت میاں جی خیر محمد مرحوم سے پڑھا۔ واضح رہے کہ میاں جی خیر محمد مرحوم جنید وقت مجسمہ زہد و عبادت مرشدی حضرت ثانی لاثانی مولانا عبد الہادی رحمتہ اللہ علیہ کے بھی استاد تھے۔

فارسی کی کچھ تعلیم دادا جان مولانا عبد القادر والد ماجد اور مولانا محمد عبد اللہ سے حاصل کی۔ اس دور میں سندھ کے علمی مراکز کوٹ سبزل (پنجاب) دادلغاری میرپور ماتھیلو، بائی جی شریف پنو عاقل، جامعہ قاسم العلوم گھوٹکی میں بالترتیب مولانا عبد الواحد مرحوم، مولانا عبد القادر مرحوم، مولانا عبد المجید مرحوم کے نام اساتذہ کرام میں شامل ہیں۔ بستی مولویاں ضلع رحیم یار خان کے مشہور محدث مولانا عبد الرحیم سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ امام انقلاب

مولانا عبید اللہ سندھی رحمتہ اللہ علیہ سے "گلستان" کا دوسرا باب پڑھا اور شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ سے "منیتہ المصلی" کا سبق تبرکاً پڑھا۔

۱۹۵۳ء میں دورہ حدیث شریف جامعہ قاسم العلوم گھوٹکی (سندھ) سے کیا اور اسی سال تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں سکھر جیل میں کئی ماہ گرفتار بھی رہے۔

۱۹۵۴ء میں حضرت درخواستی مرحوم سے دورہ تفسیر پڑھا اور جامعہ مخزن العلوم خان پور میں مدرس مقرر ہوئے۔ چار سال تک فرائض تدریس ادا کئے اسی سال حضرت درخواستی رحمتہ اللہ علیہ کے بھائی مولانا عبدالرحیم درخواستی کی صاحبزادی سے عقد بھی ہوا۔

۱۹۵۸ء میں مستقل میدان تبلیغ میں قدم رکھا۔

۱۹۶۳ء تا ۱۹۶۸ء تک گول چوک اوکاڑہ میں خطیب رہے۔ اس سے قبل مسجد اللہ والی سکھر میں بھی خطیب رہے۔

۱۹۶۵ء کی مشہور جنگ میں حصہ لیا۔

تین ٹرک سامان، بارہ سو نسخے قرآن کریم تقسیم کیے، مختلف مقامات پر چالیس تقریریں کیں۔

۱۹۶۵ء میں پہلی مرتبہ حج کعبتہ اللہ کی سعادت ملی۔ بیت اللہ میں چالیس اور مسجد نبوی شریف میں پچیس تقریریں کیں۔

۱۹۶۶ء میں تنظیم اہلسنت کے باقاعدہ مبلغ بنے نائب صدارت کے منصب پر بھی رہے۔

۱۹۷۰ء کے انتخابات میں جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے حصہ لیا۔

۱۹۷۳ء میں والد بزرگوار مولانا محمد عبداللہ مرحوم کا وصال ہوا۔

۱۹۷۴ء میں مجلس تحفظ حقوق اہلسنت قائم ہوئی۔

۱۹۸۵ء میں عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

۱۹۸۶ء میں دہلی انڈیا میں ہونے والے شیخ الہند سیمینار میں شرکت کی اور اسی سال جامعہ اسلامی مشن بہاولپور کے سربراہ بھی منتخب ہوئے۔

۱۹۸۷ء میں ہی بہاولپور ملک بھر کے علماء کا ایک اجلاس طلب کر کے عالمی مجلس علماء اہلسنّت کی بنیاد ڈالی اور خود ہی قیادت سنبھالی۔

اسی سال وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں علاج کے لیے داخل ہوئے واضح رہے کہ مسلسل دس سال سے شوگر کے مریض تھے۔ اسی سال آخری عید قربانی امیر عزیمت شہید ناموس صحابہؓ مولانا حق نواز رحمتہ اللہ علیہ کے جیل میں ہونے کی وجہ سے جھنگ میں جا کر پڑھائی۔

۱۹۸۷ء ۱۴۔ اگست' بتاریخ ۱۸۔ ذوالحجہ ۱۴۰۷ھ بروز جمعتہ المبارک بعد از نماز جمعہ داعی اجل کو لبیک کہہ کر پوری پوری رات جاگ کرامت مسلمہ کو کتاب و سنت کا وعظ سنا کر جگانے والے ابدی نیند سو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمتہ اللہ علیہ نے جنازہ کی امامت کی اور دین پور شریف کے تاریخی قبرستان میں اپنے مشائخ و اساتذہ کے ساتھ دفن ہوئے۔

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے
چہ خوش گفت بلبل بوقت سحور
کہ جنت بود جائے عبدالشکور

نہایت ہی اختصار سے سن وار' سوانح کے درج کے بعد امام اہلسنّت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمتہ اللہ علیہ کے چند اہم تاریخی واقعات جو عبرت آموز سبق آموز مشعل راہ اور نمونہ خلق کریم ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمتہ اللہ علیہ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ اکثر تقاریر میں جناب رحمتہ العالمین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی" کا وظیفہ بتاتے۔ اور فرماتے جس نے بھی اس وظیفہ پر عمل کیا ہے اسے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ میں نے ایک موقع پر عرض کی حضرت آپ یہ عمل اکثر بیان کرتے ہیں کیا آپ کو بھی شرف زیارت حاصل ہوا ہے۔ اس پر آپ نے آب دیدہ ہو کر فرمایا بس اس بات کو چھوڑو یہ راز کی بات ہے۔ ایسی باتیں نہیں بتائی جاتیں' پھر ارشاد فرمایا: کہ ایک مرتبہ مجھے مراد پیغمبر داماد حیدر' فاتح ایران و مصر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خواب میں زیارت ہوئی ہے۔

نوٹ: یہ ہمارے اکابر کی خوبی ہے اپنے اعمال صالحہ کو اخفاء میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضرت مرحوم کے اس جواب سے میں مطمئن ہو گیا کہ آپ کو ضرور بالضرور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔

زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

دو رکعت نماز نفل جمعرات کی شام' جمعہ کی رات کو اس طرح پڑھو کہ

سورۃ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں گیارہ دفعہ آیت الکرسی گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص، پھر قبلہ رو، باوضو، یکسو، باخوشبو، پیغمبر کی زیارت کی جستجو اور ایک سو دفعہ یہ درود شریف

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمُ

پڑھیں۔ بستر پاک ہو، سر شمال کی طرف، پاؤں جنوب کی طرف، چہرہ قبلہ کی طرف کر کے دعا کر کے سو جاؤ۔ پھر جمعہ کو پھر ہفتہ کو پھر اتوار کو پھر سوموار کی رات۔ مولانا لکھتے ہیں کہ آئندہ ہفتہ نہیں آئے گا کہ انشاء اللہ اپنے نبی کی زیارت ہو جائے گی۔

رسول اللہ ﷺ کا سلام اور تین سو رافضیوں کا قبول اسلام

بندہ کبھی کبھی حضرت کے گھر زیارت کے لیے جاتا اور کبھی جب آپ گھر سفر سے تشریف لاتے تو پیغام بھیج کر بلواتے ایک موقع پر فرمایا: کہ سندھ کے ایک بزرگ صوفی حاجی صاحب، نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ دیار رسول، مدینہ طیبہ میں محو خواب تھا۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وطن واپس جا کر میرے مولوی عبدالشکور دین پوری کی تقریر بھی کرانا اور اس کو سلام بھی کہنا۔

حاجی صاحب واپس آئے تو کراچی سے گھر جانے کی بجائے سیدھا خان پور آئے میں گھر تھا اس آدمی نے مجھے خواب سنایا اور کہا کہ آپ میرے ہاں تقریر کرنے چلیں۔ میں پروگرام کے مطابق وہاں پہنچا اس حاجی صاحب نے خیرات و دعوت کا بہت بڑا انتظام کیا ہوا تھا۔ پھر میری تقریر پر تاثیر ہوئی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ اس اجتماع میں اکثر رافضی تھے تقریباً تین سو رافضی رفض سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہوئے فرمایا:

اس میں میرا اپنا کوئی کمال نہ تھا۔ یہ رحمت اللعالمین ﷺ کے فرمان کی تاثیر تھی۔ مزید فرمایا کہ میں اس واقعہ کو عام نہیں بیان کرتا تمہیں اس لیے بتا رہا ہوں کہ تمہیں بھی اس میدان تبلیغ کی برکات معلوم ہوں۔

ایک وزیر کی ہدایت کا سامان

تحصیل جتوئی ضلع مظفر گڑھ کے ایک معروف عالم دین حضرت مولانا عبدالہادی نے حضرت دین پوری کا یہ واقعہ بیان کیا۔ کہ میں ایک دفعہ راولپنڈی گیا ہوا تھا کہ دن کو اعلان ہوا۔ بعد نماز عشاء تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں مولانا عبدالشکور دین پوری کا خطاب ہو گا۔ میں تقریر سننے کی نیت سے چلا گیا۔ حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ تشریف لا چکے تھے۔ ملاقات ہوئی۔ نماز عشاء کے فوراً بعد جلسہ شروع ہوا۔ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان مرحوم تشریف لائے' اور حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا' میں نے آپ کو آج ایک عنوان پر خطاب کے لیے بلایا ہے اور وہ عنوان صرف اور صرف فضائل و مناقب' ام المومنین' مادر امت' سیدہ طیبہ' طاہرہ' مخدومہ کائنات' اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہے۔

اس اجلاس کی صدارت میرے ایک دوست نے کرنی ہے جو وزیر ہے اور شیعوں سے متاثر ہے ام المومنین پر اعتراض کرتا ہے۔ شاید آپ کا یہ خطاب لاجواب اس کی ہدایت کا سبب بن جائے۔

حضرت دین پوری نے دعا کی درخواست کی اور اسٹیج پر چلے گئے۔ حضرت نے خطبہ مسنونہ کے بعد تقریباً نصف گھنٹہ تک فضائل عائشہ صدیقہؓ پر روایات تلاوت کیں اور مرویات عائشہؓ پڑھتے رہے۔ بعد میں فرمایا' حضرات سامعین جو تقریر سننی کرنی تھی وہ عربی میں کر دی ہے اب اس کا اردو زبان میں ترجمہ اور تشریح کرتا ہوں۔ رات کو اڑھائی گھنٹہ خطاب کیا پھر خطابت

دین پوری کی تھی رات سمٹتی گئی اور تقریر بڑھتی گئی۔

ایمان افروز' پرسوز بیان' عالی شان کے بعد اس وزیر کا ضمیر جاگا۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے ہچکی بندھی ہوئی تھی۔ روتے ہوئے کہتا تھا مولانا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے آپ نے میرے دل میں ماں کی قدر و منزلت اتار دی ہے۔ میرے شبہات دور ہو گئے اعتراضات کافور ہو گئے۔ آپ نے میرا ایمان بچایا ہے۔

نوٹ: یہ تھے میرے امام اہلسنت حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ۔ ہر تقریر میں سینکڑوں تائب ہوتے۔ ہزاروں آنسو بہتے۔ بیسیوں سنت رسول کے عامل ہوتے بلکہ ایمان سے کامل ہوتے۔

اچھے چہرے سے خیر کی امید ہے!

یہ واقعہ درجہ کرامت سے کم نہیں حضرت امام اہلسنت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمتہ اللہ علیہ نے سنایا اس لیے ان کی زبان سے تحریر کرتا ہوں۔

فرمایا: ایک جلسہ کے سلسلہ میں جھنگ گیا۔ ختم نبوت کانفرنس تھی میں نے مرزائیت کی تردید ختم نبوت کی تائید پر تقریر کی اور کہا کہ نبی حسین' مہ جبین' دلنشین' بہترین' بالیقین' نازنین' صادق و امین' میرے رحمتہ اللعالمین' سید الاولین و آخرین راحت العاشقین' مراد المشتاقین ہیں۔ دوسری طرف مرزا لعین' بے دین' بدترین' جہنم کا شوقین' جس کی موت لیٹرین۔ مرزا نبی نہیں غبی ہے ظلی نہیں شیخ چلی ہے۔ بروزی نہیں موذی ہے۔ یک چشم گل ہے۔ بدشکل ہے' بے عقل نہ اصل ہے' نہ نسل ہے۔ یہ وہ دور تھا جب قادیانیت کے خلاف بات کہنا جرم تھا۔ مقدمہ ہوگیا قبل از گرفتاری ضمانت کرائی۔ پیشی پر عدالت پہنچا تو میری پکار ہوئی۔ کمرۂ عدالت میں گیا سامنے ایک نوعمر جواں سال اور خوبرو جج کرسی پر براجمان تھے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا

نام؟ عبدالشکور۔ گھر کہاں ہے؟ دین پور۔ آپ کا کام؟ تبلیغ اسلام۔ پھر جج نے کہا کہ آپ نے جھنگ کی تقریر میں مرزا قادیانی کے متعلق یہ (مذکورہ) کلمات کہے ہیں؟ میں نے جج کے سوال کا جواب دینے سے پہلے کہا' جناب آپ کی بات بعد میں پہلے میرے محبوب نبی ﷺ کی بات۔ جج صاحب آپ کو دیکھ کر مجھے رحمتہ اللعالمینؐ کی ایک حدیث یاد آئی۔ آقائے نامدار کا ارشاد ہے اور مجھے یاد ہے' فرمایا:

اُطْلُبُوا الْخَیْرَ مِنْ حِسَانِ الْوُجُوْہ

اچھے چہرے سے خیر کی امید رکھو۔

میں اس پر حیران پریشان سرگرداں ہوں کہ میرے محبوب کا فرمان بھی غلط نہیں ہو سکتا۔ زمین آسمان کا نظام بدل سکتا ہے مگر مصطفےٰؐ کی زبان کا جملہ غلط نہیں ہو سکتا۔ آپ میں کیا خامی یا کمزوری ہے کہ اتنے اچھے حسین اور خوب صورت ہیں مگر کلمہ حق کہنے کی پاداش میں ایک عالم دین آپ کے سامنے عدالت کے کٹہرے میں مجرم کی حیثیت سے کھڑا ہے۔ یہ حدیث گرامی آپ پر صادق کیوں نہیں آتی۔ جج میری گفتگو کے بعد قلم منہ میں لگا کر دم بخود محو حیرت ہو گیا۔ پیشی دے دی۔ میں پھر اپنے پروگرام پر تقاریر کے سلسلہ میں چلا گیا۔ ایک ماہ بعد جب دوسری مرتبہ پیشی پر آیا۔ کمرہ عدالت میں داخل ہوا تو جج صاحب نے اٹھ کر سلام کیا۔ مجھے اپنے بیٹھک کے کمرہ میں لے گئے۔ عزت و ضیافت کی اور کہا' مولانا صاحب جب سے آپ نے حدیث رسول ﷺ سنائی ہے اس وقت سے آج تک میری رات کی نیند حرام ہو چکی ہے کہ میرے محبوب ﷺ تو میرے متعلق اتنا اچھا خیال فرماتے ہیں اور میں نے کتنے فیصلے شاید محبوب خدا ﷺ کی شریعت کے خلاف کیے ہوں گے۔ میں آپ کے سامنے اپنے رب سے معافی مانگتا ہوں۔ آپ اس کیس میں بری ہیں' جب کبھی اس علاقہ میں تشریف آوری ہو مجھے یاد فرمایا کریں' میں زیارت کے لیے حاضر

ہوا کروں گا۔ واقعی عالم عامل و کامل ہو تو ہر جملہ پر اثر ہوتا ہے۔

حق گوئی و بے باکی

سندھ کے ایک سفر میں بندہ حضرت کے ساتھ تھا۔ ضلع سکھر کا ایک قصبہ مرید شاخ جو پنجاب و سندھ کی سرحد پر واقع ہے۔ وہاں مولانا عبدالمجید کے مدرسہ کا جلسہ تھا ولی کامل حضرت مولانا امیر محمد صاحب نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کی صدارت تھی۔ بعد نماز ظہر حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ کا انقلاب آفرین دلنشین بیان ہوا۔ جو صحابہ کرام اور اہل بیت عظام ازواج مطہرات اور پیغمبر کی بنات کے فضائل و مناقب پر مشتمل تھا۔

پوری تقریر میں مجمع پر رقت طاری اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ تقریر کے اختتام پر حضرت نے فرمایا کہ اس مجمع میں کوئی ایسا ہے جو اپنے بد عقیدہ سے توبہ کرے اور جنت کا ٹکٹ حاصل کرے۔ ایک قد آور جوان' وحشت ناک چہرہ' بڑی بڑی موچھیں' اٹھ کر کھڑا ہوا۔ بھر مجمع میں رونے لگا اور کہا کہ میں آج تک اصحاب و ازواج رسول پر تبرا کرتا رہا ہوں آج معافی مانگتا ہوں میرا وعدہ ہے کہ اب مونچھیں صاف کرا کے رسول اللہ ﷺ کی سنت ڈاڑھی سے چہرہ کو مزین کروں گا۔ دعا ہوئی جلسہ بخیریت اختتام کو پہنچا۔ نماز عصر کے بعد بندہ نے حضرت مرحوم کی معیت میں سفر کا فیصلہ کر لیا کہ حضرت کو بھی گھر آنا تھا اور بندہ کو بھی۔ کرائے کے ڈاٹسن ڈالا کی فرنٹ سیٹ پر جگہ ملی۔ مرید شاخ سے چوک ماڑی جاتے ہوئے راستہ میں ایک بستی آئی جہاں گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا۔ جس وجہ سے کچھ دیر رکنا پڑا۔ قریب دکانیں تھیں۔ ان پر کالے علم لگے ہوئے تھے ڈرائیور نے بتایا کہ سندھ میں یہ قوم کوش بلوچ کے نام سے مشہور ہے اور اکثر تبرائی رافضی ہیں۔ بندہ مع شیخ گاڑی سے اتر کر کھڑے ہو گئے۔ حضرت دین پوری رحمت اللہ علیہ کے سر پر سبز رنگ کا

پھولدار خوبصورت رومال پگڑی نما باندھا ہوا تھا۔ بلا بٹن' کھلے گریبان کا تیسوں والا دین پوری کرتا زیب تن تھا۔ ہاتھ میں کلہاڑی تھی۔ ہمیں دیکھ کر ایک دکان سے چند آدمی باہر آئے اور ایک نے بلند آواز سے کہا۔ دم مست قلندر علی کا پہلا نمبر' مولا علی مدد' یا علی مشکل کشا علی' حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا او بلوچ ذرا سوچ کیا کہہ رہا ہے۔ علی کا پہلا نمبر نہیں پہلا نمبر تو اس کا جس نے نبی کریم ﷺ کو کندھے پر اٹھایا۔ غار میں پہنچایا۔ مشکل میں ساتھ نبھایا۔ نبی نے جسے اپنے مصلے پر کھڑا کیا۔ علی نے امام بنایا آج بھی محبوب نے روضہ میں اپنے پہلو میں سلایا۔ تو نے گندا عقیدہ کہاں سے بنایا۔ جو نہ قرآن نے بتایا نہ حدیث میں آیا۔ پہلا نمبر علی کا نہیں پہلا نمبر صدیق کا ہے۔ خدا نے' مصطفیٰ نے' مرتضیٰ نے' حسن مجتبیٰ نے' حسین شہید کربلا نے' جس کو پہلا نمبر دیا ہو اس کا انکار تو کون ہے کہ کر سکے۔

مشکل کشا نہ علی ہے نہ ولی ہے نہ نبی ہے۔ مشکل کشا وہی رب جلی ہے' جو ان سب کا مشکل کشا بھی ہے' حاجت روا بھی ہے اور خدا بھی ہے اس گفتگو کے وقت حضرت کا چہرہ پر وقار طبیعت میں قرار انداز تکلم میں گرج اور کڑک نہ خوف نہ دھڑک' اظہار جلال نہ حیران نہ ملال' گفتگو سن کر ہکا بکا رہ گیا۔ سندھی زبان میں کہا' ملا تو کیر آں' مولوی تو کون ہے؟ حضرت نے پھر ایک دفعہ گرج دار لہجہ میں کہا کہ تو مجھے نہیں جانتا میرا نام عبدالشکور دین پوری ہے۔ میرا تعلق اہل اللہ کی اس خانقاہ سے ہے جس کے اڑھائی لاکھ سے بھی زیادہ مرید ہیں۔ جہاں بڑے بڑے اہل اللہ منازل تصوف طے کرنے آتے ہیں۔ یہ سن کر اس بلوچ نے سر جھکا کر کہا' معاف کرو میں تمہارا بھی غلام ہوں اور تمہارے بڑوں کا بھی غلام ہوں۔ اس پر پھر حضرت نے فرمایا سر خدا کے آگے جھکا' غلامی محمد رسول اللہ' اصحاب رسول اللہ اہل اللہ کی کر' اس کے بعد وہ سہمے سہمے واپس چلا گیا ہم بھی اپنی منزل پر روانہ ہو گئے۔

تبلیغ میں اخلاص

حضرت دین پوریؒ نے ہمیشہ دعوت و تبلیغ صرف اللہ کی رضاء کے لیے کی ہے بلکہ لَاۤ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ کا مصداق رہے ہیں۔

اس عنوان پر بیسیوں واقعات میرے ذہن میں ہیں۔ صرف انہیں ہی تحریر کر دیا جائے تو پوری کتاب بن جائے رفیق امیر شریعت مولانا محمد لقمان علی پوری نے حضرت مرحوم کی وفات پر ایک جملہ کہا تھا جو اس عنوان کی عکاسی کرتا ہے فرمایا لوگو واعظ مقرر، مبلغ تو بہت آئیں گے۔ تقریریں بھی ہوں گی لیکن مولانا عبدالشکور دین پوری غریبوں کے حصہ کے عالم تھے۔ جو ہر غریب کی دعوت پر بلا طمع و لالچ پہنچتے تھے۔ غرباء کا ایک خاص طبقہ ایسا تھا جن کی دعوت پر حضرت جاتے نہ کھانا نہ پانی فقط اللہ کی مہربانی الٹا ان کو کچھ نہ کچھ نواز کر آتے۔ ایسے ہی ملک بھر کے مدارس اسلامیہ میں ایک طویل فہرست ان اداروں کی ہے جن کو حضرت اجتماعات میں لاکھوں روپے کا فنڈ کر دیتے اور بعض دفعہ ان کی ضرورت کو پیش نظر رکھ کر خود بھی دیتے اور کرایہ بھی نہ لیتے۔ ایفائے عہد کی مکمل کوشش کرتے۔ قرآن و سنت پر مبنی پُر مغز اور بامطالعہ تقریر کرتے اور ان اصولوں کی اپنے مبلغین کو بھی ہدایات فرماتے چنانچہ مجلس علماء و اہلسنت کے مرکزی دفتر میں انہیں ہدایات پر مشتمل ایک ضابطہ اخلاق برائے مبلغین تحریر فرما کر آویزاں کرایا تھا۔

ایک دفعہ فرمایا کہ ایک فقیر نے مجھے پانچ روپے دیئے میں نے صرف اس لیے قبول کر لیے کہ اس کا دل نہ ٹوٹ جائے وہ جب مجھے اپنے علاقہ سمہ سٹہ ضلع بہاولپور لے گیا تو بس اسٹاپ سے کئی کلومیٹر کا فاصلہ تھا۔ وہ سائیکل لے کر آیا اور کہا حضرت جی میں کمزور ہوں سائیکل بھی آپ خود چلائیں اور مجھے بھی اٹھائیں کچی سڑک، ریت اور کہیں دھول، منزل پر پہنچ کر وہ شخص

ایک روٹی اور اچار کی ایک ڈلی اور ایک گلاس لسی لایا کہ میرے پاس یہی کچھ ہے۔ فرمایا' بیماری کی وجہ سے اچار میں نے نہیں کھایا۔ لسی سے روٹی کھا کر رب ذوالجلال کا شکر ادا کیا۔ غوث پور تحصیل خان پور کے ایک جلسہ میں بندہ نے اپنی طالب العلمی کے زمانہ میں حضرت مرحوم کو سخت گرمیوں کے موسم میں دوپہر کے وقت پیاز' لہسن' دھنیا' سبز مرچ اور لسی سے بنی ہوئی چٹنی سے طلباء کی بچی ہوئی روٹی خوشی خوشی کھاتے خود دیکھا ہے۔ وفات سے چند روز قبل ایک واقعہ اسی قسم کا پیش آیا۔

حضرت ان دنوں شوگر کے مریض بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ احمد پور شرقیہ کے علاقہ بتھیجی کے ایک قصبہ میں مدرسہ کے جلسہ پر تشریف لے گئے۔ بیماری کی وجہ سے پک اپ سوزوکی کرایہ پر لی۔ ہسپتال سے جلسہ گاہ چلے گئے۔ حضرت کے خطاب سے پہلے مجلس کے مبلغ حافظ محمد نواز نے دوران تقریر مدرسہ کے چندہ کی اپیل کی۔ ادارہ کے مہتمم نے حضرت سے آکر کہا حضرت آپ کی جیب میں کچھ رقم ہو تو دستی دے دیں میں ابھی واپس کر دیتا ہوں حضرت کی جیب میں تین صد روپے تھے۔ ساری رقم مہتمم صاحب کو دے دی انہوں نے جا کر اعلان کرایا کہ یہ حضرت دین پوری کا چندہ ہے۔ حضرت خاموش رہے۔ تقریر کے بعد صاحب دعوت نے خدمت تو کیا کرنی تھی۔ دستی رقم بھی واپس نہ کی حضرت بہاولپور تشریف لائے۔ اپنے نعت خوان محمد اسحاق یا خادم غلام سرور سے رقم لے کر سوزوکی کا کرایہ دیا۔ حضرت کے وصال کے بعد مہتمم صاحب نے وہ رقم تین صد روپیہ حضرت کے گھر آکر دی کہ یہ قرضہ تھا اس لئے واپس کیا ہے۔

ایک کرسچن نرس کا قبول اسلام

مرض الوفات کے ایام میں ہسپتال میں یومیہ رات کو جب ڈاکٹر

عبدالرشید صاحب، جو آپ کے خصوصی معالج تھے، راؤنڈ پر آتے تو ان کے ساتھ ڈاکٹروں، نرسوں اور میڈیکل طلباء اور طالبات کی ایک کثیر تعداد ہوتی، تو حضرت اس وقت درس حدیث دیتے۔ حضرت اپنے بستر علالت پر بیٹھے ہوتے اور تمام عملہ کھڑا ہوتا۔ حضرت کا کمرہ اور گیلری بھر جاتی۔ رقت آمیز ولولہ انگیز نتیجہ خیز درس ہوتا۔ اس میں ایک عیسائی کرسچن نرس بھی آتی اور متاثر ہوتی رہی۔ ایک دن علیحدہ آئی اور کچھ سوالات کئے حضرت نے اس کو مطمئن کیا۔ حیات مسیح پر دلائل دیئے۔ فضائل عیسیٰ علیہ السلام بتائے۔ فرمایا بیٹی میں تیرا خیر خواہ ہوں۔ عیسیٰ نہ اللہ ہیں نہ ابن اللہ ہیں بلکہ روح اللہ ہیں، ان کی ماں پاک دامن ہے اللہ کی قدرت کے نشان ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی اماں مریم صدیقہ پر عیسائیوں نے الزام لگائے تو ہمارے قرآن نے اس کی صفائی دی پاک دامنی کی گواہی دی۔ ہمارے قرآن میں سیدہ مریم کے نام کی پوری سورت موجود ہے۔ حضرت عیسیٰ نے ہمارے آقا کی بشارت و زیارت کی اطلاع دی اگر عیسیٰ بن مریم کو راضی کرنا ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھو۔ اس وقت وہ نرس چلی گئی۔ دوسرے دن پاک صاف لباس پہن کر سر پر دوپٹہ رکھ کر آئی کہ مجھے مسلمان کریں کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کیا اور جنت کی وارث بنی۔

ایک اور نرس نے آپ کو انجکشن لگاتے ہوئے کہا، بابا جی آپ کون ہیں؟ کوئی چوہدری ہیں یا امیر ہیں اس لیے کہ سارا دن لوگوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ (اس وقت وہ نرس ننگے سر تھی) آپ نے فرمایا بیٹی میں نہ امیر نہ کبیر، نہ مشیر نہ وزیر، ایک باضمیر فقیر ہوں دین کی دعوت دیتا ہوں بے نمازی سے کہتا ہوں، نماز پڑھو، روزہ رکھو، دولت مند ہو حج کرو زکوٰۃ دو، بے پردہ کو کہتا ہوں پردہ کرو غیرت کی نشانی ہے۔ اور اگر کوئی ننگے سر بچی ہو تو (اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اسے کہتا ہوں بیٹی سر پر دوپٹہ رکھ لو بس میرا یہی کام ہے۔ اس

قدر اثر ہوا کہ فوراً اس عورت نے سر پر دوپٹہ رکھا۔ آنسو بہاتی باہر نکلی اور سہیلیوں سے کہا' اس کمرہ میں ننگے سر نہ جانا کوئی اللہ والا رہتا ہے۔ اس کی زبان میں بڑا اثر ہے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

حاضر جوابی

برجستہ جواب' برموقع گفتگو' برمحل کلام یہ ایک خداداد صلاحیت اور عطیہ خداوندی ہے۔ رب ذوالجلال نے حضرت میں یہ جوہر بھی درجہ کمال تک رکھا تھا۔ اس عنوان کے بھی کئی واقعات ذہن میں گردش کر رہے ہیں۔ بعض دفعہ جلسہ میں بلامبالغہ پچاس پچاس سوالات لکھے آتے' تقریر مکمل کرنے کے بعد فی الفور بالفور تسلی بخش جواب دیتے۔ ایک دفعہ دوران سفر ٹرین میں ایک نو عمر جدید تعلیم و تہذیب کا دلدادہ سامنے آ بیٹھا اس کا خیال تھا کہ سادہ صوفی منش مولوی ہے۔ ان کا استہزا کیا جائے پہلے علماء اور ڈاڑھی پر تنقید کرتا رہا پھر حضرت سے مخاطب ہو کر کہا۔ مولوی صاحب آپ کا علاقہ؟ فرمایا رحیم یار خان۔ کہاں جا رہے ہیں؟ فرمایا ملتان۔ برداری؟ بلوچ خاندان' آپ کون ہیں؟ فرمایا مسلمان۔ کیا کرتے ہیں؟ تبلیغ قرآن۔ حیران و پریشان ہو کر کہنے لگا آپ وہابی تو نہیں؟ فرمایا تیرے دماغ کی خرابی تو نہیں۔ وہ اپنا سامنہ لے کر بیٹھ گیا پھر کوئی بات نہ کی۔

بہاولپور جامع مسجد الصادق میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں مختلف علماء تشریف لائے ہوئے تھے حضرت کے خطاب کا اعلان ہوا تو حسب عادت اٹھتے ہوئے بلند آواز سے فرمایا' (اللہ اللہ۔ بخش اپنے بندے کو) ایک صاحب نے برجستہ مزاح کے انداز میں کہا (مشکل ہے) حضرت نے اس کی طرف دیکھ کر

فرمایا کہ اگر تو خدا ہوتا تو مشکل تھا۔ میں نے اسے کہا ہے جو رحیم بھی ہے کریم بھی ہے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے ایک موقع پر بتایا کہ حضرت دین پوری اور میں ایوبی دور مارشل لاء میں ایک کیس کی زد میں آئے مقدمہ ہوگیا۔ جب عدالت میں پیشی ہوئی تو ہمارے مخالف فریق رافضی اور اہل بدعت کافی تعداد میں باہر خوش کھڑے تھے کہ آج دیوبندی مولویوں کو فوجی حکومت سے سزا ہوگی۔ ہمارے اپنے احباب بھی خلوص بھری دعائیں دینے والے امید و یاس کے عالم میں موجود تھے۔ ہماری پکار ہوئی ہم دونوں اندر آ گئے فوجی جج نے کہا' مولانا صاحبان آپ نے یہ بات کہی ہے یا نہیں' مجھے دلائل کی ضرورت نہیں جواب ہاں یا نہ میں دو۔ حضرت دین پوری نے اپنی قلندرانہ اداؤں اور سکندرانہ جلال سے برجستہ کہا۔ جناب' نہ وکیل نہ دلیل' بس اللہ کفیل اسی سے رحم کی اپیل۔

اس جملہ سے جج پر عجیب اثر ہوا لبوں پر تبسم کرتے ہوئے کہا جائیے باعزت بری کرتا ہوں۔ اپنے احباب کو رہائی کی اطلاع ملی تو خوش ہوئے۔ اغیار کا منہ سیاہ ہوگیا۔

ایک عیسائی نوجوان کا قبول اسلام

خطبات دین پوری کے مرتب مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر نے بتایا کہ حضرت ایک مرتبہ جامع مسجد امن اہلسنت والجماعت جامعہ حنفیہ قادریہ باغبانپورہ میں سیرت فاروق اعظمؓ پر تقریر کر رہے تھے۔ مجمع پر سناٹا چھایا ہوا تھا۔ حضرت دین پوری مرحوم جوں ہی خطاب سے فارغ ہوئے تو ایک شخص روتا ہوا مسجد میں داخل ہوا اور کہا مولانا صاحب میں کرسچن عیسائی ہوں۔ آپ کی تقریر دلپذیر کی کشش مجھ راہ گیر کو کھینچ لائی ہے۔ آپ نے اپنے نبی محمد ﷺ کے ایک غلام کے حالات بیان کیے۔ میں سوچتا ہوں جب غلام ایسا ہوگا

تو آقا کیسا ہو گا۔ اس لیے مجھے اس آقا کا غلام بنائیں جس کی نظر فیض نے فاروق جیسے فاتح اور عادل پیدا کیے۔ اس کے بعد حضرت نے اسے مسلمان کیا۔

بڑوں کا احترام، کم عمروں پر انعام

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو بڑوں کی عزت نہ کرے، کمسنوں پر شفقت نہ کرے، علماء کا احترام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ صرف عالم ہی نہیں بلکہ عالم باعمل اور کامل و مکمل تھے۔ کسی بھی علاقہ میں تشریف لے جاتے وہاں کسی بزرگ کے مزار کا پتہ چلتا تو فاتحہ کے لیے حاضری دیتے۔ اگر کسی زندہ بزرگ کے علاقہ میں جاتے تو ضرور وقت نکال کر ان کی زیارت کرتے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ آپ تمام اکابر اہل حق کی نظر میں یکساں مقبول تھے۔

حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو خطیب العصر لکھا۔

حضرت شیخ القرآن مرحوم "میرا دین پوری" کہہ کر کھڑے ہو جاتے۔ اکثر علماء اور مشائخ آپ کا بیان سنتے تو ان پر رقت طاری ہو جاتی۔ حضرت تونسوی دام اقبالہ سے ایک مسئلہ پر اختلاف ہوا مگر احترام میں فرق نہ آیا۔ اکثر خطاب میں انکا ذکر باادب کرتے اور فرماتے، وہ میرے استاد ہیں۔ اکابر کے اختلاف کو امت کے لیے رحمت کا درجہ دیتے۔ اس میں خود نہ الجھتے۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ آپ سیاسی طور پر مفتی گروپ یا ہزاروی گروپ سے ہیں۔ برجستہ فرمایا، نہ مفتی گروپ نہ ہزاروی گروپ میں بالکل چپ۔ اکابر کے تذکرہ پر جلد اول و ثانی مستقل تقاریر موجود ہیں۔

غور فرمائیں تو آج حسد و عناد، بغض و فساد کا دور ہے۔ کوئی شخص کسی دوسرے کو ابھرتا، چمکتا، میدان میں نکلتا دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتا مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت دین پوری مرحوم کو یہ خوبی ودیعت کی تھی کہ ہمیشہ کم عمر کے

دینی جذبہ کی قدر کرتے' اس کی خدمات کو سراہتے اور خلوص قلب سے دعا دیتے۔

امیر عزیمت مولانا حق نواز شہید عمر و علم میں حضرت دین پوری مرحوم کے لیے بچوں کی صف کے تھے مگر ہمیشہ ان کا تذکرہ کیا۔ مولانا شہید جب وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں ملنے آئے تو بڑی بے تابی سے اپنی بیماری کا احساس کیے بغیر "میرا جرنیل مجاہد آیا" کہہ کر کھڑے ہوگئے۔ مولانا شہید کی پیشانی چومی' دعائیں دیں۔ زندگی کی آخری عید احرار پارک جھنگ میں مولانا مرحوم کے دور اسیری میں شدید علالت کے باوجود جا کر پڑھائی۔

مولانا عبدالغفور حقانی کے متعلق فرماتے کہ خوش الحان قاری قرآن خطیب ہے۔

مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کو ایک مرتبہ داد تحسین دیتے ہوئے فرمایا' ضیاء الرحمٰن' مورخ زمان' نوجوان' قدردان' مہربان' ذیشان ہے۔ مولانا ایثار القاسمی شہید کو خود بلا کر مجلس علماء اہلسنت میں شامل کیا اور مختلف علاقہ کے دوروں پر ساتھ رکھا اور تعارف کرایا۔ ایک مرتبہ آپ پر بہاولپور میں زبان بندی تھی۔ اسلامی مشن کے طلباء نے شہدائے اسلام کے عنوان پر جلسہ رکھا تو حضرت نے راقم الحروف کو حاضری کا حکم دیا اور میرے لیے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض خود ادا کر کے اعزاز بخشا اور فرمایا اب خطیب آرہا ہے' ادیب آرہا ہے' عجیب آرہا ہے' لبیب آرہا ہے' گلشن رسالت کا عندلیب آرہا ہے' خوش نصیب آرہا ہے' آپ کے قریب آرہا ہے۔

امیر العلماء شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی کے متعلق ایک دفعہ خوشی کے عالم میں فرط محبت سے آبدیدہ ہو کر فرمایا' یہ کل بچہ تھا' ہمارے ہاتھوں میں کھیلتا تھا آج بزرگوں کی دعا اور اللہ کی عطا سے شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر ہیں' محدث بھی ہیں' مفسر بھی ہیں' معلم بھی ہیں اور مبلغ بھی۔

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

دوران علالت سب سے زیادہ آپ کی خدمت کا اعزاز آپ کے داماد قابل و ماہر صاحب تدریس حضرت مولانا محمد عمر دین پوری استاذ الحدیث جامعہ بنوریہ کراچی جو آپ کے داماد ہیں۔ صاحبزادہ جناب عبد الجلیل صاحب' حضرت کے بڑے صاحبزادے' غلام سرور خادم اسلامی مشن بہاولپور' حضرت مولانا محمد یوسف مرحوم' آپ کے بھتیجے کو حاصل ہوا۔ آپ اکثر ان سب کو نام لے کر دعائیں دیتے۔ جلسہ کے اختتام پر اکثر لوگ اپنے بچے لاتے' دعائیں کراتے' شفقت کا ہاتھ پھرواتے' آپ ان بچوں سے پیار کرتے' محبت سے بات بھی کرتے اور دعائیں بھی دیتے۔ اس عنوان کو تفصیل سے انشاء اللہ حضرت مرحوم کی تفصیلی سوانح عمری میں درج کروں گا۔

مضمون کی طوالت کے ڈر سے ختم کرتا ہوں۔ چند نمونے پیش کیے ہیں کہ یہ تھے اسلاف کی نشانی' اللہ کی مہربانی' فضل یزدانی' خطیب لاثانی' عالم حقانی' جواہر البحور' مولانا عبد الشکور دین پوری رحمتہ اللہ علیہ۔

خطبات دین پوری رحمتہ اللہ علیہ قارئین کرام! آپ کے ہاتھوں میں خطبات دین پوری کی تیسری جلد ہے۔ اس سے قبل دو جلدیں طبع ہو کر منظر عام پر آ چکی ہیں۔ کلام کی عظمت متکلم کی عظمت کا شاہکار ہوتی ہے۔ مثل مشہور ہے "کلام الملوک ملوک الکلام" بادشاہ کا کلام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے۔

خطبات: حضرت دین پوری مرحوم کی تقاریر ہیں' تحریریں نہیں۔ تقریر و تحریر کا فرق واضح ہے۔ تقریر جسے متکلم بولے' تحریر جسے لکھا جائے۔ آسمانی کتب میں قرآن کریم کو بھی جملہ کتب سے اس لیے فضیلت حاصل ہے کہ یہ رب ذوالجلال جل مجدہ کا کلام ہے۔ قرآن کریم کا انداز اسلوب بھی خطیبانہ ہے۔ جیسے خطیب حسب ضرورت کسی بات کو بار بار نقل کرتا ہے۔ وہ تکرار

نہیں بلکہ ضرورت تقریر ہوتی ہے۔ ایسے ہی اللہ تعالٰی نے کئی واقعات حسب ضرورت بار بار بیان فرمائے ہیں۔ وہ تکرار نہیں بلکہ تقریر خداوندی ہے۔

حضرت دین پوری مرحوم چونکہ ایک باعمل عالم تھے۔ متقی و صاحب کمال تھے' اس لیے ان کی تقاریر بھی ان کے علم و عمل کی آئینہ دار ہیں۔

خطبات دین پوری قرآن و حدیث کا خزینہ' علم و عمل کا گنجینہ' اکابر اہل حق کا نگینہ' طالبین راہ ھدیٰ کے لیے ھدایت کا سفینہ' انداز خطابت کا بہترین قرینہ' خلاصہ سخن شاہ مدینہ ہے۔ جلد اول دس خطبات پر مشتمل ہے توحید رب العالمین' سیرت النبی' فضائل صدیقؓ فضائل فاروقؓ' فضائل عثمانؓ' فضائل علیؓ' سیرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سیرۃ سیدنا حسینؓ' علم و عمل' اکابر علماء دیوبند۔ اس کے علاوہ اس جلد کے شروع میں حضرت دین پوری مرحوم کی مختصر مگر جامع سوانح' مختلف مقامات پر اقوال زریں' حضرت دین پوری کا انداز تحریر درج ہے۔ اس کے علاوہ شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمتہ اللہ علیہ' مولانا محمد اجمل خان' مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی' حضرت شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی و دیگر اکابر کے تاثرات تحریر ہیں۔ اس جلد کی پہلی اشاعت میں فہرست رہ گئی تھی' جسے دوسری اشاعت میں تحریر کر دیا گیا ہے۔

نیز محب رسول ملک الخطاط سید نفیس شاہ صاحب کا نعتیہ کلام بھی اس میں موجود ہے۔ اس کی مانگ کا عالم یہ ہے کہ اب تیسرا ایڈیشن ختم ہونے کو ہے۔ دوسرے ایڈیشن میں اغلاط کی بھی تصحیح کر دی گئی ہے۔ دوسری جلد بھی دس خطبات پر مشتمل ہے:

توحید و بچے حضورؐ کی نظر میں' ولادت مصطفیٰؐ' آنحضرتؐ بحیثیت مبلغ' رحمت اللعالمین ﷺ کی عملی زندگی' معراج النبیؐ' فضائل خلفاء راشدین' شب برات' روزہ کیا ہے؟ عظمت مسجد' فضائل قربانی۔

ان خطبات میں آخری تقریر "فضائل قربانی" مولانا مرحوم کی زندگی کی آخری تقریر ہے جو انہوں نے مولانا حق نواز شہید کی اسیری کے عالم میں احرار پارک جھنگ میں عید قربان کے موقع پر فرمائی۔ اس تقریر کو خطبات سے جدا "سپاہ صحابہ ابابیلوں کی جماعت" کے عنوان پر شائع کر دیا گیا ہے۔

جلد ثانی کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ صرف چھ ماہ میں دوسری اشاعت کرنی پڑی۔ اس جلد میں تفصیلی فہرست مضامین کے ساتھ سرخیوں کا بھی اضافہ ہے جو کتاب کے حسن و جمال میں سونے پر سہاگے کا کام ہے۔

خطبات کی تیسری جلد اپنی تمام محاسن و کمالات سے مرصع مسجع اور مزین ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں درج ذیل عنوان پر خطبات تحریر ہیں:

(۱) اخلاصِ نیت (۲) عظمتِ قرآن (۳) شادی (۴) صحابہ کرامؓ اور عشق رسولؐ (۵) فاروقؓ و حسینؓ (۶) موت اور حقوق والدین (۷) فکر آخرت (۸) آخرت کی کہانی (۹) جہاد (۱۰) کلمہ طیبہ۔

یہ خطبات صرف خطیبوں کی ضرورت ہی نہیں، بلکہ ایسا علمی ذخیرہ ہے جس سے علماء، صلحاء، زعماء، شرفاء، عقلاء، وکلاء الغرض مرد و زن، سب کو یکساں فائدہ ہو گا۔ اگر یہ کتاب عوام الناس کے پاس ہو تو یومیہ باقاعدہ تعلیم کی جائے تو مفید عام ہو گی۔

ہر صفحہ پر عنوان درج کرنے اور تقریر کے مقام کا بھی اضافہ ہے۔ خطبات پر کسی قسم کا تبصرہ کئے بغیر پاکستان کے مذہبی علمی جرائد میں شائع ہونے والے تاثرات نقل کیے جاتے ہیں تاکہ کتاب کا تقدس اور اس کی عظمت واضح ہو۔

ماہنامہ "الاشرف" کے مدیر خطبات دین پوری کی جلد اول پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"دین پور شریف اولیاء کی بستی ہے۔ بڑی نامور ہستیاں یہاں پیدا ہوئیں لیکن اللہ کی شان ہے کہ آج بھی جہاں کہیں "مولانا دین پوری" کہا جاتا ہے تو ذہن فوراً خطیب العصر حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری نور اللہ مرقدہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ یوں تو آپ گوناگوں کمالات و اوصاف کا مرقع تھے مگر آپ کو شہرت دوام خطابت کے منفرد انداز اور اسلوب کی وجہ سے حاصل ہوئی۔ آپ کو سینکڑوں احادیث ازبر تھیں اور آپ حسب موقع ان سے استشہاد کیا کرتے تھے۔ موضوع سے متعلق قرآنی آیات نوک زبان پر رہتی تھیں۔ سرور عالم ﷺ کی سیرت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان افروز واقعات ان کی زبان و بیان کا محور ہوتے تھے۔ مقفع' مسجع الفاظ کا استعمال ان کی تقریر کی ایک ایسی خصوصیت تھی جو بس انہی تک محدود تھی۔ ان کے اندازِ بیان کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں:

"ہماری تقریر جو بھی ہوگی اللہ کا قرآن ہوگا' کملی والے کا فرمان ہوگا۔ جو نہ مانے وہ بے چارہ نادان ہوگا' جو مان لے' انشاء اللہ پکا مسلمان ہوگا"۔

"علی الاعلان سنو! بر سر میدان سنو او دنیا کے مسلمان سنو' سنو تو قرآن سنو۔ مصطفیٰ ﷺ کا فرمان سنو"۔

"میں پاک پتن بھی گیا۔ پاک پتن' میری قمیض بغیر بٹن' کچھ قوال بیٹھے تھے۔ اللہ کی قسم باوضو کھڑا ہوں' قبلہ رو کھڑا ہوں' روبرو کھڑا ہوں' ہوبہو کھڑا ہوں۔ میں نے دیکھا ادھر قوال نہ ڈاڑھی نہ مونچھ' کچھ نہ پوچھ' گول گول شلغم' سنت سے بے غم اور بجاتے تھے یکدم' خواجہ نہ دیں گے بابا نہ دیں گے"۔

استاد محترم پیر طریقت حضرت مولانا محمد اسحاق قادری نور اللہ مرقدہ کے جانشین قاری جمیل الرحمٰن اختر قادری زید مجدہ نے حضرت دین پوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی دس تقاریر جلد اول میں جمع فرما دی ہیں۔ جلد ثانی بھی بہت جلد شائع ہوگی اور اس میں بھی دس تقاریر ہوں گی۔

جلد اول میں جو خطبات ہیں' وہ توحید و سیرت' علم و عمل کے فضائل' خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم حضرت حسین رضی اللہ عنہ ' ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب اور علماء دیوبند رحمہ اللہ تعالیٰ کے علمی عملی کمالات کے بیان پر مشتمل ہیں۔

اس قدر مفید کتاب میں اگر ذیلی عنوانات کا اضافہ کرلیا جاتا تو کتاب کی افادیت مزید بڑھ سکتی تھی۔ امید ہے کہ اگلے ایڈیشن میں ہماری ان معروضات کو بھی سامنے رکھا جائے گا۔

خبرنامہ "سنی اتحاد" کے چیف ایڈیٹر اپنے ماہنامہ میں جلد اول پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وطن عزیز پاکستان کے مشہور و معروف خطیب مولانا عبدالشکور دین پوریؒ سے کون واقف نہیں؟ وہ جب بولتے تو سب کچھ کھولتے' ان کے ہاں لگی لپٹی رکھنے کی بجائے' بات کہہ دینا جہاد تھا۔ وہ کاسہ لیسی نہیں کرتے تھے' بلکہ دو ٹوک' صاف اور بے لاگ بات کرنے کے عادی تھے۔ ان کی تقریر دلپذیر ہوتی تھی۔ سامعین کو الفاظ کے سمندر میں غوطے دیتے' خود بھی الفاظ کے بحر عمیق میں گم ہو جاتے اور سننے والوں کو بھی خوب سیراب کرتے تھے۔ ان کے الفاظ فضا میں اڑ چکے تھے' ان کی ادائیں ذہنوں سے اترتی چلی جا رہی تھیں مگر قاری جمیل الرحمان اختر صاحب نے فضاء کے گوشے گوشے سے ان

قیمتی اور مایہ افتخار سریلی آوازوں کو تلاش کیا اور انہیں ایک کتاب کی شکل دے دی، جس میں دین پوری" کے خطبات درج ہیں۔ خطبات دین پوری" کی پہلی جلد زیور طباعت سے آراستہ ہو کر آئی ہے، جس میں مختلف مقامات پر دیئے جانے والے ۱۰ خطبات کا اندراج ہے۔ کتاب انتہائی مفید ہے۔ خطباء کے لیے ایک نادر علمی تحفہ ہے، کاغذ سفید ہے اور جلد ڈائی دار ہے"۔

ماہنامہ "انوار مدینہ" میں خطبات دین پوری" جلد اول و دوم پر تبصرہ نگار مولانا نعیم احمد صاحب لکھتے ہیں:

"تبلیغ اسلام کے ذرائع میں سے ایک موثر ذریعہ خطابت ہے۔ تاریخ اسلام کے ہر دور میں بڑے بڑے خطباء امت گزرے ہیں، جنہوں نے خطابت کے ذریعہ سے زندوں میں جوش اور مردہ دلوں میں نئی روح پھونکی ہے۔ اس اخیر دور میں علماء اہل سنت میں سے چند مشہور خطیب گزرے ہیں، جن میں امام انقلاب مولانا ابوالکلام آزاد، سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی، حکیم الاسلام قاری محمد طیب، امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا احتشام الحق تھانوی رحمہم اللہ شامل ہیں۔ اسی سلسلۃ الذہب کی ایک سنہری کڑی مولانا عبدالشکور دین پوری رحمہ اللہ ہیں"۔

راقم الحروف کو آپ کے بہت سے خطبات سننے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ آپ کی تقریر میں دریا کی سی روانی اور موجوں کا سا جوش و خروش ہوتا تھا۔ آپ رلاتے بھی تھی، ہنساتے بھی تھے، الفاظ کی بندش اور قافیہ جوڑنے میں آپ کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔ آپ کی تقریر سے ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے الفاظ و قوافی دست بستہ کھڑے کہہ رہے ہوں کہ ہم آپ کے لیے ہیں۔ آپ

ہمیں جیسے چاہیں استعمال کریں۔ مولانا مرحوم دین کا درد رکھنے والے، متواضع اور منکسر المزاج، انسان تھے۔ وفات کے بعد پردۂ خفا میں چلے گئے تھے۔ کہیں ان کا نام بھی سننے کو نہیں آتا تھا۔ اللہ بھلا کرے مولانا جمیل الرحمٰن صاحب کا۔ انہوں نے مولانا کے خطبات شائع کر کے مولانا کا نام زندہ کر دیا ہے۔ ان خطبات کو پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے مولانا سامنے کھڑے بول رہے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے خطبات دین پوری کی دو جلدیں ہیں اور دونوں میں دس دس خطبات ہیں۔ پہلی جلد کے دس خطبات درج ذیل ہیں:

(۱) توحید باری تعالیٰ (۲) سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۳) فضائل و مناقب سیدنا ابوبکرؓ (۴) فضائل و مناقب حضرت عمر فاروقؓ (۵) فضائل و مناقب حضرت عثمان غنیؓ (۶) فضائل و مناقب حضرت علیؓ (۷) فضائل و مناقب حضرت ابوبکرؓ (۸) فضائل و مناقب حضرت عائشہؓ (۹) فضائل علم و عمل (۱۰) مناقب حضرات علماء دیوبند۔

دوسری جلد کے دس خطبات یہ ہیں:

(۱) توحید باری تعالیٰ اور حقوق ولدین (۲) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت (۳) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مبلغ (۴) حضور انور ﷺ کی عملی زندگی اور اہل سنت (۵) حضور ﷺ کی معراج (۶) فضائل خلفاء راشدینؓ (۷) فضائل شب برات اور احترام والدین (۸) روزہ کیا ہے؟ (۹) عظمت مسجد (۱۰) فضائل قربانی۔

پہلی جلد کے شروع میں مولانا دین پوریؒ کی مختصر سوانح بھی درج کر دی گئی ہے۔ مولانا کے یہ خطبات عوام، آئمہ، خطباء اور طلباء کے لیے یکساں مفید ہیں۔ عمدہ کتابت و طباعت اور خوبصورت جلد سے مزین یہ دونوں جلدیں مناسب نرخ پر مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

ماہنامہ "الشریعہ" گوجرانوالہ میں بھی تقریباً انہی خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔

ماہنامہ "الخیر" ملتان میں تبصرہ نگار مولانا محمد ازہر صاحب لکھتے ہیں:

"جن حضرات نے خطیب العصر حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری رحمتہ اللہ علیہ کو سنا ہے۔ وہ یہ شہادت دیں گے کہ وہ اپنے منفرد انداز خطابت کے خود ہی بانی اور خود ہی خاتم تھے..... ہزاروں کے مجمع کو اپنے دلاویز اور موثر خطاب سے مسحور کر دینا اور جذبات کے مد و جزر میں اپنے ساتھ ساتھ لیے چلنا ان کی خطابت کا کمال تھا مرصع و مقفی جملوں کے باوجود تقریر میں "آورد" کا تکلف و ثقل محسوس نہ ہوتا تھا بلکہ "آمد" کی بے ساختگی روانی تقریر کے حسن کو نکھارتی چلی جاتی۔ محترم قاری جمیل الرحمٰن اختر مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مولانا دین پوری" کے قیمتی خطبات کی دو جلدیں قارئین تک پہنچا دی ہیں اور جلد سوم کے لیے کام کر رہے ہیں۔ جلد دوم کا کاغذ کمپوزنگ اور طباعت عمدہ ہے۔

ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک میں خطبات دین پوری اول و دوم پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا عبدالقیوم حقانی رقم طراز ہیں:

حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری ایک درویش صفت عالم دین، مجاہد فی سبیل اللہ، علماء حق کے مشن کے علمبردار، توحید کے داعی اور ایک صاحب طرز خطیب تھے۔ انہوں نے تمام عمر حق و صداقت کا پھریرا لہرایا اور صداقت و خلوص سے دین حق کی دعوت دی۔ اپنی مخلصانہ خطابت کا سکہ جمایا۔ حضرت مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر نے ان کے خطبات کو ان ہی کے الفاظ میں نقل کر کے خطبات دین پوری دو جلدوں میں مرتب فرمائی جو واقعتاً ایک علمی

تحفہ' علماء واعظین اور خطباء کے لیے ایک نادر شہ پارہ اور عامۃ المسلمین کے لیے نافع مطالعاتی سوغات ہے۔ کسی بھی لائبریری کو اس سے خالی نہیں ہونا چاہیے۔ طلباء مدارس عربیہ بھرپور استفادہ کرکے فن خطابت میں اپنے روشن مستقبل کی راہ بنا سکتے ہیں۔

مرتب خطبات دین پوری برادر ذی وقار مخدوم و مکرم صاحبزادہ مولانا جمیل الرحمٰن اختر قادری خطبات دین پوری کے مرتب ہیں۔

آپ ملک کے نامور مفسر قرآن' عارف باللہ' عالم باعمل' درویش صفت انسان حضرت مولانا محمد اسحاق قادری رَحِمَہُ اللہ کے فرزند دلبند ہیں۔

آپ کے والد بزرگوار مولانا محمد اسحاق قادری رحمۃ اللہ فاضل دیوبند قدر بلند تھے۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی' مولانا فخرالدین مراد آبادی' مفتی محمد شفیع' امام الادب مولانا محمد اعزاز علی' مولانا محمد ابراہیم بلیاوی' مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک' مولانا محمد نافع گل پشاوری' مولانا قاری محمد طیب' مولانا عبدالرحمٰن کیمبل پوری' مولانا مفتی محمود گنگوہی' مفتی جمیل احمد تھانوی رحمھم اللہ جیسے اکابردین' مشائخ ملت سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ امام الاولیاء' مرشد العلماء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق بیعت و سلوک تھا اور حضرت لاہوریؒ کے اجلہ خلفاء مفتی بشیر احمد پسروریؒ اور مولانا محمد شعیب صاحبؒ سے سلسلہ قادریہ میں مجاز تھے۔

مرشد لاہوری کے وصال پرملال کے بعد شیخ کی مسند تفسیر پر تین سال تک قرآنی علوم کے موتی لٹاتے رہے۔ چالیس سال سے زائد عرصہ تک درس قرآن و حدیث دیا۔ حضرت مرحوم کے حالات زندگی پر پوری کتاب ترتیب دی جاسکتی ہے۔

قریشی خاندان اور اس علمی خانوادہ کے ایک روشن چراغ مولانا جمیل الرحمٰن اختر ہیں۔ نوعمر' نوجوان' خوش خلق' خوش بیان' ذی قدر ذی شان'

اہل حق کے ترجمان، حق و صداقت کی برہان، عظمت و بلندی کے نشان، جانشین مفسر قرآن۔ یہ ہیں مولانا جمیل الرحمٰن عظیم باپ کے عظیم فرزند نے خطبات ترتیب دے کر عظیم کام کر کے امت پہ عظیم احسان کیا۔

مولانا جمیل الرحمٰن نے کم عمری میں ایک ایسا مقام حاصل کیا ہے جسے عطیہ خداوندی کہا جا سکتا ہے۔ اس لیے کہ کسب سے اتنی جلدی اتنا کمال مشکل و محال ہے۔

مولانا جمیل الرحمٰن اختر مستند وفاق المدارس العربیہ پاکستان، فاضل نصرت العلوم گوجرانوالہ، محدث پاکستان مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر کے شاگرد خاص ہیں۔

مولانا جمیل الرحمٰن اختر کے مشہور اساتذہ میں سے حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی، حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب ہزاروی، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ساہیوال، حضرت مولانا مختار احمد صاحب مظاہری ساہیوال، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، مولانا عبدالعزیز صاحب فاضل دیوبند، حضرت مولانا مطیع اللہ رشیدیؒ ساہیوال، حضرت مولانا عبدالقدوس قارن صاحب گوجرانوالہ، حضرت مولانا علامہ غلام رسول صاحب ساہیوال، حضرت مولانا محمد اجمل خان مدظلہ قابل ذکر ہیں۔

اپنے والد بزرگوار سے مجاز ہیں۔ عالمی مجلس علماء اہل سنت کے مرکزی ناظم نشریات اور صوبہ پنجاب کے امیر ہیں۔ انجمن خدام الاسلام کے امیر۔ جامعہ حنفیہ قادریہ کے مدیر، جامع مسجد امن اہل سنت والجماعت کے خطیب و امام اور کئی اداروں کے سرپرست ہیں جن میں چند یہ ہیں:

(۱) جامع مسجد امن اہل سنت والجماعت، لاہور۔
(۲) مسلم مسجد مسلم کالونی، لاہور۔
(۳) مسجد امن شالامار ٹاؤن، لاہور

(۴) جامع مسجد حنفیہ، یادگار شہیداں، لاہور۔

(۵) جامع حنفیہ قادریہ، لاہور۔

(۶) جامع حنفیہ قادریہ، یادگار شہیداں، لاہور۔

(۷) مدرسۃ البنات باغبانپورہ، لاہور۔

(۸) جامع مسجد حنانیہ، گنجی امر سدھو، لاہور۔

(۹) مدرسہ تعلیم القرآن [illegible] پارک، لاہور۔

حضرت والد مرحوم کی طرح ان مقامات پر درس قرآن و حدیث اور مجالس ذکر کا اہتمام حضرت کی ترتیب سے جاری رکھا ہوا ہے۔ حضرت والد مرحوم کے تفسیری کام کی تکمیل کر رہے ہیں اور اس کو شائع کرنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے غیب سے امداد فرمائے۔ (آمین)

مولانا خلیل الرحمٰن اختر خطبات دین پوری کے علاوہ کئی کتابوں کے مولف و مصنف اور مرتب ہیں۔ ان کے ادارہ سے اس وقت تک ان کی نگرانی میں

(۱) نبوی دعائیں (۲) مسئلہ ایصال ثواب (۳) احکام رمضان المبارک (۴) انوار العلماء (۵) سیرت فاروق اعظمؓ (۶) شہادت سیدنا عثمان غنیؓ (۷) عشق رسولؐ اور علماء حق (۸) کفر و ایمان کی کسوٹی (۹) شرک و بدعت (۱۰) تفسیری نوٹ سورۃ بقرہ (۱۱) تاریخ اسلام (۱۲) دائمی جنتری اوقات نماز شائع ہو چکی ہیں۔

مولانا موصوف صاحب تحقیق ہونے کے باوجود اکابر علماء دیوبند کے مسلک کے بہترین ترجمان ہیں۔ اپنی کسی ذاتی رائے یا تحقیق پر اکابر کی تحقیق کو ترجیح دیتے ہیں۔ بیان میں قرآن و سنت فقہ حنفیہ کی ترجمانی کے ساتھ ذکر اکابر کی برکت ہوتی ہے۔

مشائخ و اکابر دیوبند کا ادب و احترام میراث میں گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔

مولانا موصوف کا وجود باوجود، مسلک اہل سنت و الجماعت اور بالخصوص مجلس علماء اہل سنت کے لیے باعث افتخار ہے۔

حضرت اقدس مولانا جمیل الرحمٰن اختر کے ساتھ خطبات کی ترتیب و تصحیح میں مولانا پروفیسر ظفر اللہ شفیق اور برادرم مولانا حافظ ذکاء الرحمٰن اختر کا کافی حصہ ہے۔

دلی دعا ہے کہ رب ذوالجلال مولانا موصوف اور ان کے معاونین کو اس کارِ عظیم کی تکمیل پر جزائے خیر دے۔ دین و دنیا کی تمام بھلائیاں عطا کرے۔

اس پرفتن دور میں اکابر کے مسلک کی صحیح ترجمانی کا حق ادا کرنے کی توفیق دے اور اپنے بزرگوں کے علوم و عرفان کا سچا وارث بنائے۔ (آمین ثم آمین)

والسلام

ابو محمد عبدالکریم ندیم

خطیب جامع مسجد غلہ منڈی، خان پور

مرکزی ناظم مجلس علماء اہلسنت، پاکستان

مدیر جامعہ امداد العلوم، خان پور

وقت تکمیل عنوان شام چھ بج کر ۱۰ منٹ

نزیل حال، لاہور انٹرنیشنل ایئرپورٹ

دوران پرواز از سفر کوئٹہ تا لاہور

خطیب شہیر مولانا عبدالشکور دین پوری کا انتقال

تحریر: مولانا عبدالرشید انصاری

اداریہ "خدام الدین" لاہور ۲۸ اگست ۱۹۸۷ء

ہمارا کیا قصور، ہم تو ہیں مجبور، اللہ کو یہی تھا منظور کہ چلے گئے مولانا عبدالشکور، ہم سے ہمیشہ کے لیے دور۔

اب اس انداز سے چھوٹے چھوٹے فقروں میں بڑی بڑی باتیں سمجھانے والا سادہ مزاج خطیب ڈھونڈے سے نہ ملے گا۔ شریعت کے ترجمان اور دین کے اس مبلغ کو دین پور کے قبرستان میں دفن کردیا گیا۔

ع اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

نماز جنازہ جمعیتہ علماء اسلام کے مرکزی امیر حافظ القرآن و الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مد ظلہم (اب حضرت درخواستی کا بھی انتقال ہوچکا ہے) نے پڑھائی۔ مولانا عبدالشکور دین پوری ان دنوں بہاولپور کی دینی درسگاہ "اسلامی مشن" کے سربراہ اور مجلس علماء اہلسنّت پاکستان کے صدر تھے۔ ان کی عمر ۵۶ سال تھی اور ایک عرصہ سے شوگر کے مریض چلے آرہے تھے۔ اب ان کے گردوں کا آپریشن ہونا تھا مگر دل ہی نے کام کرنا چھوڑ دیا جبکہ "زندگی عبارت تھی اسی کے جینے سے"... مولانا عبدالشکور دین پوری اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے۔ فرقہ واریت، دکاندارانہ سیاست، علاقائی تعصبات اور دین و ملت کے دشمنوں کے خلاف ان کی زبان برہنہ شمشیر تھی۔ قرآنی علوم اور حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت مطہرہ اور مسلک حقہ کی اشاعت ان کی زندگی کا پہلا اور آخری مقصد رہا۔ ان کا تعلق دین پور کے اسی علمی اور روحانی خانوادے سے تھا جس نے برصغیر پاک و ہند اور بنگلہ دیش کی آزادی کے لیے انگریزی سامراج کے خلاف جہاد کیا اور ولی اللہی تحریک کے پلیٹ فارم سے

حریت و آزادی کی جنگ لڑی۔ مولانا عبدالشکور دین پوری کی تمام تر خطیبانہ صلاحیتیں عقیدۂ ختم نبوت اور عظمت صحابہؓ کے تحفظ اور امت کی اصلاح اعمال و عقائد کے لیے وقف تھیں۔ جب وہ تقریر کرتے تو محسوس ہوتا کہ علم و فضل کا ایک بحر بیکراں موجزن ہے۔ قرآن و حدیث کا بیان شروع ہوتا تو روحیں آسودگی پاتیں اور ایمان کے باغوں میں رحمت کی بہاریں چھا جاتیں۔ وہ اپنے انداز خطابت کے خود موجد تھے جو ان کے ساتھ ہی ختم ہوگیا۔ مدارس عربیہ اور دینی جدوجہد کا پلیٹ فارم مولانا دین پوری کی کمی کو شدت سے محسوس کرتا رہے گا۔

مولانا عبدالشکور دین پوری تصوف و سلوک کے سلسلہ میں حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ یہ اسی تعلق و نسبت کا فیضان تھا کہ اختلاف و انتشار کے حالیہ طوفان میں تھوڑی دور چلے جانے کے بعد فوراً واپس لوٹ آئے۔ لڑنا جھگڑنا ان کی طبیعت ہی نہیں تھی۔ کوئی کچھ کہتا رہے وہ اپنے ناز و انداز میں مگن رہتے۔ امیر مرکزیہ حضرت درخواستی ؒ کے برادر نسبتی اور حضرت کے چھوٹے بھائی مولانا عبدالرحیم درخواستی کے داماد تھے۔ انتقال سے چند ماہ پہلے اپنے بچوں کے رشتے بھی اسی خاندان میں طے کر چکے تھے۔ حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی نے فرمایا کہ لوگ مولانا دین پوری مرحوم کو محض ایک خطیب اور واعظ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ معرفت حق رکھنے والے عالم دین اور ایک زاہد بے ریا تھے۔ حضرت میاں محمد اکمل صاحب اور خطیب اسلام مولانا محمد اجمل خان نے بھی مولانا دین پوری مرحوم کے انتقال پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور فردوس بریں عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(اداریہ: ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور ۲۸ اگست ۱۹۸۷ء)

بشکریہ جناب شبیر احمد خان میواتی

عنوان

اخلاص نیت

بمقام: جامع مسجد امن اہلسنت والجماعت

جی ٹی روڈ، باغبانپورہ لاہور

بعد نماز فجر

اخلاص نیت

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِاِمْرِئٍ مَّانَوٰی۔

علماء کرام' طلباء عظام' برادران اسلام' لائق صد احترام' میرا معمول ہے کہ جہاں میں رات ٹھہرتا ہوں صبح درس دیتا ہوں اب بھی مختصریات کروں گا۔ میرے پاس موضوع بہت ہیں' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو چیزیں دی ہیں' آج کوئی مکان' کوئی دکان' کوئی سامان' کوئی خاندان' کوئی بڑے بڑے کارخانے' کوئی بہت زیادہ زمین' کوئی بڑی جاگیر' چھوڑ کر جاتا ہے۔ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے' دلبر نے' شافع محشر نے' ساقی کوثر نے' برتر نے' انبیاء کے افسر نے' محبوب رب اکبر نے' دنیا سے رخصت ہوتے وقت فرمایا کہ میں تمہیں دو چیزیں دے کر جا رہا ہوں' کتاب اللہ و سنت رسول اللہ۔ ایک اللہ کا قرآن ہے' دوسرا مصطفیٰ کا طریقہ اور فرمان ہے' جو مان لے مسلمان ہے' جو انکار کرے بے ایمان ہے' یہ میرا اعلان ہے۔ اللہ ہمیں ان دو چیزوں سے محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

دیوبند والوں کا مسلک انہی دو چیزوں پر ہے۔ نہ دوہڑے' نہ ٹپے' نہ مرثیے' نہ گانے' نہ بجانے' نہ ترانے' نہ افسانے' ہم ہیں ان سے بے گانے'

ہمارا مسلک انہی دو چیزوں پر ہے' ایک ہاتھ میں اللہ کا قرآن ہو' ایک ہاتھ میں محمدؐ کا فرمان ہو۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

صرف اس حدیث کی تھوڑی سی تشریح کروں گا' اللہ مجھے' آپ کو عمل کی توفیق دے (آمین) اگر کوئی شخص اس نیت سے حج پر گیا تاکہ وہاں سے سونا لاؤں گا' وہاں سے گھڑیاں لاؤں گا اور فروخت کروں گا' یہ حج نہیں کیا بلکہ سارا طواف وغیرہ اس کے منہ پر مارا جائے گا' جب نیت ہی فاسد ہے' تو اس کا نتیجہ بھی ایسا ہی ہو گا۔

وضو میں نیت کرنا سنت ہے

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دو جہاں کے پیغمبر فرماتے ہیں انما الاعمال بالنیات' اگر آپ کو یہ بھی پتہ نہیں کہ دو رکعتیں ہیں یا چار پتہ ہی نہیں' تو یہ نماز نہیں ہے۔ وضو کر رہا ہے اور یہ خیال نہیں کہ وضو کر رہا ہوں یا منہ دھو رہا ہوں تو یہ وضو نہیں۔ وضو میں بھی نیت کرنی ہو گی کہ میں نماز کے لئے وضو کر رہا ہوں۔

نماز کی تعیین ضروری ہے

نماز میں تعین کرے کہ یہ فلاں نماز ہے' دو رکعتیں ہیں' امام کے پیچھے ہیں' بعضوں کو یہ پتہ نہیں ہوتا۔ ابھی کسی سے پوچھو کہ مولانا نے نماز میں کون سی سورتیں پڑھی ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ کوئی بتا سکتا ہے۔ اکثر کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کون سی سورت کی قرأت ہوئی ہے۔

نیت صحیح کرو

دوستو نیت صحیح کرو انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوی۔ آقا دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دارومدار نیتوں پر ہے' اگر

میں رکوع میں کھڑا ہوں اور پتہ چل گیا کہ چیئرمین یا میئر صاحب آ رہے ہیں۔ یہاں کا ڈی سی آ رہا ہے' میں نے ارادہ کر لیا کہ جب تک ڈی سی نہیں آئے گا' رکوع لمبا کر لوں گا تاکہ وہ نماز میں پہنچ جائے' اگر میں نے ایسے کیا تو یہ نماز اللہ کی نہ ہوئی' بلکہ یہ نماز ڈی سی کی ہوئی چیئرمین کی ہوئی' دارومدار نیت پر ہے' حج کا معنی بھی ارادہ ہے' نماز میں نیت ہے' روزہ میں نیت ہے وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَان

اگر کوئی عشاء کے وقت روٹی کھا کر سو گیا' سحری کے وقت نہیں اٹھا تو یہ مکروہ ہے' حقیقی روزہ نہیں ہے۔

صبح اٹھانے اور تراویح کا مقصد

حضور ﷺ نے فرمایا' تسحروا فان فی السحور برکۃ سحور کو اٹھو' نیت کرو کیونکہ اس میں برکت ہے۔ سحور کو جگانے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو صبح اٹھ کر تہجد پڑھنے کی عادت پڑ جائے۔

تراویح کا مقصد ہے کہ آپ نوافل پڑھنے کے عادی ہو جائیں' حج میں نیت ہو کہ میں جا رہا ہوں اللہ کا گھر دیکھوں گا' طواف کروں گا' احکامات ادا کروں گا' اسی سے گناہ معاف ہوں گے۔

احرام نہ باندھے تو حج نہیں ہوتا' کپڑے پہن کر چلا جائے تو کوئی حج نہیں آپ کو پگڑی اتارنی پڑے گی' سر منڈانا پڑے گا' کرتہ اتارنا پڑے گا' یہ حج کی نیت ہے۔

تکبیر تحریمہ

یہ نماز کی تکبیر تحریمہ ہے' اب کھانا حرام' پہننا حرام' بولنا حرام' دیکھنا حرام' چلنا حرام' یہ تکبیر تحریمہ ہے' ہر چیز کو میں نے پیچھے ڈال دیا ہے' اللہ اکبر اور ارادہ ہے کہ فلاں نماز ہے۔

انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ مانوی
ہمارے محبوب مکرم ﷺ نے فرمایا کہ عمل کا دارومدار نیت پر ہے' اب سب صحابہ دعا کرتے تھے کہ اللہ ہماری نیت کو خالص فرما۔

دین کا علم اس لئے حاصل کرو کہ اللہ راضی ہو

اگر آپ علم پڑھتے ہیں اور ارادہ یہ ہے کہ مباحثے کروں گا۔ مناظرے کروں گا' علم پڑھ کر سرکاری نوکری کر کے کماؤں گا۔ تمہارا یہ علم پڑھنا بھی غلط ہے' تمہارا یہ سفر بھی غلط ہے' تمہاری یہ محنت بھی غلط ہے' کوئی تمہارا علم نہیں' طالب الدنیا ہو' ابو البطن ہو' لعن اللّٰہ عبدالدراھم والدنانیر اس پر لعنت ہو جو درھم اور دنانیر کا بندہ ہو' پیسے کمانے پر لگا ہوا ہو۔

بعض لوگ اس لئے دین پڑھتے ہیں کہ ہم فلاں سکول میں عربی ٹیچر بن جائیں گے۔ وہاں جا کر داڑھی کٹوا لیتے ہیں' وہاں جا کر سگریٹ پیتے ہیں' اس ماحول میں چلے جاتے ہیں' جبکہ خرچہ ان پر دینی مدارس نے کیا ہوتا ہے' سکولوں میں سرکاری مولوی سمجھو' غفاری مولوی نہیں۔

مہاجر کون ہے

انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ مانوی
فمن کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ گھر بار اس لئے چھوڑو کہ اللہ راضی ہو' کاروبار میں' دکانداری میں' کارخانوں میں لگ گئے' عقیدے غلط بنا لئے' نمازیں ختم کر دیں' مسجد سے تعلق ختم کر لئے' تو یہ کوئی مہاجر نہیں' یہ دنیا کے پجاری ہیں' اگر ارادہ یہ ہو کہ ہم ہجرت کر کے وہاں جا کر کلمہ بچائیں گے' یہاں ہمیں لوٹا جا رہا ہے' ہماری بیٹیوں کو ذبح کیا جا رہا ہے' یہاں سے ہجرت کر کے جائیں گے' ہماری عزت بچ جائے گی۔ تب یہ مہاجر

ہے۔

جو ہم نے نعرہ لگایا کہ پاکستان کا مطلب کیا ہے اسی کلمہ کو ہم اجاگر کریں گے تو یہ کسی صورت میں مہاجر ہے۔

اصل مہاجر صحابہ ہیں

اصل مہاجر وہی تھے جو حضور انور ﷺ کے ساتھ ۳۱۳ تھے' جنہوں نے مکہ چھوڑا' وطن چھوڑا' کافروں نے کہا کہ یہ سامان پھینک دو' صحابہ مکہ سے نکلنے لگے تو کافروں نے گھیرا ڈالا' کہنے لگے یہ سامان پھینک دو' بستر ے چھوڑ دو' یہ جو کچھ لے جا رہے ہو سب کچھ چھوڑ دو' صحابہ نے فوری سب کچھ پھینک دیا' صحابہ نے کہا' او کافرو! ہم مکان تو چھوڑ سکتے ہیں' محمد کا دامن نہیں چھوڑ سکتے۔ یہ مہاجر تھے۔ یہ کیا مہاجر ہیں جو انڈیا سے آئے ہیں' پہلے حیدر آباد میں تقریباً دس تعزیئے نکلتے تھے' اب ان کے آنے کے بعد تین سو تعزیئے نکل رہے ہیں' لکھنؤ سے آئے مہاجر بن کر یہاں آکر انہوں نے ماتم شروع کر دیا' قادیان سے مرزائی آئے' مہاجر بن کر یہاں انہوں نے پانچ لاکھ انسانوں کو مرزائی بنا دیا۔ ان کی کوئی ہجرت نہیں۔

فمن کانت ھجرتہ الی اللّٰہ ورسولہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو اللہ اور رسول کی رضا کے لئے اللہ اور رسول کے حکم پر' اپنے وطن کو' اپنے من کو' اپنے تن کو' اپنے دھن کو' کاروبار کو' گھربار کو' اپنے مکان کو' اپنے خاندان کو' اپنے سامان کو' سارے جہان کو چھوڑا خدا و رسول کو راضی کیا۔ یہ مہاجر ہے۔

کوئی اس لئے آیا کہ وہاں ایک مکان تھا' یہاں آکر چار ملیں' وہاں دو ایکڑ زمین تھی' یہاں آکر جھوٹ بولا کہ میں بڑا زمیندار ہوں۔ اللہ فرماتے ہیں لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ نبی ﷺ فرماتے ہیں من غشنا

فلیس منا جو مسلمان کو دھوکہ دے وہ میری امت سے نکل جائے۔

دھوکے باز کی پشت پر قیامت میں جھنڈا ہو گا

حدیث میں آتا ہے لکل خادع لواء یوم القیامة۔ جو دھوکہ دیتا ہے' کہتا ہے کہ یہ میری چیز ہے' میں ایسا تھا' دھوکہ دے کر اپنا تعارف کرواتا ہے اس کے پیچھے قیامت کے دن جھنڈا ہو گا' اس پر لکھا ہو گا محشر والو! دیکھ لو یہ دھوکہ باز جہنم کو جا رہا ہے' جھنڈے پر لکھا ہو گا کہ یہ دھوکہ باز ہے۔ خدا ذلیل کرنے کے لئے یہ جھنڈا اس کے پیچھے لگائے گا اور بتائے گا کہ یہ دھوکہ باز ہے۔

جو دنیا کے لئے جاتا ہے وہ مہاجر نہیں

عزیزو! فمن کانت هجرته الی اللّٰه ورسوله اللہ اور رسول کی رضا کے لئے ہجرت کرے تو یہ اللہ اور رسول کے لئے ہجرت ہے۔

فمن کانت هجرته الی دنیا یہاں سے لیبیا چلا گیا' مکہ چلا گیا' جدہ گیا' دمام گیا' ریاض گیا' مدینے گیا اور مقصد یہ ہے کہ مال اکٹھا کروں۔ مدینے میں رہتا ہے نماز نہیں پڑھتا' حج کے موقعہ پر حج نہیں کرتا۔ مسجد نبوی کے قریب ہے پھر سویا رہتا ہے' لوگ نماز پڑھتے ہیں یہ فرنیچروں میں پڑا رہتا ہے۔

فمن کانت هجرته الی دنیا یصیبها اس لئے وطن چھوڑا کہ دنیا ملے' او الی امراه وہاں عورتیں خوبصورت وہاں جاتا ہوں تاکہ شادی ہو جائے' کسی عورت کے عشق میں گھر بار چھوڑ کر چلا گیا' حضور ﷺ فرماتے فهجرته الی ما هاجر الیه یہ عورت کا مہاجر ہے' یہ دنیا کا مہاجر ہے' خدا کا مہاجر نہیں ہے۔

جو مسجد میں چوری کی نیت سے گیا وہ چور ہے نمازی نہیں

انما الاعمال بالنیات بخاری شریف کی پہلی حدیث یہی ہے۔ مسجد میں اعتکاف کی نیت کرو تو معتکف ہو' مسجد میں نماز کی نیت کرو تو نمازی ہو۔

اگر مسجد میں نیت یہ ہو کہ آج کسی کی جوتی اٹھاؤں گا' جیب تراشی کروں گا' یہ گھڑیال اچھا ہے اس کو اتاروں گا یہ چور ہے۔

حضور فرماتے ہیں لایسرق السارق حین یسرق وھو مؤمن جب چور چوری کرتا ہے تو ایمان اس کے دل سے نکل جاتا ہے۔

جس نے اللہ کی منہیات کو چھوڑا وہ بھی مہاجر ہے

حضور فرماتے ہیں المھاجر من ھجر الی ما نھی اللّٰہ اصلی مہاجر وہ ہے جو خدا کی منہیات کو' خدا کی منکرات کو' جن چیزوں سے اللہ نے روکا ہے ان کو چھوڑ دے تو یہ مہاجر ہے۔

تم پاکستان میں ہو۔ کہیں ہجرت نہیں کی۔ بلکہ ملک میں رہتے ہوئے تم نے زنا کو چھوڑا' ظلم کو چھوڑا' جھوٹ کو چھوڑا' حرام کو چھوڑا' قتل کو چھوڑا' بے دینی کو چھوڑا' غلط عقیدہ کو چھوڑا' علی ھذا القیاس' تم نے رشوت کو چھوڑا' نبی ﷺ نے فرمایا اصلی مہاجر وہ ہے کہ جس نے ان چیزوں کو چھوڑ دیا جن سے خدا اور رسول نے روکا ہے۔ اگرچہ ملک میں رہے۔

مومن کون:

المؤمن من امنه الناس علی دمائھم واموالھم مومن وہ ہے جو لوگوں کو امن میں رکھے' کسی کو گالی نہ دے' کسی کو ایذاء نہ دے' کسی کو چھرا نہ مارے' کسی کو دھکا نہ دے' کسی پر ظلم نہ کرے' اصلی

مومن وہ ہے جو لوگوں کو امن میں رکھے۔

مسلمان کون؟

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ

صحیح مسلمان وہ ہے جو نہ زبان سے کسی کو گالی دے' نہ ہاتھ سے ایذاء دے' یہ صحیح مسلمان ہے' ایسے مسلمان کا معنی ہے اسلام لانے والا' تسلیم کرنے والا۔

محبوب فرماتے ہیں کہ وہ مسلمان ہے' جو لوگوں کو زبان اور ہاتھ سے ایذا نہ دے۔ وہ مومن ہے' جو لوگوں کو تکلیف نہ دے' وہ مہاجر ہے جو خدا او رسول کی منہیات' منکرات' خدا او رسول نے جس چیز سے روکا مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا خدا او رسول نے جس چیز سے روکا ہے' اس سے رک جائے۔

اللہ نے فرمایا جھوٹ نہ بولو' قتل نہ کرو' زنا نہ کرو' دھوکہ نہ دو' حرام نہ کھاؤ' ظلم نہ کرو' اس سے ہم رک جائیں تو حضور ﷺ نے فرمایا یہ بھی عنداللہ مہاجر ہیں۔ یہی مہاجر لکھا جائے گا۔ عزیزان مکرم' دارومدار نیت پہ ہے' نیت صحیح کرو' مسجد میں پانچ منٹ بیٹھیں' اعتکاف کی نیت کر لیں تو اعتکاف لکھا جائے گا۔ مسجد میں نیت کی کہ میں فرض نماز ادا کروں گا' قرآن سنوں گا' حدیث میں آتا ہے کہ جو اس نیت سے مسجد میں آئے کہ اللہ کی عبادت اور حکم کو پورا کروں گا تو ہر قدم پر گناہ معاف ہے اور ہر قدم پہ درجہ بلند ہوتا ہے۔

جب صحابہ کو پتہ چلا کہ اتنا ثواب ہے تو جن کے گھر قریب تھے وہ دور دور سے چکر لگا کر آنے لگے کسی نے پوچھا کہ آپ کے گھر تو اس طرف ہیں آپ اس طرف سے کیوں آتے ہو؟ فرمایا تاکہ قدم زیادہ اٹھ جائیں اور رحمت زیادہ ہو جائے' ان کو دنیا کی حرص نہ تھی۔

تبلیغ کے لئے نکلو تو نیت صحیح ہو

انما الاعمال بالنیات تبلیغی جماعت میں گیا' نیت یہ ہے کہ ان کے ساتھ رہوں گا' جہاں یہ پیسے رکھیں گے وہاں سے اٹھاؤں گا۔ جہاں یہ کوئی چیز رکھیں گے میں لے جاؤں گا۔ یا نیت یہ ہے کہ ان کے ساتھ جا کر مری کی سیر کروں گا۔ یہ کوئی تبلیغ نہیں' تمہارا جانا کوئی سود مند نہیں' اگر اس لئے گئے تعلقات بن جائیں گے' پھر کسی کو دھوکہ دوں گا' کسی سے مال کی ٹھگی لگاؤں گا اس تبلیغ کا کوئی فائدہ نہیں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو خالص نیت کر کے دین کے لئے نکلے لن یجمع اللّٰہ غبار فی سبیل اللّٰہ الدخان جہنم اللہ کے راستے کی دھول (غبار) اور جہنم کا دھواں اکٹھا نہیں ہو سکتا۔ جہاں اللہ کے راستے کی دھول (غبار) پہنچے گی وہاں جہنم کا دھواں نہیں آئے گا۔

مسجد میں آؤ تو نیت عبادت کی ہو' نماز کی ہو' اللہ کی رضا کی ہو' نیت یہ ہو کہ نماز پڑھوں گا' فرض ادا کروں گا' اور نماز اس طرح پڑھوں گا۔ اَنْ تَعْبُدَ اللہ کانک تراہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ فان لم تکن تراہ فانہ یراک تم نہیں دیکھتے تو وہ تو دیکھ رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ نماز اس طرح پڑھو کہ باہر کا دیکھنے والا کہے کہ نماز پڑھ رہا ہے۔ اگر کھجلی کر رہے ہو' پگڑی باندھ رہے ہو' دیکھنے والے کو کیا پتہ چلے گا کہ نماز پڑھ رہا ہے یا کھجلی کر رہا ہے' فرمایا اس کی کوئی نماز نہیں اس کی کوئی عبادت نہیں۔ نماز میں حالت اس طرح ہو کہ ساری دنیا سے توڑ کر اللہ سے جوڑ ہو' تمہارا قیام' تمہارا کھڑا ہونا' تمہارا قبلہ رو ہونا' باوضو ہونا' یکسو ہونا' خدا کے روبرو ہونا' عجز و نیاز' راضی ہو بے نیاز' ایسی نماز' جو ہو سرفراز' پتہ چلے کہ یہ دنیا سے کٹ کر اللہ کے دربار میں کھڑا ہے۔

انما الاعمال بالنیات میں اگر اس لئے تقریر کروں کہ پیسے

زیادہ ملیں' نیت یہ ہو کہ لوگ واہ واہ کریں' ایک حدیث سنا دوں تمام صحابہ اور اہل بیت نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمہیں مصطفیٰ کی احادیث بہت یاد ہیں' تم حافظ الحدیث ہو' پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دعا دی ہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم روضے میں چلے گئے۔ ذرا منبر پر تشریف لائیے' آقا کی احادیث ارشادات سنائیے' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے اور فرمایا۔ قال سمعت من حبیبی رسول اللہ میں نے اپنے محبوب سے یہ سنا ہے: اول ما یحاسب عبد۔ سب سے پہلے جس کا حساب ہو گا' وہ بندہ' اتنا کہا' اللہ اور بے ہوش ہو گئے' لوگوں نے اٹھایا۔ روتے روتے غش آ گیا۔ منبر پر بڑی مشکل سے لوگوں نے بٹھایا پھر رونے لگ گئے' صحابہ نے پوچھا خیر ہے؟ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین آدمیوں کا پہلے حساب ہو گا۔ ایک مجاہد ہو گا' ایک سخی ہو گا' ایک قاری ہو گا۔

اللہ کے دربار میں ریاکار مجاہد

اللہ تعالیٰ مجاہد سے کہیں گے کہ کیا کیا؟ کہے گا میں نے جہاد کیا' تلوار سے لڑا' تیرے دشمنوں سے مقابلہ ہوا مارا گیا' اللہ فرمائیں گے کذبت۔ جھوٹ کہتا ہے۔ جھوٹا بس کر بھونک نہ۔ میں تیرے دل کو جانتا تھا جو نعرے لگاتا تھا' اچھلتا تھا' تاکہ لوگ سمجھیں کہ بڑا مجاہد ہے' بڑا بہادر ہے' تیرا مقصد تھا کہ مجھے تمغے ملیں' انعامات ملیں' لوگ واہ واہ کریں میں نے تیری نیت کو دیکھا تیری نیت میں فتور تھا۔ تجھے کفر سے کوئی نفرت نہیں تھی' تو صرف اپنی کرسی کے لئے بہادری دکھاتا تھا۔ تیری بہادری کو دیکھ کر لوگوں نے واہ واہ کہہ دیا۔ آواز آئے گی کہ اس ریاکار کو۔ اس بد نیت کو چوٹی اور پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دو۔

قاری قرآن اللہ کے دربار میں

دوسرا آئے گا۔ تم نے کیا کیا؟ یا اللہ میں نے قرآن پڑھا۔ بڑا عالم ہوں۔ بڑا قاری ہوں' آواز آئے گی کہ اس لئے قرآن پڑھتا تھا کہ مقابلہ ہو' پیسے ملیں' آوازیں سنوارتا تھا' داڑھی کٹواتا تھا' ویسے تلاوت نہیں کرتا تھا صرف سر سنانے کے لئے چند آیتیں تم نے رٹی تھیں' تو تہجد نہیں پڑھتا تھا' تو صرف اچکن پہن کر دکھاتا تھا کہ میں قاری ہوں' تیرے دل میں میرے قرآن کی عظمت نہیں تھی۔ صرف کمانے کے لئے تو نے آواز بنائی تھی۔ آواز آئے گی کہ اس کی نیت خراب تھی اس کو بھی پاؤں اور چوٹی سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دو۔

سخی اللہ کے دربار میں

سخی صاحب آئیں گے' اللہ کہیں گے تو نے کیا کیا؟ یا اللہ میں نے مسجدیں بنوائیں' میں نے مہمان خانے بنوائے' میں نے بڑے مدرسے بنوائے' میں نے نلکے لگوائے' آواز آئے گی تم جھوٹے ہو' پتھر لگوایا کہ فلاں نے اتنا عطیہ دیا ہے' تم نے اپنے نام کا اعلان کروایا۔ تیرا مقصد یہ تھا کہ لوگ کہیں کہ بڑے پیسے والا ہے اور تو متولی مسجد کہلواتا تھا' متولی مدرسہ کہلواتا تھا' میں تیرے دل کو' تیری نیت کو جانتا تھا' تیری نیت میں ریا تھی' تیری نیت میں دکھلاوا تھا' تیری نیت میں واہ واہ کروانا مقصود تھا' تیری نیت میں لوگوں سے خوشامد کروانا تھا' فقد قیل۔ لوگوں نے بہت کچھ کہہ دیا' اس نے اتنی رقم دے دی ہے' تیرا مقصد یہ تھا کہ لوگ میری دنیاداری کی واہ واہ کریں یہ ہو گیا۔

اللہ فرمائیں گے مسجد میں تیرا کوئی ایک پیسہ قبول نہیں' مدرسہ میں جو لگایا وہ بھی قبول نہیں' سخی صاحب! سب میں ریا اور نیت گندی تھی۔ آواز آئے گی کہ اس بدنیت کو پاؤں اور چوٹی سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دو۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے۔ فرمایا' یہی تو بخشے جانے والے تھے۔ قاری بھی مارا گیا' ایک حدیث میں حاجی بھی آتا ہے' حاجی بھی ریا کی وجہ سے مارا گیا' قاری بھی مارا گیا' سخی بھی مارا گیا' جب شہید بھی مارا گیا تو بخشا کون جائے گا' دارومدار نیت پر ہے' اس لئے نیت صحیح کراو' غلط نیت نہ ہو۔

نماز پڑھو تو نیت صحیح ہو' روزہ رکھو تو نیت صحیح ہو' خیرات کرو تو اللہ کی رضا کے لئے' جو رزق مل جائے ٹھیک ہے' مگر نیت اللہ کی رضا ہو۔

دارومدار نیت پر ہے

انما الاعمال بالنیات عمل کی قبولیت کا دارومدار نیت پر ہے وانما لکل امرئ مانوی جو نیت کرے گا وہی پھل ملے گا' نیت چوری کی ہے تو چور ہے' نیت ڈاکے کی ہے' تو ڈاکو ہے' نیت حرام کی ہے' تو حرام خور ہے' مسجد میں جوتی اٹھانے کی نیت ہے تو یہ جوتی چور ہے' کوئی سجدہ' کوئی عبادت' کوئی نماز اس کی قبول نہیں یہ چور ہے' یہ حرام خور ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے باہر چوری کرنا اور گناہ ہے' مسجد میں چوری کرنا پچاس گنا زیادہ گناہ ہے۔

مسجد میں نماز کا پچاس گنا زیادہ ثواب ہے اس طرح مسجد میں چوری کا بھی پچاس گنا زیادہ گناہ ہے۔

جہاں رحمت زیادہ ہے وہاں لعنت بھی زیادہ ہے

مدینے میں ایک نماز پڑھے تو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے' مدینے میں ایک گناہ کرے تو پچاس ہزار مرتبہ لعنت پڑتی ہے' جہاں رحمت زیادہ ہے وہاں لعنت بھی زیادہ ہے۔ دارومدار نیت پر ہے' اللہ ہم سب کی نیت کو خالص فرمائے' ہماری نیتوں کو صحیح فرمائے' اللہ ہم سب کی نیت میں' روزے میں' حج میں' خیرات میں' ہر چیز میں نیت یہی ہو کہ اللہ کی رضا ہو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ادا

ہو۔ خدا بخش دے‘ خدا راضی ہو جائے۔

تکبر نہ کرو

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ سو سجدے کرو تو ایک سجدہ اور بھی کرو شاید سو سجدے کو رب تمہارے منہ پر مار دے اور ایک کو قبول کر لے۔ ناز نہ کرو‘ یوں نہ کہو کہ ہماری داڑھی ہے تو داڑھی منڈا ہے۔ میں نمازی ہوں تو بے نماز! اس طرح نہ کہو‘ حضور ﷺ نے فرمایا یہ تکبر ہے۔ یہ بھی مارا جائے گا۔ نیکی کرتا رہے اور ڈرتا رہے۔ نیکی کرے کہ غفار ہے۔ ڈرے کہ وہ قہار ہے‘ پتہ نہیں قبول کرے گا یا نہیں‘ خدا قبول نہ کرے تو اس کی مرضی۔ نیت صحیح ہو گی تو خدا عمل بھی قبول کرے گا‘ ہجرت میں نیت صحیح رکھو‘ نماز میں نیت صحیح رکھو‘ خیرات میں نیت صحیح رکھو۔

حج کر کے بھی نہ بدلا تو کوئی حج نہیں

حج میں نیت صحیح رکھو‘ وہاں سے اتنی اتنی گھڑیاں لاتے ہیں‘ جب کسٹم کے لیے پوچھا جاتا ہے کہ حاجی صاحب آپ کے پاس کچھ ہے؟ جواب میں حاجی صاحب کہتے ہیں‘ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابھی تو کعبے کو دیکھ کر آ رہا ہوں‘ عرفات سے ہو کر آ رہا ہوں میرے پاس تو کچھ بھی نہیں جب سامان کھولا تو تین سو گھڑیاں نکلیں‘ حج تو وہیں ختم ہو گیا‘ پہلا جھوٹ‘ دوسرا غلط مقصد لے کر آئے‘ تیسری نیت خراب تھی۔ ایک جملہ کہدوں؟ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ حج اس کا قبول ہے جس کی زندگی بدل جائے‘ داڑھی مونڈتا گیا واپس داڑھی رکھ کر آیا‘ پہلے جھوٹ بولتا تھا‘ اب سچا بن کر آیا‘ بے نمازی تھا‘ وہاں سے پکا نمازی بن کر آیا۔ غلط عقائد تھے‘ صحیح عقیدہ لے کر آیا۔ جس کی زندگی میں تبدیلی آجائے اس کا حج قبول ہے۔

داڑھی مونڈھتا گیا‘ مونڈھتا آیا‘ جھوٹ بولتا گیا جھوٹ بولتا آیا‘ ٹی وی

دیکھتا گیا' دیکھتا آیا' گانے سنتا گیا' سنتا آیا' حضور ﷺ نے فرمایا اس نالائق' کمبخت کا نہ طواف قبول ہے نہ حج قبول ہے سب اس کے منہ پر مار دیا گیا۔ بلکہ یہ دگنا عذاب لے کر آیا۔ لوگوں کو دھوکا دیا' اور وہاں مکاری سے رہا اس کا کوئی حج قبول نہیں۔

میں نے حاجیوں کو دیکھا واپس آ رہے ہیں' کسی کے منہ پر داڑھی نہیں تھی' اور سگریٹ پی رہے تھے' نماز کا وقت آیا تو انہوں نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی یہ کیا حج ہے۔ یہ تو کمائی ہے' شرم نہیں آتی کہ اتنا خرچ کیا' پھر صبح صبح اٹھ کر شیو کر رہے تھے' بد اخلاقی اتنی کہ اپنے ڈبے میں کسی کو نہیں آنے دیتے۔ سگریٹ پی رہے ہیں' ایک دوسرے کو سامان دکھا رہے ہیں' نماز کا وقت آیا تو کسی نے نماز تک نہیں پڑھی' یہ کوئی حج ہے یہ تو لوگوں نے تماشا بنا رکھا ہے' حاجی وہ ہے جس کی زندگی میں جس کے عقائد میں تبدیلی آجائے' خدا اور رسول کا بن جائے' پتہ چلے کہ اللہ کا گھر نبی کا در دیکھ کر آیا ہے' اس کے اخلاق میں تبدیلی ہو' عقائد میں تبدیلی ہو' اعمال میں تبدیلی ہو' دنیا کو پتہ چلے کہ اللہ کا گھر نبی کا در دیکھنے کے بعد کیا انقلاب آیا ہے' اللہ تعالیٰ ہماری نیت خالص بنائے۔ (آمین)

واقول قولی هذا واستغفر اللّٰه العظیم

عنوان

عظمت قرآن

بمقام: ملتان

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عظمت قرآن

الحمدللہ الذی نور قلوب العارفین بنور الایمان ونجانا من سوء الضلالۃ والمحدثات

ووفقنا اتباع سنۃ افضل الرسل افضل الکائنات الذی اسمہ مکتوب فی الانجیل والتوراۃ وعن عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "قرأۃ القرآن فی الصلوۃ خیر من قرأۃ القرآن فی غیر الصلوۃ وقرأۃ القرآن فی غیر الصلوۃ خیر من التسبیح والتسبیح خیر من الصدقۃ والصدقۃ خیر من الصوم والصوم جنۃ من النار"۔

وقال النبی ﷺ "کن عالما او متعلما او مستمعا او محبا ولا تکن الخامسۃ فتہلک"۔

"مدارسۃ العلم ساعۃ خیر من الدنیا وما

فیھا""الجھل موت الاحیاء"۔

مثل العالم والجاھل کمثل الحیی والمیت مثل العالم والجاھل کمثل النور و الظلمات مثل العالم والجاھل کمثل البصیروالاعمیٰ۔

"العلماء ورثة الانبیاء' وان الانبیاء لم یورثوا درھما ولا دینارا و انما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر-(ابوداؤد' ترمذی)

صدق اللّٰہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم۔

دنیا نے دین کو بھلا رکھا ہے — غفلت کی نیند میں سلا رکھا ہے
اس دور میں خوش نصیب وہ ہے اکبر — جس نے قرآن مجید کو کھلا رکھا ہے

....

مومن کا یہ کردار ہے مومن کی یہ پہچان — اخلاص میں ہو روح تو اخلاق میں ہو جان
ایمان کی بجلی ہو تڑپتے ہوئے دل میں — ایک ہاتھ میں تلوار ہو ایک ہاتھ میں قرآن

....

یاالٰہی تو ہمیں عامل قرآں کر دے
پھر نئے سرے سے مسلمان کو مسلماں کر دے
وہ پیمبر جسے سرتاج رسل کہتے ہیں
اس کی امت کو ذرا تابع قرآں کر دے

....

گمراہ نہ ملے گا تمہیں شیطان سے بدتر
اور ہادی نہ ملے گا تمہیں قرآن سے بہتر

جمیع العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افہام الرجال

....

درود شریف پڑھ لیں.......

مکرم حاضرین' محترم سامعین! جس طرح آپ کو معلوم ہے کہ لیل و نہار' ہر شہر' ہر بازار' دور دراز کا روزانہ سفر کر کے میدان تبلیغ میں ہماری زندگی گزر رہی ہے۔ سخت تھکاوٹ اور زبان میں رکاوٹ محسوس کر رہا ہوں کیونکہ آرام نہیں ملا۔

موضوع عظمت قرآن

آج مجھے بہترین موضوع دیا گیا ہے "عظمت قرآن" اللہ تعالیٰ ہمیں اسی کتاب سے وابستہ فرمائے۔ (آمین)

عظمت قرآن کا تقاضا یہی ہے اور یہی قرآن اعلان کرتا ہے۔

جب تک یہ کتاب اللہ نہیں آئی تھی' خود میرے محبوب کو بھی مکہ کے لوگ محمد ابن عبد اللہ کہتے تھے' جب قرآن نازل ہوا تو محمد رسول اللہ بن گئے۔ (سبحان اللہ)

"اقرا" کے آنے کے بعد حضور انور ﷺ کا موضوع اور آپ کا مقام بدل گیا۔ عظمت قرآن کا تقاضا یہی ہے۔ محبوب مکرم ﷺ امت کی گود میں' امت کی جھولی میں' عالم برزخ کو جاتے جاتے دو چیزیں کتاب اللہ و سنت رسول اللہ دے گئے۔

عظمت قرآن کا تقاضا

فرمایا ایک اللہ کا قرآن ہے' ایک میرا فرمان ہے' جو مان لے مسلمان ہے جو نہ مانے بے ایمان ہے۔

عظمت قرآن کا تقاضا ہے کہ لَا یَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ جب تک تم پاک ہو کر نہ آؤ قرآن کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔

حضرت فاروق ؓ کو ان کی بہن نے عظمت قرآن کی طرف متوجہ فرمایا۔ کہا اے بھائی عمر ؓ، آپ وضو و غسل کر کے کپڑے بدل کر آئیں، آپ پاک ہو کر آئیں، تو میں آپ کو پاک کتاب سناؤں گی۔ جب بہن نے قرآن کی تلاوت کی تو فاروق اعظم ؓ کا نقشہ بدل گیا، جو شکار کرنے آیا وہ خود شکار ہو گیا، طالب دیدار ہو گیا، محمد کا حب دار ہو گیا، خود نبی کی خدمت میں جانے کو تیار ہو گیا۔

یہی کتاب ہے، فاروق ؓ آئے تو قرآن سنتے ہوئے، تشریف لے گئے تو قرآن پڑھتے ہوئے۔

یہی کتاب ہے کہ جب ابوبکر صدیق ؓ نے اس کتاب کو پڑھا، انہوں نے پکار کر اس کی عظمت کا پرچار شروع کیا۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب صدیق جوش سے، آواز سے، درد سے، شوق سے، ذوق سے، عشق سے، قرآن کی تلاوت کرتے تو عجیب نشہ ہوتا۔ تیرہ آدمیوں نے صدیق ؓ سے قرآن سن کر محمد ﷺ کا اسلام قبول کر لیا۔

کافروں نے صدیق ؓ کے خلاف حضور انور ﷺ کی خدمت میں آکر شکایت کی، کہا کہ یہ دیوانہ، مستانہ، پروانہ، اچھا یار بنایا یہ کیا کلام پڑھتا ہے۔ آپ خود بھی روتا ہے لوگوں کو بھی رلاتا ہے۔ ہماری عورتیں روٹی نہیں پکاتیں، مزدور مزدوری پر جاتے ہیں تو گلی میں جم کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کملی والے اس رونے والے یار کو بند کرو۔ اس نے کیا انقلاب شروع کر دیا، خود بھی روتا ہے بچوں کو بھی رلاتا ہے۔ یہ قرآن تھا۔

یہی کتاب تھی جو مصطفیٰ کریم ﷺ لے کر اٹھے، آج تو ہزاروں کتابیں بن گئی ہیں، تورات کے بر موسیٰ ؑ، انجیل کے بر عیسیٰ ؑ، زبور کے بر داؤد ؑ

'یک نکتہ ز قرآن محمد ﷺ'

جس طرح میرا پیغمبر سید الانبیاء ﷺ ہے۔ میرے اللہ نے جو کتاب دی وہ کتاب سید الکتب ہے۔

کتاب اللہ کا مقام

میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں' فضل کلام اللّٰہ' فضل کتاب اللّٰہ علی سائر الکتب کفضل اللّٰہ علی سائر الخلق جس طرح اللہ کا درجہ مخلوق پر ہے اسی طرح قرآن کا درجہ تمام کتابوں پر ہے۔

یہی کتاب ہے جس کا دیکھنا بھی ثواب' اس کا کھولنا بھی ثواب' اس کا پڑھنا بھی ثواب' اس کا سننا بھی ثواب' اس کو چھونا بھی ثواب' گنبد خضریٰ کے مکین رحمت للعالمین ﷺ فرماتے ہیں کہ جو اس قران کو دیکھے اس کے گناہ معاف ہوں گے' جو قرآن کو دیکھے گا اس کی آنکھوں میں نورانیت پیدا ہوگی' جو اس قرآن کو سنے اس پر رحمت کی بارش ہوگی' جو اس قرآن کو یاد کرے حافظ بن جائے گا' جو قرات سے پڑھے قاری بن جائے گا' جو اس کا ترجمہ کرے وہ مفسر بن جائے گا' جو اس کی کھڑے ہو کر تشریح کرے وہ مبلغ بن جائے گا' جو اس کو بیٹھ کر پڑھائے معلم بن جائے گا' جو اس پر عمل کرے ولی اللہ بن جائے گا۔ (سبحان اللہ)

قرآن پر عمل کرنے والے ہی اللہ والے ہیں

حضور ﷺ نے فرمایا' اھل القرآن ھم اھل اللّٰہ' اولیاء اللہ وہ نہیں جو پیلے نیلے کپڑے پہن لیں' بڑی موٹی موٹی تسبیحیں گلے میں ڈال لیں۔ بڑے بڑے جبے قبے اور بڑے انداز سے لوگوں کے سامنے آئیں' گنبد خضریٰ کے مکین رحمتہ للعالمین' اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اھل

القرآن هم اهل اللّٰه' اہل اللہ کو تلاش کرتے ہو تو قرآن والوں کو دیکھ لو۔ جو قرآن پر عمل کرے وہی ولی اللہ ہے۔ قرآن پر عمل کرنا یہ ولایت کا مقام ہے۔ (سبحان اللہ)

قرآن حضور ﷺ کا زندہ معجزہ ہے

یہی وہ کتاب ہے جو تمام کتابوں کی ناسخ ہے۔ پہلی کتابوں کی وہ زبان بھی نہیں رہی' قرآن زندہ معجزہ ہے۔

یہ قرآن کی عظمت ہے کہ چھوٹا سا رسالہ زبانی یاد نہیں ہوتا مگر سات سال کا بچہ تیس پارے سینے میں محفوظ کر لیتا ہے۔ یہ اس کی حقانیت اور صداقت کی دلیل ہے۔

میں کہوں گا کہ میرا پیغمبر خود قرآن ہے' صحابہ کہتے ہیں' جب صدیق اکبرؓ نماز پڑھا رہے تھے تو میرے محبوب نے گھر کا پردہ' کپڑے کا پردہ ہٹایا' چہرہ دکھایا' حضور انور ﷺ کا ارادہ تھا کہ میں اپنے یاروں کو تابعداروں کو دیکھ لوں اور اپنی زیارت کرا دوں۔ صحابہ کہتے ہیں جنہوں نے آنکھوں سے اپنے محبوب کے چہرے کو دیکھا کانه ورقة مصحف۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ مصطفیٰ کا چہرہ نہیں بلکہ اللہ کا قرآن کھلا ہوا ہے۔ (سبحان اللہ)

شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جب ہجرت کی رات' پیغمبر کریم ﷺ اپنے دیوانے' پروانے' مستانے' یار کی گود میں آرام کر رہے تھے۔ شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ صدیق کی گود رحل نظر آتی محمد ﷺ کا وجود قرآن نظر آتا تھا اور صدیقؓ یوں نظر آتا تھا جس طرح قرآن کا مطالعہ کر رہا ہے۔ (سبحان اللہ)

صحابہ کہتے ہیں کہ ہم پیغمبر کا چہرہ دیکھتے تو قرآن حل ہو جاتا۔ خود حضور نے جس کتاب کو تیئس (۲۳) برس تک معلم بن کر پڑھایا' وہ اللہ کی کتاب ہے

قرآن قیامت تک کے لیے کتاب ہدایت ہے

عزیزو! یہ کتاب عجیب کتاب ہے۔ میں کہوں گا جس طرح میرے محبوب کی نبوت قیامت تک ہے۔ اسی طرح قرآن کی ہدایت بھی قیامت تک ہے۔ خدا رب العالمین ہے' میرا محبوب رحمتہ للعالمین ہے' کعبہ قبلہ العالمین ہے' قرآن ھدی للعالمین ہے۔

جب تک خدا کی خدائی رہے گی کملی والے کی مصطفائی رہے گی' اس وقت تک قرآن کی بھلائی رہے گی۔ (سبحان اللہ)

یہ قرآن عجیب کتاب ہے قرآن خود اپنی تعریف کرتا ہے' قرآن سے پوچھو کہ تیرا نام کیا ہے؟ کہتا ہے بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ' تو کہاں رہا ہے؟ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ۔

آپؐ کے شہر ملتان میں سید (عطاء اللہ شاہ بخاری) سو رہا ہے۔ اس سے پوچھا گیا کہ آپ اتنی دیر تقریر کرتے ہیں' کون سی کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں؟ کون سا رسالہ آپ کے پاس ہے؟

فرمایا' جو قرآن جبرئیل لاتا تھا اب وہ قرآن میرے پاس ہے۔ جو قرآن میرے نانا کے پاس آتا تھا اب وہ قرآن میرے پاس ہے۔ اس سے تقریر کرتا ہوں۔ (سبحان اللہ)

فرمایا کرتے تھے کہ جبرئیلؑ وہ دور اور تھا کہ جب قرآن لوح محفوظ میں تھا' اب آکر دیکھ میرا سینہ لوح محفوظ بن چکا ہے۔

علامہ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: انزل اشرف الکتب' باشرف اللغات' علی اشرف الرسل بسفارۃ اشرف الملائکۃ وکان ذلک فی اشرف بقاع الارض وابتداء

انزاله فی اشرف شهور السنة وهو رمضان (وفی اشرف ساعاته وهی لیلة القدر) فکمل من کل الوجوه"۔

قرآن سے پوچھا گیا: قرآن تیرا نام کیا ہے؟

تو قرآن نے جواب دیا: "قُرْآنٌ مَّجِیْدٌ"

قرآن تو کہاں رہا؟ "فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ"

قرآن تجھے کون لایا؟ "نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ"

قرآن تو کس کی طرف سے آیا؟ "تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ"

قرآن تو کس پر آیا؟ "نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ"

قرآن تو کس مہینے میں آیا؟ "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ"

قرآن تو کس رات میں آیا؟ "اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ"

قرآن تو کس جگہ آیا؟ "وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ"

قرآن تو کیوں آیا؟ "وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ"

رمضان قرآن میں آیا' قرآن رمضان میں آیا۔ توجہ کرنا نکتہ بیان کر رہا ہوں' رمضان قرآن میں آیا' رمضان کا مہینہ قرآن میں آیا' قرآن رمضان میں آیا' اس لیے رمضان کی بھی شان بن گئی۔

قرآن کہتا ہے' میں بیماروں کا علاج کرنے آیا ہوں' جہاں جہاں لعنت برستی ہے وہاں رحمت برسانے آیا ہوں۔ قرآن عجیب کتاب ہے۔

قرآن اور دوسرے انبیاء کے معجزات میں فرق

جو قرآن کے قریب آیا اس کی شان بھی بڑھ گئی۔ یہ قرآن حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے۔

حضرت موسیٰؑ کا عصا معجزہ تھا، آج موسیٰؑ کا عصا کوئی اٹھا کر پھینک دے وہ اژدھا نہیں بنے گا، توجہ کرنا علمی بات کر رہا ہوں۔

آج سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کوئی شخص پہن لے تو دیو، جن، پریاں تابع نہیں ہوں گے، معجزے کا اثر ظاہر نہیں ہوگا۔ خدا کی قسم قرآن کل بھی معجزہ تھا آج بھی معجزہ ہے، قیامت تک معجزہ رہے گا۔

قرآن کہتا ہے ”اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ“ نازل بھی ہم نے کیا اس کی حفاظت بھی ہم کریں گے۔ دنیا نے بڑی کوشش کی کہ قرآن بدل دیا جائے، کسی نے کہا، چالیس پارے ہیں۔ کسی نے کہا، قرآن غار میں ہے۔ کسی نے کہا، بکری کھا گئی ہے۔ میں نے قرآن سے پوچھا کہ اس بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ کہنے لگا اَلٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ”میرے اندر کسی قسم کا شک نہیں ہے۔ نہ بھیجنے والے میں، نہ لانے والے میں، نہ خود قرآن میں، نہ جس پر آیا۔

قرآن نہیں بدلا جائے گا

کیونکہ بھیجنے والا اللہ ہے ”اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا“ لانے والا جبرئیل بھی بہت طاقت والا ہے۔ جس پر آیا وہ مصطفیٰ بھی سچا ہے۔ (سبحان اللہ)

اگر قرآن میں کسی کو شک ہے، میں آج فتویٰ دیتا ہوں اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا قرآن، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ندا دیتا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں، اِقْرَاْ پیغمبر پڑھ، میں پڑھاؤں گا۔ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى کملی والے آپ کسی کی شاگردی حاصل نہ کریں، تو فرش پر ہوگا میں عرش پر معلم بن جاؤں گا۔

جب قرآن نازل ہوتا ہے تو میرے محبوب جلدی جلدی قرآن کے الفاظ کو زبان سے ادا کرتے تاکہ بھول نہ جائے۔ اللہ نے فرمایا' لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ کملی والے زبان کو حرکت بھی نہ دے' جلدی بھی نہ کر' گھبرا بھی نہ۔ فرمایا' اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ کملی والے چپ کر کے سنتے رہو' سنانا بھی ہمارا ذمہ ہے' تیرے دل میں پہنچانا بھی ہمارا ذمہ ہے۔ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى اے میرے شاگرد ایسا پڑھاؤں گا کہ کسی سکول میں بھی نہیں پڑھ سکو گے۔ خدا کی قسم صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے اکثر قرآن مصطفیٰ سے سن کر یاد کر لیا۔

جب وحی آتی تو آپ کی کیفیت کیا ہوتی

میری اماں عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب وحی آتی تھی تو پیغمبر کا چہرہ زرد ہو جاتا تھا۔

میری اماں صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب وحی نازل ہوتی تو حضور ﷺ پسینے میں شرابور ہو جاتے۔

میری اماں صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا کہ وحی نازل ہونا شروع ہو گئی۔ میں نے سمجھا کہ پورا پہاڑ میرے اوپر آ گیا ہے' وجود ٹوٹ رہا تھا۔ میں چپ کر کے بیٹھی رہی۔ جب وحی ختم ہوئی تو میں نے کہا' حضرت میں تو ختم ہو رہی تھی۔ فرمایا' صدیقہ! یہ نبوت کا بوجھ نہیں تھا' یہ قرآن کی وحی کا وزن تھا۔

جب وحی آتی تو حضور ﷺ کو پسینہ آ جاتا۔ وجود میں کپکپی طاری ہو جاتی تھی۔

حضور ﷺ کی اونٹنی اور وحی

عزیزان مکرم! حضور ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام قصواء تھا۔

جب کبھی اس پر سوار ہونے کی حالت میں قرآن آتا تو وہ بھی ٹانگیں پھیلا کر کانپتی ہوئی کھڑی ہو جاتی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اونٹنی کو بھی شوق ہے کہ میں وحی کا وزن اٹھاؤں۔

عزیزان مکرم! قرآن قرآن ہے۔ روایات میں ہے کہ ایک سو چار کتابیں نازل ہوئیں۔ ایک روایت ہے کہ تین سو پندرہ کتابیں نازل ہوئیں مگر افضل الکتب' سید الکتب' آخر الکتب' آخر الوحی' یہی کتاب ہے' اس کا نام موعظت بھی ہے' اس کا نام رحمت بھی ہے' اس کا نام ذکر بھی ہے' اس کا نام تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ بھی ہے' اس کا نام قرآن بھی ہے' اس کا نام فرقان بھی ہے' اس کا نام شفا بھی ہے۔ (بے شک) یہ قرآن کی عظمت ہے۔

امت پر حضور ﷺ کی شفقت

نبی کریم ﷺ ایک رات اس آیت کو بار بار پڑھتے رہے اور آنسو بہاتے رہے۔ ساری رات روتے رہے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ پیغمبر ہدایت' پیغمبر انسانیت' رسول رحمت' رسول شفقت' نماز میں جب قرآن پڑھتے' جب جنت کی آیت آتی تو پیغمبر کی آواز میں اور رنگ ہوتا' جب قیامت اور خدا کے قہر کی' جس میں اللہ کے عذاب کا تذکرہ ہوتا تو اس کو پڑھتے وقت آواز میں تبدیلی آجاتی۔

بی بی صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آقا ساری رات اسی آیت پر کھڑے رہے۔ رات کو نبی کریم ﷺ مصلے پر کھڑے ہوئے۔ صبح ہو گئی اور پیغمبر اسی آیت کو بار بار پڑھتے رہے اور روتے رہے۔ اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ اے اللہ اگر تو میری امت کو عذاب دے' اے قہار اگر تو ناراض ہو گیا تو تو جان اور تیرے بندے جانیں۔ اگر تو پکڑنے پر آگیا ہے تو مولیٰ تیری قہاریت

کے سامنے میں ڈرتا ہوں۔ اگر تو نے عذاب دینے کا فیصلہ کر لیا ہے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ مولی! اگر تو ساری امت کو بخش دے تو تجھے پوچھنے والا کوئی نہیں۔

میری اماں صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور انور ﷺ ساری رات اسی آیت کو بار بار دہراتے رہے اور آنسو بہاتے رہے۔

نبی کریم ﷺ ایک دفعہ اس آیت پر پہنچے۔ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔ ہچکیاں بندھ گئیں۔ مجرمو! ہٹ جاؤ تمہارے گناہوں کی بدبو برداشت نہیں ہوتی۔ مجرمو! ہٹ جاؤ تم جنت کے قابل نہیں ہو۔ دھکے دے کر ان کو جہنم میں بھیج دو۔

بی بیؓ فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ مصلی بھیگ چکا تھا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں' عائشہ! اس آیت نے محمد کا جگر ہلا کر رکھ دیا ہے۔

قرآن کے عاشق یہ لوگ تھے

امام اعظم ابو حنیفہؒ کے متعلق لکھا ہے کہ رمضان شریف میں اکسٹھ قرآن مجید ختم کرتے۔

عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانیؒ کے دیوانو! ہم بھی اولیاء اللہ کے غلام ہیں۔ پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے دس سال سوکھے ٹکڑے کھا کر مسافری کاٹ کر قرآن کو سینے سے لگایا۔ قرآن کی تعلیم کے لیے بغداد اور جیلان کا سفر فرمایا۔ پیران پیرؒ وعظ قرآن کا کرتے تھے' پیران پیرؒ رات کو تہجد کی دو رکعت میں پندرہ پارے تلاوت فرماتے تھے۔ پیران پیرؒ رمضان شریف میں ساٹھ قرآن کریم تلاوت فرماتے تھے۔ دودھ کے گیارہ پیالے نہیں پیتے تھے' ساٹھ قرآن تلاوت فرماتے تھے۔ اللہ ہمیں بھی اہل اللہ کا غلام بنائے۔ (آمین)

حضرت پیران پیرؒ کو قرآن سے عشق تھا۔ نبی کریم ﷺ رات کو

صحابہ کو چیک کرتے ' اپنے دیوانوں کو ' پروانوں کو ' مستانوں کو ' جانثاروں کو ' وفاداروں کو ' اپنے یاروں کو ' تابعداروں کو ' حب داروں کو ' دیکھوں کہ کیا کر رہے ہیں۔ تو دیکھتے کہ مسجد نبوی سے قرآن کی آواز آتی۔ قرآن کہتا ہے تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ۔ کملی والے رات کو آپ بھی بستر پر نہیں اور آپ کے غلام بھی بستروں پر نہیں ہوتے۔

قرآن کہتا ہے وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ رات کو محبوب بھی مصلے پر ہوتے ہیں ' آپ کی پوری جماعت بھی مصلے پر ہوتی ہے ' قرآن تائید کرتا ہے... آج جمعہ کا دن ہے اور جمعہ کے دن حضور ﷺ پر زیادہ درود پڑھا کرو۔ ان من افضل ایامکم یوم الجمعه ' فاکثروا علی من الصلوة فیه فان صلاتکم معروضة علی "۔ (ابوداؤد) فرمایا جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو۔ یہ ڈاک مدینے پہنچ جاتی ہے۔ اللہ ہمیں توفیق بخشے۔ (آمین)

تیس برس حضور ﷺ اسی قرآن کو لے کر گھر گھر گئے۔ حضور ﷺ اسی قرآن کو طائف میں لے کر گئے۔ اسی قرآن کو لے کر مکہ کی گلیوں میں آئے۔

آج تو ہمارے لیے انتظام ہے ' اہتمام ہے ' شامیانے لگائے جاتے ہیں ' بڑا آرام ہے ' بڑا انتظام ہے ' سایہ ہے ' مجمع آیا ہے ' حضور ﷺ خود بخود جا کر کنڈی کھٹکھٹاتے ' لوگ باہر آتے تو آپ ﷺ قرآن سناتے۔

سوق عکاظ ' ذوالمجنہ ' یہ میلے لگتے تھے۔ میلے کافر لگاتے تھے۔ پہلے میلے کافر لگاتے تھے اب پتہ نہیں کون لگاتے ہیں۔ ان میلوں میں طبلے ' ناچ گانے ہوتے۔ کوئی طبلہ بجا رہا ہوتا ' کوئی تالیاں بجا رہا ہوتا ' کوئی ناچ کر رہا ہوتا ' کوئی شراب پی رہا ہوتا۔ خدا کی قسم ایک مکہ کا یتیم ' در یتیم چوک میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھ رہا ہوتا۔ (سبحان اللہ)

اس دور میں کافر قرآن نہیں سننے دیتے تھے

کافر کہتے لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ کانوں میں انگلیاں دیتے' بھاگ جاتے' کہتے قرآن مت سنو۔ وَالْغَوْا فِیْهِ جب محمد کریم ﷺ قرآن سنائے تو شور مچاؤ' تالیاں بجاؤ' نعرے لگاؤ' ہوٹنگ کرو' ہائے ہائے کرو' لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ' شاید تم غالب ہو جاؤ۔ ادھر گالیاں' تالیاں' ادھر مصطفیٰ کریم ﷺ قرآن کی تلاوت کرتے۔ جو قرآن سن لیتا' دیوانہ بن جاتا' اکثر صحابہؓ مصطفیٰ ﷺ سے قرآن سن کر محمد ﷺ کے دیوانے بن گئے۔ (سبحان اللہ)

عظمت قرآن پر بات کر رہا ہوں۔ قرآن کی عظمت آپ کے دل میں بٹھا دوں۔

آج تو ایک طرف قرآن کی آواز ہوتی ہے دوسری طرف سینما ہوتا ہے' ریکارڈنگ ہوتی ہے۔

ادھر مسجد سے قرآن کی آواز آتی ہے' دوسری طرف مسجد کے نیچے میوزک کی دکان ہوتی ہے' وہاں سے کنجریوں کے گانے شروع ہوتے ہیں۔

آپ کو ایک واقعہ سنا کر حیران کر دوں' پچھلے دنوں میں لاہور بس میں جا رہا تھا۔ قاری عبدالباسط کی کیسٹ تھی۔ قاری عبدالباسط کو اللہ سلامت رکھے۔ (نوٹ: اس وقت قاری عبدالباسط صاحب زندہ تھے) بعض علماء فرمایا کرتے تھے' قرآن نازل عرب میں ہوا' استنبول میں لکھا گیا' مصر میں پڑھا گیا۔ اس ملک (برصغیر) میں محمد ﷺ کے قرآن کو سمجھا گیا۔ (بے شک)

نازل عرب میں ہوا۔ مکہ اور مدینہ میں آیا ہے۔ حضور ﷺ مکہ میں تو قرآن مکی ہے' محبوب مدینے میں تو قرآن مدنی ہے۔

نازل عرب میں ہوا' استنبول میں تحریر کیا گیا' مصر کو اللہ نے آواز دی

قرآن کا اثر دہریے پر

میں نے ایک واقعہ اخبار میں پڑھا ہے کہ جب صدر ناصر زندہ تھا' روس کے دورے پر گیا۔ خروچیف اس وقت وزیر اعظم تھا۔ روس دہریا ہے' خدا کا منکر ہے۔ ناصر قاری عبدالباسط کو ساتھ لے گیا۔ روس کے صدر نے کہا' یہ کون ہے؟ یہ عجیب ٹوپی اور عجیب چہرہ۔ ناصر نے کہا' یہ وہی ہے جس کے سینے میں محمد ﷺ کا قرآن ہے۔

میں نے اپنی آنکھوں سے سات سات سال کے بچے اس قرآن کے حافظ دیکھے ہیں۔

میں ایک دفعہ کہروڑپکا کے ایک مدرسہ میں گیا۔ ہماری آمدورفت اکثر مدرسوں میں ہوتی ہے۔ میں نے نو بچوں کی دستار بندی کروائی۔ ایک بچہ سات آٹھ سال کا تھا۔ ابھی اس کے دانت ٹوٹ رہے تھے اور وہ پورا قرآن یاد کر چکا تھا۔

میں نے چشتیاں میں ایک مدرسہ کا امتحان لیا۔ اسی (۸۰) لڑکیاں ایک سال میں قرآن کی حافظ اور چھ بچیاں دورہ تفسیر سے فارغ ہوئی تھیں۔

نہ گھبراؤ مسلمانو خدا کی شان باقی ہے
ابھی اسلام زندہ ہے ابھی قرآن باقی ہے

بی بی رابعہ بصری کے بارے میں' میں نے سنا ہے اپنے گھروں میں رہنے والو! شادی والو! بہنوں والو! ماؤں والو! بی بی رابعہ بصری روزانہ دو رکعت میں پورا قرآن تلاوت فرماتی تھیں۔ حضرت عثمانؓ کے ماننے والو! حضرت عثمانؓ روزانہ دو نفلوں میں پورا قرآن تلاوت فرماتے تھے۔

لوگوں کی موت

یہاں موت آتی ہے تو کسی کی پلاٹ پر' کسی کی دکان پر' کسی لڑائی میں'

کسی عورت پر' کسی اغواپر' کسی ڈاکے پر' کسی چوری پر' کسی کی شراب پر' کسی کی زناپر' حضرت عثمانؓ کی شہادت آئی تو اللہ کے قرآن پر۔ (سبحان اللہ)

شہید قرآن بنے' قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے۔

میرا حسینؓ شہید میدان ہے' میرا عثمانؓ شہید قرآن ہے۔ (سبحان اللہ) ہم دونوں کے غلام ہیں۔ اللہ ہمیں قرآن سے پیار عطا فرمائے۔ (آمین) میں نے چھوٹے بچے بھی قرآن کے حافظ دیکھے ہیں۔

صدیقؓ وفاروقؓ کے قرآن پڑھنے کا انداز

حضور کریم ﷺ رات کو مسجد نبوی میں تشریف لے گئے۔ ایک طرف فاروقؓ قرآن پڑھ رہا تھا' صدیقؓ آہستہ قرآن پڑھ رہا تھا' فاروقؓ اونچی آواز سے قرآن پڑھ رہا تھا۔ دونوں تہجد میں کھڑے تھے۔ صدیقؓ کی آواز آہستہ اور تلاوت کر رہے تھے' فاروقؓ کی آواز میں گھن گرج ہے' دھمک چمک ہے' آواز میں کڑک ہے' سننے والے میں بھڑک ہے' عجیب محمد ﷺ کا سبق ہے۔

صحابہؓ حضور ﷺ کے شاگرد

یہ دونوں شاگردان رسول ﷺ تھے۔ میں کہتا ہوں مصطفیٰ' خدا کے شاگرد ہیں۔ صحابہؓ مصطفیٰ ﷺ کے شاگرد ہیں۔ صحابہؓ نے حضور ﷺ سے قرآن پڑھا۔

صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے اکثر قرآن' نماز میں آقا ﷺ سے سن سن کر یاد کر لیا۔

حضرت ابی ابن کعبؓ یہ قاری قرآن ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ یہ مفسر قرآن ہیں۔ اصحاب صفہ دو سو دس صحابہؓ' یہ مصطفیٰ ﷺ کے شاگرد ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز اور صورت سب سے اچھی ہوتی ہے

میرے محبوب مکرم، نبی معظم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من نبی الا وھو حسن الصوت و حسن الصورۃ نبی کریم نے فرمایا جو بھی نبی آیا، اس کی آواز بھی شاندار تھی، اس کی شکل بھی شاندار تھی۔

صحابہ کہتے ہیں کہ جب حضورؐ قرآن پڑھتے تو ہم مست ہو جاتے۔ پتہ نہیں چلتا تھا کہ ہم جنت میں پہنچے ہوئے ہیں یا کہاں پہنچے ہوئے ہیں۔

قرآن تو حضورؐ سے سننے کے قابل تھا۔ سب کہو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ آؤ! قرآن محبوب کی زندہ نشانی ہے۔ محبوب کا نغمہ ہے، محبوب کا ہدیہ ہے، پیغمبر کا معجزہ ہے، حضورؐ کا تحفہ ہے، حضورؐ کا ورثہ ہے۔ دعا کرو خدا اس ورثے کی پوری امت کو قدر کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

میں اپنے کملی والے کے جوتوں میں پہنچوں تو پوچھوں کہ کملی والے میں نے بلڈنگ بنائی۔ میں کیا کروں؟ صوفہ سیٹ لے آؤں، ٹی سیٹ، واٹر سیٹ، فرنیچر لے آؤں، اس قسم کا انتظام کروں؟ مدینے سے آواز آئی ہے زینوا منازلکم بالصلوۃ و تلاوۃ القرآن فرمایا اپنے گھروں کو آباد کرو۔ تمہارے گھر اجڑے ہوئے ہیں۔ شراب ہے تو یہ لعنت ہے، زنا ہے تو یہ لعنت ہے، گانا ہے تو یہ لعنت ہے۔ فرمایا تمہارے گھروں پر لعنت برس رہی ہے۔ ان اپنے گھروں کو آباد کرو۔

محبوب کیسے آباد کریں؟ فرمایا بالصلوٰۃ و تلاوۃ القرآن تمہارے گھر سے نماز کی خوشبو آ رہی ہو اور قرآن کی تلاوت کی آواز آ رہی ہو۔ اگر خاوند ہے تو نماز پڑھ رہا ہو، اگر بیوی ہو تو قرآن پڑھ رہی ہو۔ بیٹی تلاوت کر رہی ہو، بیٹا عبادت کر رہا ہو۔ اللہ ہمیں ان چیزوں سے نوازے۔

آمین

دہریے پر قرآن کا اثر

تو صدر ناصر سے جب اس روس کے صدر.... نے پوچھا کہ یہ تمہارے ساتھ کون ہے تو صدر ناصر نے کہا کہ یہ شکل کا تو عجیب ہے' مگر یہ وہی ہے جس کے سینے میں میرے نبی کی کتاب زندہ موجود ہے۔ ناصر نے کہا کہ اجازت ہو تو تمہیں بھی سنوا دوں؟ تم نے گانے بجانے بہت کچھ سنا ہے۔ یہ تنبورے وغیرہ جو تم سنتے ہو۔

جب قاری عبدالباسط نے اپنے کان پر ہاتھ رکھ کر اَلرَّحْمٰنُ عربی لہجے میں شروع کی' ناصر کہتا ہے کہ میں نے خروچیف کے چہرے کی طرف دیکھا کہ بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ رو رہا تھا' کانپ رہا تھا۔ کہنے لگا ناصر میں نے آج تک ایسی آواز اور ایسی کتاب نہیں سنی۔ سمجھ تو نہیں آ رہی مگر دل میرا پگھلتا جا رہا ہے۔ پتہ نہیں اس میں کیا اثر ہے۔ صدر ناصر کہتا ہے کہ پھر جب بھی اس سے ملاقات ہوتی تو کہتا کہ اس کو وہی چیز سنائے۔ مجھے رات کو چین نہیں۔ وہی آواز میرے کانوں میں گونجتی ہے۔ قرآن میں آج بھی اثر ہے۔ ہم نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔

یہ سب کتابیں سب ورق بے کار کن
تمام کتابیں آگ میں جلاؤ سینہ حق

جو کتابیں قرآن حدیث سے ٹکرائیں' ان کو جلا دو۔ سینے کو قرآن سے بھر دو۔ دعا کرو اللہ ہمیں ایسی کتاب سے تعلق و محبت عطا کرے۔ (آمین)

طفیل بن عمرو کا واقعہ

ایک واقعہ سنا کر آپ کو تڑپاؤں۔ حضور کریمؐ کے زمانہ میں ایک آدمی آ رہا ہے۔ اس کا نام طفیل بن عمرو ہے۔ دوس قبیلے کا ہے' بہت بڑا امیر ہے' بڑا

لینڈ لارڈ ہے' بڑے پیسے والا ہے۔ ابو جہل نے دعوت دی اور ابو جہل کی دعوت پر آ رہا ہے۔ بڑے لشکر سے' بڑے ساز و سامان سے' بڑے احباب میں' بڑے اجتماع میں۔ راستے میں ابو جہل نے اس کے کانوں میں روئی ڈال دی۔ دونوں کانوں میں کپاس ڈالی تو اس نے کہا مجھے بہرہ کر رہے ہو؟ ابو جہل نے کہا کہ یہاں ایک محمد نامی شخص رہتا ہے۔ اس کی آواز میں جادو ہے' اثر ہے۔ لوگ کشاں کشاں اس کے ہو رہے ہیں' خاوند سنتا ہے تو بیوی کا خیال نہیں' بیوی اس کی بات سنتی ہے تو گھر چھوڑ دیتی ہے۔ والد سنتا ہے تو اس کو بیٹوں کی فکر نہیں۔ وہ عجیب انقلاب لا رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ خدا ایک ہے' لاشریک ہے۔ معبود' مسجود وہی ہے۔ مشکل کشا' حاجت روا وہی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ طواف کعبے کا کرو' سنت اللہ کی مانو' مصیبت میں خدا کو پکارو۔ ایسی باتیں کرتا ہے اور تین سو ساٹھ خداؤں کی تردید کرتا ہے۔ مہربانی کرو تم میرے مہمان ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم بھی اس کی آواز کا شکار ہو جاؤ اور مجھ سے بے زار ہو جاؤ اور اس کے تابعدار ہو جاؤ' پھر جنت کے حق دار ہو جاؤ۔ مگر قرآن کہتا ہے مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ جسے اللہ ہدایت دے' اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ ہدایت آجائے تو پھر دیر نہیں لگتی۔ چالیس سال یا صنم کہنے والا نیند میں یا صمد کہتا ہے تو جواب مل جاتا ہے' ہدایت آجاتی ہے۔

تبلیغی جماعت کا واقعہ

تبلیغی جماعت والوں نے بتایا کہ جب ہم نیویارک پہنچے' مغرب کی اذان کا وقت ہوا۔ ہم باوضو تھے' ہم نے نیویارک کے ایئرپورٹ پر پولیس کے سامنے ایک کونے میں اذان شروع کر دی۔ اللہ اکبر' اللہ اکبر' سریلی آواز تھی۔ ایک بہت بڑا آفیسر' جہاز کے عملے کا......... کھڑا تھا۔ وہ اذان سنتا سنتا قریب ہوتا گیا۔ ہم نے دیکھا کہ اذان بھی ہو رہی تھی اور اس کی آنکھوں

سے آنسو بھی جاری تھے۔ اذان پوری ہوئی تو کہنے لگا اذان دینے والے ادھر آؤ! یہ اسی محمدؐ کا نام ہے جو عرب میں آیا تھا۔ کہنے لگا ہاں! اسی کا نام ہے۔ کہنے لگا کمال ہے کہ ہم نے بہت انکار کیا' بہت مخالفت کی۔ قربان جاؤں محمد تیرے نام کی آواز میرے نیویارک میں گونج رہی ہے۔ کہنے لگا نماز بعد میں شروع کرنا' میں وضو کر کے آتا ہوں پہلے مجھے اسی محمدؐ کا کلمہ پڑھا دو۔ آج بھی اثر ہے۔

شاہ عبدالعزیزؒ اور پادری کا مناظرہ

اس قرآن کی عظمت کے لیے' اس قرآن کی حفاظت کے لیے یاد رکھو ہمارے بزرگوں نے بڑے مناظرے کیے ہیں۔

ایک پادری اپنی تورات پر' انجیل پر' مصالحہ لگا کر آیا۔ شاہ عبدالعزیزؒ کو آکر چیلنج دیا کہ تم کہتے ہو کہ ہماری کتاب سچی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہماری انجیل سچی ہے۔ آؤ دونوں کتابوں کو جمع کریں۔ تم قرآن لے آؤ' میں انجیل لے آتا ہوں۔ دونوں کتابوں کو آگ میں ڈالتے ہیں۔ جو کتاب جل جائے گی' وہ مذہب بھی غلط' کتاب بھی غلط۔ اس نے انجیل کو مصالحہ لگا رکھا تھا۔

شاہ صاحب نے نور بصیرت سے دیکھ لیا کہ اس نے خاص قسم کا مصالحہ لگا رکھا ہے۔ شاہ صاحب نے فرمایا..... کتابیں تو کاغذوں پر لکھی ہوئی ہیں۔ ہم اس کاغذ کو نہیں بلکہ جو اس کے اندر لکھا ہے' اس کو مانتے ہیں۔

انگریز! پادری صاحب! تم اپنی کتاب کو سینے سے لگاؤ۔ میں محمدؐ کے قرآن کو سینے سے لگاتا ہوں۔ تو عیسیٰؑ کا کلمہ پڑھ' میں محمدؐ کا کلمہ پڑھتا ہوں آگ جلا' دونوں چلتے ہیں' آگ میں چھلانگ لگاتے ہیں۔ کتابوں کو کیوں ڈالیں۔ کتابوں والے چلتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں نجات ملے گی تو قرآن کے ذریعہ سے ملے گی۔ (بے شک)

بس جی شاہ صاحبؒ نے چیلنج کیا تو پادری کانپ گیا۔ کہنے لگا نہیں۔ مجھے منظور نہیں۔ کیونکہ اس نے مصالحہ کاغذوں کو لگایا تھا وجود کو تو نہیں لگایا تھا۔

شاہ صاحب وضو کر کے تیار ہو گئے۔ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ آگ کا الاؤ بھڑک رہا تھا۔ شاہ صاحبؒ قسم اٹھا کر کہتے ہیں کہ جب میں آگ کے قریب گیا تو مجھے آگ سے جنت کی خوشبو آ رہی تھی۔ یہ شاہ عبدالعزیز ہے' عام آدمی نہیں۔

جنت کی خوشبو آئی۔ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس طرح اندازہ ہوا کہ عبدالعزیز! اگر خلیلؑ پر خدا آگ کو گلزار کر سکتا ہے تو محمدؐ کے غلام پر بھی گلزار کر سکتا ہے۔ (سبحان اللہ)

انجیل والا بھاگ گیا' قرآن والا کھڑا رہا۔ آج بھی قرآن میں وہی چیز موجود ہے۔ اللہ ہمیں اسی کتاب کو سینے سے لگانے کی توفیق دے۔ (آمین)

عظمت قرآن سنئے

حضور کریمؐ کی محفل میں خدا کی قسم قوالی نہیں ہوتی تھی۔ میرے ساتھ ناراض نہ ہونا۔ آپ کی محفل میں طبلے نہیں ہوتے تھے' گیت نہیں گائے جاتے تھے۔ میرے محبوب کی محفل میں قرآن کی تلاوت ہوتی تھی۔

قرآن سننا بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے

خدا کی قسم! مجھے حدیث یاد ہے۔ حضور نے ابی ابن کعب قاری قرآن کو کہا یا اُبَیُّ! لبیک یارسول اللّٰہ! اقرأ علی القرآن فرمایا ابی مجھے قرآن سناؤ۔ آج میرا دل چاہتا ہے کہ اپنے غلام سے قرآن سنوں۔

صحابی کہنے لگا کیف اقرأُ وقد انزل علیک؟ صاحب قرآن! ہم تو آپ سے قرآن سننے کے مشتاق ہیں۔ آپ کی خدمت میں' میں قرآن

کیسے پڑھوں؟ فرمایا انی احب ان اسمع من اصحابی میرا دل چاہتا ہے کہ اپنے یار سے خود قرآن سنوں۔

حضرت ابی کہتے ہیں کہ جب میں نے دو زانو ہو کر محبوب کی محفل میں قرآن شروع کیا "فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا" جب میں نے دو آیتیں پڑھیں اذا عینا رسول الله تذرفان صحابی کہتے ہیں کہ میں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو حضورؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ایک صحابی نے حضرت ابی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ کہنے لگا بس کر دیکھا نہیں حضورؐ رو رہے ہیں۔ حضورؐ نے اشارہ کیا کہ ابی تم قرآن پڑھتے رہو۔ تیرے قرآن پڑھنے سے مصطفیٰ کو مزہ آ رہا ہے۔ آج کی محفل قران کی تلاوت میں گزر جائے، حضورؐ خود صحابہ سے قرآن سنتے تھے۔

انگریز پر قرآن سننے کا اثر

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ہندوستان میں رام پور کی جیل میں تھے۔ جیل میں دانے دیئے گئے کہ ان کا آٹا پیسو۔ کہا گیا کہ عطاء اللہ تو باغی ہے۔ اس لیے تیری یہی سزا ہے کہ تو آج چکی پیس۔ بخاریؒ کہتے ہیں کہ مجھے مزہ آیا۔ میں نے رومال اتار کر رکھ دیا۔ وضو کر کے، بسم اللہ پڑھ کے میں نے چکی بھی پیسنی شروع کر دی اور سورہ یٰسین کی تلاوت بھی شروع کر دی۔ بخاری کہتا ہے کہ جب میں نے قرآن کو سوز سے آواز سے پڑھا تو سپرنٹنڈنٹ جیل قریب تھا۔ وہ اپنے گھر سے نکل آیا اور قریب آ کر روتا ہوا کھڑا ہو گیا اور جیل کا دروازہ کھلوا دیا۔ کہنے لگا عطاء اللہ! تمہیں تیرے نبی کی قسم ہے بس کر اتو نے دو آیتیں اور پڑھیں تو میرا جگر پھٹ جائے گا۔

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے سوز سے قرآن

پڑھا۔ ایک ہندو نے قرآن سنا۔ اس نے زور سے "اللہ" کہا' زمین پر گرا اور ختم ہو گیا۔ اس نے کہا اس آواز نے' اس قرآن نے میری زبان پر بے اختیار اللہ کا نام بھی جاری کر دیا اور میری جان بھی پرواز کر گئی۔ قرآن عجیب کتاب ہے بھائی!

عظمت قرآن سنئے۔ دعا کرو اللہ ہمیں اسی قرآن سے تعلق عطا فرمائے۔ (آمین)

دین سے دور رہنے والوں کا حال

ایک بات آپ کو سناؤں! گھبرا جاؤ گے۔ میں بس میں لاہور جا رہا تھا۔ باوضو کھڑا ہوں' قرآن کی تلاوت کی کیسٹ چل رہی تھی۔ ڈرائیور بھی جھوم رہا تھا۔ ساری سواریاں بھی دم بخود ہیں۔ میں ڈرائیور کے قریب جا بیٹھا۔ میں نے کہا کہ میں مبارک باد دینے آیا ہوں۔ پہلی بس ہے جس میں محمدؐ کے قرآن کی تلاوت چل رہی ہے اور گھنٹوں سے یہ چل رہی ہے اور تیرے پاس یہی کیسٹیں ہیں۔ میں نے ڈرائیور سے پوچھا کہ تو کون ہے' کس خیال کا ہے' کہاں سے ہے؟

اس نے کیسٹ کا بٹن بند کیا اور مجھے کہا مولانا قریب آیئے۔ پھر اس نے بس کو روک کر اشارہ کیا کہ یہ جو آدمی پتلون پہن کر بیٹھا ہے' اس نوجوان نے دو دفعہ کھڑے ہو کر کہا ہے کہ اب تو سر میں درد شروع ہو گیا ہے۔ اب اس کیسٹ کو بند کر دو۔ اللہ کی قسم! اس نے اشارہ کر کے کہا کہ یہ نوجوان کہتا ہے۔ میں نے کہا کہ اس کا کرایہ میں دے دیتا ہوں' اس کو بس سے اتار دو۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں خدا کا عذاب نہ آ جائے۔

اس نے ڈرائیور سے دو دفعہ کہا کہ ڈرائیور اس کو بند کرو سر میں درد شروع ہو گیا' کوئی گانوں کی کیسٹ لگاؤ' ہم یہ نہیں سننا چاہتے۔ (استغفراللہ)

کیوں نہ ہمارے اوپر خدا کا عذاب آئے؟

اسلام کے نام پر حاصل کیے گئے ملک کی اسمبلی کا حال

صدر ایوب کے دور میں جب تمہاری اسمبلی کا اجلاس ہوا تو ایک ممبر نے کہا کہ اس ملک میں آئین قرآن ہونا چاہیے۔ اس نے کہا This is old book! یہ پرانی کتاب ہے۔ اس کی اب ضرورت نہیں یہ تمہاری مسلمان اسمبلی میں کہا گیا۔

۱۹۷۳ء میں تمہارے قرآن کو گولیاں ماری گئیں۔ سرحد اور میرپور خاص میں پاخانے سے پچاس قرآن مجید نکالے گئے۔ اللہ معاف فرمائے (آمین) دعا کرو اللہ ہمیں اس کی بے ادبی سے بچائے۔ (آمین)

عظمت قرآن سنئے۔ یہ شعائر اللہ ہے' کلام اللہ ہے۔ کتاب اللہ' رسول اللہ' بیت اللہ' صلوۃ اللہ' یہ شعائر اللہ' خدا کی نشانیاں ہیں۔ اس کا محافظ آپ اللہ ہے۔

ہمارے علماء کے دل میں قرآن کی قدر

مولانا شمس الدین جو نظام العلماء' جمعیت العلماء کے عہدیدار اور بلوچستان کے سپیکر بھی تھے' وہ شہید ہوئے تو قرآن پر۔ کسی نے بلوچستان میں قرآن شائع کیا' جس میں زیر زبر کا فرق تھا۔ تحریف تھی۔ شمس الدین نے چار ہزار نسخے خرید کر گھر رکھ لیے۔ فرمایا جب تک شمس الدین زندہ ہے' مصطفیٰ کے قرآن کے ایک نقطے میں غلطی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ (سبحان اللہ)

حتیٰ کہ وہ وزیر علی کے ہاتھ سے پستول کا نشانہ بنا۔ شہید تو ہو گیا مگر قرآن کی عظمت میں فرق نہ آنے دیا۔ میں شمس الدین کو بھی شہید قرآن کہتا ہوں۔ قرآن کی وجہ سے شہید ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس عطا کرے۔ آمین

قرآن کا انکار کرنے والوں کو اللہ کا چیلنج

دوستو! یہ کتاب رہے گی، بہت لوگ بدلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کچھ اس کے معانی بدل رہے ہیں، کچھ ایسی تفسیریں لکھی گئیں کہ عرب میں بھی ان پر پابندی لگ گئی۔ اللہ ہمیں صحیح کتاب سمجھنے کی توفیق دے۔ (آمین)

کچھ لوگوں نے اس کو بکری کے حوالے کیا لیکن کچھ ہو جائے، قرآن باقی رہے گا۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ اللہ فرماتے ہیں کہ تمہیں اگر کوئی شک ہے کہ قرآن میری کتاب نہیں تو تم بھی ایسی کتاب لے آؤ۔ فرمایا وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ خدا کے سوا سارے ایک ہو جائیں فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا ایسی کتاب نہیں لا سکتے۔ ہر گز نہیں لا سکتے۔ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ جو قرآن میں شبہ کرے، اس کے لیے وہی آگ ہے جو کافروں کے لیے ہے جو قرآن میں شبہ کرے کہ یہ خدا کی کتاب نہیں یا کہے کہ قرآن بدل گیا ہے، وہ کافر ہے۔ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا، قرآن کہہ رہا ہے۔ اللہ ہمیں اس پر یقین عطا فرمائے۔ (آمین)

طفیل بن عمرو دوسی کے کان میں ابو جہل نے روئی ڈال دی۔ یاد ہے؟ ابو جہل نے بڑا کھانا وغیرہ کھلایا، پانی پلایا، اس کو سلایا۔ اس نے ابو جہل سے کہا کہ تم مجھے بہرہ کر رہے ہو، کانوں میں انگلیاں ڈال رہے ہو، یہ کیا ہے؟ ابو جہل نے کہا کہ یہاں میرا ایک بھتیجا ہے، محمد اس کا نام ہے۔ اس کا کام یہ ہے جو اس کی زبان سے اس کا پیغام سنتا ہے، وہ ہمارا نہیں رہتا، وہ اس کا بن جاتا ہے۔

مجھے خطرہ ہے کہ تو بھی شکار نہ ہو جائے' مجھ سے بیزار نہ ہو جائے' تو بھی اس کا تابعدار نہ ہو جائے۔ طفیل بن عمرو دوسی کہتا ہے کہ میں نے دایاں پہلو بدلا تو روئی کا پھایا نکل گیا۔ میں کہتا ہوں یہ پھایا نہیں نکلا' رحمت کا دروازہ کھل گیا' ہدایت کا دروازہ کھل گیا' اللہ کی طرف سے ہدایت کا راستہ مل گیا۔ (سبحان اللہ) طفیل بن عمرو کہتا ہے کہ مجھے نیند نہ آئے۔ ابو جہل نے کہا کہ ادھر کعبے کی طرف نہ جانا' کعبے میں جو ہوتا ہے اس کی آواز تمہارے کانوں میں نہ پڑ جائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

عظمت قرآن

محترم قارئین! "عظمت قرآن" پر فی الحال حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ کی یہی تقریر دستیاب ہوئی ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے لیکن اس کے ساتھ مزید معلوماتی مواد آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ اس سے آپ کو بہت فائدہ ہوگا۔ (مرتب)

قرآن اور خاندان رسالتؐ

حضرت علی اور امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم مشہور کاتبین قرآن و حفاظ و قراء میں سے تھے ان حضرات کے لکھے ہوئے قرآن موجود ہیں۔

مفسرین قرآن میں حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ (رسول کریم کے چچازاد بھائی) سب سے بڑے مفسر مانے گئے ہیں۔ ابن عباسؓ کا لقب جرالامتہ اور ترجمان القرآن تھا۔ ازواج مطہرات میں امہات المومنین حضرت عائشہؓ، حضرت ام سلمہؓ حضرت حفصہؓ حافظ و قاری و مفسر تھیں۔ حضرت ام سلمہؓ قرآن بالکل رسول کریم ﷺ کے طرز پر پڑھتی تھیں۔

ابوبکر عاصم بن ابی النجود (جو قراء سبعہ میں سے ہیں) کا سلسلہ تلمذ حضرت علیؓ سے بھی ملتا ہے کیونکہ یہ شاگرد تھے ابو عبدالرحمٰن بن حبیب السلمی کے اور ابو عبدالرحمٰن نے حضرت علیؓ سے قرات سیکھی۔

امام زین العابدینؒ بن امام حسینؓ قاری بھی تھے اور قرآن بھی لکھتے تھے۔

امام باقر بن امام زین العابدین مشہور قراء میں سے تھے۔

امام جعفر صادقؒ بن امام باقرؒ بڑے مشہور قاری تھے۔ ابو عمارہ بن حبیب الزیات معروف بہ حمزہ (جو قراء سبعہ میں سے ہیں) امام جعفر کے شاگرد تھے اور امام جعفر کا سلسلہ سند ان کے جد اعلیٰ حضرت علیؓ اور حضرت ابی کعبؓ سے ملتا ہے۔

عبداللہ بن عباس، صاحب تفسیر ہیں، امام باقر بھی صاحب تفسیر ہیں ان کے لکھے ہوئے قرآن موجود ہیں۔ مشہور قاری نافع بن عبدالرحمٰن شاگرد تھے شعبہ بن نصاح کے اور شیبہ شاگرد تھے ابن عباس کے۔

مشہور مفسرین امام مالک و سفیان ثوری امام جعفر کے شاگرد تھے۔

امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر قاری تھے اور قرآن لکھتے تھے۔

مشہور امام و مفسر و محدث و مجتہد و فقیہ امام حسن بصری نے ام المومنین ام سلمہؓ کا دودھ پیا تھا۔ صوفیاء ان کو حضرت علی کا شاگرد کہتے ہیں۔ محدثین کو اس میں کلام ہے۔ مگر امام حسن کے فیض یافتہ ہونے میں شک نہیں۔

حدیث قرآن ہی کی تفسیر ہے۔ اصطلاح محدثین میں اصح الاسانید اس روایت کو کہتے ہیں جس کو امام زین العابدینؒ اپنے والد ماجد امام حسینؓ اور انہوں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ نے قرآن کی آیتوں کا شمار کیا۔ امام جعفرؒ نے آیات کی تقسیم بتائی کہ اس قدر آیات جہاد ہیں اور اس قدر معاملات وغیرہ کی۔

غرض ہر ملک اور ہر زمانہ میں خاندان رسالت سے قرآن کی خدمت ہوتی رہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن کے ان مشہور سات قراء میں ہیں جو صحابہ میں ممتاز تھے۔ قراء صحابہ میں ابی بن کعبؓ کو اقراء القوم کا خطاب

تھا۔ خاندان رسالت میں انہی کی قرات تھی۔

شیعہ مذہب کی مستند کتاب اصول کافی کی کتاب فضل القرآن باب النوادر میں امام جعفر صادقؒ کی حدیث ہے (اما نحن فنقرء علی قراۃ ابی یعنی ہم ابی بن کعبؓ کی قرات پر قرآن پڑھتے ہیں۔

مولوی سید محمد ہارون خان مجتہد اپنی کتاب علوم القرآن مطبوعہ یوسفی دہلی ۱۹۱۳ء میں لکھتے ہیں! "قاریان قرآن جن کی قرات پر اعتماد ہو سکتا ہے ان میں سے ایک ابو جعفر یزید بن قعقاع ہے جو عبداللہ بن عباس کا شاگرد ہے اور وہ ابی بن کعب کا اور وہ رسول اللہ کا۔

دوسرا نافع بن عبدالرحمٰن ہے اس نے ابو جعفر سے پڑھا ہے اور نیز شیبہ بن نصاح سے اور یہ شاگرد ہیں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے۔

تیسرا عاصم ہے جس کی دو روایتیں ہیں ایک روایت حفص بن سلیمان بزار سے۔ دوسری ابو بکر بن عیاش سے۔

چوتھا حفص ہے اس کی چار روایتیں ہیں۔

پانچواں حمزہ بن حبیب الزیات ہے جس کی سات روایتیں ہیں۔

چھٹا ابو الحسن علی بن ہمزہ کسائی ہے جس کی چھ روایتیں ہیں۔

ساتواں خلف بن ہشام بزار ہے۔

آٹھواں ابو عمرو بن علاء ہے جس کی تین روایتیں ہیں۔

نواں یعقوب ہے جس کی تین روایتیں ہیں۔

دسواں عبداللہ بن عامر ہے

جن میں سے سات زیادہ مشہور ہیں۔ عاصم جن کا ذکر انہوں نے نمبر تین پر کیا ہے۔ ان کا سلسلہ تلمذ حضرت علیؓ سے بھی ہے کیونکہ عاصم نے ابو عبدالرحمٰن بن خلیب السلمی کی بھی شاگردی کی ہے اور ابو عبدالرحمٰن حضرت علیؓ کے شاگرد تھے اور امام القراء حمزہ (جو قراء سبعہ میں ہیں) امام جعفر صادقؒ

کے شاگرد تھے۔

قرائے صحابہؓ

عہد رسالت و زمانہ خلافت میں جو کوئی بھی قرآن سیکھتا تھا وہ باقاعدہ پڑھتا تھا اسی طرح سبھی قاری تھے۔ اس جماعت میں جنہوں نے مکمل قرآن باقاعدہ حفظ کیا زیادہ مشہور اصحاب ذیل تھے۔

ابو بکر صدیق، عمر بن الخطاب، عثمان بن عفان، علی ابن ابی طالب، ابی بن کعب، ابن مسعود، زید بن ثابت، ابو موسیٰ اشعری، ابو الدرداء، سالم، طلحہ، زبیر، سعد، حذیفہ، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن الزبیر، عمرو بن العاص، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عبدالرحمان بن عوف، ابو عبیدہ بن الجراح، خالد بن الولید، عبادۃ بن الصامت، معاویہ بن ابی سفیان، عبداللہ بن السائب، ابو زید، مجمع بن جاریہ، سلمہ بن مخلد، تمیم الداری، عقیب بن عامر، انس بن مالک، عیاش، ابو الحارث، عبداللہ بن عباس قرشی، فضالہ بن عبید انصاری، واثلہ بن الاسقع، امام حسن، امام حسین رضی اللہ عنہم

صحابیات میں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت ام سلمہ، ام ورقہ بن نوفل۔ رضی اللہ عنھن

ان مشاہیر میں سات اصحاب ایسے ہیں جن کی سند سب سے زیادہ مسلم ہے۔ من جملتهم سبعة اعلام دارت عليهم اسانيد القران وذكروا فى صدور الكتب والاجازات عثمان بن عفان وعلى ابن ابى طالب وابى بن كعب وعبدالله بن مسعود و زيد بن ثابت و ابو موسى الاشعرى وابوالدرداء۔

ان میں ابی بن کعب کا خطاب اقرء القوم تھا۔ خاندان رسالت میں

انہیں کی قرائت رائج تھی۔ امام جعفر صادق کا قول ہے امانحن فنقراء علی قراءۃ ابی ہم ابی بن کعب کی قرات پر قرآن پڑھتے ہیں۔

ام المومنین ام سلمہؓ قرآن مجید رسول کریم ﷺ کے طرز پر پڑھتی تھیں۔

علوم القرآن

قرآن مجید علوم کا مخزن و معدن ہے۔ قاضی ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف ابن العربی ۵۴۲ھ نے لکھا ہے کہ "قرآن میں ستر ہزار علوم ہیں" ائمہ و علماء کی تصانیف و تفاسیر کو جو شخص مطالعہ کرے گا وہ اس قول کی صداقت کو تسلیم کرلے گا۔ یہ تو اپنوں کی رائے ہے اغیار سے سنئے

ڈاکٹر مورنس فرانسیسی نے لکھا ہے کہ:۔ یہ کتاب (قرآن) تمام آسمانی کتابوں پر فائق ہے بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قدرت کی ازلی عنایت نے انسان کے لیے جو کتابیں تیار کی ہیں ان میں سب سے بہترین کتاب ہے۔ اس کے نغمے انسان کی خیر و فلاح کے لیے فلاسفہ یونان کے نغموں سے کہیں اچھے ہیں۔ خدا کی عظمت سے اس کا حرف حرف لبریز ہے۔ قرآن علماء کے لیے ایک علمی کتاب شائقین علم نعت کے لیے ذخیرہ لغات، شعراء کے لیے عروض کا مجموعہ اور شرائع و قوانین کا عام انسائیکلو پیڈیا ہے، مسلمانوں کو اس کتاب کے ہوتے ہوئے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں۔ اس کی فصاحت و بلاغت انہیں سارے جہان کی فصاحت و بلاغت سے بے نیاز کئے ہوئے ہے۔ یہ واقعی بات ہے اور اس کی واقعیت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ بڑے بڑے انشاء پردازوں اور شاعروں کے سر اس کتاب کے آگے جھک جاتے ہیں اس کے ایسے عجائبات ہیں جو روز بروز نئے نئے نکلتے رہتے ہیں اور اس کے ایسے اسرار ہیں جو کبھی ختم نہیں ہوتے۔

پروفیسرڈیوزٹ لکھتے۔ ہم پر واجب ہے کہ اس امر کا اعتراف کریں کہ علوم طبیہ ' فلکیہ ' فلسفہ و ریاضیات وغیرہ جو قرن دہم میں یورپ تک پہنچے وہ قرآن سے مقتبس ہیں اور اسلام کی بدولت ہیں۔

میرا کیا منہ ہے جو قرآن کے متعلق کچھ لکھ سکوں۔ یہ کام متبحر فضلا بھی مشکل سے سرانجام دے سکتے ہیں۔ اس قسم کی کتابیں شائع ہو چکی ہیں کہ قرآن مجید سے کس کس طرح کن کن علوم کا استنباط کیا جاتا ہے اور کون کون سے علوم موجود ہیں میری تحقیقات و معلومات اس معاملہ میں بمنزلہ صفر کے ہے۔ میں بطور نمونہ اشارۃ چند علوم کا ذکر کرتا ہوں۔

علم الحساب

اس علم کے اصول میں دو چیزیں ہیں۔ عدد صحیح اور عدد مکسر' جو عدد صحیح ہیں وہ حساب میں یا جمع کی صورت میں ہوتے ہیں یا تفریق کی یا ضرب کی' یا تقسیم یا تنصیف یا تضعیف کی۔ باقی قواعد انہیں کی فروع ہیں۔

تفریق:- فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا

ضرب:- مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ الخ

تقسیم:- يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ الخ۔

علم تعبیر رویا

اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا الخ۔ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا الخ۔

علم بدیع

صنعت مراعاۃ النظیر:۔ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ الخ
صنعت عکس:۔ یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی

علم عروض

بحر رمل:۔ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ (فاعلاتن فاعلاتن فاعلان)
بحر متقارب:۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْر (فعلن فعلن فعولن فعول)

علم الامثال

اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ الایہ

علم القیافہ

یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ نَظَرَ الْمَغْشِیِّ الخ

علم الصرف

قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا۔ دَسّٰهَا کی اصل دسس ہے۔ جب کئی حرف ایک صورت کے جمع ہو جائیں تو تحقیقاً ایک کو کسی دوسرے حرف سے منجملہ حروف ابدال کے بدلنا بہتر ہوتا ہے لہٰذا ایک سین کو الف سے بدل لیا گیا۔

علم الرجال

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَائِهِمْ

علم الاخلاق

إنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ۔ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

یہ علم ایسی وسعت کے ساتھ قرآن مجید میں ہے کہ یہ مختصر اس کے مجمل بیان کی بھی متحمل نہیں ہو سکتی۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے لکھا ہے، اخلاقی احکام جو قرآن میں ہیں اپنی جگہ پر کامل ہیں۔

علم التشریح

فَإِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ الخ

علم النفس

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا الخ

جغرافیہ

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ الخ

ہیئت

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَّجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِيرًا الآیۃ

علم التاریخ

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ الخ

علم المعیشت

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ الخ

علم درایت

إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ الخ

علم تجوید

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

غرض کثیر التعداد علوم ہیں جو قرآن سے لیے گئے ہیں اگر کوئی بنظر انصاف تاریخ وفقہ اسلام پر نظر کرے تو یہ امر اس پر کما حقہ ظاہر و باہر ہو جائے گا۔

علوم التفسیر

قرآن مجید کے سمجھنے اور اس کی تفسیر کے لیے جن علوم کی ضرورت ہے آئمہ نے ان کی تعداد تین سو سے زیادہ مقرر کی ہے ہر علم پر مختلف زبانوں میں ضخیم مجلدات تصنیف ہوتی رہی ہیں۔ مسلمانوں نے قرآن اور قرآن کے متعلق علوم اور قرآن کی تفسیر اور اس کے متعلق علوم کی بے نظیر حفاظت کی ہے۔ نمونہ کے طور پر چند علوم کے نام لکھے جاتے ہیں۔ علم آیات متشابہات، علم مدنی مکی، علم سبب نزول، علم موافقات صحابہ، علم اسمائے قرآن دسور، علم جمع و ترتیب قرآن، علم وقف وابتدا، علم آداب تلاوت، علم غریب۔ علم ضمائر، علم افراد و جمع، علم محکم و متشابہ، علم بدیع، علم فواصل آیات، علم فواتح، علم مناسبتہ، علم استنباط علوم، علم ناسخ و منسوخ، علم آیات محتملہ، علم تشبیہ و استعارات، علم امثال القرآن، علم قرات وغیرہ وغیرہ، ان علوم پر ... سو سے زیادہ تصانیف ہیں۔

خصوصیات قرآن

(۱) قرآن وہ کتاب ہے جو صاف لفظوں میں دعویٰ کرتی ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور خدا کا کلام ہوں۔

(۲) قرآن وہ کتاب ہے جس کو ایسی مقدس ہستی نے پیش کیا ہے کہ جس کے وجود باوجود سے کسی کو انکار نہیں اور جس کی مقدس زندگی ہر قسم کے دھبوں سے پاک ہے۔

(۳) قرآن وہ کتاب ہے جس نے انتہادرجہ کے تاریک زمانہ میں نازل ہو کر دنیا میں ظاہری و باطنی روشنی پھیلائی اور علم و عدل و تہذیب و تمدن کا علم بلند کیا۔

(۴) قرآن وہ کتاب ہے جس نے نہایت زور کے ساتھ صاف صاف الفاظ میں تمام خلاف عدل و تہذیب امور اور تمام معاصی کی تردید کی۔

(۵) قرآن وہ کتاب ہے جس نے صاف الفاظ میں تمام بھلائیوں کو بیان کیا ہے۔

(۶) قرآن وہ کتاب ہے جو علوم و شرائع کا سرچشمہ ہے۔

(۷) قرآن وہ کتاب ہے جس کی مثل فصاحت و بلاغت معنی و مطالب کسی اعتبار سے کوئی نہیں بنا سکا۔

(۸) قرآن وہ کتاب ہے جس نے ہر قسم کے مضامین کو تہذیب و متانت سے ادا کیا ہے۔

(۹) قرآن وہ کتاب ہے جو اپنے زمانہ نزول سے آج تک ہر طرح محفوظ ہے۔

(۱۰) قرآن وہ کتاب ہے جس کی زمانہ نزول سے آج تک کی صحیح تاریخ مدون و مرتب ہے۔

(۱۱) قرآن وہ کتاب، ہے جس کی شرح سے صدہا علوم وجود میں آئے!

(۱۲) قرآن وہ کتاب ہے کہ اس کے لکھنے والوں کی مسلسل سند قرآن کے زمانہ نزول سے آج تک موجود ہے۔

(۱۳) قرآن وہ کتاب ہے کہ جس کے لاکھوں قاری رسول کریم ﷺ تک اپنی

سند مسلسل رکھتے ہیں اور یہ اسناد ابتداء سے آج تک ہزاروں میں محفوظ ہیں۔

(۱۴) قرآن وہ کتاب ہے کہ اسکی شروح علم حدیث و علم تفسیر و علم فقہ کے علماء اپنی اسناد مسلسل رسول کریم ﷺ تک رکھتے ہیں اور ان کی اسناد مسلسل ہر زمانہ اور ہر ملک میں کتب سیر و تواریخ میں شائع ہوتی رہی ہیں۔

(۱۵) قرآن وہ کتاب ہے کہ اس سے قوانین دیوانی و مال و فوجداری و زراعت و صناعت، تجارت و عبادات و اعتقادات و معاملات وغیرہ وغیرہ کے متعلق لاتعداد مسائل نکالے گئے ہیں۔ صرف امام ابو حنیفہؒ نے تیرہ لاکھ مسائل نکالے ہیں۔ باقی صدہا ائمہ گزرے ہیں۔

(۱۶) قرآن وہ کتاب ہے جس کے ترجمہ پر ہر زمانہ میں ہر ملک اور ہر قوم کے موافق و مخالف علماء متفق رہے ہیں۔

(۱۷) قرآن وہ کتاب ہے جس سے ایک عالم متبحر اور ایک ان پڑھ دونوں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

(۱۸) قرآن وہ کتاب ہے جس کے پڑھنے سے جی نہیں اکتاتا۔

(۱۹) قرآن وہ کتاب ہے جو حروف و الفاظ ثقیلہ و محاورات و امثال رکیکہ سے پاک ہے۔

(۲۰) قرآن وہ کتاب ہے جس کے حاملوں، کاتبوں، قاریوں کی مسلسل لائف موجود ہے اور اسکی شروح و علوم متعلقہ کے حاملوں کی بھی صحیح لائف مسلسل موجود ہے جس کا علمائے غیر کو اعتراف ہے۔

(۲۱) قرآن وہ کتاب ہے جس کی تلاوت ہمیشہ سے چوبیس گھنٹے دنیا میں جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گی۔

(۲۲) قرآن وہ کتاب ہے جس پر عمل چوبیس گھنٹے دنیا میں ہمیشہ سے جاری ہے اور ہمیشہ تک جاری رہے گا

(۲۳) قرآن وہ کتاب ہے جس کی حفاظت کا خود خداوند ذوالجلال نے وعدہ فرمایا

ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون ہم نے یہ ذکر (قرآن) نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں لایاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید (جھوٹ اس میں داخل نہ ہو سکے گا نہ آگے نہ پیچھے کیونکہ اس کو خداوند حکیم نے نازل فرمایا ہے)۔ سرولیم میور نے لکھا ہے (لائف آف محمد میں) دنیا میں آسمان کے نیچے قرآن کے علاوہ اور کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں ہے جس کا متن ابتداء سے لے کر اس وقت تک تحریف سے پاک رہا ہو ہم قرآن کو بالکل اسی طرح محمد کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کا مجموعہ یقین کرتے ہیں جس طرح مسلمان اسے خدا کا کلام سمجھتے ہیں یعنی اس کے غیر محرف ہونے کا یقین کامل ہے۔

(۲۴) قرآن ایسی کتاب ہے جو تمام عالم میں شائع ہے لیکن ایک لفظ کا بھی اختلاف نہیں۔

(۲۵) قرآن وہ کتاب ہے جس نے پہلے پہل ملوکیت وملوک پرستی کی تردید کی اور شوریٰ کو قائم کیا۔

(۲۶) قرآن وہ کتاب ہے جس کی تعلیم فطرت انسانی اور عقل سلیم کے موافق ہے۔

(۲۷) قرآن وہ کتاب ہے جس نے توحید خالص کو شائع کیا۔

(۲۸) قرآن وہ کتاب ہے جس نے مساوات کو قائم کیا۔

(۲۹) قرآن وہ کتاب ہے جس نے سرمایہ داری کی مذمت کی۔

(۳۰) قرآن وہ کتاب ہے جس نے استعمار پرستی اور جوع الارض کے لیے جنگ کرنا حرام قرار دیا۔

(۳۱) قرآن وہ کتاب ہے جس نے مکمل قانون وراثت' موافق عقل و فطرت پیش کیا۔

(۳۲) قرآن وہ کتاب ہے جس نے عورتوں کا احترام اور ان کے حقوق قائم کیے۔

(۳۳) قرآن وہ کتاب ہے جس نے غلاموں کے لیے آزادی کا دروازہ کھولا۔

(۳۴) قرآن وہ کتاب ہے جس نے تحقیق و تدقیق و اکتشافات علمیہ کا دروازہ کھولا۔

(۳۵) قرآن وہ کتاب ہے جس نے فرد اور جماعت دونوں کے لیے ترقی کی راہ کھولی اور مناسب ضوابط پیش کئے۔

(۳۶) قرآن وہ کتاب ہے جو ایسی زبان میں ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ تک زندہ رہے گی اور دنیا کی زبانوں میں سب سے زیادہ وسیع اور باقاعدہ اور خوبصورت ہے۔

(۳۷) قرآن وہ کتاب ہے جس کی مُنَزَّلٌ مِنَ اللہ ہونے میں کسی اسلامی فرقے کو شک نہیں۔

(۳۸) قرآن وہ کتاب ہے جو صاحب کتاب کی حیات میں حفظ و تعلیم و تحریر و عمل ہر طرح سے اکثر اقطاع عالم میں شائع ہو گئی تھی۔

(۳۹) قرآن وہ کتاب ہے جس کی تفسیر و تشریح خود صاحب کتاب نے کی اور لکھائی صاحب کتاب کے شاگردوں نے اس کو قلمبند کیا اور ان بزرگوں نے خود بھی اس کی تفسیر کی۔

(۴۰) قرآن وہ کتاب ہے جس کی شروح کی حفاظت و نصرت کے لیے صدہا علوم ایجاد ہوئے۔

(۴۱) قرآن وہ کتاب ہے جس کو حفظ و تعلیم و کتابت و قدامت عمل غرض ہر طرح پر کامل طور پر تواتر حاصل ہے۔

معلومات

(۱) امام شافعیؒ کا قول ہے کہ بسم اللہ ہر سورت کا جزو ہے اور خصوصاً سورہ فاتحہ کا۔ امام اعظمؒ کا قول ہے کہ نہ کسی سورت کا جزو ہے نہ الحمد کا۔ البتہ جزو قرآن یا

آیت سورہ نمل ہے۔

(۲) تعوذ دعا ہے۔ قرآن نہیں۔　(۳) اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کثرت سے صحیح روایات میں یہی الفاظ آئے ہیں۔

(۴) لفظ اللہ قرآن میں (۲۵۸۴) مرتبہ آیا ہے۔

(۵) بعض نے لکھا ہے کہ جن سورتوں کی ابتدا حروف مقطعات سے ہے بجز بقرہ اور آل عمران کے وہ سب مکی ہیں۔ علقمہ سے روایت ہے کہ جن سورتوں میں یاایھاالناس یا یابنی آدم سے خطاب کیا گیا ہے وہ مکی ہیں اور جن میں یا ایھا الذین امنوا سے خطاب ہے وہ مدنی ہیں۔ ایسی ہی روایت میمون بن مہران سے ہے۔

(۶) مکی سورتوں میں اعتقادیات زیادہ ہیں مثلاً تعلیم توحید ذات وصفات و اثبات رسالت' بت پرستی اور اوہام پرستی کی مذمت' مدنی سورتوں میں احکام زیادہ ہیں۔

(۷) سورتوں کی ابتدا تین قسم سے ہے

خدا کی ثنا و صفت کے ساتھ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اول صفات جمالیہ کا ثبوت' دوم صفات ذمیمہ سے تنزیہہ و تقدیس' پانچ سورتوں کو تحمید و تقدیس سے شروع کیا ہے۔ فاتحہ' انعام' کہف' سبا' فاطر اور دو کو لفظ تبارک سے (فرقان' ملک) ان میں اثبات صفات ہے۔

سات سورتوں کو لفظ سبحان سے شروع کیا ہے (بنی اسرائیل' حدید' حشر' الصف' جمعہ' تغابن' اعلیٰ)

انتیس سورتوں کو حرف تہجی سے شروع کیا ہے۔

دس سورتوں کو بلفظ ندا شروع کیا ہے۔ پانچ کو ندا رسول سے (احزاب' طلاق' تحریم' مزمل' مدثر) پانچ کو ندائے امت سے (نساء' مائدہ' حج' حجرات' ممتحنہ) تیئس سورتوں کو جملہ خبریہ سے شروع کیا ہے۔

پندرہ سورتوں کو قسم سے شروع کیا ہے۔

سات سورتوں کو شرط سے شروع کیا ہے۔ (واقعہ' منافقون' تکویر' انفطار' اشقاق' زلزال' نصر)

چھ سورتوں کو بصیغہ امر شروع کیا ہے (قل اوحی' اقراء' کافرون' اخلاص' فلق' ناس)

چھ سورتوں کو بصیغہ استفہام شروع کیا ہے۔ (ھل اتی' نباء' ھل اتک' الم نشرح' الم تر' ارائیت)

تین سورتوں کو بدعا سے شروع کیا ہے (تطفیف' ہمزہ' لھب)

ایک سورت کو تعلیل سے شروع کیا ہے۔ (قریش)

(۸) چونکہ نوع انسانی کو مادیات سے زیادہ تعلق ہے اس لیے وہ آیتیں جو مادی علوم سے تعلق رکھتی ہیں تعداد میں زیادہ ہیں۔ ایسی آیتیں جن میں علوم کا ذکر ہے یا ان کی طرف اشارہ ہے (۷۵۰) سے زیادہ ہیں۔

(۹) بعض سورتوں کے کئی نام ہیں۔ ان سب ناموں کی کوئی وجہ تسمیہ یا تو خود متن سورۃ میں موجود ہے یا یہ کہ سورۃ کے صفات یا اس کے منافع بنیاد تسمیہ ہیں جیسے سورہ اخلاص کو اس لیے کہ یہ سورت اعتقاد کو مضبوط کرنے والی ہے سورۃ الاساس بھی کہتے ہیں۔

(۱۰) تمام سورتوں میں سب سے زیادہ نام سورۃ فاتحہ کے ہیں۔

(۱۱) تمام سورتوں میں سب سے زیادہ بڑی سورہ بقرہ اور سب سے چھوٹی سورہ کوثر ہے۔

(۱۲) قرآن کی ترتیب بزمانہ خلافت اول ۱۳ھ میں اور بزمانہ خلافت سوم ۲۵ میں ہوئی۔ (حافظ ابن حجر عسقلانی)

(۱۳) انبیائے ذیل کا تذکرہ قرآن میں ہے۔

آدم' نوح' ادریس' ابراہیم' اسحاق' یعقوب' یوسف' لوط' ہود' صالح' شعیب' موسیٰ' ہارون' داؤد' سلیمان' ایوب' ذوالکفل' یونس' الیاس' الیسع' ذکریا' یحییٰ'

عیسیٰ۔ علیہم السلام، محمد رسول اللہ ﷺ

صالحین ذیل کا تذکرہ قرآن میں ہے۔ عزیز، ذوالقرنین، لقمان۔

نسائف صالحات جن کا ذکر قرآن میں ہے۔ مریم بنت عمران۔

ملائکہ ذیل کا تذکرہ قرآن میں ہے۔

جبریل، میکائیل، ماروت، ہاروت، رعد، ملک الموت

کفار ذیل کا تذکرہ قرآن میں ہے۔

ابلیس، فرعون، قارون، ہامان، آزر، سامری، ابولہب،

اشخاص ذیل کا تذکرہ بضمن واقعات آیا ہے۔ عمران، تبع، طالوت، جالوت صحابی جس کا نام قرآن میں آیا ہے زید بن ثابت؁

حسب ذیل اشخاص کی شخصیت کی طرف قرآن میں اشارہ ہے۔

ابنائے آدم، امرأۃ نوح، امرأۃ موسیٰ، امرأۃ ابراہیم، امرأۃ ابی لہب۔ خولہ زوجہ عبادہ بن صامت۔ ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ (خدا نے اس عورت کی بات سن لی جو تم سے جھگڑتی تھی)

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے نکلے ہوئے موتی

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

قرآن مجید کا خلاصہ یہ ہے کہ "اللہ کو عبادت سے راضی کرو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطاعت سے راضی کرو۔ مخلوق خدا کو خدمت سے راضی کرو"۔

ایک بار فرمایا کہ:

"اللہ والوں کی جوتیوں سے وہ موتی ملتے ہیں جو دنیادار بادشاہوں کے تاجوں میں بھی نہیں ہوتے"۔

میرے والد گرامی حضرت مولانا محمد اسحٰق قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم جب مظاہر العلوم سہارن پور میں پڑھتے تھے تو حضرت لاہوریؒ ایک بار وہاں تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا ظہور الحق صاحبؒ ہمارے اساتذہ میں سے تھے۔ حضرت لاہوریؒ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ساتھ میں بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت لاہوریؒ نے فرمایا کہ مولانا! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں اپنے ہر بندے کو پانچ چیزوں سے آزماتا ہوں اور سورۂ بقرہ کی آیت **و لنبلونکم بشئی من الخوف** کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ مجھے بھی اللہ نے آزمایا اور الحمدللہ میں ان سب میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ (از مرتب)

عنوان

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و علماء کرام

کا

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بمقام جامع مسجد الکوثر، شادباغ لاہور

۱۹۷۹

صحابہ کرامؓ و علماء کرام کا عشق رسول ﷺ

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ ولا نبوۃ بعدہ ولا رسالۃ بعدہ ولا رسول بعدہ ولا کتاب بعد کتاب اللّٰہ ولا دین بعد دین محمد۔ ارسلہ اللہ الی الناس بشیرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا صلی اللّٰہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ واحبابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

وقال النبی ﷺ صدق المحبہ فی ثلث خصال، ان یختار کلام حبیبہ علی کلام غیرہ وان یختار مجالس حبیبہ علی مجالس غیرہ وان یختار رضا حبیبہ علی رضا غیرہ۔

وقال النبی ﷺ احبونی لحب اللّٰہ واحبوا اھل بیتی لحبی۔

وقال النبی ﷺ ادبوا اولاد کم علی ثلث خصال حب نبیکم وحب اھل بیتہ وتلاوۃ القرآن۔

وقال النبی ﷺ من احدث فی امرنا ھذا او فی

امر دیننا مالیس منه فهورد۔

وقال النبی ﷺ من احدث حدثا او اعلی محدثا فعلیه لعنة اللّٰه والملائكة والناس اجمعین۔ لن یقبل اللّٰه منه صرفا ولا عدلا۔

وعن ثوبان قال النبی ﷺ لا تقوم الساعة حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد الاوثان فی الارض۔

وقال النبی ﷺ ایاکم والفرقة فانما هی الهالكة۔

وقال النبی ﷺ اضمنوالی ستا من انفسکم اضمن لكم الجنة اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا اؤتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدکم۔

وقال النبی ﷺ اکملکم ایمانا احسنکم اخلاقا انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔

وعن عائشة الصدیقة رضی اللّٰه عنها قالت ما کان رسول اللّٰه بسباب ولا بفحاش ولا بلعان ولا ببذی۔

وقال النبی ﷺ سباب المسلم فسوق وقتاله کفر لیس المومن بسباب۔ من ضمن لی بین لحیتیه وبین رجلیه اضمن له الجنة۔

وقال النبی ﷺ واذا ظهرت البدع والفتن وسبت اصحابی فلیظهر العالم علمه فان لم یفعل فعلیه لعنة اللّٰه والملائكة والناس اجمعین۔

(اعاذنا اللّٰہ)

صدق اللّٰہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم۔

درود شریف پڑھ لو.....

تمہید

بزرگو' نوجوانو' اسلام کے پروانو' دین کے مستانو' عزیز مسلمانو' خوشی ہوئی کہ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ زِدْنٰهُمْ هُدًى۔ نوجوانوں نے الحمدللہ میدان میں قدم رکھا ہے۔

بڑھاپے سے پہلے جوانی غنیمت ہے

غالباً علامہ غزالی نے لکھا ہے کہ بڑھاپے کی ساری رات کی عبادت سے نوجوان کی دو رکعتیں افضل ہیں۔ گنبد خضریٰ کے مکین نے فرمایا' شبابک قبل ھرمک جوانی کو غنیمت سمجھو' بڑھاپا آنے سے پہلے۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری　　وقت پیری گرگ ظالم مے شود پرہیزگار

جوانی میں دین کی طرف قدم اٹھانا' سینے سے لگانا بڑی غنیمت ہے۔ میں ان کے والدین کو مبارک باد دیتا ہوں کہ جن کے بچے ہیں' اچھے ہیں' دین میں سچے ہیں' خدا کرے یہ بچے' بچے رہیں۔ یہ لڑکے' لڑ' کے نہ آئیں' کچھ پڑھ کے آئیں۔ میں ان کے لیے دعا کرتے ہوئے آغاز کر رہا ہوں۔

میری تقریر کا موضوع

میری تقریر کا اکثر حصہ' میرے موضوع کا' میرے دوستوں نے نہایت فصیحانہ' بلیغانہ' ادیبانہ' عجیبانہ' پیش فرمادیا ہے۔ آپ کو گرما دیا ہے۔

بہرحال یہ لاہور ہے' کئی قسم کا شور ہے' سنا ہے کہ بدعات کا بھی زور ہے'

مگر ہمارا مجمع قابل غور ہے۔

مجھے گالیاں وغیرہ تو آتی نہیں کچھ دلائل وغیرہ پیش کروں گا۔ آج میری تقریر کا موضوع ہے "صحابہ کرامؓ، علماء کرامؒ اور عشق رسول ﷺ خیر الانام"۔۔۔ اسی کی ایک جھلک دوں گا۔ اگر انشاء اللہ زندگی رہی تو بار بار لیل و نہار، بر سر بازار، آپ کے سامنے حاضر ہوتے رہیں گے۔ سکون سے رہیں، صبر سے رہیں، جذبات میں نہ آئیں، کوشش کریں کہ دین سمجھ آجائے۔ ایسا بھی نہ کریں کہ ماننے پر آئیں تو شرک کو مان لیں، نہ ماننے پر آئیں تو قرآن کو بھی نہ مانیں۔ ایسا نہ ہو۔۔۔

قرآن نے بار بار تدبر کی دعوت دی ہے

کچھ سوچیں قرآن نے بار بار عقل کو آفر کی ہے۔ قرآن کو بار بار دیکھو۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔ کہیں قرآن مجید میں ہے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کہیں ہے اَفَلَا تَشْعُرُوْنَ کہیں ہے اَفَلَا تَعْلَمُوْنَ کہیں ہے وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّا اُولُوْا الْاَلْبَابِ نصیحت وہ پکڑے گا جو عقل مند ہے۔ دعا کرو خدا ہمیں عاقل بنائے۔ (آمین)

اس وقت ملک نازک مرحلوں میں ہے۔ دعا کرو خدا اس کو فساد سے عناد سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

غلط منصوبہ کا علم

ہمیں اس منصوبہ کا علم ہو چکا ہے کہ کابل، ایران اور بلوچستان کو یہ ایک ٹکڑا بنانا چاہتے ہیں۔ دعا کرو خدا تعالیٰ ان کی ریشہ دوانیوں کو خاک میں ملائے اور خدا ہمارے ان صوبوں کو آفات سے بچائے۔ (آمین)

حاضرین مکرم! ہر آدمی کا دعویٰ یہی ہے کہ ہم عاشق رسول ہیں۔ ہمیں حضور ﷺ سے محبت ہے۔ دعا کرو کہ خدا تعالیٰ مردوں سے لے کر عورتوں تک، بڑوں سے لے کر بچوں تک، پیغمبر کی گلیوں کی مٹی کے ذروں سے بھی محبت

عطا فرمائے۔ (آمین)

یہی متاع عزیز ہے۔ اگر کوئی پیغمبر ﷺ کی گلی کی مٹی کی بھی گستاخی کرتا ہے' تو اس کے ایمان میں شک پڑ جاتا ہے۔

صحابہؓ کی متاع عزیز

صحابہ کرام کے نزدیک سب سے بڑی چیز' بڑی متاع' بڑی دولت' بڑا سرمایہ' حضور پاک ﷺ کی پاکیزہ صفات کی دولت بابرکات تھی۔

اتنا مجنوں کو لیلیٰ سے' ہیر کو رانجھے سے' کسی دنیا کے عاشق میں اتنا عشق نہیں تھا کہ جتنا پاک پیغمبر ﷺ کی جماعت کو مصطفیٰ ﷺ کی ذات سے عشق و پیار تھا۔ میں آپ کو اپنے اکابرین کے پاس بھی لے چلوں گا کہ ان کو حضور ﷺ سے کتنی محبت تھی۔ اسی میں سب کچھ آ جائے گا۔ زبان سے کہنا تو آسان ہے کہ عاشق رسولؐ ہے' جب عقیدہ پوچھو تو فضول ہے' آدمی دیکھو تو نامعقول ہے۔ دعا کرو خدا ہم سب کو عشق رسولؐ عطا فرمائے۔ (آمین)

ہماری رفتار میں' گفتار میں' کردار میں' افکار میں' لیل و نہار میں' عادات میں' تاثرات میں' جذبات میں' خیالات میں' واقعات میں' دن رات میں' حالات میں' ہر بات میں' افعال میں' اقوال میں' چال میں' خیال میں' ہر حال میں خدا حضور ﷺ کی تابعداری عطا فرمائے۔ (آمین)

میرا عقیدہ

میرا عقیدہ یہ ہے کہ جو نبی پاک ﷺ کا تابعدار ہے وہ گرچہ دعویٰ نہ کرے حب دار ہے' جو حب دار ہے اس کا بیڑہ پار ہے۔ جو پیغمبر ﷺ کا غلام تابعدار نہیں لاکھ دعویٰ کرے وہ حب دار نہیں۔ حب دار نہیں تو بیڑہ پار نہیں۔ اس جیسا کوئی خوار نہیں' اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ ﷺ کی غلامی عطا کرے۔ (آمین)

نوجوانوں سے عرض

میں اپنے نوجوانوں سے عرض کروں گا کہ آپ اپنی سیرت و صورت میں ایسا نقشہ بنائیں کہ دور سے دنیا دیکھ کر کہے کہ خادم اسلام جا رہا ہے' یہ دیکھو لاہور میں محمد ﷺ کا غلام جا رہا ہے۔

صحابہؓ کو حضور ﷺ کی سنت سے محبت

یہی چیز صحابہ میں تھی۔ ایک صحابی کی داڑھی مبارک کے دو بال تھے۔ وہ ان کو کنگھا کرتے تھے۔ ایک شخص نے کہا' انظروا الی شعرۃ کیف یتحرک فی الریح "اس کا بال دیکھئے کہ ہوا میں کیسے ہل رہا ہے"۔ دو بال تھے ایک بال ہل رہا تھا' تو صحابی نے ان بالوں کو پکڑ کر کہا' اترکٗ سنہ حبیبی لقول ھذا حمقا۔ "تمہارے اس مسخرے اور مذاق کی وجہ سے میں اپنے محبوب کی سنت کو چھوڑ دوں؟" میں نے ان دونوں بالوں کو اس لیے نہیں رکھا کہ خوبصورت لگیں' اس لیے رکھا ہے کہ محبوب کی سنت زندہ رہے۔ (سبحان اللہ)

تمام صحابہ عاشق رسولؐ تھے مگر عبداللہ ابن عمر منفرد عاشق رسولؐ تھے۔ سنت رسولؐ کے گرویدہ تھے۔

میں آپ کو ایک جھلک دوں گا۔

حضور پاک ﷺ نے بھی یہی فرمایا من احب سنتی فقد احبنی۔ "جس نے میری سنت سے' میرے طریقے سے پیار کیا اس نے مجھ سے پیار کیا"۔ من احبنی کان معی فی الجنۃ "جو میرے ساتھ پیار کرتا ہے' وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا"۔

صحابیؓ کی آرزو حضور ﷺ کے بغیر جنت کی ضرورت نہیں

ایک صحابیؓ نے کہا' "حضرت میری ایک عرض ہے"۔ فرمایا "کیا ہے؟" مرا فقتک فی الجنۃ۔ میرا دل چاہتا ہے کہ جنت میں آپ کے ساتھ رہوں۔ مجھے جنت کی آپ کے سوا کوئی ضرورت نہیں۔ آپ نے فرمایا "تم نے بڑا دعویٰ کر دیا ہے' بڑا سوال کیا ہے اعنی علی کثرۃ السجود اب خدا کی عبادت زیادہ کیا کرو' میری سنت سے پیار کرو' میں مصطفیٰ ﷺ تمہیں جنت میں ساتھ لے کر جاؤں گا"۔

جنت میں حضور ﷺ کی معیت کیسے حاصل ہو گی

آپ نے فرمایا ان اولی بی یوم القیامۃ المتقون- این ما کانوا حیث ما کانوا تم اگر متقی بن جاؤ تو جہاں بھی تمہاری موت آئے میں محمد تمہیں جنت میں ساتھ لے کر جاؤں گا۔ میں قیامت کے دن حوض کوثر پر انتظار کروں گا' جب تک میرے متبع سنت نہیں آئیں گے میں پل صراط پر قدم نہیں رکھوں گا۔ پیغمبر ﷺ وفادار ہیں اللہ ہمیں بھی ان کا وفادار بنائے۔ (آمین)

ساری کائنات سے حسین' دلنشین' ماہ جبین' نازنین' بہترین' بالیقین' صاحب جمال' صاحب کمال' آمنہ کا لال' محبوب ذوالجلال' آؤ میں ان کے دروازے کا پتہ بتاؤں جو سب سے حسین ہے' کوئی کسی کا محبوب ہے' وہ خدا کا محبوب ہے۔

حضور ﷺ کو خدا نے سنوارا ہے

ہمارے بخاریؒ فرمایا کرتے تھے کہ اماں اپنے بیٹے کو سنوارتی ہے' خدا اپنے نبی ﷺ کو خود سنوارتا ہے۔ خود پیغمبر ﷺ کو پاک پیدا کیا' خود زلفوں کو گھنگھریلا بنایا' دانتوں کو موتیوں جیسا بنایا' پیغمبر کے سینے میں خوشبو عطا کی' تاکہ خوشبو لگانے کی ضرورت نہ پڑے' خود محمد ﷺ معطر بن گئے۔ (سبحان اللہ)

پیغمبرؐ کی حفاظت کی ذمہ داری خود اٹھائی۔ نبی فرش پر ہے محافظ عرش پر ہے۔ معلم بھی خود بنا نبی متعلم ہے' خدا معلم ہے' شاگرد فرش پر ہے' استاد عرش پر ہے اور سبق مل رہا ہے۔

حضور ﷺ کی ہر چیز سب سے احسن ہے

حضور ﷺ حسینوں میں احسن ہیں' جمیلوں میں اجمل ہیں' کاملوں میں اکمل ہیں' شریفوں میں اشرف ہیں' نبیوں میں افضل ہیں۔ میں یہی سمجھانے آیا ہوں کہ آقا ﷺ کی گلیاں بھی حسین ہیں' پیغمبرؐ کے مدینے کے پہاڑ بھی حسین ہیں' ذرا آپ جا کر دیکھیں خدا کی قسم حضور ﷺ کی مسجد ایسے معلوم ہوتی ہے کہ فرشتوں نے اسے تعمیر کیا ہے۔

جب کالا بلالؓ منبر پر کھڑے ہو کر اذان دیتا ہے تو وہ ساری کائنات سے زیادہ حسین نظر آتا ہے۔ حضور ﷺ ساری کائنات سے زیادہ حسین ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ کی داڑھی مبارک کے سترہ بال سفید تھے۔ ایک صحابی نے کہا' "یارسول اللہ ﷺ! آپ بوڑھے ہو رہے ہیں اور آپ کے چہرے میں تو ہشاشت ہے بشاشت ہے' مسرت ہے' فرحت ہے' چمک ہے' دلبریں ہے' محبوب چہرے پر تو رونق ہے' جمال ہے' پھر میرا خیال ہے کہ سفید کیوں بال ہے' یہ کیا حال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا" شیبتنی ھود اللہ کے ڈر کی وجہ سے بال سفید ہو گئے ہیں"۔ مگر آپ کے حسن میں فرق نہیں آیا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ بڑھاپے کی وجہ سے آقا کی صورت میں فرق نہیں آیا۔ (بے شک)

وہ لوگ غلط کہتے ہیں کہ یہاں نبی کی شکل انسانی تھی' معراج پر جانے لگے تو ملک بن گئے اوپر گئے تو خود خدا بن گئے (استغفراللہ) نہ جانے پیغمبر کو بھی انہوں نے کیا سمجھا ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے۔

حضور ﷺ کے بارے میں ہمارا عقیدہ

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آمنہ کی گود سے لے کر روضہ مبارک تک مصطفٰے ﷺ کی وہی صورت رہی۔ ہم کہتے ہیں کہ خدا نے وہ کالب ہی توڑ دیا ہے جس میں محمد ﷺ کو پیدا کیا تھا۔

رخ مصطفٰے ہے وہ آئینہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں' نہ دکان آئینہ ساز میں

ایک ہی موتی تھا جو آمنہ کی گود میں آگیا' میں صرف عشق رسول پر چند موتی دے رہا ہوں۔

یہی جھگڑا ہے' کوئی کہتا ہے کہ میں عاشق رسول ہوں۔ نہ جانے یہ کیسے عاشق ہیں کہ نبی کی گلیوں سے تو دشمنی ہے' مدینے والوں سے تو دشمنی ہے' پھر یہ کیسے عاشق رسولؐ ہیں' سنت رسولؐ سے تو دشمنی ہے۔

بدعتی اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے

ہمارے بخاریؒ فرماتے تھے کہ جو دین میں نئی چیز پیدا کرتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں نے نبی کو (نعوذ باللہ) ریٹائر کر دیا ہے اور خود میں نبی بن رہا ہوں۔ پیغمبر نے دین پورا نہیں کیا میں کر رہا ہوں۔

وہ حقیقت میں قرآن کو پھاڑ کر پھینک رہا ہے کہ مجھے قرآن کی ضرورت نہیں' بلکہ میرا دین وہ ہے جو خود بنا رہا ہوں' یہ دین میں مداخلت ہے' دین میں مداخلت ناقابل برداشت ہے' دین پورا ہو چکا ہے۔

گیارہویں فرض نہیں زکوٰۃ فرض ہے

میں سمجھتا ہوں کہ کچھ لوگ نیا دین بنا کر پہلے دین کو مسخ کرنا چاہتے ہیں' گیارہویں شریف کو بنا کر زکوٰۃ کو ختم کر رہے ہیں۔ چاہتے ہیں کہ لوگ

گیارہویں زیادہ دیں اور زکوٰۃ کوئی نہ دے۔ حالانکہ زکوٰۃ فرض ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے والوں کا جہنم میں حال

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو زکوٰۃ نہیں دیتا میں نے معراج کی رات دیکھا کہ زکوٰۃ نہ دینے والے لوگ ننگے کھڑے تھے' آگے کپڑا دیتے تھے تو پیچھے سے ننگے ہوتے تھے۔ پیچھے دیتے تھے تو آگے سے ننگے ہوتے تھے۔ فرمایا وہ تھوہر کو ایسے کھا رہے تھے جیسے بکری کسی گھاس کو کھاتی ہے۔ چیخ رہے تھے اور ان کے وجود کو داغا جا رہا تھا۔ میں نے پوچھا' جبرئیل کون ہیں یہ لوگ؟ فرمایا کہ آپ کی امت کے وہ بدبخت لوگ ہیں کہ جن پر زکوٰۃ فرض تھی اور وہ زکوٰۃ نہیں دیتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' جو زکوٰۃ نہیں دیتا اس کے بارے میں میرا دل چاہتا ہے کہ میں اعلان جنگ کر دوں اور کر دیا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس کو قتل کر دوں' ابوبکر نے فرمایا کہ منکر زکوٰۃ میرے نزدیک کافر ہے' اس کے ساتھ جہاد ضروری ہے' زکوٰۃ فرض ہے۔

درود پڑھنے کا حکم ہے انگوٹھے چومنے کا نہیں

ان مسائل سے نئے مذہب بن گئے۔ کچھ مسائل سمجھا دوں' ایک دوست انگوٹھے چومتا ہے' ایک دوست درود پڑھتا ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ثواب درود میں زیادہ ہے یا انگوٹھے چومنے میں؟ (درود میں) آپ انصاف کریں' لڑائی چھوڑیں' میں پوچھتا ہوں کہ فرشتے درود کی ڈاک مدینے میں لے جاتے ہیں یا انگوٹھے لے جاتے ہیں؟ (درود کی ڈاک) ستر ہزار فرشتہ نبی کے روضے پر درود شریف پڑھ رہا ہے یا انگوٹھے چوم رہا ہے؟ (درود پڑھ رہا ہے) نماز میں درود پڑھا جاتا ہے یا انگوٹھے چومے جاتے ہیں؟ (درود پڑھا جاتا ہے) نبی کے روضے پر درود پڑھا جاتا ہے یا انگوٹھے چومے جاتے ہیں؟ (درود پڑھا جاتا ہے)

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا۔

اے ایمان والو درود پڑھو یا انگوٹھے چومو ؟(درود پڑھو)

من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرۃ۔

رغم انف رجل من سمع اسمی فلم یصل۔

البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی۔

وہ بخیل ہے جو محمد ﷺ پر درود نہ پڑھے۔ ﷺ

آپ ﷺ نے فرمایا اس کی دعا قبول نہیں ہوتی جو درود نہ پڑھے۔ درود شریف پڑھو گے تو دعا کو سپرٹ آئے گی۔ بھائیو آپ بھی درود پڑھا کریں۔

لوگ درود پڑھتے نہیں گاتے ہیں

میں تو سمجھتا ہوں کچھ لوگ درود پڑھتے نہیں بلکہ درود گاتے ہیں۔ درود گایا نہیں جاتا درود پڑھا جاتا ہے۔ صحیح کہہ رہا ہوں یا غلط کہہ رہا ہوں؟(صحیح کہہ رہے ہیں)

سنجیدگی سے سوچو' مجھے گالیاں نہیں آتیں' کچھ دلائل اور کچھ مذہب کی باتیں میرے سینے میں ہیں۔ ہم نے تو ہر باطل سے ٹکر لی ہے۔

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

ہمارا کنکشن انشاء اللہ مکہ و مدینہ سے ہے اور رہے گا۔(انشاء اللہ)

مرزائیوں سے پوچھو تو ان کو ہم نے کھڈے لین لگا دیا ہے۔ الحمدللہ -- اللہ کے فضل سے۔

انگریز سے پوچھو کہ اب تک تیری پتلون کے بٹن ٹھیک کیوں نہیں ہوئے' ابھی تک ٹوٹے ہوئے نظر آتے ہیں' ابھی تک ہمارا نعرہ فضاؤں میں گونج رہا

ہے۔ (لعنت بر پدرِ فرنگ) انگریز کے باپ پر ہماری لعنت ہے۔ یہ بخاریؒ کی گونج ہے اس کی گھن گرج ہے۔

بہرحال جس نے بھی ہم سے ٹکر کھائی ہے برباد ہوا ہے۔ ہم ملک کی فضا خراب نہیں کرنا چاہتے۔ آپ سکون سے رہیں اتنے بھی سخت جذبات میں نہ آئیں۔

نظام مصطفیٰ ﷺ کی تحریک کو فیل کرنے کے لیے کچھ منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ نظام مصطفیٰؐ آئے گا۔

اگر فقہ حنفی آئی تو اس میں بھی یہ مسائل نہیں مثلاً گیارہویں' بارہویں' تیجہ' تیجی' چوتھی' یہ فقہ حنفی میں نہیں ہے۔ "فتاویٰ عالمگیری" میں بھی نہیں ہے' خدا کی قسم اس میں بھی نہیں ہے' یہ چیزیں نہیں ہیں۔

نہ یہ چیزیں قرآن میں' نہ نبی کے فرمان میں' نہ فتاویٰ عالمگیری کے بیان میں' یہ تو ہے کسی کے توشہ دان میں۔ میں کسی کو برا نہیں کہہ رہا۔ قرآن کہتا ہے لَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ کسی کو برے لقب سے یاد نہ کرو۔ مجھے قرآن روکتا ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے حضور کو مذمم کہا۔ ایک صحابی نے تلوار اٹھالی کہ تم نے کیا بکواس کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا میرے صحابی ناراض نہ ہو۔ انہ یسب مذمما وانا محمد' یہ مذمم کو گالیاں دے رہا ہے' اس کو میرا نام بھی نہیں آتا۔ میرا نام تو محمدؐ ہے۔ یہ سٹیج رسول ہے' منبر رسول پر ہم شائستگی برقرار رکھیں گے اور اخلاق سے آپ کو سمجھائیں گے' دین تلوار سے نہیں آیا دین پیغمبر ﷺ کے پیار سے آیا ہے۔

لوگ آتے ہیں کہ علماء سے کوئی دینی باتیں سنیں اور علماء کفر کی مشین بن کر کھڑے ہو جائیں تو لوگ بے چارے کیا کریں۔ مجھے اپنے خاتمہ کا پتہ نہیں کہ کیا ہو گا' دوسرے کو کافر کیسے بناؤں۔ (بے شک) مجھے فرمان رسول یاد ہے۔

انما الاعمال بالخواتیم

کسی پر لعنت نہ کرو

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی کو لعنت کرے تو لعنت آسمانوں کی طرف جاتی ہے' واپس آتی ہے تو ادھر ادھر گھومتی ہے۔ جس پر لعنت کی جاتی ہے اگر وہ لعنت کا مستحق نہ ہو تو لعنت کرنے والے کے منہ پر قیامت تک برستی رہتی ہے۔

فرمایا الاناء یترشح بما فیہ۔ جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی نکلتا ہے۔ دودھ ہے تو دودھ نکلے گا' پانی ہے تو پانی نکلے گا' شراب ہے تو شراب نکلے گی' پیشاب ہے تو پیشاب نکلے گا ہمارے برتن میں ہے بھی رحمت' نکلتی بھی رحمت ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا پورے پاکستان میں بسنے والوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ (آمین)

ایک میواتی کہہ رہا تھا' یااللہ مجھے تو مانگنا بھی نہ آوے' یااللہ اگر تو در سے دھکا دے دے تو پھر ہمیں کون اٹھائے گا۔ دعا کرو خدا ہمیں اپنے دروازے پر لے آئے۔ (آمین)

بہرحال آپ کی بھی کوشش ہے کہ ہم بھی عاشق رسول بنیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا ہم سب کو رسول اللہ کا دیوانہ بنائے۔ (آمین)

سب سے بڑی چیز حضور ﷺ کی محبت ہے۔ المرء مع من احب۔ فرمایا' جس سے پیار کرتے ہو قیامت کے دن اسی کے ساتھ اٹھو گے۔ میں ان کو کیسے عاشق رسول کہوں جو نبی کی گلیوں سے دشمنی رکھتے ہیں' پیغمبرؐ کے محلے سے دشمنی رکھتے ہیں۔

حضرت مدنیؒ عاشق مدینہ

میں تو اس حسین احمد مدنی کو دیکھ چکا ہوں۔ میں نے زیارت بھی کی ہے'

مٹھیاں بھی بھری ہیں، خدمت بھی کی ہے، جب تقسیم ہو رہی تھی تو دین پور شریف تشریف لائے تھے۔ مولانا مدنی جب مدینہ شریف سے واپس آئے تو کچھ سفوف اپنے ساتھ لائے، جس کو کوئی تکلیف ہو اس کو دیتے۔ کسی نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا ہے؟ کوئی خاص نسخہ ہے؟ فرمایا، یہ کوئی نسخہ نہیں یہ نبی کے مدینے کی گلیوں کی کھجوروں کی گٹھلیاں ہیں۔ حسین احمد کا عقیدہ ہے کہ تمہارے حکیموں اور ڈاکٹروں کی گولیوں میں اتنا اثر نہیں جتنا محمد ﷺ کی گلیوں کی گٹھلیوں میں اثر ہے۔ (سبحان اللہ)

ایسے لوگ کہاں سے لاؤ گے۔ ان کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ خدا کی قسم
هٰؤُلَاءِ اٰبَائِیْ فَجِئْنَا بِمِثْلِهِمْ۔ یہ ہمارے آباؤ اجداد ہیں، ایسا کوئی ہمیں لا کر دکھائے۔

حضرت انور شاہ کشمیریؒ عاشق رسول ﷺ

مجھے ایک انور شاہؒ دکھاؤ جس کو نبی ﷺ کی ساری احادیث یاد تھیں۔
مجھے ایک تو اشرف علی تھانویؒ دکھاؤ جس نے اٹھارہ سو دین کی کتابیں لکھی ہیں۔
ان کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔

وہ تو ایک عجیب وجود تھے۔ ان کے جانے کے بعد ہم یتیم ہوگئے مگر یہ نہ سمجھنا کہ بخاریؒ قبر میں چلا گیا اور دیوبندی لاوارث ہوگئے۔ دیوبندی اب بھی مضبوط ہیں۔ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے، ان کے قدم اپنی جگہ سے نہیں ہل سکتے۔

بخاریؒ نے گورنری کو لات ماردی

ہمیں انگریز نہیں خرید سکا۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو گورنری پیش کی، بڑا عجیب تھا، بڑا سیانا تھا، مگر آنکھ سے کانا تھا، آنکھ سے لاڑکانہ تھا۔ اس نے کہا کہ عطاء اللہ گورنری لے لو اور ہمارے خلاف تقریریں نہ کرو۔

فرمایا' یہ نہیں ہو سکتا انگریزا! میں تیری گورنری کو ٹھوکر سے اڑا دوں گا مگر میں یہاں سے لے کر تختہ دار تک مصطفیٰ ؐ کا قرآن سناتا رہوں گا۔ یہ ہمارے اکابر ہیں۔

خیر توجہ کیجئے میں کچھ آپ کو تڑپانے آیا ہوں۔ بڑی فہمیدہ' سنجیدہ' شگفتہ بات سنیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے۔ (آمین)

ہر چیز کا علم اللہ کو ہے

ایک علمی بات کہہ دوں۔ ایک دفعہ حضور ﷺ مدینے سے گزر رہے تھے۔ نبی ؐ پر جھوٹ نہیں کہوں گا حافظہ ہمارا صحیح ہے۔ ننھی ننھی بچیاں گیت گا رہی تھیں۔ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ۔ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ۔ یہ گا رہی تھیں' کہہ رہی تھیں کہ ہم میں ایسا نبی ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا' دعی۔ دعی۔ لا تقولی وقولی ما تقولین۔ چھوڑو اس مصرعے کو چھوڑ دو جو پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہو' میں کل کی بات نہیں جانتا۔ کل کی بات میرا اللہ جانتا ہے۔ حضور ﷺ نے فوراً تردید کر دی۔ سب چیزوں کا علم کس کو ہے؟ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وہی جانتا ہے جو خالق ہے۔

میں نے ایک دوست سے کہا کہ اس آیت کا ترجمہ کرو۔ وَمِنْ حَوْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ مدینے کے باہر بہت سارے منافق رہتے ہیں۔ میرے پیغمبران کا آپ کو پتہ نہیں' مجھے پتہ ہے کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو) تو وہ ہی! ہی! ہی! کرنے لگا۔

عجیب نکتہ

میرا اور میرے اکابرین کا عقیدہ یہ ہے کہ ساری کائنات کے انبیاء و فرشتے جمع کر لو' ان کے علوم جمع کر لو' تو تمام کائنات کے علوم ایک چلو بنے گا نبی کا علم

دریا سے بھی زیادہ ہے۔ ایمان تازہ ہو رہا ہے؟ (جی)

لیکن نبی کا علم خدا کے برابر نہیں ہے۔ انہی مسائل پر جاہل آپ کو خراب کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ قیامت تک دنیا علوم پڑھتی رہے، نبی کے کروڑویں حصے کے علم کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ دعا کرو خدا ہم سب کو نبی کے دروازے پہ لے جائے۔ (آمین) ہم یہی کہتے ہیں۔

وہ دن خدا کرے آئے کہ مدینہ کو جائیں ہم
خاک در رسول کو آنکھوں کا سرمہ بنائیں ہم

چوہدری افضل حق جو سی آئی ڈی افسر تھا، عطاء اللہ شاہ بخاری کی غلامی میں جب آیا تو انگریز کے خلاف ایک مجاہد بنا۔ وہ کہتا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضور ﷺ جب ہجرت کے وقت اونٹنی پر جا رہے تھے۔ (یہ بات اس نے محبوب دو عالم میں لکھی ہے) فرشتے کہہ رہے تھے کہ اے غبار! اڑ کر ضائع نہ ہو جانا آنے والی نسلیں تجھے آنکھوں کا سرمہ بنائیں گی۔ (سبحان اللہ)

ہم ہر حدیث کے ساتھ درود پڑھتے ہیں، جیسے قال النبی ﷺ مولانا مدنی تو حضور ﷺ کے روضے پر سترہ سال درود پڑھتے رہے، ہم اپنی صفائی نہیں دیتے۔

اب ہم سوال کریں گے، آپ جواب دیں۔ ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ گیارہویں شریف فرض ہے؟ (نہیں) واجب ہے؟ (نہیں) سنت ہے؟ (نہیں) حضور ﷺ سے لے کر ابوحنیفہؒ تک کسی نے دی؟ (نہیں) خود پیران پیر نے حکم فرمایا ہے؟ (نہیں) میں نے پوچھا کہ چھوٹی دیگ کیوں ہے؟ جواب ملا کہ چھوٹی گیارہویں ہے۔ یہ بڑی دیگ کیوں ہے؟ جواب ملا کہ بڑی گیارہویں ہے۔ دیگ کے ساتھ گیارہویں چھوٹی بڑی ہو جاتی ہے۔

خیرات کرنا ٹھیک ہے اور یہ نیت کرنا کہ گیارہویں کا دودھ نہ دیا تو نقصان ہوگا، پیران پیر آکر بھینس مار جائیں گے، یہ غلط عقیدہ ہے۔ ولی ایسے کام نہیں

کرتے کہ دودھ نہ دیں تو بھینس مار دیں، لوگوں کے بچے روتے رہیں، یہ باتیں غلط بنائی گئی ہیں۔ جس کو جنت کے میوے مل رہے ہیں، وہ تمہارے دودھ کا کیا کرے گا۔ دعا کرو خدا ہمیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

اصل مذہب قرآنی ہے

یہ مسائل بعد کے ہیں، نہ قرآن میں ہیں نہ نبی کے فرمان میں، یہ کچھ اکلا ہے ہندوستان میں۔ ہمارا مذہب نہ قادیانی ہے، نہ ایرانی ہے، نہ ہندوستانی ہے، ہمارا مذہب قرآنی ہے۔

قیامت کے دن ان بزرگوں کو کیا جواب دو گے

میں کہتا ہوں کہ تم پیران پیرؒ کے لیے تو گیارہویں شریف دیتے ہو، معین الدین چشتی کے لیے، فرید الدین کے لیے، جلال الدین بخاری کے لیے، بایزید بسطامی کے لیے، جنید بغدادی کے لیے، علی ہجویری کے لیے، قطب الدین بختیار کاکی کے لیے، بہاؤ الحق زکریا کے لیے، رکن شاہ کے لیے کیوں نہیں دیتے (رحمہم اللہ) وہ تو پھر قیامت کے دن ڈنڈے لے کر آ جائیں گے کہ پیران پیرؒ کو گیارہ پیالے اور ہمیں ایک بھی نہ دیا۔ یہ تو لڑائی بن جائے گی۔ اللہ والے تمہیں ٹھیک کر دیں گے۔

ملتان میں سوا لاکھ ولی سو رہا ہے۔ سوا لاکھ ڈنڈے پڑیں گے۔ حسین پاکؓ کہیں گے کہ دسویں کو مجھے پانی تک نہ ملا، میرے نواسے کو دودھ پلاتے رہے اور مجھے پانی بھی نہ ملا۔ بتاؤ کیا جواب دو گے۔

بی بی بتول رضی اللہ عنہا کہیں گی کہ میں تین رمضان کو رخصت ہوئی، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کہیں گے کہ میں پندرہ شوال کو رخصت ہوا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہیں گے کہ میں اٹھارہ ذی الحج کو رخصت ہوا، فاروق رضی اللہ عنہ کہیں گے کہ میں یکم محرم کو رخصت ہوا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کہیں گے کہ میں تئیس جمادی

الثانی کو رخصت ہوا' حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہیں گے کہ میں اٹھائیس صفر کو رخصت ہوا' بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہیں گی کہ میں سترہ رمضان کو رخصت ہوئی' حضرت علیؓ کہیں گے کہ میں اکیس رمضان کو رخصت ہوا' تاریخیں میں بتا دیتا ہوں' دودھ تم جمع کرتے جاؤ۔ یہ سارا ڈھونگ رچایا ہوا ہے۔

چھوٹا ختم' بڑا ختم

میں نے خود ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے سامنے روٹی آئی۔ سالن وغیرہ سادہ تھا' ساگ تھا یا کوئی سبزی تھی۔ آنے والے نے کہا' حضرت اس پر ختم پڑھو۔ یہ نہیں کہا کہ ختم کرو بلکہ کہا' ختم پڑھو۔ وہ مجھے بھی مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔ اس نے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو کہنے لگا "اجمعین"

ایک اور کھانا آیا۔ اس نے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو اس میں ماشاء اللہ بھنا ہوا گوشت' پلاؤ' زردہ تھا۔ اس مولوی صاحب نے آنکھیں بند کرلیں اور پڑھنے لگا' اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ میں نے پوچھا کہ یہ قرآن کھانے کے لیے آیا ہے؟ دعا کرو خدا ہمیں قرآن کو سمجھنے کی توفیق دے۔ (آمین)

ایصال ثواب برحق ہے

غریبوں کے لیے خیرات کرو' خیرات کا ثواب جدا' غریب کو دینے کا ثواب جدا' کھلاؤ غریبوں کو اور ثواب پہنچاؤ اللہ والے کی روح کو' غریب کے پیٹ میں کھانا پہنچے گا' اللہ والے کی قبر پر بارش ہوگی۔ یہ دین ہے' باقی ڈالڈے کا خالی ٹین ہے۔ خدا ہدایت بخشے (آمین) یہ میں اس لیے بتا رہا ہوں کہ یہاں یہ مذہب بن گئے ہیں۔ کسی کو مداخلت فی الدین کی اجازت نہیں۔ دین وہی ہے جو خدا اور رسول نے فرمایا۔ اب مجھ سے عشق رسول ﷺ سنو۔ میرے لیے بھی دعا کرو کہ خدا ہمیں نبی کی گلیوں کا بھی عاشق بنائے۔ (آمین) کہنا آسان ہے نبھانا مشکل

ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عاشق صادق

صدیقؓ کو پیغمبرؐ سے عشق تھا (بے شک) میں تمہیں موتی دوں۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو جمعہ کے دن منبر پر آئے۔ کھڑے ہوئے تو حیران ہو گئے۔ کتنی دیر کھڑے رہے اور پھر اتنا کہا' سمعت قبل ایام علی ھذا المنبر یخطب۔ اس منبر پر میرا محبوب خطبہ دیتا تھا۔ اتنا کہا پھر منبر سے گر گئے۔ کہنے لگے کہ صدیق ہے اور محبوب نظر نہیں آ رہا۔ صحابہ کہتے ہیں کہ چیخیں نکلیں' اور مسجد میں کہرام مچ گیا۔ فرمایا آج میں کیسے اس منبر پر کھڑا ہوں جس منبر پر میرا محبوب کھڑا ہوتا تھا۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ بارش شروع ہوئی۔ یہ آج آپ کو نئی باتیں سنا رہا ہوں۔ بارش شروع ہوئی تو مسجد نبوی کی چھت ٹپکنے لگی۔ پانی اندر آ گیا۔ غالباً حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے۔ کہنے لگے یاخلیفہ رسول اللہ بدل ھذا السقف حضرت آپ اس چھت کو بدلیں' یہ چھت پرانی ہو چکی ہے' پانی بہہ رہا ہے۔ صدیق خطبہ چھوڑ کر چلے آئے۔ وہ کیچڑ اپنے منہ پر ملنے لگے' کپڑوں پر ملنے لگے' بار بار دیکھتے تھے کہ یہ پانی وہاں سے آ رہا ہے جہاں میرے محمد ﷺ کے ہاتھ لگے تھے۔ جہاں حضور ﷺ نے چھڑیاں رکھی تھیں' یہ پانی نہیں یہ میرے محبوب کی نشانی ہے۔ (سبحان اللہ) یہ عاشق رسول ﷺ تھے۔

حضور ﷺ کا اپنے دشمنوں سے سلوک

تم کیا عاشق رسولؐ ہو۔ میں تو کبھی اس پر تقریر کروں گا کہ تم کیا عاشق رسولؐ ہو۔ نبی پاک ﷺ اپنے دشمنوں کے لیے بھی چادر بچھا دیتے تھے۔ تم مسلمانوں پر بھی لعنت کرتے ہو' جہاں جاؤ لعنت ہی لعنت ہو رہی ہے' کفر کے سوا

بات ہی نہیں کرتے ہو۔ یعنی جنت کے ٹھیکیدار تم ہو؟ یہ اللہ کا اختیار ہے۔ دعا کرو خدا ہدایت بخشے۔ (آمین)

عاشق رسول ﷺ دیوبندی

ماریں ہم کھائیں اور عاشق رسول ﷺ تم ہو۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرمایا کرتے تھے:

پھول پتیوں پر تو سب کی نظر نثار ہے
مگر جڑ کی خبر نہیں جس کی اپنی بہار ہے

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرماتے تھے، انگریز ہاتھ کاٹ دے تب بھی دامن نبوت نہیں چھوڑوں گا، گولی مار سینے سے گزر جائے گی عشق محمد ﷺ نہیں نکل سکتا۔ (سبحان اللہ)

فرماتے تھے کہ میں جب تک زندہ ہوں کسی مرتد کو محمدؐ کی کرسی پر آرام سے نہیں بیٹھنے دوں گا۔

اکثر یہ پڑھا کرتے تھے:

خاتم الانبیاء کی ذات ہے وہم و گماں سے بلند
خدا کا حسن انتخاب، انتخاب لاجواب

فرماتے تھے کہ خدا اپنے ہاتھ سے نبی کو کنگھی خود کرتا ہے۔ فرماتے تھے کہ باپ اپنے بیٹے کی انگلی پکڑ کر چلاتا ہے، خدا نبی کی انگلی پکڑ کے خود چلاتا ہے۔

توجہ کیجئے بارہ بج رہے ہیں، خیر بارہ تو سکھوں کے بجتے ہیں، مسلمان ایک بجے پھر تہجد کے لیے مصلے پر ہوتا ہے، میں نے یہ رائیونڈ میں دیکھا ہے۔ میں نے سمجھا کہ یہ کلمہ و نماز والی جماعت ہے۔ جب میں نے ان کو قریب سے دیکھا کہ یہاں تو مصطفیٰ ﷺ کے مستحب بھی قضا نہیں ہوتے۔ کھانے میں پہلے رسول اللہ ﷺ کی سنت بیان کی جاتی ہے۔ یہ لوگ جن کو پگڑی باندھنا نہیں آتی

تھی، جن کو کلمہ نہیں آتا تھا' وہ رسول اللہ ﷺ کی ایک ایک سنت پر عمل کرتے ہیں۔

عزیزان مکرم! میں آپ کو سمجھانے آیا ہوں۔ آپ کو یہ سمجھایا گیا ہے' کہ دیوبند والے' عطاء اللہ شاہ بخاری والے' دین پور والے' نبی کو نہیں مانتے۔ ہم جھوٹے نبی کو نہیں مانتے' مرزائی کو نہیں مانتے۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کا دشمن ذلیل ہوگا۔ حسین احمد نے سترہ برس رسول اللہ ﷺ کے روضے پر درس حدیث دیا۔ شیخ العرب والعجم کا لقب پایا۔ شیخ الاسلام کا لقب پایا۔ یہ ذلیل ہے یا عزیز ہے؟ (عزیز ہے)

دس سال تک حسین احمد مدنیؒ کا شاگرد مسجد نبوی کا امام بنا رہا۔

مولانا مدنیؒ کا بھائی مدینے کا گورنر رہا ہے۔ یہ ذلت ہے یا عزت ہے؟ (عزت ہے)

یہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جس کے جنازے پر ڈھائی لاکھ انسان تھا' یہ عزت تھی یا ذلت؟ (عزت تھی)

یہ احمد علی لاہوریؒ آج بھی جا کر میانی شریف کے قبرستان سے پوچھو کہ خدا کی قسم قبرستان کی مٹی بتا رہی ہے کہ احمد علی کی قبر جنت کا باغ بن چکی ہے۔ یہ ذلت ہے یا عزت ہے؟ (عزت ہے)

حضرت درخواستی اور حدیث

یہ مولانا عبداللہ درخواستی' جب مسجد نبوی میں بیٹھ کر حدیث شروع کرتا ہے تو ایک مصری کہتا ہے' یا اهل المدینه ان کنتم ما رایتم اباھریرۃ فھذا ابوھریرۃ۔ ابوہریرہ کا نام تم نے سنا ہے۔ یہ آج ابوہریرہ کا غلام بیٹھا ہے۔ جس طرح ابوہریرہؓ آنکھیں بند کر کے حدیث پڑھتا تھا' اسی

طرح یہ بھی حدیث پڑھتا ہے۔

قد خرجت منكم النعمة وذهبت عند العجم۔

عربیو! آج عجم کا آدمی آ کر محمد ﷺ کے عرب کو نبیؐ کی حدیث سنا رہا ہے۔ (سبحان اللہ) یہ عزت ہے یا ذلت ہے؟ (عزت ہے)

آج مولانا زکریا وہاں حدیث پڑھا رہے ہیں۔ آج قاری فتح محمد وہاں قرآن کی مشق کروا رہے ہیں۔

(نوٹ) یہ حضرت کی ۱۹۷۹ء کی تقریر ہے اس وقت دونوں بزرگ حیات تھے) وہاں اکثر مدرس ہمارے ہیں۔ الحمدللہ یہ ذلت ہے یا عزت ہے؟ (عزت ہے)

یہ ذلت نہیں کہ یہاں سے حج کرنے جائیں اور وہاں جا کر چھ مہینے جیل میں رہیں؟ (یہ ذلت ہے۔)

یہ ذلت نہیں کہ مسجد نبوی میں اذان شروع ہو رہی ہو اور یہ مسجد چھوڑ جائیں۔ دنیا نماز پڑھ رہی ہوتی ہے اور یہ ابھی تک استنجاء کر رہے ہوتے ہیں' یہ ذلت ہے۔

نبی کے دشمن کی عزت نہیں ہوتی' دعا کرو خدا ہم سب کو نبی کا دیوانہ بنائے۔ (آمین)

میں کہتا ہوں کہ اتنا محکوم کو حاکم سے' باپ کو اولاد سے' میں کہتا ہوں کہ اتنا مجنوں کو لیلیٰ سے پیار نہیں تھا جتنا صحابہؓ کو مصطفیٰؐ سے پیار تھا۔ اس پر بہت کچھ کہا جا سکتا ہے وقت نہیں اس لیے پھر کبھی آیا تو ملاقات ہوگی۔

فقہ حنفی اور جعفری میں فرق ہے

کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ فقہ حنفی اور فقہ جعفریہ میں فرق نہیں۔ ان میں بہت فرق ہے۔ ہماری اذان میں فرق ہے' نماز میں فرق ہے' بہت کچھ فرق ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اذان اس لیے نئی شروع کی ہے' تاکہ پتہ

چلے کہ ہماری مدینے کی اذان نہیں ہماری پاکستانی اذان ہے۔

ہماری اذان بلالی ہے' دوستوں کی اذان دیالی ہے' میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ سنت پیغمبر نہیں یہ سنت چنگیز ہے۔ (بے شک)

ہم نہ فسادی ہیں نہ فساد کے عادی ہیں' ہم تو اتحادی ہیں۔ (سبحان اللہ)

ہمارا اتحاد قائم ہے۔ ایک ان میں ہے تحریک استقلال' نہ ان میں تحریک ہے نہ استقلال ہے۔ آج تو حال یہ ہے کہ بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔ (اصغر خاں) دعا کرو خدا انہیں دین کا خادم بنائے (آمین) انشاء اللہ یہاں دین آئے گا اور علماء حق کے ہاتھ سے آئے گا۔

دوستو! بات دور جا رہی ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہم نہ بکنے والے ہیں نہ جھکنے والے ہیں' نہ جھکنے والے ہیں' ہمیں گالیاں بھی نہیں آتیں' گالیاں سننا آتی ہیں' کوئی بات نہیں جتنی مرضی گالیاں دو' جتنا تم برا کہو ہم اس سے بھی برے ہیں' مگر حضور ﷺ کی توہین برداشت نہیں کریں گے۔ (انشاء اللہ)

یہ انگریز کی کوشش ہے کہ ایک دوسرے سے لڑا رہا ہے۔ میں تو حیران ہوں کہ شاہ اسمٰعیل شہید کو کافر کہتے ہیں۔ مولانا اسمٰعیل شہید بھی لکھتے ہیں اور کافر بھی کہتے ہیں۔ میں تو حیران ہوں کہ کافر بھی شہید ہوتا ہے؟ عقل سے بات کرو۔ مولانا شہید بھی کہتے ہو اور کافر بھی کہتے ہو۔ پاگلو! کافر بھی شہید ہوتا ہے؟ جب تم نے اس کو شہید کہا ہے تو وہ مسلمان ہے۔

شاہ اسمٰعیل شہید کون تھے

شاہ اسمٰعیل شہید کا پتہ ہے کہ یہ کیوں دشمن ہیں۔ شاہ اسمٰعیل شہید حدیث پڑھا رہے تھے کہ دو عورتیں کہ جن کی حالت یہ تھی کہ آدھے کپڑے تھے اور آدھی ننگی تھیں' یہ میں نے تاریخ پڑھی ہے' اور سکھ ان کو چابک مار رہے تھے اور حضور ﷺ کو بھی گالیاں دے رہے تھے۔

دو آدمی پاس سے گزر رہے تھے۔ انہوں نے عورتوں سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہنے لگیں، ہم مسلمان ہیں۔ کہنے لگیں کہ مولوی اسمٰعیل وعظ کرتا ہے یہاں دہلی کی مسجد میں پڑھاتا ہے، اس کو جا کر کہنا کہ ادھر تم حدیث پڑھا رہے ہو، ادھر محمدؐ کی کلمہ خوانوں کی عزت لوٹی جا رہی ہے، سکھ دن کو سور چراتے ہیں اور رات کو ہم سے زنا کرتے ہیں۔

تم نے "بخاری" پڑھی ہے "کتاب الجہاد" نہیں پڑھا؟ تم مدنی کو جا کر کیا چہرہ دکھاؤ گے؟ ان عورتوں میں کچھ سید زادیاں بھی تھیں۔ کہنے لگیں، مولوی اسمٰعیل سے کہنا آج محمدؐ کے خاندان کی عزت لوٹی جا رہی ہے۔

اسمٰعیلؒ شہید نے وہیں "بخاری" بند کر دی، روتا ہوا کھڑا ہوا۔ کہنے لگے، بخاری اب پھر پڑھاؤں گا، پہلے عمل کروں گا۔ رات کو چھ چھ میل تیرتے تھے، دہلی کی جامع مسجد میں چار چار گھنٹے پیدل چلتے تھے، آٹھ آٹھ میل دوڑتے تھے، گھوڑوں کی ننگی پیٹھ پر بیٹھ کر گھوڑے دوڑاتے تھے۔ کہتے تھے کہ کہیں ایسے نہ ہو کہ کل زین نہ ملے اور میں گھوڑے پر سوار نہ ہو سکوں، جوتی نہ ملے اور میں چل نہ سکوں، کشتی نہ ملے اور میں تیر نہ سکوں۔ فرماتے پہلے میں ذرا ورزش کر لوں تاکہ مقابلہ کرتے وقت اگر کوئی چیز نہ بھی ملے تو میں تنگ نہ ہوں بلکہ خدا کے سہارے پر پہلے پریکٹس موجود ہو۔ (سبحان اللہ)

شاہ اسمٰعیل شہید کسی مسلمان کے ہاتھوں نہیں مارے گئے بلکہ سکھوں کے ہاتھوں مارے گئے ہیں، اس لیے شہید ہیں۔ "تقویۃ الایمان" ان کی کتاب اصل فارسی میں ہے۔ لوگوں نے اس کو اردو میں بنا کر بدنام کیا ہے کیونکہ "تقویۃ الایمان" کو اردو میں بدلنے والے انگریز کے ایجنٹ تھے، یہ انگریز کے خاص آدمی تھے، ان کا کام علماء کو بدنام کرنا تھا۔ انگریز نے اس قسم کے لوگوں کی بڑی بڑی تنخواہیں مقرر کر رکھی تھیں، بڑے بڑے دولتانے، تے ٹوانے، لاڑکانے تے اندھے کانے لقب دے رکھے تھے۔ ہم نے تو ایسا نہیں کیا۔ دعا کرو اللہ ہمیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

آج مجھے بھی آپ نے جوش دلا دیا حالانکہ میں تو فقیر آدمی ہوں۔

آج عبدالشکور' پر قصور' وطن سے دور' آپ کے لیے دعا کرتا ہے' میرے لیے آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں رسول اللہ کا سچا دیوانہ' پروانہ' مستانہ' غیر سے بیگانہ بنائے۔(آمین)

صحابیات عاشق رسول ﷺ

عشق رسول ﷺ بتا رہا ہوں۔ ہر عورت کو پیغمبر ﷺ کی غلامی' نبی کریم ﷺ کی نبوت سے محبت تھی۔(بے شک)

بی بی ام سلیمؓ ایک عورت تھی جس کا خاوند بھی شہید' بیٹا بھی شہید' بھائی بھی شہید' باپ بھی شہید' غزوۂ احد کے موقع پر' یہ انس بن مالک کی والدہ ہے' کسی نے اطلاع دی کہ سلیم! جاؤ تیرا سارا گھرانہ شہید ہو گیا ہے' خون بہہ رہا ہے' کفن دینے والا کوئی نہیں۔ خدا کی قسم ام سلیمؓ نے پہلا جملہ پوچھا کہ بتانے والے مجھے بتا کہ میرے محبوب کا کیا حال ہے؟ یہ عشق ہے۔

آج کل تو عجیب عشق ہے' پہلے کہتے ہیں کہ نبی سے عشق ہے' پھر آپ سب کچھ بن جاتے ہیں۔ خدا ہمیں عشق رسول عطا فرمائے۔(آمین)

جب صحابہ مکہ سے آنے لگے تو کافروں نے کہا کہ سامان چھوڑ دو' مکان چھوڑ دو' دکان چھوڑ دو' خاندان چھوڑ دو' بستر بے پھینکو۔ صحابہ نے کہا' او کتو! او مکہ والے کافرو! ہم سب کچھ چھوڑ سکتے ہیں محمد ﷺ کا دامن نہیں چھوڑ سکتے۔(سبحان اللہ)

صحابہ جیسا عاشق رسول کوئی نہیں

ایک صحابی جس کا نام خبیب ہے' یاد کر لو فقیرو! کافروں نے پکڑ لیا کہ تجھے سولی پر چڑھائیں گے' تختے پر کھڑا کر لیا اور چودہ ننگی تلواریں آئیں۔ ایک پوچھتا ہے کہ بتا تجھے چھوڑ دیں اور تیرے محمد ﷺ کو لے آئیں۔ صحابیؓ وہیں تڑپ کر کہتا ہے' کتو! مجھے جلدی ختم کر دو' میں سر سے پاؤں تک ٹکڑے ہو سکتا ہوں' محبوب کے

پاؤں میں کانٹا لگے تو میں برداشت نہیں کر سکتا۔ کافر کہتے ہیں کہ کمال ہے ان جیسا عاشق کوئی نہیں ہے۔ حتیٰ کہ اسی حالت میں شہید ہوتے ہیں اور صحابی کہتا ہے' اے ہوا! السلام علیکم! میرے محمد ﷺ کو سلام کہہ دینا اور بتا دینا کہ تیرا دیوانہ تیرے عشق میں جا رہا ہے۔ یہ عاشق رسول ﷺ تھے' ہمارے پاس کیا عشق کی نشانی ہے' نبی ﷺ کچھ کہتے ہیں ہم کچھ کرتے ہیں۔ دعا کرو خدا ہمیں عشق رسول عطا فرمائے۔ (آمین)

ام سلیمؓ کا واقعہ

ام سلیمؓ کو اطلاع ملتی ہے کہ تیرا خاوند شہید ہو گیا' تیرا بھائی شہید ہو گیا' تیرا بیٹا شہید ہو گیا' تیرا باپ شہید ہو گیا۔ پوچھتی ہے کہ حضور ﷺ؟ لوگوں نے بتایا کہ دانت مبارک شہید ہو چکے ہیں' خون بہہ رہا ہے' داڑھی سے خون ٹپک رہا ہے اور نبی ﷺ زخمی ہیں' بی بی بتولؓ چٹائی جلا کر علاج کر رہی ہے' علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پانی سے دھو رہے ہیں' دیوانے رو رہے ہیں' حضور ﷺ کے سارے کپڑے خون سے تر ہیں۔ کہنے لگیں' اچھا نبیؐ زخمی اور میں گھر میں۔ میں پہلے اپنے باپ کی لاش نہیں دیکھوں گی' پہلے اپنے محبوب کا چہرہ دیکھوں گی۔ آنکھوں پر پٹی باندھ لی تاکہ کسی دوسرے کے چہرے پر نظر نہ پڑے اور پہلے حضور ﷺ کے چہرے مبارک کو دیکھوں۔

ہم تو کیا عاشق ہیں' ہم تو فقط بات کر دیتے ہیں۔

ام سلیمؓ اکیلی تھی' ساتھ کوئی آدمی نہیں' آنکھوں پر پٹی باندھی ہوئی ہے' احد کے میدان کی طرف چل پڑی۔ کہیں ٹھوکر لگتی ہے' کہیں گڑھوں میں پڑتی ہے' کہیں پتھروں سے ٹکراتی ہے' گر رہی ہے مگر کہتی ہے کوئی ڈر نہیں' ٹھوکریں لگیں مگر نبی کے قدموں میں پہنچوں گی' آنکھوں سے پٹی نہیں ہٹاؤں گی' اس وقت پٹی کھولوں گی جب محبوبؐ کا چہرہ دیکھوں گی۔ حضور ﷺ کے قریب آئی۔ حضور

ﷺ کو اطلاع ملی کہ ایک دیوانی آ رہی ہے' پتا نہیں آنکھوں سے نابینا ہے' کپڑے میلے ہیں' آنسو ٹپک رہے ہیں اور آپ کی طرف آ رہی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا' اچھا! سلیم ہے؟ جی۔ فرمایا اسے جا کر کہو کہ میری طرف نہ آئے' میں نرم دل ہوں' رقیق القلب ہوں' اگر اس نے مجھ سے پوچھا کہ مصطفیٰ میرے ابا کہاں ہیں؟ میرا بیٹا کہاں ہے؟ تو میں محمد اس کو کیا بتاؤں گا' اس کا تو سارا گھر چلا گیا۔ اس کو بھی اطلاع ملی کہ حضور ﷺ یوں فرما رہے ہیں۔ زور سے کہتی ہے کہ آقا! میں باپ کے بارے میں پوچھنے نہیں آئی' میں تو آپ کی خیریت پوچھنے آئی ہوں۔ جب قریب آتی ہے' یہ جملے یاد کرنا مجھے "بخاری شریف" سے یہ جملے ملے ہیں۔ قریب آئی تو پٹی کو کھول کر کہا' كل مصيبة بعد ك جلل يارسول الله...... کملی والے بڑی مصیبت تھی' بڑا امتحان آیا' سنا ہے کہ سارا گھر ختم ہو گیا' جب آپ کا چہرہ دیکھا تو میری ساری مصیبت ختم ہو گئی' خدا کرے آپ سلامت رہیں' مجھے کسی کی ضرورت نہیں' صرف آپ کے دیدار کی ضرورت ہے۔ آپ ﷺ تیاری کر رہے تھے کہنے لگی' جلدی نہ کریں جس طرح جدائی میں پریشان تھی' اسی طرح جی بھر کر مجھے اپنی زیارت کرنے دیں۔ (سبحان اللہ) یہ تھا عشق رسول ﷺ۔

حضرت ظاہر رضی اللہ عنہ اور عشق رسول ﷺ

حضور پاک ﷺ جا رہے تھے ایک صحابی جس کا نام حضرت ظاہر رضی اللہ عنہ ہے' نبی کریم ﷺ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا۔

کسی نے کہا' ہاتھ سے خوشبو نہیں آ رہی؟' پھر حضور ﷺ کے ہاتھ کو اپنی کمر پر ملنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا' دیوانے کیا بات ہے؟ کہنے لگا' کوئی بات نہیں اس پیٹھ پر آپ کا ہاتھ لگ گیا تو یہ پیٹھ جہنم سے بچ جائے گی' بار بار پیٹھ پر مل رہا تھا' کہنے لگا مجھے ناز ہے کہ میری آنکھوں پر محمد ﷺ کا ہاتھ ہے' یہ آنکھیں بند نہیں ہوئیں یہ آنکھیں کھل رہی ہیں۔ (سبحان اللہ)

صحابیہ رضی اللہ عنہا اور عشق رسول ﷺ

ایک صحابی جس کا رنگ بہت کالا تھا' یہ حدیث میں باتیں موجود ہیں' میں اس لیے آپ کے لیے موتی لایا ہوں' اس کا نام حضرت سعد ہے' رنگ کالا' ناک کالا۔

بھائیو! رنگ کچھ نہیں' ابولہب حسین ہے' جہنم میں جل رہا ہے۔ سعد کالا ہے' جنت میں پہنچ چکا ہے۔ شکل پے ناز نہ کرو' عمل کرو۔ کالا صحابی ہے' حضور ﷺ نے پوچھا کہ میاں تو نوجوان ہے' بھاری وجود' ھل زوجت شادی کی ہے؟ اس نے کہا' حضرت چہرہ دیکھ لو' سب کہتے ہیں کہ کالا ہے' میلا ہے' کچیلا ہے۔ فرمایا' شادی کروا دوں؟ کیوں نہیں' ہر ایک کو شوق ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' بنی ثقیف کا جو سردار ہے' اس کی لڑکی سب سے زیادہ خوبصورت ہے' بچپن سے ماشاء اللہ خوبصورت ہے۔ فرمایا' جاؤ بنی ثقیف کے سردار کو میرا سلام دو اور کہنا مجھے کملی والے نے بھیجا ہے کہ مجھے اپنی بیٹی کا نکاح دے دو۔ نہ شادی میں میراثی' نہ ڈھول' نہ گانے نہ بجانے' نہ بینڈ نہ باجے' نہ ناچ نہ گانے' نہ سہرا' کچھ بھی نہیں' سیدھا چلا گیا۔

بنی ثقیف کا سردار مجمع میں بیٹھا تھا۔ کہنے لگا' السلام علیکم یارئیس الثقیف زوجنی بنتک انی جئت من رسول اللہ۔ حضور ﷺ تجھے سلام کہتے ہیں اور میرے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دے۔ وہ بڑا ناراض ہوا' اس نے کہا' جاؤ کمال ہے' میری لڑکی اتنی حسین ہے' تو ایسا کہاں سے آیا ہے' جاؤ۔ اچھا میں جاؤں' نہیں دیتے رشتہ؟ یہ بات اس لڑکی تک پہنچی۔ اس لڑکی نے باپ کو بلایا اور رو کر کہنے لگی' سن لو ابا! میں تجھے چھوڑ سکتی ہوں' محمد ﷺ کا دامن نہیں چھوڑ سکتی۔ ابا تو نے بھیج دیا' جاؤ اس کو بلاؤ اگر محمد ﷺ کے دل پر بھار آ گیا تو تیرے دونوں جہاں برباد ہو گئے' پتا ہے کس نے میرے لیے اس کو منتخب کیا ہے۔ سن لو ابا! عورتیں ناز کریں گی کہ مجھے ابا نے خاوند دیا ہے' میں ناز کروں گی کہ مجھے خاوند محمد ﷺ نے دیا ہے۔

اندر سے آدمی بھیجا کہ جاؤ سعد کو جا کر کہو کہ گھبراؤ نہیں' میں باپ کو چھوڑ سکتی ہوں' محمد ﷺ کو نہیں چھوڑ سکتی۔ ابا گھر سے نکال دے کوئی زیور نہیں لیتی' بھیک مانگ کر گزارہ کر لوں گی' محمد ﷺ کے حکم کو نہیں ٹال سکتی۔ یہ اطاعت تھی' یہ وہ لوگ تھے جن کو عشق رسول تھا۔

ہم نے اپنے علماء کو دیکھا ہے' مولانا قاسم نانوتویؒ ان کی بڑی کتابیں ہیں' ایک کتاب قطب نما ہے۔ میرے ان بڑے بڑے طرے والوں کو کہو کہ اس کی ایک سطر تو پڑھ کر دیکھیں۔ خدا کی قسم نانوتوی علم کا دریا تھا۔

شاہ عبدالعزیزؒ کا انگریز پادری سے مناظرہ

ہمارے علماء نے ہر فرقہ باطلہ کا مقابلہ اور باطل والوں سے مناظرے بھی کیے ہیں۔ شاہ عبدالعزیزؒ نے ایک عیسائی سے مناظرہ کیا۔ انگریز نے کہا کہ

کسے بگفت کہ عیسیٰ ز مصطفیٰ اولیٰ است

ایں بزیر زمیں دفن است و او بر آسمان است

پادری کہنے لگا کہ عیسیٰؑ تمہارے نبی سے افضل ہیں' تمہارے کملی والے زمین پر بیٹھے ہیں میرا نبی چوتھے آسمان پر ہے۔ سب حیران ہوئے کہ کیا جواب دیا جائے' شاہ عبدالعزیزؒ نے فرمایا

جواب گفتمش ایں نہ حجت قوی باشد

حباب برسر آب و گہر در تہ دریا است

شاہ صاحب نے کہا کہ دریا میں جا کر دیکھو' ہلکی چیز اوپر تیر رہی ہے' موتی دریا کے اندر ہوتے ہیں۔ انگریز پادری نے کہا کہ بتاؤ ایک آدمی سو رہا ہے' ایک بیٹھا ہے' تیسرا آدمی آیا تو راستہ کس سے پوچھے گا؟ سمجھ گئے کہ کیا کہہ رہا ہے۔

شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہ بیٹھنے والا بیٹھا کیوں ہے' جاتا کیوں نہیں؟ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو راستہ نہیں مل رہا۔ یہ اس سونے والے کے انتظار میں بیٹھا ہے

کہ یہی اٹھے گا تو مجھے اور آنے والے کو راستہ بتائے گا۔

انگریز پادری نے ایک اور چوٹ ماری۔ کہنے لگا، تمہاری شکلیں کوئی کالا، کوئی سانولا، کوئی بھورا، ہم سب بھورے ہیں، تمہاری شکلیں ایسی کیوں ہیں؟

فرمایا، گھوڑے کچھ پنج کلیان ہوتے ہیں، کوئی عربی ہوتے ہیں، کوئی کمیت ہوتے ہیں، کوئی کالے ہوتے ہیں، مختلف شکلوں کے ہوتے ہیں، گدھے سارے ایک شکل کے ہوتے ہیں۔

انگریز بے چارہ بھاگ گیا، ہم نے ہر میدان میں مقابلہ کیا ہے۔ (سبحان اللہ)

ہمارے اکابر سنت کے پابند تھے

میرا یہ مطالعہ ہے کہ ہمارے بزرگ رسول اللہ ﷺ کی سنت تو سنت، مستحب بھی نہیں چھوڑتے تھے۔ آپ ہمارا مقابلہ کرتے ہیں، خدا تمہیں سلامت رکھے، بھائیو! ہمارا تعلق ان لوگوں سے ہے۔

مولانا قاسم نانوتوی جب حج پر جانے لگے تو بئر علی، جو مدینے سے آٹھ میل دور ہے، خدا کی قسم وہیں اونٹنی سے اتر پڑے، پگڑی اتار دی، جوتی اتار دی، درود پڑھتے ہوئے، روتے ہوئے جا رہے ہیں۔ کسی نے کہا، حضرت ابھی تو مدینہ آٹھ میل دور ہے۔ فرمایا، راز ظاہر کراتے ہو؟ مجھے مدینے کی خوشبو آرہی ہے، اس جگہ پر آقا چلے ہیں، اس جگہ تک آقا اونٹ چرانے آتے تھے، جس دھرتی پر آقا ﷺ کا قدم آیا ہو، میں وہاں جوتی پہن کر قدم رکھوں، ڈرتا ہوں کہ کہیں بے ادبی میں نہ مارا جاؤں۔ کئی مہینے مدینے شریف رہے، وہاں جوتی نہیں پہنی، نہ سوار ہوئے، نہ مدینے میں تھوکا۔ فرمایا یہ وہ دھرتی ہے جہاں مصطفےٰ ﷺ کا گزر ہوتا تھا۔

حضرت نانوتویؒ کے عشق رسول ﷺ میں ڈوبے ہوئے اشعار

اڑا کے باد میری مشت خاک کو پس مرگ
کرے حضورؐ کے روضہ کے آس پاس نثار

ولے یہ رتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا
کہ جائے کوچہ اطہر میں تیرے بن کے غبار
جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب میرے
کہ میں ہوں اور سگان حرم کی تیرے قطار
گناہ کیا ہے اگر کچھ گناہ کیے میں نے
تجھے شفیع کہے کون گر نہ ہوں بدکار
یہ سن کے کہ آپ شفیع گنہگاراں ہیں
کیے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار

(سبحان اللہ)

حضرت تھانویؒ کا عشق رسول ﷺ

حضرت تھانویؒ کے متعلق لکھا ہے کہ ایک آدمی حج پر جا رہا تھا' اس کو بہت دور تک چھوڑنے آئے۔ کسی نے کہا کہ حضرت آپ بزرگ ہیں' فرمایا آپ جا کہاں رہے ہو؟ میرے لیے سعادت ہے' روضہ رسول پر کھڑے ہو کر کہنا کہ محمد عربی ﷺ اشرف علی گنہگار امتی سلام عرض کرتا تھا' اور عرض کرتا تھا کہ شفاعت کا امیدوار ہوں' قیامت کے دن اپنے گنہگار کو نہ بھلانا۔ یہ عشق رسول ﷺ ہے۔

آپ نے "نشر الطیب" لکھی ہے' خدا کی قسم ایک ایک سطر میں مصطفیٰ ؐ کی محبت مہکتی ہے۔ "محبت رنگ لاتی ہے" یہ صحیح ہے۔

حضرت حافظ حبیب اللہؒ کا عشق رسول ﷺ

مولانا احمد علی لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے حبیب اللہ سے کہا کہ بیٹا آؤ آکر شادی کر لو' یہاں پاکستان میں آپ کے لیے رشتہ ملتا ہے۔ جواب میں لکھا کہ ابا! اگر شادی کی تو بیوی سے پیار ہو جائے گا' میں دل محمد عربی ﷺ کو دے چکا ہوں۔ میں نے کسی سے پیار کرنا ہی نہیں۔ (سبحان اللہ) دعا کرو خدا ہمیں عشق رسول

ﷺ عطا فرمائے۔ (آمین)

ہم تو نظام مصطفیٰ چاہتے ہیں، ہمیں تو یقین ہے کہ اس ملک میں نظام مصطفیٰ وہی آئے گا جو نبی نے بتایا، خلفائے راشدین نے چل کر دکھایا۔ (انشاء اللہ)

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ اگر اللہ سے پیار چاہتے ہو تو نبی سے محبت رکھو، فَاتَّبِعُوْنِیْ نبی کی تابعداری کرو۔

نبی کی نافرمانی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ جو نبی کی نافرمانی کرتا ہے، کل امتہ یدخلون الجنة الامن ابی۔ ساری امت جنت میں جائے گی مگر جو میرا انکار کرنے والا ہے وہ جہنم میں جائے گا۔ دعا کرو اللہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی تابعداری عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت مدنیؒ کا عشق قرآن

ہمارے بزرگ تو وہ ہیں کہ جن سے سنت تو سنت رہی مستحب بھی قضا نہیں ہوئے تھے۔ میں نے مولانا مدنیؒ کے بارے میں پڑھا ہے کہ روزانہ مغرب کے بعد عشاء تک اور عشاء سے سحری تک پندرہ سپارے روز قرآن کی تلاوت ہوتی تھی۔

جب شیخ الہندؒ نے فرمایا کہ حسین احمد بیٹے! رمضان شریف کا چاند نظر آنے والا ہے، انگریز نامراد نے جیل میں ڈال رکھا ہے، ہم قرآن کیسے سنیں گے؟ مولانا حسین احمدؒ نے کہا حضرت دعا کریں میں استخارہ کر کے کام شروع کر دوں گا، دن کو قرآن کا پورا سپارہ یاد کروں گا رات کو سنا دوں گا۔ (سبحان اللہ)

ماریں ہم نے کھائیں یار لوگ کہتے ہیں کہ جہنم میں بھی یہی جائیں گے، اگر یہ علماء، دشمن ہیں تو پھر عاشق رسول کون ہے؟ یہی عاشق رسول ہیں، میں تو کہوں گا کہ اگر علماء دیوبند نہ ہوتے تو تم تو قبروں کی مٹی بھی کھا جاتے۔ صحیح کہہ رہا ہوں یا غلط کہہ رہا ہوں؟ (صحیح کہہ رہے ہو) دعا کرو خدا عقل دے۔ آمین۔

صابر پیا' تے ڈھولن شاہ' تے کانواں والی سرکار' تم نے تو دین کو تماشا بنا دیا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ اہل اللہ کے مزار پر ہوتا ہے کیا اہل اللہ اس سے راضی ہیں؟ (نہیں)

کوئی ناچتا ہے' کوئی تاش کھیلتا ہے' کوئی جھولا جھولتا ہے' کوئی کبڈی کھیلتا ہے' کوئی جیب تراشی کرتا ہے' کوئی سارا دن سگریٹ پیتا رہتا ہے' اہل اللہ کو ثواب مل رہا ہے؟ (نہیں) یہ غلطی کر رہے ہیں۔

سواد اعظم کا دعویٰ

دعویٰ تو ان کا سواد اعظم کا ہے لیکن میں نے تین جگہ سواد اعظم دیکھا ہے' ایک رائے ونڈ میں دیکھا ہے' بغیر اشتہار کے اور سواد اعظم ایسے کہ کسی کی تہجد قضا نہیں ہوتی کسی کا مستحب قضا نہیں ہوتا۔

ایک سواد اعظم میں نے مکہ میں دیکھا ہے کہ نو نو لاکھ آدمی نماز پڑھ رہے ہیں' یہ دوست وہاں ملتے ہی نہیں کہ کہاں ہیں۔

ایک مسجد نبویؐ میں سواد اعظم دیکھا ہے' یہ لوگ وہاں نماز ہی نہیں پڑھتے۔

ایک سواد اعظم میں نے کراچی میں دیکھا کہ جب امام حرم آیا تو میں نے دیکھا کہ پندرہ پندرہ لاکھ آدمی نماز پڑھ رہے تھے' انہوں نے فتویٰ بھی دیا کہ اس کے پیچھے نماز حرام ہے مگر کراچی کے پندرہ لاکھ آدمیوں نے نماز پڑھ کر بتا دیا کہ ہمیں وہی امام منظور ہے جو محمدؐ کے مصلے پر کھڑا ہے۔ (بے شک)

بہرحال اختلافات چھوڑو' اتحاد کی طرف آؤ' آؤ نظام مصطفیؐ پر سارے اکٹھے ہو جاؤ۔ (انشاء اللہ)

واقعات سنا رہا تھا' واقعات تو بہت ہیں' مہربانی کرو ہمیں نہ چھیڑو' ہم نہ جھکنے والے ہیں' نہ رکنے والے ہیں' نہ بکنے والے ہیں' ہم کام کر رہے ہیں' کسی کے روکنے سے کچھ نہیں ہوتا' ہمارے علماء بکاؤ مال نہیں ہیں۔ انشاء اللہ یہاں سے لے

کر تختہ دار تک بھی حق کی آواز بلند رہے گی۔

کرتے رہے ہیں کرتے رہیں گے، جو بخاری "ہمیں مشن دے گیا اس کو زندہ رکھیں گے انشاء اللہ میں اپنے نوجوانوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

سوالوں کے جواب:

سوال نمبر ا حضرت دین پوری صاحب چہار شنبہ آخری بدھ کے بارے میں وضاحت فرمائیں کیونکہ یہ رسم ملک میں عام ہو رہی ہے۔

جواب بھائی! اللہ تمہیں خوش رکھے، بات سمجھو، محدثین نے کیا لکھا، سیرت نگاروں نے کیا نقل کیا اور جاہل مولویوں نے اپنا دوزخ بھرنے کے لیے عوام کو کیا بتلایا۔ دیکھو! بالاتفاق حضور سرور کائنات ﷺ پیر کے روز اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور سب محدثین و مورخین کا بیان ہے کہ آپ ﷺ تیرہ یا چودہ روز بیمار رہے۔ اب آپ خود حساب کر لیجئے، پیر ۱۲ ربیع الاول سے تیرہ دن پیچھے آ جائیے، چہار شنبہ (بدھ) ۲۹ صفر بنتا ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ آخری چہار شنبہ سے تو آقائے دو جہان ﷺ کی بیماری کا آغاز ہوا نہ یہ کہ اس روز آپ ﷺ نے صحت پائی۔ محدثین نے صراحت فرمائی ہے کہ "ماہ صفر کے اخیر عشرہ میں آپ ایک بار شب کو اٹھے، اپنے غلام ابو مویہب کو جگایا اور فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ اہل بقیع کے لیے استغفار کروں۔ چنانچہ آپ ﷺ جنت البقیع تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپس آئے تو دفعتاً مزاج مبارک ناساز ہو گیا، سر میں درد اور بخار کی شکایت پیدا ہو گئی۔ یہ ام المومنین میمونہؓ کی باری کا دن تھا اور بدھ کا روز تھا۔ اسی حالت میں آپ باری باری ازواج مطہراتؓ کے یہاں تشریف لے جاتے رہے۔ جب مرض کی شدت ہوئی تو ازواج مطہراتؓ کی اجازت سے حضرت عائشہؓ کے یہاں تشریف لے آئے۔ پیر کے روز حضرت عائشہؓ کے حجرے میں عالم آخرت کو رحلت فرمائی۔ تفصیل کے لیے سیرۃ المصطفیٰ ﷺ پڑھ لیجئے اور لطف یہ ہے کہ اس طبقے کے امام مولانا احمد رضا خان صاحب نے بھی احکام شریعت میں یہی لکھا ہے کہ آخری چہار شنبہ کو آپ ﷺ کی آخری بیماری کا آغاز ہوا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ شیطان نے آپ ﷺ کی بیماری کی خوشی منانے کے لیے ان جاہلوں کو غلط راہ پر لگا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فہم سلیم عطا فرمائے۔

سوال نمبر ۲ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر چڑھ کر

بیت اللہ کے بت توڑے، وہ علی ابن ابی طالب تھے یا علی ابن العاص؟

الجواب　تاریخی بات ہے کچھ کہتے ہیں کہ علی ابن عاص تھے، مگر اکثر کا قول یہی ہے کہ علیؓ ابن ابی طالب تھے۔ چونکہ حضور پاک ﷺ نے پہلے فرمایا کہ تیرے کندھوں پر کھڑا ہوتا ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبوت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے کندھوں پر آؤ میں ساری امت کا بوجھ اٹھانے آیا ہوں۔ تاریخیں مختلف ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے کندھوں پر کھڑا بت صاف کر رہا تھا۔ میں نے نگاہ اوپر اٹھائی تو میری نگاہ سات آسمانوں سے اوپر گزر رہی تھی، کیونکہ جس کے کندھوں پر کھڑا تھا اس کی شان ساری کائنات سے زیادہ تھی۔ (بے شک)

سوال نمبر ۳　حنیف رامے کے بارے میں سوال آیا تو مولانا نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

الجواب:　بہرحال رامے، کام تمامے، دور سے سلام اے۔ جس کے نام میں بھی رام ہے، اس کے پاس کب اسلام ہے، بہرحال رام ناکام ہے، رامے، رام ہے، سوشلسٹ کا غلام ہے، ہمارا اس سے تعلق نہیں۔ وہ کہہ رہا ہے کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا، اسلام کو کوئی خطرہ نہیں۔

نہ گھبراؤ مسلمانو خدا کی شان باقی ہے
ابھی اسلام زندہ ہے ابھی قرآن باقی ہے

ابھی وضو بھی ہے، نماز بھی ہے۔ ان کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا اب بھی الحمدللہ فرض تو فرض بعض لوگ ایسے ہیں جو روزانہ دو رکعت میں پورا قرآن تلاوت کرتے ہیں۔ (سبحان اللہ) خطرہ ان کو ہے اسلام کو کوئی خطرہ نہیں۔

سوال نمبر ۴　نعرۂ رسالت کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو کہنے لگے' حضرت مجھے کلمہ پڑھائیں۔ میں عمرؓ برے ارادے سے نہیں آیا' عمرؓ تیرا غلام بن کر آیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ اکبر"۔ صحابی کہتے ہیں اتنے زور سے نعرہ لگا کہ مکہ کے پہاڑ بھی ہل گئے۔ (سبحان اللہ) سارے گھروں سے باہر دوڑے کہ کیا ہو گیا ہے۔ باہر آکر پوچھنے لگے کہ کیا ہو گیا ہے۔ اس وقت صرف پینتالیس آدمی مسلمان تھے مگر ان میں قوت ایمانی تھی۔

کہنے لگے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کا غلام بن چکا ہے۔ تمہارے سارے منصوبے خاک میں مل چکے ہیں۔ آج عمر فاروقؓ محمدؐ کے دامن میں آیا ہے' اس خوشی میں مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر لگایا ہے۔

صحابہ کہتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہوا' حضور ﷺ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو فرماتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا' اللہ اکبر۔ صحابی کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نعرہ لگاتے ہاتھ میں نیزہ تھا' حضور ﷺ کے نعرے کا یہ اثر پڑتا کہ بت ٹکڑے ہو کر نبی کے قدموں میں گر جاتے۔

حضرت عمرؓ سے لے کر علی المرتضیٰؓ تک جب صحابہ جنگ پر جاتے تو دوستو تین نعرے لگاتے' پہلا نعرہ "اللہ اکبر" صفیں تیار' دوسرے پر نیام سے تلوار باہر' تیسرے نعرے پر ماشاء اللہ بیڑہ ہی پار۔ (سبحان اللہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نعرہ لگایا جب خیبر فتح ہوا۔ مجھے حدیث یاد ہے' صحابہؓ کہتے ہیں کنا نعجب نکبر' جب ہمیں حضور ﷺ کی بات پر مزہ آتا' لطف آتا تو ہم نعرۂ تکبیر لگاتے تھے۔

میرے نبی ﷺ کی عادت تھی کہ جب پہاڑ پر چڑھتے تو کہتے تھے "اللہ اکبر"۔ جب آپ ﷺ پہاڑ سے اترتے تو فرماتے تھے "سبحان اللہ۔ مولیٰ! میں اتر رہا ہوں تو اترنے سے' تو جھکائی سے' تو عاجزی سے پاک ہے"۔

اگر نعرۂ تکبیر "اللہ اکبر" ہے تو نعرۂ رسالت "یارسول اللہ" کیوں' ایک تو یہ نبی کا خدا سے مقابلہ ہوا' دوسرے یہ کہ نعرۂ تکبیر "اللہ اکبر" ہے' یا "یااللہ" ہے؟ "اللہ اکبر" ہے "یارسول اللہ" نعرہ کیسے بنا' یہ تو ندا ہے' یہ تو پکار ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں نعرۂ رسالت لگا ہے؟ (نہیں) ہم کہتے ہیں کہ ایسا نعرہ لگاؤ جو حضور ﷺ نے لگایا ہے۔ "یارسول اللہ" تو وہاں کہنا چاہیے جہاں کچھ کہنا ہو جس طرح ہے' يَامُوْسٰى لَاتَخَفْ' يَا عِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ' يَاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ يَااِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا' يَااَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ' جس طرح میں کہوں مولانا عبدالرؤف' ہم آپ کے پاس موجود' وہ میری طرف دیکھے میں اس کی طرف دیکھوں۔

"یارسول اللہ" کہہ کر کس رسول کو بلاتے ہیں' تین سو پندرہ رسول آئے' تم تو کہتے ہو "یارسول اللہ" آگے کچھ نہیں کہتے' ہم جب "یااللہ" کہتے ہیں تو ساتھ کہتے ہیں رحم کر' آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب بھی کوئی آدمی یااللہ کہتا ہے ساتھ کچھ نہ کچھ کہتا ہے' عرض کرتا ہے۔

صحابہ کرامؓ حضور پاک ﷺ کے سامنے کچھ کہتے تھے' صدقت یارسول اللہ' ہم اس کو نقل کر سکتے ہیں' جس طرح میں کہوں' يَامُوْسٰى لَاتَخَفْ۔ موسیٰؑ نہ ڈرو۔ یہ میں کہہ رہا ہوں یا خدا کہہ رہا ہے؟ (خدا کہہ رہا ہے)

ہم نماز میں کہتے ہیں السلام علیک ایها النبی ورحمة الله۔ یہ ہم کہہ رہے ہیں یا خدا نے کہا تھا؟ خدا نے کہا تھا' ہم نقل کر رہے ہیں۔

"یارسول اللہ" کہیں بھی نعرہ نہیں۔ نہ خود حضور ﷺ نے فرمایا' نہ صحابہؓ نے بتایا' نہ صحابہؓ نے لگایا' یہ تو پکار ہے' ندا ہے' قرآن کہتا ہے: فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ' اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ۔ یہ مسجد اللہ کا گھر ہے' فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا یہاں خدا کے سوا کسی کو مت پکارو' کس کو

پکارو؟ (اللہ کو)

میرے نبی ﷺ نے سمجھایا کہ اذا سئلت جب سوال کرے تو کس سے کر؟ (اللہ سے)

قرآن کہتا ہے: قُلِ ادْعُوْا اللّٰہَ اَوِادْعُوْا الرَّحْمٰنَ یااللہ یارحمٰن، کس کو پکارو؟ (اللہ کو)

حضور ﷺ کو پکارنے سے منع کیا گیا ہے۔ حضور ﷺ کے سامنے بھی زور سے بولنے سے منع کیا گیا ہے "یارسول اللہ" کہو گے تو لامحالہ زور سے کہو گے، آواز آپ ﷺ کے پاس بلند ہوگی تو اعمال ختم ہو جائیں گے۔ "یارسول اللہ" نعرہ نہیں، حضور ﷺ کا مقام یہ ہے کہ حضور ﷺ کا نام سنو تو درود پڑھو۔ (ﷺ)

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ گلی میں جا رہے تھے کہ کسی نے کہا "یارسول اللہ!" بخاریؒ نے کہا، اندھے! میں عطاء اللہ ہوں یا "رسول اللہ"؟ اندھے پاگل۔ پھر کہا، واہ عطاء اللہ واہ، دنیا کو دیکھیں تو برائی یاد آئے تجھے دیکھیں تو رسول اللہ یاد آئیں، عجیب بات کر دی۔ (سبحان اللہ)

صحابہؓ حضور ﷺ کے دربار میں بہادر بیٹھتے تھے۔ ہر ایک کا اپنا اپنا مقام ہے۔ خدا کا نام آئے تو جل جلالہ، نبی کا نام آئے تو ﷺ، حضور کا نام آئے تو درود پڑھو۔ نعرۂ تکبیر یہ ہے کہ خدا کا نام بلند کرو۔ خدا کا نام کتنا بلند ہے، اس لیے حکم ہے کہ بچہ پیدا ہو تو کان میں کہو "اللہ اکبر"۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے تو پہاڑ پر کھڑے ہو کر کہتے تھے "اللہ اکبر، اللہ اکبر" جو صحابی راستہ بھولا ہوتا وہ وہاں سے کہتا "میں زندہ ہوں، زندہ ہوں"۔ یہ بھی طریقہ تھا۔ عطاء اللہ شاہؒ نے اس مسئلہ کو بڑے پیار سے حل کیا ہے۔ آپ ناراض نہ ہوں، میں پوچھتا ہوں جو درود نہ پڑھے وہ نبی کا منکر ہے یا جو نعرے نہ لگائے؟ (جو درود نہ پڑھے) اب تو تم نے نعرے بھی بہت بڑھا دیئے ہیں، نعرۂ حیدری، نعرۂ غوثیہ، نعرۂ گڑھی۔

عطاء اللہ شاہ" ایک دفعہ تقریر کر رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا' "نعرۂ رسالت۔ یارسول اللہ" بخاری نے پوچھا' یہ کون آدمی ہے نعرے لگانے والا؟ کسی نے کہا حضرت ایک شخص ہے' ماشاء اللہ بڑے لمبے لمبے بال' عجیب حال' نعرے لگا رہا ہے۔ فرمایا' اس کو کھڑا کر دو' کھڑا کر دیا۔ پوچھا' تیرا نام کیا ہے؟ محمد اعظم۔ بخاری نے تقریر کرتے کرتے فرمایا' او محمد اعظم! ایک۔ بخاری نے توجہ اس سے ہٹائی اور تقریر کرتے رہے۔ دس پندرہ منٹ تقریر کرتے رہے' وہ کبھی ادھر دیکھتا کبھی ادھر دیکھتا' آخر بیٹھ گیا۔ پھر بخاریؒ نے فرمایا' محمد اعظم! پھر وہ کھڑا ہو گیا' پھر تقریر شروع کر دی آگے اس کو کچھ نہ کہا۔ جب اس کو تیسری بار کہا' محمد اعظم! تو محمد اعظم کہنے لگا' یہ زمین پر بخاری ہے یا میرے لیے خواری ہے؟ کتنی بے قراری ہے' انتظاری ہے' میری تیاری ہے' میری خواری ہے' یہ عجیب بخاری ہے' میں کھڑا ہوتا ہوں تو پوچھتا ہی نہیں' بلاتا ہے کہتا ہی کچھ نہیں۔ حضرت بخاری نے پوچھا کیا ہے؟ کہنے لگا گڑگڑا رہا ہے' گالیاں دے رہا ہے' بل کھا رہا ہے۔ فرمایا' اب کھڑے ، ہو جاؤ۔ فرمایا او بے وقوف بات سمجھ آئی؟ میں نے تجھے پکارا' بلایا اور کچھ نہیں کہا تو تو ناراض ہو گیا کہ میں نوکر ہوں' تو بار بار "یارسول اللہ" کہتا ہے اور آگے عرض نہیں کرتا' محمدؐ تیرا نوکر ہے کہ کھڑا رہے؟ (اللہ اکبر)

مسئلہ سمجھ میں آگیا۔ فرمایا تم بار بار کہتے ہو "یارسول اللہ" اور آگے کچھ نہیں کہتے' کہنا کیا ہے' نہ "ﷺ" کہتا ہے' نہ "علیہ السلام" کہتا ہے۔ پھر اس نے نعرہ نہیں لگایا۔ فرمایا' یارسول اللہ کہو تو آگے کچھ عرض کرو تاکہ فرشتے پہنچائیں۔

ایک دفعہ میں تقریر کر رہا تھا۔ ٹانڈلیانوالہ ایک بڑا شہر ہے۔ ایک شخص کہنے لگا' "نعرۂ رسالت۔ یارسول اللہ" میں نے کہا واہ مولوی عبدالشکور واہ' دین پوری واہ' تیری تقریر ایسی ہے کہ دوسرے بھی خوش ہیں۔ پھر اس کے بعد نعرہ نہیں لگا۔ میں نے کہا' واہ تیری تقریر' عجیب تو خطیب ہے کہ دوسرے بھی خوش ہو کر نعرے لگا رہے ہیں' پھر نعرہ نہیں لگا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ نعرۂ رسالت نہیں تھا' یہ نعرۂ شرارت

تھا' بتاتے ہیں کہ ہم بھی بیٹھے ہیں۔

سوال نمبر ۵ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا کی لوگ کہتے ہیں کہ شاھدا کا معنی حاضر ناظر ہے۔

الجواب سورۃ القصص میں ہے وَمَا کُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ "آپ روزانہ کلمہ پڑھتے ہو' اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ جب تم کہتے ہو "اشہد" میں گواہی دے رہا ہوں' تو کیا تم حاضر ناظر ہو' تم "اشہد" پڑھتے وقت مدینے پہنچ جاتے ہو؟ (نہیں)

جب حضرت یوسف اور زلیخا کا واقعہ پیش آیا تو بچہ وہاں تھا؟ (نہیں)

قرآن کہتا ہے: وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا۔ بچہ گواہی دے رہا ہے اور تھا گھر میں' ضروری نہیں کہ گواہ ہر جگہ موجود ہو' اس کا معنی یہ ہے کہ تم شراب پی کر' زنا کر کے نبی کو (نعوذ باللہ) گواہ کرتے ہو کہ دیکھو ہم کیا کر رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا' عرضت علی۔ میرے پاس امت کے اعمال پہنچتے ہیں۔

اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا۔ قیامت کے دن حضور کریم ﷺ کو ساری امت کے حالات بتائے جائیں گے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ہر سوموار اور جمعرات کو فرشتے امت کا حال نبی ؐ کے پاس پہنچاتے ہیں۔

اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ شَاهِدًا۔ ہم آپ کی طرف رسول بھیج رہے ہیں' جس طرح حضرت موسیٰ کو بنی اسرائیل کی طرف بھیجا تھا۔ حضرت بھی آج کل ہر جگہ ہیں؟ جواب دیں (نہیں) اس "شاھدا" کہنے سے حضور ﷺ کا ہر جگہ موجود ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

کہتے ہیں کہ گواہ موجود ہوتا ہے' میں گواہی دے رہا ہوں کہ حضور ﷺ نبی ہیں' فرشتے برحق ہیں' صحابہؓ برحق ہیں' کیا میں ہر جگہ موجود ہوں؟ (نہیں) میں بھی تو

"اشھد" کہہ رہا ہوں' اس معنی سے بات نہیں بنے گی۔

نبی کریم ﷺ مدینے میں ہیں یا لاہور ہیں؟ (مدینے میں) نبی یہاں ہیں؟ (نہیں) نبی یہاں ہوتے تو میں سٹیج پر کھڑا ہوتا؟ (نہیں) حضور یہاں ہوتے تو خوشبو نہ آتی؟ (آتی) نبی یہاں ہوتے تو میں زور سے بولتا؟ (نہیں) نبی یہاں ہوتے تو ہم صحابہ نہ ہوتے؟ (ہوتے) نبی یہاں ہوتے تو مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔ پیغمبر جہاں آپ ہوں گے وہاں عذاب نہیں ہو گا۔ دلائل تو سنو' نبی مکی اور مدنی ہیں یا لاہوری اور پاکستانی ہیں؟ (مکی مدنی ہیں)

نبی مکہ میں تھے تو مکی' مدینہ میں تھے تو مدنی' آج نبی کہاں ہے؟ (مدینے میں) میرا عقیدہ یہ ہے کہ نبی مدینے میں ہے' نبوت سارے جہان میں ہے۔ رحمۃ اللعالمین مدینے میں ہے' رحمت ہر جگہ ہے۔ پیغمبر کی ذات مدینے میں ہے' محمد کی نبوت اور دعا ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔

اللہ فرماتے ہیں فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔ ہر امت گواہی دے گی' تم بھی گواہ ہو گے' ہم گواہی دیں گے کہ موسیٰ نے تبلیغ کی تھی' ہم علماء گواہی دیں گے کہ عیسیٰ نے تبلیغ کی تھی۔ خدا پوچھیں گے کہ تم کیسے گواہی دے رہے ہو؟ ہم کہیں گے کہ ہم نے اللہ کے قرآن میں پڑھا ہے۔

فرمایا: فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا محمد ہم پر گواہی دیں گے چونکہ امت کا حال فرشتوں کے ذریعے نبی کو پہنچ رہا ہے۔

آخری بات یہ ہے کہ ہمارا نبی مدینے میں ہے۔ تم نبی کے در پر جاؤ گے یا نبی کو یہاں بلاؤ گے۔ (در پر جائیں گے) نبی کا روضہ دیکھو تو جنت ملتی ہے؟ (جی) وہاں درود پڑھو تو حضور ﷺ سنتے ہیں؟ (جی) وہاں نبی کریم ﷺ کی مسجد میں ایک نماز پڑھو تو پچاس ہزار کا ثواب ملتا ہے؟ (جی) اس مسجد میں پچاس ہزار نماز کا ثواب ملتا

ہے؟ (نہیں) مدینے میں دجال آئے گا؟ (نہیں) زلزلہ آئے گا؟ (نہیں) قحط آئے گا؟ (نہیں) دابتہ الارض آئے گا؟ (نہیں) خدا کا عذاب آئے گا؟ (نہیں) لوگو! جہاں محمد ﷺ کا ڈیرہ رہے گا قیامت تک وہاں رحمت کا بسیرا رہے گا۔ (سبحان اللہ)

آخری دلیل دیتا ہوں' لاہور میں کتنی مسجدیں ہیں؟ (کئی ہزار ہیں) نبیؐ کے روضے کتنے ہیں؟ (ایک) کسی مسجد میں حضور ﷺ ہیں؟ (نہیں) کسی روضے کی زیارت کرنے کا اس طرح ثواب ہے؟ (نہیں) پھر کیوں نہیں عقل سے سمجھتے جو ہر جگہ ہے اس کا گھر ہر جگہ ہے جو ایک جگہ ہے اس کا روضہ ایک جگہ ہے۔ (بے شک)

ان کا نبیؐ بھی ہر وقت نہیں ہوتا کیونکہ جب تقریر ختم کرتے ہیں تو کہتے ہیں' "یا نبی سلام علیک" آگیا' پہلے خود کھڑے ہو کر تقریریں کرتے ہیں' کوئی نبی کا استقبال نہیں کرتے۔ یا حضور پاک کو پہچانیں' یا ہاتھ چومیں یا زیارت کریں' یا نبی کی تقریر سنیں۔ درود پڑھ کر کہتے ہیں کہ نبی چلا گیا' چلا گیا۔ ہم ایسی توہین نہیں کرتے' استاد در پر نہیں آئے گا' شاگرد زیارت کے لیے جائے گا' کنواں نہیں آئے گا پیاسا جائے گا۔ ہم بلالؓ حبشی کی طرح حبشہ چھوڑ کر نبیؐ کے در پر جائیں گے۔ سلمانؓ فارسی کی طرح فارس چھوڑ کر نبی کے در پر جائیں گے۔ ہم مکہ کے ۱۵ صحابہؓ کی طرح مکہ چھوڑ کر نبیؐ کے در پر جائیں گے۔ اللہ ہم سب کو نبیؐ کے دروازے پر لے جائے اور نبیؐ کا غلام بنائے۔ (آمین)

آخری الفاظ' ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ بازی' گلی کوچہ میں لڑائی' محلے میں شرارت' مسجدوں میں نہ لڑو بلکہ اتفاق سے رہو' دوسروں کو بھی سمجھاؤ' یہ بات غلط ہے کہ ہم نبی کو نہیں مانتے' ہم نبی کو امام الانبیاء مانتے ہیں۔

ہم اہلسنت ہیں' دیکھ لو کہ سنت پر کون قائم ہے یعنی سنت جاری ہم کریں اور دعویدار آپ بن جائیں' ایسا نہ کرو۔ ہم انشاء اللہ سواد اعظم بھی ہیں' مدرسے ہمارے زیادہ ہیں' تبلیغ ہماری زیادہ ہے' علم ہمارا زیادہ ہے' کتب خانے ہمارے زیادہ ہیں'

الحمدللہ مکہ و مدینہ میں ہم ہیں۔ ایک نکتہ بتاؤں' مولانا عبدالرؤف بھی سمجھ لیں' ہم سواد اکثر نہیں' ہم سواد اعظم ہیں' یہ نہیں کہ آدمی زیادہ ہوں بلکہ عظمت والی جماعت۔

كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ۔ قرآن تو کہتا ہے وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ۔ اکثر مشرک ہوں گے۔ قرآن کہہ رہا ہے' وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ۔ شکر گزار تھوڑے ہوں گے' دیندار تھوڑے ہوں گے' عرب کی ساری آبادی سات کروڑ تھی' ان میں سے ایک لاکھ چوبیس ہزار مسلمان ہوئے' اور تھے وہ سواد اعظم' اعظم کا معنی عظمت والے' تھوڑے ہو کر بھی سب پر بڑے نظر آئیں' بھاری نظر آئیں' مرزائی کا وضو ٹوٹ رہا ہے' کوئی کہیں پریشان ہو گا' انگریز کی پتلون ڈھیلی ہوئی۔ ہم سواد اعظم ہیں' ہم ایسی جماعت ہیں کہ جس کی عظمت اور دھاک پورے ملک پر بیٹھی ہوئی ہے۔

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تقریر کر رہے تھے۔ ایک شخص نے کہا عطاء اللہ آپ نے کلہاڑی کیوں رکھی' وہ سامنے کھڑا تھا' فرمایا وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ اور میز پر کلہاڑی کو مارا' وہ آدمی پیچھے جا گرا۔ آپ نے زور سے کہا "تو" "وہ بے چارا گر پڑا' اٹھ کر آیا کہنے لگا مجھے پتہ چل گیا ہے' جان بھی کانپ رہی ہے' دل بھی دھڑک رہا ہے۔ فرمایا اس لیے رکھی ہوئی ہے کہ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ۔ ہم سواد اعظم ہیں' کچھ بھی کر لیں ادھر ادھر جوڑ کر لیں' مگر پھر بھی مفتی محمود صدر ہے' اب جو مقابلہ کرے بے قدر ہے۔ کچھ بھی ہو دھاک بیٹھی ہوئی ہے۔ (انشاء اللہ)

کہتے بہت کچھ ہیں مگر جب ہم قریب آ جائیں تو وہ بات بھی نہیں کرتے۔ دعا کرو خدا انہیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

حضور ﷺ کی توہین کرنے والا برباد ہو گا

اپنے نوجوانوں کو سلام کرتا ہوں۔ دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنے ماں باپ کے لیے چشم و چراغ بنائے۔ (آمین)

خدا ان کو شاد رکھے' آزاد رکھے' برائی سے آزاد رکھے' خدا کے لیے یہ ہمارا سبق یاد رکھیں۔

خدا کرے ان کا دل باغ باغ رہے' عالی دماغ رہے' نہ زخم رہے نہ داغ رہے۔

خدا تعالیٰ ان نوجوانوں کو مزید ہمت عطا فرمائے' اس طرح یہ نوجوان گلی کوچے میں اسلام کا پرچم لہرائیں' میں لڑانے نہیں سمجھانے آیا ہوں' الجھانے نہیں آیا سلجھانے آیا ہوں۔ خدا کرے آپ پھر ایک دفعہ ایک ہو جائیں نیک ہو جائیں۔ (آمین)

وما علینا الا البلاغ

عنوان

شادی و نکاح

مقام: نامعلوم

شادی

الحمد للہ و کفی والصلوۃ والسلام علی سید الرسل، واکمل الرسل واجمل الرسل، وخاتم الانبیاء لانبی بعدہ، ولا نبوۃ بعدہ ولارسول بعدہ ولا رسالۃ بعدہ، سید الانبیاء والمرسلین، امام الاولین والآخرین خاتم النبیین شفیع المجرمین، وعلی آلہ الطیبین الطاہرین وعلی خلفاءہ الراشدین المہدیین، المحسنین، المتقین، وعلی من تبعھم اجمعین، الی یوم الدین، فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوْا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما بعثت رحمۃ مہداۃ

انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق، انما بعثت معلما، علمنی ربی فاحسن تعلیمی وادبنی ربی فاحسن تادیبی

وقال النبی ﷺ انا سید ولد آدم ولا فخر وبیدی لواء

الحمد ولا فخر' وآدم وما دون ذلك يومئذ تحت لوائی ولافخروان اول من يفتح باب الجنه ولافخر' وانا اول من يدخل الجنه ولافخر' وانا اول شافع ومشفع ولا فخر' الفقرفخری۔

وقال النبی صلی اللّٰه عليه وسلم هٰكذا نبعث يوم القيامة

وقال النبی صلی اللّٰه عليه وسلم ابو بكر و عمر يحشران بين النبی

وقال النبی صلی اللّٰه عليه سلم رحم اللّٰه ابا بكر زوجنی ابنته وحملنی الی دارالهجرة واعتق بلالا

وقال النبی صلی اللّٰه عليه وسلم ارحم امتی بامتی ابوبكر

وقال النبی صلی اللّٰه عليه وسلم ابوبكر فی الجنة

وقال النبی صلی اللّٰه عليه وسلم حب ابی بكر و عمر ايمان' عليكم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين المهديين' تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ اياكم و محدثات الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وفی رواية وكل ضلالة فی النار۔

وعن عائشة الصديقة رضی اللّٰه تعالی

عنہا قالت قال النبی صلی اللّٰہ علیہ سلم "من احدث فی امرنا ھذا ای فی امر دیننا ما لیس منہ فھورد"

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کمل من الرجال کثیر وما کملت من النساء الا آسیہ امراۃ فرعون ومریم بنت عمران' وفضل عائشہ علی سائر النساء کفضل الثرید علی الطعام

یا عائشہ انت زوجتی فی الدنیا والاخرۃ

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لبنتہ فاطمۃ الزھرا' یا بنتی! اما ترضین انھا حبیبۃ حبیب اللّٰہ او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وقال ابوبکر الصدیق جبب الی من الدنیا ثلث النظر الی وجہ رسول اللّٰہ وان یکون بنتی تحت رسول اللّٰہ وان یکون انفاق ما لی علی رسول اللّٰہ

صدق اللّٰہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذلک لمن الشاھدین والشاکرین والحمد للّٰہ رب العالمین

ہمیں پھر دعوت دین الٰہی عام کرنا ہے | جہان کل میں پھر سے دبدبہ اسلام کرنا ہے
جس کام کے لیے آئے وہ کام نہ بگڑے | سر جائے تو جائے مگر اسلام نہ بگڑے

یا الٰہی آج تو صدیق سا ایمان پیدا کر
عمر فاروقؓ سا کوئی جری انسان پیدا کر
جہاں سے گم حیا ہو وہاں عثمان پیدا کر
علی المرتضیٰ شیر خدا کی آن پیدا کر

....

بندۂ پروردگارم امت احمد نبی
دوست دار چار یارم تابع اولاد علی
مذہب حنفیہ دارم ملت حضرت خلیل
خاکپائے غوث اعظم زیرِ سایہ ہر ولی

درود شریف پڑھو۔

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دل مرتضیٰ سوز صدیق دے

تمہید

حاضرین کرام' ذوالعز والاحترام' عالی مقام' جماعت خاص و عام پانچواں پروگرام' بفضل رب الانام' سیرت خیرالانام آقا کے غلام' حضرت صدیق اکبر کے عنوان سے' ان کی سیرت کے عنوان سے منعقد ہوا ہے۔

الحمدللہ دن بدن قوم بیدار ہو رہی ہے' خبردار ہو رہی ہے۔ صحابہ و اہل بیت کی تابعدار ہو رہی ہے' میں تو سمجھتا ہوں کہ جنت کی حق دار ہو رہی ہے۔

میں کچھ تو صدیق اکبرؓ کے سردار' صدیق کے سرپرست' صدیق اکبر کے محبوب کا تذکرہ کروں گا۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو دین عطا کرے' پیغمبر کی زبان پر یقین عطا کرے (آمین)

ہمارے بیان میں کیا ہو گا

انشاء اللہ حقائق ہونگے' دقائق ہونگے' فضائل ہونگے' مسائل ہونگے' دلائل ہونگے' شمائل ہونگے۔

اللہ کا قرآن ہو گا' مدنی کا فرمان ہو گا' صدیق کا شان ہو گا' جنت کا سامان ہو گا' راضی رب رحمان ہو گا' جو یقین کرے گا مسلمان ہو گا' اور جو انکار کرے گا

بے ایمان ہو گا' انکار نہ کرنا' اللہ ہمیں حضور ﷺ کے غلاموں کا سچا غلام بنائے (آمین)

میں حیران ہوں کہ یہ فتنے کہاں سے آگئے ہیں۔ اللہ ان فتنوں میں صراط مستقیم عطا فرمائے (آمین)

جہاں آج ہماری دعوت ہے وہاں کل شادی بھی ہے اور رات کو نکاح کا سلسلہ بھی ہے' کچھ سنت نبوی کے مطابق حضور ﷺ کی شریعت کے آئینے میں' مدینے کی گلیوں میں ہونے والی شادی کا نقشہ دکھاؤں گا۔ اللہ ہماری شادی میں غمی میں' نکاح میں' صلاح میں حضورؐ کی سنت عطا فرمائے (آمین)

حضورؐ سے پہلے شادی کا طریقہ

جب تک آمنہ کے لال دریتیم نہیں آئے' عرب میں اس طرح شادی کا انتظام نہیں تھا۔ ایک نوجوان لڑکی بن سنور کر آتی۔ ادھر سارے نوجوان جمع ہو جاتے' نہ جانے کیا ہوتا' نہ نکاح' نہ ایجاب و قبول' نہ ولیمہ' نہ حق مہر' نہ گواہ' نہ کوئی خطبہ' لڑکی آکر جس کو مینگنی مارتی کہ یہ میرا خاوند ہے بس اس سے بندھ جاتی۔ یا جس کو وہ پسند کر لیتی' اس کی ہو جاتی کوئی اس طرح باعزت طریقے پر منگنی نہیں تھی' کسی کی عزت کے مطابق فیصلہ نہیں تھا۔ آج یہ جو کچھ ہمیں شادی کا سلسلہ ملا ہے یہ کملی والے دریتیم کے جوتے کے صدقے ملا ہے۔

میں ایک تو یہ آپ کو تحفہ دینا چاہتا ہوں' کیونکہ ہر روز ہمارے گھروں میں اور مسلمانوں کے محلوں میں شادیاں ہوتی ہیں' مگر کہیں بینڈ باجے' کہیں گانے بجانے' ترانے' کہیں ہیجڑوں کا ناچ' کہیں تالیاں' کہیں شور شرابا' خون خرابا' کہیں فائرنگ' کہیں ساری رات بتیاں' کہیں عورتوں کی آوازیں اور گیت' دعا کرو اللہ ہمیں شادی میں غمی میں رسول اللہ کا طریقہ عطا فرمائے (آمین)

دین کو پرکھنے کی کسوٹی

میرے مسلمان روپے کو چھلک پر کھرا کرو' سونے کو زرگر کے پاس کسوٹی پر کھرا کرو' اپنے دین کو محمدؐ کی شریعت پر کھرا کرو (سبحان اللہ)

دیکھو پیغمبر کریمؐ نے شادی کیسے فرمائی۔ حضور کریمؐ کی رفتار' گفتار' کردار' افکار' لیل و نہار' محبت پیار' پیغمبرؐ کی گفتگو' حضورؐ کا انداز' حضورؐ کا راز' حضور انور کی عبادت' پیغمبر کی ریاضت' پیغمبر کی سخاوت' پیغمبر کی صورت' محمد کی سیرت' نبی کی سخاوت' پیغمبر کی دیانت' امانت' صداقت' ریاضت' شرافت کیسی تھی' اللہ ہمیں اپنے محبوب کی صحیح سیرت عطا فرمائے (آمین)

تین کاموں میں دیر نہ کرو

میں آپ کو شادی کا تھوڑا سا سلسلہ سمجھا دوں۔ کیونکہ آنے والوں میں ہم بھی شریک ہو رہے ہیں۔

حضور کریم ﷺ نے سمجھایا کہ اگر میرے امتی میں کسی کی بچی حد بلوغ تک پہنچ جائے تو شادی جلدی کر دے۔ آقا نے فرمایا کہ تین کاموں میں دیر نہ کرو' میں آپ سے بڑا ہوں اس لئے آپ کو سبق سمجھا رہا ہوں۔

فرمایا قرضہ ادا کرنے میں دیر نہ کرو' نماز ادا کرنے میں دیر نہ کرو' اور بچی کی شادی کرنے میں دیر نہ کرو۔

حضور ﷺ نے مقروض کا جنازہ نہیں پڑھایا

حضور ﷺ کے دور میں کچھ ایسے لوگ فوت ہو گئے جنہوں نے قرضہ دینا تھا' قرضہ ادا نہ کیا تو میرے پیغمبر نے ناراض ہو کر فرمایا ان کا جنازہ کوئی اور پڑھے میں کملی والا اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا کیونکہ اس نے قرضہ نہیں دیا' یہ حقوق العباد ہے۔ پہلے تو قرضہ نہ لو۔ اگر لو تو اس کو وقت پر ادا کرو۔ آج ہم سے کوئی قرضہ مانگے تو اس کو خنجر گھونپتے ہیں' دو گھر برباد کر دیتے ہیں۔ ایک اپنی بہن کا گھر' ایک اپنا گھر' اتنے پاگل میں نے کہیں نہیں دیکھے۔ حاضرین کرام ایک تو

قرضہ جلدی ادا کرو' دوسرا فرمایا نماز میں دیر نہ کرو' پھر نماز قضا ہو گی' قضا قضا ہوتی ہے' ادا ادا ہوتی ہے۔

مسجد میں نماز کا ثواب

اگر نماز مسجد میں پڑھو گے تو ستائیس نمازوں کا ثواب جامع مسجد میں نماز پڑھو تو فرمایا کہ پانچ سو نمازوں کا ثواب۔

مسواک کر کے وضو کر کے نماز پڑھو تو ستر گنا مزید ثواب ہو گا۔

بیت المقدس میں نماز پڑھو تو پانچ سو نمازوں کا ثواب ایک روایت میں ہے ایک ہزار نماز کا ثواب۔ ایک روایت ہے پچاس ہزار کا ثواب۔ مسجد نبوی میں نماز پڑھو تو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب۔

ہمارے ان پاکستانی مولویوں کو خدا ہدایت دے (آمین) جنہوں نے اپنے پیٹ کے مسئلے کے لئے قوم کو الجھا دیا اور فتویٰ دیا کہ یہاں کے امام صحیح ہیں مدینے کے امام منافق ہیں۔ (نعوذ باللہ) مدینے کے امام غلط ہیں۔ ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ہمارے پیچھے ہو جاتی ہے۔ یہ فتنہ ملک میں اٹھا ہوا ہے' اللہ ہمیں مدینے کی ہواؤں سے' فضاؤں سے' اداؤں سے' مدینے کی ریت کے ذروں سے خدا محبت عطا کرے (آمین)

مسجد نبوی میں نماز کا ثواب

حضور ﷺ نے فرمایا۔ صلوٰۃ فی مسجدی ھذا خیر من خمسین الف صلوٰۃ فیما سواہٗ جو میری مسجد میں ایک نماز باجماعت ادا کرے' محراب و منبر کو دیکھے' ریاض الجنتہ میں آئے' باب المجیدی' باب النساء' باب الصدیق' باب الحمیدی' باب الصلوۃ' باب الرحمت' باب جبرئیل سے اندر آئے اوپر گنبد خضریٰ چمک رہا ہو' ادھر مصلیٰ رسول مقبول ہو' ادھر مسجد نبوی کے شاندار فانوس چمک رہے ہوں۔ وہاں ایک نماز ادا کرو تو پچاس ہزار کا

ثواب ملے گا۔

اللہ ہم کو زندگی میں محبوب کی مسجد میں نماز نصیب فرمائے (آمین)

مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا ثواب

فرمایا مسجد حرام جو کعبے کے قریب ہے' اس میں ایک نماز باجماعت آج بھی نصیب ہو تو ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملے گا۔

موتی

بیت اللہ پر نگاہ ہو' بیت اللہ کا طواف ہو' ہاتھ میں کعبے کا غلاف ہو' دل ہو صاف ہو' پھر کیوں نہ گناہ معاف ہوں۔ بیت اللہ کا جلال ہو' پھر جلال میں کمال ہو' پھر فضل ذوالجلال ہو' پھر کیوں نہ رحمت سے مالا مال ہو' اللہ ہمیں بیت اللہ میں نماز نصیب فرمائے۔ (آمین)

ان مولویوں کی بات نہ مانو۔ ہم جھوٹے نبی کو نہیں مانتے۔ (اشارہ غلام احمد قادیانی کی طرف) ہم نبی کو خدا؟ (نہیں مانتے)' ہم محمد عربی ﷺ کو اللہ (نہیں مانتے)' ہم نبی کو مشکل کشا؟ (نہیں مانتے)۔ ہم مصطفیٰ کو معبود و مسجود و مطلوب و مقصود؟ (نہیں مانتے)' ہم محمد کو غفار و قہار و جبار؟ (نہیں مانتے) ہم نبی کو خالق و مالک و رازق و مالک؟ (نہیں مانتے) ہم محمد عربی کو رب العالمین (نہیں مانتے) احسن الخالقین (نہیں مانتے) میں آپ کو گمراہ نہیں کروں گا۔ ہم نبی کو مالک یوم الدین؟ (نہیں مانتے) ہم نبی کو ایاک نعبد وایاک نستعین؟ (نہیں مانتے)

ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے افضل مانتے ہیں

ہم نبی کو امام نہیں بلکہ امام الانبیاء مانتے ہیں' ہم محمد کریم ﷺ کو افضل الانبیاء مانتے ہیں' ہم نبی ﷺ کو شریفوں میں اشرف' حسینوں میں احسن' جمیلوں میں اجمل' کاملوں میں اکمل' رسولوں میں افضل مانتے ہیں۔ سبحان اللہ

میں علماء حقہ کا نمائندہ ہوں' میں اپنے پیغمبر کو پیغمبر مانتا ہوں کائنات کا دلبر مانتا ہوں' سب کا سرور مانتا ہوں' محبوب رب اکبر مانتا ہوں' رسولوں سے برتر مانتا ہوں' انبیاء کا افسر مانتا ہوں' اپنے دلوں کا پیغمبر مانتا ہوں (انشاء اللہ)

یہ آپ کا عقیدہ ہے یا کہ نہیں' اگر میں غلط بیانی کروں تو مجھے یہاں شوٹ کر دو (گولی مار دو) میرا خون معاف ہے' دین پوری کو ختم کرو' مجھے جینے کا کوئی حق نہیں' ہم جیتے ہیں تو مصطفیٰ کے عشق میں جیتے ہیں۔ (انشاء اللہ)

ہم بات کرتے ہیں تو ان کی بات کرتے ہیں' مجھے تیس سال ہوئے ہیں اس میدان میں۔ ہم نے اپنے باپ کی تعریف نہیں کی تعریف محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہے۔

ہم قادیانی کو نہیں مانتے' شیطانی کو نہیں مانتے' اس ویرانی کو نہیں مانتے' اس کی نادانی کو نہیں مانتے' اس کانے دجال کو نہیں مانتے' اس ٹٹی میں مرنے والے کو نہیں مانتے' انگریز کے پٹھو کو نہیں مانتے' مڈل فیل کو نہیں مانتے' اس جھوٹے کو نہیں مانتے۔

ہم کس کو مانتے ہیں

ہم محمد کے پسینے کو کستوری سے بھی افضل مانتے ہیں' میں نبی کے اشارہ کو معجزہ مانتا ہوں' محمدؐ کے چہرے کو جنت کی ضمانت مانتا ہوں' ان کی گفتگو کو حدیث مانتا ہوں' پیغمبر کی دعا کو مقبول مانتا ہوں' پیغمبر کے قدم کو سنت مانتا ہوں' نبی کے عمل کو شریعت مانتا ہوں' نبی کی مسکراہٹ کو جنت مانتا ہوں' میں محمد مصطفیٰؐ کے شہر کو مدینہ منورہ مانتا ہوں' نبی کی جائے ولادت کو مکہ مکرمہ مانتا ہوں' پیغمبر کے پسینے کو کستوری سے زیادہ معطر مانتا ہوں' جبرئیل سے زیادہ محمد کو مطہر مانتا ہوں' یہ ہمارا عقیدہ ہے' (بے شک)

ہمارے پیغمبر سب سے اعلیٰ ہیں۔ ایک نکتہ سمجھ لو' جس طرح میرا مصطفیٰ

تمام انبیاء میں افضل ہے اسی طرح صدیق تمام خلفاء میں افضل ہے۔ امت میں صدیق کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا' نبوت میں مصطفیٰ کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ (بے شک)

آج کل کی شادیوں میں رشتہ دار خوش رب ناراض

صرف شادی کا نقشہ سمجھ لیں۔ شادی ویسی کریں جس طرح آقا نے سکھایا ہے' ہماری شادیوں کے طریقے غلط ہیں۔

ہماری شادیوں میں چاچے خوش' ماے خوش' میخانے خوش' یہ سارے خوش اللہ ناراض رسول اللہ ناراض' اگر شادی میں طبلے سرنگی ہیں' اگر شادی میں ڈانس ہے' اگر شادی میں ناچ ہے' اگر شادی میں عورتیں بے پردہ ہیں' اگر شادی میں ہیجڑے ہیں' اگر شادی میں وی سی آر ہے' اگر شادی میں بے پردگی ہے اگر شادی میں عورتوں کے گیت ہیں' خدا راضی ہے؟ (نہیں) یہ شادی ہے یا بربادی ہے؟ (بربادی ہے) یہ تو آزادی ہے' یہ تو بربادی ہے۔

شادی کا معنی خوشی ہے' ہم اس وقت خوش ہوں گے جب اللہ عرش پر خوش ہو' رسول اللہ فرش پر خوش ہوں۔ (سبحان اللہ)

ہم شادیوں میں سب کچھ کرتے ہیں۔

لاہور میں ایک شادی ہوئی' مجھے اطلاع ملی' آٹھ دن شادی چلتی رہی' زردے چلتے رہے' پلاؤ چلتے رہے' مرغن غذائیں چلتی رہیں' بھنے ہوئے گوشت چلتے رہے' گیت ہوتے رہے صرف نکاح نہیں ہوا۔ عالم کو نہیں بلایا گیا۔

علماء حق کی ضرورت ہے

تم تو کہتے ہو کہ مولوی کی ضرورت نہیں' جب تک عالم نہ آئے نکاح نہیں ہوتا' ہم سارے بائیکاٹ کر دیں تو جنازے پڑے رہیں گے' علماء کی ضرورت ہے۔ اللہ ہر عالم کو فتنے سے بچائے' میں علماء کو کہتا ہوں' اے علماء نہ بکنے والے

نہ طاقت کے سامنے جھکنے والے بنو' نہ حق کہنے سے رکنے والے بنو۔ حق پر لٹکنے والے بنو۔ اللہ ان علماء کو شاہ ولی اللہ" کا وارث بنائے (آمین)

یا اللہ ہمیں شیخ الہند" کا وارث بنا۔ جس نے فتویٰ دیا کہ انگریز کی فوج میں بھرتی ہونا حرام ہے۔

اعلیٰ حضرت

ایک اور مولوی صاحب تھے' وہ اعلیٰ حضرت بن گئے۔ ابوبکرؓ کو حضرت ابوبکر کہتے ہیں' ناراض نہ ہونا میری بات پر۔ عمرؓ کو حضرت عمر کہتے ہیں' وہ اعلیٰ حضرت بن گئے۔

حضور ﷺ کا نام لیں تو کہتے ہیں حضرت محمدؐ اور وہ اعلیٰ حضرت۔

ہمارے اعلیٰ حضرت یہ نہیں (احمد رضا خاں) ہمارے اعلیٰ حضرت۔ حضرت محمد رسول اللہ ہیں' سب سے اعلیٰ کون ہیں؟ محمد رسول اللہ۔

قائد اعظم کون

ہمارے قائد اعظم بھی حضور ﷺ ہیں' سارے انبیاء کے قائد کون؟ (حضرت محمد ﷺ) حضورؐ نے فرمایا انا قائدھم اذا وفدوا ' جب قیامت کے دن سارے انبیاء محشور ہونگے اٹھیں گے۔ سارے میری اقتدا میں ہوں گے سب کا قائد میں محمد ہوں گا۔

پاکستان میں کوئی قائد اعظم بن گیا وہ تمہاری مرضی' پوری کائنات میں' سارے انبیاء میں' سارے رسولوں میں' پوری دنیا کا قائد اعظم' میرے مدنی کی ذات ہے۔ دل خوش ہو رہا ہے یا گھبرا رہے ہو؟ (خوش ہو رہا ہے) یہ حقیقت ہے۔ کچھ حضورؐ کے اوصاف ہیں وہ حضورؐ تک رہنے دو۔ سید الرسل حضورؐ ہیں' سید الانبیاء حضورؐ ہیں۔ امام الرسل حضورؐ ہیں' شافع محشر حضور ہیں۔ شفیع المجرمین حضورؐ ہیں' رحمتہ اللعالمین حضورؐ ہیں۔ تاج المرسلین حضورؐ ہیں۔ خاتم

النبیین حضور ؐ ہیں۔ امام النبیین حضور ؐ ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

میں عرض کر رہا ہوں کہ اللہ ہمیں ان علماء کا نام لیوا بنائے' ان کا علمبردار بنائے' ان کا خادم بنائے' ان کا وفادار بنائے' جنہوں نے چابک تو کھائے مگر جھکے نہیں' بکے بھی نہیں۔

شاہ جیؒ کو وزارت کی پیش کش

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو گورنر نے بلایا کہ میں آپ کو سارے پنجاب کی پورے ہندوستان کی وزارت دیتا ہوں آپ ہمارے ساتھ مل جائیے ان تقریروں کو چھوڑیں' چھوڑیں اس کلہاڑی کو' چھوڑو اس جہاد کو' عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کھڑے ہو کر کہا "او کانے" او انگریز! بلی کی آنکھوں والے! اور پتلون والے سن! تو محمد ؐ کے نواسے کا اسلام خریدنا چاہتا ہے' ایمان لینا چاہتا ہے سن! میں تختہ دار پر چڑھ جاؤں گا تختہ دار کو چوم لوں گا۔ گلے میں رسہ ڈال کر گھسیٹو برداشت کروں گا۔ نہ بکوں گا نہ حق سے رکوں گا' میں تیری وزارت عظمیٰ کو جوتی کی نوک کی ٹھوکر مارتا ہوں جب تک زندہ رہوں گا محمد ؐ کا قرآن پڑھتا رہوں گا۔ سبحان اللہ۔

توجہ کریں بھائی۔ صرف شادی پر بات کر رہا ہوں۔ اللہ ہماری شادی میں آقا کی سنت عطا فرمائے (آمین)

ایک تو شریعت کا مسئلہ یہ ہے کہ بیٹی کی شادی جلدی کر دو۔

ہم تو کہتے ہیں کہ ہماری بیٹی ذرا تھرڈ ائیر پڑھ لے' ذرا بڑی ملازمت پر چلی جائے' ابھی تو بیس سال کی ہے' ابھی تو اس کے منہ سے دودھ کی بو آتی ہے' کسی نے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے کہا کہ میری لڑکی کے منہ سے ابھی دودھ کی خوشبو آتی ہے' ذرا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا جملہ سننا' بخاری نے کہا اگر دودھ خراب ہو گیا' اگر دودھ میں بدبو بچ گئی' اگر دودھ کو کسی پلید کتے نے منہ لگا دیا تو دودھ استعمال کے قابل نہیں رہے گا' کوڑا کرکٹ میں ڈالنے کے قابل رہے گا۔ بات

سمجھو۔

حضرت فاطمہؓ کی شادی

میرے محبوبؐ نے فرمایا کہ بچی بالغ ہو جائے تو دیر نہ کرو' بی بی بتول کے متعلق میں نے پڑھا ہے کہ ابھی پندرہ سال کی تھیں' آؤ پیغمبر کی سنت کو دیکھو' مدنی کی شریعت کو دیکھو' حضورؐ کے گھر کو دیکھو' پیغمبرؐ کے شہر کو دیکھو۔ خدا کی قسم بتول کے نکاح کو دیکھو۔

کسی نے کہا کہ حضرت بتول! تو ابھی بچی ہے فرمایا میں اگر ایک ہفتہ دیر کروں تو امت سالوں دیر کرے گی۔ میں اس عمر میں اس کا نکاح کر کے امت کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ وہ شریعت ہے جس پر محمدؐ خود عمل کر رہا ہے۔

حضرت علیؓ اکیس برس کے تھے' بی بی بتولؓ پندرہ سال پانچ مہینے کی تھیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ ان کو اندر بٹھاؤ' اس کے سر پر دوپٹہ ڈالو۔

آج مجھ سے یہ موتی لے لو' اس وقت بتولؓ کی اماں خدیجہؓ قبر میں جا چکی تھی' بی بی فاطمہؓ یتیم تھی' جب حضرت علیؓ سے نکاح ہوا تو بی بی بتول کو تیار کرنے والی' سرمہ لگانے والی' تیل لگانے والی' کپڑے پہنانے والی' اماں کی جگہ خدمت کرنے والی ابوبکر کی بیوی اسماء بنت عمیسؓ تھی۔

جب حضرت علیؓ کا نکاح ہوا تو مسجد نبوی میں ہوا وہاں جو قریب گواہ تھے وہ صدیقؓ و عمرؓ تھے اگر گواہ غلط ہیں تو نکاح غلط' نکاح غلط تو سادات کا خاندان غلط' سادات کا خاندان بچاؤ' تب بچے گا جب گواہوں کو صحیح مانو گے۔

آج میں گرج کر کہتا ہوں کہ گواہ صدیقؓ و عمرؓ تمام کتابوں میں یہ واقعات موجود ہیں۔

مدینے کے بازار سے جو ولیمے کا سامان لایا' کھجوریں وغیرہ' گوشت وغیرہ ولیمے کا سامان صدیق لایا۔

حضرت علیؓ کو آقاؐ نے فرمایا کہ ذرا حق مہر کے لئے پیسے لے آؤ تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ زرہ لے کر بازار چلے، آگے بھائی عثمانؓ مل گئے، آج سبق یاد کرلو۔ ہم ذمہ دار ہیں کہ آپ کو حوالے دیں۔

حضرت عثمانؓ دہرا داماد ہے، علیؓ کو ایک بیٹی ملی، عثمانؓ کو دو دیں میں باوضو بیٹھا ہوں، حضورؐ نے فرمایا لو کان عندی اربعة بنات، لو کان عندی اربعین بنات، لو کان عند مائة بنات لزوجتک یا عثمان۔ اگر میری چار بیٹیاں ہوتیں، اگر چالیس ہوتیں، اگر سو ہوتیں میں مصطفیٰ، عثمان کے سوا کسی کو داماد نہ بناتا، یہ آقاؐ نے فرمایا۔ سب کہو صلی اللہ علیہ وسلم

پیغمبر پر جو مولوی جھوٹ کہے یہ مولوی جہنمی ہے، من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار کملی والے نے نہ فرمایا ہو اور جو مولوی منبر رسول پر کہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے۔ یہ مولوی جہنمی ہے۔ یہ منبر رسول ہے یہاں ہوش سے بولا کریں۔ میں ہوش سے بول رہا ہوں نہ کہ جوش سے بول رہا ہو۔

حضرت علیؓ زرہ لے کر بازار کی طرف چل دیئے، سوچا کہ زرہ بیچ دوں، جنگ کے لئے تھی، حضرت عثمانؓ راستے میں ملے۔ حضرت عثمانؓ مدینے کے بہت امیر تھے۔ ان کی کپڑے کی دکان تھی۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا اے ابن ابی طالب کہاں جا رہے ہیں؟ فرمایا آج مصطفیٰ کریم سے رشتہ مل رہا ہے، نبی کی بیٹی میرے گھر میں آرہی ہے اور میرے پاس حق مہر کے پیسے نہیں ہیں ایک زرہ ہے، عثمانؓ نے پوچھا کہ کتنے کی ہے؟ کہنے لگے ساڑھے چار سو درہم کی۔ مجھے اگر کوئی اتنے پیسے دے دے تو میں بیچ دوں گا۔ عثمانؓ نے کہا تشریف رکھیں میں پیسے لے آتا ہوں۔ پیسے دیئے اور زرہ لے لی۔ جب حضرت علیؓ پیسے لے کر جانے لگے تو عثمانؓ نے کہا۔ ابن ابی طالب! علی المرتضیٰؓ بھائی، عثمانؓ نے بھائی علی کہا، یا علی

نہیں کہا۔

بھائی علی ٹھہر جاؤ' واپس آ گئے فرمایا یہ پیسے بھی لے لو زرہ بھی لے لو' زرہ بھی لے لو تم جنگ کیسے لڑو گے' زرہ بھی آپ کی جو پیسے دیئے ہیں یہ بھی شادی تیری' خرچ میرا (سبحان اللہ)

اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں تو یوں کہوں گا کہ حضرت علیؓ ان کے مشکل کشا ہیں۔ عثمان حضرت علیؓ کے مشکل کشا ہیں فرمایا تیری مشکل میں حل کر رہا ہوں۔

نکاح میں گواہ کون تھے؟ (صدیق و عمرؓ) ولیمے کا سامان صدیق لایا۔ بی بی بتول کو سنوارنے والی' دلہن بنا کر حضرت حیدر کے گھر بھیجنے والی ابو بکر کی اہلیہ تھی۔

حق مہر کے پیسے دینے والا حضرت عثمانؓ۔ ولیمہ کھانے والے صحابہ کرام' اور مصطفیٰ نے دعا کی تو آمین کہنے والے محمدؐ کی جماعت' نکاح پڑھانے والی پیغمبر کی ذات' سمجھ آ گئی میری بات؟ یہ آپس میں صحابہ کا پیار ہے یا تکرار ہے؟ (پیار ہے) بادل چھٹ رہے ہیں الحمدللہ باطل ہٹ رہے ہیں اور دین ڈٹ رہا ہے۔

نبیؐ کی بیوی کا انتخاب خود اللہ کرتا ہے

میں شادی پر بات کر رہا تھا۔

بی بی عائشہؓ سے حضورؐ کی شادی ہوئی' میں سمجھا کر بات کو ختم کروں' نبی کریمؐ کے گھر ابو بکرؓ کی بیٹی صدیقہؓ آئی یہ خود نہیں آئی یہ کس نے بھیجی ہے؟ (اللہ نے) پیغمبر کا نکاح ہو تو مشورہ کون دیتا ہے' پیغمبر کے لئے بیوی منتخب کون کرتا ہے۔؟ اللہ

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ' محبوب مکرم جو بیوی آپ کے بستر پر آتی ہے یہ آپ کا انتخاب نہیں' یہ انتخاب اللہ کا ہے۔

حضورؐ فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے' ذرا غور سے سنئیں' بخاری' مسلم' ترمذی' ابو داؤد' ابن ماجہ احادیث کا ذخیرہ لے کر بیٹھا ہوں۔

آقاؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے' آکر فرمایا مجھے اللہ نے بھیجا ہے کہ خدیجہ کے بعد میرا محبوب ذرا اداس ہے۔ پیغمبر کی خدیجہ چلی گئی' حضورؐ اکیلے ہیں' اب میں ان کا گھر آباد کروں گا۔ جاؤ جبرئیل! بی بی عائشہؓ کا میرے محبوب کو خواب میں نقشہ دکھاؤ' بی بی عائشہؓ کی صورت دکھاؤ کہ محبوب عنقریب ابوبکرؓ کی بیٹی صدیقہ جو تیرے گھر کے لائق ہے' وہ اللہ کے حکم سے تیرے گھر تیری اہلیہ بن رہی ہے۔ یہ انتخاب کس نے کیا؟ (اللہ نے)

نبیؐ کی حرم عام عورتوں جیسی نہیں

يٰنِسَاۤءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاۤءِ' اے محمدؐ کی حرم تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو تم محمدؐ کی عزت ہو۔

پیغمبر کی حرم امت پر حرام ہے۔

میں کل رخصت ہو جاؤں تو میری بیوی کسی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے' بیوہ ہے نکاح کرلے۔ مگر محمدؐ کی بیوی مومنوں کی اماں ہے کوئی ماں سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اتنی حقیقی ماں' ماں نہیں جتنی محمدؐ کی گھر والی ہماری ماں ہے۔ ٹھیک ہے؟ (جی)

نبی کی بیوی کو جو اماں نہ مانے وہ مومن نہیں

ایک جملہ کہہ دیتا ہوں' جو مصطفیٰؐ کی حرم کو اماں کہے وہ مومن ہے جو سب کچھ کرے' مگر مصطفیٰؐ کی حرم کو اپنی اماں نہ کہے' اماں تو اماں ہے' انکار کرنے والا مومن نہیں ہے۔ جو نبی کے حرم کو اماں نہ کہے وہ مومن؟ (نہیں ہے) زور سے بولو! (مومن نہیں)

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ

امہاتہم سمجھ گئے ہو تم؟

ہمارے مصطفیٰ ؐ کی حرم مومنوں کی مائیں ہیں' بی بی عائشہؓ ہماری اماں ہے؟ (ہے) جو اماں مانتے ہیں ہاتھ اٹھا دیں دعا کرو اماں عائشہؓ ہمیں اپنا بیٹا بنا لے۔ وہ ہماری اماں ہیں۔ قیامت کے دن حقیقی ماں نہیں پہچانے گی مگر وہ ماں پہچانے گی۔ کپے کی کملی والے! عبدالشکور اور ندیم کو پکھہ نہ کہو یہ میرے دوپٹے کی حفاظت کرتے رہے ہیں۔ یہی اماں کہے گی کہ مجلس والے یہ جو آ رہے ہیں' دین پوری اور مجلس علماء اہلسنّت' یہ جماعت آ رہی ہے محبوب میں سفارش کرتی ہوں کہ ان کو حوض کوثر کا پانی پلاؤ' مجھے یقین ہے کہ اماں کی سفارش سے ہمیں جنت کا ٹکٹ مل جائے گا (انشاء اللہ) ہم اپنی ماں کی تعریف نہیں کرتے محمدؐ کے حرم کی تعریف کرتے ہیں۔

تھوڑا سا نکاح کا نقشہ دکھا دوں۔

بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کنت علی ارجوحة میں بچوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ تقدیر اور تدبیر کی بحث ہو رہی تھی۔ تدبیر کہہ رہی تھی کہ عائشہ بچوں کے ساتھ کھیل رہی تھی' لڑکیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی اور تقدیر بی بی عائشہؓ کو محمدؐ کے گھر' مومنوں کی اماں' نبی کی عزت اور صدیقہ بنا رہی تھی' تقدیر غالب آئی' بی بی کہتی ہے کہ مجھے پتہ ہی نہیں تھا کہ کیا فیصلہ ہو رہا ہے۔ اللہ نے حضورؐ کے دل میں ڈالا' خدا نے جبرئیل کو بھیجا۔

وحی کی اقسام

حضور ﷺ پر کئی قسم کی وحی آتی تھی' کبھی خواب' کبھی الہام' کبھی کشف' کبھی نیند میں' کبھی حضورؐ کی زبان پر خدا کے کلمے جاری ہو جاتے تھے' (سبحان اللہ)

اللہ نے آقا کو اطلاع دی کہ محبوب' گھبرایئے نا! تیرے گھر میں ایک عورت

آرہی ہے وہ صدیقہ ہو گی' تیرا گھر اس وقت گھر نہیں رہے گا بلکہ دین کا مرکز بن جائے گا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ بی بی عائشہؓ کو دو ہزار دو سو دس احادیث یاد تھیں۔

آپ کو کتنی حدیثیں یاد ہیں؟

حضور کی شادی

حضورؐ فرماتے ہیں کہ خدا نے حکم دیا کہ محبوب آج تم صدیق کے گھر جاؤ۔ دلہا بن کر صدیق کے گھر جاؤ' لوگو! کیا منظر ہو گا' تمام صحابہ کو جمع کیا۔

بی بی کہتی ہیں کہ میں جھولا جھول رہی تھی کنت علی ارجوحة اذا اتتنی امی فاخذتنی بیدی' فجاءتنی نساء الانصار فصالحتنی شانی فقالت بارک اللہ' علی طائر وعلی خیر وعلی برکتہ خیبک یا عائشہ' (سبحان اللہ)

بی بی کہتی ہیں کہ میں جھولا جھول رہی تھی' مجھے پتہ ہی نہیں تھا' ادھر چمکتا ہوا چاند' ستاروں کے ساتھ' پیاروں کے ساتھ' وفاداروں کے ساتھ' صدیق کا گھر تو قریب ہی تھا۔

عائشہؓ کہتی ہیں کہ میری اماں نے آکر میرا ہاتھ پکڑا عائشہؓ کی جب شادی ہونے لگی تو بتاؤ ڈھول بجا؟ (نہیں) کوئی تالیاں؟ (نہیں) کوئی ناچ؟ (نہیں) کوئی بینڈ؟ (نہیں) یہ صحیح شادی تھی۔

یہ بھی شادی ہے

مولانا احمد علی لاہوریؒ ہمارے دین پور آئے تو فرمانے لگے کہ لاہور میں ایک شادی ہوئی آٹھ دن چاول چلتے رہے' ڈانس ہوتا رہا' بتیاں جلتی رہیں' نکاح نہیں ہوا تھا' لڑکی کو بھیج دیا گیا' لڑکی قرآن پڑھی ہوئی تھی' اس نے اندر سے کنڈی لگالی خاوند نے رات دروازہ کھٹکھٹایا' کہ میں آرہا ہوں اس نے خاوند سے

کہا کہ مجھے تو تم سے پردہ ہے خبردار اگر اندر آیا' میں تو تمہیں ٹھیک کر دوں گی۔ میرے ساتھ تو بات بھی نہ کر' میں تیرے اوپر حرام ہوں' اس نے کہا کہ ہمارا کئی لاکھ خرچ ہو گیا ہے' لڑکی نے کہا کہ سب کچھ ہوا مگر نکاح نہیں ہوا' باپ کے پاس گیا جا کر کہنے لگا ابا جان میری دلہن تو بگڑی ہوئی ہے' اس نے کہا I am Sorry نتیجہ خواری' باپ نے کہا اوہو نکاح تو پڑھا ہی نہیں' یہ پاکستان کی بات ہے۔

یہ بھی شادی ہے

یہ بھی ہوا کہ باہر نکاح ہو رہا ہے اور دلہن کار پر بیٹھ کر چلی گئی۔ کیا پاکستانی لوگ ہیں۔

عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں جھولا جھول رہی تھی کہ میری اماں آئی میرے سر پے ہاتھ رکھا میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ کچھ مدینے کی نیک عورتیں بھی آئی ہوئی تھیں' صحابیات فرمایا یہ ہے عائشہ' ایک عورت نے مجھے سرمہ لگایا ایک نے مجھے زعفران ملا' ایک نے مجھے خوشبو لگائی' ایک نے میرے سر پر نیا دوپٹہ رکھا' ایک نے میرا کرتہ بدلا' مجھے اندر لے جا کر میرے اوپر پانی ڈالا' مجھے نئے کپڑے پہنائے میں بیٹھ گئی اور عورتیں رو رہی تھیں میں نے ان سے پوچھا کہ خیر تو ہے؟ کہنے لگیں کہ تیری قسمت پر آج رشک ہو رہا ہے کہ کوئی کسی کی بیوی ہے کوئی کسی کی' آج تو اللہ کے رسول کے گھر جا رہی ہے۔ مبارک ہو۔

بی بی کہتی ہیں کہ میں حیران ہوں' کھلونے بھی ساتھ تھے۔ اذ آن برسول اللہ حضورؐ کی خدمت تھی۔ میرے اوپر دوپٹہ ڈال دیا گیا' حضور ﷺ نے خطبہ پڑھا' حق مہر مقرر ہوا۔ ولیمے کا سامان تیار ہوا۔

حضور ﷺ نے دودھ پیا' بچا ہوا دودھ واپس دیا اور فرمایا میری عائشہ کو پلاؤ' میں شرم کرنے لگی' ابا نے کہا بیٹا پی لو! یہ تم دودھ نہیں پی رہی یہ جنت کا دودھ مل رہا ہے۔ میں نے دودھ پیا' تھوڑی دیر کے بعد حضورؐ کی خدمت میں

تھی' اذا ن برسول اللہ نہ کوئی ڈھول' نہ کوئی تالیاں' نہ کوئی بینڈ' نہ کوئی باجے' نہ کوئی گانے' نہ کوئی ترانے' ہر چیز سے بے گانے' میں حضورؐ کی خدمت میں بیٹھی تھی اور ابوبکر مجھے رو رو کر چوم رہا تھا کہ عائشہؓ! تیری قسمت' تجھے مبارک ہو کہ اللہ کے رسول نے تجھے چن لیا۔ یہ شادی ہے۔

میں اپنے بھائیوں کو یہی کہوں گا کہ شادی اس طرح کرو جس طرح نبی نے سکھایا۔

آج تو شادی میں کئی عورتیں بے پردہ ہوتی ہیں' کئی بے چاری گیت گاتی ہیں' کئی عورتیں ناچتی ہیں۔

شادی میں ناچنے والیوں کا حال

سکھر میں شادی ہو رہی تھی' عورتیں ناچ رہی تھیں مکان گرا تو ناچنے والی اکیس عورتیں سب نیچے اور چھت اوپر' سیدھی جنت میں' ناچتی ہوئی چلی گئیں' سیدھی گئیں' کلمہ بھی نصیب نہ ہوا' انہیں کپڑوں میں گیت گاتی گاتی' جنت بالکل کھلی ہوئی تھی' استغفراللہ' دعا کرو اللہ ہمیں ان برائیوں سے بچائے (آمین)

میری تقریر اصلاحی ہوتی ہے آج مجھ سے وعدہ کرو اس میدان میں کہ ہماری شادیوں میں مقدم سنت ہو گی' محمد کی شریعت مقدم ہو گی۔

بچوں کے نکاح بروقت نہ کرنے پر وعید

دو حدیثیں سن لو۔

نبی ﷺ نے فرمایا جس کی لڑکی بالغ ہو چکی ہے' حد بلوغ میں پہنچ چکی ہے' ماں باپ اس کی شادی کے لئے کوشش نہیں کرتے تو لڑکی کو جتنی ماہواری آتی ہے ایک ایک نبی کے قتل کا گناہ ماں باپ کے حصے میں لکھا جا رہا ہے' نبی کے قتل کا گناہ' لعنتوں کی بارش ہوتی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو لڑکی بالغ ہو چکی ہے اور والدین شرائط طے

کر رہا ہے کہتے ہیں کہ ابھی مکان بناؤ' کہتے ہیں کہ ابھی لڑکے نے بی اے نہیں کیا بی اے کر لے تو پھر نکاح کریں گے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر لڑکی سے قدم پھسل گیا' غلطی ہو گئی تو اس زنا کا گناہ ماں باپ کے حصے میں لکھا جائے گا۔ عذاب ماں باپ کو دیا جائے گا۔

یاد رکھو! نکاح میں دیر نہ کرو آج تو پردہ بھی نہیں 'گندے ناول ہوتے ہیں' گندے فوٹو ہیں 'گندا ماحول ہے۔

میں کہتا ہوں کہ شیشے سے زیادہ عزت نازک ہے' جان سے زیادہ عزت کی قیمت ہے میری دعا ہے کہ اللہ میرے ملک کے تمام دوستوں کی عزت کی حفاظت فرمائے (آمین)

جو کچھ میں نے شادی کے متعلق عرض کیا ہے اس پر غور کریں جس کی تقریب میں یہ جلسہ ہے اللہ اس شادی کو بھی مبارک بنائے' اس جوڑی کو آپس میں محبت دے۔ اولاد صالح عطا کرے' شادی کو سنت کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ اس محفل کو قبول فرمائے اور عملی زندگی عطا فرمائے اور میرے پاکستان کی فضا کو خدا صحیح فرمائے (آمین)

میری مجلس کے لئے دعا کریں کہ اللہ اس کو پورے ملک میں ترقی اور کامیابی عطا فرمائے (آمین)

ہم جو مل کر کام کر رہے ہیں خدا اس میں برکت عطا فرمائے (آمین)

جو کچھ میں نے عرض کیا ہے حق ہے؟ (حق ہے) یا آپ کو شک ہے؟ قرآن اور اسلام پر پورا یک ہے۔ (ہے) جو کہتے ہیں کہ یک ہے ہاتھ کھڑا کر دیں۔ شکریہ۔

واقول قولی هذا واستغفر اللّٰه العظیم

عنوان

فاروق و حسین رضی اللہ عنہما

مقام: کراچی

بشکریہ حنفی اسلامی کیسٹ ہاؤس خانپور

فاروق و حسین رضی اللہ عنہما

الحمدللّٰه نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ باللّٰه من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا من يهده اللّٰه فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ونبينا ورسولنا ومولانا واولانا وافضلنا وامامنا وامام الهدىٰ وامام الانبياء والمرسلين خاتم النبيين ومحبوب رب العالمين والسلام على خلفاء ه الراشدين المهديين الذين هم هداة الدين وعلى آله الطيبين الطاهرين وعلى من تبعهم اجمعين الى يوم الدين۔

فاعوذ باللّٰه من الشيطٰن الرجيم بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ ”

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب ولکن لا نبی بعدی۔

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم حسنات عمر کعدد نجوم السماء ماسلک عمر فجا الاسلک الشیطان فجا غیرہ اوّل من اسلم جہرا عمرؓ اوّل من فتح باب الکعبہ عمرؓ اوّل من ہاجر علانیۃ عمر۔

وقال علی المرتضیٰ رضی اللّٰہ عنہ فی شان عمر نور اللّٰہ قبر عمر کما نور مساجد اللّٰہ طیب اللّٰہ قبر عمر کما طیب مساجد اللّٰہ۔

وقال عبداللّٰہ ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالی عنہ کان اسلام عمر فتحاً وکان ہجرتہٗ نصراً وکان خلافتہٗ رحمہ۔

وقال عمر ابن الخطاب رضی اللّٰہ تعالی عنہ حبب الی من الدنیا ثلاث الامر بالمعروف والنہی عن المنکر والثوب الخلق۔

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الاسلام یبکی علی موتک الی یوم القیامۃ یا عمر۔

وکان عمر یدعو کثیرا فی مسجد النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَہَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتَنَا فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٌ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الشہادۃ سبع سوی القتل فی سبیل اللّٰہ المطعون شہید والغریق شہید وصاحب ذات الجنب شہید والمبطون شہید وصاحب الحریق شہید والذی یموت تحت الھدم شہید والمراۃ تموت بجمع شہید۔ (مشکوٰۃ : ص۱۳۶)

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الا ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوحؑ من رکبھا نجا ومن تخلف عنھا ھلک۔ (مشکوٰۃ : ص۵۷۳)

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم احبوا اللّٰہ لما یغذوکم من نعمۃ واحبونی لحب اللّٰہ واحبوا اھل بیتی لحبی او کما قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم (مشکوٰۃ:ص۵۷۳)

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ادبوا اولادکم علی ثلث خصال حب نبیکم وحب اھل بیتہ وتلاوۃ القرآن۔

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم حسین منی وانا من حسین احب اللّٰہ من احب حسینا۔ ھما ریحانی من الدنیا وکان رسول اللّٰہ یشمھما ویضمھما الیہ ویقول ابنای وابنا ابنتی۔ صدق اللّٰہ مولانا العظیم وصدق رسولہ

النبی الکریم۔

خالی ہے تیرا دل، ادب و شرم و حیا سے
ناداں تجھے کیوں بغض ہے ارباب وفا سے
اے شاتم فاروق تجھے اتنی بھی خبر ہے؟
فاروق کو مانگا ہے محمد نے خدا سے

احساس صداقت رکھتا ہوں، آئین عدالت رکھتا ہوں
آنکھوں میں حیا، دل میں غیرت، توفیق شجاعت رکھتا ہوں
اسلام سے مجھ کو الفت ہے، ایمان کی حلاوت رکھتا ہوں
ابوبکر و عمر و عثمان و علی، چاروں سے محبت رکھتا ہوں

محمد را خدا دادست لشکر ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر
عمر قابل و عمر قبول و عمر مقبول عمر دعائے پیغمبر، عمر مراد رسول
راہ ملتی ہے شب کو تاروں سے اور ہدایت نبی کے یاروں سے
رضی اللہ عنہم اجمعین

نہ نازی کی ضرورت ہے نہ نیازی کی ضرورت ہے
زمانہ جنگ میں مردان غازی کی ضرورت ہے
ندا آتی ہے اب بھی کربلا کے ذرہ ذرہ سے
حسینؓ ابن علیؓ جیسے نمازی کی ضرورت ہے

ماان مدحت محمدا بمقالتی
ولکن مدحت مقالتی بمحمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود شریف محبت سے پڑھ لیں.......

صدر جلسہ' غیور مسلمانو' شمع نبوت کے پروانو' طلباء عظام' علماء کرام' برادران اسلام' ارباب خاص و عام' رات سے میں حاضر تھا اب میں ناظر ہوں۔ دو راستے تھے یا مکہ کے محاصرہ سے نکل کر مدینے روانہ ہو جاتا یا فاروق کی طرح کھڑے ہو کر للکار کر میدان میں آ جاتا مگر جماعتی فیصلہ کا احترام کرنا ضروری تھا۔

کئی دنوں سے میرے رفقاء' جماعت کے مرکزی مبلغین تشریف لائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کتاب و سنت کی روشنی میں آپ کو بہت کچھ پہنچایا' سمجھایا' اور آپ کو جگایا۔ ابھی سپہ سالار' سپاہ فاروقؓ اعظم کوہاٹ کے مسافر اور ہمارے عزیز دوست پروفیسر نیازی صاحب آپ سے مخاطب تھے۔ ان کی تقریر دلپذیر اور بڑی قیمتی باتیں تھیں جو قابل عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدتاً اور عملاً صحیح انسان سے صحیح مسلمان بنائے۔ (آمین)

آج کا موضوع عشرہ فاروقؓ و حسینؓ کے متعلق ہے۔ میں تو اسی کا قائل ہوں کہ اس طرح کے جلسے رکھے جائیں۔ صدیقؓ و علیؓ' فاروقؓ و علیؓ' عثمانؓ و علیؓ' صدیقؓ و حسینؓ' فاروقؓ و حسینؓ' عثمانؓ و حسینؓ' بتولؓ و زوجہ رسولؓ' چونکہ یہ ایک ہی خاندان' ایک ہی خانوادے' ایک ہی چشمے سے تعلق رکھتے ہیں' اللہ تعالیٰ ہمیں تمام صحابہ کرامؓ' تمام آل رسول کی عقیدت عطا فرمائے۔ (آمین)

ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ پورے ملک میں' بلکہ فارن کنٹری میں عشرہ فاروقؓ و حسینؓ منائیں گے اور منا رہے ہیں۔ آپ لوگوں سے رخصت ہو کر مجھے لاہور' فیصل آباد و دیگر شہروں کے سفر پر جانا ہے۔

فرانس میں مسجد فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

آج ہماری جماعت کے علماء نے فرانس میں مسجد فاروق اعظمؓ کی بنیاد رکھی۔ فرانس جیسے ملک میں فاروق اعظمؓ کے نام پر مسجد تعمیر ہو رہی ہے' وہاں پر

فاروق اعظمؓ کے مناقب کے جھنڈے، ہماری جماعت کے مبلغین لہرا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ہم قرآن کی بات کرتے ہیں

میں انشاء اللہ اپنے موضوع پر بات کروں گا۔ ہم الحمدللہ نہ گانے بجانے والے ہیں، نہ افسانے والے ہیں، نہ ترانے والے ہیں۔ ہم نے وہ بات کرنی ہے جو رب رحمان کے قرآن سے نکلے، جو مصطفیٰؐ کے فرمان سے نکلے۔

میں بازار سے گزرا۔ بس بازار اور لوگ دین سے بیزار، قطار اندر قطار، کوئی منسر گرٹ میں ہے کوئی مست سگریٹ میں ہے۔

جلسے جلوس، نہ للیت نہ خلوص، پیسے اور فلوس، اس کے سوا کچھ نہیں۔

ہمارا اسٹیج

ہمارا اسٹیج ہمیشہ اسلام کی آواز بلند کرتا ہے، لوگوں کو غلط فہمی ہوئی کہ غلط کوشش کی۔

دین پوری دین پوری ہے مگر اکثر لوگوں کی نیت بری ہے۔

ان کا ارادہ ہے، ارادہ زیادہ ہے، فساد پر آمادہ ہے۔

مگر الحمدللہ ہم کامیاب ہوئے۔ میں مزید تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔ شکر ہے کہ ہماری سرکار کو کچھ خیال آگیا کہ واقعی یہ لوگ حق بات کہتے ہیں۔ یہ صحیح پیغام، مصطفیٰ کا اسلام، حضور کریم ﷺ کا نام، اور آقائے نامدار ﷺ کی سیرت کا صحیح نقشہ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں، اور یہی ہمارا مشن ہے۔ پورے ملک میں ہم یہی مشن پہنچانا چاہتے ہیں اور جب تک زندہ رہیں گے، شہداء زندہ کی زندگی بیان کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

لقب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

عزیزان مکرم! حضرت فاروق اعظمؓ، سب کہو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ فاروق کا لقب بھی نبوت کی زبان سے ملا۔

قیامت تک یہ لقب زندہ، تابندہ، درخشندہ، پائندہ رہے گا۔ (انشاء اللہ)

تم نے جس کو قائداعظم کہا اس کو شاید لوگ قائداعظم کہیں، کوئی قائد ملت بنا، کوئی مادر ملت بنی، کوئی بے چارہ فخر ایشیا بنا، بنتے رہیں، جس کو میرے آقا نے صدیقؓ کہا، وہ صدیقؓ ہی رہے گا۔ صدیقؓ ہے، پیغمبرؐ کا رفیقؓ ہے، نبوت اس پر شفیق ہے، صحابہ میں لئیق ہے، میری تحقیق ہے، جو کچھ کہہ رہا ہوں بالکل ٹھیک ہے۔

پورے صحابہؓ میں صدیقؓ کا لقب حضرت ابوبکرؓ کو ملا۔ ایک جملہ کہہ دوں:

صدیق لقب کی وجہ

ابوبکرؓ کو بھی لقب ملا، عمرؓ کو بھی لقب ملا۔ صدیق کو اس طرح لقب ملا، ایک جملہ کہہ کر آپ کے ایمان کو تازہ کردوں، جب معراج کی رات آقا آسمانوں پر سے گزر رہے تھے، تو حضور ﷺ نے فرمایا، جبرئیل! میرے خلیل! سید الملائکہ!... جی حضور! فرمایا تم رات کو مجھے لے کر جا رہے ہو جب کہ کوئی دیکھنے والا نہیں۔ میری تصدیق کون کرے گا؟ کون مانے گا کہ نبوت کو معراج ہوئی۔ کون تائید کرے گا؟ حضرت جبرئیل نے فرمایا، یہ احادیث میں موجود ہے۔ ان قومک یکذبک، ابوبکر یصدقک وھو صدیق دلبر، سرور آپ پریشان نہ ہوں، جب ابوجہل والے انکار کریں گے، واحد ابوبکر تیری معراج کا اقرار کرے گا۔ اور وہ صدیق ہے، اور واقعی ابوبکر نے ابوجہل سے سن کر معراج کی تصدیق کی تو حضور ﷺ نے فرمایا انت صدیق الیٰ یوم القیامۃ۔ قیامت تک ابوبکرؓ تیرا لقب نبوت کی طرف سے "صدیق" ہو گیا۔

فاروقؓ لقب کب ملا

عمر فاروقؓ کو "فاروق" کا لقب اس وقت ملا جب کعبے کا در کھلا۔ اسی کعبے میں تین سو ساٹھ بت' نہ موسم نہ رت' پتھر کے خدا' پیتل کے خدا' پتلے خدا' موٹے خدا' بڑے خدا' چھوٹے خدا' عزیزو سارے کھوٹے خدا۔ (بے شک)

کوئی اٹکے ہوئے' کوئی لٹکے ہوئے' کوئی پڑے ہوئے' کوئی کھڑے ہوئے' عجب قسم کے خداؤں کا ایک مرکز ایک ڈھیر تھا۔

حضرت عمر نے اس وقت یہ بات کہی جب ابھی صرف چالیس آدمی مسلمان ہوئے تھے۔ سولہ عورتیں نبوت کا کلمہ پڑھ چکی تھیں۔ میرا حیدر کرار بھی کلمہ پڑھنے والوں میں شامل تھا۔ مگر ابھی مسلمانوں میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ مسلمان کعبے میں جا کر نماز پڑھیں۔ حضرت فاروقؓ نے جب کلمہ پڑھا تو نعرۂ تکبیر بلند ہوا۔ جب بھی فاروقؓ کا تذکرہ آئے آپ لوگ نعرۂ تکبیر لگایا کرو تاکہ نبوت کی یادگار زندہ رہے۔ (نعرہ.....)

حدیث میں آتا ہے کہ جب فاروق نے کلمہ پڑھا تو کملی والے کی زبان' فیض ترجمان' گوہر فشان سے یہ اعلان نکلا: اللہ اکبر' اور یاروں نے' تابعداروں نے' جانثاروں نے' وفاداروں نے بھی ہم نوائی کی۔ اس موقعہ پہ حدیث میں آتا ہے کہ مکہ کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔

وہ عمائدین کفر' ابو جہل' ابولہب' عتبہ' عتیبہ' شیبہ' عقبہ بن معیط' نذر بن حارث' عبدیغوث' ابوالبختری تمام دوڑ کر آئے کہ کیا ہوا ہے؟ آقا نے فرمایا کہ ان کو بتا دو کہ آج عمرؓ پیغمبرؐ کا غلام بن چکا ہے۔ (سبحان اللہ)

عمرؓ کی آمد پر نعرۂ تکبیر لگا۔ جب بھی فاروقؓ کا تذکرہ آئے گا یہ نعرہ بلند ہوتا رہے گا۔

ہماری جماعت کا نعرہ

ہماری جماعت نے جو نعرہ بنایا ہے وہ یہ ہے:

گلی گلی نگر نگر ، عمر عمر عمر عمر

عمر ہے تو سب کچھ ہے' عمر نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ عمر ہے تو بازار ہے' عمر ہے تو مکان آباد ہیں۔ عمر ہے تو ہمارے ماں باپ سلامت ہیں' عمر ہے تو زندگی ہے' عمر نہیں تو موت ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہم سب کی عمر دراز کرے۔ (آمین) عمر سے زندگی ہے' عمر نہیں تو قبرستان ہے' عمر نہیں تو پھر پریشان ہے' عمر کی ضرورت ہے۔

عمر کی اسلام کو ضرورت ہے' عمر کی پاکستان کو ضرورت ہے۔ (بے شک)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا عمرؓ کے لیے

عزیزان مکرم! حضرت عمرؓ کی آمد پر چند موتی دے دوں۔ ایک تو عمرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے:

دو جملے نوٹ کر لو۔ کراچی کے در و دیوارو! دکاندارو! میرے پیارو! ایماندارو! عمرؓ پیغمبر کی دعا ہے' فاروقؓ انتخاب خدا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کو اختیار دیا کہ رب ذوالجلال! کہتا ہے آمنہؓ کا لال' کر دے مجھے خوشحال' میری گود کو مالا مال' یا عمر کو کلمہ پڑھا دے یا عمرو بن ہشام ابوجہل کو کلمہ پڑھا دے۔ اللہ نے فرمایا' دعا کرنا آپ کا کام' قبول کر کے وفا کرنا میرا کام' میں ابوجہل کو کتے کی موت مرواؤں گا' ابوجہل کو ابوجہل بناؤں گا' اس کی لاش کا نام و نشان مٹاؤں گا' ابوجہل کو زندیق بناؤں گا' ابوجہل کو تیری دشمنی میں مشہور کراؤں گا۔

عمرؓ کو تیرے دروازے پر لاؤں گا' استقبال کرواؤں گا' نعرۂ تکبیر لگواؤں گا' کعبے کا در کھلوا کر نماز پڑھواؤں گا' عمرؓ کی بیٹی تیرے گھر بساؤں گا' تیرا خسر بناؤں گا' تیرا وزیر و مشیر بناؤں گا' تیرا جرنیل بناؤں گا' خلیفہ ثانی بناؤں گا' اسے شہادت کا

جام پلاؤں گا' میں گنبد خضریٰ میں اسے سلاؤں گا' دیکھ لینا قیامت کے دن تیرے ساتھ اٹھاؤں گا' تیرے ساتھ جنت میں روانہ کروں گا۔ (سبحان اللہ) یہ انتخاب کس کا ہے؟ (اللہ کا)

دنیا کو اسلام کی اور اسلام کو عمرؓ کی ضرورت ہے

آج مجھ سے دین سن کر دیندار بن جاؤ۔ ساری دنیا کو اسلام کی ضرورت ہے۔ اسلام کو فاروقؓ کی ضرورت ہے۔ کل بھی فاروقؓ کی ضرورت تھی' آج بھی ضرورت ہے۔

ایک اور بات کہہ دوں' عمر کے کل بھی دشمن تھے' آج بھی دشمن ہیں۔ میں نے کسی کو کچھ نہیں کہنا اور نہ ہی ہماری عادت ہے۔ لوگ خواہ مخواہ ہمارے ساتھ ناراض ہیں۔

جو فاروقؓ کے کل دشمن تھے' وہ آج بھی ہیں۔

ایک جملہ اور سن لو۔ عمرؓ منافقت کو برداشت نہیں کرتا۔ منافق عمرؓ کو برداشت نہیں کرتا۔ (بے شک)

سمجھ آئی ہے تو سبحان اللہ کہہ دو ورنہ ڈیڑھ کلو کا سر تو ہلا دو۔

ابھی آپ کو یقین نہیں آیا کہ عبدالشکور آیا ہے بلکہ ضرور آیا ہے۔ کل سے آپ لوگ میرا انتظار کر رہے تھے۔ الحمدللہ میں زندہ بیٹھا ہوں۔ ہم جب تک زندہ ہیں' زندہ شہیدوں کی بات کرتے رہیں گے۔ منافقت عمرؓ کو برداشت نہیں کرتی۔ (بے شک) منافق عمر کو برداشت؟ (نہیں کرتا)

عمرؓ کے نام سے شیطان بھاگتا ہے

بلکہ میرے دلبر نے' سرور نے' شافع محشر نے فرمایا نبوت کی طرف جھوٹ منسوب کروں تو خدا میرا منہ کالا کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ فاروق! جس گلی سے' جس راستے سے تو چلتا ہے' شیطان کی ماں مرجاتی ہے' شیطان وہ گلی چھوڑ

دیتا ہے۔

قیامت تک شیطان صفت عمرؓ کو برداشت نہیں کرے گا۔ عمرؓ اور شیطان کی یاری کبھی نہیں لگی۔

بلکہ بزرگوں نے لکھا ہے کہ عمرؓ کا نام دل پر لکھ کر سو جاؤ یعنی شہادت کی انگلی سے۔ یہ بزرگوں سے مجھے چیز ملی ہے۔ اگر کوئی شہادت کی انگلی سے اپنے دل پر تین دفعہ عمرؓ لکھ کر قبلہ رو' باوضو' یکسو' ہوبہو' توبتو' خدا کے روبرو' لگا کر خوشبو' قبلہ رو اگر سو جائے تو عمرؓ کے نام کا آج بھی اثر ہے۔ عمرؓ کے رعب کا آج بھی اثر ہے۔ برا خواب نہیں آئے گا۔

تمہاری بہادری

ہم تو ویسے ہی بہادر ہیں۔ بلی کرے میاؤں تو کہتے ہیں کہ میں اندر کیوں آؤں۔

سکھر میں ایک عورت سے گھڑا گر پڑا صدر ایوب کے دور میں۔ سارے لوگ بھاگے' بھاگو بھاگو' بم پھٹ گیا ہے۔ جب مشہور ہوا کہ بم پھٹا ہے تو کسی کی جوتی کہاں' پگڑی کہاں' ٹوپی کہاں' دکانیں بند' بھاگو بھاگو۔ بعد میں پتہ چلا کہ ایٹم بم نہیں تھا۔ ایک مائی کو اپنے گھڑے کا غم تھا۔ وہ گرا یکدم تھا اور گھڑا ایسے تھا' جیسے ڈرم تھا۔ دھماکہ ہوا' یہ خاکہ ہوا۔ دعا کرو کہ اللہ ہمیں بہادر بنائے۔ آمین۔

میرے نزدیک دامن اسلام میں صرف حیدر بہادر نہیں' عمرؓ بھی بہادر ہے۔ (بے شک)

عمرؓ جس نے دنیائے کفر کو للکارا

جس نے اکیلے جا کر کعبے کا در کھولا وہ بہادر نہیں؟ اور کھڑے ہو کر ابو جہل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ او عمائدین کفر! سب کو للکارا' سب کو پکارا' سب کو اشارہ' سب کی طرف کھڑے ہو کر تلوار ننگی کر کے کہا' آج جس نے

بیوی کو بیوہ، بچوں کو یتیم، آج جس نے مولی گاجر کی طرح اپنے ٹکڑے دیکھنے ہیں، وہ ذرا آئیں۔ آج میں کلمہ پڑھ چکا ہوں۔ محمدؐ کا غلام، خادم اسلام بن چکا ہوں۔ آج کے بعد کعبے پر ہمارا تسلط رہے گا اور میرا محمدؐ عربی نماز کعبتہ اللہ میں پڑھائے گا۔ (نعرے)

صحابہ میں سب سے بہادر صدیق

توجہ کیجئے ابھی ابتداء ہے۔ میں میدان میں، علی الاعلان، برسر میدان دنیا کے مسلمانوں میں کہتا ہوں کہ تمام صحابہ سے بہادر صدیق ہے۔

حضرت علیؓ کے نزدیک بہادر کون؟ :

ایک شخص نے حضرت حیدر کرارؓ سے پوچھا کہ انت اشجع الناس؟ آپ تمام عرب سے بہادر ہیں؟ حیدر نے گردن اوپر کی، رنگ سرخ ہوگیا۔ فرمایا میں کیسے بہادر ہوں۔ بہادر تو وہ ہے جس نے اس وقت بہادری دکھائی جب پورا مکہ تلاش کر رہا تھا۔ قدم قدم پر محاصرہ تھا، گھر گھر چھاپہ تھا۔ سی آئی ڈی بھاگ رہی تھی، سات سو آدمی ننگی تلواریں لے کر گھر گھر تلاشی لے رہے تھے۔ اس وقت بہادر وہ تھا جو اکیلا نبوت کو کندھوں پر اٹھا کر سفر کر رہا تھا۔ (نعرے)

(کسی نے بلند آواز سے نعرہ لگایا تو مولانا نے فرمایا کہ پتہ چلا ہے کہ ڈالڈا نہیں، دیسی ہے۔ یہ یہاں کا نہیں کوئی پردیسی ہے)

عزیزان مکرم! صدیق بھی بہادر ہے۔

اسلام کے دامن میں لاکھوں شہید

لوگوں نے بہادری کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ شہادت کو صرف حسینؓ تک محدود کر دیا۔ اسلام کے دامن میں لاکھوں شہید ہیں۔

بدر والے ۱۴ شہید، احد والے ۷۰ شہید، بنی مصطلق والے شہید، غزوہ

خندق والے شہید، حنین والے شہید۔

سب سے پہلی شہید

آج میں گرج کر کہتا ہوں مصطفیٰؐ کے قدموں میں، اسلام کے دامن میں، مکہ میں سب سے پہلی شہیدہ بی بی سمیہؓ ہے۔ وقت نہیں ہے کہ میں اس کی تشریح کروں ورنہ ساری رات گزر جائے۔ پہلی شہیدہ جس کا مکہ میں خون گرا، نبی کے دین پر خون پیش کرنے والی بی بی سمیہؓ ہے۔ بیٹے کا نام عمار بن یاسرؓ ہے۔

اسلام میں مصطفیٰؐ کی عزت کے لیے، دین کے لیے، کفر کے ہاتھوں سے مظلومانہ حالت میں جن کے دو ٹکڑے کیے گئے، جن کو چیرا گیا، جن کو زندہ پھاڑا گیا، وہ بی بی سمیہؓ ہے۔

ابوجہل نے کہا کلمہ پڑھنا چھوڑ دے۔ مصطفیٰ کریم سے غلامی کا تعلق توڑ دے۔ رخ ہماری طرف موڑ دے۔

بی بی نے کہا ابوجہل! تجھے طاقت پہ ناز ہے۔ مجھے صداقت پہ ناز ہے۔ تجھے اپنی سرداری پہ ناز ہے، مجھے محمدؐ کی تابعداری پہ ناز ہے۔ ابوجہل! تجھ جیسا بے ایمان کوئی نہیں، مجھ جیسا مسلمان کوئی نہیں۔

ابوجہل! تو کافروں کا سردار ہے۔ میں محمدؐ کی تابعدار ہوں۔ ابوجہل نے کہا کہ میں اونٹوں سے پاؤں باندھ کر ہاتھ میں خنجر لے کر تمہیں دو ٹکڑے کر دوں گا۔ کہنے لگی فاقض انت ماقاض تو اپنی طاقت دکھا، میں صداقت دکھاؤں گی۔ ابوالحکم ابوجہل سنو! میں دو ٹکڑے ہو سکتی ہوں، مصطفیٰؐ کے دیے ہوئے عقیدے میں فرق نہیں آ سکتا۔ یہ شہیدہ ہے۔ نہ اس بے چاری کا کوئی یوم مناتا ہے، نہ خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

ہم سب شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں

ہم تمام شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ آج میں کڑک کر،

کھڑک کر' میدان میں کہتا ہوں خلافت راشدہ میں' پیغمبر کے خلفاء میں شہید مدینہ' شہید نماز' شہید قرآن' شہید مظلوم جو ایرانی ظالم کے ہاتھ سے شہید ہوا' خلفاء میں پہلے شہید حضرت عمر فاروقؓ ہیں۔

آج یکم محرم کو ہضم کیا جاتا ہے کہ یکم محرم کی تاریخ۔تاریخِ محرم کی ابتدا فاروق کے خون شہادت سے ہوتی ہے۔ رضی اللہ عنہ۔ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت حسینؓ کا آپس میں پیار ہے' پیار ہے یا تکرار ہے؟ (پیار ہے)

حضرت حسینؓ سے حضرت عمرؓ کی محبت

حضرت حسینؓ کے گھر شہر بانو آئی۔ یعنی اس سے شادی ہوئی۔ یہ فاروقؓ کا ثبوت خدمت ہے۔ یہ فاروق اعظمؓ کا انتخاب ہے۔

فاروق اعظمؓ کے دور میں حسنینؓ نے بڑے آرام سے وقت گزارا۔ کسی کوفی لا یوفی کو جرات نہیں ہوئی' کسی بلوائی کو جرات نہیں ہوئی' کسی حلوائی کو جرات نہیں ہوئی' کسی دشمن اہل بیتؓ کو اتنی جرات نہیں ہوئی کہ آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے۔ فاروقؓ کے دور میں اہل بیتؓ بڑے آرام و سکون سے باعزت زندگی گزارتے رہے۔

حضرت فاروقؓ اپنے بیٹے عبداللہ ابن عمرؓ کو ماہانہ پانچ سو درہم دیتے تھے۔

ہم نے بڑا مطالعہ کیا ہے' بہت کتابیں چھانی ہیں۔ اس کے بعد آپ کے پاس ایک گلدستہ لے کر' آپ کے پاس ایک نعمت لے کر' مصطفیٰ کریمؐ کے دین کا خزانہ لے کر' ایک گنجینہ لے کر آپ کے پاس آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہوش عطا فرمائے۔ (آمین)

میں تم پر ناراض ہوں۔ مانتے ہو تو مرثیے مان لیتے ہو۔ نہیں مانتے تو قرآن بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہو کہ قرآن بھی بکری کھا گئی اور بکری کو خود کھا گئے۔ ہنسا نہ کرو۔ یہ سب چیزیں غلط ہیں۔

قرآن سچا ہے' رحمٰن سچا ہے' نبی آخر الزمان سچا ہے۔ قیامت تک محمدؐ کا فرمان سچا ہے۔

(نعرے)

سرفراز و سربلند - دیوبند دیوبند

ہوش مند دانش مند - دیوبند دیوبند

کفر کا دشمن - دیوبند دیوبند

ہماری حالت یہ ہے کہ پان ختم' نوجوان ختم۔

(نوٹ) نعرہ لگانے والے کے بارے میں فرمایا یہ عبدالغفور ہے' بڑا مسرور ہے' نعروں سے بھرپور ہے۔ ذرا گلے میں رنجور ہے۔

عزیزان مکرم توجہ کیجئے۔ میں ابھی میدان میں نہیں آیا۔ چونکہ موضوع شہادت فاروقؓ و حسینؓ ہے۔

محرم میں لوگوں کی حالت

حضرت حسینؓ اب بھی زندہ ہے۔ میں آپ سے کہتا ہوں کیونکہ آپ بھی اہل سنت ہیں' میں بھی اہل سنت ہوں۔ ہم بھی حسینی ہیں' حضرت حسینؓ دو محرم کو کربلا میں پہنچے۔ کچھ لوگ یکم محرم سے چارپائی اوندھی کر کے' کالے کپڑے پہن کر کارروائی شروع کر دیتے ہیں۔ وہ یکم کو کربلا میں پہنچے بھی نہیں' یہ پہلے کام شروع کر دیتے ہیں۔ میں اس بات پر حیران ہوں' بلکہ پریشان ہوں۔

پتہ نہیں میں سمجھ دار ہوں یا وہ نادان ہیں۔

عزیزان مکرم! حضرت حسینؓ دسویں محرم کو دو بجے شہید ہوتے ہیں۔ یہ چار بجے سارے کاغذوں کو سمندر میں ڈبو کر گھر آ کر آرام کرتے ہیں۔ صحیح کہہ رہا ہوں یا غلط کہہ رہا ہوں؟ (صحیح کہہ رہے ہو)

شہید دو بجے ہوئے۔ اب لاشیں پڑی ہیں۔ اب بے گور و کفن' بے دفن'

اب بلوائیوں کا قبضہ ہے۔ اب بیبیوں کو خطرہ ہے کہ ہماری بے پردگی نہ ہو۔ اب خطرہ ہے کہ ہم قیدی ہوں گے۔ اب حالات خراب ہیں۔ یہ شام غریباں سنا کر اور وہ بھی خاص سٹائل کے ساتھ۔ عجیب انداز ہوتا ہے۔ پتہ نہیں یہ اجتہادی ہیں یا فسادی ہیں۔

اہل بیتؓ اور صحابہؓ کا آپس میں تعلق ہے

عزیزان مکرم! میں عرض کر رہا تھا بات غور سے سنئے۔ حضرت حسینؓ اور فاروقؓ کا تعلق ہے۔ صحابہ و اہل بیت کا آپس میں تعلق ہے۔ بی بی صدیقہؓ کے اولاد ہوتی تو وہ اولاد بھی اہل بیت ہوتی اور جتنی آل رسول ہے' ان کی اماں' بی بی عائشہؓ ہے۔ بتولؓ کی اماں کون ہے؟ عائشہؓ۔ بی بی زینبؓ کی اماں کون ہے؟ عائشہؓ۔ بی بی رقیہؓ کی اماں کون ہے؟ عائشہؓ۔ ام کلثومؓ کی اماں کون ہے؟ عائشہؓ حسنین کی نانی' بی بی عائشہؓ ہے۔ حضرت علیؓ کی رشتہ میں ساس بی بی عائشہؓ ہے۔ ان کا آپس میں پیار ہے۔

زوجۂ رسول اور بنتِ رسول

میں تو مدینہ دیکھ آیا ہوں۔ آپ بھی ضرور جائیں۔ ادھر بی بی عائشہؓ کا گھر ہے' ادھر بی بی فاطمہؓ کا گھر ہے۔ یہ زوجہ رسول ہے۔ یہ بنت رسول ہے۔ آپس میں محبت معقول ہے' ہر بات بااصول ہے۔ نہایت معقول ہے' ادھر مادر رہتی ہے' ادھر دختر رہتی ہے۔ درمیان میں چھوٹی سی ونڈو ہے' اماں تحفے دیتی ہے' بیٹی تحفے لیتی ہے۔ ان کے گھر بھی قریب ہیں۔

کچھ لوگوں نے اہل بیت کو لڑانے کی کوشش کی۔ صحابہ و اہل بیت میں تشدد و افتراق ڈالا۔ صحابہ و اہل بیت کا آپس میں پیار ہے۔ خدا کی قسم باوضو بیٹھا ہوں۔ روبرو بیٹھا ہوں' حیدر کے بیٹوں کا نام ابوبکر بن علی ہے۔ عمر بن علی ہے' عثمان بن علی ہے۔

پیاری بات

آج بڑی پیاری بات بتاتا ہوں۔ جس طرح مدنی کے روضے میں ابوبکرو عمر سو رہے ہیں' اسی طرح حضرت حسین" کے روضے میں ابوبکرو عمر سو رہے ہیں۔ (سبحان اللہ) آپ انصاف کریں ان کا آپس میں پیار تھا۔ آج عمر" اور حسین" پر بات کر رہا ہوں۔

حسنین" حضرت عمر" کی نظر میں

حضرت عمر" اپنے بیٹے عبداللہ" کو پانچ سو درہم دیتے تھے۔ ازواج مطہرات" کو' ہماری ماؤں کو' مصطفیٰ کی عزت بی بی عائشہ" کو بارہ ہزار دینار دیتے تھے۔ میرے حسین" کو ایک ہزار سے دس ہزار تک دیتے تھے۔

عمر کا بیٹا عبداللہ" بول اٹھا' حقیقت کھول اٹھا' اثبات کو توڑ اٹھا۔ کہنے لگا میرا عیال زیادہ ہے۔ آپ کو حسنین" کا خیال زیادہ ہے۔ اس میں کیا کمال زیادہ ہے؟ حضرت فاروق" جوش میں آ گئے۔ ہاتھ اٹھایا اور فرمایا بیٹا سنو!

تو عمر کا بیٹا ہے۔ وہ حیدر کا بیٹا ہے۔ تیری اماں وہ ہے جو چکی پیستی چلی گئی۔ اس کی اماں وہ بتول ہے کہ سیدۃ النساء ہے۔ اس کی پیشانی کو حضور کھڑے ہو کر چومتے تھے اور وہ بضعۃ من جسد رسول اللّٰہ ہے۔ بیٹا! میں تجھے دیکھوں تو عمر کی شکل یاد آتی ہے حسن" و حسین" کو دیکھوں تو محمد ﷺ کی صورت یاد آتی ہے۔

بیٹا! تو میرے سینے پر کھیلتا رہا۔ میں نے حسین کو نبی کے سینے پر دیکھا۔ میں نے محمد ﷺ کو حسنین کی زبان چوستے ہوئے دیکھا۔ میں نے پیغمبر کو حسن و حسین کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے دیکھا۔ تجھ سے پیار عمر کرتا ہے۔ ان سے پیار پیغمبر کرتا ہے۔ تیری نانی عام نانی ہے' اس کی نانی خدیجۃ" الکبریٰ ہے۔

بیٹا تو عام آدمی ہے۔ حسین" کا خاندان وہ ہے جس پر پوری دنیا درود پڑھتی

ہے۔ ہمیں آل رسول سے پیار ہے۔ آل رسول کا دشمن بھی لعنتی ہے۔ صحابہ کا دشمن بھی لعنتی ہے۔ ہمارا ایک ہاتھ صحابہ کے دامن میں ہے' ایک ہاتھ اہل بیت کے دامن میں ہے۔ صحابہ کو چھوڑیں تو رافضی بن جاتے ہیں' اہل بیت کو چھوڑیں تو خارجی بن جاتے ہیں۔ دونوں پر یقین کریں تو اہلسنت والجماعت بن جاتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کے سامنے ایک شاندار حلہ آیا' ایک چولہ آیا' بہترین کپڑا آیا' حضرت عمر نے ہاتھ میں اٹھایا' ان کو ہوا میں لہرایا' بار بار لوگوں کو دکھایا۔

حسنینؓ حسینؓ تھے

ایک جملہ دل میں آیا۔ حسنؓ میں حُسن تھا' حُسینؓ حسین تھے۔ اتنی بہترین بات میں نے کہہ دی آپ کو سمجھ نہیں آئی۔ تم ابھی ٹرینڈ نہیں ہو۔ دعا کرو اللہ آپ کو بھی سوچ عطا فرمائے۔ (آمین)

حسنؓ میں حُسن ہے۔

ایک بات بتا دوں شاید پھر یاد نہ رہے۔ خدا کی قسم ایک علمی بات آپ کو بتا رہا ہوں۔ سر مبارک سے لے کر ناف تک۔ یہ ٹکڑا پیغمبرؐ کے چہرے کا نقشہ حضرت حسنؓ میں تھا' زیادہ حسین حسنؓ تھا۔

حضرت حسنؓ نے حضرت معاویہؓ سے صلح کر لی اور بیعت کر لی۔ لوگ ناراض ہیں کہ حسنؓ صلح نہ کرتا تو اچھا تھا۔ جنگ ہوتی' گڑبڑ ہوتی۔ شبیہ پیغمبرؐ ہونے کی وجہ سے عورتوں نے حسنؓ کے ساتھ نکاح کیا۔

سر سے لے کر ناف تک نبی کی صورت کا نقشہ' حسنؓ ہیں۔ ناف سے پاؤں تک پیغمبر کے وجود کا نقشہ حضرت حسینؓ میں تھا۔ جب دونوں بھائی کھڑے ہوتے کانا شبیھین برسول اللہ معلوم ہوتا کہ محمدؐ ہمارے سامنے آ گئے ہیں۔ یہ صحابہؓ کہتے ہیں۔

آج ایک علمی بات کہہ دوں۔ انشاء اللہ گھر جا کر سوچو گے۔ جتنے اہل بیت کے مناقب ہیں، جتنی آل رسول ﷺ کی تعریف ہے، جتنی احادیث ہیں، روایات ہیں، ان سب کے راوی صحابہؓ ہیں۔

آج لوگ راوی کو دیکھ رہے ہیں۔ ہم روایت کو دیکھ رہے ہیں۔ آپ نہیں سمجھتے۔

راوی تو غرق کرتا ہے۔ لاہور میں راوی ہے۔ (دریائے راوی) راوی بس آوی آوی، آوی تے جاوی، راوی غرق کرتا ہے۔ روایت فرق کرتی ہے۔ ہم حدیث کی روایت کو مانتے ہیں۔ سب کہو سبحان اللہ۔

عزیزان مکرم! حَسَنؓ میں حُسن ہے۔ حُسَینؓ حَسِین ہے۔ بڑا بہترین ہے، دلنشین ہے، نازنین ہے، ان کا نانا رحمت للعالمین ﷺ ہے، ان کے حسن پر ہمیں یقین ہے، ایمان تازہ ہو رہا ہے؟ (جی) ہم تاریخ صحیح بتائیں گے۔

ہم جب نام لیں گے تو کہیں گے ابن رسول ﷺ، فرزند بتولؓ، جن کا نانا محمد ﷺ مصطفیٰ، جن کا ابا علیؓ المرتضیٰ، جن کا بھائی حسنؓ مجتبیٰ جو خود ہے شہید کربلا، دین کا باوفا، جو حسینؓ ہے، وہ حَسین ہے۔

حضرت عمر فاروق کے پاس ایک لباس آیا۔ جو مال غنیمت میں آیا تھا۔ مجاہدین سامنے بیٹھے تھے۔ سب نے سوچا کہ ہمیں دیں گے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ بہترین لباس، یہ چمکدار لباس، یہ شاندار لباس میں آج اُس کو دوں گا، جو مدینے میں سب سے زیادہ حسین ہے۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم سمجھ تو گئے۔ فرمایا میں آج یہ لباس اس کو دوں گا جس کو دیکھ کر مصطفیٰ ﷺ خوش ہوتے تھے۔ جس کو دیکھ کر کملی والے خوش ہوتے تھے۔ آج میں عمر اس کو لباس پہنا کر دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہوں۔ یہ پیار ہے۔

حضرت عمر کی آمد پر نعرہ تکبیر بلند ہوا۔ ان کی آمد پر آقا نے خوشی منائی۔ فاروقؓ کی آمد پر آپ بھی خوش ہیں یا ناراض ہیں؟ (خوش ہیں)

آسمان والے بھی حضرت عمرؓ سے خوش

عرش والے بھی عمر کی آمد پر خوش تھے مگر فرش والوں میں آج کچھ ناراض ہیں۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب فاروقؓ نے کلمہ پڑھا تو سید الملائکہ اترا۔ سید الملائکہ حضرت جبرئیل اترے اور آتے ہی آقاؐ کے کانوں میں فرمایا انا اھل السماء نستبشر باسلام عمر۔ کملی والے ساتوں آسمانوں کے فرشتوں نے مجھے نمائندہ بنا کر بھیجا ہے۔ آج پورے آسمان میں خوشی کی لہر ہے' آسمان میں فرشتے جھوم رہے ہیں۔ آسمانوں میں گھوم رہے ہیں' ایک دوسرے کا ماتھا چوم رہے ہیں۔ خوشی میں مست ہیں کہ آج عمرؓ' محمدؐ کا غلام بن چکا ہے۔ فاروقؓ کی آمد پر آسمان خوش ہے' رحمان خوش ہے' نبیؐ آخر الزمان خوش ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر مسلمان خوش ہے۔

عمرؓ کی آمد پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی منائی

یہاں ایک موتی دے دوں۔ جب حضورؐ مدینے آئے تو استقبال صحابہ نے کیا۔ مختصر بیان کر رہا ہوں' تفصیل بیان نہیں کر سکتا۔ جب کملی والے مکہ سے مدینہ آئے تو پانچ سو انصار مردوں' عورتوں اور ننھے ننھے بچوں نے استقبال کیا۔ صحابہ نے کہا ۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للّٰہ داع
ایھا المبعوث فینا جئت بالامر المطاع

ننھی ننھی بچیاں' عمر کی کچیاں' بہت ہی اچھیاں' سب کی سب بچیاں' ہماری [illegible] بچیاں نہیں تھیں۔ جو ابھی سے گڑیوں کی شوقین ہیں' ابھی سے کہتی ہیں اماں وہ ٹی وی پر لیا تھا۔ یہ بچیاں نہ' بلکہ مدینے کی بچیاں' حضور

ؓ کے سامنے دوڑ رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں ۔

نحن جوار من بنی نجار
یاحبذا محمدا من جار

”ہم بنی نجار کی بچیاں ہیں۔ (بنی نجار حضور ؐ کے ننھیال ہیں) اور مدینے والو! مبارک ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے حصہ آ گئے“۔

ایک موتی دینا چاہتا ہوں۔ جب کملی والے مکہ سے مدینے آئے تو انصار' قطار اندر قطار' ہماری ماؤں' بہنوں اور بچیوں نے خوشی منائی۔ رب ذوالجلال کی قسم' جب عمر نبی کے در پر آیا تو محمد ؐ نے خوشی منائی۔ حضرت حمزہ ؓ اٹھے' تلوار اٹھائی۔ عمر! عمر!! خیال کر! رک جا! ان کنت جئت بالخیر فمرحبا' وان کنت جئت غیر ذٰلک فالحمزۃ اسد اللّٰہ و اسد رسولہ ! تلوار لے کر آنے والے رک جاؤ' مجھے حمزہ کہتے ہیں۔ میں نبی کا چچا ہوں۔ میں مسلمان ہوں ۔ عمر! اگر اچھے ارادہ سے آیا ہے تو آ' اگر ارادہ مقابلے کا ہے تو تیار ہو جا۔ تیرا اور میرا مقابلہ ہوگا۔ ہ دو ہاتھ ہوں گے۔ دنیا دیکھے گی' میں اللہ اور اس کے رسول کا شیر' میں ہوں مکہ کا دلیر۔ حضور ؐ نے مسکرا کر دیکھا اور ہاتھ اٹھایا۔ فرمایا چچا اجلس چچا لا تحزن۔ چچا لا تعجل چچا جلدی نہ کر' ناراض نہ ہو'۔ آج اس طرح عمر کو آپ مخاطب نہ ہوں۔ عمر خود نہیں آیا' عمر کو نبی کی دعا نے منگوایا ہے۔ عمر خود نہیں آیا۔ عمر محمد ؐ کی دعا بن کر آیا ہے۔

تدبیر سے تقدیر نہیں بدلتی

مجھ سے علمی بات سنو۔ خوش ہو جاؤ گے۔ تدبیر اور تقدیر کی بحث شروع ہو گئی۔ تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ۔ تدبیر انسان کی ہوتی ہے اور تقدیر رحمان کی

ہوتی ہے۔ جو بندہ کام کرے' وہ تدبیر ہے جو خدا فیصلہ کرے' وہ تقدیر ہے۔ انسان سے غلطی ہو جاتی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں! سنو! تقدیر نہیں بدل سکتی۔ کیا نوح کے بیٹے کی تقدیر بدل گئی؟ ابو طالب کی تقدیر بدل گئی؟ کیا مکہ والوں میں ابو جہل' ابولہب کی تقدیر بدل گئی؟ (نہیں) حضورؐ نے نام لے کر کوشش کی' پر تقدیر نہیں بدلتی۔

اگر تقدیر میں ہو کہ اس کو موت آئے گی۔ میں نے تعویذ دیا' کسی نے پانی دم کر کے دیا۔ ہم نے دعا کر دی۔ ڈاکٹر نے ٹیکہ لگایا' حکیم نے پڑیا دی' مسجد میں صحت کی دعا ہوئی' اماں رو رہی ہے۔ جب تقدیر نے حملہ کیا تو اس کو موت آئے گی' نہیں بچ سکے گا۔ تقدیر وہ ہوتی ہے جو قدرت نے فیصلہ کیا ہو۔

نبی فرماتے ہیں کہ تقدیر پر ایمان لاؤ والقدر خیرہ وشرہ تقدیر برحق ہے۔ قدرت جو فیصلہ کرے' وہ صحیح ہے۔

عمر فاروق کی تدبیر یہ تھی کہ پیغمبر کر حملہ کروں گا۔ ابو جہل سے انعام لوں گا' مقابلہ کروں گا۔ تقدیر کہتی تھی عمر ہوش میں آ! آج تو غلام بن کے آئے گا۔ خادم اسلام بن کے آئے گا فاتح العرام بن کے آئے گا۔ تو شکار کرنے نہیں آیا' تو شکار ہونے آیا ہے۔ یہ تقدیر تھی۔

میں کہتا ہوں کہ اسلام کو فاروقؓ کی ضرورت تھی۔ ایک حدیث سن لو اور دل پر لکھ کر جاؤ۔ لوگوں نے غلط باتیں کر کے آپ کا ذہن خراب کیا۔ کوئی کہتا ہے کہ عمر باغ کھا گئے۔ تم تو ہمارا دماغ کھا گئے ہو۔

عمر تیری موت پر اسلام روئے گا

کوئی کہتا ہے کہ بی بی کو ناراض کیا۔ یہ غلط کہتے ہیں۔ یہ غلط پروپیگنڈہ ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ان الاسلام یبکی علی موتک الی یوم القیامۃ یا عمر سنئے! پیغمبر کی زبان سے اعلان۔ فرمایا عمر سن لو! جب ابا

فوت ہو گا تو بچے روئیں گے۔ بچے کی موت پر والد، والدہ روئیں گے۔ بیوی کی جدائی میں خاوند پریشان ہو گا، خاوند کی جدائی میں بیوی بیوہ ہو گی۔ عمرؓ جس دن تو دنیا سے رخصت ہو گا، قیامت تک محمدؐ کا اسلام روتا رہے گا۔

آج پھر عمرؓ کی ضرورت ہے

آج بھی اسلام کو عمرؓ کی ضرورت ہے۔ دعا کرو کوئی صدر عمرؓ جیسا آئے۔ رعایا سو رہی ہو صدر جاگ رہا ہو۔ رعایا آرام کرے، صدر پہرہ دے۔ کسی کے گھر وضع حمل کی تکلیف ہو تو صدر کی بیوی دائی بن جائے۔ صدر کو تلاش کرو تو مسجد میں چٹائی پر سو رہا ہو، صدر بیت المال کے اونٹ چرا رہا ہو، صدر ڈاک لے کر مجاہدین کے گھر گھر جا کر ڈاک سنا رہا ہو، ان کی بیویوں سے پیسے لے کر بازار سے سودا لے کر گھر پہنچا رہا ہو۔ ایسا صدر ہو، رات کو مصلے پر قرآن پڑھ رہا ہوں۔ رات کو کہیں سے گزرے تو ایک گھر سے آواز آئے کہ دودھ میں پانی ملاؤ، ہمارے حلق میں ملاوٹ حرام ہے۔ کلمہ میں ملاوٹ جائز ہے؟ (نہیں) اذان میں؟ (نہیں) قرآن میں؟ (نہیں) عقیدے میں؟ (نہیں) دودھ میں؟ (نہیں) میرے عزیزو! دین میں ملاوٹ زیادہ حرام ہے۔ اس ملاوٹ میں جان کا خطرہ ہے، اس میں ایمان کا خطرہ ہے۔

ملاوٹ حرام ہے۔ میری حکومت ملاوٹ کو بند کرو۔ ارباب اختیار ملاوٹ کو بند کرو، ملاوٹی کلمہ بند کرو۔ ملاوٹی درود بند کرو۔ ملاوٹی اذان بند کرو، ملاوٹی عقیدہ بند کرو۔ یہاں ملاوٹی کوئی چیز نہیں چلے گی۔ یہاں کھری چیز چلے گی۔ آپ میری بات کو سمجھ رہے ہیں؟ (جی)

حضرت عمرؓ رات کو گشت کرتے تھے۔ آج کل تو ہم بھی گھر سے نہیں نکلتے۔ کوئی دروازے پر دستک دے تو پوچھتے ہیں کون ہو؟ کیوں آئے ہو، کیا نام ہے؟

غیرت مند عورت کو حضور ﷺ کی مبارک باد

ایک بات یاد آگئی۔ ذرا بتا تا جاؤں کہیں میں دنیا سے رخصت نہ ہو جاؤں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان عورت کو سمجھاؤ کہ اگر گھر میں اکیلی ہے' یہ حدیث گھروں میں جا کر سنا دینا۔ بڑے کام کی حدیث ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ کوئی مسلمان عورت' کلمہ خواں عورت' صاحب ایمان عورت' مصطفیٰ ؐ کو ماننے والی عورت اگر گھر میں اکیلی ہے کوئی غیر مرد آکر کنڈی کھٹکھٹائے تو اس کو جواب سختی سے دے' کون ہو؟ کیوں آئے ہو؟ میرا خاوند گھر نہیں ہے۔ بیٹھک نہیں کھلے گی۔ وہ آئے تو آنا۔ چلے جاؤ میرے دروازے میں نہ کھڑے ہو! حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اس بچی کو مبارک دو اس کی غیرت کو میں محمد ؐ مبارک دیتا ہوں۔

اور جو عورت پوچھے کون ہو' بیٹھک کھولوں' چائے پکا دوں؟ تشریف رکھیں گے؟ میں ابھی حاضر ہوتی ہوں' بس پھر حالات وہی ہوں گے جو ہوتے ہیں۔

بڑے کام کی بات کر رہا ہوں۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں جو عورت کہے کون ہو' چلے جاؤ میرے گھر کا مالک یہاں نہیں ہے۔ وہ آئے تو آنا' میں دروازے پر کسی کو نہیں بیٹھنے دوں گی۔ نبی فرماتے ہیں کہ اس عورت کی غیرت کو میں محمد مبارک باد دیتا ہوں۔

یہ بد اخلاق نہیں ہے۔ یہ غیرت مند ہے۔ میری تقریر سمجھ آ رہی ہے؟

(جی) ہماری تقریر اصلاحی ہے' فلاحی ہے' بھلائی ہے' سمجھ آئی ہے؟ (جی)

آج فاروق ؓ کا تذکرہ کر رہا ہوں۔ آج فاروق ؓ کی سیرت کی جھلک' فاروق کی سیرت کی چمک' قوم کو ایک سبق دینا چاہتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ جتنے بادشاہ ہیں' جتنی حکومتیں ہیں' امریکہ کی حکومت' چین کی حکومت' روس کی حکومت' یہ سب فاروق ؓ کی خوشہ چین ہیں۔ اصل عادل حاکم گزرا ہے تو وہ فاروق ؓ گزرا

ہے۔ فاروقؓ کے بعد اس دھرتی نے فاروقؓ جیسا خلیفہ نہیں دیکھا۔

جو عمرؓ کے نہیں وہ ہمارے بھی نہیں' جو صحابہؓ کے نہیں' وہ ہمارے نہیں۔ ہمارے وہی ہیں جو صحابہؓ کے غلام ہیں۔ ہمارے دونوں ہاتھ روشن ہیں۔ میں کانا نہیں ہوں' میری دونوں آنکھیں ہیں۔ میں صدیقؓ کی صداقت دیکھتا ہوں' حیدرؓ کی شجاعت دیکھتا ہوں۔ بتولؓ کی عفت دیکھتا ہوں' عائشہؓ کی عزت دیکھتا ہوں' میں عمرؓ کی عدالت دیکھتا ہوں' حسینؓ کی شہادت دیکھتا ہوں۔

میرے دونوں ہاتھ وابستہ ہیں۔ ہم اہل بیتؓ کے بھی غلام ہیں۔ صحابہؓ کے بھی غلام ہیں' میری کوئی تقریر' میرا کوئی وعظ' ہماری کوئی حدیث اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک یہ نہ پڑھیں اللھم صل علٰی محمد و علٰی آل محمد۔ طبیعت خوش حال رہے۔ ان کی محبت میں مالا مال اے۔ آپ کا خیال اے؟

اس دور کا سید

ہمارے نزدیک سید وہ نہیں جو نیت کا کھوٹا ہو' گاے کی طرح موٹا ہو' رنگ کالا ہو' اندر سے گندہ ہو' جو صحابہؓ کا دشمن ہے' وہ سید نہیں ہے۔ جو قرآن کا دشمن ہے' وہ سید نہیں ہے۔

اصلی سید

آل رسولﷺ اور قرآن کی یاری ہے۔ میں نے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو دیکھا جو آل رسولﷺ میں سے ہے۔ بخاری کے چاروں بیٹے حافظ' بیوی حافظ' والدہ حافظہ' والد حافظ' بچی حافظہ' خود بھی حافظ۔

میں نے عطاء اللہ شاہؒ کو دیکھا' سید بہادر ہوتا ہے۔ آج کوئی کہے میں آل رسول' عقیدہ بالکل فضول' یہ تو ہے نامعقول۔ سید کا عقیدہ صحیح ہوتا ہے۔

عطاء اللہ شاہؒ سید تھے یا نہیں؟ (تھے) حق کہتے تھے یا نہیں؟ (کہتے تھے)

اس میں نانے کے خون کا اثر تھا یا نہیں ہے؟ (تھا)

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ انگریز کے سامنے کھڑے ہو کر کہتے تھے' انگریز گولی مار! تیری گولی سینے سے گزر سکتی ہے' عشق محمدﷺ میرے دل سے نہیں نکل سکتا۔ (سبحان اللہ)

انگریز' فتنہ انگیز' بہت تیز' ن والقلم و ما یسطرون' الذین یبدلون الکوٹ و الپتلون۔ سنو انگریز بے وقوف! میرا ہاتھ کٹ سکتا ہے نبیﷺ کا دامن نہیں چھوڑ سکتا۔ آنکھ نکل سکتی ہے' محمدﷺ کو دیکھنے سے نہیں رک سکتی۔

شاہ جی کا قیمتی ملفوظ

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا ایک جملہ سنا دوں۔ فرمایا کرتے تھے کہ علیؓ میرا ابا ہے' فاطمہؓ میری اماں ہے مگر عائشہؓ کو میں بتولؓ سے بھی افضل مانتا ہوں۔ علیؓ میرا ابا ہے مگر عمرؓ کی شان زیادہ مانتا ہوں۔ (سبحان اللہ)

حضرت عائشہؓ اور حضور ﷺ کا سارا گھرانہ پاک

آج لوگ بی بی عائشہؓ پر تبرا کرتے ہیں۔ یہ کون ہیں بی بی پر تبرا کرنے والے۔ میں نے قرآن سے پوچھا کہ بی بی عائشہؓ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ عرش والے نے مدینے میں اتر کر کہا اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ فرمایا جو کچھ دنیا بکواس کر رہی ہے مدنی کریم! تیری عائشہؓ ان تمام بہتانوں سے پاک ہے۔

لوگ اعلان کر رہے ہیں کہ پنج تن پاک۔ ہم کہتے ہیں کہ پانچ کو بھی حضورﷺ نے پاک کیا۔ ہمارا اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ نبیﷺ کا سارا خاندان پاک ہے۔ نبیﷺ کا لباس بھی پاک ہے' پیغمبرﷺ کا بستر بھی پاک ہے۔ میرے پاس قرآن کی آیات ہیں' وقت نہیں پڑھوں' تو ساری رات گزر جائے۔

حضور ﷺ کے نعلین مبارک بھی پاک

فرمایا یٰاَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَہِّرْ پیغمبرؐ کے کپڑے بھی پاک ہیں۔ علماء موجود ہیں' پوچھ لیں۔

ایک دفعہ حضورؐ مدینے میں جا رہے تھے کہ جبرئیل جلدی سے اترے۔ حضرت حضرت' نعلین' نعلین۔ حضورؐ نے فرمایا کیا ہوا؟ کہا' حضرت! نعلین کو مدینے کی گلی سے تھوڑا سا گوبر لگ گیا ہے۔ اللہ نے بھیجا ہے کہ جا کر محمدؐ کے نعلین کو پاک کر آؤ۔ نبیؐ کے نعلین بھی پاک ہیں۔ پیغمبرؐ کے کپڑے بھی ہر وقت پاک ہیں۔

حضور ﷺ کے صحابہؓ بھی پاک

پیغمبرؐ جس محفل میں بیٹھے ہیں' وہاں دیوانے' پروانے' مستانے' تابعدار' جانثار' وفادار' قطار اندر قطار' پیغمبرؐ کے یار' طالب دیدار' محمدؐ کے حب دار' نبیؐ کے رضاکار سارے پاک ہیں۔

قرآن کہتا ہے فِیْہِ رِجَالٌ لوگوں نے مشہور کر دیا کہ پنجتنؓ پاک' نبیؐ کا سارا گھرانہ پاک ہے۔ سارے صحابہؓ پاک ہیں۔ فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَہَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ پیغمبر جو آپ کے پیچھے مسجد قبا میں نماز پڑھ رہے ہیں' یہ سارے پاک ہیں۔

اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ پاک مرد پاک عورتوں کے لیے' پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے۔ محمدؐ بھی پاک' محمدؐ کی ازواج بھی پاک۔ پیغمبرؐ کا بستر بھی پاک' نبی کا لباس بھی پاک' پیغمبرؐ کی محفل بھی پاک' قیامت تک نبیؐ کا روضہ بھی پاک ہے۔ کیا حضورؐ کے روضے میں صدر جا سکتا ہے؟ (نہیں) شاہ فہد؟ (نہیں) شاہ حسین جا سکتا ہے؟ (نہیں) نبیؐ کا روضہ بھی اوروں سے پاک ہے۔

دین پوری کے موتی

حضورؐ نے فرمایا ابوبکر و عمرؓ بین سران بین المستقین ادھر عیسیٰؑ ادھر خیرالانامؐ، درمیان میں جوڑی غلامؓ، فرماتا ہے خیرالامامؐ۔

نبیؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں اٹھوں گا۔ ادھر عیسیٰؑ ہوں گے، ادھر میں ہوں گا۔ درمیان میں میرے غلام ہوں گے۔ ادھر عیسیٰ روح اللہ، ادھر نبی اللہ، درمیان میں دو اہل اللہ (سبحان اللہ)

ادھر پیغمبرؑ، ادھر پیغمبرؐ، درمیان میں ابوبکرؓ و عمرؓ (سبحان اللہ)

حضورؐ کا روضہ بھی پاک، پیغمبرؐ کی ازواج بھی پاک، نبیؐ کا مدینہ بھی پاک۔

مدینے میں دجال جائے گا؟ (نہیں)

مجھے حدیث یاد ہے لا یدخل المدینۃ الدجال ولا الوباء ولا الطاعون ولا الزلازل ولا الفتن۔ نبیؐ نے فرمایا مدینے میں وبا نہیں آئے گی، زلزلہ نہیں آئے گا، خدا کا عذاب نہیں آئے گا۔ میرے مدینے میں قحط نہیں آئے گا، دجال کافر نہیں آئے گا۔ دابۃ الارض نہیں آئے گا۔ خدا میری وجہ سے میرے مدینے کو بھی پاک رکھے گا۔ (سبحان اللہ)

مدینے میں شرک نہیں ہے۔ قوالی شریف نہیں ہے، قل شریف نہیں ہوتے۔ گانا ترو روڑو.... نہیں ہے۔ یہ ہائے ہائے نہیں ہے، یہ مرثیے نہیں ہیں، یہ ملنگ نہیں ہے، کپڑوں میں کالا رنگ نہیں ہے۔ اتنی بھنگ نہیں ہے۔ صحابہؓ سے جنگ نہیں ہے۔ یہ ننگ دھڑنگ نہیں ہے۔ مدینے میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ سچ کہہ رہا ہوں یا غلط کہہ رہا ہوں؟ (سچ کہہ رہے ہو)

مدینے میں قبروں کو سجدے ہوں گے؟ (نہیں) میلے ہوں گے؟ (نہیں) طبلے ہوں گے؟ (نہیں) قبروں کا طواف؟ (نہیں)

قریب جا کر جیب صاف؟ (نہیں ہوگی)

موتی

مدینہ' مدینہ ہے' ٹھنڈا سینہ ہے' رحمت کا گنجینہ ہے' خدا کی رحمت کا خزینہ ہے۔ وہاں مرنا بھی جینا ہے۔ (سبحان اللہ) وہاں کچھ لوگوں نے ڈھنگ دکھائے' چار سو آدمیوں نے دم مست قلندر' سارے جیل کے اندر (سبحان اللہ)

مدینہ پاک رہے گا۔ حضورؐ کی دعائیں آج بھی پہرہ دے رہی ہیں۔ آج میں ہاتھ اونچا کر کے' گردن سیدھی کر کے ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں کہ میرا اور امام مدینہ کا عقیدہ ایک ہے۔ ہمارا اور امام حرم کا عقیدہ ایک ہے۔ (بے شک)

مدینے میں شرک؟ (نہیں ہے) مدینے میں بدعت؟ (نہیں ہے) مدینے میں منافق؟ (نہیں ہے) مدینے میں یہود و نصاریٰ؟ (نہیں ہیں) اخرجوا الیھود و النصاری من جزیرۃ العرب حضورؐ نے فرمایا میرے عرب کے جزیرہ سے یہود و نصاریٰ کو نکال دینا۔ یہاں صرف مسلمان آ سکتا ہے۔ یہودی کو قدم رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (بے شک)

اب تو سارے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں ہمیں مدینے سے بڑا پیار ہے۔ کوئی کہتا ہے (میرے آقا بلا لو مدینے مجھے.... یہاں جینے نہیں دیتے کمینے مجھے)

کبھی کہتے ہیں بلا لو' کبھی کہتے ہیں تو خود آ جا۔

آ گئے راج والے' مدینے کے تاج والے۔ یہ عقیدہ نہیں' یہ تماشا ہے۔

میرا مدینہ (پاک ہے) شرک سے؟ (پاک ہے) بدعات سے؟ (پاک ہے) رسومات سے؟ (پاک ہے) رواجات سے؟ (پاک ہے) لغویات سے؟ (پاک ہے) اغلوطات سے؟ (پاک ہے) خرافات سے؟ (پاک ہے) نقلیات سے؟ (پاک ہے) (الحمدللہ)

ہمارا تو ملک پاکستان ہے لیکن مدینہ خود پاک ہے۔ اللہ میرے ملک پاکستان کو بھی ہر برائی سے پاک کرے (آمین) میرے پاکستان کو خدا شرک و بدعات سے پاک کرے (آمین) رشوت سے پاک کرے (آمین) سود سے پاک کرے (آمین)

ظالم حاکموں سے پاک کرے (آمین) غلط رویے سے پاک کرے (آمین) ظلم سے پاک کرے (آمین) چوری ڈاکہ سے پاک کرے (آمین) ہمارا دل یہی چاہتا ہے کہ پاکستان بھی پاک ہو' پاکستان کے دشمن کے سر پر خاک ہو۔

یہ ہمارا اپنا ملک ہے۔ ہم نہ کوئی جاسوس ہیں نہ ایجنٹ آف روس ہیں۔ اللہ کے فضل سے ہم ملک کی حفاظت کرتے ہیں۔ (انشاء اللہ) ملک ہمارے بڑوں نے بنایا ہے' ہمیں اس سے پیار ہے۔

بات دور چلی گئی۔ حضورؐ کا مدینہ بھی پاک ہے' حضرت عمر فاروقؓ مدینے میں گشت کر رہے تھے۔ بات یاد ہے؟ (جی)

موتی

یہ فاروقؓ ہے کہ جس کے کارنامے خدا کی قسم ہفتہ پورا بیان کروں تو ختم نہیں ہو سکتے۔ (الحمدللہ)

میں ایک پیارا سا جملہ بولتا ہوں۔ آپ جھوم اٹھیں گے۔ فاروقؓ آیا تو قرآن سنتے ہوئے' فاروقؓ رخصت ہوا تو قرآن پڑھتے ہوئے۔ (سبحان اللہ)

حضرت عمرؓ آئے تو بہن سے قرآن سن کر' روانہ ہوئے تو قرآن پڑھ کر' مصلیٰ رسولؐ پر۔

شہید مدینہ فاروقؓ بھی ہے۔ شہید مدینہ عثمانؓ بھی ہے۔ ان دونوں کی شہادت مدینہ میں ہوئی ہے۔

میرا موضوع فاروقؓ و حسینؓ تھا۔ وقت کی قلت کے باعث اس پر زیادہ عرض نہیں کر سکا۔

فاروقؓ اور حسینؓ کا آپس میں پیار تھا۔ اللہ ہمیں بھی پیار عطا فرمائے۔ (آمین)

اقول قولی هذا واستغفر اللّٰہ العظیم

آمد حضرت عمر فاروقؓ

تمہیں یارو مبارک ہو عمر ابن خطاب آیا
خدا سے میں نے مانگا تھا دعاؤں کا جواب آیا
وہ آیا ہے تو آنے دو بچھا دو پلکیں راہوں پر
وہ پہلا سا نہیں لگتا کرو نہ شک نگاہوں پر
وہ آیا ہے نہ جانے دو خدا کا انتخاب آیا....
وہ کیسی چیز ہے جو تجھ کو میری محفل میں لائی ہے
اچانک آج تبدیلی بتاؤ کیسے آئی ہے
سنی میں نے بہن سے وہ جو لے کر تو کتاب آیا....
میرے اسلام لانے سے یہ چھپ کر کیوں عبادت ہو
پڑھیں گے آج کعبہ میں وہ روکے جس میں طاقت ہو
اڑا دوں گا میں سر اس کا' کفر کا جو نواب آیا....
خدا کے دین کے گلشن میں بن کر تو بہار آیا
کھلے اسلام کے غنچے' گلوں پر بھی نکھار آیا
فلک جھوما زمین جھومی میرے دین پر شباب آیا....
شجاعوں کا شجاع آیا' شجاعت نے سلامی دی
فحاشی پر زوال آیا' شرافت نے سلامی دی
جبر ٹوٹا' مٹی ظلمت' عدل کا آفتاب آیا....

عنوان

موت اور حقوق والدین

بمقام: جامع مسجد غلہ منڈی خانپور

بر موقع: انتقال پر ملال

والد محترم حضرت مولانا عبد الکریم ندیم صاحب مد ظلہ

بشکریہ حضرت ندیم صاحب مد ظلہ

موت اور حقوق والدین

الحمدللّٰہ وحدہٗ والصلٰوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ اما بعد

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
وَقَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا

و قال اللّٰہ تبارک و تعالی فی کلامہ القدیم۔ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّہَادَۃِ

و قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم رضا اللّٰہ فی رضا الوالدین۔ سخط اللّٰہ فی سخط الوالدین طاعہ اللّٰہ فی طاعۃ الوالدین۔ معصیۃ اللہ فی معصیۃ الوالدین۔ وسئل عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن حقوق الوالدین قال النبی ؐ صل امکؑ صل امکؑ صل امکؑ ثم اباکؑ۔

و قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الا ان

الجنة تحت اقدام الامهات۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت ومالک لابیک۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذکروا محاسن موتاکم وکفواعن مساویھم۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغتنم خمسًا قبل خمس۔ حیاتک قبل موتک' شبابک قبل ھرمک' صحتک قبل مرضک' فراغک قبل شغلک' غنائک قبل فقرک۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی امتی زمان لایبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القران الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی۔

و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المراۃ اذاصلت خمسھا و اطاعت بعلھا و صامت شھرھا واحصنت فرجھا فلتدخل من ای ابواب الجنۃ شاءت او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم خیرکم لاھلہٖ وانا خیرلاھلی۔

نعم متاع الرجل المراۃ الصالحۃ او کما

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

و قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعن اللّٰہ النائحۃ والمستمعۃ۔

و قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الصبر عند الصدمۃ الاولی و الصبر علی ثلثۃ اقسام الصبر علی البر والصبر عن الشر والصبر علی البلاء

و قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یداللّٰہ علی الجماعۃ من شذ شذ فی النار۔

و قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان من سعادۃ المرء ان یکون زوجتہ صالحۃ و ان یکون اولادہ باریۃ وان یکون خلطاءہ صالحین و ان یکون رزقہ فی بلدۃ او کما قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

صدق اللّٰہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم و نحن علی ذلک لمن الشاھدین و الشاکرین و الحمد للّٰہ رب العالمین۔

یامن بدنیاہ اشتغل قد غرہ طول الامل
اولم یزل فی غفلۃ حتی دنٰی منہ الاجل
والموت یاتی بغتۃ والقبر صندوق العمل
اصبر علی اھوالھا لا موت الا بالاجل

....

میں نے پوچھا جو زندگی کیا ہے
ہاتھ سے جام گر کے ٹوٹ گیا
زندگی ہے کشمکش موت ہے کامل سکوت
شہر میں ہے شور و غوغا مقبرہ خاموش ہے
کشمکش ہوتی رہی دن رات مرگ و زیست میں
انتہاء میں موت جیتی اور ہاری زندگی
پیام مرگ سے اے دل کیوں تیرا دم نکلتا ہے
مسافر روز جاتے ہیں یہ راستہ یوں ہی چل رہا ہے
عمل سے زندگی پر غافلوں کا فخر کرنا ہے
یہ جینا کوئی جینا ہے کہ جس کے ساتھ مرنا ہے
نہ پوچھو میری انتہاء موت ہے
میں وہ مجرم ہوں جس کی سزا موت ہے

لو كانت الدنيا تدوم لواحد
لكان رسول الله فيها مخلدا
اگر کس در جہاں پائندہ بودے
ابو القاسم محمد زندہ بودے صلی اللہ علیہ وسلم
اے دل دریں جہاں تو چرا بے خبری
روز و شب طالب سیم و زری
قسمت ازیں جہاں ترا یک کفن است
آں ہم بگمان است بری یا نہ بری

ما ان مدحت محمدا بمقالتی
ولکن مدحت مقالتی بمحمد

درود شریف پڑھ لیں۔

تمہید:

اهلیان خانپور' برادران مکرم' حاضرین محترم! مجھ سے پہلے دو خطیب عجیب و غریب بیان فرما چکے ہیں۔

مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی نے موت کے موضوع پر فکر آخرت پر ہمیں جگا دیا' سمجھا دیا' بہت کچھ پہنچا دیا' سب کو رلا دیا' قبرستان کا نقشہ دکھا دیا۔

میں کچھ والدین کے حقوق پر عرض کروں گا اور ساتھ ساتھ فکر آخرت بھی بیان کروں گا۔

پتہ نہیں کب تک طوطی بولتا ہے۔ موت ایسی چیز ہے جس کا خدا کے سوا کسی کو پتہ نہیں۔ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ

ابھی ہم اماں کے پیٹ میں ہوتے ہیں کہ خالق کائنات فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ واکتب رزقه وعمله وعمره ابھی ہم اماں کے پیٹ سے باہر نہیں آتے کہ ہماری قبر کا نقشہ پہلے بتا دیا جاتا ہے۔

امام مالک کا واقعہ

حضرت امام مالکؒ نے خواب میں آقا ﷺ کی زیارت کی تو پوچھا کہ میرے محبوبؐ میں سترہ برس سے مدینے میں ہوں۔ فرما دیجئے کہ میری موت کب آئے گی۔ پیغمبرؐ نے مسکرا کر آسمان کی طرف دیکھا اور ہاتھ کی پانچ انگلیاں اٹھا دیں۔

امام مالک حیران ہوئے کہ کیا ہے' پانچ مہینے ہیں' پانچ ہفتے ہیں یا پانچ دین ہیں۔ علامہ ابن سیرین جو خواب کی تعبیر کے وقت کے بہت بڑے امام تھے' ان کے پاس امام مالک" نے آدمی بھیجا کہ حضرت سے جاکر پوچھ کر آؤ کہ اس کی تعبیر کیا ہے۔ علامہ ابن سیرین خواب سن کر حیران ہو گئے۔

کہنے لگے یہ خواب کسی عام آدمی کا نہیں ہے بلکہ وقت کے امام اور کسی بڑے عالم کا خواب ہے۔ آدمی سے پوچھا ذرا بتاؤ یہ خواب کس نے دیکھا ہے۔ راز ظاہر ہوا کہ یہ خواب امام مالک نے دیکھا ہے۔ علامہ ابن سیرین نے کہا کہ آقا نے قرآن کی وہی آیت پڑھ دی خمس لا یعلمه الا اللّٰه یہ موت کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ایک ہے کہ جس کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں ہے۔

پانچ چیزیں جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں

۱۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ قیامت کب آئے گی' اس کا کس کو علم ہے؟ اللہ۔

۲۔ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ بارش کب آئے گی؟ کس کو علم ہے اللہ۔

۳۔ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ عورت کے رحم میں بچہ ہے' بچی ہے' کچا ہے' پکی ہے' سچا ہے' بچی ہے' ایک ہے دو ہیں' کالا ہے' بھورا ہے' پورا ہے؟ ادھورا ہے' تندرست ہے' سست ہے' چست ہے' یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو)

۴۔ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا کل کیا کرو گے' زندہ رہو گے' مردہ ہوں گے' درد گردہ ہو گا' بیٹھا ہو گا' کھڑا ہو گا' یہاں ہو گا' وہاں ہو گا' کہاں ہو گا' کل کیا ہونے والا ہے۔ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ)

لوگوں نے بلی کو عالم الغیب بنا دیا ہے۔ خدا نے فرمایا ہے کہ کل کا بھی کسی کو پتہ نہیں ہے۔ کل کیا ہو گا' یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو)

ہم کل اس وقت کہاں ہوں گے؟ اس وقت کیا کر رہے ہوں گے' کل ہم

زندہ رہیں گے؟ آگے ہے ثبوت۔

۵۔ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ موت تمہیں کہاں آئے گی' یہ علم کس کو ہے؟ (اللہ کو)

لوگ کہتے ہیں جانے یا علی' خدا کہتا ہے اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ لوگ کہتے ہیں کہ علی جانتا ہے۔ خدا کہتا ہے کہ جانتا وہی ہے' جو تمہارا خالق ہے۔ خالق کون ہے؟ (اللہ) ہم مخلوق ہیں۔

موت کی تیاری کرو

عزیزو! موت کی تیاری کرو۔ ہم سفر پر جاتے ہیں تو باقاعدہ ایک تھیلہ ہوتا ہے' بستر ا ہوتا ہے' کرایہ ہوتا ہے' انتظام ہوتا ہے' اہتمام ہوتا ہے' طعام ہوتا ہے۔ جب ہمیں باہر کام ہوتا ہے۔ ایک لمبا سفر ہے قبر سے لے کر حشر تک۔

صدیق اکبرؓ کے ایک جملے نے میرے سینے کو ہلا کر رکھ دیا۔

فرمایا من دخل القبر بلا زاد فکانما رکب البحر بلا سفینۃ پیغمبر کے رفیق ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ جس کے پاس کوئی عمل نہیں' نہ نماز' نہ روزہ اور کفن پہن کے جا رہا ہے' یوں سمجھے کہ دریا میں بغیر کشتی کے جا رہا ہے۔ اب غرق ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

موت کے وقت تین چیزیں

جب ہم دنیا سے رخصت ہوں گے تو تین چیزیں ہمارے ساتھ جانے کو تیار ہوں گی۔ دولت و مال' اہل و عیال' نیک اعمال۔

دولت اور مال گھر رہ جائے گا' اہل و عیال ہاتھوں سے مٹی ڈال کر دفن کر آئیں گے۔ یہ دونوں واپس آ جائیں گے۔ ایک اعمال قبر میں جنت کا بستر بن جائیں گے۔ اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

میرے امیرو! دولت مندو! لین لاڈو! سیٹھو! دکاندارو! تاجرو! جب تمہیں

دولت کا زیادہ نشہ چڑھے' تھوڑا سا چل کر قبرستان کو دیکھ لیا کرو۔ یہ میں نہیں کہہ رہا' گنبد خضریٰ کا مکین رحمۃ للعالمین فرما رہے ہیں۔ زوروا القبور' فانہ تذکر الموت لوگوں نے قبرستان میں بھی ناچنا' قوالی' تھرکنا' کبڈی' بنی پکڑنا وغیرہ شروع کر دی ہے۔ قبرستان کو بھی لوگوں نے میلہ بنا دیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کو قبرستان جاتے تھے

میرے نبی ہر جمعہ کو مسجد نبوی سے نکل کر جنت البقیع جایا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے آؤ صحابہ تم بھی چلو تاکہ اس شہر خاموشاں کو دیکھیں جو سوئے تو اٹھے نہیں۔ چپ ہیں تو بولتے نہیں۔ گئے تو آئے نہیں' گم ہوئے تو نظر آئے نہیں۔

عزیزو! یہ موت ہے۔ زور القبور فرماتے ہیں حضور' سن لو اہل نور' کر لو منظور' زور القبور' قبر کی زیارت کرو' سجدہ نہ' طواف نہ' طبلہ نہ' سرنگی نہ' وہاں ناچ نہ' خلاف نہ' زور القبور' آنکھوں سے دیکھو کہ وہ کتنا عظیم آدمی تھا جو تخت پر بیٹھتا تھا' مرنے کے بعد' جو تین کپڑے کروڑ پتی کو ملے' وہی فقیر کو ملے۔

قیامت میں بادشاہ اور فقیر ایک ہوں گے

جب قیامت کے دن اٹھیں گے' کوئی بادشاہ بن کر' تاج و تخت پہن کر نہیں اٹھے گا۔ اجڑا ہوا فقیر بن کر اٹھے گا۔ قبرستان کی زیارت کرو تاکہ تمہیں موت یاد آئے۔ موت کو یاد کرو۔ کبھی بادشاہ ایسے ہوتے تھے کہ علماء کو بلاتے تھے۔ کہتے تھے کہ ہمیں فکر آخرت کی بات سناؤ تاکہ شاہی کی فکر نہ رہے' آخرت کی فکر رہے۔

دین میں عورتوں کا بھی حصہ ہے

میں چار یاروں پر چار موتی دیتا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ میری مائیں'

بیٹیں بھی تعداد میں تشریف لائی ہیں۔ چونکہ عورتوں کا بھی دین میں حصہ ہے۔

حضور ؐ فرماتے ہیں کہ میں دو آدمیوں کا احسان نہیں اتار سکتا۔ مردوں میں صدیق ؓ کا اور عورتوں میں بی بی خدیجہ ؓ کا۔ (رضی اللہ عنہما)

اللہ نے مریم ؑ کا حیا قرآن میں بیان فرمایا۔ بی بی ہاجرہ کا چلنا اتنا پسند آیا کہ کسی حاجی کا حج مکمل نہیں ہو سکتا جب تک ہاجرہ کا نقشہ نہ دکھائے۔

عورتوں کا دین میں حصہ ہے۔ عورت نیک ہو تو یہ نبی کی ماں بھی بن جاتی ہے۔ میں جب آمنہ کو یاد کرتا ہوں تو محمد ؐ یاد آ جاتے ہیں۔ آمنہ' آمنہ ہے۔ آمنہ کو اس لیے آمنہ کہتے ہیں کہ وہ محمد ؐ کی امین ہیں اور امین اس کی گود میں ہے تو آمنہ' آمنہ بن گئی۔ حلیمہ نے حلم کیا' تو سعدیہ بن گئی۔ بڑی اونچی بات کہہ گیا ہوں۔ عورتوں کا بھی بہت بڑا مقام ہے۔ آج عورتوں کو دنیا ذلیل سمجھتی ہے اور پیغمبر نے فرمایا کہ جنت مردوں کے قدموں میں نہیں' جنت ماں کے قدموں میں ہے۔

چونکہ مولانا ندیم کے والد آج رخصت ہوئے' آج یہ جلسہ دعائیہ ہے۔ ہم مل کر دعا کرنے آئے ہیں کہ یااللہ ایک عاجز بندہ کفن پہن کر' سفید داڑھی سے آیا ہے۔ اس پر رحم و کرم کیجئے۔ اس کو قبر کے عذاب سے بچانا' اس کو اپنے عتاب سے بچانا (آمین) دعا کریں اللہ ان کی قبر کے حساب کو آسان فرمائے۔ (آمین)

پانچ منزلیں ہیں

پہلی منزل سکرات ہے۔ دوسری منزل قبر ہے' تیسری منزل حشر ہے' چوتھی منزل میزان ہے' پانچویں منزل پل صراط ہے۔ پھر گرفتار ہے یا پار ہے۔ اللہ پانچوں منزلوں کو آسان کر دے۔ (آمین) ایک ایک منزل کی تشریح کروں تو وقت چاہیے۔

قبر کے نقشہ سے سب کچھ چھوٹ جائے

حضورؐ فرماتے ہیں واللہ لو تعلمون مااعلم اگر تمہیں علم ہو جائے جو مجھے علم ہے' اگر میں محمدؐ قبراور حشر کانقشہ بتادوں تو لضحکتم قلیلا و لبکیتم کثیرا تمہارے چہرے پر مسکراہٹ نہ آئے گی' چیخیں آئیں گی۔ یہ حضور کے الفاظ ہیں۔

ولاتلذذتم بالنساء علی الفرشات نوجوانو! اگر قیامت کا منظر محمدؐ تمہیں بتادے تو تم اپنی بیویوں کے ساتھ پیار محبت بھی چھوڑ دو گے اور تم مردوں کو قبرستان میں دفن بھی نہ کرو گے۔ جنگل میں چیختے ہوئے روتے ہوئے نکل جاؤ گے۔ اللہ ہمیں فکر آخرت عطا فرمائے۔ (آمین)

فکر آخرت کا تھپڑ لگا تو دنیا بھول گئی۔

ابراہیم بن ادھمؒ کا واقعہ

ایک بادشاہ نے اپنی لونڈی سے کہا کہ بستر ا بچھاؤ۔ اس نے بستر بچھایا اور خود اس پر سو گئی۔ نیند میں کھو گئی۔ ابراہیم بن ادھم نے آکر دو چار چابک مارے اور کہا کتی! میرے بسترے پر سو گئی۔ لونڈی نے بادشاہ کی طرف دیکھا اور رونے لگی۔ پھر اوپر کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگی۔ بادشاہ نے پوچھا کہ رونے اور ہنسنے کا فلسفہ سمجھ میں نہیں آیا۔ کہنے لگی روئی اس لیے کہ چابک مارے۔ ظالم تو نے مار ڈالا۔ ہنسی اس لیے کہ قادر! میں اس بستر پر پانچ منٹ سوئی تو پانچ چابک لگے ہیں۔ جو شراب پی کر ساری رات سوتا رہتا ہے' خبر نہیں اس کو کتنے چابک لگیں گے۔ اللہ' اللہ اللہ! بادشاہ کی زبان سے آواز آئی۔ تاج کہیں' تخت کہیں' جوتی کہیں' سیدھا مسجد میں آیا رو کر کہا بادشاہ میں نہیں' بادشاہ یااللہ تو ہے۔ میں گداگر ہوں۔ منی کا قطرہ ہوں' میں عاجز محتاج ہوں۔

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ تو ہی ہے۔ مجھے اس لونڈی

نے سبق دے دیا۔ مولیٰ اب بستر پر شراب نہیں پیوں گا۔ اب چٹائیوں پہ بیٹھ کر تیرا قرآن پڑھوں گا اور تیری عبادت کروں گا۔ سمجھ آ گئی۔ دعا کرو اللہ ہمیں بھی سمجھ عطا فرمائے۔ ہم آپ کو سمجھانے آئے ہیں۔

ہر چیز میں اختلاف ہے

عزیزانِ مکرم! موت برحق ہے۔ ایک جملہ علماء کے لیے بھی کہہ دوں۔ ہر چیز میں اختلاف ہے۔ دہریے کہتے ہیں کہ خدا ہی نہیں ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ خدا تو ہے مگر ریٹائر ہے۔ کوئی کہتا ہے یا علی مشکل کشا' کوئی کہتا ہے یا بہاؤ الحق بیڑہ تک۔ کوئی کہتا ہے یا معین الدین چشتی میری پار لگا دے کشتی۔ پتہ نہیں کیا کیا کہتے رہتے ہیں۔

خدا ہے مگر بے چارہ ریٹائر ہے۔ نہ وہ مدد کر سکتا ہے' نہ وہ عالم الغیب ہے۔ کچھ لوگوں کا خدا ریٹائر ہو چکا ہے۔ کچھ کہتے ہیں کہ خدا ہے مگر ایک نہیں۔ ہر کنڈی جنڈی خدا ہے۔ خداؤں میں اختلاف' نبی میں اختلاف۔ قادیانی نبی' نہ مانا تو محمدؐ کو نہ مانا۔ مانا تو کانے کو مان لیا۔ جس کی ایک آنکھ بھی چیٹ۔ جس بدھو کو سلسل بول کی بیماری ہے' جو مڈل فیل ہے' جو ٹٹی خانہ میں مر گیا۔ کچھ اس کو نبی مانتے ہیں' ہم اس کو غبی مانتے ہیں۔ مانا کس کو تھا اور کس کو مان لیا نبی کے مقابلہ میں۔

ابوبکر میں اختلاف کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں۔ ابوبکر (العیاذ باللہ) منافق ہے۔ کہتے ہیں قرآن بکری کھا گئی۔ مدینہ دین سے خالی ہے۔ ہمارا امام شاندار ہے۔ مدینے کا امام کافر ہے۔ (نعوذ باللہ) تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ ہر چیز میں اختلاف ہے' ایک موت ہے جس میں اختلاف نہیں۔ موت برحق ہے۔

بادشاہوں کو موت' خدا کی قسم امیروں کو موت' فقیروں کو موت' جو بھی آیا ہے' اس کو موت۔

نہ آیا جو کہ باقی رہا
نہ ساغر رہا نہ ساقی رہا
نہ پوچھو میری انتہا وہ موت ہے
وہ مجرم ہوں جس کی سزا موت ہے ..

اللہ والے کا جواب

کسی نے ایک اللہ والے سے کہا کہ حضرت میرا ابا حادثے میں مر مر کے بچا ہے۔ حضرت مرتے مرتے بچ گیا۔ اللہ والے نے کہا کہ بچ بچ کے مرے گا۔ بچ بچ کے مرے گا۔

صدر کے پاس اتنی فوج کھڑی ہے (جنرل ضیاء کے پاس) عزرائیل ایسا آئے گا کہ فوج دیکھتی رہ جائے گی۔ اسی طرح میرے لیے عزرائیل آئے گا۔ موت برحق ہے۔

موت مکے یا مدینے آئے

دعا کرو اللہ خاتمہ بالخیر کرے۔ (آمین) موت مکہ میں آئے' موت مدینے میں آئے (آمین)

میرے خانپوریو! کبھی فاروق کی دعا پڑھ لیا کرو۔ اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک ہماری موت دکان پر' مرلے پر' ایک بوتل سیون اپ پر' چائے کے ایک کپ پر موت' چھوٹی چھوٹی باتوں پر موت' عورتوں پر موت' چکلے میں موت' زنا کرتے موت۔ یہ کتے کی موت ہے۔

آج مجھ سے ایک حدیث سن لو! تمہارے پیغمبر نے' دلبر نے' انبیاء کے افسر نے' محبوب رب اکبر نے' کائنات میں سب سے بہتر نے' پیغمبر نے' محبوب رب اکبر نے فرمایاﷺ ما تموتون تحشرون جس حالت میں موت آئی' اسی حالت میں حشر ہوگا۔ زنا میں موت آئی تو ننگے اٹھو گے۔ صحابہ کو گالیاں دیتے

موت آئی تو گالیاں دیتے اٹھو گے۔ چوری میں موت آئی تو چوری کا مال گردن پر ہو گا۔ مجرم بن کر اٹھو گے۔ شراب میں موت آئی تو شرابی بن کر اٹھو گے۔

کہروڑ پکا میں ایک آدمی عورتوں کو پاس ننگا سلاتا تھا۔ نہ جانے ان کے ساتھ کیا کیا کرتا تھا۔ اسی حالت میں اس کی موت آئی۔

ابو جہل کی جیسے کتے کی موت آئی' اسی طرح اٹھے گا۔ صدیق کی جیسے کلمہ پڑھتے ہوئے موت آئی' اسی طرح کلمہ پڑھتا ہوا اٹھے گا۔ تو عزیزو! علی ما تموتون تحشرون۔

شہادت کی موت سب سے اچھی موت

سب سے شاندار موت شہادت کی موت ہے۔ حضرت فاروق کی دعا پڑھ لیا کرو۔ سب یاد کر لو اللھم ارزقنا شہادۃً فی سبیلک و اجعل موتنا فی بلد حبیبک محمدٍ

یا اللہ بستر ے کی موت نہ دینا' بزدلوں والی موت نہ دینا۔ ہمیں بہادروں والی شہادت کی موت دینا۔

آج وہ مائیں بہنیں کہاں سے تلاش کریں۔ میرے نبی کے دور میں مائیں اپنے بچوں کو لوریاں دیتی تھیں۔ یا اللہ! میرے بچے کو جوانی دے' غازی و مجاہدوں والی' موت دے میدان شہادت والی۔

ایک صحابیہ کا واقعہ جس کے چاروں بیٹے شہید

ایک بی بی خنساء تھی۔ مصطفیٰ ؐ کی خادمہ تھی۔ اس کے چار بیٹے اجازت مانگتے ہیں۔ چاروں اپنی جان محمد ؐ کے فرمان پر قربان کر دیتے ہیں۔ نبی کے اسلام پر قربان ہوتے ہیں۔ ماں نے سب کو بوسہ دیا۔ سب کی پیشانی چومی اور سب کو تھپکی دی اور تلواریں دیں اور فرمایا میرے بیٹو! خدا کی قسم میں نے کبھی بغیر وضو کے اور بغیر قرآن کی تلاوت کے آپ کو دودھ نہیں پلایا اور بیٹو! جب سے میں

نے تمہارے ابا سے نکاح کیا ہے' اس کے سوا کسی کے بستر ے پر نہیں گئی۔ میں نے سر سے پاؤں تک اپنی عزت کی حفاظت کی ہے۔ بیٹا میرے بال سفید ہو چکے ہیں۔ خیال کرنا میرے بالوں کی لاج رکھنا۔ میری دعا ہے کہ خدا میرے چاروں بیٹوں کو میدان میں شہادت عطا فرمائے (آمین) اب تو لوگ شہداء کو روتے ہیں۔ یہ بزدل ہیں۔ اب تو کہتے ہیں ہائے حسین! اب تک یہ رو رہے ہیں۔ رونے والا ٹبر ہے۔ ہم روتے نہیں۔ ہم واہ حسین کہتے ہیں۔

شہداء کو ہم خراج عقیدت پیش کرتے ہیں

جنہوں نے نماز نہیں چھوڑی' تیمم خون سے کیا اور نماز تلواروں کے سائے میں پڑھی' سارا خاندان دے کر صبر کا دامن نہیں چھوڑا' طاقت سے ٹکر لی' روزے کی حالت میں رہے' آخر تک گھر کا پردہ سنبھالا' حسین تو نے نانے کے دین کو سینے سے لگایا۔ واہ حسین' واہ حسین (سبحان اللہ) ہم زندہ و جاوید کا ماتم نہیں کرتے۔ ہم ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں

اگر ہم ماتم کرنا ثواب سمجھتے تو اس دن کرتے جس دن سمیہؓ دو ٹکڑے ہوئی' جب عمارؓ ابن یاسر ٹکڑے ہوا۔ ماتم اس دن کرتے جب حمزہؓ کی لاش کے گیارہ ٹکڑے ہوئے۔ ہم صبر کرتے ہیں۔ بہترین موت شہادت کی موت ہے۔ آپ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ مجھے شہادت کی موت عطا فرمائے۔

حضرت دین پوریؒ پر حملہ

چار دفعہ مجھ پر حملہ ہوا ہے مگر بچ گیا ہوں۔ حیدر آباد میں حملہ ہوا' شجاع آباد میں سات آدمیوں نے حملہ کیا۔ چار مرتبہ حملہ ہوا ہے۔ کلوروالا میں حملہ ہوا۔ تین چار مرتبہ لوگ آئے مگر قدرتی بچ گیا۔

شاہ جی کی تمنائے شہادت

عطاء اللہ شاہ بخاری جب پھانسی کی کوٹھڑی میں تھے اس کے بعد لدھے رام کی کچہری میں گئے۔ اس نے شرمندہ ہو کر اپنے بیان واپس لیے تو بخاری جیل سے روتا ہوا واپس آیا۔ کسی نے پوچھا حضرت روتے کیوں ہو؟ فرمایا میں تو تیاری کر چکا تھا کہ میری موت شہادت کی آئے گی۔ میں پھانسی کے تختے پر رسے کو چوم لوں گا۔ فرمایا ادھر آنکھ بند ہوتی تھی' ادھر محمد ﷺ کی زیارت ہو جاتی تھی۔ (سبحان اللہ)

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا واقعہ

یہی حال حضرت خالد ابن ولیدؓ کا ہے۔ اس کے وجود پر اسی زخم تھے۔ تلواروں کے زخم۔ جب بستر پر رخصت ہونے لگے تو بے حد روئے۔ سارے صحابہ ملنے گئے۔ پوچھا خالد کیوں روتے ہو۔ کتنے بہادر ہو۔ کئی جنگوں میں تو نے جہاد کیا ہے۔ ۴۲ ملک تو نے فتح کیے۔ آج بزدلوں کی طرح رو کیوں رہے ہو؟ فرمایا موت کے خوف سے نہیں رو رہا۔ رو اس بات پر رہا ہوں کہ میری موت بستر پر آئی ہے' میدان میں نہیں آئی۔ میرے جھنڈے کے نیچے ہزاروں شہید ہوئے۔ ہائے خالد شہادت کی نعمت سے محروم جا رہا ہے۔

شہادت عجیب موت ہے۔ میرے پیغمبر نے بھی شہادت کی موت مانگی۔

ایک موت شہادت کی ہے۔ ایک موت مکہ کی ہے۔ ادھر پاؤں ہو طواف ہو' ہاتھ ہو' غلاف ہو۔ گناہ ہو' معاف ہو' دل ہو' صاف ہو۔ زبان پر ذکر اللہ ہو' دل میں اللہ اللہ ہو۔ عشق رسول اللہ ہو' سامنے بیت اللہ ہو اور زبان پر کلمہ لا الہ الا اللہ ہو۔

ایک موت مدینے کی ہے۔ لوگ مدینے کی موت کے لیے ترستے ہیں اور کچھ مدینے میں جا کر پکڑے جاتے ہیں یا وہاں سے نکالے جاتے ہیں۔ ایک کو اللہ

نے جنت سے نکالا (شیطان کو) یہ مدینے سے خود بخود نکل رہے ہیں۔ انہوں نے عجیب تماشا بنا رکھا ہے۔

نوٹ: نورانی اور رضا خانی زریت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ ان دنوں اس کو وہاں سے نکال دیا گیا تھا)

اللہ ان کو ہدایت بخشے۔ مدینے کی موت' سبحان اللہ!

مدینے میں دفن ہونے والا حضورؐ کا ہمسایہ

حضورؐ فرماتے ہیں جو مدینے میں رخصت ہوگیا' وہ میرا ہمسایہ بن گیا۔

من دفن فی مدینتی فھو من جاری

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جنت البقیع سے ستر ہزار آدمی اٹھیں گے' جن کا چہرہ چودھویں کے چاند سے زیادہ چمکے گا۔ خدا مصطفیٰؐ سے پوچھیں گے کہ محبوب مکرم یہ کون ہیں؟ ستر ہزار کی قطار۔ فرمائیں گے تابعدار' جانثار' جنہوں نے گھر بار کو' کاروبار' اہل و عیال کو' تن من' دھن کو چھوڑ کر' تعلق توڑ کر' مجھ سے تعلق جوڑ کر' مسجد میں نماز ادا کی اور کفن پہن کر میری جنت البقیع میں دفن ہوگئے تھے۔

خدا کی قسم حدیث میں ہے اللہ فرمائیں گے جنت ھٰؤلاء ما حساب علیہ محبوب جو تیرے سائے میں سو گئے' ان سے بھی حساب لوں؟ جاؤ کملی والے! آپ کی برکت سے میں نے ان ستر ہزار کو جنت کی ٹکٹ عطا کر دی ہے۔ (سبحان اللہ) اللہ ہمیں مدنے کی موت عطا فرمائے (آمین)

امام مالک کی پسندیدہ چیزیں

یہی بات امام مالکؒ کہتے تھے۔ المجاورة بروضة رسول اللّٰہ و المدارسة بحدیث رسول اللّٰہ والدفن فی بلدة رسول

اللّٰہ (سبحان اللہ)

آپ میرے لیے' میں آپ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں اچھی موت نصیب فرمائے۔ دعا بڑی چیز ہے۔

جہاں خدا کہتا ہے' دعا کرو' وہاں قبروں پر چلے جاتے ہو۔ جہاں حکم ہو کہ نہ کرو' وہاں کرتے ہو۔ اگر کوئی نہ کرے تو کہتے ہیں:

مر گئے مردود' فاتحہ نہ درود

پورے پاکستان میں موجود

یہ عجیب و غریب باتیں بنائی ہوئی ہیں۔ جنازہ میں گڑ بڑ کرتے ہیں۔ ایک پہلے مر گیا' دوسرے مسائل پر مرنے کو تیار ہیں۔ جہاں خدا کہتا ہے مجھ سے مانگو' وہاں کہتے ہیں لے ککڑ' تے دے پتر۔ واہ پتر۔

جہاں اللہ سے مانگنا ہے' وہاں ککڑ لے کر کھڑے ہیں اور جہاں نہیں مانگنا وہاں تماشا کرتے ہیں۔ جنازوں پر جھگڑا کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں ہر وقت دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ماں باپ کا حق

میں اپنی ماؤں بہنوں سے کچھ باتیں کرتا ہوں۔ ماں باپ کا بڑا ادب ہے۔ اللہ کے حقوق کے بعد ماں باپ کا حق ہے۔ پھر باپ سے ماں کا حق زیادہ ہے۔

چونکہ مولانا ندیم کے والد محترم چلے گئے' میں تو دونوں نعمتیں دے چکا ہوں۔ اتنی عمر ہو جانے کے باوجود اپنے آپ کو یتیم تصور کرتا ہوں۔ باپ عجیب رشتہ ہوتا ہے۔ باپ کے جانے سے بیٹا یتیم ہو جاتا ہے' خاوند کے جانے سے بیوی بیوہ ہو جاتی ہے۔

بے داہ جس کا کوئی داہ نہیں۔ یہ موت کر دیتی ہے۔

عزیزو! موت کو یاد کرو۔ دولتمندو آخرت کی تیاری کرو۔ تمہارے ساتھ یہ دولت' یہ مکان' یہ دکان' یہ سامان نہیں جائے گا۔ خدا کی قسم تمہارے ساتھ قرآن ہوگا' نبی کا فرمان ہوگا' ایمان ہوگا' محمد کا شان ہوگا۔ اللہ یہی نعمتیں ہم سب کو عطا فرمائے۔ (آمین)

عورتوں کو خطاب

حاضرین کرام! میں کیا سمجھاؤں' میں اتنا عرض کرتا ہوں' کیونکہ میری مائیں بہنیں بھی سن رہی ہیں' ان کو کچھ سمجھا رہا ہوں ان میں سے کچھ دل کی کمزور ہوتی ہیں' اگر کسی کا بیٹا یا بھائی یا بہن فوت ہو جائے تو یہ بین کرتی ہیں' بال نوچتی ہیں۔

حضور انور ﷺ نے بتول بنت رسول کو اصول سمجھایا' قریب بلا کر فرمایا' بیٹی! جی بھر کے ابا کی زیارت کرلو' اسی بیماری میں تیرا ابا تجھ سے جدا ہو جائے گا۔

صحابہ کو بھی بتا دیا' مابقائی فیکم میرے یارو! جی بھر کر میری زیارت کرلو پتہ نہیں کب مجھے پیغام آجائے۔

حضرت معاذؓ کی حضورؐ سے جدائی

تھوڑا سا آپ کو تڑپا دوں۔

حضرت معاذؓ لما بعثه الى اليمن حضورؐ نے یمن میں ایک مبلغ کو بھیجا اور اس کے لیے آپؐ نے اونٹنی منگوائی' اونٹنی کو بٹھایا' معاذؓ کو اونٹنی پر چڑھایا خود رکاب کو تھاما' خود نکیل کو پیغمبر نے فٹ کروایا اور اونٹنی کھڑی ہو گئی۔ لکھا ہے کہ معاذؓ راکب ورسول الله اخذ بلجامه ' معاذ سوار اور مصطفیٰ کے ہاتھ میں اونٹنی کی مہار' چلتے چلتے آقا نے فرمایا معاذ! لبیک' فرمایا جی بھر کر اپنے محمدؐ کو دیکھ لو۔ میرے عاشق صادق جب تو یمن سے آئے گا منبر ہوگا زینت منبر نہیں ہوگا۔ معاذ مصلیٰ ہوگا زینت مصلیٰ

نہیں ہوگا' جب تو آئے گا لعلک ان تمر منبری وقبری منبر ملے گا زینت منبر نہیں ہوگا' میرا مزار ملے گا یار نہیں ملے گا۔ معاذؓ رونے لگے' بکی بکی من فراق برسول اللّٰہ سسکیاں بند گئیں فرمایا معاذا گھبراؤ نہ' ان اولی بی یوم القیامة المتقون این ماکانوا حیث ماکانوا معاذؓ چند دن کی جدائی میرے بعد متقی بن کر گزارنا' تمہیں جہاں بھی موت آئے گی محمدؐ تمہیں وفاداری کرتے ہوئے جنت میں ساتھ لے کر جائیں گا' اللہ ہمیں متقی بنائے (آمین)

جس سے محبت ہوگی اس کے ساتھ حشر ہوگا

میں ایک حدیث سنا کر آپ کا ایمان تازہ کردوں' المرء مع من احب جس سے پیار ہے اسی کے ساتھ جاؤ گے۔ کتے سے پیار ہے تو کتے کے ساتھ جاؤ گے' رنڈی سے پیار ہے تو رنڈی کے ساتھ جاؤ گے' شراب سے پیار ہے تو شرابیوں کے ساتھ جاؤ گے' ٹی وی سے پیار ہے تو ٹی وی کے ساتھ جاؤ گے' عزیزان مکرم! تیتر بٹیر سے پیار ہے تو ان کے ساتھ' تاج سے پیار ہے تو تاج کے ساتھ جاؤ گے' اولیاء اللہ سے پیار ہے تو اولیاء اللہ کے ساتھ جاؤ گے' پیغمبر سے پیار ہے تو محمدؐ کے دامن کے ساتھ ہو گے۔ (سبحان اللہ)

ایک صحابی نے کہا حضرت آپ تو مقام محمود اعلیٰ علیین میں ہونگے آپ کے سوا مجھے جنت میں کوئی مزہ نہیں آئے گا' پیغمبر نے دلبر نے' سرور نے' مسکرا کر کہا المرء مع من احب میرا یارا گھبرا نہ' اگر محمدؐ سے تمہیں پیار ہے تو جنت میں بھی میرے ساتھ جاؤ گے' (سبحانہ اللہ)

موت کسی کے مقام کو نہیں دیکھتی

میرے عزیزو! موت یہ نہیں دیکھتی کہ یہ نوجوان ہے' موت جوانوں کی بھی گردن مروڑ دیتی ہے موت یہ نہیں دیکھتی کہ بادشاہ ہے' گورنر ہے' صدر

ہے' آئی جی ہے' ڈی آئی جی ہے' یہ سپرنٹنڈنٹ ہے' یہ پیر ہے۔ جب موت آتی ہے تو گھر کے گھر اجاڑ دیتی ہے' بستر خالی کر دیتی ہے۔

موت یہ نہیں دیکھی کہ یہ بچہ ہے۔ ابھی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ ابھی وہ ننھا سا منہ کھولتا ہے' روتا ہے' کوئی مجھے سینے سے لگائے' کوئی مجھے دودھ پلائے' کوئی مجھے ہاتھوں پے اٹھائے' دودھ پینے والا رو رہا ہے' پلانے والی کفن پہن کر جا رہی ہے۔ عزرائیل کہتے ہے اس بچے پر مجھے بھی ترس آتا ہے' جب اس بچے کی چیخ نکلتی ہے' اور سینے سے لگانے والا کوئی نہیں ہوتا' موت یوں بھی آتی ہے کہ دودھ بہہ رہا ہوتا ہے' بچہ اماں نے نو مہینے پیٹ میں رکھا' سارا محلہ آ گیا کہ بچہ آیا ہے' اچھا آیا' سچا آیا' حسین ہے' دلنشین ہے' ماہ جبین ہے' نازنین ہے' بہترین ہے' جمال ہے' لال ہے' لوگ مبارک دے رہے ہوتے ہیں اور دودھ پینے والا ننھا سا بچہ' ایک چسکی بھری اور دودھ بہہ رہا ہے اور پینے والا کفن پہن کر جا رہا ہوتا ہے' موت برحق ہے۔ موت پیغمبر کا گھر نہیں چھوڑتی۔ اگر بتاؤں تو آپ کانپ جائیں گے۔

ابھی مدنی اماں کے پیٹ میں ہے۔ ابا نہیں۔ سن رہے ہو علمی بات کر رہا ہوں۔ لوگوں کو مولویوں نے لڑا دیا اللہ ان کو ہدایت دے (آمین)

خانپور کی فضا اچھی تھی دعا کرو پھر بھی خدا اچھی رکھے (آمین)

حضرت درخواستی ؒ نے نصف صدی یہاں کام کیا ہے دعا کرو اللہ ہمیں حق کہنے اور سب کو حق پر چلنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

عزیزان محترم! موت پیغمبر کے گھر تک پہنچ جاتی ہے۔ کبھی ستر جنازے بیر معونہ سے اٹھے' کبھی غزوہ احد سے ستر جنازے اٹھے۔

حضور ؐ نے ستر دفعہ اپنے چچا حمزہ کا جنازہ پڑھا۔

حضرت خدیجہؓ کی جدائی کا حضورؐ کو غم

جب حضرت خدیجہؓ کا میرے نبی کے گھر سے جنازہ اٹھا تو آقا نے فرمایا۔ عام الحزن فاطمہؓ کی اماں جا رہی ہے۔ یہ محمد کے لیے غم کا سال ہے۔

بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک عورت آئی اس کی آواز اماں خدیجہؓ سے ملتی تھی۔ آقاؐ نے فرمایا: صدیقہ! لبیک یا رسول اللّٰہ فرمایا یہ عورت کون ہے عرض کی حضرت یہ خدیجہؓ کی بہن ہے۔ آپ کی سالی ہے۔ فرمایا اس کو دودھ پلاؤ اس کو بٹھاؤ' اس سے خیریت پوچھو۔ حضرت آپ اس کا اتنا احترام کر رہے ہیں۔ فرمایا اس کی آواز سے مجھے خدیجہ کی یاد تازہ ہو گئی ہے۔ پیغمبر رو رہے ہیں۔

موت نے حضورؐ کے ابا اور اماں کو بھی نہ چھوڑا

حضور ﷺ اماں کی گود میں ہیں ابا چلا گیا۔ دو سال کے ہیں اماں چلی گئی۔ مجھے آج بھی آمنہ پاک کے وہ الفاظ یاد ہیں۔ جب محمد ﷺ کا چہرہ آمنہ نے دیکھا تو آسمان کی طرف منہ کر کے کہا' محمدا تو اتنا حسین بچہ ہے' کاش کہ تیرے حسن کو تیرا ابا عبداللہ بھی دیکھ لیتا۔

عورتیں آئیں کہنے لگیں آمنہ اتنا حسین دلنشین ماہ جبین بچہ اتنا پیارا' آنکھوں کا تارا' انعام تو دو' گردن جھکا کر کہا' آمنہ تمہیں انعام کیسے دے' خود بیوہ ہو چکی ہے۔ محمد یتیم ہو چکا ہے۔ کیا انعام دوں میں تو بیوہ ہو چکی ہوں' یہی بات عبدالمطلب نے آکر کہی۔

حضرت آمنہؓ کی موت

آپ کو ایک اور بات بتا دوں علماء بھی بیٹھے ہیں' اماں آمنہ کو ایک بار عبداللہ کی یاد نے ستایا' ابھی آمنہ بیس سال کی تھیں' عبداللہ بھی اکیس سال کا جوان تھا۔ آمنہ کہنے لگی اے پیارے محمد تجھے ابو کی قبر پر لے چلوں' تیرے ابا

نے وعدہ کیا تھا کہ اونٹ کے گردن کی گھنٹی بجے گی۔ آمنہ نکل کر استقبال کرنا' تیرا عبداللہ شام سے تحفے لے کر آئے گا' بڑے قافلے آئے' نہ گھنٹی بجی نہ عبداللہ آئے' موت کی گھنٹی پہلے بج چکی تھی' سینے میں درد سے کہہ رہا ہوں۔ محمد ﷺ کی انگلی پکڑی اور مدینے لے گئی عبداللہ کی قبر پر جا کر کہا' عبداللہ' عبداللہ وعدہ کیا تھا کہ آؤں گا' سال گزر گیا' دو سال گزر گئے تو آیا نہیں' رو رو کر میری آنکھیں سرخ ہو گئیں محمد ﷺ نے ادھر ادھر دیکھا کسی ابا کی شفقت نے سینہ سے نہ لگایا۔

عبداللہ! ذرا قبر سے نکل کر دیکھ محمد تجھے ملنے آیا ہے' اتنا کہا اور وہاں ہی حضرت آمنہ گریں اور بے ہوش ہو گئیں۔ اسی صدمہ پر موت آ گئی۔ پھر نہ بول سکی۔

پیارے عبداللہ! نکل کر دیکھو۔ تیرا بیٹا محمد حسین تجھے ملنے آیا۔ اتنا کہا اور فرط غم سے اتنی بھر گئی کہ وہیں بے ہوش ہو گئی۔ موت برحق ہے' اللہ ہمیں موت کی فکر عطا کرے۔ (آمین) اچھی موت آئے۔ (آمین)

دعا کیا کرو اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک یا اللہ اپنے راستے میں شہادت عطا کر' یہ جو موت ہے القاتل والمقتول کلاھما فی النار یہ زمین کے مرلے پر' دکان پر' نالی پر' سڑک پر' دیواروں پر لڑنا' یہ دیواریوں کیوں کی' کلہاڑیاں' تلواریں نکال لینا اس حالت میں قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہیں' یہ کوئی اچھی موت نہیں دعا کرو' موت فی سبیل اللہ ہو' شہادت کی موت ہو' قرآن پڑھتے ہوئے سجدہ میں موت ہو۔

میں تو کہتا ہوں بندہ خوش نصیب ہو' زندگی عجیب ہو' روضہ رسول کے قریب ہو' سامنے روضہ حبیب ہو' کلمہ نصیب ہو' یہ اچھی موت ہے۔

میں مولانا زکریاؒ کی زندگی بتاؤں تو آپ کی چیخیں نکل جائیں' بھائیو موت برحق ہے موت خاوند بیوی کو جدا کر دیتی ہے۔ بچوں کو باپ سے جدا کر دیتی ہے'

بچوں کو باپ سے جدا کر دیتی ہے' آباد گھر اجاڑ کر رکھ دیتی ہے۔

حضرت علیؓ کے چار جملے

حضرت علیؓ قبرستان سے گزرتے تو رو کر چار جملے فرماتے یا اهل القبور اموالکم قسمت دیار کم سکنت ونساء کم زوجت واولاد کم حرمت مختصر ترجمہ سنو۔ تھکا ہوا ہوں ساری رات آرام نہیں کیا۔ بہرحال چند موتی' چند تحفے چند علمے' چند مسائل' چند دلائل' چند فضائل' چند بینات' چند ہدایات' چند ارشادات سنا رہا ہوں' پہنچا رہا ہوں' جگا رہا ہوں' اللہ ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ خاتمہ بالخیر ہے تو خیر ہے۔ خاتمہ خیر نہیں تو خیر نہیں۔

عذاب قبر

ہم نے قبروں سے آگ کے نکلتے ہوئے شعلے دیکھے' ہم نے قبروں میں سانپ دیکھے' اللہ کی قسم' قبروں سے نکلتا ہوا دھواں دیکھا' قبر کا عذاب برحق ہے۔
میرے آقا نے انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر فرمایا کہ جس طرح میں محمد انگلیاں ڈال رہا ہوں اس طرح قبر کے عذاب سے پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جاتی ہیں۔
حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر مردہ قبر سے نکل کر قبر کا حال بتائے تو دنیا مردوں کو دفنانا چھوڑ دیں اللہ ہم سب کو قبر کے عذاب سے بچائے۔ (آمین)

بھائی مرنا ہے! موت کی تیاری کرو

حاضرین کرام بات لمبی ہو گئی کیا کیا بتاؤں کتنا رلاؤں' موت کا بڑا صدمہ ہوتا ہے۔ جدائی کا بڑا صدمہ ہوتا ہے۔
ابھی ایک دوست کان میں کہہ رہا تھا کہ بی بی بتولؓ کے جملے سنا دو' بی

بی بتول بنت رسول نے جب ابا جان کو سفید چادر میں تیرہ عائشہ میں دیکھا تو فرمایا
یا ابتاہ اجاب ربہ یا ابتاہ الی جنت الفردوس ماواہ یا
ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ موتی دے رہا ہوں' بی بی بتول نے بال
نہیں نوچے نبی نے فرمایا بیٹی میری جدائی کا صدمہ یا آئے کا منہ پہ تماچے نہ
مارنا' اللہ بھی ناراض محمد بھی ناراض ہو گا' بیٹی بال نہ نوچنا' بے خبری میں ہوش میں
یہ کام نہ کرنا' بیٹی کالے کپڑے نہ پہننا' بیٹی گریبان نہ پھاڑنا' بتول! میری جدائی
میں صبر کرنا' خدا بھی راضی مصطفیٰ بھی راضی (سبحان اللہ)

ماتم دین نہیں ہے

آج کل تو ماتم دین بن گیا ہے میں سمجھانے آیا ہوں۔ اللہ ہمیں اور ہماری
ماؤں بہنوں کو بی بی بتولؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

ہمارے ہاں کوئی بچہ فوت ہو جائے تو کہتے ہیں کہ مرنے کے قابل نہیں تھا'
آپ تو بے اولاد ہے ایک عورت کہہ رہی تھی "آپ تاں اوترا نکھترا اے میرا پتر
لے لیا سوانا ہونے آتے پھر پتہ چلے آ۔ (نعوذ باللہ)

اللہ ہماری عورتوں کو بھی بی بی خدیجہؓ کے نقش قدم پہ چلائے (آمین)
تربیت کی ضرورت ہے۔

میرے عزیزو! ایک عورت کہہ رہی تھی کہ کیا کروں میں ذرا مجبور ہوں ورنہ
دل چاہتا ہے کہ قبر میں سوراخ بنا کر دیکھتی رہوں۔ اس کو سوراخ تو دکھاؤ یہ خود
ہی ختم ہو جائے گی۔ کب دیکھ سکتی ہے۔ غلط باتیں نہ کیا کرو۔

بعض کہتی ہیں کہ میرا بیٹا مرنے کے قابل نہیں تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ خدا
کی قلم چھین لوں کہ اس نے موت لکھ دی' ذات کی کوڑھ کرلی اور شہتیر کو بچھا۔
میں آج عام تقریر کر رہا ہوں چونکہ دیہاتی بیٹھے ہیں۔ رل مل کر کہتی ہیں آنی'
فلانی کو رو آئیں۔ اتوں کپڑا سٹ لیا۔ رو' رو میں تے توں' نہ کوئی انجو' ناک

صاف کرتی رہتی ہیں' اللہ ان کو نیک فرمائے۔ (آمین)

بین کرنے والیوں کے لیے حضور ؐ کا ارشاد

میرے نبی ؐ نے فرمایا لعن اللّٰہ النائحات جو عورت بین کرے اور ساری بستی کو ملا کر رونے میں سر ملائے اس پر خدا کی لعنت ہے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میں نے عورتوں کے ایک گروہ کو دیکھا۔ گلے تک انسانی شکل تھی گردن کے اوپر کتیوں کی شکل تھی۔ بھونک رہی تھیں' اور ایک دوسرے کو نوچ رہی تھیں' میں نے پوچھا کہ یہ کون عورتیں ہیں' فرمایا یہ وہی عورتیں ہیں' جو بین کرتی تھیں۔ جو بین کر کر کے پوری بستی کو جمع کرتی تھیں' آج جنہم میں کتی کی شکل میں بدل گئی ہیں' (استغفراللہ) آپ کو دین سنا رہا ہوں' اللہ مجھے آپ کو صبر کی توفیق بخشے۔ (آمین)

دین پوریؒ کا صبر

میری ماؤں بہنو! میں نے بھی اٹھارہ سال کا بیٹا اپنے ہاتھوں سے دفن کیا ہے' اب تک مجھے یاد ہے وہ دورہ حدیث پڑھتا تھا۔ اب تک اس کے کپڑے دیکھتا ہوں مگر جب شریعت سامنے آتی ہے تو صرف آنسو بہہ جاتے ہیں زبان کچھ نہیں کہتی' (انشاء اللہ)

حضرت طلحہؓ کے بچے کا واقعہ

آؤ حضرت طلحہ کی بی بی سے سبق سیکھو' محمد ؐ کی صحابیہ تھیں' حضرت طلحہؓ ایک صحابی ہیں۔ سنو میرے بھائیو! بخاری کھول کر بیٹھا ہوں خدا کرے آپ کا بخار ٹھیک ہو جائے۔ بخاری میں ہے کہ حضرت طلحہؓ کا بیٹا بیمار تھا۔

بچہ بھی بڑھاپے میں ہوا' بچہ بھی ایک ہی۔ بچہ' بچا بھی ایک (باقی فوت ہو گئے) بچا بھی ایک' تقریر سمجھ آرہی ہے! (آ رہی ہے)

حضرت علیؓ کے دو جملے بڑے شاندار۔ جب حضرت علیؓ مرحب کے مقابلے میں نکلے تو مرحب نے کہا کہ بچہ ہے' علیؓ نے کہا کہ ذرا بچ کر جاؤ' اس نے کہا لڑکا ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ ذرا لڑ کر دیکھو۔ (سبحان اللہ) بھی اتنے بڑے کام جاتے ہیں۔

تو بچوں میں بچہ بچا بھی ایک' دعا کرو اللہ آپ کے بچوں کو بھی گناہوں سے بچائے (آمین) دعا کر رہا ہوں حضرت طلحہ شام میں تھے' سنو میرے بیٹو! سنو میری ماؤں! سنو میری بیٹیوں! حضرت طلحہ کو بیوی نے اطلاع بھیجی' جب بچہ بالکل بیمار' کمزور' لاغر ہو گیا' کھانا پینا بند کر دیا' حالات خراب ہوئے' تو بیوی نے اطلاع دی کہ طلحہ جو بچہ بڑھاپے میں ہوا' وہ بچہ سخت بیمار ہے' آپ کا انتظار ہے' تشریف لائیں' جس حالت میں بھی آپ ہیں آئیں' اگر علاج کریں یا کم از کم بچے کو سینے سے تو لگائیں۔

میں نے ایک حدیث پڑھی ہے' محدث بھی بیٹھے ہیں کہ جب چھوٹا خوبصورت بچہ ماں کی گود میں سے چلا جاتا ہے۔ عزرائیل اس کی روح لے جاتا ہے' تو اللہ فرماتے ہیں هل قبضت ثمرة فواد عبدى کیا میرے بندے کا جگر کاٹ کر' سینے کو چیر کر' ماں کی گود برباد کر کے آیا ہے؟ خدا عزرائیل سے کہتا ہے' پھر خدا عزرائیل سے پوچھتا ہے۔ ما قال العبد میرا بندہ کیا کہتا ہے۔ عزرائیل کہتا ہے حمدک واسترجع اللہ اس بندے نے تیرا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور اس تیرے بندے نے کہا' انا لله وانا اليه راجعون میرے محبوب نے جب کسی سے تعزیت کی تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ ان لله ما اخذ وله ما اعطى 'جس نے بچہ دیا اسی نے لے لیا۔ دینے والا بھی وہ اور لینے والا بھی وہی' اولاد دینے والا کون؟ (اللہ) لینے والا کون؟ (اللہ) هو يحيى ويميت زندگی موت کا مالک کون؟ (اللہ) حضرت طلحہ کو اطلاع ملی کہ بیٹا بیمار ہے' توجہ کیجئے بات مختصر کروں۔

حضرت طلحہ کو اطلاع ملی تو حیران ہو گئے' پریشان ہو گئے' گردان ہو گئے اور اسی وقت سواری پر بیٹھے نہ کھانا نہ پینا' نہ آرام نہ سکون' تین سو میل اونٹ دوڑایا۔

ہم تو دو میل پر جائیں تو تھک جاتے ہیں۔

تین سو میل اونٹ دوڑا کر مغرب کے وقت پہنچے' پتہ چلا کہ حضرت طلحہؓ آگئے ہیں' بیوی کو پتہ چلا بیوی سمجھدار تھی' اس نے کہا کہ تین سو میل سے آیا ہے' بھوک و پیاس' طبیعت اداس' حیران و پریشان' اب آتے ہی اس کو اطلاع دے دوں اور بچہ عصر کے وقت فوت ہو گیا تھا۔ موت کا شکار ہو گیا۔

بیوی نے سوچا کہ نہ رات کو آرام کرے گا نہ روٹی کھائے گا' ساری رات طلحہؓ روتا رہے گا' پریشان ہو گا۔

حضرت طلحہؓ اندر آئے۔ ما بال الولد بچے کا کیا حال ہے' بچے کا کیا حال ہے۔ بیوی نے کہا قد هدأ نفسه مولانا ذرا حدیث سنئے۔ فرمایا اس کے سانس کو آرام آگیا ہے۔ اس کی جان کو آرام آگیا ہے۔ عربی لفظ ہے۔

آپ سوچو' اس کو ایسا آرام آیا ہے کہ چپ ہو گیا ہے۔ وہ جو حرکت تھی' وہ جو بے تابی تھی ٹھیک ہو گیا۔ فرمایا ایسا سویا ہے کہ اب جاگے کا بھی نہیں۔ میں اس بیوی کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں' میں اس کی جوتی کے ذروں کو آنکھوں کا سرمہ بناؤں' یہ نہیں کہ چمٹ گئی' ہائے۔

مرنے کے بعد تم کہتے ہو کہ میرا بیٹا نمازی تھا جبکہ وہ نہیں تھا۔ کہتے ہو میرا بیٹا سخی تھا جبکہ اس نے کسی کو کبھی چائے کی پیالی تک نہیں پلائی تھی۔ فرشتے اس کو اس وجہ سے عذاب دیتے ہیں۔ مرنے کے بعد ایسی بے جا تعریف نہ کیا کرو۔

اور ایک ایسا آدمی ہے جس نے زندگی بھر نماز نہیں پڑھی اس کو کہہ دیتے ہو کہ بڑا بہادر تھا' بڑا نمازی تھا اس نے زندگی بھر کبھی مسجد کا منہ نہیں دیکھا۔ جب تم میت کے بارے میں جھوٹ کہتے ہو' تو خدا میت کو عذاب دیتا ہے۔ اللہ

ہمیں بچائے (آمین)

طلحہ کی بیوی نے کہا۔ قد ھدا نفسہ 'اس کی جان کو آرام آگیا ہے۔ پوچھا کہاں ہے۔ کہنے لگی وہ سو رہا ہے' اس نے سمجھا کہ کہتی ہے کہ شاید نیند آگئی ہے۔ غسل کیا بیوی نے کھانا پکایا' خاوند نے کھایا' دونوں میاں بیوی سو گئے' باتوں باتوں میں بیوی نے پوچھا طلحہ! جی میری پیاری بیوی' کہنے لگی ایک مسئلہ پوچھتی ہوں' آپ نبیؐ کے صحابی ہیں' بولو بتاؤ گے؟ کیوں نہیں' کہنے لگی میرے پاس بڑے عرصے کی ایک امانت تھی۔ اس نے دو سال سے ایک بہترین امانت مجھے دی' کل اس کا آرڈر آیا کہ میری امانت واپس کرو۔ میں نے کل عصر کو اس کی امانت اپنے مالک کے حوالے کر دی' طلحہؓ نے کہا کہ تم نے اچھا کہا۔ بیوی نے کہا میں نے مالک کی امانت اس کے حوالے کر دی ہے۔ طلحہ نے کہا بارک اللہ اللہ تجھے سلامت رکھے' تم نے امانت میں خیانت تو نہیں کی۔ کہنے لگی۔ نہیں' نہیں جیسے دی ویسے ہی واپس کر دی ہے' مسکرا کر کہا۔ طلحہ حیران ہوئے۔ ان کو خیال نہ آیا کہ کیا کہہ رہی ہے۔ صبح کو جب طلحہؓ نماز پڑھ کر آئے تو بیوی نے نہلا کر کفن دے کر بچے کو سامنے کر دیا' فرمایا طلحہؓ نہ چیخنا نہ چلانا' نہ ماتم' نہ رونا' رلت آپ نے کہا کہ امانت مالک کو واپس کرنا اچھا ہے' یہ بچہ امانت تھا' مالک خدا تھا میں نے مسکرا کر خدا کو واپس کر دی ہے۔ طلحہ کہنے لگے اجازت دیجئے میں بچے کو ساتھ لے جاتا ہوں اور یہ سارا معاملہ حضور ﷺ کو بتاتا ہوں کہ آپ کی خادمہ نے' آپ کی صحابیہ نے یہ کارنامہ کیا ہے' ابھی طلحہ جا رہے تھے کہ جبرئیل پہلے اتر آیا' اس نے آکر کہا محبوب! طلحہؓ اپنی بیوی کا کارنامہ لے کر آرہا ہے' میں خدا خوش ہو رہا ہوں تو بھی خوش ہو جانا۔ اس کی بیوی نے جو الفاظ کہے ہیں' خدا کا عرش بھی ان کی وجہ سے رحمت سے ماموور ہو گیا ہے۔

قدرت، معجزہ اور کرامت

یہ علم غیب نہیں، یہ اطلاع ہے۔ میں ایک جملہ کہدوں لوگ معجزے کو قدرت مان بیٹھتے ہیں۔ کرامت کو قدرت مان بیٹھتے ہیں، عزیزو! کرامت اور چیز ہے معجزہ اور چیز ہے۔ قدرت اور چیز ہے۔ معجزہ اور کرامت قدرت کے محتاج ہیں، قدرت کسی کی محتاج نہیں۔ (سبحان اللہ)

لوگوں کا علم تھوڑا، ان کو کہو ابھی جا کر پڑھیں، میں ان کا بھائی ہوں، آپ کا بھی بھائی ہوں۔ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں۔

حضورؐ نے فرمایا بارک اللّٰہ فیما فعلتما فی اللیل رات جو تمہاری گفتگو ہوئی، تیری بیوی نے جو صبر کا پارٹ ادا کیا خدا اس میں برکت دے۔ خدا بھی راضی، مصطفیٰ بھی راضی۔

فرمایا جاؤ طلحہ، خدا تمہیں ایک بیٹی دے گا، اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ اولاد دینا میرا کام ہے، اس مائی کو مبارکباد دو اس کے ایک بیٹی ہو گی، بیٹی بڑی ہو گی اس کی شادی کریں گے، اس کے سات بچے پیدا ہوں گے، ساتوں مجاہد اور حافظ الحدیث ہوں گے اور ساتوں کے ساتوں میدان میں شہید ہوں گے، یہ شہیدوں کے ماں باپ بنیں گے، خدا ان بچوں کو جنت کے ٹکٹ عطا کرے گا۔ اس صبر کی وجہ سے خدا نے تمہارے گھر کو آباد کر دیا ہے۔ کہدو (سبحان اللہ)

میں اپنی ماؤں بہنوں سے کہوں گا کہ بین کرنے سے بچیں۔

ہیر اور رانجھا

ایک عورت ہے جس کا نام ہے بی بی ام سلیم، آج تو نام پوچھو تو لیلیٰ، مجنوں، ہیر، رانجھا، سسی، پنوں، سیف الملوک، بڑی سلوک، صاحبہ، مرزا، مجھے تو یاد ہی نہیں اور بھی بہت سارے نام ہیں۔

کہتے ہیں کہ ہیر بڑی ولیہ تھی، رانجھا نبی کی مٹھیاں بھرتا تھا، نبی کو جبرئیل نہ

ملا، رانجھا ملا؟ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ، دعا کرو اللہ کسی کو رانجھا نہ بنائے، رانجھا بڑا عاشق تھا ہیر پر بانسری بجاتا تھا، یہ بانسری بجانا نبی کی سنت ہے؟ (نہیں) ہیر پر عاشق تھا اور باہر کھڑا رہتا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہیر ہو آپ کی لڑکی، رانجھا میں بن جاتا ہوں، اور باہر بانسری بجاؤں، آپ کہیں کہ مولانا یہاں کیوں آئے؟ میں کہوں آج رانجھا بن کر آیا ہوں ذرا ہیر کو باہر بھیج دو۔ پھر دیکھیں آپ مجھے چھوڑتے ہیں یا تھانے لے جاتے ہیں، یہ کسی کی سیالاں کی ہیر ہے، آپ نے رانجھے کو ولی بنا دیا، ہیر کو معشوقہ بنا دیا۔

جاہل لوگ کہتے ہیں کہ ہیر اتنی ولیہ تھی کہ آج بھی جھنگ میں جاکر دیکھو کہ اس کی قبر اوپر سے خالی ہے چھت نہیں ہے، بارش ہوتی ہے تو بارش کے قطرے نہیں گرتے، یہ ہیر ہے، میں کہتا ہوں جو اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر رانجھے کے پیچھے نکل جائے اس کتی پر رحمت کیسے برسے۔ (بے شک)

غیر محرم کو دیکھنے کی سزا

میں نبی کی شریعت سے پوچھتا ہوں کہ میں کسی کی بیٹی کو ہیر بنا کر دیکھ لوں، تو نبی کا فرمان ملتا ہے۔ لعن اللّٰہ الناظر والمنظور، جو کسی عورت کو شہوت سے دیکھے اور جو عورت اپنا چہرہ دکھائے ان دونوں پر خدا کی لعنت ہے۔

نبی ؐ نے فرمایا جو آنکھ غیر عورت کو شہوت سے دیکھتی ہے اس میں جہنم کی سلاخ ڈالی جائے گی۔

نبی نے فرمایا کہ یہ قیامت کے دن اندھا ہو گا، محمد ؐ اور خدا کے دیدار سے یہ محروم ہو جائے گا، میری تقریر سمجھ آرہی ہے؟ (آرہی ہے) اللہ کسی کو ہیر نہ بنائے۔ (آمین) کسی کو رانجھا نہ بنائے (آمین)

اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دینا بھی صدقہ

یا اللہ میرے پورے ملک کے ہر مرد کو اپنی عورت کے ساتھ محبت عطا کر،

اپنی بیوی کے ساتھ' نبی ؐ نے فرمایا کہ بیوی کے منہ میں لقمہ دینا بھی ثواب ہے' بیوی کو مسکرا کر دکھنا یہ بھی صدقہ ہے۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ کی حضرت عائشہ سے محبت

میری اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جہاں منہ لگا کر میں پانی پیتی تھی محمد ﷺ وہاں ہی لب رکھتے تھے۔

بی بی کہتی ہیں کہ جہاں سے میں روٹی اٹھاتی حضور ﷺ وہاں سے کھاتے۔

بی بی کہتی ہیں کہ میں سامنے سوئی رہتی تھی محمد ﷺ نماز پڑھتے' مجھے نہ جگاتے کہ کہیں میری عائشہ بے آرام نہ ہو جائے' (سبحان اللہ) برے عشق سے اللہ بچائے (آمین)۔ اپنی بیوی کے ساتھ عشق صدقہ ہے۔

بی بی خنساء کا جذبہ ایمانی

دو باتیں اپنی بہنوں کو سنا دوں' بی بی خنساء نے چار بیٹوں کو میدان میں بھیجا' چاروں شہید ہو گئے' میری طرف دیکھو' سنو میری ماؤں' بہنو! محمد ﷺ کی کلمہ خوان بی بیو! اس بوڑھی خنساء کو اطلاع ملی' جس کا خاوند بھی شہید تھا' اطلاع ملی کہ چاروں بیٹے میدان میں شہید ہو گئے ہیں' لڑکے جب لڑتے تو یہی کہتے تھے کہ خیال کرنا اماں کے دودھ کی لاج رکھنا' جب کفر پر حملہ کرتے تو یہی کہتے خیال کرنا کہیں اماں کی دعا کو رد نہ کر دینا' اماں اور خدا کے سامنے سرخ رو ہو کر جانا چاروں شہید ہو گئے۔

بی بی خنساء لاشوں پر گئی' لوگ دیکھنے لگے کہ خنساء' ماتم کرے گی کپڑے پھاڑے گی' بچوں کو دیکھ کر واویلا کرے گی' سنو! چاروں بیٹوں کو دیکھ کر کہا لوگو! تماشا دیکھنے آئے ہو؟ مجھے مبارک دو میں شہید بیٹوں کی ماں ہوں' مجھے ناز ہے' یہ تو میرے چار بیٹے ہیں اگر خدا مجھے چار اور دیتا تو اسی کے نام پر محمد ﷺ کی

غلامی میں قربان کر دیتی۔ (سبحان اللہ) یہ ہے اسلام۔

بی بی اسماءؓ کا صبر

بی بی اسماءؓ جس کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کو ظالم حجاج نے دمشق کے چوک میں پھانسی کے تختے پر لٹکایا اور کہا کہ لاش لٹکی رہے جب تک اسماءؓ نہ آئے' اسی سال بی بی اسماء ابوبکرؓ کی بیٹی کو اطلاع ملی کہ اسماء تیرا بیٹا چوک میں پھانسی کے تختے پر لٹکا ہوا ہے' لوگ دیکھنے آئے کہ اسماء کا ردعمل کیا ہے' ماں بیٹے کی لاش کو لٹکا ہوا دیکھ کر کہتی ہے' الحمدللہ

ماتم کرنے والو! کپڑے پھاڑنے والو سنو! الحمدللہ کہا' فرمایا لوگو مجھے مبارک دو میں نے جو گود میں دودھ پلاتے وقت لوری دی تھی' آج میری وہ دعا قبول ہو چکی ہے۔ خون بہہ رہا تھا' چہرہ رنگین تھا' اسماء نے کہا واہ عبداللہ آج تو ماں اور اللہ کے سامنے سرخ رو نظر آرہا ہے۔ (سبحان اللہ) یہ ماں ہے۔ میری ماؤں یہ سبق نوٹ کرو۔ اسماءؓ نے ایک جملہ اور کہا' فرمایا لوگو! تم تماشا دیکھنے آئے' میرا بیٹا عبداللہ تختہ دار پر نہیں کھڑا' یہ کتنا عظیم خطیب ہے کہ محمد ﷺ کے دین کا خطبہ دے رہا ہے (سبحان اللہ)

مجھے مبارک دو میں شہید بہادر بیٹے کی ماں ہوں۔ (سبحان اللہ)

اور بیٹا سرخ رو ہو کر جاؤ' انشاء اللہ میں آپ کو مصطفیٰ ﷺ کے سامنے پیش کروں گی کہ میں نے اپنا بیٹا بھی محمد ﷺ تیرے دین پر قربان کر دیا ہے' صحابہ کہتے ہیں کہ ہمارے آنسو نکل گئے' اسماء کے آنسو بھی نہیں نکلے' یہ ہے اسلام۔

دعا کرو اللہ میری ماؤں بہنوں کو دین کی خادمہ بنائے (آمین)

نمازی عورت جنت میں

المراۃ اذا صلت خمسھا' جو میری ماں' بہن' میری بیٹی' کوئی عورت' اندھی ہے' کانی ہے' لوہارن ہے' غریب سے غریب ہے جو پانچ وقت نماز

ادا کرے۔ دعا کرو خدا ہمارے گھر میں نماز عطا فرمائے (آمین)

اگر مرد نمازی ہے عورت بے نماز تو مرد جنت میں عورت جہنم میں' اگر بیوی نمازی ہے مرد بے نماز تو بیوی جنت میں مرد جہنم میں' یہ جوڑی جدا ہو جائے گی۔

میری بہنوں تمہاری آواز پر پابندی ہے' تمہارے بالوں پر پابندی ہے' میری بہنوں تم اذان نہیں دے سکتیں' میری بہنوں تم حج پر اکیلی نہیں جا سکتی' میری بہنوں تم خوشبو لگا کر باہر نہیں نکل سکتیں' نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے ابا رحمتہ اللعالمین نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگا کر بازار جاتی ہے اس کے ہر قدم پر خدا کی لعنت برستی ہے جو عورت عطر لگا کر باہر نکلتی ہے۔

اما امراۃ خرجت صوتھا جس عورت نے گھر میں کہا' او بیٹے یا گالی دی یا جھگڑا کیا' اور اس کی آواز گھر سے سڑک پر یا محلے تک نکل گئی تو اس گھر سے رحمت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ یہ دین ہے۔

جو عورت پانچ نمازیں پڑھے۔ اطاعت بعلھا خاوند کی تابعداری کرے' صامت شھرھا ماہ رمضان کے روزے رکھے' احسنت فرجھا جان دے دے اپنی عزت بچا لے۔ اب ذرا حدیث کا ترجمہ سنئے۔ فلتدخل من ای ابواب الجنۃ شاءت محبوب تیرے فرمان پر قربان' پیغمبر تیری زبان پر قربان' دلبر تیرے بیان پر قربان' اتنا والدین اپنی اولاد کو نہیں سکھا رہے جتنا نبوت نے امت کو سمجھا دیا ہے (سبحان اللہ)

جو عورت پانچ نمازیں پڑھے وہ کامیاب ہے۔ آج گھر جا کر نماز کی نیت تو پوچھو وہ بھی نہیں آتی یہ تو پتہ ہے کہ سونے کا بھاؤ یہ ہے۔ موتیوں کا بھاؤ یہ ہے' فلاں چیز کا بھاؤ یہ ہے' یہ پتہ ہے کہ کنگن ایسے ملتے ہیں' انگوٹھی ایسے ملتی ہے' نماز کا پوچھو تو "پڑھ لیں گے" جو عورت پانچ وقت نماز پڑھے خاوند کی تابعداری بھی شریعت کی حدود میں کرے۔

کن امور میں خاوند کی اطاعت نہیں

اگر خاوند کہے کہ پردہ نہ کر' خاوند کہے فلاں کے پاس چلی جا' خاوند کہے کہ ناچ کر' خاوند کہے کہ قبروں پر جاکر سجدہ کر' میں نے آقا سے پوچھا کہ میری بیوی قبرستان جانے کے لئے تیار ہے۔ نبیؐ نے فرمایا لعن اللّٰہ زوارات القبور جو عورت گھر سے نکل کر قبرستان جاتی ہے' سجدہ اور زیارت کے لئے اس عورت پر خدا کی لعنت ہے' نبوت اس کو قبرستان جانے سے روک رہی ہے۔ (سبحان اللہ)

اگر خاوند عورت کو کہے کہ باریک کپڑے پہن' لیڈی فیشن کر' سرخی لگا' پوڈر لگا' جس طرح آج بے غیرت بن جاتے ہیں' میں کہتا ہوں الغیرۃ من الایمان نبوت کا فرمان' سنو میرے مسلمان الغیرۃ من الایمان' لایدخل الجنۃ الدیوث بے غیرت کو جنت کی خوشبو بھی نہیں آئے گی۔

فرمایا انا اغیر ولد آدم واللّٰہ اغیر منی میں ساری کائنات سے غیرت مند ہوں میرا اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔ اللہ مجھے اور آپ کو غیرت عطا کرے (آمین)

دور نبوت کا ایک عجیب واقعہ

موت برحق ہے' ماں باپ کا بڑا حق ہے' ایک واقعہ جو آج تک میں نے نہیں سنایا' آج سے پندرہ سال قبل ایک تقریر کی تھی آج وہ بھی یاد آگئی وہ سن لو' اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ہمت بخشے۔ (آمین)

حضور ﷺ کا دور ہے قابل غور ہے' ایک بیٹا اپنے باپ کی خدمت میں آتا ہے' کہتا ہے کہ ابا جان' یہ کچھ گندم ہے' کچھ فروٹ' یہ کچھ اجناس ہیں' یہ کچھ چیزیں ہیں' یہ محفوظ رکھو' میں تجارت پر جا رہا ہوں یہ میری امانت رکھو'

آپ اپنا کما کر کھانا' میری امانت کو خرچ نہ کرنا' میں دو سال تک آجاؤں گا' آپ سے امانت لے لوں گا۔ باپ بیمار ہو گیا آمدنی ختم ہو گئی' کچھ پریشان ہو گیا' بیٹے کی جو اجناس تھیں اس کو کھانا شروع کر دیا۔ دو سال بھی گزر گئے' مال بھی ختم ہو گیا' بیٹا واپس آیا' آتے ہی بیٹے نے باپ سے کہا کہ ابا جان میں نے گندم کی بوری دی تھی۔ چاول دیئے تھے' کھجوریں دی تھیں' سامان رکھا تھا وہ کہاں ہے' اس نے کہا بیٹا اب تک تو میں نے تیری پرورش کی' اب میں بیمار ہو گیا' کمائی کرنے کے قابل نہیں رہا' کچھ حالات ایسے ہوئے میں نے تیری اجناس کھالی ہیں' بیٹا باپ سے جھگڑ پڑا' بگڑ گیا کہ تو نے میرے مال کو کیوں ضائع کیا' مجھے دو۔ باپ نے کہا جلدی نہ کرو' نبوت کا دربار کھلا ہے دعا کرو ہمارا ہر فیصلہ مصطفیٰ ﷺ کے حکم کے مطابق ہو۔ (آمین) ہم تو غلط فیصلے کرتے ہیں' حضور ﷺ نے ہر فیصلہ فرما دیا۔ (بے شک) فاروق ؓ کہتے ہیں کہ جو مصطفیٰ ﷺ کے فیصلے کا انکار کرے اس کے لئے میری تلوار حاضر ہے اور تلوار کا وار کر کے اس منافق کو جہنم واصل بھی کیا' جس نے مصطفیٰ ؐ کے فیصلے کا انکار کیا تھا' یہ فاروق کی عادت تھی۔ اللہ ہمیں ہر جھگڑے میں آقا کے فیصلے کو سینے سے لگانے کی توفیق بخشے (آمین) باپ نے کہا نہیں جھگڑو نہیں۔ تم تو تیز ہو گئے ہو۔ میرے احسان بھی بھول گئے ہو۔

ساری زندگی ماں باپ کی خدمت کرو تو بدلہ نہیں دے سکتے

مجھے ایک حدیث یاد آگئی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تمہیں بچپن میں اسہال تھے' تم بیمار تھے' بار بار اسہال آرہے تھے' قے آرہی تھی' کپڑے خراب ہو رہے تھے۔ نڈھال تھے۔ اماں کبھی تمہارا خراب کرتہ' کبھی خراب چادر' کبھی خراب بستر' کبھی خراب کپڑے بدل رہی تھی' میلے کچیلے کو سینے سے لگا کر چوم رہی تھی اور آپ کے اسہال کو دھو رہی تھی۔

آقا نے فرمایا! پاگل اگر زندگی بھر اماں کے اس احسان کا بدلہ دینا چاہے تو

ساری زندگی ماں کی خدمت کر کے بھی اس احسان کا بدلہ نہیں دے سکتا۔

آج کہتے ہیں کتی بھونک نہ' بوڑھی مرتی نہیں' یہ ماں سے سلوک ہو رہا ہے۔

حضور فرماتے ہیں اطاع الرجل امراتہ وعق امہ اس امت کے بدبخت پر ایک وقت آئے گا کہ بیوی کو خوش کرے گا' ماں کے منہ پر جوتے مارے گا۔

ماں باپ والو! ماں باپ کی خدمت کرو

سن لو ماں باپ والو! اب بوڑھا کھانسی کرتا ہے' ساری رات نیند خراب کرتا ہے' بلغم ڈالتا ہے مرتا ہی نہیں۔ باپ کہتا ہے بیٹا پانی تو پلاؤ' بیٹا چارپائی سائے پر رکھو۔ ایک شخص نے عجیب بات کہی مولانا عبدالکریم لکھو۔ ایک باپ دس بیٹوں کی خدمت کر سکتا ہے دس بیٹے ایک باپ کی خدمت نہیں کر سکتے۔ (بے شک)

دعا کرو اللہ ہمیں ماں باپ کی قدر دانی نصیب فرمائے (آمین)

میرے ماں باپ مجھ سے راضی تھے

الحمدللہ مجھ سے میرا والد خوش گیا' میری اماں کا جنازہ میرے گھر سے نکلا' میں اس وقت سمندری تھا سمندری تقریر کر کے اترا تو وہیں کال آگئی کہ دین پوری! تو یتیم ہو گیا ہے' تیری دعا کرنے والی ماں چلی گئی' وہیں سے کار دوڑائی۔ حضرت درخواستی جنازے کے لئے ہاتھ اٹھا رہے تھے کہ میں پہلی صف میں پہنچ چکا تھا۔ ساری رات سویا نہیں۔ زخم تھا خون بہہ رہا تھا۔ یہ اپنی تعریف نہیں کر رہا بتا رہا ہوں کہ ہم نے اپنی اماں کے قدموں میں جنت دیکھی ہے۔

جب میں گھر جاتا تھا تو ماں پوچھتی تھی کہ بیٹا کیا حال ہے۔ میں گھر سے جانے لگتا تو کہتی کہ نہ جاؤ بیٹا گھر میں رہو۔ اللہ یہیں رزق دے گا۔ یہیں رہو۔

بیٹا میں خوش ہوتی ہوں جب تو گھر میں ہوتا ہے۔

اب مولانا عبدالکریم سے کون پوچھے گا کہ کہاں جا رہے ہو' اب کون پوچھے گا کہ بیٹا کب آؤ گے' عبدالکریم تو یتیم ہو گیا۔ تیرے لئے دعائیں کرنے والا باپ چلا گیا ہے۔ اللہ اس کی قبر پر رحمت برسائے (آمین)

دل کانپ رہا ہے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے' اللہ ہمیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

اللہ کے بعد ماں باپ کا حق

وَقَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اللہ نے اپنے حقوق و عبادت کے بعد ماں باپ کا حق بتایا ہے کہ میرے حقوق کے بعد ماں باپ کا حق ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ جس سے ماں باپ راضی ہیں اس سے خدا بھی راضی ہے۔ جس سے ماں باپ ناراض ہیں اس سے اللہ بھی ناراض ہے۔

حدیث سن لو! سخط اللّٰہ فی سخط الوالدین۔ رضی اللّٰہ فی رضی الوالدین۔ طاعۃ اللّٰہ فی طاعۃ الوالدین۔

جو ماں باپ کا تابعدار ہے' خدا کا تابعدار ہے۔ جو ماں باپ کا غدار ہے اللہ رسول کا غدار ہے سن رہے ہو؟

وَاِنْ جَاھَدَاکَ عَلٰٓی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ اگر ماں باپ کہیں شرک کر' قبروں کو سجدہ کر' نعرہ حیدری لگا' ماتم کر' صحابہ پر تبرا کر' فَلَا تُطِعْھُمَا پھر ماں باپ کو چھوڑ دے اللہ و رسول کو نہ چھوڑنا۔

ایمان تازہ کرنے والا ماں کی قدر کا واقعہ

مولانا عبیداللہ سندھی جن سے میں نے گلستان پڑھی ان کا نام بوٹا سنگھ تھا۔

سکھ تھے' گوجرانوالہ کے علاقے کے تھے۔ مسلمان ہوئے' پھر چونڈی' پھر دین پور آئے' اپنی بچی کی شادی کی' حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کے عقد میں وہی اور ماں آتی مجلس میں بیٹھے ہوتے' فاضل دیو بند تھے' علامہ تھے' ماں آکر سر سے ٹوپی اتارتی اور جوتا اتار کر مارتی' اور کہتی بوٹا سنگھ' بوٹا سنگھ' مسلہ ہو گیا مسلہ ہو گیا جوتا ماں کے ہاتھ سے گر جاتا' عبیداللہ جوتا اٹھا کر ماں کے ہاتھ میں دے دیتا' لوگ کانپ جاتے کہتے حضرت یہ عورت کون ہے؟ فرماتے یہ وہی ہے جس کے قدموں میں محمد ﷺ نے جنت بتائی ہے' اس کو کچھ نہ کہو۔ بوٹیا' بوٹیا' پھر مولانا کو پکڑتی' گھسیٹتی' مولانا فرماتے اگر میں اس کو کچھ کہوں تو پھر مجھے جہنم کے جوتے ملیں گے' فرماتے سکھ مذہب والی ہے' کچھ ہے بھائی میں اف نہیں کروں گا' مجھے محمد ﷺ کی تعلیم نے بتایا ہے کہ ماں کی قدر بڑی ہے (سبحان اللہ) کتنی کے جوتے کھاتے اور پھر صبر کرتے۔

درود شریف پڑھیں' عبدالشکور کو کہنے کی ضرورت نہ پڑے' جتنا مجمع موجود ہو' رحمت مقصود ہو' زبان ہو' پیغمبر پر درود ہو' (سبحان اللہ)

میں تو دین پور کی مٹی ہوں جہاں تین ہزار دفعہ روزانہ صبح کی نماز کے بعد مصطفیٰ پر درود کی ڈاک پہنچتی ہے۔

ہم درود گاتے نہیں' ہمیں درود گانا نہیں آتا' درود پڑھ کر ثواب کمانا آتا ہے (انشاء اللہ) کچھ لوگ صبح صبح درود گاتے ہیں' ہم گانے والے نہیں درود سنانے والے ہیں' (انشاء اللہ)

میں کھل کر بات کرتا ہوں۔

دور نبوت کا عجیب واقعہ

(پچھلے واقعہ کی طرف اشارہ) باپ نے بیٹے کی اجناس خرچ کر دیں۔ یاد ہے؟ آپ تو بیٹھے ہیں' بے ہوش' کچھ خاموش یا ہے کچھ جوش؟ جاگ رہے ہو یا

بھاگ رہے ہو' خانپوری نہ رہے نیت بری۔ خانپوری بات ہو پوری (انشاء اللہ)
اب بیٹا حضور ﷺ کے دربار میں گیا اور باپ نے دیکھا کہ بیٹا دربار نبوت میں جا رہا ہے' آقا مسجد نبوی میں ہیں' چاند ستاروں میں' راج دلاروں میں' محمد پیاروں میں' تابعداروں میں' جان نثاروں میں' وفاداروں میں' محبوب حب داروں میں' نبی اپنے پیاروں میں' (سبحان اللہ) بیٹا آیا۔ بات مختصر کر رہا ہوں' اس کو خطابت کی انداز میں لے جا رہا ہوں۔

محبوب! کیا بات ہے ذرا پریشان ہو؟ حضرت میں نے ابا کو کچھ گندم وغیرہ دیا تھا ۔ وہ اس نے خرچ کر دیا ہے۔ اب میں آیا ہوں گھر کا خرچ نہیں۔ ابا سے مانگتا ہوں تو ابا کے پاس کچھ بھی نہیں۔

جو فیصلہ حضور ؐ فرمادیں وہ مجھے قبول

ابا کہتا ہے کہ حضور ﷺ سے پوچھو جو مصطفیٰ فیصلہ کریں جو پیغمبر فیصلہ کرے وہ مجھے منظور ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ بیٹا مصطفیٰ کے پاس گیا' باپ خدا کے پاس گیا' مسجد میں سجدہ کر کے کہا۔ اے رازق! اے خالق! یہ زندگی دی تھی کہ بیٹے کا محتاج بنا دیا ہے۔ رو پڑا۔ آج بیٹا مجھ سے گندم مانگتا ہے' پیسے مانگتا ہے۔ یا اللہ خزانہ تیرے قبضہ میں ہے رازق تو ہے' مولیٰ کوئی ایسا فیصلہ کرا کہ میری دنیا بھی بن جائے اور آخرت بھی بن جائے' باپ سجدہ میں ادھر بیٹا نبوت کے سامنے استغاثہ کر رہا ہے۔

اللہ کا حکم لے کر جبرئیل آگئے

جبرئیل اترتا ہے۔ کہتا ہے کہ محبوب خیال کرنا یہ بعد میں آپ کے پاس پہنچا ہے بوڑھے باپ کے آنسو پہلے پہنچ چکے ہیں۔ آنسو عرش پر پہنچ گئے۔ عرش والے نے مجھے بھیجا ہے' کہ میرے محبوب کو کہو کہ فیصلہ ایسا کرنا کہ میرے بوڑھے سفید داڑھی والے کی دل شکنی نہ ہو (سبحان اللہ)

جب جبرئیل نے بات کی تو حضور ﷺ کے چہرے پر آثار آئے۔

حضورؐ وحی الٰہی کے بغیر فیصلہ نہیں فرماتے

مصطفیٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل
جبرئیل ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار
گفتہ اے او گفتہ اے اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى حضورؐ نے فرمایا جاؤ' باپ کو لے آؤ' باپ بوڑھا تھا' آنکھیں کمزور' اسی سال کی عمر' ہڈیوں کا ڈھانچہ' آنکھوں سے آنسو' اوپر کپڑا تر' اور بار بار کہتا یا اللہ۔ حضور کے دربار میں جارہا ہوں ذلیل نہ کرنا۔ فیصلہ کوئی اچھا ہو جائے۔

میری طرف دیکھنا۔ دور سے آقا نے دیکھا تو کھڑے ہو گئے' فرمایا بوڑھے! دومت' سفارش آچکی ہے۔ او میرے پیارے یار! تیرے آنسو عرش پر پہنچ چکے ہیں۔ تیری سفارش اللہ نے کی ہے۔ بس کر۔ آقا کھڑے ہو گئے' آگے جا کر اس کا ہاتھ پکڑا' اور فرمایا یہ بتا کہ بیٹا تو ادھر آیا تھا' تو کدھر گیا تھا۔

بوڑھے نے کہا کہ میں نے سوچا کہ کملی والا تو شفیق ہے' شاید فیصلہ بیٹے کے حق میں کردے نبوت کا فیصلہ آخری ہوتا ہے' میں نے کہا کہ چلو یہ دربار اس کا' وہ دربار میرا۔ یعنی اللہ کا دربار میں نے خدا سے کہا کہ بوڑھا تو نے بنایا ہے' ادھر معذور و مجبور' ادھر کردیا محتاج' میں نے اللہ سے کہا یا اللہ میرے پاس گندم وغیرہ کوئی چیز نہیں' کوئی ایسا فیصلہ کروا کہ اس بوڑھے کی پریشانی ختم ہو جائے۔

یہ جملہ لکھ لو' لکھ لو' لکھ لو' لکھ لو' حضور ﷺ نے اس کے بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور بیٹے کو یوں کہا' انت ومالک لابیک کہہ دو سبحان اللہ۔

پیغمبر تیری جوتی پر قربان' محمد تیری جوتی کے ذروں پر دین پوری کا خاندان

قربان' (سبحان اللہ) اب بوڑھے کو روتے دیکھا اوپر سے سفارش آئی' فرمایا۔ او بیٹا! پھر یہ استغاثہ لے کر نہ آنا تیرے آنے پر خدا کا عرش ہل گیا تو محمد ﷺ کے دربار میں پہنچا' وہ اللہ کے دربار میں پہنچا' اور خدا کا حکم آیا۔ انت ومالک لابیک تو تیرا مال اور تیری زندگی تیرے ابا کی ہے اور اب بھی جو کماؤ ابا کو دو' اگر ابا کو نہ دیا تو تیرا مال برباد' تیری عمر برباد' تیری زندگی کا یہی فیصلہ ہے کہ تو بھی باپ کی خدمت کر' مال بھی باپ کے قدموں میں خرچ کر' خدا کا فیصلہ یہی ہے' مصطفیٰ کا فیصلہ یہی ہے' کہدو سبحان اللہ۔

انت ومالک لابیک خدا کی قسم پندرہ سال کے بعد آج یہ حدیث یاد آئی ہے' واللہ۔ باوضو بیٹھا ہوں۔ پندرہ سال تک یہ بات یاد نہیں آئی۔ یہ پتہ نہیں کس کی مہربانی ہے کہ یہ بات یاد آگئی۔ سب کہدو انت ومالک لابیک بیٹا! اب اگر باپ سے مطالبہ کیا تو محمد تیری شفاعت نہیں کرے گا' جاؤ! تو اور تیری زندگی تیرے باپ کے لئے ہے۔ جو کماؤ اسی کے قدموں میں رکھو' خدمت اسی کی کرو۔ باپ راضی تو خدا راضی' باپ راضی مصطفیٰ راضی' جس سے باپ ناراض اس سے محمد ﷺ اور خدا ناراض ہیں یہ ہے اسلام۔

دعا کرو اللہ ان کے والد کی مغفرت کرے۔ ہماری بہنوں کو بھی خدا صبر دے۔ چند موتی میں نے دے دیئے ہیں۔

خیرپور ٹامیوالی میں سید شہید

خیرپور ٹامیوالی میں ایک سید کو رافضیوں نے دن دہاڑے ہتھوڑے مار مار کر' پاوے مار مار کر' تلواریں مار مار کر شہید کر دیا ہے' کل بھی کربلا میں سید شہید ہوا آج بھی سید کو شہید کر دیا ہے۔ غنڈوں نے مسجد کے اندر ایک عالم دین' حافظ' حاجی' سید کو شہید کر دیا۔ اکتالیس اور آدمی زخمی کر دیئے ہیں۔ اب

حکومت ان کی فیور میں ہے' نبوت ہماری فیور میں ہے (سبحان اللہ) شیعوں کو طاقت پے ناز ہے ہمیں محمد ﷺ کی نبوت پے ناز ہے۔

تم قانون سے فیصلہ کرو ورنہ ہم خون سے فیصلہ کریں گے

حکومت بدل جائے گی نبوت نہیں بدلے گی (بے شک) میں حکومت کو اتنا کہتا ہوں کہ قانون سے فیصلہ کرو ورنہ ہم خون سے فیصلہ کریں گے' بدلہ لے لیں گے۔ (انشاء اللہ) بازوؤں میں قوت ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ دین پوری ہے بلوچ' خود ذرا سوچ۔

ڈپٹی کمشنر' کمشنر صاحب' آپ حکومت کے وفادار ہیں ہم نبوت کے وفادار ہیں تمہیں طاقت پے ناز ہے ہمیں محمد کی صداقت پے ناز ہے۔

اگر یہ ہمارا ہائی کورٹ نہیں سنتا تو وہ تو سنتا ہے۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ' وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُوانْتِقَامٍ' خدا مظلوموں کے ساتھ ہے' اور ظالم پر لعنت۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اتفاق دے (آمین) مولانا عبدالکریم نے بہت مہربانی کی ہے۔ نانے نے جو امانت دی ہے مولانا اس کو سنبھال رہے ہیں۔

(نوٹ: مولانا عبدالکریم ندیم صاحب کے نانا مولانا غلام مصطفیٰ صاحب بہت بڑے عالم دین تھے' دین پور شریف قبرستان میں مدفون ہیں رحمتہ اللہ رحمتہ واسعہ)

مولانا عبدالکریم ندیم بہترین خطیب

بڑی خوشی ہے کہ اس کونے میں ایک بہترین خطیب' ادیب' عجیب تیار ہوا ہے' پورے ملک میں ان کی آواز ماشاء اللہ گونج رہی ہے' اللہ ان کے علم و عمل میں برکت دے (آمین) اور اس کے خاندان میں یہ ستارہ چمکتا رہے۔ (آمین)

ماشاء اللہ یہ مرکز مولانا غلام مصطفیٰؒ نے جماعت کو دیا۔ یہ مسجد انہوں نے

دی' یہ مدرسہ انہوں نے بنایا' اسی طرح تعلیم و تبلیغ چل رہی ہے' دین تعلیم و تبلیغ سے چلا ہے۔ تبلیغ کی تو ایک لاکھ چوبیس ہزار آئے' محمد تعلیم کے لئے بیٹھے تو پوری مسجد قرآن کا مرکز بن گئی (سبحان اللہ)

جو میں نے تقریر کی ہے اس پر آپ ناراض ہیں یا راضی؟ (راضی ہیں)۔ اگر ناراض ہو گے تو کیا کرو گے۔ دعا کرو اللہ ہدایت بخشے (آمین) خدا سب کا خاتمہ بالخیر کرے (آمین) آپ نے جتنی خیرات کی ہے خدا اس کا ثواب ان کے والد مرحوم کی روح کو پہنچائے (آمین) قبر کو جنت کا باغ بنائے (آمین) والدہ زندہ ہے۔ اس کو یہ انتظار ختم ہو گئی کہ میرا شوہر آئے گا۔

اب ایک گھر ایسا بن گیا جہاں بیوہ رہتی ہے' بیوہ اس کو کہتے ہیں کہ جس کے گھر کو سنبھالنے والا نہ ہو۔ جس کے چہرہ پر مسکراہٹ نہ رہے۔ وہ کس کے سامنے سنگھار کرے' وہ کس پر ناز کرے' اس کی گردن جھکی تو اٹھ نہ سکی' آنسو نکلے تو کوئی پوچھنے والا نہ آئے' اس کو بیوہ کہتے ہیں۔

مولانا چلے گئے' ان کے والد چلے گئے اور ہمارے بھائی چلے گئے اللہ ان میری بہنوں کی عزت کی حفاظت کرے (آمین) خدا ان کی اولاد کو نیک کرے۔ آپ حضرات دین سننے آئے۔ ہم نے دین سنایا اور انشاء اللہ دین سنائیں گے' لڑائیں گے نہیں اتفاق سے رہو' آپ کو کوئی اجازت نہیں کہ کسی جگہ کو آگ لگاؤ یا کسی کو قتل کرو۔ یہ فیصلہ ابھی ہو گا۔ دیکھیں گے جب تنگ آمد بجنگ آمد۔ جب ہر طرف سے ہمارے حقوق پامال ہوئے' تو اپنے حقوق کے لئے ہم خود نکلیں گے۔ خدا ہماری ہر دلی تمنا پوری فرمائے' ان کی خیرات کا چاول چاول آپ کے آنے کا قدم قدم مقررین کا لفظ لفظ خدا منظور کرے' برائی سے دور کرے' گناہوں سے نافور کرے رحمت سے بھرپور کرے' دین سے مامور کرے' دعا عبدالشکور کرے' قبول رب غفور کرے (آمین)

اقول قولی هذا واستغفر اللّٰه العظیم

عنوان

فکر آخرت

بمقام: جامع مسجد کوثر، کیماڑی کراچی

۱۲-اپریل ۱۹۸۵

بشکریہ

حضرت صاحبزادہ مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب مدظلہ

فکر آخرت

الحمدللّٰہ وکفیٰ والصلوۃ والسلام علی سید الرسل وخاتم الرسل واکرم الرسل واجمل الرسل لا نبی بعدہ ولارسول بعدہ افضل الانبیاء والمرسلین صاحب التاج والمعراج الذی اسمہ مکتوب فی الانجیل والتوراۃ ناسخ الملل والادیان قامع المشرکین بالسیف والسنان صلی اللّٰہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ واحبابہ وسلم تسلیماً کثیرًا کثیرا۔ اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۝ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ کَلَّا لَوْتَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۝

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ھاذم اللذات قیل وما ھاذم اللذات قال الموت

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم زوروا القبور فانہا تذکر الموت

وعن عبداللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه تعالٰی عنہ' عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال! لا تزول قدما ابن آدم یوم القیامة حتی یسئل عن خمس عن عمره فیما افناه' وعن شبابه فیما ابلاه' وعن ماله من این اکتسبه وفیما انفقه وما ذا عمل فیما علم۔ او کما قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم۔ (رواه الترمذی)

وعن ابی ذر رضی اللّٰه تعالٰی عنہ' قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انی اری مالا ترون واسمع مالا تسمعون واللّٰه لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا ولا تلذذتم بالنساء علی الفرشات ولا تدفنوا امواتکم فی مقابر کم ولخرجتم الی الصعدات تجأرون الی اللّٰه۔ قال ابو ذر یالیتنی کنت شجرة تعضد

وقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم القبر اما روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النیران

وقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اهله

وقال علی المرتضیٰ اذا مر بالقبور یا اهل القبور اموالکم قسمت ودیارکم سکنت ونسائکم زوجت واولادکم حرمت۔

صدق اللّٰه مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم۔ ونحن علیٰ ذٰلک لمن الشاهدین والشاکرین والحمد للّٰه رب العالمین

پیام مرگ سے اے دل تیرا کیوں دم نکلتا ہے
مسافر روز جاتے ہیں یہ راستہ یوں ہی چلتا ہے
ابد سے زندگی پر غافلوں کا فخر کرنا ہے
یہ جینا بھی کوئی جینا ہے کہ جس کے ساتھ مرنا ہے
نہ پوچھو میری انتہا موت ہے
وہ مجرم ہوں کہ جس کی سزا موت ہے
کشمکش ہوتی رہی دن رات مرگ و زیست میں
انتہا میں موت جیتی اور ہاری زندگی
زندگی ہے کشمکش موت ہے کامل سکوت
شہر میں ہے شور و غوغا مقبرہ خاموش ہے
نہ آیا جو کہ باقی رہا' نہ ساغر رہا نہ ساقی رہا
نمی ترسی ازاں روزے کہ درگورت فرو آرند
عزیزاں جملہ باز آیند تو تنہا درلحد مانی

یامن بدنیاه اشتغل: قد غره طول الامل
اولم یزل فی غفلة: حتی دنی منه الاجل
والموت یاتی بغتة: والقبر صندوق العمل
اصبر علی اهوالها: لا موت الا بالاجل

درود شریف پڑھیں----

حاضرین محترم' سامعین مکرم' بزرگو' نوجوانو' دین کے مستانوں' اسلام کے پروانو' قرآن کے دیوانو' مصطفیٰ کے مستانوں' توحید کے فرزانو' جمعہ کے لئے آپ حضرات کے حکم پر حاضری دی ہے۔

تمہید

کچھ احباب کا منشاء اور ارادہ ہے کہ آج میں فکر آخرت' ذکر قیامت' عذاب قبر' قیامت کے حساب' یوم البعث' قیامت کے متعلق آپ کو سمجھاؤں۔ چونکہ ہم دنیا میں اتنے محو' غافل' اتنے دنیا میں شاغل' اتنے کاہل' اتنے دنیا کی طرف مائل ہو چکے ہیں کہ ہمیں آخرت کا خیال بھی نہیں رہا' یہ ایک مستقل باب ہے۔

باب البکیٰ۔ کتاب الرقاق

مشکوٰۃ' ترمذی' بخاری' ابو داؤد' نسائی' ابن ماجہ' موطا امام مالک' موطا امام محمد' تمام احادیث میں ایک مستقل باب ہے' فکر آخرت حضور کریم ﷺ کی داڑھی مبارک رو رو کر تر ہو جاتی تھی آقا سجدوں میں روتے ہوئے رات گزار دیتے تھے۔

حضرت عثمان کو آخرت کی فکر

حضرت عثمانؓ کی داڑھی مبارک کے بال جب سفید ہوئے تو آئینہ میں دیکھ کر رونے لگے۔ کسی نے پوچھا کہ حضرت خیر تو ہے؟ فرمایا موت کی نشانی آچکی ہے مگر عثمان نے آخرت کے لئے تیاری نہیں کی۔

حضرت عثمان ذوالنورین' جو پیغمبر کے داماد اور پھوپھی زاد بھائی ہیں اور بنو امیہ کے قبیلہ کے سب سے قریبی رشتہ دار ہیں حضور ﷺ کی پھوپھی کے فرزند' ارجمند' سعادت مند ہیں' جو شہید قرآن ہیں' جب قبرستان سے گزرا کرتے تو قبر کو دیکھ کر رو رو کر داڑھی مبارک بھیگ جاتی' روتے رہتے اور کہتے پتہ نہیں قبر بھی ملے گی یا کہ نہیں' کسی نے پوچھا حضرت آپ کو تو مصطفیٰؐ کی زبان سے جنت کا ٹکٹ مل چکا ہے' آپ کا بیڑہ پار ہے۔ فرمایا نہیں بھائی۔ سنو! جنت اور جہنم کی پہلی منزل قبر ہے' خاتمہ بالخیر ہے تو خیر ہے' خاتمہ بالخیر نہیں تو خیر

نہیں' قبر کے عذاب سے بچ گیا تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔ قیامت کے عذاب سے بچ جائے گا۔ یہیں پکڑا گیا تو دونوں جہان برباد ہو گئے' قبر کی فکر کرو۔

قبرستانوں کی حالت زار

آج ہم قبرستان میں کتے پھرے ہوئے دیکھتے ہیں۔ جانور پھرتے ہیں۔ بکریاں چر رہی ہیں۔ لوگ وہاں تاش کھیلتے ہیں۔ وہاں رات کو غنڈے چھپتے ہیں' اکثر قبروں کو مسمار کیا جاتا ہے' ان کی بے حرمتی ہوتی ہے' اسلام نے مرنے کے بعد بھی قبر کا بڑا مقام سمجھایا ہے۔

آقا نے فرمایا لا یبنی علی القبور کسی قبر پر قبے نہ بناؤ' بڑے بڑے مزار نہ بناؤ' اگر اس کے عمل اچھے ہیں تو اس کی قبر اندر ہی سے جنت کا منظر بن جائے گی۔

حضور کا روضہ کیوں ہے؟

آقا نے فرمایا کہ قبر پر قبے نہ بناؤ۔ بعض لوگ اعتراض کریں گے کہ حضور ﷺ کی قبر کیوں پختہ ہے' آقا نے خود فرمایا مابین منبری و حجرتی' مابین منبری و بیتی' مابین منبری و روضتی' حضور ﷺ نے اپنی قبر مبارک کو روضہ پہلے فرما دیا کہ میری قبر حجرے میں ہو گی۔

آپ ؐ نے فرمایا الانبیاء یدفنون فی مواضع وفاتهم انبیاء کی جماعت کی خصوصیت ہے کہ ان کو وہاں قبر ملتی ہے' جہاں ان کا ٹھکانا ہوتا ہے۔ آپ کا حجرہ پہلے سے ہی تعمیر تھا۔

جنت البقیع میں سب قبور کچی ہیں

جنت البقیع میں جائیں' وہاں بی بی فاطمہؓ' بی بی عائشہؓ' حضور ﷺ کی

دائی حلیمہؓ، نبی کی چھ پھوپھیاں، دس ہزار رضاکار، تابعدار، جانثار، وفادار، آقا کے حب دار، پیغمبرؐ کے یار۔ آقاؐ کے سپاہی سو رہے ہیں، کسی پر کوئی مزار کوئی قبہ نہیں۔

عزیزان مکرم۔ لا یبنی علی القبور ولا یقعد، کسی قبر پر قبے نہ بناؤ، کسی قبر پر نہ بیٹھو، کرسی کی طرح ٹیک لگا کر نہ بیٹھو۔ ولا توطا قبر کو مت لتاڑو۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو کسی کی قبر کو لتاڑتا ہے قدم رکھتا ہے وہ اس طرح سمجھے کہ وہ جہنم کے انگاروں پر چل رہا ہے۔

آقا نے فرمایا۔ کسر عظم المیت ککسر عظم الحی قبر کھودتے ہوئے اگر کسی مردے کی ہڈی نکل آئے تو اس کو کدال نہ مارے، اس کو مت توڑے، اس کی بے حرمتی نہ کرے، آقا نے فرمایا اس کو توڑنا ایسا ہے جیسے زندہ کو قتل کر رہا ہے، مردے کی قبر کی توہین ایسے ہی ہے جیسے زندہ پر قاتلانہ حملہ کر رہا ہے۔ ویسے ہی گناہ ہے۔

قبر کی زیارت کرو

حضور ﷺ نے فرمایا زور والقبور صحیح حدیث پڑھ رہا ہوں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس دولت، مکان، شاندار قسم کا سامان آجائے، تمہیں بڑی دولت مل جائے، لوگ آپ کو سیٹھ زمیندار، سرمایہ دار، مالدار، دکاندار کہنے لگیں، میرے دلبرؐ نے علاج بتایا، کہ دنیا کی کثرت دولت و بہتات یہ ایک بیماری ہے، یہ ایک روگ ہے، جب دنیا کا نشہ زیادہ آجائے، اپنے آپ کو سیٹھ، دولت مند، سرمایہ دار، مالدار، دوکاندار، سمجھنے لگو تو زورالقبور۔ پھر جا کر قبرستان کو دیکھ آؤ۔

ائیر کنڈیشن اور غالیچوں پر سونے والے، مٹی پر سو رہے ہیں، روزانہ کپڑے بدلنے والے، ہزاروں من غبار میں پڑے ہیں، صابن سے نہانے والوں پر

دھول نظر آرہی ہے، کوئی بلڈنگ، کوئی بستر، ان کے لئے نہیں ہے۔ جاؤ دیکھو ہزاروں میں بیٹھنے والے اکیلے پڑے ہیں جو بولنے والے تھے وہ چپ پڑے ہیں، سوئے ہیں تو اٹھے نہیں، چپ ہیں تو بولتے نہیں، گئے ہیں تو آئے نہیں۔ ایسے گم ہوئے ہیں کہ نظر نہیں آئے۔ یہ حضور ﷺ نے سمجھایا۔

حضور ﷺ کے ساتھ صحابہ بھی قبرستان جاتے تھے

میرے محبوب مکرم، نبی معظم جمعہ پڑھ کر جنت البقیع جاتے تھے حضور کریمؐ اپنے صحابہ کو ساتھ لے جاتے تھے اور فرماتے تھے السلام علیکم یا اھل القبور، السلام علیکم دار قوم مومنین، یہ نہیں فرمایا کہ لے لکڑ دے پتر۔ وہاں قبرستان میں جا کر آپؐ نے کوئی سجدہ نہیں کیا، کوئی منت نہیں مانی، آپ کی زبان، فیض ترجمان، گوہر فشاں، پیغمبر کا بیان، مصطفیٰؐ کا اعلان، جنت کا سامان، دنیا کے مسلمان۔

آپ نے فرمایا السلام علیکم یا اھل القبور، السلام علیکم دار قوم مومنین، اے اس گھر میں رہنے والے مومنو! اے قبر میں بسنے والے مومنو! تم پر خدا کا سلام ہو۔

ایک قبر ہو تو یہی کہدو، ہزاروں ہوں تو یہی کہدو، اگر کسی ولی کی، کسی قطب کی، کسی ابدال کی، کسی ابرار کی، کسی اخیار کی، کسی حافظ کی، کسی حاجی کی، کسی عالم کی قبر ہو تو وہاں بھی یہی کہو۔

نماز کا درود اور روضہ اطہر کا درود اور ہے

صرف آقا کے مزار کی حقیقت ہے کہ وہاں کھڑے ہو کر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہو، یہ صلوۃ وسلام آقا کے مزار کا ہے، کراچی کا نہیں۔ پاکستان کا نہیں، نماز کا درود اور ہے آقا کے مزار کا درود اور ہے، اس دور سے آج تک پڑھا جارہا ہے اور آقا نے فرمایا من زار قبری

وجبت له شفاعتی۔ میری قبر کی صرف زیارت ہی کر لو تو میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

ہماری جو بات گفتگو ہے، تقریر ہے، پیغام ہے، کلمات ہیں، الفاظ ہیں۔ پیغمبر کی ہر بات اسلام ہے، دین ہے، فرمودات ہیں، ملفوظات ہیں، نبی ؐ کی ہر بات حدیث ہے، ہم قرآن کو بھی مانتے ہیں نبی ؐ کے فرمان کو بھی مانتے ہیں، بلکہ میرا مطالعہ یہ ہے کہ قرآن کا ثبوت بھی پیغمبر کے فرمان سے ہے، آقا نے فرمایا کہ یہ قرآن ہے۔

آقا نے فرمایا زوروا القبور وہاں جا کے سجدے نہ کرو، منت نہ مانو، میری قبر کی بھی زیارت کرو آپ نے فرمایا من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہیں آیا اس نے مجھ سے ظلم کیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں مسجد نبوی جاؤ مزار پر نہ جاؤ یہ غلط ہے۔

پانچ منزلیں

پانچ منزلوں سے ہم نے گزرنا ہے۔ دعا کریں اللہ تمام منازل پر آسانی فرمائے (آمین)

پہلی منزل سکرات کی ہے

فکر آخرت رکھو پیرو، سیٹھو، امیرو، دنیا دارو، مالدارو، سرمایہ دارو، سنو! ہر وقت فکر آخرت رکھو۔

حضور کریم ﷺ کی داڑھی مبارک کے سترہ بال سفید تھے، تریسٹھ سال کی عمر میں بال سفید تھے، صحابہ گن لیتے تھے، ایک صحابی نے کہا، اشیبت یا رسول اللّٰہ، آپ کے چہرے میں ہشاشت، بشاشت، چمک دمک، دلبری، محبوبیت، رعنائیت، جمال، کمال، مگر سفید کیوں بال؟ اے آمنہ کے لال، میرا سوال، میرا خیال، فرمائیے آمنہ کے لال، یہ آپ کی داڑھی سفید کیوں ہو رہی

ہے۔ آقا نے ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا۔ شیبتنی ھود' اذا السماء انشقت' اذا السماء انفطرت' القارعۃ' اذا زلزلت الارض' جب سے میں نے قرآن میں آخرت' قیامت' خدا کے عذاب' قیامت کی گرفت' اللہ کی قہاریت کا تذکرہ پڑھا ہے اللہ کے ڈر سے محمد کی داڑھی بھی سفید ہو رہی ہے۔ حضور ہر وقت فکر آخرت رکھتے تھے۔ پانچ منزلیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان منازل سے آسانی سے گزار دے (آمین)

سکرات' قبر کے عذاب' قیامت کے حساب سے اللہ ہمیں محفوظ فرمائے (آمین)

صحابہ کو فکر آخرت

آج آپ کو فکر آخرت' ذکر موت' ذکر قیامت کی طرف متوجہ کر رہا ہوں' یہ وہ مقام ہے کہ جہاں ابوبکرؓ بھی چڑیوں کو دیکھ کر کہتے تھے' یالیتنی کنت عصفورا کاش میں چڑیا ہوتا۔

عمر فاروقؓ گھاس اٹھا کر کہتے تھے یالیتنی کنت شجرۃ تعضد

عمر کاش تو گھاس ہوتا' تجھے جانور کھا کر لید کر دیتے خیال کرنا قیامت کے دن خدائے قہار کو کیا منہ دکھاؤ گے

حضرت عثمان کی داڑھی تر ہو جاتی۔

حضرت علی کانپتے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ آپ تو بہادر ہیں۔ فرمایا ڈرتا ہوں کہ قیامت کے دن پکڑا گیا تو کیا حال ہو گا۔

اللہ ہمیں آخرت کی فکر عطا فرمائے (آمین)

دنیا کی نعمتوں پر نہ اتراؤ

اکڑ کر نہ چلو گردنیں ٹوٹ جائیں گی' زیادہ نہ ہنسو کہیں جہنم میں چیخنے

ہوئے نہ جاؤ۔

عزیزو! دولت پہ ناز نہ کرو کہیں خدائے قہار' بے نیاز' در در کا بھکاری نہ کر دے' بلڈنگ پہ ناز کرنے والو! کہیں کوڑا کرکٹ میں موت نہ آجائے' نوجوان بیٹوں پر فخر کرنے والو! کہیں بیٹوں کے جنازے نہ اٹھ جائیں اور کفن دینے والا کوئی نہ ہو' کوئی تکبر نہ کرے' جوانی پر ناز نہ کرو' یہ آنکھیں اندھی ہو جائیں گی' کان بہرے ہو جائیں گے' یہ قد کبڑا ہو جائے گا' یہ دماغ فیل ہو جائے گا' یہ طاقت زائل ہو جائے گی' سب کچھ ہمارے پاس امانت ہے' اصل سپر طاقت کا مالک اللہ ہے۔ اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعاً۔ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ساری کائنات اسی کے قبضہ میں ہے۔

حضورؐ کے الفاظ نے صحابہ کو ہلا دیا

حضور کریم ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے' خطبہ دیتے ہوئے آپؐ کا ہاتھ اٹھا چہرہ سرخ ہو گیا' آنکھیں عرش کی طرف اٹھیں' فرمایا يطوى الله السماوات يوم القيامة ثم ياخذهن بيده اليمنى ثم يقول انا الملك' اين الجبارون' اين المتكبرون.....

خدا سات آسمان' زمین' کاغذ کی طرح لپیٹ کر کہیں گے' کہاں ہیں پلاٹوں پر لڑنے والے' گلیوں پر لڑنے والے' زمین پر جھگڑنے والے' بگڑنے والے' آج ملک کا مالک میں ہوں' جب حضور ﷺ نے اشارہ کیا۔ صحابہ کہتے ہیں یوں محسوس ہوا جیسے زمین و آسمان کانپ رہے ہیں اور آسمان لپک کر محمدؐ کے ہاتھوں میں آگیا ہے۔ آپؐ نے ہلا دیا' صحابہ کہتے ہیں' ذرفت منه العيون' ووجلت منه القلوب آنکھیں برسنے لگیں دل خدا کے خوف سے کانپ گیا۔

پہلی منزل سکرات

میں اس پیغمبر کا غلام خادم اسلام ہوں جس کے بارے میں میری اماں صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ آقا ﷺ کا جب آخری وقت آیا تو پانی کا پیالہ ساتھ تھا' حضور ؐ اس میں ہاتھ ڈبوتے' پانی نکال کر چہرے پر' آنکھوں پر پھیرتے اور ٹھنڈی سانس لے کر فرماتے اللھم ھون علی سکرات الموت مولی اپنے محمد کو موت کی تکلیف سے بچانا' بی بی کہتی ہیں کہ میں ڈر گئی کہ شاید اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں سے یہ معاملہ کرتے ہیں' صدیقہ کہتی ہیں کہ جب آپ پیالے سے ہاتھ نکالتے تو پیالے کا پانی گرم ہو جاتا' اتنا بخار تھا' آقا ؐ نے سکرات سے پناہ مانگی ہے'

دعا کریں اللہ ہم سب کو موت آسانی سے عطا فرمائے (آمین)

مومن اور بدکردار کی روح کیسے قبض ہوتی ہے

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مومن کی روح عزرائیل اس طرح قبض کرتے ہیں جس طرح مشک کا منہ کھول دیں تو پانی آرام سے نکل جاتا ہے' فرمایا یہ بدکردار' سیاہ کار' فاسق و فجار' زناکار' بدکردار' خدا و رسول کا غدار' اس کی روح عزرائیل اس طرح قبض کرتا ہے جس طرح خاردار لکڑی سے کپڑے کو کھنچا جائے' تار تار کر کے توڑ دیتا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ بدکردار' فاسق و فاجر' خدا و رسول کے غدار' مشرک کی روح اس طرح نکالی جاتی ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کو چکی کا پاٹ بنایا جائے اس میں سوئی جتنا سوراخ ہو' اس سے تھوڑی ہوا نکلے' اسی طرح زمین آسمان پتھر بن کر اس کو دبا دیں اور اندر ایک انسان رہ جائے اسی طرح موت کی سختی آتی ہے۔

میں نے انجیل میں پڑھا کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک پرانی قبر پر تشریف لے گئے اللہ نے ان کو معجزہ دیا تھا۔ فرمایا کرتے تھے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ او مردے! اللہ

کے حکم سے کھڑا ہو جا۔ یہ زندگی موت کس کے حکم سے ہے؟ (اللہ کے) زندگی و موت کا مالک کون ہے؟ (اللہ) ھو یحیی ویمیت زندگی میرے قبضے میں ہے موت بھی میرے قبضے میں ہے۔

انداز خطابت

وہ دیکھو مصر میں جہاز گرا۔ مگر چھ آدمی بچ گئے۔ وہ دیکھو ایک کار ٹرین کے سامنے آگئی اندر جتنے آدمی تھے ختم ہو گئے' ایک دودھ پینے والا بچہ لائن کے کنارے زندہ انگلی چوس رہا ہے۔ یہ کون بچاتا ہے؟ (اللہ ہی)

موت وحیات کا مالک اللہ

وہ دیکھو فرعون اور اس کی پوری قوم غرق ہو گئی اور موسیٰ علیہ السلام بارہ سڑکوں کے اوپر سے ذکر کرتے ہوئے گذر رہے ہیں' یہ کون بچا رہا ہے؟ (اللہ ہی) آگ میں خلیلؑ کو کس نے بچایا؟ (اللہ نے) چھری کے نیچے اسماعیل کو کس نے بچایا؟ (اللہ نے) کنویں میں یوسفؑ کو کس نے بچایا؟ (اللہ نے) مصطفیٰؐ کو ہجرت کی رات کس نے بچایا؟ (اللہ نے) مارنے اور بچانے والا کون ہے؟ (اللہ)

مارنے پر آئے تو بچا کوئی نہیں سکتا' بچانے پہ آئے' تو مار کوئی نہیں سکتا۔ ایک عورت اپنے بچے کو گاڑی میں پیشاب کرا رہی ہے گاڑی کو دھکا لگا بچہ نیچے گر گیا عورت نے زنجیر کھینچی گاڑی رکی تو دیکھا بچہ سو رہا ہے بچہ کو خراش تک نہیں آئی۔ یہ کون بچانے والا ہے۔ (اللہ) کوئی پیر نہیں مار سکتا۔ کبیر ہی مارتا ہے' جو خود موت کا شکار ہے وہ زندگی نہیں دے سکتا' زندگی وہ دیتا ہے جو خود موت سے پاک ہے' اور ساری دنیا کی موت اسی کے قبضہ میں ہے۔ وہ اللہ ہے۔

میں بڑی عمر کے آدمی کو تھپڑ ماروں' تو آپ کہیں گے کہ آپ نے کیوں مارا' ہم مواخذہ کریں گے' میں کسی کو مار دوں تو مجھے پھانسی پر چڑھا دیا جائے گا' ذوالفقار علی بھٹو بنا دیا جائے گا۔ مگر وہ لاکھوں کو مار دے ایک ہی زلزلہ دے دے'

ژالہ باری برسادے' ایک ہی عذاب نازل کرے پوری دنیا کو ختم کردے کوئی اس سے پوچھنے والا ہے؟ (نہیں)

پانچ منزلیں سن لو۔ موت کا کسی کو پتہ نہیں' زندگی موت کس کے قبضہ میں ہے؟ (اللہ کے)

بچہ پیدا ہوا۔ ہم نے جھولے بنائے' انتظام کیا' کپڑے بنائے' لوگوں کو بلایا' مٹھائی تقسیم کی' ہم تیاری کر رہے ہوتے ہیں' بچہ موت کا شکار ہو جاتا ہے' بچہ رو رہا ہے کہ اماں مجھے سینے سے لگائے گی' اماں مجھے جھولا جھلائے گی' بچہ چیخ رہا ہے اور اماں کفن پہن کر موت کا شکار ہو جاتی ہے' ابھی اس بچے نے ماں کا دودھ نہیں پیا کہ یہ یتیم ہو گیا۔

شادی تیار ہے' دلہن بن سنور کر بیٹھی ہے' بڑا انتظام ہے' بڑا اہتمام ہے' بڑا پروگرام ہے' بڑی تیاری ہے' بڑی برات' ساری جماعت آئی ہوئی ہے' مٹھائی تقسیم ہو رہی ہے' خوشیاں' مبارکبادیاں' خیرات ہو رہی ہے اور ادھر سے دلہے کی اطلاع آجاتی ہے کہ خوشی منانے والو دلہا باہر نکلا تو سانپ نے ڈس لیا' ہارٹ فیل ہوا ختم ہو گیا' او خوشیاں منانے والو وضو کر کے آؤ' جس دلہا کی شادی پر آئے تھے' اس کا جنازہ تیار ہو چکا ہے' زندگی موت کا مالک کون ہے؟ (اللہ ہی)

سکرات پہلی منزل

پانچ منزلیں ہیں' سیٹھو سنو' مولویو سنو' امامو سنو' خطیبو سنو' سرمایہ دارو سنو' نوجوانو سنو اور موتی چنو' پہلی منزل سکرات ہے۔

اللہ ہم سب کو موت کی سختی سے' تلخی سے موت کی پکڑ اور گرفت سے محفوظ فرمائے' (آمین)

حضرت عیسیٰ ایک پرانی قبر پر گئے' فرمایا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ اللہ کے حکم سے اٹھو۔ اے قبر میں سونے والے! قبر پھٹ گئی' مردہ زندہ ہو گیا' یہ زندگی موت

کون دیتا ہے۔ آج جتنے قبرستان میں پڑے ہیں۔ ارب در ارب' کھرب در کھرب ان کو زندہ کون کرے گا' خدا قادر ہے' عیسیٰ علیہ السلام نے قم باذن اللہ فرمایا۔ حاضرین مکرم' سامعین محترم' ایک مردہ قبر سے نکلا' وہ کانپنے لگا' آنکھیں کھولیں' جیسے کوئی گھبرایا ہوا ہو' ڈرا ہوا' عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا خیر تو ہے اور مردے تو ایسا نہیں کرتے۔ تجھ پر یہ دہشت' یہ وحشت' یہ خوف' یہ ڈر کیسا ہے؟ اس نے کہا عیسیٰ یہ بتاؤ کہ پھر سکرات تو نہیں آئے گی؟ حضرت عیسیٰ نے پوچھا کہ خیر تو ہے؟ کہنے لگا صدیاں ہو گئیں ہیں میری موت کو ابھی تک سکرات کی سختی میری گردن سے باہر نہیں نکلی۔ ابھی تک اس کی سختی اور کرواہٹ' اس کی پکڑ موجود ہے' دعا کرو اللہ مجھے آپ کو سکرات سے بچائے' دعا کرو اللہ خاتمہ بالخیر فرمائے۔ (آمین)

آج کوئی رو رو کر مرتا ہے' کوئی شراب پی کر مرتا ہے' کوئی ناچ ناچ کر مرتا ہے' کوئی گالیاں دے دے کر مرتا ہے' کوئی نعوذ باللہ ننگا ناچ دیکھتا ہوا مر جاتا ہے' کوئی زنا میں مر جاتے ہیں' آج ایک حدیث مجھ سے سن لو۔ علی ما تموتون تحشرون میرے دلبر نے' سرور نے' شافع محشر' ساقی کوثر نے' برتر نے' انبیاء کے افسر نے' محبوب رب اکبر نے' نبیوں کے افسر نے فرمایا کہ جس حالت میں موت آئے گی اسی حالت میں حشر ہو گا۔ اگر کلمہ پر موت آئے گی تو حشر بھی کلمہ پر ہو گا' اگر قرآن پڑھتے ہوئے موت آگئی تو قیامت کے دن حشر بھی قرآن پر ہو گا۔ اگر درود پڑھتے ہوئے موت آئی تو حشر بھی درود پر ہو گا۔

شہادت کی موت

کبھی یہ فاروق ؓ والی دعا کر لیا کرو اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک ووفاۃ فی بلد رسولک شہادت کی موت اچھی موت ہے' حضور ﷺ کی انگلی پر کسی کافر کی تلوار لگ گئی فرمایا ھل انت الا اصبع

دمیت، ففی سبیل اللہ ما لقیت انگلی سے خون آیا ہے گھبراہٹ نہیں ہے اللہ کے راستے میں آیا ہے۔

حضور کریم ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے خون بہنے لگا داڑھی مبارک تر ہو گئی، کپڑا بھی تر ہو گیا، فرمایا اللہ مجھے مزہ آیا ہے کہ محمد کی خون شہادت سے رنگین ہو چکا ہے، شہادت کی موت اچھی ہے۔ کافر لڑے تو ننگ ہے، مرے تو حیاتی سے تنگ ہے، بے چارہ بے لنگ ہے، نہ اسکے لئے کوئی جہاد کا رنگ ہے، مسلمان نکلے تو غازی ہے، لڑے تو مجاہد ہے، آئے تو فاتح ہے، گرے تو شہید ہے، ہر طرف سے اس کو انعام ہی انعام ہے۔

پہلی منزل سکرات ہے

حضرت علی المرتضیٰ جب قبرستان سے گذرتے تو کانپنے لگ جاتے، ایک ایک قبر کو دیکھ کر رو رو کر داڑھی مبارک بھیگ جاتی، حضرت علی کی ریش مبارک ناف تک تھی آپ کی داڑھی مابین منکبتیہ بھاری داڑھی تھی وجود مضبوط تھا قد مبارک چھوٹا تھا۔ بہادر تھے بال گھنے تھے، تلوار ہاتھ میں رکھتے تھے، آپ کی انگوٹھی میں لکھا ہوا تھا، ان الحکم الا للّٰہ نعرہ لگاتے تو اللہ اکبر۔

(یہاں حضرت علیؓ کے چار جملے بیان کئے)

دوسری منزل قبر ہے

میں نے لاکھوں کو دیکھا، جب ہندو پاک کی تقسیم ہوئی اخبارات میں بھی آیا تھا، میں اس وقت گیارہ سال کا بچہ تھا، مگر شعور تھا، ضرور تھا، ہوش تھا، جوش تھا، سمجھدار تھا، بے زار تھا، ہوشیار تھا، خبردار تھا، مجھے پتہ تھا کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے۔

لاہور کے دریائے راوی میں دو لاکھ لاشیں تھیں، جو ہزاروں کو کفن دیتے تھے آج خود بے کفن پڑے تھے، ہزاروں کو کپڑے تقسیم کرتے تھے خود بغیر کپڑوں

کے پڑے تھے۔

دریا میں مچھلی اور جانور غذا بنا رہے تھے باہر لاشوں کو کتے نوچ رہے تھے۔ ان پر کفن دینے والا کوئی نہیں تھا۔

عزیزان مکرم دوسری منزل قبر ہے' دعا کرو اللہ ہمیں قبر نصیب فرمائے (آمین)

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قبر کا عذاب نہیں' میں علمی بات کہتا ہوں یہ قبر نشانی ہے' جو پانی میں ڈوب گیا اس کی وہی قبر ہے' جو آگ میں جل گیا اس کی وہی قبر ہے' جس کو جانور کھا گیا اس کی وہی قبر ہے۔ عذاب' روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے' اصل ثواب' عذاب روح کو ہوتا ہے۔

ابھی مجھے کوئی چٹکی بھرے تو تکلیف ہو گی' ہمارا اور آپ کا تعلق روحانی ہے' ابھی میں کرسی پر بیٹھے بیٹھے ختم ہو جاؤں تو آپ روئیں گے یہ وجود تو آپ کے سامنے موجود ہو گا معلوم ہوتا ہے کہ آپ وجود کو نہیں رو رہے اسی روح کو رو رہے ہیں' جو جدا ہو گئی ہے۔ انسان روح اور جسم سے ایک ہے۔

ایک وقت تھا کہ ہم روح تھے جسم نہیں تا' پا روح مع الجسہ تھے' مرنے کے بعد روح اپنے مقام پر' جسم اپنے مقام پر چلا جائے گا' قیامت کے دن روح مع الجسہ ہوں گے' پہلے روح تھی وجود نہیں تھا' پھر روح مع الجسہ تھی' پھر روح اپنے مقام پر' جسم اپنے مقام پر' پھر روح اور جسم مل کر دونوں جنت میں یا دوزخ میں جائیں گے۔

وہ عالم ارواح ہے' یہ عالم اجساد ہے' وہ عالم برزخ ہے' یہ عالم معاد ہے' آپ کو کچھ یاد ہے؟ یہ ساری منازل ہیں؟

عالم چار ہیں' عالم ارواح' عالم اجساد' عالم برزخ' عالم معاد یا عالم قیامت۔

پہلی منزل سکرات ہے' آؤ آج مل کر دعا کریں' التجا کریں' برملا کریں' دعا کریں' پیش خدا کریں یا اللہ ہمیں سکرات کی تلخی سے محفوظ فرمایئے۔

بعضوں کو سکرات کی اتنی پکڑ آتی ہے کہ وہ کلمہ بھی نہیں پڑھ سکتا' دماغ خراب ہو جاتا ہے' خدا کے عذاب میں اتنا پکڑا جاتا ہے کہ بات بھی نہیں کر سکتا' اللہ ہمیں سکرات کی سختی سے بچائے۔ (آمین)

قبر کا عذاب برحق ہے

قبر کا عذاب برحق ہے' قبر برحق ہے' قرآن میں قبر کا ذکر ہے' اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ' اتنی دیر تک تم دولت میں مست' خدا سے بے پرواہ' دین سے غافل' دنیا میں مشاغل رہو گے' دنیا دارو! تمہیں اس وقت تک فکر آخرت نہیں آئے گی جب تک تم قبر کی زیارت نہ کرو گے۔

قبر پر جا کر ذکر کرو

عذاب قبر برحق ہے' قبر برحق ہے' اگر قبر میں کچھ نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ کو جاتے؟ السلام علیکم یا اھل القبور کہتے تھے' حضورؐ قبر کی زیارت کرنے خود جاتے تھے' قبر کا عذاب بھی برحق ہے نبیؐ نے فرمایا کہ قبرستان پیدل چل کر جاؤ' فرشتے ساتھ جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ قبرستان جاؤ' مردے کو دفن کر کے اس کے پاس بیٹھ کر پندرہ دن ذکر کرتے رہو' تمہارے ذکر کی برکت سے قبر کے عذاب سے بچ جائے گا' قبر میں جواب دے دے گا' فرشتے جو سوال کریں گے ان کے جواب دینے کے قابل ہو جائے گا' تمہاری دعاؤں کی برکت سے اس کی بخشش ہو جائے گی۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کا عذاب آنکھوں سے دیکھا' بخاری اور ترمذی میں ہے کہ حضورؐ نے دو قبروں کے بارے میں فرمایا کہ ان کو عذاب ہو رہا ہے۔

فکر آخرت سنئے' پہلی منزل سکرات' برحق ہے' سکرات کا عذاب گلہ گھٹنا آواز نہ نکلنا' کلمہ نصیب نہ ہونا' خدا کی قہاریت میں پکڑا جانا' یہ بھی برحق ہے۔ دوسری منزل قبر ہے' اگر قبر میں کچھ نہیں تو یہ کیوں کہا گیا کہ جوتا اتار کر

جاؤ، اگر صرف ڈھیری ہے تو وہاں السلام علیکم یا اھل القبور، السلام علیکم دار قوم مومنین، القبر روضۃ من ریاض الجنۃ کیوں آپ نے فرمایا ہے؟ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ بعضوں کی قبریں دنیا میں جنت بن جاتی ہے۔

میں اپنے نبی پر یقین کرتا ہوں۔ حضور کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جب بندہ قبر میں جاتا ہے تو تین سوال ہوتے ہیں 'لا ریب' لاثک' بالکل حق' من ربک، وما دینک، ومن نبیک، تیرا رب کون ہے، تیرا دین کیا ہے، تیرا نبی کون ہے، اگر تینوں سوالوں کا جواب دے جائے تو آواز آتی ہے فافرشوہ من الجنۃ اس کی قبر میں جنت کا بستر ابچھادو۔ والبسوہ من الجنۃ وافتحوا لہ بابا الی الجنۃ، جنت کی کھڑکی کھول دو تاکہ ائیرکنڈیشن کی خوشبو آتی رہے، جنت کا منظر دیکھتا رہے، اسے یہ کفن کا لباس اتار کر جنت کا لباس ہی پہنادو۔ یہ بالکل صحیح ہے۔

ہم نے خدا کو دیکھا ہے؟ (نہیں) ہم نے جنت کو دیکھا ہے؟ (نہیں) ہم نے جہنم کو دیکھا ہے؟ (نہیں) ہم نے میزان کو دیکھا ہے؟ (نہیں ہم نے پل صراط کو دیکھا ہے؟ (نہیں) ہم نے لوح محفوظ کو دیکھا ہے؟ (نہیں) ہم نے جبرئیل کو دیکھا ہے؟ ہم نے محمد ﷺ کے حکم کو دیکھا ہے کہ جو کچھ فرمایا صحیح ہے۔ یہیں سے ابوجہل بنا، یہی سے ابوبکر بنا، یہی سے زندیق بنا، یہیں سے صدیق بنا۔

ایک صحابی کا مصطفیٰ پر یقین

جو نبی ﷺ فرمائیں وہ بالکل صحیح ہے، ایک صحابی عرض کرتا ہے کملی والے مجھے آپ پر اتنا یقین ہے کہ میری بیوی نے شاید خیانت کی ہو، میرا بچہ شاید میرا نطفہ نہ ہو، مجھے اپنے بیٹے میں شبہ ہو سکتا ہے محمد ﷺ میرے فرمان میں شبہ نہیں ہو سکتا۔ اتنا بیٹے کا بیٹا ہونے پر یقین نہیں جتنا محمد ﷺ کے فرمان پر یقین ہے۔

ابوبکرؓ کا مصطفیٰ پر یقین کامل

ابوبکر سے آقا ﷺ نے پوچھا صدیق بتاؤ کہ مجھے مجھ پر کتنا یقین ہے کہ کہنے لگے خدا پردے ہٹائے' تجلی دکھائے' جنت چمکتی نظر آئے' جہنم دھکتی نظر آئے' میزان میرے سامنے آئے' لوح محفوظ نظر آئے' جبرئیل پرواز لے کر میرے سامنے آئے گا' کملی والے! مجھے آنکھوں سے دیکھنے کے بعد بھی اتنا یقین نہیں ہو گا جتنا آقا تیری زبان پر یقین ہے۔ جو آقا نے فرمایا وہ سب صحیح ہے۔

پہلی منزل سکرات ہے' پھر قبر ہے' ایک حدیث سن لو موتی چن لو' حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب مردہ قبر میں دفن ہوتا ہے یاتیہ ملکان دو فرشتے آتے ہیں اگر وہ گنہگار ہوتا ہے تو ان کی آنکھیں خطرناک ڈرونی ہوتی انگریزوں کی طرح یجلسانہ یسئلانہ مردہ کو اٹھا کر بٹھا کر سوال و جواب کریں گے۔ فرمایا اس سے پوچھیں' من ربک' ما دینک' من نبیک' اگر مومن کوئی قادیانی کہے کہ میرا نبی کادیانی ہے تو نجات ہوگی؟ (نہیں) کوئی کہے کہ میرا دین فلاں والا ہے تو خدا کہیں گے پکڑو اس کو۔ ہمارا دین یہودی والا نہیں ہیں' ہمارا دین نصرانی نہیں' ہمارا دین کسی لیڈر کا دین نہیں' ہمارا دین پیغمبر کا دین ہے۔

سوال ہو گا من نبیک؟ تمہارا نبی کون ہے۔ اگر کوئی قادیانی کہے کہ میرا نبی قادیانی یہ جواب ہو گا شیطانی' نتیجہ ویرانی خدا کہے گا اس کو پکڑ کر جہنم میں ڈالو جہنم کا در اس کے لئے کھول دو۔

عذاب قبر کا سبب

عذاب قبر سے بچنے کے لئے پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز لازمی ہے' استنجاء کرنا لازمی ہے' جس طرح ہمارے ملک میں کھڑے کھڑے بکریوں کی طرح پیشاب کر لیتے ہیں۔ ایک اور جانور ہے (کتا) جو کھڑے ہو کر پیشاب کرتا ہے' مگر پیشاب کرتے وقت ٹانگ اٹھاتا ہے' ہمارے لیڈر ٹانگ بھی نہیں اٹھاتے' باتیں

بھی کر رہے ہوتے ہیں اور نلکا بھی چل رہا ہوتا ہے کیا حال ہے' گاڑی لیٹ ہو گئی ہے' آج جمعہ پر نہیں جائیں گے ادھر پیشاب بھی کر رہے ہوتے ہیں' لعنت ہے ایسی عادت پر' اللہ ہمیں ادب عطا فرمائے (آمین)

اسلام نے حیا سکھائی ہے صحابہ فرماتے ہیں کہ حضور کریمؐ پیشاب کرنے صحرا میں اتنے دور جاتے کہ نظروں سے اوجھل ہو جاتے' جو حاضر ناظر ہو وہ اوجھل بھی ہو جاتا ہے؟

کعبے پر دین پوری کی دعا

یہ قوم بھی عجیب بدھو ہے' نبی کو یہاں بلایا کہ مدینہ کوئی نہ جائے' انگوٹھے منہ میں تاکہ درود کوئی نہ پڑھے۔ قبر پر قوالی کرائی تاکہ قرآن کوئی نہ پڑھے' گیارہویں کا دودھ پئیں تاکہ زکوٰۃ کوئی نہ دے۔

مجھے حدیث یاد ہے' میں نے کعبہ پر دعا کی تھی کہ یااللہ مجھے ابو ہریرہ والا حافظہ عطا فرما' حدیث دیکھوں تو یاد ہو جاتی ہے صرف حدیث یاد ہوتی ہے! مرثیے یاد نہیں ہوتے' دوھڑے یاد نہیں ہوتے' پیغمبر کا فرمان یاد ہو جاتا ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں قبر کے عذاب سے بچائے (آمین)

ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے دشمن کا حشر

میں نے پورے ملک کا دورہ کیا ہے آج آپ کو ایک عجیب واقعہ بتا رہا ہوں' جلال پور کے نزدیک ایک جگہ ہے جس کا نام بہادر پور ہے وہاں ایک شخص بہت بڑا امیر تھا' صبح کو اٹھ کر روضہ رسول کی طرف منہ کر کے ابوبکر و عمر کو لعنت کرتا تھا' گویا نبیؐ کے روضے پر لعنت بھیجتا تھا اور گالیاں دیتا تھا۔ بہت بڑا امیر تھا۔ مرنے لگا تو اس کی سکرات کی آواز دور تک گئی' اس کو جب اٹھانے لگے تو اتنا پھول گیا کہ سات آدمی مل کر اس کا پہلو نہیں بدل سکتے تھے' آنکھیں بھی ختم ہو گئیں' سارا جسم سوجھ گیا' گول مول' شکل ناقابل غور۔

جب وہ مر گیا اس کو قبر میں جا کر رکھا۔ رکھتے ہی قبر میں ایک دھماکہ ہوا' اس کا وجود پھٹا' اندر سے بدبو آئی' دھماکہ کی آواز چھ میل تک سنی گئی' میں مسجد میں باوضو بیٹھا ہوں دکھا سکتا ہوں' لوگ ڈر گئے' جانور بھی ڈر گئے' کیا ہوا؟ بتایا گیا کہ قبر سے ایک دھواں نکلا ہے' قبر پھٹی ہے اور بدبو پھیل گئی ہے۔ یہ وہی تھا جو محمدؐ کے یاروں کو سب و شتم کرتا تھا' اس کی قبر کو جلدی سے بند کر دیا گیا' ہر چھ مہینے کے بعد آج بھی اس کی قبر ایسے سرخ ہو جاتی ہے جس طرح اینٹوں کی بھٹی سرخ ہو جاتی ہے' اب تک خدا نے اس کو معاف نہیں کیا۔ اب تک اس کی قبر جہنم کا ایندھن بنی ہوئی ہے' قبر کا عذاب برحق ہے۔ اللہ ہم سب کو بچائے (آمین)

بہت قبریں دیکھی ہیں جن سے عذاب (آگ) کے شعلے نکلے' بہت قبریں دیکھی گئیں کہ جن سے آوازیں آئیں۔ قبر کا عذاب برحق ہے' اللہ ہمیں قبر کے عذاب سے بچائے' حضور نے دعا سکھائی اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر مولیٰ قبر کے عذاب سے بچا۔

قبرستان میں جا کر حضور ﷺ کیا پڑھتے تھے

حضور کریم قبرستان جاتے تو فرماتے السلام علیکم یا اھل القبور' السلام علیکم دار قوم مومنین' انتم سابقون انا بکم ان شاء اللہ لَلاَحقون قبر والو تم پہلے چلے گئے ہم بھی کفن پہن کر تمہارے پیچھے آ رہے ہیں' پھر فرماتے یغفر اللہ لنا ولکم' انتم سلفنا ونحن بالاثر خدا تم کو بھی بخشے خدا ہم کو بھی بخشے (آمین) یہ بھی مشکوۃ میں ہے۔

اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ' قیامت کے دن صور اسرافیل سے قبریں کھل جائیں گی۔ اور ڈھول کے اندر سے نکلیں گے۔

بغیر داڑھی کے' بغیر کپڑوں کے سارے قبروں سے اٹھیں گے۔

جو حیات النبی کو نہیں مانتے ان کا دماغ خراب' سنو جواب ہو گا ثواب' مان لو میری بھائی۔ فرمایا انا اول الناس خروجا اذا بعثوا ساری دنیا صور اسرافیل پر اٹھے گی۔ ان اول الناس خروجا' میں محمدؐ اندر سے باہر آجاؤں گا' انا اول الناس خروجا اذا بعثوا ساری دنیا پر صور اسرافیل جب پھونکا جائے گا تو قبروں سے نکلیں گے میں محمد اس طرح آؤں گا۔ انا اول من تنشق الارض لی میرے روضے کی زمیں کو کھول دیا جائے گا' میں محمد' ابو بکر و عمر کو لے کر باہر آجاؤں گا' (سبحان اللہ)

اللہ ہم سب کو قبر کے عذاب' قبر کی پکڑ' قبر کی گرفت سے بچائے' میری یہ دعا ہے کہ اللہ تمام مسلمانوں کو قبر بھی نصیب فرمائے (آمین)

خدا کے عذاب کا عجیب واقعہ

میں ایک دفعہ بلوچستان کی طرف تقریر کے لئے جا رہا تھا' لمبے لمبے بال' بڑی خطرناک شکلیں' میں نے راستہ میں پولیس دیکھی' لاشیں پڑی تھیں۔ میں نے پوچھا کیا ہے تو کہنے لگے کہ ان لوگوں کو ڈاکو مار کر چلے گئے ایک مہینہ کے بعد پتہ چلا آج ان کو نکالا گیا تو سارے جسم پر کیڑے نظر آئے۔ میں نے آنکھوں سے دیکھے' اتنے کیڑے تھے کہ وجود نظر نہیں آتا تھا۔ میں نے کہا کہ واقعی خدا کا عذاب برحق ہے' یہاں سے شروع ہو جاتا ہے نہ جانے وہ کس قسم کے لوگ تھے ان کا وجود کیڑے کھا چکے تھے۔ اللہ بچائے (آمین)

قبر برحق' قبر یا جنت کا باغ ہے' یا جہنم کا گڑھا ہے' یا خود قبر میں جہنم کی آگ کا سیک آجاتا ہے۔

حدیث کرو نوٹ' نکالو دین سے کھوٹ

حدیث میں آتا ہے کہ مومن کے لئے قبر اتنی کھل جاتی ہے کہ جہاں تک اس کی نگاہ اٹھے۔

حضور نے انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر' خدا کی قسم' خدا کی قسم' باوضو بیٹھا ہوں' یکسو بیٹھا ہوں' ہو بہو بیٹھا ہوں اور روبرو بیٹھا ہوں حضور کریم ؐ نے فرمایا! جب قبر کا عذاب آجاتا ہے تو مردے کی دائیں پسلیاں بائیں میں اور بائیں دائیں میں اس طرح گھس جاتی ہیں جس طرح میں نے تمہارے سامنے انگلیوں کو کیا ہے' اس طرح اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔

تیسری منزل حساب

دوسری منزل قبر ہے' تیسری منزل حساب ہے' حساب ہو گا پوچھا جائے گا کہ کیا کچھ کیا' اگر حساب آسان ہوا' اگر ہماری نیکیاں زیادہ نکلیں' آواز آئے گی اس کو جنت میں بھیجو' اگر نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ملا تو آواز آئے گی اس کو گھسیٹ کر الٹا جہنم میں پھینکو۔ دعا کرو اللہ حساب کی سختی سے بچائے۔ (آمین)

بی بی عائشہؓ کے ایک جملے نے مجھے تڑپا دیا' میری اماں کہتی ہے۔ من نوقش فقد هلك جس سے خدا نے جرح کی کہ یہ کام کیوں کیا وہ برباد ہو گیا' جس سے اللہ قہار نے پوچھا شرک کیوں کیا' صحابہ پر تبرا کیوں کیا' زنا کیوں کیا' قتل کیوں کیا' ماں کی بے ادبی کیوں کی' ابا کی داڑھی کیوں نوچی' بتاؤ حدیث کا انکار کیوں کیا۔ جس سے ایسے سوال ہوئے وہ برباد ہو گیا۔

چوتھی منزل پل صراط

پھر میزان ہو گا' پل صراط ہو گی۔

پل صراط سے ہم گزریں گے' اگر پل صراط سے گزر گئے تو نجات ہے' اگر پل صراط سے گزر گیا تو کامیاب ہے' اگر ٹکڑے ہو گیا تو عذاب ہے۔ اللہ پانچوں منزلیں ہمیں طے کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

اب پانچ سوال لکھوا رہا ہوں' قیامت کے دن انبیاء کے سوا تمام علماء' صلحاء' فضلاء' تمام دنیا میں جتنے لوگ رہتے ہیں۔ خدا محشر کے میدان میں سب کو کھڑا

کرے گا اور کہے گا فرشتو، پیپر تقسیم کرو، یہ امتحان کا پرچہ ہے، سب کو دو، مولویوں کو، پیروں کو، ولیوں کو، قطبوں کو، سیٹھوں کو، دنیا داروں کو، دینداروں کو، یونین کونسل کے ممبر کو، صوبائی ممبر کو، قومی اسمبلی کے ممبر کو، گورنر کو، صدر کو سب کو یہ پرچہ دو۔ پانچ سوال ہوں گے فرشتے ایک منٹ میں تقسیم کر دیں گے۔ اللہ فرمائیں گے اس پرچے کو حل کرو۔ اگر یہ پرچہ حل ہو گیا تو کامیاب ہو۔ میں راضی ہوں۔ اگر اس پرچے میں غلطی ہوئی تم حل نہ کر سکے تو آواز آجائے گی سحب علی النار اس کو چوٹی اور بالوں سے پکڑ کر اس کتے کو الٹا جہنم میں پھینک دو۔ پانچ سوال ہیں لکھ لو، سیٹھو لکھ لو، پٹھانوں لکھ لو، مولویو لکھ لو، پیرو لکھ لو، دنیا دارو لکھ لو، دیندارو لکھ لو۔

پہلا سوال

پہلا سوال ہو گا عن عمرہ فیما افناہ میں نے تمہیں زندگی دی تھی اس کو کہاں برباد کیا، چالیس سال یا اسی سال میں نے تمہیں زندہ رکھا بتاؤ کہ زندگی کو کہاں فنا کیا، جھوٹ نہیں کہہ سکو گے، اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ سورہ یاسین پڑھ رہا ہوں۔ اللہ فرماتے ہیں کہ منہ پر مہر لگا دوں گا، وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ ہاتھ کہے گا، میں نے چوری کی، میں نے ڈاکہ ڈالا، میں نے باپ کی داڑھی نوچی۔ میں نے اماں کو مکا مارا، میں نے غریب کو چھرا مارا، میں نے چوری کی، میں نے نقب لگائی، میں نے غریبوں کا خون چوسا، رشوت دی اور رشوت لی، یہ ہاتھ بولیں گے۔ آنکھ کہے گی میں نے ننگے فوٹو، ننگے ناچ دیکھے، کان کہیں گے میں نے گانا بجانا سنا، پیٹ کہے گا میں نے حرام کھایا، پاؤں کہیں گے میں سینما اور چکلے میں گیا، گانے کی محفل میں جاتا رہا، ایک ایک عضو ہمارا مخالف ہو جائے گا۔

دوسرا سوال

دوسرا سوال ہوگا عن شبابہ فیما افناہ جوانی کہاں برباد کی' میں نے تمہیں طاقت دی' آنکھیں دیں' زور دیا' صحت دی' نوجوانوں تم جوانی میں چور تھے' ڈاکو تھے' جوانی میں قاتل تھے' جوانی میں زانی تھی' جوانی میں کرکٹ' والی بال کے پلیر تھے' جوانی میں سارا دن جوئے میں گزارتے تھے اور جب بوڑھے ہو جاتے ہیں' کان بہرے' قد کبڑا' آنکھیں نابینا' طاقت ختم' پھر تسبیح لے کر پوچھتے ہیں کہ بتاؤ مسجد کس طرف ہے۔ ولی کا پتر۔ جب بوڑھے ہو گئے طاقت ختم ہو گئی تو بیٹے سے کہا کہ میرے لئے درخواست دو میں حج کروں گا' کیا حج کرو گے' صفا مروہ پر چکر کیسے لگاؤ گے' حجر اسود پر دھکا لگے تو پیشاب نکل جائے' یہ اب حج پر جا رہا ہے' طاقت ہوتی نہیں۔

حج کا جو سفر ہے' منیٰ' عرفات' جبل رحمت مزدلفہ' طواف وغیرہ وہیں قبر میں چلے جاتے ہیں۔ روزانہ اعلان ہوتا ہے الصلوٰۃ علی المیت الحجاج صفیں کھڑی کرو حاجی کا جنازہ آگیا ہے' دعا کرو اللہ جوانی کا حج نصیب فرمائے (آمین) عبادت جوانی کی' نفل جوانی کے' جہاد جوانی کا' اب بوڑھے کو بھیجو جہاد کے لئے' وہاں دھماکہ ہوگا' یہ سن کر حضرت وہیں ختم ہو جائے گا' اللہ جوانی میں طاقت دے (آمین) جوانی دین پر خرچ ہو۔

جیل میں جائیں تو جوان' ڈاکے میں پکڑے گئے جوان' قاتل جوان' زانی جوان' چور جوان' ٹیڈی فیشن جوان' عجیب لباس ہوتا ہے کہ دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے بازوؤں سے پتہ نہیں چلتا کہ یہ لیڈی ہے یا کہ لیڈا۔

ایک نوجوان لمبے بالوں والا بیٹھا تھا۔ ایک آدمی نے کہا محترمہ آپ لیڈی سیٹ پر بیٹھیں اس نے کھڑا ہو کر کہا میں لیڈی نہیں لیڈا ہوں' اس نے کہا میں بھول گیا ہوں نقشہ تو وہی ہے' نیچے سے لیڈا ہوں گے اوپر سے تو لیڈی ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا کہ۔ ان عورتوں پر لعنت ہے جو مردوں کا نقشہ بنائیں اور ان

مردوں پر لعنت ہے جو عورتوں کا نقشہ بنائیں۔ اگر بالکل کلین شیو ہو تو رات کو بچہ کو پتہ نہیں چلتا کہ ابا ہے کہ امی۔

سوال ہو گا جوانی کہاں ضائع کی' آج دیکھ لو جوانی کیسے گذر رہی ہے' مکتب میں مسجد میں' ہمارے ملک میں نمازی بھی چار قسم کے ہیں۔ ٹھاٹھ کے' آٹھ کے' کھاٹ کے' تین سو ساٹھ کے' ایک تو رات دن آتے ہیں' ایک جمعہ پڑھ لیتے ہیں' ایک جنازہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں' چاروں طرف دیکھتے رہتے ہیں۔

جاہلوں کی حالت

ایک میں نے جنازہ پڑھایا۔ ایک آدمی پیچھے کھڑا دیکھتا رہا میں نے دوسری تکبیر کہی' اللہ اکبر' تو رکوع میں چلا گیا' میں نے تیسری تکبیر کہی' اللہ اکبر' تو وہ سجدہ میں چلا گیا' سجدہ سے اٹھ کر کہتا ہے کہ مولوی! دیوبندی تو نہیں' نہ سجدہ کرتا ہے نہ رکوع کرتا ہے' اس مولوی کو ہٹاؤ' وہ مجھ پر ناراض ہو گیا۔ جب جنازہ پڑھ لیا تو اس کو پتہ ہی نہیں کہ کیا کرنا ہے' دعا کرو اللہ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے (آمین)

میں کہتا ہوں آج جوانی میں دیکھ لو کل اندھے ہو جاؤ گے' سن لو کل بہرے ہو جاؤ گے' مسجد تک آجاؤ کل لولے لنگڑے ہو جاؤ گے' کچھ خیرات کر لو کل بھکاری بن جاؤ گے' آجاؤ' کل چارپائی پر پیشاب نکلے گا تم ترسو گے مگر مسجد میں تمہیں کوئی نہیں پہنچائے گا۔ اللہ تمہیں آنے کی توفیق دے (آمین)

تیسرا سوال

تیسرا سوال ہو گا' مال کہاں سے کمایا' تنخواہ تو تیری ہزار روپیہ تھی اور ایک یاماہا' ہنڈا' فرج' وی سی آر' ٹی وی' غالیچے' فرنیچر' کرسیاں یہ کہاں سے آئیں' لوگ کہتے ہیں ھذا من فضل ربی جو ملے لے آ۔ دبی۔ اس کا نام یہ رکھا ہے۔

پوچھا جائے گا کہ مال کہاں سے کمایا، رشوت حرام، چوری کا مال حرام، سود کا مال حرام، ڈاکے کا مال حرام، دھوکے کا مال حرام، تیموں کا مال حرام، بیوہ کا مال حرام۔

ایک حدیث مجھ سے سن لو۔ میرے محبوب نے فرمایا۔ من اکل لقمۃ من السحت جس نے ایک لقمہ حرام کا، سود کا، رشوت کا، جوئے کا، چوری کا، ڈاکے کا، یتیم کا، ایک لقمہ کھالیا چالیس دن تک نہ اس کی عبادت قبول ہوگی نہ دعا قبول ہوگی۔

چوتھا سوال

مال خرچ کہاں کیا، یہ پانچ ہزار کا وی سی آر کیوں لیا، بیس ہزار کا ٹی وی کیوں لیا، یہ شراب کی بوتل کیوں لی، یہ سات لاکھ کا شراب خانہ کیوں بنایا، یہ پانچ لاکھ کا سینما کیوں بنایا، ہمارے خرچ ایسے ہی ہیں، کیمرہ ہے، یا ریڈیو ہے، یا ٹی وی ہے، یا وی سی آر ہے۔

پانچواں سوال

پانچواں سوال ہوگا عن علمہ ماذا عمل بعد ما علم تمام مولوی، ہر ملک کے مولوی، لوگوں کو مساجد میں خوب گالیاں دیتے ہیں۔ فساد کرواتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے، الا ان شرارکم شرار العلماء اس وقت قوم شریر ہوگی جب مولوی شرارتی ہوں گے۔

الاان خیارکم خیار العلماء اس وقت قوم اچھے راستے پر ہوگی جب مولوی صحیح راستے پر ہوگا۔

ان مولویوں نے کہا کہ دوسروں کے قریب نہ جاؤ، ان ذاکروں نے کہا کہ صحابہ کے قریب نہ جاؤ، لوگوں نے ان کی اتباع کرلی۔ مولویوں کو قطار میں کھڑا کیا

جائے گا' رافضی' خارجی' دوسرے انگوٹھے چومنے والے' غیر مقلد' دیو بندی' شیخ الحدیث سب قطار میں ہوں گے سرکاری' غیر سرکاری' سب کھڑے ہوں گے تو سوال ہو گا ماذا عمل فیما علم مولانا صاحب! لوگوں نے آپ کے ہاتھ چومے' آپ نے کتنا عمل کیا۔

لوگ علماء کی عزت کرتے ہیں' گھروں میں بٹھاتے ہیں' پلنگ بچھا دیا' یہ علماء کی عزت نہیں یہ انبیاء کے وارثوں کی عزت ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ کرسی کے پیچھے مر رہے ہیں' ہمیں تو کرسی روزانہ ملتی ہے ہم کرسی کو ہٹا کر مصلے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہم اس مفتی محمود کو مانتے ہیں جس نے وزارت کی کرسی کو ٹھوکر مار دی' کہا بھٹو! میں کرسی کو ٹھوکر مار سکتا ہوں اپنے مشن سے نہیں پھر سکتا۔ ہم اس کرسی کے شوقین نہیں ہیں۔ یہ بے وفا ہے۔ ایک بے وقوف نے کہہ دیا کہ میری کرسی کو ہلا کوئی نہیں سکتا' خدا نے کہا میں پکڑتا ہوں چھڑا کوئی نہیں سکتا۔ یہ کرسی ہل جاتی ہے' یہ کرسی مل جاتی ہے۔

میں کہتا ہوں کروڑوں کرسیاں اس مصلے سے کم ہیں۔ کرسی پر ایک لیڈر بن کر بیٹھتا ہے محمدؐ کے مصلے پر نبی کا وارث بن کر بیٹھتا ہے۔

مولویوں کے لئے خصوصی سوال

پانچواں سوال خاص طور پر مولویوں سے ہو گا' یہ بڑے بڑے جبے' قبے' زلفیں دراز' یہ بڑی بڑی عینکیں سب اکٹھی ہوں گی' یہ سب نوری' قصوری' خاکی سب اکٹھے ہوں گے' خدا پوچھے گا ماذا عملت بعد ما علمت مولویو! میں نے تمہیں علم دیا' تمہیں علماء کہا گیا۔ لوگوں نے تمہارے ہاتھ چومے' تمہارے سامنے دو زانو بیٹھے' تمہاری زیارتیں کیں۔ لوگوں نے برکت کے لئے اپنے گھروں میں تمہارے قدم رکھوائے' لوگوں نے آپ سے بیعت کی۔ لوگوں نے آپ کا احترام کیا کہ آپ انبیاء کے وارث ہیں مولویو! جو تمہیں علم ملا اس پر

عمل بھی کیا؟ جو قرآن و حدیث میں تھا' وہ بیان بھی کیا' مولوی صاحب تیرے گھر میں ٹی وی کیوں تھا' تیرے گھر میں بے پردگی کیوں تھی' مولوی تیری داڑھی سنت کے مطابق کیوں نہیں تھی' مولوی تو راتوں کو جاگ کر کیا سودے بازی کرتا رہا' مولوی تو نے ممبر پر حق کیوں نہیں کہا' مولوی تو نے قرآن و سنت کی تاویل کیوں کی' مولوی تو نے حق کیوں چھپایا۔ یہ پوچھا جائے گا۔ اگر عالم نبی کے معیار پر نہ اترا تو آواز آئے گی اس کو چوٹی اور پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دو۔

میں نے ابتداء میں آیت پڑھی تھی۔ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ کثرت مال نے ہمیں غافل کر دیا۔ دولت نے' سرمایہ کاری' بڑی بڑی زیب و زینت نے سونے کی ڈلیوں نے' پیسوں نے ہمیں غافل کر دیا۔

حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ' قبر کی زیارت کرو گے تو ہوش آجائے گی' قبر میں سونا کام آئے گا؟ (نہیں) بلڈنگ کام آئے گی؟ (نہیں) کارخانے کام آئیں گے؟ (نہیں) بڑی بڑی ڈگریاں کام آئیں گی؟ (نہیں)

قبر سے کہو کہ یہ گورنر ہے اس کو کچھ نہ کہنا' یہ صدر ہے اس کو چھوڑ دو' عہدہ کام نہیں آئے گا' مرنے کے بعد یہ نہیں کہیں گے کہ یہ صدر ہے بلکہ کہیں گے کہ یہ لاش ہے' مرنے کے بعد عہدے ختم' گورنری ختم' وزیر کی وزارت ختم' اسی دن دوسرا منتخب کر لیتے ہیں۔

میں ایسی چیز بتا رہا ہوں جو یہاں بھی کام آئے' قبر میں بھی کام آئے' یہاں بھی کامیاب' قبر میں بھی کامیاب' آخرت میں بھی کامیاب' وہ خدا رسول کی تابعداری ہے۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ میری اور آپ کی آخرت کامیاب فرمائے (آمین)

اقول قولی هذا واستغفر الله العظیم

عنوان

آخرت کی کہانی، انسان کی زبانی

از

خطیب العصر حضرت علامہ عبد الشکور دین پوریؒ

یہ مضمون ۱۹۸۶ء میں پہلی بار شائع ہوا

اب حضرت مولانا عبد الکریم ندیم صاحب کے شکریہ کے ساتھ

شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

آخرت کی کہانی

پیش لفظ

میری انتہائے نگارش یہی ہے
تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

لوگوں نے ہر چیز میں اختلاف کیا۔ اپنی اپنی رائے رکھی۔ نظریہ علیحدہ خیال جدا' راہ مختلف پر چلے۔ بلکہ ذات خدا میں بھی اتفاق نہ ہو سکا۔

دو خدا' یہودیوں نے تصور دیا۔ نصرانی تین خدا کے قائل ہوئے' ایران نے خیر و شر کے خدا منوائے' مشرکین عرب ۳۶۰ خدا کے قائل ہوئے' ہندوں ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کے پجاری نظر آتے ہیں۔ ہمہ اوست ہمہ ازوست کی تقسیم کی گئی۔ لا شریک خدا شریک خدا مشرک بن گئے۔

اسی طرح مذاہب میں تفریق' عقائد کا جھگڑا' تصور میں انتشار' نبوت میں اختلاف کیا۔ سچا نبی' جھوٹا نبی' ظلی نبی' بروزی نبی' اصلی نبی' نقلی نبی' ایک نبی' دو نبی' گھر گھر نبی' مدینہ نبی' اسلام' کفر' توحید' شرک' حق و باطل سچ جھوٹ کے پلیٹ فارم بن گئے۔

پھر عجیب تصورات دیئے۔ حاضر ناظر' عالم الغیب' نور و بشر عالم ماکان مایکون نبی' مختار کل' حیات النبی' ممات النبی' ایک طوفان کھڑا ہوا' استغفر اللہ۔

کتابیں تحریر ہونے لگیں' پلیٹ فارم بن گئے' مختلف جماعتیں نظر آنے لگیں۔ آپس میں مناظرے' مجادلے' مباہلے' مقابلے' مکالے' کفر کے فتوے' مسجد'

مدرسہ، کلمہ، اذان، ایمان، فرمان میں اختلاف ہوا۔ صحابہ کرام، آل رسول کے متعلق جدا جدا نظریات رکھے گئے۔ صرف موت ہے جس میں کسی مذہب، کسی فرقے کو اختلاف نہیں ہے۔ موحد، مشرک، مسلمان، کافر، امیر غریب، حسین و بدصورت، مرد عورت، عرب و عجم، مغرب و مشرق، صغیر و کبیر، حاکم و محکوم، عالم، جاہل، دوست، دشمن متفق ہیں کہ موت برحق ہے۔ یقیناً قبر کا مہمان ہو گا۔ جو دنیا میں آیا قبر کی طرف ایک دن جائے گا۔ تندرست، بیمار، خورد و کلاں، شاہ و گدا، عالم و جاہل سب اس دار فانی سے عالم بقا کو روانہ ہوں گے۔ ناتواں، پہلوان سب کوچ کریں گے

نہ آیا جو کہ باقی رہا
نہ ساغر رہا نہ ساقی رہا

اس لیے فکر آخرت، ذکر موت پر میں نے قلم اٹھایا کہ ہر انسان ایک حقیقت اور اٹل بے دل چیز کا تصور حقیقی رکھے۔ چند نصائح پند و موعظت کی حکایات بزرگان کے کلمات، سچے واقعات، موت کے حالات، قرآنی آیات، نبوی ارشادات کا مجموعہ تیار کیا۔ شاید و باید کوئی اہل دل اس سے نصیحت حاصل کرے اور آخرت کے لیے کوئی سامان ایمان ایقان، قرآن، نبی آخر الزمان کا فرمان بن جائے۔ اللہ اور اس کا رسول راضی ہو جائے، اللہ کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو خیر ہو جائے، سچی بات پر یقین کرے، قبر و حشر میں نجات ہو جائے۔

توفنی مسلما والحقنی بالصالحین
محمد عبدالشکور دین پوری

تذکرہ موت قرآن میں!

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

جو کوئی زمین میں ہے فنا ہونے والا ہے اور باقی رہے گی ذات تیرے رب کی بزرگی اور عظمت والی۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ كُلُّ شَيْئٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ

ہر جی کو موت چکھنی ہے۔ ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اس کی ذات۔

اَيْنَ مَاتَكُوْنُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ

جہاں کہیں بھی تم ہوئے موت تم کو آپکڑے گی۔ اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو۔

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

موت وحیات کو پیدا کیا۔ تاکہ جانچے تم میں کون اچھا کام کرتا ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ: تو کہہ میری نماز' میری قربانی' میرا جینا' میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهُ مُلٰقِيْكُمْ

ترجمہ: تو کہہ موت جس سے تم بھاگتے ہو۔ وہ ضرور تم کو ملنے والی ہے۔

تذکرہ موت پیغمبر کے فرمان میں

عن ابن عمر۔ اذا اصبحت فلا تنتظر المساء واذا امسیت فلا تنتظر الصباح وعد نفسک من الاموات (مشکوٰۃ)

ترجمہ: جب صبح کرے۔ پس انتظار شام کا نہ کر۔ جب شام

کرے۔ تو صبح کا انتظار مت کر اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر۔

اکثر واذکر ھاذم اللذات قیل وما ھاذم اللذات قال الموت۔ (مشکوۃ)

ترجمہ: لذتوں کو مٹانے والی کو اکثر یاد کیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ لذتوں کو مٹانے والی کیا ہے؟ فرمایا (موت)

من مات فقد قامت قیامتہ۔

ترجمہ: جو مر گیا اس کے لیے قیامت قائم ہو گئی۔ (ف) اس قیامت سے مراد قیامت صغریٰ ہے۔

ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ

ترجمہ: گھر والوں کے رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اگر رونے والے کی زبان سے خلاف شرع الفاظ سرزد ہوئے۔

اغتنم خمسًا قبل خمس شبابک قبل ھرمک و صحتک قبل سقمک و غناءک قبل فقرک و حیاتک قبل موتک و فراغک قبل شغلک

ترجمہ: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھ۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، تونگری کو تنگدستی سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے، فراغت کو مشغولیت سے پہلے.........

خلفائے راشدین اور تذکرہ موت

قول صدیق اکبرؓ

کل امرء مصبح فی اھلہ والموت ادنی من شراک نعلہ (بخاری)

ترجمہ: ہر فرد کو اپنے اہل میں صبح اچھی گزرنے کی دعا دی جاتی ہے۔ حالانکہ موت جوتی کے تسمہ سے زیادہ قریب ہوتی ہے۔

قول فاروق اعظمؓ

كفى بالموت واعظا يا عمر

ترجمہ: "عمر! واعظ کے طور پر موت ہی کافی ہے"۔

قول ذوالنورینؓ:۔

إنّ القبر أول منزل من منازل الآخرة

ترجمہ: "قبر آخرت کی پہلی منزل ہے"۔

قول علی مرتضیٰؓ:

موت سے بڑھ کر سچی اور امید سے بڑھ کر جھوٹی کوئی چیز نہیں ہے۔ موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔ جب نماز شروع فرماتے۔ لرزہ براندام ہو جاتے۔ فرماتے: ڈرتا ہوں۔ قبول ہوگی یا نہیں۔

قول ابو بکرؓ:۔

الظلمات خمس و السرج لها خمس، حب الدنيا ظلمة و السراج له التقوى و الذنب ظلمة و السراج له التوبة و القبر ظلمة و السراج لها لا اله الا الله محمد رسول الله و الآخرة ظلمة و السراج لها العمل الصالح و الصراط ظلمة و السراج له اليقين

ترجمہ: تاریکیاں اور اندھیریاں پانچ قسم کی ہوتی ہیں اور ان ظلمتوں کو دور کرنے کیلئے چراغ بھی پانچ قسم کے موجود ہیں۔ دنیا کی محبت تاریکی ہے۔ جس کا چراغ پرہیزگاری ہے۔ (2)۔ معصیت اور گناہ بھی ایک تاریکی ہے جس کا چراغ توبہ و رجوع الی اللہ ہے۔ (3)۔ گوشہ قبر بھی خانہ تیرہ و تار ہے۔ جس کا چراغ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ (4)۔ غفلت و خود فراموشی سے آخرت میں بھی تاریکی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ جس کا چراغ عمل صالح ہے۔ (5)۔ اور پل صراط بھی ظلمت ہی ہے۔ جس کا چراغ یقین و ایمان کامل ہے۔

والسراج لهاالیقین۔

قول علی مرتضیٰؓ:

ان من نعیم الدنیا یکفیک الاسلام نعمه وان من اشغال الدنیا یکفیک الطاعه شغلا و ان من العبرة یکفیک الموت عبرة

ترجمہ:۔ دنیا کی نعمتوں میں سے تجھے نعمت اسلام کافی ہے۔ دنیا کی مشغولیتوں میں سے تجھے مشغولی عبادت کافی ہے۔ دنیا کی عبرتوں میں سے تجھے عبرت موت کافی ہے۔

موت کیا ہے؟

زندگی اور موت کی کشمکش ابتدا سے چلی آ رہی ہے۔ زندگی نے دعویٰ کیا کہ اس دنیا میں ہمیشہ رہوں گی۔ موت نے اس کو باطل کر کے دکھا دیا۔

کش مکش ہوتی رہی دن رات مرگ و زیست میں
انتہا میں موت جیتی اور ہاری زندگی

زندگی میں انسان نے مکان بنایا' کارخانے بنائے۔ دکان بنائی۔ ملیں لگائیں' باغات لگائے' کوٹھیاں ایئر کنڈیشنڈ تیار کیں' محل بنائے' آرائش و زیبائش کے سامان تیار کیے۔ بناوٹ سجاوٹ سج دھج دکھلایا۔ قلعے تیار کیے اور حفاظتی جنگلے لگائے۔ مگر جب موت نے ڈیرا ڈالا۔ اجاڑ کے رکھ دیا' رہنے والے مکین چلے گئے۔ گاہک آئے دکاندار روانہ ہو چکا تھا۔ بیوی تھی' مگر بیوہ تھی۔ بچے تھے مگر بے سہارا۔ ہنستے ہوئے گھر غمزدہ ہو گئے۔ خوشی غمی میں تبدیل ہو گئی۔ آبادی بربادی میں تبدیل ہو گئی۔ خانہ سرسبز و شاداب' خراب ہو گیا۔ اللہ اللہ کتنا ہولناک منظر ہے۔ نومولود چیخ رہا ہے' مگر دودھ پلانے والی شفیق ماں دنیا سے چل بسی۔

حکایت حضرت ابن منبہؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ملک الموت ایک بہت بڑے جابر ظالم کی روح قبض کر کے جا رہے تھے۔ فرشتوں نے ان سے پوچھا۔ کہ تم نے ہمیشہ جانیں قبض کیں۔ کبھی کسی پر رحم بھی آیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے سب سے زیادہ ترس اس عورت پر آیا۔ جو جنگل میں بالکل تنہا تھی۔ جونہی اس کا بچہ پیدا ہوا' مجھے اس عورت کی جان قبض کرنے کا حکم ہوا۔ مجھے اس بچہ کی تنہائی پر بڑا ترس آیا کہ جنگل میں جہاں کوئی دوسرا نہیں ہے' اس بچے کا کیا بنے گا؟ فرشتوں نے کہا' یہ ظالم جس کی روح تم لے جا رہے ہو۔ وہی بچہ ہے۔ ملک الموت حیران ہو گئے۔ کہنے لگے' مولیٰ تو پاک ہے بڑا مہربان ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے برعکس دودھ بہہ رہا ہے' مگر پینے والا قبر کے اندر چلا گیا۔ ہاں ہاں شاہوں کے محلات مضبوط تھے۔ قلعے موجود ہیں۔ مگر اب وہ کھنڈر ہیں۔ خالی ہیں۔ یادگار ہیں۔ آثار قدیمہ ہیں۔ عبرت گاہ ہیں۔ تخت ہے تخت نشین نظر نہیں آتا۔ آرام کرسیاں موجود ہیں مگر کرسی نشین مفقود۔ گاؤ تکیے رہ گئے۔ مگر ٹیک لگا کر آرام کرنے والے چلے گئے۔ اس جہان فانی میں بڑے بڑے لوگ آئے' بدکار آئے' باوقار آئے' انبیاء اولیاء صلحاء' اتقیاء' امراء' عقلا' فصحاء' بلغاء آئے' طاقتور بہادر پہلوان آئے' نوجوان آئے' بادشاہ آئے' وزیر آئے' حسین آئے' نازنین مہ جبین آئے' سپہ سالار آئے' شہسوار آئے' سردار آئے' مالدار آئے' نیکو کار آئے' بدکار آئے' پدمہا' کروڑہا' لکھو کھہ ہزارہا آئے' تندرست آئے' لاچار آئے' مگر سب چند دنوں کے مہمان تھے۔ کیسے ہی ذی شان تھے۔ بہادر تھے' پہلوان تھے' موت نے کسی کو نہیں چھوڑا۔ مغرور کا غرور توڑا' دولت میں قارون' تکبر میں فرعون' ظلم میں ہلاکو' شہ زوری میں رستم' خوبصورتی میں یوسفؑ' صبر میں ایوبؑ' درازی عمر میں نوحؑ' جلالی میں موسیٰؑ' عشق میں مجنوں' عدالت میں عمرؓ' صداقت میں صدیقؓ' سخاوت میں عثمانؓ' شجاعت میں علیؓ' شہادت میں حمزہؓ و حسینؓ' فصاحت میں سحبان' عدل و انصاف میں نوشیرواں حکمت میں لقمان' جود میں حاتم' موسیقی میں تان سین' شاعری میں انوری' سعدی' حافظ جامی' فردوسی' اقبالؒ خاموشی میں زکریاؑ گریہ میں یعقوبؑ' رضاجوئی میں ابراہیمؑ' ادب

میں اسماعیلؑ ، ذہانت میں فیضی ، حکومت میں سلیمانؑ ، فلسفہ میں غزالی ، تفسیر میں محمود آلوسیؒ ، حدیث میں بخاریؒ ، دعوت میں نوحؑ ، خونریزی میں چنگیز خاں ، فقہ میں امام ابو حنیفہؒ ، خوش الحانی میں داؤدؑ ، سیاحت میں ابن بطوطہ ، فتح میں سکندر اعظم ، شہادت و صبر میں امام حسینؓ ، خلق و رافت میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، تصنیف و وعظ میں مولانا اشرف علی تھانوی ، تبلیغ میں مولانا الیاسؒ ، سیاست میں مولانا عبید اللہ سندھیؒ ، میدان خطابت میں حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مجاہدہ میں حسین احمد مدنیؒ۔

عورتیں:۔ حیاء میں مریمؑ ، امتحان میں کامیاب ہاجرہ ، ایمان میں بنیان مرصوص آسیہؓ ، وفا میں خدیجہؓ ، علم میں صدیقہؓ ، صبر میں سمیہؓ ، سخاوت میں زبیدہ ، عفت میں فاطمہؓ ، حدیث میں رفاعیہ ، مگر یہ بھی قبر کی مہمان بن گئیں۔

تھیں عظیم ہستیاں ، مگر خالی کر گئیں بستیاں
نہ آیا جو کہ باقی رہا نہ ساغر رہا نہ ساقی رہا

بی بی عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا:

لو کانت الدنیا تدوم لواحد
لکان رسول الله فیہا مخلدا

فارسی میں کسی نے کیا عجیب کہا

اگر کس در جہاں پائندہ بودے
ابو القاسم محمد زندہ بودے

انسان کیسا احمق بے وقوف ہے۔ کیوں نہ ہو۔ مگر اسے موت کا یقین ہے۔ موت کا سیاہ بادل ہر وقت سر پر منڈلا رہا ہے۔ جہاں موجود ہو ، جس جگہ ہو ، ایک دن موت کے پنجہ میں گرفتار ہو گا۔ کون ہے جو دعویٰ کرے کہ یہ چیز میری ہے۔ مگر ایک موت ہے۔ جو دعویٰ کر سکتی ہے کہ یہ میرا ہے۔ آنے کا ایک راستہ ہے۔ مگر جانے کے ہزار راستے ہیں۔ دنیا کی زندگی موت پر موقوف ہے۔

رہ مرگ سے کیوں ڈراتے ہیں لوگ

بہت اس طرف کو تو جاتے ہیں لوگ

ہم موت کو بھول جائیں۔ مگر موت نے ہمیں نہیں بھلایا' آئے گی' ضرور آئے گی۔ یہ شکایت ہی غلط ہے کہ موت اچانک آتی ہے۔ پہلے مطلع نہیں کرتی۔ ہم روزانہ اپنی آنکھوں سے بچے' جوان' بوڑھے اور نوجوان مرتے دیکھتے ہیں۔ ہر شخص جانتا ہے کہ مرنے کا وقت مقرر ہے۔

سبق آموز واقعہ

قدیم بادشاہوں میں رواج تھا کہ ایک افسران کو ہر صبح و شام موت یاد دلایا کرتا تھا۔ جب شاہجہان کی تاج پوشی ہو رہی تھی۔ راگ رنگ' ناچ گانے' راجے مہاراجے' خوبصورت لونڈیاں' سپاہ و لشکر سب موجود تھے' خزانے لٹائے جا رہے تھے' اہل اللہ دعا کر رہے تھے۔ فقرا' گدا' مداح سرائی میں مصروف تھے۔ شعراء قصیدے لکھ رہے تھے۔ انتظام و اہتمام دربار عام صبح و شام جاری تھا۔ مرصع مزین' شاندار چمکدار موتیوں والا تاج سر پر تھا۔ آفرین مبارکبادی کے پیغامات اطلاعات' لگاتار مل رہے تھے۔ خوشی و مسرت و شادمانی میں ہر شخص باغ و بہار تھا۔ اچانک ایک فقیر نے بلند آواز سے کہا۔ بادشاہ سلامت! اتنی خوشی کا اظہار کرو۔ جتنی خوشی رہ سکے۔ کل یہ تاج اتارا جائے گا۔ یہ شاہی ختم ہو جائے گی۔ یہ عیش و عشرت سب کافور ہو جائے گی۔ جو عزت دے سکتا ہے۔ ذلت بھی دے سکتا ہے۔ شاہی دینے والا تباہی بھی کر سکتا ہے۔ تاج دینے والا اتار بھی سکتا ہے۔ ہزاروں میں رونق افروز ہونے والا کل تنگ و تاریک قبر میں جائے گا۔ شاہجہان کا چہرہ یکایک فق ہو گیا۔ گردن جھک گئی۔ آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ دماغ چکرا گیا۔ وجود کانپنے لگا۔ فوراً تخت سے اتر کر مٹی پر سر رکھا۔ عاجزی و انکساری سے روتے ہوئے عرض کیا۔ کہ مالک زمین و آسمان' اے حقیقی شاہجہان' رب دو جہان' اے رحیم و رحمان' اے وارث کون و مکان' میں کمترین انسان شاہجہان پانی کا قطرہ لاشی محض محتاج فقیر ناتواں بندہ حقیر ہوں۔ اے اللہ! ذلت سے بچانا۔ حکومت تیری ہے۔ میں تیرا محکوم ہوں۔ میں عاجز

تو قوی۔ میں انسان تو عالی شان۔ میں فقیر تو مدبر' میں فانی تو باقی' مجھے ناز نہیں نیاز ہے۔ تو ہی شرافت دے۔ قوم کی خدمت دے۔ بادشاہ کی اس مسکینی' ناتوانی' بے چینی' بیقراری' اضطراری کو دیکھ کر پورے دربار میں سناٹا چھا گیا۔ تمام خوشیاں' عیش و عشرت فکر آخرت میں تبدیل ہو گئیں۔ ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ تمام پروگرام موقوف' اذھان ماؤف۔

نے ترسی ازاں روزے کہ درگورت فرو آرند
عزیزاں جملہ باز آیند تو تنہا درلحد مانی

حکایت

ایک بیوہ عورت کا اکلوتا بیٹا فوت ہو گیا۔ بیچاری ماتا کی ماری دربدر پھرتی رہی کہ میرے بچے کا علاج کرو۔ اسے یقین نہ آیا کہ واقعی میرا بیٹا مر گیا ہے۔ لوگوں نے سمجھایا۔ بتایا کفن اٹھا کر دکھایا۔ کہ تیرا بچہ موت کی آغوش میں چلا گیا۔ پھر بھی اس ماتا' غمزدہ ماں کو یقین نہ آیا۔ ایک ولی اللہ کے پاس گئی۔ پوچھا میرا بچہ زندہ ہے۔ یا مردہ۔ اگر مردہ ہے تو زندہ کر دو۔ اہل اللہ نے کہا۔ کہ مردہ کو زندہ کرنا رب العالمین کا کام ہے۔ اچھا میں زندہ کروں گا۔ بشرطیکہ ایسے گھر سے پانی کا گھڑا بھر کر لا دے۔ جہاں کوئی بھی نہ مرا ہو۔ اس نے تمام شہر چھان مارا۔ کالونی اور محلوں میں پھری۔ جھونپڑی خیمہ تک پھری۔ مگر سب نے جواب دیا۔ کہ ہر گھر سے جنازہ اٹھا ہے۔ بلکہ زندہ کم ہیں مرے بہت ہیں۔ وہ عورت واپس آئی۔ اسے یقین ہو گیا۔ کہ لڑکا واقعی مر چکا ہے۔ یہ فقط میرے ساتھ نہیں ہوا۔ بلکہ اوروں کے ساتھ یہی صدمہ ہوا ہے۔ پس صبر کے سوا چارہ نہیں۔

حکایت

ہارون الرشید کا شہزادہ مگر نہ دولت کا دلدادہ' نہ شاہی محلات میں رہنے پر آمادہ' نہایت سادہ' مسکینی فقیری اختیار کی۔ بیابانوں ویرانوں میں پھرتا رہا۔ بادشاہ نے کئی بار

قاصد بھیجے۔ بیٹا گھر آؤ۔ نعمتیں ہیں' لطف ہے' خزانے ہیں' دولت ہے' عیش ہے' آرام ہے' محل ہے' نوکر ہیں' باندیاں ہیں' تیرے ہر اشارے پر ہر چیز میسر ہو سکتی ہے۔ بیٹے نے کہا۔ والد محترم! یہ سب بے کار ہے آخر فنا ہے۔ دنیا بے وفا ہے۔ آخرت کے مقابلے میں ہیچ ہے۔ دنیا قارون کا ورثہ ہے۔ اور دین محمد ﷺ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ ہے۔

میری نگاہ قرآن کی اس آیت پر ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ

ترجمہ:۔ فرمایئے۔ سامان دنیا بہت تھوڑا ہے۔

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَّأَبْقَىٰ

ترجمہ:۔ آخرت اچھی ہے اور باقی ہے۔

ایک دن شہزادے کی موت کا وقت قریب آیا۔ صحرا میں کسمپرسی میں مسکینی میں جان جان آفرین کے سپرد کرنے سے پہلے زمین پر یہ اشعار تحریر کر کے ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گیا۔ اشعار نوشتہ بر زمین یہ تھے۔

یاصاحبی لا تغرر بتنعمی
فالعمر ینفدو والنعیم یزول
اذا حملت الی القبور جنازہ
فا علم بانک بعدھا محمول

ترجمہ:۔ اے دوست دولت پر غرہ نہ ہو۔ یہ مال بھی ختم ہو گا اور عمر بھی' جب قبرستان کی طرف جنازہ اٹھا کر لے جائے تو یقین کرنا۔ کہ اس کے بعد تیری باری بھی آئے گی۔ ہارون الرشید کو اطلاع ملی کہ تیرا فرزند ارجمند فلاں جنگل میں فقیری لباس اینٹ سرہانے' نہ پلنگ نہ غالیچے وہ نازنین نازک بدن زیب چمن بے وطن بے گور و کفن مسکینی انداز میں دنیا سے بے نیاز ابدی نیند سو رہا ہے۔

بادشاہ نے جب یہ سنا۔ تو محبت و شفقت پدری نے جوش مارا۔ چیخیں نکل گئیں۔ بے اختیار رو پڑا۔ فوراً عزیز بیٹے کے سرہانے پہنچا۔ پیشانی چوم کر کہا۔ مبارک ہو۔ بیٹا تو نے فقیری کو امیری پر ترجیح دی۔ آج تو رسول اللہ ؐ کی گود میں جا

گیا۔ زندگی سادہ 'سوت اعلیٰ 'مگر تیری جدائی کا داغ ہمیشہ سینے میں رہے گا۔

تواضع زگردن فرازاں نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست!

سیٹھ جی کو فکر تھی اک اک کے دس کیجئے
آیا ملک الموت بولا جان واپس کیجئے

ہارون الرشید متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا' یقین ہو گیا کہ دنیا فانی ہے۔ آخرت باقی ہے۔ اس کے بعد علماء کی محبت اختیار کی۔

خود ہارون الرشید کی بھی یہ مشہور بات ہے کہ نصیحت کے سننے پر بہت رویا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حج کو جا رہے تھے۔ تو سعدوں مجنوں راستہ میں سامنے آ گئے۔ چند شعر پڑھے۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ مان لیا کہ تم ساری دنیا کے بادشاہ بن گئے ہو۔ لیکن کیا آخر موت نہ آئے گی؟ دنیا کو اپنے دشمنوں پر چھوڑ دو۔ جو دنیا آج تمہیں خوب ہنسا رہی ہے۔ یہ کل کو تمہیں خوب رلائے گی۔ یہ اشعار سن کر ہارون الرشید نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر گئے۔ اتنے طویل عرصہ تک بے ہوش رہے کہ تین نمازیں قضا ہو گئیں۔

حکایت

بہلول مجذوبؒ ہارون الرشید کے زمانے میں ایک مجذوب صفت بزرگ تھے۔ ہارون الرشید ان کی باتوں سے ظرافت کے مزے لیا کرتے تھے۔ کبھی کبھی جذب کے عالم میں وہ پتے کی باتیں بھی کہہ جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بہلول مجذوبؒ ہارون الرشید کے پاس پہنچے۔ ہارون الرشید نے ایک چھڑی اٹھا کر دی۔ مزاحاً کہا کہ بہلول' یہ چھڑی تمہیں دے رہا ہوں۔ جو شخص تمہیں اپنے سے زیادہ بے وقوف نظر آئے اسے دے دینا۔ بہلول مجذوبؒ نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ چھڑی لے کر رکھ لی۔ اور واپس چلے آئے۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ شاید ہارون الرشید بھی بھول گئے ہوں گے۔ عرصہ کے بعد ہارون الرشید کو سخت بیماری لاحق ہو گئی۔

بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ اطبا نے جواب دے دیا۔ بہلول مجذوب" عیادت کے لیے پہنچے اور سلام کے بعد پوچھا۔ امیر المومنین کیا حال ہے؟ امیر المومنین نے کہا حال پوچھتے ہو بہلول؟ بڑا لمبا سفر درپیش ہے۔ کہاں کا سفر؟ جواب دیا۔ آخرت کا۔ بہلول" نے سادگی سے پوچھا۔ واپسی کب ہوگی؟ جواب دیا! بہلول" ا تم بھی عجیب آدمی ہو۔ بھلا آخرت کے سفر سے بھی کوئی واپس ہوا ہے۔ بہلول" نے تعجب سے کہا۔ اچھا آپ واپس نہیں آئیں گے۔ تو آپ نے کتنے حفاظتی دستے آگے روانہ کئے اور ساتھ ساتھ کون جائے گا؟ جواب دیا۔ آخرت کے سفر میں کوئی ساتھ نہیں جایا کرتا۔ خالی ہاتھ جارہا ہوں۔ بہلول مجذوب" بولا۔ اچھا اتنا لمبا سفر کوئی معین ومددگار نہیں۔ پھر تو لیجئے ہارون الرشید کی چھڑی بغل سے نکال کر کہا۔ یہ امانت واپس ہے۔ مجھے آپ کے سوا کوئی انسان اپنے سے زیادہ بے وقوف نہیں مل سکا۔ آپ جب کبھی چھوٹے سفر پر جاتے تھے۔ تو ہفتوں پہلے اس کی تیاریاں ہوتی تھیں۔ حفاظتی دستے آگے چلتے تھے۔ حشم وخدم کے ساتھ لشکر ہمرکاب ہوتے تھے۔ اتنے لمبے سفر میں جس میں واپسی بھی ناممکن ہے۔ آپ نے تیاری نہیں کی۔ ہارون الرشید نے یہ سنا تو رو پڑے اور کہا۔ بہلول" ہم تجھے دیوانہ سمجھا کرتے تھے۔ مگر آج پتہ چلا۔ کہ تمہارے جیسا کوئی فرزانہ نہیں۔

حکایت

ایک اہل اللہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا۔ تو وصیت کی کہ میرے کفن پر یہ اشعار لکھ دیں۔ شاید میری نجات ہو جائے۔ یہ اشعار کفن پر لکھ دیئے گئے۔

یا رب تیری رحمت کا امیدوار آیا ہوں
منہ ڈھانپے کفن سے شرمسار آیا ہوں
چلنے نہ دیا بارگناہ نے مجھ کو پیدل
اس لیے کندھوں پر سوار آیا ہوں

کسی نے خواب میں دیکھا۔ پوچھا۔ کیا حال ہے۔ فرمایا فضل ذوالجلال ہے۔ ان اشعار کی وجہ سے رحمت رب غفار کو جوش آیا۔ معاف فرمایا۔ قبر باغ جنت ہو گئی۔ الحمدللہ۔

ارشاد حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علیؓ جب قبرستان سے گزرتے یہ مقولہ دہراتے اور آنسو بہاتے یوں فرماتے:۔

(۱) یا اھل القبور اموالکم قسمت
اے قبروالوں تمہارا مال سب تقسیم ہو گیا۔
(۲) ودیارکم سکنت۔ تمہارے گھروں میں اور لوگ آباد ہو گئے
(۳) ونساء کم زوجت۔ تمہاری بیوی نے اور خاوند کر لیے
(۴) واولاد کم حرمت
تمہاری اولاد تمہاری شفقت سے محروم ہو گئی۔

بیماری:۔ کثرت مال کی ہوس۔
علاج:۔ قبور کی زیارت۔

فرماتے ہیں۔ کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو کان میں اذان و تکبیر دی جاتی ہے۔

یہ حقیقتاً موت کا اعلان ہے کہ فانی جہان ہے۔

اذان الناس حین اطفل یاتی
و تاخیر الصلوۃ الی الوفاۃ
یشیر بان عمر المرء شیئی
کما بین الاذان الی الصلوۃ

بچے کی پیدائش پر اذان دینا اور نماز کو وفات تک موخر کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آدمی کی عمر بس اتنی ہی ہے' جتنا اذان اور نماز کے درمیان وقفہ ہوتا ہے۔

آتے ہوئے اذان ہوئی جاتے ہوئے نماز
اتنی قلیل مدت میں آئے چلے گئے

قسمت ازیں جہاں ترا یک کفن است
آں ہم بگماں است بری یا نہ بری
اے دل تو دریں جہاں چرابے خبری
روز و شب طالب سیم و زری
جائے گر یہ است ایں جہاں دروے مخند
چشم عبرت بکشا و لب ببند

حکایت

ایک شخص کی اکلوتی بیٹی جس کی شادی قریب تھی۔ تمام سامان جہیز مہیا کیا۔ عین شادی کے دن ملک الموت نے ڈیرا ڈالا اور بچی داغ مفارقت دے گئی۔ بارات آئی۔ مگر دلہن نہ تھی۔ حلوہ تیار کیا۔ مگر کھانے والی نہ تھی جو مبارکباد دینے آئے شریک موت ہوئے۔ انہیں دور سے کہا گیا۔ کہ آج شادی نہیں بربادی ہے۔ خوشی نہیں غمی ہے۔ مبارک دن نہیں منحوس دن ہے۔ جہیز پر نگاہ پڑی۔ باپ بے اختیار کہہ اٹھا۔

نہ آیا یاد اسے آرام اس نامرادی میں
کفن دینا تمہیں بھولے تھے ہم سامان شادی میں

کیا اس لیے تقدیر نے چنوائے تھے تنکے
بن جائے نشیمن تو کوئی آگ لگا دے

پھول تو کچھ دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے۔

حکایت

حضرت باقی باللہ ولی اللہ عالم باعمل 'کامل و اکمل 'صالح بے بدل تھے۔ ان کا جنازہ رکھا ہوا تھا۔ ایک عقیدت مند دور سے آیا۔ چہرے سے کفن اٹھا کر زیارت کی۔ رو رو کر یہ فرمایا۔ سب کو تڑپایا۔

سرو سیمنا بصحرا میروی سخت بے مہری کہ بے ما میروی

اے تماشاگاہ عالم روئے تو تو کجا بہر تماشا میروی

جس نے یہ اشعار سنے۔ اس سے ضبط نہ ہو سکا۔ مگر کون دم مارے۔

حکایت

ایک منصف کا جنازہ جا رہا تھا۔ پوچھا کون ہے؟ جواب ملا جج ہے۔ جو لوگوں کے فیصلے کرتے تھے۔ آج ان کے خلاف فیصلہ ہو گیا۔ اٹل فیصلہ کوئی اپیل نہ دلیل سنی جائے گی۔

آج دنیا کی کچہری سے سدھارے منصف
ملک الموت کی ڈگری ہوئی ہارے منصف

حکایت

حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں ملک الموت آدمی کی صورت بن کر

حاضر ہوا۔ ایک وزیر حضرت کے پاس بیٹھا تھا۔ ملک الموت نے کئی بار وزیر کو دیکھا۔ جب ملک الموت چلے گئے۔ وزیر نے پوچھا۔ حضرت یہ کون تھا؟ فرمایا۔ عزرائیل۔ وزیر نے کہا۔ اس کے بار بار دیکھنے سے خوف پیدا ہوا۔ ابھی ہوا کو حکم دو کہ مجھے اپنے وطن بوماس جزیرہ میں پہنچا دے۔ حضرت سلیمان نے حکم دیا آن کی آن میں خدا کی شان وزیر باتدبیر وطن پہنچا۔ ابھی گھر کی دہلیز پر قدم رکھا تھا۔ ملک الموت نے جان قبض کر لی۔ دوسری ملاقات میں سلیمان کے دریافت فرمانے پر ملک الموت نے جواب دیا: میں حیران تھا کہ مجھے حکم ہوا کہ اس وزیر کی جان جزیرہ بوماس میں قبض کرنی ہے اور یہ یہاں آپ کے پاس تھا۔ مگر حکم پورا ہو گیا۔

دو چیز آدمی راستانند بزور
یکے آب و دانہ دگر خام گور

مثل مشہور ہے۔ "پہنچی وہاں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔"

حکایت

ایک ہرن کی دائیں آنکھ ضائع ہو گئی۔ ہمیشہ دریا کے کنارے رہتا تھا۔ ضائع شدہ آنکھ دریا کی طرف کر کے چلتا تھا۔ تاکہ خطرہ نہ رہے۔ اچانک کوئی شکاری کشتی میں جا رہا تھا۔ اس نے گولی ماری۔ ہرن کا کام تمام کر دیا۔ یاد رکھو' زندگی آفت میں ہر وقت گھری ہے۔ کسی حالت میں بچنا محال ہے۔

نہ پوچھو میری انتہا موت ہے۔
وہ مجرم ہوں جس کی سزا موت ہے

حکایت

ملکہ الزبتھ اول نے کہا تھا۔ جبکہ موت میں گھری ہوئی تھی۔ کہ مجھے کوئی ڈاکٹر موت کے منہ سے بچائے۔ ایک منٹ کی قیمت ایک لاکھ روپیہ دوں گی۔ ڈاکٹر بے بس تھے۔ کوئی بھی نہ بچا سکا۔ سب ہار گئے۔ اسی دن چل بسی۔

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
نہ اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے
تخت آرا تھا جو کل وہ آج زیر خاک ہے
عالم فانی کا منظر کتنا عبرتناک ہے۔

حکایت

حضرت حسن بصریؒ جواہرات کی تجارت کیا کرتے تھے پھرتے پھراتے روم پہنچے۔ کیا دیکھا کہ وزرا کی بیگمات' لونڈیاں فوج سب کہیں جا رہے ہیں۔ پوچھا کیا آج جشن ہے یا بے وطن ہو کر جا رہے ہو؟ وزیر نے کہا۔ ہمارے ساتھ چلو۔ ایک جنگل میں پہنچے۔ وہاں ایک خیمہ ایستادہ ہے۔ نہایت شاندار خیمہ۔ پہلے لشکر مسلح نے طواف کیا اور روتے رہے' پھر حکماء فلاسفروں نے' پھر لونڈیوں نے پھر شاہی بیگمات نے' پھر وزیروں نے' آخر میں بادشاہ نے طواف کیا۔ اندر گیا۔ بصد رنج و ملال یاس و حسرت پریشان روتا ہوا سر جھکائے باہر نکلا۔ کچھ آہستہ آہستہ بادشاہ کہتا رہا۔ حسن بصریؒ نے ماجرا پوچھا۔ کہ کیا ہے؟ وزیر نے کہا۔ یہ نوجوان لڑکا بادشاہ کا فوت ہو گیا ہے۔ ہر سال پورا لشکر یونہی معہ بادشاہ اس کی قبر پر آتے ہیں اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ بے نیاز کے قبضہ میں یہ فرزند ہے؟ اے عزیز بچہ۔ اگر میرے اختیار میں ذرہ برابر زندہ کرنے کا امکان ہوتا تو ہم سعی بلیغ کرتے سب مال' ملک اور دولت نثار کر دیتے کہ تیری ایک بار ملاقات ہو جاتی۔ مگر ہم ہار گئے۔ ہماری طاقت ہیچ ہے۔ تو ایسی ذات کے قبضہ میں ہے جو بے نیاز ہے۔

حضرت حسن بصریؒ پر اتنا اثر ہوا۔ کہ سب کاروبار چھوڑ کر بصرہ واپس آئے اور تمام جواہرات فی سبیل اللہ غربا میں تقسیم کر دیئے۔ دنیا ترک کر دی اور گوشہ نشین ہو گئے۔ ستر سال اللہ اللہ میں گزارے۔ ولی کامل بن کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (فاعتبروا یا اولی الابصار)

حکایت حضرت بہلولؒ نے گھر میں قبر کھدوا رکھی تھی۔ روزانہ صبح و شام اس میں جا کر سو جاتے۔ روتے اور فرماتے۔ یہ تیرا اصل گھر ہے بہلولؒ یہ بھی ملے گا یا نہیں۔ موت یاد کر، آخرت پر نظر رکھ!

حکایت

ایک ولی کامل نے آبادی چھوڑ کر قبرستان میں ڈیرہ لگایا۔ لوگوں نے پوچھا حضرت آبادی میں چلو وہاں انسان آباد ہیں، چہل پہل ہے، آمد و رفت ہے، ماحول ہے، گھر بار ہے، رہن سہن ہے، اہل و عیال ہے، دھن و دولت اور مال ہے۔ ولی نے فرمایا۔ دیکھتے نہیں کہ ہر شہر والا اک اک ہو کر یہاں پہنچ رہا ہے۔ وہاں نہ رہوں جہاں ہمیشہ رہنا ہو گا۔

زندگی ہے کشمکش، موت ہے کامل سکوت
شہر میں ہے شور و غوغا، مقبرہ خاموش ہے

فرمایا۔ شہر میں لوگ دھکے دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہٹ جا، رستہ دے، اندھا ہے، یہ کرو، وہ کرو، کون ہے، کیوں آئے، کیا کام کرتے ہیں، کہاں رہتے ہو، مگر یہاں ایسے لوگ ہیں۔ جو رنج و تکلیف نہیں پہنچاتے۔ سوئے تو اٹھے نہیں۔ ایسے چپ ہیں کہ بولتے نہیں، گم ہوئے تو نظر نہ آئے، قبر کی مٹی میں گئے تو کپڑے نہیں بدلے، جنگل میں گئے تو گھر واپس نہ آئے، بس دوستو! مجھے یہی جگہ، یہی ماحول اور یہی دوست پسند ہیں۔

حکایت

حضرت نوحؑ سے عزرائیل نے پوچھا۔ آپ کی عمر تمام پیغمبروں سے زیادہ ہوئی ہے۔ یعنی ۹۵۰ سال۔ آپ نے دنیا کو کیسے پایا۔ کچھ یاد بھی ہے کہ دنیا میں کتنی مدت قیام فرمایا۔ فرمایا ایک مکان کے دو دروازے ہیں۔ ایک سے داخل ہوا۔ دوسرے سے نکل آیا۔ بس اتنا یاد ہے۔

اے انسان! ایسی زندگی گزار کہ جب تو دنیا سے رخصت ہو تو تیرے محاسن بیان کریں۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں ۔

یاد داری بوقت زادنِ تو
ہمہ خنداں بودند تو گریاں

ہم چناں زی بوقت مُردنِ تو
ہمہ گریاں بودند تو خنداں

یعنی اے انسان! جب تو پیدا ہوا' تو روتا ہوا آیا تیرے ماں باپ دوست و احباب تیرے پیدا ہونے کے وقت خوشی منا رہے تھے۔ اب دنیا میں ایسی زندگی گزار کہ لوگ تیرے فراق میں اشکبار ہوں اور تو ہنستا ہوا اس جہان فانی سے رخصت ہو۔ حدیث قدسی بھی ہے۔

انا عند ظن عبدی بی

ترجمہ:۔ بندہ جیسے گمان کرے گا ویسے اللہ کو پائے گا۔

اگر روتا ہوا آئے تو ہنستا ہوا جائے۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

نشان مرد مومن باتو گویم
چوں مرگ آمد تبسم برلب اوست

حدیث نبویؐ ہے:۔

علی ما تموتون تحشرون

ترجمہ:۔ جس حالت میں موت آئے گی۔ اسی حالت میں اٹھو گے۔

انما الاعمال بالنیات والعبرۃ بالخواتیم

ترجمہ:۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ خاتمہ بالخیر ہے تو خیر۔ ورنہ خیر کہاں۔

فاروق اعظمؓ والی دعا یاد کرو۔ فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ

مَوْتَنَا فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِکَ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جس کا خاتمہ کلمہ پر ہوا بچ گیا۔ کامیاب ہو گیا۔ ناجی بامراد ہے۔ جہنم سے آزاد ہے' آباد ہے' شاد ہے' ورنہ برباد ہے' ناشاد ہے' نامراد ہے۔ ؎

میں نے پوچھا جو زندگی کیا ہے؟
ہاتھ سے گر کر جام ٹوٹ گیا

دنیا کی عجیب کیفیت ہے۔ کوئی آ رہا ہے کوئی جا رہا ہے' کوئی شاداں ہے' کوئی پریشان ہے' کسی کے لیے حیات' کسی کے لیے موت ہے۔ کسی کا شاندار مکان ہے' کوئی قبر کا مہمان ہے۔ کوئی مسرور ہے۔ کوئی رنجور ہے۔ اے انسان چار روزہ زندگی پر غرہ نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے

حشر تک زیر زمین دو روز بالائے زمیں
دنیا میں تعمیر کی حاجت نہیں
زندگی ہے علامت مرگ کی اے غافلو
اور کچھ اس خواب کی تعبیر کی حاجت نہیں

ہر آن ہر وقت ہر لمحہ یہ اعلان ہو رہا ہے:

اے بے خبر حیات کا کیا اعتبار ہے
ہر وقت موت سر پر بشر کے سوار ہے

کسی کو موت کا علم نہیں' کب' کہاں اور کیسے آئے گی۔ ؎

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں
غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

روزانہ فرشتہ اللہ کی طرف سے پکار پکار کر ندا کرتا ہے۔

الا یا ساکن القصر المعلی

ستدفن عن قریب فی التراب

خبردار اے محلات میں رہنے والا عنقریب مٹی میں دفن ہوگا۔

له ملک ینادی کل یوم

لدو للموت وابنوا للخراب

ہر روز فرشتہ اعلان کرتا ہے۔ تو بچے مریں گے اور تعمیرات خراب و تباہ ہوں گی۔

اے غافل۔ تو ہنس رہا ہے۔ تیرا کفن تیار ہو چکا ہے۔ تیری قبر اندھیرے میں ہے۔

حکایت

حضرت وہب ابن منبہ فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ تھا' جس کا ارادہ اپنی مملکت کی زمین کی سیر اور حال دیکھنے کا ہوا۔ اس نے شاہانہ جوڑا منگایا۔ ایک جوڑا لایا گیا۔ وہ پسند نہ آیا۔ دوسرا منگایا وہ بھی پسند نہ آیا۔ غرض بار بار رد کرنے کے بعد نہایت پسندیدہ جوڑا پہن کر سواری منگائی گئی۔ ایک عمدہ گھوڑا لایا گیا۔ پسند نہ آیا۔ اس کو واپس کر دیا۔ دوسرا منگایا وہ بھی پسند نہ آیا۔ غرض سارے گھوڑے منگائے گئے۔ ان میں سے اپنی پسند کا بہترین گھوڑا لے کر سوار ہوا۔ شیطان مردود نے اور بھی نخوت اس کے ناک میں پھونک دی نہایت تکبر سے سوار ہوا خدام' فوج پیادہ' بڑائی اور تکبر سے بادشاہ ان کی طرف التفات بھی نہ کرتا تھا۔ راستے میں چلتے چلتے ایک شخص نہایت سادہ خستہ حال ملا' سلام کیا۔ بادشاہ نے توجہ بھی نہ کی۔ خستہ حال نے گھوڑے کی لگام پکڑ لی۔ بادشاہ نے ڈانٹا۔ لگام چھوڑ۔ اتنی جرات کرتا ہے معلوم ہے میں کون ہوں؟ اس نے کہا مجھے تجھ سے کام ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ اچھا صبر کر۔ جب میں سواری سے اتروں گا۔ تب بات کر لینا۔ کہا نہیں۔ اب کام ہے۔ یہ کہہ کر زبردستی لگام چھین لیا۔ کہا کہ میں ملک الموت ہوں اور تیری جان لینے آیا ہوں۔ یہ سن کر بادشاہ کا چہرہ فق ہو گیا۔ دماغ چکرا گیا۔ زبان لڑکھڑا گئی۔ کہنے لگا۔ اچھا مجھے اتنی مہلت

دے دے کہ میں گھر جا کر اپنے سامان کا نظم کرلوں۔ فرمایا مہلت نہیں ہے یہ کہہ کر اس کی روح قبض کرلی۔ وہ گھوڑے سے لکڑی کی طرح نیچے گر گیا۔ بغیر پوچھے بغیر اطلاع بغیر مرض وہ موت ہے۔

کیا نظام قدرت ہے۔ جو حکیم جس مرض میں ماہر تھا۔ اسی کا شکار ہو کر چل بسا سل کے مرض میں ارسطاطالیس' افلاطون فالج سے' حکیم لقمان' جالینوس اسہال سے مرا۔ حکیم اجمل خان دل کی بیماری سے۔ جس بیماری میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ اسی میں ختم ہوئے۔ دھنہ سانپ پکڑتا ہے۔ سانپ نے کاٹا اور چل بسا۔ محاورہ ہے۔ بلا کے آپ چڑھا تاپ۔

دنیا یہ سدا عبرت و اندیشہ کی جگہ ہے
ہاں کیسا مقام آٹھ پہر کوچ لگا ہے
جاتے ہیں چلے لوگ مرگ کا دروازہ کھلا ہے
رہ جائے نہ کوئی یہ آواز صدا ہے

مال و عیال ساتھ جانے کو تیار ہوتے ہیں' مگر مال گھر تک۔ عیال قبر تک ساتھ جاتے ہیں۔ اعمال حشر تک ساتھ رہتے ہیں۔

کہا احباب نے دفن کے وقت
کہ ہم کیونکر وہاں کا حال جانیں
لحد تک تیری تعظیم کر دی
اب آگے آپ کے اعمال جانیں

دنیا کیا ہے؟

یہ دنیا سرائے فانی دیکھی!!
ہر چیز یہاں کی آنی جانی دیکھی
آ کے جو نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا
جا کے جو نہ آئے وہ جوانی دیکھی

دنیا کی بے ثباتی سے اکبر ملول ہے
لیکن زیادہ اس کا تصور فضول ہے

کیا اچھا کہا:

حقیقت دنیا کی اگر معلوم ہو جاتی
طبیعت محفل عشرت میں مغموم ہو جاتی
کوئی ہنس رہا ہے کوئی رو رہا ہے
کوئی پا رہا ہے کوئی کھو رہا ہے
کہیں ناامیدی نے بجلی گرائی!
کوئی بیج امید کے بو رہا ہے

اس فکر میں اکبر

دنیا کے جو مزے ہیں ہرگز کم نہ ہوں گے
پرچے یونہی رہیں گے افسوس ہم نہ ہوں گے

یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ کیا ہو رہا ہے؟

ارشاد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

فکم من کفن مفعول وصاحبه فی السوق مشغول

ترجمہ:۔ بہت سے لوگوں کے کفن تیار ہو کر آچکے ہیں۔ مگر کفن پہننے والے ابھی تک بازاروں میں خرید و فروخت میں لگے ہوئے ہیں۔ یعنی موت سے غافل ہیں۔

فکم من قبر محفور وصاحبه باالسرور مغرور
وکم من ضاحک وهو عن قریب هالک
وکم من منزل کمل بناؤهٗ وصاحبه قد اذن فناؤهٗ
وکم من عبد یرجوا بشارةٌ فیروله الخساره
وکم من عبد یرجو الثواب فیروله العقاب

ترجمہ۔ بہت سے لوگوں کی قبریں کھود کر تیار ہو ئیں۔ مگر ان میں دفن ہونے والے

غفلت سے خوشیاں کرتے پھرتے ہیں۔ بہت سے لوگ اس وقت ہنستے خوشیاں کرتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ ہنسنے والے جلد ہلاک ہونے والے ہیں۔ بہت سے لوگوں کے ابھی محل و مکان نئے بن کر تیار ہوئے تھے یکایک مکان کے مالک کی موت کا وقت آگیا۔ بہت سے لوگ خوشی کی خبروں کے منتظر ہوتے ہیں۔ اچانک ان کے سامنے رنج و مصیبت کی خبریں آجاتی ہیں۔ بہت سے لوگ برے عمل کرتے ہیں اور امید ثواب کی رکھتے ہیں۔ مگر کیا ہوا۔ ان کا کیا ان کے سامنے آتا ہے۔

عبرت آموز واقعہ

حضرت فاطمہؓ کا جنازہ رات کو قبر میں اتارا گیا۔ تو حضرت ابو ذر غفاریؓ نے اپنے جوش میں قبر سے خطاب کیا۔

یا قبر هل اتدری من التی جئنا بها الیک هذه بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم هذه زوجة علی المرتضٰی هذه ام الحسنین۔ هذه فاطمة الزهراءؓ

یعنی اے قبر۔ تجھے خبر بھی ہے کہ ہم کس کے جنازے کو لائے ہیں۔ یہ بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں آئی ہے۔ یہ خاتون ہے۔ علی المرتضیٰؓ کی۔ یہ والدہ ہے شہید کربلا کی۔ حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ کی۔ یہ فاطمۃ الزہراؓ قبر میں آئی ہیں۔

قبر سے آواز آئی

یا اباذر لست انا موضع حسب ولا نسب انا موضع عمل صالح فلا ینجو الامن کثر خیره وسلم قلبه وخلص عمله۔

یعنی اے ابو ذرؓ۔ قبر حسب نسب بیان کرنے کی جگہ نہیں۔ یہاں تو

عمل صالح کا ذکر کرو۔ یہاں تو وہی آرام پائے گا۔ جس کا دل مسلمان ہو گا۔
جس کے عمل صالح ہوں گے۔

چند انمول موتی

دنیا آٹھ چیزوں سے قائم ہے:۔
(۱) خدا کی رحمت سے (۲) رسول کی رسالت سے (۳) حکماء کی حکمت سے (۴) عابدوں کی عبادت سے (۵) عالموں کی پند و نصیحت سے (۶) بادشاہوں کی عدالت سے (۷) بہادروں کی شجاعت سے (۸) کریموں کی سخاوت سے۔

چار چیزوں کو تھوڑا نہ سمجھو

(۱) قرض (۲) مرض (۳) دشمنی (۴) آگ

چار چیزوں میں قلت اچھی ہے

(۱) قلت الطعام (۲) قلت الکلام (۳) قلت المنام (۴) قلت الاختلاط مع الانام

پانچ چیزیں قساوت قلب کا نشان ہیں

(۱) توبہ کی امید پر گناہ کرنا (۲) علم پڑھنا عمل نہ کرنا (۳) عمل کرنا مگر اخلاص نہ ہو (۴) رزق کھانا اور شکر نہ کرنا (۵) مردہ کو دفن کرنا اور عبرت نہ لینا

نکتہ: مظلوم کی آہ سے بچو۔ جب وہ کہتا ہے۔ اللہ تو لفظ اللہ میں آہ شامل ہوتی ہے۔
ایک باپ سات بیٹوں کی پرورش کرتا ہے۔ مگر بیٹے ایک باپ کی خدمت نہیں کر سکتے۔ بیٹے تین طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱) پوت (۲) سپوت (۳) کپوت۔
(۱) پوت: وہ ہے جو باپ کی جائیداد کو قائم رکھے۔
(۲) سپوت: وہ ہے جو ترقی کرے۔
(۳) کپوت: وہ ہے جو جائیداد ضائع کرے۔
تم سوچو تم کون ہو؟ کس لفظ کو اختیار کرو گے۔

نمازی چار قسم کے ہیں

(۱) ٹھاٹھ کے (۲) آٹھ کے (۳) کھاٹ کے (۴) تین سو ساٹھ کے

ٹھاٹھ کے:۔ یعنی روزانہ کے عادی

آٹھ کے:۔ یعنی جمعہ نماز پڑھنا۔

کھاٹ کے:۔ یعنی جو جنازہ پر شامل ہوں

تین سو ساٹھ کے:۔ یعنی جو صرف عید نماز پڑھیں

تم کون ہو؟

چار الفاظ کلام کا باعث ہوں گے

(۱) کیا (۲) کیوں (۳) کیسے (۴) کہاں

دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں

(۱) نیکی بدی کو (۲) تکبر علم کو (۳) توبہ گناہ کو (۴) جھوٹ رزق کو (۵) عدل ظلم کو (۶) غم عمر کو (۷) صدقہ بلا و مصیبت کو (۸) غصہ عقل کو (۹) پشیمانی سخاوت کو (۱۰) غیبت اعمال کو

(یہ شعر الٹا پڑھو۔ ربط و حروف میں فرق نہیں آئے گا۔ کمال شاعری اسے کہتے ہیں۔

شکر بترازوی وزارت برکش

شو ہمرہ بلبل بلب ہر مہوش)

پانچ حروف کو الٹنے سے وہی لفظ بنتا ہے

(۱) داماد (۲) نادان (۳) موہوم (۴) موسوم (۵) شاباش

حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ۱۰۰۰ سال تھی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۱۹۵ سال تھی

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی عمر ۱۳۷ سال تھی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر ۱۴۷ سال تھی۔
حضرت اسحاق علیہ السلام کی عمر ۱۸۰ سال تھی۔
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ سال تھی۔

دس خصلتیں دس آدمیوں سے اللہ پاک کو پسند نہیں

(۱) بخل مالداروں سے (۲) تکبر فقیروں سے (۳) طمع عالموں سے (۴) بے حیائی عورتوں سے (۵) حب دنیا بوڑھوں سے (۶) سستی جوانوں سے (۷) ظلم بادشاہوں سے (۸) بددلی غازیوں سے (۹) خودپسندی زاہدوں سے (۱۰) ریاکاری عابدوں سے

سعادت مندی پانچ چیزوں میں مضمر ہے

(۱) عورت موافق (۲) اولاد نیک (۳) متقی دوست (۴) ہمسایہ صالح (۵) اپنے شہر میں رزق

پانچ باتیں بے وقوفی کی علامت ہیں

(۱) جاہل کو مونس کرنا (۲) عقلمندوں سے پرواز کرنا (۳) نالائقوں کو سرفراز کرنا (۴) عدو کو ہمراز کرنا (۵) دوسروں کی کمائی پر ناز کرنا۔

جب تک دو چراغ نہ جلیں۔ ایک کے نیچے اندھیرا رہے گا۔ اس لئے آدمی کے ہاتھ۔ پاؤں۔ کان۔ آنکھ دو دو ہیں۔

کلمے کے دو حصے ہیں۔ دونوں میں بارہ بارہ حروف ہیں۔ اور دونوں بے نقطہ ہیں۔

لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ

معنی:۔ لاالہ الااللہ۔ (مقصد زندگی)۔ محمد رسول اللہ (طرز زندگی)

فضیلت کے پانچ درجے ہیں

(۱) نبوت (۲) صداقت (۳) شہادت (۴) صالحیت (۵) اطاعت

قابل رحم چار ہیں

یاالٰہی رحم کر تو ان چار پر بے کس۔ مجبور پر۔ مزدور پر۔ لاچار پر

مقولہ علیؓ

تین شخص بد ترین ہیں

(۱) فقیر متکبر (۲) بوڑھا زانی (۳) بدکار عالم

قومی ترقی کے تین اسباب ہیں

(۱) اتحاد (۲) علم (۳) دولت

آجکل عدالتوں میں انصاف کی امید کرنے میں تین چیزیں درکار ہیں

(۱) عمر نوحؑ (۲) گنج قارون (۳) صبر ایوب

انسان رات دن میں چوبیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے

ہر سانس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

ہر سانس پر اللہ کا محتاج بھی تو ہے۔

چار چیز است تحفہ لندن

خمر و خنزیر جرمانہ وزن

فقیر کی دو جزیں ہیں

(۱) ترک المال (۲) ترک السوال

تین چیزوں کو سمجھ کر اٹھاؤ

(۱) قلم (۲) قدم (۳) قسم

چار قاف سے تبلیغ کا مقصد ادا ہو گا

(۱) قولی (۲) قدمی (۳) قلمی (۴) قلبی

مسجد الحرام میں ایک نماز ------ ایک لاکھ کا ثواب

مسجد نبویؐ میں ------ ۵۰۰۰۰ کا ثواب

مسجد اقصیٰ بیت المقدس میں ------ ۱۰۰۰ کا ثواب

جامع مسجد میں ------ ۵۰۰ کا ثواب

جماعت سے نماز میں ------ ۲۷ کا ثواب

عام لوگوں سے دور رہو تو تین چیزیں میسر ہوں گی

(۱) راحت جسمانی (۲) قوت روحانی (۳) حفاظت ایمانی

مکارم اخلاق تین ہیں

(۱) عفو بقدر قدرت (۲) تواضع بحالت حکومت (۳) عطا بغیر منت

طبقات جہنم سات ہیں

(۱) سقر (۲) سعیر (۳) لظیٰ (۴) حطمہ (۵) جحیم (۶) جہنم (۷) ہاویہ

طبقات جنت آٹھ ہیں

۱) دار السلام (۲) دار القرآن (۳) جنت عدن (۴) جنت الماویٰ (۵) جنت النعیم (۶) علیین (۷) فردوس (۸) خلد

راستے دو ہیں

حق یا باطل۔ صحیح یا غلط۔ نیکی یا برائی۔ اسلام یا کفر۔ توحید یا شرک۔ سنت یا بدعت۔ سچ یا جھوٹ۔ جنت یا جہنم

روزانہ قبر کی پکار

اے بے کار۔ گنہگار۔ خبردار۔ ہشیار۔ بار بار لیل و نہار۔ یہ آواز بے ساز آرہی ہے۔

انا بیت الظلمة انا بیت الوحدة انا بیت الغربة انا بیت الوحشة انا بیت الدودة

اقوال حکماء، اولیاء در فکر آخرت

حضرت حاتم اصم فرماتے ہیں:۔

ما من صباح الا ویقول الشیطان ما تاکل وما تلبس واین تسکن اقول له اکل الموت والبس الکفن واسکن القبر۔

ترجمہ: "فرمایا جب صبح ہوتی ہے مجھے شیطان کہتا ہے۔ آج کیا کھائے گا۔ کیا پہنے گا۔ کہاں رہے گا۔ جواب دیتا ہوں۔ موت کھاؤں گا۔ کفن پہنوں گا۔ قبر میں رہوں گا۔"

مقولہ:۔

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ

انه قلیل له بما وجدت الذهد قال بثلاثه اشیاء رایت القبر موحشا ولیس معی مونس رایت طریقا طویلا ولیس معی زاد ورایت الجبار قاضیا ولیس معی حجه

ترجمہ: پوچھا گیا۔ زہد و تقویٰ کو کیسے پایا؟ فرمایا۔ تین چیزوں سے۔ دیکھا قبر وحشت کی جگہ ہے۔ میرے پاس ساتھی نہیں۔ دیکھا لمبا راستہ ہے اور میرے پاس توشہ نہیں۔ دیکھا کہ خدائے جبار قاضی ہے اور میرے پاس کوئی دلیل نہیں۔

مقولہ:

حضرت لقمان حکیم:۔

قال لابنه یا نبی ان للانسان ثلثة اثلاث ثلث لله وثلث لنفسه وثلث لدود۔ فاما هو لله فروحه وما هو لنفسه فعمله واما هو لدود فجسمه۔

ترجمہ: فرمایا۔ بیٹا' انسان کے تین حصے ہیں ان میں سے ایک حصہ خدا کا۔ ایک اپنا۔ ایک حصہ کیڑوں کا۔ پس جو حصہ اللہ کا ہے وہ روح ہے۔ جو حصہ اپنا ہے' وہ عمل ہے۔ جو کیڑوں کا ہے' وہ جسم ہے۔

مقولہ:

حضرت حاتم اصمؒ:۔

قال اربعة اشیاء لا یعرف قدرها الا اربعة الشباب لا یعرف قدره الا الشیوخ والعافیة لا یعرف قدرها الا اهل البلاء والصحة لا یعرف قدرها۔ الا المرضیٰ والحیوة لا یعرف قدرها الا الموتیٰ

ترجمہ: چار چیزوں کی قدر چار ہی جانتے ہیں۔ جوانی کی قدر بوڑھے جانتے ہیں اور صحت کی قدر بیمار۔ عافیت کی قدر مصیبت والے جانتے ہیں اور زندگی کی قدر مردے۔

مقولہ:

حضرت سفیان ثوریؒ

لا یجمع فی هذا الزمان لاحد مال الا وعنده خمس خصال طول الامل وحرص غالب وشح شدید وقلة الورع ونسیان الاخره

ترجمہ: فرمایا۔ اس زمانے میں مال و دولت اس کے پاس جمع ہو سکتی

ہے جس میں پانچ خصلتیں ہوں گی۔ (۱) لمبی امیدیں (۲) حرص قوی (۳) بخل سخت (۴) قلت تقویٰ اور (۵) فراموشی موت

قال الشاعر

انی لمغرور ان البلاء یعمل فی جسمی قلیلا قلیلا
تزود للموت زادا فقد نادی المنادی الرحیل رحیلا

ترجمہ: میں دنیا پر فریفتہ ہوگیا ہوں۔ بے شک آفات و مصائب میرے جسم کو تھوڑا تھوڑا کر کے کھا رہے ہیں۔ موت کے لئے کوئی توشہ لے جا۔ پس تحقیق منادی روز ندا کرتا ہے۔ کوچ ہے کوچ ہے۔

فکر آخرت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیأتی علی امتی زمان یحبون الخمس وینسون الخمس یحبون الدنیا وینسون الاٰخرۃ ویحبون الحیٰوۃ وینسون الموت ویحبون القصور وینسون القبور ویحبون المال وینسون الحساب ویحبون الخلق وینسون الخالق۔

ترجمہ: فرمایا۔ میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا کہ پانچ چیزوں کو پسند کریں گے۔ اور پانچ چیزوں کو بھول جائیں گے۔

۱۔ دنیا کو پسند کریں گے۔ آخرت کو بھول جائیں گے۔
۲۔ زندگی کو پسند کریں گے۔ موت کو بھلادیں گے۔
۳۔ محلات و مکان پسند کریں گے۔ قبر کو بھول جائیں گے۔
۴۔ مال و دنیا پسند کریں گے۔ حساب و کتاب بھول جائیں گے۔
۵۔ مخلوق کو پسند کریں گے۔ خالق کو بھول جائیں گے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ حضور ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہوئے۔ دیکھا کہ بعض لوگوں کے ہنسی کی وجہ سے دانت کھل رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر تم لذتوں کو توڑنے والی موت کو کثرت سے یاد کرتے۔ تو وہ ان چیزوں میں مشغول ہونے سے روک دیتی۔ جس سے ہنسی آئی۔

ہر شخص کی قبر روزانہ اعلان کرتی ہے۔ کہ میں بالکل تنہائی کا گھر ہوں۔ میں سب سے علیحدہ رہنے کا گھر ہوں۔ میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ جب نیک دفن ہوتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے کہ تیرا آنا مبارک ہو۔ تیرے آنے سے بڑی خوشی ہوئی۔ جتنے لوگ میری پشت پر چلتے تھے۔ ان میں تو مجھے بہت پسند تھا۔ آج تو میرے پیٹ میں آیا ہے تو میں تجھے اپنا طرز عمل دکھاؤں گی۔ اس کے بعد اس کی قبر اتنی وسیع ہو جاتی ہے۔ کہ جہاں تک مردہ کی نظر جائے وہاں تک کھل جاتی ہے۔ ایک کھڑکی جنت میں سے کھل جاتی ہے۔ جس سے وہاں کی خوشبوئیں اور ہوائیں وغیرہ آتی رہتی ہیں جب کوئی بدکار ریاکار کافر دفن ہوتا ہے۔ تو زمین اس سے کہتی ہے کہ تیرا آنا بڑا نامبارک ہے۔ تیرے آنے سے جی بہت برا ہوا۔ جتنے لوگ میری پشت پر چلتے تھے۔ ان میں تو مجھے بہت برا لگتا تھا۔ آج میں تجھے اپنا طرز عمل دکھاؤں گی۔ یہ کہہ کر وہ اس کو ایسے بھینچتی ہے کہ اس کی ہڈیاں پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر فرمایا۔ کہ اس طرح ایک جانب کی پسلیاں دوسری جانب میں گھس جاتی ہیں۔ اور ستر اژدھے اس کو ڈسنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ ایسے زہریلے ہوتے ہیں کہ اگر ان میں کوئی ایک بھی زمین کے اوپر پھونک مارے تو قیامت تک زمین پر گھاس نہ اگے گی۔ (اعاذنا اللہ فیہا من سائر العذاب) اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا۔ قبر جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں ایک گڑھا ہے۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں:

ایک شخص نے حضور ﷺ سے دریافت کیا۔ کہ یا رسول اللہؐ سب سے

زیادہ محتاط اور سب سے زیادہ سمجھدار کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے۔ موت کے لئے ہروقت تیار رہتا ہے۔ یہی لوگ دنیا کی شرافت اور آخرت کا اعزاز و اکرام حاصل کرنے والے ہیں۔

حکایت

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ایک مرتبہ ایک جنازہ کے ساتھ قبرستان گئے۔ قبرستان میں علیحدہ ایک جگہ بیٹھ کر سوچنے لگے۔ کسی نے عرض کیا۔ امیرالمومنین! آپ اس جنازہ کے ولی ہیں۔ آپ ہی علیحدہ جاکر بیٹھ گئے۔ فرمایا۔ ہاں مجھے ایک قبر نے آواز دی۔ مجھ سے یوں کہا:۔

اے عمر ابن عبدالعزیزؒ۔ مجھ سے تو یہ نہیں پوچھتا۔ کہ میں آنے والے کے ساتھ کیا کیا کرتی ہوں۔ میں نے کہا۔ تو ضرور بتا۔ اس نے کہا۔ اس کا کفن پھاڑ دیتی ہوں۔ بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کردیتی ہوں۔ گوشت کھاجاتی ہوں۔ اور بتاؤں آدمی کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں۔ کندھوں کو بازوؤں سے جدا کرتی ہوں۔ کلائیوں کو پہنچوں سے۔ پنڈلیوں کو بدن سے۔ سرینوں کو رانوں سے جدا کرتی ہوں۔ یہ فرما کر عمر ابن عبدالعزیزؒ رونے لگے۔ فرمایا۔ دنیا کا قیام بہت تھوڑا ہے۔ اس میں جو عزیز ہے۔ آخرت میں ذلیل ہے۔ اس میں جو دولت والا ہے۔ آخرت میں وہ فقیر ہے۔ آہ! ان کے عزیز و اقارب' رشتہ دار' پڑوسی' ہروقت دلداری کو تیار رہتے تھے۔ لیکن اب کیا ہو رہا ہے؟ آواز دے کر ان سے پوچھ کیا گذر رہی ہے۔ غریب امیر۔ سب ایک میدان میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے مالدار سے پوچھ۔ ان کے مال نے کیا کام کیا۔ ان کے فقیر سے پوچھ۔ اس کے فقر نے اس کو کیا نقصان دیا۔ ان کی زبان سے پوچھ بہت چہکتی تھی۔ ان کی آنکھوں کو دیکھ جو ہروقت دیکھتی تھیں۔ ان کے نازک بدن کو معلوم کر کہاں گیا۔ کیڑوں نے ان سب کا کیا حشر بنایا۔ ان کے رنگ کالے کردیئے ان کے منہ پر مٹی ڈال دی۔

آہ! کہاں ہیں ان کے وہ آرام دہ کمرے جن میں وہ آرام کیا کرتے تھے۔ کہاں

ہیں ان کے وہ مال اور خزانے جن کو جوڑ جوڑ کر رکھتے تھے۔ ان کے حشم و خدم نے قبر میں ان کے لئے کوئی بستر نہ بچھایا۔ کوئی تکیہ نہ رکھو دیا بلکہ زمین پر ڈال دیا۔ اب وہ بالکل اکیلے پڑے ہیں۔ ان کے لئے اب رات دن برابر ہے۔ آنکھیں نکل کر منہ پر گر گئیں۔ گردن جدا ہوئی پڑی ہے۔ منہ سے پیپ بہہ رہی ہے۔ سارے بدن میں کیڑے چل رہے ہیں۔ اس حال میں پڑے ہیں کہ ان کی بیویوں نے دوسرے نکاح کر لئے۔ وہ مزے اڑا رہی ہیں۔ بیٹوں نے مکانوں پر قبضہ کر لیا۔ وارثوں نے مال تقسیم کر لیا۔ یہ تھے اللہ والے۔ آخرت کا ڈر رکھنے والے۔ کہتے ہیں کہ ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ حضرت عمر ابن عبدالعزیزؒ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ایک گزارش

دور حاضر کے فتنوں سے بچنے کیلئے مسلمہ بزرگوں کی تصنیفات خصوصاً" محقق العصر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر کی "احسن الکلام"" "تسکین الصدور" "تفریح الخواطر" "تبرید النواظر" "دل کا سرور"" "شوق حدیث" اور ولی کامل یادگار اسلاف حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ اور حضرت مدنیؒ کے "دروس قرآن"" "انوار الحدیث" تصوف پر "نجات دارین" حیات بعد الموت کے بنیادی عقیدہ خصوصاً حیات الانبیاء علیہم السلام پر "رحمت کائنات" اور حضرت مدنیؒ کی سوانح "چراغ محمدؐ" کا ضرور ضرور مطالعہ فرما دیں۔

(از مرتب)

تجھ سا کوئی نہیں!

اے رسولِ امیں ﷺ، خاتمُ المرسلیں ﷺ! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب! اے تو عالی نسب، اے تو والا حسب

دُودمانِ قریشی کے دُرِّ ثمیں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے

اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی

سیّد الاوّلیں، سیّد الآخریں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکہ رواں کُل جہاں میں ہوا، اِس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہوا

کیا عرب، کیا عجم، سب ہیں زیرِ نگیں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی، تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی

تیرے انفاس میں خلد کی یاسمیں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

"سدرۃ المنتہیٰ" رہگزر میں تری، "قابَ قوسین" گردِ سفر میں تری

تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں ضَو ترے سرمدی تاج کی، زلفِ تاباں حسیں رات معراج کی

"لیلۃ القدر" تیری منور جبیں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مصطفیٰ، مجتبیٰ، تیری مدح و ثنا، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں

دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے! وہ کہیں جس کو تجھ سا کہوں

توبہ توبہ، نہیں کوئی تجھ سا نہیں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروں رضی اللہ عنہم کی شانِ جلی ہے بھلی: ہیں یہ صدیق، فاروق، عثمان، علی رضی اللہ عنہم

شاہدِ عدل ہیں یہ ترے جانشیں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیس، انفسِ دو جہاں، سرورِ دلبراں، دلبرِ عاشقاں

ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

عنوان

جہاد فی سبیل اللہ

بمقام: قصور شہر

۱۹۸۱ء

بشکریہ ماشاء اللہ کیسٹ ہاؤس، بلال پارک لاہور

جہاد

الحمدللّٰه الذی نور قلوب العارفین بنور الایمان
ونجانا من سوء الضلالة والمحدثا

باتباع سنة افضل الرسل و افضل الکائنات، سید الانس و الجنات محبوب رب العرش و السمٰوٰت، صاحب التاج و المعراج، الذی اسمه مکتوب فی الانجیل و التورة ناسخ الملل و الادیان، قاطع المشرکین بالسیف و السنان، ارسله اللّٰه الی الناس بشیرا و نذیرا و داعیا الی اللّٰه باذنه و سراجا منیرا صلی اللّٰه علیه وآله و اصحابه و ازواجه و احبابه وسلم تسلیمًا کثیرًا کثیرًا۔

اما بعد فاعوذ باللّٰه من الشیطان الرجیم۔ بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ وَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ۔

وقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم الجهاد ماض الی یوم القیامة الا ان الجنة تحت ظلال السیوف۔

و قال النبی صلی الله علیه وسلم الجهاد من یجاهد بنفسه، افضل المجاهد کلمة حق عند سلطان جائر والساکت عن الحق شیطان اخرس۔

و قال النبی صلی الله علیه وسلم المطعون شهید وصاحب الحریق شهید، و الغریق شهید، وصاحب ذات الجنب شهید، والمبطون شهید، ومن قتل دون عرضه فهو شهید، ومن قتل دون اهله فهو شهید ومن قتل دون ماله فهو شهید، من مات فجاءةً فهو شهید، من مات فی طلب العلم مات شهیدا۔

وقال النبی صلی الله علیه وسلم لغدوة اوروحة فی سبیل الله خیر من الدنیا وما فیها۔

وعن عبادة ابن الصامت رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ اوصیکم بتقوی الله والسمع والطاعة و ان کان عبدا حبشیا فانه من یعش بعدی فسیری اختلافا کثیرا، و علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین، تسمکوا بها و عضوا علیها بالنواجذ، ایاکم و محدثات الامور، فان کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة۔

وفی روایة و کل ضلالة فی النار۔

و قال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله اختارنی و اختارلی اصحابی علی العالمین سوی النبیین و المرسلین و اختارلی منهم اربعة یعنی بابکر و عمر و عثمان و علیا اصحابی کلهم علی

الخیر' اوکما قال النبی ﷺ - صدق اللہ مولانا العظیم

ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں
دبی ہے آگ جگر کی مگر بجھی تو نہیں
جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسر میدان مگر جھکی تو نہیں
پھر غیرت اسلام کو دنیا میں جگا دو
پھر قوت ایمانی سے باطل کو جھکا دو

اللہ سے ڈرنے والوں کو طاقت سے ڈرانا مشکل ہے
جب خوف خدا ہو دل میں یہ قیصر و کسریٰ کچھ بھی نہیں

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
شہید کا جو خون ہے وہ قوم کی زکوۃ ہے
ما ان مدحت محمدا بمقالتی
ولکن مدحت مقالتی بمحمد

تمہیدی کلمات

بزرگو' نوجوانو' دین کے پروانو' قرآن و حدیث کے مستانو' عزیز مسلمانو' علماء اسلام' طلباء عظام' برادران اسلام' ذی العزو الاحترام' ارباب خاص و عام' کافی عرصہ بعد قصور میں حاضر ہوا ہوں۔ پتہ نہیں قصور کس کا ہے۔ اللہ ہمارے قصور معاف فرمائے۔ (آمین)

بہت دور سے مجبور ہو کر' محبت میں بھرپور ہو کر اور گاڑی کے رش میں' گویا غش ہو کر' جائے تنگ است مرد بسیار' وقنا ربنا عذاب النار۔

اس انداز میں آپ کے سامنے حاضر ہوا' خوشی ہوئی کہ میں آپ کا مہمان

بتائیں (اگر مناسب سمجھیں)

خوشی ہوئی کہ عزیزم نوجوان مولانا مقبول الرحمن ان کا میں مہمان بنا۔ جب کہ یہ بچے تھے ' بہت اچھے تھے 'اس وقت بھی بچے تھے ' ان سے ہمیں پیار تھا' ان کے والد صاحب میرے دعاگو تھے' میں دعاجو تھا' ان کے والد بہت بڑے ولی اللہ تھے ' حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری ؒ کی رائے کے مطابق ان کی زندگی تھی اور وہ قافلہ حریت کے سالار تھے۔ بڑے سادہ منش تھے۔ ان کے چہرے کو دیکھو تو ولی اللہ نظر آتے تھے۔ جب وہ میدان میں نکلتے تو مجاہد نظر آتے تھے۔ رات کو دیکھو تو عابد نظر آتے تھے۔ زندگی دیکھو تو زاہد نظر آتے تھے۔ میں بڑا خوش نصیب تھا' کافی عرصہ میں بھی ان کے قریب تھا' فیصل آباد میں بہت فیصلے دیکھے ' خوشی ہے کہ ان کا بچہ آپ کو خطیب مل گیا۔ حضرت ہمدانی جیسے سرپرست ' پھر ہم کیوں نہ ہوں مست۔ سبحان اللہ۔ یہ سادات گھرانہ سے ہیں۔ ہمارے حضرات بزرگوں کا آپس میں تعلق ہے۔ ہماری آپس میں محبت ہے۔

موضوع جہاد ہے

آج کا موضوع جہاد ہے۔ نعرے کم لگائیں۔ حضرت حیدرؓ نے نعرہ لگایا جب خیبر فتح کیا۔ حضور ﷺ نے نعرہ لگایا جب فاروقؓ نے کعبے کا در کھولا۔

ہم اس وقت نعرہ لگائیں گے جب جہاد کرتے کرتے ہم انڈیا میں جا کر جمنا پر وضو کریں گے۔ گنگا پر غسل کریں گے' قطب مینار پر اذان دیں گے' دہلی کی جامع مسجد میں نماز باجماعت ادا کریں گے۔ اپنی بہنوں کے سروں پہ دوپٹہ دیں گے۔

ویسے تو صحابہ کہتے ہیں کہ کنا اذا تعجبنا نکبر جب ہمیں حضور ﷺ کی بات پر مزہ آتا تو ہم نعرہ تکبیر لگاتے۔ اسلام میں یہی ایک نعرہ ہے' بڑا پیارا ہے۔ ہم خدا کے نام کو بلند کریں' اللہ ہمارے نام روشن کرے۔

(آمین)

وقت کم ہے۔ میں مختصر عرض کرتا ہوں۔ اشتہارات سے موضوع ظاہر ہے۔ اس لیے جہاد پر کچھ عرض کرتا ہوں۔

دین پور جہاد کا مرکز

میں بھی اس مٹی سے ہوں (دین پور سے) جنہوں نے انگریز کے خلاف جہاد کیا' ریشمی خط کی تحریک دین پور سے چلی' مولانا عبیداللہ سندھی" دین پور سے گئے۔ آج بھی ان کی قبر دین پور میں ہے۔

مولانا عبیداللہ سندھی" میرے دادا کے شاگرد تھے اور استاد بھی تھے۔ دین پور سے جمعیت الانصار بنی تھی۔ دین پور' لاہور' دہلی' پیر جھنڈا' امروٹ' کراچی' کھڈہ۔ یہ ہمارے جہاد کے مراکز تھے۔

مولانا احمد علی لاہوری" مولانا عبیداللہ سندھی" ' مولانا عزیز احمد جیسے بزرگ اس کے سرپرست تھے۔ کسی نالائق نے راز آؤٹ کر دیا ورنہ اس ملک کی آزادی کا سہرا علماء دیوبند کے حصے میں آتا۔ ہماری ایک بڑی تاریخ ہے۔

علماء دیوبند نے خود جہاد کیا

ہم نے شاملی کے میدان میں بھی جہاد کیا ہے۔ پاکستان تو ۱۹۴۷ء میں بنا ہے۔ ہم نے ۱۸۵۷ء میں جہاد شروع کیا تھا۔ اس وقت ہم نے انگریز سے ٹکر شروع کی اور تقریباً دس ہزار علماء کو پھانسی کے تختے پر آگرہ سے دہلی تک' ہر طرف علماء کو لٹکایا گیا۔ داڑھیاں مونڈی گئیں اور دریائے شور عبور کیا گیا۔ علماء کی کھالیں اتاری گئیں۔ ان علماء نے یہی جواب دیا کہ انگریز! تمہیں طاقت پہ ناز ہے' ہمیں محمد کی صداقت پہ ناز ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا نعرہ

اسی قافلہ کے سالار عطاءاللہ شاہ بخاریؒ ان کا اب تک فضا میں نعرہ گونج رہا ہے۔ لعنت بر پدر فرنگ۔ انگریز کے باپ پر بھی لعنت ہو۔ فرمایا کرتے تھے کہ میری زندگی کے تین مشن ہیں۔ خدا کو معبود سمجھتا ہوں' محمد کو محبوب سمجھتا ہوں' انگریز کو مغضوب سمجھتا ہوں۔

خدا کی عبادت کرتا ہوں' محمد کی اطاعت کرتا ہوں' انگریز سے عداوت کرتا ہوں۔ دعا کرو اللہ ہمیں بزرگوں کے نام کو' کام کو روشن کرنے کی توفیق دے۔ (آمین!)

جہاد ایک فریضہ ہے

جہاد ایک مقدس فریضہ ہے۔ یہاں قادیان میں ایک نادان آیا۔ اس نے کہا

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

....

حضور ﷺ خود مجاہد تھے۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ کو خود ہتھیار باندھتے دیکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زیادہ بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو محبوب کے پہلو میں ہوتا۔

صحابہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مدینے میں کچھ خطرناک آوازیں آئیں۔ جیسے کوئی حملہ آور ہیں۔ حضور ﷺ ہاتھ میں تلوار' گھوڑے پر سوار' آقائے نامدار' مدینے کے تاجدار' گھوڑے کو دوڑاتے' گھوڑے پر زین وغیرہ کچھ نہیں

تھا۔ حضرت طلحہؓ کا گھوڑا تھا۔ واپس آکر فرمایا لم تراعوا' لم تراعوا۔ مدینے والو! جاکر آرام کرو۔ سارے مدینے کا اکیلا پہرے دار میں محمد کافی ہوں۔ فرمایا انی لوجدتہ بحرا بخاری پڑھ رہا ہوں۔ خدا کرے آپ کا بخار اتر جائے۔ آپ تو باڈر پر بیٹھے ہیں۔ حضور ﷺ کے دور میں یہ نہیں تھا کہ یہ فضائی ہے' یہ بری ہے' یہ بحری ہے۔ محمد ﷺ کے دور میں ہر صحابی' ہر بوڑھا' ہر بچہ' ہر عورت مجاہد تھے۔

میں بدر میں دیکھتا ہوں کہ نو اور گیارہ سال کے بچے بھی محمد ﷺ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہیں۔ (سبحان اللہ)

مسلمانوں کا جہاد

اب تو جہاد ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اب تو یہ جہاد رہ گیا ہے کہ آستین چڑھا لیں۔ وہ کافر' وہ کافر' وہ کافر' بمبارمنٹ ہو رہی ہے اور جنت کے ٹھیکیدار خود بن گئے ہیں۔

اب یہ جہاد ہے کہ بیٹا باپ کی داڑھی نوچ رہا ہے' بیٹی اماں کو جوتے مار رہی ہے۔ رات کو دیوار پھلانگ کر کسی کی لڑکی اغوا کرلی۔ یہ بہادری؟ سائیکل کسی سے چھین لی' گھڑی اتار لی' بس لوٹ لی۔ یہ سب ڈاکہ ہے۔ راہزنی ہے۔ حرام ہے۔ دعا کرو خدا ہمیں صحیح مجاہد بنائے۔ (آمین) مسلمانو تمہارے آباؤ اجداد مجاہد تھے۔ حضور ﷺ خود بہادر تھے۔

حضور ﷺ سب سے بہادر تھے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ ازھد الناس احسن الناس' اسخی الناس' اشجع الناس ساری کائنات سے زیادہ محمدؐ بہادر تھے۔ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔

۲۳ غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ اس کو کہتے ہیں کہ جس میں حضور

ﷺ خود سپہ سالار ہوتے۔

سریہ اس کو کہتے ہیں کہ جس میں سالار اور صحابہ ہوں اور حضور ﷺ نے حکم دیا ہو۔

حضور ﷺ ۲۳ غزوات میں خود تلوار اٹھا کر اس غزوے کے سپہ سالار' خود آقا نامدار بنے۔ (سبحان اللہ)

احد میں دندان مبارک شہید ہوئے۔ بدر میں خود کمان سنبھالی۔ خود سپہ سالار بنے اور فتح ہوئی۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی مجاہد بنائے۔

ایک جہاد بالسنان ہے' ایک جہاد باللسان ہے۔ ہمارے نبی بہادر تھے۔ اللہ تعالیٰ بہادر نبی کی امت کو بہادر بنائے۔ (آمین)

ہجرت کے سفر میں

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قد ادرکنا السراقہ وہ دیکھو سراقہ آ گیا ہے۔ سرپٹ گھوڑا دوڑاتا ہوا' ہاتھ میں تلوار ہے' گھوڑے پر سوار ہے۔ بالکل قریب آ رہا ہے۔ ابوبکرؓ کہتے ہیں بڑا بہادر ہے۔ جب قریب آیا تو حضور ﷺ نے اتنا فرمایا این سراقہ؟ کہاں ہے سراقہ؟

صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کے چہرے کا غضب آلود نقشہ اور حضورؐ کی آنکھوں میں شوخی۔ فرمایا این؟ این کہا تو زمین پھٹ گئی اور گھوڑا زمین میں دھنس گیا اور سراقہ تڑپ کر محمدؐ کے قدموں میں آگیا۔ کہنے لگا' حضرت میں نے سمجھ لیا ہے نگاہ نبوت کو' شاہ حرم' نگاہ کرم'

نظر کی جولانیاں نہ پوچھو
نظر حقیقت میں وہ نظر ہے
اٹھے تو بجلی پناہ مانگے
گرے تو خانہ خراب کر دے

یہ حضور ﷺ کی بہادری تھی۔

نبی کا محافظ خود اللہ

جب قرآن کی یہ آیت اتری وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ محبوب مکرم، محبوبم، ابھی ابو ہریرہ، حضرت انس، حضرت بلال، حضرت عبداللہ بن مسعود، یہ صحابہ رضی اللہ عنہم اب آپ کا پہرہ نہ دیں، میرے نبی تیرا پہرہ میں خود دوں گا۔ پیغمبر کا محافظ کون ہوتا ہے؟ (اللہ)

نبی بہادر ہوتا ہے، نبی کردار میں بھی پاک ہوتا ہے۔ اللہ تمہیں صحیح نبوت سے محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

میں جہاد کی طرف آ رہا ہوں، آپ کو مجاہد بناؤں گا، دعا کرو خدا یہاں کے ہر نوجوان کو ہر بوڑھے کو مجاہد بنائے۔ (آمین)

عزیزان مکرم! صحابہؓ میں جذبہ جہاد تھا، بچوں میں جذبہ جہاد تھا، عورتوں میں جذبہ جہاد تھا، بی بی خنساءؓ ایک عورت ہے وہ اپنے چار بچوں کو دودھ پلاتی ہے۔

آج تو ہم یہ جہاد کر رہے ہیں کہ کوئی خنجر گھونپ رہا ہے، کوئی کسی کی ناک کاٹ رہا ہے، کوئی گولی چلا رہا ہے، فساد ہی فساد ہے، عناد ہی عناد ہے، گڑبڑ ہے۔ دعا کرو یہ قوت کفر کے مقابلہ میں خدا تمہیں خرچ کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

بہت ساری احادیث یاد آ گئی ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ مختصر گلدستہ پیش کروں۔ اللہ تمام مسلمانوں کو صحیح بہادری عطا کرے۔ (آمین)

نبی فرماتے ہیں کہ لیس الشدید بالصرعۃ۔ فرمایا بہادر وہ نہیں جو کسی کو دوران کشتی لتاڑ دے، بہادر وہ ہے کہ یملك نفسه عند الغضب۔ پورا غصہ آیا ہو اور اپنے نفس پر قابو پا لے۔ اس طرح بے لگام نہ نکلے کہ خود بھی پتہ نہ چلے کہ کیا کہہ رہا ہوں، کیا بک رہا ہوں، اپنے دماغ پر کنٹرول رکھے یہ مجاہد ہے، یہ بہادر ہے۔

مومن بزدل نہیں ہوتا

تمہارے نبیؐ نے پیغام دیا لیس المومن بجبان۔ ہو مومن اور بزدل ہو یہ نہیں ہو سکتا' جو مومن ہو گا وہ بہادر ہو گا۔ اب تو تم قبر سے ڈرتے ہو' کہتے ہو کہ گیارہویں والے کا دودھ نہ دیا تو بھینس مار دے گا۔ او بدھوؤ! زندگی موت اللہ کے قبضہ میں ہے۔ عقیدہ صحیح رکھو اللہ تمہیں توفیق دے' وقت کم ہے' تین موتی لے لو۔

یااللہ ہمیں عقیدہ کتاب و سنت والا عطا کر۔ (آمین)
یااللہ ہمیں صحابہ اور اہل بیت والی عملی زندگی عطا کر۔ (آمین)
یااللہ ہمیں مکہ و مدینہ والا مذہب عطا کر۔ (آمین)
خدا تمہیں جعلی و نقلی دین سے بچائے۔

حضور ﷺ بہادر تھے' حضور ﷺ کی حفاظت خود خدا کرتا ہے۔

غزوہ نجد میں حضورؐ نے اپنی تلوار لٹکائی ہوئی ہے اور درخت کے نیچے سو رہے ہیں۔ یہودی آکر تلوار اٹھاتا ہے' یوں تلوار ننگی کر کے کہتا ہے من یحفظک منی یامحمد (ﷺ) اے محمدؐ عربی تم کہتے ہو میری خدا حفاظت کرتا ہے' مجھے خدا بچاتا ہے' مجھ سے تمہیں کون بچائے گا۔ تم ہوتے تو کہتے بلھے شاہ بچائے گا یا کہتے کہ یادا تا گنج بخش' کوئی کہتا پیران پیر' کوئی کہتا بہاؤ الحق' بیڑا دھک۔ ملتان میں شاہ جمال ہے عورتیں وہاں بچہ لینے آتی ہیں' کہتی ہیں پیارا پیارا شاہ جمال پتر دیویں رتہ لال۔ رنگ بھی لا کے۔ واہ' واہ سبحان اللہ۔ اللہ مجھے آپ کو ہدایت بخشے' قصوریو! قصور ہے آپ کا۔ جو خالق ہے وہ عبد نہیں بن سکتا جو عبد ہے وہ خالق نہیں بن سکتا۔

ہو جس میں عبادت کا دھوکہ مخلوق کی وہ تعظیم نہ کر
جو خاص خدا کا حصہ ہو بندوں وہ میں تقسیم نہ کر

تو عزیزو! میں غلط حدیث نہیں کہوں گا۔ تم تو اہل اللہ کو دیکھتے ہو ہم اہل

اللہ کی جوتیوں میں پلے ہیں۔

میں نے حسین احمد مدنیؒ کو دیکھا جو پندرہ سپارے روزانہ تہجد میں پڑھتا تھا' میں نے اس سید کو دیکھا جو ایک مہینہ میں پورا قرآن حفظ کر چکا تھا' میں نے اس حسین احمد مدنیؒ کو دیکھا جس نے چالیس ہزار علماء کو حدیث کا درس دیا' میں نے اس سید کی جوتی سیدھی کی ہے جو خدا کی قسم ۸۰ برس کی عمر تک نانے کی حدیث پڑھاتے رہے ہیں اور گنبد خضریٰ کے سامنے یوں نہیں کیا کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ قال صاحب ھذہ الروضۃ جدی رسول اللہ۔ میرا نانا اس روضہ والے' کہتے ہیں۔ خدا کی قسم حضرت رائے پوریؒ کو دیکھا۔

مولانا عبدالہادی دین پوری کا تقویٰ

ہم نے حضرت مولانا عبدالہادی جیسے مجاہد کو دیکھا جو روز قرآن کے پندرہ سپارے تلاوت کرتے تھے۔ رمضان شریف میں عبدالہادی دین پوری خدا کی قسم روزانہ پورا قرآن مجید تلاوت کرتے۔ رات دن میں صرف دو مرتبہ وضو کرتے' ورنہ ہروقت باوضو رہتے۔ دو دفعہ وضو کرتے' صبح کے وضو سے یہ اللہ کا بندہ عصر کی نماز پڑھتا تھا' یہ اہل اللہ بھی تھے اور مجاہد بھی تھے۔

جب وفات قریب ہوئی تو ڈاکٹر اختر آیا' گولیاں لایا۔ کہنے لگا حضرت کھالیں' رمضان کا مہینہ تھا۔ فرمایا' اختر! مجھے حرام موت مارنا چاہتے ہو؟ عبدالہادی موت کو تو سینے سے لگا لے گا مگر رمضان کا روزہ قضا نہیں ہونے دے گا۔

ہم نے احمد علی لاہوریؒ کو دیکھا۔ آیا تو ہتھکڑی پہن کے' ضمانت کے لیے کوئی آدمی نہیں ملتا تھا۔ جب پینتالیس سال قرآن سنانے کے بعد جنازہ اٹھا تو اڑھائی لاکھ افراد نے نماز جنازہ ادا کی۔ چھ مہینہ تک قبر کی مٹی سے جنت کی خوشبو مہکتی رہی۔

(نوٹ: لوگوں نے قبر کی مٹی اٹھانا شروع کر دی تو حضرت کے جانشین مولانا عبید اللہ انور ؒ نے دعا کی کہ اے اللہ اس خوشبو کو ختم کر دے کہیں لوگ مٹی کو ختم ہی نہ کر دیں فقط مرتب)

تو عزیزو! عرض کر رہا تھا کہ حضور ﷺ بہادر تھے۔ دعا کرو اللہ اس امت کو بھی بہادر بنائے۔ (آمین)

ویسے تو تم بہادر ہو۔ سائیکل چھین لیتے ہو' موٹر سائیکل چھین لیتے ہو' دن دہاڑے بینک لوٹ لیتے ہو' واہ او بہادرو' ڈاکوو! اللہ تمہیں صحیح بہادری عطا فرمائے۔ (آمین) یہ ڈاکہ ہے' یہ ظلم ہے اگر اس میں موت آگئی تو جہنمی ہے۔ اللہ ہمیں صحیح جہاد کا جذبہ عطا فرمائے۔ (آمین)

جہاد باللسان

ایک جہاد باللسان ہے۔ کلمہ حق کہنا یہ بھی جہاد ہے۔ ہم نے یہ بھی فریضہ سرانجام دیا ہے' الحمدللہ۔

عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ نو سال نو مہینے جیل میں رہے اور انگریز دانے دیتا اور کہتا عطاء اللہ اس کو پیسو۔ شاہ جی فرماتے: انگریز' دیکھ! چکی بھی پیسوں گا اور نانے کا قرآن بھی پڑھوں گا۔ (سبحان اللہ)

شاہ جی قرآن پڑھتے تو چکی چلنا شروع ہو جاتی

تین سال کے بعد جیل سے نکلے ابھی واپس پہنچے ہی تھے' کھانا کھایا تو پھر ہتھکڑی لگ گئی۔

بیوی سے کہا کہ میں بڑے لمبے وعظ پر جا رہا ہوں' دیکھنا میری جدائی میں رونا نہ۔ بیوی نے کہا' عطاء اللہ اگر انگریز سے معافی مانگ کر آیا تو میں کفن تک نہیں دوں گی' میں یہ نہیں کہوں گی کہ یہ میرا خاوند تھا' اگر تیرا جنازہ جیل سے نکلا تو اپنے دوپٹے سے تیرا کفن بناؤں گی۔ (سبحان اللہ) میں فخر سے کہوں گی کہ میں

ایک مجاہد کی بیوی ہوں۔ بخاری رو کر فرمایا کرتے تھے کہ میری تبلیغ میں میری بیوی کا حصہ ہے' اس نے اتنے صبر سے کام لیا کہ میں اس کے احسان نہیں اتار سکتا۔ (سبحان اللہ)

میں نے بخاری کے ساتھ تین تقریریں کیں۔ انہوں نے میری تقریر سنی اور میری پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے خطابت کی مہر لگا دی ہے۔ (سبحان اللہ)

خیربات دور جا رہی ہے۔ میں آپ کو مجاہد بنا رہا ہوں' آج جہاد کانفرنس ہے اللہ تمہیں جہاد کا شوق عطا فرمائے۔ (آمین)

ہم ابو حنیفہ کے مقلد ہیں جس کا جنازہ بھی جیل سے نکلا۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری کو شہر بدر کیا گیا' اس اللہ کے بندے کو ننگے اونٹوں پر بٹھا کر درے مارے گئے۔

امام احمد بن حنبل کا جہاد باللسان

احمد بن حنبل نے باللسان جہاد کیا۔ مامون نے کہا کہ قرآن مخلوق ہے۔ احمد بن حنبل نے کہا تم غلط کہتے ہو' میرا شاہی مذہب نہیں' خدا بھی قدیم ہے قرآن بھی قدیم ہے' وہ بھی غیر مخلوق ہے یہ بھی غیر مخلوق ہے' جب سے متکلم ہے تب سے کلام ہے۔

بادشاہ نے گرفتار کروایا۔ ہاتھ میں ہتھکڑی' بچہ آپ کا ساتھ تھا۔ پوچھا' احمد کیا کہتے ہو؟ فرمایا' جو بات منبر پر کہی تھی وہی تختہ دار پر کہوں گا۔ انہوں نے جہاد باللسان کیا ہے۔

یہ علماء تھے' آج کل تو علماء نہیں' الوماء ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں غفاری بنائے سرکاری نہ بنائے۔ (آمین)

احمد بن حنبل کے پاس تمام سرکاری ملا آئے۔ بولے' بادشاہ نہیں مانتا۔

فرمایا' تم بادشاہ کی مانتے ہو میں خدا کی مانتا ہوں۔

بادشاہ نے کہا بتاؤ۔ فرمایا' جو بات منبر پر کہی تھی وہی بات اب بھی کہتا ہوں۔ بادشاہ نے کہا کہ اس کو چابک مارو۔ اٹھارہ چابک اور چھ جلاد تھے۔ پہلا چابک لگا تو فرمایا' الحمدللہ۔ فرمایا میں ڈاکے' چوری یا زنا کر کے مار نہیں کھا رہا' میں مار کھا رہا ہوں تو محمد عربی ﷺ کے قرآن پر کھا رہا ہوں۔

دوسرا چابک لگا تو فرمایا جزاک اللہ۔ تیسرا چابک لگا تو فرمایا ایتونی بکتاب اللہ وسنۃ رسول اللہ۔ مارنے والوا مجھے طاقت سے مت مرعوب کرو' میرے سامنے اللہ کا قرآن پیش کرو یا محمدؐ کا فرمان پیش کرو۔

جب چابک لگتے تھے تو دھماکہ آدھے میل تک جاتا تھا۔ جب چابک اس اللہ کے بندے پر برستے تو کپڑے تو کپڑے چمڑی بھی ادھڑ کر ساتھ آ جاتی۔

لکھا ہے کہ اونٹ کو مارتے تو اونٹ کی چیخیں نکل جاتی تھیں۔ جسم سے خون کے فوارے پھوٹ پڑتے مگر احمد کے بدن میں حرکت نہ آتی۔ چابک کھاتے کھاتے بے ہوش ہوگئے۔ پانی لایا گیا۔ فرمایا پانی نہیں پیوں گا۔

احمد بن حنبلؒ شہید ہوگیا۔ جنازے کا اعلان ہوا تو چالیس میل تک سے لوگ پیدل آئے۔ چھ لاکھ آدمی جنازے پر آئے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہ جب اس مجاہد کا جنازہ اٹھا تو اٹھارہ ہزار یہودیوں نے صرف جنازے کو دیکھ کر محمدؐ کا اسلام قبول کر لیا۔

اب تو مولویوں کو دیکھ کر لوگوں کو اسلام سے نفرت ہو رہی ہے۔ کیونکہ اب یہ مشین گن فٹ کر کے "وہ کافر' وہ کافر' وہ کافر' میں مسلمان" کی گولیاں چلاتے ہیں۔ یہ کوئی جہاد نہیں ہے' جہاد سیکھو۔

ایک رضا خانی مولوی کا جہاد

کراچی میں ایک مولوی نے جہاد باللسان کیا۔ ذرا سن لیں۔ اس نے تقریر

کی کہ میں تمہیں نبی کے دشمنوں کی نشانیاں بتاؤں؟ لوگوں نے کہا ضرور بتائیں۔ کہنے لگا اس کی داڑھی لمبی ہوگی' جھوٹ نہیں کہہ رہا مجھے کیسٹ ملی ہے۔ اس نے کہا کہ اس کے چہرے پر سجدے کے نشان ہوں گے' یہ نبی کا دشمن ہوگا' مسواک زیادہ کرے گا' قرآن زیادہ پڑھے گا... جو قرآن زیادہ پڑھے وہی نبی کا دشمن ہے؟ (نہیں) یہ منافق ہے؟ (نہیں) خدا کی قسم یہ تقریر اس نے کی ہے۔ یہ کوئی جہاد نہیں ہے۔ لوگ نعرے لگا رہے تھے۔ دعا کرو اللہ ہمیں سمجھ عطا کرے۔ (آمین)

حضور ﷺ کی داڑھی مبارک

عزیزو! داڑھیاں صرف ہماری ہی بڑی نہیں' بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کان رسول اللہ کثیر اللحیۃ یملا صدرہ۔ حضور ﷺ کی داڑھی مبارک سینے کو پر کرتی نظر آتی۔

میری اماں کہتی ہیں کہ کان یخالل۔ حضور ﷺ داڑھی میں خلال کرتے تھے۔ بی بی کہتی ہیں کہ محمدؐ ہر دوسرے دن داڑھی کو کنگھا کرتے تھے۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ کنا نعرف القراۃ من تحرک اللحیۃ۔ جب پاک قرآن پڑھتے تو محمدؐ کی داڑھی کے بال کندھوں کے پاس سے ہلتے ہوئے نظر آتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی داڑھی ناف تک تھی' دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ حضرت لاہوریؒ کی داڑھی بھی ناف تک تھی۔ کسی نے پوچھا کہ حضرت لمبی داڑھی کیوں؟ فرمایا کہ حدیث میں آگیا کہ واعفوا داڑھی کو چھوڑ دو۔

ایک مولوی خانپور میں جہاد باللسان کر رہا تھا۔ کہہ رہا تھا داڑھی کی تین قسمیں ہیں' ایک ثوابی' ایک عذابی' ایک پیشابی (استغفراللہ) یہ جہاد ہو رہا ہے۔ عزیزو سنو! یہ کوئی جہاد نہیں یہ نبی کی سنت کی توہین ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا

ان کو ہدایت دے۔ (آمین)

نفس سے جہاد

میں کچھ جہاد پر عرض کر رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا' لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ۔ اتنے تک تم مومن نہیں بن سکتے جب تک اپنی خواہشات کچل نہ دو۔ دعا کرو اللہ ہمیں اپنی خواہشات کے خلاف جہاد کرنے کی توفیق دے۔ (آمین) نفس نے کہا سینما دیکھو' چلے جا' جھوٹی گواہی دے' حرام کھا' رشوت لے' رشوت دے' سود کھا' نبی ؐ نے فرمایا' الراشی والمرتشی کلاھما فی النار۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں' جو سود کے پیسوں سے کاروبار کرتا ہے' اس کا ادنیٰ گناہ یہ ہے جیسا کہ بیٹا اپنی ماں پر زنا کا حملہ کر رہا ہے۔

اس کے خلاف جہاد کرو' جھوٹے کے خلاف جہاد کرو' نفس کے خلاف جہاد کرو' خواہشات جو کچھ کہیں ان کے خلاف جہاد کرو' خواہشات کو ٹھکراؤ' جوتی مارو اور مصطفیٰ ؐ کے حکم کو سینے سے لگاؤ یہ جہاد ہے۔

سنت کے مخالف پر حضور ﷺ کی ناراضگی

آج لوگ صبح اٹھے اور داڑھی کو ختم کر دیا۔ نبی ؐ فرماتے' من رغب عن سنتی فلیس منی۔ جو میری سنت کو چھوڑ بیٹھا اس کو کہہ دو کہ میری امت کی فہرست سے نکل جائے۔ جائے کتا جہاں جائے' یہودی بن جائے' نصرانی بن جائے۔

میں نے نبی ؐ سے پوچھا کہ آپ کا عاشق کون ہے؟ گالیاں نہیں دے رہا صحیح باتیں کر رہا ہوں۔ میں نے پوچھا محبوب آپ کا عاشق کون ہے؟ آج تو ہم عاشق اس کو کہتے ہیں' جو گردن میں کپڑا لٹکا لے۔ عجیب قسم کی پگڑی ہو اور خوب گیت گائے اور کہے کہ میں عاشق رسول ؐ ہوں۔ میرے محبوب آپ کا عاشق کون

ہے؟ فرمایا من احب سنتی فقد احبنی۔ (سبحان اللہ)
جو میری سنت سے پیار کرے وہی میرا عاشق ہے۔ یہ داڑھی رکھنا نبی کی
سنت ہے' مونچھیں کٹوانا نبی کی سنت ہے۔ "السلام علیکم" کہنا نبی کی سنت ہے۔
Good evening' Good noon' Good afternoon' نمستے' آداب
عرض' رام رام' ہرے رام' یا علی مدد' مولیٰ علی مدد' یہ سنت نہیں ہے۔ نبیؐ نے
فرمایا' افشو السلام' نبیؐ نے فرمایا السلام قبل الکلام' نبیؐ نے
فرمایا' سلموا تحابوا۔ سلام کہنا حضور ﷺ کی سنت ہے۔ بڑوں کا ادب
کرنا' جو فوت ہو چکے ہیں ان کو نیکی سے یاد کرنا سنت' اذکروا موتا کم
بالخیر' فرمایا جو فوت ہو چکے ان کو نیکی سے یاد کرو۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے' مجھے یاد ہے' اگر مان لو گے تو جہنم سے آزاد
ہے ورنہ آخرت برباد ہے۔ مجھے آپس میں لڑانا نہیں آتا۔ دعا کرو اللہ ہمیں کفر
سے ٹکرانے کی توفیق دے۔ (آمین)

۱۹۶۵ء میں جب حالات عجیب تھے اس وقت یہ آپ کا خادم باڈر پر تھا۔ میں
نے کشمیر میں وارد تھل' چھنیرہ' باغ' آخری مورچوں پر جا کر اللہ کی قسم میں نے
تقریریں کیں اور وہاں فوج کو تیار کیا۔ میں نے فوجیوں سے کہا' فوجیو! نکلو تو مجاہد
بن کر' لڑو تو غازی بن کر' آؤ تو فاتح ہو کر' گرو تو شہید ہو کر۔ (سبحان اللہ)

میں نے ملتان میں فوج میں تقریر کی۔ ۱۲ یونٹ میں' میں نے کہا کہ وہ دیکھو
ایک عورت کھڑی ہے اور کہہ رہی ہے کہ بادلو! پاکستان سے گزرنا تو فوجی بھائیوں
سے کہنا کہ خاندان محمدؐ کی عزت لوٹی جا رہی ہے۔ فوجیوں کی چیخیں نکل گئیں'
اسی وقت کھڑے ہو کر مست ہو گئے اور نعرہ لگا کر چیخنے لگے۔ کہنے لگے' مولانا!
ہمارے کرنل سے کہو ہمیں بندوقیں دے ہم ابھی جا کر جہاد کرتے ہیں۔

مجھے کرنل نے کہا' مولانا! ہمارے کہنے میں اتنا اثر نہیں' جتنا محمدؐ کے قرآن
و حدیث میں اثر ہے۔ ہم تو آپ کے سپہ سالار رہے ہیں' ہم آپ کو گر سکھاتے

ہیں' میں نے اللہ کی قسم مورچوں پر تقریریں کیں۔ خدا قبول فرمائے۔ (آمین)

بھائیو! آپس کی لڑائی کو چھوڑو۔ یہ تو کھانے پینے کی لڑائی ہے۔ ختم شریف' عرس شریف' یہ سب کھانے پینے کی لڑائی ہے۔ قاری حنیف صاحب نے بتایا کہ مجھے ایک مولوی ملا وہ کسی حلوہ خوروں کی مسجد میں تھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ وہاں کیسے چلے گئے؟ آپ بھی وہ ہوگئے ہو؟ کہنے لگا میں وہ نہیں ہوا یہ پیٹ وہ ہوگیا ہے۔ میں وہ نہیں ہوا' یہ وہ ہوگیا ہے۔ (پیٹ) اس کو بھرتا رہتا ہوں۔ دعا کرو خدا اس (پیٹ) کی خیر کرے۔ یہ تو رنا مراد بھرتا ہی نہیں اور لڑائی کیا ہے۔

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو خراج تحسین پیش کرو جس نے سب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔

مفتی محمود کی عظمت کو سلام

مولانا بنوریؒ کو خراج عقیدت پیش کرو جس نے مجلس عمل بنائی۔ مفتی محمود کی عظمت کو میں سلام کرتا ہوں جس نے قومی اتحاد کا جھنڈا لہرایا۔ خدا کی قسم قوم پر عجیب وقت آیا۔ جب سے تم نے اتحاد کو ختم کیا ہے اس وقت سے مسجد مسجد میں لڑائی ہے۔

کل خدا کی قسم تمہارے اشارے پر ساڑھے نو سو آدمیوں نے گولی کھائی اور نعرہ لگایا "نظام مصطفیٰ زندہ باد"۔

ہمیں کچھ بھی کہو آج میں ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں کہ واحد ایک مجاہد مفتی محمود تھا' جس نے نو مہینے صوبہ سرحد میں نظام مصطفیٰ کا نقشہ دکھا دیا۔ پاکستان کی چھبیس سالہ تاریخ میں اس مجاہد نے نظام مصطفیٰ کا نقشہ دکھایا۔

پاکستان کی تاریخ کا عظیم مجاہد

پاکستان کی تاریخ میں واحد یہ ایسا مجاہد ہے جو وزیر بھی ہے' اسلام کا سفیر

بھی ہے' طبیعت میں امیر بھی ہے' زندگی میں فقیر بھی ہے' دیکھو تو محمدؐ کا غلام ہے' دیکھو تو خادم اسلام ہے' مصلے پر دیکھو تو نمازیوں کا امام ہے' سرحد میں دیکھو تو وزیر ہے' قاسم العلوم ملتان میں دیکھو تو شیخ التفسیر ہے' کیسا فقیر ہے۔ (سبحان اللہ) آپ ناراض نہ ہوں میں بالکل پیور (Pure) بات کہہ رہا ہوں۔ ہم نے آپ کو سیاست سکھائی۔

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فیض الحسن مہاروی کو کہا کہ آؤ' مولانا ابوالحسنات قادری کے پاس مولانا محمد علی جالندھری کو بھیجا۔ انہوں نے جا کر کہا کہ لاہور کے امیر تم بن جاؤ۔ آؤ آپس کی باتوں پر نہ لڑو' آؤ محمدؐ کی ختم نبوت کا جھنڈا مل کر بلند کریں۔ ہم نے آپ کو گر سکھائے' اب ہم پر ناراض ہوتے ہو۔ بلی کو سب کچھ سکھایا پھر اس کو مارتے ہو اللہ تمہیں ہدایت عطا فرمائے۔ (آمین)

میں آپ کا بھائی ہوں' میں لڑانے نہیں آیا' اس وقت اتحاد کی ضرورت ہے۔ حضور ﷺ کے دور میں ہر مرد' ہر عورت' ہر بچہ مجاہد تھا۔ نو سال کا بچہ مجاہد ہوتا تھا۔ ہمارے ملک میں نو سال کے بچے اچھی جیب تراشی کر لیتے ہیں۔ بڑے قابل ہیں' دکان پر کھڑا ہوا' دکاندار نے ادھر دیکھا وہاں سے سیب اٹھا لیا۔ گھر جا کر کہتا ہے' اماں سیب لایا ہوں۔ کہتی ہے' اچھا جاؤ کچھ اور بھی لوٹو۔

اماں آج استاد کو نیند آ گئی تو اس کی چادر اور جوتی بھی اٹھا لایا ہوں۔ وہ کہتی ہے بیٹے گڈ (Good)

You are very good. Thankyou very much.

یہ بچہ بڑا ہو کر ڈاکو بنے گا' ابے کو ڈیڈی اور امی کو ممی' وہ بھی نکمی۔

حضور ﷺ بہادر تھے۔ خدا کی قسم صحابہؓ کہتے ہیں کہ پورا مدینہ دشمن تھا مگر مصطفیٰؐ کو ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ چھپ گئے ہوں۔ پتھر برس رہے ہوتے اور محمدؐ قرآن پڑھ رہے ہوتے۔ (سبحان اللہ) دعا کرو اللہ ہم سب کو نبوت کی غلامی عطا کرے۔ (آمین)

دوستو! جہاد پر بات کر رہا ہوں۔ اللہ مجھے آپ کو سیرت سے آشنا فرمائے۔ (آمین)

آپ تھکے بیٹھے ہیں؟ (نہیں)

نوٹ: مجمع میں کسی نے کہہ دیا کہ صبح چھٹی ہے۔ اس لیے آپ تقریر لمبی فرمائیں۔ مولانا نے فرمایا اب بھی چھٹی ہے۔ داڑھی منڈاؤ، عورتیں اٹھاؤ، ساری رات سینما دیکھو، تمہیں چھٹی ہے۔ سگریٹ پیو تاکہ منہ اتنا بدبودار ہو جائے نہ تم کلمہ پڑھ سکو، نہ درود پڑھ سکو۔ چھٹی ہے۔ (استغفراللہ)

سگریٹ پینا فضول خرچی ہے۔ منہ پلید ہو جاتا ہے۔ مکروہ ہو جاتا ہے۔ مولانا جامی کہتا ہے ؎

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

کہتے ہیں کہ ہزار مرتبہ تم اپنے منہ کو عطر اور کستوری سے دھوؤ۔ پھر بھی محمدؐ کا نام لیتے ہوئے ڈرتا ہوں کہ کہیں بے ادبی نہ ہو جائے۔ اللہ تمہارے منہ کو بھی پاک کرے۔ (آمین)

نبی کا سارا گھرانہ پاک

لوگ کہتے ہیں پنج تن پاک۔ میں کہتا ہوں نبی کا سارا گھرانہ پاک۔ نبی کی بیویاں پاک، محمدؐ کا بستر پاک، پیغمبر کا وجود اور کپڑے پاک، محمدؐ کا ماحول اور مجلس پاک ہے۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ میرے پاس وقت نہیں ورنہ اس پر آپ کو تقریر سناتا۔ (سبحان اللہ)

لوگ سگریٹ اتنا پیتے ہیں کہ اخبارات نے لکھا ہے کہ پاکستانی اتنا سگریٹ پیتے ہیں کہ اگر کراچی سے پشاور تک سگریٹ کی لائن بناؤ تو لائن بن سکتی ہے۔ اخبار نے لکھا تھا کہ سات کروڑ روپے کے پاکستانی ایک سال میں سگریٹ پی جاتے

ہیں۔

(نوٹ: یہ غالباً ۱۹۸۱ء کی بات ہے۔)

اللہ مجھے اور آپ کو توبہ کی توفیق دے۔ (آمین)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے بچے بھی مجاہد تھے

حضور کے دور میں بچے بھی مجاہد تھے۔ وہ دیکھو بدر میں دو لڑکے دوڑتے ہوئے آ رہے ہیں۔ آقا نے فرمایا تم کون ہو؟ عرض کی حضرت ہمارا نام معوذ اور معاذ ہے۔ نام یاد کر لو۔ تمہیں تو غلط نام یاد ہوتے ہیں۔ لیلیٰ مجنوں' ہیر رانجھا' سسی پنوں' سیف الملوک' مرزا صاحباں۔

اگلے دن ایک مولوی تقریر کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ میرا محمد رانجھا تھا۔ (نعوذ باللہ) میں نے اس کی تردید کی۔ میں نے کہا رانجھا عورت کا عاشق تھا' محمدؐ خدا کا عاشق ہے۔ رانجھا پلید تھا' محمدؐ پاک تھے۔ رانجھا بانسریاں بجاتا تھا' محمدؐ بانسری کو سن کر کان میں انگلیاں دیتے تھے۔ رانجھا امتی تھا' محمدؐ نبی تھا۔ رانجھے کی موت عورت پر آئی۔ محمد عربیؐ کا روضہ عرش سے بھی زیادہ پاک ہے۔ (سبحان اللہ)

ایمان تازہ ہو رہا ہے؟ (ہو رہا ہے)

سمجھ آ رہی ہے؟ (آ رہی ہے)

جہاد کا واقعہ آپ کو سنا رہا ہوں۔ یہ واقعہ سنا کر آپ کو تڑپا کر بات ختم کر دوں۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

دو بچے آ گئے۔ ایک کا نام معاذ تھا' دوسرے کا نام معوذ۔ کہنے لگے حضرت ہم جہاد پر جائیں گے۔ نحن المجاہدون' نحن المجاہدون یا رسول اللہ

علمی نکتہ

آج ایک علمی نکتہ بتاؤں۔ میرے سید بیٹھے ہیں۔ ہم یارسول اللہ بھی کہتے

ہیں۔ اس وقت کہتے ہیں جب حضورؐ سامنے ہوں۔ صدقت یا رسول اللہ۔ میں یا محمد بھی کہتا ہوں۔ اس وقت کہتا ہوں جب جبرئیل نے کہا۔ اخبرنی یا محمد عن الاسلام

میں الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ کہتا ہوں۔ یہاں نہیں کہتا۔ محمدؐ کے روضے کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہتا ہوں۔ یہ درود وہاں پڑھنے کا ہے۔ سمجھ آئی بھائی؟ (آئی)

من صلی عند قبری سمعتہ جاگ رہے ہو؟ (جی) الصلٰوۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ یہ روضے پر جا کر پڑھنے والا درود ہے۔

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد (الخ) یہ نماز کا درود ہے۔ سمجھ آ رہی ہے؟ (آ رہی ہے) بڑا فرق ہے۔ نہ سمجھیں تو بیڑا غرق ہے۔ جو ہنستے ہیں' وہ پھنستے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمہیں بھی ہوش عطا کرے۔ (آمین) جو عالم تقریر کے لیے کھڑا ہو' اس کے کردار کو دیکھو۔ دیکھو کیا کہہ رہا ہے۔ کہاں سے کہہ رہا ہے؟ بات کتاب و سنت کی ہو تو سنو' ورنہ نہ سنو۔

عورتیں بھی مجاہد تھیں

آج تقریر نہیں کر سکا۔ آج میں تھک چکا ہوں۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ میں جہاد پر تقریر کر رہا ہوں۔ میرے دلبر' سرور' شافع محشر کے دور میں عورتیں بھی مجاہد تھیں۔

قلعہ خیبر میں عورتوں نے تیر نکال کر کئی کافروں کو فی النار کیا۔ بی بی عائشہؓ کہتی ہیں ہم اتنی بہادر تھیں کنا لشمر ازارنا و کنا [illegible] المرضی ونسقی العطشی ہم محمدؐ کی بیویاں' بیماروں کا علاج کرتی

تھیں اور زخمی سپاہیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ میدان جنگ میں ہر صحابی مجاہد تھا۔ حیدر بھی بہادر تھے۔ میرے نزدیک ہر صحابی بہادر تھا۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بہادر مجاہد تھے

توجہ کرو میں آپ کو بہادر بنا رہا ہوں۔ حضرت خالد ابن ولیدؓ جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "سیف اللہ" کا لقب دیا' فرمایا کرتے تھے کہ دس دس تلواریں میرے ہاتھ میں ٹوٹ جاتی تھیں۔ میرے بازو اور قوت میں فرق نہیں آتا تھا۔ خالدؓ کہتے تھے کہ عرب کے گھوڑے تھک جاتے تھے۔ محمدؐ کے پہلوان میں تھکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔

ساٹھ آدمیوں نے ساٹھ لاکھ کو شکست دی۔ جب رومیوں سے لڑائی ہوئی تو ساٹھ صحابہ نے ساٹھ لاکھ کو شکست دی۔ ان کے تقریباً بیس لاکھ ختم کیے۔ ان کے صرف چھ آدمی شہید ہوئے۔ یہ بہادری ہے۔ ہمیں تو بلی کرے میاؤں' ہم کہتے ہیں میں کیوں آؤں۔

اللہ مجھے اور آپ کو بہادر بنائے (آمین) اللہ روس کو روسیاہ کرے (آمین) اس وقت ملک کے ڈیفنس کی ضرورت ہے۔ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا روس افغانستان میں آیا' وہاں بیس لاکھ آدمی بے گھر پڑے ہیں۔ بیس لاکھ شہید ہوگئے۔ روسیوں نے مسجدوں کو پاخانہ کی جگہ بنایا' سید زادیوں کے برقع اتارے ہیں۔ یہ دہریہ ہے۔ خدا ہمارے ملک کی حفاظت کرے۔

یہ اندرا گاندھی بن کر آتی ہے آندھی۔ دعا کرو خدا اس آندھی کو ختم کرے (آمین) قصور تو باڈر پر ہے۔ آپ کی اس مسجد میں پہلے بھی بمبارمنٹ ہوئی ہے۔ یہ تو بالکل باڈر ہے۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ یہاں کے ہر فرد کو خدا مجاہد بنائے (آمین)

حضور ﷺ کے دور میں عورتیں لوریاں دیتی تھیں 'یااللہ میرے بچے کو زندگی دے تو مجاہدوں والی' موت دے تو شہادت والی۔

وہ مائیں پیدا کرتی تھیں نمازی
دھنی تلوار کے میداں کے غازی
وہ مائیں جب کہ لیتی تھیں بلائیں
تو یوں بیٹے کو کرتی تھیں دعائیں
عبادت میں کٹے بیٹا جوانی
شہادت میں ختم ہو زندگانی
وہ مائیں گھر کی دیواروں کی زینت
نہ یہ مائیں کہ بازاروں کی زینت
وہ مائیں مسجد میں بھی نہ جائیں
نہ یہ مائیں کہ پوجیں خانقاہیں
وہ مائیں کہ جن کا دل آہن جگر شیر
نہ یہ مائیں کہ بکتیں ہیں ٹکے سیر
بھلا بیٹے وہ کب مسجد کو جائیں
کہ ہوں نامعقول جن کی ایسی مائیں
اماں ہے نورجہاں ترنم
بیٹا ہے انارکلی میں گم
اماں ہے فاطمہ بیٹا ہے حسین
اماں ہے ہاجرا' بیٹا ہے اسماعیل

(سبحان اللہ) ایمان تازہ ہو رہا ہے؟ (جی)

بس جہاد پر تقریر تھی۔ مولانا مقبول الرحمٰن نے مجھے اچھا موضوع دیا ہے۔ وقت نہیں ورنہ میں آپ کو حضرت حمزہؓ حضرت حنظلہؓ کی شہادت سناؤں سبحان اللہ

میرے ان نوجوانوں کو اماں اسماء جیسے جگر عطا کرے۔

بی بی اسماء بنت صدیق رضی اللہ عنہا بھی بہادر تھیں

حضور ﷺ کے دور میں عورتیں بڑی مجاہد ہوتی تھیں۔ بی بی اسماءؓ' بی بی عائشہؓ کی بڑی بہن' ابوبکرؓ کی بیٹی' عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ محترمہ اسی سال کی عمر ہے' بیٹا عبداللہ بن زبیرؓ پھانسی کے تختے پر' دیکھ کر ماتم نہیں کرتی' سینہ کوبی نہیں کرتی' کاغذ کے تعزیے نہیں بناتی' ہائے ہائے نہیں کرتی۔ مرثیے نہیں پڑھتی' بیٹے کو دیکھ کر دور سے کہتی ہے آہا! جو گود میں دودھ پلاتے وقت لوری دی تھی (شہادت کی) وہ قبول ہو گئی ہے۔

اسی سال کی بڑھیا تھی۔ دیکھتی ہے کہ خون بہہ رہا ہے۔ داڑھی بھی خون آلود ہے۔ فرماتی ہیں' جو حلالی بیٹے ہوتے ہیں وہ اماں کے سامنے سرخرو ہوتے ہیں۔

کہتی ہے الحمدللہ بیٹے تو طاقت کے سامنے جھکا نہیں۔ مجھے ناز ہے کہ میرا دودھ پی کر تو نے حلال کیا ہے۔ دیکھ کر فرمایا' لوگو! یہ پھانسی کے تختے پر نہیں کھڑا' یہ شاہسوار اپنی سواری پر جنت کے انتظار میں کھڑا ہے' پھر واپس مڑ کر کہا' لوگو! مجھے مبارک باد دو میں شہید بیٹے کی اماں ہوں۔ (سبحان اللہ) یہ ہے ماں' بہادر ماں ہے۔

آج کل ماتم ہوتا ہے' شہید تو زندہ ہے یہ اس کو روتے ہیں۔ ہم بھی حسینی ہیں' حضرت حسینؓ قرآن کے حافظ تھے' عالم تھے' حاجی تھے' حضرت حسینؓ صابر تھے' نمازی تھے' بہادر تھے' جری تھے' شہید تھے' (سبحان اللہ) اللہ مجھے اور آپ کو ہدایت دے۔ (آمین)

میری سنت سے محبت کرنے والا میرے ساتھ جنت میں جائے گا

سب سے پہلے اپنے نفس سے جہاد کرو۔ صبح صبح نفس کہتا ہے' چلو نائی کے

پاس، گول مول شلغم، چلو یکدم، اپنے نفس کے خلاف جہاد کرو، اس حدیث کو سامنے رکھو۔ من احب سنتی۔

ایک حدیث اور سناؤں اور اس پر توبہ کرو۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں:

من احیا سنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید

جو میری سنت کو زندہ کرے، جب میری سنت دنیا میں ختم ہو چکی ہو، اس وقت کوئی میری سنت کو زندہ کرے، اس کو بتا دو کہ سو شہیدوں کا ثواب ہوگا۔ (سبحان اللہ) سو شہیدوں کی شہادت ایک طرف، محمد ﷺ کی سنت کو زندہ کرنا ایک طرف۔

تمام انبیاء کرام ؑ کے چہروں پر داڑھی تھی؟ (تھی) تمام صحابہ کرام ؓ کے چہروں پر داڑھی تھی؟ (تھی) تمام اولیاء ؒ کی داڑھی تھی؟ (تھی) تین سو تیرہ رسولوں کی داڑھیاں تھیں؟ (تھیں) تو بھائیو! دیکھو ایک ٹولا ادھر ہے، ایک ادھر ہے آپ کدھر جانا چاہتے ہیں۔ اللہ تمہیں رسول اللہ کی غلامی عطا کرے۔ (آمین)

داڑھی جیسی بھی ہو اس کی حفاظت کرے اور محبت رکھے

ایک صحابی کی داڑھی کے صرف دو بال تھے۔ اس کو تیل لگاتے، کنگھی کرتے، کہتے بالو! کٹ نہ جانا کل محمد ﷺ کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔ تیل لگا کر کہتے، داڑھی! کل محمد ﷺ کو دکھاؤں گا کہ نبی تیرے بعد تیری سنت کو زندہ کیا ہے۔ یہ جہاد ہے۔

ایک تو ہم ہندوؤں سے لڑیں گے، رام رام ہرے رام سے انشاء اللہ لڑیں گے۔ صرف یہ نہیں کہ فوج لڑے گی، دعا کرو کہ اللہ پاکستان کے ہر بچے کو بھی مجاہد بنائے۔ (آمین)

اپنے نفس سے جہاد کرنا بھی افضل ہے

اس دور میں رشوت نہ لینا جہاد ہے، رشوت نہ دینا جہاد ہے، سود نہ کھانا

جہاد ہے' جھوٹ نہ بولنا جہاد ہے' عورتوں کو باپردہ باہر بھیجنا جہاد ہے' نماز قضا نہ کرنا جہاد ہے' افضل الجہاد من یجاہد لنفسہ۔ اپنی خواہشات کے ساتھ بھی جہاد کرنا ہے۔ کرو گے؟ (کریں گے) وعدہ کرتے ہو؟ (کرتے ہیں)

شیطان سے کہو' کتے پرے نکل۔ ہمیں شیطان سے تعلق نہیں' ہمیں رحمان اور نبی آخرالزمان سے تعلق ہے۔ (انشاء اللہ) یہ بھی جہاد ہے' اب تمہیں بستر ے یاد کر رہے ہیں' پینے کے لیے دودھ رکھا ہوا ہے' مگر آپ سب سے تعلق توڑ کر' سب کو چھوڑ کر' منہ موڑ کر' دیوانے' پروانے' مستانے' تابعدار' جانثار' وفادار' قطار اندر قطار' پیغمبر کے حب دار' سرکار کی سیرت سن رہے ہو' یہ بھی جہاد ہے۔

یہ بھی جہاد ہے

تم بیوی کے ساتھ سردی کے موسم میں سو رہے ہوتے ہو۔ مؤذن اذان دیتا ہے' الصلوٰۃ خیر من النوم یہ سن کر بیوی کو چھوڑ کر اٹھ جانا یہ بھی جہاد ہے۔

اٹھو قصور کی قوم

صبح کو سردی میں ٹھنڈا پانی ہے' مگر کشاں کشاں' دواں دواں' وہاں وہاں' یہاں یہاں سے چل کر مسجد میں آ جانا یہ بھی جہاد ہے۔

اب تو ایئر کنڈیشن میں سوئے ہوتے ہیں' سورج نکل آتا ہے' ابھی تک سو رہے ہوتے ہیں۔ آج حدیث سنا دوں' نبی ؐ نے فرمایا کہ جو سویا رہتا ہے اور سورج نکل آتا ہے' بال فی اذنہ شیطان اس کتے کے کان میں شیطان پیشاب کر گیا ہے۔ سارا دن اس کا نحوست میں گزرے گا۔ جاگ رہے ہو؟ (جی) مجاہد بننا آسان نہیں اللہ ہمیں مجاہد بنائے۔ (آمین)

شاملی کے میدان میں ہمارے علماء نے جہاد کیا ہے۔ حافظ ضامن وہاں شہید

ہوئے ہیں' انگریزوں سے ٹکرلی تھی۔ بالاکوٹ کے میدان میں ہمارے علماء نے جہاد کیا ہے۔ مولانا اسمٰعیل شہید" کی قبر مبارک وہاں ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اسمٰعیل شہید کافر تھا۔ کافر بھی شہید ہوتا ہے؟ (نہیں) اللہ نے اسمٰعیل کو شہید کے نام سے یاد کروایا ہے تاکہ کوئی نالائق کافر نہ کہے۔ کافر وہ ہوتا ہے جو مردار موت مرے' جو شہید ہو وہ کافر نہیں ہوتا۔

کشمیر کو جا کر میرا سلام کہو کہ تیرے پہاڑوں میں ایک سید سو رہا ہے' سید احمد بریلوی سو رہا ہے۔ سبحان اللہ۔

اصل تو وہی لوگ مجاہد تھے' اگر وہ میدان جہاد میں نہ نکلتے آج یہ پاکستان نہ بنتا۔ اس ملک کی آزادی میں اسمٰعیل شہید کے خون کا حصہ ہے۔ ہے یا نہیں؟ (ہے) اللہ مجھے اور آپ کو ہدایت بخشے۔ (آمین)

دین پوری" کے موتی

خدا کی قسم کل میں سمہ سٹہ سے دور تھا' بہت مجبور تھا' مگر عاشق برائے قصور تھا' آخر عبدالشکور تھا' وہی ہوا جو خدا کو منظور تھا' بہت دور تھا' مگر آپ کی محبت میں مسرور تھا' قرآن و حدیث سے بھرپور تھا' کیونکہ مجھے کچھ شعور تھا۔ (سبحان اللہ)

بچے نے کہا مولانا آپ نے جلسے پر آنا ہے۔ میں نے کہا' انشاء اللہ۔ میں نے کہا لوگ ناظر ہوں گے میں حاضر ہوں گا۔ مسئلہ حل ہو گیا' جب کوئی ناظر ہو تو حاضر ہوتا ہے۔ ناظر ہی نہ ہو تو حاضر کہاں ہو گا۔ سمجھے ہو؟ (جی) نہ سمجھو تو قصور آپ کا ہے۔

ابھی خدا کی قسم تقریر شروع نہیں کر سکا۔ جہاد پر تقریر ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں بی بی اسماءؓ جیسی اماں عطا کرے۔ (آمین)

بی بی خنساءؓ بھی بہادر تھیں

بی بی خنساءؓ کے جب چاروں بیٹے شہید ہوگئے' تو صبر کے دامن کو نہیں چھوڑا۔ جب بیٹے میدان جنگ میں لڑتے تھے تو ایک دوسرے کو کہتے تھے۔ بھائیو! خوب دلیری اور بہادری سے لڑو۔ ایسا نہ ہو کہ اماں کو کوئی طعنہ دے۔ اماں کو سرخرو کرو۔ اماں نے جو دعا کی ہے' اسی دعا کے مطابق اماں کو بتا دو کہ اماں تیری دعا قبول ہو چکی ہے۔

چاروں بیٹے شہید ہوگئے تو اماں وہاں گئی۔ لوگ تماشا دیکھنے گئے کہ ماتم کرے گی۔ بی بی خنساءؓ نے جا کر چاروں کے اوپر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو پیٹھ پر کوئی نشان (تیر تلوار کا) نہیں تھا۔ منہ سے خون نکل رہا تھا' سینے پر تیروں کے نشانات تھے۔ سب کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ لوگو! مجھے مبارک دو میں شہیدوں کی اماں ہوں۔ میری دعا قبول ہو گئی ہے۔

غزوۂ بدر میں دو بچے بہادر مجاہد

غزوۂ بدر میں دو بچے آ رہے ہیں۔ یہ تین سو تیرہ تھے' کفر کو سامان پے ناز تھا' محمد ﷺ کو رحمان پر ناز تھا۔

غزوۂ بدر میں آقا خود سپہ سالار بنے۔ جب ہم نے ۱۹۷۱ء میں جنگ لڑی تو ہمارا یحییٰ بالکل واہ واہ' طبیعت خراب ہے' پاس جاؤ تو بوتل شراب ہے' شکست ہوئی۔ بدر میں سپہ سالار محمد ﷺ تھے۔ تین سو تیرہ نے گیارہ سو کو شکست دی' اس لیے کہ سپہ سالار محمد ﷺ تھے۔

ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ تکبر نہیں کر رہے تھے۔ غزوہ بدر میں حضور پاک ﷺ کبھی سجدے میں جاتے کبھی ہاتھ اٹھاتے تو بغلیں چمک جاتیں اور چادر گر پڑتی۔ فرمایا' اللھم ان تھلک ھذہ العصابۃ من المسلمین فلن تعبدابدا۔ مولیٰ یہ تین سو تیرہ ہیں' پیٹ میں روٹی نہیں' پاؤں میں جوتی نہیں' ہاتھوں میں تلوار نہیں' چھ زرہیں اور آٹھ

گھوڑے ہیں' چھ تلواریں ہیں' مولیٰ! کفر کو سامان پہ ناز ہے' محمدؐ کو رحمان پہ ناز ہے۔ مولیٰ! اگر یہ یہیں ختم ہوگئے' یہی تو میرا سرمایہ ہے' پھر تیرا نام لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کندھے کو پکڑا اور رو پڑا۔ میں نے کہا' بس! بس! یامحمد لن یخزیک اللہ ابدا۔ محمدؐ زیادہ نہ رو' میرا جگر پھٹتا ہے' آپ کو روتا دیکھ کر مجھ سے برداشت نہیں ہوتا' حضرت نہ روئیں! فرمایا ابوبکرؓ چپ کر مجھے رونے دے' بچہ روئے تو اماں کو ترس آتا ہے' محمدؐ روئے تو خدا کو رحم آتا ہے' نبیؐ نے ہاتھ اٹھائے چادر گر پڑی۔ پھر اللہ کی مدد آئی' آواز آئی کہ محمدؐ تم کمزور تھے لیکن تیری دعا نے میرے عرش کو ہلا دیا' مانگنا تیرا کام ہے' فتح دینا میرا کام ہے۔ ایمان تازہ ہوا؟ (جی)

"یاعلی مدد" یا "نصرکم اللہ" مدد علی کرتے ہیں یا اللہ کرتا ہے؟ (اللہ کرتا ہے) میں بڑے پیار سے پوچھتا ہوں مجھے جواب دو۔ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ ہے یا اذا جاء نصر الولی؟ (اذا جاء نصر اللّٰه)۔ اذا جاء نصر علی ولی اللہ ہے؟ (نہیں) اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰه ہے یا نصر من الداتا گنج بخش ہے؟ (نہیں) نصر من فرید الدین ہے؟ (نہیں) نصر من البلھے شاہ ہے؟ (نہیں) نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ہے؟ (ہے)

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ کوئی مدد نہ کرے تو کون کرے گا؟ (اللہ) قرآن سنو! وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ محمدؐ میرے سوا کوئی مدد نہیں کرتا۔ حضرت علیؓ نے خیبر میں کیا فرمایا' یاعلی مدد؟ بتاؤ مجھے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا "اللہ اکبر"۔ حضرت علیؓ کی آنکھ میں درد تھا شفا کس نے دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب لگایا اور دعا کی' اللھم اشف عینی علی جنگ کا نعرہ "اللہ اکبر" ہے' جاگ رہے ہو؟ (جی) نصر من اللّٰه۔ اذا جاء نصر

اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۔ وَمَا نَصْرُ اِلَّامِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا۔ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ محمدؐ آپ بتادو کہ میرا حق ہے کہ مومنوں کی مدد میں خود کروں گا۔ سمجھ آ رہی ہے۔ صحیح دین پہنچاؤں؟ (جی)

دعائے قنوت میں ہم سب پڑھتے ہیں' اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ مولیٰ ہم سب تجھ سے مدد مانگتے ہیں' حضرت علیؓ دعائے قنوت پڑھتے تھے؟ حضرت پیران پیرؒ پڑھتے تھے؟ معین الدین چشتیؒ پڑھتے تھے؟ بلھے شاہؒ پڑھتے تھے؟ خود محمد عربی ﷺ پڑھتے تھے؟ توسب کا مددگار کون ہے؟ (اللہ) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ تیری ہی عبادت کرتے ہیں تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں' مانگتے رہیں گے۔ اولیاء سے مدد مانگنے والا قرآن کا دشمن ہے۔ اولیاء بھی کس سے مدد مانگتے ہیں؟ (اللہ سے)

حضرت سلطان باہوؒ کا عقیدہ

حضرت سلطان باہوؒ قوم کے اعوان تھے۔ فرماتے ہیں ؎

یقین دانم دریں عالم کہ لا معبود الا ھو
ولا موجود فی الکونین' ولا مقصود الا ھو
چو تیغ لا بدست آری بیا تنہا چہ غم داری
مجو از غیر حق یاری کہ لافتاح الا ھو

خدا کے سوا کسی سے مدد نہ مانگو' سب کا مددگار کون ہے؟ (اللہ)

خواجہ غلام فریدؒ کا عقیدہ

خواجہ غلام فریدؒ میرے قریب سو رہے ہیں۔ کہتے ہیں:

چوریوں جاریوں استغفار بخشم شالا رب غفار

ترجمہ: چوری جاری سے میں استغفار پڑھتا ہوں' خدائے غفار مجھے

بخش دے۔

گندڑی عادت گندڑے فعلوں توبہ! توبہ!! لکھ لکھ وار

ترجمہ: برے افعال (گناہ) اور بری عادتوں سے الٰہی میری لاکھ لاکھ توبہ ہے۔

کر کر سخت گنہ پر تایم توں ہیں خاوند بخشن ہار

ترجمہ: میں مرتکب عصیاں ہو کر اب پشیمان ہوں' الٰہی تیری ذات غفور الرحیم ہے مغفرت فرما۔

پیر پیغمبر تیڈے بابا نیں توں مالک توں کل مختار

ترجمہ: الٰہی! پیر اور پیغمبر تیرے ہی بندے ہیں، تو ہی سب کا مالک اور تمام امور کا مختار ہے۔

تیڈا شان ہے فضل کرم دا میں وچ ڈوہ تے عیب ہزار

ترجمہ: الٰہی! تو فضل و کرم کرنے والا ہے اور میں گنہگار اور ہزار عیب کا سرمایہ دار ہوں۔

میں مسکین فرید ہاں تیڈا تو بن کون اتارم پار

ترجمہ: الٰہی! میں فرید تیرا ہی ہوں' تیرے سوا مجھے کون اس ورطہ غم سے پار اتارے گا' نجات دے گا' یہ تو ہی مجھے بخش دے اور میری مشکلات عاقبت آسان کر دے۔ (ترجمہ از مرتب)

تیرے سوا میری کشتی کو پار کوئی نہیں لگا سکتا۔ میں بڑے پیار سے پوچھتا ہوں' کشتی میں بیٹھ کر پڑھنے والی دعا کیا ہے؟ یا بہاؤ الحق ہے؟ (نہیں) یہ بہاؤ الحق نے سکھایا ہے؟ (نہیں) حضورؐ نے فرمایا ہے؟ (نہیں) حدیث میں آیا ہے؟ (نہیں) کشتی کی دعا کیا ہے۔ بگرداب بلا افتاد استاد کشتی' مدد کن یا معین الدین چشتی۔ یہ حدیث ہے؟ (نہیں) آج بھی کشتی کی دعا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرِیْهَا وَمُرْسٰهَا۔ مولیٰ میں کشتی میں بیٹھ گیا ہوں' چلانا بھی تیرا کام ہے' کنارے لگانا

بھی تیرا کام ہے۔

معاذؓ و معوذؓ بہادر بچے

دو بچے بدر میں آ رہے ہیں، معاذ اور معوذ۔ ابو حنیفہؒ نے فرمایا ہے کہ اگر محمد کی امت کے جاہل ہو جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو جس طرح عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم ہے، میں اسی طرح لڑکوں کو بھی پردہ دیتا، کیونکہ آج حالات خراب ہیں، بات میری سمجھ گئے ہو؟

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ کسی لڑکے کو شہوت کی نگاہ سے دیکھنا یہ بھی زنا ہے۔ جس طرح کسی عورت کے ساتھ اکیلے تم کمرے میں نہیں سو سکتے، اسی طرح نابالغ لڑکے کے ساتھ بھی تم نہیں سو سکتے۔ اب یہ دین تمہیں کون بتائے۔

معاذ و معوذ کی والدہ بھی بہادر

دو بچے آ رہے ہیں، کیا نام ہے؟ معاذ اور معوذ۔ حضرت یہ ہماری اماں ہے، اس کا نام عفرا ہے۔ حضور ﷺ ٹھہر گئے۔ بی بی تم کون ہو؟ عفرا میرا نام ہے، انصار قبیلے سے میرا تعلق ہے۔ کیسے آئی ہو؟ حضرت سنا ہے کہ آپ جہاد پر جا رہے ہیں، پتہ نہیں کیا ہو گا، یہ میرے دو بچے ہیں، یہی دو ہیں، مجھے یہ ڈر ہے کہ کل ان کو بستر پر موت آ جائے گی، .... آج تمنا کر کے آئی ہوں کہ میرے بچوں کو موت آئے تو تیرے قدموں میں آئے۔

فرمایا یہ تو ابھی بچے ہیں۔ ایک گیارہ سال کا، ایک نو سال کا۔ آپ نے فرمایا کہ نو برس کا معاذ تو چھوٹا ہے۔ معاذ اپنے پاؤں کے پنجوں پر کھڑا ہو کر کہتا ہے، حضرت میں کوئی چھوٹا ہوں؟ حضرت میرا قد تو بڑا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں کشتی کرو، میں انصاف کرتا ہوں۔ چھوٹا بڑے کے کان میں کہتا ہے کہ تم گر جانا، حضور ﷺ نے تجھے تو قبول کر لیا ہے، ایسا نہ ہو کہ محمدؐ مجھے واپس کر دیں۔ یہ مٹھائی تقسیم نہیں ہو رہی، یہ لڈو نہیں مل رہے، گیارہویں کا دودھ پینے

نہیں جا رہے' عرس شریف کے چاول کھانے نہیں جا رہے' یہ میدان جنگ ہے۔ چھوٹا بڑے کو کہتا ہے' بھائی آج مجھ پر احسان کر' زندگی بھر احسان یاد رکھوں گا' تو نیچے گر جانا' شکست قبول کرلینا تاکہ محمد ﷺ مجھے بھی قبول کر لیں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ کشتی سے پہلے کان میں کیا کہہ رہے ہو؟ ہنس کر کہتا ہے کہ حضرت کچھ ہے' دیکھیں گے کہ ابھی ہے۔ کشتی شروع ہوئی بڑا نیچے آگیا۔ چھوٹا اوپر آگیا' چھوٹا ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے' آہا! محمدؐ نے مجھے قبول کر لیا ہے۔ خوش ہوگیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی' اتنے خوش ہوئے کہ اپنی تلوار چھوٹے کو دے دی اور فرمایا' یہ لو محمدؐ کا ہتھیار تم لے لو۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ کی کمان آج بھی محلّہ جواد انصاری' باب جبرئیلؑ کے اندر' حضورؐ کی کمان' فاطمہؓ کے گھر کا تالا' ابو ایوب انصاریؓ کے ہاتھ سے لکھا ہوا قرآن آج بھی موجود ہے۔ اس کمان کے اوپر حضور ﷺ کے ہاتھ کی انگلیوں کے نشان اب بھی موجود ہیں۔ جب جاؤ تو ضرور دیکھنا۔ باب جبرئیل سے نکل کر پوچھنا محلّہ جواد انصاری کہاں ہے؟ اندر جاؤ گے تو شیشے میں مدنی کی کمان رکھی ہوئی ہے۔ اللہ آپ کو جانے کی توفیق بخشے۔

معاذؓ حضور ﷺ کا پہلوان ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک چھوٹا بچہ ہے اور ایک بڑی تلوار اس کے پاس ہے۔ تلوار کو اٹھا نہیں سکتا' کبھی ادھر کرتا ہے' کبھی ادھر کرتا ہے' کبھی کندھے پر رکھتا ہے۔ حضور ﷺ کی تلوار تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' ایھا الولد؟ ارجع الی البیت این تروح؟ اے چھوکرے' واپس چلا جا' تو کدھر جا رہا ہے؟ کوئی مٹھائی تقسیم ہو رہی ہے؟ غالباً حضرت ابوبکرؓ تھے' حضرت عمرؓ کو دیکھ کر کہا' یاعمر لاتمنع عمرؓ اس کو مت جھڑکو' نہ

روکنا' یہ محمدؐ کا پہلوان ہے۔ قد انتخبه امره محمد وفی عنقه سیف رسول الله۔ عمر تم نے تلوار نہیں پہچانی' یہ محمدؐ کے ہاتھ کی ہے۔ حضرت عمرؓ نے جا کر پیشانی چومی' فرمایا' بیٹا تم آگے چلو' تیرے پاؤں کی دھول اٹھے گی عمرؓ پر پڑے گی' عمرؓ کی نجات ہو جائے گی۔ ہائے عمرؓ۔

آج تو ہم کہتے ہیں کہ اللہ کرے موت نہ آئے ڈاکٹر بلاؤ' پانچ ہزار روپے لے لے مجھے بچا لے۔

عمرؓ کہتے ہیں اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد حبیبک۔ جب عمر کو ابولولو مجوسی ایرانی کا خنجر لگا تو یوں نہیں کہا' ہائے بلکہ فرمایا' فزت ورب الکعبہ۔ رب کعبہ کی قسم مدنی کی خوشخبری پوری ہو گئی ہے۔ عمرؓ کی دعا قبول ہو گئی ہے۔

جب یہ بچے معوذؓ اور معاذؓ میدان بدر میں پہنچے تو حضرت عبدالرحمٰنؓ میدان میں کھڑے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ادھر بھی بچہ ادھر بھی بچہ' ادھر بھی کچا ادھر بھی کچا مگر محبت میں سچا' میں نے کہا بہت اچھا۔ یہ چھوٹے بچے پوچھتے ہیں کہ چچا جان! وہ ابوجہل کون ہے؟ جو عدو اسلام ہے' محمد عربی ﷺ کا دشمن ہے' جو ہمارے نبیؐ پر اوجھڑیاں ڈالتا ہے' مذمم' ساحر کہتا ہے' جو آج مقابلہ کرنے آیا ہے' چچا ہمیں وہ دشمن رسول دکھاؤ۔

عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ بیٹا تم کیا کرو گے؟ کہنے لگے' ۔

قسم کھائی ہے مرجائیں گے یا ماریں گے ناری کو
سنا ہے گالیاں دیتا ہے وہ محبوب باری کو

کہنے لگے' نیت کر کے عہد کر کے آئے ہیں کہ یا تو محمدؐ کا دشمن زندہ نہیں رہے گا یا نبیؐ کے عاشق نہیں رہیں گے۔ یہ سچے عاشق ہیں۔

عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے کہا' سامنے جس نے دو زرہیں پہن رکھی ہیں' اے بلا کا طوطا' اے بھاری بھرکم چچا' یہ جو پھر رہا ہے' دو زرہیں' سر پر خود' دو

تلواریں اس کے پاس ہیں' یہ ابوجہل ہے۔

کہتے ہیں کہ میں نے ابھی اشارہ ہی کیا تھا' ابھی میرا ہاتھ نیچے نہیں ہوا کہ میں نے دیکھا کہ ابوجہل گھوڑے سے نیچے گر پڑا ہے۔ ایک نے اس کے پاؤں پر وار کیا' ایک نے چھلانگ مار کر اس کی گردن پر وار کیا' پھر نعرہ لگایا "اللہ اکبر" عدو الاسلام آج ختم ہوگیا ہے۔

ابوجہل نے دیکھا تو چیخ پڑا۔ کہنے لگا موت بھی آئی تو بچوں سے آئی۔ انہوں نے کہا' ہم بچے نہیں ہم محمدؐ کے پہلوان ہیں۔ نعرہ لگا کر بچوں نے کہا کہ ہماری اماں کو کہو کہ تو نے دودھ پلاتے وقت جو لوری دی تھی آج قبول ہوگئی ہے۔ (سبحان اللہ)

ابوجہل کو قتل کرنے والے گیارہ اور نو سال کے بچے تھے۔ ہمارے نو سال کے بچے جیب تراش بن جاتے ہیں' جانور چراتے ہیں' ورکشاپوں میں مشینوں کا کام کرتے ہیں اور کچھ نہیں۔

غزوۂ نجد

جہاد پر موتی دے رہا ہوں۔ حضور ﷺ غزوۂ نجد میں ایک درخت کے نیچے سو رہے ہیں۔ ایک یہودی آیا' تلوار اٹھا کر سر پر کھڑا ہوگیا۔ من یحفظک من یمنعک من یعصمک یامحمد (ﷺ) اے محمدؐ' بتا تو جو کہتا ہے کہ خدا بچاتا ہے' اب بتا تجھے کون بچائے گا؟ حضور ﷺ نے کیا فرمایا؟ حضرت علیؓ بچائیں گے؟ (نہیں) حضرت ابراہیمؑ؟ (نہیں) (حضرت آدمؑ؟ (نہیں) جبرئیلؑ؟ (نہیں) جبرئیل کو بلاتے تو آجاتا' خدا کی قسم قبلہ رو کھڑا ہوں' ہوبہو کھڑا ہوں' روبرو کھڑا ہوں۔

اس نے کہا' کون بچائے گا؟ حضور ﷺ نے ننگی تلوار کے نیچے فرمایا' اللہ کہہ دو (اللہ) کہہ دو (اللہ) پھر کہہ دو (اللہ) حضور ﷺ فرماتے ہیں اس وقت

تک اللہ کا عذاب نہیں آئے گا جب تک اللہ اللہ کرتے رہو گے۔

تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا الیاس رحمتہ اللہ علیہ

مولانا الیاسؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ اللہ کرتے رہو تاکہ عذاب ٹلتا رہے' عذاب چلتا رہے۔

مولانا الیاس فرمایا کرتے تھے' یااللہ جو مدنیؐ کو دین کا درد دیا تھا اس کا کروڑواں حصہ الیاس کو بھی عطا کر دے۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے جب مولانا الیاس کے کارناموں کو دیکھا تو فرمایا' الیاس یاس کو آس سے بدل کر' پاس ہو گیا۔ مولانا الیاس نے ناامید کو امید سے بدل دیا۔

تبلیغی کام کے لیے مولانا الیاسؒ کا استخارہ

مولانا الیاسؒ نے یہ کام جو شروع کیا' یہ کام شروع کرنے سے قبل استخارہ بتولؓ کے حجرے میں کیا۔ یہ بات مجھے رائے ونڈ سے معلوم ہوئی ہے۔

تین دن تک حجرۂ بتولؓ میں رہے' وہیں سو کر رو رو کر دعائیں کیں۔ حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آقا ﷺ نے فرمایا الیاس جا کر میواتیوں میں اور غریبوں کی کنڈی کھٹکھٹا کر کام کر۔ انشاء اللہ پوری امت اس کام میں لگ جائے گی۔ الیاس تیری یہ سنت' تیرا یہ طریقہ قیامت تک جاری رہے گا۔ جاری ہے یا نہیں؟ (ہے)

رائے ونڈ میں اجتماعی دعا

میں بھی اجتماع میں شرکت کرتا ہوں۔ خدا کی قسم رائے ونڈ میں مزا آتا ہے۔ ساری زندگی وہ مزا نہیں آتا جو رائے ونڈ کی دعاؤں میں مزا آتا ہے۔ سارے آنسو وہیں ہوتے ہیں' معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا دامن پکڑ کر پوری مخلوق

خدا کو راضی کر رہی ہے' ہر آدمی آنسو بہا رہا ہوتا ہے۔

نفع و نقصان کا مالک اللہ

غزوہ نجد میں حضور پاک ﷺ سو رہے ہیں۔ کافر نے پوچھا کون بچائے گا؟ فرمایا اللہ۔ تمہیں بیماری سے کون بچائے گا؟ (اللہ) قبر کے عذاب سے کون بچائے گا؟ (اللہ) سکرات کی تلخی سے کون بچائے گا؟ (اللہ) قیامت کے دن حساب و کتاب سے کون بچائے گا؟ (اللہ) تمہیں بیماری دے کر پھر بیماری سے کون بچائے گا؟ (اللہ) بیماری کون دیتا ہے؟ (اللہ) شفا کون دیتا ہے؟ (اللہ) کشتی کون پار لگاتا ہے؟ (اللہ) نوح کی کشتی کو پانی سے نکال کر جودی پہاڑ پر کس نے پہنچایا؟ (اللہ نے) یونس کی کشتی کو چکر میں ڈال کر یونس کو مچھلی کے پیٹ میں کس نے ڈالا؟ (اللہ نے) موسیٰ کو پانی میں راستہ کس نے دیا؟ (اللہ نے) فرعون کو کس نے غرق کیا؟ (اللہ نے) آگ جل رہی ہے' نمرود جائے تو نار ہے' خلیل جائے تو گلزار بنے' آگ میں طاقت ہے یا پروردگار میں طاقت ہے؟ (پروردگار میں) سمجھ آ رہی ہے؟ (آ رہی ہے) آ رہی ہے یعنی پہنچی نہیں۔ پتہ نہیں کیا آ رہی ہے دعا کرو پہنچ جائے۔ (آمین) آج عام عادت ہے کہ بیٹا پیدا ہو تو پیراں دتہ' مر جائے تو "خدا کی مرضی" یعنی خدا مارنے پر بیٹھا ہے۔ کشتی نکل جائے تو یا بہاؤ الحق۔ ڈوب جائے تو "اللہ کی مرضی"۔

میرے بھائیو! میرے دلبر نے' سرور نے' شافع محشر نے' ساقی کوثر نے' برتر نے' انبیاء کے افسر نے' محبوب رب اکبر نے' سید کل' فخر رسل' تاج جمل' ہادی سبل نے' کہہ دو سبحان اللہ (سبحان اللہ) دعا کرو میری زبان ہو' قرآن و حدیث کا بیان ہو' مدنی کی شان ہو' جنت کا سامان ہو' راضی رب رحمان ہو' سننے والا مسلمان ہو۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ کی شان اتنی اونچی ہے کہ میری نگاہ ختم ہو جائے گی' جبرئیل

کی پرواز ختم ہو جائے گی' عرش' کرسی قدموں میں آ جائیں گے' محمد ﷺ کی شان اونچی ہو جائے گی۔

میرا اور میرے علماء کا عقیدہ

میرا اور میرے علماء کا عقیدہ ہے کہ خدا ایک ترازو بنائے' ایک پلڑے میں میرے دلبر کو بٹھائے' ایک پلڑے میں سجاد' عباد' زہاد' اقطاب' اخیار' ابدال' علماء' صلحاء' اتقیاء' اصفیاء' اولیاء' جن و ملک' حور و فلک' چودہ طبق' عرش' کرسی' لوح قلم' جنت کعبہ رکھ دے' ایک طرف محمد ﷺ کو بٹھا دے ترازو کو اٹھا دے' دین پوری کے علماء کا عقیدہ ہے کہ ساری کائنات کی شان کم ہے' محمد ﷺ کی شان بلند ہے۔ سمجھ آئی؟

میرا نبیؐ وہ نہیں کہ کہتے کہ آگیا' کہا جائے کہاں ہے؟ تو کہتے ہیں چلا گیا۔ کیا بدھو بناتے ہو! میرا نبی رانجھا نہیں میرا نبی وہ ہے کہ جس کو چاند کہتے ہو' وہ میرے نبیؐ کے قدموں میں دو ٹکڑے ہے' جس کو سورج کہتے ہو وہ چوتھے آسمان پہ ہے' جس کو جبرئیل سید الملائکہ کہتے ہو وہ پر مل رہا ہے' جس کو عرش کرسی کہتے ہو وہ محمد ﷺ کے قدموں میں نظر آ رہا ہے۔ (سبحان اللہ) ایمان تازہ ہو رہا ہے۔ اللہ ہمیں آقا کے دامن سے وابستہ فرمائے۔ (آمین)

ہم دین میں ملاوٹ نہیں کرتے

ہم دین میں گڑبڑ نہیں کرتے ہم درود پڑھتے ہیں' انگوٹھے نہیں چومتے' ہم مدینے جاتے ہیں' حضور کو یہاں نہیں بلاتے' ہم قبروں پر قرآن پڑھ کر ثواب بخشتے ہیں' قوالی اور ٹاننا' ٹن' ٹن اور تڑو' ڑو' ڑو' ڈمک' ڈمک' ڈمک نہیں کرتے' کھو نہیں کرتے۔

ایک شخص بلھے شاہ کے مزار پر ڈھول بجاتا ہے۔ ایک شخص تین بار قل ھو اللہ پڑھ کر کہتا ہے' اے اللہ اس کی روح کو ثواب پہنچا۔ میں قسم دے کر پوچھتا

ہوں کہ بابا بلھے شاہ کو ڈھول کا ثواب پہنچے گا یا قرآن پڑھنے کا ثواب پہنچے گا۔ ہم بلھے شاہ کو یوں مانتے ہیں۔ کیا بلھے شاہ ڈھول بجاتے تھے؟ عورتوں کو نچواتے تھے، بولتے نہیں؟ (نہیں کرتے تھے) ان کا یہ کردار تھا؟ (نہیں) ہمارا وہی کردار ہے جو بزرگوں کا کردار تھا۔

غزوہ نجد

حضور ﷺ نے فرمایا اللہ۔ کیا کہا؟ (اللہ) حدیث میں آتا ہے جب بچہ پیدا ہو تو پہلے کان میں کیا کہو؟ (اللہ اکبر) موت آئے تو؟ (لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ) آخری جملہ زبان پر کیا ہو؟ (اللہ) سمجھو تو صحیح۔ سارے میرے سامنے غیر بالغ بیٹھے ہو۔ اذان شروع کرو (اللہ اکبر) ختم کرو (لا الٰہ الا اللہ) نماز شروع کرو (اللہ اکبر) ختم کرو (السلام علیکم ورحمتہ اللہ) کان اللّٰہ ولم یکن شیئا اللہ تھا اور کچھ نہیں تھا۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام۔ اللہ ہوگا اور کچھ نہیں ہوگا۔ ایمان تازہ ہو رہا ہے؟ (ہو رہا ہے) میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

ماشاء اللہ بارہ بج گئے، لوگ رج گئے، تو تین آدمی بازار میں کھڑے ہو کر بھج گئے، کوئی ڈر نہیں، میں تقریر نہیں کر سکا۔ دعا کرو اللہ کفر کو شکست عطا کرے۔ (آمین) اور خدا ہمیں مجاہد بنائے۔ (آمین)

میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ بڑی محبت سے، الفت سے، عقیدت سے، رغبت سے، ذوق سے، شوق سے، آئے ہو۔

نوٹ ایک آدمی جانے کے لیے کھڑا ہو گیا۔ مولانا نے فرمایا، دعا کر کے جاؤ، او بے وفا، او قصور، میں اتنا دور اور تم اتنے مغرور، تقریر نہیں ہو سکی۔

آیت یہ پڑھی تھی، یَااَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ۔ محبوب کافروں اور منافقین سے جہاد کرو۔ وَاغْلُظْ

عَلَيْهِمْ۔ محمد کافروں پر سختی کرو۔

اصحاب کافروں پر سخت تھے، آپس میں نرم دل تھے، دعا کرو اللہ ہمیں بھی کفر کے مقابلہ میں سخت بنائے اور آپس میں پیار عطا فرمائے۔ (آمین)

خدا ہمیں شہادت کی موت دے

خدا ہمارے بچے، نوجوان، اور بوڑھے کو مجاہد بنائے۔ (آمین) خدا ہمیں بستر پر تڑپ تڑپ کر موت نہ دے، موت شہادت کی دے۔ (آمین)

نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ شہید کو شہید اس لیے کہتے ہیں کہ ادھر شہید کی آنکھ بند ہوتی ہے، ادھر خدا کا دیدار ہو جاتا ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا، شہیدوں کو میں نے معراج کی رات آنکھوں سے دیکھا کہ جنت میں پرندوں کی شکل میں میوے کھا رہے تھے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن شہید اٹھے گا اس کے خون کی خوشبو پورے محشر کو معطر کر دے گی۔ (سبحان اللہ) دنیا حساب میں ہوگی، شہید خدا کا رزق کھا رہے ہوں گے۔

نبی ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے شہیدوں کو خدا کا دیدار ہوگا۔ خدا کہے گا، محشر والو! دیکھ لو میرے عاشق جنت کی طرف جا رہے ہیں۔ دعا کرو خدا ایسی موت عطا کرے۔ (آمین) خدا آپ سب کے قصور معاف فرمائے۔ (آمین) میرے بھی معاف فرمائے۔ (آمین) خدا تعالیٰ ہمیں صحیح مسلمان بنائے۔ (آمین) نہ دیوبندی مذہب ہے، نہ بریلوی، نہ رافضی، نہ خارجیت، نہ اہلحدیث، مذہب صرف اسلام ہے، اللہ ہمیں قرآن و حدیث والا، مکے، مدینے والا، حضور صحابہ و اہل بیت والا اسلام عطا کرے۔ (آمین)

میں یتیم ہو چکا ہوں

میں بہت کچھ کہنا چاہتا تھا، میں کسی کی تردید، تنقیص، تشنیع، تحقیر کرنے

نہیں آیا' میں تو تبلیغ و تحقیق کرنے آیا ہوں۔ پھر بھی زندگی ملی تو آؤں گا' آپ کو جگاؤں گا' بہت کچھ لاؤں گا' موتی لاؤں گا اگر زندہ رہا۔ میرا بہت سارا قافلہ چلا گیا' میں لاوارث یتیم ہوچکا ہوں۔ ملتان جاتا ہوں تو مفتی محمود" نظر نہیں آتا۔ کراچی جاتا ہوں تو بنوری" نظر نہیں آتا۔ مجھے احتشام الحق تھانوی" نظر نہیں آتے۔ مفتی شفیع" مجھے نظر نہیں آتے۔ ادھر سندھ میں غلام غوث" نظر نہیں آتے۔ میں راولپنڈی گیا تو قرآن خواں غلام اللہ" نظر نہیں آتے۔ میں ان کی قبر پر گیا' خدا کی قسم مسجد میں کھڑا ہوں' اس کی قبر سے خوشبو آئی اور ان کے شاگردوں نے بتایا کہ مولانا غلام اللہ" نے بیس ہزار افراد کو قرآن کا ترجمہ پڑھایا۔ آج بیس ہزار اس کے شاگرد محمد ﷺ کے قرآن کے نغمے گا رہے ہیں۔

مولانا غلام اللہ" کی موت

موت آئی تو حالت یہ تھی کہ ادھر قرآن کی تلاوت' سامنے قرآن تھا' درود پڑھ رہا ہے' مسجد میں موت آئی۔ اللہ نے فرمایا' قرآن کا عاشق! تجھے قرآن سنتے ہوئے موت دوں گا۔ قیامت کے دن اٹھے گا تو تیرے کانوں میں قرآن کی آواز آئے گی۔

مفتی محمود"' مفتی محمد شفیع"' مولانا بنوری" کی موت

مولانا مفتی محمود" جب رخصت ہوئے تو اس وقت احرام باندھے ہوئے مسائل حج پر احادیث پیش کر رہے تھے۔ (سبحان اللہ)

مولانا مفتی محمد شفیع" جب رخصت ہوئے تو اسلامی آئین بنا رہے تھے۔ (سبحان اللہ)

مولانا بنوری" رخصت ہوئے تو اسلامی آئین بنا رہے تھے۔ (سبحان اللہ)

دعا کرو اللہ ہمیں بھی ایسی موت عطا کرے۔ (آمین) میں آپ کے لیے دعاگو ہوں۔ میں نے جو کچھ کہا' تعصب سے نہیں کہا۔ ہم ملک کے بھی خیرخواہ

ہیں' دعا کرو اللہ ہمارے ملک کی حفاظت فرمائے۔ (آمین) حفاظت تب ہوگی جب ہم یہاں ظلم نہیں کریں گے' عدل کریں گے' خدا اور رسولؐ کی اطاعت کریں گے تو ملک کا محافظ ہماری حفاظت کرے گا۔ جب ہم باغی ہو جائیں گے وہ بھی روٹھ جائے گا۔

دعا کرو خدا اس ملک کی انچ انچ کی حفاظت فرمائے۔ (آمین) جو آنکھ برائی سے دیکھے گی آنکھ نکال دیں گے' جو ہاتھ اٹھے گا وہ ہاتھ کاٹ دیں گے' اس ملک میں ناپاک قدم نہیں آئیں گے' ہم پاکستان کو پاکستان بنائیں گے۔ (انشاء اللہ)

میں ان لفظوں پر آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔

جامعہ مدنیہ لاہور میں مولانا حامد میاں جو میرے مرشد ہیں' میں نے اب بیعت ان سے کی ہے' پہلی حضرت لاہوریؒ سے کی تھی۔ لاہور' لاہور ہوگا جو خطاب ہوگا قابل غور ہوگا' دیکھنا بہت شور ہوگا' جو انکار کرے گا وہ شریعت کا چور ہوگا۔

دعا

آج میں نے جہاد پر تقریر کی۔ اللہ ہمیں مسجد میں نمازی بنائے۔ میدان میں غازی بنائے' اپنے دربار میں عابد بنائے' زندگی میں زاہد بنائے' اپنے دربار پر ساجد بنائے' میدان میں مجاہد بنائے۔ (آمین)

لڑیں تو جہاد کریں' آئیں تو فاتح بن کر' ہندو لڑے' کافر لڑے تو جنگ ہے' حیاتی سے تنگ ہے' مرے تو اس کی حرام موت ہے' بس وہ فوت ہے۔

مسلمان نکلے تو نمازی ہے' لڑے تو مجاہد ہے' کامیاب ہو تو فاتح ہے' گرے تو شہید ہے' رحمت رب مجید ہے۔ (سبحان اللہ)

شوگر کی تکلیف ہے مگر نبھا رہا ہوں' میں کھڑے ہو کر تقریر نہیں کر سکتا تھا مگر آپ کے ذوق کو دیکھ کر میں نے سوچا کوئی ڈر نہیں اور مجھے یقین ہے کہ

قرآن و حدیث اور رسول کی غلامی کی برکت سے، رسول کے طفیل میری بیماری شفا سے بدل جائے گی۔ (انشاء اللہ)

مجھے دوستوں نے بتایا کہ آپ کے کیسٹ انگلینڈ میں پہنچے ہوئے تھے۔ میں اپنی تعریف نہیں کر رہا۔ مدینے میں دین پوری کے کیسٹ گونج رہے ہیں، نبی کے شہر میں بھی ہماری آواز پہنچ چکی ہے، یہ اس کا فضل ہے، میں نالائق اس محبوب کے شہر میں بھی مقبول ہوں، یہ اس کی کرم نوازی ہے، فیاضی ہے۔ (سبحان اللہ)

مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس محفل کو قبول فرمائے۔ (آمین)
درود شریف پڑھ لیں۔

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین۔ یہ دو پر ہیں، ان سے دعا اڑ کر اللہ کے عرش کو جا کر ہلا دیتی ہے۔ اللہ ہماری محفل کو قبول فرمائے۔ (آمین)

ہمیں عقیدہ صحیح اعمال نیک عطا فرمائے۔ (آمین) جن لوگوں نے اختلاف ڈالا، فساد ڈالا، اللہ ان کو ہدایت دے۔ (آمین) یا ان کو شکست دے جو دین میں رخنہ ڈالتے ہیں۔ (آمین) ہمیں مل کر دین کا خادم بنائے۔ (آمین) آپس میں اللہ ہمیں اتحاد عطا کرے۔ (آمین) اللہ ہم سب کو فساد، عناد سے محفوظ فرمائے۔ (آمین) مولا اپنے دروازے پر آنے کی توفیق دے۔ (آمین) ہم سب کو مجاہدانہ زندگی عطا کرے۔ (آمین) تمام کفر کو شکست فاش عطا کرے۔ (آمین) حق کا بول بالا کرے۔ (آمین) باطل کا منہ کالا کرے۔ (آمین) فضل حق تعالیٰ کر۔ (آمین) ضرور لامحالہ کر (آمین) ان کو مسلمان، عامل بالقرآن، صاحب ایمان بنا، جو بستر سے اٹھا کر کنڈے کھٹکھٹا کر کام کر رہے ہیں، یہ بھی جہاد کر رہے ہیں۔ یا اللہ ان کی

قدم قدم پر نصرت فرما۔ (آمین) میرے مرکز نظام الدین اور رائے ونڈ کو مزید مضبوط بنا۔ (آمین) مزید ان کو اخلاص عطا فرما۔ (آمین) اور دین کی ہوائیں چلا۔ (آمین) میواتی لوگ جو بیس ہزار سے زیادہ اس میدان میں نکلے ہیں' ان میں مزید برکت عطا فرما۔ (آمین) ہمارے قصور کے قصور معاف فرما۔ (آمین) جو دکاندار ہیں ان کو ایماندار بھی بنا۔ (آمین) نبی کا تابعدر جانثار بھی بنا۔ (آمین) خوش رہو تم' خطیب آپ سے گم۔

صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

عنوان

کلمہ طیبہ

حضرت کی تقریر کا یہ خلاصہ ہے جو میں نے کہیں زمانہ طالب علمی میں قلم بند کیا تھا' پیش خدمت ہے۔ (مرتب)

ہے۔ سیرت ٹھیک ہو۔ حضرت بلالؓ صورت سیاہ' جنت کا وارث۔ ابولہب حسین مگر گمراہ' جہنم کا ایندھن۔ امیرو! امیری پر' دولت پر' امارت پر غرور نہ کرنا۔ قارون مالدار جہنم کا ایندھن' اصحاب صفہ والے غریب مگر نبی کے تابعدار' جنت میں گھر۔ سارے قرآن کا مطالعہ کرو' نظر دوڑاؤ' بار بار دیکھو' باتکرار دیکھو' لیل و نہار دیکھو۔ عمل کی تاکید اکید شدید ملے گی۔ ہاں بھائی میرا موضوع سیرت رسول ﷺ ہے۔ ویسے حضور شافع یوم النشور' محبوب رب غفور کی سیرت کے کئی پہلو ہیں۔ نبی کی رحمت' برکت' شرافت' لیاقت' ذہانت' امانت' صداقت' رسالت' نبوت' شفاعت' سخاوت' شجاعت' صورت' ریاضت' عبادت' ہجرت و معراج۔ سبحان اللہ کئی حصے ہیں۔ آمدم برسر مطلب محمد رسول اللہ۔ یہ کلمہ کا ایک حصہ ہے' ایک ٹکڑا ہے۔ سن لو' موتی سمجھ کے چن لو۔ ہمارا ایمان ہے' عقیدہ کی جان ہے' کھلے بندوں یہ اعلان ہے' بر سر میدان ہے' شاہد زمین و آسمان ہے کہ اگر کوئی شخص لا الہ الا اللہ کا وظیفہ پڑھے' رٹ لگائے' چلہ کاٹے' تسبیح پڑھے' ضربیں لگائے' نعرے لگائے' پڑھ پڑھ کر گلا بیٹھ جائے' عمر گزر جائے تو مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک محمد رسول اللہ ساتھ نہ کہے۔ کیا خوب کسی شاعر نے اس مقام پر کہا ہے:

خدا کو ماننے والا مسلماں ہو نہیں سکتا
بجز حب محمد کامل ایمان ہو نہیں سکتا

کلمہ پورا نہیں جب تک لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ نہ ملائے۔ اذان پوری نہیں جب تک اشہد ان محمدارسول اللہ نہ کہے۔ اسی طرح نماز پوری نہیں جب تک درود شریف نہ پڑھے۔ قبر میں سوال جواب پورے نہیں ہو سکتے جب تک حضور انور ﷺ کا نام نامی' اسم گرامی نہ پوچھا گیا۔

و ضم الالہ اسم النبی الی اسمہ

اذا قال المؤذن فی الخمس اشھد
و شق لہ من اسمہ کی یجلہ
فذو العرش محمود و ھذا محمد

لوگو! پانی نہیں ملتا جب تک آقا کا حوض کوثر نہ ہو۔ قیامت میں سایہ نہیں ملتا جب تک جھنڈا لواء الحمد نہ ہو۔ جہنم سے گنہگار نہیں نکل سکتا' جب تک مدینہ کے تاجدار کی شفاعت نہ ہو۔

عزیزو!

کام محشر میں نہ دولت آئے گی
کام محشر میں محمد کی شفاعت آئے گی
نفسی نفسی کہتے ہوں گے انبیاء
پر محمد کی زباں پہ امت امت آئے گی

ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت نہ ہو۔ آیت کی ابتدا لفظ محمدؐ سے ہوئی۔ اس کا لغوی معنی تعریف کیا گیا' مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اپنے پرائے' چھوٹے بڑے' عرب عجم' شمال جنوب' توراۃ انجیل' زبور' صحف ابراہیمؑ' پہلے' پچھلے' انبیاء' ہاں ہاں وید اور گرنتھ' غزل الغزلات' مہا بھارت سب میں تعریف موجود ہے۔ حضور ﷺ واجب الاحترام کا نام محمد بھی ہے اور احمد بھی۔

آسمان میں احمد' زمین میں محمد۔ توراۃ میں' انجیل میں' احمد قرآن میں محمدؐ۔ عالم ارواح میں احمد' بعد از ولادت محمد ہے۔ قبل از نبوت احمد' بعد از اعلان نبوت محمد ہے۔ آج روضہ میں محمدؐ کی حیثیت ہے۔ کل قیامت کے دن احمد بن کر اٹھیں گے۔ جب شفاعت قبول ہوگی' امت بخشوائیں گے تو محمد کی ساری دنیا تعریف کرے گی۔ گویا محمد وہ ہے جس کی جگ بھی تعرف کرے اور رب بھی تعریف کرے۔ یہ شان آمنہ کے لال کی ہے۔ محبوب ذوالجلال کی ہے کہ امت

بخشوائیں گے۔

اب ذرا سنو! نبی کو جو مقام ملا ہے' وہ محمود ہے۔ جو جھنڈا ملا ہے' وہ لواء الحمد ہے۔ آپ کی امت میں سے جو صبر کرے' اس کا نام حمادون ہے۔ عورتوں میں سے جو صعوبت میں صبر کریں' ان کا نام حمادات ہے۔ جو گھر اس کے عوض ملے گا' اس کا نام بیت الحمد ہے۔ جو قرآن ملا ہے' اس کی ابتداء الحمد سے ہے۔ الفاظ تین ہیں۔ محمد رسول اللہ۔ اگر غلامی تلاش کرو تو محمد کی۔ شریعت کس کی؟ محبت کس کی؟ قیامت تک نبوت کس کی؟ ہمیں ہدایت کس سے ملی؟

محمد رسول اللہ سے۔

محمد مصطفیٰ کیا ہے؟

خدا ہے یا خدا کا بیٹا' نعوذ باللہ یا خدا میں سے؟ نہ نہ جواب ملا رسول بھیجا ہوا۔ کس کا رسول؟ اللہ کا۔ اگر تم خدا کو راضی کرنا چاہتے ہو تو محمد کے پاس آ جاؤ۔ کیا مانو؟ محمدؐ۔ کیسے؟ رسول' پھر کیا ملے گا؟ اللہ۔۔۔۔۔۔ رسالت عظیم منصب ہے۔ ایک درجہ ہے' شان رتبہ ہے' مقام ہے۔ پھر رسول بھی ایسا کہ جو شریفوں میں اشرف' حسینوں میں احسن' کریموں میں اکرم' کاملوں میں اکمل' جمیلوں میں اجمل' متقیوں میں اتقیٰ' سخیوں میں اسخیٰ' نبیوں میں اعلیٰ' خلقت میں اول' بعثت میں آخر' درجت میں افضل' مسلمانو! دین کے پاسبانو! میں سنا رہا ہوں تم مانو یا نہ مانو۔

یہ وہ رسول ہے جس کے لیے خلیل اللہ نے دعا کی۔ جس کی ابن مریم علیہ السلام نے کھلے بندوں بشارت دی۔ جس کا امتی ہونے کے لیے موسیٰ علیہ السلام نے التجا کی۔ جس نے تمام انبیاء کی امامت کی' جس نے رب العلی کی زیارت کی۔

ذوق رکھ سنت گرامی سے ہے شرف آپ کی غلامی سے

جو کوئی تابع رسول نہیں لاکھ طاعت کرے مگر قبول نہیں

اللہ کیا' کون ہے؟ آدم علیہ السلام نے عرفات میں رو کر جسے پکارا' وہ اللہ ہے۔

نوح علیہ السلام نے کشتی میں جسے پکارا' وہ اللہ ہے۔
ذکریا علیہ السلام کو جس نے بڑھاپے میں بیٹا دیا' وہ اللہ ہے۔
خلیل اللہ علیہ السلام پر جس نے نار کو گلزار کیا' وہ اللہ ہے۔

ایوب علیہ السلام کیڑوں میں' یعقوب علیہ السلام' یوسف علیہ السلام کی جدائی میں' یوسف علیہ السلام ساتویں کوٹھڑی میں' یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں' موسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے پر' عیسیٰ علیہ السلام جب دار کی طرف جانے لگے' حضور شافع یوم النشور محمد رسول اللہ ﷺ جب یہودی ننگی تلوار لے کر کھڑا ہوا تو سب انبیاء علیہم السلام نے اس مصیبت میں جس کو بلایا' پکارا' ندا کی' یاد کیا' وہ اللہ ہے۔ اللہ وہ ہے جب کوئی شے نہ تھی' وہ تھا۔ کچھ نہ رہے گا' وہ ہوگا۔ جو ساری کائنات کو دیکھ رہا ہے۔ خود نظر نہیں آتا' دنیا کو رزق دیتا ہے' خود پاک ہے۔ عالم کو نیند دیتا ہے' خود پاک ہے۔ دنیا ساری اس کی محتاج ہے' خود احتیاج سے پاک ہے۔ مخلوق کو نفع' نقصان' بیماری' شفاء' مصیبت و راحت' موت و حیات' شادی و غمی' امیری و فقیری دیتا ہے اور خود پاک ہے۔

دور اتنا ہے کہ تمہارے راکٹ اور طیارے نہیں پہنچ سکتے۔ قریب اتنا ہے کہ تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اس کی کرسی آسمان و زمین سے بھی وسیع ہے۔ اگر تلاش کرو تو تمہارے دل میں مل جاتا ہے۔ ساری کائنات فانی ہے' وہ باقی ہے۔ یہ دنیا لاشئی ہے۔ وہ سب کچھ ہے۔ وہ خالق ہے' وہ رازق ہے۔ جو رازق ہے' وہ مالک ہے۔ جو مالک ہے' وہ ساری کائنات سے فائق ہے' جو فائق ہے' وہ عبادت کے لائق ہے۔ جو اس کو چھوڑ بیٹھا ہے' وہ مردود نالائق ہے۔

اللہ ایک ہے' جو مان لے' وہ موحد نیک ہے۔ یہ ایک والا سبق حضرت

بلال ؓ نے پتھروں کے نیچے یاد کیا۔ بی بی سمیہ ؓ نے لٹکتے ہوئے درخت پر اعلان کیا۔ حضرت خبیب ؓ نے دہکتے ہوئے انگاروں پر سبق سنایا۔ اسی اعلان کے لیے خود حضور اکرم نبی محترم' شفیع معظم نے تکلیف اٹھائی۔ وہ ذات میں' صفات میں' ملک میں' تصرف میں' اختیار میں ایک ہے۔ ؎

مخلوق بے شمار ہے لیکن خدا ہے ایک
حاجت طلب بہت ہیں حاجت روا ہے ایک
کیوں مانوں بات توحید و سنت کے خلاف
میرا رسول ایک ہے' میرا خدا ہے ایک

یہی اعلان قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں موجود ہے مگر لوگوں کے عقیدوں میں مفقود ہے۔ حالانکہ یہ توحید کا مقصود ہے۔ عزیزان مکرم' حاضرین محترم وقت کافی گزر چکا ہے۔ انہی الفاظ پر تقریر ختم کر رہا ہوں۔ بس تمہید میں وقت گزر گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول کرے' سب کو تابع رسول کرے۔ (آمین)

دعا: یااللہ اپنی عبادت' رسول کی اطاعت' قرآن کی ہدات' صحابہ سے عقیدت' ہمیں اپنے فضل سے جنت نصیب فرما (آمین) اپنا ذکر' نبی کے دین کی فکر دے۔ قبر کے عذاب' قیامت کے حساب سے نجات دے۔ بے اولاد کو اولاد' برباد کو آباد' ناشاد کو شاد کر' امت مصطفیٰ کو جہنم سے آزاد کر' بے نمازی کو نمازی کر' امت کے ہر فرد کو غازی کر۔ عامل بالقرآن کر' پکا مسلمان کر۔ اجمعین آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

خطباتِ دِینپُوری

(انعام کردہ)

جلد چہارم

خطیبُ العصر علامہ عبدالشکور دین پوری رحمہ اللہ
حضرت مولانا (بانی مجلس علماء اہلسنت)

ترتیب

قاری جمیل الرحمٰن اختر

فاضل وفاق المدارس العربیہ، پاکستان
ناظم اعلیٰ: جامعہ حنفیہ قادریہ، باغبانپورہ لاہور پاکستان

ناشر

کُتب خانہ نعیمیہ، دیوبند
247554

فون آفس
23294

نام کتاب :	خطبات حضرت دین پوریؒ جلد چہارم
مصنف :	حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ
ترتیب :	قاری جمیل الرحمٰن اختر
طباعت :	فوٹو آفسیٹ دہلی
تعداد :	ایک ہزار
قیمت :	۹۰/= روپے

ناشر

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

پن 247554

انتساب

حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر حضرات صحابہ کرام و اہل بیت عظام کی عظمت و ناموس پر بیان فرماتے تھے، اس لیئے میں بھی اس مجموعہ کا انتساب صحابہ کرام و اہل بیت عظام (رضی اللہ عنہم) کے نام کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت سے میری بخشش فرمادیں۔

مرتب

فہرست مضامین

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

محترم قارئین کرام! خدائے لم یزل کا بے انتہا شکر گزار ہوں کہ جس نے مجھ حقیر فقیر کو خطیب العصر حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمتہ اللہ علیہ کے خطبات کو کتابی شکل میں جمع کر کے آپ حضرات تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمدللہ جلد اول و دوم کے تین اور جلد سوم کے دو ایڈیشن چھپ کر ہاتھوں ہاتھ نکل گئے۔ حضرت دین پوری نہایت ہی باوقار' باکردار' بااثر شخصیت کے حامل تھے۔ ہر ایک کے ساتھ ان کا تعلق قابل ستائش تھا' خواہ کوئی اپنا تھا یا بیگانہ۔ مولانا عبدالشکور دین پوری میں بہت ساری خوبیاں تھیں مثلاً کسی غریب آدمی جس کے پاس دینے کو کرایہ بھی نہیں ہوتا تھا اس کے بلانے پر بھی وعدہ کے مطابق پہنچ جاتے۔ کسی قسم کا کوئی مطالبہ نہ فرماتے' طبیعت میں سادگی کے ساتھ سنجیدگی متانت بھی حد درجہ تھی۔ حضرت اگر ایک یا دو بجے بھی تقریر سے فارغ ہوتے' موقع پا کر دو چار رکعت تہجد پڑھ لیتے اور نماز فجر تو جماعت کے ساتھ ہی ادا فرماتے بلکہ اکثر خود پڑھاتے اور بعد فجر کچھ نہ کچھ قرآن و حدیث کی روشنی میں ضرور ارشاد فرمادیتے۔

آج یہ چیز واعظین سے مفقود ہے' بلکہ اکثر خطباء اور واعظین کو دیکھا گیا ہے کہ وہ نماز باجماعت کا اہتمام نہیں فرماتے۔ حضرت دین پوری میں جہاں اسلاف والی سب خوبیاں جمع تھیں' وہاں ایک نمایاں خصوصیت جو دیکھنے میں آتی تھی' وہ یہ تھی کہ آپ نے کبھی بھی حضرات اکابر علماء دیوبند کے

مسلک کے خلاف کوئی جملہ نہیں فرمایا بلکہ تمام بیانات ان کی تائید میں ہوتے۔
ابتداء میں جب تنظیم اہلسنت سے چند انتظامی وجوہات کی بنا پر علیحدگی اختیار کی، تو آپ نے چند علماء کو ساتھ ملا کر خطباء اور واعظین کی ایک جماعت دعوت و تبلیغ کے لیے "مجلس تحفظ حقوق اہلسنت" بنائی، جس کے صدر خود حضرت دین پوریؒ تھے اور سیکرٹری جنرل مولانا عبدالمجید ندیم صاحب تھے، لہٰذا علماء کی ایک اچھی کھیپ آپ کے ساتھ ہو گئی۔ لیکن اکثر حضرات مولانا عبدالمجید ندیم صاحب کے رویہ اور اکابر کے اعتدال پسندانہ راستہ سے ہٹا ہوا پا کر مولانا دین پوریؒ سے شکایت کرتے۔ مولاناؒ بڑے وسیع الظرف تھے۔ مولانا فرماتے کہ ندیم صاحب اچھا قرآن پڑھتے ہیں، اگر ان کو الگ کر دیا تو یہ سلجھنے کی بجائے مزید بگڑیں گے، اس لیے الگ کرنا ٹھیک نہیں۔ لیکن جب پانی سر سے گزر گیا، مولانا عبدالمجید ندیم صاحب کے راہ اعتدال پر آنے کی امید بالکل ختم ہو گئی تو پھر حضرت نے تمام ساتھیوں سے مشورہ کر کے "مجلس علماء اہلسنت" کی بنیاد رکھی اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا۔

میں تو صرف قارئین کرام تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ حضرت دین پوری صاحبؒ نے جس تندہی، جانفشانی سے دین کی ترویج و اشاعت کی خدمت انجام دی، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنی مقبولیت بخشی کہ آپ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی علماء، صلحاء، اولیاء کی زبان پر جب بھی حضرت دین پوریؒ کا نام آتا ہے تو وہ بڑے ادب سے اور خلوص سے ان کا نام لیتے ہیں۔

حضرت کی مقبولیت کی ہی یہ نشانی ہے کہ آج مارکیٹ میں جہاں اور بہت سی شخصیات کے خطبات و مواعظ موجود ہیں، وہاں آکر خریدنے والا ایک عام انسان بھی "خطبات دین پوریؒ" طلب کرتا ہے۔

الحمدللہ! آپ حضرات کے اسی خلوص اور پیار کا نتیجہ ہے کہ آج

"خطبات دین پوری" کی جلد چہارم چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں حضرت" کے نو مختلف خطبات کو ترتیب دے کر آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ پہلی تینوں جلدوں کی طرح اس کو بھی آپ پسند فرمائیں گے اور اس میں رہ جانے والی خامیوں کی نشاندہی فرمادیں گے تاکہ اگلی اشاعت میں ان کو دور کیا جاسکے۔

آخر میں ایک بار پھر خطبات کی تصحیح و ترتیب میں تعاون کرنے والے حضرات خصوصاً پروفیسر ظفر اللہ شفیق، مولانا ذکاء الرحمن اختر، مولانا حلیم اللہ قادری اور خطیب و ادیب و لبیب مولانا عبدالکریم ندیم صاحب مدظلہ کا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس تعاون کو قبول فرما کر میرے اور ان کے لیے نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

فقط آپ کا خیر اندیش

مرتب خطبات دین پوری"

عنوان

عدل وانصاف

بمقام کراچی

عدل وانصاف

خطبہ

الحمد للّٰہ وحدہ والصّلٰوۃ والسلام علٰی من لانبی بعدہ ولانبوت بعدہ ولارسالۃ بعدہ و لاکتاب بعد کتاب اللّٰہ ولادین بعد دینہ ولا شریعۃ بعد شریعتہ ولا امت بعد امتہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ۔ امّا بعد۔ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ

يظلهم الله فى ظله يوم لا ظل الا ظله امام عادل ورجل شاب نشاء فى عبادة الله ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه ورجل قلبه معلق بالمسجد اذا خرج منه حتى يعود اليه ورجلان تحابا فى الله حتى اجتمعا عليه و تفرقا عليه ورجل دعته امرأة ذات حسب و جمال فقال انى اخاف الله رب العالمين و رجل تصدق بصدقة فاخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه۔

وقال النبى صلى الله عليه وسلم العدل من اكل احد حسن ولكنه من الامراء احسن۔

وقال النبى ﷺ انا دعوت ابراهيم وبشارة عيسٰى ورؤيا امّى انا اول الناس خلقا وآخركم بعثه

وقال النبى صلى الله عليه وسلم فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم و نصرت بالرعب مسيرة الشهر و احلت لى الغنائم و جعلت لى الارض كلها طهورا و مسجدا و بعثت الى الناس كافة و ختم بى النبيون صدق الله مولانا العظيم و صدق رسوله النبى۔

يا صاحب الجمال و يا سيد البشر

من وجهك المنير لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سبز ہوئی باران رحمت سے یہ زمین
یعنی آئے رحمۃ اللعالمین

آمد آمد کی خبر سن کہ حسینان جہاں
شرم سے منہ چھپاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

قدم قدم پہ رحمتیں، نفس نفس پہ برکتیں
جدھر جدھر سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا

جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گزر گیا

ما ان مدحت محمدا بمقالتی
و لاکن مدحت مقالتی بمحمد

محمد کی آمد سراجًا منیرا
فصلوا علیہ کثیرًا کثیرًا

درود شریف محبت سے پڑھئے۔

تمہید

علماء امت! حاضرین ملت!

دو سال کے بعد حاضری کا اتفاق ہوا۔ پچھلے سال مہربان حکومت نے پابندی لگادی تھی، اب بھی نو ضلعوں میں داخلہ بند رہا۔ فیصل آباد سے فیصلہ کرکے چلا کہ انشاء اللہ پہنچتا ہے۔ بحمد للہ بعون اللہ طویل سفر کرکے ٹرین کے ذریعے پہنچا ہوں۔ میمن سوسائٹی والوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ بحمد اللہ یہ توحید کا، رسول اللہ کی سیرت کا، صحابہؓ کی عظمت کا،

اہل بیت کی محبت کا مرکز ہے' خدا اس مرکز کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ (آمین ثم آمین)

مولانا منظور احمد چنیوٹی

تقریر تو میرے بزرگ' بھائی مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی سلمہٗ تعالیٰ نے کر دی۔ دعا کرو اللہ ان کی زندگی میں برکت عطا فرمائے۔ یہ متاعِ عزیز ہیں اور ان کا وجود پورے ملک کے لئے غنیمت ہے۔ جب ہم ان کی بہادری' جرأت اور بے باکانہ جرأت مندانہ اقدام دیکھتے ہیں تو دل خوش ہوتا ہے۔ میں خوش تھا کہ یہ تقریر فرما رہے تھے' میرا بھی آج بطور مقدمہ اور بطور آغاز کہ ایک مختصر خطاب ہے مفصل خطاب انشاء اللہ دوسری محفل میں آپ سے کروں گا خیال آیا کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں سے ایک جھلک دے دوں۔

سیرت بزبان عائشہؓ

جب ہماری اماں صدیقہؓ پیغمبر کی رفیقہ ازواج میں لیقہ اخلاق میں خلیقہ کائنات میں باسلیقہ امہات المومنین محبوبۂ محبوب خدا سے پوچھا گیا کہ اپنے محبوب کی سیرت' کردار بتائیں فرمائیں سمجھائیں اماں کی زبان فیض ترجمان گوہر فشان سے اعلان بیان جاری ہوا کان خلقه القرآن سارا قرآن آقا کی سیرت ہے۔ ہمارے نزدیک ایک قرآن صورت ہے' اور ایک قرآن سیرت ہے' ایک قرآن علم ہے' ایک قرآن عمل ہے۔ قرآن ذکر ہے' پیغمبر مذکر ہے' قرآن نصیحت ہے' محمد ناصح ہیں۔ قرآن وعظ ہے' مصطفیٰ ﷺ واعظ ہیں۔ قرآن مجمل ہے' مصطفیٰ ﷺ کی ذات اور سیرت اس کی شرح ہیں۔

میرا موضوع انصاف ہے

ہم آقا کی ولادت کو بھی مانتے ہیں۔ آج میں نے یہ بتانا ہے کہ انصاف کرو، دور اختلاف کرو، آپس میں کوئی غلطی ہو تو معاف کرو، بات صاف کرو، انصاف کرو۔ جلسہ میلاد النبی اور تقریر یہ کہ حضور ﷺ پیدا نہیں ہوئے۔ سمجھتا ہوں میں کہ ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ انصاف کرو گنبد خضریٰ ہے، اور کہتے ہیں کہ حضور ﷺ یہاں آ گئے انصاف کرو۔ حضور کریم ﷺ کا ابا ہے، ابا عبداللہ ہے، اماں آمنہ ہے، دادا عبدالمطلب ہے۔

شجرہ طیبہ

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم، بن عبد مناف بن قصی، بن کلاب بن مرۃ، بن کعب، بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ۔ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ ("سیرت المصطفیٰ" ص ۱۷)

قطار اندر قطار، ماشاء اللہ پھر بھی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ انسان نہیں، ذرا انصاف کرو۔ آج یہی سمجھانے آیا ہوں قرآن میں درود کا حکم ہے، ہم انگوٹھے منہ میں ڈال لیتے ہیں، ذرا انصاف کرو۔

ہر کوئی انصاف کرے

تو بھائیو! حاکم کو چاہیے کہ انصاف کرے گورنر انصاف کرے، صدر انصاف کرے۔ دو شادیوں والے انصاف کریں، وقت کے مل اونر اور جن کے مزدور بھرتی ہیں، وہ اپنے مزدوروں سے انصاف کریں۔ عقیدے میں انصاف کرو۔ پیشانی خدا نے دی اور ہر در پہ جھکا رہے ہو، زبان اللہ دے اور پکار کسی

پکار کسی اور کو رہے ہو' انصاف کرو۔ نطفے پہ نقشہ وہ بنائے اور بیٹا پیدا ہو تو پیراں دتا' قلندر بخش' خدا کو چھٹی۔ انصاف کرو' آج یہی تقریر ہے عدل کرو
اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ۔اِعْدِلُوْاھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ عدل کرو یہ تقویٰ کے قریب ہے' توحید عدل ہے۔ کہو توحید؟ (عدل ہے) آقا کی بعثت ہو یا آمد اس کا مقصد بھی توحید ہے حضور ﷺ کی سیرت توحید بھی ہے کہو حضور ﷺ کی سیرت؟ (توحید ہے) پیغمبر ﷺ نے سب سے چھڑایا خالق سے ملایا' در' در سے سر اٹھا کر ایک دروازے پر جھکایا' کعبے کا طواف کرنا سکھایا' مصیبت میں خدا کو پکارنا سکھایا۔ توحید بھی سیرت کا ایک حصہ ہے۔ تیرہ سال حضور ﷺ کی سیرت کا حصہ توحید ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدہ بھی صحیح عطا فرمائے۔

عدل کی تعریف

عدل کہتے ہیں عربی میں جب ترازو والا ترازو اٹھاتا ہے اور بالکل صحیح تولتا ہے (پلڑے برابر کرتا ہے)

اور ظلم کہتے ہیں وضع الشی فی غیر محلہ ایک کا حق یا ایک چیز کو اپنے مقام پر استعمال نہ کرنا' غلط استعمال کرنا۔ ٹوپی اس کی اور میں چھین لوں' مکان آپ کا اور قبضہ میرا' مال یتیم کا اور قبضہ میں کروں۔ یہ ظلم ہے اور شرک ظلم ہے سب کہو شرک؟ (ظلم ہے) وَاِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَاتُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ۔

مولانا غلام اللہ خان مرحوم

خدا مولانا غلام اللہ کی قبر کو نور سے بھرے (آمین) جس نے پوری زندگی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مقصد سمجھایا یقیناً آج غلام اللہ بخشا گیا پچھلے دنوں

موت نے بڑے عظیم حملے کیے۔ سندھ کا صوبہ خالی ہوا' پنڈی کا علاقہ خالی ہوا' اور ایک ایسا ذرنایاب گیا کہ جس سے پورا ملک خالی ہوا۔ دعا کرو کہ اللہ ان کی قبروں پر رحمت برسائے۔ (آمین)

حضرت لقمان کی نصیحت

شرک ظلم ہے' حضرت لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہے ہیں کہ بیٹا! شرک نہ کرنا' شرک ظلم ہے۔ ظلم اس لیے ہے کہ خالق کا حق مخلوق کو دے دیا گیا۔ مصیبت میں پکارنا کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) اور ہم نے کہا یا علی مدد' بہاول حق بیڑا دھک' یا فرید کر خرید' امام بری کھوٹی کر کھری' بھٹائی کر فرائی' معین الدین چشتی پار لگا کشتی' یہ شرک ہے' سب زور سے کہو؟ (شرک ہے) خبر نہیں کیا وہ سیرت بیان کرتے ہیں؟ ابھی یہ ایک بیان آیا ہے (مولانا چنیوٹی صاحب) جواب دیں گے یہاں آپ کے ایک خطیب نے

کہا ہے کہ وہ حضور ﷺ کی ولادت کی رات لیلۃ القدر سے افضل ہے' اور میلادالنبی ﷺ سب سے بڑی عید ہے' حضور ﷺ والی۔ عید کچھ نہیں' عید یہی عید ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی بے ادبی ایسی گستاخی سے بچائے اس لیے حضور ﷺ نے فرمایا:

لاتطرونی کما اطرتہ النصاریٰ عیسیٰ۔

مجھے خدا کا جز' خدا کا حصہ' خدا نہ بنانا' جس طرح نصرانیوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بنایا' گمراہ ہوئے' روسیاہ ہوئے' تباہ ہوئے' تم بھی برباد' جہنم میں آباد ہو جاؤ گے۔

ولاکن قولوا انا عبداللہ ورسولہ۔

"مجھے اپنے مقام پر رکھو' میں اللہ کا بندہ بھی ہوں' اللہ کا رسول بھی ہوں"۔

شرک ظلم ہے

عزیزان مکرم! شرک ظلم ہے۔ سارے کہو شرک؟ (ظلم ہے) ظلم اس کو کہتے ہیں کہ حق کسی کا اور کسی اور کو دے دینا۔ طواف کعبے کا حق ہے یا ہر مزار کا؟ (کعبے کا) سجدہ خالق کا حق ہے یا مخلوق کا؟ (خالق کا) مصیبت میں پکارنا؟ (اللہ کو) بیٹا' بیٹی دینا؟ (اللہ کا) نفع نقصان دینا؟ (اللہ کا) آباد' برباد کرنا؟ (اللہ کا) بیماری میں شفا دینا؟ (اللہ کا) یہ اللہ کا حق ہے کسی اور کو دینا یہ شرک ہے۔

انصاف

قراءت شریف ہو رہی ہے

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ۔

"اللہ حکم کرتے ہیں کہ انصاف کرو"۔

کراچی کے در و دیوارو' میرے پیارو! جس پیغمبر کی سیرت' جن کا کردار' اوصاف پیش ہو رہے ہیں' وہ حضور ﷺ عادل تھے۔ کہو حضور ﷺ ؟ (عادل تھے) میں تو آج واشگاف الفاظوں میں اور ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ حضور ﷺ کی سیرت کا عکس صحابہؓ ہیں' کہو حضور ﷺ کی سیرت کا عکس؟ (صحابہؓ ہیں) جس نے پیغمبر کی چلتی تصویر' حضور ﷺ کی عملی زندگی' آقائے نامدار مدینے کے تاجدار کی رفتار و گفتار کو دیکھنا ہو تو وہ مصطفیٰ کی جماعت کو دیکھے۔ حضور ﷺ سچے تھے' ابو بکرؓ کو صداقت ملی۔ حضور ﷺ عادل تھے' میرا نبی اماں کی گود میں بھی انصاف کر کے دکھاتا ہے۔ آج ظلم ہو رہا ہے' عقیدے میں ظلم ہے' ہمارے اعمال میں ظلم ہے' غریبوں پر ظلم ہے' دو بیویاں ہیں تو ظلم ہے' نوکر پر ظلم ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں ظلم سے بچائے۔

اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ۔

"ظالم پر خدا کی لعنت ہے"۔

ولادت کا مقصد

حاضرین کرام! تاریخ میں ہے' دار قطنی کی روایات میں ... 'کہ حضور انور ﷺ' دو جہاں کے پیغمبر' جس پیغمبر کی سیرت و ولادت بیان ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ اس موضوع کو لے کر میں آؤں گا کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت' باکرامت' بارحمت' باشرافت' باعنایت' بافضیلت' بادرجت کس طرح ہوئی؟ نو ربیع الاول صحیح تحقیق یہی ہے کہ آپ نو ربیع الاول کی صبح کو دنیا میں تشریف لائے۔ اب میں ولادت کے مقصد کو بیان کر رہا ہوں۔ کیونکہ آقا کی سیرت قرآن ہے' پورا قرآن حضور ﷺ کی سیرت ہے۔ کہو پورا قرآن حضور ﷺ کی؟ (سیرت ہے)

قرآن سے پوچھیں ہم کس کو پکاریں؟ وَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

قرآن سے پوچھیں کس طرح پکاریں؟ اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ

قرآن سے پوچھیں کہ نبی کریم ﷺ کون ہیں؟ قرآن بتاتا ہے هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا

قرآن سے پوچھیں کہ علم غیب کس کو ہے؟ جواب ملتا ہے: قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ

قرآن سے پوچھیں کہ آپ کہاں ہے؟ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ۔ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ قرآن عقیدہ بیان کرتا ہے۔

دعا کرو کہ اللہ ہمیں قرآن کی روشنی میں دین کو سمجھنے کی توفیق بخشے۔

(آمین)

قرآن حضور ﷺ کا معجزہ

حضور ﷺ کا زندہ، تابندہ، درخشندہ، تابندہ، قائم و دائم جو معجزہ ہے۔ وہ قرآن ہے۔ آج توریت صحیح نہیں رہی، آج انجیل میں تبدیلی آچکی ہے، قرآن کا محافظ خدا ہے، اور قیامت تک قرآن کی زبر، زیر میں فرق نہیں آئے گا۔ آقا کا جو تحفہ ہے، وہ قرآن ہے۔ زور سے بولیا ہے؟ (قرآن ہے) اس لیے آقا کا ارشاد ہے زینوا امنازلکم۔۔۔ نوروا بیوتکم اپنے گھروں کو روشن کرو، تمہارے گھروں کی آبادی اور روشنی ان قمقموں اور ان ٹیوبوں سے نہیں، فی الصلوٰۃ وتلاوت القرآن، میرے پیغمبر ﷺ نے، دلبر نے، سرور نے، شافع محشر کی زبان فیض ترجمان، گوہر فشان، کا اعلان۔

فرمایا، اپنے گھروں کو دو چیزوں سے آباد کرلو نماز ہو۔ اور قرآن کی تلاوت۔ اللہ کی عبادت ہو، قرآن کی تلاوت ہو، ہمارے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جوش میں آکر فرماتے تھے، میری زندگی کے تین مشن ہیں۔ انگریز سے بغاوت کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا، حفاظت ختم نبوت کرنا۔ اللہ نے یہ تینوں چیزیں ہمیں عطا کی ہیں۔ کہہ دو الحمد للہ (الحمد للہ)

دیوبند کا اعزاز

شاد باش و شاد زی اے سر زمین دیوبند
دنیا میں کیا تو نے اسلام کا پرچم بلند

اللہ اس مدرسے کو قائم رکھے' آج بھی ہندوستان میں رام رام ہے' اور دیوبند میں محمد ﷺ کا اسلام ہے۔ اللہ کے فضل سے فیض الرام ہے اور دینی کام ہے' صبح و شام ہے' کہو الحمدللہ! الحمدللہ)

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ آج ایک ہی موتی آپ کو دیتا ہوں' انصاف کرو۔ علامہ غزالیؒ فرماتے ہیں' آنکھ ہو تو چار چیزوں کو دیکھو۔ بیت اللہ کو دیکھو' روضہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھو' کلام اللہ کو دیکھو' دیکھو تو اہل اللہ کو دیکھو۔ اور ہم ماشاء اللہ میرالال دوپٹہ مل مل کا' اور ماشاء اللہ ننگے فوٹو' سینما سارا دن۔ اللہ بچائے بدنگاہی سے۔ دعا کرو اللہ ہمیں انصاف کرنے کی توفیق عطا فرماتے۔ (آمین) آنکھ کو غلط استعمال نہ کرو' یہ ظلم ہے زور سے کہو یہ؟ (ظلم ہے) انصاف کرو۔ اے مصطفیٰ ﷺ کے غلاموں! اور مصطفیٰ ﷺ کے دیوانو! پروانو! مستانو! جب حضور ﷺ بی بی حلیمہؓ کی گود میں تھے تو دائیں پستان سے مائی حلیمہ میرے حضور ﷺ کو دودھ پلاتی۔ چونکہ حضور ﷺ کی شریعت میں دائیں طرف' دائیں ہاتھ میں برکت ہے۔ کہو دائیں ہاتھ میں؟ (برکت ہے) مصافحہ کرو تو دایاں ہاتھ' کپڑا پہنو تو دائیں طرف' مسجد میں قدم رکھو تو دایاں' کندھا دو تو دائیں طرف' کوئی چیز تقسیم کرو تو دائیں طرف' رات کو آرام کرو تو دائیں کروٹ' یہ حضور ﷺ کی سنت ہے۔ کہو حضور ﷺ کی؟ (سنت ہے) آج تو ماشاء اللہ ہمارے سیرت سننے والے پہلے تو کھڑے ہو کر' پھر بائیں ہاتھ میں' پھر اس طرح جس طرح اونٹ پانی پی رہا ہے غٹ' غٹ' غٹ بس گلاس چڑھایا۔ اس وقت چھوڑا' جب بالکل خالی ہو گیا' یہ سنت کے خلاف ہے۔ کہو یہ سنت کے؟ (خلاف ہے)

انصاف

تو عدل کرو، حضور انور ﷺ اماں حلیمہؓ کی گود میں تھے تو بی بی حلیمہؓ کہتی ہیں کہ ایک اور بچہ تھا، عبداللہ نامی، جو کمزور تھا، قابل غور تھا، بیمار تھا، بے چارہ بخار تھا، روتا تھا، نہ سوتا تھا، میری پینتیس۳۵ سال کی عمر، بیچاری مسکین، غریب، اور بالکل کمزوری کے قریب، دودھ بھی نہیں تھا۔ بی بی کہتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو اٹھا کر سینے سے لگایا، دودھ ابلنے لگا، غم نکلنے لگا، دل اچھلنے لگا، نقشہ بدلنے لگا۔

حضور ﷺ کی برکات

ہم کہتے ہیں جہاں نبی آتا ہے وہاں رنگ لگ جاتا ہے۔ زور سے کہو وہاں (رنگ لگ جاتا ہے) مکے میں آئے تو مکرمہ بن گیا، میرا محبوب مدینے آیا تو منورہ بن گیا، اور جہاں نبی ہوگا وہاں خدا کا عذاب نہیں آئے گا، کہو خدا کا! (عذاب نہیں آئے گا) یہاں تو سیلاب ہے، طبیعت خراب ہے، جس کو دیکھو بیتاب ہے، بچارا کوئی غریب ہے یا نواب ہے۔ جس کو دیکھو حالت خراب ہے، جہاں پیغمبر ہوگا وہاں رحمت ہوگی، زور سے کہو وہاں؟ (رحمت ہوگی) حضور ﷺ نے فرمایا: میرے مدینے میں دجال نہیں آئے گا، قحط نہیں آئے گا، زلزلہ نہیں آئے گا، خدا کا عذاب نہیں آئے گا، نہیں آئے گا، جہاں میرا ڈیرا رہے گا، وہاں رحمت کا بسیرا رہے گا، حضور ﷺ مکے آئے، مکے میں خوشبو مہکنے لگی، آج بھی مدینے میں خوشبو ہے، کہو آج بھی؟ (مدینے میں خوشبو ہے)۔

لوگ کہتے ہیں کہ نبی پاک کی ولادت نہیں ہوئی، میں کہے آپ کو لے

پاتا ہوں' عقیدہ صحیح رکھو صفا مروہ کے اوپر پیدا کان ہے' اس پر فتح کا نشان ہے' اس پر ایک بیان ہے هذا مولد النبی یہ وہ ٹکڑا ہے جہاں محمد عربی کی ولادت ہوئی۔ پہلے یہ عقیدہ رکھو' میلاد منانے والو! کہ حضور ﷺ کی ولادت ہوئی' آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اماں کا خواب ہوں آپ ﷺ فرماتے ہیں. انما ولدت مطهرا "میں پاک پیدا ہوا"۔ زور سے کہو؟ (میں پاک پیدا ہوا)۔ ہمیں دائی نہلاتی ہے' آلائش ہوتی ہے' پیغمبر پاک ہوتا ہے

حتیٰ کہ علماء لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کا پیشاب بھی پاک ہے۔ ام ایمن نے حضور ﷺ کا پیشاب پی لیا آپ نے فرمایا تو نے یہ کیا کیا نہ پیتی تو اچھا تھا' اب پی لیا تو جب تک تو زندہ رہے گی' تجھے اندر کی بیماری نہیں ہوگی۔ نبی پاک ہوتا ہے' سارے کہو نبی؟ (پاک ہوتا ہے) پیغمبر کے نہلانے کا انتظام خود خدا کرتا ہے' ہمارے عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری" فرماتے تھے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو سنوارتے ہیں۔ خدا اپنے نبی ﷺ کو خود سنوارتا ہے۔

حضور ﷺ کا بچپن میں انصاف

عزیزان مکرم! حضور ﷺ اماں کی گود میں دودھ دائیں پستان سے پیتے تھے۔ ایک دن جلدی میں مائی حلیمہ نے آپ کا منہ دوسری طرف پھیرا آپ نے منہ بند کر دیا۔ بی بی حلیمہ ڈر گئی کہ شاید بیمار ہو گئے تکلیف ہو گئی یا یہ کیا ہو گیا' یہ تو امانت ہے آمنہ کی' پھر اس نے جب دائیں پستان کی طرف منہ موڑا تو آپ نے دودھ پیا۔ اشارہ کیا کہ اماں یہ بایاں پستان ہے۔ میں محمد ﷺ دائیں طرف کی چیز کو بابرکت سمجھتا ہوں' اور میں اس دائیں پستان سے ابتداء سے پیتا آیا ہوں یہ میرا حق ہے' وہ دوسرے بھائی کا حق ہے میں اماں کی گود میں بھی نبی دوسرے بھائی کا حق نہیں پیوں گا۔ یہ انصاف ہے زور سے

کہو یہ؟ (انصاف ہے)۔ حضور انور ﷺ اپنی حرم پاک سے انصاف کرتے تھے۔

ازواج سے انصاف نہ کرنے والوں کا انجام

آج ہم خوشی میں شادیاں تو کر لیتے ہیں مگر ایک بیوی رو رہی ہے' ایک میکے میں بیٹھی ہے۔ آج سن لو دین! ظلم سے بچو حضور ﷺ فرماتے ہیں' معراج کی رات عالم مثال میں ایک قوم کو دیکھا جن کے پہلو میں انگارے دھک رہے تھے' اور ان کی حالت خراب' خدا کا عذاب' میں نے پوچھا کون؟ فرمایا یہ وہی قوم ہے جس کی دو بیویاں ہیں ایک سے تو پیار ہے' محبت ہے' اور دوسری ساری رات آہیں بھرتی ہے۔ یہ اس کی آہیں خدا کا عذاب بن چکی ہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں انصاف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مزدور کی مزدوری کے متعلق حکم

انصاف کرو! اے مزدوروں کو تنخواہ' نوکری دینے والو! ہم مہینے کے بعد تنخواہ دیتے ہیں' میرے محبوب کی شریعت سنو:

اعط الاجیر اجرہ قبل ان یجبس عرقہ۔

"حضور ﷺ نے فرمایا کہ مزدور کا پسینہ خشک نہ ہو فوراً اسے مزدوری دے دو"۔

ہر شام کو ادائیگی کر دو تاکہ اسے ضرورت ہو تو فوری خرچ کرے' ہم انصاف والے نبی کے غلام ہیں۔

ازواج سے حضور ﷺ کا انصاف

حضور ﷺ کی گیارہ حرم پاک تھیں' نو آخر میں موجود تھیں۔ حضورؐ

ﷺ تول کر راشن تقسیم کرتے۔ کہو راشن؟ (تول کر تقسیم کرتے) آج تو ماشاء اللہ پتہ ہی نہیں ہوتا' آپ آٹا تولتے تھے' کھجوریں تولتے تھے۔ جب آپ ﷺ سفر پر جاتے تھے' قرعہ اندازی کرتے تھے۔ یہ نہیں کہ جس بی بی کو چاہا' جب آخری وقت تھا' بار بار آپ پوچھتے کہ بی بی عائشہؓ کی باری نہیں آئی' تمام حرم پاک سے یہ سوال کرتے' صدیقہؓ کے گھر کی باری نہیں آئی۔ ابھی آٹھ دن رہتے تھے' بی بی کی باری کو۔ تمام ازواج نے سمجھ لیا کہ حضور انور ﷺ کا دل چاہتا ہے کہ میں صدیقہؓ کے حجرے میں آخری وقت گزاروں' تو سب نے کہا حضرت ہم خوشی سے اجازت دیتی ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا مقدم ہے۔ اگر آپ کا دل چاہتا ہے۔۔ تو ہم آپ کو خوش رکھنا چاہتی ہیں آپ ہماری باری کا حصہ صدیقہؓ کے حجرے میں چلے جائیں۔ تو آٹھ دن حضور ﷺ نے حضرت بی بی عائشہؓ کے حجرے میں گزارے' مگر پوچھ کر زور سے کہو مگر؟ (پوچھ کر) مگر اجازت لے کر۔ انصاف کرو۔

او' مصطفیٰ ﷺ کے غلامو! حضور ﷺ کا آخری وقت ہے سارے کہو حضور ﷺ کا؟ (آخری وقت ہے) پٹی بندی ہوئی ہے' ممبر پر بیٹھے ہیں بلالؓ انسؓ ابو ہریرہؓ لبیک فرمایا جاؤ مدینے والوں کو بلاؤ تمام مدینے کے چھوٹے بڑے لوگ آؤ! میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ یہ چار دن دنیا سے جانے سے پہلے' حضور ﷺ کا ایک کردار ہے۔ انصاف کیا حضور ﷺ نے کیا کیا؟ زور سے بولو (انصاف کیا) آپ کو تڑپا دوں آپ ﷺ آ رہے ہیں راستے میں بلال حبشیؓ کھڑا ہے اونٹنی بٹھا دی اور کہا بلال "بلال بیٹھ جاؤ" میری اونٹنی پر اکٹھے جائیں گے۔ اس نے کہا وہ تو مدینہ ہے' اور پھر مجھے پسینہ ہے' میرے کپڑے دھلے ہوئے نہیں نبوت کے ساتھ بیٹھ جاؤں مگر ذرا ادب ملحوظ ہے۔ فرمایا بلال یہ نہیں ہوگا کہ میں سوار اور تو پیدل گرمی میں

جائے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ سردار سوار ہو گا تو غلام بھی سوار ہو گا۔ اگر بلال! تو سوار نہیں ہوتا' تو پیدل چلتا ہے تو تیرا محمد ﷺ بھی تیرے ساتھ پیدل چلے گا۔ (نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر) انصاف ہے زور سے کہو؟ (انصاف ہے)۔

حضور ﷺ کا انصاف

ایک صحابیؓ نے کپڑا تان کر سیرت سنو سیرت! خبر نہیں کیا جلسے کرتے ہو حضور انور ﷺ بڑی سرد ہوا چل رہی ہے ایک صحابیؓ کپڑا تان کر کھڑا ہوا' اور آپ ﷺ نے غسل فرما لیا کپڑا باندھ کر۔ وہ اٹھے تو اس کو خیال ہوا کہ میں بھی غسل کروں وہ جب غسل کرنے بیٹھا تو تیرے پیغمبر' دلبر' چادر تان کر کھڑے ہو گئے۔ اس نے کہا حضرت شرمندہ نہ کریں' یہ کیا کہ آپ ﷺ کھڑے ہیں۔ فرمایا:

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

"احسان کا بدلہ احسان دے رہا ہوں' انصاف کر رہا ہوں"۔

تو نے میرے لیے تکلیف اٹھائی تھی' محمد ﷺ احسان کا بدلہ دے رہا ہوں۔

حضور ﷺ کا اپنی لونڈی سے انصاف

بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ' بریرہؓ سو رہی تھی' بریرہ لونڈی تھی۔ سو رہی ہے' اسے پسینہ ہے' میں نے دیکھا ہمارے محبوب پنکھا کر رہے ہیں۔ لونڈی کو زور سے کہو کس کو؟ (لونڈی کو) ہم تو نوکر سے بات نہیں کرتے کہ' نوکر میرے صوفہ سیٹ پر نہیں بیٹھ سکتا' نوکر میرے گلاس میں پانی نہیں پی سکتا' نوکر میرے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتا۔ آؤ ذرا میرے ساتھ میں آپ کو مدینے لے چلوں۔ سیرت رسول ﷺ سننے والو! تمہارے پیغمبر ﷺ نے

انصاف سکھایا زور سے کہو کیا سکھایا؟ (انصاف سکھایا)۔

صحابہؓ سے حضور ﷺ کا انصاف

صحابہؓ کے ساتھ آپ کھڑے ہیں، کام تقسیم کر رہے ہیں آپ بکری ذبح کریں، آپ گوشت بنائیں، آپ اونٹ چرائیں، آپ پانی بھر کے لائیں، او صحابی انسؓ تو سامان کی حفاظت کر۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ میں محمد جنگل سے لکڑیاں لاؤں گا۔

تعمیر کعبہ کے وقت انصاف

صحابہؓ کہتے ہیں کعبہ تعمیر ہو رہا ہے، ہم ایک پتھر اٹھا رہے ہیں، محمد ﷺ دو پتھر اٹھا رہے ہیں، یہ انصاف ہے زور سے کہو یہ؟ (انصاف ہے) اور آج میں یہی سکھانے آیا ہوں۔ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ۔

کسی کا مال ناجائز کھانا ظلم ہے

اللہ آرڈر دیتے ہیں انصاف کرو، کسی یتیم کا مال کھانا ظلم ہے، زور سے بولو یتیم کا مال کھانا؟ (ظلم ہے) کسی کی عزت پر حملہ کرنا ظلم ہے، مزدور کو مزدوری نہ دینا ظلم ہے، بروقت تنخواہ نہ دینا ظلم ہے۔

دوستو! زنا بھی ظلم ہے، کسی کے ایک حق پر تم نے ڈاکہ ڈالا، یہ بھی ایک لحاظ سے ظلم ہے، چوری کرنا ظلم ہے، ڈاکہ ڈالنا ظلم ہے، ظالم پر لعنت ہے۔ کہو ظالم پر؟ (لعنت ہے) إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اللہ کہتا ہے جو یتیم کا مال ظلم سے کھاتا ہے، بھتیجا یتیم ہے، بھانجا یتیم ہے، اس کے سارے مال پر قبضہ، اپنا بیٹا موٹر سائیکل اور کاروں پر بھاگ رہا ہے، اور اس یتیم کو نوکر کی طرح ورکشاپ میں نوکر کرا دیا یہ ظلم ہے، زور سے

بولو یہ؟ (ظلم ہے) قرآن کہتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا۔

فرمایا جو یتیم کا مال ظلماً کھا رہا ہے وہ مال نہیں کھا رہا' وہ جہنم کے انگارے کھا رہا ہے"۔

دعا کرو اللہ ہمیں ظلم سے بچائے۔ وقت کے گورنروا صدر صاحب ا ڈی سی صاحب ا کمشنر صاحب ا نبی ﷺ نے فرمایا:

العدل حسن۔

"عدل اچھی چیز ہے"۔

زور سے بولو' انصاف؟ (اچھی چیز ہے) ولکن من الامراء احسن

وقت کا حاکم انصاف کرے۔ یہ انصاف فاروق رضی اللہ عنہ نے کر کے دکھایا کہو' فاروق رضی اللہ عنہ نے؟ (کر کے دکھایا) صدیق رضی اللہ عنہ نے انصاف کیا' فاروق رضی اللہ عنہ نے انصاف کیا' اللہ نے فاروق رضی اللہ عنہ کو عدل کا نظام عطا فرمایا تھا' عادلانا نظام۔ یہ پاکستان اس وقت تک پاکستان نہیں بن سکتا جب تک خلافت راشدہ کے نظام کو اپنا ئیں نا۔ دعا کرو یہاں خلافت راشدہ کا نظام آنکھوں کو دیکھنے کی اللہ توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی عدل کرو

ابھی ملتان میں ایک ہنگامہ ہے' کہ اخبار میں لکھ دیا ہے؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا داماد ہے۔ داماد ہے یا نہیں؟ (ہے) زور سے بولو؟ (ہے) بی بی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہوا؟ (ہوا) باقاعدہ تمام کتابوں میں ہے عمر رضی اللہ عنہ عام آدمی نہیں تھا۔ اب اس کے خلاف استغاثہ ہے کہ یہ حضرت

علیؓ کی توہین ہے کہ عمرؓ جیسا علیؓ کا داماد بن گیا' حضرت علی مرتضیٰؓ' فاروقؓ کے مشیر رہے ہیں' حضرت عمر فاروقؓ حضرت علیؓ کے نکاح کے گواہ رہے ہیں۔ جب حضرت عمر فاروقؓ بیت المقدس گئے ہیں نائب صدر حضرت علیؓ ہیں کہو نائب صدر؟ (حضرت علیؓ تھے) ان کو کوئی جدا نہیں کر سکتا دو خسر ہیں دو داماد ہیں۔ حضرت عمرؓ حضور ﷺ کا سسر ہے ذرا زور سے بولو' عمر فاروقؓ پیغمبر کا؟ (سسر ہے) فاروقؓ کی بیٹی حضور ﷺ کے گھر آباد ہے۔ عمر فاروقؓ پیغمبر ﷺ کی مراد ہے فاروقؓ کا حضور ﷺ نے انتظار کیا؟ (کیا) بولتے جائیے' بولتے جائیے آپ کو تو کوئی پوچھتا نہیں فاروقؓ کی آمد پر حضور ﷺ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا؟ (بلند کیا) پیغمبر ﷺ نے کھڑے ہو کر استقبال فرمایا؟ (فرمایا) جبریلؑ نے مبارک باد دی؟ (دی) کعبہ کا دروازہ کھلا؟ (کھلا) حضور ﷺ نے نماز باجماعت ادا کی؟ (کی) فاروقؓ کو نبی ﷺ نے فرمایا:

لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب۔

کیا حضور ﷺ نے فرمایا:

حسنات العمر کعدد نجوم السماء

ٹھیک ہے؟ (ٹھیک ہے)

کیا حضور ﷺ نے فرمایا؟

ان الاسلام یبکی علی موتک الی یوم القیامۃ یا عمر

"عمرؓ تیری موت پر میرا اسلام روتا رہے گا"۔

اب دنیا کہتی ہے کہ فاروقؓ یہ بڑی توہین ہو گئی۔ تو میں نے کہا انصاف کرو زور سے کہو کیا کرو؟ (انصاف کرو) آج اہلسنت کے نزدیک فاروقؓ کا درجہ نبوت کے بعد تیسرے نمبر پر ہے۔ پہلے نبوت ہے پھر صداقت ہے پھر عدالت ہے کہو پھر؟

(عدالت) یہ ترتیب حضور ﷺ نے دی ہے کہو یہ ترتیب؟ (خود حضور ﷺ نے دی ہے) ابوبکر فی الجنہ عمر فی الجنہ عثمان فی الجنہ علی فی الجنہ۔

ابوبکرؓ سے انصاف کرو

زور سے بولو کیا کرو؟ (انصاف کرو) جس کو پیغمبر مصلے پر کھڑا کرے، حضور ﷺ اپنے گھر کا پردہ اٹھا کر جس کو مصلے پر دیکھ کر خوش ہوں' اب توجہ کرنا۔۔ اب میں علمی مواد دے رہا ہوں طلباء کے لیے' حضور ﷺ جس کے پیچھے نماز پڑھنے آئیں کہو جس کے پیچھے نماز؟ (پڑھنے آئے) نبی کریم ﷺ باہر نکلے' صحابہؓ نے اس طرح تصدیق کی' ابوبکرؓ مصلے پر نماز پڑھا رہے تھے صحابہؓ نے اشارہ کیا ابوبکرؓ کو کہ آقا آ رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا' ہوں' ہوں ہوں' ہوں ثم قامت صدیقؓ میں مصلی چھیننے نہیں آیا میں تیری اقتداء میں نماز ادا کرنے آیا ہوں۔ یہ خلیفہ اول ہے یا نہیں ہے؟ (ہیں' ہیں)

انصاف کرو حضور ﷺ فرمائیں۔

ان یلی الخلافت من بعدی ابوبکر۔

"میرے بعد متصل جو خلیفہ ہو گا وہ کون ہو گا؟ (ابوبکرؓ)

زور سے بولو کون ہو گا؟ (ابوبکرؓ) اے اہل سنت کچھ یاد کرو' تم بھی بس صفر بٹا صفر ہو حضور ﷺ نے فرمایا:

مروا ابابکر فلیصل بالناس۔

میں یہ سمجھا رہا ہوں کہ انصاف کرو' بولو کیا کرو؟ (انصاف کرو)

کوئی کہتے ہیں ابوبکرؓ مومن نہیں' کوئی کہتا ہے منافق تھا' اور اگر میں کچھ کہوں تو حالات خراب ہو جائیں گے۔ میں کراچی کی فضا مکدر کرنے نہیں آیا' میں تمہیں سمجھانے آیا ہوں۔

دعا کرو اللہ تمہیں انصاف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

عزیزان مکرم! انصاف کرو کہ افضل کون ہے؟ سب کہو افضل کون؟ (ابو بکرؓ) نبی فرمائے ابوبکر فی الجنة

نبی ﷺ فرمائے:

انما عتیق اللہ من النار۔

حضور ﷺ فرمائیں:

مانفعنی مال احد قط مانفعنی مال ابی بکر۔

حضور ﷺ فرمائیں:

انت صاحبی فی الغار والمزار والحوض والجنة۔

انصاف کرو ساری کائنات میں ابوبکرؓ کے سوا کوئی صدیقؓ ہے؟ (نہیں ہے) صرف صدیقؓ یہی ہے اور نبوت کے بعد درجہ کس کا ہے؟ (ابو بکرؓ کا) انصاف کرو زور سے کہو؟ (انصاف کرو)

حیران ہوں کہ آج دنیا کیا کہہ رہی ہے' میں زیادہ آپ کی فضا کو خراب نہیں کرتا کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے' ہم ملک کے بہی خواہ ہیں' دعا کرو کہ اللہ ہمارے ٹکڑے کی حفاظت فرمائے' ہندو پھر چوٹی کو کھڑا کر رہا ہے' پھر وہ دھوتی کو ٹھیک کر رہا ہے' رام' رام۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی مجاہد بنائیں (آمین) خدا کرے مسلمانوں کو آپس میں اتحاد ہو' میدان میں جذبۂ جہاد ہو ہاں' ہاں اندرا گاندھی ہے تو ادھر بھی آندھی ہے کہو انشاء اللہ'

ہم ڈرتے نہیں ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں زندہ رکھے تو مجاہد بنا کے' میدان سے لے آئے تو غازی بنا کے' اور میدان سے نکلیں تو خدا فاتح بنا کر نکالے۔ (آمین)

آج میں یہی سمجھا رہا ہوں کہ انصاف کریں، جس کو پیغمبر ﷺ صدیقؓ کہے وہ صدیقؓ ہے کہ نہیں؟ (ہے) وہ صدیقؓ ہے بالکل ٹھیک ہے۔ ہماری تحقیق ہے۔ جس کو حضور ﷺ نے فاروقؓ کہا وہ فاروقؓ ہے زور سے کہو وہ کیا ہے؟ (وہ فاروقؓ ہے) انصاف کرو جو کعبے کا دروازہ کھولے، جس کی آمد پر نعرۂ تکبیر لگے، جس کی آمد پر صحابہؓ میں خوشی کی لہر دوڑ جائے، جس کی آمد پر جبرئیلؑ کہے

ان اھل السماء تستبشر باسلام عمر۔ جس کی آمد کے بعد کعبے کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے، اگر وہ مومن نہیں تو پھر مومن کون ہے؟ (کوئی نہیں)

انصاف کرو زور سے کہو کیا کرو؟ (انصاف کرو) پیغمبر ﷺ جس کو فرمائے ذرا لفظ نوٹ کرنا

مروا ابابکر فلیصل بالناس!

فرمایا میرے ابوبکرؓ کو کہو نماز پڑھائے، میرے کراچی کے در و دیوار معراج کی رات ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء جمع ہیں بیت المقدس میں مصلے پر کون آیا؟ (حضور ﷺ) بھئی ذرا غور کیجئے مسئلہ سمجھا رہا ہوں مصلے پہ کون آیا؟ کھڑا کس نے کیا؟ جبرائیلؑ نے۔ زور سے کہو کس نے؟ (جبرائیل نے) آدمؑ کہنے لگے، آج نماز میں پڑھاؤں گا، حضرت ابراہیمؑ کہنے لگے میں ابوالبشر ثانی ہوں میں پڑھاؤں گا، حضرت جبرائیلؑ نے حضور ﷺ کا ہاتھ پکڑا تقدم یا محمد ﷺ سب کہو (ﷺ)

دکھلاوے کا درود نہ پڑھا کریں مولوی عبدالشکور کو دیکھا تو قینچی کی طرح لفظ چلنے لگے ایسے نہیں، اللہ ہمیں ہر وقت درود پڑھنے کی توفیق دے۔ آمین کہو بھائیو (آمین) الحمد للہ ہماری ہر حدیث کے ساتھ قال، قال رسول اللہ ﷺ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ﷺ کے ساتھ

کچی محبت عطا فرمائے (آمین)

مرزا خدا کا نبی نہیں

تو حاضرین کرام! توجہ کیجئے کچھ مسائل اچھے آ گئے تو سارے انبیاء کھڑے تھے اور رسول بھی، تین سو پندرہ، اور یہاں ایک نکتہ بھی بتا دوں یہ تین سو پندرہ رسول اور یہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھی جمع تھے بیت المقدس میں یہ غلام احمد قادیانی تھا؟ (نہیں) یہ نبی ہوتا تو کہیں ہوتا "اگر مرزا ہوتا خدا کا نبی تو ٹٹی میں گر کر نہ مرتا کبھی" تو میں سمجھا رہا ہوں یہ ایک نکتہ علمی ہے۔ قیامت کے دن آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک قومیں آئیں گی۔ آخری جماعت عیسیٰؑ کے پاس آئے گی کہ پچاس ہزار سال کا دن ہے خدا ناراض ہے

اشفع عند ربک۔

اللہ کو سفارش کرو کہ حساب شروع کرے یہ ہو گا کہیں؟ (مرزا) (نہیں) اس کے پاس کوئی جائے گا؟ (نہیں) میں آپ سے پوچھتا ہوں مرتے وقت کلمہ حضور ﷺ کا کام آئے گا یا کوئی اور؟ (حضور ﷺ کا) زور سے بولیے؟ حضور ﷺ کا) قبر میں پوچھا جائے گا:

من ھذا الرجل الذی بعث فیکم۔

کون تمہاری طرف بھیجا گیا؟ اگر کوئی کہہ دے کہ یہ غلام احمد قادیانی ہمارا نبی ہے تو نجات ہو گی؟ (نہیں) تو جواب دینے والے کو جواب دینا ہو گا ھذا محمد رسول اللہ (ﷺ) قیامت کے دن حوض کوثر کس کا ہو گا؟ (حضور ﷺ کا) قیامت کے دن لواء الحمد کس کے ہاتھ میں ہو گا؟ (حضور ﷺ کے) قیامت کے دن پکڑی ہوئی امت کو شفاعت کر کے کون چھڑائے گا؟ (حضور ﷺ) اور براق پر سوار ہو کر سب سے آگے کون جائے؟ (حضور ﷺ) جنت میں سب سے پہلے قدم کون رکھے گا؟

(حضور ﷺ) روٹھے رب کو راضی کون کرائے گا؟ (حضور ﷺ)

یہ قادیانی کیا کرے گا؟ یہ گھنٹیاں بجائے گا؟ یہ بے وقوف کیا کرے گا؟ نبی ہو گا تو کچھ ہو گا نا یہ کچھ بھی نہیں کہو یہ کچھ بھی؟ (نہیں) میں تو حیران ہوں ان بدھو لوگوں پر میں نے سنا ہے کہ پاکستان میں پانچ لاکھ آدمی اس کو نبی مانتے ہیں دماغ خراب ہے ان کا' یہاں جو تین کپڑے اتار دے وہ ولی بن جاتا ہے' جس کو مالیخولیا ہو وہ پاکستان کا نبی بن جاتا ہے۔ اللہ ہمیں ہدایت بخشے آمین کہو (آمین)

جبرائیلؑ نے حضور ﷺ کو مصلے پر کھڑا کیا

سنو! بات علمی آ گئی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء جمع ہیں معراج کی رات حضرت جبرائیلؑ نے آقا کا ہاتھ پکڑا کہا تقدم یامحمد ﷺ کہہ دو (ﷺ) اے محمد عربی ﷺ آپ آگے قدم بڑھائیں نماز پڑھائیں جس کو جبرائیلؑ آگے کھڑا کرے اس کو کوئی نبی آگے سے ہٹا سکتا ہے؟ (نہیں) او! کراچی والو!

صدیقؓ کو حضور ﷺ نے مصلے پر کھڑا کیا

او! کراچی [illegible] کو خود محمد ﷺ کھڑا کرے اس کو حضرت علیؓ ہٹا سکتا ہے؟ (نہیں) وہ نماز نفلی ہے یہ نماز مدینے کی فرضی ہے' وہ نماز ایک ہے' یہاں نمازیں سترہ ہیں وہاں جبرائیلؑ نے کہا تقدم یہاں میرے دلبر نے کہا مروا ابابکر۔

مدینے کا امام

ابوبکرؓ سے کہو مصلے پہ آئے' وہ انبیاء کے امام ہیں' یہ تمام اولیاء کا امام

ہے ' ابوبکرؓ امام الصحابہؓ ہیں ' کہو امام؟ (امام الصحابہؓ ہیں) اگر امام کا لفظ ضروری ہے ' حضرت امام حسینؓ حضرت امام حسنؓ تو پہلا امام ' امام ابوبکرؓ ہے زور سے کہو کون ہے امام؟ (امام ابوبکرؓ) آئندہ اس کی بھی اشاعت کرو کہ امام ابوبکر صدیقؓ زور سے کہو امام؟ (امام ابوبکرؓ ہے) آئندہ اس کی بھی اشاعت کرو کہ امام ابوبکر صدیقؓ زور سے کہو امام؟ (ابوبکر صدیقؓ) امام اول؟ (ابوبکر صدیقؓ) امام صحابہؓ؟ (ابوبکر صدیقؓ) بولو ' بولو امام اہل بیت؟ (ابوبکرؓ) امام مدینہ؟ (ابوبکرؓ) امام مصلی رسول؟ (ابوبکرؓ) یہ بھی امام ہے۔ زور سے کہو یہ بھی (امام ہے)۔

تو بہرحال میں عرض کر رہا تھا انصاف پہ کہ انصاف کرو۔ جس کو آقا فرمائیں مروا ابابکر بی صدیقہؓ نے کہا انہ رجل بکا حضرت ایہ تو آپ کا عاشق ' دیوانہ ' پروانہ ' مستانہ ' غیرے بیگانہ ' عاشق صادق ہے یہ مصلی خالی دیکھے گا تو رو پڑے گا مصلے پر نہیں آئے گا ذرا جملے سنئے سر دھنیے موتی چنئے فرمایا: لا صدیقہ لا یابی اللہ ورسولہ۔

صدیقہؓ ! خدا اور اس کا رسول ﷺ انکار کرتا ہے ' ابوبکرؓ کے سوا محمد ﷺ کے مصلی پر کوئی نہیں آ سکتا (نعرۂ تکبیر اللہ اکبر) انصاف کرو (ختم نبوت زندہ باد) انصاف کریں ' زور سے کہو کیا کریں؟ (انصاف کریں) پیغمبر ﷺ کھل کر کہہ رہا ہے پھر بھی کہتے ہیں خلیفہ اول نہیں۔ خلیفہ اول کون ہے؟ (ابوبکر صدیقؓ) خلیفہ بلافصل کون ہے؟ (ابوبکرؓ صدیقؓ) آج دین پوری سے دین لے لو کھل کر سنو! حضرت عمرؓ صدیقؓ کے خلیفہ ہیں حضرت عمرؓ؟ (ابوبکرؓ کے خلیفہ ہیں) حضرت عثمانؓ عمرؓ کے خلیفہ ہیں۔ بھئی سمجھ آ رہی ہے میری بات؟ (جی ہاں) حضرت علی المرتضیٰؓ عثمانؓ کے خلیفہ ہیں زور سے بولو کس کے (حضرت عثمانؓ کے) نبی کا خلیفہ خلیفۃ الرسول جس کو لقب ملا ' جو بلاواسطہ رسول اللہ کا خلیفہ ہے ' وہ ابوبکر صدیقؓ ہے زور سے کہو کون ہے؟

(ابو بکر صدیقؓ) (نعرۂ تکبیر اللہ اکبر) (شان صحابہؓ زندہ باد)

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ

انصاف کرو! زور سے کہو کیا کرو؟ (انصاف کرو) وہ دیکھو حضرت علیؓ ملنے آ رہے ہیں عمرؓ کو آیئے! آیئے! السلام علیکم! خیریت ہے؟ جی ہاں وہ ملنے آیا تھا آپ سے ملاقات ذاتی ہے یا ملکی ہے؟ توجہ کریں ذرا مکمل کر آ رہا ہوں بڑا سفر کیا ہے۔

جائے تنگ است مرد آں بسیار وقنا ربنا عذاب النار۔

گاڑی میں جو ماشاء اللہ رش تھا' مجھے بڑا غش تھا' بہرحال بہت سارے لوگ جمع تھے' پھر کوئی سگریٹ پی رہا ہے' کوئی ماشاء اللہ نسوار کھا رہا ہے' کوئی ناک میں نسوار دے رہا ہے کوئی تماشا تھا' اور وہاں میں بیٹھا تھا' تو بہرحال یہ عجیب لوگ ہیں دعا کرو اللہ ہم سب کو سیرت رسول کا دیوانہ بنائے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ

انصاف کرو زور سے کہو کیا کہو؟ (انصاف کرو) اوٗ آپ رو نہیں رہے' آپ کو تھوڑا سا تڑپا دوں۔ حضور ﷺ منبر پر بیٹھے ہیں بھئی یاد ہے؟ (یاد ہے) وہ واقعہ بتا رہا تھا تو آپ نے اعلان فرمایا کسی کا قرضہ ہو تو' کسی کی امانت ہو تو' کسی کو ستایا ہو تو' کسی کا حق ہو تو' مجھ سے لے لے۔ کہو مجھ سے؟ (لے لے) سامنے ایک دیوانہ اٹھا اسید ابن حزیرؓ آپ کو تو یاد ہے' لیلیٰ مجنوں' ہیر رانجھا' سسی پنوں' سیف الملوک' بھری ہوئی صندوق۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو غیرت عطا فرمائے (آمین)

حضور ﷺ کی سیرت کا عکس صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ کی سیرت کا عکس صحابہؓ ہیں۔ کہو حضور ﷺ کی سیرت

کا عکس؟ (صحابہؓ ہیں) ایک صحابیؓ کی داڑھی کے دو بال تھے، کہو کتنے بال تھے؟ (دو بال تھے) ان کو کنگھا کرتے تھے، ان کو تیل لگاتے تھے، ان کو چمکاتے تھے، ایک دوسرے نے کہا ان دو بالوں کی اتنی نگرانی؟ تو جواب دیا کہ

اترک سنت حبیبی لقول هذا الحمقاء۔

مذاق کرنے والو! تمہارے مذاق سے، محبوب ﷺ کی سنت نہیں چھوڑ سکتا، میں نے داڑھی اس لیے نہیں رکھی کہ خوبصورت لگوں، اس لیے داڑھی رکھی ہے کہ محبوب ﷺ کی سنت زندہ رہے۔ ایک صحابیؓ کا گلا کھلا ہوا تھا کہو ایک صحابیؓ کا گلا؟ (کھلا ہوا تھا) حضرت جابرؓ کا زور سے کہو کس کا؟ (حضرت جابرؓ کا) میرا حافظہ صحیح ہے۔ اب تک گلا یوں کھلا ہوا تھا۔ کسی نے کہا بدل نہیں دیتے دھوپ کی وجہ سے سینے پر کالا نشان پڑ چکا ہے تو اس نے کرتے کو پکڑ کر کہا:

هذا رایت رسول الله ﷺ

"میں نے محمد ﷺ کا کرتا یوں دیکھا ہے"۔

میرا سینہ تو جل سکتا ہے محمد ﷺ کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔ سنت کا عکس صحابہؓ ہیں کہو سنت کا عکس؟ (صحابہؓ ہیں) وہ ہر کام میں دیکھتے تھے سنت کیا ہے؟

امام مالکؒ کو کسی نے تربوز پیش کیا، کہو کسی نے؟ (تربوز پیش کیا) تربوز ہدوانہ چھری لے کر بیٹھ گئے۔

ایها المحدثون ایها المتعلمون بینو کیف اکل رسول الله ﷺ

"محدثو! بتاؤ حضور ﷺ نے تربوز کیسے کھایا؟ کاٹ کر یا توڑ کر؟"

سب نے کہا:

لانعلم لانحفظ لاندری۔

"سب نے جواب دیا کہ ہمیں پتہ نہیں، حضور ﷺ نے کیسے کھایا"۔

پوچھنے لگے اے تربوز لانے والے! کہاں سے لائے ہو؟ کہا: شام سے تین سو میل دور سے اونٹنی دوڑا کر لایا ہوں فرمایا:

ایھا المحب وارجع الی بیتک انا لا اکل ابدا خلاف سنۃ رسول اللّٰہ لے جاؤ اس نے کہا حضرت ہدیہ لایا ہوں قبول کرو یہ سنت کا اتباع تھا، کہو یہ سنت کا؟ (اتباع تھا) حضور میں عدل تھا، کہو حضور ﷺ میں؟ (عدل تھا۔)

عدل مساوات کا دوسرا نام ہے حضور ﷺ کی مساوات، آپ ﷺ سب صحابہؓ کی جماعت میں بیٹھتے تھے، آج مولوی عبدالشکور کا رومال ہے، سویٹر جمی نال ہے، عجیب حال ہے، بہرحال میرے حضور انور ﷺ کہو سبحان اللہ (سبحان اللہ) اے ایوم ولادت، عید میلادالنبی منانے والو! سیرت رسول مقبول سننے والو! آقا کی سیرت سنو! میرا پیغمبر صحابہؓ کے جھمگٹے میں ایسے، جیسے چاند ستاروں میں، نبی وفاداروں میں، سردار تابعداروں میں، محمد ﷺ اپنے یاروں میں، جیسے شمع پروانوں میں، جیسے امام مقتدیوں میں، مرشد مریدوں میں، نبوت صحابہ میں، کہہ دو سبحان اللہ (سبحان اللہ) آنے والا دوسرا تھا، آج تو میرے لیے کرسی ہے، قالین فرشی ہے، بڑا انتظام ہے، بڑا اہتمام ہے، بڑا پروگرام ہے، سرعام ہے، یہ اسلام ہے، مگر ہائے!! صحابہؓ سب پتھروں پر بیٹھے ہیں حضور ﷺ درمیان میں، زور سے کہو حضور ﷺ (درمیان میں)

تو میرے کراچی والو! آنے والو! آنے والا پوچھتا تھا، آج تو اونی غالیچہ ہے، گاؤ تکیہ ہے، اور بیٹھے ہیں، کانواں والی سرکار، کتیاں والی سرکار، بلیاں والی سرکار، چوہے والی سرکار، ریچھوں والی سرکار۔ دعا کرو اللہ ہمیں مدینے

والی سرکار سے' پیار عطا فرمائے۔ ہماری سرکار سرکار مدینہ ﷺ ہے۔ کہو؟ (سرکار مدینہ ﷺ ہے) اسی کی جوتی میں مرنا جینا ہے' اسی کی محبت سے آباد سینہ ہے' اسی کا شہر مدینہ ہے' جو ان کو چھوڑے وہ کمینہ ہے' یہ تو آج جوش سے ایک جملہ نکل گیا' ورنہ میں گالی نہیں دیا کرتا' میرا سینہ گالی سے خالی ہے' تو خیر بھائیو! میں سیرت بتا رہا ہوں۔

انصاف کرو' زور سے کہو؟ (انصاف کرو) حضور انور سب کہو ﷺ (ﷺ) حضور ﷺ جب صحابہؓ درمیان میں بیٹھے ہوتے تھے' تو آنے والا پوچھتا تھا' ایکم من کم محمد؟ ﷺ مجھے کہتے ہیں دین پوری (ابھی ایک آدمی کہہ رہا تھا' عبدالستار کہ) آمنہؓ سے لے کر آمنہؓ کے لال تک بیان کرنا' انشاء اللہ یہ بیان کریں گے۔ آج میں آپ کو صرف انصاف بتا رہا ہوں عقیدے میں انصاف کرو' اعمال میں انصاف کرو' کہو کیا کرو؟ (انصاف کرو) تو آج دنیا کچھ کہتی ہے' ابھی ہمارے خانپور میں تقریر ہوئی ہے' کہ بی بی آمنہ بیٹھی تھیں' اور اللہ نے آسمان کا دروازہ کھول کر حضور ﷺ کو پیٹ میں رکھ دیا' کوئی ماں نہیں۔ یہ تو میں نے کہا انصاف کرو قرآن کہہ رہا ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ۔

"اے نبی اس کے نام سے پڑھو جس نے آپ کو پیدا کیا"۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں:

انما ولدت مطھرا

"میں پاک پیدا ہوا"۔

زور سے کہو کیا؟ (پاک پیدا ہوا) تم جو سیرت بیان کرتے ہو' پتہ نہیں چلتا کہتے ہیں' محمد اوپر گیا تو محمد خدا بن گیا۔ خدا محمد بن گیا۔ ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے' کہو؟ (ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے)۔

ہمارا عقیدہ

علمائے دیوبند کا عقیدہ یہ ہے' سارے کافر اکٹھے ہوں' مسلمان کی شان زیادہ' مسلمانوں میں مومن کی شان' مومن میں ولی کی شان' اولیاء میں ایک صحابیؓ کی شان' تمام صحابہؓ میں صدیقؓ کی شان' صدیقؓ سب سے افضل ہیں۔ اعتراف کرو انصاف کرو کہو کیا کرو؟ (انصاف کرو۔)

سنئے ابھی تو بات شروع ہو رہی ہے' میں بات مختصر کر رہا ہوں' انصاف پٹی بندھی ہوئی ہے یاد ہے بھئی؟ بھول گئے بھی یہاں ماتھے پر' سفید کپڑے کی پٹی پیغمبر کے بندھی ہوئی تھی' پیشانی خندہ پیشانی' چہرہ نورانی' فضل یزدانی' اللہ کی مہربانی' بیماری کی نشانی' پٹی بندھی ہوئی ہے' کہو پٹی؟ (بندھی ہوئی ہے) آپ ممبر پر بیٹھے ہوئے ہیں' فرماتے ہیں بلاؤ' دیوانے' پروانے' مستانے' تابعدار' جانثار' وفادار' میرے یار' سارے بلاؤ' سارے آگئے' کہو سارے؟ (آگئے) میں بتا رہا تھا کہ حضور ﷺ اس طرح مساوات قائم کرتے تھے کہ جب حضور ﷺ صحابہؓ میں' اس طرح بیٹھے ہوتے تھے' آنے والا پوچھتا تھا' سارے بولو بھئی آنے والا؟ (پوچھتا تھا) آج تو دیکھو مولوی عبدالشکور' یہاں اتنے پھول' ماشاء اللہ کوئی نہ جائے بھول' سارا انتظام ہے۔

سادگی اپناؤ

آج کل تو سارا دن استری کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ مجھے کہہ رہے تھے کہ چادر کو استری کرالو' کپڑے کو استری کرالو' میں نے کہا یہاں کوئی نہیں مستری' مجھے استری وستری کی ضرورت نہیں۔ دعا کرو خدا ہمارے اندر کو صحیح فرمائے' کپڑوں میں کچھ نہیں' مجھے ایک حدیث ملی ہے' مجھے تھپڑ مار رہی ہے

ابغض العباد الی اللّٰہ ان یکون ثوباہ خیر من عملہ۔

"نبی ﷺ نے فرمایا' وہ بدترین بندہ ہے جس کے کپڑے اچھے ہوں عمل گندے ہوں"۔

سارے کہو کپڑے اچھے ہوں عمل؟ (گندے ہوں)

ان یکون ثیابه ثیاب الانبیاء و عمله عمل الجبارین۔

"کپڑے تو نبیوں والے پہنیں' بڑے لمبے کرتے' اور بیچ لو اور کردار خراب ہو"۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ سب سے بدترین شخص ہے۔

رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لواقسم علی اللہ لابر۔

کہہ دو سبحان اللہ (سبحان اللہ) بہت آدمی ملے گے' جن کی آنکھوں میں سرمہ نہیں ہو گا' بال اجڑے ہوئے ہوں گے' کپڑے میلے ہوں گے' امیر اپنی کاریں نہیں بیٹھنے دیں گے' امیر اپنے صوفہ سیٹ' اور فرنیچر پر نہیں بیٹھنے دے گا' امیر لوگ ہاتھ ملانا اپنی توہین سمجھیں گے۔ مگر جب ان میلے کپڑوں سے خدا کو قسم دے گا' کہ مولا تجھے قسم ہے کہ تو ایسے کر جیسے کہے گا خدا ویسے کرے گا۔

دعا کرو' ہمیں اللہ تعالیٰ کپڑوں سے زیادہ عمل عطا فرمائے' میں آج آپ کو بتاؤں تو حیران کر دوں' صحابہ کرامؓ کی پگڑی بکری کے بالوں کی ہوتی تھی' سارے کہو بکری کے بالوں کی؟ (ہوتی تھی) اونٹ کے اون کا کرتا ہوتا تھا' خدا کی قسم کچی مشک میں پانی ہوتا تھا' پتھر کے پیالے ہوتے تھے' کہو پتھر کے؟ (پیالے ہوتے تھے) کوئی دسترخوان کوئی انتظام نہیں' رہنے کو جھونپڑیاں مکان کچا' ایمان پکا' کہو مکان؟ (کچا) اور آج ایمان کچا اور مکان پکا' صبح کو کچھ شام کو کچھ' صبح کو کہتے ہیں' حضور ﷺ آخری نبی ہیں' شام کو کہتے ہیں

قادیانی' صبح کو کہتے ہیں' قرآن تیس پارے' شام کو کہتے ہیں چالیس پارے۔ میں نے کہا دس؟ کہتے ہیں بکری کھا گئی بس جانے کیا تماشا ہے یہ۔ اور یہ کہتے ہیں مرحبا' مرحبا واہ' واہ بکری کھا گئی یہ بدھو۔ دعا کرو خدا تمہیں اور ان کو شعور عطا فرمائے۔ قرآن کو آج تو کسی بکری کو کھلاؤ' یعنی قرآن بکری کھا گئی' اور یہ بکری کھا گئے' بکری قرآن کھا گئی اور یہ بکری کھا گئے' معلوم ہوا کہ یہ بھی کھا گئے یہ کیا تماشا ہے۔

حضور ﷺ میں سادگی تھی

سنو! حضور انور کہہ دو ﷺ ؟ (ﷺ) یہ حضور ﷺ کی سیرت بیان کر رہا ہوں نئے آنے والا پوچھتا تھا' کہہ دو آنے والا؟ (پوچھتا تھا) بس ایک فاروق ؓ کا واقعہ سنا کر' آپ کو تڑپا کر دعا کرتا ہوں' آنے والا پوچھتا تھا: ایکم منکم محمد کہہ دو ﷺ ؟ (ﷺ) اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ﷺ سے سچی محبت عطا کرے (آمین) مولوی عبدالشکور' تو اس میدان تک پہنچا ہے کہ خدا ہمیں ایسی شکل' ایسی نسل' ایسے عمل' ایسی عقل' ایسی رفتار' ایسی گفتار' ایسا اللہ تعالیٰ ہمارا کام' ایسے کام' ایسی صبح و شام' ایسا انداز' ایسا راز و نیاز' ایسی صورت عطا کرے کہ' میں نہ کہوں کہ میں عاشق رسول ہوں' دنیا دیکھ کر کہے' کہ یہ خادم اسلام جا رہا ہے وہ دیکھو محمد کا غلام جا رہا ہے؛ (نعرۂ تکبیر' اللہ اکبر) آمین کہو (آمین) اللہ ہمارے کردار میں' لباس میں' حضور ﷺ کی غلامی عطا کرے' آج ہم دیکھ رہے ہیں' کوئی کہتا ہے میں عاشق رسول ہوں کوئی کہتے ہیں' مدینے کے کتے بڑے پیارے ہیں' بندے بڑے کافر ہیں واہ' واہ عاشق رسولو کہتے ہیں مدینے کے کتے پیارے لگتے ہیں وہاں کے معلم' محدث' امام' سارے کافر لگتے ہیں' یہ کیا عشق رسول ہے۔

پائے سگ بوسید مجنوں خلق گفتہ این چہ سود

گفت ایں سگ گاہ گاہ در کوئے لیلیٰ رفتہ بود

میں نے پڑھا ہے کہ مجنوں ایک کتے کے پاؤں چوم رہا ہے، کسی نے کہا کیا بات ہے؟ کہنے لگا کہ یہ لیلیٰ کی گلی سے آیا ہے۔ وہ ایک عورت کا عاشق تو کتے کو چومے، اور ہم بندوں کو بھی کافر کہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں، ہمیں عاشق بنائے آمین کہو (آمین)

قاضی احسان مرحوم کا عجیب واقعہ

سنو! حضور انور ﷺ کا انصاف۔ نبی کریم محفل میں تشریف فرما ہیں۔ آنے والا پوچھتا ہے، کہو آنے والا؟ (پوچھتا ہے) ایکم منکم۔ حضور ﷺ کا نام لے کر پوچھتا ہے۔ اس کو پتہ نہیں چلتا کہ ان میں پیغمبر کون ہے۔ سب کے چہرے پر داڑھی ہے۔ کہو سب کے چہرے پر؟ (داڑھی ہے)۔ سب کی مونچھیں کٹی ہوئی، پگڑی کے نیچے ٹوپی۔ ٹوپی سنت ہے۔ کہو یہ بھی؟ (سنت ہے) قاضی احسان احمد شجاع آبادی کہتے ہیں۔

قاضی احسان احمد، اس سٹیج پر آتے تھے، سارے کہو، اللہ ان کی قبر پر رحمتیں نازل فرمائے۔ قاضی احسان احمد فرماتے ہیں کہ ایک لڑکی، ہماری لڑکی، یعنی مسلمانوں کی۔ گرلز سکول جا رہی تھی، دو لٹیں سر سے ننگی، بالکل بے ڈھنگی، پاؤں میں لپٹی، جیب میں فنٹی اور جا رہی تھی۔ قاضی صاحب نے کہا کہ بیٹی! تو تو اچھے خاندان کی تھی، تیرا دوپٹہ کہاں گیا۔ ذرا توجہ! جواب سن لو۔ بیٹی! تیرے سر پر تو دوپٹہ تھا۔ تو تو مصطفیٰ کی کلمہ خواہ ہے۔ تو تو بی بی عائشہؓ اور فاطمہؓ، کی خادمہ ہوتی۔ بیٹی دوپٹہ کہاں گیا؟ گردن جھکا کر کہا قاضی! جب سے ابے نے پگڑی اتاری، بیٹی نے دوپٹہ اتار دیا۔ قاضی صاحب! باپ کی غیرت ختم ہوگئی، بیٹی کی عزت ختم ہوگئی۔ تمہارے سر پر بھی اب پگڑی نہیں رہی، تم بھی سر ننگے ہو۔ تمہارے پیغمبر نیچے ٹوپی اوپر پگڑی رکھتے تھے۔ کہو نیچے

ٹوپی؟ (رکھتے تھے)۔ تم نے اخبار میں پڑھا ہو گا' کہ لاہور کے جم خانہ ایک کلب ہے کوئی' وہاں ایک آدمی شلوار پہن کر گیا۔ انہوں نے کہا "گیٹ آؤٹ" یہاں تو وہ آسکتا ہے' جس نے کوٹ اور پتلون پہنا ہو۔ یہ تو آپ اولڈ فیشن ہیں۔ یو آر اولڈ فیشن' یو گو۔ جاؤ تم واپس چلے جاؤ۔ گیٹ آؤٹ۔ تمہیں کوئی روٹی نہیں ملے گی یہاں' ہمیں تو چاہیے' کہ پتلون باقاعدہ چڑھائی ہو۔ گلے میں نکٹائی ہو جیسے پھانسی چڑھائی ہو۔ آپ ہنستے ہیں' حقیقت میں پھنستے ہیں۔

دعا کرو اللہ ہمارے لباس میں اسلامی جھلک عطا فرمائے۔ (آمین) ہمیں تو کہتے ہیں یہ آثار قدیمہ ہیں۔ وہ اگلے دن میں لاری میں بیٹھا تھا وہاں ایک آدمی' داڑھی نہ مونچھ' حال نہ پوچھ۔ مجھے کہتا ہے مولانا آپ اہل سنت ہیں؟ میں نے کہا آپ اہل منت ہیں؟ تو اس حضرت کا چہرہ اس طرح ہو گیا جیسے بندر کا پچھلا حصہ' وہ ادھر' ادھر جھانکنے لگا۔ میں نے کہا کچھ اور پوچھو؟ کہنے لگا بس۔ کیا دماغ خراب ہو گیا ہے؟

دعا کرو یہ ہنسنے کی بات نہیں' پھنسنے کی بات ہے۔ سیرت کا جلسہ ہے۔

حضور ﷺ کی داڑھی

سیرت سننے والو! اللہ تمہارا محمد ﷺ کی صورت سے تعلق پیدا کر دے۔ (آمین) ہماری اماں عائشہؓ کہتی ہیں:

كان رسول الله كثر اللحيه

"حضور ﷺ کی داڑھی گھنی تھی"۔

لو حضور ﷺ کی داڑھی" (گھنی تھی) یملء صدره۔ یہاں سینے پر حضور ﷺ کی داڑھی نظر آتی تھی۔ اماں کہتی ہیں حضور ﷺ وضو میں خلال کرتے تھے۔ بی بی کہتی ہیں حضور ﷺ دوسرے دن داڑھی

کو لکھا دیتے تھے۔ صحابہؓ کہتے ہیں:

سنو احدیث سنتے جاؤ' صحابہؓ کہتے ہیں:

کنا نعرف قراۃ من تحرک اللحیہ۔

جب حضور ﷺ مصلے پر کھڑے ہو کر قرآن پڑھتے' تو داڑھی کے بکھرے ہوئے بال' یہاں کندھے سے نظر آتے تھے۔ ان کی حرکت سے یہ معلوم ہوتا محمد عربی ﷺ قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں۔ سارے کہہ دو؟ سبحان اللہ تو آپ کی داڑھی سینے پر تھی۔ آپ کی داڑھی؟ (سینے پر تھی) تو ماشاء اللہ' آپ ناراض نہ ہوتا۔ میں آپ کو کیسے اہل سنت کہوں' میں تو آپ کو اہل سنت کہتا ہوں۔ اہل سنت والجماعت کہتا ہوں۔ دعا کرو خدا مجھے آپ کو اہل سنت بنائے۔ (آمین) آنے والا پوچھتا ہے۔

حضور ﷺ کی سادگی

ایکم منکم محمدا۔ کہہ دو ﷺ (ﷺ) تم میں سے محمد عربی ﷺ کون ہے؟ تو محمد ﷺ کا دیوانہ' مستانہ' پروانہ' تابعدار' جانثار' وفادار' پیغمبر کا یار' عاشق صادق' جو پیغمبر کا رفیق ہے۔ صحابہؓ میں سَبق ہے' نہایت خلیق ہے' لقب عتیق ہے' مشہور صدیق ہے۔ کھڑے ہو کر کہتے ہیں۔ ھذا رجل متقی ابیض الوجہ ھذا محمد رسول اللہ۔ یہ حسین' دلنشین' مہ جبین' نازنین' بہترین' بالیقین' صاحب جمال' صاحب کمال' آمنہ کا لال' رحمت سے مالا مال' ہم اس سے خوش حال' یہ محبوب' یہ مرغوب' یہ چمکتا' یہ مسکراتا' یہ چہچہاتا' یہ جو نزدیک ہے' یہ میرا رفیق ہے' جس کا پوچھتے ہو اللہ کا نبی ﷺ وہ یہ ہے۔ سارے کہو سبحان اللہ (سبحان اللہ)۔

دوستو! یہ مساوات ہے' یہ انصاف تھا۔ زور سے کہو یہ؟ (انصاف تھا)

آج لوگوں کی حالت

حضور ﷺ کے پٹی بندھی ہوئی ہے۔ یاد ہے' جاگ رہے ہو۔ حضرت علیؓ ملنے آرہے ہیں' یاد ہے؟ (یاد ہے) میں تھکا ہوا ہوں' آپ کا حافظہ پتہ نہیں کیسا ہے۔ آپ سے پوچھیں کہ کل اس وقت کہاں تھے' پتہ نہیں کہاں تھے۔ آپ تو بالکل صفر بٹا صفر ہیں۔ کلمہ پوچھو' لا الہ محمد پاکٹ رسول اللّٰہ۔ یہ کلمہ ہے۔ وہ تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ ایک سے کہا کلمہ آتا ہے۔ کہنے لگا کلمہ کہیں ملتا ہے' جلدی آؤ لے آؤ۔ دو روپے دے کر کلمہ لے آؤ۔ خدا اس جماعت کو بھی خوش رکھے' آمین کہو۔ (آمین) اس نے دو لاکھ کافروں کو کلمہ پڑھایا۔ کہو دو لاکھ (کافروں کو کلمہ پڑھایا) رائے ونڈ سے اطلاع ملی ہے دین پوری کو کہ اس دفعہ مولانا الیاسؒ کی جماعت نے دو لاکھ کافروں' عیسائیوں کو محمد ﷺ کا کلمہ پڑھا کر جنت کا ٹکٹ دلا دیا۔ (نعرۂ تکبیر' اللہ اکبر)

ہم کافروں کو مسلمان کرتے ہیں' مسلمانوں کو کافر نہیں بناتے۔ کہو مسلمانوں کو؟ (کافر نہیں بناتے)۔ اب تقریریں ہوتی ہیں' وہ کافر' وہ کافر' وہ کافر۔ جنت میں میں کبڈی کھیلوں گا' جنت میں اکیلا جاؤں گا' جی ہاں۔ یہ خالا جی کا گھر نہیں۔

او بھائیو! دین سنا رہا ہے' دین پوری۔ حضرت علیؓ ملنے آرہے ہیں' کہو سبحان اللہ (سبحان اللہ) میں سارے دھڑے' تمام مرثیے' تمام کتابوں کو آگ لگاتا ہوں جو صحابہؓ کا بغض پھیلاتے ہیں۔ میرے نزدیک کتاب اللہ کا ایک جملہ کافی ہے۔ رحماء بینھم۔ سارے پڑھو؟ (رحماء بینھم)۔

اللہ کا فرمان سچا ہے

اللہ فرماتے ہیں، زمانے میں تمہاری دشمنی ہوگی۔ میں نے تمہارے دلوں کو ملا دیا ہے۔ ساری دنیا کا بیان غلط، اللہ کا فرمان سچا ہے۔ کہو اللہ کا قرآن؟ (سچا ہے) صحابہؓ کا آپس میں پیار تھا، پیار تھا یا تکرار تھا؟ (پیار تھا) پیار تھا کہو آپس میں؟ (پیار تھا)۔ حضرت علیؓ اور حضرت ابوبکرؓ کا آپس میں؟ (پیار تھا)، حیدرؓ اور عمرؓ کا؟ (پیار تھا) حیدرؓ اور عثمانؓ کا؟ (پیار تھا) حیدرؓ اور اماں صدیقہؓ کا؟ (پیار تھا) حسنینؓ اور صحابہؓ کا؟ (پیار تھا) پیار تھا، پیار ہے۔ کہو پیار تھا، پیار ہے؟ (پیار تھا، پیار ہے)

آج بھی یہ بی بی عائشہ سو رہی ہے۔ یہ بی بی فاطمہؓ سو رہی ہے۔ فاطمہؓ کے پہلو میں حسنؓ سو رہا ہے۔ دعا کرو، اللہ قبر کے اندھیرے سے بچائے۔

(آمین) (بجلی بند ہو جانے کی وجہ سے جلسہ کی کارروائی متاثر ہو رہی ہے)

اندھیرا بھی ایک نشانی ہے۔ اندھیرے کے بعد روشنی آئے گی، پہلے اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ حضور ﷺ آئے تو نور ہوگیا۔ کہو حضور آئے تو؟ (نور آگیا) یہ اشارہ تھا۔ پہلے دور کفر تھا پھر اسلام آیا۔ پہلے اندھیرا تھا پھر نور آیا۔ (ماشاء اللہ) تھوڑی دیر یہ جو اندھیرا ہے پتہ چلا کہ دنیا کا نظام غلط ہے۔ دنیا کا نظام غلط ہو سکتا ہے، خدا کی روشنی کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔

حضرت نے نعرے لگوائے

(نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر)، نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر) نعرۂ رسالت (محمد رسول اللہ) (شان صحابہؓ، زندہ باد) (حضرت صدیق اکبرؓ، زندہ باد)، (فاروق اعظمؓ، زندہ باد)، (شہادت عثمان غنیؓ، زندہ باد)۔ آپ حضرات جم کے بیٹھیں، ڈٹ کے بیٹھیں، گھبرائیں نہیں بجلی آجائے گی۔

ہمیں حضور ﷺ سے محبت ہے

حضرت علیؓ آئے۔ جاگ رہے ہو کہ آہستہ آہستہ بھاگ رہے ہو؟ (جاگ رہے ہیں) دعا کرو اللہ تمہیں پہاڑ سے زیادہ مضبوط بنائے۔ (آمین) میں کہتا ہوں کچھ لے کر جاؤ۔ مارکیٹ محمدی سے موتی لے کر جاؤ۔ کہو انشاء اللہ؟ (انشاء اللہ)۔ یہاں سیرت بیان ہوگی' کہو یہاں؟ (سیرت بیان ہوگی)۔ گالی دینا' سب و شتم کرنا' تبرا کرنا' ابولہب' ابوجہل والوں کا طریقہ ہے۔ گالیاں سن کر دعائیں کرنا' یہ مصطفیٰ ﷺ کی سیرت ہے۔ سارے کہو مصطفیٰ کی؟ (سیرت ہے)۔ ہمارا ہاتھ کٹ سکتا ہے' نبی ﷺ کا دامن نہیں چھوٹ سکتا۔ ہماری آنکھیں نکال دو مگر مصطفیٰ ﷺ کے روضے کو دیکھتے رہیں گے' ہمیں مارو گولی' ہمارے سینے سے گولی نکل سکتی ہے' عشق محمد ﷺ نہیں نکل سکتا۔ کہو انشاء اللہ؟ (انشاء اللہ)۔ دعا کرو اللہ ہمیں سچا عاشق بنائے' اور سچے عاشق ہیں۔ کہو سچے عاشق؟ (ہیں)۔ آج بھی میرے پاس حضرت درخواستی موجود ہیں جن کو دس ہزار محمد ﷺ کی حدیثیں یاد ہیں۔ (نعرۂ تکبیر' اللہ اکبر)۔ آج بھی میرے پاس حضرت دین پوری موجود ہیں جو پندرہ سپارے قرآن کے روز تہجد میں تلاوت کرتے ہیں۔ آج بھی رائے ونڈ میں تبلیغی جماعت کا ایک آدمی میرے پاس موجود ہے جس کو چار سال سے روزانہ ہر رات حضور ﷺ کی زیارت ہوتی ہے' یہ راز بتا رہا ہوں۔

حضرت علیؓ ہمارے ہیں

حضرت علیؓ ملنے آئے۔ کہو حضرت علیؓ؟ (ملنے آئے)۔ آج آپ کو خوشخبری [illegible] کہ حضرت علیؓ ہمارے ہیں۔ کہو حضرت علیؓ؟ (ہمارے ہیں) لوگو! [illegible] خواہ مخواہ دعویٰ کر رکھا ہے۔ حضرت علیؓ کی داڑھی مبارک'

حضرت علیؓ کا نعرۂ حیدری کیسا ہے یا علیؓ مدد یا اللہ اکبر زور سے کہو۔ نعرۂ حیدری، (اللہ اکبر) نعرۂ حیدری، (اللہ اکبر)۔ یہ سچ کہہ رہا ہوں یا جھوٹ کہہ رہا ہوں؟ (سچ کہہ رہے ہیں) اللہ اکبر، اللہ اکبر، کہو اللہ اکبر (اللہ اکبر)۔ حیدری ہم ہیں۔ کہو حیدری؟ (ہم ہیں) آپ کو کیا غم ہے، یہ آواز کم ہے۔ آیا ناک میں دم ہے، (ہا، ہا، ہا) دعا کرو اللہ ہنستے ہوئے ہمیں موت دے۔ آمین، آمین کہو بھائی؟ (آمین) زیادہ نہ ہنسو بھئی اتنا ہنسو جتنا رو سکو۔ میں کئی دن بیمار بھی رہا، بخار بھی رہا اور بے قرار بھی رہا۔ پھر بھی تیار ہی رہا۔ کراچی آیا، کراچی پر حق ہے کہ میں آپ کا پرانا خطیب ہوں۔ انشاء اللہ مجھے وقت ملا تو میں کراچی کے کونے کونے کو جگاؤں گا۔ کہو انشاء اللہ؟ (انشاء اللہ)۔

تقویٰ:

حضرت علیؓ ملنے آئے کہو حضرت علیؓ؟ (ملنے آئے) میرے فاروق نے پوچھا کہ حضرت حیدر ہیں؟ کہا ہاں۔ پوچھا کیسے تشریف لائے کوئی نجی کام ہے یا ملکی؟ حضرت علیؓ نے فرمایا کوئی نجی مشورہ ہے کہو نجی۔ ایک دیا تھا جو حضرت عمرؓ نے بجھا دیا یہ باتیں تو کوئی آپ کو سناتا نہیں، بس یہ کہتے ہیں کہ وہ خفا بند ہو گیا، اور ناراضگی شروع ہو گئی۔ یہ ہو گیا خلافت چھین لی، یہ باتیں ایسی ہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں ان غلط باتوں پر کان دھرنے سے بچائے ان کا پیار تھا کہو ان کا؟ (پیار تھا) ہم چاروں کے غلام ہیں کہو ہم؟ (چاروں کے غلام ہیں) ہم ساروں کے غلام ہیں زور سے، زور سے کہو ہم؟ (ساروں کے غلام ہیں) ہم رب کے غلام ہیں شاہ عرب کے غلام ہیں صحابہؓ، اہل بیت سب کے غلام ہیں ٹھیک ہے ہم ... (ٹھیک ہے) مولوی عبدالشکور لاڑکانا نہیں ہے ہم لاڑکانا نہیں کہو ہم؟ (... کانا نہیں) ہماری دونوں آنکھیں کھلی ہیں ادھر قرآن ہے، ادھر نبی کا فرمان ہے، ادھر مکہ ہے، ادھر مدینہ ہے ادھر صحابہؓ ہیں، ادھر اہل بیت

ہیں، ٹھیک ہے بھائی؟ (ٹھیک ہے) دونوں آنکھیں ٹھیک ہیں اہم لاڑکانا نہیں کہو الحمد للہ (الحمد للہ)

ہاں بھائی حضرت عمر نے پوچھا یاد ہے بھائی؟ (یاد ہے) کیسے آئے انصاف بتا رہا ہوں کہو کیا بتا رہا ہوں؟ (انصاف) انصاف کرو۔ دعا کرو اللہ تمہیں انصاف کی توفیق بخشے آمین۔ فرمایا پرنالا اکھاڑ دو فرمایا حضرت! یہ تو حضرت عباسؓ کا گھر ہے۔ انہوں نے کہا میں بحیثیت صدر کے کہہ رہا ہوں۔ کیونکہ اسی وقت پرنالے سے خون آرہا تھا جاگ رہے ہو؟ (جاگ رہے ہیں) میری تقریر سمجھ آرہی ہے؟ (آرہی ہے) ہوش سے بیٹھیں۔ آپ بڑے بڑے ادیب ہیں، عجیب ہیں، خطیب ہیں، اب تو میرے قریب ہیں۔ حضرت نے کہا پرنالا اکھاڑ دو، یہ ایک مکان ہے، مسجد نبویؐ کے قریب، اس کا پرنالا مسجد میں آتا ہے، اوپر سے پانی آتا ہے مسجد میں--- اس وقت جو پانی آرہا ہے، اس میں خون بھی ہے۔ کہو اس میں؟ (خون بھی ہے) اس کو اکھاڑ دو۔ بحیثیت صدر کے حکم دے رہا ہوں۔

صدر کے اختیارات:

صدر کو اتھارٹی ہوتی ہے، آج میں ایک نکتہ بیان کرتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ--- حضرت عمر فاروقؓ فلاں باغ کھا گئے، فدک کا، اگر عمرؓ فاروق رفاہ عامہ کے لیے، بی بی بتولؓ یا عباسؓ کے گھر کو بھی ملکی کاموں میں لاتے، صدر کو اجازت ہے کہو صدر کو؟ (اجازت ہے) کیونکہ رعیت کا کوئی مکان، کوئی مقام، کام آجائے، جس سے حکومت سڑک گزارنا چاہتی ہے، یا حکومت کوئی فرم--- آج مکہ اور مدینہ میں دیکھو---- اب وہاں دروازے بنا رہے ہیں، وضو کی جگہ بنا رہے ہیں--- مکان خرید رہے ہیں یا نہیں؟ (خرید رہے ہیں) زور سے بولو--- (خرید رہے ہیں) مسجد نبوی بڑھا رہے ہیں--- مکان خرید رہے

ہیں--- کوئی ان کو ظالم کہہ سکتا ہے؟ (نہیں) اجازت ہوتی ہے--- کہو؟ (اجازت ہوتی ہے) صدر کو اتھارٹی ہوتی ہے--- کہو صدر کو؟ (اتھارٹی ہوتی ہے) قوم کے فائدے کے لیے' رفاہ عامہ کے لیے' بات سمجھ رہے ہیں آپ--- تو حضرت عمر فاروقؓ نے کہا کہ اس پرنالے کو اکھاڑو--- انصاف کا ایک واقعہ--- کہو انصاف کا؟ (ایک واقعہ) بس ان تین واقعات کو پیش کر کے میں دعا کرتا ہوں--- پرنالے کو اکھاڑ دو--- انہوں نے پرنالے کو اکھاڑ دیا--- دوسری طرف لگا دیا--- دوسرے دن حضرت عباسؓ آئے۔ یہ حضورؐ کے چچا تھے۔ کہو یہ حضورؐ کے؟ (چچا تھے) حضور کے دس چچا تھے۔ کہو کتنے چچا تھے؟ (دس) دو مسلمان ہو گئے---- حمزہؓ اور عباسؓ--- زور سے کہو کون؟ (حمزہؓ اور عباسؓ) باقی جہاں اللہ نے چاہا چلے گئے---- مسلمان دو ہوئے--- چھ پھوپھیاں تھیں--- کہو کتنی؟ (چھ پھوپھیاں) بی بی صفیہؓ مسلمان ہوئیں--- باقی جو اللہ کی مرضی تھی' کہو جو اللہ کی؟ (مرضی تھی) میں آگے توہین نہیں کر سکتا--- مجھے اپنا پتہ نہیں کہ خاتمہ کیسے ہو گا--- مگر حقیقت یہی ہے--- کہو حقیقت؟ (یہی ہے) تو خدا آپ کو سلامت رکھے۔

صدر کے خلاف دعویٰ:

حضرت عباسؓ آئے۔ کسی نے کہا یہ پرنالا اکھاڑا گیا--- حضرت عمرؓ کے آرڈر سے--- تو انہوں نے صدر کے خلاف استغاثہ دائر کر دیا--- ابی بن کعبؓ قاضی مدینہ ہیں۔ ان کی عدالت میں صدر کے خلاف دعویٰ دائر ہو گیا--- آج کل صدر کے خلاف رپورٹ دو تو میرا خیال ہے ہمارے جج صاحب کرسی سے نیچے گر پڑیں--- کہ ہیں......! مگر ایسا ہوا' کہو ایسا؟ (ہوا) صدر کے خلاف کہ میرے گھر میں مداخلت کی ہے۔ پرنالا اکھاڑا ہے--- صدر کو چاہیے کہ واضح کرے بات--- اور عدالت میں آئے--- صدر کو بلایا گیا۔ زور سے کہو صدر

وہ؟ (بلاؤ گیا) معمولی صدر نہیں۔ یا مَیں اکہ مربع میل کا صدر۔۔۔ ایسا صدر جس کے دورے پر زلزلے ختم ہو جائے۔۔۔ لو۔ لو زلزلے؟ (ختم ہو جاتے تھے) میں ایک جملہ پیارا کہتا ہوں۔۔۔ لکھ لو دل پہ۔۔۔ عمرؓ کو نہیں مانتے تو کراچی کے بندے نہیں مانتے۔۔۔ عمرؓ کو مانتے ہیں تو جنگل کے درندے بھی مانتے ہیں۔ پہاڑ بھی مانتے ہیں۔۔ لو عمرؓ کو؟ (پہاڑ بھی مانتے ہیں) اور دریا بھی؟ (مانتے ہیں)۔۔۔ ہوا بھی؟ (مانتی ہے) آگ بھی؟ (مانتی ہے) قیصرو کسریٰ بھی؟ (مانتے ہیں) بیت المقدس کے پوپ اور پادری بھی؟ (مانتے ہیں) مسٹر گمن بھی؟ (مانتا ہے) آج تک انگریز بھی؟ (مانتے ہیں) کفر بھی؟ (مانتا ہے) مانتا ہے کہ عمرؓ جیسا خلیفہ مسلمانوں کو نہیں ملا۔۔۔ نہ مانے تو نادان نہ مانے۔۔۔ مانتے ہیں تو بے ایمان بھی مانتے ہیں۔ میں صحیح کہہ رہا ہوں۔

عدالت میں صدر کی پیشی:

سنو! حضرت عمرؓ کو بلایا گیا عدالت میں۔۔۔ حضرت ابی بن کعبؓ اٹھ کر جگہ دینے لگے۔ فاروقؓ نے کہا۔۔۔ اجلس۔۔۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔۔۔ آپ کیسے جج ہیں۔ کیسے قاضی ہیں۔۔۔ اب عمرؓ صدر بن کر نہیں آیا۔۔۔ ملزم بن کر آیا ہے۔۔۔ میں عباسؓ کے پہلو پہ کھڑے ہو کر جواب دوں گا۔۔۔ کیس شروع ہوا۔۔۔ وہاں یہ نہیں ہوتا تھا کہ کیس داخل کرو۔۔۔ اور دس سال پڑے رہو حتیٰ کہ مر جاؤ۔ وہاں صبح کو کیس شام کو فیصلہ لو شام کو؟ (فیصلہ)

غسان کے بادشاہ کا واقعہ:

صبح کو بدو نے کعبہ کے طواف کے دوران غسان کے بادشاہ جبرہ کی چادر پر پاؤں دیا اور جبرہ نے اس کو تھپڑ مار دیا۔ اور عمر فاروقؓ نے وہیں گریبان پکڑ لیا۔۔۔ بولو گریبان؟ (پکڑ لیا) ابھی طواف شروع ہے۔ عمرؓ نے کہا ٹھہر جاؤ۔۔۔ تم

نے اس کو تھپڑ مارا ہے--- کیوں---؟ کہنے لگا میری چادر پہ پاؤں کیوں آیا--- عمرؓ نے کہا یہ تمہارے باپ کا بنگلہ نہیں۔ یہ خدا کا گھر ہے۔ یہاں آدھا تیری چادر طواف کرے-- آدھا تو کرے۔ اس نے کہا کیا ہو گا؟ عمرؓ نے کہا بدو کا تھپڑ ہو گا اور تیرا منہ ہو گا اور تماشہ دنیا دیکھے گی۔ بدو سے پوچھا تیرا کیا خیال؟ اس نے مکہ جو دکھایا' اس غریب کا آدھا وضو ٹوٹ گیا۔ اس نے سوچا اگر یہ پانچ سیر کا ہتھوڑا آیا تو بتیسی باہر آ جائے گی--- یہ انصاف تھا۔ زور سے کہو یہ؟ (انصاف تھا) حضرت عمرؓ آئے کہہ دو سبحان اللہ؟ (سبحان اللہ)

مولانا ان کے واقعات سنو۔ خدا کی قسم! مجھے آج انگلینڈ کی تاریخ معلوم ہوئی ہے' امریکہ کی-- وہاں حضرت عمر فاروقؓ کے کارنامے--- ان کے اقوال زریں--- ان کی خلافت کے کارنامے وہاں نوٹ ہیں۔ یہ تمام فوج کا محکمہ' پولیس کا محکمہ' سی۔ آئی۔ ڈی کا محکمہ' مردم شماری' یہ سڑکیں' یہ بیت المال' یہ غریبوں کے وظیفے' یہ جو کچھ فوجی تنظیم' جو کچھ ملکی انتظام کے لیے' جس کام کی بھی ابتدا ہوئی ہے--- اس کی ابتدا عمر فاروقؓ نے کی۔ زور سے کہو کس نے کی ہے؟ (عمر فاروقؓ نے) یہ سب فاروقؓ کے نقال ہیں۔ کہو فاروقؓ کے؟ (نقال ہیں) موذنوں کی تنخواہ--- مساجد کی تعمیر--- یہ رات کا پہرہ--- کہو رات کا؟ (پہرہ) آج تو ہمارے بڑے سوتے ہیں۔ پولیس پہرہ دیتی ہے-- وہاں قوم سوتی تھی--- عمرؓ پہرہ دیتا تھا۔ سارے کہہ دو سبحان اللہ--- (سبحان اللہ) عمر فاروقؓ کا انصاف بتا رہا ہوں۔ زور سے کہو کیا بتا رہا ہوں؟ (انصاف) حضرت عمر فاروقؓ حضرت عباسؓ کے دوش بدوش' نہ جوش' نہ خروش' بالکل خاموش' کھڑے ہیں۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے پوچھا تم نے پرنالا اکھاڑا؟--- اکھاڑا۔ کیوں؟ فرمایا کپڑے پلید ہو گئے تھے۔ فلاں' فلاں نمازی کو بلواؤ--- جو مسلمانوں کو چیز نقصان دے--- صدر کا کام ہے کہ وہ مسلمانوں کو نقصان سے بچائے۔ میں نے پرنالے کو پھینک نہیں دیا' میں نے دوسری طرف لگا دیا ہے۔

یہ ضرور میں نے غلطی کی ہے کہ وہاں اس وقت عباسؓ نہیں تھے۔
عباسؓ آپ بتائیں؟ انہوں نے کہا اس مکان کی بنیاد، یہ مکان کا نقشہ میرے بھتیجے مصطفیٰ کریم نے بنایا تھا۔ جب یہ مکان بن گیا، حضورؐ نے کھڑے ہو کر فرمایا تھا کہ پرنالا یہاں لگاؤ۔۔۔ حضورؐ نیچے کھڑے ہوئے۔۔۔ میں چچا محمدؐ کے کندھے پر کھڑا ہو گیا۔۔۔ میرا گواہ انسؓ ہے۔ میرا گواہ ابو ہریرہؓ ہے۔ میرا گواہ فلاں ہے۔۔۔ حضورؐ کے کندھے پر میں کھڑے ہو کر پرنالا لگا رہا تھا۔ چھینٹیں نبیؐ کی زلفوں میں گر رہی تھیں۔۔۔ محمدؐ فرما رہے تھے کہ میں اپنے چچا کو بھتیجا اٹھا کے کھڑا ہوں۔۔۔ حضرت عمرؓ کانپ رہے ہیں۔۔۔ رو رہے ہیں یہ سن کر۔ حضرت ابن بن کعبؓ نے فیصلہ دیا کہ بائیس لاکھ مربع میل کا صدر وہاں مسکینوں کی طرح کھڑا ہو جائے۔ پرنالے کو اکھاڑ کر وہیں لگایا جائے اور جب تک پرنالا نہ لگے، کیچڑ اور گارا عمرؓ کی داڑھی پر پڑتا رہے مگر بائیس لاکھ مربع میل کا صدر وہیں کھڑا رہے، جہاں محمدؐ عربی کھڑے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا بسر و چشم۔۔۔ میرے لیے یہ سعادت ہے۔ یہ نہیں کہا کہ میں صدر ہوں۔ یہ کیا فیصلہ ہے۔۔۔ میں نبیؐ کی جوتی میں کھڑا ہونا فخر سمجھتا ہوں۔ ایسی کھڑے ہو کر رو رہے ہیں۔ عمرؓ آج کتنا خوش نصیب ہے۔۔۔ تو وہیں کھڑا ہے، جہاں تیرا آقا کھڑا تھا۔ کیچڑ منہ پر گر رہی ہے۔ زلف سے لیکر منہ پہ مل رہے ہیں۔ فرماتے ہیں یہ کیچڑ نہیں۔۔۔ محمدؐ کی نشانی ہے۔۔۔ پرنالا لگ گیا۔۔۔ لوگوں نے دیکھا۔۔۔ لوگ رو رہے ہیں۔ جب پرنالا لگ گیا تو حضرت عمرؓ فاروق کے کندھوں سے وہ نیچے اترا۔۔۔ تو حضرت عباسؓ نے پیشانی چومی اور رو کر کہا۔۔۔ کہ عمر انک عدلت بعد النبی تو نے انصاف کر کے دکھایا۔ میں آج مسلمانوں کو گواہ کرتا ہوں۔۔۔ پورا مکان میں خدا کے رستے میں خیرات کرتا ہوں۔ تیرے انصاف نے مجھے حیران کر دیا۔۔۔ میں نے پیشانی چومی اور کہا کہ اگر مجھے موت آ گئی تو میں مصطفیٰ کو خبر دوں گا کہ تیرے بعد عمرؓ عدل کر رہا ہے۔ سارے کھو

عدالت عمرؓ (زندہ باد) عدالت عمرؓ (زندہ باد) انصاف کر کے دکھایا۔

دنیا نے دیکھا کہ بائیس لاکھ مربع میل کا صدر دو گھٹنے مسکینوں کی طرح کھڑا رہا ہے۔ سارے کہو سبحان اللہ؟ (سبحان اللہ)

پیر سپاہی سارا مکر تھا:

حضرت علیؓ ملنے آئے۔۔۔ یاد ہے؟ (یاد ہے) حضرت علیؓ ملنے آئے۔ میرے عمرؓ نے پوچھا کیسے آئے نجی یا ملکی۔۔۔ کہنے لگے کوئی نجی بات ہے۔۔۔ ابھی پھونکا دیا تو ساری بجلی گم ہو گئی تھی۔۔۔ ایک پیر سپاہی پھونکنے والا نکلا تھا ہمارے ملک میں۔۔۔ پھونک ماری۔۔۔ سارے حمل ہو گئے۔۔۔ سارے ٹھیک۔۔۔ باپ اندھے نا پوترا۔۔۔ اپنی پتلون سدھی نہیں ہوندی۔۔۔ اور ہمیں پھونکے دینے آیا ہے۔۔۔ اور اب خود ایسا بیمار ہوا ہے کہ کسی کا پھونکا کام نہیں آتا۔۔۔ اور اب وہ حضرت پڑے ہیں۔۔۔ پھونکے ختم ہیں۔۔۔ اب اپنے پھونکے نکل رہے ہیں اور دنیا کہنے لگی دیکھا تم کہتے ہو مولوی ولی ہوتے ہیں' سپاہی بھی ولی ہوتے ہیں۔ ولایت اب گھر بیٹھی ہے' یہ سارا مکر تھا۔ کہو یہ سارا؟ (مکر تھا) علماء حق کو بدنام کرنے کے لیے سارا مکر تھا۔

سنو! حضرت حیدرؓ کرار ملنے آئے۔۔۔ دیا بجھا دیا۔۔۔ حضرت علیؓ نے پوچھا۔۔۔ پیارے عمرؓ اندھیرے میں کیسے بات کریں گے۔۔۔ یہ آپ نے کیا کیا؟ حضرت عمرؓ فاروق نے دوسرا دیا جلایا۔۔۔ میرے حیدر نے پوچھا وہ بجھایا کیوں؟ یہ جلایا کیوں؟ آپؓ نے بتایا نہیں۔۔۔ فرمایا علیؓ میں ایک مسکین صدر ہوں۔۔۔ بیت المال کا امین ہوں۔۔۔ یہ جو تیل جل رہا تھا۔۔۔ کڑوا۔۔۔ دیے میں یہ بیت المال کا تیل تھا اور میں ملکی حساب لکھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ نجی محفل کریں گے۔ باتیں ذاتی کریں۔۔۔ اور تیل بیت المال کا۔۔۔ عمرؓ کو قیامت کا ڈر ہے کہ خدا کو تیل کا حساب کیسے دے گا۔۔۔ (نعرہ تکبیر' اللہ اکبر) (عدالت عمر

فاروقؓ --- زندہ باد) (شان صحابہؓ --- زندہ باد)

جاگ رہے ہو؟ (جاگ رہے ہیں) دو پیسے کا تیل نہیں جلاتا' قیامت کے ڈر سے --- یہ انصاف ہے --- زور سے کہو یہ؟ (انصاف ہے) آج تو ماشاء اللہ انجن کے انجن گم ہیں --- پتہ نہیں کہاں گئے؟

حضورؐ کا آخری وقت میں عدل:

حضورؐ کے پٹی بندھی ہوئی ہے۔ اچھا' اچھا! کافی ٹائم ہو گیا۔ پتہ نہیں رات کا ایک ہو گیا --- مجمع ٹھیک ہو گیا --- نہیں نہیں بس۔ مجھے معافی ہے --- اللہ شافی ہے --- کہو اللہ؟ (شافی ہے) یہ نہ سمجھیں کہ تقریر اختلافی ہے --- میں اپنے سٹیج پہ کھڑے ہو کر اپنا سودا بیچ رہا ہوں --- میں کسی کی تردید نہیں کر رہا --- پٹی بندھی ہوئی ہے' یاد ہے بھئی؟ (یاد ہے) بھول گئے ہو؟ (نہیں نہیں) دیوانے --- پروانے --- مستانے --- تابعدار --- جانثار --- طالب دیدار ---- پیغمبر کے یار ہوشیار --- جنت کے حق دار --- وہ سامنے ہیں' آپ فرماتے ہیں ما بقائی فیکم میں کب تک تم میں رہوں گا --- بلاوا آئے گا --- چلا جاؤں گا۔ میرے یارو! وفادارو! کسی کا قرضہ ---- کسی کی امانت --- کسی کو ستایا ہو --- تو مجھ سے یہیں بدلہ لے لے ---- قیامت کے دن میرے خلاف استغاثہ کوئی نہ کرے --- ایک صحابیؓ کھڑا ہو گیا۔ اسید ابن حذیرؓ کھڑا ہو گیا --- اس نے کہا آپؐ نماز پہ جا رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں چابک تھا۔ میری پیٹھ پہ کرتا نہیں تھا۔ آپ نے مجھے تین دفعہ کہا --- قم' قم قم الصلوٰۃ اٹھ' اٹھ' اٹھ نماز کے لیے۔ آپ نے مجھے تین دفعہ چابک مارا۔ اب آپ فرماتے ہیں کہ بدلہ لے لو۔ اس وقت تو میں چپ ہو گیا تھا۔ آج آپ آفر کر رہے ہیں تو میں بدلہ لینا چاہتا ہوں۔ کہو اللہ اکبر؟ (اللہ اکبر) حالانکہ خوش طبعی تھی' زور سے نہیں تھا۔ آپؐ نے فرمایا بیٹا! مصطفیٰ بدلہ دے گا اور پھر دنیا سے شاید اللہ

روانہ کرے گا۔ آؤ! بدلہ لے لو۔ اس نے کہا سن لو میں زمین پہ بیٹھا تھا' آپ منبر پہ بیٹھے ہیں' منبر سے اتر آئیں۔ میرے بھائیو! ذرا اس کی بے تکلفی اور میرے پیغمبرا کا عدل دیکھو۔۔۔ حضورؐ منبر سے اتر آئے۔ کہنے لگا میرا کرتا اترا ہوا تھا' آپ بھی کرتا اتار دیں۔

او نبیؐ کے کلمہ خوانو! او بڑے بڑے امیرو! مولویو! پیرو! حضورؐ نے کرتہ اتار دیا۔ فرمایا اگر تو بدلہ لینا چاہتا ہے۔۔ صحابہؓ کہتے ہیں ہم تو حیران ہو گئے۔۔۔۔ ادھر حضورؐ بیمار ہیں۔۔۔ چہرہ زرد ہے۔۔۔ کمزور ہیں۔۔۔ ادھر یہ چابک اٹھا کے کہتا ہے۔۔۔ بدلہ۔۔۔۔ کچھ صحابہؓ کھڑے ہو گئے۔ کہنے لگے۔۔۔ مارنے والے! تلوار لے آ۔۔۔ سر سے پاؤں تک ہماری بوٹیاں کر دے۔۔۔ ہمارے محبوب کو کچھ نہ کہو۔۔۔ یہ کیا سوچا تم نے۔ اس نے کہا اسکتوا۔ لا تکلموا نہ بولو۔ چپ کرو۔ میں جانوں میرا حقدار جانے۔ چابک لے آؤ۔۔۔ محمد بدلہ دینے کو آج حاضر ہے۔۔۔ مولانا یہ سیرت ہے۔ زور سے کہو۔۔۔۔۔ یہ؟ (سیرت ہے) پیغمبرؐ تیری جوتی پہ قربان! اس صحابی نے بھی اپنا کرتہ اتار دیا اور نبیؐ کی پیٹھ سے چمٹ گیا۔ ختم نبوت کو بوسہ دیا جو انڈے کے برابر تھی۔ اس میں محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ اس نے اپنے سینے کو نبیؐ کی پیٹھ سے ملا اور چیخ کر کہا:

ما اريد هو اردت هذا

میں بدلہ لینا نہیں چاہتا تھا۔ میں تو اپنے سینے کو جہنم سے بچانا چاہتا تھا (نعرہ تکبیر۔۔۔۔ اللہ اکبر۔۔۔ شان رسالتؐ زندہ باد۔۔۔ شان صحابہؓ زندہ باد) صحابہ رو رہے ہیں اور وہ جھوم جھوم کر کہہ رہا ہے آؤ دیکھو میرے سینے میں محمدؐ کی رحمت پہنچ گئی ہے۔۔۔ میرے منہ میں محمدؐ کی خوشبو آ گئی۔۔۔ آپ نے فرمایا۔۔۔۔ رو کر فرمایا۔۔۔۔۔ میرے یاروں کے کلیجے ہل گئے تھے۔۔۔ تو نے عجیب ڈھنگ کیا۔۔۔ مگر جس کو محمدؐ کا وجود لگ گیا۔۔۔ اس کو جہنم کا سیک نہیں لگ

سکتا۔۔۔ سارے کہو! سبحان اللہ (سبحان اللہ)

دوستو! یہ ربیع الاول ہے۔ ربیع۔۔۔ کا معنی بہار۔۔۔ کہو ربیع کا معنی! (بہار) اول۔۔۔ کا معنی پہلا۔۔۔ یعنی پہلی بہار۔۔۔ موسم بہار آگیا۔ خدا کی قسم دنیا کو قرار آگیا۔ کائنات کو پیار آگیا۔۔۔ سارا جہان گل و گلزار ہو گیا' موسم بہار آ گیا۔۔ خدا کو پیار آگیا۔ آقائے نامدار آگیا۔۔۔ مدینے کا تاجدار آگیا۔۔۔ انبیاء کا سردار آگیا۔۔۔ امت کا غم خوار آگیا۔۔۔ خدا کی قسم غریبوں کا یار آگیا۔

لوگو! خدا کو پیار آگیا۔۔۔ موسم بہار آگیا۔۔۔ حبیب رب غفار آگیا۔۔۔ سب کہہ دو! سبحان اللہ (سبحان اللہ)

یہ میں نے انصاف پر ایک جھلک دی ہے۔۔۔ انصاف کرو۔۔۔ جس کا کمائیے' اسی کا گائیے۔ جس نے زبان دی ہے' پکارے کس کو؟ (اسی اللہ کو) پیشانی کس نے دی ہے؟ (اللہ نے) جھکے کہاں پر؟ (اللہ کے در پر) آنکھ کس نے دی ہے؟ (اللہ نے) دیکھے کس کے گھر کو؟ (اللہ کے گھر کو) دل کس نے دیا ہے؟ (اللہ نے) آباد کس سے ہو؟ (اللہ سے) مال کس نے دیا ہے؟ (اللہ نے) کس کے نام پر خرچ ہو؟ (اللہ کے)

بس یہی توحید! یہی عدل ہے؟ کہو یہی؟ (عدل ہے) دعا کرو اللہ ہمیں ظلم سے بچائے۔ آمین۔ ہم سوسائٹی کے شکرگزار ہیں۔ الحمد للہ۔۔۔ یہ دین کا بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ خدا ان کو اتفاق عطا فرمائے۔ انشاء اللہ کل' پرسوں بھی جلسے ہوں گے۔ پھر آرام کر کے مفصل خطاب کروں گا۔ اللہ مجھے توفیق بخشیں گے۔ کچھ اور چھوٹے' چھوٹے پروگرام بھی ہوں گے۔ (انشاء اللہ) دعا کرو ہمیں اللہ عملی زندگی عطا فرمائے (آمین) اور اس محفل کی برکت سے کل قبر کی رات کو روشن فرمائے (آمین)

واقول قولی ھٰذا استغفر اللّٰہ العظیم۔

دعا

یا اللہ ہماری محفل کو قبول فرما (آمین) ہمیں حق کہنے کی توفیق دے۔ (آمین) ہم سب کو انصاف کرنے کی توفیق عطا فرما (آمین) انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین) اللہ تعالیٰ آپ کا آنا' ہمارا سنانا' منظور فرمائے۔ (آمین) خدا کو عرش پہ' نبی کو فرش پہ راضی فرمائے۔۔ (آمین) عقیدہ صحیح اور اعمال نیک عطا فرمائے (آمین) آپس میں اتحاد' جذبہ جہاد عطا فرمائے۔ (آمین) ہمارے جو اکابر چلے گئے ہیں' مولانا یوسف بنوری۔۔۔ مولانا محمد شفیع۔۔۔ مولانا احتشام الحق تھانوی۔۔۔ مولانا غلام اللہ خان۔۔۔ مولانا مفتی محمود رحمہم اللہ خدا ان سب کی قبروں پر رحمت فرمائے اور خدا ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔ (آمین) مولانا درخواستی بیمار ہیں' ہسپتال داخل ہیں۔۔۔ اللہ ان کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ (آمین) (حضرت درخواستی بھی (اگست ۱۹۹۴ء میں) انتقال فرما گئے۔ ہمارے سب کے اچھے مقاصد خدا پورے فرمائے (آمین)

یاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ

٦ ١ ٤ ١ ھ

دلِ زخم زخم لوگو! کوئی ہے، جسے دِکھائیں
کوئی ہم نفس نہیں ہے، غمِ جاں کسے سنائیں

یکایک جو چھا گئی ہیں، غم و درد کی گھٹائیں
گیا کون اِس جہاں سے کہ بدل گئیں فضائیں

اُٹھا سائبانِ شفقت، بڑی تیز دھوپ دیکھی
نہیں دُور دُور چھاؤں، کہاں اپنا سر چھپائیں

وہ زندگی کی مونس، اُنھی محسنوں کی یادیں!
شبِ زیست کے ستارے، وہ خلوص کی دعائیں

وہ رفاقتوں کی راتیں، وہ ہر اک سے دل کی باتیں
گئے دَور کے وہ قصّے، ہمیں یاد کیوں نہ آئیں

وہ شجاعتوں کے پالے، بڑے صبر و شکر والے
وہی حوصلے حسینیؓ، وہی زیدؓ کی ادائیں

وہ خوش نصیب، قرآں کی حسیں حسیں نگارش
زہے وہ صریرِ خامہ، کہ مَلک بھی جھوم جائیں

دمِ مرگ بھی تسلّی، سرِ قبر ہے تجلّی
ہوں مدام عنبر افشاں، یہاں خُلد کی ہوائیں

ہو نصیب جامِ کوثر، یہ نفیس کی دعا ہے
مگر اک حسیں تمنّا کہ حضورؐ خود پلائیں

نفیس الحسینی
۱۴۱۶

اللّٰھم صلّ علیٰ محمد وآلہٖ وسلم

عنوان

مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بمقام لاہور

وضم الا له اسم النبی الٰی اسمه
اذا قال المؤذن فی الخمس اشهد
وشق له من اسمه کی یحله
فذوا الرش محمود وھٰذا محمد

جہاں روشن است جمالِ محمد
دلم زندہ شدم از وصالِ محمد
خوشا مسجد و منبر و خانقاہے
کہ در وے بود قیل قالِ محمد
بود در جہاں ہر کسے را خیالِ مرا
از ہمہ خوش خیالِ محمد
نمی گویند چنانِ یا چنینی
بہر صورت تسر الناظرینی
ز سرتاپا ز پاتا سر کہ بینم
حسینی دلنشینی نازنینی

خاتم الانبیاء کی ذات ہے وہم گماں سے بلند
خدا کا حسن انتخاب' انتخاب لاجواب

یارب صل وسلم دائماً ابدا
علی رسولک خیر الخلق کلهم
هو الحبیب الذی ترجٰی شفاعته
لکل هول من الاهوال مقتحم

....

درود شریف محبت سے پڑھیں۔

حضرت لاہوریؒ کی سادگی...... تمہیدی کلمات

نوجوانان اہلسنّت' برادران ملت' حاضرین خلقت' مجلس بابرکت' میں آج اس منبر کے قریب کتاب و سنت کی روشنی میں کچھ عرض کرنے کی جسارت و سعادت حاصل کر رہا ہوں جہاں ہمارے مرشد' کھدر پوش' فقیر منش' شیخ التفسیر' روشن ضمیر' سلسلہ قادریہ کے پیر' ایک پھولوں کا ہار اور ایک سادی سی دستار باندھ کر لوگوں کو ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ آج منبر ہے' زینت منبر نہیں۔۔ مصلیٰ ہے اور زینت مصلیٰ نہیں۔۔۔

مجھے شیرانوالہ سے تعلق ہے

مجھے وہ کونہ یاد ہے' جہاں میں مغرب کے بعد بیٹھ کر عشاء تک ذکر بالجہر کیا کرتا تھا۔ وہ جگہ سامنے ہے' جہاں حضرت چارپائی پر سوتے تھے' اور میں مغرب سے عشاء تک ان کی خدمت کیا کرتا تھا۔ یہ دروازہ سامنے ہے جہاں میں ان کے ساتھ بیٹھ کر روزہ افطار کیا کرتا تھا۔ بہرحال اس مسجد سے ہمارا روحانی اور قلبی تعلق وابستہ ہے جو ہمیشہ رہے گا۔

نوجوانو کچھ کرلو

میں مسرت کا اظہار کرتا ہوں کہ نوجوانان اہلسنت جن کی رگوں میں اسلام کا خون دوڑتا ہے' جن کے ایک ہاتھ میں پرچم صحابہؓ اور دوسرے ہاتھ میں پرچم اہل بیت ہے۔ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى۔ اللہ تعالیٰ نے نوجوانوں کو سعادت بخشی' وہ میدان میں...

مدینے سے یہی آواز آ رہی ہے۔ شبابک قبل ہرمک۔ جوانی میں کچھ کر لو، کل بڑھاپا آ جائے گا۔

جوانی کی عبادت

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جوانی کا ایک نفل بڑھاپے کی ساری رات کی عبادت سے افضل ہے۔

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

میں خوش ہوں کہ آپ نے "مقام مصطفیٰؐ کانفرنس" رکھی۔ ہم نظام مصطفیٰؐ کے بھی قائل ہیں، اسلام مصطفیٰؐ، پیغام مصطفیٰؐ، پروگرام مصطفیٰؐ، احترام مصطفیٰؐ، نام مصطفیٰؐ، کام مصطفیٰؐ، اور مقام مصطفیٰؐ کے بھی قائل ہیں۔

مقام مصطفیٰؐ خالق جانتا ہے

باقی حضور ﷺ کا مقام تو وہی جانتا ہے جو حضورؐ کا خالق ہے۔ وہ خود فرماتے ہیں: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ کملی والے میں نے آپ کے ذکر کو بلند کیا ہے۔

مقام مصطفیٰؐ قرآن کی روشنی میں

آقا کے مقام کو وہی جانتا ہے جس نے آقاؐ کے سر مبارک پر نبوت کا تاج رکھا۔ کبھی فرمایا تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ کبھی فرمایا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ کبھی فرمایا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ۔ کبھی فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ

النَّبِیِّ۔ کبھی فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا۔ کبھی فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ۔ کبھی فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ۔ مصطفیٰؐ کا مقام۔

خاتم الانبیاء کی ذات ہے وہم و گماں سے بلند
خدا کا حسن انتخاب، انتخاب لاجواب

آقاؐ کا مقام خود ان کے رب سے پوچھئے کہ آقاؐ کا مقام کیا ہے۔ فرماتے ہیں اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۔ یاد ہے آپ یتیم تھے۔ میں نے آپ کا درجہ بلند کیا۔ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی۔ آپ میری محبت کے متلاشی تھے میں نے آپ کو اپنی ملاقات اور معراج عطا کی۔

مقام مصطفیٰ ﷺ جبرئیل کی نظر میں

مقام مصطفیٰ ﷺ حضرت جبرئیل سے پوچھو۔

معراج پہ جبرئیل سے تھے پوچھتے شاہ امم
تم نے تو دیکھا ہے جہاں بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
روح الامین کہنے لگے، مہ جبیں حق کی قسم
آفاقہا گردیدام مہر بتاں ورزیدام
بسیار خوباں دیدام لیکن تو چیزے دیگری
اللہ کے محبوب سے کس کو مجال ہمسری
حق نے کی ہے عطا سب سروروں کی سروری
آپ پر ہے ختم سب پیغمبروں کی پیغمبری
تو از پری چابک تری و زبرگ گل نازک تری
وز ہرچہ گوید بہتری حقا عجائب دلبری

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا' میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء سے ملاقات کر چکا ہوں مگر مقام مصطفیٰ سب سے اونچا ہے اور معراج کی رات معلوم ہو گیا۔

بدو گفت سالار بیت الحرام
کہ اے حامل وحی برتر خرام
چو در دوستی مخلصم یافتی
عنانم ز صحبت چرا تافتی
بگفتا فراتر مجالم نماند
بماندم نے روئے بالم نماند
اگر یکسر موئے بالا پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

کہنے لگا' کملی والے! جہاں جبرئیل کی انتہا ہے وہاں محمد کی نبوت کی ابتدا ہے۔

جھوٹے عاشق اور توہین نبوی

مقام مصطفیٰ ﷺ ایک عاشق سے پوچھو۔ حضرت حسان جو پیغمبر کا شاعر ہے' حضور ﷺ اس کو خود منبر پر بٹھاتے۔۔۔ آج تو کوئی نبی کو انسانیت سے نکال کر نور بنا رہا ہے۔۔۔ کوئی کہتا ہے۔

"برائے چشم بینا از مدینہ" برسر ملتاں
بشکل صدر دیں خود رحمۃ اللعالمین آمد

کوئی کہتا ہے کہ۔

مدینہ بھی اچھا ہے' علی پور بھی اچھا ہے
مدینہ بھی مطہر ہے' علی پور بھی مقدس ہے

ادھر جائیں تو اچھا ہے ادھر جائیں تو اچھا ہے۔

یہ مقام مصطفیٰ نہیں۔ کوئی مقام مصطفیٰ ﷺ اس انداز میں پیش کرتا ہے کہ اس دور میں جس نے مصطفیٰ کا چہرہ نہیں دیکھا وہ اس مولانا (نورانی) کا دیکھ لے۔ یہ مقام مصطفیٰ نہیں۔ میں کسی کی تردید نہیں کر رہا۔

آؤ مقام مصطفیٰ ﷺ حضرت حسانؓ سے پوچھیں۔ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ مقام مصطفیٰ، غلام مصطفیٰ سے سنو۔ دعا کرو خدا ہم سب کو غلام مصطفیٰ بنائے۔ (آمین)

وقت کافی گزر چکا ہے۔ میں آج ملتان سے چار بجے آیا۔ جس طریقہ سے آیا وہ اللہ جانتا ہے۔ ایک بس سے بے بس ہوگیا۔ اس کو مس کر کے دوسری بس میں جا بیٹھا۔ دوسری بھی ماشاء اللہ چونگی پر بس ہوگئی۔ اب کار پے، بے کار آپ کے سامنے پہنچا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اس جلسے کو کامیاب فرمائیں۔

میں کچھ پیغام مصطفیٰ بھی دوں گا۔ توجہ کیجئے۔ ایک ہے پیغام مصطفیٰ، ایک ہے پروگرام مصطفیٰ، ایک ہے اکرام مصطفیٰ، ایک ہے احترام مصطفیٰ، ایک ہے نظام مصطفیٰ، ایک ہے مقام مصطفیٰ، ہم سب کو مانتے ہیں، جانتے ہیں، پہچانتے ہیں۔

مقام مصطفیٰ ﷺ قاسم نانوتویؒ کی نظر میں

مقام مصطفیٰ مولانا قاسم نانوتویؒ سے پوچھئے۔ کہتے ہیں:

اڑا کے باد میری مشت خاک کو پس مرگ
کرے حضور کے روضہ کے آس پاس نثار
ولے یہ رتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا
کہ جائے کوچہ اطہر میں تیرے بن کے غبار

جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب مرے
کہ میں ہوں اور سگان حرم کی تیرے قطار

مقام مصطفیٰ شیخ الہند کی نظر میں

مقام مصطفیٰ پوچھو شیخ الہند سے

خدا در انتظار حمد ما نیست
محمد چشم در راہے ثنا نیست
خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس
محمد حامد حمد خدا بس
خدا یا از تو حب مصطفیٰ را
محمد است ے خواہم خدارا

اب ترجمہ کیا کروں۔۔۔۔

مقام مصطفیٰ سعدیؒ کی نظر میں

مقام مصطفیٰ پوچھو مولانا سعدیؒ سے:

یک جان چہ کند سعدی مسکین کہ صد جان
سعدیم خدائے سگ دربان محمد

"سو سعدی محمد ﷺ کے مدینے کی گلی کے کتے کے پاؤں کی مٹی پر قربان ہو جائیں"۔

مولانا سعدی نے جب حضور ﷺ کا مقام پیش کیا بلغ العلیٰ بکمالہ ہماری لاکھوں تقریریں، ہمارے لاکھوں اشعار ہوں، مگر اس میں سعدی نے کمال کیا:

بلغ العلیٰ بکمالہ معراج آ گیا

كشف الدجی بجمالہ	محمد کریمؐ کا حسن آگیا
حسنت جمیع خصالہ	پیغمبرؐ کی سیرت آگئی
صلوا علیہ وآلہ	قیامت تک محمدؐ پہ درود آگیا

سعدیؒ کے جملوں کی عظمت

حافظ شیرازی نے کہا تھا، سعدی! سارا دیوان لے لے اور مجھے اپنے یہ صرف چار مصرعے دے دے۔ کہنے لگے، چپ رہو! میں یہ وہ نذرانہ عقیدت پیش کر چکا ہوں کہ مجھے یقین ہے کہ قیامت کے دن محمد عربیؐ اپنی طرف سے تمغہ غلامی عطا کریں گے۔ ان اشعار کی وجہ سے مصطفیٰؐ مجھے اپنا غلام بنالیں گے۔

مقام مصطفیٰ ﷺ حافظ شیرازیؒ کی نظر میں

حافظ شیرازیؒ نے حضور ﷺ کا مقام پیش کیا۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجھک المنیر لقد نور القمر

اب ایک ایک شعر کا ترجمہ کروں تو وقت چاہیے۔ کہتا ہے:

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

میں آپ ﷺ کی تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ خدا کے بعد کسی پر نگاہ اٹھتی ہے تو وہ مصطفیٰؐ کی ذات ہے۔ یہ مقام مصطفیٰؐ ہے۔

حضرت حسانؓ کے لیے دعائے پیغمبر

حضرت حسانؓ پیغمبر کا شاعر منبر پر بیٹھتا ہے۔ حضورؐ نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔

پیغمبرؐ کی نگاہ حضرت حسان پر، حضرت حسان کی نگاہ نبی کریم ﷺ پر۔

حضورؐ کی زبان، فیض ترجمان، گوہر فشاں سے اعلان و بیان، پیغمبر باوفا، اپنے رضاکار کے لیے، اپنے جانثار و وفادار کے لیے پیغمبر دعا کرتے ہیں: اللّٰھم اید بروح القدس۔ "مولیٰ! میرے شاعر کو اپنے جبرئیل کی تائید عطا کر تاکہ میری طرف سے حسان جواب دے، جو کفار مجھے گالیاں دیتے ہیں۔ حسان مقام مصطفیٰؐ بیان کرتا ہے: واحسن منک لم ترقط عینی۔ میں نے سارے عرب کو دیکھا، آپ جیسا میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔

مقام مصطفیٰ ﷺ حضرت انسؓ کی نظر میں

حضرت انسؓ کہتے ہیں: کان رسول اللّٰہ احسن الناس، عور الناس، ازھد الناس، اعبد الناس، اشجع الناس، اسخ الناس، اجود الناس۔ میرا مصطفیٰؐ سخاوت میں، لیاقت میں، امانت میں، ریاضت میں، ساری کائنات سے اعلیٰ و بالا ہے۔ یہ مقام مصطفیٰؐ ہے۔ سب کہو ﷺ۔

مقام مصطفیٰ ﷺ دین پوری کی نظر میں

میرے نزدیک مقام مصطفیٰؐ یہ ہے کہ پیغمبر کے مدینے کی گلیوں کی ہوا بھی ہمارے لیے شفا کا پیغام لاتی ہے۔ میرے نزدیک مقام مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے مدینے کی گلیوں کے کتوں کے پاؤں کی مٹی بھی ہماری آنکھوں کے لیے سرمہ ہے۔

مقام مصطفیٰ ﷺ علماء دیوبند کی نظر میں

ہمارے نزدیک مقام مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ترازو بنائیں۔ ایک طرف محمد عربی ﷺ کو بٹھائیں۔ دوسری طرف زہاد' عباد' سجاد' اقطاب' اغیاث' ابدال' اخیار' علماء' صلحاء' اتقیاء' اصفیاء' اولیاء' جن و ملک' حور و فلک' چودہ طبق' عرش و کرسی' مفسر' محقق' مدقق' مبلغ' مدرس بٹھائے۔ جنت بھی رکھ دے۔ ایک طرف صرف کملی والے کو بٹھائے۔ مقام مصطفیٰ باصفا یہ ہے کہ خدا ترازو کو اٹھائے' مقام مصطفیٰ بتائے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ساری کائنات کی شان کم ہے محمد ﷺ کا مقام و شان زیادہ ہے۔ (سبحان اللہ) نعرے......

ہم کیا چاہتے ہیں؟

"مقام مصطفیٰ ﷺ "۔ بہرحال آپ نے عجیب موضوع دیا۔ میں تو کچھ پیغام مصطفیٰ دینا چاہتا ہوں۔ ہم ملک میں پروگرام مصطفیٰ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ دعا کرو اس ملک میں مصطفیٰ کا پروگرام آئے۔ ہر شخص محمد ﷺ کا غلام نظر آئے۔ نبی تو نبی ہے' جو پیغمبر کو ایک منٹ دیکھ لے ساری دنیا کے ولی اس کی جوتی کے ذروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ پیغمبر تو پھر پیغمبر ہوا۔

میرا نبی سید الانبیاء ہے

میں آج گرج کر اپنے مرشد کی مسجد میں کہہ رہا ہوں۔ ہر نبی فقط نبی ہے۔ میرا نبی نبی الانبیاء ہے۔ تمام انبیاء کا بھی نبی ہے۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

مقام مصطفیٰ ﷺ اور موسیٰؑ

آپ ﷺ فرماتے ہیں: لو کان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی۔ آج اگر موسیٰؑ بھی زندہ ہو کر آ جاتا تو محمدؐ عربی کا تابعدار ہوتا۔

آپ ﷺ نے فرمایا' لو انزل فیکم موسی ثم اتبعتموہ و ترکتمونی لضللتم ادا۔ اگر آج موسیٰؑ آ جائیں' مجھے چھوڑ کر اس کی نبوت کو تم مانو۔ اس کے امتی بننے کی تم کوشش کرو تو تم گمراہ' تباہ' روسیاہ' برباد اور ناشاد ہو جاؤ گے۔ اب قیامت تک نبوت میری رہے گی۔

مقام مصطفیٰ ﷺ اور تمام انبیاء

مقام مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ آدمؑ کو بھی قیامت کے دن سایہ ملے گا تو محمد ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ملے گا۔

مقام مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک سارے انبیاء' میرے نبی کے حوض کوثر پر پیالے لے کر پانی پینے آئیں گے۔

مقام مصطفیٰ ﷺ یہ ہے' انا قائد المرسلین۔ فرمایا' سارے رسول میرے پیچھے' قطار اندر قطار' میری اقتدا میں تابعدار ہوں گے۔ میں محمد سب کا سردار ہوں گا۔ ﷺ

مقام مصطفیٰ ﷺ اور ازواج مطہراتؓ

بہر حال آپ نے مجھے اس طرف چھیڑ دیا۔ فی البدیع عرض کر رہا ہوں۔ دعا کرو اللہ توفیق عطا فرمائیں۔ آج مقام مصطفیٰؐ عرض کر رہا ہوں۔ تھوڑا سا میں پیغام مصطفیٰؐ بھی دوں گا۔

دوستو! نبی نبی ہوتا ہے۔ مقام مصطفیٰ ﷺ جو بیوی میرے نکاح میں آئے۔ میں مرجاؤں تو وہ بیوہ' چار مہینے دس دن کے بعد کہیں اور نکاح کر دو بیوہ کا۔ جو پیغمبر ﷺ کے نکاح میں آئے' قیامت تک امت پہ حرام ہوتی ہے۔ مومنوں کی اماں بن جاتی ہے۔ یہ مقام مصطفیٰ ﷺ ہے۔ سارے کہو ﷺ

مصطفیٰ ﷺ کے اشارہ کی برکت

پیغمبر کی انگلی کا مقام ہم نہیں بتا سکتے۔ نبیؐ اشارہ کرے تو چاند دو ٹکڑے۔ نبیؐ اشارہ کرے تو بارش شروع ہو جائے۔ نبیؐ اشارہ کرے تو بوڑھی بکری میں دودھ بڑھ جائے۔ نبیؐ ہاتھ رکھے تو جابرؓ کی کھجوروں میں برکت ہو جائے۔ قرضہ اُتر جائے۔ نبیؐ ہاتھ سے اشارہ کرے تو درخت دوڑ کر آجائے۔ نبیؐ ہاتھ پھیرے تو جلیبیب کا چہرہ چمکنے لگ جائے' نبیؐ ہاتھ لگائے تو حبیبؓ ابن خدیج کی آنکھ ٹھیک ہو جائے۔ نبیؐ ہاتھ سے لعاب لگائے تو علیؓ کا درد چلا جائے۔ نبیؐ ابو بکرؓ کے پاؤں پر انگلی سے لعاب لگائے تو سانپ کا زہر ختم ہو جائے۔ میرا نبیؐ ہاتھ اٹھائے تو ابو ہریرہؓ کی اماں کلمہ پڑھ لے۔ میرا نبیؐ دعا کرے میدان طائف میں تو اللہ تعالیٰ امت پر رحم فرمادیں۔ میرا نبیؐ بدر میں ہاتھ اٹھائے تو فتح و نصرت کے جھنڈے لہرائیں۔ میرا نبیؐ خندق میں جابرؓ کے چار آدمیوں کے کھانے میں برکت کی دعا کرے تو چودہ سو کھا جائیں۔ میرا نبی دعا کرے تو انگلیوں سے پانی کے فوارے جاری ہو جائیں۔ قیامت کے دن میرا نبی ہاتھ اٹھائے گا تو امت کے لیے جنت کے دروازے کھل جائیں گے۔ یہ مقام مصطفیٰ ﷺ ہے... نعرے

ہمیں مصطفیٰ ﷺ کی چاہ ہے

(کسی نے چائے پیش کر دی) فرمایا' کیا مطلب ہے کہ میں اب بیٹھ جاؤں اور چائے پیوں۔ ہمارے بھائی بھی سادے ہیں کہتے ہیں کہ تقریر چھوڑ دو' چائے پیو۔ یہ میرے بھائی سادے ہیں۔

توجہ کرو۔ کچھ بھی ہے' تھکاوٹ ہے' مگر میں اب اپنے محبوب کی اس تعریف و توصیف و ثناء میں اتنا مست ہوں کہ چائے کیا ہوتی ہے۔ اب چاء نہیں' اب چاہ ہے۔ پیغمبر کی چاہ ہے۔ اب محمد ﷺ کی جوتیوں کی راہ ہے۔
دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ﷺ کے مقام سے آشنا فرمائے۔ (آمین)

شان نبوی میں حسانؓ کے جملے

حضرت حسانؓ کو سنئے' جو قرون اولیٰ میں تھے۔ حضور ﷺ کے سامنے کہہ رہے ہیں' کہتے ہیں:

واحسن منك لم ترقط عینی۔

"تجھ جیسا خوبصورت میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ دیکھ سکے گی"۔

حضرت حسانؓ کے اشعار سنئے۔ پیغام مصطفیٰ ﷺ سن کر جانا جس کی ضرورت ہے' مقام تو سارے جانتے ہیں۔ آپ ﷺ کی جتنی بھی تعریف کریں کم ہے۔

مقام مصطفیٰ ﷺ صدیقہؓ کی نظر میں

بی بی صدیقہؓ نے کہا کہ کان خلقه القرآن۔ محمد ﷺ کا مقام دیکھنا ہے تو سارا قرآن پڑھو۔

مقام مصطفیٰ ﷺ اکابر کی نظر میں

ہمارے علماء لکھتے ہیں کہ قرآن علم ہے، حضور ﷺ عمل ہیں۔ یہ قرآن صورت ہے، پیغمبرؐ سیرت ہیں۔ یہ قرآن چپ ہے، محمدؐ بولتا ہے۔ یہ قرآن ذکر ہے، نبیؐ مذکر ہے۔ یہ قرآن نصیحت ہے، محمدؐ ناصح ہیں۔ یہ قرآن وعظ ہے، محمدؐ واعظ ہیں... ﷺ

مقام مصطفیٰ ﷺ کیا ہونا چاہیے

در دل مسلم مقام مصطفیٰ است
آبروئے ما زنام مصطفیٰ است

ہمارے دل میں مصطفیٰؐ کا مقام ہے۔ نبیؐ کا مقام یہ ہونا چاہیے کہ اپنے ماں باپ سے، اپنی اولاد سے، اپنی جائیداد سے، ساری دنیا سے زیادہ ہمارے دل میں محمدؐ کا مقام ہو۔ سارے کو ﷺ

آقا ﷺ کا مقام دل میں سب سے زیادہ رکھو۔ پیغمبر کا شاعر، شاعری میں ماہر، صحابہ کے سامنے ظاہر، نبی کا دیوانہ، مصطفیٰ کا پروانہ، حضورؐ کا مستانہ، غیر سے بیگانہ، توحید کا فرزانہ، تابعدار و جانثار، وفادار و پیغمبر کا خدمت گزار، حضرت حسان، نوجوان، خادم نبی آخر الزمان کی زبان، فیض ترجمان، گوہر فشان سے اعلان سنو: واحسن منک لم ترقط عینی۔

مرزائیوں سے مکالمہ

میں ایک دفعہ چنیوٹ سے بس میں بیٹھا۔ مرزائی مجھے ملے۔ میں نے چنیوٹ میں کہا تھا: یہ چنیوٹ ہے، ادھر حقیقت ہے ادھر کھوٹ ہے (اشارہ مرزائیوں کی طرف) میں نے کہا کہ ادھر رحمانی تائید ہے، ادھر شیطانی ووٹ

ہے' ادھر دین ہی دین ہے' ادھر دولت و نوٹ ہے' یہ میری ربوے پہ چوٹ ہے۔

میں بھی گاڑی میں بیٹھا اور مرزائی بھی۔ ام چوس داڑھی اور الذی بدل الکوٹ والبیٹ والپتلون' کوئی خاموش' کوئی بے ہوش' کوئی سگریٹ نوش' عجیب نمونے تھے۔ جب میرے ہاتھ میں کلہاڑی دیکھی' میرا نقشہ مولویانہ دیکھا تو سارے جمع ہو گئے۔ آپ کون ہیں؟ کیسے آئے؟ میں نے کہا کہ چنیوٹ میں کانفرنس تھی "ختم نبوت" میں وہاں سے خطاب کرکے آرہا ہوں۔ میرا گھر دور ہے' قریب خانپور ہے' بستی کا نام دین پور ہے' ریاست کا نام بہاولپور ہے' میرا نام عبدالشکور ہے۔ کہنے لگے' آپ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا' مصطفیٰ ﷺ کو آخر الزماں نبی مانتا ہوں اور قادیانی کو دجال مانتا ہوں۔ میں اس کو جھوٹا مانتا ہوں۔ میں اس کو ذیابیطس کا بیمار مانتا ہوں۔ میں اس کو انگریز کا خود کاشتہ مانتا ہوں۔ میں اس کی موت ٹٹی خانے میں مانتا ہوں۔ وہ آج بھی برانڈرتھ روڈ پر مکان موجود ہے۔ (احمدیہ مارکیٹ میں)

جھوٹے کی محبت جھوٹی

وہ چپ کرکے سنتے رہے۔ میں نے کہا' یہ بات سمجھ آگئی؟ میں نے کہا' مرزے کا پتہ چلا ہے؟ میں نے مرزے کو جھوٹا کہا' اس کو میں نے خود کاشتہ پودا کہا' انگریز کا پٹھو کہا' دجال کہا' تم چپ سنتے رہے۔ میں نے کہا' تمہارا نبی بھی جھوٹا' محبت بھی جھوٹی ہے۔ میں نے کہا' میرے نبیؐ کے خلاف اگر ایک جملہ گستاخی کا کہو تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔ کئی غازی علم الدین اور غازی عبدالقیوم تیار ہو جائیں گے۔ ہمارا نبی سچا ہے تو محبت بھی سچی ہے۔ جن کا نبی جھوٹا ہے ان کی محبت بھی جھوٹی ہے۔ کچھ بھی کہتے رہو ان کو غیرت نہیں آتی کیونکہ نبی ہو تو غیرت آئے۔ دعا کرو اللہ ہمیں حضور ﷺ کی سچی

محبت عطا فرمائیں۔ (آمین)

محبت نبویؐ میں علم الدین دیوانہ

جب غازی علم الدین سے اسی لاہور میں بیان لیا گیا کہ تو نے راجپال کو قتل کیوں کیا؟ اس نے جواب میں کہا کہ جب ہم محمد ﷺ کی گستاخی سنتے ہیں تو ہم پاگل ہو جاتے ہیں۔ ہمیں ہوش نہیں رہتی۔ ہمیں ماں باپ سے لے کر کوئی چیز یاد نہیں رہتی۔ ہمیں پھر صرف عشق محمد ﷺ نظر آتا ہے۔ جج نے فیصلے میں لکھا کہ اتنی کسی کو کسی سے محبت نہیں، جتنی مسلمانوں کو اپنے محمد ﷺ سے محبت ہے۔ سارے کہو ﷺ

جہاں خدا کا ذکر وہاں مصطفیٰ ﷺ کا ذکر

حضرت حسانؓ سے مقام مصطفیٰؐ سنئے۔ تمہیں تو پیغمبرؐ کے مقام کا پتہ ہی نہیں۔ کبھی کیا کہتے ہو کبھی کیا۔ مقام مصطفیٰؐ بہت اعلیٰ ہے۔ وہ اللہ کو معلوم ہے۔

فرمایا: میرے مصطفیٰؐ تیری شان وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ اینما ذکرت ذکرت۔ کملی والے جہاں میرا ذکر ہو گا وہاں آپؐ کا ذکر بھی ہو گا۔

تقریر میں مزہ کب ہو گا

میں کلمہ پڑھوں۔ میں اس وقت تک عالم نہیں بن سکتا جس وقت تک حدیث رسول اللہ ﷺ نہ پڑھوں۔ میری تقریر میں اس وقت تک مزہ نہیں ہو گا جب تک آقا کی تعریف و ثنا نہ کروں۔ نماز نہیں ہوتی جب تک حضور پاک ﷺ پر درود نہ پڑھوں۔

دوستو! قبر میں سوال و جواب پورا نہیں ہوتا جب تک نبی کے متعلق جواب نہ دیں۔ یہ لاہور ہے، یہاں کئی قسم کا شور ہے، یہ مجمع بھی قابل غور ہے، یہاں بھی فساد عام طور ہے۔ دعا کرو خدا اس لاہور کو جرات ایمانی عطا فرمائے۔ (آمین)

قبر میں مصطفیٰ ﷺ کے متعلق سوال

میں پوچھتا ہوں قبر میں پوچھا جائے گا من ھذا الرجل الذی بعث فیکم۔ یہ قادیانی کے متعلق پوچھا جائے گا یا ہمارے نبی کے متعلق؟ (ہمارے نبی کے متعلق) اگر کوئی کہہ دے کہ میں آقا کو نہیں جانتا وہ جنتی ہے یا جہنمی؟ (جہنمی)

قیامت کے دن جھنڈا لواء الحمد کس کے ہاتھ میں ہوگا۔ (حضور ﷺ کے) حوض کوثر کا تقسیم کرنے والا کون ہوگا؟ (حضور ﷺ) پکڑی ہوئی امت کی شفاعت کر کے بخشش کون کروائے گا؟ (حضور ﷺ) یہ غلام احمد قادیانی کیا کرے گا؟ یہ گھنٹیاں بجائے گا۔۔۔ اس کا کیا کام ہے۔

شفاعت کا جھنڈا مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ میں

میں پوچھتا ہوں کہ اگر ہم کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ پڑھیں تو خاتمہ بالخیر ہوگا؟ (نہیں) کس کے کلمے پر خاتمہ بالخیر ہوگا؟ (محمد رسول اللہ کے) حوض کوثر کا مالک کون ہوگا؟ (حضرت محمد ﷺ) شفاعت کا جھنڈا کس کے ہاتھ میں ہوگا؟ (حضور ﷺ کے) قیامت کے دن کس کے جھنڈے کے نیچے پناہ ملے گی؟ (حضور ﷺ کے) روٹھے خدا کو اپنی شفاعت سے کون راضی کرے گا؟ (حضور ﷺ) یہ قادیانی بے وقوف کیا کرے گا؟ یہ سلسل بول میں پھرتا رہے گا۔

دوستو! حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مقام مصطفیٰ یہی ہے سب کہو ﷺ۔

ہماری شکلیں کیوں نہیں بدلیں؟

میں آج علماء کے سامنے گرج کر کہتا ہوں کہ آج ہماری شکلیں اگر بندر اور سور کی نہیں بنیں، جس طرح داؤد، جس طرح لوط کی قوم پر آگ اور پتھر برسے، یہ مقام مصطفیٰ کی برکت ہے۔ مجھے وہ دعا یاد ہے، میرے نبی نے کعبے کے غلاف کو پکڑ کر فرمایا تھا اللھم لا تجعل بامتی مسخا ولا فسخا۔ اللہ میری امت کو زمین میں نہ دھنسانا۔ میری امت کی شکلیں نہ بدلنا۔ سور اور بندر نہ بنانا۔ ان کے گناہوں کو نہ دیکھنا، محمد کی روتی ہوئی دعاؤں کو دیکھنا۔ یہ مقام مصطفیٰ ﷺ ہے۔

حضور ﷺ کی برکت

وہ قرآن سید الکتب ہے جو مصطفیٰ پر اترا۔ وہ مہینہ سید الشہور ہے جس میں قرآن آیا۔ وہ رات سید اللیالی ہے جس میں قرآن آیا۔ وہ امت سید الامم ہے جو محمد ﷺ کے حصے میں آئی۔ (سبحان اللہ) کہہ دو ﷺ۔ یہ مقام مصطفیٰ ہے۔ یہ حضور ﷺ کی برکت ہے۔

مکہ صرف مکہ تھا۔ حضور ﷺ آئے تو مکہ مکرمہ بن گیا۔ مدینہ صرف مدینہ تھا مدنی کا قدم آیا تو مدینہ منورہ بن گیا۔ یہ مقام مصطفیٰ ہے۔ عبدالشکور غلام مصطفیٰ ہے، احترام مصطفیٰ ہے، یہ مقام مصطفیٰ ہے۔

حضور ﷺ کے ساتھ نسبت

جو نبی ﷺ کے جھنڈے کے نیچے آیا' غازی بن گیا۔ جو مسجد میں پہنچا' نمازی بن گیا۔ جس نے قرآن قرات سے پڑھا' قاری بن گیا۔ جس نے کعبے کو دیکھا' حاجی بن گیا۔ جس نے فیصلہ قرآن و حدیث کے مطابق کیا' قاضی بن گیا۔ جس نے محمد ﷺ کا چہرہ دیکھا' کلمہ پڑھ کر صحابی بن گیا۔ (سبحان اللہ) یہ مقام مصطفیٰ ہے۔

نبی ﷺ کو ماننے والا کون ہے؟

جو نبی ﷺ کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ جو محمد ﷺ کو مان لے وہ مسلمان ہے۔ جو نبی ﷺ کا قرآن یاد کرے وہ حافظ قرآن ہے۔ جو قرآن کی تفسیر کرے مفسر قرآن ہے۔ جو کھڑا ہو کر قرآن کی تشریح کرے' وہ مبلغ ہے۔ خدا کی قسم جو تحقیق کرے' وہ محقق ہے۔ یہ سارا مقام مصطفیٰ ہے۔

پہلے واقعہ کی طرف اشارہ

حضرت حسانؓ کا شعر سن لو اور پیغام مصطفیٰ سن لو۔ چونکہ آپ کافی دیر جاگ چکے ہیں اور بہت دور دور سے ساتھی آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مقام مصطفیٰ کی پہچان عطا فرمائے۔ (آمین) آپ نے صبح بھینسوں کا دودھ نکالنا ہے۔ آپ نے صبح قلفیاں تیار کرنی ہیں۔ آپ نے بہت ساری کام صبح کرنے ہیں۔

مسجد نبوی کا عجیب واقعہ

میرے دوستو سنو! جس سے محمد ﷺ ناراض ہیں وہ آج تک روضے پر نہیں جا سکا۔ جائیں تو ذلیل ہو کر آتے ہیں۔ وہاں میلاد کرتے ہیں تو دم

مست قلندر--- سارے جیل کے اندر-- وہاں ان کی عزت نہیں ہے۔

میں مسجد نبوی میں تقریر کرتا تھا۔ میں نے پچیس تقریریں مسجد نبوی میں کیں۔ میں نے ایک نماز مصلیٰ رسول پر پڑھائی۔ ہم اپنی تعریف کیوں کریں اللہ کا فضل ہے۔ الحمدللہ انا فصیح فی اللغۃ العربیۃ بالمحاورۃ۔ میں تو عربی مادری زبان کی طرح جانتا ہوں۔

میں وہاں حدیث پڑھتا تھا۔ وہاں حدیث یاد کرتا تھا۔ عصر کے بعد مسجد نبوی میں میری تقریر ہوتی تھی۔ کہہ دو (سبحان اللہ) حضور ﷺ کی مسجد میں ایک دن میں تقریر کر رہا تھا کہ اذان شروع ہو گئی۔ اللہ اکبر-- اللہ اکبر-- میں نے کہا کہ دیکھنا کہیں منبر پر بلال تو نہیں آیا۔ بھاگنا بھاگنا کہیں مصلے پر آمنہ کا لال تو نہیں آیا۔ لوگ دیوانے ہو گئے۔ انہوں نے کہا' ہمیں یقین ہو گیا کہ حضور ﷺ روضے سے باہر آ گئے ہیں یہ عشق رسول تھا۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

مسجد نبوی میں مکالمہ

میں وہاں تقریر کر رہا تھا۔ قصور کے ایک عالم تھے۔ (بریلوی) میں نے اس سے کہا' مولانا! پاکستان میں تو آپ ہمیں کافر کہتے ہیں؟ وہابی کہتے ہیں۔ یہاں آئیں آپ بھی تقریر کریں۔ اللہ کی قسم مسجد میں بیٹھا ہوں' حج کر کے آیا ہوں۔ کہنے لگا' چھتر کھانے نے--- خاص پنجابی بولتا تھا۔ میں نام نہیں لوں گا۔ میری عادت نہیں۔ وہ بھی فوت ہو گیا ہے۔ اچھا سریلا تھا۔

میں نے کہا' مولانا! پاکستان میں تو آپ بڑے عاشق رسول ہو۔ پاکستان میں تو بڑے فتوے لگاتے ہو۔ یہاں کھڑے ہو کر گیارہویں بارہویں کی بات کرو۔ یا رسول اللہ کے نعرے لگاؤ۔ مسئلے بیان کرو۔ کہنے لگا' مولوی جی چھتر کھانے نے۔ تسی ایتھے بول سکدے او اسیں نئیں بول سکدے۔ میں نے

کہا' کامیاب تو وہ ہے جو نبی ﷺ کے دروازے پر بھی بول سکتا ہو۔ (سبحان اللہ) دعا کرو اللہ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ (آمین)

شہادت ایک درجہ ہے۔ اللہ ہمیں درجہ شہادت عطا فرمائے۔ (آمین)

مصطفیٰ ﷺ کی محبت سے کوئی خالی نہیں

میں آپ کو دعوے سے کہتا ہوں کہ میرا محبوب اتنا حسین ہے' دلنشین ہے' مہ جبین ہے' نازنین ہے' بہترین ہے' بالیقین ہے' محبوب رب العالمین ہے کہ مصطفیٰ کی محبت سے پہاڑ بھی خالی نہیں' درخت بھی خالی نہیں' زمین بھی خالی نہیں' جبرئیل بھی خالی نہیں' جن بھی خالی نہیں' آسمان بھی خالی نہیں۔

ملتان میں توہین نبوی

ملتان میں جلسہ ہوا۔ ناراض نہ ہونا۔ مولانا قمرالدین سیالوی سٹیج پر بیٹھے تھے۔ وہ بھی فوت ہو گئے ہیں۔ مولوی خدا بخش شجاع آباد کے تھے' وہ تقریر کر رہے تھے۔ کہنے لگے' حضرات جس نے ملتان میں اس دور میں نبی کا چہرہ نہ دیکھا ہو' وہ قمرالدین کو دیکھ لے۔ استغفراللہ۔۔ خدا کی قسم وہاں جا کر پوچھ سکتے ہو' ہم ایسے نہیں ہیں۔

مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ سے چشمہ جاری ہوا

آپ ہنستے ہنستے' پھنستے جائیں۔ لوگ کہتے ہیں' دین پوری صاحب! حضرت موسیٰ نے عصا مارا پتھر سے پانی نکلا۔ میں نے کہا کہ پتھروں سے آج بھی کشمیر' کاغان وغیرہ سے پانی نکلتا ہے۔ چلو میں دکھاؤں کہ مدنی ہاتھ رکھے تو انگلیوں سے نہریں جاری ہو جائیں (سبحان اللہ) اور پانی بھی میٹھا۔

مقام مصطفیٰ ﷺ اور موسیٰؑ

کہنے لگے مولوی عبدالشکور حضرت عیسیٰ قم باذن اللہ فرماتے تو قبر سے تھوڑی دیر کے لیے مردہ زندہ ہو جاتا۔ میں نے کہا کہ میرا نبی نگاہ اٹھائے تو پتھر بھی زندہ ہو کر کلمہ پڑھنے لگتا ہے۔ اونٹ باتیں کرنے لگتا ہے۔ پیغمبر نے نگاہ اٹھائی تو کھجور کی لکڑی کاٹنا بھی نبی کے عشق میں رونے لگا۔ یہ د ہے یا نہیں؟ (جی)

میں نے کہا کہ تمام انبیاء کو معراج فرش پہ ہوا' مدنی کو معراج عرش پہ ہوا۔ کہہ دو (سبحان اللہ) ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مقتدی کھڑے ہیں۔ محمد ﷺ امام کھڑے ہیں۔

معراج کی رات والی اذان

ایک بات کہہ دوں انشاء اللہ مان جاؤ گے۔ جب نبی کریم ﷺ بیت المقدس تشریف لائے۔ جبرئیل! جی محبوب رب کریم! جبرئیل اٹھ اذان و تکبیر کہہ' نماز میں پڑھاؤں گا۔ آج ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی شریعت منسوخ ہے۔ شریعت رسول اللہ کی ہے۔ اذان کس کی؟ (رسول اللہ ﷺ کی) تکبیر کس کی شریعت کی؟ (رسول اللہ ﷺ کی) نماز کا طریقہ کس کی شریعت والا؟ (حضور ﷺ والا) قرآن کی تلاوت کس نبی کی شریعت کی؟ (حضور ﷺ کی) فرمایا' ایک لاکھ چوبیس ہزار مقتدی بن جائیں اور سارے پیغمبر کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تاکہ دنیا کو پتا چل جائے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔ شریعت قیامت تک رسول اللہ ﷺ کی رہے گی۔

حضرت جبرئیلؑ نے اذان کون سی دی۔ لاہور والی یا مدینے والی؟

ادھر ہے والی) سمجھ آ رہی ہے؟ ہم تو صرف اتنا کہتے ہیں آگے آپ کی مرضی۔

اذان میں پہلے خدا کا نام

کیا میرا نبی خدا سے بڑھ سکتا ہے؟ (نہیں) کیا پہلے رسول اللہ ہیں یا خدا ہے؟ (خدا ہے) تم نے "الصلوٰۃ والسلام" اذان سے پہلے کہہ کر "اللہ اکبر" کو چھوڑ کر بتا دیا کہ خدا کی ضرورت نہیں پہلے رسول ہے۔ خدا کی قسم پہلے خدا ہے پھر رسول ہے۔

اگر تم پڑھو محمد رسول اللہ۔ لا الہ الا اللہ۔۔۔۔ تو کلمہ کا صحیح ہے؟ (نہیں) اشھد ان محمد رسول اللہ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ۔۔۔ یہ اذان صحیح ہے؟ (نہیں) ایسا کہنے والا کافر ہو جائے گا۔ اس لیے پہلے اسی کا نام لینا ہو گا۔ کان اللہ ولم یکن شیئا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا پر مقدم نہ کرو

میں باوضو بیٹھا ہوں۔ حدیث میں ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کل امر ذی بال لم یبدأ ببسم اللہ فھوا قطع۔ فرمایا' کل امر ذی بال لم یبدأ بذکر اللہ۔ جو کام شروع کرو اگر اس میں پہلے اللہ کا نام نہ تو وہ کام بے برکتا ہے۔ اسی کام میں برکت ہے جس میں پہلے نام اللہ کا ہو گا۔ علمی بات سمجھ آئی؟ (جی) تم نے رسول کو مقدم کر کے خدا کو پیچھے ہٹایا۔ خدا کا پہلا نمبر ہے یا دوسرا نمبر؟ (پہلا نمبر) ناراض نہ ہونا صحیح کہہ رہا ہوں؟ (جی) آگے خود سوچیں میں آپ کو ڈرانے نہیں آیا۔ گیارہ بج کے دس۔۔۔ میرا خیال ہے میری تقریر اب بس۔۔۔ (نہیں)

قادیانی کی جھوٹی پیشین گوئی

پیغمبر کی پیشین گوئی صحیح ہوتی ہے۔ قادیانی نے پیشین گوئی کی کہ مجھے محمدی بیگم ملے گی' ملے گی' ملے گی۔۔۔ وہ ذرا خوبصورت تھی یہ اس پر عاشق ہو گیا۔ بڑا حرکتی تھا' بھوری عورتوں کو بڑا تکتا تھا۔ یہ نبی نہیں تھا خطرناک تھا۔

اس نے کہا' یہ مجھے ملے گی۔ وہ نہ ملی۔ سلطان لے گیا۔ اس سے نکاح ہوا اور وہ محمدی بیگم قادیانی کو کافر کہتی تھی۔ اب پھر غلام احمد قادیانی پیشین گوئی کر گیا ہے کہ اگر محمدی بیگم مجھے نہیں ملی تو اس کی لڑکی' کی لڑکی' کی لڑکی' کی لڑکی' کی لڑکی کے ساتھ میرے لڑکے' کے لڑکے' کے لڑکے' کے لڑکے' کے لڑکے کے ساتھ اس کا نکاح ہو جائے گا۔ اب لڑ' لڑ' لڑ' لڑ' کے' لڑ' کے' میں کہتا ہوں لڑ' لڑ' لڑ' کے' مر گئے۔ نہ لڑکی کی لڑکی ملی نہ لڑکے کو لڑکی ملی۔ یہ پیشین گوئی ایسی کرتا تھا۔

اس بے وقوف کی پیشین گوئی یہ ہوتی تھی۔ آندھی آئی تو کہہ دیا کہ یہ میری نبوت کی دلیل ہے۔ طاعون آیا' لوگ مرنے لگے تو کہنے لگا' یہ میری نبوت کی دلیل ہے۔ یہ نبی نہیں تماشا تھا۔ ایسے نبی نہیں ہوتے۔

جو نبوت پر جھوٹ کہے وہ کافر ہے۔ مولانا! یہ سٹیج نازک ہے۔ یہ وہ نہیں کہ گل کاہلی کے قصے' میر انیس کے مرثیے پڑھتے رہو۔ یہ وہ سٹیج نہیں ہے۔ یہ تو منبر رسول ہے۔ کہہ دو ﷺ

مقام مصطفیٰ ﷺ پہچانو

مقام مصطفیٰ ﷺ سنئے۔ ہم کہتے ہیں کہ خدا خدا ہے۔ محمد مصطفیٰ ہے۔ وہ ذوالجلال ہے' یہ آمنہ کا لال ہے۔ وہ میرا رب ہے' یہ شاہ عرب ہے۔ وہ ہمارا احد ہے' یہ ہمارا احمد ہے۔ اس کی عبادت ہے' اس کی اطاعت ہے۔ اس کی خلقت ہے' اس کی امت ہے۔ اس کی مغفرت ہے' اس کی

شفاعت ہے۔ اس کی خدائی ہے' اس کی مصطفائی ہے۔ وہ رب العالمین ہے' یہ رحمتہ اللعالمین ہے۔ اس کا ربوبیت کا تخت ہے' اس کا نبوت کا تخت ہے۔ ربوبیت کے تخت پر جا کوئی نہیں سکتا۔ ختم نبوت کے تخت پر قیامت تک کوئی نہیں سکتا۔ (سبحان اللہ) نعرے۔۔۔۔

مقام مصطفیٰ ﷺ بزبان علماء دیوبند

آپ ذرا پیغام سنیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ تھکے ہوئے ہیں۔ کسی کو چائے کا شوق ہے' کسی کو سیر کا ذوق ہے۔ ہمیں کس لیے بلاتے ہیں جب آپ کو ذوق بھی نہیں۔ توجہ کرنا مجھے وقت نہیں کہ میں اپنے علماء کے بارے میں بتاؤں۔ مصطفیٰ کی شان' علماء دیوبند کی زبان۔ "نشر الطیب" پڑھئے۔ مولانا تھانوی ؒ قصیدہ بردہ کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

فاق النبیین فی خلق وفی خلق
ولم یدانوہ فی علم ولا کرم

مولانا مناظر احسن نے "النبی الخاتم" لکھی۔ سلمان ندوی ؒ نے "سیرت النبی ؐ" لکھی۔ سارے کہو ﷺ ۔۔۔ ڈاکٹر عبدالحیؒ نے "اسوۂ رسول ؐ" لکھی۔ ابوالکلام آزاد ؒ نے "تذکرہ" لکھا۔ ہر ایک نے حضور ﷺ کی سیرت میں جو کتابیں لکھیں ایک ایک کتاب در یکتا ہے۔ بے بہا ہے۔ آقا کی تعریف ہے۔ بتایا گیا ہے کہ حضور ﷺ کا مقام کیا ہے۔

حسن مصطفیٰ ﷺ

حضرت حسان ؓ پیغمبر ؐ کا شاعر' جو حضور پاک ﷺ کے سامنے کہتا ہے
واحسن منک لم ترقط عینی۔ تجھ جیسا خوبصورت میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ دیکھ سکے گا۔

مقام مصطفیٰ ﷺ صحابہؓ کی نظر میں

صحابہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا حسن کیا تھا۔ کان الشمس تجری فی وجھہ۔ معلوم ہوتا تھا کہ سورج اتر کر محمد ﷺ کے چہرے میں آگیا ہے۔ (سبحان اللہ)

نظر ہو تو ابو بکرؓ والی

عورتوں کے عاشقو! بھورے لڑکوں پہ مرنے والو! اللہ تمہیں حسن محمدؐ کا دیوانہ بنائے۔ (آمین) آنکھ ابو بکرؓ والی رکھو۔ ابو بکر کہتے ہیں النظر الی وجہ رسول اللہ۔ میری آنکھ ہو اور محمدؐ کو دیکھتا ہی رہوں۔ آنکھ اس صحابی والی رکھو۔ جب اس کو اطلاع ملی کہ حضور ﷺ دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں، اس نے کہا، اللھم اجعلنی ضریرا۔ مولیٰ مجھے اندھا کر دے۔ جب میرا کملی والا نہیں رہا، تو مجھے کسی چیز کے دیکھنے کی ضرورت بھی نہیں، اور نابینا ہو گیا۔ دعا کرو خدا ہمیں صدیقؓ والی آنکھ عطا فرمائے۔ (آمین)

آنکھ سے چار چیزیں دیکھو

امام غزالیؒ لکھتے ہیں، کہ آنکھ ہو تو چار چیزوں کو دیکھو۔ بیت اللہ کو دیکھو، روضہ رسول اللہ کو دیکھو، کلام اللہ کو دیکھو، دیکھو تو اہل اللہ کو دیکھو۔ اذا راو ذکر اللہ۔ اہل اللہ وہ ہیں جن کے چہرے دیکھنے سے اللہ یاد آ جائے۔

اللہ والوں کی جوتیوں میں موتی

یہاں پر بیٹھ کر حضرت لاہوری ؒ فرمایا کرتے تھے: خدا کی قسم' خدا کی قسم' خدا کی قسم' کہتا ہوں' کہتا ہوں' اللہ والوں کی جوتیوں میں وہ موتی ملتے ہیں جو دنیا کے بادشاہوں کے تاجوں میں نہیں ملتے۔ کہتے تھے یا نہیں؟ (کہتے تھے)

لاہوری ؒ کی گورنر کو نصیحت

حضرت لاہوری ؒ فرماتے تھے: ادب' عقیدت اور محبت ہونی چاہیے۔ مولانا کے عجیب الفاظ تھے۔ اس وقت گورنر خواجہ ناظم الدین تھا۔ فرمایا' ناظم الدین میں تیرا خیر خواہ ہوں۔ تجھ سے عمر میں بڑا ہوں۔ آ میں تجھے سمجھاؤں۔ اگر تو نے ختم نبوت کے لیے' (اس وقت ختم نبوت کی تحریک چل رہی تھی) کام نہ کیا' اگر تو نے حضور ﷺ کی ختم نبوت کے مسئلے کو حل نہ کیا' اگر تو نے غداری کی تو احمد علی باوضو کہتا ہے' قبلہ رو کہتا ہے' تیری کار پہ لعنت' تیری گورنری پہ لعنت---وہ اللہ والے کہاں گئے؟

لاہوری ؒ کے جنازے پر پھولوں کی بارش

مولانا احمد علی لاہوری ؒ کو سارا دن ہتھکڑی پہنا کر پھرایا گیا۔ فرمایا' میری ضمانت دینے والا کوئی نہ تھا۔ انگریز نے گرفتار کیا تھا۔ جب وقت آیا کہ لاہوری کا جنازہ اٹھا تو ڈھائی لاکھ سے زیادہ انسان اشکبار اپنے مرشد کو آخرت کے سفر کی طرف روانہ کر رہے تھے۔ (سبحان اللہ)

عورتیں کہہ رہی تھیں: اس کے چہرے سے کفن ہٹا دو' اس کا چہرہ ظاہر کر دو' ہم پھول برسائیں گی' ہم اس چہرے کو دیکھنا چاہتی ہیں جس کی جبین

خدا کے سوا کہیں نہیں جھکی۔ (سبحان اللہ) اس مسجد میں حضرت لاہوری نے نصف صدی درس قرآن دیا، قرآن کی خدمت کی۔

پورے قرآن کا خلاصہ

فرمایا کہ مجھے سارے قرآن کا خلاصہ تین لفظوں میں ملا۔ اللہ کو عبادت سے، رسول اللہ کو اطاعت سے، خلق خدا کو خدمت سے راضی کرو۔ یہ قرآن کا خلاصہ ہے۔

مقام مصطفیٰ ﷺ بزبان حسانؓ

اب حضرت حسانؓ سے سنئے اور آپ ﷺ کا پیغام، امت کے نام، بر سرعام، اہلیان پاکستان سنئے۔ حضور ﷺ کی کلام، خیر الانام کی کلام، پیغمبر کا پیغام، امت کے نام، اہل اسلام، بر سرعام سنئے، موتی چنئے۔ میں ایک شعر پیش کر رہا تھا۔

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء

کملی والے! قیامت تک مائیں بچے جنم دیں گی۔ اللہ تعالیٰ خوبصورت بچے بنائے گا۔ عطاء اللہ شاہ فرماتے تھے: اللہ نے اس سانچے کو بھی توڑ دیا جس میں محمد ﷺ کو تیار کیا تھا۔

مقام مصطفیٰ ﷺ بخاریؒ کی نظر میں

بخاری کا جملہ یاد آیا۔ بخاری صاحب فرماتے تھے کہ اللہ نے اپنی خالقیت اور کاریگری محمد ﷺ کے چہرے میں دکھائی ہے۔ فرمایا، جس نے مجھے خالق دیکھنا ہو، میری مخلوق میں محمد ﷺ کو دیکھ لے۔ میں نے اپنی

خالقیت کی کاریگری' صناعی' میں نے خود بیٹھ کر محمدؐ کو تیار کیا۔ سارے کہو (سبحان اللہ)

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ
کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں
نہ دکان آئینہ ساز میں

وہ خدا قادر ہے' خدا قادر ہے کہ حضور ﷺ جیسا پیدا کرے۔ مگر نہیں کرے گا' نبوت جو ختم ہو گئی۔ خدا خالق ہے' اس کی خالقیت ختم نہیں ہوئی۔ وہ خالق رہے گا مگر حضور ﷺ پر اللہ نے کاریگری کا خاتمہ کر دیا۔

حضور ﷺ کی آمد کی برکت

خدا کی قسم جب عبدالمطلب نے نبی کا چہرہ دیکھا۔ جب خود آمنہ نے نبی کا چہرہ دیکھا۔ حلیمہ کہتی ہے کہ جب میں نے اس حسین کا چہرہ دیکھا تو دودھ ابلنے لگا' غم نکلنے لگا' دل اچھلنے لگا' نقشہ بدلنے لگا۔ کہتی ہے کہ جب میں نے اس بچے کا چہرہ دیکھا' میرے گھر والا بیمار تھا' ہوشیار و خبردار ہو گیا' میری اونٹنی بالکل جوش میں آ گئی' میرا بچہ روتا ہوا سو گیا' میری ساری زندگی بدل گئی' محمد ﷺ کے چہرے کی زیارت سے۔ سارے کہو ﷺ

حضرت حسانؓ سے مقام مصطفیٰ ﷺ سن لو۔ گھنٹہ گزرنے والا ہے۔ میں مقام مصطفیٰ ﷺ پیش کر رہا ہوں۔ یہ سب مسجد میں کوئی مولوی ہے' کوئی عالم ہے' یہ سب مقام مصطفیٰ ﷺ ہے۔ جو بھی پیغمبرؐ کے قریب ہے وہ خوش نصیب ہے۔

گستاخ صحابہؓ شفاعت سے محروم

کوئی ابوبکرؓ کا دشمن ہے۔ مجھے ایسی ایف آئی آر ملی ہے (لعل میسن کروڑ کی) کسی نے کہا ہے، نعوذ باللہ -- کوئی شبیر حسین ہے، نقل کفر کفر نہ باشد۔ اس نے کہا ہے کہ ابوبکرؓ سور تھا۔ نعوذ باللہ -- عمر فاروقؓ کتا تھا، عثمان بندر تھا۔ آگے کہتا ہے کہ یہ ملعون تھے۔ پھر کہتا ہے کہ یہ کذاب تھے۔ لعنت، لعنت... ان کو کیا پتہ ہے مقام مصطفیٰ ﷺ کا۔

میں حیران ہوں کہ مسٹر جناح کی توہین قابل گرفت ہے۔ میں کروڑوں مسٹر جناح ایک صحابی کی جوتی پر قربان کر دیتا ہوں۔ مسٹر جناح کی کیا شان ہے صحابہؓ کے مقابلے میں۔ کھلے بندوں ایسی گندی تقریر لاؤڈ سپیکر پر ہوتی ہے، کوئی اس پر ایکشن نہیں ہوتا۔ یہ خدا کے عذاب کو دعوت ہے، جس ملک میں نبی کے یاروں کو سور کہا جائے، وہ نبی کی شفاعت کے کیسے مستحق بنیں گے۔

گنگوہیؒ اور محبت مدینہ

مقام مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ ہمارے علماء نبیؐ کے شہر کی کھجور کی گٹھلی کو بھی پاؤں میں نہیں پھینکتے۔

مقام مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ حضرت گنگوہیؒ کو حضور ﷺ کے شہر کا رومال ملا تو اس کو آنکھوں پہ رکھ لیا۔ کسی نے کہا، حضرت رومال چوم رہے ہو، آنکھوں سے لگا رہے ہو؟ مدینے میں تو نہیں بنا۔ فرمایا، میں رومال کو نہیں چوم رہا، میں تو مدینے کی گلی کی ہوا کو چوم رہا ہوں۔ (سبحان اللہ) یہ مقام مصطفیٰ ﷺ ہے۔

نانوتوی اور احترام مدینہ

جب مولانا قاسم نانوتوی حج پہ جا رہے تھے۔ خدا کی قسم مسجد میں کھڑا ہوں' وضو کر کے آیا ہوں' جب مولانا قاسمؒ حج پہ گئے' بئر علیؓ پر پہنچ کر اونٹنی سے اتر گئے' جوتی اتار دی' پگڑی اتار دی' آٹھ میل پیدل چل پڑے۔ کسی نے پوچھا کہ ابھی تو مدینہ دور ہے۔ فرمایا شاید میرا محبوب یہاں سے گزرا ہو' قاسم جوتی سمیت یہاں پاؤں رکھے' ڈرتا ہوں کہ کہیں بے ادبی میں قاسم کی بربادی نہ ہو جائے۔ میں اس دھرتی پر جوتی نہیں پہنوں گا' جہاں محمد عربی ﷺ چلے تھے۔ یہ مقام مصطفیٰ ہے۔

دربار نبوی ﷺ میں سترہ برس رہنے والے حضرات

حضرت امام مالکؒ سترہ برس مدینے میں رہے۔ ذرا یہ موتی لے لو۔ دو آدمی ہیں جو سترہ برس مدینے میں رہے۔ ایک مہاجر مدینہ امام مالکؒ دوسرے مہاجر مدینہ مولانا حسین احمد مدنیؒ۔ جھوٹ کہہ رہا ہوں یا سچ؟ (سچ)

قبر کی مٹی سے جنت کی خوشبو

دو آدمی ہیں جن کی قبر کی مٹی سے خوشبو آئی۔ ایک محمد بن اسماعیل بخاریؒ' جس نے بخاری شریف کو مدون کیا۔ اس کی قبر کی مٹی سے چار سال تک جنت کی خوشبو آتی رہی۔

دوسرے احمد علی لاہوریؒ تھے۔

محمد بن اسماعیل بخاری کا عجیب واقعہ

وقت نہیں' میں اس کا تذکرہ کروں تو آپ کو تڑپا دوں۔ یہ محمد بن

اسماعیل بخاری بچپن میں نابینا ہو گئے تھے۔ بولو تو سہی لاہوری۔۔ اتنی بے غوری؟۔۔۔۔نام ان کا محمد ہے' اسماعیل والد کا نام ہے۔

ماں کی دعا سے امام بخاری کو بینائی مل گئی

والدہ کو سخت صدمہ ہوا۔ بارگاہ خداوندی میں روئیں۔ عجز و انکساری کے ساتھ ہاتھ پھیلا پھیلا کر دعائیں مانگیں۔ آخر ماں کی دعا تھی خدا کی بارگاہ میں مقبول ہوئی اور خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی بے چین و مضطرب والدہ کو بشارت دی کہ جا تیری دعا قبول ہو گئی' اور تیرے نور نظر کو' لخت جگر کو پھر نور بصر عطا کر دیا گیا ہے۔ صبح کو اٹھتی ہیں تو دیکھتی ہیں کہ بیٹے کی آنکھیں بالکل ٹھیک ہیں۔ بینائی لوٹ آئی ہے۔

فضائے بدر پیدا کر' فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں قطار اندر قطار اب بھی

خدا اب بھی سنتا ہے۔۔۔۔۔

امام بخاری کا حافظہ

ایک دن ایک محدث نے اسے بلایا۔ میاں ما اسمک؟ محمد۔ ماسم ابیک؟ اسماعیل۔ من فی؟ من البخارا۔ لندارسۃ الدین۔ لحصول الدین لتعلیم۔ کم حفظت من احادیث رسول اللّٰہ و کم سمعت؟ اس نے عربی میں پوچھا کہ تم روزانہ آتے ہو' لکھتے بھی نہیں' بیٹھے رہتے ہو۔ محمد بن اسماعیل نے کہا' اپنے لکھنے والوں کو بلاؤ۔ لکھنے والوں کو بلایا اور بسم اللہ کر کے شروع کیا۔ فرمایا فلاں دن فلاں وقت آپ نے یہ حدیث بیان کی۔ اسی وقت بیٹھ کر پندرہ ہزار حدیثیں یاد کی ہوئی سنا دیں۔ (سبحان اللہ)

خدا کی قسم لکھنے والے کہتے ہیں کہ ہماری املاء اور قلم میں غلطی تھی۔ محمد بن اسماعیل بخاری کی زبان میں غلطی نہیں تھی۔ استاد کی چیخ نکل گئی۔ جا کر بخاری کی پیشانی چوم لی۔ کہنے لگا' اتنا بڑا حافظہ؟ مجھے اللہ سے یقین ہے کہ تو ایک وقت میں پورے ملک کا محدث بنے گا۔ امام بخاریؒ کو قریب بٹھایا۔

محمد بن اسماعیلؒ "بخاری شریف" کیسے لکھتے؟

اس محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے "بخاری شریف" کو لکھا۔ پہلے غسل کرتا' کپڑے تبدیل کرتا' پھر خوشبو لگاتا' وضو کی نیت کرتا' دو زانو بیٹھتا' بسم اللہ پڑھتا' درود پڑھتا' پھر ایک حدیث لکھتا' پھر غسل کرتا' پھر وضو کرتا' خوشبو لگاتا' پھر دو زانو بیٹھتا' پھر دوسری حدیث لکھتا۔ اٹھارہ سال کی مدت میں ایک "بخاری شریف" لکھی' جس کو دنیا کہتی ہے کہ یہ حدیث کیا ہے؟ پھینک دیتے ہیں اس کو۔ یہ کہہ کر کہ یہ غلط ہے۔ (نعوذ باللہ)

شاعر نبوی کے اشعار

عزیزان مکرم! میں عرض کر رہا تھا۔

واحسن منک لم ترقط عینی۔

اے کملی والے تجھ جیسا خوبصورت میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔

واجمل منک لم تلد النساء۔

قیامت تک آپ جیسا بچہ کوئی اماں پیدا نہیں کرے گی۔

خلقت مبرا من کل عیب۔

ہر عیب سے محمد ﷺ پاک ہیں۔

جھوٹے نبی کی بکواسات

جھوٹے نبی غلام احمد قادیانی کو ذیابیطس تھی، سلسل بول تھا، مالیخولیا تھا، تھا یا نہیں تھا؟ (تھا) اس کو کئی قسم کی بیماریاں تھیں۔

کہتا تھا کہ بابو کو کہو میرا خون بھی چیک کرے۔ حیض کا خون--- وہ تو بدھو نبی تھا۔ کہتا تھا کہ میں عورت بن گیا۔ خدا مرد بن گیا۔ خدا نے قوت رجولیت کا اظہار کیا۔ مجھے حمل ہوگیا۔ پھر میں سے میں نکل آیا۔ بے وقوف آدمی تھا۔

دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی توہین سے بچائے۔ (آمین) نبی بے عیب ہوتا ہے۔ سر سے پاؤں تک، نبی کی آنکھ، نبی کا چہرہ، آواز ہر چیز بالکل بے عیب ہوتی ہے۔

سر سے لیکر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے منہ سے بولتا قرآن وہ تقریر ہے
حسن مصطفیٰ کو دیکھ کر سوچتی ہے یہ دنیا
وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

معجزۂ نبوی ﷺ

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ایسا پاک، صاف ستھرا، مطہر محبوب پیدا کیا کہ کوئی عیب بھی نہیں تھا۔ آج آپ کے سامنے ایک نکتہ بیان کروں۔ حضور ﷺ صحرا کو باہر جاتے۔ جہاں آپ ﷺ پیشاب فرماتے یا پاخانہ بیٹھتے۔ زمین کو حکم تھا کہ نبی کریم ﷺ کے فضلے کو نگل جا تاکہ محمد ﷺ کا کوئی عیب ظاہر نہ ہو۔ (سبحان اللہ) یہ عیب کی پردہ پوشی تھی۔

نبی ہر عیب سے پاک ہوتا ہے

فرماتے ہیں حضرت حسانؓ

خلقت مبرا من کل عیب۔

ہر عیب سے نبی پاک ہوتا ہے۔ ہماری آنکھیں چھوٹی ہیں۔ دانت بڑے ہیں۔ قد کیسا ہے؟ کوئی لولا لنگڑا ہے' کوئی کیسا ہے' نبی بے عیب ہوتا ہے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ تریسٹھ سال کی عمر تک مصطفیٰ ﷺ کے حسن میں فرق نہیں آیا تھا۔ ہم تریسٹھ سال کے ہو جائیں تو دانت باہر' آنکھیں ختم' کان رخصت' قد کبڑا' کچھ نہ پوچھو مگر تریسٹھ سال کی عمر میں بھی آقا ﷺ کے حسن میں فرق نہیں آیا تھا۔ جیسے چہرہ جوانی میں چمکتا تھا تریسٹھ سال کے بعد بھی مصطفیٰ ﷺ کا چہرہ ویسے ہی چمکتا تھا۔ (سبحان اللہ)

امام مالکؒ اور محبت نبوی ﷺ

امام مالکؒ سترہ سال مدینے میں رہے۔ سترہ برس مدینے میں جوتی نہیں پہنی۔ سارے مدینے میں پاؤں سے ننگے رہے۔ سات سات میل دور پیشاب کرنے جاتے۔ ہمیشہ باوضو رہتے۔ کبھی مدینے میں سواری پر سوار نہیں ہوئے تھے۔

کسی نے پوچھا' آپ سات سات میل دور پیشاب کرنے کیوں جاتے ہیں؟ آندھی ہوتی ہے بارش ہوتی ہے۔ فرمایا' میں سات میل دور اس لیے جاتا ہوں کہ یہ مدینہ نبی کی دھرتی ہے۔ سات میل دور اس لیے جاتا ہوں کہ سات میل تک مجھے مصطفیٰ ﷺ کے روضے کی خوشبو آتی ہے۔ وہاں آج بھی خوشبو موجود ہے۔

روضہ مبارک کی مٹی سے خوشبو

خدا کی قسم، سیدۃ النساء، نبی کی لخت جگر، نور نظر، بنت پیغمبر، ذی قدر، حسن و حسینؓ کی مادر، حضرت علی مرتضیٰؓ کی عزت، جس کا حضرت علیؓ شوہر، بنت رسول، نہایت مقبول، بی بی بتول، جس کا ابا محمد مصطفیٰ ہے، جس کا شوہر علی المرتضیٰؓ ہے، جس کا بیٹا شہید کربلا ہے، خود دیکھو تو بی بی زہراءؓ ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نبی کے روضے پر جاکر مٹی اٹھا کر سونگھتی تھی۔ کہتی تھی، ما ذا علی من شمہ طربۃ احمد ما علی ان لا یشم مد۔ لوگو! جس نے میرے ابے کے روضے کی خوشبو سونگھی ہے، اس کو کہو کہ اور کوئی خوشبو نہ سونگھے، کہیں مصطفیٰ ﷺ کے روضے کی توہین نہ ہو جائے۔ وہ خوشبو آج بھی موجود ہے۔

دین پوری کا سیاسی نظریہ

سیاست کے بارے میں لوگ سوال کرتے ہیں۔ پہلے بریلوی ہمیں کہتے تھے کہ تمہیں الیکشن کا بڑا شوق ہے۔ اسی لاہور میں ہماری جماعت نے فیصلہ کیا کہ ہم کوئی بی ڈی ممبر، کسی ممبری کے لیے الیکشن نہیں لڑیں گے۔

اگلے دن مولانا نیازی کا بیان تھا کہ یہ الیکشن ہے تو غیر اسلامی، مگر حصہ ہم ضرور لیں گے۔ میں نے کہا، جزاک اللہ ضرور لو۔ ان کو شوق ہے کہ کچھ نہ کچھ ملے، ایک ممبری تو مل جائے۔ کم از کم نالیاں تو صاف کرواتے رہیں گے۔

خدا کی قسم مسجد میں کھڑا ہوں خانپور کی پارٹی میرے پاس آئی کہ آپ نام داخل کروائیں۔ میں نے کہا، میں مرجاؤں گا اپنا نام الیکشن میں داخل نہیں کرواؤں گا۔

ہمارے پاس منبر مصطفیٰ ﷺ ہے

میں نے کہا، میں ایک جماعت کا صدر ہوں۔ میں مصلے کا امام ہوں۔ میں پاکستان کا خطیب ہوں۔ رات دن لاکھوں آدمیوں میں تقریر کرتا ہوں۔ مجھے ایک ممبری کی کیا ضرورت ہے۔ میں محمد کے منبر کا وارث ہوں۔ صحیح ہے یا نہیں؟ (صحیح ہے) ہمارے پاس یہ منبر رسول ہے۔ اس منبر سے اونچی کوئی ممبری نہیں۔ ہم منبر کو چھوڑ کر ممبری نہیں لیں گے۔ ہمیں کیا ضرورت ہے۔ ہمیں یہ منبر کافی ہے۔

ما بین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة۔ منبری هٰذا علی حوضی کہو سبحان اللہ۔ ہم جب منبر پر کھڑے ہوتے ہیں، تو ہماری نگاہ سیدھی اللہ اور رسول پر، ہماری نگاہ سیدھی جنت میں ہوتی ہے، اور ہماری کسی طاقت پر نگاہ نہیں ہوتی، ہماری نگاہ خدا کی طاقت پہ ہوتی ہے۔ ہمیں یہ منبر کافی ہے، ہم اسی کو آباد کریں گے۔ میں نے کہا، میں بالکل حصہ نہیں لوں گا، میں اس الیکشن کی سیاست میں نام بھی داخل نہیں کرواؤں گا۔ مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں وہاں کے چکر کاٹوں۔ دعا کرو اللہ ہمیں حضور ﷺ کے منبر کا وارث بنائے۔ (آمین) العلماء ورثة الانبیاء۔ اللہ ہمیں نبی کے دین کا وارث بنائے۔ (آمین)

حضرت حسانؓ کے اشعار

ذرا شعر سن لیں۔ توجہ! میں ایک شعر پڑھ رہا تھا

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرا من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے اپنے نبی کو جس طرح نبی چاہتے تھے اس طرح پیدا کیا۔ خدا نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو پوچھ پوچھ کر تیار کیا۔

مقام مصطفیٰ ﷺ بزبان حسانؓ

حضرت حسانؓ کا ایک شعر سن لو مزہ آجائے گا۔ کہتا ہے وضم الالٰہ اسم النبی الی اسمہ۔ اللہ نے اپنے نام کے ساتھ محمد کا نام ملا دیا۔ کہو لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول۔ امنوبا اللّٰہ ورسولہ۔ رسول کا نام اللہ کے نام کے ساتھ ہے۔ قرآن میں آپ پڑھیں۔

فرمایا وضم الالٰہ اسم النبی الی اسمہ۔

اذا قال المؤذن فی الخمس اشھد

جب موذن اذان دیتا ہے اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ کے ساتھ اشھد ان محمد رسول اللّٰہ بھی کہتا ہے۔

حسان کہتے ہیں اذا قال المؤذن فی الخمس اشھد۔

وشق لہ من اسمہ کی یجلہ

اللہ نے اپنے نام سے محمد کے نام کا مادہ تیار کیا۔

فذو العرش محمود وھذا محمد

خدا محمود نظر آتا ہے۔ میرا مدنی محمد نظر آتا ہے۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

وہ اللہ ہے، یہ رسول اللہ ہے۔ وہ احد ہے۔ یہ احمد ہے، وہ محمود ہے۔ یہ محمد ہے۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

دوستو! یہ میں نے تھوڑی سی جھلک دی ہے۔ اب پیغام سنو۔

اسلام کی طاقت منظم کرو:

چونکہ ہمارے نوجوانوں کا خیال تھا کہ مقام مصطفیٰ کانفرنس ہو۔ میں آج نوجوانان اہل سنت کو آفر کروں گا کہ ہماری جماعت میں آجائیں۔ آپ ہمارے دوش بدوش آجائیں۔ ہم آپ کی سرپرستی کریں گے۔ اس نوجوانان اہل سنت کے رضاکاروں کو پورے ملک میں پھیلایا جائے اور منظم کیا جائے۔ جہاں بھی جلسہ ہو، نوجوانان اہل سنت وہاں تیار ہو۔ ٹھیک ہے؟ (جی) ہونا چاہیے یا نہیں؟ (ہونا چاہیے) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ: اسلام کی طاقت ہونی چاہیے یا نہیں؟ (ہونی چاہیے) میں اپنے بچوں سے کہوں گا کہ ہماری جماعت کے ساتھ الحاق کرلیں۔ جب بھی بلاتے ہیں، ہم حاضر ہو جاتے ہیں...... نئے نئے پلیٹ فارم نہیں ہونے چاہئیں۔ کام اس طرح کریں، مگر سرپرستی بڑوں سے کروائیں۔ ان کو اچھے مشورے ملیں گے۔ ان کو لٹریچر فراہم کریں گے۔ اسی طرح یہ پورے ملک میں، مقام مصطفیٰ، پروگرام مصطفیٰ، پیغام مصطفیٰ، اسلام مصطفیٰ، احترام مصطفیٰ کانفرنسیں کریں گے۔ کہو (انشاء اللہ)

لاہوریؒ سے روحانی تعلق:

ہمارا حضرت لاہوریؒ سے روحانی تعلق ہے۔ لاہوری نے دین پور سے فیض لیا۔ چالیس سال بیعت کے بعد زندہ رہے۔ وہیں کوزے بھرتے تھے۔ دین پور میں جھاڑو دیتے تھے۔ لاہوریؒ نے وہاں سے فیض حاصل کیا۔ پھر ہم حضرت لاہوری کی جوتی میں آگئے۔ ہمارا چشمہ جب خشک ہونے لگا تو ہم ان کی خدمت میں آئے۔ دعا کرو خدا لاہوری کی قبر پر رحمتوں کی بارش کرے۔ (آمین) خدا تعالیٰ ان کی اس مسجد کو ہمیشہ درس، ذکر، تلاوت، درود اور دین کی فضاؤں سے آباد فرمائے۔ (آمین)

لاہوریؒ کے دو فرزند چلے گئے:

دو بھائی چلے گئے۔ مولانا حبیب اللہؒ بھی چلے گئے، مولانا حمید اللہؒ بھی چلے گئے۔ ایک اکیلا عبید اللہ رہ گیا۔ ساری ذمہ داری اس پر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے والد کا صحیح جانشین بنائے۔ (آمین) اور پانچ وقت خدا ان کو اپنی اس مسجد کو آباد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) ہمارے یہ بھائی ہیں۔ ہم ان کے لیے دعاگو ہیں۔

(نوٹ) حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ بھی ۱۹۸۴ء میں انتقال فرما گئے۔ (از مرتب) (انا للہ وانا الیہ راجعون)

پیغام نبوی:

حضورؐ کا پیغام سنو۔ حضورؐ فرماتے ہیں بڑوں کا ادب کرو۔ چھوٹوں پر رحم کرو، علماء کی قدر کرو۔ یہ حضورؐ کا پیغام ہے۔

امتیو! نبیؐ کا پیغام سنو! راستے میں چلو تو نگاہ نیچی رکھو یہ نہیں کہ میرا لال دوپٹہ ململ کا۔ اسی طرح نہ کرو۔ نگاہ نیچے رکھو۔ راستے میں کوڑا پڑا ہو، کوڑا کرکٹ ہٹاؤ۔ جو راستے میں ملے، اس کو السلام علیکم کہو۔ یہ پیغمبر کا پیغام ہے۔ دعا کرو آقاؐ کا پیغام آئے۔

نظام مصطفیٰ کیا ہے؟

نظام مصطفیٰ کے تو بڑے نعرے لگا رہے ہو۔ پتہ نہیں وہ لوگ کیا نظام لائیں گے، جن کا نظام ہی اپنا ہے۔ دعا کرو نظام مصطفیٰ آئے۔

یہ گیارہویں شریف نظام مصطفیٰ ہے؟ (نہیں) ایمان سے بتاؤ، کھل کر مجھ سے بات کرو۔ یہ قبروں پر قوالی --- یہ تنا۔ تا۔ تنا تیئن تن۔ یہ ترو۔ ترو۔ ترو۔

یہ بینڈ باجے بجانا نظام مصطفیٰ ہے؟ (نہیں) یہ گالیاں دینا نظام مصطفیٰ ہے؟ (نہیں) عزیزو دعا کرو نظام مصطفیٰ آئے۔ (آمین)

نظام مصطفیٰ قرآن و حدیث ہے۔ نظام مصطفیٰ کی عملی شکل خلافت راشدہ ہے۔ صدیقی دور نظام مصطفیٰ ہے۔ فاروقی دور نظام مصطفیٰ ہے۔ حضرت عمر کے دور میں بائیس لاکھ مربع میل میں محمد کا نظام پہنچ چکا تھا۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگی میں نظام مصطفیٰ عطا فرمائے۔ (آمین) یہ منہ پر ڈاڑھی رکھنا نظام مصطفیٰ ہے۔ یہ السلام علیکم کہنا نظام مصطفیٰ ہے۔ بڑے کا ادب کرنا نظام مصطفیٰ ہے۔ چھوٹے پر رحم کرنا نظام مصطفیٰ ہے۔ نماز پڑھنا یہ نظام مصطفیٰ ہے۔ زکوٰۃ دینا' یہ نظام مصطفیٰ ہے۔ حج کرنا نظام مصطفیٰ ہے۔ یہ سارا نظام مصطفیٰ ہے۔

پہلے میں نے بیان کیا مقام مصطفیٰ' اب ہے نظام مصطفیٰ۔ جو اس پر چلے' وہ ہے غلام مصطفیٰ ﷺ

ہم نور کو بھی مانتے ہیں:

میں ایک جگہ تقریر کرنے کھڑا ہوا تو نور محمد نامی ایک شخص کرسی پر بیٹھا تھا۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ دین پوری والے نور کو نہیں مانتے' یہ دیکھو نور کرسی پر بیٹھا ہے۔ یہ دیکھو نور کی صدارت ہے۔ ہم نبی کو نور بھی مانتے ہیں کہ حضورؐ کی نبوت نور ہے۔ نظام نور ہے' فرمان نور ہے۔

اب پیغام سنو۔ وقت کافی گزر گیا نوجوانوں کی ہمت افزائی تھی۔ آج عہد کرلو کہ نظام مصطفیٰ کو زندہ کریں گے۔

السلام علیکم کہنے کا ثواب:

افشو السلام نبیؐ فرماتے ہیں جو صرف السلام علیکم

کہے 'اسے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ جو ساتھ رحمتہ اللہ کہے 'اس کو بیس نیکیاں ملتی ہیں۔ جو ساتھ وبرکاتہ بھی کہے 'اس کو تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ جو کچھ بھی نہ کہے 'وہ چلا جائے بلافیس۔ اس کو آپ سے کیا رلیں۔

سلام کا جواب نہ دینا تکبر ہے:

اب تو کسی بڑے آدمی کو السلام علیکم کہو تو وہ گھورا بھتا ہے۔ ایسے جیسے بے چارے کو گرنیڈ لگا ہو یا کرنٹ لگا ہو۔ میں خود کئی دفعہ السلام علیکم کہتا ہوں تو جواب نہیں دیتے۔ اکڑ کر چلے جاتے ہیں۔ یہ تکبر ہے۔ اللہ ہمیں اس سنت مصطفیٰ کو زندہ کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

صحابہ کا سلام کہنے پر عمل:

صحابی مسجد سے باہر تھوک ڈالنے جاتا۔ واپس آکر سلام کرتا۔ مسجد میں چلتے ہوئے درمیان میں ستون آجاتا' پھر ملتے تو کہتے السلام علیکم۔ اسی جدائی میں بھی محمدؐ کی سنت زندہ ہو جاتی۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ وسلم۔

سلام کہنے پر رحمت برستی ہے

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی بیٹھا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا السلام علیکم۔ صحابی چپ۔ آپؐ نے فرمایا السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ صحابی چپ۔ آپؐ نے فرمایا السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ پھر اس صحابی نے کہا وعلیکم السلام۔ حضورؐ نے فرمایا بڑا چالاک ہے۔ میں نے تین دفعہ سلام کیا اور تم چپ رہے۔ کہنے لگا میں خود چپ بیٹھا تھا۔ تاکہ محمد بار بار سلام کریں اور مجھ پر رحمت برستی رہے۔ (سبحان اللہ) اس سنت کو زندہ کرو۔ افشوا السنا

صرف زبان سے السلام علیکم کہنے پر ثواب ہو گا:

یہ نمستے' یہ آداب عرض' یہ سلوٹ نمبرون' سلوٹ نمبرٹو' میں آ رہا ہوں جاتو' یہ کوئی سلام نہیں۔

مسئلہ آج آپ کو بتا دوں۔ اگر ایک آدمی صرف یوں کرتا ہے یعنی اشارہ کر کے سلام کرتا ہے' زبان سے کچھ نہیں کہتا' اس کو کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ اگر کہتا ہے السلام علیکم 'حضرت السلام علیکم اور ساتھ ہاتھ کا اشارہ بھی کرتا ہے' اس کو ثواب ملے گا۔ اس نے ہاتھ سے دوسرے کو متوجہ کیا اور زبان سے نبی کی سنت کو زندہ کیا۔ جاگ رہے ہو؟ (جی)

بھوکے کو کھانا کھلانے کا اجر:

افشوا السلام و اطعموا الطعام ڈاکوؤں کو' چوروں کو' راشیوں کو نہ کھلاؤ۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا اللہ ہمیں غریبوں کو طعام کھلانے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

سنو! من اطعم علی جوع جو کسی بھوکے کو کھانا کھلائے' اطعمه اللّٰه تعالٰی يوم القيامة من ثمار الجنة اللہ اس کو جنت کے میوے کھلائے گا۔

صلہ رحمی کرنے والے پر رحمت خداوندی:

آپ ؐ نے فرمایا افشوا السلام و اطعموا الطعام غریبوں کو کھانا کھلاؤ۔ فرمایا وصلوا الارحام صلہ رحمی کرو۔ یہ نہیں کہ اپنی بیٹی

اس کو دو جو کار والا' بنگلے والا ہو۔ پہلے اپنے چچا زاد بھائی' پہلے اپنے رشتہ داروں سے رشتے کرو۔ نبی فرماتے ہیں من وصل وصلہ اللّٰہ من قطع قطعہ اللّٰہ جو صلہ رحمی کرے گا' خدا بھی اس سے تعلق جوڑے گا۔ جو صلہ رحمی توڑے گا' خدا بھی اس سے تعلق توڑے گا۔ اللہ ہمیں اپنے رشتہ داروں سے رشتہ داری عطا فرمائے۔ (آمین)

دشمن کا مقابلہ کیسے کرو:

آپؐ نے فرمایا واضربوا الحام دشمن سے مقابلہ ہو تو اس کے سر پر لاٹھی مارو۔ اس کا سر پھوڑ دو۔ اپنی قوت کا مظاہرہ کرو۔

رات کے کرنے والے کام:

افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام واضربوا الحام وصلوا باللیل والناس نیام جب لوگ نیند کر رہے ہوں تو تم مصلے پر قرآن پڑھ رہے ہو' دعا کرو خدا ہمیں راتوں کو عبادت کرنے کی توفیق بخشے۔ لوگ نیند کر رہے ہوتے ہیں' کچھ لوگ سینما کا دوسرا شو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ لوگ نیند کر رہے ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ سڑک پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سائیکل والے کو روک کر کہتے ہیں اتر جا' سائیکل مجھے دے ورنہ تمہیں ٹھیک کر دوں گا۔ کچھ لوگ رات کو یہی کام کرتے ہیں۔ کوئی ڈاکو نظر آتا ہے' کوئی چور نظر آتا ہے۔ کوئی راتوں کو اغوا کرتا ہے' دعا کرو راتوں کو خدا دعا کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

اَلَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا مصطفیٰ کو معراج بھی رات کو ہوئی۔ ہجرت بھی رات کو' خدا کی ملاقات بھی رات کو۔

مکمل حدیث مبارکہ:

قال النبی ﷺ افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام واضربوا الحام وصلوا بالیل والناس نیام ادخلوا الجنة بالسلام۔ اب جنت میں چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کے پیغام کو سینے سے لگانے کی توفیق دے۔ (آمین)

دعا:

اللہ تعالیٰ ہمیں جمع ہونے کی توفیق بخشے۔ (آمین) اور دین کی زیادہ خدمت کی توفیق بخشے۔ (آمین) صحابہ کرام و اہل بیت کا علمبردار بنائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ کا سچا غلام بنائے۔ دعا کرو اللہ کسی کو کسی کا محتاج نہ کرے۔

اللّٰھم احفظنا من کل بلاء الدنیا ہر مصیبت سے خدا ہر ایک کو بچائے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ اتنی دیر بیٹھے رہے۔ میں نے تو نہ پانی پیا ہے' نہ چائے پی ہے۔ جیسے ہی کار سے اترا' وضو کر کے کھڑا ہو گیا۔ کچھ نہ کچھ خدمت میں پیش کر دیا ہے۔

انشاء اللہ ہمارے دورے رہیں گے۔ ہم آپ کو ہمیشہ جگاتے رہیں گے۔ قرآن و حدیث سناتے رہیں گے' نبوت کی جوتی سے موتی لاتے رہیں گے۔ مدینے کا راستہ آپ کو دکھاتے رہیں گے' محمدؐ سے تمہیں ملاتے رہیں گے۔ (انشاء اللہ) ہم آپ کے پاس آتے رہیں گے' آپ بھی مدینے جاتے رہیں گے کہو (انشاء اللہ)

اللہ تعالیٰ ہمارے پاکستان کو انتشار سے بچائے..... دعا کرو خدا سب کو رزق حلال عطا فرمائے۔ اس منگائی کے ظلم سے خدا اس قوم کو بچائے۔ بہرحال میں نے مقام مصطفیٰ کی جھلک دی۔ پیغام مصطفیٰ کا تھوڑا سا نقشہ بتایا۔

احترام مصطفیٰ بھی کرو، کام مصطفیٰ بھی کرو۔ نام مصطفیٰ سے پیار بھی رکھو۔

پروگرام مصطفیٰ:

پروگرام مصطفیٰ یہ ہے کہ پوری امت میں ایک بندہ بھی جہنم میں نہ جائے۔ یہ پروگرام ہے۔ پوری دنیا کو ہدایت مل جائے، یہ حضور ﷺ کا پروگرام ہے۔ کبھی آپ ؐ دعائیں کرتے ہیں، کبھی آپ ؐ خطوط لکھتے ہیں۔ کبھی آپ ؐ طائف تک ۶۵ میل سفر کرتے ہیں۔ یہ آپ ؐ کا پروگرام ہے۔ جو کچھ ہم نے بیان کیا، یہ مقام مصطفیٰ ہے۔

مقام مصطفیٰ کی وضاحت:

سدرہ کے اوپر جانا، یہ مقام مصطفیٰ ہے۔ ایک ہی رات میں معراج ہونا، یہ مقام مصطفیٰ ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا مقتدی ہونا اور نبی ﷺ کا امام الانبیاء ہونا، یہ مقام مصطفیٰ ہے۔ ایک سجدے میں پوری امت کو بخشوا دینا، یہ مقام مصطفیٰ ہے۔ قیامت کے دن سب سے پہلے آپ ؐ کی امت کا جنت میں داخلہ، یہ مقام مصطفیٰ ہے۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ وسلم۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ﷺ کے مقام، حضور ﷺ کے نظام، حضور ﷺ کے پیغام، حضور ﷺ کے کام، حضور ﷺ کے اسلام سے تعلق عطا فرمائے۔ (آمین)

احسان خداوندی:

آج الحمدللہ یورپ تک ہماری کیسٹیں، حیدر آباد سے لے کر عرب تک، چل رہی ہیں۔ عرب کے لوگ مبارکیں دے رہے ہیں کہ آپ کی کیسٹیں گلی کوچے میں چل رہی ہیں۔

یہ اللہ کا فضل ہے۔ دعا کرو خدا ہمیں اخلاص عطا فرمائے۔ (آمین)

یہ میرے مرشد کی جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ اسی طرح ذکر، تلاوت، قرآن مجید کی تفسیر اور دین سے آباد فرمائے۔ آمین۔

نسبت کی قدر:

میں نے دو رمضان شریف یہاں گزارے تھے۔ جب میں واپس جانے لگا تو حضرت نے ایک روپیہ دیا اور یہاں سے لے کر (مسجد سے) سڑک تک میرے ساتھ پیدل چلے۔ میرے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ میں نے پوچھا حضرت آپ کیوں چل رہے ہیں۔ فرمایا دین پور سے نسبت ہے، تم چلے چلو، خود مجھے تانگے پر سوار کروایا۔

لاہوری کی دین پوری پر شفقت:

میں اسی مسجد (شیرانوالہ والی) میں بیٹھا تھا۔ جمعہ کا دن، مولانا احمد علی لاہوریؒ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے مجھے فرمایا کھڑے ہو جاؤ۔ میں کھڑا ہو گیا۔ فرمایا لوگو! میرے دین پور کی بستی کے رہنے والوں میں سے، میرے دین پور کے دین پوری ہیں۔ میری سادہ ٹوپی اور یہی دین پوری لباس تھا۔
(نوٹ) مولانا کا لباس لمبا کرتہ بغیر بٹن، کھلے آستین، چادر باندھتے تھے۔

حضرت لاہوری نے فرمایا یہ دیکھو۔ یہ مولانا عبداللہ کا بیٹا عبدالقادرؒ کا پوتا۔ یہ دین پور کی بستی کا رہنے والا۔ یہاں میرے پاس آیا ہوا ہے۔ میں ان کے گھر سے فیض لایا ہوں۔ اس بچے کو دیکھو، اس کا لباس دیکھو اور اپنے بچوں کو دیکھو۔ مجھے کھڑا کر کے حضرت نے نگاہ شفقت فرمائی۔ پھر تو لوگ اتنے زیارت کرنے لگے۔ کوئی موٹر سائیکل پر لے جا رہا ہے۔ جب حضرت نے اشارہ کر دیا تو ماشاء اللہ دین پوری تو دین پوری بن گیا۔ یہ حضرتؒ کی شفقت

تھی۔ ہم اپنے اس بزرگ کو پھر یاد کرتے ہیں۔

لاہوریؒ کی خدمت میں ایک رات:

ایک رات میں نے ساری رات کھڑے ہو کر حضرت کی مٹھیاں بھریں۔ آپ بار بار فرماتے آپ آرام کریں۔ میں نے کہا آرام تو ہمیشہ کرتا ہوں۔ میری تازی تازی شادی ہوئی تھی۔ فرمایا تمہاری نئی نئی شادی ہوئی ہے' بیوی انتظار میں ہوگی۔ میں نے کہا حضرت بیوی تو روز مل جاتی ہے مگر احمد علی کہاں سے ملے گا۔

لاہوریؒ کی دعائیں:

مجھے یاد ہے کہ حضرت نے یہ الفاظ فرمائے اللہ آپ کو عالم باعمل بنائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اخلاص دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا فیض سارے ملک میں پھیلائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔ میں نے کہا حضرت یہ الفاظ بیوی کے پاس کہاں ملتے' یہ تو احمد علی کے پاس سے مل رہے ہیں۔ میں عشاء سے کھڑا ہوا اور سحری تک اس اللہ کے بندے کی مٹھیاں بھرتا رہا۔ مجھے یقین ہے کہ آج جو کچھ میرے دامن میں ہے' آج میں جو پورے ملک میں کام کر رہا ہوں' کل کا بچہ اور اتنی بڑی عزت... یہ صرف بڑوں کی شفقت ہے۔ ان کی خدمت کا صلہ ہے۔ (السلام علیکم)

سوال وجواب:

کسی نے پرچی دی کہ لوگ مسجدوں پر قبضہ کر رہے ہیں' اس کے جواب میں فرمایا:

یہ آپ کی بزدلی ہے میں کیا کروں۔ ابھی لاٹھیاں لے کر دوڑ پڑو۔ کہتے

ہیں کہ کچھ لوگ مسجدوں پر قبضہ کر رہے ہیں۔ یہ آپ کی بزدلی ہے۔ کیوں
کوئی قبضہ کر رہا ہے' کیا آپ مر گئے ہیں یا آپ زندہ نہیں۔ جہاں آپ نے
پیسہ خرچ کیا' آپ نے اس کو بنایا' کیا آپ کل کو اپنے گھر پر قبضہ دے دیں
گے۔ آج مسجدیں دے رہو ہو' کل گھر دے دینا۔ پھر وہ جو کچھ مانگیں' وہ
دے دینا۔ یہ کیا ہے؟ دعا کرو خدا تمہیں بھی طاقت عطا فرمائے۔ (آمین)
میں نہیں کہتا کہ تم جا کر ڈنڈے برساؤ۔ تم مضبوط رہو اور اپنی جگہ کی
حفاظت کرو۔ ایک مرلہ زمین ہے تو وہ بھی تمہارا حق ہے۔ مسجد جو تمہاری
ہے' جہاں تمہارا امام ہے' جس مسجد کو تم نے اپنے پیسوں سے بنایا' وہ تمہاری
رہے گی۔ غیر قبضہ کیوں کرے۔ قبضہ وہاں ہوتا ہے' جہاں کوئی مر جائے' اللہ
تمہیں زندہ کرے۔ (آمین) یہ تو تمہاری بزدلی کا ثبوت ہے۔ پھر نام بھی بتاتے
ہیں کہ فلاں فلاں مسجدیں' اس کا معنی ہے کہ میں ابھی ایک جتھا لے کر جاؤں
اور خود تمہیں' فتح شمیر' دم مست قلندر سارے مسجد کے اندر' آپ کا مطلب
یہی ہے۔

بہرحال آپ اپنے مسائل خود جانتے ہیں۔ پھر آپ بزدل کیوں ہیں۔
اللہ تعالیٰ ہمیں قوت عطا فرمائے۔ آمین۔ پھر منظم ہو جاؤ۔ کسی کو کیا جرات
ہے کہ آپ کی مسجد پر قبضہ کرے۔ آپ بزدل بن گئے ہو۔

واقول قولی ھذا واستغفر اللّٰہ العظیم

عنوان

ختم نبوت

بمقام جھنگ

ختم نبوت

الحمد للّٰہ وکفٰی والصلوۃ والسلام علٰی سید الرسل واکمل الرسل واجمل الرسل و خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ ولا نبوۃ بعدہ ولا کتاب بعد کتاب اللّٰہ ولا دین بعد دینہ۔ ولا شریعۃ بعد شریعتہ ولا امۃ بعد امتہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہ وازواجہ و احبابہ وسلم تسلیما کثیرًا کثیرًا فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔

قال النبی ﷺ اول الانبیاء آدم و آخرہ محمد ﷺ

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انا رسول من ادرکنی و یولد من بعدی انا حظکم من

الانبیاء وانتم من الامم الاان الرسالہ والنبوۃ قد انقطعت فلا نبی بعدی ولا رسول بعدی انا آخر الانبیاء لا نبی بعدی وانتم آخر الامم ولا امۃ بعد کم۔

قال النبی ﷺ لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب ولکن لا نبی بعدی یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون ولکن لا نبی بعدی من بدل دینہ فاقتلوہ او کما قال النبی ﷺ

و قال النبی ﷺ سیخرجون فی امتی ثلاثون کذابون دجالون کلہ یضعم انہ نبی و انا خاتم الانبیاء لا نبی بعدی۔

وقال النبی ﷺ لحسن ابن علی ابنی ھذا سید سیصلح بہ بین فئتین عظیمتین مسلمین۔ المسلم اخو المسلم۔ کل مومن اخوۃ۔ المسلم کااسنان المومن۔

قال النبی ﷺ ید اللہ علی الجماعہ من شذ شذ فی النار۔

قال النبی ﷺ الجہاد ماضی الیٰ یوم القیامۃ الاان الجنۃ تحت ظلال السیوف من قتل دون عرضہ فھو شھید۔ ومن قتل دون دینہ فھو شھید۔ و من قتل دون مالہ فھو شھید۔ صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم۔

الانبیاء وانتم من الامم الاان الرساله والنبوۃ قد انقطعت فلا نبی بعدی ولا رسول بعدی انا آخر الانبیاء لا نبی بعدی و انتم آخر الامم ولا امۃ بعدکم۔

قال النبی ﷺ لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب ولکن لا نبی بعدی یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون ولکن لا نبی بعدی من بدل دینہ فاقتلوہ او کما قال النبی ﷺ

و قال النبی ﷺ سیخرجون فی امتی ثلاثون کذابون دجالون کلہ یضعم انہ نبی و انا خاتم الانبیاء لا نبی بعدی۔

وقال النبی ﷺ لحسن ابن علی ابنی ھذا سید سیصلح بہ بین فئتین عظیمتین مسلمین۔ المسلم اخو المسلم۔ کل مومن اخوۃ۔ انمسلم کا اسنان المومن۔

قال النبی ﷺ ید اللہ علی الجماعہ من شذ شذ فی النار۔

قال النبی ﷺ الجہاد ماضی الیٰ یوم القیامۃ الاان الجنۃ تحت ظلال السیوف من قتل دون عرضہ فھو شھید۔ ومن قتل دون دینہ فھو شھید۔ و من قتل دون مالہ فھو شھید۔ صدق اللّٰہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم۔

پھر غیرت اسلام کو دنیا میں جگا دو
پھر قوت ایمان سے باطل کو جھکا دو

اللہ سے ڈرنے والوں کو طاقت سے ڈرانا مشکل ہے
جب خوف خدا ہو دل میں یہ کسریٰ ، قیصر کچھ بھی نہیں

ہم حق بات کا ہر وقت جو اظہار کریں گے
منبر نہیں ہوگا تو سر دار کریں گے
جب تک کہ دہن میں ہے زباں سینے میں دل ہے
کاذب کی نبوت کا ہم انکار کریں گے

خالی ہے ترا دل ادب ، شرم و حیا سے
ناداں تجھے کیوں بغض ہے ارباب وفا سے
اے شاتم فاروق تجھے اتنی بھی خبر ہے
فاروق کو مانگا تھا محمد عربیؐ نے خدا سے

اگر حق بات کہتا ہوں تو منہ لعنت کا جاتا ہے
اگر خاموش رہتا ہوں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے

موحد چہ در پائے ریزی زرش
کہ شمشیر ہندی نہی بر سرش
امید و ہراسش نباشد ز کس
ہمیں است بنیاد توحید و بس

ما ان مدحت محمد بمقالتی
ولکن مدحت مقالتی بمحمد

درود شریف پڑھو!

تمہید:

اہالیان جھنگ! علماء کرام، برادران خواص و عام۔ وقت کافی گزر چکا ہے۔ جو میرے دل کی آواز تھی، ضمیر کی پکار تھی، جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا، وہ میرے بھائیوں نے مجھ سے پہلے بڑے جذباتی اور بڑی ہی غیورانہ، غیرت مندانہ انداز میں بے دار ہو کر، ہوشیار ہو کر، خبردار ہو کر، بتا کر انہوں نے جتادیا، جگادیا، بتادیا، سنادیا۔ نعرہ ......

یہ مسئلہ ختم نبوت خون کی سیاہی سے لکھا گیا ہے۔ لاہور کے جیالے نوجوانوں نے ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ اس وقت لگایا، جب گولیوں کی بارش ہو رہی تھی۔ خود ختم ہو گئے مگر ختم نبوت کا جھنڈا نیچا نہیں ہونے دیا۔ (سبحان اللہ)

لاہوری ختم نبوت کے پروانے:

لاہور کا مال روڈ آج بھی گواہ ہے، جنہوں نے ختم نبوت کے پروانوں پر گولی چلائی، ان کا پتہ نہیں کہ اسلام میں رہیں یا نہ رہیں۔ جنت میں تو وہ بھی نہیں رہ سکتے۔ سب سے پہلے پاکستان کا وہ شخص مجرم ہے، جس نے ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ بنایا۔ اس شخص کو محمدؐ سے کوئی تعلق نہیں (بے شک) سب سے بڑا مجرم وہی شخص ہے، جس نے ظفر اللہ قادیانی کو اتنا اعزاز دے کر دس ہزار ختم نبوت کے جاں نثاروں کو گولیوں کا نشانہ بنایا مگر اس کو وزارت خارجہ سے ہٹایا نہیں۔ سب سے پہلے ختم نبوت کے غدار وہی لوگ ہیں، کوئی بھی ان میں شامل ہو۔

ختم نبوت اتفاقی مسئلہ ہے:

یہ مسئلہ ایسا ہے کہ جس پر تمام امت کا اتفاق ہے۔ اگر حاکم وقت کو اپنی کرسی کی فکر ہے تو مسلمانوں کو اپنے محبوب کی عزت کی فکر ہے۔ صدر بدل سکتے ہیں' مگر پیغمبرؐ نہیں بدل سکتے۔

ایک باپ کے کئی بیٹے ہو سکتے ہیں مگر ایک غیور بیٹے کے دو باپ نہیں ہو سکتے۔ دو باپ ہوں تو بیٹا ولد الحرام ہے۔ باپ زانی ہے۔

ایک خاوند چار شادیاں کر سکتا ہے' ایک بیوی کے دو خاوند بیک وقت نہیں بن سکتے۔ دو آدمی ایک عورت کے خاوند ہونے کے دعویدار ہوں تو ایک ان میں سے کنجر ہے۔ یہ عورت نہیں' کنجری ہوگی۔ باپ بھی ایک ہوگا' خاوند بھی ایک ہوگا' اس کی غیرت مند بیوی بھی اسی کے لیے ہوگی۔

اب نبی بھی ایک ہوگا' امت بھی ایک ہوگی۔

غیور آدمی آپؐ کے علاوہ دوسرے کو نبی نہیں مان سکتا:

اب ایک امت میں دوسرا نبی بھی نکل آئے' کوئی بے غیرت اس کو مان لے وہ امت ماننے والی مرتد ہے۔ جو دعویٰ نبوت کرنے والا ہے' نبی بننے والا ہے' وہ قیامت تک دجال ہے۔ فی النار ہے' ٹھیک ہے؟ (جی)

بہرحال اس مسئلے پر ہم نے قربانیاں دی ہیں' میں اس وقت ابھی بچہ تھا' جب ۱۹۵۳ء میں تحریک چلی۔ میں گھوٹکی میں تھا۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ سے میری بیعت تھی۔ میں اس وقت گیارہ سال کا تھا۔ پتہ چلا تو وہاں سے سکھر گیا۔ آٹھ آدمی ساتھ لے کر وہاں سفید مسجد ہے' وہاں گیا۔ میں ابھی بچہ تھا۔ عمر کا تو کچا تھا' ویسے سمجھدار اچھا تھا۔ میں وہاں سے اڑھائی مہینے سکھر سنٹرل جیل چلا گیا۔ جیل میں جا کے بھی محمدؐ کی ختم نبوت کے نغمے گاتا رہا۔ (سبحان اللہ)

ختم نبوت پر دلائل بے شمار ہیں:

قرآن کریم کی ایک سو آیات، دو سو پیغمبرؐ کے فرمودات اور تقریباً پانچ سو بزرگوں کے فرمودات، ارشادات اس بات پر گواہ ہیں کہ نبوت کی کرسی پر نہ کوئی آیا ہے، نہ کوئی آئے گا۔ خدا لاشریک ہے، محمدؐ خاتم النبیین ہے۔ (سبحان اللہ)

ختم نبوت پر بخاریؒ کی دلیل:

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا ایک نکتہ یاد آیا۔ فرمایا کرتے تھے لا الہ۔ لا نبی بڑی علمی بات ہے۔ فرمایا جو لا۔ الہ پر ہے وہی لا۔ نبی پر ہے۔ جس طرح لا کے بعد کوئی جھوٹا، بروزی، شیخ چلی، کوئی ظلی الہ نہیں بن سکتا، اسی طرح لا نبی کے بعد کوئی بروزی، ظلی، انگریزوں کی ظلی نبی نہیں بن سکتا۔

اگر کوئی لا کے بعد الہ آئے گا تو فرعون جیسا حال ہو گا۔ اگر کوئی لا کے بعد نبی آئے گا تو ٹٹی خانے میں۔ قادیانی کو موت آئے گی۔ ٹھیک ہے؟ (جی) یہ تو ہمارے ساتھ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اس مسئلے کی حفاظت ہم خود کریں گے۔ (انشاء اللہ)

شہداء ساہیوال:

ساہیوال میں جن نوجوانوں نے اپنے خون کی قربانی دی، ختم نبوت کی حفاظت کے لیے، مجھے بتایا گیا کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہ مرنے کے بعد جنت اور مدنی کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ ان کے چہرے شگفتہ تھے، نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر--- شہیدان ختم نبوت۔ زندہ باد--- شہیدان ساہیوال۔ زندہ باد۔ نام بھی عجیب ہے۔ بشیر مظہر۔ رفیق۔ بشیر نے خوشخبری دی اور شہادت کا اظہار ہو گیا۔

(سبحان اللہ)

عزیزان مکرم میں انہی کی تائید کرتے ہوئے بات کر رہا ہوں۔ دلائل تو ہم بہت دے چکے ہیں۔ دلائل ہمارے پاس اتنے ہیں کہ جن کی تعداد کا شمار نہیں۔

ختم نبوت کی دلیل:

حضور ﷺ فرماتے ہیں اول الانبیاء آدم و آخرہ محمد۔ آدم سے نبوت کا سلسلہ شروع ہوا۔ آخری تاج محمدؐ کے سر پر رکھا گیا۔ میں تمام کذابوں کو کذاب سمجھتا ہوں۔ اپنے محمدؐ کو سچا سمجھتا ہوں۔

ختم نبوت کا محافظ خدا:

ضیاء الحق اور ہماری مارشل لاء اگر ختم نبوت کی حفاظت نہ بھی کرے' پھر بھی میرے محمدؐ کا محافظ کل بھی خدا تھا' آج بھی اس کا خدا ہے۔ قیامت تک اس کا محافظ رہے گا۔ (انشاء اللہ)

آپ کو پتہ ہے کہ قادیانی شیطانی ہو گیا۔ مرزا ناصر خاسر ہو گیا' مرزا بشیر شریر ہو گیا' مرزا طاہر ظاہر نہیں ہوتا۔ اب ہے مرزا منصور' من سور' اس کو بھی کہو من سور۔

عزیزان مکرم! اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؐ کی ختم نبوت کے دامن سے وابستہ فرمائے۔ (آمین)

صدارتی آرڈیننس:

ضیاء الحق نے خود آرڈیننس جاری کیا اور جب اس کے خلاف رٹ کی گئی تو رٹ کو خارج کیا گیا۔ ہم نے خوشی منائی کہ یہ صدارتی آرڈیننس ہے

اور اس کو آئین کی حیثیت دی جا رہی ہے۔ میں اس وقت پنڈی میں تھا جب کہ باہر ساری پولیس جمع تھی اور ختم نبوت کے پروانے خدا کی قسم تختہ دار پر کھڑے ہو کر محمدؐ کی ختم نبوت کا جھنڈا لہرا رہے تھے۔ (سبحان اللہ)

لوگوں کو روک کیا ادھر آرڈیننس جاری ہوا' ادھر لوگوں کو روک دیا گیا۔ سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ادھر ربوہ میں کہا گیا کہ ان قادیانیوں کو تبلیغ کی نشر و اشاعت کی کوئی اجازت نہیں ہو گی' ان کو کوئی حق نہیں ہو گا' ادھر وہ سب کچھ کر رہے ہیں۔

قادیانیوں کی عبادت گاہ کا نام ربڑہ ہونا چاہئے:

ہماری مجلس عمل میں یہ بات پیش ہوئی کہ مرزائیوں کی عبادت گاہ کا نام بھی عبادت گاہ نہیں ہونا چاہئے۔ جس طرح ہندوؤں کا مندر ہوتا ہے۔ سکھوں کا گوردوارہ ہوتا ہے' انگریزوں کا گرجا ہوتا ہے' ان کی عبادت گاہ کا نام ربوہ یا ربڑہ ہونا چاہئے۔ ان کی عبادت گاہ نہیں ہوتی' ربڑہ نام ہو' اس کو رگڑا دو۔

آج لوگ کہتے ہیں کہ مولوی صاحب ان کے ربڑوں پر لگا ہوا کلمہ مٹاؤ گے۔ سنو! اگر کوئی پاخانہ پر کلمہ لکھے' کوئی پلید جگہ پر کلمہ لکھے تو اس کو رہنے دو گے یا مٹا دو گے؟ (مٹا دیں گے) جس طرح پاخانے پر کلمہ لکھنا ہم برداشت نہیں کرتے' اسی طرح جس جگہ پر یہ عبادت کرتے ہیں' ان کا ربڑہ خانہ ہے' جہاں مصطفیٰؐ کی توہین ہوتی ہے' وہ جگہ پاخانہ سے بھی زیادہ پلید ہے۔ (بے شک)

مرزائیوں کی سزا:

مرتد کی سزا تو اب مارشل لاء نے بھی بتا دی ہے کہ اس کی سزا قتل

ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ ان کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے کی بجائے' ان سب مرتدوں کو کھڑا کر کے گولی سے اڑا دے۔ نہ ان کا جنازہ پڑھا جائے' نہ ان کو دفن کیا جائے۔ کتے اور گدھیں ان کو کھائیں۔ (ٹھیک ہے)

یہ حضورؐ کی عزت کے دشمن ہیں' ہم اس کانے دجال کو برداشت نہیں کرتے۔ کبھی کہتا ہے کہ بی بی فاطمہ کی ران پر سر رکھ کر سو رہا ہوں۔ (لعنت لعنت)

کبھی کہتا ہے کہ حضورؐ سور کی چربی کھاتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔ کبھی کہتا ہے کہ کربلا سیر پر آنم صد حسین است درگر بیانم میں دامن جھاڑوں تو سو حسین ظاہر کر سکتا ہوں۔ لعنت لعنت! کبھی (نعوذ باللہ) کہتا ہے کہ حج کی ضرورت نہیں' میرے قادیان میں میرا جلسہ کرلو۔ جس جہاد کو محمدؐ نے فرض کیا تھا' میں اس جہاد کو منسوخ کر رہا ہوں۔ (لعنت لعنت)

کہتا ہے ۔

محمد ہم میں پھر اتر آیا ہے   پہلے سے بڑھ کر اپنی شان میں

کہتا ہے کہ میں محمد سے بھی شان میں بڑھ گیا ہوں۔ لعنت لعنت۔

کیا اس کی بیوی ام المومنین ہے؟ (نہیں) کیا اس کو دیکھنے والے صحابی ہیں؟ (نہیں) کیا ان کی عبادت گاہ مسجد ہے؟ (نہیں) کیا ان کو مسلمان کہا جا سکتا ہے؟ (نہیں)

ہم بار بار کہتے ہیں کہ ہم قانون کو ہاتھ میں نہیں لینا چاہتے۔ اگر حکومت ناکام ہے تو ہمیں اجازت دے۔ خدا کی قسم! اگر مجلس عمل فیصلہ کر دے تو ہم اپنے اکابر کے کہنے پر ایک دن میں ربوہ صاف کر دیں گے۔ ختم نبوت کا جھنڈا لہرائے گا' نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر۔

ختم نبوت کے محافظوں کا محافظ خود خدا ہے۔ (بے شک) میرے قرآن

کا محافظ کون؟ (اللہ) بیت اللہ کا محافظ کون؟ (اللہ) رسول اللہ کا محافظ کون؟ (اللہ) خدا نے قرآن میں کہہ دیا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ نبیؐ کا دشمن ذلیل ہو گا۔

جب ناصر کا ہارٹ فیل ہوا' اس وقت میں تقریر کر رہا تھا۔ میں جب اسلام آباد میں مولانا خان محمد صاحب کندیاں والوں کی صدارت میں تقریر کر رہا تھا' سامنے مرزا ناصر کا مکان تھا۔ میں نے کہا اسلام آباد کے در و دیوارو! رضاکارو' تابعدارو' جاںنثارو' وفادارو! اگر میں حکم دوں کہ یہاں ناصر کے بنگلے کی اینٹ سے اینٹ بجا دو تو کیا کرو گے؟ اگر میں کہوں کے نعرہ تکبیر لگا کر میدان جہاد میں اٹھو' تو لوگوں نے اتنے زور سے نعرہ لگایا کہ تھوڑی دیر کے بعد اطلاع آئی کہ ناصر- خاسر ہو گیا ہے۔ ناصر فی النار ہو گیا۔ ناصر جہنم میں ذلیل و خوار ہو گیا۔ ہمارے ایک ہی نعرے سے بزدل کا جگر بھی پھٹ گیا۔ مومن بہادر ہوتا ہے۔

پاکستان کو ان لوگوں نے تماشا بنا رکھا ہے۔ آپ ہم پر ناراض ہیں' پاکستان بننے کے بعد ہم اس کی تائید کر رہے ہیں ورنہ علماء نے جو کہا تھا' وہ بالکل صحیح ہے۔

یہ کہنا غلط ہے کہ پاکستان اسلام کے لیے نہیں بنایا:

اب تمہارے اس شوکت علی نے کہا یہی بیان ظفر اللہ قادیانی اور تمہارے کانے دولتانے نے دیا کہ ہم نے پاکستان اسلام کے لیے نہیں بنایا تھا۔ ہم نے پاکستان آرام کے لیے بنایا تھا۔ چھ لاکھ آدمی شہید ہو گئے۔ یہ آرام طلب کر رہے ہیں۔ بتاؤ ان کا یہ بیان آیا ہے یا نہیں؟ (آیا ہے) چھ لاکھ آدمی شہید ہو گئے' ساٹھ ہزار ہماری بہو بیٹیاں' سکھوں کے قبضے میں چلی گئیں۔ پانچ ہزار سید زادیوں کی عزت لوٹی گئی۔ مسجدوں کو پاخانہ گاہ بنایا گیا اور اب یہ

بیان دے رہے ہیں کہ پاکستان اسلام کے لیے نہیں' آرام کے لیے بنایا گیا ہے۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت!!

جو کچھ آج سکھوں کے ساتھ ہو رہا ہے' یہ بھی قدرت کا انتقام ہے۔ ہم خدا والے ہیں۔ شہداء ختم نبوت کا خون ضرور رنگ لائے گا۔ نوجوانوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔

مرزے کا فرشتہ:

وقت آ رہا ہے' بلکہ وقت آگیا ہے۔ اب مرزا طاہر وہاں لندن میں اپنے باپ کے پاس بیٹھا ہے۔ یہ انگریزی نبی تھا۔ کہتا ہے۔ I am with you. How are you? ایسے بولتا ہے جیسے انگریز باپ نے انگریزی سکھائی ہے۔ اس کا باپ کہتا تھا کہ میرے فرشتے کا نام بھی ٹیچی ٹیچی ہے۔ اپنی تعلیم یہ تھی کہ مڈل بھی فیل تھا۔

جو نبوت کا غدار ہو' اس کو پھانسی دی جائے:

میں آپ پر ناراض ہوں۔ مرزائیوں نے اعداد و شمار دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ پاکستان میں پانچ لاکھ مرزائی ہیں۔ یعنی پانچ لاکھ پاکستان میں محمدؐ کے غدار موجود ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ حکومت کے غدار کی سزا کیا ہے؟ جو کہے مارشل لاء نہ ہو' فوج غلط ہے' ضیاء غلط ہے' ضیاء وفادار نہیں۔ ضیاء ظالم ہے۔ جو حکومت کا غدار ہو' اس کی سزا کیا ہے؟ پھانسی؟ اور جو نبوت کا غدار ہو' اس کی سزا کیا ہونی چاہیے؟ (پھانسی) یہ مرزائی نبوت کے غدار ہیں یا نہیں؟ (ہیں) میں لاکھوں ضیاء--- محمدؐ کی جوتی کے ذروں پر قربان کر دوں۔

صدر صاحب! تم بھی سوچو' تمہاری بھی ذمہ داری ہے۔ جب پاکستان میں ایک نقلی سپاہی' نقلی پانچ پیسے' ایک آدمی جعلی فوجی لباس پہن کر نہیں آ

سکتا تو یہاں جعلی نبی بھی نہیں چل سکتا (بے شک) نعرے.......... مرزائیت مردہ باد۔ انشاء اللہ مردہ باد ہیں۔

ہمیں دوسرا نبی برداشت نہیں:

جب اس پاکستان میں دو صدر برداشت نہیں' آج اگر کوئی اعلان کر دے کہ میں بھی صدر ہوں تو صدر صاحب اس کو اسی وقت گولی مروا دیں گے۔ جب پاکستان میں دو دن کے لیے دوسرا صدر برداشت نہیں تو غیور مسلمانوں کے لیے دوسرا پیغمبر بھی برداشت نہیں (بے شک) یہاں ربوبیت خدا کی رہے گی' نبوت مصطفیٰ کی رہے گی۔

ہر جگہ نبوت حضور ؐ کی ہے:

مولانا قاسم نانوتوی ؒ لکھتے ہیں کہ اگر چاند میں' ستاروں میں اگر کسی جزیرے میں' زحل میں' مشتری میں' عطارد میں' مریخ میں اگر کہیں کوئی مخلوق رہتی ہے' وہ بھی امت محمد ؐ کی ہے۔ اسلام اس کو بھی محمد ؐ کا دیا ہوا قبول کرنا پڑے گا۔ (سبحان اللہ) عرش اور فرش میں نبوت صرف محمد ؐ کی ہے۔

اس لیے اللہ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا معراج کی رات آپ ؐ کو امام بنایا کہ محبوب تمام انبیاء کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔ اب شریعت صرف آپ کی ہے۔ اس لیے اللہ نے محمد ؐ کو عرش پر پھرایا کہ جہاں تک میری خدائی ہوگی' وہاں تک تیری مصطفائی ہوگی۔ (سبحان اللہ)

سمجھ نہیں آتی کہ کبھی تو صدر صاحب بیان دیتے ہیں کہ میں قادیانی نہیں ہوں' کبھی کچھ کہہ دیتے ہیں۔ بہرحال یہ صدر صاحب کی ذمہ داری ہے۔ ہم عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ کے رضاکار اپنی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ ہم اپنے بزرگوں کے حکم مان رہے ہیں۔

مفتی محمود کو خراج عقیدت:

میں مفتی محمود کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں' جس نے اسمبلی تک اس بات کو پہنچایا۔ ایک سو سات ملکوں نے اس بات کی تائید کی' ایک سو سات اسلامی ملکوں نے اس بات کی تائید کی کہ محمدؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا مرتد ہے۔ اب آپ کو مبارک ہو کہ ہمارے علماء کا ایک وفد افریقہ پہنچا ہے۔ افریقہ کی حکومت نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ جس طرح غلام احمد قادیانی کو پاکستانی' مرتد' کافر' کہتے ہیں' ہم بھی اپنی حکومت میں اس کو مرتد اور کافر کہتے ہیں۔ کل ہم جب ان کو کافر کہتے تھے تو حکومت ناراض ہو جاتی تھی۔ ہمارے خلاف پرچے درج ہو جاتے تھے' ۱۶ ایم۔ پی او ہو جاتا تھا۔

اب تو وفاقی شرعی عدالت' جو صدر نے خود بٹھائی تھی' انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ غلام احمد قادیانی کافر تھا۔ بے ایمان تھا' دھوکے باز' دغاباز تھا' بددیانت تھا۔ یہ اخباروں میں آیا ہے یا نہیں؟ (آیا ہے) کافر تھا' کافر ہے' بے ایمان تھا' دغاباز تھا' دغاباز ہے۔ میں تو آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ اگر کوئی مرزائی کھڑے ہیں تو ان کو بھی سمجھاؤ کہ بے وقوفو! کیا کر رہے ہو؟

مرزے کی خرافات:

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ یہ بھی کوئی نبی ہے جو کہتا ہے کہ میں مہدی ہوں۔ کبھی کہتا ہے کہ میں عورت بن گیا' خدا مرد بن گیا' خدا میرے ساتھ سو گیا' مجھ سے کچھ ہو گیا' مجھ کو حمل ہو گیا' میں پیچھے سے نکل آیا لعنت لعنت!!

بتاؤ خدا یہ کام کرتا ہے؟ (نہیں) یہ کہتا ہے کہ خدا مرد بن گیا' میں عورت بن گیا۔ میرا حیض دیکھو' مجھے حیض بھی آتا ہے۔ یہ نبی ہے یا مخبوط

الحواس ہے؟

کہتا ہے کہ ۔ منم مسیح زماں و منم کلیم خدا۔

عیسیٰ بھی میں ہوں، موسیٰ بھی میں ہوں۔

منم کہ احمد مجتبٰی مصطفٰی باشد

محمد بھی میں ہوں، احمد بھی میں ہوں۔ مصطفٰیؐ بھی میں ہوں۔ کہتا ہے کہ کرشن بھی میں ہوں۔ یہ ہندو ہے، رام چندر بھی میں ہوں۔ علماء بیٹھے ہیں ان سے پوچھیں یہ باتیں اس کی کتابوں میں لکھی ہیں یا نہیں؟ آپ سیرۃ المھدی بھی دیکھیں۔

مرزا بچپن میں چڑیاں پکڑتا تھا:

بشیر الدین کہتا ہے کہ میرا ابا مرزا غلام احمد قادیانی بچپن میں چڑیاں پکڑتا تھا۔ دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑتا، کھا جاتا تھا۔ بشیر الدین کہتا ہے کہ میرا ابا چھوٹا تھا، گھر میں دو ڈبے رکھے ہوئے تھے۔ مرزے کی بچپن کی ناپاک زندگی آپ کو سنا رہا ہوں۔ ایک ڈبے میں نمک تھا، ایک دوسرے ڈبے میں چینی تھی۔ میرے ابے نے جلدی سے مٹھی بھر کر نمک کھا لیا۔ جب آنکھوں میں پانی آگیا اور مرنے کے قریب ہوا تو اماں نے مکے مار کر نمک نکالا۔ ورنہ میرا ابا سارا نمک کھا جاتا۔ یہ نبی ہے؟

مرزا عورتیں تاڑتا تھا:

چھوٹا تو نمک کھا جاتا تھا، چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ عورتیں نہاتی تھیں تو ان کو تاڑتا رہتا تھا۔ یہ نبی ہے؟ یہ تو کوئی شریف آدمی بھی نہیں۔

مرزا گستاخ رسول ہے:

قادیان میں ہندوؤں نے ان کو جگہ نہیں دی۔ پاکستان میں یہ معیبت آ گئی۔ ہم تو مدت سے کہہ رہے تھے کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دو۔ ہمیں بھی وہاں جائیداد دو۔ ہمیں بھی اجازت دو' ہم بھی وہاں اپنے پلاٹ لیں۔ انشاء اللہ۔ ان کو سنبھلنے دیں گے نہ ان کو چلنے دیں گے۔ (انشاء اللہ) مسلمان تو اپنے باپ کے دشمن کو برداشت نہیں کرتا۔ یہ محمدؐ کے دشمن کو کیسے برداشت کرے۔

مسلمان جب پیغمبرؐ کی توہین سنتا ہے تو مسلمان دیوانہ بن جاتا ہے' مرزے نے توہین کی ہے' نبوت کی۔

یعنی اس کی بیوی بی بی عائشہ کا مقام رکھتی ہے؟ (نعوذ باللہ) ہم نے قانون بنا دیا ہے۔ اب قانون کو چلانا حکومت کا کام ہے۔ اب ہم بار بار مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان کے عبادت خانوں پر اب تک کلمہ لکھا ہوا ہے۔ یہ کلمہ تو مسلمانوں کا ہے' کلمہ اس کا ہے' جو مدنیؐ کو خاتم النبیین مانے۔ ان مرتدوں کو محمدؐ کا کلمہ استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

بخاری مرحوم کے اقوال:

میں آپ کو بہت موتی دے سکتا ہوں۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے نو سال جیل میں گزارے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میری زندگی یہی ہے کہ میں ایرے غیرے مرتد کو اپنے نانے کی کرسی پر چین سے نہیں بیٹھنے دوں گا۔

فرمایا کرتے تھے آؤ مجھے گولی مارو۔ گولی سینے سے گزر سکتی ہے۔ عشق محمدؐ میرے دل سے نہیں نکل سکتا۔

مرزا انگریز کا خود کاشتہ پودا:

یہ انگریزی خود کاشتہ پودا تھا۔ مولانا جالندھری نے مجھے وہ پمفلٹ دیا کہ ایک کمشنر نے لندن میں بیٹھ کر ایک میٹنگ بلائی۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ جس طرح جھوٹے ملی ہوتے ہیں' اسی طرح جھوٹا نبی تیار کریں۔ انگریز اس کی Help کرے۔ وہ اوٹ پٹانگ پیشین گوئیاں کرے' الہام اور وحی بتائے۔ ہم اس کی حفاظت کریں گے۔ اس طرح مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا جا سکے گا۔ جہاد کو حرام کیا جا سکے گا۔

یہ خدائے رب اکبر کا نبی نہیں' یہ کمشنر کا نبی ہے۔ خدا کی قسم مولانا جالندھری نے مجھے انگریزی میں وہ پمفلٹ دکھایا۔ وہاں لندن میں انہوں نے یہ پلان بنایا۔

مرزا پہلے غیر مقلد تھا:

یہ مرزا غلام احمد قادیانی پہلے اہل حدیث تھا۔ غیر مقلد تھا۔ غیر مقلد بے چارے کبھی کبھار ایسے بھی ہو جاتے ہیں۔ یہاں سے اٹھا اور آریہ سماج کے ساتھ مناظرے شروع کر دیے۔ چلتے چلتے پھر مہدی بن گیا' مہدی سے پھر مجدد بنا۔ مجدد سے نبی بنا' نبی سے رسول بنا' رسول سے محمد بن گیا۔ (استغفر اللہ)

یہ اس کی اوٹ پٹانگ باتیں ہیں۔ دعا کروں اللہ ہمیں غیرت ایمانی عطا فرمائے۔ آمین۔

شہداء ساہیوال:

ساہیوال میں جو نوجوان ختم نبوت کے نام پر شہید ہوئے' وہاں آج بھی ان کے عزیزان کو ڈھونڈتے ہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ اب تک ان کے لواحقین

کپڑے موجود ہیں۔ خون کے لگے ہوئے قطرے بتاتے ہیں کہ انہوں نے محمدؐ کی عزت پر جان دے دی ہے۔ (بے شک)

مجھے ساہیوال کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ مرزائی وکیل اندر ہیں۔ مسلمان وکیل کہہ رہے ہیں کہ ان کو رہا کر دیا جائے۔ ایسی وکالت پر لعنت۔ مسلمان وکیل کہہ رہے ہیں کہ ہمارے یاروں کو چھوڑ دیا جائے۔ محمدؐ کی عزت جاتی ہے تو جائے (استغفراللہ) اللہ ہمیں آقاؐ کی عزت کے لیے ہر قسم کی قربانی کی توفیق بخشے۔ (آمین)

حضورؐ ہمارے اور ہم حضورؐ کے ہیں:

ایک حدیث سناتا ہوں۔ آپ جھوم جائیں گے تاکہ ہمیں مزید یقین ہو جائے' ایمان آ جائے۔ حضورؐ فرماتے ہیں انا حظکم من الانبیاء وانتم حظی من الامم یہ حدیث علماء بھی سنیں۔ میرا مطالعہ ہے۔ میرے نبی نے فرمایا کہ میں تمام انبیاء میں سے تمہارے حصے میں ہوں اور تم تمام امتوں میں سے میرے حصے میں ہو۔ میں تمہارا ہوں' تم میرے ہو۔ محمدؐ ہمارا ہے' ہمیں حضورؐ کی ضرورت ہے۔

مجھے بتاؤ:

میں پوچھتا ہوں کہ مرنے کے وقت اگر کوئی کہے لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ یا اس قسم کا کلمہ پڑھے تو کیا اس کا خاتمہ بالخیر ہو گا؟ (نہیں) مرتے وقت کلمہ کس نبی کا کام آئے گا؟ (محمد مصطفیٰؐ کا)

قبر میں من ربک۔ ما دینک۔ من نبیک اگر کوئی قبر میں کہے کہ میرا نبی غلام احمد تھا' بتاؤ نجات ہو گی؟ (نہیں) خاتمہ بالخیر ہو گا؟ (نہیں) اس کے کہنے پر فرشتے چھوڑ دیں گے؟ (نہیں) قبر میں بھی حضورؐ کے متعلق

جواب دینا ہوگا۔

لواء الحمد حضورؐ کے ہاتھ میں ہوگا:

قیامت کے دن جھنڈا میرے نبی کے ہاتھ میں ہوگا یا کسی اور کے ہاتھ میں؟ (ہمارے نبی کے ہاتھ میں) جھنڈے کا نام لواء الحمد ہوگا۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک تمام انبیاء میرے جھنڈے کے نیچے آئیں گے۔

حوض کوثر کس کا ہوگا؟ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ آدم سے لے کر عیسیٰ تک پیالے لے کر آئیں گے۔ میرے چار یار بھی آئیں گے۔ میں پیالے بھر بھر کر دیتا رہوں گا۔ صحابہ لیتے رہیں گے' تمام کے تمام پیتے رہیں گے۔ لواء الحمد بھی حضورؐ کے پاس ہوگا۔ قیامت کے دن حوض کوثر بھی مصطفیٰ کے پاس ہوگا۔

قیامت کے دن حضورؐ جنت کا ٹکٹ دلوائیں گے:

جب گنہگار امت پکڑی جائے گی' پچاس ہزار سال کا دن جو ختم ہونے کو نہیں ہوگا' کون ہوگا جو سفارش کر کے اس امت کو جنت کا ٹکٹ دے دے گا' یہ قادیانی وہاں کیا کرے گا' پکوڑے بیچے گا۔

میں پوچھتا ہوں کہ جب ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء معراج کی رات جمع تھے' یہ کہیں تھا؟ (نہیں) یہ چوہے کی طرح کہیں کھڑا تھا؟ (نہیں) جب ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء سے ملاقات ہوئی' ہر آسمان میں انبیاء سے حضور ﷺ نے ملاقات کی' یہ غلام احمد قادیانی کہیں تھا؟ (نہیں) جب قیامت کے دن آدم سے عیسیٰ تک تمام نبی کہہ دیں گے کہ ہم خدا کے سامنے بولنے کے لائق نہیں' ہم ڈرتے ہیں' ان انبیاء میں اس قادیانی کا تذکرہ ہے؟ (نہیں)

یہ تو انسان بھی نہیں۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مغلظات مرزا جمع کیے ہیں۔ قادیانی کی آپ گالیاں سنیں۔ سر پیٹ کر رہ جائیں گے۔ کوئی کنجر بھی اتنی گالیاں نہیں دیتا' جتنی گالیاں یہ دیتا ہے۔ میں ایک جملہ کہتا ہوں آپ انشاء اللہ مجھے مبارک دیں گے۔ میرا نبی بھی سچا ہے' محبت بھی سچی ہے' امت بھی سچی ہے' یہ قادیانی خود بھی جھوٹا ہے' اس کے پیروکار بھی جھوٹے ہیں۔

اگر اس کو میں کہوں دجال ہے' کذاب ہے' کافر ہے' بے ایمان ہے' دغاباز ہے' بددیانت ہے' مرتد ہے' آپ ناراض ہوتے ہیں؟ (نہیں) اگر کوئی میرے محبوب ؐ کے نعلین کے ذرے کی توہین کرے تو تم برداشت کرو گے؟ (نہیں)

معلوم ہتا ہے کہ جو نبی سچا ہے' شان والا ہے' اس کی امت بھی سچی ہے' اس کی محبت بھی سچی ہے۔

میں ایک دفعہ چنیوٹ سے تقریر کرکے واپس روانہ ہوا۔ کلہاڑی میرے ہاتھ میں تھی۔ گاڑی جب چناب کے پل پر پہنچی تو یہ مرزائی وہاں بیٹھے تھے۔ الذی ۔لبدل الکوٹ و الیبٹ و الپتلون عجیب عجیب ان کی لڑکیاں اور ساڑھی ان کی اپنی ام چوس داڑھی۔

یہ مرزائی' مرض آئی۔ میں نے کسی مرزائی سے پوچھا کہ تم مرزائی کیوں بنے۔ کہنے لگے کہ کچھ تو فردٹ کی نوکری پر مرزائی بن جاتے ہیں' کچھ بھوری چھوکری دیکھ کر مرزائی ہو جاتے ہیں یا نوکری مل جائے تو محمد ؐ کو چھوڑ دیتے ہیں۔

مسلمان کا ایمان حضرت سمیہؓ کی مثال:

مسلمان ایسا نہیں ہوتا۔ مسلمان حضرت سمیہؓ کا ایمان رکھتا ہے۔ سینے پر پتھر ہو' ابو جہل خنجر لے کر کھڑا ہو۔ سمیہؓ کے پاؤں دو اونٹوں سے باندھ کر رسہ

کھینچ کر کہنے لگا سمیہ بتا کیا عقیدہ ہے؟..... کہنے لگی ابو جہل! مجھے محمدؐ کی صداقت پہ ناز ہے۔ نعرے...... ابو جہل! تجھے سرداری پہ ناز ہے' مجھے محمدؐ کی تابعداری پہ ناز ہے۔ سن ابو جہل! تجھے طاقت پہ ناز ہے' مجھے محمدؐ کی صداقت پہ ناز ہے۔ ابو جہل! میں تیری طاقت اور چھرے سے نہیں ڈرتی۔ مارا! ابو جہل نے چھرا مارا کہنے لگی لوگو! گواہ رہنا میں زندہ دو ٹکڑے ہو کر چیری جا رہی ہوں۔ میرے عقیدے میں فرق نہیں ہے۔ میرا خدا بھی ایک ہے' میرا مصطفیٰ بھی ایک ہے۔ (سبحان اللہ)

ہم سب کچھ حضورؐ کے صدقے ہیں:

میں مطالبات کی تائید کرتا ہوں۔ میں مجلس عمل کارکن ہوں' جو مجلس عمل پورے ملک میں تحریک چلا رہی ہے۔ میں بھی اسی میں اپنا نا[illegible] ھوا چکا ہوں۔ تاکہ میں بھی محمدؐ کے دیوانوں میں لکھا جاؤں۔ ہم نے [illegible] پچھ کمایا اور کھایا' یہ نبی کی جوتی کے صدقے ہے۔ ہمیں یہ الق[illegible] [illegible] مولوی' علامہ' مولانا' حافظ الحدیث۔ یہ سب محمدؐ کی جوتی کے صدقے ملے۔ ہم تو حضور کریمؐ کے نام پر سب کچھ کھا رہے ہیں۔ ہمیں عزت بھی محمدؐ کی وجہ سے ملی ہے۔ صحیح ہے۔ ہمارے ہاتھ کاٹ دو گے ہم پھر بھی نبیؐ کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ انشاء اللہ! ہم کسی حکومت کے وفادار نہیں' ہم نبوت کے وفادار ہیں۔

ہم نبوت کے وفادار ہیں:

ہماری وفاداری نبوت کے ساتھ ہے انشاء اللہ! ہمارے بزرگوں نے تو اس وقت بھی نبوت کی وفاداری کی تھی' جب کہ انگریز کا دور تھا۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کہا کہ غلام احمد قادیانی کذاب' دجال' مرتد ہے۔ کیس ہو گیا۔ پوچھا گیا کہ عطاء اللہ تم نے یہ کہا ہے۔ فرمایا کہا تھا' کہتا ہوں' کہتا رہوں گا۔

نعرے........

انداز خطابت:

جا کر عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ کی قبر پر کہہ دو کہ بخاری قبر میں پریشان نہ ہونا۔ تیرے رضاکار تیرے جھنڈے کو لہرا رہے ہیں۔

مفتی محمود سے کہہ دینا کہ جو فیصلہ آپ نے کیا' وہ فیصلہ سنا رہے ہیں۔

جاؤ بنوری ؒ کی قبر پر جا کر کہہ دو بنوری! قبر میں آرام کرو الحمدللہ تیرے غلام تیرے مشن کو زندہ کر چکے ہیں (انشاء اللہ)

یہ ایمان کا مسئلہ ہے۔ جان جائے' خاندان جائے' ایمان نہ جائے۔ ایمان ہمیں سب سے عزیز ہے۔ ایمان پر ہمیں جنت اور انعامات ملیں گے۔ دعا کرو جان چلی جائے' ایمان بچ جائے (آمین) نبی کا دامن بچ جائے' محمد کی شان بچ جائے' پیغمبر کا فرمان بچ جائے۔

ابو ھریرۃ ؓ کا عشق رسول:

ابو ھریرۃ ؓ نے کہا کملی والے میری اماں تیری شان میں گستاخی کر رہی ہے۔ مجھے اجازت دے دو میں اس کی گدی سے زبان نکال دوں۔ اماں کو گھر سے پکڑ کر دھکا دے دوں۔ کملی والے' میں اماں کو دھکے دے کر' میں اماں کو چھوڑ سکتا ہوں' تیرا دامن نہیں چھوڑ سکتا۔ محبوب ؐ رحمتہ للعالمین تھے۔ آپ ؐ نے فرمایا اللّٰھم اھد ام ابو ھریرۃ مولا! ابو ھریرہ پریشان ہو رہا ہے اس کی والدہ کو ہدایت دے دے۔ ابو ھریرہ ؓ کہتا ہے کہ میں دوڑ کر گیا۔ میں نے کہا کہ میں دیکھوں کہ میں پہلے پہنچتا ہوں یا نبی کی دعا پہلے پہنچتی ہے۔ میں پہنچا تو دروازہ بند تھا۔ اماں غسل کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا اماں! دوپہر کو غسل کیسا؟ کہنے لگی کہ میں نے غسل اس لیے کیا ہے کہ آج میں تیرے محمد ؐ کا

کلمہ پڑھ رہی ہوں (سبحان اللہ) ابو ھریرہؓ نے کہا اماں یہ تو کلمہ نہیں پڑھ رہی، یہ محمدؐ کی دعا کلمہ پڑھا رہی ہے۔ (سبحان اللہ)

نبی کا دشمن ذلیل ہوگا۔ وہ بھی ذلیل ہے جو روضہ رسول اللہ پر نعرے لگاتے ہیں لا الہ الا اللّٰہ خمینی حجہ اللہ ان سے پاسپورٹ چھینا جاتا ہے، وہاں سے ان کو جوتے مار کر روانہ کیا جاتا ہے۔ جن کے دل میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی عزت نہیں، مدینے میں ان کی بھی عزت نہیں ہے۔ صحیح ہے۔ وہاں خمینی والوں کی عزت نہیں ہے۔ وہاں ان پر آنسو گیس چھوڑا جاتا ہے۔ ان کو حج کی اجازت نہیں دی جاتی۔ وہاں ان کو یہ نعرہ نہیں لگانے دیا جاتا۔ وہاں مدینے والے کہتے ہیں کہ یہاں خمینی حجتہ اللہ نہیں یہاں محمد رسول اللہ ہے۔ ان سے بھی کہو کہ اپنا عقیدہ درست کرو۔ ہم نے ان کو مجلس عمل میں ساتھ رکھا ہوا ہے۔ کل بھی مفتی عنایت اللہ آیا ہوا تھا۔

انبیاء علیہم السلام کے بعد کوئی معصوم نہیں:

یہ بھی بارہ اماموں کو بارہ نبی جانتے ہیں۔ کہتے ہیں ہر امام معصوم ہے۔ ہر امام پر وحی آتی ہے، ہر امام محلل الحرم ہے۔ ہر امام گناہوں سے پاک ہے۔ ہر امام مامور من اللہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ لاکھوں امام نبی کی جوتی کے ذروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ امامت نبی کی غلامی میں ملتی ہے۔ نبوت تو نبوت ہوتی ہے۔

ہمیں اپنی جان سے بھی زیادہ مصطفیٰ پیارے ہیں:

خمینی کہتا ہے کہ اماموں کا شان محمدؐ سے بھی بڑھ گیا ہے۔ یہ غلط کہتا ہے۔ خمینی کہتا ہے کہ مجھے ایرانی رضاکار ملے ہیں۔ محمد کو ایسے صحابہ نہیں ملے۔ لعنت۔ لعنت۔ یہ بات ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ بھی ایک

سازش ہے۔ میں آپ کو لڑانے نہیں آیا' سمجھانے آیا ہوں۔ جو حلال بیٹا ہوتا ہے' جو غیور بیٹا ہوتا ہے' وہ اپنے باپ کی توہین برداشت نہیں کرتا۔ اس کے باپ کی پگڑی کو کوئی ہاتھ لگائے' تو وہ جان دے کر بھی اپنے باپ کی عزت بچاتا ہے۔ ہمیں اپنے ماں باپ سے زیادہ مصطفیٰ پیارے ہیں۔ (بے شک)

ختم نبوت کی عزت کی حفاظت علماء دیو بند نے کی:

ایک واقعہ آپ کو سنا کر رلا دوں۔ یہ واقعہ سندھ میں ہوا۔ میں اس آدمی کو مل کر آیا ہوں۔ کئی دفعہ اس نے میری تقریر میں صدارت بھی کی۔ اس کا نام حاجی مانک ہے۔ آج بھی مانک کی ضرورت ہے۔ آج عبدالقیوم غازی کی ضرورت ہے۔ آج غازی علم الدین کی ضرورت ہے۔

یہ غازی علم الدین بھی ہم نے تیار کیا تھا۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اس دن سر پر پگڑی نہیں رکھی تھی۔ جب پتہ چلا کہ راج پال نے رنگیلا رسول جیسی غلیظ کتاب لکھی ہے۔ کسی نے پوچھا بخاری آج سر پر پگڑی نہیں رکھی' آج اجڑے بال' بکھرے بال' عجیب حال' آپ روئے ہوئے دیوانہ وار کیسے کھڑے ہیں؟ فرمایا سر پر پگڑی یا ٹوپی اسی وقت رکھوں گا' جب میرے نانا محمدؐ کی پگڑی بچ جائے گی۔ کہنے لگے آج میرے نانے کی پگڑی کو ہاتھ ڈالا گیا ہے۔ بخاری کی پگڑی کیا ہے' میری پگڑی اس وقت اچھی لگے گی' جب محمدؐ کی عزت بچ جائے گی۔

وہ دیکھو عائشہ رو رہی ہے۔ وہ دیکھو' بتول میرے سامنے رو رہی ہے۔ بتول کہہ رہی ہے کہ میرے ابے کی توہین کی گئی ہے' عطاء اللہ شاہ بخاری میرا ابا روضے میں بے قرار ہے۔ کوئی ہے جو میرے ابے کی عزت کی حفاظت کرے؟

دو جملے کہے۔ کہنے لگے یا بھونکنے والی زبان نہ رہے گی یا سننے والے کان

نہ رہیں گے۔ میں نے یہ عہد کر لیا ہے۔ ختم نبوت کی عزت کی حفاظت ہم نے کی الحمد للہ۔

نام کے عاشقوں کو ہم نے جگایا:

کچھ لوگ عاشق رسول بنے ہوئے ہیں۔ اللہ ان کو ہدایت دے (آمین) ان کو بھی ہم نے جگایا۔ ہم نے فیض الحسن بخاری کو ساتھ ملایا۔ ہم نے ابوالحسنات قادری کو لاہور کی صدارت دی۔ ختم نبوت کے اس کارواں کو پہلے پہل عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے چلایا' پھر بنوریؒ نے جھنڈا اٹھایا۔ آج مولانا خان محمد کندیاں والے اس جھنڈے کو اٹھائے ہوئے ہیں۔

جب بھی پیغمبر کی بات ہوگی' یہی علماء آگے آئیں گے۔ میرا موضوع تو کچھ اور تھا' میرا ارادہ تھا کہ حضرت معاویہ اور حضرت حسن پر بات کروں کیونکہ یہ جگہ دار المطالعہ امیر معاویہ ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ امیر معاویہ کے دشمن' زیادہ دشمن ہیں یا حضور کے دشمن؟ (حضور کے) ابو جہل وغیرہ نے جو نبی کو پتھر مارے' دندان مبارک شہید کیے' اوجڑیاں آپؐ کے اوپر ڈالیں' تالیاں بجائیں' گالیاں دلائیں' وہ زیادہ دشمن ہیں۔

علی معاویہ بھائی بھائی!:

یہ سب بکواس کرتے ہیں کہ علی اور معاویہ کی دشمنی تھی۔ حضرت معاویہ اور حضرت علی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ خدا کی قسم میں دکھا سکتا ہوں۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میرا اور معاویہ کا خدا بھی ایک ہے' مصطفیٰ بھی ایک ہے' کلام اللہ بھی ایک ہے' کلمۃ اللہ بھی ایک ہے۔

حضرت معاویہ کو جب پتہ چلا کہ رومی کتا حضرت علی کی طرف حملہ کرنا

چاہتا ہے، حضرت معاویہ نے لکھا ایہا الکلب الروم او روم کے کتے! تو بادشاہ نہیں، تو کتا ہے۔ سن میں اور علی بھائی ہیں۔ ایک نبی کے غلام ہیں۔ تو نے علی کی طرف میلی آنکھ سے دیکھا تو تمہاری آنکھ نکال دوں گا۔ علی کو تو بھونکا تو تیری زبان نکال دوں گا۔ علی پر تو نے ہاتھ اٹھایا تو تیرا ہاتھ کاٹ دوں گا۔ سب سے پہلے میں رضاکار ہوں، جو علیؓ کی حفاظت کروں گا۔ نعرے...... سیدنا معاویہ۔ زندہ باد! اخوت علی اور معاویہ۔ زندہ باد! محبت علی و معاویہ۔ زندہ باد۔

جس طرح موسیٰؑ اور ہارونؑ کی آپس میں بحث ہو گئی تھی، اسی طرح ان میں بھی رائے کی کچھ بحث ہو گئی تھی۔ دونوں کا عقیدہ بھی ایک تھا۔ دونوں کا عمل بھی ایک تھا، دونوں کا خدا بھی ایک تھا، دونوں کا مصطفیٰ بھی ایک تھا۔

دین پوری صاحب کا جیل میں جواب:

میں جب آپ کے جھنگ جیل میں تھا۔ سپرنٹنڈنٹ میانوالی کا تھا۔ ایک دن مجھ سے پوچھنے لگا کہ عبدالشکور دین پوری آپ ہیں؟ میں نے کہا میں ہی ہوں۔ ادھر مفتی محمود نے، مولانا عبید اللہ انور" جیسے بزرگوں نے میری رہائی کے لیے بیان دیے۔ وہ بڑا حیران ہوا۔ کہنے لگا میں تو تمہیں چھوٹا سا مولوی سمجھتا تھا۔ تمہاری تو سارے اخباروں میں خبریں ہیں۔ مجھے ملا اور چائے پلائی۔ کہنے لگا میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ حضرت معاویہ" کو کیا سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں معاویہ" کو وہی سمجھتا ہوں جو حضرت حسین" سمجھتے ہیں (سبحان اللہ) نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر! اتحاد حسین و معاویہ۔ زندہ باد!

مجھے بتائیں:

حضرت حسنؓ نے حضرت معاویہؓ کی خلافت کو تسلیم کیا؟ (جی) بیعت کی؟ (جی) صلح کی؟ (جی) جب علیؓ کے بیٹے نے صلح کرلی تو علیؓ کے غلاموں کی بھی صلح ہے۔

معاویہ کو ھادی مھدی بنا۔۔۔اللہ سے دعا:

میں ان الفاظ کو یہاں بیان کروں۔ حضور ﷺ فرماتے اللّٰھم اجعله ھادیا مہدیا۔ اللّٰھم علمه الکتاب و بالحساب ویسر علیه الحساب مولیٰ! معاویہ کو قرآن کا علم دے دے۔ مولیٰ اس کے سینے کو فراخ کردے۔ مولیٰ! اس پر حساب آسان کردے۔ اللہ اس کو ہادی بھی بنا، اس کو دنیا کا مہدی بھی بنا دے۔ (سبحان اللہ)

خال المسلمین میں معاویہ کو وہی سمجھتا ہوں، جو رسول خدا ﷺ نے کہا ہے۔ جو حسن مجتبیٰ کہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تعصب سے بچائے (آمین) کیا حضرت معاویہؓ نے حضرت علیؓ کو پتھر مارا؟ (نہیں) کوئی گالی دی؟ (نہیں) کوئی تیر مارا؟ (نہیں) حضرت معاویہ نے حضرت علی کا دل دکھایا؟ (نہیں) ابو جہل نے تو مصطفیٰ کو پتھر مارے، دندان مبارک شہید کیے تھے۔ آپ کو مصطفیٰ زیادہ پیارے ہیں یا مرتضیٰ زیادہ پیارے ہیں؟ (مصطفیٰ)

مصطفیٰ کا دشمن ابو جہل تھا۔ حضرت معاویہؓ دشمن نہیں تھا۔ میں تمہاری ان تمام کتابوں کو غلط سمجھتا ہوں۔ قرآن کی ایک آیت پر رحماء بینھم۔

میں سمجھتا ہوں جن کو نبی کے حرم سے کوئی تعلق نہیں، ان کو نبی کی

آل سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ جن کو صحابہ سے تعلق نہیں، ان کو قرآن سے تعلق ہے؟ (نہیں) بلال کی اذان سے تعلق ہے؟ (نہیں) مدنی کے دیئے ہوئے اسلام سے تعلق ہے؟ (نہیں) ان کو مسلمانوں سے کوئی تعلق ہے؟ (نہیں) ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔

میں ان سے بھی کہتا ہوں کہ مل کر بیٹھیں اور سوچیں ایک امام باڑے جا رہا ہو، دوسرا مسجد میں۔ امام باڑہ مقدس ہے یا مسجد مقدس ہے؟ (مسجد) اسلام میں ماتم ہے یا صبر ہے؟ (صبر) مرثیے ہیں یا قرآن ہے؟ (قرآن ہے) اسلام میں ذاکر کی شان ہے یا عالم کی شان؟ (عالم کی) سچ کہہ رہا ہوں؟ (جی) اللہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے (آمین)

اسلام میں مومن کا درجہ ہے یا ملنگ کا؟ (مومن کا) اسلام میں ملنگ کا کوئی تصور ہے؟ (نہیں) مکہ و مدینہ میں کوئی ملنگ ہے؟ (نہیں) یہ عجیب قوالیاں۔ یہ عجیب تماشے، یہ کچھ نہیں ہے۔

قیامت کے دن ابو بکرؓ و عمرؓ اٹھیں گے تو ساتھ مفسرین ہوں گے۔ حیدرؓ اٹھیں گے تو کیا پیچھے ملنگ اٹھیں گے؟ (نہیں) گرم گرم کرنے والے پیچھے آئے تو حیدر کہیں گے یہ کیا مصیبت پیچھے آگئی ہے۔ اللہ ہمیں ایسے لوگوں سے بچائے (آمین)

حاجی مانک کا ایمان افروز واقعہ:

حاجی مانک کا واقعہ سن لو۔ بڑا ایمان تازہ ہوگا انشاء اللہ۔ خدا نے ختم نبوت پر مناظرے کرنے والے بھی ہمیں دیئے۔ لال حسین اخترؒ کی قبر دین پور میں ہے۔ لال حسین اختر دین پور کا مرید تھا اور وصیت کی تھی کہ میری موت جہاں بھی آئے، مجھے دین پور میں دفن کیا جائے۔

مولانا احمد علی لاہوریؒ نے دین پور کے قبرستان کو دیکھ کر فرمایا کہ کہیں

پاکستان میں اتنی رحمت کی بارش نہیں برس رہی، جتنی غلام محمد دین پوری کی قبر پر رحمت برس رہی ہے۔

حضرت لاہوریؒ کی خواہش اور مولانا لال حسینؒ کا عمل:

احمد علی لاہوریؒ نے کہا مجھے لاہوری نہیں چھوڑیں گے۔ ورنہ میرا دل چاہتا ہے کہ میری قبر میرے مرشد کے قدموں میں بن جائے۔ مجھے یقین ہے کہ میری نجات ہو جائے گی۔ (سبحان اللہ)

یہ بات مولانا لال حسین اخترؒ نے سن لی۔ اس نے کہا کہ جب میری وفات ہو، میری موت آئے تو میرا جنازہ دین پور لے جانا تاکہ احمد علی لاہوریؒ کے قول کے مطابق میں بھی رحمت سے محروم نہ رہوں۔ آج لال حسین اخترؒ کی قبر حضرت دین پوریؒ کے قدموں میں ہے۔ عبید اللہ سندھی بھی وہاں سو رہا ہے۔ میرا دادا عبد القادر بھی وہاں سو رہا ہے۔ میاں جی خیر محمد بھی وہاں سو رہے ہیں۔ ایک محدث عبد الرزاق بھی وہاں سو رہا ہے۔ لال حسین اختر بھی وہاں سو رہا ہے۔ (نوٹ) مولانا عبد الشکور دین پوریؒ بھی وہاں سو رہے ہیں۔ شیخ الاسلام حافظ الحدیث و القرآن مولانا محمد عبد اللہ درخواستیؒ بھی وہاں سو رہے ہیں (مرتب)

کرونڈی ضلع نواب شاہ، تحصیل پڈعیدن سے پندرہ میل دور ایک بستی کا نام ہے۔ کرونڈی۔ وہاں مرزائیوں نے چیلنج کیا کہ ہم مناظرہ کریں گے۔ مولانا لال حسین اختر وہاں پہنچے، پوری جماعت وہاں پہنچی۔ سندھ کے تمام علماء بڑے چیئرمین وہاں پہنچے۔ ہزاروں کا مجمع ہو گیا۔ مولانا لال حسین اختر نے اپنی پہلی ٹرم میں کھڑے ہو کر کہا کہ میں آج ثابت کروں گا کہ مرزا بھی جھوٹا تھا۔ کذاب تھا، دعویٰ بھی جھوٹا تھا، الہام بھی جھوٹے تھے، وحی بھی جھوٹی تھی۔ پیشین گوئیاں بھی جھوٹی تھیں۔ وہ بھی جھوٹا تھا، اس کی تمام

کتابیں بھی جھوٹی ہیں۔

مناظرہ میں مرزائیوں نے حضور کی توہین کر دی:

جو مرزائی مقابلہ میں تھا اس کا نام عبدالحق تھا۔ اس بدبخت کو' اس لعین کو پتہ نہیں کیا خیال آیا' وہاں پر چونکہ اس کی زمین تھی' بہت سارے اس کے مزارعے تھے' مرزائیوں کی ایک بستی تھی' بندوقوں کے ساتھ آیا تھا۔ اس نے کھڑے ہو کر کہا میں بھی ثابت کروں گا کہ محمد بھی ایسا تھا (نعوذ باللہ)

اس نے کہا میں بھی ثابت کروں گا کہ تمہارا نبی بھی ایسا تھا۔ شور پڑ گیا۔ اس نے جو لفظ کہے' مسلمان جذبات میں کھڑے ہو گئے۔ دوسری طرف بندوقیں تھیں۔ کچھ حالات ایسے تھے' پولیس بھی تھی۔ بات ٹل گئی' لڑائی نہ ہوئی۔ مسلمان بڑے پریشان ہوئے۔ مرزائی چلے گئے مناظرہ یہاں پر ختم ہوا کہ مسلمانوں نے کہا کہ یہ جملہ ہم برداشت نہیں کریں گے۔ وہ معافی مانگے۔ یہ اس نے ہمارے سینے پر مونگ دلے ہیں۔ ہمیں اس نے چھری سے ذبح کر دیا ہے۔ مسلمان بے غیرت نہیں ہیں۔ یہ جملے اتنے سنگین ہیں کہ ہمیں موت آ جاتی یہ جملے ہمیں برداشت نہ کرنے پڑتے۔ مسلمان روتے ہوئے گئے۔ مانک کہتا ہے کہ میں اپنے گھر گیا۔ یہ قوم کا شر تھا' بلوچ تھا' بلوچوں کی پانچ سو لڑیاں ہیں۔ میں بھی بلوچ ہوں۔ بلوچوں میں جو سردار ہیں' میری لڑی ان میں ہے۔ رنج بلوچ۔

جھنگ سے حضرت دین پوریؒ حج پر گئے۔ واپس آ کر دین پور میں ڈیرہ لگایا۔ اصل ہم بھی ضلع جھنگ کے ہیں۔ ہم آپ کے رشتہ دار ہیں۔ حضرت دین پوریؒ یہاں کے تھے۔ یہاں کے بلوچ تھے۔ یہاں سے دین پور جا کر دین پور کو آباد کیا۔

یہ حکیم عبدالکریم ہمارا قریبی رشتہ دار ہے۔ اٹھارہ ہزاری والا' ہم ایک ہی ہیں۔

حاجی مانک کہتا ہے کہ جب میں نے یہ بات سنی تو سر پکڑ لیا۔ میں روتا رہا۔ یہ بات ساری بستیوں میں پھیل گئی کہ عبدالحق نے اتنی گستاخی اور اتنی زبان درازی کی ہے۔ اتنی بے ادبی کی ہے' اتنی بکواس کی ہے۔ ہر آدمی کی زبان پر یہی بات تھی۔ حاجی مانک کہتا ہے کہ میں گھر آیا تو میرا گھر بدلا ہوا تھا۔ میری بچیاں رو رہی تھیں۔ میری بیوی کا رخ ایک طرف تھا۔ میں نے پانی مانگا' بیوی نے نہ دیا۔ میں نے بیوی سے کہا پانی دو۔ وہ بات ہی نہ کرے۔

مانک کی غیرت کو گھر کی عورتوں نے جگا دیا:

اندر سے کنڈی مار کر کہنے لگی مانک سفید داڑھی' اسی سال تو حج کر کے آیا ہے۔ گنبد خضریٰ پر تو روتا تھا' مجھے بھی ساتھ لے گیا تھا۔ تو نے اپنے محبوب کریم کے متعلق یہ جملہ سنا' بے غیرت زندہ واپس آگیا تو بھی محمدﷺ کا امتی ہے؟ میں تیری بیوی نہیں ہوں' مجھے اجازت دے دے میں میکے جا رہی ہوں۔ یہ بیٹیاں' تیری بیٹیاں نہیں ہیں۔ میں اس بے غیرت کو اپنا خاوند نہیں بناتی' میری بیٹیاں تجھے ابا نہیں کہیں گی۔ اتنی بڑی تو نے داڑھی رکھی ہے اور مصطفیٰ کے خلاف یہ بات سن کر تو زندہ لوٹ آیا' مر نہیں گیا۔ حاجی مانک کہتا ہے کہ اس جملے نے میرے اندر محمدﷺ کی محبت کی سپرٹ بھر دی۔ مجھے کرنٹ سا لگا۔ حضور ﷺ کی زندگی کا سارا نقشہ میرے سامنے آگیا۔ آقا کی محبت نے جوش مارا۔ میں پھر' بے خود ہو گیا۔ میں نے کلہاڑی اٹھائی اور اس مرزائی عبدالحق کی طرف چل پڑا۔ یہ واقعہ سنا کر آپ کا ایمان تازہ کر رہا ہوں۔ اس کی عمر پچاس برس تھی۔ چہرہ حسین' سرخ' منہ پر نور ٹپکتا ہے۔ میں کرونڈی کی طرف جب تقریر کے لیے جاتا ہوں تو وہ صدارت کرتا ہے۔ میں اس کا ماتھا

چومتا ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ بیسیوں دفعہ مجھے حضور ﷺ کی زیارت ہو چکی ہے۔ (سبحان اللہ)

مانک نے عبدالحق مرزائی کو قتل کر دیا:

کلہاڑی ہاتھ میں لی اور تو اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔ پستول' ریوالور وغیرہ اس کے پاس نہیں تھا۔ دل میں فیصلہ کر لیا کہ یا مصطفیٰ کا گستاخ' کتا' بھونکنے والا زندہ رہے گا یا محمد ﷺ کا عاشق جان دے دے گا۔ سیدھا گیا' عبدالحق پھر رہا تھا۔ اسے خیال بھی نہ آیا کہ یہ بوڑھا مجھے کچھ کہے گا۔ پچاس سال حاجی مانک کی عمر تھی۔ سفید داڑھی تھی۔ کہتا ہے کہ میں ویسے تو بوڑھا تھا' مگر دل جوان تھا۔ خون میرا جوان تھا۔ رگوں میں جو خون تھا' وہ جوان تھا۔ میں نے عبدالحق کو قریب جا کر کہا او گستاخ! او مرزائی کتے! او مرتد! آج تیرا آخری دن ہے' تو بچ کر نہیں جائے گا۔ تکڑا ہو جا۔ محمد کا عاشق تیرے پاس پہنچ چکا ہے۔ اس نے میرے ہاتھ میں کلہاڑی دیکھی تو دوڑنے لگا۔ پاؤں میں ڈھیلا اٹکا تو منہ کے بل گرا۔ ڈھیلا نہیں اٹکا تھا' قدرت نے دھکا دیا۔ میں پاس پہنچ گیا۔ میں نے کلہاڑی کے وار کرنے شروع کر دیے۔ میں نے اس کو جوتے سے سیدھا کیا۔ میں نے اس کے سینے پر کلہاڑیاں ماریں۔ میں زور سے وہاں کہتا رہا کہ اس سینے میں نبی کا کینہ ہے۔ پھر میں نے دماغ پر کہلاڑی ماری۔ میں نے کہا تیرا دماغ خراب تھا۔ پھر میں نے زبان سے پکڑ کر کلہاڑی سے کاٹا' میں نے کہا یہ بھونکتی تھی۔ پھر میں نے انگلی کو لکڑی پر رکھ کر کاٹا' میں نے کہا جب تو نے گستاخی کی تھی' انگلی مدینے کی طرف اٹھائی۔ میں اس کتی انگلی کو کاٹ دوں گا' جو محمد ﷺ کی گستاخی کرے گی۔ علاج یہی تھا یہ وہاں سے بھاگا نہیں' چھپا نہیں۔ بندوقوں والے کانپتے رہے۔ کفر بزدل ہوتا ہے۔

مسلمان نکلے تو غازی ہے' لڑے تو مجاہد ہے' آئے تو فاتح ہے' گر جائے

تو شہید ہے۔ جو نبی کی عزت پر اپنی جان دے' وہ کون ہے؟ (شہید)

غازی علم الدین کہتا ہے کہ میرے تانگے پر چار آدمی نہیں بیٹھتے تھے۔ جنازہ اٹھا تو تین لاکھ آدمی جنازہ کے ساتھ تھے۔ اتنے ہار تھے' جس کی کوئی حد نہیں۔ بوڑھے بوڑھے کہہ رہے تھے ہمیں عینک دو' ایک دفعہ تو اس عاشق رسول کا جنازہ دیکھ لیں' جس نے اپنی جوانی محمدؐ پر قربان کر دی ہے۔ (سبحان اللہ)

مانک کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت:

حاجی مانک کہتا ہے کہ جب میں میانوالی جیل گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو گئی۔ آپؐ نے کہا بیٹے! گھبرا نہیں تو پھانسی کے تختے پر چڑھا تو تیری شہادت کی موت ہے' میں محمد حوض کوثر پر تیرا انتظار کر رہا ہوں۔

حاجی مانک تھانے میں:

حاجی مانک کہتے ہیں کہ میں نے اس کو ختم کیا' میرے کپڑے اس کے خون سے خون آلود ہو گئے۔ پلید خون سے' مرتد کے خون سے نفرت آ رہی تھی' بدبو آ رہی تھی۔ میں سیدھا تھانے چلا گیا۔ قریب تھانہ تھا۔ تھانے دار نے مجھے دیکھا کہ میرے سر پر پگڑی نہیں' ہاتھ میں کلہاڑی ہے۔ کپڑے خون سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ تھانیدار مجھے جانتا تھا۔ میں شریف آدمیوں میں شمار ہوتا تھا۔ میں کبھی کبھی مسجد میں اذان بھی دیتا تھا۔ تھانیدار نے کہا مانک خیر ہے؟ کیا ہوا۔ میں نے کہا کل جس کتے نے' جس مرتد نے' جس لعین نے' جس گستاخ نے کل گستاخی کی تھی' الحمدللہ آج وہ زبان خاموش ہو چکی ہے۔ اس کے خون کو کتے چاٹ رہے ہیں۔ مجھے ہتھ کڑی لگاؤ' مجھے گرفتار کرو۔ تھانیدار خود کانپنے لگا' رونے لگا۔ اپنی ٹوپی اتار کر اس کے پاؤں میں ڈال دی۔ کہنے لگا

تجھے گرفتار کرکے محمدؐ کی شفاعت سے محروم ہو جاؤں؟ نعرے......

پولیس والے دوڑ دوڑ کر حاجی مانک کے لیے دودھ لا رہے ہیں' رو رہے ہیں۔ کہتے ہیں ہم سے وہ کارنامہ نہ ہو سکا' جو بوڑھے نے کر دیا ہے۔ حاجی مانک! ہم تجھے مجرم کہیں یا محمدؐ کا عاشق کہیں۔ ہم تجھے ہتھکڑی لگا کر کل محمدؐ کے سامنے شرمندہ ہو جائیں؟ میں حکومت کو پیٹی اتار کر دے دوں گا مگر میں تجھے گرفتار کرکے محمدؐ کے سامنے شرمندہ نہیں ہوں گا۔ میں اوپر اطلاع دیتا ہوں۔ مانک تو میرا مہمان ہے۔ تو قاتل نہیں تو محمدؐ کا عاشق ہے۔ (سبحان اللہ)

سکھر پولیس کو اطلاع:

حاجی مانک کہتا ہے انہوں نے میری بڑی خدمت کی۔ سکھر پولیس کو اطلاع دی' وہ بھی آئے۔ میرے قریب کوئی نہ آیا۔ مجھے کہا کار میں بیٹھ جاؤ۔ وہ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ کہنے لگے ہم عورتوں کو پکڑتے ہیں' آج تک ہم نے ڈاکو پکڑے' آج تک ہم نے چور پکڑے ہیں۔ آج اس کو لے جا رہے ہیں' جس کے دل میں محمد کی محبت ہے۔ وہ بھی تبصرہ کر رہے ہیں۔

مانک کہتا ہے کہ میں سکھر جیل میں گیا تو تمام ڈاکو اکٹھے ہو گئے۔ دیکھ کر رو پڑے۔ کوئی کہنے لگا میں نے ماں کو قتل کیا' دوسرے نے کہا میں نے بہن کو قتل کیا' ایک نے کہا میں نے باپ کو قتل کیا' مانک! تیری قسمت کا کیا کہنا تو محمد ﷺ کے دشمن کو قتل کرکے آیا ہے۔ رونے لگے۔ کہنے لگے جیل تو یہ ہے کہ جس سے خدا بھی راضی ہے' مصطفیٰ بھی راضی ہے۔ (سبحان اللہ) کوئی دودھ لا رہا ہے' کوئی فروٹ لا رہا ہے۔

بزرگ مانک کی زیارت کو:

پتہ چلا تو مولانا محمد علی جالندھری وہاں پہنچے۔ مولانا قاضی احسان احمد

شجاع آبادی وہاں پہنچے۔ قاضی احسان روتا رہا۔ فرمایا ہم تیری زیارت کے لیے آئے ہیں۔ میں خود وہاں پہنچا۔ مولانا وہاں پہنچے۔ مولانا امروٹی وہاں پہنچے، عبداللہ درخواستی وہاں پہنچے۔ کراچی سے لے کر لاہور تک اس کو لوگ دیکھنے آئے، جس نے اپنے بڑھاپے میں جوانی دکھائی تھی۔

مانک کہتے ہیں کہ رات کو جیل میں مجھے حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ میں اس کو لاتا نہیں ہوں، حکومت نے مجھے روک دیا ہے۔ میں نے ایک جگہ اعلان کیا تھا کہ میں مانک کو ساتھ لاؤں گا، میرے پاس حکومت کے آرڈر آ گئے کہ آپ اس کو نہ لانا۔ کہیں لوگ کھڑے نہ ہو جائیں۔ کہیں دیکھنے والوں میں قتل عام شروع نہ ہو جائے۔ روک دیا گیا ورنہ میں اس کو لاتا۔ وہ بھی آنے کے لیے تیار تھا۔

مانک کہتا ہے کہ رات کو میں کوٹھڑی میں سویا۔ مصطفیٰ کی مسکراتے ہوئے زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیری قربانی کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ مانک نہ گھبرانا، وکیل نہ کرنا، وکالت میں، محمد خود کروں گا (سبحان اللہ) مرزائیت۔ مردہ باد۔

حاجی مانک! تیری غیرت محمد کو پسند آ گئی۔ میں نبی تمہیں مبارک دیتا ہوں۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تیری پیشانی میں چوم لوں۔ تو نے ساری زندگی میں جو کارنامہ کیا ہے، فرشتے بھی اس پر رشک کر رہے ہیں۔

مقدمہ ہوا، مرزائی تو اس کام میں بڑے تیز ہیں۔ لندن تک سے ان کے وکیل آئے۔ پورا ربوہ جھونک دیا گیا۔ پیسوں کے انبار لگ گئے۔ یہ سارے جمع ہوئے، ادھر وکالت محمد نے کی۔ (سبحان اللہ)

وکیلوں نے کہا کہ مانک بیان بدل دے:

بیانات ہوئی۔ وکیلوں نے کہا کہ آپ یہ بیان دے دیں کہ میں نے یہ

کام نہیں کیا۔ مانک نے کھڑے ہو کر کہا میں نے یہ کام لیا ہے۔ یہ کلہاڑی اب بھی موجود ہے۔ جو بھی میرے مصطفیٰ ﷺ کی گستاخی کرے گا' اس پر میں یہی کارروائی کروں گا۔ (سبحان اللہ)

تین سال مقدمہ چلا۔ جج نے جو فیصلہ لکھا ہے' وہ سن لو! جج نے جب حالات سنے' اس نے فیصلہ لکھا کہ محمد ﷺ کا غلام' نبی ﷺ کا عاشق' پیغمبر ﷺ کا امتی' محمد عربی ﷺ کا دیوانہ سب کچھ برداشت کر سکتا ہے۔ اپنے نبی محمد ﷺ کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ (بے شک)

جب عبدالحق نے نبی کی گستاخی کی' حاجی مانک دیوانہ بن گیا۔ حاجی مانک کی عقل ٹھکانے نہ رہی۔ حاجی مانک اپنے سے باہر ہو گیا۔ اس نے اس وقت قتل کیا' جب اسکی عقل ٹھکانے نہیں تھی۔ جس کی عقل ٹھکانے نہ ہو' اس پر قانون لاگو نہیں ہوتا۔ یہ نبی کا دیوانہ ہے۔ میں دیوانے پر کوئی قانون لاگو نہیں کرتا۔ اس نے جو کچھ کیا ہے' ٹھیک کیا ہے اور مرتد کی سزا بھی قتل ہے۔ (سبحان اللہ) خدا کی قسم مانک زندہ رہا۔ ان میں پھرتا رہا۔ محمد ﷺ نے اتنی نگاہ ڈال دی ہے کہ آج تک بندوقوں والے اس کا بال بیکا نہیں کر سکے۔ محمد ﷺ کی ختم نبوت کی غلامی آج بھی حفاظت کر رہی ہے۔ (سبحان اللہ)

حاجی مانک ستر اسی سال کا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ ابھی حوض کوثر سے نہا کر آیا ہے۔ یہ سندھ کا واقعہ ہے۔ میں جب بھی اس علاقے میں جاتا ہوں' اس کو بلاتا ہوں۔ دیکھتا رہتا ہوں' روتا رہتا ہوں۔ مجھے کہتا ہے دین پوری میری طرف کیوں دیکھتے ہو؟ میں نے کہا میں ان آنکھوں کو دیکھتا ہوں' جنہوں نے محمد ﷺ کو دیکھا ہے۔ (سبحان اللہ)

کروندی سے جا کر تصدیق کریں۔ بات غلط ہو تو مجھے منبر سے اتار دینا۔ یہ کروندی پڑعیدن سے پندرہ کلومیٹر دور ہے۔ مانک وہاں رہتا ہے..... اس کو دور سے دیکھ کر آپ سمجھ جائیں گے۔ اس بستی میں کوئی اتنا حسین نہیں'

جس پر محمدؐ کی اگاہ پڑ چکی ہے۔ خدا کی قسم یوں محسوس ہوتا ہے جیسے خون ٹپکتا ہے۔ ستر سال کی عمر ہے' لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ابھی حوض کوثر سے پانی پی کر نکلا ہے۔ (سبحان اللہ)

آٹھویں دن حضور ﷺ کی زیارت:

کہتا ہے کہ آٹھ دفعہ جیل میں مجھے حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ ہر آٹھویں دن آپؐ کی زیارت ہو جاتی تھی۔ آپؐ تسلی دیتے تھے کہ مانک نہ گھبرانا۔ محمد ﷺ تیری وکالت کر رہا ہے۔ (سبحان اللہ)

فیصلہ تو یہ ہے۔ اب وہاں ساہیوال میں جو نوجوان شہید ہوئے' مرزائی ان کی لاشوں کو گھسیٹ کر گھر لے گئے۔ یہ تاثر دیا کہ یہ ہمارے گھروں میں داخل ہو گئے تھے۔ بارہ ایک بجے جا کر لاشیں دیں۔ حالانکہ مارا ان کو مسجد میں تھا۔ پولیس کو سب پتہ ہے۔ سات گرفتار ہیں۔ ابھی چار مفرور ہیں۔ ان کا اسلحہ بھی پکڑا گیا' ان کو اسلحہ اسرائیل سے مل رہا ہے۔ اسرائیل اور مرزائی ایک ہیں۔ اسرائیل عرب کا دشمن ہے' مرزائی پاکستان کا دشمن ہے۔ جو محمدؐ کا دشمن ہے' وہ ملک کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔ جو نبوت کا دشمن ہے' وہ امت کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا (بے شک)

ظفرو قادیانی:

ظفر اللہ کو ظفر اللہ بھی نہ کہو' ظفرو کہو۔ ظفرو نے مسٹر جناح کا جنازہ پڑھا تھا؟ (نہیں) یہ جناح کو مسلمان نہیں سمجھتے' یہ تو خود اسلام کی رو سے مرتد ہیں اور مرتد کی سزا میں نے مقرر نہیں کی' خود مصطفیٰ نے مقرر کی ہے۔ ہم تو صرف احتجاج اور مطالبوں پر کھڑے ہیں۔ اس کا فیصلہ کرنا ہو گا۔ آئینی فیصلہ ہو چکا ہے۔ آئینی فیصلہ ہو چکا ہے کہ یہ مرتد ہیں۔ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

یہ محمد کی امت سے خارج ہیں۔ پاکستان نبی کے کلمے پر بنا ہے۔ یہاں صرف محمد کے کلمہ خوان رہیں گے۔ (انشاء اللہ) یہ پاکستان نبی کی جوتی کے صدقے بنا ہے۔ یہاں محمد کی جوتی کا بسیرا رہے گا (انشاء اللہ) اللہ ہمیں اس عقیدے پر قائم رکھے (آمین)

مولانا نے جو قراردادوں میں کہا ہے' میں اتفاق کرتا ہوں۔ اس وقت اتفاق کی ضرورت ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں اتفاق دے (آمین)

دعا کر کے جانا او بے وفا اگر آپ کو مجلس عمل کے قائدین حکم دیں کہ آپ نے قربانی دینی ہے تو آپ قربانی دیں گے؟ (جی) تم تو دعا سے پہلے بھاگ رہے تھے بولو قربانی دو گے؟ (دیں گے)

اگر ہمارے علماء ختم نبوت کے غلام یہ کہیں کہ آپ نے گولیوں کی بوچھاڑ میں سینہ تان کر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگانا ہے تو نعرہ لگاؤ گے؟ (انشاء اللہ لگائیں گے) جو ہر قربانی کے لیے تیار ہیں' وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر۔ ختم نبوت۔ زندہ باد!

خدا کی قسم اتنا والدین کو اپنی اولاد سے پیار نہیں' جتنا محمد کو اپنی امت سے پیار ہے (سبحان اللہ)

اللہ ہمیں بھی اس نبی کا وفادار بنائے...... (آمین)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اکابرین سے سچا پیار عطا فرمائے...... (آمین)

آپ سب سے میں راضی ہوں کہ آپ پورا ایک گھنٹہ بڑے انہماک سے' محبت سے' الفت سے' رغبت سے' عقیدت سے' پیار سے کتاب و سنت کی باتوں کو سنتے رہے' موتی چنتے رہے..... اللہ آپ کا آنا' بیٹھنا' بٹھانا منظور فرمائے اور اس رات کی برکت سے خدا قبر کی رات کو روشن کر دے۔ (آمین)

ہمارا عہد:

ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم جان دے دیں گے مگر نبی کا دامن نہیں دیں گے۔ ہم حلف وفاداری اٹھاتے ہیں کہ ہم جان دے دیں گے' محمدؐ کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ ہم جان دے دیں گے مگر ختم نبوت کا اعلان نہیں چھوڑیں گے' ہم خاندان دے دیں گے مگر نبیؐ کا قرآن اور نبی کا شان نہیں چھوڑیں گے۔ ٹھیک ہے؟ (جی)

محمدؐ کی عزت کے لیے مرنا حرام موت ہے یا شہادت کی موت ہے؟ (شہادت کی موت ہے) پیغمبرؐ کی محبت فرض ہے یا نہیں ہے؟ (فرض ہے) (آپ کو اپنی اولاد اور ماں باپ سے زیادہ پیار ہے یا آپؐ سے زیادہ پیار ہے؟ (آپؐ سے) مولانا! جہاں حقیقی باپ کام نہیں آئے گا' وہاں محمدؐ کام آئیں گے۔ (سبحان اللہ) جہاں کوئی پانی نہیں دے گا' وہاں محمدؐ پانی پلائیں گے' جہاں کوئی چھتری نہ ہوگی' محمد سایہ دیں گے۔ جہاں سارے پریشان ہوں گے' وہاں محمد رو رو کر جنت کا ٹکٹ لے کر دیں گے۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

السلام علیکم واقول قولی ھٰذا واستغفر اللّٰہ العظیم۔

ایک روز ایک لڑکا مسجد میں بیٹھا بھنگ پی رہا تھا۔ ملک شرف الدین عرف
حضرت شاہ شہباز نے مار پیٹ کر اسے مسجد سے باہر نکال دیا۔ رات حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ حکم ہوا کہ شہباز یہ میرا لڑکا ہے اس
کو تعزیر نہ کر۔ مولانا شہباز جب بیدار ہوئے تو اس کو مسجد میں بیٹھے پھر بھنگ پیتے
دیکھا اور اب پہلے سے زیادہ مار پیٹ کر اس کو مسجد سے نکال دیا۔ خواب میں آپ
کو پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی تو دیکھا کہ وہ لڑکا اپنے
سر کو آپؐ کے زانوئے مبارک پر رکھے فریاد کر رہا ہے کہ شہباز نے مجھے پھر مارا ہے۔
وہ آپؐ کے فرمان کو بھی دل میں جگہ نہیں دیتا اور نہ اس پر عمل کرتا ہے۔ حکم ہوا کہ اے
شہباز میں نے تجھے اس فعل سے منع کیا تھا تو نے پھر ولیا ہی کیا۔ جب خواب سے بیدار
ہوئے تو دیکھا کہ وہ لڑکا پھر مسجد میں بیٹھا بھنگ پی رہا ہے۔ اب تو آپ نے اسے پہلے سے بھی
کہیں زیادہ مارا اور مسجد سے باہر نکال دیا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو پھر خواب میں دیکھا کہ وہی لڑکا آپؐ کے زانوئے مبارک پر سر رکھے گریہ زاری کر
رہا ہے۔ تب آپؐ نے فرمایا "اے شہباز! میں نے تین بار تجھ سے کہا کہ یہ میرا لڑکا ہے
اس سے دست بردار ہو مگر تو نے کچھ التفات نہ کی" اس پر مولانا شہباز نے ایک انگشتری
اپنے ہاتھ سے اتار کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دی اور
عرض کیا کہ مجھے شریعت کی انگشتری عنایت ہوئی تو جب تک شرع شریف کی انگشتری بندہ
کے ہاتھ میں رہی بندہ نے حکم شرع قائم رکھا۔ اب ایسی حرکت مجھ سے سرزد نہ ہوگی تب
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت مہربان ہوئے اور فرمایا کہ یہ تمہارا امتحان
اور آزمائش تھی۔ اللہ تعالیٰ یہ شریعت کی انگشتری تم کو اور تمہارے فرزندوں کو مبارک
کرے (مشاہیر اسلام جلد اول از ملک نواب علی خاں اعوان برنالوی صفحہ ۲۰۹ تا ۲۱۰)
آپ نے ۱۰ ربیع الاول ۹۳۴ھ وصال فرمایا۔ قبر برہان پور (بھارت) میں ہے۔
والد کا نام ملک عبد القدوس الٰہی تھا۔

عنوان

شہداء اسلام

بمقام قصور

شہداء اسلام

الحمد للّٰہ الحمد للّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علیٰ من لارسول بعدہ ولانبی بعدہ ولا کتاب بعد کتاب اللّٰہ ولا دین بعد دینہ۔ ولا شریعۃ بعد شریعتہ ولا امۃ بعد امتہ۔ خاتم الانبیاء والمرسلین امام الاولین والآخرین۔ ارسلہ اللّٰہ الی الناس بالحق بشیرا ونذیرا و داعیا الی اللّٰہ باذنہ و سراجا منیرا۔ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ و احبابہ واتباعہ وسلم تسلیماً کثیرا کثیرا فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّھَدَاءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا۔

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایکم مثلی ابیت اطعمنی ربی و یسقین واذا مرضت فھو یشفین۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انا دعوۃ ابراھیم و بشارۃ عیسٰی و رؤیا امّی- انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قاعدھم اذا وفدوا انا خطیبھم اذا انصتوا و انا مبشرھم اذا یئسوا وانا شفیعھم اذا حبسوا۔

وعن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدھم فی امر اللہ عمر واصدقھم حیاءً عثمان واقضاھم علی و سیدۃ نساء اھل الجنۃ فاطمۃ الزھراء وسیدا شباب اھل الجنۃ الحسن و الحسین و افرضھم زید ابن ثابت واقرأھم ابی ابن کعب واعلمھم بالحلال والحرام معاذ ابن جبل و لکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابو عبیدۃ ابن الجراح اللّٰھم اغفر للعباس و ولدہ مغفرۃ ظاہرا وباطنۃ لاتغادر ذنبا۔

وقال النبی ﷺ لیس شیئی احب الی اللّٰہ من قطرتین قطرۃ دموع تسیر من خشیۃ اللّٰہ و قطرۃ دم یحراق فی سبیل اللّٰہ۔

وقال النبی ﷺ اشد البلاء علی الانبیاء

ثم الامثل فالامثل۔

وقال النبی ﷺ سید الشہداء الحمزہ۔ الحمزۃ اسد اللہ واسد رسولہ۔

وقال النبی ﷺ المطعون شہید وصاحب الحریق شہید والغریق شہید وصاحب ذات الجنب شہید والمبطون شہید ومن قتل دون عرضہ فھو شہید ومن قتل دون اھلہ فھو شہید ومن قتل دون مالہ فھو شہید من مات فجاءۃً فھو شہید من مات فی طلب العلم مات شہیدا۔

عن عبداللہ ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ ﷺ احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمہ و احبونی لحب اللہ واحبوا اھل بیتی لحبی الا مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ نوح۔ فمن رکبھا فقد نجا ومن تخلف عنھا ھلک۔

وقال النبی ﷺ ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابی علی العالمین سو النبیین و المرسلین و اختاری منھم اربعۃ یعنی ابابکر وعمر وعثمان وعلیا اصحابی کلھم علی الخیر۔

وقال النبی ﷺ ترکت فیکم امرین ترکت فیکم شیئین ترکت فیکم ثقلین باختلاف الروایۃ لن تضلوا ما تمسکتم

بهما كتاب اللّٰه و سنتي- كتاب اللّٰه و عطرتي الصبر عند الصدمة الاولىٰ والصبر على ثلثة اقسام الصبر على البر والصبر عن الشر والصبر على البلاء-

وعن ابى هريرةؓ قال قال رسول اللّٰه ﷺ ان الايمان و فى رواية ان الاسلام ليأرز الى المدينة كما تأرز الحية الى جحرها لا تجتمع امتى على الضلالة يد اللّٰه على الجماعه من شذ شذ فى النار

صدق اللّٰه مولانا العظيم و صدق رسوله النبى الكريم

ہمیں پھر دعوت دین الٰہی عام کرنا ہے۔ جہان کل میں پھر سے دبدبہ اسلام کرنا ہے' جس کام کے لیے آئے' وہ کام نہ بگڑے۔ سر جائے تو جائے مگر اسلام نہ بگڑے' یا الٰہی تو ہمیں عامل قرآن کر دے۔ پھر نئے سرے سے مسلماں کو مسلمان کر دے' وہ پیغمبر جسے سرتاج رسل کہتے ہیں' اس کی امت کو ذرا تابع قرآن کر دے' احساس صداقت رکھتا ہو' آئین عدالت رکھتا ہو' آنکھوں میں حیا' دل میں غیرت' توفیق شجاعت رکھتا ہو۔

اسلام سے مجھ کو الفت ہے' ایمان کی حلاوت رکھتا ہوں۔
ابو بکر و عمر عثمان و علی چاروں سے محبت رکھتا ہوں۔

محمد را خدا دادست لشکر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

راہ ملتی ہے شب کو تاروں سے
اور ہدایت نبی کے یاروں سے

نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہوگا میسر
شریک خدا اور جواب محمد

ما ان مدحت محمدا بمقالتی
و لکن مدحت مقالتی بمحمد

محمد کی آمد بشیرا نذیرا
فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

درود شریف پڑھو۔

تمہید

علماء امت' حاضرین خلقت' مجلس بابرکت' عرصہ دراز کے بعد آپ کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہوں۔

قصور سے قلبی تعلق ہے۔ یہاں ایک سادات گھرانہ رہتا ہے اس میں پہلے بھی حاضری ہوئی۔ الحمد للہ یہاں مدرسہ بھی قائم ہے اور پانچ وقت بلالی اذان اور اللہ کے قرآن کی آواز ہر وقت گونجتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام قصور والوں کے قصور معاف فرمائے۔ (آمین)

موضوع

میرے ذمہ موضوع یہ لگایا گیا ہے کہ شہداء اسلام' شہید کا مقام اور اسلام میں شہادت کی فضلیت کیا ہے۔ آپ میرے لیے دعا کریں میں آپ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں بھی میدان جہاد میں حق کے لیے شہادت نصیب فرمائے۔ (آمین)

درجات

قرآن کی روشنی میں پہلا درجہ نبوت کا ہے۔ نبوت کے بعد صداقت ہے۔ صداقت کے بعد شہادت ہے' درجہ بدرجہ' طبقہ بطبقہ ان کا مقام قرآن بیان کرتا ہے۔

جس طرح حافظ شیرازی نے فرمایا:

یا صاحب الجمال و یاسید البشر
من وجهك المنیر لقد نورالقمر
لایمکن الثناء کما کان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

اللہ کے بعد رسول اللہ کا مقام ہے۔ تمام ملائکہ' جن' فرشتے' حوریں' رسل' انبیاء' میرا پیغمبر افضل المخلوقات ہے۔ سید الکائنات ہے۔ اللہ کے بعد اگر کسی کے شان پر نگاہ پڑتی ہے تو وہ آمنہ کا لال ہے۔ (بے شک)

حضور ﷺ کی شان

آقا ﷺ کی شان اللہ کا قرآن بیان کرتا ہے۔ ہر پیغمبر کی زبان میرے آقا کا شان بیان کرتی ہے' زمین و آسمان میرے آقا کا شان بیان کرتے ہیں' سارا جہان میرے آقا ﷺ کی شان بیان کرتا ہے۔ اللہ ہمیں شان والے نبی کے دامن سے وابستہ فرمائے۔ (آمین)

یوں دیکھیں تو جہاں ہماری بینائی کی پرواز ختم ہو جاتی ہے وہاں پیغمبر ﷺ کی براق چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ (سبحان اللہ)

جنت تلاش کرتا ہوں تو نبی ﷺ کی گلی میں چمک رہی ہے۔ ما بین منبری وروضتی روضه من ریاض الجنة۔

سید الملائکہ کو دیکھتا ہوں تو پاؤں پر' پر ملتا نظر آتا ہے۔ ایک لاکھ

چوبیس ہزار انبیاء کی طرف دیکھتا ہوں تو وہ سارے مقتدی نظر آتے ہیں۔ میرا محبوب مقتدا نظر آتا ہے۔ (سبحان اللہ)

عرش پاؤں میں نظر آتا ہے' مصطفیٰ کی پرواز آگے چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔

حضور ﷺ کی شان سب سے زیادہ ہے' ہمارے علماء حقانی نے لکھا ہے کہ:

"اگر اشرف المخلوقات کہو تو وہ مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے"۔

حضور ﷺ اماں عائشہؓ کی نظر میں

میں نے اماں صدیقہؓ سے پوچھا' اماں تم تو نو برس آقا ﷺ کے ساتھ رہی تم بتاؤ' میرے محبوب کی شان کیا ہے۔

اس نے کہا:

لنا شمس وللافاق شمس۔

"ایک سورج آسمان پر چمک رہا ہے' ایک سورج میرے حجرے میں چمک رہا ہے"۔

لنا شمس وللافاق شمس۔ یہ وہ سیدہ عائشہؓ بیان کر رہی ہیں جن کو آقا ﷺ نے صدیقہ فرمایا' طیبہ فرمایا' طاہرہ فرمایا' حمیرہ فرمایا' حبیبہ فرمایا' بنت صدیق فرمایا۔

وہی بی بی صدیقہؓ بیان کر رہی ہے جو گڑیا کھیلتی ہوئی آئی' مومنوں کی اماں بن گئی۔

جس کے لیے قرآن کی سترہ آیتیں نازل ہوئیں۔ آقا ﷺ نے جس کے گھر کو قیامت تک کے لیے پسند کر کے اس حجرے کا نام بھی گنبد خضریٰ رکھ دیا۔

بی بی فرماتی ہیں:

لنا شمس وللافاق شمس۔

"ایک سورج آسمان پر چمک رہا ہے"۔

لوگو! ایک سورج میرے حجرے میں چمک رہا ہے' دنیا کے سورج کو مسلسل ایک گھنٹہ دیکھو تو بینائی ختم۔ آنکھیں اندھی ہو جائیں گی' یہ آسمان کا سورج بینائی چھین لے گا۔

میرے حجرے کے سورج کو اندھے دیکھیں تو ان کو بھی بینائی آ جائے۔ (سبحان اللہ) جلیبیب کالا تھا' چمکنے لگ گیا۔ حب ابن حدیق آنکھوں سے اندھا تھا' محمد ﷺ نے لعاب لگایا تو روشن ہو گیا۔

آسمان کے سورج کے قریب جاؤ گے تو گرمی سے پگھل جاؤ گے۔ محمد ﷺ کے قریب جاؤ تو جنت کا دروازہ مل جائے۔ (سبحان اللہ)

فرماتی ہیں' آسمان کا سورج رات کو غروب ہو جاتا ہے۔ آؤ میں دکھاؤں میرے حجرے کا سورج رات کو بھی چمکتا رہتا ہے۔ (سبحان اللہ) آسمان کا سورج گرہن میں پکڑا جاتا ہے' میرے حجرے کا سورج پکڑے ہوؤں کو چھڑا دیتا ہے۔

آسمان کا سورج بادلوں میں چھپ جاتا ہے اور میرے حجرے کا سورج زلفوں میں یوں لگتا ہے جیسے چاند بادلوں سے باہر نکل آیا ہو۔ آسمان کے سورج کی روشنی زمین پر کام آتی ہے میرے حجرے کے سورج کی روشنی' قبر' حشر اور اندھیرے دل میں بھی کام آتی ہے۔

یہ آسمان کا سورج اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ قیامت کے دن یہ سورج بے نور ہو جائے گا' اندھا ہو جائے گا۔ نبوت کا سورج قیامت کے دن بھی چمکتا ہوا نظر آئے گا۔

آسمان کا سورج دن کو روشنی دیتا ہے' میرے حجرے کا سورج رات کو

بھی چمکتا رہتا ہے۔

لنا شمس وللآفاق شمس
وشمسی خیر من شمس السماء
فان هذا الشمس تطلع بعد فجر
و شمسی تطلع بعد العشاء

"یہ آسمان کا سورج صبح طلوع ہوتا ہے' شام کو غروب ہو جاتا ہے اور میرے حجرے کا سورج جب سے طلوع ہوا قیامت تک طلوع ہی رہے گا"۔

یہ بی بی صدیقہؓ نے کملی والے کی شان میں فرمایا' اور بہترین فرمایا ہے۔ وقت نہیں ورنہ حضرت حسان حافظ شیرازی' جامی' قاضی' مثنوی بیان کرنا شروع کر دوں تو ساری رات بیٹھا رہوں۔

اللہ کی ثناء

میں دو موتی دے دوں جس پیغمبر کی میں تعریف کر رہا ہوں جب میں ان کے قدموں میں گیا' میں نے پوچھا محبوب فرمائیں' بتائیں' جگائیں' سنائیں۔ وہ کون ہے جس نے آپ ﷺ کو بھیجا' فرمایا:

لا احصی ثنائک کما اثنیت علی نفسک۔

"مولیٰ! ساری دنیا میری تعریف کر رہی ہے۔ یا اللہ میں نے ساری زندگی تیری ثناء کی' ساری زندگی ثناء کرنے کے باوجود میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکا"۔ یہ حضور ﷺ کے الفاظ ہیں۔

وہ کون ہے جس نے آپ کو بھیجا

میں نے پوچھا' محبوب بتائیں وہ کون ہے۔ فرمایا: اذکر واللّٰہ

بقال لک انک مجنون۔ میرے اللہ کا اتنا ذکر کرنا کہ دنیا تمہیں دیوانہ کہے۔ میں نے پوچھا کملی والے! وہ کون ہے جن کے آپ ﷺ بھیجے ہوئے ہیں' فرمایا: میرے پاؤں پر ورم' میری آنکھوں پر ورم' میری پنڈلیوں پر ورم' ساری رات قیام اور سجدے میں گزار دیتا ہوں مگر ماعبدنا ک حق عبادتک۔ مولیٰ مجھ سے باز پرس نہ کرنا' میں مصطفیٰ ﷺ ابھی بھی تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکا۔

بھیجنے والا کون ہے؟

میں نے پوچھا حضرت وہ کون ہیں؟ فرمایا' میں اسی کا رسول ہوں جس کے کعبے کے پاس میں آیا تو میں نے اپنے سر سے پگڑی اتار دی' ٹوپی اتار دی' کرتہ اتار دیا۔ میں اونٹنی سے نیچے اتر گیا۔ مولیٰ! میں ساری کائنات سے زیادہ روشن ضمیر ہوں' تیرے در پہ آکر میں محمد بھی فقیر ہوں۔

میں احرام باندھ کر آیا ہوں سر پہ ٹوپی نہیں' وجود پر کرتہ نہیں' پاؤں میں جوتا نہیں۔ لبیک اللھم لبیک۔ مولیٰ! ساری امت میرے در پہ آرہی ہے' میں محمد فقیر بن کر تیرے در پہ آرہا ہوں۔ توجہ کرنا علمی باتیں کر رہا ہوں' علماء پاس بیٹھے ہیں۔ مجھے تیس سال ہو گئے بولتے ہوئے' دعا کرو اللہ مجھ سے اچھے جملے کہلوائے۔ (آمین)

کوئی سوال کرنا چاہے اجازت ہے۔ کھڑے ہو کر کرے یا لیٹ کر کرے میں دعا کرتا ہوں اللہ اس امت کے اختلاف کو ختم فرمائے۔ (آمین)

مرکز سے تعلق ضروری ہے

کوئی سینے پر ہاتھ باندھ کر نماز میں کھڑا ہے' کوئی ناف کے نیچے' کوئی سٹینڈ اپ (Stand Up)۔ جیسے بینک پر گن مین (Gun Man) پہرہ دے

رہا ہے۔ کسی نے ہاتھ چھوڑ کر نماز شروع کر دی' تم ہر چیز کو بدل رہے ہو۔ دعا کرتا ہوں اللہ تمہیں مرکز سے تعلق عطا فرمائے۔ (آمین)

آج یہودیوں' نصرانیوں اور عیسائیوں کا کوئی مرکز نہیں' مسلمانو! تمہارا مرکز اللہ کا گھر ہے' محمد ﷺ کا در ہے۔ (سبحان اللہ) اللہ تمہیں مرکز سے تعلق عطا فرمائے۔ (آمین)

اللہ کی تعریف نبی ﷺ کی شان

توجہ کرنا' میں اپنے موضوع پر آ رہا ہوں مگر پہلے اللہ کی تعریف اور رسول اللہ ﷺ کی تھوڑی سی شان' توصیف کر رہا ہوں۔ اللہ کا شان بڑھے تمہارا ایمان بڑھے۔ (آمین)

آقا ﷺ جب اس کے دربار میں احرام باندھ کر آتے ہیں' غلاف کعبہ پکڑے ہوئے کبھی فاروقؓ کو مانگ رہے ہیں' کبھی امت کے لیے معافی مانگ رہے ہیں۔ کبھی بی بی کہتی ہیں' حضور ﷺ سجدہ میں اللہ کے حضور اتنی دیر تک پڑے رہتے کہ میں کھڑی کھڑی انتظار کر کر کے تھک جاتی تھی۔ محمد ﷺ ساجد نظر آتے تھے' خدا مسجود نظر آتا تھا۔ (سبحان اللہ)

اللہ ہمیں اپنی اور اپنے محبوب کی پہچان عطا فرمائے۔ (آمین)

آپ کو پتہ نہیں کس نے چکر دے دیا کہ آپ کتاب و سنت سے جدا ہو گئے۔ دعا کرتا ہوں اللہ تمہیں مرکز سے تعلق عطا فرمائے۔ (آمین)

میں ایک پیارا جملہ بول رہا ہوں' خدا کو اس طرح مانو جس طرح مصطفیٰ ﷺ نے کہا۔ مصطفیٰ ﷺ کو اس طرح مانو جس طرح خدا نے کہا ہے۔ (سبحان اللہ)

خدا کو محمد ﷺ بنائیں تو خدائی گئی' محمد ﷺ کو خدا بنائیں تو مصطفائی گئی۔ خدا کو خدا رہنے دو' محمد ﷺ کو مصطفیٰ رہنے دو۔

ان کا نبوت کا تخت ہے' ان کا ربوبیت کا تخت ہے۔ ربوبیت کے تخت پر جا کوئی نہیں سکتا۔ نبوت کے تخت پر قیامت تک آ کوئی نہیں سکتا۔

حضور ﷺ کی شان برحق ہے

حضور ﷺ کی تعریف برحق ہے۔ حضور ﷺ کا نام بھی محمد ﷺ ہے۔ محمد ﷺ کا معنی تعریف کیا ہوا' اپنے' پرائے دشمن بھی تعریف کریں۔ ابو جہل تعریف کرے' ابولہب تعریف کرے' عرب و عجم تعریف کریں' شمال و جنوب تعریف کریں' تورات' زبور' انجیل' وید' گرنتھ تعریف کرے' زمین و آسمان تعریف کریں' کون و مکان تعریف کریں' سارا جہان تعریف کرے۔ خود رب رحمان تعریف کرے' اللہ کا قرآن تعریف کرے' اس کو محمد ﷺ کہتے ہیں۔ یہ میرے نبی ﷺ ہیں۔ ہم نے نبی ﷺ کو نہیں سمجھا۔

پہلا نمبر اللہ کا دوسرا محمد رسول اللہ ﷺ کا

یہ پیغمبر ﷺ کی شان تھی۔ بہرحال میں نے چند موتی دیئے' اب آگے چلوں۔ پہلا درجہ اللہ کا ہے اس لیے کلمے میں بھی لاالٰہ الا اللّٰہ پھر محمد رسول اللّٰہ۔

اذان میں اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر' اشھد ان لاالٰہ الا اللّٰہ پھر اشھد ان محمد رسول اللّٰہ۔

درود شروع کریں اللھم صل علی۔ پہلے نام اللہ کا۔ بچہ پیدا ہو تو اس کے کان میں اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر۔

یہ نہیں حجرے میں آکر تالیاں بجائیں' گانے گائیں اور ناچیں۔ بندروں کی طرح۔ بچہ پیدا ہو تو اس کو نہلا کر اس کی انگلی پکڑ کر اذان سناؤ۔

پہلے کس کا نام سناؤ؟ اللہ کا۔ جب کائنات میں کچھ نہ تھا کون تھا؟ (اللہ) جب ساری دنیا قبروں میں اپنی جگہ پر سو جائے گی پھر کون رہے گا؟ (اللہ) وہ تھا' وہ ہے' وہ رہے گا۔ (بے شک)

اذان شروع اللہ اکبر سے ختم کرو۔ لا الہ الا اللّٰہ پر' ابتدا میں بھی اسی کا نام انتہا میں بھی اسی کا نام۔ نماز شروع کرو اللہ اکبر' ختم کرو' السلام علیکم ورحمہ اللّٰہ۔ ابتدا بھی اسی کے نام سے انتہا بھی اسی کے نام پر۔

بچہ پیدا ہو تو اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر سناؤ' موت قریب آئے تو لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ابتدا بھی اسی کے نام سے انتہا بھی اسی کے نام پر۔

اصلی اذان بلالی ہے

آج جن لوگوں نے اذان سے پہلے صلوٰۃ و سلام شروع کیا ہے وہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ خدا سے پہلے محمد ﷺ ہیں۔ خدا دوسرے نمبر پر ہے۔ یہ پیغمبر ﷺ کی توہین کر رہے ہیں' حضور ﷺ کی تعلیم کے خلاف کر رہے ہیں' وہ محبت میں بدعت کر رہے ہیں۔ ان سے کہو وہیں سے اذان شروع کرو جہاں سے آمنہ کے لال نے حکم دیا اور بلال نے دس سال اذان دی۔ آج ان لوگوں کی اذان خیالی ہے' اذان صحیح وہی ہے جو بلالی ہے' نعرے.....

مکہ اور مدینہ والوں کی عادت

مدینہ والوں کی عادت ہے کہ جب بھی کوئی گڑ بڑ ہو تو کہتے ہیں' صل علی النبی' اور مکہ والوں کی عادت ہے کہ جب کوئی گڑ بڑ ہو تو کہتے ہیں اللہ وکیل' کہہ دو اللہ وکیل۔

مکہ میں اللہ کا نام زیادہ لیتے ہیں کیونکہ تیرہ سال حضور ﷺ نے اسی کے نام کی تبلیغ کی اور مدینے میں صلوا علی النبی کیونکہ گنبد خضریٰ کا مکین وہاں ہے۔ مدینے کی گلی کوچوں سے حضور ﷺ پر درود کی آواز گونجی ہے۔ اللہ ہمیں اپنی عبادت اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت نصیب فرمائے۔ (آمین)

مخلوق میں پہلا درجہ حضور ﷺ کا

مخلوق میں پہلا درجہ نبوت کا ہے رسولوں میں، انبیاء میں، آقا ﷺ کا درجہ سب سے اعلیٰ ہے۔ فرشتوں سے اعلیٰ ہے، رسولوں سے اعلیٰ ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کو قیامت کے دن سایہ ملے گا تو حضور ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ملے گا۔

قیامت کے دن سب انبیاء بھی حضورؐ کے سایہ میں ہوں گے

سنو! میرے محبوب فرماتے ہیں:

آدم ماسواه ودون ذلك في القيامة تحت لوائي۔

"فرمایا، آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک سب میرے جھنڈے کے نیچے آئیں گے۔ سارے رسول پیالے لے کر میرے حوض کوثر پر آئیں گے، سب کو حوض کوثر کا پانی میں محمد ﷺ پلاؤں گا"۔

فرمایا، سارے انبیاء حساب میں ہوں گے، نفس و نفسی میں ہوں گے۔ میں محمد ﷺ جنت کا ٹکٹ لے کر داخلہ بھی لے لوں گا اس لیے حضور ﷺ دنیا میں بھی سب کے سردار، وہاں بھی سب کے سردار ہوں گے۔ میرا نبی سید الاولین والاخرین ہے، سید الرسل ہے۔ میرا نبی سید الکائنات ہے،

ساری کائنات کا سردار ہے۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ کو اپنے جیسا کہنے والے گستاخ ہیں

بعض لوگ نبی کریم ﷺ کو آپ جیسا کہتے ہیں جس طرح آپ کے فیصل آباد میں جلسہ ہوا۔ ایک نے (نورانی کی آمد پر اعلان کرتے ہوئے کھڑے ہو کر کہا، عظیم باپ کا یہ عظیم فرزند آ رہا ہے۔ جس نے اس دور میں مصطفیٰ ﷺ کو نہیں دیکھا اس مولوی صاحب کو دیکھ لے۔ (لعنت، لعنت)، بس بس بس کرو، میں نام نہیں لیتا، میں جھگڑالو نہیں ہوں۔ میں نے اکثر بزرگوں کے چہرے دیکھے ہیں۔ میں نے مولانا حسین احمد مدنیؒ کو دیکھا، مولانا لاہوریؒ کو دیکھا، مولانا احمد علی لاہوریؒ سے میں نے بیعت کی۔

میرا مقصد فساد و عناد نہیں، میرا مقصد حقائق کا کھولنا ہے۔ فضائل و مسائل بتائے ہیں، صراط مستقیم دکھانا ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں صراط مستقیم عطا فرمائے۔ (آمین)

حضور ﷺ پر خدا کی ہر نعمت ختم

مصطفیٰ کریم ﷺ ساری کائنات سے اعلیٰ و بالا ہیں۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ مصطفیٰ کریم ﷺ پر صرف نبوت ختم نہیں بلکہ نبوت بھی ختم۔ شرافت، لیاقت، امانت، ریاضت، صداقت، دیانت، عبادت، شجاعت، صورت، سیرت، درجت، برکت، رحمت جو اللہ کی عنایات ہیں سب محمد ﷺ پر ختم ہیں۔ پیغمبر کے مقابلے کا نہ کوئی آیا نہ کوئی آئے گا۔ (بے شک) یہ ہمارا عقیدہ ہے۔

ہمارا عقیدہ یہ بھی ہے کہ آج عرش پر، کعبے پر، جنت پر، سارے انبیاء کے مزارات پر اتنی رحمت نہیں برس رہی جتنی گنبد خضریٰ پر برس رہی ہے۔

(سبحان اللہ)

دعا کرو اللہ آپ کو عقیدہ صحیح عطا فرمائے۔ (آمین) یہ تو میں نے سیرت کی ایک جھلک، سیرت کی چمک، سیرت کا سبق، بلا دھڑک، باکڑک آپ کو دے دیا ہے۔ دعا کرو خدا قصور والوں کے قصور معاف کرے۔ (آمین)

مخلوق میں دوسرا درجہ

پہلا درجہ نبوت کا ہے۔ اب ذرا آگے چلیں، دوسرا درجہ صداقت کا ہے۔ اُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ۔ جن پر انعام، جن پر اکرام، فیوضات، القاب، عطاء، نوازش، احسان، منت، کرم نوازی، مہربانی، شفقت اور برکات ہوئیں وہ پہلے نمبر پر نبی ہے دوسرے نمبر پر صدیق ہے۔ قرآن نے خود کہا کہ پیغمبر ﷺ کے بعد دوسرا نمبر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے اور میں باوضو بیٹھا ہوں، روبرو بیٹھا ہوں، ہوبہو بیٹھا ہوں، حضور ﷺ نے یہی ترتیب بتائی۔ ابوبکر فی الجنۃ، عمر فی الجنۃ، عثمان فی الجنۃ، علی فی الجنۃ، یمین محمد قرین محمد، امان محمد، امین محمد، یسار محمد، یمین محمد، سپردار مہر و نگین محمد، ابوبکر صدیق دین محمد۔ نبوت کے بعد صداقت ہے، نبوت کی پہلی صفت صداقت ہے۔

یہ حدیثیں مجھے یاد ہیں۔ ایک جملہ بولتا ہوں سونے سے لکھ لو! اگر کوئی آدمی سر نیچے ٹانگیں اوپر کرے، جتنی چاہے کتابیں ایران اور لکھنؤ سے منگوائے، تمام ذاکر، مرثیہ خوان منگوائے۔ ماتم کر کر کے اس کا منہ سوج جائے، سارا دن زنجیر زنی کرے پھر بھی یہ جھوٹا ہے۔ پیغمبر ﷺ کا ایک جملہ قیامت تک سچا ہے۔ ابوبکر فی الجنۃ۔ (سبحان اللہ)

سارا ایران کہے ابو بکرؓ (نعوذ باللہ) منافق تھا' ابو بکرؓ فاسق تھا' ابو بکرؓ ایسا تھا سارے جھوٹے ہیں۔ خمینی سے لے کر لکھنؤ تک سب جھوٹے ہیں۔ محمد کریم ﷺ کل بھی سچے تھے آج بھی سچے ہیں' قیامت تک محمد ﷺ کا فرمان سچا ہے۔ دو ہزار حدیثیں میرے سامنے گونج رہی ہیں۔

ابوبکر فی الجنة' عمر فی الجنة' عثمان فی الجنة' علی فی الجنة۔ ان کے کہنے سے کچھ نہیں ہوگا' جنت جہنم کے مالک یہ نہیں' جنت و جہنم کا مالک کون ہے؟ (اللہ)

ابو بکرؓ و عمرؓ آج بھی جنت میں ہیں

میں آج گرج کر کہتا ہوں' مجھے اور آپ کو پتہ نہیں جنت ملے یا نہ ملے صدیقؓ و عمرؓ آج بھی جنت میں ہیں' قیامت تک جنت میں رہیں گے۔ جنت بھی ان کے پاس ہے جنت والا بھی ان کے پاس ہے۔ ٹھیک ہے یا نہیں؟ (ٹھیک ہے)

سعادت کی ترتیب

میں ایک ترتیب سعادت کی بتا رہا ہوں۔ پہلا درجہ نبوت کا ہے' دوسرا درجہ صداقت کا ہے۔ اُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ۔ قرآن بھی یہی کہتا ہے' مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ۔ تمام مفسر لکھتے ہیں کہ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ سے مراد صدیقؓ ہے۔ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ سے مراد فاروقؓ ہے۔ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ سے مراد عثمانؓ ہے۔ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا سے مراد حیدر کرارؓ ہے۔ تمہاری ترتیب غلط ہے' خدا کی ترتیب سچی ہے۔ (سبحان اللہ)

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا۔ رحمان بھی سچا ہے' قرآن بھی سچا ہے' نبی آخر الزمان بھی سچا ہے۔

تمام شہداء برحق ہیں

میرے پاس وقت نہیں' آج مجھے موضوع شہادت کا دیا گیا۔ شہدائے اسلام پر کچھ عرض کرنا تھا۔

شہادت کے لیے تو تین چار گھنٹے چاہئیں' صرف حضرت حمزہؓ کی شہادت بیان کروں تو ساری رات بیٹھا رہوں۔

اگر فاروقؓ کی شہادت شروع کر دوں تو مسجد نبوی تک چلا جاؤں' عثمانؓ کی شہادت بیان کروں تو چالیس دن چاہئیں۔ (کہو اللہ اکبر)

شہدائے کربلا' برحق' شہدائے مدینہ' برحق' شہدائے احد' برحق' شہدائے بدر' برحق' شہدائے خندق' برحق' شہدائے بنی مصطلق' برحق' شہدائے اسلام' برحق' شہدائے ختم نبوت' برحق' شہدائے جنگ آزادی' برحق' شہدائے نظام مصطفیٰ ﷺ برحق' شہدائے خیرپور ٹامیوالی' برحق۔

نبوت ختم شہادت قیامت تک جاری

نبوت ختم ہو گئی' قیامت تک شہادت چلتی رہے گی' بے شک۔ خیرپور ٹامیوالی میں بھی ایک سید کو شہید کر دیا۔ ان کی عادت ہے کہ سادات کو شہید کرتے ہیں وہاں بھی ایک سید منظور..... ہمدانی۔ وہ بھی قرآن پڑھ رہا تھا' کمرے میں بیٹھا تھا جس طرح حسینؓ کو مظلوماً شہید کیا اسی طرح اس سید کو بھی مظلوماً شہید کیا۔ اس سید کے خون نے بھی رنگ لایا' تحریک پیدا کر دی' خود سیدھا آنکھیں بند کر کے حسینؓ کے جھنڈے کے نیچے چلا گیا۔ (الحمد للہ)

سادات کے حصے میں شہادت لکھی ہوئی ہے' اپنی جان اپنے نانے کے

دین پر قربان کریں گے تو سادات کریں گے۔ (انشاء اللہ)

شہادت بڑا درجہ ہے جو کسی کو بڑا انعام ملے کامیاب ہوا۔ اس شخص کو مبارک دیں یا ماتم کریں؟ مبارک دیں۔

لوگ کہتے ہیں' ہائے حسین۔ میں کہتا ہوں واہ حسینؓ۔ تیروں میں قرآن پڑھا' نماز قضا نہ کی' خون سے تیمم کیا' صبر کی حدیں پوری کر دیں' ہزاروں سے ٹکرا گئے۔ آخر تک گھر میں پردہ قائم رکھا اتنی مصیبت میں بھی خدا اور رسول ﷺ کا دامن نہ چھوڑا۔ کہہ دو' واہ حسینؓ' واہ حسینؓ۔

حسینؓ نے پانچ تحفے دیئے' کہنے لگا نماز یوں ادا ہوتی ہے' قرآن یوں تلاوت ہوتا ہے' صبر یوں کیا جاتا ہے۔ ہزاروں سے یوں ٹکرایا جاتا ہے۔ اس حالت میں جبکہ پینے کے لیے بھی پانی نہیں۔ میں روزہ رکھ کر کھڑا ہوں' افطار کروں گا تو حوض کوثر پر کروں گا' واہ حسینؓ۔

پہلا درجہ نبوت کا دوسرا درجہ صداقت کا۔ معین محمد' قرین محمد' امان محمد' امین محمد' یار محمد' یمین محمد سپردار و مہرو نگین محمد' ابوبکر صدیق دین محمد ﷺ۔ نبوت کے بعد صداقت ہے' نبوت کی پہلی صفت صداقت ہے۔ نہیں سمجھے غیر بالغ ہو' نہیں سمجھے۔ پہلے دن نبی ﷺ نے اعلان کیا' ھل وجدتمونی صادقا او کاذبا۔ "مکہ والو! سچا ہوں یا کوئی اور بات ہے؟" سب نے کہا: جربنا ک مرارًا الا وجدنا عنک صدقا۔ ہم نے چالیس سال تجربہ کیا ہے' اس دھرتی پر محمد ﷺ تجھ جیسا سچا کوئی نہیں۔ (بے شک)

میرا موضوع شہادت ہے

شہادت پر بولنا تھا زیادہ بول نہیں سکوں گا بیمار ہوں۔ ہسپتالوں سے اٹھ کر آیا ہوں' بالکل اطمینان سے بیٹھو اور دل میں دعا کرو' سب پڑھ لو'

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اس کے تین ترجمے کرتے تھے۔ اِهْدِنَا سیدھا راستہ دکھا۔ اِهْدِنَا سیدھا راستہ بتا۔ اِهْدِنَا امت کا ہاتھ پکڑ کر سیدھے راستے پر چلا۔ (سبحان اللہ) یا اللہ ان کو سیدھے راستے پر چلا' جو مدینے سے جنت کو جا رہا ہو۔ (آمین)

دعا کرو اللہ تمہیں مکہ اور مدینے والا' قرآن و حدیث والا' صحابہؓ و اہل بیتؓ والا راستہ عطا فرمائے۔ (آمین)

علماء بیٹھے ہیں' ایک حدیث سنا کر میں شہادت پر چلوں۔ چل نہیں سکوں گا چند موتی دوں گا۔

مولانا ابو الکلام آزادؒ نے انسانیت موت کے دروازے پر ایک کتاب لکھی ہے اس کے ۳۲ صفحات ہیں۔ اگر میں ۳۲ گھنٹے بیٹھا رہوں تو حضرت حسینؓ کے خون کی تعریف پوری نہیں کر سکتا۔ بہرحال ہمیں سبق ملا ہے۔

بڑی علمی باتیں' سن سن کے نا' چن چن کر بتا رہا ہوں۔

اُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ۔ پہلا درجہ نبوت کا' دوسرا درجہ صداقت کا' تیسرا درجہ شہادت کا۔ اب درود پڑھو تو شہادت بتاؤں۔

میرے اکرم نے رسول اکرم ﷺ کے غلاموں کی شہادت کا یہ جلسہ رکھا ہے اور مجھے دفتر میں بتایا کہ دین پوری' دین کی بات پوری کرنا اور ہمیں شہادت سنائیں۔

کافر کا کوئی مقام نہیں

شہادت بہت بڑا عظیم درجہ ہے۔ کافر لوے تو جنگ ہے اپنی زندگی سے تنگ ہے' اکثر بے حیا' ننگ دھڑنگ ہے' نہ اس پر شہادت کا رنگ ہے'

گھسیٹ کر اس کو کتے کی موت پھینک دو۔

مسلمان کفر سے ٹکرائے تو غازی ہے۔ رات کو کھڑا ہو جائے تو عابد ہے۔ جھک جائے تو ساجد ہے' میدان میں نکلے تو مجاہد ہے' لڑے تو جہاد ہے۔ نکلے تو غازی ہے' کامیاب ہو کر آئے تو فاتح ہے۔ مسلمان زخمی ہو کر گرے ختم ہو جائے تو شہید ہے۔

حضور ﷺ نے بھی شہادت مانگی

ہمارے نبی ﷺ نے شہادت مانگی:

لوودت ان اقتل فی سبیل اللّٰہ ثم احییٰ ثم اقتل ثم احییٰ ثم اقتل۔

"یا اللہ! اپنے نبی کو بستر پر روانہ نہ کرنا' کملی والے کو بھی میدان میں شہادت نصیب کرنا"۔

حضور ﷺ دعا فرما رہے تھے۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ کی انگلی زخمی ہوگئی خون بہنے لگا۔ فرمایا:

"یا اللہ! یہ میرا شہادت کا خون ہے اس کو قبول کر لینا"۔

حضور ﷺ کو احد میں پتھر لگا' دندان مبارک سے خون نکلا۔ داڑھی رنگین ہوگئی داڑھی پر خون' منہ پر خون۔ فرمایا' "دیکھ لے اے اللہ! محمد کتنا سرخرو ہے کہ خون سے اپنے منہ کو رنگین کر کے تیرے سامنے کھڑا ہے۔

یا اللہ دیکھ! جنہوں نے نبی کو بھی زخمی کیا' تیرے نبی کو خون سے رنگین کر دیا۔ محمد کو ناز ہے اتنی دلہے کو مہندی اچھی نہیں لگتی جتنا محمد کو شہادت کا خون اچھا لگ رہا ہے۔ (سبحان اللہ)

شہادت بڑی چیز ہے---- حضور ﷺ کے زمانہ کی لوری

ہائے دین پوری کے پاس وقت نہیں ورنہ آپ کو بتاؤں شہادت کیا ہے۔ حضور ﷺ کے زمانہ میں عورتیں لوریاں دیتی تھیں۔ آج تو میری بہنیں لوریاں دیتی دودھ پلاتے وقت کہتی ہیں' "پی اناں ہویں پی۔ منہ کالا ہوئے پی' جھمیاں پی' پیو دی داڑھی منداایں پی" بکواس کرتی ہیں۔

حضور ﷺ کے زمانہ میں جب بچے کو دودھ پلاتیں تو لوریاں دیتیں۔ یااللہ! اس بچے کو زندگی دینا• مجاہدو بہادروں والی' اس بچے کو زندگی دیناں' مومنوں والی' نبی ﷺ کے غلاموں والی' میرے بچے کو بستر ے پر رخصت نہ کرنا' موت دے تو میدان شہادت والی۔

وہ مائیں پیدا کرتی تھیں غازی
دہنی تلوار کے میدان کے غازی
وہ مائیں جبکہ لیتی تھیں بلائیں
یوں بیٹے کو کرتی تھیں دعائیں
عبادت میں کٹے بیٹا جوانی
شہادت میں ختم ہو زندگانی
وہ مائیں گھر کی دیواروں کی زینت
نہ یہ مائیں کہ بازاروں کی زینت
وہ مائیں مسجد میں بھی نہ جائیں
نہ یہ مائیں کہ پوجیں خانقاہیں
وہ مائیں جن کا دل آہن جگر شیر
نہ یہ مائیں کہ بکتی ہیں ننگے سیر
بھلا وہ بیٹے مسجد کو کیوں جائیں
کہ جن کی ہوں نامعقول ایسی مائیں

جب اماں نیک ہو تو بیٹا بھی نیک ہوتا ہے

جب اماں فاطمہؓ تھی، بیٹا حسینؓ تھا، اماں ہاجرہؓ تھی، بیٹا اسماعیلؑ تھا۔ اللہ کی قسم! اماں فاطمہؓ تھی، بیٹا عبد القادر جیلانیؒ تھا، اماں خدیجہؓ تھی تو بیٹے بھی طیب، طاہر، قاسم تھے۔ جب اماں آمنہؓ تھی تو بیٹا محمد ﷺ تھا۔

ضیاء الحق اور نور جہاں

جب اماں نور جہاں ہو، پتہ نہیں بیٹا کہاں ہو۔ صدر ضیاء الحق تو کہتا ہے کہ نور جہاں بڑی مشہور ہے۔ واہ ضیاء صاحب واہ، کہتا ہے کہ میں اور نور جہاں اگر اکٹھے چلیں تو لوگ مجھے نہیں پہچانیں گے نور جہاں کو پہچانیں گے، واہ ضیاء صاحب واہ۔

دعا کرو اللہ میرے ملک کو گانے بجانے سے پاک کرے۔ (آمین)

عورت کی آواز پر پابندی

نور جہاں! تیری آواز پر تیرے محمد ﷺ نے پابندی لگائی ہے تو اذان تک نہیں دے سکتی، عورت قرآن زور سے نہیں پڑھ سکتی، ذکر زور سے نہیں کر سکتی، درود زور سے نہیں پڑھ سکتی، حج پر لبیک زور سے نہیں کہہ سکتی، گیت گا سکتی ہے؟ (نہیں) نماز میں کسی غیر مرد کے ساتھ نہیں ٹھہر سکتی۔ کار میں بیٹھ سکتی ہے؟ (نہیں) عورت حج پر کسی غیر مرد کے ساتھ نہیں جا سکتی۔ گانے کے لیے جس کے ساتھ چاہے جا سکتی ہے؟ (نہیں)

نور جہاں! اللہ تمہیں محمد ﷺ کا غلام بنائے۔ کاش! یہ تیری اچھی آواز گیت گانے کے کام نہ آتی۔ محمد ﷺ کا قرآن پڑھنے کے کام آتی، حوریں بھی رشک کرتیں۔ دعا کرو اللہ میرے قصور والوں کے قصور معاف

کرے۔ (آمین)

شہادت ایک درجہ ہے ---- بی بی خنساءؓ کا واقعہ

بی بی خنساءؓ ایک عورت تھی' اس کے چار بیٹے تھے۔ خاوند فوت ہوگیا' شہید ہوگیا۔

اس نے اپنے بیٹوں کو کھڑا کیا' پیشانی چومی' سب بیٹوں کے ہاتھوں میں تلواریں دیں۔ ہم تو اپنے بیٹوں کے ہاتھوں میں بوتلیں دیتے ہیں' حلوے کی پلیٹیں دیتے ہیں' بیٹوں کو ٹی وی لا کر دیتے ہیں' بیٹوں کے ہاتھوں میں کیمرے دیتے ہیں' بیٹوں کو کتے لا کر پالنے کے لیے دیتے ہیں۔

بی بی خنساءؓ نے چاروں بیٹوں کے ہاتھوں میں تلواریں دیں اور فرمایا:

"بیٹو! خدا کی قسم میں نے لوگوں کے چرخے کات کر' لوگوں کی چکیاں پیس کر' پیسہ پیسہ جمع کر کے تمہارے لیے جہاد کا سامان خریدا ہے"۔

اور چاروں کو تلواریں دیں اور پیشانی چومی اور کھڑے ہو کر کہا:

"بیٹو! جب سے تمہارا والد فوت ہوا' میں نے اپنے دامن پر دھبہ نہیں آنے دیا۔ غیر مرد سے میں نے بات نہیں کی کسی غیر مرد کو جرات نہیں کہ میری طرف دیکھ سکے' جو محمد ﷺ نے عفت کی امانت دی تھی اس کو میں نے بے داغ رکھا اور پاکدامن رکھا"۔

"بیٹو! میں نے تمہارے بچپن میں بغیر وضو کے تمہیں دودھ نہیں دیا۔ میں نے تمہیں قرآن اور درود پڑھ کر آپ کو دودھ پلایا۔ خیال کرنا' میدان جہاد میں جا کر میرے دودھ کی لاج رکھنا' میرے دودھ کو ضائع نہ کرنا"۔

"بیٹو! میدان جہاد میں جاؤ تو کفر سے ٹکراؤ' اگر تم چاروں شہید ہو گئے تو میں ماتم نہیں کروں گی' ناز کروں گی کہ میں شہید بہادر فرزندوں کی اماں ہوں۔ چاروں شہید ہو گئے"۔

جب میدان میں لڑ رہے تھے۔ فاروقی دور میں ایک دوسرے سے کہتے تھے بھائی! بوڑھی اماں کے سفید بال دیکھے تھے، رو رو کر دلاسے دے رہی تھی۔ اماں کو شرمندہ نہ کرنا، اماں کے سامنے سرخرو ہو کر جانا۔ نعرہ تکبیر، اللہ اکبر۔ جہاد کا یہی نعرہ ہے، یہ غوثیہ نعرہ امام بری، کھوٹی نہ کھری، بھٹائی کرشائی، یہ نعرے پاکستان کے ہیں۔ اسلام کا، توحید کا، جہاد کا نعرہ، فاروقی نعرہ، میدان بدر کا نعرہ، فتح مکہ کا نعرہ، نعرہ تکبیر اللہ اکبر تھا۔ سب سے بڑا کون ہے (اللہ) خدا کا نام لیں تو آپ کا چہرہ بدل جاتا ہے۔

چاروں بیٹے نعرے لگاتے ہوئے نکلے، چاروں ٹکڑے ہو کر گر پڑے۔ ماں کو اطلاع ملی، بڑھیا! تیرے چاروں بیٹے ٹکڑے ہو گئے ہیں، ماں نے بال نہیں نوچے، کپڑے نہیں پھاڑے، ماتم نہیں کیا، اس نے ہائے وائے نہیں کیا، پہلا جملہ کہا: الحمد للہ جو دودھ پلاتے وقت بیٹوں کو گود میں لے کر دعا کی تھی قبول ہو گئی۔

میں شہیدوں کی اماں ہوں، چلو چل کر میرے بیٹے مجھے دکھاؤ۔ لوگ آئے کہ تماشا دیکھیں، بی بی ماتم کرے گی، بال نوچے گی، کپڑے پھاڑے گی۔ چاروں کو دیکھ کر کہا، لوگو! میرے بیٹے اپنی ماں کے سامنے سرخرو ہیں۔ یہ شہادت سے نہا چکے ہیں، یہ جنت کے ٹکٹ لے چکے ہیں۔ مجھے مبارک دو، میں بہادر شہید بیٹوں کی اماں ہوں۔

ایک ایک بیٹے کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ کسی بیٹے کی پیٹھ پر تیر اور تلوار کا نشان نہ تھا۔ کہنے لگی اگر پیٹھ پر تیر یا تلوار کا نشان ہوتا تو تمہیں بزدل سمجھ کر دودھ نہ بخشتی۔ اب مجھے ناز ہے کہ میں بہادر بیٹوں کی اماں ہوں۔ جاؤ مصطفیٰ ﷺ کے سامنے سرخرو ہو جاؤ، قیامت کے دن ملاقات ہوگی، خدا کے سامنے پیش کروں گی کہ میں نے تیرے دین پر چار بچے قربان کر دیئے۔ (سبحان اللہ)

یہ شہادت ماتم کے لیے ہے یا صبر کے لیے؟ (صبر کے لیے) شہادت عظیم درجہ ہے یا شکست ہے؟ (عظیم درجہ ہے)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا واقعہ

ذرا آپ کو تڑپادوں' وہ دیکھو دمشق کے چوراہے پر لاش کھڑی ہے یہ عبداللہ بن زبیرؓ کی لاش ہے۔ حجاج ابن یوسف نے عائشہؓ کے بھانجے کو اسماءؓ کے بیٹے کو پھانسی کے تختے پر لٹکادیا' پگڑی سر پر نہیں ہے' صرف تہہ بند ہے' کرتہ بھی نہیں ہے۔ چوک میں لٹک رہا ہے' بی بی اسماءؓ ۸۰ سالہ بڑھیا ہے۔

یہ اسماءؓ وہی ہے جس نے محمدؐ کو ہجرت کی رات کھانا پکا کر دیا تھا۔ یہ اسماءؓ وہی ہے جس نے اپنا کمر بند کھول کر نبی کے ستو والے تھیلے پر باندھا تھا۔ یہ اسماءؓ وہی ہے جو روزانہ چار میل سفر کرکے پیغمبر ﷺ کو غار میں تازہ کھانا پہنچاتی تھی' یہ اسماءؓ وہی ہے جس کو ابوجہل نے دروازے پر تھپڑ مارا' اس کا سر پتھر پر لگا خون نکل آیا کہنے لگی ابوجہل! سن! تجھے طاقت پہ ناز ہے' مجھے ٹکڑے کردے۔ میں محمد ﷺ کا راز تیرے حوالے نہیں کروں گی۔ یہ اسماءؓ وہی ہے جس کی پیشانی پر نبی ﷺ نے لعاب لگائی' دارالشفاء محمدؐ سے خدا نے زخم کو ٹھیک کردیا۔

یہ اسماءؓ وہی ہے جس کو حضور ﷺ نے دعا سکھائی تھی۔ اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشرک بہ شیئا۔ بی بی نے کہا تھا حضرت مجھے دعا سکھاؤ۔ مجھے دین دنیا کی بہتری مل جائے' مجھے رزق بہت مل جائے۔ حضور ﷺ نے دعا سکھائی' پیغمبر ﷺ کی زبان' میرا اعلان' محمد ﷺ کا بیان' سن لو مسلمان' لے آؤ ایمان۔ اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشرک بہ شیئا۔ (کہہ دو سبحان اللہ)

یہ وہی اسماءؓ ہے' ۸۰ سالہ بڑھیا۔ چھڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر آئی۔ بیٹا

پھانسی کے تختے پر تھا' تین دن سے وہاں لٹک رہا تھا' لاش سے اعضاء کے ٹکڑے ہو کر گر رہے ہیں' خون بہہ رہا ہے۔ خون جم گیا' آنکھوں کی بینائی ختم ہو گئی ہے' نظر نہیں آ رہا۔

اسماءؓ نے فرمایا:

"لوگو! آؤ تمہیں میں ایک جنتی دکھاؤں جو شاہسوار اپنی سواری پر جنت کا منتظر کھڑا ہے"۔

وہ دیکھو لوگو! میرا بیٹا حریت کا خطبہ دے رہا ہے۔ وہ دیکھو میرا بیٹا پرواز کر رہا ہے۔ حوریں اس کو لینے آئی ہوئی ہیں۔ لوگو! دیکھو میں شہید کی اماں ہوں۔ کہنے لگی بیٹا! مبارک ہو میں ماتم نہیں کروں گی۔ میں ناز کرتی ہوں کہ میں بہادر عبداللہ ابن زبیرؓ کی اماں ہوں۔ محمد ﷺ کو جا کر میرا اسلام کہہ دینا' جا جا کر پیغمبر ﷺ کے قدموں میں بتا دے کہ محمد ﷺ میں جان دے چکا ہوں مگر بزدلی سے کسی طاقت کے سامنے جھکا نہیں۔ بیٹے! مجھے تیری شہادت پہ ناز ہے۔

شہادت عظیم درجہ ہے---فاروق اعظمؓ کا قاتل ایرانی مجوسی ہے

فاروقؓ شہید ہوا' فاروقؓ کو ایرانی نے مارا۔ ایرانی ابولولو فیروز' رافضی انگوٹھی میں فیروزہ پتھر رکھتا ہے جس نے سب سے پہلے اپنے آپ پر حملہ کیا' خودکشی کی۔ اپنے آپ کو خنجر مارے وہ فاروقؓ کا دشمن ایرانی تھا۔

سات صحابہؓ کو اس نے زخمی کیا۔ اس ایرانی کتے نے جب اس کو پکڑنے لگے تو اس نے سات صحابہؓ کو شہید کر دیا۔ ایک صحابی نے جب اس کے اوپر کمبل ڈالا تو اس نے اپنے آپ کو خنجر مار کر مار دیا جو فاروقؓ کا دشمن ہو گا قیامت تک وہ اپنے آپ کو مارتا رہے گا۔ یہ اس ایرانی کی نشانی ہے' فاروقؓ شہید مدینہ ہے۔

حضرت حسینؓ دس محرم کو شہید ہوئے۔ فاروقؓ یکم محرم کو شہید ہوئے، اسلام کی تاریخ، ہجرت کی تاریخ کا آغاز فاروقؓ کے خون سے ہوتا ہے۔

مولانا آزادؒ مسلمانوں کے وارث تھے

مولانا ابوالکلام آزادؒ لکھتا ہے، میں اس کی قبر پر گیا، بہت رویا، آنسو تھمتے نہیں تھے۔ آزاد، آزاد، سو رہا تھا۔ دس کروڑ مسلمانوں کا سہارا ابوالکلام آزاد سو رہا تھا۔ میں نے کہا، آزاد! تو سو گیا، آج ہندو تیرے مسلمانوں پر حملہ کر رہے ہیں وہ مسلمانوں کا وارث تھا، مسلمانوں کا خیر خواہ تھا۔ اللہ آزاد کی قبر پر کروڑوں رحمتیں برسائے۔ (آمین)

عمرؓ زخمی نہیں پورا مدینہ زخمی ہو گیا

مولانا ابوالکلام آزادؒ لکھتے ہیں کہ جب عمر فاروقؓ کو تین خنجر لگے عمرؓ زخمی ہوا۔ فرماتے ہیں کہ عمرؓ زخمی نہیں، مدینہ زخمی ہو گیا، خلافت زخمی ہو گئی۔ خطابت کر رہا ہوں، خلافت ہی زخمی نہیں ہوئی معلوم ہوتا تھا پورا عرب زخمی ہو گیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اسلام زخمی ہو گیا۔

شاہراہ مدینہ:

شاہ فیصل نے دو سڑکیں بھی بنوائی ہیں۔ مکہ سے مدینہ۔ یہ سڑکیں اسی خطوط پر بنائی ہیں جہاں سے محمد ﷺ نے ہجرت کی تھی۔ وہی راستہ ہے، جہاں جہاں حضور ﷺ ٹھہرے۔ وہاں پر بورڈ لگا دیئے۔ آج بھی راستہ بتاتا ہے کہ محمد ﷺ آگے گزر رہے ہیں۔ اس جھونپڑی میں پانی پی رہے ہیں۔ جہاں پتھر کے نیچے سوئے تھے، آج بھی میں ان پہاڑوں کو غور سے دیکھتا رہا۔

مجھے ڈرائیور کہنے لگا ما تنظر الی الجبل؟ یا اخی انت مجنون کیف اس نے کہا ان پہاڑوں کی طرف کیا دیکھتے ہو۔ میں نے کہا ان پہاڑوں کو دیکھ رہا ہوں جن کو محبت سے محمد ﷺ نے دیکھا ہے۔

(سبحان اللہ) اللہ آپ سب کو لے جائے۔ (آمین)

آج کل تو مدینے سے نکالے جا رہے ہیں' چار سو کو نکال دیا گیا۔

نوٹ: شیطان جنت سے نکالا گیا۔ ہمارے پاکستانی مدینے سے نکالے گئے۔

اللہ ان کو مدینے کا ذوق عطا کرے۔ آمین۔

تم کیا عاشق رسول ہو؟ لیلیٰ! مجنوں کے شہر کے کتے کے پاؤں کی مٹی کو چومتی ہے۔ تم مدینے کے امام کو کافر کہتے ہو۔ ظالمو! تم تو عرب کے دشمن ہو' مدینے کے دشمن ہو۔

حضرت حمزہؓ پندرہ شوال کو شہید ہوئے۔ عمر فاروق ستائیس ذوالحج کو زخمی ہوئے۔ حضرت عمر یکم محرم کو شہید ہوئے۔ حضرت عثمانؓ اٹھارہ ذوالحج کو شہید ہوئے۔ اسلام میں ایک شہید تو نہیں بلکہ اسلام میں تو شہداء کے خون سے ندیاں بہہ رہی ہیں۔ مصلیٰ رسول دیکھتا ہوں تو عمر کے خون سے رنگین ہے۔

قرآن کھولتا ہوں تو خون عثمان سے رنگین ہے۔ مسجد کوفہ دیکھتا ہوں تو خون علیؓ سے رنگین ہے۔ کربلا دیکھتا ہوں تو خون حسینؓ سے رنگین ہے۔ حسین کی شہادت کی خبر کربلا کا میدان دے رہا ہے۔ عثمان کی شہادت کی خبر اللہ کا قرآن دے رہا ہے۔

ان کی مظلومیت تو کسی کو یاد نہیں۔

حسین کا تین دن پانی بند ہوا۔ عثمان کا چالیس دن پانی بند ہوا۔ حسین خلافت کے حق کے لیے جا رہے ہیں۔ عثمان محمد ﷺ سے ملی ہوئی خلافت کو نبھا رہے ہیں۔ حسین کے ساتھی بہتر آدمی مقابلے میں ٹکرا گئے۔ عثمان کی

بیوی ہے، جس کا دوپٹہ بھی اتار اگیا۔ جس کی انگلیاں بھی کاٹی گئیں۔
حسین کی حویلی میں بے پردگی نہیں۔ عثمان کی حرم کی بے پردگی ہو گئی۔
حسین تیرے ساتھ لشکر تھا جو مقابلہ کرے، عثمان کی بیوی کی انگلیاں کاٹی گئیں۔
حسین تو نے اجازت دی کہ لڑائی کرو۔ عثمان نے کہا کہ مدینے میں تلوار نہ اٹھاؤ۔ حسین تو نے کہا کہ مجھے مدینے روانہ کر دو۔ انہوں نے چھٹی نہ دی۔ عثمان تیرے لیے معاویہ کے بھیجے ہوئے چار سو فوجی آئے۔ عثمان نے ان سے کہا باغی مجھے گھسیٹیں، میری داڑھی نوچیں، مجھے ٹکڑے کر دیں میں مدینے میں قتل تو ہو جاؤں گا، محمد ﷺ کا شہر نہیں چھوڑوں گا (سبحان اللہ)

عثمان قیامت تک مظلوم ہیں:

حسین! تو کربلا میں مظلوم تھا۔ عثمان! تو قیامت تک مظلوم ہے۔ کوئی کہتا ہے عثمان نعوذ باللہ خائن ہے۔ لاہور سے ایک نے لکھا ہے کہ عثمان نے اپنے رشتہ داروں کو پانچ لاکھ درھم دے دیے۔ نبی ﷺ کے صحابی کو خائن کہا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے صحابہ کی شکایت نہ کرو۔ جو صحابہ کا دشمن ہے، وہ محمد کا دشمن ہے۔ جو صحابہ سے پیار کرتا ہے، محمد سے پیار کرتا ہے۔ ٹھیک ہے؟ (جی)
عثمان تو مظلوم ہے۔ تو قیامت تک مظلوم ہے۔ عثمان کے جنازے کو پتھر مارے گئے۔ جو لاکھوں کو کفن دیتا تھا، اس کو کفن نہ ملا۔ جو لاکھوں کے جنازے پڑھتا تھا، اس کے جنازے پر اٹھارہ آدمی تھے۔ عثمان! جب تیرا پانی بند تھا اس وقت بی بی ام سلمہؓ نکلی۔ آؤ تمہیں رلاؤں۔

بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا:

بی بی ام سلمہؓ نبی ﷺ کی حرم ہیں۔ پہلے ام حبیبہ آئیں۔ ابو سفیانؓ

کی بیٹی۔ میرے مصطفیٰ کی حرم۔ میرے معاویہؓ کی بہن' ان کے خچر کو ڈنڈے مار کر بھگا دیا۔ حضرت ام حبیبہؓ نے کہا او کتو! باغیو! میں محمد ﷺ کو شکایت کروں گی کہ انہوں نے اپنی اماں سے بدسلوکی کی۔ میرے مصطفیٰ ﷺ تیری بیوی کے خچر کو ڈنڈے مارے گئے۔

پھر بی بی ام سلمہؓ آئی۔ توجہ کرنا چن چن کر موتی دے رہا ہوں۔ بی بی ام سلمہؓ ایک برتن میں پانی لائیں۔ تھال میں۔ گھیرا ڈال لیا۔ بی بی ام سلمہؓ نے کہا کتو! ہٹ جاؤ کوفیو' باغیو اور ظالمو! ماں اپنے بیٹے کو پانی دینے جا رہی ہے۔ اگر تم نے مجھے دھکے دیے' میں گنبد خضریٰ والے کے سامنے جا کر شکایت کروں گی کہ محمد یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے تیری بیوی کو دھکے دیے تھے۔ پھر وہ ڈر گئے۔ بی بی نے پانی پہنچایا۔

عثمانؓ و حسینؓ کے قاتل کوفی ہیں:

حضرت عثمانؓ کوٹھے پر چڑھ آئے۔ کہنے لگے او کوفیو! یہ سارے کوفی تھے۔ حسینؓ کے قاتل بھی کوفی ہیں۔ عثمانؓ کے قاتل بھی کوفی ہیں۔ آج میں سچا الزام لگاتا ہوں۔ عدالت لے کر چلتا ہوں۔ جو عثمانؓ کے قاتل تھے' وہی حسینؓ کے قاتل تھے۔ میری تحقیق ہے حسینؓ کے قاتل پر لعنت۔ عثمان کے قاتلوں پر بھی لعنت اور جو عثمانؓ کے دشمن تھے' وہ قرآن کے دشمن تھے۔ جو حسینؓ کے دشمن ہیں' وہ قرآن و حدیث کے دشمن ہیں (بے شک) میں کسی پر الزام نہیں لگاتا کھری بات کرتا ہوں۔

آج حضرت حسینؓ کی شہادت غلط بیان کرتے ہیں کہ دو بڑے آگئے تھے۔ کڑیاں آگئی تھیں۔ حضورؐ کے چہرے پر غبار اٹھا۔ بتول جھاڑو دے رہی تھی۔ یہ سب کچھ جھوٹ ہے۔ یہ راوی بات کرتے ہیں۔ راوی غرق ہو جائیں گے۔ ہم جھوٹ نہیں کہیں گے۔ ہم سچ کہیں گے۔ (انشاء اللہ)

حضرت عثمانؓ کو خواب میں زیارت حضور ﷺ :

حضرت عثمانؓ رات کو کوٹھے پر چڑھ آئے۔ جمعہ کے دن عثمانؓ شہید ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کو خواب میں حضور ﷺ نظر آئے۔ ساتھ ابوبکرؓ و عمرؓ کھڑے تھے۔ آقا غمگین کھڑے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا آقا تیری امت نے بڑا ستایا ہے۔ کئی دنوں سے پانی بند ہے۔ جس مسجد کو میں نے بنایا تھا' اس مسجد میں نماز نہیں پڑھنے دیتے۔ مصطفیٰ ﷺ مجھے زور سے قرآن نہیں پڑھنے دیتے' مجھے گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتے۔ مجھے بئر رومہ سے پانی نہیں پینے دیتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا عثمان! گھبرا نہ' روزے کی نیت کر لے' افطاری میرے ساتھ آکر کرنا (سبحان اللہ) یہ رات کو خواب آیا۔

عثمانؓ داماد ہیں' حسینؓ نواسہ ہیں:

شہید اسلام' شہید مدینہ نے اسی وقت ایک پاجامہ پہنا۔ مولوی عبدالشکور کہتا ہے ساری دنیا کے مظلوم جمع کرو' ان سب سے عثمانؓ زیادہ مظلوم ہے۔ حسینؓ نواسہ ہے' عثمانؓ داماد ہے۔ حسینؓ باون سال کے تھے' عثمانؓ بیاسی سال کے تھے۔ عمر رسیدہ ہے۔ حسینؓ کربلا میں مظلوم ہے' عثمانؓ مدینے میں مظلوم ہے۔

حسینؓ تیرا خون گرا' کربلا کا میدان گواہی دے رہا ہے۔ عثمانؓ! تیرا خون گرا' قیامت تک اللہ کا قرآن گواہی دے رہا ہے۔ تو شہید قرآن ہے۔

حضرت عثمانؓ کوٹھے پر چڑھ آئے۔ او کوفے والو! او باغیو! میں محمد ﷺ کا داماد ہوں۔ میں ذی النورین ہوں۔ مجھے حضور ﷺ نے فرمایا کہ سو بیٹیاں ہوتیں تو عثمان کو دے دیتا۔ باغیو! اس سے حیا نہیں کرتے ہو' جس سے محمد ﷺ بھی حیا کرتے تھے۔

میری سفید داڑھی کی حیا کرو۔ میں تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ اللہ نے مجھے

سب کچھ دیا ہے۔ مدینے کا کوئی گھر نہیں' جو میرا ممنون نہ ہو۔ اس مسجد میں مجھے نماز نہیں پڑھنے دیتے' جس پر میں نے پچیس ہزار خرچ کیا۔ او ظالمو! اس کنوئیں سے مجھے پانی نہیں دیتے' جس کو بارہ ہزار میں خرید کر میں نے وقف کیا تھا۔

او کوفے والو! اس ہاتھ کو زخمی کرو گے' جس کے ہاتھ کو مصطفیٰ ﷺ نے اپنا ہاتھ کہا تھا۔ تمہیں کیا ہو گیا۔ تم کیا کر رہے ہو' گردنیں جھکا کر کھڑے تھے۔

کسی کو قتل کیا جاتا ہے تین وجہوں سے:

حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ کسی کو قتل کیا جاتا ہے تو تین وجہ سے:

۱۔ یا تو اس نے کسی کو قتل کیا ہو۔ میں نے زندگی بھر کسی کو قتل نہیں کیا' کسی کو دھکہ نہیں دیا۔ خدا کی مخلوق کو میں نے کبھی نہیں ستایا۔ پھر تم مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہو؟

۲۔ اسلام میں کسی کو قتل کیا جاتا ہے کہ اس نے شادی شدہ ہو کر کسی سے زنا کیا ہو۔ میں نے کبھی کسی کی لڑکی کو زنا کی نگاہ سے بھی نہیں دیکھا۔ مجھ سے فرشتے حیا کرتے ہیں' مجھ سے محمد ﷺ بھی حیا کرتے تھے۔

۳۔ او کوفیو! کسی کو قتل کیا جاتا ہے کہ وہ مرتد ہو جائے لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ الحمد للہ جو مجھے محمد ﷺ نے کلمہ پڑھایا' میں اسی کلمے کا پابند ہوں۔ مرتد وہ ہے جس نے کلمہ کو تبدیل کر لیا ہو' جنہوں نے قرآن تبدیل کر لیا ہو' جنہوں نے دین تبدیل کر لیا ہو' جنہوں نے نمازیں تبدیل کر لی ہوں' جنہوں نے شریعت تبدیل کر لی ہو۔ فرمایا میں نے محمد ﷺ کے دین کو تبدیل نہیں کیا۔ علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین جو کام محمد ﷺ کرے وہ سنت ہے۔ جو کام

میں کروں' وہ بھی سنت ہے۔ (بے شک)

او کوفیو! میرا کیا قصور ہے کہ تم یہاں تلواریں لے کر آئے ہو؟

حضور ﷺ نے میرے لیے پندرہ سو صحابہ سے میرے خون کا بدلہ لینے کے لیے بیعت لی تھی۔ تم مجھے لاوارث نہ سمجھو۔ میرے خون کا بدلہ محمد ﷺ لے گا۔ میرا خدا بدلہ لے گا۔ چپ کر کے باغی کھڑے رہے۔ حتیٰ کہ جمعہ کے دن حضرت عثمانؓ نے ایک پاجامہ پہنا تاکہ دشمن اگر حملہ کریں تو میں ننگا نہ ہوں اور سامنے قرآن رکھ کر تلاوت شروع کر دی۔

حضرت عثمان کو کیا پسند تھا:

لکھا ہے کہ حضرت عثمانؓ روزانہ دو رکعت میں پورا قرآن تلاوت کر لیا کرتے تھے۔ روزانہ ایک قرآن کی تلاوت کرتے۔

حضرت عثمان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کیا پسند ہے؟ فرمایا اشباء الجیعان و کسوۃ العریان و تلاوۃ القرآن بھوکوں کو کھانا کھلانا' ننگوں کو کپڑے پہنانا' قرآن کی تلاوت کرنا۔ یہ تین چیزیں مجھے پسند ہیں۔

حضرت عثمانؓ قرآن کے حافظ تھے۔ ہر روز ایک غلام آزاد کرتے تھے۔ ہر رات پورا قرآن تلاوت کرتے تھے۔ کبھی پوری زندگی شراب نہیں پی ' زنا نہیں کیا ' کبھی جھوٹ نہیں بولا ' کبھی حرام نہیں کھایا

حضرت عثمان کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کی آمد سے پہلے بھی اللہ نے میری فطرت کو محمد ﷺ کا غلام بنا دیا تھا۔ (سبحان اللہ)

عثمانؓ کی داڑھی پکڑ لی گئی۔ حضرت عثمانؓ نے کہا اس کی داڑھی پکڑتے ہو؟ جس سے فرشتے اور محمد ﷺ بھی حیا کرتے ہیں۔ نوجوان! میری داڑھی پکڑ رہا ہے' تیرا ابا دیکھتا تو اس چیز کو برداشت نہ کرتا۔ اس نے داڑھی

چھوڑ دی۔ بی بی بچانے کے لیے آگے آئی۔ اس کو دھکا دیا۔ ایک کتے نے بی بی کو تلوار ماری۔ بشر بن کنانہ، سنان ابن انس نے تلوار ماری تو بی بی کی انگلیاں کٹ گئیں۔ بی بی کا دوپٹہ اتر گیا۔ بی بی نے کہا حزالکٔ اللّٰہ یدیکٔ ھلکٔ اللّٰہ او میری انگلیاں کاٹنے والے کتے! خدا تیرے ہاتھوں کو برباد کرے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کی اطلاع:

بی بی نائلہؓ گریں اور اسی زخمی ہاتھوں سے کوٹھے پر چڑھ گئیں۔ کہنے لگی:

یا اھل المدینۃ! مدینے والو! الا ان امیر المومنین عثمان قد قتل علی کتاب اللّٰہ

"مدینے والو! اطلاع سن لو! محمد ﷺ کا دوہرا داماد حضرت عثمان ذی النورین خدا کا قرآن پڑھتے ہوئے شہید ہو گیا۔

شہادت کی خبر سن کر جو کچھ کسی نے کہا:

مدینے میں اندھیرا چھا گیا۔ بی بی نائلہؓ نے لوگوں کو انگلیاں دکھائیں۔ مدینے میں کہرام مچ گیا۔

غالباً بی بی عائشہؓ نبی ﷺ کے روضے پر گئیں۔ رو کر کہا آقا! آپ کی بیوی اطلاع لائی ہوں۔ تیرا پیارا عثمان خون میں لت پت ہو چکا ہے۔ مدینے میں تلوار چل پڑی ہے۔ تیرا شہر رنگین ہو گیا ہے، عثمان مظلوم ہو چکا ہے۔ علی نے اپنی پگڑی پھینک دی۔ حسین کو جا کر تھپڑ مارا، حسن کو مکا مارا۔ حضرت علیؓ نے کہا یا اللہ میں بری ہوں۔

عبداللہ بن سلام نے کہا لوگو! اگر زمین و آسمان مل کر بھی عثمان کے

خون کا کفارہ ادا کریں تو کفارہ ادا نہیں کر سکتے۔

ابو ھریرہؓ نے کہا عثمان! تیرے بدلے میں پینتیس ہزار آدمی قتل ہوں گے۔ جو نبی ﷺ کے خلیفہ کو قتل کرے، پینتیس ہزار آدمیوں کو خدا قتل کرواتا ہے۔ اتنے قتل ہوئے۔ جنگ جمل اور صفین میں۔

شہادت کے موضوع پر عرض کر رہا ہوں۔ میرا موضوع شہداء اسلام ہے۔ عثمان کی لاش پڑی ہے۔ ایک آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ توجہ کرنا۔ بات کہہ نہیں سکتا، دل کانپ رہا ہے۔ دو گھنٹے کے بعد ایک آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ عثمان کا خون بہنا بند نہیں ہوا تھا۔ ناحق خون تھا۔ خون تقاضا کرتا تھا کہ میں اس وقت تک بہتا رہوں گا، جب تک میرا بدلہ نہیں لوگے۔ خون میں خوشبو تھی اور بہہ رہا تھا۔ پورا گھر خون سے رنگین تھا۔

صحابہ کے گھر:

میں نے عثمانؓ کا گھر دیکھا ہے۔ ابوبکرؓ کا گھر میں نے دیکھا ہے۔ میں نے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا گھر دیکھا ہے۔ وہ دار الخلافہ جہاں پہلے دن ابوبکرؓ کی بیعت ہوئی، میں وہ بھی دیکھ آیا ہوں۔ سقیفہ بنو ساعدہ، میں نے صحابہ کے گھر دیکھے۔ اللہ کی قسم جھونپڑیوں پر خدا کی رحمت برس رہی ہے۔

شہادت کے بعد حضرت عثمان پر ظلم:

واقعہ سننے والا ہے۔ بی بی نائلہؓ کہتی ہیں میں رو رہی ہوں۔ عثمانؓ کے بچے رو رہے ہیں۔ چوالیس لاکھ مربع میل کا فرمانروا ہے اور جنازہ پڑھنے والا کوئی نہیں۔ ہزاروں کو کفن دینے والا بے کفن پڑا ہے۔ ہزاروں کے جنازے پڑھنے والا بے جنازہ پڑا ہے۔ ہزاروں پر فرمانروائی کرنے والا، اکیلا پڑا ہے۔ بی بی نائلہؓ عثمان غنیؓ کی بیوی، کہتی ہیں کہ ایک آدمی نے کنڈی کھٹکھٹائی۔ میں

نے دروازہ کھولا۔ میں نے سمجھا شاید عثمان کو خراج عقیدت پیش کرے گا' روئے گا۔ عثمان کی زیارت کرے گا۔ وہ ظالم سیدھا عثمان کے وجود کی طرف گیا۔ عثمان شہید ہو چکے تھے۔ اس نے عثمان کے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور زور سے عثمان کے چہرے پر تھپڑ مارا۔ دھماکہ ہوا۔ بی بی کہتی ہیں میں نے رو کر کہا' یا اللہ ابھی عثمان پر ظلم ختم نہیں ہوا۔ تیرا عثمان شہادت کے بعد بھی تھپڑ کھا رہا ہے؟

حضرت عثمان کے تھپڑ مارنے والے کا حال:

صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک شخص کو کوفہ کے چوک میں دیکھا' اس کے دونوں بازو کٹے ہوئے تھے۔ دونوں ٹانگیں کٹی ہوئی تھیں۔ منہ کھلا ہوا' ہائے او میں مر گیا۔ ایسی آواز نکال رہا تھا۔ چیخ رہا تھا' خون اور پیپ اس کے جسم سے بہہ رہی تھی۔ اس کے پاس سے بدبو آ رہی تھی۔ ایک صحابی نے پوچھا تو کون ہے؟ تجھے کیا ہوا ہے؟ کہنے لگا آؤ مجھے عبرتاً دیکھ لو۔ میں وہی ہوں' جس نے عثمان کی شہادت کے بعد اس کا چہرہ ننگا کر کے اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔ یہ بات مولانا عبدالشکور لکھنوی ؒ نے لکھی ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہنے لگا رات کو کسی نے میرے بازو اور ٹانگیں کاٹ دیں۔ مجھے گھر سے اٹھا کر جنگل میں پھینک گئے۔ کتے مجھے نوچتے ہیں۔ میرے اوپر کھیاں بھنبھناتی ہیں۔ میرے ساتھ کیڑے چمٹ گئے ہیں۔ میں چیخ رہا ہوں۔ یہ تو مجھے دنیا میں عذاب ہو رہا ہے۔ پتہ نہیں میری آخرت کا کیا حال ہو گا۔ میں عثمان کا قاتل ہوں۔ میں نے عثمان کو تھپڑ مارا۔ اسی کا بدلہ مجھ سے خدائے قہار لے رہا ہے۔ جو بھی عثمان کے قاتل تھے' کوئی بھونکتے رہے' کسی کا چہرہ سیاہ ہو گیا' کسی کی زبان باہر نکل آئی۔ ہر ایک کو خدا نے اپنے عذاب میں پکڑا۔ چھڑانے والا کوئی نہ آیا۔ اپنے بندوں کا بدلہ کون لیتا ہے؟ (اللہ)

میں شہداء اسلام پر کچھ موتی دے رہا ہوں۔

حضرت حسنؓ و حسینؓ کے فضائل:

حسینؓ کو کوفیوں نے بلایا۔ سر سے لے کر ناف تک نبی کی شکل حضرت حسن تھے۔ میں آپ کو قصے کہانیاں نہیں سناؤں گا۔ دین پوری سے حقائق سنو۔ دین پوری سے دلائل سنو۔ دین پوری سے فضائل سنو' دین پوری سے حقیقت سنو۔

یہ حسینؓ وہ ہے' جو نبی ﷺ کے سینے پر کھیلتا تھا۔ نبی اس کے منہ کو چومتے تھے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں فاطمہ! حسینؓ کے رونے کی آواز مسجد میں نہ آئے۔ میں محمد ﷺ حسین کے رونے کی آواز سن کر بے قرار ہو جاتا ہوں۔ حضور دونوں بیٹوں کو سینے سے لگاتے۔

و کان رسول اللّٰہ یشمھما و یضمھما ترمذی بخاری اور مشکوۃ پڑھ رہا ہوں۔

فرمایا حضور ﷺ دونوں بیٹوں کو سینے سے لگاتے۔ فرماتے ھی ریحانتای یہ فاطمہ کا باغ ہے یہ جنت کے پھول ہیں۔

حضور ﷺ کو حسین سے پیار تھا:

میرے نبی ﷺ ان دونوں کی زلفوں کو سونگھتے۔ فرماتے تھے میرے یارو! مجھے ان بچوں کی زلفوں سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔

بارش ہوتی تو آقا ﷺ فرماتے فاطمہ! بچوں کو بلالو۔ بارش سے اندر آ جائیں۔ بارش کے قطرے تیز ہیں۔ نانا محمد یہ برداشت نہیں کرتا کہ حسین کو بارش کے قطرے تکلیف پہنچائیں۔ (سبحان اللہ)

حضور کریم ﷺ نماز میں سجدہ کرتے تو حسین کندھے پر آ جاتے۔

حضور ﷺ سجدہ لمبا کر دیتے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں سر اٹھاؤں اور میرا حسین نیچے گر جائے۔ (سبحان اللہ) یہ حدیثیں پڑھ رہا ہوں۔ حدیث سے باہر نہیں جاؤں گا۔

مجھے جھوٹے مرثیے نہیں آتے:

مجھے وہ جھوٹے مرثیے نہیں آتے "بی بی دے وال کھل گئے اوے" یہ مجھے نہیں آتا۔ ون لگی دیوار دی ٹیک اے' یہ مجھے نہیں آتا۔ یہ سب کچھ جھوٹ ہے۔ یہ جھوٹے قصے سنا کر لوگوں کا مال بھی لے جاتے ہیں اور ایمان بھی لے جاتے ہیں۔ یاد رکھو! سارا دن مرثیے سنو' کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ تین دفعہ قل ھو اللہ پوری پڑھ کر حسینؓ کی روح کو بخشو' اس کا ثواب پہنچے گا۔

مجھے بتاؤ!:

میں پوچھتا ہوں کہ حسینؓ کو ماتم کا ثواب پہنچتا ہے یا قرآن کا؟ (قرآن کا) ایک کہتا ہے ہائے حسین' ہائے حسین' ہائے حسین' ہائے حسین۔ دوسرا بیٹھ کر قرآن پڑھ کر کہتا ہے یا اللہ! اس قرآن پڑھنے کا ثواب شہدائے کربلا کو پہنچا۔ ماتم' ماتم کرنے والوں کے منہ پر مار دیا جائے گا۔ قرآن پڑھنے کا ثواب بارش سے زیادہ رحمت بن جائے گا۔ (انشاء اللہ)

حضرت حسین ۲ محرم کو کربلا پہنچے:

حسینؓ نے دس محرم کو روزہ رکھا یا شربت پیتے رہے (روزہ رکھا) ایک طرف حسین کا ماتم ہوتا ہے۔ دوسری طرف ڈھول بج رہے ہوتے ہیں۔ میں تمہیں جانتا ہوں۔ حسینؓ کا گھر اجڑ رہا تھا۔ تم لوگوں کو شادی دکھارہے ہوتے

ہو۔ واہ اوئے عاشقو!

حسین کربلا میں دو محرم کو پہنچے۔ تم نے یکم محرم کو چارپائیاں اوندھی کر دیں۔ حسینؓ دس محرم کو دو بجے شہید ہوا۔ جب کہ بی بیوں کو قید کا خطرہ تھا۔ باہر آگ لگی ہوئی تھی۔ جب کہ تینتیس چونتیس تلواروں کے زخموں سے چور حسین ٹکڑے ٹکڑے پڑا تھا۔ سر مبارک کہیں' دھڑ مبارک کہیں تھا۔ جب کہ بی بیوں کو اپنے پردے کا خطرہ تھا جب کہ حسینؓ کی لاش دھوپ میں تھی۔ اب صدمہ تھا۔ یہ لوگ دو بجے تعزیہ کو دفن کر کے واپس آ جاتے ہیں کہ اب سارا کام ٹھیک ہو گیا ہے۔ نواسہ رسول ختم ہو گیا ہے (نعوذ باللہ) آپ میری بات نہیں سمجھے۔

کچھ لوگ دو بجے جا کر تعزیہ دفن کر دیتے ہیں۔ کراچی والے دو بجے جا کر تعزیہ سمندر میں ڈال دیتے ہیں۔ دو بجے تو حضرت حسینؓ شہید ہوئے تھے۔ دو بجے تو ظلم ہوا تھا۔ دو بجے تو گھر اجڑا تھا۔ دو بجے تو حسینؓ کی لاش دھوپ میں پڑی تھی۔ صدمہ تو اب دو بجے ہوا اور یہ جھوٹے محب دو بجے کام کاج ختم کر کے آ جاتے ہیں کہ محمد ﷺ کا گھرانہ ختم ہو گیا ہے' چلو چل کر آرام کریں (استغفراللہ) یہ خیر خواہ نہیں ہیں۔

ہم حسینی ہیں:

حسین! جو قرآن تو نے کربلا میں پڑھا' ہم قیامت تک وہ قرآن پڑھتے رہیں گے۔ حسین! جو تو نے نماز شروع کی' ہم قیامت تک ادا کرتے رہیں گے۔ حسین تو نے روزہ رکھا' ہم بھی روزہ رکھیں گے۔ حسین نے آخری وقت کہا یا اللہ یہ پردہ دار خواتین' میری بچیاں' میری بیٹیاں' میری بہنیں ہیں۔ یا اللہ ان کو اماں نے پردہ سکھایا ہے۔ یہ محمد ﷺ کا گھرانہ ہے۔ یہ وطن سے بے وطن ہو گئی ہیں۔ گھر اجڑنے والا ہے۔ میں تیرے راستے میں شہید ہونے

والا ہوں۔ یا اللہ ان پردہ داروں کو بے پردہ نہ کرنا۔ خاتون جنت کی بچیوں کے پردے کی حفاظت کرنا۔ (سبحان اللہ) حسینؓ کی دعا مجھے یاد ہے۔ یا اللہ جس طرح خلیلؑ نے ہاجرہ کو تیرے سہارے پر جنگل سنسان میں چھوڑ دیا تھا، خلیلؑ نے ہاجرہ کو چھوڑا، تو نے ہاجرہ کی نگرانی کی، جس طرح خلیل نے ہاجرہ کو تیرے سہارے پر چھوڑا، یا اللہ میں خاندان محمد ﷺ کو تیرے آسرے پر چھوڑ رہا ہوں۔

ان کو وطن سے بے وطن کیا، خاندان محمد ﷺ کو عزت سے بے عزت نہ کرنا (سبحان اللہ) جاگ رہے ہو؟ (جی)

حضرت حسینؓ کا کربلا میں خطبہ:

حضرت حسینؓ نے خطبہ دیا۔ میں باوضو کہتا ہوں حضرت حسینؓ ایک بوری خطوں کی لائے۔ مولانا ابوالکلام آزاد" مفتی محمد شفیع سارے علماء لکھتے ہیں کہ حضرت حسین ایک بوری خطوں کی لائے اور نام لے کر فرمایا او نخعی! او اشترا! او ابن زرعہ بڑوں بڑوں کا نام لے کر فرمایا او کوفیو! نالائقو! یہ تمہارے دستخطوں والے خط ہیں۔ بیس بیس آدمیوں کے خطوں پر دستخط کیے ہوئے ہیں۔

ظالمو! تم نے مدینہ چھڑایا۔ محمد کا روضہ چھڑایا۔ حج کا موسم تھا، حج چھڑایا۔ یہ ساری چیزیں تم نے اس لیے چھڑائی تھیں کہ میرا استقبال تم نے تلواروں سے کرنا تھا؟ او ظالمو! اب تم عبید اللہ بن زیاد کے ساتھ یزید کی فوج میں کھڑے ہو؟ انہوں نے جواب میں کہا حسین! تم جھوٹ کہتے ہو۔ حسینؓ رو پڑے۔ فرمایا لوگو! میرا نانا سچا، میری اماں سچی، میرا دین سچا، میرا عقیدہ سچا، کذابوں میں کذاب تو تم ہو۔ میں بھی سچا ہوں، میرا نانا محمد ﷺ بھی سچا ہے۔ تم نے خط لکھے ہیں۔

دوسرا خطبہ:

حضرت حسینؓ نے پھر خطبہ دیا۔ کوفہ والو! مجھے پہچانتے ہو؟ یہ اتنے آدمی تلواریں لے کر آگئے ہو۔ اس کا استقبال تلواروں سے کرتے ہو، جس کا استقبال محمد ﷺ اپنے ہاتھوں سے کرتے تھے۔

وہاں تیر مارو گے، جہاں نبی نے بوسے دیے تھے۔ ان زلفوں کو مٹی میں پھینکو گے، جس کو محمد ﷺ نے سونگھا تھا۔ کوفہ والو! میرے سوا نبی ﷺ کا نواسہ کون ہے؟ کوفہ والو! میں کوئی عام آدمی نہیں ہوں۔ تمہارے نبی کا خاندان ہوں (سبحان اللہ) کوفہ والو! یہ وہ عورتیں بیٹھی ہیں، جن کی آواز کبھی نہیں نکلی۔ کیا ان پردہ داروں کو بھی بے پردہ کرو گے؟ رو کر فرمایا میرے خیمہ والو! میں لڑائی میں مصروف ہوں۔ تم دوسری طرف سے چلے جاؤ۔ عورتوں نے کہا حسین! ہم تیرے قدموں میں ٹکڑے تو ہو سکتی ہیں، خاندان محمد اور نواسہ رسول کو چھوڑ کر نہیں جا سکتیں (سبحان اللہ)

قاتلان حسین و عقیل کوفی تھے:

یہ کوفی تھے۔ مسلم بن عقیل کو شہید کرنے والے یہی تھے۔ عون محمد کو شہید کرنے والے یہی تھے۔ میرے حسین کو بلا کر دھوکہ کرنے والے یہی تھے۔

میرے اوپر مقدمہ کرو۔ آج قاتلان حسین کی خانہ تلاشی لو۔ مولانا عبدالشکور مرزا پوری نے ایک کتاب لکھی ہے۔ سب کچھ ان کے گھر سے نکلا۔ یہی قاتل تھے۔ جب حسین کی بہن کو کوفے میں پیدل چلایا گیا، میں نام نہیں لیتا، میں ادب کرتا ہوں۔ پیدل آئیں تو لوگ پوچھتے یہ کون ہیں یہ اتنی عورتیں، ان کے کپڑے اجڑے ہوئے، ان کے برقعوں سے سسکیوں کی آوازیں آرہی ہیں۔ کسی نے رو کر کہا تماشا دیکھنے والو! کیوں پوچھتے ہو کہ یہ

کون جا رہی ہیں؟ یہ محمد ﷺ کا اجڑا خاندان ہے۔ یہ حسینؓ کی بہنیں اور بیٹیاں ہیں۔ یہ خاندان نبوت جا رہا ہے۔

بی بی رو رو کر کہتی کل ہزاروں دنیا ہمارے در پر آتی تھی' آج دنیا ہمارا تماشا دیکھ رہی ہے۔

سنئے جب بی بی کوفے سے گزری' یہ بات ان کو بھی سنا دو۔ میں اس کا حوالہ دوں گا۔ ان کی ساری کتابوں میں ہے۔ مولانا عبدالشکور لکھنوی نے بھی حوالہ دیا ہے کہ جب کوفہ سے یہ اجڑا ہوا قافلہ گزرا تو کوفہ والے رونے لگے۔ عورتیں چھتوں پر چڑھ آئیں۔ گلیوں میں رونے لگ گئے۔ بی بی نے کہا الآن تبکون فمن قتل قتلنا انتم باکون الی یوم القیامۃ۔ او کوفی ظالمو او غدارو او جھوٹو اب روتے ہو۔ پھر بتاؤ ہمیں قتل کس نے کیا۔ ہمیں اجاڑنے والو اجڑے رہو گے۔ ہمیں رلانے والو روتے رہو گے۔ ہمیں در در پھرانے والو تم گلیوں میں پھرتے رہو گے۔ صحیح ہے یا غلط؟ (صحیح ہے)

اسلام میں صبر ہے:

اسلام میں کیا ہے ان اللّٰہ مَعَ الصَّابِرِیْن ہے۔ یا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمَاتِمِیْن؟ (صَابِرِیْن) اِنَّمَا یُوَفَّ الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَاب۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا' وَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ' وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ اسلام میں صبر کی شان ہے یا ماتم کی؟ (صبر کی)

ماتم کرنے والے کے متعلق حضور ﷺ کا ارشاد

میرے پیغمبر ﷺ نے بتایا لیس منامن ضرب الخدود جو منہ پر تھپڑ مارے' وشق الجیوب کپڑے پھاڑ دے' ماتم کرے' ودعا بدعوی الجاهلیة جاہلیت کی رسموں کو زندہ کرے گا بینوں میں ہائے ہائے کرے لیس منا روٹے والا کہتا ہے کہ یہ میری امت سے نکل جائے۔ نبی کے اسلام سے نکل جائے۔ پیغمبر کی امت کی فہرست سے نکل جائے۔ محمدی ہونے سے نکل جائے۔ یہ جائے جہنم میں۔ محمد ﷺ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام میں صبر ہے۔

مجھے جواب دو:

آدم سے حوا سو سال تک جدا ہوئی۔ آدم نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر) نوح کی بیوی اور قوم غرق ہوئی۔ نوح نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر) یعقوب کے بیٹے یوسف کو کنوئیں میں ڈالا دیا۔ یعقوب نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر) یوسف نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر) یونس مچھلی کے پیٹ میں گیا' صبر کیا یا ماتم؟ (صبر) ایوب نے کیڑوں میں صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)

بی بی ہاجرہ نے بیابان' سنسان پہاڑوں میں صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
اسماعیل کی گردن پر چھری آئی صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
عیسیٰ نے تختہ دار پر صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
حضرت موسیٰ فرعون کے حملے کی زد میں آئے۔ صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
مصطفیٰ ﷺ طائف میں آئے' صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
محمد ﷺ مکے میں رہے' صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)

محمد ﷺ مکے سے جدا ہوئے' صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
چچا حمزہ گیارہ ٹکڑے ہوا' صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
طائف میں پتھر لگے' وہاں صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
شعب ابی طالب میں بائیکاٹ ہوا' وہاں صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
زنیرہؓ کی آنکھیں ضائع کر دی گئیں صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
لبیدہؓ کے ٹکڑے کر دیے گئے' صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
عمارؓ ابن یاسر شہید ہوئے' صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
سمیہ کا بدن چیرا گیا' صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
احد میں ستر صحابہ شہید ہوئے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
بئر معونہ پر ستر صحابہ کو ٹکڑے کیا گیا' صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
حضور کریم ﷺ پر سنگ باری ہوئی' آپ ﷺ نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
نبی ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے' صحابہ و اہل بیت نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
حیدرؓ شہید ہوا' بیٹوں نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
حسنؓ کو زہر دیا گیا' خاندان نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
اصغر و اکبر شہید ہوئے حسینؓ نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
سچ کہہ رہا ہوں؟ (جی) صبر کیا کرو۔

حضرت حسینؓ سے مجھے پیار ہے:

شہید کربلا سے مجھے پیار ہے۔ کیونکہ اس کا نانا محمد مصطفیٰ ﷺ اس کا ابا علی المرتضیٰؓ' اس کی اماں بی بی زہراؓ اس کا بھائی حسن مجتبیٰؓ' اس کو دیکھتا ہوں تو شہید کربلا (سبحان اللہ)

جو حسین کی تابعداری کرے وہ حسینی:

اس کوفے کے ظلم سے شہید کربلا کا صبر بڑھ گیا۔ مجھے حسینؓ نے نماز سکھائی۔ اس نے کہا اس وقت بھی نماز قضا نہیں ہو رہی' جو نماز پڑھے' حسینی' جو نماز نہ پڑھے' وہ حسینی نہیں ہے۔ جو ماتم کرے وہ حسینی نہیں ہے۔ جو مرثیے پڑھے' وہ حسینی نہیں ہے۔ جو تبرا کرے' وہ حسینی نہیں ہے۔

جو طاقت کے سامنے تقیہ کر کے جھک جائے' وہ حسینی ہے؟ (نہیں) جو مصیبت میں قرآن چھوڑ دے' وہ حسینی ہے؟ (نہیں) جو ہر ایک کے ساتھ صلح کر لے' ہر ایک کے سامنے جھک جائے' وہ حسینی ہے؟ (نہیں) حسینی وہ ہے جو طاقت کے ساتھ ٹکرا جائے۔ (بے شک)

پانچ حسینی تحفے:

حسین نے پانچ تحفے دیے ہیں۔ قبول کرو گے؟ (جی) حسین نے صبر دیا' صبر کرو گے یا ماتم؟ (صبر) حسینؓ نے قرآن دیا۔ قرآن پڑھو گے یا مرثیے؟ (قرآن) حسینؓ نے دس محرم کو روزہ رکھا۔ روزہ رکھو گے یا شربت پیو گے؟ (روزہ رکھیں گے) حسین نے نماز پڑھی۔ تم نماز پڑھو گے یا قضا کرو گے؟ (نماز پڑھیں گے) حسین طاقت سے ٹکرا گیا۔ تم تقیہ کر کے اس طاقت والوں کے سامنے جھک جاؤ گے یا ٹکرا جاؤ گے؟ (ٹکرا جائیں گے) حسین نے شہادت کا جام نوش کیا۔ تم بزدل بن کر معافی مانگو گے یا مصطفیٰ کے دین پر شہید ہو جاؤ گے (شہید ہو جائیں گے) یہ حسینی کردار ہے۔

کٹا کر گردنیں اپنی بتلا گئے یہ کربلا والے
کبھی طاقت کے آگے جھک نہیں سکتے خدا والے

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پر لاش جگر گوشہ رسول

حسین کے خون سے تو رنگین ہوگئی
سیراب کر گیا تجھے خون رگ رسول
کرتی رہے گی پیش شہادت حسین کی
آزادی حیات کا یہ سرمدی اصول
کٹ جائے سر تیرا تلوار کی نوک سے
کسی طاقت کی بیعت ہرگز نہ کر قبول

کہہ دو (سبحان اللہ) درود پڑھو۔

میراموضوع شہداءاسلام:

میرا موضوع شہداء اسلام ہے۔ حضرت حسین کا تین دن پانی بند ہوا۔ جو ہزاروں کو پانی پلاتا تھا اور جس کی ناف سے لے کر پاؤں تک محمد ﷺ کی صورت تھی' توجہ کرنا میں تین موتی دیتا ہوں۔

بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب مجھے حضور ﷺ کی زیارت کا شوق ہوتا' میں بتول کو بلالیتی۔ جب بتولؓ میرے گھر میں آجاتی' میں دیکھتی کہ بتولؓ سرے پاؤں تک محمد ﷺ کا نقشہ ہے۔ (سبحان اللہ)

عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں بتولؓ کو دیکھ کر کہتی کہ بتولؓ جب تو چلتی ہے تو قدم قدم پر محمد ﷺ کا نقشہ یاد آجاتا ہے۔

صحابہ کہتے ہیں کہ جب ہمیں حضور ﷺ کی زیارت کا شوق ہوتا تو' یہ حدیثیں پڑھ رہا ہوں۔ مرثیے نہیں پڑھ رہا۔ ہم حسن و حسین دونوں بھائیوں کو بلا لیتے۔ دونوں مسجد نبوی کے دروازے پر آجاتے۔ کان شبیہین برسول اللّٰہ۔ جب دونوں بھائی کھڑے ہوتے تو معلوم ہوتا تھا کہ محمد ﷺ روضے سے باہر آگئے ہیں۔ ایک دوسرے سے ہم کہتے کہ وہ دیکھو نبی کا نقشہ سامنے آگیا ہے۔ ہم آگے بڑھ کر ان کو چوم لیتے۔

ابو بکرؓ کو حسنین سے پیار:

حضرت ابو بکر جب بھی حضرت حسن و حسینؓ کو دیکھتے تو ان کو اٹھا کر سینے سے لگاتے۔ پیشانی اور آنکھیں چومتے' فرماتے ابن لعلی شبہا بنبی بیٹے تو علی کے ہیں' صورت تو محمد ﷺ کی ہے اور فرماتے حسینؓ! تجھے دیکھ کر محمد ﷺ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ پھر آپؓ دیکھتے رہتے' چومتے رہتے' روتے رہتے۔

عمرؓ کو حسینؓ سے پیار:

حضرت عمرؓ کے دور میں جب اچھے کپڑے آتے تو حسینؓ کو بلا کر پہناتے۔ فرماتے حسین! کپڑے پہن کر میرے سامنے آ۔ پھر کہتے سبحان اللہ! کھڑے ہو کر ان کو چومتے' فرماتے حسین! جس طرح میں خوش ہو رہا ہوں' مصطفیٰ کریم بھی تجھے دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔

حضرت حسین کی شادی:

حضرت حسینؓ کی شادی بی بی شہربانو سے ہوئی۔ یہ فاروق نے کروائی تھی۔ یہ شہربانو یزدگرد بادشاہ کی بیٹی ہے۔ یزدگرد ایران کا بادشاہ تھا۔ یزدگرد پکڑا گیا۔ ایران فتح ہوا' یہ لڑکی شہزادی آئی۔ عمر نے کہا یہ شہزادی شہزادے حسین کو دوں گا۔ حسینؓ کے گھر کو آباد کیا ہے تو حضرت عمرؓ نے کیا ہے۔

حضرت حسین کے شہید ہونے کی بعد سارا سامان کن کے پاس نکلا:

میں اب بات پوری کروں۔ ایک خطبہ سنا دوں۔ میں جھوٹ نہیں کہوں گا۔ یہ کہیں نہیں جو ذاکر بیان کرتے ہیں۔

میں پوچھتا ہوں کہ جب حسینؓ کربلا میں شہید ہو رہے تھے' یہ وہاں موجود تھے؟ یہ بیان کرتے ہیں کہ اصغر کو یوں تیر لگا' فلاں کی لاش اس طرح پڑی تھی۔ حضرت حسین نے گھوڑے کو یوں کہا' حسین نے ہوا کو یوں کہا' یہ وہاں تھے؟ (نہیں) معلوم ہوتا ہے کہ یہ ابن زیاد کی پارٹی میں تھے۔ اگر حسین کی طرف ہوتے تو شہید ہو جاتے۔ یہ ابن زیاد کی طرف تھے۔ حسینؓ شہید ہو رہا تھا اور یہ حسینؓ کی سٹوری نقل کر رہے تھے۔ یہ مخالفین کے ساتھ تھے۔

پنگھوڑہ کس کے گھر سے نکلتا ہے؟ (ان کے گھر سے) یہ پنجا کن کے پاس ہے؟ (ان کے پاس) مہدی کن کے پاس ہے؟ (ان کے پاس) گھوڑا کن کے پاس ہے؟ (ان کے پاس) کالا جھنڈا کن کے پاس ہے؟ (ان کے پاس) حسین شہید ہو گئے یہ لوٹ کر بھاگ گئے۔ ہم ان کو نہیں مانتے۔ میں پوچھتا ہوں جو صحابہ کو برداشت نہیں کرتے' تم ان کو برداشت کرو گے؟ (نہیں) جو تمہاری اماں کو اماں نہیں کہتے' وہ تمہارے بھائی ہیں؟ (نہیں)

اب جو یہ کہتے ہیں کہ شیعہ سنی بھائی بھائی! مجھے تو سمجھ اب تک نہیں آئی۔ جن کا کلمہ علیحدہ ہے' وہ تمہارا بھائی ہے؟ (نہیں) جن کا قرآن بکری کھا گئی' وہ تمہارا بھائی ہے؟ (نہیں) جن کی ایک بھی حدیث صحیح نہیں وہ تمہارا بھائی ہے؟ (نہیں) جو ابو بکر و عمر کو منافق کہے' وہ تمہارا بھائی ہے؟ (نہیں) جو گنبد خضریٰ کا دشمن ہے' وہ تمہارا بھائی ہے؟ (نہیں) جو صحابہ پر تبرا کرے' تمہارا بھائی ہے؟ (نہیں) جو کلمے کا انکار کرے وہ تمہارا بھائی ہے؟ (نہیں) ان کا قرآن بکری کھائی گئی۔ یہ بکری کو کھا گئے۔ ہمارا بھائی وہ ہے' جس کا ابا بھی ایک ہے' جس کی اماں بھی ایک ہے۔ مصطفیٰ ہمارے ابا ہیں' نبی کی ازواج ہماری مائیں ہیں۔ ٹھیک ہے یا نہیں؟ (ٹھیک ہے)

حسین کے وارث ہم ہیں:

ہم حسینی ہیں، حسین کا ورثہ ہمارے پاس ہے۔ حسین کے چہرے پر داڑھی تھی یا نہیں؟ (تھی) حسین آخر وقت تک تلاوت کرتا رہایا مرثیے پڑھتا رہا؟ (تلاوت کرتا رہا) ہم دس محرم کو تلاوت کرتے ہیں۔ ہم دس محرم کو روزہ رکھتے ہیں۔ ہم دس محرم کو بھی نماز پڑھتے ہیں۔ ہم دس محرم کو بھی حسین کا ذکر خیر کرتے ہیں۔ یہی حضرت حسینؓ کا ورثہ ہے۔ ہے یا نہیں؟ (ہے)

مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں اپنے سینوں کو تھامو اور سنو ابوالکلام لکھتے ہیں کہ جب تیروں کی بارش ہوئی، بتیس تیر لگے۔ تیتالیس تلواریں لگیں۔ اتنا نازک بدن تھا کہ آقا کے سینے پر لیٹتا تھا، جن کو دیکھ کر محمد ﷺ یاد آجاتے تھے، جو پیغمبر ﷺ کی آخری نشانی تھا، آج ابا نہیں۔ حسین یتیم ہے، نانا نہیں، لاوارث ہے۔ آج اکیلا حسین اور پورا کربلا دشمن۔ حسینؓ نے ٹھنڈی سانس لی۔ کرب و بلا، مصیبت اور امتحان کا وقت۔ یااللہ خاتون جنت کے فرزند کو صبر عطا فرما۔ یااللہ نانے کے قرآن پر میری موت دینا۔ یااللہ مجھے بزدلوں کی طرح روانہ نہ کرنا۔ مجھے بہادروں کی طرح شہادت عطا کرنا۔

حضرت حسین کی دشمنوں کے لیئے دعائیں:

یااللہ جنہوں نے مجھ سے مدینہ چھڑایا، ان کو مدینے میں نہ رکھنا۔ بڑی علمی بات کر رہا ہوں۔

یہ مولانا غزالی نے لکھا ہے۔ یااللہ جنہوں نے مجھ سے مدینہ چھڑایا ہے، ان کو مدینہ میں رہنا نصیب نہ کرنا۔ یااللہ جنہوں نے میری جماعت کو ذبح کیا ہے، میں اکیلا کھڑا ہوں۔ ان کو پانچ وقت کی نماز نصیب نہ کرنا۔ یااللہ جنہوں نے میرے قرآن کے قاریوں کو شہید کیا ہے، ان کے سینوں میں قرآن نصیب

نہ کرنا۔ یہ حسین کی دعا قبول ہے یا نہیں ہے؟ (قبول ہے) یہ حسین کی دعا ہے۔ ان کو بددعا ہے' یہ قبول ہے۔

اب ذرا تھوڑا سا آپ کو تڑپا دوں۔ ابوالکلام لکھتا ہے مجھے ابوالکلام پر اعتماد ہے۔ ابوالکلام لکھتا ہے کہ جب حسین پر تیروں کی بارش ہوئی تو حضرت حسینؓ نے عرش کی طرف دیکھا۔ عرش والے! میں محمد ﷺ کا نواسا تیروں میں گھرا ہوا' لاڈوں کا پلا ہوا' آج اس کربلا میں خشکی میں کھڑا ہے۔ نانا حوض کوثر کا مالک اور نواسے کا یہ حال ہے۔ شاعر کہتا ہے ۔

پانی بند کرتے ہو دو دن کے پیاسے سے
خطا کیا ہوئی ہے نبی کے نواسے سے

صورت ہو تو ایسی ہو' جو سیرت ہو تو ایسی ہو
مقام کربلا میں پھر مصیبت ہو تو ایسی ہو
لڑے تنہا جماعت سے دراں حالیکہ ہو پیاسا
شجاعت ہو تو ایسی ہو' شہادت ہو تو ایسی ہو
جو دہکتی آگ کے شعلوں پہ سویا وہ حسین
جو جواں بیٹے کی میت پر نہ رویا وہ حسین
جس نے کربل کو اپنے خون سے دھویا وہ حسین
جس نے سب کچھ کھو کے پھر بھی کچھ نہ کھویا وہ حسین
آؤ حسین اب تک گلفشاں ہے تیری ہمت کا باغ
آندھیوں سے لڑ رہا ہے آج بھی تیرا چراغ
شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
شہید کا جو خون ہے وہ قوم کی زکوٰۃ ہے
ممات بھی حیات ہے' حیات بھی حیات ہے

کہہ دو (سبحان اللہ)

شہید ہونے کے بعد شہید کی خواہش:

شہید کو شہید اس لیے کہتے ہیں کہ ادھر آنکھ بند ہوتی ہے' ادھر خدا اور جنت کا دیدار ہو جاتا ہے۔ (سبحان اللہ)

خدا جنت میں جنتیوں کو بلائیں گے۔ کیا چاہیے؟ کوئی کہے گا فروٹ' کوئی کہے گا حور' کوئی کہے گا حوض کوثر کا پانی' کوئی کہے گا جنت کی چیزیں۔ خدا شہید کو بلا کر پوچھے گا تمہیں کیا چاہیے؟ یہ شہید کہے گا یا اللہ مجھے پھر دنیا میں بھیج دے۔ مجھے پھر کفر سے ٹکرا دے۔ پھر ٹکرا دے۔ پھر تلوار لے کر دشمن کا مقابلہ کروں۔ شہید کے خون کا قطرہ زمین پر گرتے ہی قبول ہو جاتا ہے۔ (سبحان اللہ)

شہید کا خون کستوری سے زیادہ خوشبودار ہو گا (سبحان اللہ) دعا کرو اللہ ہمیں شہادت نصیب کرے۔ آمین......

میں حضرت عمر کی طرح دعا مانگ رہا ہوں۔ اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک حضرت عمرؓ کو جب ابو لولو ایرانی کا خنجر لگا تو فرمایا فزت ورب الکعبۃ رب کعبہ کی قسم عمر کو شہادت مل گئی۔ عمر کامیاب ہو گیا۔

اب بی بی کے جملے سن لو' تڑپ جاؤ گے۔ حضرت حسینؓ کی بہن خیموں کے اندر سے دیکھ رہی تھی۔ فاطمہ کی بیٹی' اصغر و اکبر کی پھوپھی حضرت حسینؓ کو کربلا میں عبداللہ بن عباس یاد آئے۔ عبداللہ بن جعفر یاد آئے۔ انس ابن مالک یاد آئے' حضرت زید بن ارقم یاد آئے۔ انہوں نے حضرت حسینؓ کو جانے سے روکا تھا۔

عالم الغیب صرف اللہ کی ذات:

حضرت حسینؓ نے کہا اللہ تمہیں خوش رکھے۔ مجھے پتہ نہیں تھا کہ

میرے ساتھ کیا ہو گا۔ کیونکہ عالم الغیب کون ہے؟ (اللہ) اگر نبی ﷺ خود کہہ دیں کہ میں عالم الغیب نہیں ہوں، قصور والو! خدا تمہارے قصور معاف کر دے۔ بتاؤ پھر نبی پر یقین کرو گے؟ (انشاء اللہ)

تو سنو۔ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ میرے محمد اعلان کر دو کہ میں خدا کے خزانے کا مالک نہیں ہوں۔ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ. میں خدا کے خزانے کا مالک بھی نہیں ہوں، غیب دان بھی نہیں ہوں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ نبی کا بیان سچا ہے یا قصور کا نادان سچا ہے؟ (نبی کا بیان) نبی کا بیان سچا یا مولوی کا اعلان سچا؟ (نبی کا بیان) پیغمبر کا فرمان سچا یا مولوی کا بیان سچا؟ (نبی کا فرمان) مولوی جھوٹا اللہ کا رسول سچا (بے شک) وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ۔ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ اگر میں محمد عالم الغیب ہوتا تو احد میں دندان مبارک شہید نہ ہوتے۔

بئر معونہ پر صحابہ شہید نہ ہوتے۔ عائشہ پر تہمت آئی، میں چالیس دن نہ روتا۔ دوستو! میں عالم الغیب نہیں ہوں۔ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ زمین و آسمان میں جتنی چھپی ہوئی چیزیں ہیں، ان کو کون جانتا ہے؟ (اللہ) ایمان تازہ ہوا؟ (جی) یہ لوگ قرآن کے منکر ہیں۔ قرآن کے منکر کسی اور جگہ چلے جاتے ہیں۔ اللہ ان کو توبہ کی توفیق دے۔ (آمین)

حضرت حسین کی تین شرطیں:

حضرت حسین نے کربلا میں تین شرطیں پیش کیں:

۱۔ مجھے یزید سے ملنے دو۔

۲۔ مجھے مدینہ جانے دو۔

۲. مجھے قریب سرحد پر جانے دو۔ میں وہاں جا کر دشمن سے لڑوں۔

حضرت حسین نے کہا عرش والے! کسی طرح میرے نانا کو بتا دے کہ تیرا بچہ، جو کل تیرے سینے پر لیٹتا تھا، آج تیروں کی بارش میں گھرا ہوا ہے۔ یااللہ ان کی عزت کی حفاظت کرنا۔ یااللہ مجھے شہید بنا کر اپنے نانے کے سامنے سرخرو کر کے بھیج دینا۔

بی بی کا نام آتا ہے مگر نام نہیں لوں گا، ادب کروں گا۔ بائیس اہل بیت ساتھ تھے، بہتر آدمیوں میں بائیس خاندان نبوت کے چشم و چراغ تھے۔ (سبحان اللہ) بی بی نے جب خیمے کے سوراخ سے دیکھا کہ بال کہیں ہیں، گردن کہیں ہے، دھڑ کہیں ہے، چہرے پر غبار ہے، وجود پہچانا نہیں جاتا، گھوڑے روند رہے ہیں، وہ محمد ﷺ کا نواسا، وہ نبی ﷺ کا لاڈلا، وہ پیغمبر ﷺ کا خاندان، وہ حضور ﷺ کی نشانی، وہ محمد ﷺ کی اولاد، ان کی یہ حالت امت کر رہی ہے۔

حضرت حسینؓ نے یہ بھی کہا لوگو پہچانو! کیا تم نے میرے نانے کا کلمہ نہیں پڑھا؟ کلمہ پڑھنے والو، محمد ﷺ کے نواسے کا یہی استقبال ہو رہا ہے؟ میں نبی ﷺ کی لاڈلی بیٹی کا لاڈلا بیٹا ہوں۔

بی بی نے جب خیمے سے دیکھا کہ حسینؓ اس طرح ٹکڑے ہو گیا ہے، آسمان کی طرف منہ اٹھایا۔ مولانا ابوالکلام نے لکھا ہے، مولانا کی کتاب ہے۔ "انسانیت موت کے دروازے پر"۔ اس میں لکھا ہے کہ بی بی نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا اے محمد ﷺ کے خدا! اے آخر الزماں نبی کے اللہ! اے ہمارے گھرانے میں قرآن بھیجنے والے خدا! اے خاندان محمد کو عزت دینے والے خدا! اے محمد کے سر پر نبوت کا تاج رکھنے والے خدا! یااللہ میرے پاس وائرلیس فون کوئی نہیں، میرے محمد کو بتا دے کہ جس حسینؓ سے آپ پیار کرتے تھے، جس حسینؓ کو آپ سینے پر سلاتے تھے، جس حسینؓ کو

آپ بوسے دیتے تھے' آج دیکھ وہ خاک و خون میں تڑپ رہا ہے۔

جہاں مصطفیٰ نے بوسے دیے تھے' وہاں پر مٹی پڑ رہی ہے۔ آج حسینؓ کا چہرہ خون سے رنگین ہو چکا ہے۔ یا اللہ محمد ﷺ کو بتا دے' حسینؓ ٹکڑے ہو چکا ہے۔ اس کی بیٹیاں قید ہو گئی ہیں۔ کہتے ہیں کہ بی بی کی آواز سن کر کوئی ایسا نہ تھا' جو رویا نہ ہو۔

حسین کی شہادت کا غم:

اب آخری موتی دے رہا ہوں' میں اگر حسینؓ کا غم پہاڑوں پر رکھوں تو پہاڑ موم بن جائیں۔ حسین تیرے غم میں آنسو جمع کروں تو دریا بن جائیں گے۔ (سبحان اللہ)

میں اپنے نبی ﷺ کو کہتا ہوں کملی والے! اتنا ہمیں اپنا خاندان پیارا نہیں' جتنا تیرا خاندان پیارا ہے۔ (بے شک)

اللّٰھم صل علی محمد و علیٰ آل محمد میرے محبوب!

عبدالشکور اور یہ پوری قوم کی اتنی دیر تک کوئی نماز' کوئی دعا' کوئی تقریر' کوئی مجلس پوری نہیں ہوتی' جب تک تیری آل پر درود نہ پڑھ لیں۔ (انشاء اللہ)

حسین کا سر مبارک جب کوفہ میں لایا گیا' عبید اللہ بن زیاد گورنر تھا۔ اور بھی بہت سارے سر تھے' جو لائے گئے۔ نمائش کرنے کے لیے کہ ہم نے نعوذ باللہ خاندان محمد ﷺ کو اجاڑا ہے۔ جب حسینؓ کے سینے پر شمر آیا' حضرت حسینؓ نے کہا شرم نہیں آتی تو میرا ماموں بھی لگتا ہے۔ تو کل میرے ابے کو کیا منہ دکھائے گا۔ تیری بہن نے پوچھا' محمد ﷺ نے پوچھا تو کیا جواب دے گا؟ شمر کتا چپ ہو گیا مگر اس نے خنجر گھونپ دیا اور اس نے کہا کہ

میں انعام لوں گا۔ حسینؓ نے کہا تو انعام حکومت سے لے گا' میں انعام نبوت سے لوں گا۔ (سبحان اللہ)

ابوالکلام آزاد لکھتا ہے کہ جب حسینؓ کا سرمبارک' دردہی درد سے' غمگینی سے میز پر رکھا گیا تو اس گورنر نے حسینؓ کے سرمبارک کو چھڑی لگائی۔ میں کہتا ہوں کہ اس مغرور نے اس ظالم گورنر کتے نے' چھڑی حسینؓ کے دندان مبارک پر لگائی کہ دانت کتنے سفید ہیں۔ حسین کے لب کیسے پیارے ہیں' اس کی آنکھیں کتنی موٹی ہیں' زلفیں کتنی گھنگریالی ہیں' حسینؓ' حسین کتنا ہے۔ جب چھڑی لگائی تو اسی سال کا ایک صحابی بیٹھا تھا۔ اس کا نام زید ابن ارقمؓ تھا۔ زید ابن ارقم تیزی سے اٹھے' آنکھیں تو اندھی تھیں۔ بوڑھا آدمی تھا۔ جب اس سے کسی نے کہا کہ حسین کے دندان مبارک پر گورنر کتا چھڑیاں لگا رہا ہے' اٹھ کر فرمایا نحل جريره۔ ايها الجابر۔ ايها الظالم..... جريده عن الاسلام ابن رسول الله ما تستحي من محمد وهذا ابن رسول الله رو کر فرمایا او ظالم! کتے گورنر! چھڑی کو ہٹا دے۔ یہاں سے میں نے محمد ﷺ کو چومتے ہوئے دیکھا تھا۔ حضور ﷺ یہاں بوسے دیتے تھے۔ یہاں سے محمد ﷺ زبان چومتے تھے۔ یہاں محمد لب سے لب ملاتے تھے۔ کتے گورنر! تیری چھڑی پلید ہے' حسین کے لب پاک ہیں۔ (سبحان اللہ)

گورنر نے کہا اگر تو بوڑھا نہ ہوتا تو تمہیں میں قتل کر دیتا۔ زید ابن ارقم آگے جا کر حسین کے سر پر گر پڑے۔ سر کو سینے سے لگایا۔ کہنے لگے گورنر مجھے قتل کر دے تاکہ قیامت کے دن میں محمد ﷺ کے سامنے یوں ہی پیش ہو جاؤں۔ میں زندہ نہیں رہنا چاہتا۔ میں نبی کے خاندان' فاطمہ کے بیٹے کو اس حال میں دیکھنا ہی نہیں چاہتا۔ ہائے! کل اس سر کو محمد ﷺ کی گود میں دیکھا' آج نیزے کی نوک پر ہے۔ یہ صحابی تھا۔

حضرت عمر، عثمان، علی، حسن، حسین کے قاتل کون تھے؟

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ حضرت عمر کا قاتل مجوسی تھا یا اہل بیت تھے؟ (مجوسی تھا) حضرت عثمان کے قاتل کوفے کے منافق باغی تھے یا اہل بیت تھے؟ (باغی تھے) حضرت حسن و حسین تو عثمان کے دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔ حضرت علی کا قاتل خارجی تھا یا صحابی تھا؟ (خارجی) حضرت حسن کو زہر دینے والے یہی منافق لوگ تھے۔ جو محبت کا دعویٰ کرتے تھے' یہ منافق تھے یا صحابی تھے؟ (منافق تھے) میرے حسین کو دھوکے سے بلانے والے' حسین کو مظلومیت سے شہید کرنے والے' ان کے گھرانے کو قید کرنے والے' یہ کوفے کے غدار تھے۔ یہ عبداللہ بن سبا کی پارٹی تھی' یا صحابہ تھے؟ (سبائی تھے) یہی منافق لوگ تھے' صحابہ نہیں تھے۔

صحابہ و اہل بیت کا تعلق تھا

میں عبدالشکور قرآن کی آیت پر ایمان رکھتا ہوں۔ اشداء علی الکفار صحابہ کافروں پر سخت ہیں۔ حسین تو اہلبیت تھا۔ رحماء بینھم اللہ کا قرآن کہتا ہے کہ محمد ﷺ کے یاروں کا آپس میں پیار تھا۔ خدا کی قسم دنیا جھوٹی ہے' قرآن سچا ہے۔ صحابہ و اہلبیت کا آپس میں پیار تھا یا تکرار تھا؟ (پیار تھا) ابو بکر و عمر کا آپس میں پیار تھا یا تکرار تھا؟ (پیار تھا) ابو بکر و علی کا آپس میں پیار تھا یا تکرار تھا؟ (پیار تھا) عمر و علی کا آپس میں پیار تھا یا تکرار تھا؟ (پیار تھا) عثمان و علی کا آپس میں پیار تھا یا تکرار تھا؟ (پیار تھا) عائشہ و علی کا آپس میں پیار تھا یا تکرار تھا؟ (پیار تھا) معاویہ و علی کا آپس میں پیار تھا یا تکرار تھا؟ (پیار تھا) جب رومی کتے نے کہا کہ میں علی پر حملہ کروں گا' معاویہ نے کہا او رومی کتے! آنکھ نکال دوں گا' بازو کاٹ دوں گا' خبردار! میں علی کا سپاہی ہوں۔ کسی نے علی کی طرف غلط نگاہ سے دیکھا تو اس کی آنکھ نکال دوں گا۔

کسی نے علی پر حملہ کیا تو اس کی گردن اڑا دوں گا۔ علی اور میں آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ہم کسی روی کو برداشت نہیں کریں گے۔ علی کی طرف سے پہلا رضاکار بن کر میں مقابلہ کروں گا۔ یہ تکرار ہے یا پیار ہے؟ (پیار ہے) صحابہ و اہلبیت کا آپس میں پیار ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں شہادت نصیب فرمائے۔ (آمین)

اگر آپ دکان پر لڑ پڑیں ' مرجائیں تو یہ حرام موت ۔ میری دکان ' میرا مکان ' میرا سامان ' میری بکری میرا مرلہ ' میرا پلاٹ ' القاتل و المقتول کلاھما فی النار جو دنیا پر لڑ کر مرجائیں ' یہ کتے کی موت ہے۔ دعا کرو موت شہادت کی مل جائے۔ (آمین)

شہید کون کون؟

جو مظلوماً مارا جائے ' وہ شہید ہے۔ جو اچانک مارا جائے ' وہ شہید ہے۔ جو ڈاکے میں مارا جائے ' شہید ہے ' جو عورت اپنی عزت بچاتے ہوئے ماری جائے ' وہ بھی شہید ' جو عورت بچہ جنم دیتے ہوئے مرجائے ' شہید ہے۔ جو طاعون کی بیماری میں مرجائے ' وہ شہید ہے۔ جو طالب علم قرآن پڑھتا ہوا فوت ہو جائے ' وہ شہید ہے۔ (سبحان اللہ) جس پر اچانک دیوار گر جائے ' وہ شہید ہے۔ جو پانی میں اچانک ڈوب جائے ' وہ شہید ہے۔ جو آگ میں جل جائے ' وہ بھی شہید ہے۔ جس کو اچانک کوئی رات کو مار جائے ' وہ بھی شہید ہے۔ دعا کرو اللہ ہم سب کو شہادت کی موت عطا کرے۔ آمین۔ میں حضرت حسینؓ کا بھی غلام ہوں۔ ہمارا ایک ہاتھ صحابہ کے دامن میں ہے ' دوسرا ہاتھ اہل بیت کے دامن میں ہے۔ صحابہ کا دشمن رافضی ہے۔ اہل بیت کا دشمن خارجی ہے۔ ہماری دونوں آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ ہم دونوں کے دامن سے وابستہ ہیں۔ صحابہ برحق ' نبی ﷺ کے اہل بیت برحق ' ابوبکر برحق ' علی

برحق، خدا کی قسم! بی بی عائشہ برحق، بی بی فاطمہ برحق، محمد کریم ﷺ کے صحابہ برحق، نبی کریم ﷺ کا خاندان برحق ٹھیک ہے؟ (جی) اللہ ہمیں اسی عقیدے پر رکھے۔

سوا دو گھنٹے ہو گئے ہیں۔ سوا دو گھنٹے تو کوئی مولوی نہیں بولتا۔ میں نے ابھی چند موتی دیے ہیں۔ دعا کرو اللہ سب کو استقامت والا دین عطا کرے۔ (آمین)

وآخر دعونا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

ایک سوال اور اس کا جواب:

کسی نے سوال دیا کہ امام مسجد سود کھاتا ہے۔ اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: حضور ﷺ فرماتے لا یؤم القوم و القوم له کارھون جس امام کے کرتوت کے تم شاکی ہو، تمہیں شکایت ہے، امام داڑھی کٹواتا ہے، بالغ لڑکی پاس آکر بیٹھ جائے تو اس کو پاس سے نہیں اٹھاتا، رشوت کھاتا ہے، سینما دیکھتا ہے، امام گانے سنتا ہو تو تم ہی بتاؤ ایسے امام کو برداشت کرو گے؟ (نہیں) نبی ﷺ نے فرمایا جس کے کرتوت کی وجہ سے قوم اس سے متنفر ہے، قوم اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنا چاہتی، وہ امامت کے لیے کھڑا نہ ہو۔ اس کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ جو سود کھاتا ہے، یوں سمجھے کہ بیٹا اپنی ماں سے زنا کر رہا ہے۔ جو سود خور ہو، پھر مصلی رسول پر آئے، بتاؤ اس کے پیچھے نماز پڑھو گے؟ (نہیں) تمہارا دل چاہے گا؟ (نہیں) تمہاری نماز ایسے امام کے پیچھے ہو جائے گی؟ (نہیں) جس کو قوم نہیں چاہتی، وہ امامت کے لائق بھی نہیں۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحمد للّٰہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام علٰی سید الرسل و اکرم الرسل و امام الرسل و اکمل الرسل واجمل الرسل وافضل الرسل و خاتم الرسل لا نبی بعدہ ولا رسول بعدہ ولا کتاب بعد کتاب اللّٰہ ولا دین بعد دینہ ولا شریعۃ بعد شریعتہ ولا امت بعد امتہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ وازواجہ و احبابہ واتباعہ وسلم تسلیمًا کثیرًا کثیرًا فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی وَوَجَدَکَ ضَالًّا فَھَدٰی وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی۔

عن ابی ذر رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ اوصکم بتقوی اللّٰہ والسمع والطاعۃ و ان کان علیکم عبدا حبشیا فانہ من یعش بعدی فسیری اختلافًا کثیرا و علیکم

بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا علیها بالنواجذ یاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة وفی روایة کل ضلالة فی النار۔

وقال النبی ﷺ انا محمد انا احمد انا الحاشر انا الماحی انا العاقب والعاقب لا نبی بعدی اول الانبیاء آدم و آخرہ محمد ﷺ

وقال النبی ﷺ فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم و نصرت بالرعب مسیرة الشهر واحلت لی الغنائم و جعلت لی الارض کلها طهورا و مسجدا و بعثت الی الناس کافة وختم بی النبیون۔

وقال النبی ﷺ مابین منبری و روضتی مابین منبری وحجرتی مابین منبری وبیتی روضة من ریاض الجنة۔

وقال النبی ﷺ من زار قبری وجبت له شفاعتی۔

وقال النبی ﷺ صلوٰة فی مسجدی هٰذا خیرا من خمسین الف صلوٰة فی ماسوی۔

وقال النبی ﷺ لعن اللّٰه المتشبهین من الرجال بالنساء ولعن اللّٰه المتشبهات من النساء بالرجال خیرکم خیرکم لاهلکم۔

وقال النبی ﷺ حبب الی من الدنیا ثلث الطیب والنساء وقرۃ عینی فی الصلوۃ۔

وقال النبی ﷺ اربع من سعادۃ المرء ان یکون زوجته صالحا وان یکون اولادہ ابرارًا و ان یکون خلطاوہ صالحین وان یکون رزقه فی بلدہ۔

وقال النبی ﷺ ید اللّٰه علی الجماعة من شذ شذ فی النار۔ ایاکم والفرقة فانما هی الهالکه صدق اللّٰه مولانا العظیم۔ وصدق رسوله النبی الکریم۔

لنا شمس و للآفاق شمس
و شمسی خیر من شمس السماء
فان هذا الشمس تطلع بعد فجر
و شمسی تطلع بعد العشاء
ما ان مدحت محمد بمقالتی
و لکن مدحت مقالتی بمحمد
خدا در انتظار حمد ما نیست
محمد چشم بر راہ ثنا نیست
خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس
محمد حامد حمد خدا بس
مناجاتے اگر باید بیاں کرد
بہ بیتے ہم قناعت می تواں کرد
محمد از تو می خواہم خدارا

خدایا از تو عشق مصطفیٰ را

محمد کی آمد بشیرا نذیرا

فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

درود شریف پڑھو۔

تمہید:

حاضرین مکرم! سامعین محترم! برادران معظم! کچھ عرصے کے بعد آپ کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہوں۔ پروگرام کہیں اور کا تھا' وہاں نہ انہوں نے تار بھیجا' نہ ان کو اطلاع دی اور مجھے یہاں شکار کرلیا' تیار کرلیا' میں نے بھی اقرار کرلیا۔

آزاد' آزاد ہوگیا' دین پوری یہاں آباد ہوگیا۔

بہرحال میں سیرت کی چند جھلکیاں دوں گا۔ میرے بعد میرے بھائی' بندہ شریف' رجل ظریف' قاری حنیف اپنی خطابت' فصاحت' بلاغت لے کر آپ کے سامنے آرہے ہیں۔ (نوٹ) قاری محمد حنیف صاحب ملتانیؒ بھی ۱۱ ذی الحج ۱۴۱۵ھ کو انتقال فرما گئے ہیں۔ بہرحال یہ رات رحمت کائنات کے حصے میں ڈالی گئی ہے۔ شاید اس رات کی برکت سے اللہ ہماری قبر کی رات کو روشن فرمادے۔ (آمین)

لوگ گانوں میں' بجانوں میں' ترانوں میں' افسانوں میں رات گزار دیتے ہیں۔ ہم رات ذکر رسول میں گزار دیں تو ہمارے لیے یہ سعادت ہے۔

جتنی میں نے حدیثیں پڑھی ہیں' ایک ایک حدیث کی تشریح کے لیے گھنٹے چاہئیں۔ آقا کی صورت حسین ہے' سیرت بہترین ہے' صورت میں جمال ہے' سیرت میں کمال ہے۔ آئے سب کے بعد ہیں' اور کھڑے سب سے آگے

ہیں۔

سیرت کی جھلک:

میں چند نکاۃ دیتا ہوں۔ تیس سالہ خطابت کے:

۱۔ امی ایسا ہے کہ ساری کائنات میں اس کا استاد نظر نہیں آتا۔

۲۔ اور استاد ایسا ہے کہ ساری کائنات شاگرد ہی ان کی ہے۔

۳۔ یتیم ایسا ہے کہ نہ ابا نہ اماں نہ دادا۔ پورے مکہ میں لاوارث نظر آتا ہے۔

۴۔ اور وارث ایسا ہے کہ ساری امت لاوارث کا وارث ہی محمد ﷺ ہے۔

۵۔ حسین ایسا ہے کہ یوسف کے دیکھنے والوں نے انگلیاں کاٹیں' میرے محمد ﷺ کو دیکھنے والوں نے بچے بھی دیے' گردنیں دیں' جان بھی دے دی۔ حسین ایسا ہے کہ خدا کا محبوب بن گیا۔

۶۔ اور حیا اتنی ہے کہ عرب کی کنواری لڑکیاں بھی حیا کا مقابلہ نہ کر سکیں۔

۷۔ بہادر اتنا ہے کہ اکیلا غزوہ حنین میں کھڑے ہو کر کہتا ہے' انا ابن عبد المطلب انا النبی لا کذب چالیس ہزار رومی اس کی للکار سے کانپ رہے ہیں۔ بہادر اتنا ہے کہ پوری دنیا کے مقابلہ میں نکل آیا۔

۸۔ نرم دل' مہربان اتنا ہے کہ ساری زندگی کسی کو انگلی کا اشارہ بھی نہ کیا۔ (نعرے.......)

میدان جہاد میں اترے' تین سو تیرہ لے کر' ہزاروں سے ٹکرا رہا ہے۔ پندرہ سو مجاہد بیٹھے ہیں اور صلح کے کاغذ پر دستخط کروا رہا ہے۔

پیغمبر ﷺ کی عجیب سیرت ہے۔ بیک وقت حضور ؐ میں دو چیزیں

ہیں۔

آقائے مدنیؐ بہادر بھی ہیں' شریف بھی ہیں' حسین بھی ہیں' بادیا بھی ہیں' امی بھی ہیں' استاد بھی ہیں' یتیم بھی ہیں اور وارث بھی ہیں۔ (سبحان اللہ)

حضورؐ کی برکات:

میرا نبی مسکرا کر دیکھے تو جنت کا منظر بن جاتا ہے۔ غصے میں آ جائے تو جہنم کا منظر بن جاتا ہے۔

آپ توجہ کریں' قدم اٹھائے تو سنت بن جاتی ہے' گفتگو کرے تو حدیث بن جاتی ہے۔ عمل کرے تو شریعت بن جاتی ہے۔ جو ان کے نکاح میں آئے' مومنوں کی اماں بن جاتی ہے۔ جو اس کے گھر میں بچہ پیدا ہو تو آل رسول بن جاتا ہے۔

میرا نبی جس شہر میں آئے' مکہ مکرمہ بن گیا۔ جہاں ہجرت کر کے گئے' وہ منورہ بن گیا۔

ان کی آمد سے بت پرست' حق پرست ہو گئے۔ ظالم عادل ہو گئے۔ رذیل' شریف ہو گئے۔ عرب کے بدو رضی اللہ ہو گئے۔ بکریوں کو چرانے والے دنیا کے فرمانروا ہو گئے۔

حضور ﷺ نے مزدوروں کو اونچا کر دیا:

محبوب کی آمد سے پوری دنیا کو روشنی ملی۔ آج بھی آپ کون ہیں؟ ذرا توجہ کریں میں ذرا علمی دنیا میں آؤں۔ اگر آپ بکریاں چراتے ہیں تو حلیمہ کی بکریاں چرانے والے کو دیکھو' اللہ نے فرمایا آج حلیمہ کی بکریاں چرا' کل تمہیں پوری امت کا ریوڑ دوں گا۔

حضورؐ نے بکریاں چرا کر امت کو بتایا کہ کسی بکریوں کے چرانے والے سے نفرت نہ کرنا۔ کسی چرواہے سے یہ نہ کہو کہ میری گاڑی کو ہاتھ نہ لگا۔ میرے پلنگ پر نہ بیٹھ او چرواہے! فرمایا اس طرح نہ کہنا۔ یہ کام اڑھائی سال تمہارے محمد نے بھی کیا ہے۔ بکریاں چرا کر ریوڑ والے کو اس چرواہے کو آپؐ نے اونچا کر دیا۔

میرے نبیؐ نے گھر میں جھاڑو دے کر جھاڑو بردار کو اونچا کر دیا۔

کعبے اور مسجد نبوی کی تعمیر والے پتھر اٹھا کر محمد نے مزدور کو اونچا کر دیا۔

آج ہم غریب سے نفرت کرتے ہیں۔ او غریب' او میلے کپڑوں والے' او مزدور' پرے ہٹ۔ مگر صحابہ ایک ایک پتھر اٹھا رہے ہیں۔ میرا پیغمبر دو دو پتھر اٹھا رہا ہے۔

حضور ﷺ نے مزدوروں کے سامنے مزدوری کی۔ جب آپؐ جہاد پر گئے۔

ابو ہریرہؓ کی حدیث سنو! انس تم ذرا انتظام کرو۔ عبداللہ بن مسعود آپ بکری ذبح کرو' بلال آپ اذان کا کام کریں۔ سب کو کام تقسیم فرما رہے ہیں۔ فرمایا جنگل سے لکڑیاں تمہارا نبی کندھے پر اٹھا کر خود لائے گا۔ (سبحان اللہ) پیغمبر نے لکڑیاں اٹھائیں۔

اماں عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضور ﷺ میرے گھر آئے' کان رسول اللہ احیٰی من العذرا توجہ کرو۔ سرخ دوپٹوں پہ مرنے والو' ٹی وی پر بیوی کو بٹھا کر منظر دیکھنے والو' میرے پیغمبر نے آنکھوں کی حیا سکھائی ہے۔ کان رسول اللہ احیٰی من العذرا عرب کی کنواری لڑکی کی آنکھ میں اتنی حیا نہیں تھی' جتنی نبوت کی آنکھ میں حیا تھی۔ حضورؐ نے آنکھوں پر کنٹرول کیا۔

اللہ آپ کو صورت و سیرت میں سنت عطا کرے:

ہمیں راستہ پر چلنا سکھایا

نہ سیرت نہ صورت نہ خال و نہ خط
ترا نام محبوب گفتن غلط

ہماری صورت Made In London میڈ ان لندن اور سیرت Made In America میڈ ان امریکہ۔ دعا کرو اللہ ہمیں سیرت و صورت میں محبوبؐ کی غلامی عطا فرمائے۔ آمین

مولوی عبدالشکور کا یہ مدعا ہے' التجا ہے' تمنا ہے یا اللہ ان کو رفتار میں' گفتار میں' کردار میں' افکار میں' لیل و نہار میں' وہ سیرت اور صورت عطا کر کہ صرف یہ دعویٰ نہ کریں کہ ہم عاشق رسول ہیں۔ صرف نعرے نہ لگائیں۔ اگر کافروں کے پاس فارن میں جائیں' بدمذہب کے پاس دنیا میں کہیں جائیں تو غیر مذہب دیکھ کر کے یہ خادم اسلام آرہا ہے۔ وہ دیکھو محمد کا غلام آرہا ہے۔ (سبحان اللہ)

خدا تمہیں ہر عمل میں سنت عطا کرے:

آپ جس موضوع پر چاہیں مجھے چھیڑ دیں۔ فضائل ختم نبوت' فضائل صحابہ' کس کس چیز پر بیان کروں۔ میں سیرت کی جھلک دیتا ہوں۔ تھوڑا سا سبق دیتا ہوں' ایک چمک دیتا ہوں' با کڑک دیتا ہوں' بلا دھڑک دیتا ہوں۔ دعا کرتا ہوں' اللہ ہمیں رفتار میں' گفتار میں' افعال میں' اقوال میں' چال میں' حرکات میں' سکنات میں' حالات میں' تاثرات میں' اثرات میں' جذبات میں' خیالات میں' دن رات میں' ہر بات میں عقائد میں' اعمال میں' جذبات میں محمد کی سنت عطا کرے۔ (آمین)

پیغمبرؐ کی سیرت یہ نہیں کہ کسی بوڑھی کی گٹھڑی دیکھی تو گٹھڑی بھی گم

اور بوڑھی بھی گم۔ دم مست قلندر اور بوڑھی کھڈے کے اندر۔

آج عمل کرو۔ کہو انشاء اللہ۔ مجھے تیس برس ہوگئے ہیں تقاریر کرتے۔ ۱۹۶۰ء سے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھ میں نے تقریر کا آغاز کیا۔ پاکستان کے کونے کونے میں گیا ہوں۔

ملفوظات بخاری:

بخاری کہتے تھے میری داڑھی سفید ہوگئی' قوم کا دل ابھی طرح سیاہ ہے۔

فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں ستاروں کو قرآن سناتا تو وہ ٹوٹ پڑتے۔

دریا کے کنارے پر قرآن پڑھتا تو مچھلیاں تڑپ کر باہر آجاتیں۔

مگر یہ قوم سن' داڑھی من' میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں آقا کی صورت سے تعلق عطا کرے۔ (آمین)

دین پوری صاحب کا ہندو اور سکھ سے مکالمہ:

میں نے ہندو سے پوچھا سر پر ٹوپی کیوں۔ میں نے سکھ سے پوچھا سر پر پگڑی' کرپان کیوں۔ کہنے لگا گرونانک ایسا تھا۔ ہندو سے پوچھا کہ یہ دھوتی اور ٹوپی کیوں' کہنے لگا رام چندر ایسا تھا۔ مجھے اس نے پوچھا دین پوری داڑھی کیوں' میں نے کہا میرا پیغمبر ایسا تھا۔ (سبحان اللہ) ہم پیغمبر کے پیروکار ہیں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء۔ نہ میرے پیغمبر کے مقام کا' نہ شان کا۔ نہ سیرت کا' نہ درجات کا' نہ برکات کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔

سارے نبی حضورؐ کے منتظر ہیں:

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء منتظر ہیں۔ محمدؐ منتظر ہیں۔ ہر نبی امت کا نبی

ہے۔ میرا نبی نبیوں کا بھی نبی ہے (بے شک)

جس طرح کہتے ہیں کہ یہ ریڈیو پاکستان بول رہا ہے' یہ علماء دیوبند بول رہے ہیں۔ میرا نبی نبیوں کا بھی نبی ہے۔

میرے سینے میں حدیثیں گونج رہی ہیں......

نبی نبی ہوتا ہے۔ میرے عقیدے میں' عالم ارواح میں بھی نبی کی روح' نبی تھی۔ آمنہ کے بطن میں بھی نبی تھے۔ ولادت کے وقت نبی تھے' نبی بھی زندہ ہے' نبوت بھی زندہ ہے۔ (بے شک) میں حیران بیٹھا ہوں کہ کس سیرت کو لے کر چلوں' سر سے پاؤں تک حضورؐ سیرت ہی سیرت ہیں۔ (سبحان اللہ)

جو بھی اچھا کام ہے' وہ نبی کی سنت ہے:

ایک اچھا جملہ کہہ دوں۔ دنیا میں جو اچھی چیز ہے' وہ محمدؐ کی سیرت ہے۔ کوئی بڑے کا ادب کرتا ہے' چھوٹے پر رحم کرتا ہے' ماں باپ کی خدمت کرتا ہے' دیانت ہے' امانت ہے' صداقت ہے' عبادت ہے' ریاضت ہے' شرافت ہے' لیاقت ہے' سچائی ہے' بھلائی ہے' جو دنیا میں اچھی چیز ہے' وہ محمدؐ کی سیرت ہے۔ (بے شک) صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

مجھے تو اماں صدیقہ نے سمجھا دیا۔ کسی نے پوچھا کہ آپ نو برس حضور ﷺ کی خدمت میں رہیں۔ سیرت بتاؤ۔ میں آج علماء کے سامنے کہتا ہوں کان نصف العلم الامۃ عند عائشہؓ پوری امت کو آدھا علم ملا' آدھا علم بی بی صدیقہ کو ملا۔ دو ہزار دو سو دس حدیثیں یاد تھیں۔

بی بی کہتی ہیں کہ میں نے گیارہ برس کی عمر میں آقاؐ سے سن کر پورا قرآن یاد کر لیا تھا۔

میں نے حضرت ابوبکرؓ اور علیؓ کو عائشہ کے دروازے پر دیکھا۔

دین پوری عیسائیوں کو' مغرب زدہ کو تھپڑ مارتا ہے کہ بی بی عائشہؓ کا گھر صرف حجرہ نہیں تھا' دین اور علم کا مرکز تھا۔ اب دین پوری سے دین سنو۔ اللہ ہمارے گھروں میں بھی صدیقہ والا علم عطا فرمائے۔ (آمین)

گھر داخل ہونے کی سنت:

بی بی کہتی ہے کہ نبیؐ میرے گھر میں آتے تو پہلے السلام علیکم کہتے۔ ہم تو السلام علیکم کہتے ہی نہیں۔ ہم تو یہ کہیں گے چاہ پکائی؟ ٹی وی چلایا' میری کتی نظر نئیں آئی' سگریٹ کی ڈبی کہاں ہے؟' وہ منگوائی۔ یہ باتیں ہم گھر آکر پوچھتے ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں گھر میں اس طرح لے جائے' جس طرح پیغمبرؐ آتے۔ (آمین)

او میرے پیارو نبی کے حب دارو' جانثار' وفادارو' روپے کو چکمک پے کھرا کرو' اپنی زندگی کو محمدؐ کی سیرت پر کھرا کرو۔

امام مالک کو سنت سے محبت:

امام مالک کو کسی نے تربوز پیش کیا۔ ہدوانہ' اٹھ کر بیٹھ گئے۔ فرمایا ایھا المحدثون ایھا المتعلمون کیف اکل رسول اللّٰہ مجھے بتاؤ کہ میرے نبی نے تربوز کو کیسے کھایا۔ ہم تو الٹ کرتے ہیں۔ حضورؐ دائیں ہاتھ سے' ہم بائیں ہاتھ سے' ہم کھڑے ہو کر' حضورؐ بیٹھ کر۔ ہم چل کر کھاتے ہیں' پتہ نہیں چلتا کہ بندے ہیں یا بکریاں ہیں۔ جھوٹ کہہ رہا ہوں یا سچ کہہ رہا ہوں؟ (سچ کہہ رہے ہیں)

حضورؐ نے فرمایا داڑھی بڑھاؤ' مونچھیں کٹاؤ' ہم نے کہا کہ مونچھیں بڑھاؤ' داڑھی منڈاؤ۔ اہل سنت کہلاؤ۔

اہل سنت یا اہل منت:

مجھے ایک آدمی دوران سفر لاری میں کہنے لگا مولانا آپ اہل سنت ہیں؟ میں نے کہا تو بتا۔ آپ اہل منت ہیں۔ وہ بے چارے میری طرف دیکھنے لگے۔ میں نے کہا کہ آپ تو اہل منت نظر آ رہے ہیں' چپ ہو گئے۔

آپ وہابی تو نہیں؟

ایک دفعہ مجھ سے پوچھنے لگے کہ آپ کون ہیں؟ میں نے کہا انسان۔ نہیں جناب آپ کون ہیں؟ میں نے کہا مسلمان؟ کہاں جا رہے ہیں؟ میں نے کہا ملتان۔ آپ کیا کرتے ہیں؟ میں نے کہا تبلیغ قرآن۔ آپ کہاں رہتے ہیں؟ میں نے کہا آل پاکستان۔ آپ کون ہیں؟ میں نے کہا بلوچ خاندان۔ کہنے لگے آپ وہابی تو نہیں؟ میں نے کہا آپ کے دماغ کی خرابی تو نہیں۔ ایسا ٹھیک ہوا کہ پھر نہ بولا۔

اب ہمیں پوچھتے ہیں کہ آپ اہل سنت ہیں۔ منہ میں سگریٹ' نیچے سیکرٹ' بدعت کی سپریٹ' ہم سے پوچھتے ہیں کہ آپ اہل سنت ہیں' اللہ اس امت کو اتفاق عطا کرے۔ (آمین)

لفظوں میں الجھ گئے ہیں 'بگڑ گئے ہیں۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں آقا کی سیرت کو زندہ رکھنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

ایک حدیث سن لو۔ میں زیادہ نہیں بولوں گا۔ چونکہ آپ تھکے بیٹھے ہیں۔ ایک ذات ہے جو تھکنے سے پاک ہے۔ انسان تھک جاتا ہے' تم کوئی پتھر کے بنے ہوئے ہو کہ نہیں تھکتے۔

سیرت سنو!

خیر مجھ سے کچھ سیرت سنو۔ ایمان تازہ کرو۔ میں جدھر دیکھتا ہوں' نبی کی سیرت ہی سیرت ہے۔ یہ مسجدیں' حضور ﷺ کی سیرت ہیں۔ داڑھی

حضور ﷺ کی سیرت ہے۔ کوئی قرآن پڑھ رہا ہے' یہ حضور ﷺ کی سیرت ہے۔ میں نگاہ کو جھکا کر چلوں' یہ حضور ؐ کی سیرت ہے۔ بوڑھی اماں کی گٹھڑی اٹھا کر پہنچا دوں' یہ حضور ؐ کی سیرت ہے۔ یتیم کا منہ دھو رہا ہوں' یہ حضور ؐ کی سیرت ہے۔ میں سچ بول رہا ہوں' یہ حضور ؐ کی سیرت ہے۔ میں درود پڑھ رہا ہوں' یہ حضور ؐ کی سیرت ہے۔ جس کے پاس محمد کی غلامی ہے' وہ نبی کی سیرت ہے۔ کوئی صحیح تول رہا ہے' یہ حضور ؐ کی سیرت ہے۔ دعا کرو اللہ تمہیں تولنے میں' بولنے میں' نبی کی سیرت عطا کرے۔ (آمین)

(کسی نے نعرہ لگایا تو آپ نے فرمایا) حضرت علی نے نعرہ لگایا جب خیبر فتح ہوا۔ حضور ؐ نے نعرہ لگایا جب عمر نے کلمہ پڑھا۔ حضرت خالد نے نعرہ لگایا جب ایک سو پچیس ملک فتح ہوئے۔ الحمد للہ حضور ؐ نے نعرہ لگایا جب مکہ فتح ہوا۔ تم نے نعرہ لگایا جب بھنگ کے تین پیالے پی کر بیٹھ گئے حیدری ہم ہیں۔

کیا ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ کے عقیدے اور مذہب میں فرق تھا؟ (نہیں) ایک ہی شمع کے پروانے' ایک ہی چاند کے ستارے' ایک ہی محمد ؐ کے غلام تھے۔ ٹھیک ہے' حیدری ہم ہیں' کیا ملک کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔

ہمارا علی بہادر ہے:

تمہارا علی وہ ہے جس کی گردن میں رسہ اور گھسیٹا جا رہا ہے۔ میرا علی وہ ہے جو مغرب سے تلوار لے کر کھڑا ہو' مشرق تک اس کی تلوار کا مقابلہ کوئی طاقت نہیں کر سکتی۔ (بے شک)

تم نے اس کو بتول مانا' جو چند کھجوروں کے لیے دھکے کھا رہی تھی۔ کہتے ہیں کہ اس پر دروازہ گرا اور بی بی کا حمل سڑک پر آ گیا (نعوذ باللہ) ہماری بتولؓ وہ ہے جس کے جنازہ کی چادر کے دھاگے پر غیر مرد کی نگاہ نہیں اٹھ سکی۔ ہم سب کو مانتے ہیں' ہم رب کو مانتے ہیں۔ شاہ عرب کو مانتے ہیں۔

مجلس کا ادب

توجہ کرو جب حضورؐ کا نام نامی آئے درود شریف پڑھا کرو، صحابہ کا نام آئے رضی اللہ عنہم پڑھا کرو۔ اہل بیت کا نام آئے رضی اللہ عنہم۔ بزرگوں کا نام آئے رحمتہ اللہ علیہم۔ انبیاء کا نام آئے تو علیہ السلام کہا کرو۔ آقا کا نام آئے تو صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرو۔ یہ مجلس کے آداب ہیں۔ اللہ تمہیں آداب سے مودب فرمائے۔ (آمین)

اب میں بات کو چھیڑتا نہیں بات لمبی ہو جائے گی میں صرف ایک سبق دیتا ہوں۔ اللہ ہمیں آقا کی سیرت اور صورت سے بھی تعلق عطا کرے۔ (آمین)

حضور ﷺ کی خوبصورتی عائشہؓ کی نظر میں

میری اماں صدیقہؓ کہتی ہیں کہ حضورؐ داڑھی مبارک کا خلال کرتے تھے۔ اماں کہتی ہیں کہ حضورؐ تیسرے دن داڑھی میں کنگھی کرتے تھے۔ اماں کہتی ہیں کہ حضورؐ دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگاتے تھے۔ اماں کہتی ہیں کہ جب میں حضورؐ کے چہرے کو دیکھتی تو داڑھی اور سر کے بالوں میں نبی کا چہرہ یوں نظر آتا جس طرح بادلوں سے چودھویں کا چاند نکل کر چمک رہا ہو۔

بی بی کے جملے سن لو شائد سمجھ آجائیں۔ مشکوۃ پڑھ رہا ہوں، ترمذی پڑھ رہا ہوں، بخاری پڑھ رہا ہوں۔ کان رسول اللّٰہ کث اللحیۃ تملاء صدرہ۔ (سبحان اللہ) یہ حدیث ہے۔ حدیث وحی ہوتی ہے۔ پیغمبر کی زبان پر خدا کی بات ہوتی ہے۔ زبان پیغمبر کی ہوتی ہے بیان رحمٰن کا ہوتا ہے۔ (سبحان اللہ)

یہ عاشق نہیں

حضور ﷺ فرماتے ہیں جو مسجد میں تھوکے اس کی پیشانی پر جہنم کا انگارہ نظر آئے گا۔

نبی ؐ فرماتے ہیں کہ کعبہ کی طرف منہ کر کے تھوکو بھی نہ ۔ لوگ تو اس کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتے ہیں۔ یہ عاشق رسول ﷺ ہیں؟ (نہیں)۔ میں نے دیکھا ہے کہ لاری سے اتریں گے سیدھے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

ہمارے ہاں تو لوگوں کی لیٹرین ، فلش اس طرح ہیں کہ اس کا منہ کعبے کی طرف ہے۔ نبی ؐ فرماتے ہیں جو کعبے کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتا ہے یہ پلید پیشاب اس کی پیشانی پر ڈالا جائے گا۔ (سنا ہے کراچی میں جماعت المسلمین نے مسجد کی لیٹرینوں کو بھی کعبے کی طرف منہ کر کے بنادیا ہے)

حضور ﷺ امام الانبیاء ہیں مگر خدا نہیں

میرے عزیزو! صحابہ کو چھوڑو تو پیغمبر نہیں ملتا۔ نبی کو چھوڑو تو خدا نہیں ملتا۔ میرا وہی خدا ہے جو محمد ؐ کا خدا ہے۔ محمد ؐ کے کتنے خدا ہیں؟ (ایک)۔ نبی کے مشکل کشا کتنے ہیں؟ (ایک)۔ میرے نبی نے ننگی تلوار کے نیچے کس کو بلایا؟ (اللہ کو)۔ میرے نبی نے فاروق کو کس سے مانگا؟ (اللہ سے)۔ میرے نبی نے بارش کس سے مانگی؟ (اللہ سے)۔ میرے نبی نے جابر کی کھجوروں کے لیے برکت کس سے مانگی؟ (اللہ سے)۔ میرے نبی نے خندق میں پانی کس سے مانگا؟ (اللہ سے)۔ میرے نبی نے ابو ھریرہ کی اماں کے لیے ہدایت کی دعا کس سے کی؟ (اللہ سے)۔ ہم محمد ؐ کے اشارے کو معجزہ مانتے ہیں۔ میں پیغمبر کے چہرے کو جنت کی ضمانت مانتا ہوں۔ لوگ فقط اپنی قوم کے سردار ہیں۔ میرا نبی سید الاولین والآخرین ہے۔ لوگ بستیوں اور شہروں کے امام ہیں میرا نبی

اماموں کا بھی امام ہے۔ (سبحان اللہ)

مگر آپ خدا نہیں ' خدا خالق ہے حضور خالق ہیں؟ (نہیں) جب ہم یہ بات کریں تو آپ کے چہرے پر بل آ جاتے ہیں۔ آپ یہ سن کر پان تھوک دیتے ہیں خطرہ پڑ جاتا ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ اللہ رب العالمین ہے۔ حضور رب العالمین ہیں؟ (نہیں)۔ خدا قہار ہے حضور قہار ہیں؟ (نہیں)۔ خدا جبار ہے حضور جبار ہیں؟ (نہیں)۔ نبی کی گیارہ حرم ہیں اللہ کی؟ (کوئی نہیں)۔ کسی نے نیند میں کہہ دیا ایک ہے۔ استغفر اللہ۔ تم تو نیند میں بیٹھے ہو۔

لطیفہ

ایک جگہ میں نے کہا یعقوب کے بارہ بیٹے تھے۔ میں نے پوچھا کتنے تھے ایک نیند سے اٹھا کہنے لگا بارہ آنے درجن۔ میں نے پوچھا کیا؟ کہنے لگا سگریٹ کی ڈبی بارہ آنے کی۔

لطیفہ

ایک آدمی کوئٹہ ایکسپریس کو چادر ہلا کر روک رہا تھا۔ جب گاڑی رک گئی گارڈ اترا۔ پوچھا کیا ہوا۔ کیا آگ لگ گئی ہے؟ اس نے کہا میرے پاس سگریٹ ہے ماچس نہیں تھی۔ ماچس دے دو۔ یہ قوم تو ایسی ہے۔ خیر موتی دے رہا ہوں وقت کافی گزر گیا ابھی تو تقریر شروع بھی نہیں ہوئی۔

بھٹو صاحب ایک دن تقریر کرنے لگے کہنے لگے لوگو! پڑھو درود شریف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ کوئٹہ کی بات ہے دعا کرو اللہ ہمیں دین کی سمجھ عطا کرے۔ (آمین)

ڈگری لا

اب تو آخری ڈگری بنائی ہوئی ہے۔ لا۔ کہ میرا بیٹا لندن سے ڈگری لے آیا ہے۔ جنازہ آتا ہے؟ لا۔ نماز آتی ہے؟ لا۔ باپ کو پہچانتا ہے؟ لا۔ قرآن پڑھتا ہے؟ لا۔ دعا کرو اللہ ان لوگوں کو ٹھیک کرے۔ (آمین) عربی میں لا کا معنی کچھ نہیں۔

صحابہ باحیا تھے

ایک واقعہ سن لو۔ فاروق کا دور ہے بات قابل غور ہے دس ہزار صحابہ گزر رہے ہیں۔ ہم تو دس آدمی گزریں تو پورے ملتان کو ٹھیک کر دیں۔ دکانوں سے گزریں تو دکانوں کی چیزیں نہیں بچیں گی۔ محلہ سے گزریں تو پتہ چلے گا کہ غنڈے مشنڈے جا رہے ہیں۔

حضرت عمرؓ کے دور میں دس ہزار صحابہ گزر رہے ہیں۔ حضرت عمرو بن العاصؓ ان کے کمانڈر ان چیف ہیں' فوج کے جرنیل ہیں۔ دس ہزار تابعدار' جانثار' وفادار' پیغمبر کے حب دار' محمدؐ کے رضا کار' دلبر کے یار' عمر کے رضا کار' ہاتھوں میں تلوار' ہاتھوں میں ہتھیار' نوجوان' خوبصورت ان کے چہرے دس ہزار گزر رہے ہیں اور ستر عورتیں ناچ رہی ہیں۔ یہاں ایک نور جہاں آجائے تو سارے لوگ وہاں چلے جائیں گے۔ وہاں ستر عورتیں۔

سر میور ولیم لکھتا ہے تاریخ میں ہے کہ عورتوں کے باریک کپڑے ہیں شنون' شغون ہے' لپ سٹک لگائی ہوئی ہے' ہاتھ میں شراب ہے' خانہ خراب ہے' حالت بے تاب ہے' گانا گا رہی ہیں' پھسلا رہی ہیں' بہلا رہی ہیں' بہکا رہی ہیں' گیت گا رہی ہیں اپنی طرف بلا رہی ہیں' گناہ کی دعوت دے رہی ہیں' ناراض نہ ہونا میں اپنی بات کرتا ہوں۔

آج گناہ آگے ہے' ہم پیچھے ہیں۔ کنجریاں آگے' ہم پیچھے۔ ڈھول

آگے ' ہم پیچھے ۔ ناچ آگے ' ہم پیچھے ' بورے لڑکے آگے ' ہم پیچھے ' ہم پیچھے پیچھے ہیں ۔ یہاں گناہ آگے اور ہم پیچھے ہیں ۔ وہاں گناہ چھپتا تھا ' وہاں گناہ دعوت دیتا تھا ۔ محمدؐ کے غلام اپنی نگرانی آپ کرتے تھے ۔ آپ گناہ سے بچتے تھے ۔ آپ گناہوں سے محفوظ رہتے تھے ۔

کہا ہے کہ دس ہزار صحابہ تھے ۔ حضرت سعد نے کہا محمدؐ کے غلامو اا مدینے کے رضاکارو ا بے حیائی ' حیا پر ' بے غیرتی غیرت پر حملہ آور ہے ۔ یہ جہنم کی دعوت دے رہی ہیں ۔ جس نے محمد ﷺ کو دیکھا ہے ' وہ کسی غیر عورت کو نہ دیکھے ۔ اب تو ہم مدینہ بھی دیکھ آتے ہیں ۔ پھر بھی پتہ نہیں کیا کیا کرتے ہیں ۔ وہاں حجر اسود پر پتہ نہیں کیا کرتوت کرتے ہیں ۔ دعا کرو اللہ ہم پر رحم فرمائے (آمین) حالات ہمارے خراب ہو چکے ہیں ۔

حضور ﷺ نے تین دعائیں کی تھیں ۔ اللھم لا تھلک امتی ..... یا اللہ میری امت کو قحط سے نہ مارنا ۔ اللہ نے قبول کر لی ۔ اللھم لا تھلک بالغرق میرے اللہ میری امت کو نوح ' فرعون کی طرح غرق نہ کرنا ۔ یہ دعا بھی قبول ہوئی ۔ نبیؐ فرماتے ہیں کہ میں نے تیسری دعا کعبے پر کی ۔ مولیٰ ان کو آپس میں نہ ٹکرانا ۔ ان کو آپس میں نہ لڑانا ' آپس میں برباد نہ کرنا رب نے فرمایا محبوب چپ رہو ۔ تیری امت کی تباہی آپس میں لڑ لڑ کر ہو جائے گی ۔ کہیں ایران ' عراق لڑے گا ' کہیں کراچی لڑائی ہو گی ' کہیں لیبیا لڑے گا ۔ آپس میں لڑ لڑ کر تباہی ہو گی ۔ دعا کرو اللہ اس امت کو اتفاق عطا کرے ۔ (آمین)

دس ہزار عرب کے نوجوان ۔ ہماری جوانی تو یہ ہے کہ مرغا ذبح کرو تو وہ بھی بھاگ جاتا ہے ۔ اگر سیڑھی پر چڑھو تو کہتے ہیں بابا میں تھک گیا ہوں ۔ یہ حال ہے اب ہمارے اندر طاقت ہی نہیں ۔

صحابہ کی آنکھ میں حیا تھی

دس ہزار صحابہ اس طرح گزر رہے ہیں کہ جس طرح کوئی چیز گم ہو گئی ہے۔ یہ ہے سیرت جیسے زمین پر کوئی چیز گم ہے اور تلاش کر رہے ہیں۔

عورتیں خوب گیت گا رہی ہیں۔ اپنی طرف بلا رہی ہیں۔ شراب پی پی کر' مگر جرات نہیں کہ ایک آنکھ بھی اٹھے۔ دس ہزار صحابہ گزر گئے' کسی کی نگاہ اس گتی' ان بے پردہ' ان بے حیا عورتوں کی طرف نہیں اٹھی۔ عورتیں آپس میں باتیں کرنے لگیں۔ ایک کہہ رہی ہے کہ یہ کون ہیں؟ مدینے کے ہیں۔ دوسری کہنے لگی یہ اندھے ہیں ان کو نظر نہیں آتا۔ ایسے نوجوان ایسے چہرے خوبصورت اور ایک بھی ہماری طرف نہیں دیکھتا۔ تیسری نے کہا کہ یہ محمد کے غلام ہیں۔ آگے سنیں۔ چوتھی کہنے لگی کہ میرا تو کچھ عقیدہ ہی بدلنے لگا ہے' میں تو ان کی گرویدہ ہو گئیں ہوں' جب غلاموں میں اتنی حیا اور شرم ہے ان کے آقا اور نبی میں کتنی حیا ہو گی۔

آج کل کی حالت

یہاں تو پاپ کی دنیا ہے یہاں تو چچا زاد بھائی' بہن کو پکڑ لیتا ہے' یہاں تو ماموں زاد بھائی' بہن سے بدکاری کرتا ہے' پھوپھی زاد ڈورے ڈالتے ہیں' یہ جوانی' یہ حسن' یہ کمال' یہ حیا' یہ شرم' یہ کرم' یہ انداز' یہ سرفراز' یہ عجیب ہیں کہ ایک آنکھ ہی نہیں اٹھی۔ پانچویں کہنے لگی یہ تو پاپ کی دنیا میں ہیں۔ بدن بھی پلید' لباس بھی پلید' ماحول بھی پلید' آؤ گھروں کو چھوڑو' تالا لگاؤ۔ اس عقیدے اس مذہب کو چھوڑ دا یہاں عزت کی حفاظت نہیں۔ آؤ اس محمد کے غلاموں والا کلمہ پڑھ لیں' ان کو روکیں۔ مدینے والو! رضا کارو! رک جاؤ۔ ہم بے حیاؤں نے فیصلہ کر لیا ہے ہم نصرانی' عیسائی نہیں رہیں گی۔ ہمیں کلمہ پڑھاؤ تمہارے کرداروں کو دیکھ کر ہم ستر عورتیں محمد کی غلام بن چکی

ہیں۔ (سبحان اللہ) یہ تھے مسلمان۔

اب تو کوئی گزرے تو کہتے ہیں او موچھے! اوئے مچھ ڈنڈا اپھر آیا تو لگاؤں گا سر میں ڈنڈا۔ یہاں سے ریڈیو لے کر گزرا تو ٹانگیں توڑ دوں گا۔ ایک وہ ہیں جب گزریں تو ستر عورتوں کو جنت کا ٹکٹ مل جائے (سبحان اللہ) یہ حضورؐ کی برکت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوتے تو سلام کرتے

بس صدیقہؓ پر ایک بات کہوں بات تو شروع نہیں کر سکا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آتے۔ ہم تو گھر جائیں تو کیمرہ ساتھ ہے' رنڈی عورت ساتھ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آتے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا السلام علیکم۔ یہی اسلام کا سلام ہے۔

میری اماں کہتی ہیں حضور دروازے پر آکر فرماتے السلام علیکم۔ بی بی کا جملہ سنئے۔ میری اماں نے ہمیں دو ہزار دو سو دس حدیثیں سنائیں فرمایا کان رسول اللہ احیا من العذرا فی صدرھن اماں تیری جوتی پر دین پوری قربان۔ اماں تو' تو ہے۔ مجھے اپنی اماں کے اماں ہونے پر شبہ ہو سکتا ہے۔ تیرے اماں ہونے میں شبہ نہیں۔ مجھے باپ نے بتایا کہ یہ تیری اماں ہے۔ وہاں خدا اور قرآن نے کہا کہ عائشہ تمہاری اماں ہے۔ میری اس اماں کے اماں ہونے میں شبہ ہو سکتا ہے محمدؐ کی حرم کے اماں ہونے میں شبہ نہیں ہو سکتا۔ (سبحان اللہ)

بی بی کہتی ہیں کہ حضور السلام علیکم کہہ کر کھڑے ہو جاتے۔ میرے پاس ننھی منھی بچیاں گڑیاں کھیلنے والی بیٹھی ہوتیں۔ حضور کی آمد دیکھ کر شرم سے چھپ جاتیں۔ حضورؐ یوں کھڑے ہو جاتے کہ جس طرح کوئی چیز گم ہو اور آپؐ تلاش کر رہے ہوں۔ بی بی کہتی ہے کہ عرب کی دوشیزہ' مدینے کی

کنواری لڑکی میں اتنی حیا نظر نہیں آتی تھی' جتنی میرے آقا کی آنکھوں میں حیا نظر آتی۔ (سبحان اللہ)

ایک حدیث سن لیں۔ حضور نے بیواؤں پر شفقت کی لوگ کہتے ہیں کہ مولوی عبدالشکور پچیس سالہ پیغمبر نے چالیس سالہ خدیجہ سے نکاح کیسے فرمایا۔ او محمد کے غلامو' پیغمبر کے کلمہ خانوا مسلمانو اس بات کو مانو' جانو' پیغمبر نے چالیس سالہ خدیجہ سے جو نکاح کیا' حسین دیکھ کر نہیں کیا، پیغمبر نے تو بیوہ کے اجڑے گھر کو آباد کر دیا کیونکہ عرب والے بیوہ کو جنگل میں بٹھا دیتے' کتے کی طرح روٹی پھینکتے' وہیں بدبو میں مرجاتی۔ نبیؐ نے فرمایا۔ بیوہ اجاڑنے کے لیے نہیں۔ میں خدیجہ سے نکاح کر کے بتا رہا ہوں۔ امتیو! ایک کنواری لڑکی ہو' ایک بیوہ ہو تو پہلے بیوہ سے کرنا تاکہ محمدؐ کی سنت زندہ ہو' اور اجڑی عورت کا گھر آباد ہو جائے۔ اللہ ہمیں اس نبی کا سچا غلام بنائے۔ (آمین) میں نے بہت کچھ کہنا تھا۔ یہ غلط ہے کہ ایک آدمی سٹیج پر بیٹھ جائے اور دوسرے بھائی کا خیال نہ کرے ہمارے ادیب ہیں' خطیب ہیں' عجیب ہیں' آپ کے قریب ہیں۔

قاری حنیف صاحب اپنی خوش الحانی میں' قابل بیانی میں' قرآن خوانی میں' سیرت کے پھول برسائیں گے۔ میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں اپنی عبادت' رسول اللہ کی اطاعت' خدا کو عرش پہ محمد کو فرش پہ راضی رکھنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

میں کارکنان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ آپ کا بھی مشکور ہوں اتنی دور سے کشاں کشاں' دواں دواں آقا کی سیرت میں پر سکون ہو کر مستانے بن کر بیٹھے ہیں۔ یہی دعا ہے کہ اللہ اس رات کی برکت سے قبر کو روشن کر دے۔ (آمین) حشر کو روشن کر دے۔ یا اللہ جو کچھ تو نے کہلوایا' ان بھائیوں کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین) عملی زندگی مفقود ہے۔ خدا مجھے اور آپ

کو صحیح عمل کرنے کی توفیق دے' اور جس طرح آج اکٹھے بیٹھے ہیں' حضور کے حوض کوثر سے لے کر جنت تک ہم کو اکٹھا ہی لے جائے۔ میں آپ کا مشکور ہوں مجھے آپ نے موقع بخشا۔ میں بھائیوں کے سامنے کچھ عرض کر سکا۔ اللہ تعالیٰ میری حاضری کو قبول و منظور کرے۔

اب آپ جائیں اور خطیب پاکستان خطیب العصر جائیں۔

اللہ نے جو بیناؤں کو توفیق نہیں دی قاری صاحب کو خوشخبری تو یاد ہو گی۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جو بینا غلط کار ہیں' وہ دھکے کھائیں گے۔ نابیناؤں کو خدا اپنی اور محمدؐ کی زیارت کروائے گا' بینوں سے پہلے۔

بینا دنیا میں رہتے ہوئے عورتوں کو دیکھتے تھے' گندے فوٹو اور ٹی وی دیکھتے تھے یہ اندھے ہو جائیں گے۔ یہ نابینا بینا ہو کر خدا' محمد ﷺ اور جنت کا دیدار کریں گے۔ (سبحان اللہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں آپس میں اخلاص و محبت دے۔ (آمین) خدا عمل کی توفیق دے۔ اسلام علیکم و رحمتہ اللہ

عنوان

پردہ

بمقام کراچی

کراچی میں عورتوں کو خصوصی خطاب

پردہ

خطبہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ و اصحابہ الذین فازوا بلطف اللّٰہ العمیم۔

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم
بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ
یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآئَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ

بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِيْنَهُ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْلَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌرَّحِيْمٌ۔

فقال النبی ﷺ المراة اذا صلت خمسها واطاعت بعلها وصامت شهرها واحصنت فرجها فلتدخل من ای ابواب الجنة شاءت

۱۔ فقال النبی ﷺ لعن اللّٰہ المتشبهین من الرجال بالنساء ولعن اللّٰہ المتشبهات من النساء بالرجال

۲۔ فقال النبی ﷺ حبب الی من الدنیا ثلث الطیب والنساء و قرة عینی فی الصلوۃ۔

قال النبی ﷺ ان الجنة تحت اقدام الامہات۔

وقال النبی ﷺ خیر کم خیر کم لاھله وانا خیر لاھلی صدق اللّٰہ مولٰنا العظیم وبلغنا رسوله النبی الکریم ونحن علی ذالک لمن الشاھدین۔

تمہید

اسلام میں عورت کا مقام

مؤقرہ محترمہ مکرمہ ماؤ! بہنو اور بیٹیو!!

آج کی مجلس میں اللہ اور رسول ﷺ کے پیغامات' اسلامی تعلیمات مستورات کے لیے بیان کیے جائیں گے۔ اسلام میں عورت کو بہت اونچا مقام دیا گیا ہے! اگر یہ عمر میں بڑی ہے تو اماں ہے! اس کے قدموں میں جنت ہے۔ بہن ہے! تو اس کے دوپٹے کی بڑی حرمت ہے۔ اگر یہ بیٹی ہے! تو اسلام اس کے لیے بڑی شفقت بتاتا ہے۔ اگر یہ کسی خاوند کی بیوی ہے! تو یہ گھر کی ملکہ اور گھر والے کی عزت ہے! اسلام میں گرچہ عورت پیغمبر نہیں بنی' رسول نہیں بنی' بادشاہ بننے کی اجازت نہیں' مگر یہ بادشاہوں کی اماں ہے' انبیاء کی اماں ہے' رسولوں کی بھی والدہ ہے۔ رسول اللہ نے خود بی بی حلیمہؓ کا احترام فرمایا' اس کے پاؤں میں اپنی چادر بچھا دی۔ تو اسلام نے عورت کو مستور بنایا ہے۔

اسلام سے پہلے معاشرے میں عورت کو ذلیل سمجھا جاتا تھا۔ بیوہ ہو جاتی تو جنگل میں بٹھا دیتے' نفرت کرتے' بائیکاٹ کرتے' اس سے ایک دشمن سا سلوک کرتے۔ اسلام نے بیوہ عورت کو بھی ایک مقام دیا اور فرمایا:

"جب بیوہ تمہارے دروازے پر آئے تو اس کے سامنے تم اپنی بیوی کو بھی محبت اور پیار سے مت دیکھو تاکہ اس کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے۔ اور بیوہ سے اچھا سلوک کرو۔ آپ اچھا نہ کھاؤ' بیوہ کو کھلاؤ' بیوہ کو اپنا مہمان سمجھو! اسلام نے بیوہ عورت کے سر پر دوپٹہ رکھا"۔

نکاح کے وقت حضور ﷺ کی عمر

میری ماؤ! بہنو!

آپ کو معلوم ہو گا کہ ہمارے نبی ﷺ نے پہلا نکاح...... "جب کہ آپ ﷺ کی عمر پچیس برس کی تھی اور بی بی خدیجہؓ کی عمر چالیس برس کی

تھی" حضور ﷺ نے نکاح فرمایا۔ خدیجہؓ سے نکاح فرما کر انہیں قبول کیا!!
نبوت کا حسن! نبوت کا شباب! نبوت کا جمال! وہ ساری کائنات سے اعلیٰ و بالا
ہوتا ہے۔

حضور ﷺ سے ایک سوال

کسی نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کے لیے تو سارا
قریش خاندان موجود ہے۔ آپ چاہیں تو حوریں بھی نکاح میں لا سکتے ہیں مگر
آپ ﷺ نے خدیجۃ الکبریٰؓ سے 'ایک بڑھیا سے شادی کیوں کی؟
آپ نے فرمایا:
"میں نے ایک بیوہ' ایک اجڑی ہوئی خاتون' جس کا خاوند فوت ہو چکا
تھا اور عرب والے ایک بیوہ کو ذلیل سمجھتے تھے' میں اللہ کا رسول اس رسم بد کو
ختم کر کے ایک بیوہ خاتون کے اجڑے گھر کو آباد کر رہا ہوں"۔
حضور اکرم ﷺ نے خدیجۃ الکبریٰؓ سے نکاح فرمایا تو یہ بھی فرمایا:
"جب بیوہ عورت تمہارے سامنے آئے! تمہارے گھر میں آئے تو
شادی شدہ آدمی اپنی بیوی سے زیادہ پیار نہ کرے' اس کو مسکرا کر نہ دیکھے'
نخرے نہ کرے' کہیں بیوہ کے جذبات کو ٹھیس نہ لگے!"
اسلام نے عورت کی آواز پر پابندی رکھی۔
آج کا معاشرہ اتنا گندہ ہے کہ عورتیں ناچتی ہیں' عورتیں گیت گاتی
ہیں' ان کے کیسٹ بنتے ہیں' فلمیں بنتی ہیں۔ سینماؤں میں عورتیں' یہ بھی
عورتیں ہیں؟ عورت آ جائے اگر بے ضمیری پر' بے حیائی پر تو یہ گندے گھر کی
زینت بن جاتی ہے "اس بازار کی" جہاں اس کو "کنجری" کہا جاتا ہے......
ورنہ اسلام نے تو عورت کا مقام بہت بلند کیا۔ عورت ایک ماں ہے' بیٹی ہے۔

حضور سے پہلے عورت کا حال

حضور ﷺ کے زمانے سے پہلے عورت کے، بیٹی کے کپڑے اتروا کر کعبہ کا طواف کراتے۔ باپ بھی بغیر کپڑوں کے اور بیٹی بھی!! میرے کملی والے نے آکر عورت کو مستور بنایا۔ بیٹی کے سر پر دوپٹہ رکھا' اس کا لباس بھی علیحدہ رکھا۔ باریک لباس سے بھی اسلام نے منع فرمایا۔ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا:

"میری بیٹیو! جس عورت کے باریک کپڑے ہیں' پہلے تو نماز ہی نہیں ہوتی..... اور یوں سمجھو کہ وہ کپڑے نہیں پہنے ہوئی' وہ بغیر کپڑوں کے چل پھر رہی ہے۔ فرشتے اس پر لعنت کر رہے ہوتے ہیں۔ رب کاسیئۃ عاریۃ یوم القیامۃ بہت عورتیں جو کپڑے پہنے ہوتی ہیں' قیامت کے دن ان کو بغیر کپڑوں کے جہنم میں بھیجا جائے گا"۔ اسلام نے عورتوں کو مستور بنایا' تمہارے سر پر دوپٹہ رکھا"۔

آج نہ مردوں کے سر پر پگڑی یا ٹوپی ہے اور نہ ہی عورتوں کے سروں پر دوپٹہ ہے۔

اسلام میں عورت کی آواز پر پابندی

اسلام نے آپ (عورتوں) کو اذان دینے کی اجازت نہیں دی۔ قرآن بلند آواز سے نہ پڑھو' ذکر زور سے نہ کرو' حج پر جاؤ تو "لبیک" زور زور سے نہ کہو۔ آپ (عورتیں) جب جھگڑا کرتی ہیں تو شور سارا محلہ سنتا ہے۔ اسلام نے آپ کی آواز کو بھی مستور اور اس کی بھی حفاظت کا حکم دیا ہے۔ حتیٰ کہ آپ قرآن کی تلاوت بھی زور سے نہ کرو۔ اسلام نے کہا ہے کہ اکیلی حج نہ کرو۔ آپ تو اکیلی چلتی پھرتی ہیں سارے شہر میں۔ سارا پنجاب' صوبہ سندھ کا

سنر اکیلی کرتی پھرتی ہیں۔ اسلام نے اس سے منع کیا ہے۔

ماں کا اثر اولاد پر پڑتا ہے۔ ماں اچھی ہو تو اولاد اچھی ہوتی ہے۔ جب اماں ہاجرہؑ ہو تو بیٹا اسمٰعیلؑ بنتا ہے۔ اماں فاطمہؓ ہو تو بیٹا حسینؓ بن جاتا ہے۔ اماں آمنہ ہو تو بیٹا محمد رسول اللہ ﷺ بنتا ہے۔ اماں صالحہ ہو تو اولاد پر بھی اثر ہوتا ہے۔ ماں نماز پڑھتی ہو تو اولاد بھی نمازی' ماں قرآن خواں ہو تو اولاد بھی قرآن پڑھتی ہے۔

ماں آوارہ مزاج ہو تو اولاد پر وہی اثر ہوتا ہے۔

میری ماؤ! بہنو!

تم گھر کی زینت ہو! تمہاری بہت سی ذمہ داریاں ہیں' گھر میں تم باورچن بھی ہو' گھر میں تم دھوبن بھی ہو' کپڑے تم دھوتی ہو' تم گھر کی محافظہ بھی ہو' گھر کی نگرانی کرو!

اسلام نے مرد اور عورت دونوں سے یہ گاڑی چلائی ہے مگر قرآن نے یہ کہا:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَاۗءِ۔

"مردوں کو ہم نے تقویت بخشی اور مردوں کو اعزاز بخشا"۔

چونکہ نبوت مردوں کو ملی' خلافت مردوں کو ملی' شہادت مردوں کو ملی (عورتیں تھوڑی شہید ہوئیں) حضور ﷺ کے زمانہ میں دو سو پینسٹھ مرد شہید ہوئے۔ جہاد کن پر فرض ہے؟ جہاد مردوں پر فرض ہے۔ عورتیں مجاہد نہ بنیں بلکہ وہ مجاہد پیدا کریں۔

یہ بچی ہو تو اس کی تربیت کرو اور جب بڑی ہو جائے تو اس کا نکاح کرو۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

المراة تنكح لمالها و لجمالها و

لحسبها لدينها عليك بذاة الدين تربة يداه۔

تمہارے میرے نبی ﷺ نے فرمایا:

"لوگ لڑکیوں کا نکاح کرتے ہیں' خاندان کو دیکھتے ہیں.... دولت کو دیکھتے' بینک بیلنس کو دیکھتے ہیں۔ بلڈنگوں کو دیکھتے ہیں--- لڑکے کی شکل و صورت دیکھتے ہیں' قومیت' برادری کو دیکھتے ہیں"۔

تو ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا:

"بچی وہاں دو' جہاں دین ہو۔ مرد نمازی ہو' قرآن خوان ہو' مسجد کا واقف ہو' حدیث کا ذوق رکھتا ہو' چہرے پر سنت رکھتا ہو"۔

آج کی وہ بعض آوارہ لڑکیاں جو کہتی ہیں ہمیں یہ ضرورت نہیں کہ مرد کے چہرے پر سنت ہو۔ نہیں! نہیں جس طرح عورت کے سر پر بال' فاطمہؓ بتول بنت رسول ﷺ کی سنت ہیں' اسی طرح مرد کے چہرے پر داڑھی ہمارے رسول ﷺ کی سنت ہے۔

رسول اللہ کے چہرے پر داڑھی مبارک تھی۔ یہ پیغمبر کے جو غلام ہیں' ان کے لیے کہہ رہا ہوں!

حضور ﷺ کی چار بیٹیاں' تین بیٹے

بچی پیدا ہو تو چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے؟ کہ بچی پیدا ہوئی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ حضورؐ کی بھی بیٹیاں تھیں۔ بیٹے سب فوت ہو گئے۔ قاسم' عبداللہ (طیب و طاہر) ابراهیم۔ یہ سب فوت ہو گئے۔ حضور ﷺ کی چھوٹی بیٹی فاطمہؓ ہیں۔ بڑی صاحبزادی زینبؓ ہیں۔ پھر رقیہؓ اور پھر ام کلثومؓ ہیں۔ پھر فاطمہؓ ہیں۔ ان سب کی تربیت خود حضور ﷺ نے کی۔ خود حضور ﷺ نے قرآن پڑھایا' خود پردہ سکھایا' فاطمہؓ کا پردہ ایسا تھا کہ جنازہ بھی رات کو

نکلا۔

فاطمہؓ چکی خود پیستی تھیں

میری سید زادیو! امیر زادیو! چکی پیسنا۔۔۔ اب تو دور دہ نہیں رہا' اب تو مشینیں آگئیں۔ چکی پیسنا۔۔۔ یہ فاطمہؓ کی سنت ہے۔ مشک بھرنا' یہ فاطمہؓ کی سنت ہے۔ جھاڑو خود دیتی تھیں' یہ بھی فاطمہؓ کی سنت ہے۔

میں نے ان کے گھر کو دیکھا ہے مدینہ میں۔ آج بھی ایک تھال رکھا ہوا ہے۔ ایک رحل ہے' فاطمہؓ قرآن پڑھتی تھیں اور فاطمہ کی تسبیحات اپنی بچیوں کو سکھاؤ۔ جب بی بی کہنے لگی ابا جان مجھے ہاتھ میں آبلے پڑ گئے ہیں۔ میں خود چکی پیستی ہوں' میں خود جھاڑو دیتی ہوں' میں خود مشکیں بھرتی ہوں۔

تسبیحات فاطمی:

حضور ﷺ نے فرمایا "بیٹی! رات میں تمہیں اس کا عطیہ دوں گا"۔ رات کو گھر گئے تو بتایا "میری بتول! بنت رسول! سن لے اصول کہ تینتیس دفعہ سبحان اللہ ' تینتیس دفعہ الحمد للہ چونتیس دفعہ اللہ اکبر بیٹی رات کو سوتے وقت اور نماز کے بعد پڑھ لیا کرو۔ تمہیں نوکرانی' لونڈی دنیا میں کام دے گی۔ یہ وظیفہ دنیا و آخرت میں کام دے گا۔ یہ تسبیحات فاطمی ہیں۔ یہ یاد رکھو شادی اسی طرح کرو' جس طرح حضور ﷺ نے کی۔ ہماری شادیوں میں گانے ہوتے ہیں' بینڈ ہوتے ہیں' پتا نہیں لیا کیا۔ اپنی شادی کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ڈھالو۔ یہاں پر ضروری ہے۔ میں آج فتویٰ دیتا ہوں غلط عورت کو گھر نہ آنے دو۔ جس عورت کا کردار گندا ہو' بدنام ہو' محلے میں ذلیل ہو' اس سے اس طرح پردہ کرو جس طرح مردوں سے پردہ کرتی ہو۔ حضور ﷺ نے تمہارے لیے فرمایا اور

آپ کو معلوم ہے پورے قرآن میں سورۃ النساء پوری سورۃ ہے جو صرف مستورات کے لیے اللہ نے احکامات جاری فرمائے۔ تو عورت کی بڑی شان ہے۔ بیٹی کو وارث بنایا گیا' بہن کو بھائی سے حق دلایا گیا۔ بیوی کے حقوق ہیں مرد پر کہ مرد جو خود کھائے' بیوی کو کھلائے۔

اسلام نے یہ کہا ہے.....

خود کپڑے اچھے پہنے' بیوی کو پہنائے۔ بیوی کو مکان دے' بیوی سے اخلاق سے پیش آئے۔ بیوی کو ماں باپ کو ملنے دے۔ بیوی پر ظلم نہ کرے' بیوی کو رفیقہ حیات سمجھے۔ یہ حضور کریم ﷺ نے سکھایا۔ میرے نبی ﷺ نے شادی کی بی بی عائشہؓ سے۔ ایک لقمہ اپنے منہ میں' ایک عائشہؓ کے منہ میں۔ عائشہ صدیقہؓ جہاں سے پانی پیتیں' حضور ﷺ وہاں سے پیتے۔ عائشہ صدیقہؓ جس بوٹی کو کھاتیں' حضور ﷺ بھی لے کر خود کھاتے۔ عائشہؓ سامنے آرام کرتیں' حضور ﷺ نماز پڑھتے رہتے۔ عائشہؓ کو جگا کے نہ کہتے کہ کھڑی ہو جا' اٹھ کے باپ کے گھر چلی جا۔ میں نماز پڑھتا ہوں۔ نہیں بیوی کے آرام میں خلل نہ آتا اور حضور ﷺ نماز پڑھتے۔ بی بی عائشہ! حضور کریم ﷺ کبھی کبھی ان کے ساتھ چکیاں پیتے۔ بی بی آٹا گوندھتی' حضور ﷺ بکری کا دودھ نکالتے۔ مرد کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے ساتھ کام کاج میں سہولت دے۔

مرد کا حق بیوی پر

آپ گھبرائیں نہیں۔ حضور نے فرمایا ہے کہ:

لو کنت امرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المراۃ ان تسجد لزوجھا (مشکوٰۃ)

فرمایا اگر میری شریعت میں سجدہ خدا کے سوا کسی کو جائز ہوتا تو میں عورت کو کہتا اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ خبردار!! کوئی عورت اپنے شوہر کو سجدہ نہ کرے۔ کوئی عورت اپنے ماں باپ کو سجدہ نہ کرے۔ ہر عورت بھی سجدہ اللہ کو کرے۔ مگر فرمایا کہ مرد کا اتنا حق ہے عورت مرد کے سامنے زور سے نہ بولے۔ یہ میں دین بیان کر رہا ہوں۔ مٹھی آٹے کی کسی کو نہ دے' کپڑا نہ دے۔ جب تک مرد سے اجازت نہ لے' اپنے خاوند کی اجازت کے سوا کوئی بیوی ماں باپ کو نہ ملے۔ ماں باپ کے گھر نہ جائے۔ جب تک خاوند اجازت نہ دے۔ اسلامی حقوق بتا رہا ہوں۔ لڑکی بالغ ہو تو شادی کا جلدی بندوبست کرو۔ دیر نہ کرو۔ آج ہماری لڑکیاں! کوئی کہتی ہے تھرڈ ایئر ہو جائے' کوئی کہتی ہے ایم۔ بی۔ بی ایس ہو جائیں' کوئی کہتی ہے فلاں امتحان دے لیں نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا لڑکی جب حد بلوغ میں پہنچے' مرد بالغ ہو کوئی حرج نہیں۔ لڑکی کے لیے دیر نہ کرو۔ فوری اس کے لیے خاوند تلاش کرو۔ اچھا گھر جو دین دار ہو' اس کی شادی کراؤ۔ اگر نہیں کراتے تو جتنا اس لڑکی کو خون آ رہے ہیں' ایام آ رہے ہیں' ایک ایک نبی کے قتل کا گناہ ماں باپ کے دفتر میں لکھا جا رہا ہے۔ تو میں آپ کو نصیحت کر رہا ہوں' اپنے پیغمبر ﷺ کا پیغام سنو! میرے نبی ﷺ نے فرمایا:

المراۃ اذا صلت خمسها

میمن ہو' کوئی ہو' گجر ہو' بلوچ ہو' کوئی ہو' مکرانی ہو

المراۃ اذا صلت خمسها۔

جو محمد کریم ﷺ فرماتے ہیں' جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے۔

اطاعت بعلها۔

اپنے گھر میں خاوند کی' اپنے شوہر کی پوری اطاعت کرے' اگر شوہر کہے پردہ اتار دے' شوہر کہے نماز نہ پڑھ' شوہر کہے روزہ نہ رکھ۔ شوہر کہے

پردہ نہ کر' شوہر کہے باریک کپڑے ٹے ڈی پہن' شوہر کہے فلاں مجلسوں میں چل' پھر شوہر کی بات نہ مانے' رب اکبر اور پیغمبر کی بات مانے۔ یہ دین سن لو! پھر شوہر جوتیاں مارے' برداشت کرے مگر خدا رسول ﷺ کی نافرمانی نہ کرے۔ یہ حدیث سنو اور لکھ لو۔

المراۃ اذا صلت خمسھا۔

کوئی عورت ہے کراچی کی' پنجاب کی' سندھ کی' بلوچستان کی' عرب کی۔ جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے۔ اطاعت بعلھا اپنے شوہر کی پوری اطاعت کرے' شوہر اگر فرمائے کہ پانی گرم کر' چائے پکا تو حکم عدولی نہ کرے۔ ہوٹل کا عادی نہ بنائے۔ گھر میں بیوی کو چاہیے خاوند کی خدمت کرے۔ حضور ﷺ جس وقت کھانا مانگتے' بی بی عائشہؓ حاضر کر دیتی تھیں۔ اور بیوی دین کا بھی خیال کرے۔ بی بی عائشہ صدیقہؓ جو ابو بکرؓ کی بیٹی ہے' نو برس کی عمر میں نبی ﷺ کی خدمت میں آئیں۔ دو ہزار دو سو دس حدیث یاد تھیں۔ قرآن کی حافظہ تھیں۔ بارہ سال میں قرآن کی حافظہ ہو گئیں اور کئی ہزار حدیث کی راویہ بن گئیں۔ بی بی ایک عورت ہے جو قرآن کی حافظہ ہے۔ بی بی فاطمہ یہ بھی قرآن کی حافظہ ہے۔ آج ہمارے بچوں کو نماز کی نیت' درود شریف' کلمہ بھی صحیح نہیں آتا۔ اس لیے فرمایا:

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ۔

"ہر مرد عورت دین کی تعلیم ضرور پڑھے"۔

ایک حدیث سنو آقا کی:

المراۃ اذا صلت خمسھا۔

جو عورت پانچ وقت نماز ادا کرے۔ پانچ وقت نماز پڑھو اور یہ حدیث سن لو۔ جو باریک کپڑا پہنتی ہے' جس سے اس کا وجود نظر آتا ہے' بال نظر

آتے ہیں' قیامت کے دن خدا جنت کے کپڑے اتارے گا۔ بغیر کپڑوں کے اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔ ایک حدیث اور سنو۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

ای ما امرأۃ خرجت صوتہا من بیتہا لاخیر فیہا۔

یہ تمہارے پیغمبر کا ارشاد ہے۔ دین پوری کو یاد ہے۔ جو ماں ہے' جہنم سے آزاد ہے۔ فرمایا جس عورت کی آواز گھر سے بازار تک نکل گئی' اس گھر سے خیر و برکت و رحمت کا دروازہ بند ہو گیا۔ عورت کی آواز نہ نکلے۔ عورت کی آواز پر پابندی ہے۔ ایک حدیث اب سنیں:

المراۃ اذا صلت خمسہا۔

کوئی عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے۔

اطاعت بعلہا

اپنے شوہر جو ماں باپ نے چن دیا' رنگ کا کالا ہے' شکل کیسی ہے' ناک موٹا ہے' مگر ہے اس کا خاوند۔ نکاح ہو گیا' اس کی تابعداری کرو۔

وصامت شہرہا۔

اور رمضان کے روزے رکھو اور رکھواؤ۔

واحصنت فرجہا!

"اپنی عزت بچاؤ' عورت کی عزت بڑی قیمتی ہے"۔

فتویٰ

عورت کی عزت اور عفت یہ جنت کی ایک چیز ہے۔ یہ شیشے سے بھی زیادہ نازک ہے۔ میں آج فتویٰ دیتا ہوں کراچی میں "بچیوں کو اپنی عزت کا اگر خطرہ ہو کوئی تمہاری عزت پر حملہ آور ہے' کوئی غنڈہ' کوئی بدمعاش اگر

خنجر لے کر عزت پر حملہ آور ہے' میرا نبی فرماتا ہے اپنی جان دے دیں۔ اپنی عزت پر حملہ نہ کرنے دیں۔ خنجر سے اپنے آپ کا سینہ پھاڑ دیں۔ کنوئیں میں چھلانگ لگا دو۔ کوٹھے سے چھلانگ لگا کر اپنی گردن توڑ دو مگر کسی غنڈے کو' کسی لفنگے کو' کسی بے دین کو اپنی عزت کے قریب نہ آنے دو۔ اتنی تمہاری عزت کی قیمت ہے۔ اسلام نے آپ کو یہ مقام دیا۔ عورت! سب سے قیمتی چیز تمہاری عزت ہے۔ تمہاری عزت ہی ہے جس پر حوریں بھی رشک کرتی ہیں۔

واحصنت فرجها!

جو عورت اپنی عزت کی حفاظت کرے' حضور فرماتے ہیں تمہارے نبی ﷺ:

فلتدخل من ای ابواب الجنة شائت۔

میری ماؤں' بہنوں بچیو! فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ہمارے نبی فرماتے ہیں میں خود جنت کے دروازے پر کھڑا ہو جاؤں گا۔ جو مائی چار کام کر کے آئے' جو فاطمہ والی نماز ادا کرے' اپنے خاوند کی تابعداری کرے اور جو ماہ رمضان کے روزے رکھے' اپنی عزت کی حفاظت کر کے آئے' میں آٹھ دروازے جنت کے خود کھولوں گا۔ ہر دروازے سے اس مائی کے لیے داخلہ کھلا ہو گا۔ جس دروازے سے جائے۔ جنت ناز کر رہی ہو گی۔ یہ چار چیزیں ہیں' آپ کے لیے۔

عورتوں والی شکل بنانے والے مرد پر لعنت

ایک پیغام اور سنو پیغمبر ﷺ کا۔ وہ پیغام یہ ہے فرمایا! یہ حدیث غور سے سنو میری بچیو:

لعن اللّٰہ المتشبھین من الرجال بالنساء۔

جو مرد عورتوں کا نقشہ بناتے ہیں' عورتوں کی طرح چہرے سے داڑھی منڈوادیتے ہیں' عورتوں کی طرح بال لمبے کرتے ہیں' عورتوں کی طرح کپڑے پہنتے ہیں' عورتوں کی طرح مہندیاں لگاتے ہیں' نبی ﷺ فرماتے ہیں ان پر لعنت ہے۔

مردوں والی شکل بنانے والی عورتوں پر لعنت

و لعن اللّٰہ المتشبھات من النساء بالرجال!

جو عورتیں مردوں کی طرح بے پردہ چلتی ہیں' مردوں کی طرح آواز ان کی باہر آتی ہے' مردوں کی طرح نوکری کرسیوں پر کرتی ہیں' مردوں کی طرح بازاروں واشاروں میں پھرتی ہیں' نبی ﷺ فرماتے ہیں ان عورتوں پر لعنت ہے جو مردوں کی طرح آزاد ہو جاتی ہیں۔ ان مردوں پر لعنت ہے جو عورتوں کی شکل بنادیتے ہیں۔ دونوں کے لیے فرمایا۔ ہمارے خدا نے فرمایا:

"میں پاک مرد پاک عورتوں کو دوں گا پاک عورتیں پاک مردوں کو دوں گا"۔

تم اچھی رہو تمہیں خاوند بھی اچھے ملیں گے۔ آج یہی ہے ایک آوارہ مزاج عورت ہے۔ اس کو خاوند اسی قسم کے کوئی فلم ایکٹر ہیں۔ ٹے ڈی فیش ہیں' غنڈے لوگ ہیں۔ اگر عورت عفت والی شریف زادی ہے تو اس کو خاوند بھی شریف ملے گا۔ یہ انتخاب اللہ نے کر دیا ہے۔

بچوں کے لیے اچھی دعا کرو:

تم اپنے گھروں میں رہو۔ اپنے بچوں کو اچھی دعا دو۔ کبھی تم جوش میں آجاتی ہو۔ بیٹی کے لیے گندے الفاظ استعمال کرتی ہو۔ تو مرجائے' منہ کالا ہو

جائے، لعنتی ہو جائے۔ یہ جملے خدا قبول کرلیتا ہے۔ اولاد برباد ہو جاتی ہے اور عورتوں میں شرک زیادہ ہے۔ میرے نبی فرماتے ہیں:

عرضت علی الجنۃ۔

معراج کی رات میں نے جنت کا منظر دیکھا:

فرائیت اکثرھا النساء رایت النار۔

"میں نے جہنم کو دیکھا تو جہنم میں اکثر عورتیں تھیں"۔

یہ حدیث سن لو غور سے، میں نے پوچھا کیوں جبرئیل؟

یکثر اللعن۔

ان عورتوں کی زبان بے لگام ہے۔ گالیاں، بکواس، لعنت، بہتان، طوفان۔ ان کی زبان چلتی ہے قینچی کی طرح۔ ایک تو اس لیے۔ دوسرا و یکفرن العشیر یہ جبرئیل نے کہا اور اپنے خاوند کی نافرمانی کرتی ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ ان دونوں وجہوں سے یہ جہنم میں پڑی ہیں۔ اس زبان کو کنٹرول میں رکھو۔ نبی فرماتے ہیں معراج کی رات مجھے کتیوں کی شکل میں ایک صورت دکھائی گئی۔ نیچے دھڑ انسان کا تھا عورتوں کا۔ گردن سے اوپر سر تک کتیاں تھیں اور بھونک رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کون؟------ فرمایا وہی عورتیں ہیں جو جھگڑا کرتی تھیں اور آپس میں لڑتی تھیں۔ چھوٹی چھوٹی بات پر۔ سارا محلّہ سنتا تھا۔ وہ جہنم کی کتیاں بن کر بھونک رہی ہیں۔ حضور ﷺ نے معراج کی رات، سنو میری بہنو! دیکھا کچھ عورتیں تندور میں پڑی ہیں، کپڑے نہیں ہیں اور کبھی اوپر آتی ہیں، کبھی نیچے اور تندور جل رہا ہے جہنم کا۔ میں نے پوچھا کون؟ فرمایا وہی عورتیں ہیں جنھوں نے اپنی عزت کو محفوظ نہیں رکھا۔ وہی آج پکڑی گئی ہیں۔

میرے نبی فرماتے ہیں کچھ عورتوں کو میں نے دیکھا جہنم کی کنڈیوں سے لٹکی ہوئی تھیں۔ جہنم کی آگ ان کو کوئلہ بنا رہی تھی۔ میں نے پوچھا جبرئیل

کون؟ فرمایا وہی ہیں جو مرد کے اشارے پر اپنی عزت برباد کرتیں۔ وہ بدکار عورتیں خدا کے عذاب میں مبتلا ہیں۔ یہ حضور ﷺ دیکھ کر آئے۔ میری ماؤ! بہنو! مہربانی کرو۔ بڑی قیمتی چیز تمہاری عزت ہے۔ کچھ عزت کی نگرانی فرماؤ۔ پانچ وقت نماز ادا کرو۔ اپنی بچیوں کی تربیت کرو' خود نماز پڑھو' بچیوں کو پڑھاؤ۔ سات سال کا بچہ بچی ہو تو نماز کا کہو۔ دس سال کے بچوں کو تھپڑ مار کر نماز پڑھاؤ۔ غلط عورتوں کو گھر نہ آنے دو۔ قرآن کی تلاوت کرو' کھانا باوضو پکاؤ' تسبیحات فاطمہ پڑھو' انشاء اللہ تمہارا گھر جنت کا منظر ہو گا۔

تمہارا گھر بتول عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کے نقش قدم پر ہے۔

کچھ سوالات آئے ہیں' ان کے جوابات بھی دے دیتا ہوں۔

سوال: کیا وڈیو بنانا' فلم بنانا جائز ہے؟

جواب: بالکل نہیں۔ عورتوں کو گھر سے نکلنے کی بالکل اجازت نہیں۔ اس قسم کی وڈیو بنانا' اپنا منہ دکھانا' فوٹو دکھانا اسلام میں جائز نہیں۔ اسلام نے عورتوں کو بے پردہ رہنے کی اجازت نہیں دی' نہ اپنے فوٹو دکھانے کی۔ بناؤ سنگھار کرنے کی یہ اجازت نہیں ہے۔ جس طرح آج کل بناؤ سنگھار کر کے مردوں کے سامنے آجاتی ہیں۔

سوال: مرد حضرات کا لیڈیز کی مجلس میں آجانا کیا جائز ہے؟

جواب: عورتیں پردہ میں بیٹھیں۔ مرد کیوں آئے۔ اس طرح' جس طرح آج آپ پردہ میں ہیں اور میں آپ کو سنت کے مطابق بیان کرنے آیا۔ جس طرح صحابہ کو بی بی عائشہؓ درس دیتی تھیں یا نبی ﷺ کی مسجد میں آج بھی مردوں کے جدا آنے کے دروازے ہیں۔ عورتوں کے لیے جدا ہیں۔ عورتیں جہاں سے آتی ہیں' مرد وہاں سے نہیں آتے۔ کسی کو اجازت نہیں اور یہ بالکل صحیح ہے۔ اب تو آپ گاڑی میں بھی مردوں کے ساتھ خود بیٹھتی ہیں۔ ویگن میں' بس میں خود بیٹھتی ہیں۔ یہاں آپ کے مخلوط کالج ہیں' ایسا

نہیں ہونا چاہیے۔ آپ کے والدین کو چاہیے کہ آپ کو داخلہ وہاں نہ دلوائیں' جہاں مرد و عورت اکٹھے ہیں۔ جہاں آگ اور پانی اکٹھا ہو گا' حالات خراب ہوں گے تو نتیجہ بربادی ہو گی۔

سوال: تو کیا مختلف تقریبات میں شرکت کرتے ہوئے بالکل پردہ رہے؟

جواب: آپ کے صرف ہاتھ ظاہر ہوں اور آنکھیں ظاہر ہوں۔ آپ کہیں حرم میں جائیں تو بدو عورتیں جو برقعہ اوڑھتی ہیں' صرف آنکھیں ظاہر ہوتی ہیں اور پاؤں۔ اس کے علاوہ آپ کے وجود کا کوئی اعضاء ظاہر نہ ہو۔ کیونکہ گھر سے تو آپ پردے میں جاتی ہیں۔ جب آپ شادی وغیرہ میں جاتی ہیں تو وہاں جا کر چادر اتار دیتی ہیں۔ آدمی آتے جاتے ہیں۔ جو عورت باپردہ ہو' جس کی نگاہ بتولؓ پر ہو' جس کی نگاہ سنت رسول ﷺ پر ہو تو ہر جگہ باپردہ رہ سکتی ہے اور آج کل یہ جو آپ کا برقعہ ہے' ہاتھی کی سونڈھ والا' کہ یہاں وجود بھی چمک رہا ہے۔ کالا برقع' اور یہاں اوپر اٹھالیا پردہ۔ یہ کوئی برقع شرعی نہیں ہے۔ شرعی وہی ہے جس کی ٹوپی ہو.... یہاں جالی ہو آنکھوں پر۔ سارے جسم کو ڈھانپنے والا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ یہ تو پرانے زمانے کا ہے' برا لگتا ہے تو آپ یہ کہہ دیں ان کو کہ مجھے کچھ بھی کہو' دقیانوس کہو پرانی کہو یا کچھ۔

حضور ﷺ کے زمانے میں بی بی عائشہؓ فرماتی ہے:

كنا متلفيات بمروتهن لم يعرفن من الغرف۔

"ہم اس طرح پردے میں بیٹھتی تھیں' قریب والی عورتیں پوچھتی تھیں بی بی تم کون ہو؟

کوئی پہچان نہیں سکتی تھی۔ اس انداز سے ہم کپڑے میں لپٹ کر جاتی تھیں۔ تم بھی اسی طرح جاؤ۔

سوال: کیا اسلام میں پردہ اس کو کہتے ہیں کہ عورتیں گھر سے باہر نکلیں تو اپنے اوپر چادر اس طرح ڈالیں کہ چہرے سے دکھائی نہ دے یا برقعہ کا نقاب کرے؟

جواب: قرآن نے کہا ہے:

يَاۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ۔

فرمایا اے محبوب تمام مسلمان عورتوں کو بیٹیوں کو فرمادو:

وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى۔

گھروں میں رہیں، گھر سے جاہلوں کی طرح نہ نکلیں۔ ایسا پردہ کریں کہ غیر مرد پہچان نہ سکیں۔ ایسا پردہ کرے کوئی تمہارے چہرے کو دیکھ نہ سکے۔ وہ اس طرح ہے کہ یہاں ایک پٹی ہو، جس سے صرف آنکھیں ظاہر ہوں۔ سر، بال، ہاتھ، ہر چیز چھپی ہوئی ہو۔

سوال: چونکہ نقاب ڈالنے سے ہم خواتین کو گھر سے باہر چلنے اور سفر کرنے، خصوصاً بسوں وغیرہ میں بڑی مشکل ہوتی ہے۔

جواب: قدرتی ہوا تیز آجائے، قدرتی ہوا سے پردے کا پلو تھوڑا الٹ پلٹ جائے تو اللہ معاف کرے گا۔ مگر اپنے آپ کو محفوظ کر کے جائیں اور ایسا تنگ کپڑا نہ پہنیں جس سے تمہارے وجود کا سارا جسم نظر آتا ہو۔ تنگ کپڑوں میں اور بے پردگی ہے اور اس لیے اسلام میں ہے کہ نماز پڑھو سینے پر ہاتھ رکھو تاکہ تمہارا سینہ محفوظ ہو۔ نماز میں بھی کوئی بد معاش تمہاری طرف غلط نگاہ نہ اٹھائے۔ یہ شریعت نے سکھایا ہے۔

سوال: خواتین اپنے خاص ایام میں درود شریف، آیت الکرسی، کلمہ وغیرہ زبانی پڑھ سکتی ہیں۔

جواب: پڑھ سکتی ہیں مگر آواز نہ نکلے دل میں پڑھے بطور وظیفہ کے۔ بطور تلاوت کے نہ وظیفہ کے طور پر کلمہ پڑھ سکتی ہیں۔ اگر اس وقت بھی کلمہ نہ پڑھیں تو خاتمہ مردار کا خطرہ ہے۔ اگر ایام میں ہے' کلمہ نہ پڑھے اور قدرتی موت آنے لگے اس کا مطلب ہے کہ خاتمہ بالخیر نہیں' تو کلمہ پڑھ سکتی ہے اور دوسرا درود شریف بھی تو بغیر وضو کے پڑھ سکتی ہیں مگر اس کاغذ کو ہاتھ نہ لگائے' جس میں قرآن لکھا ہوا ہو۔

سوال: کیا نذر' نیاز کرنا اور کھانا جائز ہے؟

جواب: یہ اسلام میں نہیں ہے نذر' نیاز یہ پاکستانی چیزیں ہیں۔ ہمارے نبی نے فرمایا:

من نذر لغیر اللّٰہ فقد اشرک

جو خدا کو چھوڑ کر کسی اور کے لیے منت مانے کہ میں آکر دنبہ ذبح کروں گی' میں آکر مرغا دوں گی' تیرے مزار پر میں آکر رات حلوے کی دوں گی۔

نبی نے فرمایا فقد اشرک یہ مشرک ہے۔ التحیات للّٰہ تمام زبانیں عبادتیں۔ والطیبات اور تمام مالی عبادتیں سب اللہ کے لیے ہیں۔

یہ زکوٰۃ' یہ فطرانہ' یہ خیرات' یہ عشر' یہ سب اللہ کا حق ہے۔ اس کا کھانا بھی جائز نہیں۔ محمد کی شریعت میں حضور ﷺ کے دور میں یہ چیزیں نہیں تھیں۔ ہمیں صحابہؓ حضور ﷺ کے دور کو دیکھنا چاہیے اور یہ کونڈے وغیرہ یہ کونڈے انہوں نے امام جعفر کے بنائے اور امام جعفر کو پتہ بھی نہیں اور یہ کونڈے بنائے۔ حقیقت میں بائیس رجب کو حضرت معاویہ فوت ہوئے۔ یہ شیعہ نے نکالا ہے کہ بائیس رجب کو کونڈے کرو' خوشی مناؤ کہ محمد کا صحابیؓ معاویہ' جو پیغمبر کا سالا تھا' ام حبیبہؓ کا بھائی تھا' ابو سفیانؓ کا بیٹا تھا' محمد کا

کاتب وحی تھا۔ فوت ہو گیا۔ رضی اللہ عنہ۔

یہ اس کے دشمن ہیں' ان کے انتقال کی خوشی میں انہوں نے کونڈے نکالے اور کہا یہ کہ امام جعفر کے کونڈے ہیں۔ کونڈے تو کہتے ہیں کہ جس کا دروازہ بند ہو جائے۔ فلانے کے کونڈے ہو رہے ہیں۔ فلانا تیرا کونڈا ہو جائے۔

اسلام میں تو زکوۃ فرض ہے' اسلام میں عشر واجب ہے' اسلام میں صدقہ فطر۔ ہے یہ اسلام کی چیزیں ہیں۔ کونڈے وغیرہ محمد ﷺ اور صحابہؓ کی چیزیں نہیں ہیں۔ محرم کا حلیم' شب برات کا حلوہ یہ سب بمن جی کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔

شب برات کو جاگو۔ سویرے روزہ رکھو۔ رات کو قبرستان جاؤ' ساری رات نفل پڑھو' صلوۃ تسبیح پڑھو رورو کے سجدے کرو۔ اس رات اللہ تعالی سارے سال کے گناہ معاف کرتا ہے۔ سارے سال کی ڈائری لکھتا ہے اور تمہاری ڈائری میں یہ لکھا جائے گا کہ حلوہ کھا رہی تھی اور حلیم کھا رہی تھی۔ کھانے پینے کا اور وقت ہے۔ دن کو بھی روزہ رکھو پندرہ شعبان کے دن کا روزہ ہے رات کو عبادت ہے۔ یہ حلوے کی رات نہیں' جلوے کی رات ہے۔

اللہ آپ کو سلامت رکھے ایسی باتیں نہ کرو تو بہرحال میں نے آپ کو سمجھایا آخری میری عرض یہی ہے۔ چونکہ میں سو رہا تھا' تھک گیا تھا۔ رات بھی دو بجے آیا تو میں نے قرآن پڑھا۔

اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ پاک مرد پاک عورتوں کے لیے۔ پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے۔ قرآن نے کہا اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ پلید عورتیں' غلط عورتیں غلط مردوں کے لیے ہوں گی اور پلید مرد' گندے مرد' بدکار مرد' بدکار عورتوں کو ملیں گے۔ نیک مرد نیک

عورتوں کو ملیں گے۔ نیک عورتیں نیک مردوں کو ملیں گی۔

آپ نمازی ہیں، آپ پردہ دار ہیں، آپ قرآن خوان ہیں، آپ کو مرد بھی انشاء اللہ ویسا ہی ملے گا۔ خدانخواستہ آپ اس بات پر نہیں ہیں تو مرد بھی اس قسم کا ملے گا۔ اپنے ماں باپ کی قدر کرو، اپنی اولاد کی تربیت کرو۔ بچی ہو تو اماں کی قدر کرو۔ اماں ہو تو اولاد پر رحم کرو۔ بہن ہو تو بھائی کی قدر کرو، بھائی ہو تو بہن کو ورثہ دو۔ بیٹی ہو تو باپ کی جوتیاں سیدھی کرو۔ باپ ہو تو بیٹی پر دست شفقت رکھو۔ یہ سب اسلام کی تعلیمات ہیں۔ میں آپ کو یہی سبق دینے آیا تھا۔ ایک حدیث آخر میں سن لو، ہمارے پیغمبر نے--- دلبر نے--- سرور نے--- شافع محشر نے--- ساقی کوثر نے--- برتر نے--- انبیاء کے افسر نے--- محبوب رب اکبر نے--- رسول مکرم، معظم، محترم، محتشم فرمایا:

حبب الیّ من الدنیا ثلٰث الطیب والنساء وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ.

"ساری دنیا میں مجھے تین چیزوں سے پیار ہے"۔

الطیب خوشبو--- مرد کی خوشبو بغیر رنگ کے ہے۔ عورت کی خوشبو رنگ والی جیسے مہندی ہے، جیسے وہ مسی، جیسے وہ زعفران خوشبو والی اور رنگ والی جیسے وہ سرخی جیسے لپ سٹک وغیرہ اور یہ بھی آج مسئلہ آپ کو بتا دوں۔

یہ جو آپ ناخن پالش لگاتیں ہیں، اس سے وضو نہیں ہوتا، غسل نہیں ہوتا۔ ناخن پالش کی تہہ جم جاتی ہے اوپر۔ آپ وضو کرو پانی اوپر سے گزر جاتا ہے۔ ناخن تک نہیں پہنچتا، وضو نہیں ہوتا۔ تم پلید رہتی ہو، غسل بھی نہیں ہوتا، پلید رہتی ہو۔ یہ ناخن پالش جو آج کل نکلا ہے، یہ بھی ناجائز ہے اور بعض عورتیں ناخن بڑھا لیتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے یہ عورتیں نہیں کوئی بلیاں ہیں بڑی بڑی۔ جس میں استنجا کرو تو پاخانہ اندر آجاتا ہے۔ یہ پلید رہتی ہیں۔

یہ اسلام میں نہیں۔ ہفتے کے اندر اپنی حجامت بناؤ' ناخن اپنے تراشو۔ یہ اسلام نے سکھایا' یہ سب فیشن نئے نئے گندے ہیں۔ یہ ٹیڈی فیشن یہ دوپٹہ گلے میں اور یہ لباس تنگ اور یہ سب اسلام نے آپ کو منع کیا ہے اپنے خاوند کے سامنے گھر میں زیور پہنو۔ لباس اچھا پہنو' بازار میں خوشبو لگا کے نہ جاؤ۔ بازار میں کپڑے اچھے پہن کر نہ جاؤ--- تاکہ غیر مرد تمہاری طرف غلط نگاہ نہ اٹھائے۔ اسلام نے آپ کی عزت کی نگرانی کی ہے۔ مہربانی کرو مسلمان زادیاں بنو۔ خود مسلمان بنو--- مسلمان پیدا کرو۔ تم نے مجاہد پیدا کیے' تمہاری گود میں نبی آئے--- تمہاری گود میں ولی آئے--- تمہاری گود میں حاجی آئے--- تمہاری گود میں مفسر آئے--- تمہاری گود میں اولیاء اللہ آئے--- پہلی تربیت گاہ تمہاری گود ہے۔ تم صحیح رہو' تمہیں بچے بھی اللہ اولیاء اللہ دے گا--- تمہارا بڑا مقام ہے۔ اسلام نے جنت بنائی تمہارے قدموں میں--- تم اپنے قدموں کو صحیح رکھو۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اس تقریب کو قبول فرمائے اور خدا تعالیٰ میری تمام ماؤں' بہنوں' اور بیٹیوں کو جو تشریف لائی ہیں' خدا ان کو اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بی بی بتول ؓ کی زندگی پڑھو۔

یہ ناول--- یہ قصے--- یہ کہانیاں--- یہ ڈرامے۔ یہ ٹی وی پر جو روزانہ دیکھتی ہو--- یہ گندے گندے--- اب تو اور بھی گندی گندی چیزیں آگئی ہیں۔ ان سے دور رہو۔ غلط عورتوں سے دور رہو--- صبح تلاوت کرو---اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو--- کپڑے اس طرح کے نہیں بلکہ کھلے کپڑے پہنو--- یہ تنگ کپڑے نہ پہنو--- ہر کام میں بسم اللہ کرو۔ انشاء اللہ تمہارا گھر نہیں بلکہ جنت کا منظر ہے--- یہ رحمت کا منظر ہے۔ تم صحیح مسلمان ہو۔ وہ گندی چیزیں' انگلینڈ کی عورتوں کے لیے چھوڑ۔ جو کتے ساتھ رکھتی ہیں۔ جن کے ہاں غیرت کی بو بھی نہیں۔ تم غیرت مند رہو اور غیورہ بن کر

رہو---- بی بی عائشہؓ اور بتولؓ کے کارناموں کو زندہ کرو---- ان کے نقش قدم پر چلو--- تمہاری دنیا بھی بہتر--- تمہاری آخرت بھی بہتر---- میری دعا ہے--- پینتالیس منٹ میں نے بولنا تھا۔ اتنا بول چکا ہوں' پھر بھی سہی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کی اولاد کو صالح فرمائے۔ بچہ ہے تو راضی رہو' بچی ہے تو پھر بھی شکایت نہ کرو۔ بچیوں کی تربیت کرو۔ خدا ان کو بھی نیک فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس محفل کو قبول فرمائے۔ آپ ہمارے پروگرام میں تشریف لائے شکریہ۔

سوال: کیا دین کی دعوت دینا صرف مردوں کا کام ہے یا عورتوں کا بھی کام ہے؟

جواب: بی بی عائشہ صدیقہؓ باقاعدہ تمام عورتوں کو جمع کر کے ان کو حدیثیں سناتی تھیں۔ پیغمبر کی گھریلو زندگی سناتی تھیں۔ بلکہ آپ کو ایک نکتہ بتاؤں۔ بعض مغرب زدہ اعتراض کرتے ہیں مولوی عبدالشکور سے سنئے۔ حضور ﷺ نے گیارہ شادیاں کیوں کیں؟ جواب سنو میری بچیو!

جواب سنو میری بہنو! فرماتے ہیں مجھے کہ دین پوری صاحب یہ حضور ﷺ نے گیارہ شادیاں کیوں کیں۔ میرے عزیزو! میری عزیز بہنو! حضور ﷺ نے گیارہ شادیاں نہیں کیں۔ دین کے گیارہ مدرسے بنا دیے' جہاں حضرت ابوبکرؓ' حضرت علیؓ بھی دین سیکھنے آتے تھے۔ ایک کنواری تھیں حضرت عائشہؓ باقی سب بیوہ تھیں۔ سب غریب تھیں۔ غریب گھروں کو محمد ﷺ نے آباد کیا۔ کچھ بیوہ اجڑی ہوئی کو آباد کیا۔ ایک ایک عورت کے آنے سے خاندان کا خاندان محمد ﷺ کی غلامی میں آگیا۔

عورتوں پر بھی ضروری ہے کہ جو کچھ آپ نے دین سنا' یہ گھر جا کر جتنی بھی مستورات ہیں' ان کو سناؤ کہ دین پوری صاحب یہی کہتے تھے۔ قرآن یہی کہتا ہے' نبی ﷺ کا فرمان یہی کہتا ہے۔ کہاں کہاں ہم پہنچے تھے۔ آپ بھی

مبلغہ بنیں۔ آپ بھی دین کا کام کریں۔ وہ مرزائی عورتیں یہ کام کرتی ہیں غلط۔۔۔۔

میں دعا کرتا ہوں اللہ آپ کو دین پر ثابت قدم رکھے۔ آپ کو صالح مستورات میں خدا داخل فرمائے۔ بی بی بتولؓ اور زوجہ رسولؐ کا صحیح وارث بنائے۔ اللہ آپ کی دنیا و آخرت اور آپ کی عزت کی نگرانی کرے۔ آپ کے بچوں کو خدا صالح اور صالحات فرمائے۔ آپ کے گھر کو جنت کا منظر بنائے۔ اس محفل کو خدا قبول فرمائے۔ عملی زندگی میں چلتے پھرتے ذکر کیا کرو۔ لباس سادہ پہنا کرو۔ مردوں کو غلط قسم کے آرڈر نہ دیا کرو نہ کیا کرو کہ یہ چیز چاہیے' وہ چیز چاہیے۔ اس کی جتنی ہستی ہے۔ جو کچھ وہ گھر کے لیے لائے' قبول کر لیا کرو۔ یہ اچھی عورت کا کام ہے۔ میری دعا ہے کہ خدا تمہارے گھروں کو رحمت کا مرکز بنائے۔ زندگی اسلام کے مطابق گزارنے کی توفیق دے۔

ویڈیو فلم عورتیں نہ بنائیں۔ مرد اگر جھک مارتے رہیں تو ان کو مارنے دو۔ تم اس سے دور رہو۔ تمہیں اس کی بالکل اجازت نہیں۔

سوال: مولانا مرد حضرات کا خواتین کی محفل میں آ جانا' کیا ان کو مختلف تقریبات میں شرکت کرتے ہوئے باپردہ رہنا چاہیے؟

جواب: میں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مردوں کو آنا نہیں چاہیے۔ اور اگر آ جائیں تو یہ اپنا پردہ بچائیں۔ یہ نہیں کہ یہ منہ کھول کر بیٹھی رہیں۔ یہ اپنی شریعت کی حدود پوری کریں۔

سوال: رشتہ داروں میں کن لوگوں سے پردہ کرنا چاہیے؟

جواب: رشتہ داروں میں چچا کے بیٹے سے پردہ ہے۔ ماموں کے بیٹے سے پردہ ہے۔ اسی طرح میری بچیو! اسی طرح دور کے جو رشتے دار ہیں' پھوپھی کے بیٹے سے بھی پردہ ہے۔ اسی طرح جو دور کے رشتے دار ہیں' باپ کے یا

ماں کے' ان سے بھی اسلام نے پردہ کا حکم دیا ہے۔

نانے سے اور دادے سے پردہ نہیں ہے۔ بھائی سے نہیں' باپ سے نہیں اور اسی طرح قریب کے رشتے داروں سے نہیں جیسے ماموں ہے' جیسے چچا ہے' جیسے دادا ہے' جیسے نانا ہو۔ ان سے پردہ نہیں۔ باقی بہن کے شوہر سے بھی پردہ ہے۔ اگر ہاں اتنا سا گھر ہے' بغیر اس کے آپ گزارا نہیں کرسکتے' ایک ہی گھر ہے اور ہے بھی شریف تو شرعاً کسی حد تک کی اجازت ہے۔ ورنہ ان سے بھی پردہ چاہیے۔

یہ محمد ﷺ کا اسلام بتاتا ہے۔

دعا:

جن لوگوں نے قرآن پر عمل کیا' ان کے گھروں کو نبی کی غلامی سے آباد کر۔ اے اللہ تو راضی ہو' جنہوں نے یہ جلسے کا انتظام کیا' ان کی ساری مساعی کو قبول فرما۔ جو میری مائیں' بہنیں گھر بار چھوڑ کر تشریف لائی ہیں' ان کے قدم قدم کو منظور کر۔ ان کو عالمہ بنا' عمل کی توفیق دے۔ یہاں سے خالی نہ جائیں۔۔۔ دکان سے سامان ملتا ہے۔۔۔ گھر سے خاندان ملتا ہے۔۔۔ یہاں سے قرآن مل رہا ہے۔۔۔ نبی کا فرمان مل رہا ہے۔۔۔ جنت کا سامان مل رہا ہے۔ یااللہ اسی کام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں حضور ﷺ کے سامنے سرخرو کرکے اٹھا۔ جس طرح شفاعت مردوں کے لیے ہے' اسی طرح عورتوں کے لیے بھی ہے۔ جس طرح جنت مردوں کے لیے ہے' عورتوں کے لیے بھی ہے۔ اے اللہ! عورتوں' مردوں دونوں کو جنت کا وارث بنا۔ دنیا سے رخصت کرے خاتمہ بالخیر۔ زبان پر جاری ہو کلمہ لاالٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔

عنوان

رمضان وغزوہ بدر

بمقام لاہور

رمضان اور غزوہ بدر

الحمد للّٰہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علٰی سید الرسل و خاتم الانبیاء وافضل الانبیاء واکمل الانبیاء لانبی بعدہ ولا نبوۃ بعدہ ولا رسول بعدہ ولا رسالۃ بعدہ خاتم الانبیاء والمرسلین وعلٰی خلفاء الراشدین المھدیین۔ الذین ھم ھداۃ الدین وعلٰی اٰلہ الطیبین الطاھرین۔ والعاقبۃ للمتقین۔ اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ وقال اللّٰہ تبارک وتعالٰی إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔

عن عبد اللّٰہ ابن مسعودؓ قال النبی ﷺ ما تزول قدما ابن آدم یوم القیامۃ حتٰی یسئل عن خمس عن عمرہ فیما افناہ وعن شبابہ

فیما ابلاہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وماذا عمل فیما علم علم-او کما قال النبی ﷺ

وعن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ الحج الی الحج و رمضان الی رمضان والجمعۃ الی الجمعۃ والصلوٰۃ الی الصلوٰۃ کفارات لما بینہن-

و قال النبی ﷺ اتانی من السماء جبریل وقال یا محمد عش ما شئت فانک میت واحبب من شئت فانک مفارقۃ واعمل ماشئت فانک مجذی بہ

وقال النبی ﷺ عن عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا قالت اذا دخل عشر من شہر رمضان قام رسول اللّٰہ شد میزرہ وایقظ اہلہ واحیا لیلۃ-

وکان رسول اللّٰہ ﷺ اجود الناس-وقال اجود فی رمضان من ریح المرسلۃ-

و قال النبی ﷺ رب صائم لیس من صیامہ الا الجوع ورب قائم لیس من قیامہ الا السحر-

وقال النبی ﷺ فی خطبۃ حجۃ الوداع ایہا الناس انہ لانبی بعدی وان ربکم واحد و نبیکم واحد وقبلتکم واحد ودینکم واحد و

ابا کم واحد لافضل لعربی علٰی عجمی ولا فضل لعجمی علٰی عربی ولا فضل لا بیض علی الاسود ولا فضل لاسود علی ابیض و کلکم بنو آدم و آدم من تراب- یداللّٰہ علی الجماعہ من شذ شذ فی النار

وقال النبی ﷺ لاتطرونی کما اتطرت النصارٰی عیسٰی فتضلوا ولکن قولوا انا عبداللّٰہ و رسولہ- انا ابن عبدالمطلب انا النبی لا کذب انا ابن امراۃ من قریش تاکل القدید-

و قال عبدالقادر جیلانی" فی رمضان خمسۃ احرف- الراء رحمۃ من اللّٰہ والمیم محابات باللّٰہ والضاد ضمان من اللّٰہ والالف الفۃ باللّٰہ والنون نور من اللّٰہ- صدق اللّٰہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم-

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ مادرگہ ناامیدی نیست
صد بار گر توبہ شکستی باز آ

جب میں کہتا ہوں کہ یااللہ میرا حال دیکھ
حکم ہوتا ہے کہ تو اپنا نامہ اعمال دیکھ
عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نا نوری ہے نا ناری

یا الٰہی تو ہمیں عامل قرآن کر دے
پھر نئے سرے سے مسلماں کو مسلماں کر دے
وہ پیغمبر جسے سرتاج رسل کہتے ہیں
اس کی امت کو ذرا تابع قرآن کر دے
یا الٰہی آج تو صدیق سا ایمان پیدا کر
عمر فاروق ؓ سا کوئی جری انسان پیدا کر
جہاں سے گم حیا ہو وہاں عثمان پیدا کر
علی المرتضیٰ ؓ شیر خدا کی آن پیدا کر
تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دل مرتضیٰ سوز صدیق دے
یا رب مجھ پہ کرم گر تو کرے
وہ بات دے زباں پر جو دل پہ اثر کرے
یا رب صل وسلم دائما ابدا
علیٰ نبیک علیٰ رسولک علیٰ
حبیبک خیرالخلق کلھم
ھوالحبیب الذی ترجی شفاعته
لکل ھول من الاھوال مقتحم
درود شریف محبت سے پڑھ لیں۔

حاضرین کرام' ذی العزوالاحترام' بیان عالی شان ہو چکا ہے۔ دعا بخدمت رب العلیٰ ایک ولی ابن ولی کریں گے جن کا ماضی بھی اچھا رہا جن کی تربیت خود مولانا لاہوری ؒ نے کی۔ ان بزرگوں نے ہمارے دین پور سے فیض حاصل کیا' ہمارا چشمہ خشک ہوا تو ہم نے پھر ان سے فیض لیا۔ ہمارا ان سے بہت گہرا روحانی تعلق ہے۔

میرے اندر مولویت کا رنگ نہیں

الحمد للہ یہ اللہ کا فضل ہے کہ آج ہم میں مولویت کا رنگ نہیں۔ ان اہل اللہ نے جو ہمیں سبق سکھایا وہی بحمد اللہ کچھ نہ کچھ ان کی غلامی کا رنگ ہے۔ دعا کرو ہمیں نیکوں سے محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

میں تبلیغ کے لیے وقف ہوں

میں نے ساری زندگی تبلیغ کے لیے وقف کر دی ہے۔ اب بھی گھر جاؤں گا تو عین عید کے موقع پر پہنچوں گا۔ اسی تبلیغ کے مشن میں ہم گامزن ہیں۔ ہمارے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ ہمیں اخلاص عطا فرمائے۔ (آمین)

دنیا آخرت کی کھیتی ہے

میں نے بہت سارے محبوب مکرم، نبی معظم، نبی محترم، روح دو عالم کے ارشادات کلمات، طیبات میں سے حدیثیں پڑھی ہیں۔ یہ رمضان المبارک کے آخری ایام ہیں۔ دعا کرو کہ یہ مہمان ہم سے راضی ہو کر جائے جنہوں نے اس رمضان میں نیکیاں کمائیں وہ یقیناً کامیاب ہیں۔

الدنیا مزرعة الاخرہ۔

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے"۔

یہاں کماؤ وہاں اٹھاؤ، یہاں دو اور وہاں جمع کرو۔ دعا کرو اللہ ہماری آخرت کی کھیتی کو بھی کامیاب فرمائے۔ (آمین)

خوش قسمت لوگ

اس رمضان میں جو کچھ ہوا میرا ارادہ ہے کہ میں اس کا ایک خاکہ پیش

کردوں۔ اگرچہ میرے لحاظ سے مجمع تھوڑا ہے، میں نے کراچی وغیرہ میں تبلیغ کا کام کیا وہاں لوگوں کا ذوق و شوق دیکھا یہ آپ کی ہمت ہے کچھ لوگ ایئرکنڈیشنروں میں پڑے سو رہے ہیں، کچھ سڑکوں پہ گھوم رہے ہیں۔ اللہ نے آپ کو ذوق بخشا، کہ سب سے تعلق توڑ کر، سب سے منہ موڑ کر، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم سے تعلق جوڑ کر آپ اس کے در پر آئے ہیں، آج اس در پہ بیٹھے ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں اس بڑے در پر بھی پہنچائے۔ (آمین)

رمضان میں ہونے والے تاریخی کام

یہ مہینہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی امت کو نہیں ملا، ملا ہے تو کملی والے کی امت کو ملا ہے۔ اسی میں قرآن بھی آیا، اسی مہینے کی تین تاریخ کو بی بی بتول بنت رسول مقبول و معقول رضی اللہ عنہا رخصت ہوئیں۔ اسی مہینے کی دس تاریخ کو میرا محبوب فاتحانہ مکہ میں داخل ہوا۔ اسی مہینے کی سترہ تاریخ کو صدیقہ بنت صدیق حبیبہ حبیب خدا، اماں عائشہ صدیقہؓ کی رحلت ہوئی، آپ دنیا سے رخصت ہوئیں۔ اسی مہینے کی سترہ تاریخ کو اللہ نے قلت کو، کثرت پر، صداقت کو، طاقت پر۔ مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کو، ابوجہل کی جہالت پر اللہ نے فتح عطا فرمائی۔ اس کا راز بتاؤں گا، کیا تھا۔

اس کی اکیس تاریخ کو حیدر کرار، شیر جرار، صاحب ذوالفقار، حضرت داماد رسول مقبول، ابوالحسنین، ابوالائمہ، شجاع صحابہ، پہلوان مصطفیٰ، شہید مسجد، حضرت علی المرتضیٰؓ کی شہادت بھی ہوئی۔

نزول قرآن مجید

اسی مہینے کی ستائیس تاریخ کو اللہ نے لیلۃ القدر جیسی رات عطا

لیلۃ القدر میں داخل کیا ہے۔

شب قدر پر آپ ﷺ کی خوشی

جب میرے پیغمبر کو' دلبر کو' شافع محشر کو' ساقی کوثر کو' سرور کو' برتر کو' انبیاء کے افسر کو اور نبی رحمت ﷺ کو' انبیاء کے امام کو یہ رات ملی تو آپ خوش ہوئے۔ انا انزلنا پڑھ کر' آپ نے فرمایا: عمل قلیلا اجر کثیرا۔ واہ میری امت عمل تو تھوڑا کر رہی ہے' اجر بہت لے رہی ہے۔

اللہ نے فرمایا' تراسی سال اور چار مہینے کی عبادت ایک طرف' ایک رات کی رحمت و برکت ایک طرف' اللہ ہمیں اس کی قدر دانی عطا فرمائے۔ (آمین)

سارے قرآن کا خلاصہ

عزیزان مکرم توجہ کرنا' اب میں ابتداء سے تھوڑا تھوڑا فلسفہ بیان کرتا ہوں۔ اس مہینے میں کیا کیا ملا' میرا تو ارادہ تھا کہ میں الم سے شروع کروں' والناس تک بتاؤں کہ اللہ کے قرآن نے کیا کہا ہے' سارا خلاصہ بتاؤں۔ دعا کرو اللہ ہمیں سارے قرآن کو سمجھنے کی توفیق دے۔ (آمین)

سارے قرآن کا خلاصہ سات حم میں ہے۔ سات حم کا خلاصہ سورہ بقرہ میں ہے۔ سورہ بقرہ کا خلاصہ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ۔ والی آیت میں ہے۔ اس کا خلاصہ سورۃ فاتحہ میں ہے' فاتحہ کا خلاصہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ میں ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ کا خلاصہ بِسْمِ اللّٰہِ میں ہے۔ بسم اللہ کا خلاصہ لفظ (ب) کے متعلق میں ہے کہ مخلوق کا تعلق خالق سے ہو' جو کچھ ہوتا ہے اللہ سے ہوتا ہے۔ اللہ ہمیں قرآن کی سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

قرآن اور رمضان کی برکت

تم نے راتوں کو قرآن سنا، دن کو روزہ رکھا۔ یہ بھی حکم ہے کہ من صام رمضان من قام رمضان۔ دن کو روزہ رکھے اور رات کو قرآن سنے، اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ نے جن کو توفیق بخشی کہ رات کو "من دعمن" ان سے ایک لفظ بھی ضائع نہیں ہوا، یقیناً ان کے لیے جنت ہے۔

ریاکار کی عبادت قبول نہیں

یہ بھی حکم ہے، رب صائم میں یہ پتھر بھی مار دوں، فرمایا، رب صائم بہت سارے آدمی روزے دار ملیں گے، سحری کو اٹھیں گے شام کو افطار کریں گے۔ جوس پئیں گے، فروٹ کھائیں گے، تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ روزہ دار ہے، مگر اللہ کے دربار میں، لیس من صیامہ الا الجوع۔ خدا فرمائیں گے کہ فرشتو، کوئی ثواب اس کے لیے نہ لکھو، بلکہ یہ لکھو کہ یہ نالائق بھوکا رہا ہے، اس کا کوئی روزہ قبول نہیں ہے۔ رات کو بہت سارے آدمی قرآن سننے آئیں گے، خدا دیکھے گا کہ ریاکاری تو نہیں کر رہے۔ یہ قرآن کیسے سن رہا ہے۔ تراویح ہو رہی ہیں اور یہ بیٹھا ہوا ہے، پانی پی رہا ہے جب امام رکوع میں گیا تو اس کے ساتھ جا کر مل گیا۔ کچھ رکعتیں پڑھیں اور چلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو پوری طرح ادب و احترام سے قرآن نہیں سنتا اس کے رات کا قیام بھی منظور نہیں، ان کی عبادت ان کے منہ پر ماری جائے گی۔ دعا کرو اللہ ہمارا رات کا جاگنا، دن کا روزہ رکھنا منظور فرمائے۔ (آمین)

رہی ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں فتنوں سے بچائے۔ (آمین)

بنات رسول ﷺ کا ذکر قرآن میں

خود قرآن نے کہا: يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ۔ باقاعدہ ان کی تاریخ سب کچھ موجود ہے۔

حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین اس لیے کہا گیا' لوگ نور بشر پہ لڑ رہے ہیں۔ یہاں نبی ﷺ کی دختروں کو بھی نور کہا گیا ہے کہ نبی ﷺ کی بچیاں بھی ہماری آنکھوں کا نور ہیں۔ دعا کرو ہمیں حضور ﷺ کی گلیوں کے ذروں سے بھی محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

انسان مسجود ملائکہ ہے

فرشتوں نے آدمؑ کو سجدہ کیا' اللہ نے پہلے ملک کو پیدا کیا تھا۔ اللہ نے فرمایا: اب میں آدمؑ کو پیدا کر رہا ہوں۔ فرشتوں نے کچھ سوالات کیے' اللہ نے فرمایا:

إِنِّيٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ۔

"میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے"۔

آخر اللہ نے آدمؑ سے امتحان لیا' آدمؑ امتحان میں کامیاب ہوئے۔ فرشتے وہ باتیں نہ بتا سکے پھر اللہ نے تمام فرشتوں سے کہا کہ میرے آدمؑ کو سلامی کا سجدہ کرو تاکہ میں بتا دوں کہ یہ مسجود ملائکہ ہیں اور یہی میرا نائب ہے۔ فرشتے تو رضاکار ہیں' آدمؑ کو اللہ نے اپنا خلیفہ بنایا' فرشتے خلیفہ نہیں بنے۔

یہ تمام انبیاء انسان ہیں۔ جنت انسان کے لیے بنائی گئی۔ فرشتے انسان کے خادم ہیں' جنت میں بھی خدمت کریں گے۔

مشہور فرشتوں کے کام

حضرت جبرائیلؑ کے ذمے ہے کہ وحی لائے۔ اسرافیلؑ کے ذمہ ہے کہ صور پھونکے، میکائیلؑ کے ذمے ہے کہ بارش وغیرہ کا انتظام کرے، عزرائیلؑ کے ذمہ ہے کہ وہ روح قبض کرے۔ یہ تمام فرشتے خادم ہیں، انسان مخدوم ہے۔ اللہ نے فرشتوں کو ہٹا کر جنوں کو ہٹا کر اپنا خلیفہ بنایا تو وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً اللہ نے اپنے قائم مقام خلیفہ بنایا تو آدمؑ کو بنایا۔ فرشتوں سے لے کر جنت تک، تمام چیزیں اللہ نے انسان کے لیے بنائیں اور انسان کو اپنے لیے بنایا۔

صدیقؓ جبرائیلؑ سے افضل ہے

میں کہتا ہوں کہ حضرت جبرائیلؑ سے صدیقؓ افضل ہیں۔ اتنا جبرائیلؑ کو قرب نہیں ملا جتنا صدیقؓ کو ملا۔ معراج کی رات جبرائیلؑ راستے میں کھڑا ہو گیا، صدیقؓ قیامت تک محمد ﷺ کے ساتھ سو رہا ہے۔ نعرے......

میں ہر سوال کا جواب دے سکتا ہوں

بہرحال آپ سوالات نہ لکھیں، مجھے اپنے موضوع پر کچھ کہنے دیں۔ میں جاہل نہیں، آپ جو کچھ لکھیں گے، میں جواب دینے کے لیے حاضر ہوں۔ جو اللہ توفیق دے گا میں بیان کر سکتا ہوں۔ اس وقت مجھے کچھ آخری عشرہ کے بارے میں کہنے دیں۔ آج کیا کرنا ہے، کچھ لوگ طبلے بجا رہے ہیں، کچھ تالیاں بجا رہے ہیں، کچھ اور کام کر رہے ہیں، اس رات وہی دعا پڑھیں گے جو محبوب ﷺ کی زبان سے نکلی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کی ہر سنت کو زندہ کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

عظمت رمضان

حضور کریم ﷺ نے فرمایا: فتحت ابواب الجنة غلقت ابواب جہنم و سلسلت الشیطین۔ ' فرمایا اس مہینے میں اولہ رحمہ و اوسطہ مغفرہ و آخرہ عتق من النار پہلی تاریخ سے دس تاریخ تک رحمت برستی ہے۔ مجھے وقت نہیں کہ اس کی تشریح کروں۔ دس سے بیس تاریخ تک مغفرت ہوتی ہے' بیس سے تیس تاریخ تک جنہوں نے روزے رکھے ہوتے ہیں ان کو جنت کا ٹکٹ ملتا ہے۔ (بالکل صحیح ہے)

اسلام کے تین قلعے

میرے قلعہ چھمن سنگھ والو! سمجھ آرہی ہے؟ (جی) ابھی تو چھمن کا قلعہ ہے دعا کرو کہ اسلام کا قلعہ بن جائے۔ ابھی ہندوؤں والا قلعہ ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا' دین کے قلعے تین ہیں۔

الحصون ثلث المسجد حصن وذکر اللّٰہ حصن و کلام اللّٰہ حصن۔

"مسجد بھی دین کا قلعہ ہے' اللہ کا ذکر بھی دین کا قلعہ ہے' قرآن بھی قلعہ ہے"۔

دعا کرو خدا تمہیں ان قلعوں میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) ہم بھی ایک قلعے میں کھڑے ہیں جس کا نام چھمن سنگھ ہے۔ مسجد اللہ کا قلعہ ہے اگر کچھ کہوں تو سب کو گلہ ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ہمیں اس قلعہ میں آکر بھی کفریہ بار منت کی توفیق دے اور اس قلعہ میں خدا ہمارے ایمان کو محفوظ فرمائے۔ (آمین)

نذر لغیر اللہ شرک ہے

میں نے چلتے، بدلتے، سنبھلتے، نکلتے آپ کو یہ بتایا، سمجھایا کہ جو کچھ حضور ﷺ نے فرمایا بالکل صحیح ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کل بدعة ضلالہ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من حلف لغیر اللّٰہ فقد اشرک۔

"جو خدا کو چھوڑ کر کسی کے نام کی قسم کھائے وہ مشرک ہے"۔

"بخاری" کھولنا، "ترمذی" کھولنا، "ابوداؤد" کھولنا، "ابن ماجہ" کھولنا، "نسائی" کھولنا، "مشکوۃ" دیکھنا، خدا کی قسم تمہیں یہ حدیث ملے گی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من نذر لغیر اللّٰہ فقد اشرک۔

"جو خدا کو چھوڑ کر کسی اور کی منت مانے۔ کہے کہ اگر بیٹا دے تو میں بکری ذبح کروں گا۔ میری بچی کو اولاد دے تو میں دربار پر جا کر دو کلو لڈو تقسیم کروں گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو غیر اللہ کے لیے منت مانے فقد اشرک۔ یہ بھی مشرک ہو گیا۔ منت صرف اسی کی مانو، منت کس کی مانو؟ (اللہ کی)۔

منت کس سے مانگو

اللہ نے فرمایا، وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ حضرت بی بی مریمؑ کہتی ہے۔ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مولیٰ جو کچھ میرے پیٹ میں ہے، بچہ ہے، بچی ہے، لڑکا ہے، لڑکی ہے۔ انی نذرت لک۔ کس کے لیے منت مانی؟ (اللہ کے لیے)، قرآن نے سمجھایا کہ منت اسی کی مانو جو منت کو پورا کر دے۔ بیٹا مانگو تو

بتول چکی بھی خود پیستی تھی۔ مشکیزہ بھی خود اٹھاتی تھی' جھاڑو بھی خود دیتی تھی۔ سارا دن قرآن کی تلاوت بھی کرتی تھی۔ دعا کرو کہ اللہ ہمیں بیٹی دے تو بتول کے نقشِ قدم پر چلنے والی دے۔

فاطمہؓ نبی ﷺ کے جگر کا ٹکڑا ہے

ہمیں بتولؓ سے سبق ملا۔ بتول کا معنی ہے' خلوت گزیں جس کو دنیا سے تعلق نہیں تھا۔ حضور ﷺ نے اسی کو سیدۃ نساء اہل الجنۃ فرمایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا' الفاطمۃ بضعۃ من جسد رسول اللّٰہ "یہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے"۔ (سبحان اللہ)

بتولؓ کے ساتھ محبت نبوی

یہی بتولؓ ہے کہ جب تشریف لاتیں تو حضور ﷺ کھڑے ہو جاتے۔ (سبحان اللہ)

یہ میں اسی مہینے کے متعلق بات کر رہا ہوں۔ بی بی بتولؓ جب گھر آتیں تو حضور ﷺ اٹھ کر پیشانی چومتے۔ بیٹی کی پیشانی چومی جائے' بیٹی کو گلے مت ملو' بیٹی کے ساتھ نہ بیٹھو' حضور ﷺ سب کے سامنے کھڑے ہو کر' بیٹی کی پیشانی چومتے۔

فاطمہ کا مقام

کسی نے عرض کیا' حضرت چھوٹی بچی آتی ہے' آپ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ فرمایا جس کے لیے خدا کے فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ محمد اس کے لیے کیوں نہ کھڑا ہو جائے۔ (سبحان اللہ)

وفات سے پہلے فاطمہؓ کی وصیت

اس بی بی نے وصیت کی تھی کہ حیدرؓ! میرے بیٹے حسنؓ و حسینؓ کا خیال کرنا۔ یہ اس وقت وصیت فرمائی جب آپؓ بیمار ہوئیں۔ فرمایا' میرے غسل کا انتظام خاص عورتوں سے کروانا' ہر ایک کو' نہ آنے دینا' میرا جب جنازہ اٹھے علیؓ میری یہ وصیت سن لے۔ میرے جنازے کی چارپائی پر چھڑیاں ڈال کر' اوپر کپڑا ڈالنا' اوپر اور چادر ڈالنا۔ رات کو میرا جنازہ اٹھانا' فلاں گلی سے میرا جنازہ جنت البقیع لے جانا' بتانا نہ کہ کس کا جنازہ ہے۔ تاکہ کسی غیر مرد کی نگاہ میرے جنازے کی چادر پر بھی نہ پڑے' یہ بتولؓ ہے۔

کچھ کہتے ہیں کہ یہ (نعوذ باللہ) کھجوروں کے لیے پھر رہی تھی۔ کچھ کہتے ہیں کہ گدھے پر چڑھ کر پھر رہی تھی' کچھ کہتے ہیں کہ در در دھکے کھا رہی تھی۔ یہ سب غلط کہتے ہیں' یہ بتولؓ ہے۔ حضور ﷺ نے اس کی تربیت خود فرمائی تھی' یہ باتیں آپ کو آپ کی بیٹیوں کے لیے بتا رہا ہوں۔

فاطمہؓ کا نکاح نبی ﷺ نے پڑھایا

بتولؓ کی شادی میں نکاح خود حضور ﷺ نے پڑھایا۔ اس کی اماں بی بی خدیجہؓ فوت ہو چکی تھی۔ بی بی اسماء بنت عمیسؓ ابو بکرؓ کی بیوی کو حضور ﷺ نے بلایا' فرمایا' اسماءؓ جس طرح خدیجہؓ میری بیٹی کو روانہ کرتی آج تو اس کی اماں بن کر اس کو روانہ کر۔ یہ حضور ﷺ نے فرمایا' سب کہو' (سبحان اللہ)۔

نکاح کے وقت فاطمہؓ کی عمر

اس وقت بی بی کی عمر پندرہ سال تھی حالانکہ عرب کا کھانا پینا بھی سادہ

تھا۔ آج تو لڑکیاں جلدی جوان ہو جاتی ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰؓ کی عمر اکیس سال تھی، کسی نے حضور کریم ﷺ کو کہہ دیا کہ بی بی ابھی بچی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ، میں اگر ایک دن بھی بٹھا دوں تو امت سال بھر بٹھا دے گی۔ مصطفیٰ کریم پہلے خود عمل کرے گا پھر امت کو کروائے گا۔ (سبحان اللہ)

بالغہ کی شادی نہ کرنے کا گناہ

حضور ﷺ نے سمجھایا کہ جس کی لڑکی بالغ ہو اور وہ نکاح نہیں کرتا، کہتا ہے کہ لڑکی ابھی پڑھ رہی ہے، ایل۔ایل۔بی نہیں ہوئی، ابھی نوکر نہیں ہوئی۔ ایئر ہوسٹس نہیں بنی، ابھی نرس نہیں بنی، ابھی لیڈی ڈاکٹر نہیں بنی، ابھی یہ ممبرانی نہیں بنی۔

نبی ﷺ نے فرمایا، جو بالغ لڑکی کو بٹھاتا ہے، یوں سمجھے کہ ہر مہینے ایک نبی کا قتل کر رہا ہے۔ یہ مسئلہ بھی سمجھ لیں، ایک نبی کے قتل کا جتنا گناہ ہے اتنا ہر مہینے لڑکی کو گھر بٹھانے کا گناہ ہے۔

شادی نہ کرنے والے والدین گنہگار ہیں

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اگر اس لڑکی سے کوئی غلطی ہو گئی۔ پاؤں پھسل گیا، کہیں گناہ میں مبتلا ہو گئی تو اس زنا کی لعنت کا جو گناہ ہے وہ ماں باپ کے دفتر میں لکھا جائے گا کیونکہ یہی اس کے لیے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

جوان بیٹی کی شادی نہ کرنے پر وعید نبوی

حدیث میں ہے "کہ لڑکی کو بالغ ہونے کے بعد، جتنے ایام خون آئے گا، قیامت کے روز خون کو جہنم میں گرم کر کے، اس کے ماں باپ کو پلایا جائے گا۔ جاگ رہے ہو؟ (جی) یہ دین سن لو، یہ بیماریاں ہر جگہ ہیں، مولوی اور پیر

بھی اس سے بری نہیں ہیں۔

پیر کی جوان بیٹیاں گناہ میں ملوث

سندھ میں ایک پیر تھا' اس کی چھ یا سات لڑکیاں تھیں۔ اس نے ان لڑکیوں کے اس لیے نکاح نہیں کیے تھے کہ میرے برابر کا کوئی نہیں ہے۔ کون ہے جس کو میں اپنا داماد بنا لوں' جو میری بیٹی کو لے کر جائے۔ میرے برابر کا کوئی نہیں' اس لیے میں بیٹیوں کے نکاح نہیں کروں گا۔ حتیٰ کہ رات کو کوئی بیٹی کہیں چلی گئی' کوئی کہیں چلی گئی' کئی لڑکیاں تو اس طرح برائی میں مبتلا ہو کر نکل بھی گئیں' زندگی بھی تباہ ہو گئی۔ دعا کرو اللہ ہمیں بچائے۔ (آمین کہو)

ہمیں بتولؓ سے سبق ملا' لڑکیوں والو! بچیوں والو! اللہ ہماری بچیوں کو مصطفیٰ کریم ﷺ کی دختران کے نقش قدم پر چلائے۔ (آمین)

دختر نبی ﷺ کا حال

بتولؓ نے کبھی مطالبہ نہیں کیا تھا کہ ابا جان فلاں چیز لے دو۔ بس راضی برضا۔ حضور پاک ﷺ ایک دفعہ رو رہے تھے' صحابہؓ نے پوچھا خیر ہے؟ فرمایا کسی نے میرے گھر بکری کا گوشت بھیجا ہے' میرے گھر تو' کل سے فاقہ ہے مجھے پتہ چلا ہے کہ بتولؓ کے گھر' تین دن سے فاقہ ہے' میری بیٹی نے کچھ نہیں کھایا۔

بتولؓ سے ہار اتروا دیا

ایک دفعہ بتولؓ شاندار ہار پہن کر آئی۔ دین پوری سے حدیث سن لو! نبی ﷺ نے فرمایا' بیٹی! کیا کہلوانا چاہتی ہو کہ محمد کی بیٹی امیر بن گئی ہے' بیٹی یہاں ہار پہن کر نہ آ۔ بیوائیں دیکھ کر پریشان ہوں گی' اللہ تمہیں جنت میں ہار

عطا کرے۔ (آمین) حضور ﷺ کو بیٹی سے پیار تھا وہ دین کی وجہ سے تھا۔

بتولؓ اور عائشہؓ وفات کے بعد

بی بی بتولؓ حضور ﷺ کے بعد چھ مہینے سلامت رہیں۔ جنت البقیع میں دفن ہیں' ایک طرف بی بی بتولؓ کی قبر ہے دوسری طرف زوجہ رسول کی قبر ہے۔ بی بی عائشہؓ اور بتولؓ کی قبریں ساتھ ساتھ ہیں۔ ان کے گھر بھی ساتھ ساتھ تھے۔

بتولؓ کی زندگی سے سبق سیکھو

آج بھی بتولؓ کا گھر دیکھو' حجرہ دیکھو' نبی کریم ﷺ کے روضے کے ساتھ۔ اس میں اندر رحل رکھی ہوئی ہے' رحل بتاتی ہے کہ نبی ﷺ کی دختر قرآن پڑھتی تھی' وہاں چمڑے کا ایک تھال رکھا ہوا ہے۔ سادگی بتاتا ہے' مصطفیٰ ﷺ کی بیٹی کے گھر چاندی سونے کے زیور نہ تھے' مصطفیٰ ﷺ کی بیٹی کے گھر سادگی تھی۔ (سبحان اللہ)

میری تقریر سمجھ آرہی ہے؟ (آرہی ہے) یہ میں آج پہلی مرتبہ نقشہ دے رہا ہوں' ہمیں بتولؓ سے سبق ملا' اس کی زندگی سے سبق ملا۔ اللہ ہماری بیٹیوں کو نبی ﷺ کی دختران' نیک اختران کے نقش قدم پر چلائے۔ (آمین)

انگریز فاتحین کا مسلمانوں پر ظلم

اسی رمضان المبارک کی دس تاریخ کو مکہ فتح ہوا۔ آج نپولین ہو' سٹالن ہو' اس سے پہلے حجاج بن یوسف ہو' سفاح ہو' بڑے بڑے گزرے ہیں۔ انگریزوں کی جرمن کے ساتھ لڑائی ہوئی' انگریز ہندوستان میں آیا' اس نے جو کچھ کیا' انگریز نے دس ہزار علماء کو پھانسی کے تختے پر چڑھایا' انگریز نے

علماء کی داڑھیاں مونڈیں، انگریز نے بہادر شاہ ظفر کی بیٹیوں کو ننگا کر کے شراب پی کر زنا کیا۔

میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب کوئی ظالم فاتح بن کر آتا ہے اس کا انداز کیا ہوتا ہے۔

نبی ﷺ فاتح کی حیثیت سے:

حضور ﷺ فاتح بن کر آئے، دس ہزار فوج ساتھ ہے، جس مکہ سے نبی کریم ﷺ نکالے گئے، جس مکہ میں نبی ﷺ کو پتھر مارے گئے، جس مکہ کی گلیوں میں نبی کریم ﷺ کے پاؤں میں کانٹے بچھائے گئے، جس مکہ میں آپ کے پیچھے تالیاں بجائی گئیں، گالیاں دیں گئیں۔ یہ وہی مکہ ہے جس میں نبی کو مذمم و شاعر کہا گیا۔ جس مکہ میں نبی کو مجنوں کہا گیا، جس مکہ میں نبی کے بلال ؓ کو تڑپایا گیا، جس مکہ میں سمیہ ؓ کو دو ٹکڑے کیا گیا، جس مکہ میں عمار ابن یاسر ؓ کو شہید کیا گیا، جس مکہ میں زنیرہ ؓ کی آنکھیں نکالی گئیں۔ جس مکہ میں لبیدہ ؓ کو مار مار کر بے ہوش کیا گیا، جس مکہ میں نبی ﷺ پر عرصہ حیات تنگ کر کے تین سال تک شعب ابی طالب میں بائیکاٹ کیا گیا۔ جس مکہ سے نو سو ننگی تلواریں لے کر بے وطن کیا گیا، جس مکہ میں خبیب ؓ کو آگ کے انگاروں پر لٹایا گیا، جس مکہ میں خباب ؓ کو لٹکایا گیا، یہ وہی مکہ تھا۔

غیر مسلم فاتحین کا ظلم

آؤ مسلمانو! تمہیں فاتح دکھاؤں آج بھی دنیا میں کوئی بادشاہ جب فاتح بن کر آتا ہے۔ اب نالائق آیا ہے اور ظالم بیروت اور لبنان میں اسرائیل اور امریکہ۔ وہ وہاں کیا نہیں کر رہے، نوجوان لڑکیوں کے برقعے اتار رہے ہیں، عورتوں کے دوپٹے اتار رہے ہیں۔ ماؤں کی ممتا تباہ کر رہے ہیں۔ چھوٹے

بچوں کو ہیلی کا پٹر سے باندھ کر ان کی چیخیں نکالی جارہی ہیں۔ مسجدوں کو اجاڑ رہے ہیں۔

ایک فاتح آیا دس ہزار اس کے ساتھ فوج ہے تمام قبیلے ساتھ ہیں حضور انور اونٹنی پر سوار ہیں غلط نعرے نہیں لگائے' یہ نہیں کہا وہاں ہم جا کر قتل کریں گے۔

حضور فاتح بن کر مکہ میں کیسے داخل ہوئے

حضور پاک ؐ کے متعلق ہے کہ جب مکہ میں آرہے تھے' قرآن کی تلاوت زبان پر تھی۔ اتنی عاجزی سے حضور ﷺ کا سر جھکا ہوا تھا' کہ پیغمبر کی پیشانی اونٹ کے کوہان سے لگ رہی تھی' بتارہے تھے سمجھ آرہی تھی' کہ یہ کوئی بادشاہ نہیں آرہا' یہ کوئی اللہ کا پیغمبر آرہا ہے۔ (سبحان اللہ) مجھے وقت نہیں ورنہ میں ساری تشریح کروں۔ ساری رات فتح مکہ بیان کروں۔ ابو سفیان دیکھتا ہے' کہ قبیلوں کے قبیلے شمعیں جلائے ہوئے' اوس' خزرج' انصار و مہاجر گزر رہے ہیں اور یہی مکہ ہے' جہاں سے انہوں نے' ایک سو تیرہ کو بے وطن کیا' ان کا سامان بھی چھین لیا' اسی مکہ میں تیرہ سال نبی ؐ کو ستایا گیا۔

حضور ﷺ رو رو کر کعبہ سے نکلے' عرش والے! قوم رہنے نہیں دیتی۔ مسافر محمد آج کعبہ سے جارہے ہیں۔ آپ رو رو کر گئے۔ کعبے کے غلاف پر آپ نے رخسار رکھا۔ عرش والے! آج محمد ؐ کعبے سے جدا ہو رہا ہے۔

فتح مکہ کے دن عام معافی

اسی رمضان کی دس کو مکہ فتح ہوا۔ آٹھ ہجری کو۔ لڑکے فوج کو دیکھ کر

بیج رہے تھے کہ اماں وہ آئے خود پہنے ہوئے' زرہیں پہنے ہوئے' جنگجو صحابہ آ رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا الیوم یوم الرحمہ آج رحمت کا دن ہے۔ جب آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگ ڈر رہے ہیں۔ گھروں کو چھوڑ کر پہاڑوں کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا لاتثریب علیکم الیوم آؤ مکہ والو! خوف کے مارے گھر چھوڑ کر' وطن چھوڑ کر نہ جاؤ۔ تم پر آج کوئی مواخذہ' کوئی گرفت نہیں ہے۔ انتم الطلقاء میں محمدؐ نے آج سب کو معاف کر دیا ہے۔ (سبحان اللہ)

امریکہ اور روس کو اسلام کا چیلنج

یہ فاتح ہے۔ ایسا فاتح ہے کہ میں امریکہ اور روس کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ ایسی مثال لاؤ۔ روس جو کچھ افغانستان میں کر رہا ہے۔ اس وقت ستائیس لاکھ افغانیوں کو یہ شہید کر چکا ہے۔ پچپن لاکھ کو بے گھر کر چکا ہے۔

آج جو کچھ لبنان میں ہو رہا ہے۔ تمہارے سامنے ہے' مگر آؤ تمہیں فاتح دکھاؤں۔ مصطفیٰ کریم ﷺ (سبحان اللہ)

بیت اللہ میں پہلا کام نبوی

ہمیں یہ سبق ملا ہے کہ مصطفیٰ رحمۃ العالمین ہیں۔ پیغمبر کا سبق بھی رحمت ہے آپ مکہ میں آئے تو آپ نے بلال سے کہا کہ بیت اللہ کی چھت پر اذان دو۔ آپ بیت اللہ کے اندر گئے۔ اندر جو بت تھے' آپ نے ان کو گرا دیا۔ آپ ہاتھ میں درہ لے کر گئے تھے۔ فرمایا قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا' اللہ اکبر یہ نعرہ رسالت ہے۔ حضورؐ نے کونے میں نعرہ لگایا۔ سنو! تم بڑے نہیں ہو آج بڑا کون ہے؟ (اللہ)۔ قل جاء الحق فرمایا آج حق آگیا۔ باطل ختم ہو گیا۔ حضرت علی

؟ کو کندھوں پر چڑھا کر تمام بتوں کو صاف کیا۔ اور بیت اللہ کی چھت پر کسی قریشی کو نہیں، کسی بڑے لین لارڈ کو نہیں، کسی بڑے جرنیل کو نہیں، اس کالے بلال کو، دانت ٹوٹے ہوئے بلال کو کعبے کی چھت پر کھڑا کیا۔ حبشی کو کھڑا کر کے فرمایا۔ کل بھی اذان تو دیتا تھا آج بھی اذان تو دے۔ وہی آذان دلائی گئی جو آج بھی مدینے میں دی جا رہی ہے۔ (سبحان اللہ) وہاں نماز پڑھی۔ پیغمبر نے کعبے کا طواف کیا۔

حضورؐ نے چچا کی قاتلہ کو معاف کر دیا

وہ دیکھو خیمے کے باہر ایک عورت رو رہی ہے، سسکیاں بھر رہی ہے۔ پوچھا یہ کون عورت ہے۔ بتایا گیا کہ یہ ابو سفیان کی بیوی ہندہ ہے، جس نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا ناک کٹوایا، حضرت حمزہؓ کے کان کٹوائے، حضرت حمزہؓ کی آنکھیں نکلوائیں۔ یہ وہی عورت ہے، جو آپ کے چچا حضرت حمزہؓ کا جگر کچا کھا گئی تھی۔ جس نے وحشی کو انعام کا لالچ دیا، اور آزاد کیا۔ یہ وہی عورت ہے۔ نبی نے فرمایا رو کیوں رہی ہے۔ کہنے لگی سنا ہے کہ آپؐ رحمتہ العالمین ہیں۔ آج مجھ جیسی عورت بھی کلمہ پڑھ کر، تیرے اسلام میں داخل ہوتی ہے۔

کچھ صحابہ سن کر جوش میں آ گئے۔ فرمایا میرے صحابیو! اس کو کچھ نہ کہنا۔ فرمایا میں اپنے چچا کی قاتلہ کو معاف کرتا ہوں، اگر وہ کلمہ پڑھتی ہے تو میں محمدؐ، اس کو بھی جنت کا ٹکٹ دیتا ہوں۔

ابو سفیان کا گھر دار الامن ہے

ابو سفیان جو ہمیشہ مصطفیٰ کے خلاف لڑتا رہا۔ احد میں لڑتا رہا۔ ابوسفیان کی وجہ سے یوم بدر کی معرکہ آرائی ہوئی۔ فرمایا من دار ابی

سفیان فلہ الامن جو ابو سفیان کے گھر میں چلا جائے میں محمد اس کو امن دیتا ہوں۔ (سبحان اللہ)

افغانیوں کے لیے دعا

دس رمضان مکہ فتح ہوا۔ میں بھی دعا کرتا ہوں کہ جس طرح میرے محبوب کو اللہ نے مکہ سے مہاجر روانہ کیا۔ واپس آئے تو فاتحانہ داخل کیا۔ اللہ افغانیوں کو، جو مہاجر بن کر آئے ہیں، خدا ان کو فاتحانہ داخل فرمائے۔

رمضان میں توحید و شرک کی جنگ

میں صرف ایک خاکہ دے رہا ہوں کہ اس مہینے میں کیا ہوا۔ ۲ھ میں معرکہ بدر ہوا۔ ہم تو یہاں مرغے لڑاتے ہیں، مرغے نہ ہوں تو بٹیر لڑاتے ہیں، بٹیر نہیں تو کتے اور ریچھ لڑاتے ہیں۔ اور کچھ نہ ہو تو، آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ مسجدوں میں لڑائی، گلیوں میں لڑائی، محلوں میں لڑائی۔ اسی مہینے کی سترہ تاریخ کو کفرو اسلام کی لڑائی ہوئی، حق باطل کی لڑائی ہوئی، توحید و شرک کی لڑائی ہوئی، طاقت اور صداقت کی لڑائی ہوئی۔ اللہ نے صداقت کو کامیاب کیا۔ بڑا لمبا واقعہ ہے میں اس کو نہیں چھیڑتا۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے۔ (آمین)

سترہ رمضان معرکہ بدر

وقت نہیں میں صرف خاکہ دے رہا ہوں۔ اسی رمضان کی سترہ تاریخ کو معرکہ پیش آیا۔ حضور مدینے سے روانہ ہوئے تین سو تیرہ صحابہ ساتھ تھے۔ تین سو تیرہ کے پاس چھ زرہیں، دو گھوڑے، آٹھ تلواریں، ستر اونٹ تھے۔

زرہیں جس پر تلوار کا وار روکا جاتا ہے۔ صرف دو گھوڑے۔ ستر

اونٹ۔ باقی پیدل۔ سترہ رمضان کو روزہ بھی رکھا ہوا ہے۔ مدینے سے بدر اسی میل دور ہے بدر ایک میدان ہے۔ اسی میل روزہ رکھ کر افطار کھجور اور پانی سے کیا۔ پیغمبر کا دیدار کیا اور یہ لشکر مقابلہ میں نکلا۔

اصل تو ابو سفیان جنگ کا سامان لینے گیا تھا۔ اس کا محاصرہ تھا مگر وہ بچ کر نکل گیا اور کفار نے قسمیں اٹھائیں۔ ابو جہل نے بانسری تیار کی۔ عورتیں بھی ساتھ تھیں' شراب بھی ساتھ تھی۔ نعوذ باللہ گانے بجانے بھی تھے' ناچ بھی تھا۔ مقابلہ میں ایک ہزار اور یہ تین سو تیرہ۔

بدر میں بارش کا نزول

ی جب بدر میں آئے' جہاں پکا میدان تھا' اس پر کفار کا قبضہ تھا۔ پانی پر بھی ان کا قبضہ تھا۔ صحابہ نے دیکھا تو حضور ﷺ نے فرمایا گھبراؤ نہیں۔ وہ اللہ میرے ساتھ ہے۔ اللہ نے بارش برسا دی۔ پکے میدان میں کیچڑ ہو گیا' ادھر ریت جم گئی۔ ان کا پانی گدلا ہو گیا۔ یہاں ریت میں پانی پیارا ہو گیا۔ پانی جمع ہو گیا۔

مقابلہ میں نکل کر حضور ﷺ نے کیا کیا

دعا کرو اللہ ہمیں جب بھی میدان جنگ میں نکالے' تو رسول اللہ ﷺ کی غلامی عطا فرمائے۔ جب مقابلہ میں نکلے تو حضور نے تالیاں نہیں بجائیں' نعرے وغیرہ زیادہ نہیں لگائے' صحابہ نے ناچ نہیں کیا۔ ادھر روزانہ اونٹ ذبح ہوتے تھے۔ عورتیں ساتھ تھیں' پتہ نہیں رات کو کیا ہوتا ہوگا۔ شراب پیتے' ادھر ایک مصطفیٰ ہیں جو رات کو سجدے میں پڑے ہوئے ہیں۔ مدد کون کرتا ہے؟ (اللہ)

بدر میں دعائے ناز

حضور انور ﷺ کی یہ دعا' ناز کی تھی۔ خدا تمہیں ہدایت بخشے۔ نوٹ کر لو میرے لاہوریو! حضور نے یہ نہیں کہا کہ میں مدد کروں گا۔ حضرت علی نے یہ نہیں کہا کہ یا علی مدد کہ میری مدد ہو گی۔

حضور انور ﷺ رات کو عریش میں سجدہ کیا۔ عریش ایک جگہ ہے' وہاں اب مسجد بنی ہوئی ہے۔ وہاں پیغمبر نے سجدہ کیا۔ کس کے دربار میں؟ (اللہ کے) نبی کریم سجدہ کر کے کھڑے ہوئے۔ دستار مبارک گرنے والی ہو گئی۔ جو آپ اوپر چادر اوڑھتے تھے' وہ گر پڑی۔ فرمایا اللھم ان تھلک ھذہ العصابہ من المسلمین فلن تعبد ابدا مولیٰ یہ تین سو تیرہ' پیٹ میں روٹی نہیں' ہاتھوں میں تلواریں نہیں' پاؤں میں جوتیاں نہیں' اور کھجوروں پر گزارہ کرنے والے' اسی میل پیدل آنے والے' آج اس طاقت کے مقابلہ میں ہیں۔ عرش والا! کفر کو سامان پہ ناز ہے۔ تیرے محبوب کو اپنے رحمان پہ ناز ہے۔ (سبحان اللہ) ساری رات روتے رہے' یہ نہیں فرمایا کہ میں مدد کروں گا' میرا علی مدد کرے گا۔

ابوبکر صدیقؓ نے پیغمبر کا کندھا پکڑا۔ یہ بخاری میں ہے۔ بخاری پڑھو اللہ تمہارا بخار ختم کرے۔ (آمین)

بدر میں مدد اللہ نے کی

میرے پیغمبر کو اللہ نے فرمایا اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰه اگر کوئی مدد نہیں کرتا تو مدد کون کرے گا؟ (اللہ) وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ مصطفیٰ کو ماننے والو! گھبراؤ نہیں۔ مجھ پر حق ہے کہ میں تمہاری مدد کروں' مدد کون کرے گا؟ (اللہ)

دعائے قنوت میں سبق

ہمیں دعائے قنوت میں یہ سبق سکھایا گیا اَللّٰھُمَّ انا نستعینک مولیٰ! ہم سب مدد تجھ سے مانگتے ہیں ہمیں روزانہ سورت فاتحہ میں سکھایا گیا۔ قبلہ رو باوضو یہی دعا پڑھو ایاک نعبد وایاک نستعین عبادت تیری ہی کرتے ہیں اور مدد تجھ سے ہی مانگتے ہیں ایاک نعبد وایاک نستعین

فتح اللہ کی طرف سے ہوتی ہے

قرآن نے ہمیں سمجھایا نصر من اللہ اگر کوئی پڑھے نصر من علی ولی اللہ۔ نصر من البہاؤ الحق صاحب یہ ٹھیک ہے؟ (نہیں) نصر من اللہ وفتح قریب

اذا جاء نصر اللہ جب اللہ کی مدد آئی تو کیا ہوگا والفتح۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح اس وقت تک، فتح نہیں ہوگی، جب تک میری مدد نہ ہو۔ جب میں مدد کروں گا تب فتح ہوگی۔ (بے شک) سمجھ آرہی ہے؟ (جی)

پیران پیر بھی یہی پڑھ رہا ہے۔ حضرت علی بھی یہی پڑھ رہا ہے۔ محی الدین چشتیؒ بھی یہی پڑھ رہا ہے۔ یہ میں عقیدہ بتا رہا ہوں۔

میدان بدر میں حالت نبوی

میدان بدر میں حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں مدد کروں گا۔ پیغمبر سر بسجود ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ نے ہاتھ اٹھائے، آنکھوں سے آنسو ہیں داڑھی مبارک پر آنکھوں سے نکلنے والے قطرے چمک رہے

ہیں۔ چادر گر پڑی ہے۔ صدیق کہتا ہے میں نے اس طرح دعا کرتے ہوئے محبوب کو پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

فرمایا اللھم ان تھلک ھذہ العصابہ من المسلمین فلن تعبد ابدا عرش والے! اگر یہ جماعت آج شکست کھا گئی' یاد رکھنا قیامت تک اس دھرتی پر تیرا نام لینے والا کوئی نہ ہو گا۔ ابوبکر نے حضورؐ کے کندھے مبارک پر ہاتھ رکھا اور فرمایا بخ بخ یا محمد لن یضیع اللہ ابدا پیغمبر! زیادہ نہ رو میرا جگر پھٹتا ہے۔ میں آپ کی تکلیف برداشت نہیں کرتا۔ مجھے یقین ہے کہ خدا آپ کی دعا کو ضائع نہیں کرے گا۔ تیری دعا قبول ہو چکی ہے۔

بدر میں فرشتوں کا نزول

قرآن میں آیا ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ فرمایا تم بدر میں بہت کمزور' ضعیف تھے۔ ولقد نصرکم اللہ مدد کس نے کی؟ (اللہ نے) پہلے فرمایا ایک ہزار' پھر فرمایا تین ہزار۔ پھر فرمایا میں پانچ ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں' جو آپ کے دوش بدوش لڑیں گے۔ اپنے یاروں سے کہو کہ بس لاٹھی کا' تلوار کا وار کریں' گردنیں میں اڑاؤں گا۔

صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ الفاظ سنے اقدم یا حیزوم۔ اقدم یا حیزوم حیزوم آگے بڑھو۔ حیزوم ایک فرشتے کا نام تھا۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے کالی دستاروں والے میدان بدر میں دیکھے۔ حضور نے فرمایا کہ میری دعا تھی اللہ کی مدد تھی۔ مومن کی مدد کون کرتا ہے؟ (اللہ) مسلمان جب کمزور ہوں تو مدد کون بھیجتا ہے؟ (اللہ) ستر کافر قتل ہوئے۔ امیہ' عتبہ' عتیبہ' ابوجہل' ولید' سب بدر میں قتل ہوئے۔

بدر میں بچوں کی بہادری

ابو جہل نے کہا آج میں ' محمد کے یاروں کی نسل نہیں چھوڑوں گا۔ بچے سے قتل ہوا۔ اسی بدر میں دو بچوں نے کام کیا۔ ایک گیارہ سال کا' ایک نو سال کا۔ معاذ اور معوذ۔ ان کی ماں نے کہا کملی والے! ان بچوں کو' جنم اس لیے دیا ہے 'کہ جب وقت آئے' تو تیرے قدموں میں قربان ہو جائیں۔

معوذ اور معاذ کا جذبہ ایمانی

حضور کریم ﷺ نے جب ان دو بچوں کو کشتی لڑائی تو چھوٹا بڑے پر ظاہری غالب آگیا۔ حضور نے اپنی تلوار اس کو دی۔ اسی معاذ نے ابو جہل کے بارے میں پوچھا کہ وہ کتا کہاں ہے۔ نبی کا دشمن ہو تو پھر یوں کہو۔ وہ کتا کہاں ہے ابو جہل ' جو میرے نبی کا گستاخ ہے ' جو ہر قدم پر نبی کو ستاتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن نے پوچھا بچو! کیا کرو گے؟ کہنے لگے ہم نے قسم اٹھائی ہے کہ یا ہم رہیں گے یا محمد کا دشمن رہے گا۔

ابو جہل کے پاس جا کر نعرہ لگایا اللہ اکبر! چھلانگ مار کر ابو جہل کے اوپر وار کیا۔ ابو جہل نے اوپر خوذ اور نیچے زرہ پہن رکھی تھی۔ دو زرہیں پہنے ہوئے تھا۔ تلوار لگی ' نیچے گرا۔ انہوں نے کہا اللہ اکبر! لوگو مبارک ہو۔ آج محمد کا دشمن خاک و خون میں تڑپ رہا ہے۔ یہ بدر میں ہوا۔ رمضان کے مہینے میں ہوا۔

آقا کی پیشین گوئی

یہاں حضور کی پیشین گوئی بھی صحیح ہوئی۔ جو کچھ پیغمبر فرماتا ہے ' اللہ سے پوچھ کر۔ حضورؐ کے ہاتھ میں عصا تھا۔ فرمایا یہاں ابو جہل گرے گا' یہاں

عتبہ مرے گا۔ یہاں ولید مرے گا' یہاں امیہ مرے گا۔ صحابہ کہتے ہیں کہ جہاں جہاں نبی اشارہ کرتے تھے' وہیں وہیں کافر کی لاش نظر آئی۔ (سبحان اللہ)

اللہ نے اپنے نبی کو سچا کیا' اور بتایا کہ طاقت اور صداقت کی جب ٹکر ہو' طاقت ذلیل ہوتی ہے اور صداقت کامیاب ہوتی ہے۔

کفار کے گھروں میں صف ماتم

خدا نے کہا کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله ہم نے تھوڑی جماعت کو کثرت پر فتح دی۔ یہ غلبہ کس نے دیا؟ (اللہ نے) ستر کافر قتل ہوئے' ستر گرفتار ہوئے۔ کفر کی کمر ٹوٹ گئی۔ گھر گھر صف ماتم بچھ گئی۔ گھر گھر پیٹنا شروع ہو گئے۔ اس دن اللہ نے بتا دیا کہ محبوب مکرم! یہ ہم نے مہربانی کی ہے۔ آج کفر اکڑ رہا تھا' شراب پی رہا تھا۔ عورتوں سے زنا کر رہا تھا۔ آج میں نے سب شرابی' زانیوں کو ختم کیا۔ محمد تیرے غلاموں کو کامیاب کیا۔ سارے کہو (سبحان اللہ)

یہ سترہ رمضان ۲ھ کو ہوا۔ اسی مہینے کی سترہ تاریخ تھی۔ آپ تھکے تو نہیں بیٹھے؟ (نہیں) میں عجیب انداز پیش کر رہا ہوں۔ بس مختصر موتی دیتا ہوں۔

سترہ رمضان عائشہؓ کی رحلت

اسی مہینے کی سترہ تاریخ کو بی بی صدیقہؓ جو نبیؐ کی زوجہ مکرمہ ہیں' ان کی رحلت ہوئی۔

عظمت عائشہ صدیقہؓ

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے کسی نے پوچھا' توجہ کرنا میں علمی بات کر رہا

ہوں- پوچھا کہ بی بی خدیجہؓ کی شان زیادہ ہے یا بی بی عائشہؓ کی- بخاری نے مسکرا کر کہا کہ بی بی خدیجہؓ پاک کا نکاح محمد ابن عبداللہ سے ہوا' عائشہؓ کا نکاح محمد رسول اللہ سے ہوا-

یہی عائشہؓ نبیؐ کی وہ حرم پاک ہے' جس کو دو ہزار دو سو دس حدیثیں یاد تھیں- بہرحال تقریر نہیں کر سکا- اللہ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے- (آمین)

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

عنوان

اولیاءِ رحمٰن

بمقام کراچی

اولیاء رحمٰن

الحمد للّٰہ نحمدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ ولا رسول بعدہ ولا رسالۃ بعدہ صاحب التاج والمعراج الذی اسمہ مکتوب فی الانجیل والتوراۃ ناسخ الملل والادیان قاطع المشرکین بالسیف والسنان۔ ارسلہ اللّٰہ الی الناس بالحق بشیراً ونذیراً وداعیاً الی اللّٰہ باذنہ وسراجا منیراً

صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ واحبابہ واتباعہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا۔ فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا۔ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا۔ اِنَّھَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔

وقال النبی ﷺ إن للّٰہ اھلی واھل القرآن بم ایل اللّٰہ

وقال النبی ﷺ لکل شیئی صیقلۃ وصیقلۃ القلوب ذکر اللّٰہ

وقال النبی ﷺ الا ولیاء اذا رؤا ذکر اللّٰہ

وقال النبی ﷺ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ

وبلہ فالمومن امنہ الناس عن بوائقہ لیس المومن بسباب لیس المومن بقطات۔ لیس المومن بجبان۔

وقال النبی ﷺ اربع من سعادۃ المرء ان یکون زوجتہ صالحہ وان یکون اولادہ ابرارا" وان یکون خلطاءہ صالحین وان یکون رزقہ فی بلدہ اوکما قال النبی ﷺ

وقال النبی ﷺ ذکر اللہ شفاء للقلوب

صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

جلا دیتی ہے شمع، موج نفس جنکی
الٰہی کیا چھپا رکھا ہے اہل دل کے سینوں میں

تمنا درد دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

صحبت صالح ترا صالح کنند
صحبت طالح ترا طالح کند

گر نشینی باصالحاں صالح شوی
گر نشینی باطالحاں طالح شوی

ناتوانی دور شوازیاربد
یاربد بد تربود از ماربد

ماربد تنہا ہمی برجان زند
یار بد بر جان و بر ایمان زند

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

یا رب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک علی رسولک
خیرالخلق کلهم هوالحبیب الذی ترجی شفاعته لکل
هول من الاهوال مقتحم

درود شریف سارے حضرات محبت سے پڑھ لیں۔

تمہیدی کلمات

مکرم حاضرین، محترم سامعین، بزرگان دین، میرے اکابرین، جماعت بہترین، آخری پیغمبر کا آخری پیغام، اور آقا کی امت میں، تربیت یافتہ، فیض یافتہ، آقا کے انوار سے منور، قلوب مطہر، جسم معطر، جنکو امت میں اولیاء اللہ، اہل اللہ، بزرگان دین، اخیار، ابرار، قطب، اقطاب، صلحاء، اولیاء، اصفیاء اتقیاء کہا جاتا ہے۔

ان کا ذکر خیر کرنے کا ارادہ ہے، رب العزت ہمیں نیکوں کی، صالحین کی، بزرگان دین کی صحبت، خدمت، زیارت، عقیدت، بیعت، شفقت عطا فرمائے۔ (آمین)

انبیاء و اولیاءؒ کا کام

انبیاء کے بعد اولیاء اللہ کا مقام ہے، اولیاء اللہ پیغمبر کے راستے پر چلاتے ہیں۔ پیغمبر خدا کے راستے پر پہنچاتے ہیں۔

قدرت، معجزہ اور کرامت میں فرق

اللہ کی قدرت ہوتی ہے۔ پیغمبر کا معجزہ ہوتا ہے۔ اولیاء کی کرامت ہوتی ہے۔

پھر غور کریں۔ اللہ کی عبادت، رسول اللہ کی اطاعت، اولیاء اللہ کی صحبت اور زیارت ہوتی ہے۔ ہر ایک کے اپنے حقوق ہیں۔

یہ بھی آپ کو بتاتا، سناتا، چلا جاؤں، اس دنیا میں اس دھرتی پر، جھوٹے، جعلی، نقلی، کھوٹے خدا بھی آئے۔ اللہ ہمیں کھرا اور حقیقی مسجود عطا فرمائے۔ (آمین)

یہ قارون، یہ شداد، یہ نمرود، اس قسم کے خدائی کا دعویٰ کرنے والے برباد ہوئے اللہ کے عذاب سے نہ بچ سکے۔ انہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا تو برباد ہوگئے۔

نبوت کے دعوے دار

میرے آقا کے بعد آج تک ستر کے قریب (جہاں تک میری تحقیق ہے) جھوٹے، کھوٹے نبی آئے، آج بھی ایک ہمارے پلے پڑا ہوا ہے۔ وہ آنکھ سے کانا، وقت کا دجال، انگریزی نبی، آج ہمارے پاکستانی اس کی وجہ سے پریشانی، حیرانی میں مبتلا ہیں۔ کتنی قوم آپس میں دست و گریبان ہے۔

ولایت کے دعوے دار

دنیا میں نقلی ولی بھی آئے' جعلی ولی آئے' جھوٹے ولی آئے' جے پہن لیے' پیلے پیلے کپڑے پہن لیے' بڑی بڑی پگڑیاں' بڑی بڑی زلفیں' کوئی کلواں والی سرکار' کوئی کتیاں والی سرکار' کوئی چڑیانوالی سرکار' کوئی ملنگ' کوئی ننگ دھڑنگ' کالے کپڑے' کلا رنگ' اس قسم کے بے نمازی لوگ آئے۔ آؤ دینپوری آج تمہیں صحیح ولی' صالح لوگ' صحیح بزرگوں کا مقام' ان کا اسلام' ان کی علامات' ان کی صفات' اللہ کے قرآن کی آیات کی روشنی میں بتائے۔

اولیاء کی صحبت کے اثرات

اللہ ہمیں بزرگوں کی' نیکوں کی صحبت' معیت اور خدمت' زیارت' محبت و عقیدت عطا فرمائے۔ (آمین)

اگر آپ اولیاء اللہ کے صحبت یافتہ ہوتے! تو آپ کے چہرے پر سنت رسول مقبول نظر آتی۔ آپ ناراض نہ ہوں۔ آپ کی آنکھوں میں حیا نظر آتی۔ ہماری زبانوں پر ذکر خدا' نبی کی پیاری ادا' ہمارا دل بھی ہوتا صفا' ہمارے سامنے ہوتی اللہ کی رضا۔ (سبحان اللہ)

اگر آپ بزرگوں کے صحبت یافتہ ہوتے! فرض تو فرض آپکی کبھی تہجد بھی قضا نہ ہوتی۔

اگر آپ بزرگوں کے صحبت یافتہ ہوتے آپ کی زبان پر گالی گلوچ نہ ہوتی۔ اللہ کا ذکر ہوتا مدنی پر دورد ہوتا۔ (سبحان اللہ)

اگر آپ بزرگوں کے صحبت یافتہ ہوتے تو یہ گانے بجانے' ترانے' افسانے' بینڈ باجے نہ ہوتے آپ کی زبان پر قرآن ہوتا یا محمد عربیؐ کا فرمان ہوتا۔

اولیاء اللہ قرآن کی نظر میں

خود قرآن نے کہا ہے ان اولیاء ہ الا لمتقون۔ قرآن نے کہا اولیاء اللہ وہ ہیں الذین امنوا وکانوا یتقون۔ خدا رسول پر یقین کریں اور متقی رہیں پرہیزگار بن جائیں۔ شبہ کی چیزوں سے بچ جائیں۔

قرآن نے کہا الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ یہ اللہ کے دوست بن گئے۔ ولی اللہ اللہ کا دوست' اس کی دوستی قوالی' گانے بجانے سے نہیں ہوتی۔ عورتوں سے نہیں ہوتی' لڑکوں سے نہیں ہوتی' کھانے پینے سے نہیں ہوتی' راگ و رنگ سے نہیں ہوتی۔ موج سے نہیں ہوتی' اس کی دوستی اللہ سے ہوتی ہے یا رسول اللہ سے ہوتی ہے۔ یہ ولی ہے۔

قرآن والا ولی

میں نے جو آیات پڑھی ہیں فرمایا۔ وعباد الرحمٰن' سورۃ الفرقان کا آخری رکوع ہے۔ اس میں اللہ نے تقریباً" پندرہ علامات' پندرہ صفات' اہل اللہ کی بتائی ہیں۔

ان کی صفات جنکو خدا نے تمغہ دیا۔ اللہ نے مہر لگائی' خدا نے نشانیاں بتائیں۔ آؤ اس آئینہ کو' اس رجسٹر کو' ان نشانیوں کو لیکر پورے پاکستان میں نکلو۔ سادے کپڑے ہوں' چٹائی پر بیٹھا ہو۔ منہ دھلا ہوا ہو۔ سادھی جھونپڑی میں ہو۔ مگر قرآن کی ان علامات کے مطابق پورا اترے یہ ولی ہے۔

دنیا دار ولی

اگر بلڈنگ ہے غالیچے ہیں' غریب کو قریب نہیں آنے دیتا' کئی قسم کے کھانے ہیں۔ رات کو ائرکنڈیشن ہے' کار کے سوا چلتا نہیں۔ جس کے پاس زیادہ کار ہے' سمجھو وہ بے کار ہے۔ وہ بے چارہ دنیادار ہے۔

اصلی ولی

فرمایا وعبادالرحمٰن۔ وہ ولی' اللہ کے بندے ہوتے ہیں۔ ان کو مرشد بناؤ' ان سے بیعت کرو' عقیدت رکھو' دعائیں لو' زیارت کرو ان سے پیار کرو' ان کی تابعداری کرو' مگر وہ اللہ کے بندے ہیں۔

ولی کو ولایت کی طرف سے ملتی ہے کیونکہ ہم فرض ادا نہیں کرتے ولی تہجد قضا نہیں کرتے۔

ہم مسجد میں نہیں آتے وہ مسجد سے نکلتے نہیں۔ ہم رات کو آرام کرتے ہیں' وہ رات کو سجدہ میں رو رو کر رحمان کو یاد کرتے ہیں۔ یہ ولی ہیں۔

حضورؐ فرماتے ہیں رب اشعث۔ بہت آدمی میری امت میں دیکھو گے۔ بال اجڑے ہوئے' تیل نہیں کہ سر کو لگا لیں۔ کنگھا نہیں کہ بال سیدھے کر لیں' کپڑے ان کے پھٹے ہوں گے۔ رہنے کو جھونپڑی ہوگی ان کے پاس سواری نہیں ہوگی۔ غبار آلود چہرہ ہوگا۔

رب اشعث اغبر انکا حال یہ ہوگا کہ امیروں کی بلڈنگ پر جائیں تو وہ امیر کہیں گے ہٹ جاؤ' میرے پلنگ پر نہ بیٹھو' یہ میرا صوفہ

سیٹ ہے۔ یہ میرا گاؤ تکیہ ہے' یہ میرا غالیچہ میلا ہوجائے گا۔

محبوب فرماتے ہیں کہ وہ کپڑوں میں تو سادہ ہونگے خدا کی مقبولیت میں زیادہ ہوں گے۔

اولیاء اللہ کی قسم اللہ پوری کرتا ہے

اگر وہ اللہ کی قسم اٹھائیں کہ مولیٰ تجھے قسم ہے اپنی ذات کی میری دعا قبول فرمالے' جیسے وہ اللہ والے فرمائیں گے خدا اسی طرح قبول کریں گے۔

خاک ساراں را بدیدہ حقارت منگر
ان مٹی پر بیٹھنے والوں کو بری نگاہ سے نہ دیکھو
توچہ دانی کہ دریں گردسوار باشد
تمہیں کیا پتہ ہے ان میں کوئی اللہ کا ولی بیٹھا ہو

ہم نے تو ولی اس کو سمجھا کہ جہاں' قبہ ہو' چونا ہو' اونچی قبر ہو' میلا ہو' ڈھول ہو' عورتیں ہوں' جھنڈیاں ہوں' نہ جانے کیا کیا ہو۔ جاؤ آپ جنت البقیع کے قبرستان کو دیکھیں' بی بی بتولؓ سو رہی ہیں' یہ میری اماں زوجہ رسولؐ سو رہی ہے' یہ نبیؐ کی پھوپھیاں سو رہی ہیں دس ہزار پیغمبر کے تابعدار سو رہے ہیں' اوپر دیکھو تو سادہ نشان ہے' قبر کے اندر دیکھو تو پکا مسلمان ہے' صاحب ایمان ہے' اتنی صحابہ کی شان ہے۔

میرے نزدیک پیغمبر کا ہر صحابیؓ' پیغمبر کے خاندان کا ہر فرد اہل بیت سب ولی تھے۔

حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں

حضورؐ فرماتے ہیں رب رجل۔ بہت سے لوگ جبے پہنیں گے، بڑے عجیب عجیب کپڑے پہنیں گے۔ رب رجل مطعمہ حرام، اس کا کھانا حرام کا ہوگا۔

رشوت حرام، سود حرام، جوا حرام، سود کی کمائی حرام، کم تول کر کمانا حرام، یتیم کا مال کھانا حرام، ڈاکہ حرام، دھوکہ حرام، غلط بول کر کمانا حرام ہے۔

آپؐ نے فرمایا رب رجل مطعمہ حرام مشربہ حرام۔ بھنگ حرام، شراب حرام، اس کا پینا بھی، اس کا کھانا بھی حرام، غزی با الحرام، غذا بھی حرام، یتیم کا، فقیر کا، لوٹ کا، دھوکے کا مال ہوگا۔ آقا نے فرمایا ایسا آدمی جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے گا دعا اس کے منہ پر ماری جائے گی، اللہ اپنی رحمت کے دروازے اس پر بند کر دیں گے۔

ننگا ولی نہیں

آؤ اولیاء اللہ کی نشانیاں قرآن سے پوچھیں، اللہ کے بیان سے پوچھیں، رب رحمان سے پوچھیں، رب منان سے پوچھیں، قرآن کے اعلان سے پوچھیں نبی کے فرمان سے پوچھیں۔

فرمایا وعبا دا لرحمن۔ اب توجہ کیجئے، اگر یہاں کوئی کپڑے اتار کر بیٹھا ہے یہ ولی نہیں، جس بے چارے کو اپنے کپڑوں کا پتہ نہیں، کپڑوں کا ہوش نہیں، وہ ولی کیسے بن گیا۔

آج جو اپنے کپڑے اتار دے وہ ولی، پورے کپڑے، اتار دے تو

پورا ولی' آدھے کپڑے اتار دے تو آدھا ولی۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

ننگے کے بارہ میں حضورؐ کا ارشاد

میرے پیغمبر فرماتے ہیں۔ الناظر والمنظور کلاھما ملعونان جو کپڑے اتار کر سامنے آئے جو دیکھے جو دکھائے دونوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

میرے صاحب حیا' صاحب وفا' میرے مصطفیٰ' احمد مجتبیٰ کا ارشاد ہے دین پوری کو یاد ہے

عورۃ الرجل من السرۃ الی الرقبۃ۔ فرمایا ناف سے لیکر گھٹنے تک مسلمان مرد کا ستر ہے۔ اگر اس حصے سے ذرہ برابر ظاہر ہوگیا تو ظاہر کرنے والا بھی لعنتی' دیکھنے والا بھی لعنتی۔ اللہ ہماری آنکھوں کو بے حیائی سے بچائے۔ (آمین)

مرشد کسے کہتے ہیں

وعباد الرحمن۔ اب توجہ کیجئے۔ میں جوش میں نہیں آؤں گا۔ ہوش میں رہوں گا۔ نشانیاں تو پندرہ ہیں۔ میں صرف تین نشانیاں بتا کر آپ کو جگا کر آپ کو مرشد کا پتہ بتاؤں گا۔

مرشد کہتے ہیں سیدھا راستہ بتانے والے کو۔ پیغمبر تک پہنچانے والا' پیغمبر کریم کی زندگی کو عملی نمونے میں دکھانے والا' یہ مرشد ہوتا ہے۔

مرشد کا نام مرشد بھی ہے۔ ہادی بھی ہے۔

مرشد کی مثال ایسے ہے جیسے آپ سڑک پر جارہے ہوں کوئی بتائے

کہ کراچی ایک میل رہتا ہے۔ اسی طرح مرشد بتاتا ہے کہ منزل اتنے میل رہتا ہے۔ مرشد راستہ دکھاتا ہے کہ محمدؐ کا راستہ یہ ہے۔ راستہ اسلام ہے۔ مرشد ہادی ہوتا ہے۔ چلانے والا اللہ ہوتا ہے۔ منزل جنت ہے۔ منزل مصطفیٰؐ کی غلامی ہے۔

حضورؐ کے کام

حضورؐ بھی مرشد تھے۔ میرے پیغمبر کے تین مشن تھے۔ یتلوا علیھم ایتہ قرآن پڑھ کر سنانا۔ ویزکیھم دلوں کو بغض سے' حسد سے' بے ایمانی سے' نفاق سے' اشتقاق سے' طمع سے' لالچ سے' حب جاہ سے' حب مال سے' غیروں کی محبت سے پاک کرنا' یہ بھی حضور پاکؐ کا مشن تھا۔ یتلوا علیھم طلباء کرام۔ یزکیھم اولیاء کرام' ویعلمھم علماء کرام' سن مدنی کے غلام۔ تینوں خادمان اسلام' یہ تین تھے پیغمبر کے کام؟

حضورؐ کے کام کیا تھے۔ قرآن پڑھ کر سنانا۔ نعوذ باللہ۔ پیغمبر قرآن سناتا ہے یا کوئی اور چیز سناتا ہے۔ (قرآن)

باعمل عالم ولی ہوتا ہے

جو قرآن سنائے وہ پیغمبر کا وارث ہے۔ آج کہتے ہیں کہ مولوی ولیوں کو نہیں مانتے۔ مولوی پیروں کو نہیں مانتے' دین پوری کے نزدیک ہر عالم باعمل ولی ہے۔

حضورؐ نے فرمایا ورثۃ الانبیاء حضورؐ نے فرمایا

اکرموا العلماء حضورؐ نے فرمایا زوروا العلماء عالم کی زیارت کرو۔ ہر عالم کا احترام کرو۔ علماء میرے وارث ہیں۔

میرے محبوبؐ نے فرمایا۔ فضل العالم علی العابد۔ ایک آدمی کا بڑا جبہ بڑی تسبیح' بڑی ریش مبارک' اپنے آپ کو پیر اور ,' کہتا ہے' مگر وہ عالم نہیں۔ یہ اگر ساری رات تہجد میں دس سپارے قرآن کے تلاوت کرتا ہے۔ میرے دلبر' میرے سرور' شافع محشر' ساقی کوثر' محبوب رب اکبر' میرے پیغمبر' سب سے برتر' انبیاء کے افسر فرماتے ہیں۔ فضل العالم علی العابد کفضلی علیٰ ادناکم
ایک عالم جس کے سینے میں کتاب و سنت کی روشنی ہے۔ اس کی شان ساری رات کے بزرگ عابد پر ایسے ہے جیسے کملی والے کی فضیلت امت پر ہے۔ (سبحان اللہ)

دنیا پرست پیروں کا حال

جاگ رہے ہو؟ آج آپ کو بزرگوں کی صفات بتاؤں' تم تو دھوکے میں آگئے ہو۔ آج ہمارے پیر گھر میں آتے ہیں پوچھتے ہیں یہ بکری تیری ہے؟ جی میری ہے۔ اچھا مجھے دے دو ورنہ تعویذ دوں گا کہ یہیں تڑپ کر مر جائے گی۔

آج پیر کہتا ہے خاوند سے کہ تم چلے جاؤ یہ اکیلی آئے میرے پاس میں اس کو تعویذ دوں گا۔ یاد رکھو یہ ولی نہیں یہ کوئی اور بلا ہے۔

آج جس بستر پر پیر بیٹھ جائے اس کو لپیٹ دیتے ہیں کیوں بھائی! اس لیے کہ یہ متبرک ہوگیا ہے۔ اس کو کوئی استعمال نہیں کر سکتا۔ حضرت صاحب ہی اس پر بیٹھیں گے۔ ایسا کرنے والا پیر نہیں ہے۔ یہ تو کوئی لٹیرا

ہے۔ اللہ تمہیں لٹیروں سے بچائے۔ (آمین)

ہم سچی بات کریں تو آپ ناراض ہوجاتے ہیں۔ روزانہ اخباروں میں آتا ہے۔ فلاں جگہ پیر صاحب آئے' صبح کو اٹھے تو پیر بھی غائب' مرید کی لڑکی بھی غائب۔

پیر کہنے لگا پیسے دو' پیسے دگنے کر دوں گا۔ ایسا کرنے والا پیر نہیں' یہ کوئی جعل ساز ڈبہ پیر تو ہوسکتا ہے اللہ کا ولی نہیں۔ اللہ تمہیں اولیاء سے واسطہ عطا کرے۔ (آمین)

ولی گھر میں آئے تو گھر میں رحمت ہو۔ گھر میں ذکر کی آواز ہو' گھر میں قرآن کی آواز ہو۔ اولیاء اللہ گھر میں ڈیرہ لگائیں تو ساری رات گھر سے ذکر اور درود کی خوشبو آتی ہے۔

جھوٹا پیر مولانا رومی کی نظر میں

مولانا رومی فرماتے ہیں۔ شعر

کار شیطان رمیکند نامش ولی

گر ولی ایں است لعنت برولی

کام شیطان کا کرے اور جبے اولیاء والے پہنے۔ لبادہ اولیاء والا اوڑھ لے۔ مولانا رومی کہتے ہیں کہ اگر یہی ولی ہے تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔ جھوٹے ولی بھی آتے ہیں۔ وہ گھوڑوں پر چڑھ کر لوگوں سے پیسے کماتے ہیں۔ بٹورتے ہیں' لوگوں سے دنیا اکٹھی کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں ان دھوکہ بازوں سے بچائے۔ (آمین)

صحیح ولی کی پہلی نشانی

اب سنئے۔ میں آپ کا خیر خواہ ہوں۔ وعبا دالرحمٰن الذین یمشون علی الا رض ھونا رب رحمٰن خود ان کی تعریف کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں ولی اللہ وہ ہیں کہ قرآن کھولو' ان کو ٹٹولو' ان کو دیکھو' چیک کرو' سروے کرو' تلاش کرو' طلب کرو اس کو پھر قرآن پر پرکھو' اللہ والے کی پہلی نشانی ہے کہ اس میں غرور نہیں ہوگا' اس میں تکبر نہیں ہوگا' اس میں خودبینی' خود سرائی' آکڑ اور غرور نہیں ہوگا۔ ...زی ہوگی' فروتنی ہوگی' انکساری ہوگی' اللہ کی بندگی ہوگی۔

ولی غریب سے یہ نہیں کہے گا کہ میرا گلاس جدا' میرا ٹرے جدا' میرا بستر جدا' میرے مصلے پر پاؤں نہ رکھو' میرے گلاس میں پانی نہ پیو' اگر ایسا کیا تو یہ ولی نہیں یہ کوئی متکبر ہوگا۔

گردن اکڑی ہوئی ہو' پگڑی کا طرہ دو فٹ ہو۔ یہ ولی کی علامت نہیں۔ قرآن کہہ رہا ہے۔

ولی کی آنکھوں میں حیاء ہوگی - (سبحان اللہ) ولی پیغمبر کا عکس ہوگا۔ ولی حضورؐ کی شریعت کا تربیت یافتہ' اولیاء اللہ پیغمبر کے غلام' اولیاء اللہ مصطفےؐ کے تابعدار' اولیاء اللہ' محمد عربی کے رضا کار' اولیاء اللہ پیغمبرؐ کے علمبردار۔ (سبحان اللہ)

حضورؐ کی چال کا انداز

حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ جب مدینے میں چلتے تھے تو معلوم ہوتا کہ آپؐ پہاڑ سے اتر رہے ہیں۔

صحابہ کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ میں چلتے یوں معلوم ہوتا کہ جیسے

کوئی چیز گم ہو چکی ہے ہم اس کو تلاش کر رہے ہیں۔ ہماری نگاہوں میں حیاء' ہمارے قدم قدم میں مصطفےٰؐ کی ادا۔ یہ ولی ہے۔

حضورؐ کا غریب کی دعوت قبول کرنا

ولی میں تکبر نہیں ہوتا' اولیاء اللہ میں تکبر نہیں ہوتا' مخدوم صاحب! جنکے لیے دس دس ہزار کی ایک وقت پر دعوت کی جاتی ہے۔ یہ ولی کی علامات نہیں۔

آؤ! اپنے پیغمبر کی سیرت سنو!

حضورؐ نے فرمایا لودعیت بقراع۔ اگر کوئی مجھے جنگل میں بلائے' سواری نہ دے ذی قواع رات کو بلائے الی قراع بکری کے جلے ہوئے پائے پکائے۔ لا جبت میں محمدؐ عربی اس غریب کی دعوت قبول کر لوں گا۔ یہ حضورؐ نے فرمایا سب کہو ﷺ

فرمایا ولی کی پہلی نشانی یہ ہے' وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا

مرشد اسی کو رکھو' بیعت اسی کے ہاتھ پر کرو جس کی زبان پر ہر وقت اللہ کا ذکر ہو۔

تکبر نے شیطان کو برباد کیا

سنئے! اس میں تکبر نہ ہو۔ نبی کریمؐ نے فرمایا۔ شیطان کو تکبر نے برباد کیا۔ ایاکم والکبر فان الشیطان حمله الکبرلن لایسجد لآدم شیطان نے کیا کہا۔ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ

اُلکٰفِرِیۡنَ قرآن کہتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُتَکَبِّرِیۡنَ۔ اللہ تکبر کو پسند نہیں کرتا' خدا عاجزی کو پسند کرتا ہے۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیے۔ کہ دانہ خاک میں ملکر گل و گلزار ہوتا ہے

یہ تکبر' یہ اکڑ' گردن اکڑی ہوئی' غریب سے کہتا ہے میرے ساتھ ہاتھ نہ ملاؤ میرے ہاتھ میلے ہوتے ہیں۔ میرا جبہ خراب ہوتا ہے۔ میرے پلنگ پر نہ بیٹھ۔ میرے گلاس میں پانی نہ پی۔

ولی اس پیغمبر کا غلام ہوتا ہے کہ جس کے ستر صحابہ پانی پی لیتے ہیں۔ دودھ پی لیتے ہیں۔ میرا محمدؐ ان کا بچا ہوا خود پی لیتا ہے۔ (نعرے)

توجہ کرو۔ یہ رحمان کے بندوں کی پندرہ نشانیاں ہیں ان کو بیان کرنے کے لیے بھی پندرہ دن چاہیں۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ آپ کو بے مرشد نہ بنائے۔ (آمین)

جتن جتن ہر کوئی منگے بار منگ فقیرا جتن واہل گھ نہ پیندا ہارن واہل پیرا
ہیرے واہل لکھ ہزاراں گھ واہل کیڑا اوکی جانے قدر یارن دا بھرا بے مرشد بے پیرا

اللہ ہمیں مرشد عطا فرمائے۔ (آمین)

خدا کی قسم جن لوگوں نے اہل اللہ کی صحبت کو پایا۔ جنہوں نے بزرگوں کا چہرہ دیکھا۔ میں نے ان کو رات کے وقت مصلے پر چیختے ہوئے دیکھا۔ میں نے ان کی نگاہوں میں حیاء دیکھی' ان کو مٹا ہوا دیکھا' کروڑ پتی ہیں مگر اللہ کے گھر میں جھاڑو دے رہے ہیں۔

سچے ولی

میں نے مولانا مدنیؒ کو قریب سے دیکھا۔ یہ چالیس ہزار علماء کے استاد ہیں، شیخ العرب والعجم کا لقب ہے۔ میں آج آپ کو خوشخبری دوں۔ میرے دیوبند کا ہر عالم ولی اللہ ہے۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ ولی اللہ ہیں۔ حسین احمد

قوالی کے شوقین نہ ہو۔ تبلے کی تھاپ پر ناچنے والے نہ ہوں۔ یہ ناچنے والے تو کوئی بندر بلا ہیں۔

ولی وہ ہیں جنکی نگاہ قرآن پر ہو۔

میں آپ کو بتاؤں گا۔ اولیاء اللہ کی پہلی نشانی یہ ہے۔ مرشد اس کو بناؤ۔ بیعت اس سے کرو' اس کی زیارت کرو' اس کی خدمت کرو' اس کی پہلی صفت یہ ہے کہ اس میں غرور نہ ہو اپنے آپ کو مٹا دے۔

حضورؐ میں عاجزی تھی

ذرا میری طرف دیکھنا' میرے محبوبؐ جارہے ہیں ایک عورت نے حضورؐ کو دیکھا تو کانپنے لگ گئی۔ میرے آقا کا چہرہ اللہ نے اپنی کاریگری کا عجیب شاہکار بنایا۔ حضورؐ نے فرمایا علیک السکینۃ علیک السکینۃ مائی آرام کر' مائی سکون کر' لیس لنا بجبار وغضبان میں ظالم نہیں ہوں۔ میں جابر خاندان کا نہیں ہوں۔ انا بن امراۃ قریش تاکل القدید میں قریش خاندان کی عورت آمنہ کا فرزند ہوں جو گوشت خشک کرکے۔ کوٹ کر کھاتی تھی۔ میں ظالم بادشاہ کا بیٹا نہیں ہوں۔ میں محمدؐ غریب عورت کا بیٹا ہوں۔ حضورؐ نے عاجزی دکھائی۔

انداز خطابت

میں نے سیرت کی کتابوں میں نبیؐ کو جھاڑو دیتے ہوئے دیکھا۔ میں نے آقا کو اپنی جوتی کو ٹانکے لگاتے ہوئے دیکھا۔ میں نے محمدؐ کو بکریاں چراتے ہوئے دیکھا۔ میں نے آقا کو لکڑیاں اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ میں نے محبوب کو

لونڈی کو پنکھا کرتے ہوئے دیکھا' اپنی نوکرانی کو پنکھا کیا۔ بی بی صدیقہؓ کہتی ہیں کہ میں گھر آئی بریرہ کو پسینہ' میں نے شاہ مدینہ کو دیکھا کہ پنکھا کر رہے ہیں۔ میں دوڑ کر گئی جاکر پنکھا پکڑ کر کہا۔ محبوبؐ یہ کیا؟ فرمایا هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۔ صدیقہ! احسان کا بدلہ دے رہا ہوں۔ مجھے گرمی لگے تو بریرہ پنکھا کرتی ہے۔ نوکرانی کو گرمی لگ رہی تھی میں اس کے احسان کا بدلہ دے رہا ہوں' (سبحان اللہ) (نعرے۔ سرفراز و سربلند۔ دیوبند دیوبند)

حضورؐ کی سنت کا عاشق ولی (حضرت مدنیؒ)

مولانا مدنیؒ گاڑی میں سفر کر رہے تھے۔ غالباً لاہور جا رہے تھے۔ ایک ہندو لیٹرین گیا۔ یہ ان کی کتاب سوانح حیات میں لکھا ہوا ہے۔
ہندو لیٹرین کی طرف گیا واپس آیا۔ چہرہ گندا' پراگندا' منہ پر کپڑا رکھے ہوئے کہہ رہا تھا کیا مصیبت ہے صفائی بھی نہیں کرتے' کون لیٹرین کو بھر آیا ہے' بدبو آرہی ہے۔
حضرت مدنیؒ نے دیکھا کہ ایک انسان کو تکلیف پہنچی ہے' ایک ہے ہندو ایک ہے انسان۔
تمہیں معلوم ہے کہ ایک کنجری نے کتے کو پانی پلایا اور بخشی گئی۔ یہ صحیح ہے۔ حضورؐ نے جس بوڑھی عورت کی گٹھڑی اٹھائی تھی وہ مسلمان نہیں تھی وہ تو کافرہ تھی۔ وہ کافرہ تھی اور محبوبؐ اس کی گٹھڑی اٹھا کر اس کے گھر پہنچا رہے تھے۔
مولانا مدنیؒ نے سگریٹ کی ڈبیاں اٹھائیں۔ کون مدنی۔ جس کے لاکھوں مرید۔ جس کے ایک سو ستر خلفاء' چالیس ہزار محدث جس کے شاگرد' شیخ

العرب والعجم' خدا کی قسم مدینے کی مسجد نبوی کا اتنا بڑا محدث۔ وہ جاکر اس پاخانہ کو صاف کرتا ہے اور اس ہندو سے کہتا ہے کہ جائیے پاخانہ صفا ہے۔ وہ ہندو غور سے دیکھ رہا ہے یہ کیا مولوی ہے' اس نے پاخانہ جاکر صاف کیا ہے۔ دراصل اس میں کچھ سبق تھا۔ یہ پاخانہ صفا نہیں ہو رہا تھا بلکہ اس ہندو کا دل کفر سے صفا ہو رہا تھا' نعرے ــــــــــــــ

نہ بھائی مجھے بات کرنے دو وقت تھوڑا ہے۔ انشاء اللہ آج ہم صرف آپکو سپرٹ لگائیں گے پھر وقت آئے گا کہ آپ کو ٹیکے لگائیں گے۔ میں خوشامد نہیں کر رہا۔

سنا ہے کہ یہاں کچھ عاشق رسولؐ رہتے ہیں۔ ان سے کہیں آئیں تم بھی اپنے پیر لاؤ' میں بھی اپنے مرشد لاتا ہوں۔ ایسا کوئی بندہ دکھائے۔

حضرت مدنی نے لیٹرین صاف کی واپس آکر بیٹھ گئے یہ بھی نہیں بتایا کہ میں کون ہوں۔ ایک اسٹیشن پر آئے تو ہزاروں آدمی۔ ہاتھوں میں ڈنڈے لیے ہوئے نعرے لگا رہے ہیں۔ شیخ الاسلام زندہ باد' شیخ مدنی' زندہ باد' شیخ العرب والعجم' زندہ باد' امیر جمعیت زندہ باد' صدر مدرس زندہ باد۔

وہ ہندو بڑا حیران ہوا۔ کہ لوگ چوم رہے ہیں' ہجوم ہے' لوگوں میں دھوم ہے' عجیب رنگ ہے اس ہندو نے آہستہ سے پوچھا کہ کون ہے' لوگوں نے بتایا کہ دیوبند کا صدر مدرس آقائے نامدار کے خاندان کا چشم و چراغ سید حسین احمد مدنیؒ ہے۔

وہ روتا ہوا آیا۔ قدموں میں گرا اور ہاتھ چوم کر کہا' حضرت آپ نے لیٹرین سے پاخانہ صفا نہیں کیا مجھ کافر کے دل کو صاف کر دیا ہے۔ مدنی! تیرا اخلاق دیکھ کر میرا دل بدل چکا ہے۔ آپ اسٹیشن سے باہر بعد میں جائیں پہلے اپنے نبیؐ کا کلمہ مجھے پڑھا دیں (سبحان اللہ) یہ ہے عاجزی شیخ الہند مولانا محمود الحسن' ہم حسن کے بھی غلام ہیں' احمد علی' محمد علی' حسین احمد ان ناموں میں

اہل بیت کا عشق ہے۔ ہمارے ناموں میں بھی عشق ہے۔ انشاء اللہ۔۔۔۔۔۔۔

حضرت شیخ الہندؒ کی سادگی

شیخ الہندؒ دیوبند کی مسجد میں مغرب کے بعد اوابین پڑھکر کھڑے ہیں۔ مصر کا وزیر ان کو ملنے کے لیے آتا ہے۔ کہتا ہے یا شیخ! ایھا الشیخ الکبیر' تعال' ھنا ادھر آؤ! اس نے سمجھا کہ کوئی خادم کھڑا ہے۔ چوڑی دار پاجامہ' دو آنے کی ٹوپی' سادے کپڑے۔

آج تو مولویوں کے کپڑے دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے جیسے دلہن نکھری ہوئی۔ ابھی حجام خانے سے آئے ہیں۔ اسلام میں سادگی ہے۔ صفائی ہے۔ النظافۃ من الایمان۔ یہ نہیں کہ ایسے میلے کچیلے رہو کہ پاس بیٹھنے والے کو بدبو آئے۔

صفائی سنت نبوی ہے

اس لیے حضورؐ نے مسواک کو سنت قرار دیا۔ سرمہ لگانا سنت' عطر لگانا سنت' ہمارے دانت تو ایسے ہوتے ہیں جیسے تین مہینوں کی میل لگی ہوئی ہوتی ہے۔

مسواک کرنا میرے محبوب کی؟ (سنت) سرمہ لگانا میرے محبوب کی؟ (سنت) عطر لگانا میرے محبوب کی؟ (سنت)

وقت نہیں ورنہ میں ان تین چیزوں پر تقریر کرتا۔

میری اماں عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں جب محبوبؐ کی ٹوپی کو نچوڑتی تو مدنی کی ٹوپی سے خوشبو کے قطرے نچڑتے تھے ویسے تو حضورؐ سراپا خوشبو تھے۔ مگر

اتنی خوشبو استعمال کرتے کہ مدنیؒ کی ٹوپی سے خوشبو کے قطرے نچوڑے جاسکتے تھے۔ (سبحان اللہ)

جس بستر پر آرام فرماتے سرہانے پر خوشبو کی مہک آتی کہو (سبحان اللہ)

مسواک کا فائدہ

آج مجھ سے تین موتی لے لو۔ مسواک کرنا حضورؐ کی سنت ہے۔ آج جس سے بات کرو اس کے قریب ہونے کو جی نہیں چاہتا بدبو آتی ہے۔ اس لیے فرمایا ہر نماز پر مسواک کرکے آؤ تاکہ تمہاری بدبو سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔ اس طرف تو آپ کا خیال ہی نہیں۔

حضورؐ فرماتے ہیں کہ بغیر مسواک نماز پڑھو تو ایک نماز کا ثواب ہے۔ مسواک کرکے نماز پڑھو تو ستر نمازوں کا ثواب ہے۔

مسواک سے جنگ میں فتح

ایک جنگ کے دوران صحابہ نے مسواک نہ کی تو فتح نہ ہوئی۔ سارا دن لڑتے رہے۔ تلوار چلاتے رہے' مارتے رہے' گھماتے رہے' مگر فتح نہ ہوئی' ایک صحابیؓ نے کھڑے ہوکر کہا آج محبوبؐ کی سنت چھوٹ گئی تھی۔ انہوں نے کہا جلدی میں وضو کیا اور مسواک کسی نے بھی نہیں کیا تھا صحابیؓ نے کہا جلدی سے مسواک کرو پھر نعرہ لگاؤ۔ فرماتے ہیں کہ مسواک کرکے نعرہ لگایا تو ایک گھنٹے میں قلعہ فتح ہوگیا۔ (سبحان اللہ) میری بات سمجھ آرہی ہے؟ (آرہی ہے) یہ دین ہے۔

اہل اللہ کی نشانی

اللہ والے کی پہلی نشانی یہ ہے' فرمایا وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا ۔ جب وہ زمین پر چلتے تو سکون سے' آرام سے' ہم چلتے ہیں تو ایسے آواز آتی ہے جیسے گھوڑا چلتا ہے۔ ٹک' ٹک' ٹک۔ گھوڑے کی طرح چلتے ہیں۔ فرمایا رحمان کے بندے ایسے چلتے ہیں کہ آواز بھی نہیں آتی۔ یہ اہل اللہ کی پہلی نشانی ہے۔

گردن اکڑی نہیں ہوتی۔ قرآن کہتا ہے وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا - پیر سائیں۔ میری دھرتی پر اکڑ کر نہ چل۔ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا - تو جو اکڑ کر چلتا ہے۔ ڈھینگ مار کر چلتا ہے تیرے بوٹ مارنے سے میری زمین نہیں پھٹ سکتی۔ تیرے اکڑنے سے تو پہاڑ کی چوٹی پر نہیں پہنچے گا' وہی پانچ فٹ کا ہی تو رہے گا۔ آرام سے چل۔

حدیث میں آتا ہے زمین کہتی ہے۔ مٹی کے پتلے' میرے اوپر ہوش سے چل' آج تو مٹی سے نفرت کرتا ہے۔ کل تجھے مٹی میں آنا پڑے گا۔

اے کہ خاک آپ دیدہ خاکیا بیدار باش' خاک بودی خاک گردی درمیاں ہوشیارباش

مٹے کا پتلا مٹی میں جائے گا۔ میں تو اور جملہ کہتا ہوں۔ یااللہ ہمیں قبر نصیب کرنا۔ ہم نے ہزاروں لاشوں کو دیکھا ہے جنکو کتوں اور کیڑوں نے کھایا ہے۔ نہ کفن ملا نہ دفن ملا۔ اللہ ہمیں قبر نصیب فرمائے۔ (آمین)

اہل اللہ کو دیکھنا ہو تو قرآن کھولو سامنے آتے ہوئے کو دیکھو کہ کیسے چلا آرہا ہے۔ جو زمین پر آرام سے چلے۔ یہ ولی کی پہلی علامت ہے۔ تکبر نہ کرے' غرور نہ ہو۔

نگاہ جھکا کر چلنا اہل اللہ کی نشانی ہے۔

صحابہ کہتے ہیں کہ جب ہم قادسیہ سے گزر رہے تھے' دس ہزار صحابہ تھے سب کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔ عورتیں کہنے لگیں یہ اندھے تو نہیں ہوگئے۔ جو یہود و نصاریٰ' کی عورتیں ناچ رہی تھیں' ڈانس کر رہی تھیں' کہنے لگیں یہ کیسے اندھے ہیں۔ ہمارے حسن پر تو دنیا فریفتہ ہے۔ ایک عورت کہنے لگی یہ مصطفیٰ کے تربیت یافتہ ہیں۔ یہ غیر عورتوں کو نہیں دیکھا کرتے دوسری عورت کہنے لگی جب ان مصطفیٰ کے غلاموں میں اتنی حیا ہے تو ان کے آقا محمدؐ میں کتنی حیا ہوگی۔ تیسری عورت کہنے لگی آؤ! پھر پاپ کی دنیا چھوڑو۔ اسلام بھی مصطفیٰؐ کا قبول کرلیں۔ جب محمدؐ کے غلام مردوں میں اتنی حیا ہے تو ان کی عورتوں میں کتنی حیا ہوگی۔ ان کی عورتیں کتنی پاکیزہ ہونگی۔ کہنے لگیں او مدینے والو! محمدؐ عربی کے کلمہ خوانو! مسلمانو! تھوڑی دیر رک جاؤ' ہم نے اپنے مذہب کو خیر باد کہہ دیا ہے ہم بھی تمہارے محمدؐ کا اسلام قبول کرتی ہیں۔ تمہاری رفتار کو دیکھ کر یہود و نصاریٰ کی ستر عورتوں نے اسلام قبول کرلیا تھا۔

سر میسورولیم Life of Muhammad میں۔ متعصب انگریز نے لکھا ہے یہ تمہاری تاریخ ہے' یہ تمہارا ماضی ہے۔

سنو! ہر ایک کو مرشد نہ بناؤ۔ پہلے دیکھو' اگر وہ نماز نہیں پڑھتا' اگر اس کے چہرے پر داڑھی نہیں تو یہ ولی نہیں ہے۔ جس کے چہرے پر سنت رسولؐ نہیں یہ ولی نہیں۔ جو سنت کا پابند ہے ولی وہی ہے۔

جو خلاف سنت کام کرے وہ ولی نہیں

مولانا تھانویؒ کہتے ہیں کہ مجھے مرشد کی تلاش ہوئی۔ میں ایک آدمی کے پاس گیا لوگ اس کے پاس جمع تھے۔ اس نے بیٹھے بیٹھے کعبے کی طرف منہ کرکے تھوک دیا۔ میں نے پڑھا لا حول ولا قوۃ الا باللہ میں نے کہا اوپاگل!

حضورؐ فرماتے ہیں جو کعبے کی طرف منہ کرکے تھوکے قیامت کی دن وہ تھوک انگارہ بن کر اس کی پیشانی پر چپکایا جائے گا۔ تمہیں تھوکنے کا بھی پتہ نہیں۔ ارے تو رسول اللہؐ کے مصلے کا وارث ہے تیری بیعت حرام، تجھے دیکھنا حرام ہے، ولی وہ ہے جو سنت کے خلاف قدم نہ اٹھائے۔

اہل اللہ سے مستحب بھی قضا نہیں ہوتا

یہ تمام بزرگ حضرت معین الدین چشتیؒ بایزید بسطامیؒ، جنید بغدادیؒ علی ہجویریؒ، قطب الدین اولیاءؒ، نظام الدین اولیاؒ، بختیار کاکیؒ، فریدالدین گنج شکرؒ، بہاؤ الحق زکریاؒ، عبدالقادر جیلانیؒ یہ سب اللہ اور رسول کے سچے غلام تھے۔ ان سے مصطفیؐ کا مستحب بھی کبھی قضا نہیں ہوا تھا۔

اہل اللہ کے مزارات پر جانا چاہیئے

ہم بھی اہل اللہ کے مزارات پر جاتے ہیں۔ لیکن ڈھول لیکر نہیں۔ تنبورے لے کر نہیں۔ دھمال ڈال کر نہیں۔ قوالی لے کر نہیں۔ گانے بجانے اور اس قسم کے فراڈ لیکر نہیں۔ بلکہ قرآن لیکر، فاتحہ پڑھتے ہوئے جاتے ہیں۔ قل ہو اللہ پڑھتے ہوئے جاتے ہیں۔ ولی کی زیارت کرتے ہوئے خدا کی رحمت برساتے ہوئے، اللہ ہمیں صحیح دین عطا فرمائے (آمین)۔ یہ سارے بزرگ

ہمارے ہیں۔ یہ جتنے بزرگ سو رہے ہیں یہ قوالیاں کرواتے تھے؟ (نہیں) عورتوں کو نچواتے تھے؟ (نہیں) تالیاں بجواتے تھے؟ (نہیں) لوٹ لٹرواتے تھے؟ (نہیں)۔

اگلے دن عبداللطیف شاہ بھٹائی کے میلے کا اعلان تھا۔ بھٹائی کا میلہ ہوگا۔ کتوں کی لڑائی ہوگی، ریچھ کا ناچ بھی ہوگا، لوٹ بھی بانٹیں گے، کنجروں کا مجرا بھی ہوگا، یہ عبداللطیف شاہ بھٹائی کا میلا ہو رہا ہے؟ مراثی نچا کر ولی کی قبر پر رحمت نازل کروا رہے ہیں؟ اف لکم۔ بے وقوف۔

ایک آدمی وہاں قرآن پڑھتا ہے، ایک آدمی وہاں تین دفعہ قل ہو اللہ پڑھتا ہے۔ کہتا ہے یااللہ اس کا ثواب عبداللطیف بھٹائی کی روح کو پہنچا۔ ایک آدمی تبلے بجاتا ہے، تبلے کا ثواب پہنچے گا یا قل ہو اللہ کا؟ (قرآن کا)

مراثیوں کا ثواب پہنچے گا؟ (نہیں) کتے لڑانے کا ثواب پہنچے گا؟ (نہیں)۔ یہ لوگ ولی کے گستاخ ہیں۔ میں غلط کہتا ہوں تو حکومت مجھے اندر کر دے۔ ان لوگوں نے ولیوں کو بدنام کر رکھا ہے۔

عورتوں کو مزارات پر جانے کی ممانعت

ولیوں کی قبروں پر عورتوں کو جانے کی اجازت ہے؟ (نہیں) حاجی بیٹھے ہیں ان سے پوچھ لیں آج بھی جنت البقیع میں کسی عورت کو جانے کی اجازت ہے؟ (نہیں) یہ وہ نہیں روک رہے گنبد خضریٰ کا مکیں روک رہا ہے۔

ہمیں کہتے ہو ولیوں کو نہیں مانتے تم کیا مانتے ہو۔ تم تو چونے کے عاشق ہو۔

ملتان میں سوا لاکھ ولی ہیں۔ قبریں چار ہیں۔ بہاؤ الحق زکریاؒ، شاہ رکن عالمؒ، حضرت شاہ شمس تبریزؒ، شاہ جمالؒ، شاہ جمال کی قبر پر جا کر کہتے ہیں پیارا

پیارا شاہ جمال، پتر دیویں رتہ لال، یہ وہاں شاہ جمال کے مزار پر نعرہ لگاتے ہیں۔
بڑی حیرانی، عقیدہ شیطانی۔

شاہ جمال بیٹا دیتا ہے؟ (نہیں) تم شاہ جمال کے بیٹے ہو؟ (نہیں) تمہارے باپ کا نام شاہ جمال ہے؟ (نہیں) وہاں نعرے لگاتے ہیں پیارا پیر۔ شاہ جمال بیٹا دیتا۔ رتہ لال، کالا نہ دینا رنگ لگا کر دینا۔ اللہ تمہیں اولیاء سے پیار دے۔

ملتان میں سوا لاکھ ولی ہیں۔ چار قبروں پر قبے ہیں۔ شاہ رکن عالمؒ، حضرت شاہ شمس تبریزؒ، حضرت ذکریاؒ، شاہ جمالؒ اللہ ان کی قبروں پر رحمت نازل فرمائے۔ میں باوضو کھڑا ہوں جہاں ان کی قبر ہے، جہاں غلاف، جہاں چونا، جہاں قبہ، مرد، عورتیں، قوال، ملنگ، تلنگ، ننگ، دھڑنگ، سب کچھ اور جس قبر پر قبہ نہیں اونچی قبر نہیں، چونا نہیں، غلام نہیں، نہ کوئی اس کی زیارت کرتا ہے نہ کوئی فاتحہ کے لیے جاتا ہے۔ میں لوگوں کو سمجھ گیا ہوں یہ چونے اور قبوں کے عاشق ہیں۔ یہ ولیوں کے دشمن ہیں۔

ہر قبے والا ولی نہیں ہوتا

ہر قبے میں ولی نہیں ہوتا۔ یہ مسٹر جناح ولی تھا؟ (نہیں) اس پر پانچ لاکھ کا قبہ بنا دیا یہ ولی اللہ بن گیا ہے؟ (نہیں) لیڈر تھا۔ ایک مسٹر تھا۔ ولی تو نہیں تھا۔ یہ نماز پڑھا سکتا تھا؟ (نہیں) حاجی تھا؟ (نہیں) لیڈر تھا مگر ولی نہیں تھا معلوم ہوا قبے میں ولی نہیں ہوتا۔ کسی قبے میں مسٹر بھی ہوتا ہے۔ نعرے

آزادی میں ہمارا حصہ بھی ہے

وکیل تھا۔ اچھا وکیل تھا۔ آپ کے کراچی کا تھا۔ بڑا فائدہ ہوا۔ مگر سپورٹ علماء کی تھی۔ کام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے کیا۔ فتویٰ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے دیا۔ قربانی عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے دی۔ یہ غریب تو ایک دا بھی جیل میں نہیں گیا۔

پھول پتوں پر تو سب کی نظر نثار ہے
مگر جڑ کی خبر نہیں جس کی اصل بہار ہے

افسوس کی بات ہے اس جنگ آزادی میں ہمارا بھی حصہ ہے۔ آج ہمارے علماء کو نظرانداز کردیا جاتا ہے۔

میں ولی کی نشانیاں عرض کر رہا ہوں۔ تم تو ہو چونے کے عاشق، کسی کو غازی عبداللہ۔ کسی کو کھاپن پیر، کوئی دھڑکی پیر، چوہے شاہ، گھوڑے شاہ، دماغ خراب، اللہ تمہیں اولیاء کی صحیح قدر عطا فرمائے (آمین)۔ تم زندوں کے دشمن ہو۔ ہمارے پاس ایسے ولی ہیں جن کو ہر رات حضور ﷺ کی زیارت ہوتی ہے۔

حسین احمد مدنیؒ اصلی ولی

یہ مولانا حسین احمد مدنیؒ ولی نہیں؟ جس نے چالیس ہزار کو احادیث پڑھائی۔ ایک تکبیر اولیٰ قضا نہیں ہوئی۔ حسبی نسبی سید ہے، اور خدا کی قسم پوری زندگی اس کی تہجد بھی قضا نہیں ہوئی۔

مولانا احمد علی لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ مولانا حسین احمد مدنیؒ روزانہ تہجد میں پندرہ سپارے تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ یہ ولی تھے۔

ولی کی تین نشانیاں

مولانا لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ ولی کی تین نشانیاں ہونی چاہئیں۔ اللہ کی عبادت کرے۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے، مخلوق کی خدمت کرے۔

اللہ کی عبادت کرے، نماز عبادت ہے، روزہ عبادت ہے، حج عبادت ہے، زکوۃ عبادت ہے، منت عبادت ہے، پکار عبادت ہے، عبادت اللہ کی ہے۔

اطاعت مصطفیٰ ﷺ کی ہے۔ خدمت خلق خدا کی۔ جو یہ کام کرے یہ ولی ہے۔

جو صرف اپنا پیٹ پالے وہ ولی نہیں۔ بقول مولانا کے ڈبل ڈیکر۔ ڈبل روٹی کھائے، ڈبل ڈیکر، یہ ولی نہیں ہوتے۔

پہلی نشانی سنئے، آپ تھکے تو نہیں بیٹھے؟ (نہیں) میں بارہ بجے سے پہلے بس کر دوں گا۔ دیر ہو رہی ہے۔ توجہ فرمائیں۔ اللہ تمہیں نیکوں سے محبت عطا کرے (آمین) خدا کسی کو بے مرشد نہ بنائے۔ (آمین)

ولی یہ ہیں

میں نے عبدالہادی دین پوری کو ولی دیکھا ہے۔ بیس پارے روزانہ قرآن کی تلاوت کرتے۔

میں نے احمد علی لاہوریؒ کی ساری ساری رات مٹھیاں بھری ہیں۔ میں ان سے بیعت تھا۔ پانچ پارے رات کو تہجد میں پڑھا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے بیٹا روزانہ پانچ سو دفعہ میں مصطفیٰ ﷺ پر درود پڑھ لیتا ہوں۔

میں نے مولانا زکریا ولی کو دیکھا۔ ایک سو پچھتر ان کے خلفاء ہیں۔ ایک سو پچھتر آدمیوں نے ان سے فیض حاصل کیا ہے۔ (سبحان اللہ) میں نے مولانا

عبدالقادر رائے پوری ولی کو دیکھا ہے۔ میں نے مولانا خورشید احمد شاہ مولانا مدنیؒ کے خلیفہ کو دیکھا جو صبح سے عشاء اور عشاء سے صبح تک سارا وقت قرآن خوانی میں گزار دیتے۔ (سبحان اللہ)

یہ ولی نہیں

یہ ولی ہے؟ جو روٹی کھا کر ساری رات سو جائے۔ صبح کہیں ۔ حضرت نماز پڑھ لیں تو جواب ملتا ہے میں مدینے پڑھ آیا ہوں۔ روٹی لے آؤ۔ مکار آدمی۔

ایک مکار ہمارے علاقہ میں ہے۔ یارسول اللہ یارسول اللہ' پھر وہاں جاکر گر پڑتا ہے۔ پوچھا کیا ہوا کہنے لگا رسول اللہؐ آئے تھے ان کے قدموں میں گر پڑا تھا۔ اس بے وقوف کو نبی ملنے آئے تھے۔ (العیاذ باللہ)

ایک جھوٹا ولی تھا' لوگوں کو تعویذ لکھ دیتا تھا۔ لڑکا نہ لڑکی۔ یہ ہے مکار ولی جو بھی اس کو کہتا لکھ دیتے تھے۔ لڑکا نہ لڑکی۔ اگر لڑکا پیدا ہوتا تو کہتا کہ میں نے تو لکھ دیا تھا لڑکا' نہ کہ لڑکی' اگر لڑکی پیدا ہوتی تو کہتا میں نے یہی لکھا تھا۔ لڑکا نہ۔ لڑکی

اگر کچھ بھی پیدا نہ ہوتا تو کہتا میں موڈ میں تھا لکھ دیا تھا۔ لڑکا نہ لڑکی۔ لڑکا نہ لڑکی۔ یہ ہے مکار۔ میں کہتا ہوں کھرا دودھ ہو۔ (آمین) کھری غذا' کھرا گھی' کھرا کلمہ' کھرا مذہب' کھرا مرشد' کھرا پیغمبر' کھرا خدا عطا ہو۔ (آمین) ہم تو ملک میں ملاوٹ ختم کرنے آئے ہیں۔ انشاء اللہ

یہ ہر ایک بزرگ کی گدی پر قبضہ کرنے والوں کو نہیں آنے دیں گے۔ ہم مکار کو مکار کہیں گے۔ غدار کو غدار کہیں گے۔ نیکو کار کو نیکوکار کہیں گے۔ نعرے ــــــــــــ

ہم کرامات کے بھی قائل ہیں

میں بات مختصر کرتا ہوں۔ کرامات سناؤں تو آپ حیران ہو جائیں گے۔
میں کرامات کا قائل ہوں۔
یہ بات بھی آج میں ڈنکے کی چوٹ کھلے لفظوں میں کہہ دیتا ہوں
میرے محبوب کا ہر صحابی ولی تھا۔
کرامات بھی ظاہر ہوئیں۔ کیا حضرت فاروقؓ کی کرامات ظاہر نہیں ہوئیں؟ پانی میں آگ میں' ہوا میں' مٹی میں۔

صدیق اکبرؓ کی کرامت

صدیقؓ کی کرامت بتاؤں۔ صدیق اکبرؓ ایک مرتبہ روٹی کھا رہے تھے پیالہ سامنے رکھا ہوا تھا۔ فرمایا سبحان اللہ۔ تم بھی کہہ دو۔ سبحان اللہ اس اللہ کے ذکر کا اتنا اثر ہوا کہ وہ پتھر کا پیالہ اس سے بھی سبحان اللہ۔ سبحان اللہ کی آواز آنی شروع ہو گیا۔ اس نے بھی اللہ کا ذکر شروع کر دیا۔ حضرت ابوبکر پر گریہ طاری ہو گئی اور دور جا کر بیٹھ گئے۔ فرمایا اللہ کے ذکر نے پتھر کے پیالہ کو بھی مست کر دیا۔ پیالہ بھی سبحان اللہ کہتا رہا۔ صدیقؓ بھی سبحان اللہ کہتے رہے۔ یہ ان کی کرامت تھی۔

کرامت' معجزہ' ولی' نبی کے اختیار میں نہیں

یہ بات بھی آپ کو بتا دوں۔ کرامت اور معجزہ' ولی اور نبی کے اختیار

میں نہیں ہوتے' کرامت اور معجزہ خدا کے محتاج ہوتے ہیں۔ خدا کی قدرت' نبی کا معجزہ' ولی کی کرامت' کرامت اور معجزہ اللہ کے محتاج ہوتے ہیں۔ خدا کی قدرت کسی کی محتاج نہیں ہوتی۔ سمجھ آرہی ہے؟ (آرہی ہے)

ولی کی پہلی نشانی وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض هونا - زمین پر سکون سے' آرام سے' تسلی سے' عاجزی سے' تواضع سے چلے' تکبر' تبختر عجب' خودبینی' خودسری' آکڑ اور غرور نہ ہو۔ جس میں آکڑ اور غرور ہو یہ ولی نہیں۔ متکبر ہے۔ فرعون کو تکبر نے مارا۔ انا ربکم الاعلیٰ شیطان نے کہا انا خیر منہ میں تم سے اچھا ہوں۔ تکبر نے مارا۔

تکبر مکن ز-نہار اے پسر۔ تکبر عزازیل راخوار کرد

آج مولوی کہتا ہے میرے مقابلہ کا کون ہے۔ پیر کہتا ہے میرے مقابلہ کا کون ہے۔ سب کہتے ہیں' میں' میں' دعا کرو یہ میں نہ رہے۔

ہائے تو کو اتنا مٹا کہ تو نہ رہے
تیری ہستی میں رنگ و بو نہ رہے

ہو میں اتنا کمال پیدا کر
کہ جو ذات ہو کہ رہے تو نہ رہے

تو کچھ نہیں سب کچھ وہ ہے (اللہ)

میں ایک بات سنا کر بات ختم کروں گا،تقریر ابھی بہت لمبی تھی۔ اتنی دعا کروں گا کہ اللہ آپ کو صحیح مرشد عطا فرمائے۔ (آمین) نقلی' جعلی' دھوکے بازوں' فراڈیوں سے خدا تمہیں بچائے۔ (آمین) ہم علماء کرام چیکنگ کرنے والے ہیں۔ لوگ آکر دکانوں پر چیکنگ کرتے ہیں کہ سودا کھوٹہ تو نہیں۔ ہم چیکنگ کرتے ہیں کہ یہ پیر کھوٹہ تو نہیں۔ یہ مولوی کھوٹہ تو نہیں۔ اللہ تمہیں

کھرا عالم، کھرا ولی عطا فرمائے

ولی اور بادشاہ

ایک بادشاہ گزر رہے تھے۔ مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ ایک بادشاہ بڑے، کروفر سے، بڑے سج دھج سے، بڑے رعب سے، بڑی فوج میں، بڑی موج میں، بڑے سپاہی، بڑا لشکر، بڑا انتظام، بڑا اہتمام، بڑا پروگرام، بڑے خاص و عام، بڑے وزیر، بڑے مشیر، بڑے گھوڑے، جوڑے ان کے ساتھ گزر رہا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ نعم الا میر علٰی باب الفقیر، بئس الفقیر علٰی باب الا میر۔

ایک اللہ والا تنور کے پاس بیٹھا تھا۔ درود شریف پڑھ رہا تھا۔ ولی کی نشانیاں یہی ہیں کہ ان کی زبان پر یا ذکر ہوگا یا قرآن کی تلاوت ہوگی۔ یا ذکر کی حلاوت ہوگی۔ یا درود میں محمدؐ کی اطاعت ہوگی۔ (سبحان اللہ)

بادشاہ گھوڑا دوڑاتے ہوئے آیا۔ فقیر قبلہ رو، باوضو، یکسو، خدا کے روبرو، رحمت کی جستجو، بیٹھا ہے ہو بہو۔

بادشاہ نے کہا السلام علیکم۔ آہستہ سے کہا وعلیکم السلام یہ نہیں کہ وعلیکم الاسلام آیئے جناب چیئرمین صاحب۔

آہستہ سے وعلیکم السلام کہا۔ بادشاہ نے پوچھا کیا حال ہے؟ فرمایا ٹھیک حال ہے۔ کتنے لگے کیسے بیٹھے ہو؟ فرمایا بالکل ٹھیک ہوں۔ رات کیسے گزری ہے؟ فرمایا تم سے اچھی۔ وہ کیسے۔ فرمایا تو سویا شراب پی کر۔ میں سویا قرآن پڑھ کر۔ تو سویا زنا کرکے، میں سویا ذکر خدا درود مصطفیٰؐ پڑھ کر تجھ پر لعنت برستی رہی۔ مجھ پر رحمت برستی رہی۔ اس نے پوچھا کیسے گزر رہی ہے۔ فرمایا بہت اچھی۔ اس کی رضا پر راضی ہوں۔ تو اپنے لشکر میں، مستی میں جارہا ہے

میں تنور پر بیٹھ کر ذکر کر رہا ہوں۔

بادشاہ نے کہا مجھے پہچانا میں کون ہوں؟ تکبر تھا۔ میں' میں۔ ایک نے کہا تھا میری کرسی' نتیجہ غلط بھگتنا پڑا۔ مجھے جانتے ہو میں کون ہوں؟ فرمایا جانتا ہوں۔ ابتدا میں تو پانی کا قطرہ' منی کا قطرہ' جہاں سے نکلا وہ جگہ بی پلید' تو بھی پلید' جب تو مرے گا بدبودار لاش ہوگی' تجھے قبر میں پھینک دیا جائے گا۔ کوئی ساتھ نہیں جائے گا۔

اب بھی میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو نے لباس پہن رکھا ہے اگر تیرے پیٹ کو کھول دوں تو اندر سے پاخانے کی تھیلی نکل آئے گی۔ چپ ہوگیا۔ بادشاہ کو کچھ سمجھ آگئی کہ حقیقت میں میں کون ہوں۔

پوچھا کہ میرے لائق کوئی خدمت' اللہ والے نے فرمایا کہ کوئی خدمت نہیں آپ جائیں۔ میں جس کے دربار پر بیٹھا ہوں ٹھیک بیٹھا ہوں۔

پوچھا کوئی مکان چاہئے؟ اللہ والے نے فرمایا اور مکان کیا چاہئے۔ کوئی بستر؟ فرمایا یہ چٹائی کافی ہے۔ یہ تیرے اس بستر سے بہتر ہے کیونکہ اس پر میں محمدؐ کا قرآن پڑھتا ہوں۔ (سبحان اللہ)

بادشاہ نے کہا کہ میرے لائق کوئی خدمت؟ فرمایا تم کیا کر سکتے ہو۔ تم تو خود محتاج ہو۔ خود موت کا شکار ہوجاؤ گے۔ لشکر چھوڑ دے تو آپ کو کوئی پوچھنے والا نہ ہوگا۔ جاؤ چلے جاؤ۔

بادشاہ نے کہا کہ نہیں۔ میرے ساتھ لاکھوں کا لشکر ہے۔ پنکھے ہیں مادی طاقت ہے' بڑے وزیر ہیں' بڑے سازو سامان ہے۔ بتاؤ آپ کو کیا چاہئے۔

اللہ والے نے کہا اچھا اگر آپ نے ضرور کرنا ہے تو یہ دو کام کریں رات کو مجھے مچھر تنگ کرتے ہیں اور دن کو مکھیاں۔ ان کو آڈر دو کہ یہ بھاگ جائیں کہنے لگا ہیں؟

کہا بدھو - جس کا حکم مکھی اور مچھر نہیں مانتے وہ میرا کام کیا کرے

گئے۔ جاؤ جا کر اپنا کام کرو۔

اللہ والے علاج کرتے ہیں۔

خدا کی قسم میں کا تکبر' میں کی گردن کو کاٹ دیتے ہیں

عاجزی محمدؐ کی جوتی میں پہنچا دیتی ہے۔ (سبحان اللہ)

بادشاہ کا دماغ صحیح ہوا پگڑی اتار کر پاؤں میں پھینک دی کہنے لگا کہ آج مجھے حقیقت معلوم ہوئی میں تو کسی کو بھی آڈر نہیں کر سکتا میں تو کچھ بھی نہیں۔ سب کچھ وہی ہے۔ (اللہ) فرمایا میں یہی سمجھانا چاہتا تھا کہ بادشاہ تو نہیں۔ بادشاہ میرا اللہ ہے۔

آج مجھے دوستوں نے یہی حکم دیا کہ اولیاءؒ کی شان بیان کروں۔

آج بھی اہل اللہ دنیا میں موجود ہیں

الحمد للہ ہمیں بزرگوں سے تعلق ہے۔ اہل اللہ سے تعلق ہے' ان کی زیارت کی ہے۔ ان کی بیعت کی ہے۔ آج بھی دنیا خالی نہیں۔ آج بھی اللہ والے موجود ہیں۔

محبوبؐ کی حدیث سن لو! لا تقوم الساعة حتی یقال فی الارض اللہ اللہ میرے مدنی کریم' گنبد خضریٰ کے مکین' روح دو عالم' رحمت دو عالمؐ فرماتے ہیں' اتنی دیر تک دنیا برباد نہیں ہوگی جبتک اس دھرتی پر اللہ اللہ ہوگا۔

کیا ہوگا؟ اللہ اللہ

خدا کی قسم حدیث پڑھ رہا ہوں فرمایا اس وقت تک یہ دنیا برباد نہیں ہوگی۔ کہا کہ عذاب نہیں آئے گا جب تک اس دھرتی کی پیٹھ پر اللہ' اللہ' اللہ ہوگا۔ قوالی ہوگی' گانا ہوگا؟ کنجریوں کا ناچ ہوگا؟ ریڈیو کی چیخیں ہونگی؟ (نہیں)

بلکہ اللہ اللہ ہوگا۔

اللہ والے کی بات

آؤ سنو! مولانا زکریاؒ فرمایا کرتے تھے کہ لوگو آؤ آکر اتنا اللہ اللہ کرو کہ قیامت بھی ٹل جائے اور روٹھا رب بھی راضی ہوجائے۔ (آمین)

بقیہ تقریر پھر کبھی آکر کروں گا۔ میں تقریر نہیں کرسکا۔ ابھی پہلی آیت کی پوری تشریح نہیں کی۔ ولی اللہ کی پندرہ نشانیاں ہیں۔

جو کچھ میں نے عرض کیا آپ نے غور سے سنا؟ (جی ہاں) محبت سے سنا؟ (جی ہاں) موتیوں کو چنا؟ (جی) آپ ناراض ہیں یا راضی ہیں؟ (راضی) ناراض ہوکر کیا کریں گے؟ ہاں کر تو سکتے ہیں۔ مولانا غلام اللہ خان پر استرا چلایا۔ ہمارے کئی بزرگوں پر حملے ہوئے۔ اس کی قابلیت تو آپ میں بہت ہے۔ مگر اللہ فضل کرے گا۔ انشاء اللہ یہ جم غفیر' یہ مجمع کثیر' یہ روشن ضمیر' بفضل رب قدیر' الحمد للہ میرے دوستوں کو راستہ مل چکا ہے۔

میرے دوست مدینے کی راہ پر چل چکے ہیں۔ میرے ان دوستوں کے پاس کتاب و سنت کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ اب یہ گمراہ' روسیاہ نہیں ہونگے۔ اب یہ بیدار ہوچکے ہیں۔ رسول اللہ کے تابعدار ہوچکے ہیں۔ انشاء اللہ
ہم حق پہنچاتے رہے گے۔ انشاء اللہ

آپ کے عقائد و اعمال کی اصلاح ہوگی۔ انشاء اللہ۔ جو میں آپ کو پیغام دے رہا ہوں یہ حق ہے یا آپ کو شک ہے؟ (حق ہے) جو کہتے ہیں حق ہے وہ ہاتھ کھڑا کر دیں۔ نعرے۔ نعرہ تکبیر' اللہ اکبر۔ سرفراز و سربلند۔ دیوبند دیوبند۔ سعادت مند دانشمند دیوبند دیوبند

اس میری تقریری میں غلو تھا؟ (نہیں) فساد تھا؟ (نہیں) مذہب برباد تھا؟

(نہیں) میں نے جو کچھ عرض کیا وہ کتاب و سنت سے تھا؟ (جی ہاں) تصدیق ہے؟ (ہے) میں دعا کرتا ہوں خدا میرے اور آپ کے اعمال و عمل کی اصلاح فرمائے۔ (آمین)

تقریر رہی ادھوری پھر آکر انشاء اللہ کروں گا پوری۔

اقول قولی هذا و استغفر اللّٰه العظیم

عنوان

معاملات

بمقام ملتان

معاملات

الحمد للّٰه وحده والصلوة والسلام علی من لانبی بعدہ۔

الحمد للّٰہ رب العالمین۔ والصلوة والسلام علی سید المرسلین وعلٰی خلفاء الراشدین المهدیین وعلٰی اله الطیبین الطابرین وعلی من تبعهم اجمعین الی یوم الدین۔

فاعوذباللّٰه من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

اَرَئَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ۔ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ۔ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ۔ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَاءُوْنَ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ۔

وقال النبیﷺ انا وکافل الیتیم هکذا۔ من مسح علی راس الیتیم فله بکل شعرة حسنة۔

وقال النبیﷺ رب رجل مطعمه حرام و ملبسه حرام فمدیداه فیقول یارب یارب انٰی یستجاب له۔ رب اشعث اغبرمدفوع بالابواب۔ لواقسم علی اللّٰه لابر

وعن عبادة ابن صامتؓ قال قال رسول اللّٰهﷺ اضمنولی ستاً من انفسکم اضمن لکم الجنة اصدقوا اذا حدثتمْ واوفوا اذ وعدتم وادوا اذا تمنتم۔ واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم لوکما قال النبیﷺ

وقال النبیﷺ الا اخبر کم بافضل من صلاة وصیام قیل یارسول اللّٰه بلٰی قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین۔

وقال النبیﷺ صل من قطعک واعف عن من ظلمک

واحسن الٰی من اساء الیک

وقال النبیﷺ لاتزال جبریل یوصینی فی حق الجار حتی ظننت سیورثہ

وقال النبیﷺ العالم والعلم والعمل فی الجنة اذا کان العالم لم یعمل بما یعلم کان العلم والعمل فی الجنة وکان العالم فی النار۔

وعن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہﷺ من حفظ من امتی لربعین حدیثا علٰی امرالدین۔ کنت لہ شہیدا وشفیعا" و یحشر یوم القیامة من زمرة العلماء۔ صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم

ہمیں پھر دعوت دین الٰہی عام کرنا ہے
جہان کل میں پھر سے دبدبہ اسلام کرنا ہے

جس کام کے لیے آئے وہ کام نہ بگڑے
سر جائے تو جائے مگر اسلام نہ بگڑے

اب کہتا ہے اسلام فریاد کر کے
مجھے کب چھوڑو گے آزاد کر کے

بے کسے شد دین احمد ہیچ باؤ یار نیست
ہر کس باکار خود بادین احمد کار نیست

تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جائیں
اگر کچھ ہوسکے تو خدمت اسلام کر جائیں

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے

دل مرتضیٰ سوز صدیق دے

راہ ملتی ہے شب کو تاروں سے

اور ہدایت نبی کے یاروں سے

صدیق عکس حسن کمال محمد است

فاروق ظل و جلوہ جلال محمد است

عثمان شمع ضیائے جمال محمد است

حیدر باغ و بہار خصال محمد است

اسلام ما اطاعت خلفاء راشدین

ایمان ما محبت ونش بیت وآل محمد است

درود شریف پڑھیں۔

تمہید

بزرگان دین، مکرم حاضرین، محترم سامعین، امت بہترین، کل سے مسلسل تبلیغی اصلاحی پروگرام شروع ہے۔ مبلغین، مقررین اور حاملین دین متین، کتاب و سنت کی روشنی سے پیغام اسلام، سیرت خیرالانام، توحید رب الانام آپ کو لیل و نہار، محبت و پیار سے پیش کر رہے ہیں۔

ابھی مولانا بڑے اچھے انداز میں فصیحا نہ، بلیغانہ ایک عجیب خطبہ دے رہے تھے۔ اللہ مجھے اور آپ کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) بیس سال سے میں پورے ملک میں جو کچھ اللہ نے توفیق بخشی کتاب و سنت کا پیغام دے رہا ہوں۔

آج ایک نیا موضوع لیکر آپ کی خدمت میں آیا ہوں، اسلام ویسے تو ہمہ گیر اور جامع مذہب ہے۔ مگر اس میں اعتقادات بھی ہیں۔ اخلاقیات

بھی ہیں۔ اسلام میں معاملات بھی ہیں۔ معاشیات بھی ہے۔ اقتصادیات بھی ہیں۔ اسلام میں حقوق اللہ بھی ہیں۔ حقوق العباد بھی۔ دنیا بھی ہے آخرت بھی۔

آج میں ایک جھلک' ایک چمک علمی طور پر معاملات کی دینا چاہتا ہوں۔

آج ہمارے معاملات غلط ہیں۔ اسلام کے سراسر منافی ہیں ہم نام کے بھی مسلمان نہیں رہے۔ ہمارے نام بھی غلط ہمارے کام بھی غلط۔ دعا کرو اللہ ہمیں نام میں' ہر کام میں' ہر آن میں' صبح و شام میں اسلام عطا فرمائے (آمین)

اسلام نے کیا کیا تعلیم دی

اسلام کا ایک کلمہ ہے۔ اسلام کا ایک عقیدہ ہے۔ اسلام میں ایک اذان ہے۔ اسلام نے درود کی تعلیم دی۔ اسلام کا مرکز مکہ و مدینہ ہے۔ اسلام کے پہلے داعی صحابہ کرام ہیں۔ اسلام کا اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا رسول رحمت دو عالم محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شکلاً" عقلاً' عملاً' صورتاً" سیرتاً" اعتقاداً" اعمالاً صحیح اسلام عطا فرمائے۔ (آمین)

مسلمانوں کی حالت

ہم روز مرہ میں دکانداری بھی کرتے ہیں گفتگو بھی کرتے ہیں۔ چیزیں دیکھتے ہیں۔ ہاتھ بڑھتے ہیں' قدم چلتے ہیں' زبان ہماری بے لگام چلتی ہے۔ آج میں اسلام کی روشنی میں آپ کے کچھ معاملات صحیح کرنا چاہتا ہوں۔

ہماری تجارت کا طریقہ غلط ہے۔ دیانت داری کا طریقہ غلط ہے۔ قرضہ کا طریقہ غلط ہے۔ ہم صحیح طور پر قرض ادا نہیں کر رہے۔ ہماری نگاہیں غلط ہیں، زبان ہماری گالی گلوچ، سب و شتم، تبرا پر تلی ہوئی ہے۔ کان گانے بجانے کے شوقین ہیں۔ پاؤں سینما اور گندے کاموں کی طرف چلتے ہیں۔ پیٹ حرام کھاتا ہے۔ گویا کہ ہمارے لیل و نہار میں دین سے غداری نظر آتی ہے۔

آؤ مل کر اس مسئلہ پر غور کریں اللہ تعالیٰ ہمیں معاملات میں محمد عربی ﷺ کا صحیح غلام بنائے۔ (آمین)

حضور ﷺ نے سب کچھ صحیح کیا

حضور کریمؐ نے معاملات بھی کیے۔ تجارت بھی کی۔ پیغمبر نے ہمسایہ کے حقوق بھی ادا کیے۔ بڑوں کا ادب بھی کیا۔ چھوٹوں سے پیار بھی کیا۔ قرضہ دیا بھی لیا بھی۔ ہم اپنے ہر کردار کو حضور انور ﷺ کے طریقے پر پرکھیں۔ اللہ ہمیں کملی والے کی ہر ادا کو اپنانے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

میرا ارادہ تھا کہ آج میں یارغار نبوت، وفادار نبوت، تابعدار نبوت، جسکو عتیق و صدیق کہتے ہیں اس کا تذکرہ کروں لیکن میں آج یہاں نیا پیغام، صحیح پروگرام، مصطفیٰ کے اسلام کی جھلک، چمک دوں گا۔ اللہ ہمیں معاملات میں صحیح فرمائے۔ آمین

حقوق العباد کی اہمیت

سن لیجیے۔ کھل کر سنئے۔ تاجرو! مہاجرو! مولویو! پیرو! بڑے افسرو!

انجینئر وا جونیر ہو یا سینئر۔ اگر ہماری نماز اور روزے ٹھیک ہیں داڑھی بھی ہم نے رکھی۔ ماشاء اللہ تسبیح بڑی پڑھی۔ ساتھ جھوٹ بھی بولتے رہے۔ سب کچھ کرتے رہے۔ لوگوں کے قرضے بھی کھاتے رہے۔ آج قرضہ لیکر واپس نہیں کرتے۔ امانت میں خیانت کرتے ہیں۔ ایسا کرنے والوں کی تمام عبادات ان کے منہ پر مار دی جائیں گی۔

مقروض کا جنازہ

جنازہ آیا حضور ﷺ نے کھڑے ہوکر پوچھا اس پر قرضہ تو نہیں ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا حضرت یہ میرا مقروض تھا۔ میرا قرضہ دیئے بغیر فوت ہوگیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا آپ نماز جنازہ پڑھ لو میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔ فرمایا اس کو تم دفن کرو اس غلطی میں یہ پیغمبر کا غدار ہے' اس غلطی پر میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔

سبق آموز واقعہ

حضور انور ﷺ کے اصحاب صفہ میں سے ایک غریب صحابی تھے۔ جب فوت ہوئے تو ان کے کفن سے ایک دینار نکل آیا۔ نبیؐ نے فرمایا یہ مسکینوں کی فہرست میں نہیں آتا۔ اس کے پاس دینار ہے یہ امیروں کی فہرست میں آتا ہے۔ اس کا جنازہ مدینے والے پڑھیں میں رسول اللہ اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔ اس نے لبادہ غریبوں کا پہن رکھا تھا اس سے یہ دینار کیوں نکلا۔

قول و فعل میں تضاد

اسلام ہمہ گیر مذہب ہے۔ آج ہم بڑے بڑے اچھے' حاجی' نمازی' بڑی اچھی چمکنے والی سنت رکھی ہوئی ہے۔ مگر ہمارے معاملات غلط ہیں۔ ایک کو کہا تمہیں بیٹی کا رشتہ دوں گا۔ دوسرے سے کہہ دیا تمہیں دوں گا۔ کئی آئے سب سے وعدہ کرتا گیا۔ پھر دیکھا کہ جس کے پاس کوٹھی ہے۔ کار ہے۔ اس کو رشتہ دے دیا۔ پہلے وعدے کے خلاف کر دیا۔ امانت میں خیانت ہو رہی ہے۔ زبان پر جھوٹ بولا جارہا ہے۔

جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ

نبی کریمؐ فرماتے ہیں جو جھوٹی گواہی دیتا ہے۔ وشہادتہ الزور آپؐ نے فرمایا اکبر الکبائر۔ یہ سب سے بڑا گنہگار ہے۔ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ جو جھوٹی گواہی دیتا ہے۔

عدالت میں آپ جائیں۔ باقاعدہ گواہی کے لیے بکاؤ مال ملتا ہے۔ کرایہ پہ گواہ۔ آج کرایہ کے قاتل مل جاتے ہیں۔ کرایہ کی عورتیں مل جاتی ہیں۔ ہم غلط جارہے ہیں۔ معاملات صحیح کرو۔ مولویو تم بھی معاملات صحیح کرو۔ ہمارے معاملات صحیح نہیں ہیں۔ ہماری زبان پر کچھ ہے۔ بیان کچھ ہے' مگر ہماری زندگی کا کاروبار کچھ عجیب ہے۔

حضورؐ نے فرمایا الا انبئکم باکبر الکبائر۔ الا شراک باللہ۔ مشرک بھی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں اعتقادات میں شرک سے بچائے۔ (آمین)

عقیدہ کھل کر سن لو۔ ساری کائنات' سارے جہان کا معبود کون

ہے؟ (اللہ) عبادت کے لائق کون ہے؟ (اللہ) قولی عبادت فعلی عبادت اور مالی عبادت' بدنی عبادت' مرکب عبادت (حج) طواف کے لائق کون ہے؟ (اللہ) پکارنے کے لائق۔ لبیک کہنے کے لائق کون ہے؟ (اللہ) زیارت کس کے دربار کی ہے؟ (حضور ﷺ کے روضہ کی)

عقیدہ رکھو کہ بیٹا بیٹی دینے والا اللہ ہے۔ ہم نے تو غلط نعرے شروع کر دیئے۔

عزیزو کھل کر سن لو۔ میں کھڑک کر کہتا ہوں۔ اگر عقائد ہمارے غلط ہوئے لاکھ تسبیحات پڑھو۔ لاکھ نعرے مارو۔ ہماری ساری عبادت ہمارے منہ پر مار دی جائے گی۔

ابوالحکم سے ابوجہل بنا

ابوجہل کی لمبی داڑھی تھی۔ (مجھ سے بھی بڑی داڑھی تھی) حجاج کو وہ ستو پلاتا تھا۔ کعبے کا طواف کرتا تھا۔ مہمان نوازی کرتا تھا۔ مگر کہتا تھا لبیک اللّٰھم لبیک' لا شریک لک لبیک۔ الا شریکا" تملکہ وما ملک۔ خدا کا کوئی شریک نہیں یہ بت ہیں' خدا ان کا مالک ہے۔ یہ ہمارے مالک ہیں۔ یہیں سے جھگڑا ہوا۔ یہیں سے ابوجہل زندیق بنا۔ ابوالحکم سے ابوجہل بنا۔ فی النار ہوا۔ مردار ہوا۔ دعا کرو اللہ ہمیں عقیدہ صحیح عطا فرمائے۔ (آمین)

ہمارے ملک میں روزانہ عجیب جلسے ہو رہے ہیں۔ اور تلے ہوئے ہیں۔ ڈٹے ہوئے ہیں کہ ہم ٹھیک ہیں اور ان کے عقائد نہ قرآن سے ملتے ہیں' نہ پیغمبر کے فرمان سے۔ نہ صحابہ کرام سے۔ نہ اہل بیت عظام سے۔ نہ خیرالانام سے۔

ماشاء اللہ و ماشاء محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کی قسم باوضو ہوں۔ مشکوۃ کی حدیث ہے۔ ایک صحابی نے پیغمبر کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ما شاء اللہ و ما شاء محمد۔ توجہ کرنا۔ حدیث سے باہر نہیں جاؤں گا۔ جو اللہ چاہے اور جو محمد چاہے۔

دعا کرو ہم ریا میں نہ پھنس جائیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل میں ایک شخص نے کہا ماشاء اللہ وماشاء محمدؐ

یہ حدیث دکھا سکتا ہوں۔ لکھا سکتا ہوں۔ آئیں تو میں آپ کو پڑھا سکتا ہوں۔

کہا ماشاء اللہ و ماشاء محمدؐ اونچی آواز سے کہہ دو صلی اللہ علیہ وسلم۔ دکھلاوے کا درود نہ پڑھا کرو۔ سپیکر پر لوگوں کو سنانے کے لیے اس وقت کہ جب لوگ پیشاب و پاخانہ میں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آقا کا ادب عطا فرمائے (آمین)

درود ذکر ہے۔ اللہ کے نام سے شروع ہے۔ اللھم صل علی سیدنا۔ اللھم صل علی محمد۔ ذکر ہے اس کو آہستہ پڑھو۔ خدا نے کہا ہے واذکر فی نفسک

اللہ فرماتے ہیں۔ اذا ذکرت فی نفسک ذکرت فی نفسی

تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے۔ میں تجھے اپنے ہاں یاد کروں گا۔

درود دکھلاوے کا نہ ہو۔

عبادت کے کام میں دکھاوا نہ ہو

اگر میں صبح کو اٹھا۔ میں نے کہا اللہ' سبحان اللہ۔ تاکہ مسجد والے' محلے والے سب سن لیں۔ کہ میں تہجد کے لیے اٹھا ہوا ہوں حضورؐ فرماتے ہیں ایسا کرنے والا ریاکار ہے۔ یہ اس نے لوگوں کو سنانے کے لیے اللہ زور سے کہا ہے۔ یہ ذکر اس کے منہ پر مارا جائے گا۔ اس کا کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ یہ ریا ہے۔

ریا کیا ہے؟

میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ میرے قریب بیٹھے ہیں۔ میں نے تسبیح نکال لی۔ گردن جھکا لی۔ آپ کو دیکھ کر تسبیح پڑھنی شروع کر دی۔ تاکہ مجھے دیکھنے والے کہیں کہ یہ صوفی بڑا باصفا ہے۔ بڑا بے ریا ہے۔ بڑا باوقار ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں یہ تسبیح اس کے منہ پر ماری جائے گی۔ خدا کہے گا اس سے ثواب لو' جس کو دکھانے کے لیے تسبیح پڑھی تھی' میرے ہاں تیرے لیے کوئی ثواب نہیں ہے۔

اگر میں رکوع میں تھا پتہ چلا کہ چیئرمین صاحب آرہے ہیں پتہ چلا کہ یہاں کا کونسلر آرہا ہے۔ مجھے پتہ چلا کہ ڈی سی صاحب آرہے ہیں۔ میں نے رکوع کو لمبا کر دیا تو یہ نماز ڈی سی کی ہوگی خدا کی نہیں ہوگی۔ اللہ ہمیں ریا سے بچائے۔ (آمین)

مسجد بنوائی وہاں پر پتھر لگوایا کہ فلاں کا عطیہ ہے' یہ بھی ریا ہے۔

حج کیا۔ آتے ہی بڑی خیرات کی۔ اسٹیشن پر آیا تو بڑے گیت اور ہار ڈالنے والے آگئے۔ لوگوں کو پتہ ہے کہ حاجی آرہا ہے۔ راستے میں کوئی نماز نہیں پڑھی۔ کسٹم میں جو کچھ ہوا۔ یہاں آکر بڑی خیرات کی تاکہ لوگ دیکھ کر حاجی حاجی کہیں۔ فرمایا یہ حج اس کے منہ پر مارا جائے گا۔

ریا کار کا انجام

تین آدمیوں کو خدا قیامت کے دن انکی چوٹی اور پاؤں سے پکڑ کر فرشتے کے ذریعے جہنم میں ڈالے گا۔ ایک مجاہد ہوگا۔ ایک سخی ہوگا۔ ایک عالم ہوگا یا حافظ ہوگا۔ مجاہد کے گا میں شہید ہوا۔ خدا کہیں گے کہ مت بکواس نہ کرو جھوٹ کہتا ہے۔ اس لیے تو جہاد میں گیا تھا کہ لوگ واہ واہ کریں۔ لوگ کہیں بڑا بہادر تھا۔ قد فعل لوگوں نے کہہ دیا۔ تو نے بڑی بڑائیاں۔ بڑے جھنڈے بڑے کرتب دکھائے۔ میں تیرے دل کی دھڑکن کو جانتا ہوں۔ ایک عالم صاحب آئیں گے میں نے بڑی تقریریں کیں۔ بڑا علم پڑھا ہے۔ اللہ فرمائیں گے کہ تو نے تقریریں اس لیے کیں کہ لوگ واہ واہ کریں۔ بڑے بڑے القاب لوگ دیں۔ جب تک تجھے القابات نہیں ملتے تھے تجھے چین نہیں آتا تھا۔ تو لوگوں کی خوشامد کے لیے کہ لوگ تیری فصاحت و بلاغت پر واہ واہ کریں۔ قد فعل۔ آواز آئے گی اس کا کوئی وعظ قبول نہیں اس کو چوٹی سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دو۔ یہ بھی گیا۔

سخی کہے گا میں نے بڑی مسجدیں' بڑے کنویں' بڑے مہمان خانے بنائے۔ اللہ فرمائیں گے تو نے لوگوں کو دکھلاوے کے لیے سب کچھ کیا تاکہ لوگ تیرے اشتہار شائع کریں۔ تیرے اعلان ہوتے تھے تو تیرا نفس اکڑتا تھا۔ میری رضا نہیں تھی' لوگوں کی خوشنودی مقصود تھی۔ جاؤ ان لوگوں سے جاکر ثواب لو۔ میرے ہاں تیرے لیے کوئی ثواب نہیں تو بھی جہنم میں جا۔ یہ صحیح حدیث ہے۔ دعا کرو اللہ ہم سب کو ریا سے بچائے (آمین)

حرام کھانے والے کا کوئی عمل مقبول نہیں

سارا قرآن و حدیث ذخیرہ آخرت ہے۔ قرآن نور ہے ہدایت ہے۔ چشمہ رحمت ہے۔ (بے شک) آج ہم قرآن کو تبرکاً پڑھتے ہیں آج اس کا ترجمہ نہیں پڑھتے۔

میرے بھائیو! معاملات صحیح کرو۔ معاملات صحیح نہیں ہیں۔ نبی فرماتے ہیں جو یہاں قرضہ لوٹا نہیں کرتے میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا اس کی عبادت قبول نہیں۔

حضورؐ فرماتے ہیں۔ رب رجل۔ یہ حدیث کامل کر۔ سنو! مولویو سنو! پیرو سنو! دکاندارو سنو! رب رجل مطعمہ حرام۔ جسکا کھانا حرام، رشوت حرام، سود حرام، چوری کا مال حرام، ڈاکے کا مال حرام۔ دھوکے کا مال حرام، جیب تراشی کا مال حرام، یتیم کا مال حرام، غلط تول کا مال حرام، غلط بول کا مال حرام ہے۔

حدیث سن لو۔ نبی فرماتے ہیں۔ جس کے پیٹ میں ایک لقمہ حرام کا چلا گیا چالیس دن تک اس کی کوئی نماز قبول ہے نہ دعا قبول ہے۔

آج حدیثیں ذرا غور سے سنو۔ میرے لیے بھی دعا کرو اللہ مجھے اور آپ کو بھی حرام سے بچائے۔ (آمین)

رشوت خور کا انجام

حضورؐ فرماتے ہیں وہ گوشت کا ٹکڑا جہنم میں جلایا جائے گا جو حرام سے پلا ہو۔ رشوت حرام ہے۔

مدینے سے آواز آرہی ہے الراشی والمرتشی کلا ھما فی النار رشوت دینے والا بھی جہنمی۔ رشوت لینے والا بھی جہنمی۔

سود کا گناہ

من اکل لقمۃ من السحت ایک لقمہ حرام کا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں جس نے سود کا کاروبار کیا۔ بیاج اور سود کا کاروبار کیا۔ ادنیٰ گناہ یہ ہے کہ بیٹا اپنی ماں پر زنا کا حملہ کرے۔ سود کھانے والا اپنی ماں سے زنا کر رہا ہے۔ اتنا بڑا جرم ہے۔

ہمارے تو بنکوں میں یہی کاروبار ہے۔

حلال میں حرام کی ملاوٹ

حدیث میں آتا ہے کہ اگر سو روپیہ حلال کا اور ایک روپیہ حرام کا ہے تو یہ ایک روپیہ سو روپے کو بھی حرام کر دے گا۔

دودھ کے مٹکے میں ایک قطرہ پیشاب کا پورے مٹکے کو پلید کر دیتا ہے۔

آج مجھ سے احادیث سن لو۔ میں آج راستہ میں یہی سوچ کر آیا ہوں کہ میں اپنے بھائیوں کو کچھ پیغام دوں۔ مجھے چھبیس سال ہو گئے ہیں تبلیغ کے میدان میں۔ میں باتیں کرتا ہوں جنکی ضرورت ہے۔ ہمیں اس طرف خیال نہیں ہے ایک چیز ہے تو دوسری نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کا تقویٰ

رب رجل مطعمہ حرام' ملبسہ حرام، لباس حرام کا ہے'

کہیں سے تھان چرایا۔ چوری کیے پیسے سے بکری لے آیا۔

ہم اس ابوحنیفہ کے مقلد ہیں جس نے معاملات میں اتنا خیال کیا۔ آج مجھ سے سن لو۔ کوفہ میں بکری چوری ہوئی۔ حضرت ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ کے دور میں کوفہ میں بکری چوری ہوئی۔ بکری نہ ملی۔ ابو حنیفہؒ کو اطلاع ملی کہ تمہارے محلے سے بکری چوری ہوئی ہے۔ وہاں قصائی گوشت کرتے تھے۔ ابو حنیفہؒ نے لوگوں سے پوچھا کہ بکری کی طبعی عمر کتنی ہوتی ہے۔ قصائیوں نے بتایا کہ بکری بارہ سال تک تندرست رہتی ہے پھر بوڑھی ہوجاتی ہے۔ قسم اٹھائی کہ میں بارہ سال تک بکری کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ کہیں حرام کی بکری کا گوشت ابوحنیفہ نہ کھالے۔ (سبحان اللہ) اتنا تقویٰ تھا۔

حضورؐ نے اپنے نواسے کو تقویٰ سکھایا

حضرت حسینؓ میرے نبی کے نواسے، رسول مقبولؐ کے نور العین، حضرت حسینؓ جا رہے ہیں۔ مدینے کی گلی میں کھجوریں رکھی تھیں۔ بچوں کی عادت ہوتی ہے کھجور وغیرہ اٹھا لیتے ہیں۔ حضرت حسینؓ ننھے منے تھے۔ انہوں نے کھجور اٹھائی اور جلدی منہ میں ڈال لی حضورؐ آگے بڑھے۔ حسینؓ کے منہ میں انگلی ڈالی اور فرمایا کاخ۔ کاخ۔ یہ حضورؐ کے جملے ہیں۔ کاخ کہتے ہیں۔ آخ۔ آخ۔ کو فرمایا حسینؓ کیا کر رہے ہو؟ یہ پتہ نہیں کس کی کھجور ہے۔ کسی یتیم کی کھجور نہ ہو۔ کسی فقیر کی کھجور نہ ہو۔ کس سے پوچھا ہے؟ یہ کس نے تربیت دی۔ حسینؓ کی آنکھیں سرخ ہوگئیں۔ حضورؐ نے کھجور انگلی سے نکال کر پھینکی اور فرمایا خبردار آئندہ ایسے کھجور نہ اٹھانا۔ میرے بچے حرام نہیں کھایا کرتے۔ تو محمدؐ کا خاندان ہے۔ تیرا یہ کھجور

اٹھانا بھی حرام تھا۔ حضورؐ نے فوری منہ سے نکال دی۔
یہ باتیں تو سادہ ہیں مگر ان کی بڑی ضرورت ہے۔

ابوبکر صدیقؓ کا تقویٰ

حضرت ابوبکرؓ کا ایک غلام تھا اس کا نام عامر بن فہیرہ تھا۔ اس نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو آکر چند کھجوریں دیں۔ کہنے لگا حضرت یہ تحفہ ہے۔ غلام تھا۔ مسلمان تھا۔ کم از کم ابوبکر نے آٹھ غلاموں کو رقم دیکر آزاد کرایا۔ ان کے مالکوں کو رقم دیکر آزاد کروایا۔ یہ صدیق کا کارنامہ ہے۔

صدیقؓ نے جو تبلیغ کا سلسلہ حضور انورؐ سے سبق لیکر شروع کیا۔ اس تبلیغ کی برکت سے تیرہ بڑے بڑے آدمی مسلمان بن گئے۔ جن میں حضرت عثمانؓ تھے۔ جن میں عبدالرحمٰن بن عوف تھے۔ جن میں سعد بن ابی وقاصؓ عشرہ مبشرہ میں تھے۔ یہ صدیقؓ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر محمدؐ کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ (سبحان اللہ)

جو صدیق کو مسلمان نہ سمجھے وہ خود کافر

لوگ تو کہتے ہیں (نعوذ باللہ) صدیقؓ بھی مسلمان نہ تھا۔ جو صدیقؓ کو مسلمان نہ کہے وہ خود مسلمان نہیں ہے۔ جو صدیق کو منافق کہے وہ خود منافق ہے۔ یہ قرآن نے کہا ہے۔ وَاِذَا قِیۡلَ لَھُمۡ اٰمِنُوۡا کَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ کَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَہَآءُ ۔ جب کافروں کو کہا جائے کہ صحابہ کی طرح ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ یہ تو بیوقوف ہیں۔ اللہ نے فرمایا اَلَاۤ اِنَّھُمۡ ھُمُ السُّفَہَآءُ محمدؐ جو تیرے یاروں کو بیوقوف کہے وہ خود

بے وقوف ہے' جو ان کو منافق کہے وہ خود منافق ہے۔ جو صحابہ کو مسلمان نہ سمجھے وہ خود مسلمان نہیں ہے۔

میں تو ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں اس دھرتی پر محمدؐ کا پہلا مسلمان ابوبکر صدیقؓ ہے۔ پیغمبر کی امت میں پہلا مسلمان ابوبکر ہے۔

اول من اسلم ابوبکر۔ (سبحان اللہ)

عرض یہ کر رہا تھا کہ اپنے معاملات درست کیجئے۔ آج ہم کسی سے یہ نہیں پوچھتے کہ تم کیا کرتے ہو۔ کون ہو۔ کمائی کیا ہے۔ بس ہمارے پاس لیتے آؤ' وہ دیتا رہے ہم لیتے رہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں رزق حلال عطا فرمائے۔ (آمین)

میں آپ کا بھائی پیار سے کہتا ہوں حلال کی خشک روٹی پانی سے کھا لینا' حرام کے مرغن کھانوں سے بہتر ہے۔ شاندار بھنی ہوئی بکری سے بہتر ہے۔

حلال کی جھونپڑی حرام کی بلڈنگ سے بہتر ہے۔ حلال کا خالی پانی' حرام کے دودھ سے بہتر ہے۔

حلال کی جھونپڑی پر رحمت برستی ہے۔ حرام کی کوٹھی پر لعنت برستی ہے۔ اللہ ہمیں رزق حلال عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت لاہوریؒ کا مقام ولایت

مولانا احمد علی لاہوریؒ کا میں بیعت ہوں۔ وہ ہمارے دین پور شریف کی بیعت تھے۔ میں نے دو مہینے ان کی خدمت میں گزارے۔ اللہ نے ان کو بطور کرامت کے یہ بصیرت دی تھی۔ یہ بصیرت ہر ایک کو نہیں ملتی جسکو رب چاہے۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ نے بتایا کہ میرے سامنے سنگتروں کا ٹوکرا گوجرانوالہ کے ایک شخص نے حضرت لاہوریؒ کے سامنے پیش کیا۔ حضرت لاہوریؒ نے دیکھ کر فرمایا یہ احمد علی کے لائق نہیں۔ مجھے ان سنگتروں سے حرام کی بو آرہی ہے۔ اس نے کہا حضرت! میرے اپنے باغ کے سنگترے ہیں۔ فرمایا ان سنگتروں کو حرام کا پانی دیا گیا ہے۔ باری آپ کی نہیں تھی کسی اور کی پانی لگانے کی باری تھی۔ رات کو چوری پانی دیا گیا ہے۔ اس پانی کا ان سنگتروں میں اثر ہے اس لیے ان سے حرام کی بو آرہی ہے۔

وہ گوجرانوالہ کا شخص واپس گیا۔ باغ کے مالی کو بلایا یہ بات مولانا محمد علی جالندھریؒ نے بھری محفل میں بتائی۔

وہ شخص واپس گیا۔ پھر گوجرانوالہ سے آگیا۔ کہنے لگا حضرت آپ نے سچ فرمایا۔ میں نے مالی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ رات کو پانی لگانے باری کسی اور کی تھی میں چوری اپنے باغ کو پانی لگاتا رہا۔

مولانا احمد علیؒ نے فرمایا میں اندھا نہیں ہوں' مجھے محمدؐ کی جوتی کی برکت سے آنکھیں ملی ہوئی ہیں۔

یہ حدیث ہے۔ اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله مومن کی آنکھوں کی فراست سے ڈرتے رہو۔ وہ خدا کے نور ہدایت سے دیکھتا ہے۔

حضرت عثمانؓ کی فراست ایمانی

حضرت عثمانؓ کے سامنے ایک شخص آیا۔ حضرت عثمانؓ نے دیکھ کر فرمایا۔ شرم نہیں آتی زنا کرکے میرے سامنے آیا ہے۔ وہ کانپ اٹھا۔ یہ بات مولانا عبدالشکور لکھنویؒ نے لکھی ہے۔ وہ کانپ گیا۔ ڈر گیا۔ اس کا

چہرہ زرد ہوگیا۔ کہنے لگا آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ فرمانے لگے میں محمد ﷺ کا غلام ہوں۔ میری آنکھوں نے نبیؐ کا چہرہ مبارک دیکھا ہے۔ میں نے محبوبؐ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ تمہاری آنکھوں میں زنا کی لعنت نظر آرہی ہے۔ یہ مومن کی فراست ہے۔

دل ایک آئینہ ہے

اللہ تعالیٰ جب دل کو صاف کر دیتا ہے تو جس طرح شیشہ میں عکس آتا ہے دل کے آئینہ میں بھی عکس آجاتا ہے۔ بصیرت بڑی چیز ہے۔ میں صرف آپ کو معاملات بتا رہا ہوں۔ آج ہمارے معاملات غلط ہیں۔ کسی سے قرضہ لیا پھر واپس نہ کیا۔ امانت رکھی۔ خیانت کی۔

خائن کی سزا

حضورؐ فرماتے ہیں لا دین لمن لا امانة له۔ اس کا دین ہی قبول نہیں جو امانت واپس نہ کرے۔ جو امانت میں خیانت کرے۔

میں نے کسی کو فروٹ دیا کہ میرے گھر پہنچانا۔ سبزی دی کہ میرے گھر پہنچانا' دو سیر سیب دیئے کہ میرے گھر پہنچانا۔ دو سیب آپ نکال لیے۔ ایک سیب نکال لیا یہ خیانت ہے۔

حدیث سن لیں اور سوچ لیں - لکل غادر لواء یوم القیامة نبیؐ نے فرمایا جو خیانت کرے گا اس کے پیچھے جھنڈا ہوگا۔

قبر سے اٹھے گا تو آواز آئے گی۔ محشر والو' یہ دیکھ لو بدیانت جہنم میں جارہا ہے۔ خدا اس کو ننگا کر دے گا۔

آج بسوں میں بددیانتی' کنڈیکٹر بددیانتی کرتے ہیں۔ مدرسوں میں بددیانتی ہوتی ہے۔ دیانتداری بہت مشکل ہے۔

دیانت دار لوگ

میں نے ایک اللہ والے کو دیکھا تھا۔ مولانا اشرف علی تھانوی" کا خلیفہ تھا۔ پیر فخر الدین شاہ اس کا نام تھا۔

میں نے دورہ حدیث گھوٹکی میں کیا ہے۔ وہیں سے میں ڈھائی مہینے سکھر سنٹر جیل میں گیا۔ عطاء اللہ شاہ بخاری" بھی وہیں جیل میں تھے۔ میں نے فارسی میں خط لکھا انہوں نے جواب دیا۔ اس وقت میں چھوٹا ہی تھا۔ ۲۰ء کی بات ہے۔ دورہ حدیث میں نے ۵۳ء میں کیا۔ میں نے مولانا پیر فخر الدین شاہ کو دیکھا۔ کہ کاغذ جدا جدا ہے۔ قلم دوات جدا جدا ہے۔ لوگوں کو خط وغیرہ لکھتے تو اس کے لیے کاغذ جدا۔ مدرسہ کے حساب و کتاب کے لیے کاغذ و قلم جدا۔ اگر کوئی فروٹ وغیرہ دیتا تو اپنے بچے کو ایک بیر تک نہیں اٹھانے دیتے تھے۔

فرماتے تھے یہ یتیم کا حق ہے۔ فخر الدین کا حق نہیں۔ اس شخص کو میں نے دیکھا کہ واقعتاً" دیانتدار تھا۔

ایک کا نام فخر الدین شاہ تھا۔ ایک کا نام شیر محمد تھا۔ شیر محمد بارہ سال مدینہ میں۔ مہاجر مدنی رہا اس کو مرنے کے بعد جگہ ملی ہے۔ تو جنت البقیع کے قبرستان میں۔ بی بی صدیقہ" کے قدموں میں۔ (سبحان اللہ)

میں جب مولانا شیر محمد کو مدینے میں ملا۔ سید تھے۔ سندھی تھے۔ میں نے پوچھا کیا حال ہے۔

فرمایا میرا سارا خاندان فوت ہو رہا ہے۔ قطب جا رہے ہیں۔ میں

باغات اور زمین چھوڑ آیا ہوں۔ مجھے لاکھوں باغوں سے گنبد خضریٰ کی بہار اچھی لگتی ہے۔

یہ عاشق رسول ہیں

یہی جملہ وقت کے ولی مولانا بدر عالمؒ نے کہا میں انشاء اللہ باوضو بیٹھا ہوں۔ مولانا بدر عالم مولانا انور شاہؒ کے شاگرد ہیں۔ مولانا یوسف بنوریؒ کے کلاس فیلو تھے۔ انہوں نے ترجمان السنۃ کتاب لکھی ہے۔ ہزاروں افریقیوں کو محمدؐ کا کلمہ پڑھایا۔ گیارہ سال مدینے میں رہے ہیں۔ میں نے سوہن حلوہ پیش کیا۔ میں نے کہا مجھے عبدالشکور دین پوری کہتے ہیں تو مجھے سینے سے لگا لیا مجھے دعا دی۔ یہ ہیں عاشق رسولؐ۔

میں آپ کو معاملات بتا رہا ہوں۔ ایک ایک جملے کے لیے کئی کئی گھنٹے چاہئیں۔ اعتقادات' اخلاقیات' معاملات' دعا کرو اللہ ہمیں معاملات میں بھی دین کی راہنمائی عطا فرمائے۔ اسلام کی راہنمائی عطا فرمائے۔ (آمین)

اسلام جامع مذہب ہے

اسلام نے ایک چیونٹی کا حق بھی بتایا ہے۔ ایک عجیب جملہ بتا رہا ہوں۔ میرے محمد کریم ﷺ نے ایک چیونٹی کا حق بھی بتایا ہے۔ او چلنے والے! گاڑی پر جانے والے' راستے میں جا رہا ہے۔ کہیں دیکھتا ہے کہ چیونٹیاں پھر رہی ہیں۔ میرے نبیؐ نے فرمایا کہ راستہ چھوڑ دو۔ دوسرا راستہ اختیار کرلو۔

میرے نبیؐ نے فرمایا تو اگر پیشاب کر رہا ہے' تو نے دیکھا کہ ایک

چیونٹی تیرے پیشاب کی دھار میں ڈوب رہی ہے۔ تنکے کا سہار تلاش کر رہی ہے۔ کملی والے فرماتے ہیں۔ اپنا پیشاب بند کر لو۔ وہ جگہ چھوڑ دو۔ کپڑے ناپاک ہوتے ہیں تو دھو لینا۔ خدا کی مخلوق چیونٹی کو پیشاب کی دھار میں غرق نہ کرنا۔ قیامت کے دن خدائے قہار کو اس کا حساب دینا پڑے گا۔ تم کہاں بیٹھے ہو۔ تم تو سب کچھ دیکھتے ہو۔ پھر بھی نہیں رکتے۔

چیونٹی کا ذکر قرآن میں

حضرت سلمانؑ کے لشکر کو روکا گیا۔ قران میں ایک سورت ہے جس کا نام ہے۔ سورۃ النمل۔ نمل کا معنی چیونٹی ہے۔ حضرت سلمانؑ مع لشکر کے آرہے تھے۔ سڑک پر چیونٹیاں تھیں۔ فرشتہ نے اطلاع دی کہ آگے چیونٹیاں ہیں۔ خدا کہتا ہے رک جاؤ تمہیں نبی ہوکر چلنے کی اجازت نہیں۔

ایک چیونٹی نے کہا یا ایھا النمل ادخلوا فی مسکنکم۔ چیونٹیو! سلیمانؑ کا لشکر آرہا ہے۔ کہیں تمہیں لتاڑ نہ دے۔ اللہ نے فرمایا۔ پیغمبر رک جاؤ! جب تک یہ میری مخلوق چیونٹیاں اپنی بلوں میں نہ چلی جائیں۔ تمہیں سڑک پر آگے چلنے کی اجازت نہیں۔

چیونٹی کی دعا خدا نے قبول کر لی

ایک اور حدیث سنا کر آپ کو تڑپا دوں۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ ایک سڑک سے گزر رہے تھے۔ بادل نہیں برس رہے تھے۔ گرمی بہت تھی۔ فرمایا آؤ۔ میں اللہ کا نبی بھی ساتھ چلتا ہوں۔ دعا کرتے ہیں۔ دیکھا کہ پروں والی چیونٹی اپنے پر بھی پھیلائے ہوئے ہے۔ دونوں

ہاتھ بھی اٹھائے ہوئے ہیں۔

سلیمانؑ کو اللہ نے یہ معجزہ دیا تھا کہ وہ چیونٹیوں سے بھی بات کر لیتے تھے۔

پوچھا چیونٹی کیا کہہ رہی ہو؟ حدیث میں ہے کوئی من گھڑت بات نہیں ہے۔ چیونٹی کہہ رہی تھی عرش والے! بارش برسا ساری مخلوق تڑپ رہی ہے۔ ہم بھی پیاسی ہیں۔ پوری مخلوق پر رحمت برسا۔ آواز آئی۔ سلیمان! کیا کہہ رہی ہے؟ یااللہ یہ بارش مانگ رہی ہے۔ اللہ نے فرمایا سلیمان واپس چلے جاؤ میں تجھ سے پہلے چیونٹی کی دعا سن چکا ہوں۔ (سبحان اللہ)

میں آپ کو اپنا نبی سمجھتا ہوں۔ مگر یہ چیونٹیاں بھی میری مخلوق ہیں۔ سلیمان تیرے دعا کرنے کی ضرورت نہیں۔ آج بارش ہوگی تو اس چیونٹی کی دعا پر ہوگی۔ (سبحان اللہ)

چیونٹی کا شوق

مولانا رومی لکھتے ہیں۔

ایک چیونٹی کو شوق تھا کہ میں بیت اللہ دیکھوں۔ بیت اللہ کے کبوتر آئے۔ اللہ نے فرمایا چیونٹی! تیری خواہش پوری ہوگئی۔ اس کبوتر کے پاؤں کو پکڑنا تیرا کام ہے۔ بیت اللہ میں پہنچانا میرا کام ہے۔ خدا نے اس چیونٹی کو بھی پہنچا دیا۔

خدا اور رسولؐ کو ہر چیز پہچانتی ہے

نبوت کو تو ہر چیز پہچانتی ہے۔ خدا کو بھی ہر چیز پہچانتی ہے۔ خدا کی قسم یہ پرندے جو صبح کو چوں' چوں کرتے ہیں۔ یہ چوں' چوں نہیں کرتے یہ تو اس اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں۔

کیڑے بھی اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

حضرت داؤدؑ ایک جنگل سے گزر رہے تھے۔ ایک کیڑا مٹی میں جارہا تھا۔ یہ بھی حدیث میں ہے۔ حضرت داؤدؑ نے کیڑے کو اٹھا کر اپنی ہتھیلی پر رکھا۔ فرمایا اللہ یہ غریب سارا مٹی میں پاؤں مٹی میں سر مٹی میں' اس کے پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی! اللہ نے فرمایا کیڑے بول! بولنے کا وقت ہے۔ اس کیڑے نے کہا۔ داؤدؑ تو بھی مخلوق میں بھی مخلوق تو نبی' میں اشرف المخلوق تو نہیں ایک کیڑا ہوں' مگر ایک ہزار مرتبہ روزانہ اللہ کا ذکر کرتا ہوں۔ میں وہ مخلوق ہوں کہ میرا رازق پتھر میں بھی مجھے رزق دیتا ہے۔

میں بے فائدہ نہیں ہوں۔ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔ حدیث کے الفاظ ہیں۔ حضرت داؤدؑ نے کیڑے کا جواب سنا۔ ندم داؤد۔ داؤدؑ شرمندہ ہوکر رونے لگے کہ میں اس سے پوچھ بیٹھا جو کیڑا ہو کر اس کا ذکر کر رہا ہے۔ روزانہ ایک ہزار مرتبہ اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ (سبحان اللہ) کوئی چیز اس کی حکمت سے خالی نہیں۔

بہر حال میں کچھ معاملات پر بات کر رہا تھا۔ آج بڑوں کی عزت نہیں۔ چھوٹوں پر رحم نہیں' روزانہ اخباروں میں آتا ہے کسی کا پیٹ پھاڑ دیا۔ فلاں بچے کو قتل کر دیا۔ فلاں بچی سے زیادتی ہوئی۔

ظالمو! جابرو! تم کون ہو؟ دعا کرو اللہ ہمیں چھوٹوں پر رحم' بڑوں کا

ادب سکھائے۔ (آمین)

حضورؐ نے ہمیں رزق حلال کی تعلیم دی۔

ایک حدیث میں آتا ہے رب اشعث۔ یہ حدیث ذرا غور سے سنیں۔ نبیؐ نے فرمایا: میری امت میں کچھ آدمی ملیں گے جن کے بال اجڑے ہوئے اشعث کہتے ہیں کہ بال اجڑے ہوئے ہوں۔ کنگھی نہ کی ہو۔ بکھرے ہوئے بال ہوں۔

فرمایا۔ رب اشعث۔ میری امت میں کچھ لوگ دیکھو گے ان کے بال اجڑے ہوئے تیل نہیں لگایا ہوگا۔ اعبر۔ صابن نہیں کہ منہ پر مل لیں۔ سرمہ نہیں کہ آنکھوں میں لگا لیں۔ ان کے پاس شاندار پوڈر وغیرہ کچھ نہیں جو وہ لگالیں۔ کوئی کریم ان کے پاس نہیں۔

کریم خدا کا نام ہے۔ آج کریم منہ پر ملتے ہیں۔ رسول کریم۔ انہ لقول رسول کریم۔ اللہ بھی کریم ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستم میان دو کریم

تو بھی یا اللہ کریم۔ تیرا رسول بھی کریم۔ ہم شکر ادا کرتے ہیں کہ عرش پر بھی کریم ہے فرش پر بھی کریم اور یہاں کریم ملتے ہیں۔ شرم نہیں آتی۔

پاکستان کی حالت

پاکستان میں دیار حبیب (سینما) فلم کا نام ہے۔ یہاں حاجی بیڑی، بسم اللہ بیڑی، ہنستے ہو روتے نہیں ہو۔ یہ اللہ کے نام کی توہین ہے، سینما کا نام توحید رکھ دیا۔ فلم کا نام دیارِ حبیب رکھ دیا۔ اندر کنجریاں گاتی ہیں باہر

مدینے کا نام؟ یہ بے ادبی ہے۔

حجام

معاملات پہ بات کر رہا ہوں۔ جاؤ حجام (نائی) کی دکان پر۔ اس طرف کعبہ کا نقشہ لگایا ہوا ہے۔ ادھر روضہ رسول اللہؐ کا نقشہ لگایا ہوا ہے۔ ادھر حرمین شریف دیوار کیساتھ لگائی ہے۔ الحمدللہ لٹک رہی ہے اور نیچے بیٹھ کر نبی کی سنت پر استرا چل رہا ہے۔

کیا مطلب کہ آ محمدؐ دیکھ تیرا روضہ بھی کعبہ بھی' قرآن کی آئیتیں بھی لگی ہیں اور دیکھ اس کے سایہ میں کیا ہورہا ہے۔

یہ بے ادبی ہے

بسوں' لاریوں میں دیکھتا ہوں کہ اوپر لکھا ہوتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ نیچے فرنٹ سیٹ پر سگریٹ کا دھواں نکال کر محمدؐ اور خدا کے نام کو دیا جاتا ہے۔ یہ بے ادبی نہیں تو اور کیا ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں صحیح اسلام عطا فرمائے۔ (آمین) ادب عطا فرمائے۔ (آمین)

اللہ اور حضورؐ کا نام خوبصورت لکھو

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے لکھا ہے کہ جو خدا کے نام کو شاندار لکھوا کر۔ یا' رسول اللہؐ کے نام کو شاندار لکھوا کر۔ چمکدار لکھوائے اور محبت سے دیکھتا رہے۔ اللہ اور رسول اللہ کے نام کو۔ فرمایا جتنا پیار سے

دیکھے گا اتنا ہی اس کے دل پر منقش ہوجائے گا۔ اللہ ہمیں اپنے رب کا صحیح ادب عطا فرمائے۔ (آمین)

مفلس کون؟

یہی معاملات میں دو چار موتی دیتا ہوں۔ ایک حدیث ابھی مجھے یاد آئی۔ میرے محبوب محفل میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا۔ میرے دیوانو! پروانو' مستانو' تابعدارو' جانثارو' وفادارو' میرے یارو' حب دارو' صحابہ کرام' ذی العز والاحترام' میرے غلام' خادمان اسلام' میں ایک سوال پوچھتا ہوں۔ جواب دو من المفلس؟ تم میں سے مفلس کون ہے؟ جو بغیر پیسوں کے ہو۔ مفلوک الحال' غریب' مسکین۔

اس پر کئی گھنٹے بول سکتا ہوں کہ مصطفےؐ نے غریب اور مسکین کو کیا دیا۔ اتنا فرمایا۔ بدا لاسلام غریبا" وسیعود کما بدا۔ اسلام غریبوں کے پاس تھا پھر غریبوں کے پاس آجائے گا۔

مجھے دکھاؤ کوئی ملوں کا مالک' کارخانہ دار دکھاؤ' ائیرکنڈیشنڈ میں بیٹھنے والے دکھاؤ۔ میں آج کھل کر کہتا ہوں۔ اسلام کی ضرورت ہے۔ ہم نے اسلام کو بلند نہیں کیا۔ اسلام نے ہمیں بلند کیا ہے۔

آج لوگ ہمیں مولانا کہتے ہیں تو یہ ہمارا کمال نہیں ہے۔ یہ تو محمدؐ کی غلامی کی برکت ہے۔ (سبحان اللہ)

قرآن و حدیث پڑھکر تقریر کرو تو اثر ہوتا ہے

سن لیجئے کچھ حدیثیں سنا کر بات ختم کروں گا۔ اس موضوع پر پہلی

تقریر کر رہا ہوں۔ دل میں خیال آیا کہ اس موضوع پر بات کرنا چاہئے۔ الحمد للہ مطالعہ ہوتا ہے۔ میں کبھی بغیر مطالعہ کے بات نہیں کرتا۔

میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ قرآن مجید اور حدیث پڑھ کر اگر تقریر کی جائے تو اس کا اثر سالوں تک باقی رہتا ہے۔ اگر اس طرح دوسری باتیں بھی کی جائیں تو عرصہ تک اثر رہتا ہے۔ میں تو کوشش کرتا ہوں کہ میری زبان بھی کچھ نہیں۔ میرا کلام بھی کچھ نہیں۔ کملی والے کی کلام کے جملے پیش کرتا ہوں تاکہ امت کے دل پر منقش ہوجائیں۔ (سبحان اللہ)

لوگوں کے قول و فعل میں تضاد

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں آقا کی پہچان عطا فرمائے۔ (آمین) میں ان لوگوں پر حیران ہوں جو نبیؐ کو نور مانتے ہیں۔ انسان نہیں مانتے۔

خود کہتے ہیں کہ نبی کے دس چچے ہیں۔ لیکن نبی انسان نہیں۔ دس چچے ہیں لیکن بھتیجا انسان نہیں' گیارہ بیویاں' حرم پاک میں ہیں۔ خاوند انسان نہیں' چار بیٹیاں ہیں۔ باپ انسان نہیں' تین بیٹے ہیں۔ باپ انسان نہیں' چھ پھوپھیاں ہیں ان کا بھتیجا انسان نہیں' قریشی ہے مگر انسان نہیں' بنو ہاشم ہے مگر انسان نہیں' آدم کی اولاد ہے مگر انسان نہیں' تریسٹھ سال عمر گزاری مگر انسان نہیں' انسانوں میں رہا اور انسان نہیں' ایسا کہنے والوں کا دماغ خراب ہے۔ اللہ ان کو ہدایت عطا فرمائے (آمین)

میں ایک جملہ کہہ کے جارہا ہوں۔ تم اپنا نبی تلاش کرلو۔ میرا نبی تو انسان ہے۔

نبی کے اعضاء

اس کی آنکھ ہے خدا کو دیکھنے والی' زبان ہے' وحی بیان کرنے والی۔ کان ہیں' اللہ کا کلام سننے والے۔ ہاتھ ہے' چاند دو ٹکڑے کرنے والا۔ قدم ہیں۔ آسمان میں جانے والے۔ پسینہ ہے' خوشبو دینے والا۔ اولاد ہے' آل رسول بننے والی۔ گفتگو ہے' حدیث بننے والی۔ سفر ہے' معراج بننے والا۔ قدم ہے' سنت بننے والا۔ عمل ہے' شریعت بننے والا۔ (سبحان اللہ)

علمی نکات

- نبی کی ذات کو اگر نور بتاؤ گے تو اولاد کا انکار کرنا پڑے گا۔ ماں باپ کا انکار کرنا پڑے گا۔ پھر نبی آدم کی اولاد نہیں۔ جس کو تم نور کہتے ہو وہ دیکھو اس کے قدموں میں
- سید الملائکہ اپنے پر مل رہا ہے۔ - جسکو چاند کہتے ہو وہ آسمانوں سے اتر کر قدموں میں پڑا ہے۔ - جسکو سورج کہتے ہو چوتھے آسمان پر ہے۔ نبوت کے قدم ساتوں آسمانوں سے گزر چکے ہیں۔ اللہ کے بندو! پوری دنیا کو نور ملا ہے تو محمدؐ کے صدقے ملا ہے۔ (سبحان اللہ) یہ ایک علمی جھلک تھی جو میں دے گیا ہوں۔
- اگر کوئی پڑھے لا الہ الا اللہ محمد نور اللہ۔ بتاؤ یہ کلمہ صحیح ہے؟ (نہیں) - کوئی پڑھے اشھدان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان محمدا نورہ ورسولہ تو بتاؤ مسلمان رہے گا؟ (نہیں)
- کوئی پڑھے سبحان الذی اسرٰی بنورہ یہ صحیح ہے؟ (نہیں)۔ وما محمد الانور یہ صحیح ہے؟ (نہیں)۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ

تمہیں کتاب و سنت کی ہدایت عطا فرمائے (آمین)

میں حدیث پڑھتا ہوں یقین کرلو۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔ - انا ابن عبدالمطلب انا النبی لا کذب۔ میاں خیال کرنا میرے بارے میں۔ میں عبدالمطلب کا پوتا ہوں۔ میں محمدؐ سچا ہوں۔ اگر میں غلط کہوں تو خدا میرا منہ کالا کر دے۔

- حضرت علی المرتضیٰؓ کو صلح حدیبیہ کے مقام پر فرمایا - لکھ۔ انا محمد ابن عبداللہ۔ یہ محمد عبداللہ کا بیٹا ہے۔

- ایک دفعہ آپؐ بیت اللہ کے سامنے دعا کر رہے تھے۔ اللھم انا عبدک وابن عبدک مولیٰ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے کا بیٹا ہوں۔

- ایک موقعہ پر فرمایا انا سید ولد آدم جتنی آدم کی اولاد ہے میں ساری اولاد آدم کا سردار ہوں۔ میں سید الکائنات ہوں۔

- معراج کی رات جبرئیلؑ نے کہا ھذا ابوک آدم یہ جس کا ساٹھ ہاتھ سے قد بڑا ہے یہ آپ کا ابا آدم ہے۔

- آدم نے میرے نبی کو سینے سے لگایا۔ فرمایا۔ مرحبا با بن الصالح۔ خوش آمدید میرا بیٹا محمدؐ آیا ہے۔ سمجھ آرہی ہے؟ (جی) دعا کرو اللہ تمہیں علم عطا فرمائے (آمین)

اذان کے شروع میں کیا نے کیا کر دیا ہے۔ خدا مجھے اور آپ کو ہدایت بخشے۔ (آمین)

مفلس کون؟

حدیث سنئے۔ محفل میں حضورؐ تشریف فرما تھے۔ پیغمبرؐ کی زبان، فیض

ترجمان، گوہر فشان، دلبر کا بیان، حضورؐ کا اعلان، میرے لیے جنت کا سامان، نبی آخر الزمان، حضورؐ کا فرمان، مان لے مسلمان، انکار کر دے بے ایمان، یہ ہمارا ہے اعلان۔

حضورؐ نے فرمایا۔ من المفلس؟۔ جاگ رہے ہو؟ یہ حدیث مدت پہلے دیکھی تھی۔ آج اچانک خیال آگیا۔ پوچھا تم میں سے مفلس نادار کون ہے۔

ایک صحابیؓ نے کہا۔ المفلس فینا۔ من لا درھم ولا دینارا ولا متاعا۔ ۔ ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس پیسے نہیں، دینار نہیں، سامان نہیں وہ مفلس ہے۔

حضورؐ نے فرمایا۔ لا۔ یہ مفلس نہیں۔ المفلس من یات یوم القیامۃ بصلوٰۃ وصیام وزکوٰۃ ویاتی قذف ھذا و ضرب ھذا وشتم ہذا واکل علی ھذا۔

دیو بندیوں کے نزدیک نبی کی شان

فرمایا مفلس وہ ہے۔ بڑے غور سے حدیث سنو۔ میرے دلبر نے شافع محشر نے، ساقی کوثر نے فرمایا۔ الحمد للہ ہم جو حضورؐ کی شان مانتے ہیں۔ وہ کوئی بھی نہیں مانتا۔

میں کہتا ہوں میرا نبی سید الکائنات ہے۔ میں کہتا ہوں میرا نبی سید الرسل ہے۔ ہم کہتے ہیں شریفوں میں اشرف ہے۔ حسینوں میں احسن ہے۔ جمیلوں میں اجمل ہے۔ کاملوں میں اکمل ہے۔ انبیاء میں افضل ہے۔

میں نے اپنی تقریر میں بار ہا کہا ہے۔ خدا ایک ترازو بنائے۔

ایک پلڑے میں دلبر کو بٹھائے۔ دوسرے پلڑے میں' زھاد' عباد' سجاد' ابدال' اخیار' اغیاث' علماء صلحاء' اتقیاء' اصفیاء اولیاء' ادباء' جن و ملک' حور و فلک' چودہ طبق' عرش و کرسی' لوح و قلم' کعبہ' جنت' فرشتے تمام حوریں' تمام رسول بٹھا دے۔ دوسرے ترازو میں میرے پیغمبر کو بٹھا دے۔ ترازو اٹھا دے۔ دنیا کو دکھا دے۔ ساری کائنات کا شان کم ہے۔ میرے محمد کا شان زیادہ ہے۔ -------

گستاخ مولوی

میں نے پاکستان کے مولویوں کو نبیؐ کو رانجھا کہتے ہوئے سنا ہے۔ کوئی میم کا چکر بتاتا ہے' کوئی عین کی مروڑی بتاتا ہے۔

کوئی کہتا ہے یہاں نبی تھا۔ اوپر گیا ملک تھا۔ اوپر گیا تو خدا ہوگیا۔ یہ کیا غلط کہتے ہو۔ (بدھ الذین یحمقون)۔

میں بتاتا ہوں۔ قرآن کہتا ہے۔ روانہ ہوئے تو سبحن الذی اسری بعبدہ۔ وہاں پہنچے تو فاوحی الی عبدہ واپس آئے تو اشھد ان محمد عبدہ۔ یہ قرآن کہتا ہے۔ نہ مانو گے تو نقصان ہے۔ انکار کرو گے تو بے ایمان ہو جاؤ گے۔ دعا کرو حضورؐ کا شان بڑھے' ہمارا ایمان بڑھے۔

مفلس کون؟

نبی کریمؐ نے فرمایا۔ میری امت میں مفلس وہ ہے۔ جاگ رہے ہو؟ (جی) میرے دلبر نے' سرور نے' شافع محشر نے' ساقی کوثر نے' برتر نے'

انبیاء کے افسر نے' کائنات کے پیغمبر نے' خدا کے دلبر نے' سید البشر نے فرمایا۔ میری زبان سے بات غلط نہیں نکلے گی۔ انشاء اللہ۔ ایسے نہیں ہوگا کہ زبان غلط بول پڑے تم تو پتہ نہیں کیا کیا کہتے ہو۔ کبھی خدا کا جز کہتے ہو۔ کبھی خدا۔

ہمارے ملک میں یہ اشعار ہیں

جو عرش پر مستوی تھا خدا ہو کر
وہ مدینے میں اتر پڑا مصطفٰے ہو کر

مجھے جواب دو

یہ صحیح ہے؟ (نہیں) خدا قہار ہے۔ نبیؐ قہار ہیں؟ (نہیں) خدا رب العالمین' حضور رب العالمین ہیں؟ (نہیں)۔ خدا خالق ہے۔ حضور خالق ہیں؟ (نہیں)۔ خدا رازق ہے۔ حضور رازق ہیں؟ (نہیں) حضور بھی کھانا کھا کر کہتے تھے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا۔ میں تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کھلایا بھی تو نے ہے' پلایا بھی تو نے ہے۔

ھو یطعمنی ویسقین۔ قرآن پڑھ رہا ہوں۔ مجھے کھلاتا بھی اللہ ہے۔ مجھے پلاتا بھی اللہ ہے۔

اذا مرضت فھو یشفین۔ جب میں بیمار ہوتا ہوں وہ مجھے شفا دیتا ہے۔

اس یتیم مکہ کو ساری امت کا وارث کس نے بنایا؟ (اللہ نے) اس امی نبی کو ساری کائنات کا علم کس نے دیا؟ (اللہ نے)۔ کس نے براق بھیج کر مصطفٰؐ کو معراج کروایا؟ (اللہ نے)۔ آج تک مدنی کے روضے کی نگرانی کون کر رہا ہے۔ یہ پیغمبر رات کو سجدہ میں کس کے سامنے روتا ہے (اللہ

کے)۔ یہ ساری رات کس کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہے۔ (اللہ کے)۔
بی بی عائشہؓ کہتی ہے میری آنکھیں دیکھ دیکھ کر تھک جاتی ہیں نبیؐ کے آنسو بند نہیں ہوتے تھے۔

حج کے موقعہ پر فرمایا لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک۔
تعریف تیری، نعمت تیری، ملک تیرا اور بلانا میرا۔

کعبہ تیرا، طواف میرا گھر تیرا، در تیرا، سر میرا مولیٰ مکان تیرا، قیام میرا مولیٰ تو اللہ ہے، میں حبیب اللہ ہوں۔ تو اللہ ہے میں نبی اللہ ہوں۔ تو اللہ ہے، میں رسول اللہ ہوں۔ کچھ ایمان تازہ ہو رہا ہے؟ (جی) یہ ہے صحیح بات۔ کبھی کچھ کہتے ہیں۔ کبھی کچھ۔ شرم نہیں آتی توحید کے دشمن بن گئے ہو۔ یاد رکھو۔ تیرہ سال حضورؐ نے عقیدہ ٹھیک کیا ہے۔ (سبحان اللہ)

مفلس کون؟

میرے محبوب کی زبان، فیض ترجمان، گوہر فشان کا بیان، بر سر میدان، جنت کا سامان، اہالیان پاکستان، سنو تمام مسلمان! چاہے غریب، چاہے خان، آپؐ نے فرمایا۔ من المفلس؟ مفلس کون ہے۔ صحابی نے کہا المفلس فینا من لا درھم ولا دینارا ولا متاع۔ میرے دلبر کی زبان سے جملہ نکلا۔ فرمایا المفلس فیکم۔ اس امت میں، آنے والی نسلوں میں مفلس وہ ہے۔ مفلس دنیا میں نہیں ہوگا۔ قیامت کے دن ہوگا۔ غازی بھی ہوگا۔ روزے بھی رکھے ہونگے۔ قرآن بھی پڑھا ہوا ہوگا۔ داڑھی بھی رکھی ہوگی۔

مگر ادھر نماز، ادھر گالی، ادھر نماز، ادھر کسی کا مال لوٹا، چوری کی،

دھوکہ دیا' جیب تراشی کی' گالی دی' ادھر نیکی ہوگی' ادھر برائی ہوگی۔

ہم نے عطاء اللہ شاہ بخاری کو دیکھا ہے

کسی نے پرچی دی۔ جواب میں فرمایا۔ یہ کوئی سوال نہیں۔ اس لیے نہیں کہہ رہا کہ دین پوری ڈر گیا۔ پرچی چھوڑ کر گھر گیا۔ تم پرچی کیا پرچہ بھی بنا دو ہم ڈرنے والے نہیں ہیں۔ ہم نے بخاری کا چہرہ دیکھا ہوا ہے۔

ہم نے اچھے لوگوں کی صحبت سے فیض حاصل کیا ہے۔ میں نے تین تقریریں عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے سامنے کیں۔ عطاء اللہ شاہؒ نے بیٹھ کر سنیں۔ مجھے مصلے پر بٹھا کر میرے اوپر دست شفقت پھیرا۔ اور میرے لیے وہ جملے کہے جو میرے لیے سرمایہ حیات ہیں۔ اللہ اس خطیب اعظم کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین)

مفلس کون؟

میرے محبوب نے فرمایا۔ المفلس فیکمْ من یاتی یوم القیامۃ والصلوٰۃ والصیام' والزکوٰۃ ویاتی قد ضرب ہذا' وقذف ہذا وشتم ہذا واکل علی ہذا۔
قیامت کی دن ایک آدمی آئے گا۔ میری نماز پڑھی ہوگی۔ بڑی داڑھی رکھی ہوگی۔ بڑے جبے۔ بڑے قبے والا۔ بڑی تسبیحات پڑھی ہونگی۔ مگر ساتھ ساتھ۔ کسی کو گالی دی ہوگی۔ کسی کا مال لیا تو واپس نہ کرکے آیا ہوگا۔ امانت میں خیانت کرکے آیا ہوگا۔ کسی کو جوتا مارا ہوگا۔ کسی کے ساتھ لڑائی کی ہوگی۔ کسی کی مسجد میں توہین کی۔ اس حالت میں آئے گا۔ قد شتم

کے لفظ ہیں۔ کہ زبان سے گالیاں دی ہونگی۔ نمازی ہوگا' داڑھی رکھی ہوگی۔ بڑی تقریریں کرنے والا ہوگا۔ مگر گالیاں دینے والا ہوگا۔ کسی پر تہمت لگائی ہوگی۔

آج ایک عجیب جملہ کہتا ہوں۔ اسلام میں ہے کہ جو کسی پر غلط الزام لگائے۔ اس غلط الزام لگانے والے کو اسی درے مارے جائیں۔

ایک آدمی کہتا ہے کہ یہ نبی کریمؐ کو نہیں مانتا۔ یہ ولی کو نہیں مانتا' کسی کو بے ایمان کہہ دیا' کسی ایماندار کو بے ایمان کہتا۔ اس کی سزا بھی اسی درے ہیں۔ اسلامی حکومت آجائے تو اس پر انشاء اللہ عمل ہوگا۔ جو کسی پر غلط الزام لگائے گا اس کو سزا ملے گی۔

بخاری مرحوم کا عشق مصطفےؐ

کوئی کہتا ہے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نبیؐ کو نہیں مانتا۔ بخاری نبیؐ کو نہیں مانتا تو کیا تمہارے باپ کو مانتا ہے؟

بخاری فرمایا کرتے تھے میں زندہ بھی محمدؐ کے نام پر ہوں۔ بخاریؒ کے جملے سنو! بخاری کہتے تھے میرے ہاتھ کاٹ دو۔ نبی کا دامن نہیں چھوڑوں گا۔

کہا کرتے تھے لوگو! میرے سینے میں گولی مارو۔ گولی چیر کر گزر سکتی ہے۔ عشق رسول اللہؐ میرے سینے سے نہیں نکل سکتا۔ فرمایا کرتے تھے میری آنکھیں نکال لو۔ نکلنے کے بعد بھی میری آنکھیں محمدؐ کے مدینے کی طرف دیکھیں گی۔ (سبحان اللہ)

میرے خون کے قطرے بھی نانے کے شہر کی طرف بہیں گے۔ فرمایا کرتے تھے میں تو اس باغ کا مالی ہوں' میں تو چوکیدار ہوں' جو میرے نبیؐ

کی چادر کو چرانے کے لیے ہاتھ بڑھانے کی کوشش کرے گا اس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں گا میں اپنے نانے کی نبوت والی چادر کی حفاظت کروں گا۔

مفلس کون؟

آخری بات سنیں۔ میرے محبوبؐ نے فرمایا ایک آدمی قیامت کی دن آئے گا۔ نمازیں بھی ہونگی۔ روزے بھی ہونگے۔ تلاوت بھی ہوگی۔ صدقے بھی ہونگے۔ خیرات بھی ہوگی۔ ساتھ گالیاں دی ہونگی۔ بہتان لگائے ہونگے۔ حرام خوری کی ہوگی۔ بدیانتی کی ہوگی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا موازنہ کریں گے۔ جتنے گناہ کیے ہیں۔ جتنی نیکیاں ہونگی۔ دونوں کو دیکھا جائے گا۔ اگر گناہ نیکیوں سے بڑھ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ عدل کریں گے۔

سلطان باہو کہتے ہیں۔

جے توں عدل کریں تاں تھر تھر کمبن اوچیاں شاناں والے ہو
جے توں فضل کریں تاں بخشے جاون میں جے منہ کالے ہو

اللہ پوچھیں گے کیا باقی رہا؟ فرشتے کہیں گے۔ اس کے گناہ زیادہ ہیں۔ نیکیاں تھوڑی ہوگئی ہیں۔ اللہ فرمائیں گے۔ جس کو ستایا' جس کو گالی دی۔ جس پر بہتان باندھا۔ جس پر غلط الزام لگائے۔ اس کی تمام نیکیاں اس کو دیدو۔ ان کے گناہ بھی اس پر ڈال دو۔

فرمایا فطرہ فی النار۔ یہ مفلس ہے۔ اس کی نیکیوں کو خالی کرکے اس پر برائیوں کا بوجھ رکھ کر اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے۔

نماز بھی پڑھے گا۔ جھوٹ بھی بولے گا۔ داڑھی بھی رکھے گا۔ بدیانتی بھی کرے گا۔ نماز بھی پڑھے گا۔ الزام بھی لگائے گا۔ یہ قیامت کے دن مفلس ہوگا۔

فرمایا جس آدمی کا گلہ کیا جب تک وہ نہ بخشے گا خدا بھی نہیں بخشے گا۔ یہ معاملات ہیں۔

صدیق اکبر کا تقویٰ

ابوبکر صدیقؓ کے غلام نے چند کھجوریں پیش کیں۔ صدیقؓ مسجد میں بیٹھے تھے۔ خیال نہ کیا۔ بڑے غور سے سنتا۔ صدیق نے بھوک کی حالت میں چار کھجوریں کھالیں۔

جب کھالیں تو غلام نے کہا۔ حضرت! صدیق! فرمایا کیا ہے۔ کہنے لگا حضرت یہ کھجوریں آپکے لائق نہیں تھیں۔ خدا کے بندے کیا ہوا۔ کہنے لگا مجھے زمانہ جاہلیت کے کچھ جنتر منتر یاد تھے۔ ایک آدمی کو کچھ تکلیف تھی میں نے وہی جنتر پڑھا۔ اس کو آرام آگیا۔ اس نے کچھ کھجوریں دیں۔ وہ منتر شریعت کے مطابق نہیں تھا۔

صدیق کا چہرہ زرد ہوگیا۔ فرمایا شرم نہیں آئی۔ حرام مجھے کھلانا تھا' صدیقؓ نے کہا یہ حرام تو میرے پیٹ میں نہیں رہے گا۔ مجھے کملی والے کی بات یاد ہے کہ جو ایک لقمہ حرام کا جسم میں چلا جائے اس کی چالیس دن تک دعا قبول نہیں ہوتی۔

پھر آپؓ نے پیٹ کو یوں کھینچا پھر منہ میں انگلی ماری۔ غلام کہتا ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں عامر بن فہیرہ صدیقؓ کی آنکھیں سرخ ہوگئیں۔ پانی پیا' قے آئی اور گلاس پانی کا پیا' قے کی اور قے کی' ابھی بھی وہ کھجوریں نہ نکلیں۔ صدیقؓ نے جلدی سے چھری اٹھالی کہ میں اس پیٹ کو پھاڑتا ہوں جس میں حرام چلا گیا ہے۔ نوکر نے پکڑ لیا کہ حضرت آپ کیا کرنے لگے ہیں۔ فرمایا صدیق جان پے کھیل جائے گا۔ حرام کی کھجوریں پیٹ میں نہیں

رہنے دے گا۔

اس صدیقؓ پر الزام لگایا جاتا ہے کہ بی بی بتولؓ کا باغ کھا گیا۔ میں کہتا ہوں یہ بے وقوف ہمارا دماغ کھا گئے ہیں۔ احمق کہیں کے۔ خدا آپ کو راضی رکھے۔

صدیقؓ نے زور سے پیٹ کو کھینچا۔ پانی پیا' پھر گلے میں انگلی دی۔ قے آئی' خادم کہتا ہے کہ کھجوریں باہر نکل آئیں۔

خادم کہتا ہے کہ مجھے ڈانٹا کہ تم نے ایسی کھجوریں مجھے کیوں کھلائی تھیں۔ حرام کھلانے کے لیے میں ہی ملا تھا۔ خبردار آئندہ ایسا نہ کرنا ملازمت سے بھی علیحدہ کر دوں گا۔

جلدی سے خدا کے حضور سجدہ کیا کہ الحمد للہ خدا نے میرے پیٹ کو حرام سے بچا لیا ہے۔ (سبحان اللہ)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حرام سے جتنا وجود بڑھے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

جتنا حلال کمائی سے وجود بڑھے گا وہ جنت میں جائے گا۔ جو حرام سے پلے گا سارا جہنم میں جائے گا۔

دعا کرو اللہ ہمیں معاملات میں رسول اللہ کی غلامی عطا کرے۔ (آمین)

حضورؐ کے معاملات کی جھلک

حضورؐ نے ایک شخص سے وعدہ کیا۔ وہ یہودی تھا۔ اس شخص سے وعدہ کیا کہ میں یہاں کھڑا ہوں آپ کھجوریں لے آئیں۔ تول کر معاملہ طے کر لیں گے۔ کچھ کھجوریں حضورؐ نے اس کو دینی تھیں' کچھ اس سے لینی

تھیں' معاملہ کرنا تھا۔ اس نے خود بخود غفلت کی' یا بھول گیا' وہاں پر نہ آیا۔ حدیث میں آتا ہے۔ وہ یہودی ایک دن نہ آیا دو دن نہ آیا۔ تین دن نہ آیا۔ حضور کریم ﷺ مسجد نبویؐ میں نماز ادا کرتے۔ پھر اس جگہ پر آکر کھڑے ہوجاتے۔ جہاں یہودی کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔

صحابہ آکر پاس بیٹھ جاتے۔ آخر بی بی صدیقہؓ کا پیغام آیا کہ کملی والے! آپ تکلیف میں تین دن سے باہر کھڑے ہیں' گھر میں آئیں۔ فرمایا میں نے ایک یہودی سے وعدہ کیا ہے' نبی اپنے وعدے کا پکا ہوتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ تیسرے دن اس یہودی سے کسی نے کہا او بے وقوف پیغمبر عربی اور اس کے کتنے صحابی وہاں جمع ہیں۔ وہ تیرے انتظار میں پہاڑ کی وادی میں کھڑے ہیں۔ اور تو ادھر پھر رہا ہے۔ وہ دوڑتا ہوا آیا۔ کہنے لگا میں تو بات ہی بھول گیا تھا۔ مجھے تو بات ہی یاد نہ تھی۔ آپ یہاں تین دن سے کھڑے ہیں؟

حضورؐ نے اسے ڈانٹا نہیں۔ فرمایا اگر تو تین مہینے بھی نہ آتا تو میں محمدؐ یہیں کھڑا رہتا۔ (سبحان اللہ)

میرے نبی نے معاملات کی تعلیم دی ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

واقول قولی ھذا واستغفر اللہ العظیم